

کئی جزات ہیں۔ ان سب کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔

الہون نشان

خدا تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ تیرے پاس فرج در فرج لوگ آئیں گے۔ اس کے تحت ہر ایک آدمی جو آتا ہے وہ ایک نشان ہوتا ہے۔ آپ لوگ یاد رکھیں۔ کہ جو چہ چاہتے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی نصرت نہیں کرتا اور اس کی نصرت جو ہمارے شامل حال ہی وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ ہمیں مخالفوں نے مدائتوں میں پھنسانا چاہا۔ خون کے مقدسے بھی کئے مگر سب جو تھے نکلے اور اپنی حکام نے جن کی قوم کے لوگ مدعیوں میں سے تھے۔ ہمیں کہا کہ ہمارا کوئی گناہ نہیں۔ ایک مصطفیٰ مزاج حاکم جن کا نام کیتان دھس ہے۔ پیچھے کہا کہ ان پر آپ نازل کر سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے جان توڑ کر کوششیں کیں۔ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ تو کچھ بڑے۔ آجکل تین چار گواہ گزار کر پہنچی دلا سکتے ہیں۔ ان لوگوں نے آٹھ گواہ گزارے۔ ان میں ایک سے دوی صاحب بھی تھے۔ مگر جبکہ خدا نے میری معرفت پہنچ دی تھی۔ کہ بری ہو جاؤنگا دیسا ہی ہوا۔ ان لوگوں نے کی حاصل کیا۔ بجز اس کے کہ ہمارا ایک اور نشان ثابت ہو گیا۔

خدا سچے جھوٹے میں فرق کرتا ہے

یاد رکھو کہ جو منکر اور منفی ہوتے ہیں ان کا کام نہیں چلتا۔ اگر اندر فرق کر کے نہ دکھلاوے۔ کوئی میرے ساتھ ہے اور فلاں کا میں مخالف۔ تو اندھیر پڑ جائے۔ نیک ناسو کے پیچھے دنیا کے گتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے۔ جبکہ دنیا پیدا ہوئی یہی عادت اللہ ہے جس طرح مسافر کے گرد گتے ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح وہ جو اللہ سے آتا ہے اس کے پیچھے یہ لوگ کتوں کی طرح پڑ جاتے ہیں۔ حالانکہ اس میں وہ مادہ نساو نہیں ہوتا۔ جو ان کے دل میں ہے۔ آخر کار یہی کتے ہلاک ہوتے ہیں۔

منافق کرنا ہے

بہت خوش قسمت ہے وہ آدمی جو اسلام رکھتا ہے اور جو اسلام میں داخل ہے ان جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اپنے اندر زمان بردار کارنگ نہیں رکھتے۔ ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارے میں فرمایا۔ واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الى شياطينهم قالوا انما نحن مستهزئون۔

قرآن ضرورت کے وقت آیا

قرآن ایسے وقت آیا ہے

جس کل دنیا دار نساوون میں پڑے ہوئے تھے۔ سب کے سب بد عقیدہ بن کر قرار تھے۔ سچ پرچ ظہور الفساد فی البود البحر کا وقت تھا یعنی اہل کتاب بھی بگڑ چکے تھے۔ اور دوسرے بھی نہ عمل تھا درست تھی نہ اعتقادی۔

تفسیر سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ میں ایسے کل عقائد اور ان کی تردید کا ذکر ہے۔ فرماتا ہے کہ الحمد لله رب العالمین۔ سب حمد اس اللہ کے لئے جو تمام دنیا کو پیدا کرنے والا ہے۔ اب بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو خدا کے پیدا کرنے سے منکر ہیں جیسو آریہ جو۔ (روح) پر کرتی راہ کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ آپ چلے آئے ہیں۔ جیسے پر میشر آپ کے آپ کے ان کی کل طاقتیں بھی خود بخود ہیں۔ پر میشر کا دخل نہیں۔ یہ وہ فرقہ تھا۔ جس کی طرف اللہ نے رب العالمین سے اشارہ کیا اور ان کی تردید بھی کی۔

الرحمن

بغیر کسی عمل کے خود بخود عطا کرنے والا۔ شائق دہرم والے ان میں سے ہیں۔ جو ایک رنگ میں مانتے ہیں۔ کہ پر میشر سے سب کچھ نکلا مگر ساتھ ہی کہتے ہیں کہ میں کا نتیجہ ہوتا ہے مرد بنا ہے تو کمون کی وجہ سے عورت بنی ہے تو کمون کے سبب غرض گدا۔ بندر۔ پتا جو کچھ ہوا کمون سے۔ پس یہ لوگ صفت رحمانیت کے منکر ہیں۔ وہ خدا جس نے آدمیوں سے پہلے سورج وغیرہ پیدا کیا۔ سانس کے لئے ہوا پیدا کی نیز اس لئے کہ ایک دوسرے تک آواز پہنچے۔ جب یہ سب کچھ قبل از وجود پیدا کیا ہے تو پھر کی ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کمون کی وجہ سے کیا ہے۔ یہ لوگ ہوتے ہوئے اور کفر میں گرفتار ہیں۔ سچی بات یہی ہے۔ کہ اللہ کا فضل ہے۔ کئی نعمتیں ایسی ہیں جن میں اعمال کا دخل نہیں اور کئی ایسی جن میں اعمال کا دخل ہے۔ جیسے ماہر زائد۔ بندگی کرتے ہیں۔ اور اس کا اجر ملتا ہے۔

حییم

یعنی عملوں کی پاداش میں بدلا دینے والا۔ بعض لوگ ایسے ہیں (جو اپنی مسالان میں بھی) جو اعمال کو باطل قرار دیتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ نہ ساز کیا روزہ کیا قسمت ہوئی تو بیج جائیں گے۔ یعنی جو کچھ ہونا ہے ہو جائیگا۔ ہم کہیں خواہ مخواہ تکلیف اوتھائیں۔ یہ فرقہ بڑا بڑا ہوتا ہے۔ جاہل سے جاہل کا اعتقاد یہی ہے

قسمت پریم ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی دلی بنام نہ۔ جو یہ ریاضتیں کریں۔ مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا نام ریم ہے جو صالح الاعمال۔ یعنی وجہ میں مجبور جاتا ہے۔ اس کے مزاج بلند کراؤں کا جتنے اویار اور بڑے بڑے راستہ زہرے میں ان کے پہلے ضرور مجاہدات کئے ہیں۔ جب جا کر ان پر یہ دروازہ کھلا۔ قرآن مجید میں ہے۔ والذین جاهدوا فلنا لخصدہم سبلا۔ جو بندہ یا بندہ۔ جس نے مجاہدات کئے اسی سے پایا۔ پس یہ ریم ان لوگوں کے رو میں ہے جو کہتے ہیں کہ جو ہونا ہے وہ ہو جائیگا۔ ہمیں عبادات کی کیا ضرورت ہے۔ غالب جو روں کا کوئی کا بھی ہی مذہب ہوتا ہے اور یہی خیالات وہ اندر ہی اندر رکھتے ہیں۔

مالکیم الدین

مالک ہے جزا کے دن کا دور۔ اس کے مخالف ہیں جو کہتے ہیں۔ کوئی جزا سزا نہیں۔ صفت رحمانیت سے الگ کر کے والے تو پیر لاپرواہی سے عمل نہیں کرتے اور یہ خدا کے وجود سے منکر ہیں۔ اس لئے عدا امتثال منالو۔ کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

حاملان عرش

یہ چار صفوں والا خدا ہے۔ جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔ کہ تم اسے مسالو! کہ ہم اسی کی پرستش کرتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ چار ملاک خدا کا عرش اٹھا رہے ہیں۔ اس کا بھی ثقی مطلب ہے۔ یعنی چار صفوں کا تجلی گاہ۔ عرش ہے۔ اگر ان میں سے ایک نہ ہو۔ تو نقص لازم آتا ہے۔ یاد رکھو کہ اللہ کے کلام میں استعارے بہت ہوتے ہیں۔

حقیقت عرش

کہہ سکتیں۔ خدا تعالیٰ کے عرش حقیقت عرش کا دروازہ اور اوج مقام ہے۔ اس کا نام عرش ہے یہ مطلب نہیں کہ ایک تخت بچا ہے اور اس پر اللہ بیٹھا ہے۔ جاہل نہیں سمجھتے کہ اگر قرآن میں ایک طرف الرحمن علی العرش مستوی ہے۔ تو دوسری طرف یہ بھی ہے کہ کوئی لین نہیں جس میں نہ نہیں اور کوئی پانچ نہیں جس میں پہلا لاولہ نہیں اور زابا۔ کہ جہاں کہیں تم ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں پھر یہ کہ خدا ہر شے پر محیط ہے۔ اگر اللہ کا یہ نشانہ تھا کہ واقعی ایک تخت پر بیٹھا ہے۔ تو اس سے یہ مراد

کہ وہ دارا اور ارم مقام جہان مخلوقات کی انتہا ہے
یعنی وہ نقطہ جہان۔ جہان ختم ہوتا ہے۔ ایک تشریح ہوتی
ہے۔ ایک تشبیہ۔ جب کہ میں تمہارے ساتھ ہوں
اور ہر چیز پر محیط۔ تو یہ تشبیہ ہے۔ اب چونکہ تشبیہ کے
مقام میں ہو کہ گستاخا۔ کہ خدا محدود اور مخلوق است۔ میں
ہے۔ اس لئے فرمایا۔ ذوالعرش العظیم۔ یعنی
سمجھایا کہ یہ اس کے تقدس و تعظیف و متبرک و مقام ہے
نہ کہ وہ کوئی چاندی یا سونے کا تخت ہے۔ قرآن
مکرم استعارے بہت ہیں۔ من کان فی ہذہ
اعلیٰ فہو فی الاخرۃ اعلیٰ۔ ظاہر آیت تو یہ ہے
کہ اندھون کے لئے بہشت ہے وہ اندھے ہی ٹھیکے
مگر گن بے وقوف ان معنوں کو پس نہ کرتا ہے۔ اہل
مطلب دل کے اندھے ہیں۔ جو عمل نیک کر دیکھو وہ
اجرنیک پائے گا اور جو حواس ضامینی کے بہان سے
نہ سہاٹے گا۔ وہ ان اندھ ہی رہے گا۔ دنیا مزد و آخرت
ہے۔ جو بولے گا وہی کاٹے گا۔ جاہلانہ نفس کو ہر کو
نزدور۔ بنیادی پیدا کر۔ جو بنیادی یا بہشت بہان سے
لے جائیگا۔ وہی آگے پائیگا۔ بغیر بیان کی بصیرت
کے کچھ نہ ملے گا۔

ایک نغیبہ و ایک ستعین

اسے خدا تو جو چار معنوں
کا مالک ہے تیری پرستش کر تو
ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ اللہ کو چار معنوں سے
مشغول مان کر صرف اقرار تک محدود نہ رکھے بلکہ
عملی طور سے اس بات کو ثابت کرے کہ وہ واقعی
اللہ کو اپنا رب مانتا ہے۔ اس کی ربوبیت کو اپنے
عقلوں سے ثابت کرے۔ دیکھو جو خدا کو خدا نہ مانتے
وہ سب کچھ کرے گا۔ چوری زنا بھی کرے گا جب
تک عملی رنگ نہ ہو۔ تو نہ مومن کہہ سکتا ہے نہ وہ
فیض پاتا ہے۔ جو اگلے مقربوں اور راستبازوں
پر ہوا۔ ایمان خدا کا ایک فضل ہے۔ جب آتا ہے
تو وہ شخص عملی طور پر مستقام نہیں کرتا۔ دراصل زبانی
حساب ان کو بجات نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اسلام
حقیقی اسلام

یہ نہیں کہ انسان چند بائین زبان سے
مان کر دو کرتا رہے بلکہ چاہیے
کہ عملی رنگ میں اپنے تئیں اس حد تک پہنچائے
کہ فیض آئے دلی جو اسے پہلے گزرو
صرف اسی مدت تک ان کی راستبازی نہ ہوتی

کوس طرح کج کل کے لوگ ہیں بلکہ وہ گداز ہو گئے ان کی نظر
میں سب کچھ فنا ہوتا ہے۔ صرف اللہ ہی کا وجود باقی رہ گیا تھا اور
کسی کا وجود باقی نہ رہتا۔ اسی اللہ سے ایسا تعلق تھا کہ اس
میں جو گداز ہو گئے۔ جب ان کی ایسی حالت ہو جاتی
ہے۔ تو قدیم سے سنت اللہ سے کہ اس پر انعام و اکرام
ہوتے ہیں۔ ہزار بار او بار گندہ ہے۔ دار الکفر و
الشک میں ہی کم ایسی جگہ میں جہاں دو چار قبریں ایسے
بزرگوں کی ہیں۔ جو مل اللہ کھائے۔ جو چوراہہ کو
ہو۔ لوگ خود سمجھ لیتے ہیں۔ اس سے
خداوند محبت

بھی جولی بہت رکھے اگر اور کچھ نہ کرے
تو یہ تو ضرور ہو گا کہ اس کے گہر میں چوری نہ کرے گا۔
سمجھتے ہو۔ جب وہ کوئی اور چور دن سے فائدہ ہو جاتا
ہے۔ تو کیا خدا سے نہیں ہوتا اور کیا اس کی محبت رائیگا
جا سکتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ وہ ہر جا رحیم کریم ہے نصیحتوں
والا ہے جن لوگوں نے اس کے فضل سے انکار کیا
مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ راہ او نہوں سے کبھی اختیار
نہیں کی۔ اور ان پر یقین کہ لڑے والے بے خبر ہیں
دوستی عمدہ چیز ہے۔ دوستوں میں خاص صفات ہوتی
ہیں۔ جب تک آپ دوست نہ بنے کیا فائدہ اٹھائیگا
دوست بننے کے یہ معنی ہیں کہ اس وجہ کی محبت
خالص پیدا ہو کہ آپس میں کوئی فوق نہ رہے۔ پھر جب
دنیا کے لوگوں کی محبت سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ تو
کیا خدا کی دوستی ہی ایسی ہے کہ کسی کام نہ آوے اس
جگہ پر وہ لوگ قابل الزام ہیں۔ جو خدا کو ایسے عیبناک
الزاموں سے ملزم کرتے ہیں۔ جو بخیل لوگوں کا کام ہے
نہ کہ خدا کا۔ مثلاً آریہ کا عقیدہ ہے کہ کتنی دائمی ہنرمند
کچھ مدت کے بعد آدمی پھر بندر سونایا جاتا ہے۔ حالانکہ

نجات دہی ہونی چاہیے

پر ہمیشہ اگر اس سے حقیقت
بے زار ہوتا۔ تو کتنی میں نخل
کیوں کرتا۔ پس خدا تعالیٰ کا کسی پر راضی ہونا یہ معنی
نہیں کہ کتنا کہ راضی ہونے کے بعد ہی اسے عذاب دینا
چاہتا ہے۔ رضا اور عذاب یکجا جمع نہیں کر سکتے جب
کوئی شخص کسی سے کہتا ہے۔ میں تجھ پر راضی ہو گیا
تو یہ معنی ہوتے ہیں کہ گناہ ہی بخش دیا۔ یہ نہیں کہ
راضی ہو گیا۔ مگر گناہ نہیں بخشے۔

یہ لوگ کہتے ہیں کہ عمل محدود
پس نجات کی مدت بھی محدود ہوتی
غیر محدود کا فلسفہ

چاہیے۔ یہ بات بظاہر بہت خوش کن ہے۔ مگر غور کرنے
سے معلوم ہو گا کہ کیا جو شخص محبت بننا ہے وہ درچار سال
کے لئے بننا ہے۔ جب یہ بات نہیں تو انصافاً اعمال
بالذاتیات۔ ان میں ان کا کیا تصور رہتا کہ پرہیزگارے انہیں بار
لیا سزا بک شخص جو کسی سے محبت کرتا ہے۔ جب مر گیا تو کیا
کہہ سکتے ہیں کہ اب وہ دشمن ہو گیا۔ ہرگز نہیں۔ پس یہ سمجھنا چاہیے
درجہ کے غم کی بات ہے۔ جو لوگ نمازین پڑھتے روزے
رکھتے ہیں تو وہ ساتھ ہی یہ ارادہ نہیں کر لیتے کہ دو چار سال
کے بعد تم جو چاہیں گے بلکہ وہ تو اسی طور پر رہنا چاہتے ہیں۔
اب خدا کے انہیں مار لیا تو یہ اس کا اپنا فعل ہے۔ ان کا کچھ تصور
نہیں پس اسی لحاظ سے عمل محدود کے لئے نجات غیر محدود
غیر موزون نہیں۔

سورۃ فاتحہ میں تمام مذاہب کا تہ اور اسلام کی صدا

چار صفتیں
ہیں جو غلطی باتیں نہیں بلکہ اللہ نے تمام دنیا کا نظارہ دکھایا جو
کو دنیا میں کوئی خافیت سے شکر ہے کوئی نہایت سے کرنی
رحمت سے اور کوئی اس کے مالک یوم الدین ہو۔ نے سے
اور قسم کا تفرق تمام مذاہب میں ہے مگر اسلام ہی ایسا پاک
مذاہب ہے جس نے سب صفات کاملہ کو جمع کر دیا۔ پس یہ سورۃ
جو ام الکتاب کہلاتی ہے۔ یہ پانچ وقت اسی لئے پڑھی جاتی
ہے کہ لوگ سوچیں کہ اسلام نہایت مبارک مذاہب ہے اور اس
کی تعلیم ہے۔ اسلام کا خدا نہ تو ایسا ہے کہ کسی کے پیٹ
سے پیدا ہوا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰ کو خدا بنا لیا گیا ہے
نہ ایسا کہ وہ پیدا نہیں کر سکتا اور کتنی اس واسطے نہیں دیتا کہ
آگے پھر بنائے کیا کیونکہ چند محدود روحوں میں جو آپسے چلتی
ہیں۔ انہیں کو بار بار دنیا میں لاتا ہے۔ اگر سب کو نجات دے
تو پھر آگے کیا کریگا۔

اسلام میں خدا کی ایسی صفات ملی گئی ہیں۔ کہ اگر تمام دنیا کی
نقص نکالے تو نقص نکال دے۔ ہم کہتے ہیں کہ جیسا یہ
لوگ سمجھتے ہیں۔ جب اس میں کسی ایک نقص ہیں۔ تو پھر
وہ کیونکر سب کی نجات دہی کا ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ خدا میں
تو صفات کاملہ پائی جاتی ہیں

معبود کیسا ہونا چاہیے

اگر یہ نہ ہوں۔ تو پھر اس پر کیا
امید ہو سکتی ہے اور کوئی ایسے معبود سے دعا کیا کرے
ہمارا معبود تو صفات کاملہ رکھتا ہے۔ پس اس دعا مانگو

ہمیں وہ سید ہی راہ دکھا دے
جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تو
ادب الصراط المستقیم

فضل کیا اس پر مطمئن نہ ہو کہ منہ سے کلمہ پڑھ لیا اور نماز پڑھ
دی۔ یہ کافی نہیں۔ ہزار ہا مسلمان ایسے ہیں۔ جو کسی طرح سے نماز
پڑھ کر جب باہر نکلتے ہیں تو اور کام کرنے لگ جاتے ہیں۔
ایسی نمازوں میں کچھ برکت نہیں ہوتی۔ جو فعل کیا جاتا ہے اگر
اس کا نتیجہ مرتب نہیں ہوتا تو وہ فعل ہی ردی جاتا ہے تم میں
سے اگر کوئی قلب رانی کرے اور پیرایہ جوئے اور پودہ حب
معمول نہ لکھے۔ تو یہ بات صاف سمجھ کر ہی صانع کی۔ اب
ایسا ہی اگر نماز پڑھی جائے اور نماز کے نتائج مرتب نہ ہوں
تو سمجھو کہ وہ نماز نماز ہی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیے کہ
یہ نماز تہی جس سے لوگ قلب ہو گئے غوث ہو گئے
اور تم اسی طرح تحت اثری میں پڑے رہو۔ یہ بات کی ہے
اگر کوئی شخص دوا استعمال کرتا ہے۔ اور اس کا کچھ فائدہ
نہیں ہوتا۔ تو اس دوا کے مستحق خوب غور کر کے دیکھنا چاہیے
کہ کین اثر نہیں کرتی۔ یقیناً سمجھو کہ جس حالت میں ہو اگر اس پر
ہزار برس بھی کرشمہ کرو۔ تو کچھ زیادہ نہیں۔

خدا کریم ہے۔ ہر کریمان کا ہوا دشوار نیست بھی محنت
پسے رہے جو آیا وہ اس کے اظہار کو ضائع نہیں کرتا
وہ اپنے خاص بندوں پر ایسے ایسے فضل کرتا ہے کہ زمین
و آسمان اس کے تابع کر دیتا ہے اور اسے اتنی برکتیں
دیتا ہے کہ لوگ اس کے کپڑوں میں ہزاروں برکتیں پاتے
ہیں۔ پس تم جو کام کرتے ہو۔ یہ مطالعہ بھی کرو۔ کہ اس کا نتیجہ کیا
مرتب ہوا۔ انسان جو عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا کچھ نتیجہ نہ ہو تو
دوسرے کو کیا ہوا۔ الغرض اللہ تعالیٰ اپنی چار صفات بتلا کر
تعلیم دیتا ہے کہ یوں دعا مانگو۔ ان لوگوں کی راہ دکھان پر
تیرا انعام و اکرام ہے۔ نہ کہ جن پر تیرا غضب ہے نہ ضالین
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی۔ یہ فقرہ کے طور پر نہیں
ایسا ہو گا۔ پس فرمایا کہ جیسے ہوں پر غضب ہوا اگر تم ایسا
کرو گے تو تم پر بھی غضب ہو گا۔ یعنی تم بھی اگر خدا کی راہ
میں مستقیم نہیں۔ ہو گے تو تم پر ہی غضب آئے گا غیر المغضوب
سے مغیرین یہود مراد دیتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ جو
بد اعمالی کرے گا پکڑا جائے گا۔ اور خدا کے غضب میں
آئے گا۔ اس میں یہود کی تخصیص نہیں۔

اللہ غضب کیا مراد؟ یاد رکھو کہ اللہ کا غضب
انسان کے غضب کی طرح

نہیں۔ اس کے غضب سے یہ مراد ہے۔ کہ جو بڑے تقدس و تقطر
کے جعلی کہندہ نہیں کرتا۔ جو برائی کرتا ہے اس سے

دور جا پڑتا ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کسی کا ایک جہ ہے اور
اس کے چار دواں ہے۔ سوچ کی شامین چاروں طرف
سے اندر پہنچتی ہیں۔ اب اگر یہ شخص اس دہرے کو بند کرے
اور کوڑ لگا دے تو ضرور اندر پہنچ جائے گا۔ اسی طرح
انسان اگر کوئی فعل کرتا ہے تو سنت اس سے۔ کہ اس پر
اللہ کی طرف سے ایک فعل وارد ہو۔ کوٹھڑی کے دروازے
بند کر دینا یہ انسان کا فعل ہے مگر اس میں اندر پہنچ کر نایا اللہ
کا فعل ہے پس اسی طرح اس اندر پہنچ کر نایا اللہ کا نام غصہ
خدا کے صفات کا قیاس آدمی پر نہ کرو۔ مثلاً وہ سنتا ہے
تو اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ بھی آدمی کی مانند ہو اور کوٹھڑی
کا محتج ہے۔ وہ دیکھتا ہی ہے مگر اس کی نظر سہاری نظر
کی مانند نہیں۔ کہ چاند۔ سورج۔ اور چراغ کی محتج ہو۔ خدا کا
غضب خدا کی رحمت اس کے سبب بھر کی طرح الگ ہے
ایمان لانا چاہیے اور حقیقت کو خدا کے سپرد کرنا مومن کی
شان ہے۔ جاہل معترض آریہ

عذاب اصیب بہ من اشد وجہ

دست کی شئی کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ
لوگ رحمت کے قائل نہیں ان کا عقیدہ ہے۔ کہ ان
جب تک کتا اور بلی نہ بنے۔ اس کی خلاصی نہیں ہو
سکتی۔ یہ سب صفات اللہ سے لاعلمی کا نتیجہ ہے۔

یہود کو غضب علیہم کیوں کہا گیا؟

حضرت موسیٰ کی امت کہلائی ان بدستوں نے شونی
کی تھیں۔ سب نبیوں کو دکھ دیا۔ یہ قاعدے کی بات ہے
کہ جو کسی بدی میں کمال تک پہنچتا ہے اور نامی ہو جاتا ہے
تو پھر اس بدی میں اسی کا نام لیا جاتا ہے۔ ڈاکو تو کوئی
ہوئے۔ مگر بعض ڈاکو خصوصیت سے شہور ہیں۔ دیکھو
ہزاروں یہود ان گزے ہیں مگر تم کا نام ہی شہور ہے
یہ یہود چونکہ اول درجہ کے شرارت کر نیوالے تھے
اور نبیوں کے سلسلے شونیان کرتے۔ اس لئے ان
کا نام غضب علیہم ہو گیا یوں تو غضب علیہم اور یہی
اعتراض اور اس کا جواب

گیا اب کیوں ہیں غضب علیہم بنایا جاتا ہے۔ جب اس
امت کے لئے خاتمہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس قوم میں بھی کئی یہودوں کا
رنگ دکھائیں گے۔ وہ یہود ہی جسے کو سولی دینا چاہتے

تھے اسی طرح حدیث صحیح میں ہے۔ کہ آخر یہ بھی یہودی ہوں گے
اور خدا کی طرف سے جو آئینا اس کی تہذیب کریں گے اور اس
کے تہل کے منہ سے کنا داخل ثواب سمجھیں گے۔ خدا کی
بازن بنے مٹی نہیں۔ یہ عذاب کے دن میں یا نہیں ہو چکیں
سے صبر کیا ان لوگوں نے تو اپنی طرف سے کوئی دقیقہ نہیں
چھوڑا۔ مٹی ان کے کفر ناموں میں دیکھ کر کہتے ہیں اس کا
کفر یہود و نصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے۔ تعجب
کی بات ہے کہ جو لوگ کلمہ پڑھتے ہیں۔ قلب کی طرف منہ کر کے
نماز پڑھتے ہیں۔ ان حضرت علیہ السلام و سلم کا نام تعظیم
سے لیتے ہیں۔ جان تک خدا کرنے کو حاضر ہیں۔ کیا وہ
ان سے بدتر ہیں۔ جو ہر وقت نبی اکرم علیہ السلام
کو گالیں دیتے رہتے ہیں۔ جبراس کے جو سبب لایا
ہو جائے ایسا الزام نہیں دے سکتا اگر ان میں
ایمان نہیں تو کیا شرافت ہی جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ
تو خوب جانتا تھا کہ ایسا فرقہ ہونے والا ہے۔ جو
سیح کی تحفہ لایا ابان سمجھ گیا۔ اسی لئے اس دعا میں
اس راہ سے بچنے کے لئے دعا سکھلائی۔

ضالین کلین میں

دعا الضالین۔ ان کی راہ سے
بچا جا کر ہوئے یعنی سچی راہ کو
چھوڑ دیا۔ اس راہ کو جسکی تعلیم انجیل میں ملی تھی کہ خدا کو
واحد جانو۔ یہ تعلیم بالکل چھوڑ دی۔ دیکھو ان کو بتلایا گیا
تھا کہ وہ خدا سجدہ ہے۔ جو حضرت عیسا کا بھی خدا ہی
مگر اب یہ حضرت عیسا علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں اور
یہ کہ وہی جزا سزا کے مالک ہیں۔

مغضوب علیہم پہلے کیوں فرمایا؟

یہ نہ سمجھو کہ غضب علیہم
ذرا سنتے۔ اور
ضالین نرم۔ یہ بات نہیں بلکہ بات یہ ہے کہ یہودی
لوگوں کا ان ضالین سے تہڑا گناہ تہادہ قورات کے
پابند تھے۔ جسے ایک یہودی سے اس کے مذہب
کی نسبت پر چہا تو اس نے کہا ہمارا خدا کی نسبت ہی
عقیدہ ہے۔ جو قرآن میں ہے۔ ہم نے اب تک
کسی انسان کو خدا نہیں بنایا۔ اس اعتبار سے تو یہ
ضالین سے اچھے ہیں۔ مگر شرعی شرافت میں ضالین
سے بڑھ کر ہیں۔ پس اس لئے کہ انہیں دنیا میں سزا ملی
ان کا ذکر پہلے آیا۔ ایک تحصیلدار کے پاس مقدمہ ہو
اور اس نے اسے کچھ تہڑا جرمانہ یا قید کرنا ہو۔ تو
سزا دے گا۔

اور اگر اس کی سزا اس کے اختیار سے باہر ہو۔ تو کسی دوسری عدالت کے سپرد کرتا ہے۔ یہودیوں کے اعمال ایسے تھے کہ ان کی سزا اس دنیا میں ہی ہو سکتی تھی۔ مگر ضالین کا گناہ ان سے زیادہ ہے کہ مخلوق کو خدا بنالیا پس یہ آگے چل کر سزا پائیں گے۔ یہ ایسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لکھا والسموات یسقطن منہ وانشق الاضواء وخر الجبال حدّا۔ یعنی قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں آتش اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ یہودیوں کے بارے میں یہ فرمایا۔ معمولی گناہ تھا۔ یہیں سزا دیدی اور ضالین کی سزا سخت ہے اور سزائیں تفاوت ضرور ہوا کرتا ہے۔ ایک چور معمولی ہو۔ تو اس کی سزا اور ہے اور ایک عادی جرم چور کا استاد ہونے کی اور۔ پادریوں نے اپنے بد عقیدے کو بیان تک پھیلایا ہے کہ بعض اوقات ایک ایک پرچہ پس پس ہزار نکلتا ہے۔ ایک ایسے مذہب کی تائید کے لئے جس کی بنا حق کے نہایت خلاف اور طرح سے مضحکہ

گورنمنٹ کی خاص غرض سے تعلق نہیں رکھتی مگر میں

گورنمنٹ کے ان سے کچھ تعلق نہیں۔ کئی انگریز ایسے ہیں جو پادریوں کی صحبت و یکجہ کے بھی روادار نہیں۔ مجھے ایک انگریز ملا۔ اس نے رستہ پوچھتے ہوئے مجھے کہا کہ کب اس راہ میں کسی پادری کی کوٹھی تو ڈالنے گی۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو بتلایا کہ میں ایسے رستے سے ہی نہیں گزرنا چاہتا۔ جہاں کسی پادری کی کوٹھی ہو۔ ایک اور انگریز تھا۔ جس کی عدالت میں ہمارا مقدمہ ہوا۔ فریق ثالث ایک جنٹلمین پادری ہوا۔ آئندہ دس گواہ بھی گواہی دیں اور وہ بھی تم جانتے ہو کہ حکام کے اختیار میں سب کچھ ہوتا ہے۔ قومیت کا سوال ہی تھا مگر میں نے سنا کہ اس نے صاف کہہ دیا کہ مجھ سے یہ بد ذاتی نہیں ہو سکتی کہ کسی بے گناہ کو سزا دوں۔ مجھے ہلکا کر کہا۔ آپ کو مبارک ہو۔ اگر یہ لوگ ان اوصاف والے نہ ہوتے۔ تو ہمارے حکام بھی نہ ہوتے۔ مسلمانوں میں جب یہ حالت ہو گئی کہ ایک دوسرے کو کشتہ دوڑتے جیسے گتوں کے آگے ہڈی ڈال دین تو وہ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔ اور آخرت ہمدردی کا نام و نشان نہ رہا۔ تو خدا کی حکمت بالآخر نے ان سے سلطنت لے لی۔

انگریزی حکومت کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ وہ زمانہ بھی

دیکھا۔ کہ جب کوئی اذان دیتا۔ تو وہی اس کے قتل کرنے کو دوڑتے۔ ابتدائی زمانے میں قادیان کا بھی یہی حال رہا۔ جب انگریزوں کی عملداری ہوئی۔ تو ایک نیک پار سپاہی نماز پڑھنے آیا۔ طان کو اذان کے لئے کہا۔ تو اس نے نہایت آہستہ اذان دی۔ سپاہی نے کہا یہ بھی کوئی اذان ہے۔ تم زور سے کیوں نہیں بولتے اس لئے کہا جان بچانا فرض ہے وہ بولا بیشک زور سے اذان دو۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اس نے زور سے اذان دی۔ کہ چالیس برس پہلے تک اس عبادت میں کوئی اذان نہ لگتی تھی۔ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اُسے پکڑ کر لے گئے۔ بکرا دیکھ کر معلوم ہوا کہ وہ انگریزی سلطنت ہے۔ پتہ اس لئے کہا گھر جا کر بیٹھو۔ اب تو لاہور میں گایان ہوتی ہیں ایک جیوان کے بدلے اس قدر ظلم ہوتا ہے کہ ایک سید صاحب تھے وہ آ رہے تھے۔ اتفاق سے ان کی پرچھی کی ٹوک ایک گھاسنے کو لگ گئی۔ تو اس کا ہاتھ کٹا دیا گیا۔ غرض کوئی چھ سات ہزار مسلمان تو گھاسنے کی وجہ سے قتل کئے یا سزا دے گئے ہوں گے۔ پس یہ راج مسلمانوں کے لئے بالخصوص کیوں موجب رحمت نہ ہو

اطاعت اولی الامر ہو تو اس کی شکایت مست کرد۔

بلکہ اطاعت۔ کیونکہ دراصل بات یہ ہے کہ حاکم بد نہیں بلکہ تم ہی بد ہو جس بھی تم پر یا حاکم مسلط کیا گیا۔ اور الحمد للہ کہ ہمارے انگریز حاکم ہی نہایت منصف مزاج ہیں اور جو دوسری قوموں کے ہیں۔ ہمارے مقابلہ پر تو ان کی پیش ہی نہیں جاسکتی۔ ہم پر سات سو جہان بھی کر دیا مگر آخر اپنی ہمتوں سے واپس دینا پڑا۔ ڈیڑھ لکھ ایک پادری کا بیٹا تھا مگر اس نے نہایت منصف مزاجی سے دن بھر ساری تخلیق سنیں۔ مخالفت بیان کیا کہ لیم ولد الانا کو کہتے ہیں اور کذاب بڑے جہوٹے کو جو جہوٹوں کا ایک ہی جہوٹا ہو۔ خدا جانے اس تشریح کی کیا ضرورت تھی۔ کہ بڑا آٹو بھی آٹو اور چوٹا آٹو بھی آٹو ہی ہوتا ہے۔ مگر اس نے یہ سب کچھ منکر کہا کہ میں آپ کو بری کرتا ہوں اور فیصلہ میں لکھا کہ اگر اس سے بڑھ کر لفظ استعمال کرتے۔ تو تم کو کہنے کا حق ہو چلتا تھا۔ یہ انگریزوں ہی کا حوصلہ ہے ورنہ ہندو تو ایسے ہیں۔ کہ اگر انہیں خدا ہی ملتا تو بولی بولی تقسیم کر لیں

تعمید بیان خیر تو الضالین یہ معنی گراہی کے ٹھیکہ اہل جن میں سے پادری بھی ہیں ان میں سے بعض تو ایسے ہیں۔ جنہوں نے کبھی انجیل دیکھی بھی نہ ہوگی اور یہ محض اس لئے تبلیغ کرتے ہیں کہ تنخواہ پانے میں اور ان کی تنخواہ میں ان چندوں سے آتی ہیں۔ جو بعض لوگ اسلام کو مغرب کرنے کے لئے دیتے ہیں۔ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ان کے سینوں پر بہاری ہے۔ ہندوؤں کا مذہب ان لوگوں کی راہ میں نہیں۔ اس کے قواعد ہی ایسے ہیں کہ کوئی شریعت آدمی انہیں پسند نہیں کر سکتا۔ مثلاً نیوگ اور پریشکر کوروج و مادہ کا خالق نہ ماننا اور اسے ان کا محتاج سمجھنا۔ کچھ بھی کہیں۔ اسلام کے ساتھ یہ لوگ کیا مقابلہ کر سکتے ہیں کیا وہ مذہب کچھ توجہ کے قابل ہو سکتا ہے جو ان کے بیٹے کو خدا بنائے۔ حالانکہ اس کے اور بہائی بھی تھے۔ مان ہی تھی۔ پھر خدا ہی ایسا کدور کہ چند بیویوں نے اُسے بقول ان کے صلیب پر مار دیا جس بڑے زور سے کہتا ہوں کہ ایک مسلمان کا بچہ ان لغویات کو قبول نہیں کر سکتا۔ پھر اس سے ہی کدو عقیدہ کفارہ کا ہے۔ پہلا یہ بات ہی کوئی عقل مند قبول کر سکتا جو کہ گناہ تو دیکھ لے اس کے بدلے میں بیکر کو سزا دی جائے یا سرد رہ زید کے اوپر اپنا سر پہڑے۔ کیا اس طرح وہ بیماری چلی جائے گی۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ خود سمجھتے ہیں اور گھلے پڑا ہوں بجا رہے ہیں ولایت کے جو سمجھدار لوگ ہیں وہ خود اس بات کو چھوڑتے جلتے ہیں۔ مبارک زمانہ آگیا تو جید کی ہوا چل رہی ہے عنقریب تمام دنیا جان لیگی۔ کہ ہر جگہ پر اسلام کے سوا ضلالت ہے۔ یوں تو ہندو۔ سائنسی یا آریہ یا برہمن ہی گمراہ ہیں۔ مگر یہ اس فرقے کی خصوصیت ہے۔ کہ نہ صرف خود گمراہ ہیں۔ بلکہ گمراہی کرنے میں بھی ناخنوں تک زور لگا رہے ہیں۔ حدیث میں اس کے لئے دجال کا لفظ آیا ہے۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ ہر جگہ سے گمراہ کرنا چاہے گا۔ مگر قرآن مجید میں ضالین کا لفظ ہے۔ یہ لفظ اس لئے اختیار کیا گیا تا اشارہ ہو کہ وہ جال شخص واحد کا نام نہیں جیسا کہ آخری زمانہ میں لوگ سمجھیں گے دیکھو تو رات میں صاف لکھا ہے کہ سور حرام ہے انجیل میں ہی اس کی ناپاکی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یہ فرما کر کہ موتی سوزوں کے آگے مت ڈال اور یہ سور کو حلال سمجھتے ہیں۔ چونکہ یہ ہر ایک عمل و اعتقاد میں خدا کے

خداوند پرستے ہوئے ہیں۔ اس سے یہ بڑے ضل
ہیں۔

کس صلیب پر خنزیر کے معنی

بیکس الصلیب دقتن الحنزیر۔ خنزیر ایک نجاست خور
جانور ہے۔ گوشت نہ نہیں چھوڑتا۔ جو لوگ کتابوں کی تحریف
و تبدیل کرتے ہیں۔ وہ گویا جوٹ کی نجاست پر منہ مارتے
ہیں۔ اور جوٹ کی نجاست سے بڑھ کر ہے اس لئے
اس کا نام خنزیر رکھ دیا۔ اور کس صلیب میں جو کس صلیب
سیح موعود کا کام ہے۔ اس کی نسبت سمجھنا چاہیئے۔ کہ
صلیب کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ
بجسدہ العنصری ماننے پر ہے۔ یوں تو تمام انبیاء علیہم السلام
زندہ ہیں مگر ہم کسی کے بجسدہ زندہ آنے کے قائل نہیں اس
لئے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر دی گئی۔
تو کس صلیب از خود ہو گئی۔ خدا جانے مسلمانوں میں یہ
عقیدہ کیوں پس گیا ہے۔ کس صلیب سے مراد لکڑی کے
صلیب کا ٹوڑنا ہرگز نہیں اور نہ یہ مفید ہے کیونکہ
اگر ایک کر ٹوڑا جائے گا۔ تو بہت جلدی دوسری بن
سکتی ہے۔

صلیب پرستی کی بنیاد کیا ہے

پس اس بنیاد کو گونا
چاہیئے۔ چہرے صلیب
مذہب کی عورت کھڑی کی گئی ہے۔ میں نہ دھیانے میں
تہا یا دہلی میں۔ ایک پادری سے میں نے کہا کہ چھوٹی
سی بات ہے۔ اس کے ماننے میں کیا نامل ہے وہ
یکہ عیسے امر گیا۔ اس نے کہا کہ اگر سیح کے زندہ
ہونے کا عقیدہ نہ ہو۔ تو ہر سب یکدم مسلمان ہو جائیں
ہمارے مذہب کی روح ہی بات ہے۔ جب یہ نکل
قوم ہم بے جان ہو جائیں گے۔ میں جب دہلی میں
گیا۔ تو وہاں ایک گروہ مخالفت کے لئے آیا۔ میں
نے ان سے کہا کہ تم لوگوں نے سیح کو تیرہ سو برس
زندہ مان کر جو کچھ اس کا نتیجہ دیکھا ہے وہ یہ ہے
کہ لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔ جو کلمہ پڑھتے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ادا کرتے دیکھتے وہ اب گالیوں
دیتے ہیں اب ہمارے نسخہ کو بھی چند روز آزما دیکھو
کہ سیح کی وفات ماننے میں اسلام کی زندگی اور صلیب مذہب
کی موت ہے۔ یا نہیں۔ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اور بولا
جو کچھ کہتے ہو سیح کہتے ہو۔ اسلام کی سچی خبر خواہی مای

جو اسلم

میں ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ مسلمان اپنے منہ سے
کیوں لازم بستے ہیں۔ خیال نہ کرو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کو وفات یافتہ مان لیا جاوے۔ اور یہ بھی کہ نعوذ باللہ من
شیطان سے پاک نہیں دوسری طرف سیح ابن مریم کو
زندہ سمجھا جائے اور مان لیا جائے کہ صرف وہی مس شیطان
سے پاک ہے تو کیا اس کا نتیجہ ارتداد ہے یا نہیں۔ یہ
پادری لوگ تو ایسی ایسی باتوں سے ہی سے مخلوق الہی
کو گرا کر رہے ہیں۔ لاہور میں ایک لہشپ صاحب نے
دعویٰ کیا اور حضرت عیسیٰ کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی طرح مقابلہ کر کے کہا کہ ایک مہینہ میں مدفن اور دوسرا
آسمان پر زندہ۔ ہمارے مفتی صاحب محمد صادق جہاں
موجود ہوں گے۔ آگے بڑھے اور کہا کہ قرآن مجید میں
کہاں لکھا ہے۔ وہاں تو صاف ختماً تو فیتنی لکھا
ہے۔ یہ سنا کر وہ بولا۔ شاید تم مرزا آئی ہو۔ میں تمہارے
ساتھ گفتگو نہیں کر سکتا۔ باہر نکل کر بعض لوگوں نے کہا۔
مرزا آئی ہیں تو کا فر مگر آج انہوں نے ہماری عزت رکھ لی
یاد کرو کہ کدہ ہتھیاروں سے فتح نہیں ہوتی۔ جس قوم کو
خدا تعالیٰ اقبال دینا چاہتا ہے اس کے ہتھیار ہی تیز کر دینا
ہے۔ دیکھو جب انگریزوں کو سلطنت دیا منظور ہوا تو ان کو
ایسے سامان دئے۔ کہ سلطان روم و شاہ کابل کو بھی اگر
ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات انہی سے منگوا لیتے
ہیں۔ خدا انہی نے۔ نے ہمیں روحانی ہتھیار دئے ہیں یہ خدا
کا خاص فضل ہے۔ جو قوم بے ہتھیار ہوتی ہے ضرور ہے
کہ وہ تباہ ہو جائے یا دوسرے کو ہتھیاروں سے مراد روحانی
توفیق اور دلائل قاطعہ ہیں۔ ظاہری سامان کی مذہب کے معاملہ
میں ضرورت نہیں دیکھو اگر سیح کی وفات کا ہتھیار نہ ہوتا۔ تو
تم ان کے سامنے بات ہی نہیں کر سکتے اور معلوم نہیں کہ
وفات ماننے میں کیا نامل ہے جبکہ خدا نے بھی فرما دیا کہ
سیح مرچکا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی ذات سے شہادت
کے ناوان دست

اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے
دجال موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور
دروہ پڑھنے والوں کو کالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا
کسی دجال کی کسر باقی رہی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت
و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان نہیں ہے

اس کو یہ خبر نہیں اسلام پر کیا کیا حملے ہو رہے ہیں اور کتنے
دجال موجود ہیں جنہوں نے لاکھوں کو مرتد کر دیا ہے اور
دروہ پڑھنے والوں کو کالی دینے والا بنا رہے ہیں۔ اب کیا
کسی دجال کی کسر باقی رہی کہ اس کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی غلامی کو اپنا فخر سمجھتا ہے اور ہر طرح سے اسلام کی خدمت
و نصرت اپنا فرض خیال کرتا ہے۔ دجال کہنا جزو ایمان نہیں ہے

کیا دجال وہ ہے جو مسلمان کو مرتد کرنے میں سعی اسلام
کی نیکی میں دن رات مشغول ہے یا وہ جو صدق دل سے
اسلام کا خادم ہے۔

تقویٰ سے کام لینے والے ہر ایت یاب جو تے میں

ہے۔ ذلک الکتاب لا ریب فیہ۔ ہدی للمتقین
یہ کتاب متقیوں کے لئے ہدایت ہے بیشک سچی بات
یہی ہے تقویٰ نہ ہو تو انسان اندھے اور جیسے اندھا سورج
سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا اسی طرح جو متقی نہیں وہ قرآن کے
نور سے کچھ روشنی نہ پاسکیگا جو تعصب سے نظر کرنا ہے۔ بات
بات میں جتنی سے کام لیتا ہے وہ بشر تو کجا اگر فرشتہ بھی کر
تو کہی مانے کا نہیں۔

دجال کون ہے

غرض دجال شیطان کو کہتے ہیں۔ جو بڑا
بہاری مفضل ہے۔ یہ شیطان کے مظاہر
دو تار ہیں۔ شیطان اپنی باتیں ان کے دہن میں پہونکتا ہے
شیطان کی راستبازوں کے ساتھ ابتداء سے دشمنی چلی
آئی ہے اور جلیں ہوتی ہیں سب انیسائے خبر دی کہ ایک
آخری جنگ ہی ہونے والی ہے جس میں شیطان ہلاک ہو
جائیگا۔ سو یہ ہی زمانہ ہے۔

سیح موعود کی بعثت کیوں ہوئی

اصل میں ہمارا وجود
دو باتوں کے لئے ہے
ایک تو ایک نبی کو مارنے کے لئے دوسرا شیطان کو مارنے
کے لئے۔ اب روحانی جنگ کا ہونا ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے۔ وجاعل الذین اتبعولک فوق الذین
کفر دا الی یوم القیامۃ۔ دیکھو جنگ واقع ہوگی۔ جہی تو
غالب مغلوب ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام تو مر چکے۔ اب شیطان
کا مارنا باقی ہے۔ معلوم نہیں ابھی تک شیطان ہماری جہات
سے پورے طور سے ہٹا نہیں۔ بعض آتے ہیں بیعت ہو
کر داپس جاتے ہیں تو کسی مولوی کے کہنے میں آکر یا بعض
دنیاوی اثرات سے متاثر ہو کر مرتد ہو جاتے ہیں۔ اب اگر
ان میں شیطان کا حصہ نہ ہو۔ تو سنو کہ کیوں مجرمین۔ حالانکہ
ہمارا دعوئے الہی نہیں بلکہ نشانات کے ساتھ ہے نہیں
سے چند حقیقتہ الامم میں بھی درج ہیں۔

احمدی جماعت کا فرض

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے
کہ وہ عیسے علیہ السلام کی وفات
کی بجائے اب شیطان کی وفات پر توجہ کرے۔ مگر یہ
ایسا بے فائدہ نہیں۔ جو زبانی مان لیتے کا ہر بلکہ علی طہرہ کہنا

چاہیے کہ مرگیا۔ شیطان قال سے نہیں مر سکتا بلکہ حال سے مرتا ہے وہ بے شک مرنے والا ہے کیونکہ تمام انبیاء کا یہی وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں ہلاک ہوگا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان سمان پر چکا ہے مگر آجکل کا شیطان ایسا نہیں کہ سمان پر جائے۔ پس اس کی بالکل سرے سے بھگنی کرنی چاہیے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ سے شیطان بہکتا ہے مگر اس کے یہ معز نہیں جو لوگ سمجھتے ہیں۔ شیطان ایسا سادہ نہیں کہ بعض لفظوں سے بہاگ جائے۔ تم سو مرتبہ دل کی اپنی شیطنت سے باز نہیں آئے گا۔ ان اگر وجود کے ذرہ ذرہ میں لاجل پر جائے اور ہر حال میں خدا پر توکل رکھا جائے اور اسی کا سہارا لیا جائے۔ اور خدا کا فیض چاہا جائے۔ تو ہر شیطان کا کچھ خوف نہیں۔ ایسے لوگ شیطان سے بچائے جائیں گے۔ یہی ہیں جن کو فلاح نصیب ہوتی ہے۔

دعا کی ضرورت اور اس کی حقیقت اللہ جل شانہ نے صفات بتا کر سب سے پہلے دعا کی طرف توجہ دلائی ہے گویا اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان ہر حالت میں دعا کا متوجہ رہے اور ایسا کر دے کہ بجز خدا کے فضل کے ایک قدم نہیں رکھ سکتا۔ تم اپنے تئیں پاک ست ٹھہراؤ کیونکہ کوئی پاک نہیں۔ جب تک خدا پاک نہ کرے اور ایک حدیث میں ہے تم سب اندھے ہو مگر جسے خدا دکھائے۔ تم سب گمراہ ہو مگر جسے خدا ہدایت دے۔ تم سب مرنے ہو۔ مگر جسے خدا زندہ کرے۔ انسان کے لئے طرح طرح کے اظلال ہیں۔ دنیا کی محبت بھی ایک طوق ہے۔ خدا کا فیض دعا سے شروع ہوتا ہے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دعائیں لگا رہے مگر چاند الفاظ زبان سے رٹ لینے اور یوں بیک بیک کرنے کا نام نہیں بلکہ دعا تو مر رہنے کا مراد ہے۔ ایک ہندی شل ہے جو سنگے سو مر رہے جو مرے سو سنگن جا۔ دعائیں قوت معنائیں ہوتی ہے جو خدا کے فضل کو ان کی طرف جذب کر دیتی ہے۔ اسی لئے فرمایا۔ ادعونی استجب لکم بھلا یہ بھی کوئی دعا ہے۔ کہ زبان سے ادا نا الصراط المستقیم پڑھ رہے ہیں اور دل میں ہے۔ کہ جلدی چل کر دوکان پہنیں یا کاشتکاری کا کام کریں۔ یہ دعائیں بلکہ اپنی عمر کو ضائع کر رہے ہیں۔ جب تک انسان خدا کو مقدم نہیں کرتا پھر

طور سے دعائیں محو نہیں ہو جاتا۔ تو دعا کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرمایا ہے۔

فلاح کس نے پائی قد افلم المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون۔ یعنی نجات پائے فلاح پائے وہ لوگ جو اپنی دعائیں خشوع سے کام لیتے ہیں۔ یعنی جو گریہ نزاری کرتے ہیں۔ گھٹ جاتے ہیں معجزہ جاتے ہیں ان کے لئے فلاح کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ فلاح سے مراد دنیا کی محبت اور اس کے دہندوں سے دستگیری ہے۔ ان کے دل میں دو جہتیں نہیں جمع رہیں چاہئیں۔ ہم خدا خواہی ہم ذلیلے دلوں۔ این خیال است محال ست و جزاں جہاں دنیا کی محبت ہو وہاں خدا کی محبت ہی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ آگے فرمایا۔

اعراض عن اللغو کا نتیجہ والذین ہم عن اللغو معصون۔ سب غلوں کی مان دیں تو مطلب یہ ہے کہ جو دنیا کی محبت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہی فلاح پاتے ہیں۔ دنیا چھوڑنے سے یہ مراد نہیں کہ ہاتھ پر توڑ دے وہاں نہ کوئی دنیا کے کاروبار چھوڑ دے بلکہ مطلب یہ ہے کہ خدا کو مقدم کرے فرمایا۔ دجال لا تلہیم تجارت ولا بیع عن ذکر اللہ یعنی ہمارے ایسے بندے بھی ہیں جو بڑے بڑے کارخانہ تجارت میں ایک دم کے لئے بھی ہیں نہیں رہتے۔ خدا سے تعلق رکھنے والا دنیا کا نہیں کہلاتا۔ بلکہ دنیا دار وہ ہے جو خدا یاد نہ ہو پس فلاح یا فترہ وہ ہے جو دنیا کی محبت سے منہ پھیرے اور دعائی کی محبت جب تک کہ پہنچ جائے تو دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔

تو خدا سے کہ بات ہے کہ ایک نیک فعل دوسرے نیک فعل کو پیدا کرتا ہے اور بد فعل سے دوسرا بد فعل پیدا ہوتا ہے۔ ان نے جب خدا کی طرف رجوع کیا تو دنیا کے گندے نجات پائی اور دنیا سے نجات پائی تو خدا کی طرف جہک خدا کی سچی محبت دنیا کی محبت کو مٹا دیتی ہے یہ خوب یاد رکھو کہ دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کرنے کا نسخہ خدا کی محبت کا دہرہ کال تک پہنچا ہے والذین ہم للذکوۃ فاعلون

زکوۃ کی توفیق کیونکر ملتی ہے اور جو خدا کے رستے میں صدقہ وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ عن اللغو معصون کا نتیجہ ہے جب دنیا کے مال کی محبت نہ رہے تو خدا کی راہ میں دینے کی توفیق ملتی ہے۔ دنیا کی محبت خلیل بنا دیتی ہے۔ آخرت کو پہلانا اور دنیا سے دل لگانا یہ سخت مشق ہے۔ اگر دنیا کی

محبت دل میں جاگزیں ہو تو مومن کا خدا نہ ہی کفایت نہ کرے اور اگر دنیا سے دل نہ لگایا تو ہر شرح صدقہ خدا کی راہ میں دیا جائیگا۔ جو کچھ ہوگا اسی راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت سمجھا جائیگا۔ دیکھو ہزاروں دنیا دار ایسے ہیں جو زکوۃ نہیں دیتے اگر وہ دین تو غریب قحط سے پریشان ہیں۔ زکوۃ زیور پر بھی ہوتی ہے۔ اور دوسرے ملین پر بھی سوائے جواہرات کے خدا کا حق واجب بھی دنیا کی محبت نہیں دیتے دینی۔ ہزاروں امیر ہیں ان میں سے بعض اگر دینتے ہیں تو وہ اپنے خزانوں کے حساب نہیں دیتے یہ قوت زکوۃ دینے کی۔ مغسے کن کشتی پر حاصل ہوتی ہے نہ پس تم دنیا کی محبت کم کرو بلکہ نہ کرو۔ تا زکوۃ دینے کی قوت حاصل ہو اور تم فلاح پاؤ۔

زکوۃ دینے کا نتیجہ اس سے آگے۔ والذین ہم لغنا جہم معصون۔ فرمایا یہ نتیجہ ہے مومن کی زکوۃ دینے کا۔ جب ایک شخص خدا کا ایسا فرمانبردار ہے اور اس قدر خدا کی راہ میں خدا ہو گیا ہے۔ کہ اس کی راہ میں اپنے مال کو اپنا مال نہیں سمجھتا۔ تو پھر وہ دوسرے کے حق پر کب بے جا قبضہ کرے گا۔ سب بڑا حق یہ ہے کہ انسان دوسرے کی سبزی پر بد نظری نہ کرے۔ پس جو شخص اپنے حقوق جائزہ خدا کی راہ میں قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے۔ کیا وہ دوسرے کے حقوق پر خواہ مخواہ قبضہ کرے گا

ایک نیک فعل سے دوسرا نیک فعل پیدا ہوتا ہے والذین ہم لا مالنا تمہم عہد ہم داعون۔ دیکھو جب اللہ میرے کی نیکی حاصل ہو جاتی ہے۔ تو چھوٹے گنہگاروں کو دور ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ایک نیکی سے دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ پہلے فرمایا کہ دعا کرد اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لغو سے بالخصوص دنیا سے اعراض کر دے گا۔ جب دنیا کی محبت ٹھنڈی ہوئی تو صدقات دینے کی توفیق ہوگی۔ جب سبب ایسا شرح ہو گیا۔ تو دوسرے کے حقوق سے بھی ڈریگا اور جب دوسرے کے حقوق میں درست اندازہ نہ کی تو جو حق اس کے دستے میں ان میں کب کو ناجی کرے گا۔ ضرر رہے کہ ان کی پوری محافظت کرے گا۔

محافظت صلوۃ سب نیکیوں کی چیز ہے آگے فرمایا والذین ہم علی صلوۃ ہم یحافظون۔ یعنی جو اپنی نمازوں کو پابندی سے گزارتے ہیں اور ان کو کسی حالت میں نہیں چھوڑتے۔ نماز خدا کا حق ہے۔ فرمایا۔ دما خلقت الجن والانس الا لعیبد

میں نے جن دانش کربارت کے لئے پیدا کیا سب
حقوق کے بعد اپنا حق پیش کیا جو خدا کا حق ادا کر لیا۔
اور تعالیٰ فرماتا ہے وہ بلاؤں سے محفوظ رہے گا۔
مشکلات حل ہونگی مگر نماز سے یہ مراد نہیں کہ معمولی
طور سے رسم و عادت کے طور پر دو چار ٹکڑیں ماریں نماز
نہیں بلکہ نماز وہی ہے جس سے انسان کا دل ایسا گداز
ہو جائے کہ کچھ کر آستانہ احدیت پر رہ سکے میں اس
حالت کا نام نماز نہیں ہے۔ نماز کی امداد کو نہ رت نہیں۔
واللہ غنی عن العالمین۔ اس میں بھی ایک راز ہے
کہ اللہ کچھ انسان سے چاہتا ہے وہ انسان کی پہلائی
کے لئے ہے۔ سب سے بڑی ہمدردی تو خدا سے تعلق پیدا
ہو جانا ہے جب یہ ہو تو پھر خواہ تمام دنیا دشمن ہو جائے
کچھ بھی اس کا بگاڑ نہیں سکتی وہ خدا تعالیٰ اس ایک کے
لئے لاکھوں کونکر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو اس کو
نماز پڑھنے کی ہے۔ تو اس میں یہ حکمت ہے کہ نماز ایسی
چیز ہے جس سے دنیا ہی سنور جاتی ہے اور آخرت
بھی سنور جاتی ہے۔ مگر جب تک انسان پختہ کار نہ ہو
خطرہ ہی میں ہے۔

نماز کی حقیقت

ایک حدیث ہے کہ سب سے پہلے قرآن
پڑھنے والے ایسے ہیں۔ کہ قرآن
ان کو لعنت کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک انسان
عمل نہ کرے۔ دلی حضور نہ ہو۔ تو گویا وہ عبادت سائب کی
خاصیت رکھتی ہے۔ دیکھنے میں بہت خوبصورت اور
خوش نما مگر باطن دکھ دینے والی نہر سے پُر۔ اسی لئے
فرمایا۔ فویل للصلین الذین ہم عن صلواتہم
سماھون۔ یعنی ان نمازیوں کے لئے بھی خرابی ہے۔
جو اپنی نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ نماز کی حقیقت
یہی ہے کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے اس کی
کل نمازیوں سے بہتر ہے۔ نماز تو اسی کا نام ہے
مگر یہ حالت نماز انسان کے اختیار میں نہیں رہیں دعائیں
لگے رہو۔ صبح و شام دعا کئے جاؤ۔ تاہم پر ہم کیا جاوے
اور یہ حالتیں میسر آئیں۔ آج کل دن بڑے روتے آتے

خطرناک دن آئیں اسے

جوانے ہیں۔ جو یاقین
مجھے معلوم ہیں اگر
تمہیں معلوم ہوں اور جو یقین مجھے خدا تعالیٰ کے
کلام پر ہے۔ اگر تمہیں ہو۔ تو میں پرجہ کہتا ہوں کہ تم
ہر وقت روتے رہو۔ ایک ہولناک زلزلہ آئیگا۔

جو ہشت آئے گا اور خدا تعالیٰ اپنی پوری سبلی دکھا دے گا۔
دیکھو ابھی کل پر سون بھی ایک زلزلہ آیا ہے یہ اس بات کے
دستے کہ اللہ تعالیٰ کی انداز کی باتیں نرمی سے شروع
ہوتی ہیں۔ دیکھو حضرت موسیٰ کے زمانہ میں پہلے دم
نرم عذاب آئے کہ حشرات الارض نکل آئے۔ غنہ پھیل
گیا۔ قحط پڑ گیا۔ بھلا زمین قحط کو کیا جانتا تھا وہ تماشہ سمجھتا
ہو گا کہ کیونکہ قحط کا اثر تو زمین پر پڑتا ہے۔ مگر اس کو
یہ خبر نہ تھی کہ ایک دن بطش شدید کا آئے والا ہے۔ جب
اس کے منہ سے بے اختیار نکلے گا۔ امنت اللہ لا اللہ
الا الذی امنت۔ یہ بنوا اسرائیل۔ ابتدائی منذرات
سے ڈر گئے تو نجات پاؤ گے۔ جب وہ وقت آ گیا
تو یہ سوائے روئے اور چٹانے کے کیا کر سکتے ہو
طاعون ہی ہولناک الام کی ابتدا ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے
کہ ایک طاعون آئے گا جو چلے کہی نہیں آیا۔ بلکہ ایک
ایسی وبا نڈالی ہے کہ اس کا نام ہی نہیں رکھا جاسکتا۔
دیکھو تم

مومن وہ جو عذاب نیسے پہلے ڈرے

سُن چکے ہو اس کی باتیں سکھنا زبان برداری کے راہ میں
بچو۔ وہ سزا دینے میں دھیما ہے۔ اس کی رحمتیں
سمندر کی ہی زیادہ ہیں گردہ شد بد العقاب بھی ہے
اس حالت میں جب انسان اس کے احکام نہ مانتے۔
اس کے عذاب سے ڈرے اور جو قبل از قیام عذاب
ایسا ڈرے کہ گویا اس پر پڑا تو اس کی دعا قبول ہوتی ہو
اور وہ بچا جاتا ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ
عذاب سے پہلے ڈرے جب عذاب آ گیا تو اس سے ڈرنا
کیا سود مند ہو سکتا ہے پھر تو ہر مذہب کا ڈرتا ہے۔ میں
نہیں جانتا کہ اس جمع میں کتنے دل میں جو ان باتوں سے ڈرتے
ہیں۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ یہ دن بہت خوفناک دن ہیں
بدعیوں سے بچنا چاہئے جاؤ۔

مسح کے دم سے مرنے کی کیا معنی ہیں

انبیاء کی زبان
یہ وعدہ ہوتا آیا
ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح موعود آئے گا اور جہان ملک
کی نظر جاگیں گا ذمہ داری جائیں گے اس کا مطلب یہ ہے
کہ جو خواہ مخواہ مند کرتے ہیں اور اس کی توجہ کا نشانہ نہیں گے
وہ مرن گے مگر اب تو تمام دنیا نشانہ بن رہی ہے۔

عذاب کیوں آیا

اللہ نے تو اپنی طاعت کے لئے پیدا کیا
اور میں دیکھتا ہوں کہ ایک دل میں

بھی خدا کی عظمت نہیں رہی۔ جو کچھ عادت کرتے ہیں وہ بھی رسم
یا عادت کے طور پر۔ دیکھو امرتسر۔ لاہور کے بازاروں میں
سے کتنے دوسرے دوسرے اور اور سے اور گزر رہے ہوں گے۔
دوڑے جاتے ہوں گے مگر سب دنیا کے لئے۔ تم پوچھو
دیکھو کسی میں اسلام کی تڑپ نہیں۔ جتنی تڑپ ہے۔ سب دنیا
کے لئے۔ جب یہ حالت ہے تو کیوں عذاب آئے۔

خدا سے تعلق پیدا کرو

جب دل میں خدا سے تعلق نہیں
تو جو رسم عبادت کیا پیدا ہو انسان
بیوی کے خوش کر سلا کے لئے ہزاروں ٹکڑیں مارتا ہے
کیا کہی خدا کے خوش کر سلا کے لئے ہی ٹکڑیں مارتا ہے
ایک بچہ مر جاتا ہے تو کیا۔ دتا چلاتا ہے گویا خدا اس کے
نزدیک ہے ہی نہیں جب خدا کے ساتھ کچھ تعلق نہیں۔ تو خدا
اس کے ساتھ کیا تعلق رکھ سکے گا۔ کم از کم اتنا تعلق تو ہو کہ
تمہیں یقین ہو کہ وہ موجود ہے اگر کچھ ہی تعلق نہیں تو خدا کو
بھی کچھ تعلق ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ اسے جو میری طرف
آہستہ آہستہ آئے میں اس کی طرف تیز آتا ہوں اور جو تیز آئے۔
میں دوڑ کر آتا ہوں۔ گویا خدا اپنے بندے سے بھی بہت
کرتا ہے لیکن اگر بندہ ہی خدا سے بے پردہ ہو تو پھر کیا۔

مسیح موعود و ذوالقرنین

یہ ایک مرتبہ ذوالقرنین کا حال
قرآن مجید میں دیکھا جاتا ہے
سے معلوم ہو کہ جو کچھ اس میں ہے وہ دراصل اسی زمانے
کے لئے بطور پیشگوئی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ قصے سنا دیلا
تو نہیں جو قرآن مجید کے قصے کچھ دیکھ کر نزدیک مومن نہیں۔
اسکی کوئی بات ہی حکمت سے خالی نہیں ہوتی ذوالقرنین نے مغربی
سفر کیا جہاں کچھ پہاڑی قباہتوں پر پہنچا یا اور مشرقی سفر کیا ایسی قوم
کو دیکھ جہاں ان پر سب چڑھا ہوا ہے اور وہ دھوپ سے بھاؤ
نہیں کر سکتے۔ تیسری قوم وہ جنہوں نے اسکی حمایت طلب کی
اور چاہا کہ کیا جوج ماجوج کے آگے ان کو سد بنا کر۔ اصل میں یہ
مثالی طور پر مسیح موعود کا ذکر ہے۔ ائمہ اہل بیت سے بھی ایک لکھا

ہے کہ ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے دیکھو ہنسنے بھی دنیا کی
تمام رائج حدیثوں میں کہ وہ صدیوں کو پایا ہے۔ اللہ پیشگوئی کے
رنگ میں فرمادیا۔ کہ اس کا تین قوموں سے سا بھر پڑے گا۔ ایک تو
مغربی جو (یعنی انگریزی قومیں)۔ انہیں سرے میں ہیں اور پانی
حاف نہیں رکھتے یعنی ہر ایت کے زور سے الگ ہیں اور انیل
کی دھجی کا پانی صاف نہیں بلکہ اب تحریف و تبدیلی کے کچھڑے
شباب ہو گیا ہے اور دوسری مشرقی قوم یعنی وہ جو سا بھ امام کے

جہاں غیبیات سے کہہ کر نفس کو بے ہوش کر دیتے ہیں

میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجھے جوں کا توں اپنا حق مانگنا چاہیے۔

ابھی تھا کہ یہ سلامات آئیں بن گزشتہ نہیں لگہ ہی تھا ہے
نشدہ ہی ہو تو یہ کہ میر تقی میر کی میر تقی میر

بن جواد کے اور ان کے چچا کا نام ہے جو کہ ایک عالم و عارف و متقی و صالح
 پافر ہے جس کے انسان کا عجب بہا و ثمن ہے۔ یہ صاحبِ صفات و عینِ توفیق

ادا کر رہے یا نہیں جو شخص اپنے جہاد کے معاملہ صاف نہیں

مومن پر بڑے حقوق ہیں جب وہ بیاز پر سے طوعیات کو جاتا
اور جب مرسے تو اس کے جنازہ پر جاسے اولیٰ اولیٰ بانوں پر

تحت حضرت معلم کرامت

اس کو نہ کہیں گے جبروتِ شاہی ہو اس گہر کو تون سے صاف کرو
تایہ خدا کا گہر کہہ دے۔ فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَمَطْلُوبٌ وَ اِنِّیْ لَمَطْلُوبٌ

1

تو بے حس کیا منتظرین

۱- در مورد این که آیا این کتاب در دسترس است یا نه
 ۲- در مورد این که آیا این کتاب در دسترس است یا نه

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی کہ میں نے تم کو
بھلا کر دیا ہے۔

[illegible][illegible]

انفس کی تین قسمیں

دریاست بر تمام کی بوی کوشید و در کی طرح اختیار کردینا سبب می شود یک

سے تیز خرد شدن پس دوسری قسم نفس کی نوا مرہنہ جو اگر بدی سرزد ہو جائے تو نہ خروجی اسنے آپ کو ملامت کرتے ہی تیری نفس

میں ہر حال میں خدا کے ساتھ ہوں جب تک انسان اس حالت

1
2
3
4
5
6
7
8
9
10
11
12
13
14
15
16
17
18
19
20
21
22
23
24
25
26
27
28
29
30
31
32
33
34
35
36
37
38
39
40
41
42
43
44
45
46
47
48
49
50
51
52
53
54
55
56
57
58
59
60
61
62
63
64
65
66
67
68
69
70
71
72
73
74
75
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
86
87
88
89
90
91
92
93
94
95
96
97
98
99
100
101
102
103
104
105
106
107
108
109
110
111
112
113
114
115
116
117
118
119
120
121
122
123
124
125
126
127
128
129
130
131
132
133
134
135
136
137
138
139
140
141
142
143
144
145
146
147
148
149
150
151
152
153
154
155
156
157
158
159
160
161
162
163
164
165
166
167
168
169
170
171
172
173
174
175
176
177
178
179
180
181
182
183
184
185
186
187
188
189
190
191
192
193
194
195
196
197
198
199
200
201
202
203
204
205
206
207
208
209
210
211
212
213
214
215
216
217
218
219
220
221
222
223
224
225
226
227
228
229
230
231
232
233
234
235
236
237
238
239
240
241
242
243
244
245
246
247
248
249
250
251
252
253
254
255
256
257
258
259
260
261
262
263
264
265
266
267
268
269
270
271
272
273
274
275
276
277
278
279
280
281
282
283
284
285
286
287
288
289
290
291
292
293
294
295
296
297
298
299
300
301
302
303
304
305
306
307
308
309
310
311
312
313
314
315
316
317
318
319
320
321
322
323
324
325
326
327
328
329
330
331
332
333
334
335
336
337
338
339
340
341
342
343
344
345
346
347
348
349
350
351
352
353
354
355
356
357
358
359
360
361
362
363
364
365
366
367
368
369
370
371
372
373
374
375
376
377
378
379
380
381
382
383
384
385
386
387
388
389
390
391
392
393
394
395
396
397
398
399
400
401
402
403
404
405
406
407
408
409
410
411
412
413
414
415
416
417
418
419
420
421
422
423
424
425
426
427
428
429
430
431
432
433
434
435
436
437
438
439
440
441
442
443
444
445
446
447
448
449
450
451
452
453
454
455
456
457
458
459
460
461
462
463
464
465
466
467
468
469
470
471
472
473
474
475
476
477
478
479
480
481
482
483
484
485
486
487
488
489
490
491
492
493
494
495
496
497
498
499
500
501
502
503
504
505
506
507
508
509
510
511
512
513
514
515
516
517
518
519
520
521
522
523
524
525
526
527
528
529
530
531
532
533
534
535
536
537
538
539
540
541
542
543
544
545
546
547
548
549
550
551
552
553
554
555
556
557
558
559
560
561
562
563
564
565
566
567
568
569
570
571
572
573
574
575
576
577
578
579
580
581
582
583
584
585
586
587
588
589
590
591
592
593
594
595
596
597
598
599
600
601
602
603
604
605
606
607
608
609
610
611
612
613
614
615
616
617
618
619
620
621
622
623
624
625
626
627
628
629
630
631
632
633
634
635
636
637
638
639
640
641
642
643
644
645
646
647
648
649
650
651
652
653
654
655
656
657
658
659
660
661
662
663
664
665
666
667
668
669
670
671
672
673
674
675
676
677
678
679
680
681
682
683
684
685
686
687
688
689
690
691
692
693
694
695
696
697
698
699
700
701
702
703
704
705
706
707
708
709
710
711
712
713
714
715
716
717
718
719
720
721
722
723
724
725
726
727
728
729
730
731
732
733
734
735
736
737
738
739
740
741
742
743
744
745
746
747
748
749
750
751
752
753
754
755
756
757
758
759
760
761
762
763
764
765
766
767
768
769
770
771
772
773
774
775
776
777
778
779
780
781
782
783
784
785
786
787
788
789
790
791
792
793
794
795
796
797
798
799
800
801
802
803
804
805
806
807
808
809
810
811
812
813
814
815
816
817
818
819
820
821
822
823
824
825
826
827
828
829
830
831
832
833
834
835
836
837
838
839
840
84

ایک ایک اس کے ساتھ تھوڑا سا ہی تکلیف دہ اور آخرت میں بھی

کہ اگر وہ سنا سنا کر اس کیلئے کہ وہ بہت عین اللہ تعالیٰ سبلی
دیکھیں کہ اسے میری طرف سے دے اور یہ خیال کرو دنیا میں کے

جنتیہ میں جہنم میں اگر دنیا کو قبول کرتے تو کوئی امن

دنیا کہ جس پر خدا نے انھیں پیدا کیا۔ اب وہ کفر و بدعتوں میں مبتلا ہو گئے۔ انھوں نے اپنے انکار کو اپنے عقائد کے ساتھ ملا دیا۔ انھوں نے اپنے عقائد کو اپنے انکار کے ساتھ ملا دیا۔ انھوں نے اپنے عقائد کو اپنے انکار کے ساتھ ملا دیا۔

تجسس کے لئے شام سے واپس آ رہے تھے راستے میں ایک

ہیں جن کو تعادب نہ ہو جو گفتگو یا یاد ہو وہ کبھی طلب نہ کریگا۔
 تاہا واقعیت ہی میں مشکلات پڑتی ہیں جب کسی کے اندر ولی

سب سے پہلے ایمان لائیں اور اللہ کو ہی معجزہ دینا چاہیں سابقہ اعمال

ایمان کی جڑ حسن ظن ہے

یہ مرد تو تم قبائل ہوسے اور ماہر سے منہ پھیرنا خدا سے

Handwritten text: 1701

Journal of Management Studies, 20(6), 791-806.

چیز اسی پر تاسہ ہے اگر کوئی اسکی تشک کرتا ہے تو گورنمنٹ اس
کے جی سرکوبی کرتی ہے اسلئے کہ جس نے اس سے بھیجا وہ عظیم الشان
ہے اور سرکاری پردہ اندکی وجہا بہت کو قائم رکھنے کے لئے
ایسا کرنا ضروری ہے نہ تو کیا وہ خدا جو سب بادشاہوں کا
بادشاہ ہے اور ہر کسی غفلت اور جس کے کے جلال کے
مقابل میں کسی کا جلال نہیں کیا وہ اپنے فرستادہ اپنے
رسول کی تشک دیکھ کر خاموش رہتا ہے ہر گز نہیں ماموری
بے ادبی و عقیدت خدا کی بے ادبی ہے وہ بڑا رحیم و کریم
ہوتا اس لئے کہ اب یہ یسوع مسیح ہے جس نے
نہیں ہوتا چھوٹے ہے بلکہ اس و صوفیوں سے زندگی بسر
کرتا چاہیئے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ ربیع العالمین۔
نقطہ۔

چونکہ ہمیں ہمدردی سے برومانی روش سنی ہے۔ اور
 جیسے کہ عدم قانون، فتنہ انگیزی، برہمان حاکموں میں بھی کوئی
 خاص تغیر شروع ہو گیا۔ ایک طرف اگر برومانی انقلاب مادی
 قوت کے ساتھ شروع ہوا تو دوسری طرف دنیا میں قانون
 میں بھی ایک خاص بہرہ کلام کر سکتے تھے۔

اس لئے مسلمان اسے عام طور پر الگ ہی رہتے۔
چونکہ دوسرے کا آخری ہفتہ اب کافر نسوں اور
کافر عیسویوں کا ہفتہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس میں
کافر مسیحیوں کا تین سو اسی اجلاس بھی تو ہر پانچ روزہ
ہیں اور لیکچر مطلق صداقت جن میں رہا اس لئے لکڑی صاحب
کی کتابیں اس کا لگے۔ یہ اجلاس کی حد تک ہی ہر چھ
مہینے میں ایک بار ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے اپنے
مکمل اصولوں پر سنبھلتے ہیں اور ان کو عملی رنگ میں لائے
دیکھتے ہیں اور ذرا منع مضبوط کر سکتے ہیں۔

پہلے ناگپور میں اجلاس کا خیال تھا مگر آخر صدر تھال
نے مجبور کیا کہ سب سے پہلے اجلاس ہو۔ چنانچہ یہی تجویز
پنچت ہوئی۔ اور اس کے قرار داد کے مطابق ۶ مئی کو

یہ حال انہوں نے انبار رشید رڈ کی دکانوں کو دیکھتے
کے مطابق کر دیا جو کہتا ہے کہ یہاں بھی لوگ حکومت
خود اختیار ہی کو تسلیم کر رہے ہیں جو اس طرح ہر امر میں
ایک بار دوسرے کی ذلت کے درپے اور انضباط کے
اصولوں سے منہ پھرتے ہیں۔

دیکھئے جو لوگ ایک معمولی مجلس کا استفادہ نہیں کر سکتے وہ سلطنت کا کیا کریں گے۔

(۱) جدید قانون انسداد مجالس باغیانہ کی خدمت و ملیعت
(مبدر) معلوم نہیں اس کا فائدہ و نقصان یہ قانون وقت

جاری کیا جاتا ہے۔ جب ایسی مجلس کا وجود پایا جائے
 آنرا کہ حساب پاک است از حساب چرباک
 (۲) کاروائی جلا وطنی پر انحصار نا راہنگی۔ (دبر) یہ بھی بالکل
 بے فواید اور فضول معلوم ہوتا ہے۔ اب تو شکریہ ادا کرتے
 کا موقع تھا۔
 (۳) نرسوال کے جدید ضابطہ رجسٹری اہل ایشیائی مخالفت
 (۴) ہندوستان کے لئے نو آبادی کے انگریزی کے نمونہ
 کی سیلف گورنمنٹ۔ (دبر) پیسے قابلیت پیدا کرو۔ بہر
 درخواست کرو۔
 (۵) کونسل وزیر ہند میں ہندی اصحاب کے مقرروں نے پڑھا
 مُسرت۔ ہندی عنصر کے اعزاز کی درخواست۔
 (۶) جوڈیشل اور الیکٹرک اختیارات کی علیحدگی کا مطالبہ
 (۷) سودیشی خرابی کی تائید (دبر) مگر موجودہ طریق
 قابل اصلاح ہے۔
 (۸) تقسیم بنگال کی مخالفت۔ (دبر) یہ بھی بالکل بجا
 ہے۔
 (۹) ترقی تقسیم کی ضرورت۔
 (۱۰) فوجی اخراجات کی ترمیم و تخفیف کی درخواست
 (دبر) بے امنی کی روح نکال ڈالو۔

بلا واسلامی

(دبر کے کالموں کی اسٹے معری اخبارات ترجمہ کیا گیا)
 ۱۶۔ دسمبر ۱۹۰۷ء۔ ہفتہ گذشتہ میں انگریزی سفیر کو بائالی
 نے دربار میں باریابی عطا فرمائی اور بہت دیر تک سلطان منظم
 کے حضور میں گفتگو چلتی رہی۔ مگر کیا جاتا ہے۔ کہ مسند
 مقدونیہ اور بعض دیگر ناشائستہ امور کی نیکی کے لئے کسی
 اچھے طریق کی بات ہوئی ہے۔
 ۲۹۔ دسمبر۔ آج باب عالی سے عہد حفظان صحت بھی
 کوہدایت ہوئی ہے۔ کہ کہ منظم میں مرض ہیضہ کے اور
 کہیں بھی ہوئے تو اس سال حاجیوں کو واپس ہونے کے
 وقت قریب میں کمی ایام تک ٹھہرایا جائے۔
 مصر کے مقامات پر جلا وطنی اور بیہوشی مواصل
 میں دوبارہ طاعون پھوٹ پڑی ہے۔
 جامع اندر کی اصلاح کے متعلق المودیک کی بار بارسی یاد
 دلائے سے بلا غرض جو مصر جامع اندر کی اصلاح کے لئے
 بڑی توجہ مبذول فرماتے گئے ہیں اور یہ کام ایک کینیڈی کے

سپر فرمایا ہے۔

مقامات مقدس

خلافت کعبہ۔ المودیک کے دو پرچوں میں خلافت کعبہ کے
 متعلق دو بے چارے مضامین شائع ہوئے ہیں کہ بعض کی
 رائے ہے کہ کعبہ کو خلافت چڑھانا بدعت ہے اور بعض کا خیال
 ہے کہ بعض احادیث نبویہ سے استنباط ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام
 کے زمانہ میں ہی کعبہ خلافت تھا۔ بالکل قریباً اکثر مسائل فقہ
 میں گڑبڑ ہوتا ہے لہذا غالباً اس امر کے متعلق حضرت امام
 حاکم رحمہ اللہ علیہ اسلام سے فتویٰ پوچھ کر ہر کے کسی
 آئندہ نمبر میں درج کیا جائیگا۔
 مُسرت مسجد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ واقع بیت المقدس
 کے مُسرت و فرش و زمین کے لئے حکم صادر فرمایا ہے
 مسجد کا ساخرین سلطان منظم اپنی جیسے دین گئے۔
 حجاز پر یورو۔ حرمین شریفین میں۔ یورو سے بڑی
 کے چھلنے کا کام شروع ہو گیا ہے۔ مگر کیا جاتا ہے کہ
 آئندہ ماہ ربیع الاول میں حریہ مسزہ تک ریل پورچ جائیگی
 اور مودودی کے دن اس امر کے متعلق ایک جملہ ہوگا۔
 مصر کا اخبار صباح لکھتا ہے۔ کہ وہ خا صہ جس کو حاجی لوگ
 بایں دونوں میں طے کرتے تھے۔ اس کو اب حجاز ریلوے
 کی برکت سے تین دن میں طے کرتے ہیں۔
 باب عالی سے ڈاکٹروں کی ایک کمیٹی کو حکم صادر ہوا ہے
 کہ جو لوگ حجاز ریلوے پر کام کرتے ہیں ان کی صحت کے
 متعلق بہت نگرانی رکھیں۔

متفرق خبریں

کل دنیا میں ۴۴۳۳ اخبارات روزانہ ہفتہ وار ماہوار
 ہیں۔ ہندوستان کے کل اخبارات کی تعداد ۱۳۷۷ ہے
 اور اخبارات کے علاوہ ۴۴۷ رسالے ہیں یہی ۱۵۸
 اور پنجاب کے ۱۳۶ شائع ہوتے ہیں۔
 جدہ میں طاعون نمودار ہوا اور بندرگاہ جدہ طاعون زدہ
 قرار دی گئی۔
 ویلیو پیسے اپیل کے لئے اب نئے فارم نہیں گئے
 حسین فقط اس بات کی تصدیق ہوگی کہ خزانہ نے حسب فرمائش
 بھیجی جاتی ہے اور فریڈنڈ کو اتنا روپیہ ملنا چاہیئے اور
 پینڈہ کی چھٹی پر دی پی کا لفظ لکھنا ہوگا اور یہ کہ کس قدر
 روپیہ ملنا چاہیئے۔ اور بائیں گوشہ پر اپنا نام و نشان۔

افغان پنجاب میں گھوڑوں کے شمار کی کارروائی مغرب
 شروع کی جائیگی تا معلوم ہو کہ پنجاب میں فوجی مطالب کے لائق کتنے
 گھوڑے موجود ہیں۔

اپریل سے آخر نومبر گذشتہ تک ملک جادو سے دو لاکھ ۲۲ ہزار
 سات سو تین۔۔۔ ولایتی کھانا کی ہندوستان میں کھپت ہوئی۔
 ہولناک تصادم پانچ بجے صبح کے قریب لدھوال اور
 لودیاند کے سیشنوں کے درمیان دو بیسٹر ٹرینوں میں واقع
 ہوا۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں۔
 ہندوستان و افغانستان کی سرحد کے اتصال پر دلتھو افغان
 سپاہیوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا ہے جن تاکہ بد معاش اور
 لٹیرے سرحدی اور انگریزی علاقہ سے لٹ مار کر کے
 افغانستان میں داخل ہو جائیں۔

لاہور لاجپت رائے نے بقول وطن سماج اور ان کے انتظامی
 معاملات سے تعلق رکھنے کا اعتراف کیا۔ حالانکہ آریہ ویویشن
 نے کالکٹا میں اس کی تردید کی تھی۔
 بھوبنی ایک وسیع موسیقی خانہ کی چہرے گرنے سے ۱۵۰ بھینٹوں
 سے ۲۰ ہینسین مر گئیں۔

بنگلہ ناگپور ریلوے پرفٹنگ گورنر بنگال کی پیشیل ٹرین
 گزرنے کی وقت جو ڈائریکٹ کا حادثہ پیش آیا تھا ۲۰۔ دسمبر
 کو موضع زائن گرام کے چند باشندے جو اسی لائن پر قلی
 تھے اور ہر موقع سے گئے تھے گرفتار ہوئے انہوں نے
 اقبال کر لیا کہ ہم نے یہ کام کیا۔ صرف اس لئے کسی ٹرین
 کو مدد پہنچنے اور قلیوں کو بچھلایا جائے۔
 قریب پرستی سے خدا بچائے ایک خاندان کے لوگ دس
 میل سے تعدیل لاکر اپنے بچے کو جب تک گھول کر ڈھالین
 دودھ نہیں پلاتے۔

جاپان میں تعلیمی مصارف پانچ کروڑ روپے سالانہ ہیں
 اور ہندوستان میں ڈیڑھ کروڑ۔

لندن میں ایک کارخانہ میں گیس سے آگ لگ گئی قریب
 کے کارخانوں میں پھونکی۔ آگ جلد بجائی گئی کئی آدمی گم
 ہیں۔

کل ارض حجاز ہیضہ زدہ قرار دی گئی ہے۔

افغانی صوبہ خوست کے سرکاری حکام متعل کے علاقہ
 جدران کے رہنے والوں کی شہادتوں سے جنگ آگئے
 ہیں اس لئے اقدام جنگال۔ حاجی اور کٹ دار کے لوگوں کے
 جبرگن کو سخت گورنر طلب کیا گیا ہے۔ تاکہ ان کو نہایت
 کی جاوے۔

خوشتراں باشد کہ دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران

دارالامان قلاویں

اہل دین کو کتنی بڑی مدد تیری جستجو
وہ ہوندتے پیرتے تھے شیخ و شائق کو کہو

صوفی و ملائین ہی اکثر تھی تیری گفتگو
ہی بہت مشتاق تیری دید و نظارہ جو

تو وہ عنقاہی کہ تیرا کچھ نشان ملتا نہ تھا
تو وہ لیلیٰ ہتی کہ مجھوں نے تجھے دیکھا نہ تھا

مٹھا کوئی تجھ کو یمن کے جنگلوں میں ڈھونڈتا
کوئی رولہ و شام ہی میں تھا بھنگت پھر رہا

کوئی کتا ستا تیری قبیلے ام القری
جستجوین الغرض تری ہر اک دیدار نہ تھا

ہند کی طرف۔ آہ! لیکن آنکھ اٹھاتے ہی دستے
ایسے بھٹکے تھے کہ سید ہی راہ پتے ہی تھے

کہا کئے غوطے مدفن تک جب اسی گرد پڑیں | مل گیا آخر ثن تیرا یہاں پنہاں میں
 ایک بل پل پہنچ گئی اس وقت شیخ و شاہ میں | ماہ کی ہو گیا منعکس تیرے آب میں

فخر موجودات عالم کی تو ہی منزل بنی
مہدی و اصحاب عیسیٰ کی تو ہی محفل بنی

وہ بنی اٹھی کوثر کا جہ مختار ہے جس کے دم سے چپڑ تو حیدر اب سرشار ہے
جلد سرکار دن سے بڑھ کر جس کی اک سرکار جرجر جسکی کال پیروی سے سب کا بیڑا باسے

سچ بڑا فرمودہ اسکا مر جی! صلّ علی !
محمد کو ہندوستان سے ہے آری ٹھنڈی ہوا

ہندوین آہیگا ہندی رمنز اسین تہی ہی
اے مسلمان! ک غمدا یہی تم نے کہی

یا در کہو۔ ورنہ اکدن تم پہ ایسا آنے کا
تم میں کا ہر آدمی ننگ بشر کھائے گا

بخت پر نادان ہر اپنے توبی ای ہندون
تحت پر نیرسم ویر گشتیا براجمان
اگہ آخر ترا مہدی۔ سیحائے زمان
بھروسے لکھکے تو اناس کے تحت نشان

منہ بانگ برس ہے تو پڑی ہے دن
تزلزل : آگے نکل جاؤ گے در نہ کاروان

اے مفیل مکہ ! اے دارالامان اے قافلہ
تیری خاطر میں جہاں میں ہزاروں سولیاں
تیری خاطر بگین ہنہوں کے خون کی ندیاں
تجھ پر قربان کروئے من میں سے سدا راحاں

ہے۔ مجھے ہندوستان سے منڈی ہوا آتی ہے۔

ہنسنے برسوں ہی تک رو رو کے پایا ہے مجھے
مال و زر خویش و اقارب کہو کے پایا ہے مجھے

خونِ دل کہا کئے ہم سب جین برسوں تک
چرخِ تباہِ دشمن ہمارا اور زمین برسوں تک

خونِ نشانِ گنہگار ہماری یہ زمین برسوں تک
اکھو راقعِ نیند آئی ہی نہیں برسوں تک

تب کہیں جا کر ملی ہے تو ہمیں اسے قادیان
مل ہے کیا چیز! کیوں تجھ پر خدا کر دیں جان

سجدہ اٹھائی کہاں۔ محراب اور منبر کہاں
نور دین۔ احسن کہاں اور صادق و خیر کہاں

شکر تیرا میرے سوا کون سے کہیں کر ہوا ادا
خدمتِ عدی کو تو نے آج ہم کو جن یا

اب زمین اپنی الگ ہے، آسمان کے الگ
 مام مقصد اور ہے اور زمین کے الگ

جسم اپنا ہے مثلاً اور جہاں سے کے الگ
 ہے عقول کا یا نہیں اور شاں کے الگ

راہ در رسم اول دنیا سے نہیں ہم آشنا
بہر وہ غافل مریم نہیں، مریم کو کہہ رطلو فنا

تیرا ثانی کوئی قریب آج دنیا میں تین
 جہ تو ہے آج تو ہے قیامان کا مہین

آج ہے سکتے کے علم میں لگاؤ نکتہ بین
 شرب و کسے بہتے میں ذرا سی کر نہیں

آج یورپ اور امریکہ بھی مین تجمہ پر فدا
محو ہوئے۔ کھڑے آج سارا انشا

کون واقف تھا۔ جو تو پوشیدہ ہندو تاجین
جو کہ جنگ گمانے سرتے اک آن من

جس کے دم سے پھر پھلے پھول گیا چمنستان ہند
دھونڈون گھرے کر ڈون سے حکم رکھتے شاہنشاہ ہند

جس کے در عدل میں تیغ غزا چلتی نہیں
 شرک اور عیسے پرستی کی ہوا چلتی نہیں

کوئی بھی غنیمت نہ دے ارض پر چھوڑا نہیں

بہائیوں کی کیا کہیں پرآہ ! اپنی داستان
کچھ نہیں سکتا قلم اور گہ نہیں سکتی زبان

کوچہ اسلحہ سے ان کو ہوا آئی تھی

بعض اپنے زعم میں مین خیر خواہ اسلام کے
دوست نادان بنگرہن عداوت کر رہے

ہیں بچاؤن کو خبر کیا تم چیز کیا اسلام ہے

اے عزیز و اتاقیاں! یہ کاشمیر دیکھ کر
کیوں ٹپڑی کے نشے میں ہورہے ہو بخیر

کام آئیگا نہ میرے پائیکس اے مہربان

بہارِ یحیٰی علیہ السلام و بہرِ ساس

اس وجہ سے چند روزہ کرنا پھر گیا تھا۔ اب اس ملک میں کچھ ایسا نہیں آئی، اب اس ملک میں کچھ ایسا نہیں ہے اگر کچھ تو غلط ہے۔ اس کا پھر یہی نہیں کہ یہ جو دنیا جانتے ہیں یہی نہیں۔ اُسے کہہ جاؤ اہم وقت کے حصول پر۔ مگر وہ دولت دنیا دین سے ابھی ہر لمحہ لیاں۔

ضرورت نکاح

۵۔ مدد خان ملازم غلام محمد علی خان صاحب کی پہلی بڑی فوت ہوئی جسے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت موفت ایڈیٹر سے۔

۶۔ پیر پور سے صاحب عمر ۳۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر چھ سال پہلے کہ بغیر تحصیل علوم دینی قادیان آئے ہیں اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصے سے تجارت کا کام شروع کیا ہے اور آئندہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ ایڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۷۔ گریجویٹ کا ایک خوش شکل ۲۷ سالہ اچھی کاشتکار گجرات پورنا یا کوٹ جلم دیہہ ضلع چاناب میں نکاح کرنا چاہتا ہے جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکل آف گریجویٹ ضلع گجرات

۱۰۔ میر سے ایک دست کی راکھی عمر ۲۷ سال کیہ اسے غلہ کی ضرورت ہے۔ بین شرائط لڑکا اچھی جمیع الغیب مثل انٹرنس پاس۔ عمر ۱۱ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

اراقم ن۔ د۔ خط و کتابت موفت ایڈیٹر سے۔

عجیب مشرودہ

یہی کتاب بل جلال عربی قریب ۳۰۰ صفحوں کے ایک مؤرخین عربی اور اس کے مقابل اسے صفحہ پانچ سو تیرہ سو کا قیمت دیر سگرم صاحب پیر کی قیمت سمجھنے والے سے صرف ایک پیسہ یا چار پانچ اور علاوہ کتاب بل جلال عربی کے فی الحال ہم نقد سات صدقہ میں مندرجہ ذیل جو ایک پیر کی قیمت کی میں بالکل مفت بطور انعام ہذا کی جادوئی جی کہ محض لڑاکا ہی خریدنے کے ذریعہ کا جو کہ صاحب بل جلال عربی کے طبع سے لے کر یہ کہی ہے اس سے یہ گران رگاہ گوارہ لکھتی ہے کہ اسے صدقہ میں اصل کتاب ہی مفت ہندو گنتی ہے جو کہ خیرا سوت ہی ایک پیر قیمت کی سات صدقہ میں بطور انعام پائتا ہے ورنہ بیکر کتاب بل جلال عربی ہی صرف ایک پیسہ آئندہ میں یہی سات صدقہ میں انعام جتنی اعمال ایک پیسہ کے پیر ہذا کی جادوئی وہ پیریں سلاسل الفضائل شرح اربعہ۔ الاختلافات روشنیہ۔ سلاسل التعلیم مرتبہ قان کریم کے عالمی تنظیم احمدی میں۔ جیسی مسیح کے مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صاحب بکچہ ہندو کی لی منکر اس کے بن وی پی عمر لکھیں اور لکھنا کتاب پرنٹ پر حال میں گنتی کے مکتوب میں مفت ہوگی اور جو پیر ان کا بطور انعام پیشگی جمع رہیگا۔ فٹ نوٹ۔ یہ کہ دست دوسو روپے است کہ پیر رعایت ہندو جادوئی۔

سید محمد عبدالحی عرب قادیان ضلع گجرات پور

مفسدین کی فتنے پر کھنسی وغیرہ

جنگ مقدس
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ اکرم کا مبارک اس میں ہمارے اکادم صرف قان مجید سے موجودہ سیاسی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے قیمت ۸

مفسد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت الرضا نے افس نئے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور سرحدوں کو دین و مقبرہ ہستی کی طرف متعلق ضروری ہر اس میں دی ہیں۔ قیمت ۲

مفسد اکمل آف گریجویٹ۔ اس مضمون پناہی رسالہ طریقہ احمدیہ میں تمام احمدی عقائد و نماز روزے کے مسائل کا بالذات ذکر ہے صرف ۱۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۱

ریویو آف ریجنز کے متعلق مضامین غلامی عصمت انبیاء کو شیخ احمد دین صاحب پشاور سابق سید نقشبندی پشاور نے اجازت صدر انجمن احمدیہ بہت عمدہ چپ کر اس کا رخا ہذا اسے فرقت ارسال کئے ہیں متعلق مضامین کو سچائی اور بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی سر۔ عصمت انبیاء عام

البرمان الصریح فی تائید المسیح

یہ وہ تاجواب کتاب ہے جس نے تمام مذاہب براہین احمدیہ بالذات تمام محبت کر دی اس کے دلائل کوٹنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں وہ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ انیس کا قدر پر چار پیسے

دلائی کا قدر پر چار

مفسد مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امرہوی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبدلطیف صاحب رحمہم کابل کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بی گران نہیں قیمت ۱

ایک سچی شہادت

دعائی کا سن کی کثرت کی وجہ سے پائیل ہونے پر دلائل بہت ضعیف ہو گیا اور ترقی مانتین فرق آئے گا تا طبیعت میں نقص معلوم ہوتا تھا اور کڑی اعصاب کی وجہ سے بچے پر بھی شک ہو گیا تا کہ میری طرف سے کسی اعتراض کو رد کرنے ہاتھ میں انگریزی اور فرانسیسی علاج مختلف الماس کے سکے کے گیت کم غلطہ مندرجہ یا عارضی ہو کر آخر کار حکیم منشی محمد دین صاحب کی وجہ مقرر کا میں نے قبول کیا۔ اور اس وقت ہی وقتاً فوقتاً استعمال کرنا بہت ان کو بھروسہ استعمال سے میری کل شکایت مندرجہ بالا رفع ہو گئی برسرے تجربہ میں ان کو بھروسہ زیادہ مقوی اور دوزخی نہیں آئی۔ میری تحریک پر میرے دوستوں نے ان کو بھروسہ استعمال کیا اور اب بھی منہ پیا یا۔ جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد دین صاحب کا شکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی۔ لائق محبوب عالم میرال کوشل و دربار ٹونک (راجپوتانہ) سابق پرنس اسٹنٹ صاحب ریونیو کشن سرمدی صوبہ پشاور ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کا ایک سوز افراط ہے ذاتی تجربہ کے بعد جو ب مقوی

کے متعلق سے ہے یہ گویاں تمام طبی نظام پر مدد مفید اثر کرتی ہیں اور اعتدال کے رتبہ حل دوائی اور صدمہ کے حق میں بلاشبہ تاکید کا حکم رکھتی ہیں جن کو گون سکے دل دوائی معالہ کتب و دیگر امور متعلقہ خوش و کھد شفا کو دوبار عدالت و صاحب وغیرہ کی وجہ سے گزرتا ہوں اور ہندو اس کام کر سکتے ہیں انٹ الہد ان گویوں کے استعمال سے یہ تمام نفع دور ہو کر آئندہ کے لئے گھنٹوں کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو جائیگی یا دوسرے کہ جسم کی قوت یا کمزوری نظام جسمانی کی حالت کے ہی مانت ترقی ہے۔ قیمت فی شیکلہ چار روپیہ (دفعہ میں گلی ایک روپیہ) علاوہ برین اور کئی امراض نہانی و ظاہری کی نہایت مجرب اور مفید اور بل سکتی ہیں۔ اگر آجندہ سرمدی صاحب ۴ دہند۔ جلالا سبل۔ غارتش چشم۔ دہند۔ انجمن سے پائی ہیں اور بیچ میں و ضعیف پھولا کے لئے بے نظیر ہے قیمت فی شیکلہ

دای سزاکا کہ یعنی قمر فی کس قمر سونو ک جہاں طبعی ہے

سوف مزاج نام۔ دیرینہ فیورہ منہم جن نش و کار کستے امداد گاہ ہنجر محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بدل اور بے چین اور کابل رہتی ہو۔

پشت پیرو اور فمومہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور خندہ بھی طرح سے نہ آتی ہو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ نفع اکبر کا حکم و کتب ہے قیمت فی کچن عدد

پتلہ۔ خوشخط ہو حالات مفعول غرض نام اور داکٹر ذبح ہوں محمول رجالی کٹ بندہ خیر باد

المش

حکیم محمد دین احمدی۔ دوا زہ دیرینہ گہرہ گوارا



QADIAN - QADIAN

تجربہ پسندی کے بعد ذہنی اور اخلاقی
تغیر

فہرست از معارفین

(۲) :

(4).

وہابی شفا بینی غرض ارالامان بینی

شرح قیمت اخبار ہدیر

مصلحتی کا نام دینا
 ہم بریں اور دنیا بھر دیم
 بادۂ عنان از عالم دست
 دامن پکش بدست ما دام
 جهان شدہ با جان بجزا
 ہر نبوت را برد شدہ اعتنا
 ز شدہ ویرا بیکر کہ است
 آن از خود از ہمان جلے
 وصل ملد از انزل بے احوال
 ہر چہ در ثبات شود و یا نہ است
 منکران سخی بعنت است
 منکران مودعین خدا است
 آنچہ در قرآن بیان شد بلقیہ
 ہر کہ انکار سے کند از انقیاد
 نزدیکتر است خزان و قباب

والدین پر
عام قیمت پانچ سو اور ایک سو پانچ روپے
بالعد
عام قیمت پانچ سو بغیر اور ان دویں ہزار
فیچر
جو صاحب تاریخ اجازت سے ایک ماہ کے
اختلاف قیمت اخبار روزانہ کوین سے
محاسب بالعد لی جاوگی جو اخبارات پر
کے پندرہ یوم کے اختلاف طلب
چلے ہیں بعد میں بین علی سیکھا رسیدہ اخبار
میں دی جاوگی علیحدہ رسیدہ معدہ ہوگی۔
لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت
دین انکو بہر حال رسیدہ حاصل کرنی چاہیے
وہ یہ ارسال کرنے کے بعد اگر وہ مفت
رسید نہ چھے۔ تو خط ہم کو دریافت کرنا
چاہیے تمام میل نہ نام بیان معہ
عرفا بیان ضلع گورداسپور ہو۔

۱۰۔ الفاخ جبین حضرت اقدس بیعت یقین میں امتحان دیکر آپ فطرت سے بہن اور طالب فکر اگر تاجا نما۔ اشھدان لا الہ الا اللہ وحدک الاشرا یک لہ واشھد ان محمداً عبداً ورسولہ۔ بار
تبع میں جو کہ ہمارے نام گناہوں کو قبول کرنا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں بچ سکے گا اور اگر تاہن کہ جان تک میری طاقت ہو جب ہے ان تمام گناہوں کے بخیر رہو گناہ اور میں کو زیار مقدم رکھو گناہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب یعقب الیہ
بار۔ دعب اتی ظلمت نفسی واعتوت بذنبی فالعصرالی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ آمیرے رب تین اپنی میان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اور اگر تاہن کہ یہ وہ گناہ بخش کر ترے سوا کئی بخشے والا نہیں۔ آمین۔
اس کے جواب میں حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بنگالے قوم شہناخ و قدیر

معلوم ہے کہ سچ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دم سے اس کے مخالف اس کے سامنے ہلاک ہوتے جاتے تھے جبکہ حضرت مرزا صاحب مامور ہوئے ہم نے دیکھا تو یہی دیکھا کہ جس نے مخالفت کے لئے سر اٹھایا اسی نے نینا دیکھا اور جو مقابل میں آیا اسی نے شکست پائی اور جس نے آپ کا ہلاک ہونا چاہا وہ خود ہی ہلاک ہوا تعجب ہے کہ باوجود اس قدر تجربہ شکن شاہدوں کے بعض لوگ ابھی تک ناحق بے جا مخالفت پر کمر بستہ ہیں اور ہر طرح شوخی و شرارت کے پیش آنا پانا تک اخلاقی حدود سے بھی گزرنا موجب ثواب سمجھتے ہیں۔ اور تمنا ہے ان کو ہدایت کرو اور دوسروں کے حال سے عبرت پکڑنے کی توفیق دے۔

چکوڑی منہ جرات میں ایک سجادہ نشین تھے۔ آپ پہلے تو جیسا کہ عام صوفیوں کا مذہب ہے۔ حافظہ اگر وصل خواہی صلح کن باخس نام باسماں اللہ اللہ بابہن نام نام اس سلسلہ عالیہ کی مخالفت میں کچھ نہ کہتے تھے مگر تقریباً ایک سال گزرتا ہے کسی صاحب کی تحریک سے آپ مخالفت کرنے لگے بلکہ ایک فتوے بھی لکھ دیا۔ کہ ان لوگوں (احمدیوں) کے پیچھے نماز جائز نہیں اور کچھ خلاف شرع الزامات بھی لگائے۔ کہ یہ لوگ ان باتوں کے قائل ہیں۔ اس بارے میں ایک کھلی جھڑپ ان کی خدمت میں بذریعہ لکھ لکھی گئی کہ آپ ان باتوں کو ہماری کتابوں سے نکال دیں بلکہ ان میں دیکر ایک خاص آدمی بھی پیدا۔ مگر آپ نے مطلقاً توجہ نہ کی اور اپنی بات پر اڑے رہے اس کے بعد ہم سراج الاخبار جہلم میں پڑھنے میں۔ پہلے بالکل تندرست تھے کہ ۱۸۔ دسمبر کو نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد شام کو وقت ابھی اذان کا وقت نہ ہوا تھا کہ فوت ہو گئے جس کو معلوم ہوا کہ آپ کی موت فجاءۃ واقع ہوئی۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا کوئی بیٹا یا دو کار نہ رہا۔ اب انہی باتوں کو مد نظر رکھ کر ہم پہلے تو انجام اتہم کو پڑھتے ہیں جس میں اس گوری نشین کا نام ہی ان علماء و فقہاء کی فہرست میں درج ہے جن کو مبارک کیلئے دعویٰ کیا گیا تھا پھر اسی کتاب میں یہ عبارت بھی درج پڑتی ہے کہ

”گوواہ رہا اے زمین اچھا آسمان کہ خدا کی

لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پورے پچھنے کے بعد نہ مہارہ میں حاضر ہو اور نہ تحفہ ادرتہ میں کو چوڑے اور نہ ٹھٹھا کر نیوالوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اے سو منہ!

برائے خدا تم سب کہو آمین۔ پھر اشتہار تبصرہ میں درج کی نسبت ارشاد ہے کہ یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظر گاہ میں چپان کریں) یہ لکھا ہوا پڑھتے ہیں نہ سو خدا کا وعدہ ہے کہ وہ جہ سے ہی ایسا ہی کریگا جیسا کہ آنحضرت صلیم سے کیا ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج موہہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام و نشان نہیں رہیگا۔

پھر یہ مد تو مجھ سے بمنزل اسلام کی جگہ کے ہے اس چکی میں جو پڑیگا وہ آخر کر پیا جاویگا۔ یعنی تیرے سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہ رہیں گے۔ تو واللہ ایک لذیذ ایمان حاصل ہوتا ہے۔ دینا امتنا ہما انزلت واتبعنا الوسول فاکتبنا مع الشاہدین۔

ضرورت

دفتر اخبار بدر کے لئے ایک خوشنویس و محنتی کاتب کی ضرورت ہے جس کا عربی خط بھی عمدہ ہو۔ درخواستیں معتمدہ خطہ نقول بذات ہست جلد بنام ایڈیٹر آئی جاہلین۔

نہایت ضروری۔ قابل توجہ احباب

جو صاحب دفتر بدر سے اخبار کے متعلق خط و کتابت کریں وہ ضرور اپنی فریادری کا نمبر لکھیں جو پٹ پر لکھا ہوتا ہے مگر اسے مراد جو پٹ ڈاٹل نمبر ۲۸۸ نہیں۔ جو صاحب خط کا جواب چاہتے ہیں۔ وہ جوابی کارڈ بھیجیں ورنہ شکایت معاف۔ اخبار کی مالی حالت اس طرح کو برداشت نہیں کر سکتی۔

۲ خبوری کا پرچہ پڑھیں چھپا

بعض احباب نے شکایت کی ہے کہ ۲ خبوری کا پرچہ نہیں ملا انکی فدیہ عرض ہے کہ ۲ خبوری کا پرچہ بوجہ مصروفیت جلد حسب معمول نہیں چھپا

اجرت تہارت

تہارت	سال	چہرہ	سراہ	دواہ	یکتاہ یکتاہ
۵۰	۲۲	۱۲	۱۲	۲۲	۲۲
۲۰۰	۱۱	۶۰	۲۰	۲۵	۲۵
۱۰۰	۶۰	۲۵	۲۵	۱۲	۱۲
۴۵	۴۰	۲۲	۱۲	۸	۸
۴۰	۲۲	۱۲	۸	۵	۵
۲۵	۱۲	۸	۵	۲	۲
۲۵	۱۲	۸	۵	۲	۲
۹	۵	۳	۲	۱	۱

یہ اجرت جو حالت میں پیشگی آئی چاہیے پیسے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ رعایت نہ ہو سکیگی۔

۲۔ مینجور کا اختیار ہے کسی اشتہار پر مناسب سمجھے۔ تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت کے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجور کے پاس آنا چاہیے اور مینجور کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا بعد یا دوران الطباع میں بن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے فرد یا کسی دیگر پر مناسب خیال کرے۔ نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل دے۔

۴۔ تقسیم کرانی مینجور اخبار کے دو صفحوں کے برابر ہو۔ عہد فیصدی لیا جاویگا۔ مثال سے قادیان تک کی مزدوری ۸ روپی دس سیر کے حساب سے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیے۔

یہ اجرت متواتر اشتہار دے جانے کی ہے نہ میان میں چوڑے اور کبھی کبھی درج کرنے کی واسطے زیادہ اجرت خارج ہوگی۔

۵۔ مینجور کا اختیار ہے کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کرے اور باقی اجرت واپس کرے۔

۸۔ ہر ایک صاحب کو چاہیے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرمایا کریں۔

۹۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشہور کو اختیار ہوگا۔

۱۰۔ اشتہار صرف آخری مضمون پر دے جاویں گے۔ جہاں میان مینجور مناسب سمجھے۔

ڈاڑی القول لطیف

۱۶ جنوری ۱۹۰۸ء - ایک درستی کا خوب بین کیا جس میں یہ آیت ہے تھی - من یتق الله يجعل له مخرجاً
فرمایا - ایک عالمگیر عذاب کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے جس سے نجات کا ذریعہ صرف تقویٰ ہی ہے دیکھو یہ قحط جو بڑھتا جاتا ہے یہ بھی شامت اعمال ہی ہے جو اس سے بچنا چاہتے ہیں وہ اللہ کے حضور توبہ کرے مگر توبہ کے آثار نظر نہیں آتے یہ لوگ بلا باز تکذیب کرتے ہیں نشان پر نشان دیکھتے ہیں اور پر نہیں مانتے کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ کیوں تکذیب و تکفیر پر کمر بستہ ہیں نہ تو انجیل ان کے ساتھ نہ احادیث ان کے ساتھ موجود نہ حالات پکار پکار کر ایک مصلح کی ضرورت بتا رہی ہیں - غرض عقلی نقلی دونوں طریق سے یہی جوئے ثابت ہو رہے ہیں - مگر یہ بھی باز نہیں آتے بار بار جہاد کو پیش کرتے ہیں مگر یہ نہیں سمجھتے کہ جب کوئی گورنمنٹ مذہب کے لئے نہیں لڑتی تو وہ جو خدا کی طرف سے آیا وہ کس لئے تلوار سے جہاد کرتا - اب تو زمانہ دلائل سے جہاد کر نیک ہے - جو رہا ہے - یہ لوگ عجیب قسم کی تاریکی میں ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا - جو ان کے رہ رہتے ہوئے ہیں وہ عجیب قسم کے کردار سے کام لے رہے ہیں - دنیا ہی دنیا میں ان کا مقصد ہے - اسلام میں ایک بیج بویا گیا تھا بجلتے اس کے کہ اس کی آبیاری کرتے اس کو اُجاڑے کے دیے ہیں -

۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - بڑے تعجب کی بات ہے کہ آخری زمانہ کے مشفق جس قدر نشانات تھے ان میں سے بہت پورے ہو چکے مگر یہ بھی لوگ توجہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ غنی ہے اور اس کو ان لوگوں کی پروا نہیں - جو اس سے لاپرواہی اختیار کرتے ہیں - یہ لوگ دنیا کے معمولی کاموں کے لئے کس قدر تکلیفیں برداشت کرتے ہیں اس کا عشرِ عشیر ہی ہیں کی تحقیق کے لئے منت نہیں اُٹھاتے - بلکہ طح طح کے بے ہودہ عذر کرتے ہیں حالانکہ جیسے اور معمولی کام دنیا کے کر رہے ہیں ایسا ہی اس الدنیا را العظیم کی تحقیق بھی یہ کر سکتے ہیں جس پر آخری زندگی کی بہبودی کا دار و مدار ہے -

ایک شخص نے جو اکثر صوفیوں کی صحبت میں رہا ہے - عرض کیا کہ دعا کریں کہ مجھے خدا کا شوق و معرفت حاصل ہو - فرمایا - پہلے ایمان کو درست کرو - یہ ریاضتیں جو طریقہ نبوی

سے باہر ہیں - یہ تو کسی کام نہ آئیں گی اور نہ منزل مقصود کو پہنچائیں گی - دیکھو بعض جوگی اس قدر ریاضتیں کرتے ہیں کہ اپنے بازو سکھاتے ہیں مگر اللہ کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ ایک تو ارشاد نبوی کے خلاف عدم ایمان ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - احضار مقبل اللہ من المتقین - یعنی اللہ ان کی محبت قبول کرے جو خدا سے ڈرتے ہیں اور ڈرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کے فساد کے مطابق کام کرتے ہیں اور سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ اس کے مامور کو مانیں - دیکھو یہودی خدا کو مانتے ہیں اور مشرک بھی نہیں - قبل ہی ان کا وہ ہے جو پہلے مسلمانوں کا رہ چکا ہے مگر یہ بھی خدا کے حضور مقبول نہیں صرف اس لئے کہ اللہ کے رسول کو نہ مانا - رسولوں کو نہ ماننے سے وہی جنہیں عالمین پر فضیلت دی گئی تھی - ملعون ہو - کیونکہ گناہ تو اور بھی ہیں مگر سب سے بڑا گناہ مامورین اللہ کا انکار ہے خود کر کے دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ سب سے بڑا گناہ یہ کیوں ہے جس قدر گناہ ہیں وہ سب خدا تعالیٰ کے احکام کی پامنائی داری سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا کے احکام مامورین کی معرفت دنیا پر ظاہر ہوتے ہیں پس جب ان احکام کے مانیوالے کو نہ مانا تو گویا اللہ کے کسی حکم کو بھی نہ مانا کیونکہ جس نے اللہ کی مرضی ظاہر کرنی تھی جب اس کا انکار کیا تو اس کی رضا مندی کی راہوں کا کیونکر علم ہو سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی باوجود خدا کو ماننے سنار روزہ کرنے کے بند رسوا کہلاتے - اس شخص نے عرض کیا حضورین ایمان لایا - فرمایا - پھر توبہ واستغفار وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - والذین جاہلوا فیما لیخلفہم سبیلنا - پوری کوشش سے اس کی راہ میں لگے رہو - منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے - اللہ تعالیٰ کو کسی سے جمل نہیں - آخر نبی مسلمانوں میں سے وہ ہوتے جو قطب اعدا ابدال اور غوث ہوتے اب بھی اس کی رحمت کا دروازہ بند نہیں قلب سلیم پیدا کرو - سنار سنوار کر پھر وہ مائیں کرتے رہو - ہماری تعلیم پر چلو ہم بھی دعا کریں گے یاد رکھو ہمارا طریق بعینہ وہی ہے جو ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا تھا - آجکل فقار نے کئی عینیں نکال لی ہیں یہ پتے اور درو و خلاف جو انہوں نے رائج کر لئے ہیں ان میں ناپسند ہیں - اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تہہ سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اُس پر عمل کرنا اور نماز توبہ کے ساتھ پڑھنا اور عین توبہ و انابت الی اللہ سے کھڑے رہنا - بس نماز ہی ایسی چیز ہے جو معراج مراتب تک پہنچا دیتی ہے - یہ تو سب کچھ ہے واللہ اعلم

۱۸ جنوری ۱۹۰۸ء - فرمایا - ہم جو کتاب کو لیکر دیتے ہیں وہ ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں بیان کرتے ہیں اس کو یہ مطلب ہوتا ہے کہ مختلف طبائع مختلف مذاہب کے ناظرین کسی نہ کسی طریقے سے سمجھیں اور شاید کسی کو کوئی نکتہ دل لگ جائے اسی سے ہدایت پائے اور یوں بھی گفت و دل طرح طرح کی گفتگوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کو پیدا کر کے لئے ایک بات کا بار بار بیان کرنا ضروری ہوتا ہے -
فرمایا - عیسائیوں کی دشمنی سے پرائی گئی خدا ان کے پوری اچھے پڑاؤں میں بجا رہے ہیں - مگر یہ آری بھی تازہ تازہ دشمنی رکھتے ہیں - اس لئے زیادہ پر جوش ہیں مگر انہیں کہ ان میں طلب حق نہیں ان کے اعتراضوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے ستر منوں نے صحیح طور سے اسلام کا مطالعہ نہیں کیا چنانچہ یہ کہتے ہیں کہ مسلمان کہتے ہیں قرآن آسمان سے کھرا لکھا یا اُترا - بھلا جی وہ کس طرح اُترا - دراصل مسلمان جو مسلمان کے رنگ میں کہتے ہیں - قرآن مجید آسمان سے اُتر ہے - اس کے غلط معنے اس نے کر لئے - مگر یہ طریق تقویٰ سے بہت بعید ہے -

۱۲ جنوری ۱۹۰۸ء - جس کے دن مرنا میرے وقت ہوش کا قائم رہنا یا چہرہ کا رنگ اچھا ہونا ان علامات کو ہم قاعدہ کلیہ کے طور سے ایمان کا نشان نہیں کہہ سکتے - کیونکہ کوئی دہریہ بھی اس دن کو مورتے ہیں - ان کا ہوش قائم آؤر مستند رہتا ہے - اصل بات یہ ہے کہ بعض امراض ہی ویسے ہیں - مثلاً ذوق و سل کہ ان کے مریضوں کا اخیر تک ہوش قائم رہتا ہے - بلکہ طاعون کی بعض قسمیں بھی ایسی ہی ہیں - ہم نے بعض دفعہ دیکھا کہ مریض کو کھینچ دیا گیا اور پسینہ ہی سائی - بعد ازاں وہ بچ گیا - ادھر وہی بڑے کام شروع کر دئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صدق دل سے ایمان نہیں لایا - اگر سچی توبہ کرتا تو کبھی ایسا کام نہ کرتا - اصل میں اس وقت کا کلمہ پڑھنا ایمان لانا نہیں یہ تو خوف کا ایمان ہے - جو مقبول نہیں -

معذرت - بسبب عید کے ایک روز مطبع میں رخصت رہی اس واسطے اخبار رجمائے ۱۰ صفحہ کے صفحہ پر شائع ہوتا ہے امید ہے کہ ناظرین معاف فرمائیں گے -
لیکچر لاہور کے متعلق درخواست کنندوں کو اطلاع ہو کہ لیکچر کی قیمت ہنوز زیر طبع ہے اور نیز اس کے متعلق درخواستیں بنام مہتمم کتب خانہ لنگرانی چائین نہ کہ دفتر پرنٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خزینۃ العرفان

حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دوسری تقریر
جو کہ اپنے دس برس قلم کے سالانہ جلسہ پر ۲۰ دسمبر ۱۹۸۰ء
یوم شنبہ بعد جمع نماز ظہر و عصر مسجد اقصیٰ میں کی

ابتدائی تقریر
جو کچھ کل میں نے تقریر کی تھی اس کا کچھ جتنا باقی
رہ گیا تھا کیونکہ سبب علالت طبع تقریر ختم
نہ ہو سکی اس واسطے آج پھر میں تقریر کرتا ہوں زندگی کا کچھ بچا
نہیں جس قدر لوگ آج اس جگہ موجود ہیں معلوم نہیں ان
میں سے کون سا آئندہ تک زندہ رہے گا اور کون مر
جائے گا۔

نماز نازک ہے
ہمارا فرض ہے کہ ہر طرح سے لوگوں کو
سمجھا دیں کہ یہ زمانہ بہت نازک ہے خدا کا
نے اس قدر بار بار مجھے آئندہ اور بھی خطرناک زمانہ کے
آنے کے متعلق وحی کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے
کہ قیامت قریب ہے اور وہ جلد آنے والی ہے جب کہ کل
بیان کیا گیا تھا۔ طرح طرح کے پادشاهوں میں مومنین
اور وہ ہر ہی میں۔ طاعن ہے۔ و بائین میں۔ قطع ہے
زندگی میں۔

صبر کمر طرح حاصل ہوتا
جب ایسی مصیبتیں وارد ہوتی ہیں
تو دنیا داروں کی عقل جاتی رہتی
ہے اور وہ ایک سخت غم اور مصیبت میں گرفتار ہو جاتے
ہیں جس سے بچنے کا کوئی طریق ان کو نہیں سوجھتا۔
قلین شریعت میں اسی کا طرف اشارہ ہے کہ و توفی الناس
مسکای و ما ہم بسکوی۔ تو لوگوں کو دیکھتا ہے کہ
نشے میں ہیں حالانکہ وہ کسی نشے میں نہیں بلکہ بات یہ
ہے کہ کائنات درجہ کے غم اور غور سے ان کی عقل ماری
گئی ہے اور کچھ حوصلہ باقی نہیں رہا۔ ایسے موقع پر بھڑکتی
کے کسی کے اندر صبر کی طاقت نہیں رہتی۔ دینی امور میں
بجز تقویٰ کے کسی کو صبر حاصل نہیں ہو سکتا۔ بلائے کے
آنے کے وقت سوائے اس کے کون صبر کر سکتا ہے جو
خدا کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے ہوئے ہو۔
جب تک کہ پہلے ایمان بخیر نہ ہو۔ اولیٰ نقصان سے ان
بھوک کر کہ وہ ہر پر بن جاتا ہے۔ جس کو خدا کے ساتھ تقویٰ

نہیں اس میں مصیبت کی برداشت نہیں دنیا دار لوگ تو
ایسے مصائب کے وقت وجود باری تعالیٰ کا ہی انکار کر
بیٹھتے ہیں۔

مصائب کا نا ضروری
دنیا کی وجہ ہی ایسی ہی ہے
کہ اس میں مصائب کا نا ضروری
ہے۔ دنیا میں جس قدر آدمی گذرے ہیں ان میں سے
کون دعوے کر سکتا ہے۔ کہ اس پر کبھی کوئی مصیبت
وارد نہیں ہوئی کسی کی مصیبت اور اور وار د ہوتی ہے اور
کسی کے مال پر اور کسی کی عزت پر۔ غرض ہر ایک کو کوئی نہ
کوئی مصیبت اور ابتلا دیکھنا ہی پڑتا ہے۔ بغیر اس کے
دنیا میں چارہ نہیں یہ دنیا کا لازمہ ہے۔ عرب کا ایک
ہرانا شاعر لکھتا ہے۔

سخت لکایف المودة ومن یعتش
ثمانین حولا ابلاک یسئم

دنیا میں مینے بڑی بڑی تعلیقیں دیکھی ہیں اور جہ کوئی
میری طرح انہی سال تک بستے گا وہ لاعلم بھی کچھ کچھ
دنیا کے مصائب تو دراصل چند روز کے واسطے
میں کوئی جلدی خزا اور کوئی دیو سے سرا۔ آخر سچے
خزانہ ہے۔

لکایف شرعیہ
دین کے ماہ میں وہ قسم کی تکلیفیں ہیں
ایک لکایف شرعیہ جیسا کہ ناز
ہے اور روز جسے ادرج ہے اور کوئی ہے۔ ناز کے
واسطے انسان اپنے کاروبار کو ترک کرتا ہے اور ان کا بیج
بھی کہے کے مسجد میں جاتا ہے۔ سواری کے موسم پر کچھ
رات اٹھتا ہے۔ ماہ رمضان میں دن بھر کی ہوک ادھاریں
برداشت کرتا ہے۔ حج میں سفر کی صعوبتیں اٹھاتا ہے
نذکۃ میں اپنی محنت کی کمائی دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے
یہ سب لکایف شرعیہ میں اور ان کی واسطے موجب ثواب
میں اس کا قدم خدا کی طرف بڑھتی ہیں۔ لیکن ان سب میں
ان ان کو ایک وسعت دی گئی ہے اور وہ اپنے آرام کی
راہ تلاش کر لیتا ہے چارے کے موسم میں وضو کے
واسطے پانی گرم کر لیتا ہے۔ سبب علالت کھڑا ہو کر نہ
پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھ لیتا ہے۔ رمضان میں سحری میں
اٹھ کر صبح کھانا کھاتا ہے۔ بلا جیس لوگ ماہ میام میں
معیل سے ہی زیادہ خرچ کھانے پینے پر کرتے ہیں
غرض ان لکایف شرعیہ میں کچھ ذمہ آہام کی صورت ساتھ
ساتھ ان ان لکایف رہتا ہے۔ اس واسطے اس سے

پورے طور پر صفائی نہیں ہوتی۔ اور نازل سلوک جلدی
سے ملے نہیں ہو سکتے۔

لکایف سماوی
لیکن سماوی لکایف جو آسمان سے اترتی
ہیں ان میں ان کا اختیار نہیں ہوتا۔
اور ہر حال برداشت کرنی پڑتی ہے۔ اس واسطے ان کے
ذریعہ سے ان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے
ہر دو قسم کی تکلیف شرعی اور سماوی کا
ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف

میں۔ لکایف شرعی کے متعلق پہلے پیارہ میں فرمایا ہے
الکسر۔ ذلک الکتاب لایب ذیاء ھدی للمتقین
یعنی مومن وہ ہے جو خدا تعالیٰ پر غیبی ایمان لاتے ہیں
اپنی سزا کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی سزا و سادس اگر مل کو
اور طرف پھیر دیتے ہیں۔ مگر وہ بار بار خدا کی توبہ کر کے کھانی
سزا کو جو سبب و سادس کے گرتی ہے۔ بار بار کھڑا کرتے
میں۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہوسے مال سے غریب کر سکتے
ہیں۔ یہ لکایف شرعیہ میں۔ اگر ان پر پورے طور سے ہر دو
حاصل ثواب کا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہت سی باتوں میں ان کی
خدمت کو کھاتے ہیں۔ اکثر سزا کی حقیت اور سزا سے بے خبر ہو کر
صرف پوست کو کار تکسہ ہے۔

تشریح لکایف سماوی
اس واسطے انسانی وادج کی
ترقی کے واسطے سماوی لکایف
بھی کہی گئی ہیں۔ ان کا ذکر بھی قرآن شریف
میں کیا ہے۔ جہاں فرمایا ہے۔ ولینا و لکم ابشئ من
الحدوف والجوع و نقص من الاصول و الانفص
و الثملات و لبس الصابون الذین اذا اصابتهم
«ھیبة قالوا اننا لله وانا الیہ راجعون۔
اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ
و اولئک هم المسختون۔ یہ وہ مصائب ہیں جو
خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے ڈالتا ہے۔ یہ ایک آزمائش
ہے جس میں کبھی قرآن پر ایک ہمارے درجہ کا دلالتی
ہوتا ہے وہ ہر وقت اس خوف میں ہوتا ہے کہ شاید
معاہدہ کل بگڑ جائے گا۔ کبھی فقر و فاقہ شامل حال ہو جاتا
ہے۔ ہر ایک امر میں انسان کا گدرا بہت سنگی سے ہونے
سخت ہے کبھی مل میں نقصان نمودار ہوتا ہے۔ تجارت اور
دکانداری بگڑ جاتی ہے۔ یا چھوٹے جاتے ہیں کبھی
شرائت میں نقصان ہوتا ہے۔ یعنی پیل خراب ہو جاتی ہیں
کبھی خلیع جاتی ہے یا اولاد عزیز مر جاتی ہے۔

7

ہو تو اسے ڈرنا چاہیے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اسے بڑھ کر اس پر کوئی نصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب سے اور اس میں غافل ہو کر بیٹھا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کئے بغیر آتے ہیں۔ ابتداء میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے انسان اس کو نصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بے تاب کر نیوالی نصیبت ہو جاتی ہے دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبا جائے۔ تو اس کے بدن کو آرام پہنچتا ہے وہی آہستہ زور سے مارا جائے تو موجب دکھ ہو جاتا ہے۔ ایک نصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ قرآن شریف نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ مصائب مرفوعہ و جات مرفوعہ خدمت کو غنیمت سمجھو حضرت ابراہیم اس بات پر مدد دے دیتے تھے کہ خدا نے مجھ سے بیٹا مانگا ہے بلکہ انہوں نے اس بات پر خدا تعالیٰ کا شکر کیا کہ ایک خدمت کا موقع ملا ہے۔ لڑکے کی ماں نے بھی رضامندی دی اور لڑکا بھی اس بات پر راضی ہوا۔ ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک مسجد کا مینار گر گیا تو شاہ وقت نے مسجد کی کھدائی سے بچے اس خدمت میں سے حصہ لینے کا موقع دیا ہے۔ جو بزرگ بادشاہوں نے اس مسجد کے بنانے میں حصہ لیا تھا۔ وقت تو بہر حال گزر جاتا ہے۔ گوشت پکنا کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت لیکن جو شخص تینا دیکھ کر اجرت لے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار شہادت پر مشادہ ہے۔ کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

آخر صبر کرنا ہی پڑتا ہے جو لوگ خدا کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو ہی صبر کرنا ہی پڑتا ہے مگر پھر مذہب و تہذیب اور مذاہب کی عریض کے مرنے کی وقت عورتیں یا بکر قریب میں بعض نادان مرد صبر پر مامور ہوتے ہیں تو وہ عرصہ کے بعد خود ہی صبر کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور وہ سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت کا ذکر ہے کہ اس کا بچہ مر گیا تھا اور وہ قبر پر کھڑی سی پکڑی تھی۔ آنحضرتؐ وہاں سے گزرے آپ نے فرمایا تو خدا سے ڈراؤ صبر کر اس کم بخت سے جواب دیا کہ تو جا۔ تجھ پر میری مہربانی نصیبت نہیں پڑی۔ برکت نہیں جانتی تھی کہ آپ تو کیا رہے بچوں کے فوت ہونے پر بھی صبر کرنے والے ہیں جب اس کو بدین مسطور ہوا کہ اس کو نصیبت کرنے والے خود آنحضرتؐ

صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو پھر آپ کے گھر میں آئی اور کہنے لگی۔ کیا رسول میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ الصبر عند مصیبت اکادلی۔ صبر وہ ہے جو پہلے ہی نصیبت پر کیا جائے غرض بعد میں خود وقت گزرنے پر رفتہ رفتہ صبر کرنا ہی پڑتا ہے صبر وہ ہے جو ابتداء ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کر کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کو جیسا کہ اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنے والوں کے واسطے ہی مقرر ہے۔

آج ہی اپنی اصلاح کر لو کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیلئے اور اس کی ہونیوالا ہے ابھی ہمارے پاس کئی خطرات و لپیٹیں سے آئے ہیں جن میں بھٹکے ہوئے ایک ایسا زلزلہ آیا کہ لوگ یسوع مسیح اٹھنے بلکہ بعض نے کہا کہ یہ زلزلہ ۴۔ اپریل والے زلزلے کے برابر تھا دیکھو اس ایک صیغہ میں تین بار زلزلہ آچکا ہے اور آگے ایک سخت زلزلہ کے آنے کی خبر خدا تعالیٰ دے چکا ہے وہ زلزلہ ایسا سخت ہوگا کہ لوگوں کو دیواروں کا ڈھیر بن جائے گا۔ لوگوں نے غفلت کر کہ خدا کو بھلا دیا ہے اور خوشی میں بیٹھے ہیں مگر جن لوگوں نے خدا کو بھلا دیا ہے۔ وہ تنج زندگی کو قبول کرنے کے واسطے طیارہ میں مصائب کا آنا ضروری ہے خدا کی سنت میں نہیں سکتی ہر ایک کو چاہیے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے اور خدا تعالیٰ کی رضا کے ساتھ اپنی رضا کو ملائے۔ جو شخص پہلے سے فیصلہ کر لیتا ہے۔ نہ کہ نہیں کہتا۔ مل۔ اولاد۔ بیوی۔ بیٹیوں سے پہلے ہی سمجھ لے کہ میری زندگی میں سب بات خداوندی ہیں۔ جب تک میں ان کی قدر و عزت۔ خاطر خدمت کر دو۔ جب خدا اپنی امانت کو واپس لے لے تو پھر رنج نہ کرو۔

دین کی جڑ دین کی جڑ میں ہے۔ کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ حاصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا بھلا ہے اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔ ایک نین کر دو اولاد مر جائے پر خدا راضی رہے۔ تو کوئی غم کی بات نہیں۔ اگر اولاد و ذرہ ہی ہے تو بغیر خدا کے فضل کے وہ ہی موجب ابتلا ہو جاتی ہے بعض آدمی اولاد دیکھ کر جیل خانہ میں جاتے ہیں۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک شخص کا قصہ بھی لکھا ہے کہ وہ اولاد کی شرارت کے سبب پیر بن گیا تھا۔ اولاد کو وہاں سمجھا چاہیے اس کی خاطر داری کرنی چاہیے۔ اس کی دل جوئی کرنی چاہیے۔ مگر خدا تعالیٰ پر کسی کو مقدم نہیں کرنا چاہیے اولاد کیا بنا سکتی ہے۔ خدا کی

رضامندی ہے۔

سنا زمین و سادس کیوں آئے میں جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو سنا زمین بہت وسادس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب کہ ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی دوسرا گزرتا ہے ہرگز نہیں وہ ہر تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سنا ہے اس وقت وہ اپنے دھڑکنے سے بالکل بے خبر ہوتا ہے اب اسے جب صدق دل سے اللہ کی طرف رجوع کرے اور بچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو پھر کیا حال ہے کہ شیطان وسادس ڈال سکے۔

شیطان بچو شیطان انسان کا پورا دشمن ہے۔ قرآن شریف میں اس کا نام عدد رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا۔ پھر وہ اس پر غرض نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈال دے یہ دوسرا جہنم پہلے ہی زیادہ سخت ہے وہ ابتداء سے بدی کو چاہتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آئے لیکن جب تک کہ تم ہر بات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا۔ جب انسان خدا کے راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا۔ تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

حقیقت ثاقب جب کہ ایک مومن سب باتوں پر خدا تعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے۔ تب اس کا خدا کی طرف رفق ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے۔ اس رفق میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے کہ پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ ہر ایک چیز کا خدا تعالیٰ نے اس دنیا میں ہی ایک نمونہ رکھا ہے اور یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھے لگتا ہے تو ایک شباب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے۔ ثاقب روشن سارے کو کہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سودا خ کو دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو۔ اس میں حالت انسانی کی واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے۔ جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے۔ جب ایک انسان کو خدا تعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خدا تعالیٰ کی طرف رفق ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعہ سے وہ شیطان

کسی بچہ کو دیتا ہے۔ شائبہ مارنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ہر ایک مومن کی واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کو مارنے کی کوشش کرے اور اسے ہلاک کر دے۔ جو لوگ روحانیت کی سائنس سے ناواقف ہیں وہ ایسی باتوں پر مبنی کہیں ہیں جو دراصل وہ خود مہنسی کے لائق ہیں۔ ایک قانون قدرت ظاہری ہے۔ ایسا ہی ایک قانون قدرت باطنی ہے۔ ظاہری قانون باطنی کے واسطے بطور ایک نشان کے ہے۔ اس واسطے بچے ہی اپنی وحی میں فرمایا ہے۔ کہ انت منی بمنزلہ الشائب یعنی تو مجھ سے بمنزلہ شائبہ ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ میں نے تجھے شیطان کے مارنے کے واسطے پیدا کیا ہے۔ تیرے ہاتھ سے شیطان ہلاک ہو جائے گا۔ شیطان بلند نہیں جا سکتا اگر مومن بلندی پر چڑھ جائے۔ تو شیطان پھر اس پر غائب نہیں آسکتا۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اس کو ایک ایسی طاقت مل جائے جس سے وہ شیطان کو ہک کر سکے۔ جتنے بڑے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا دور کرنا شیطان کو ہلاک کرنے پر منحصر ہے۔

استقلال چاہیئے مومن کو چاہیئے کہ استقلال۔ یہ کام ملے بہت تدریس دے۔ شیطان کو مارنے کے پیچھے پڑا رہے۔ آخر وہ ایک دن کامیاب ہو جائیگا خدا تعالیٰ جہنم و کرم ہے جو لوگ اس کے راہ میں کوشش کرتے ہیں وہ آخر ان کو کامیابی کا سونہر دکنہ دیتا ہے۔ بڑا درجہ ان کا اسی میں ہے کہ وہ اپنے شیطان کو ہلاک کرے۔

خوابوں پر ناز نہ کرو ایسے ضروری کام کو چھوڑ کر جو مومن کا اصل منشا ہے بعض لوگ اور باتوں کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مثلاً کسی کو ایک خواب آجائے۔ یا چند الفاظ زبان پر جاری ہو جائیں۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں اب ولی ہو گیا ہوں۔ یہی نقطہ ہے جس پر انسان دھوکہ کھاتا ہے جو خواب تو چوڑھویں چاروں اور کچھ دن کو بھی آجائے ہیں اور کچھ بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا تو لعنت ہے۔ فرم کر دو کہ ایک شخص کو چند خواب میں آگئی ہیں اور وہ سچی بھی ہو گئی ہیں مگر اس سے کیا بنتا ہے کیا سخت پیاس کے وقت ایک شخص کو دو چار قطرے پانی کے پلائے جا دیں۔ تو وہ بچ جائیگا ہرگز نہیں بلکہ اس کی پیش اور پی بڑھے گی۔ ایسا ہی جب تک کسی انسان کو پوری مقدار معرفت کی اپنی کیفیت اور کثرت کے ساتھ حاصل نہ ہو۔ تب تک یہ خوابیں کچھ شے نہیں۔

قابل تشفی حالت انسان کی عمدہ اور قابل تشفی وہ حالت ہے کہ وہ عمل رنگ میں درست اور صاف ہو

اس کی عملی حالت خود اُس پر گواہی دے۔ خدا تعالیٰ کے برکت اور نبردوست خوارق اس کے ساتھ ہوں اور ہر دم اس کی تائید کرتے ہوں تب خدا اس کے ساتھ ہے اور وہ خدا کے ساتھ ہے۔

آجکل کے مہین ہر ایک بات میں شیطان ایک موقع نکلتا ہے۔ ایسا ہے کہ لوگوں کو کسی طرح سے بہکانے چوتھوں کی بار بار اپنی وحی اور اہام پیش کرتے ہیں اس واسطے بعض لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ ہم بھی ایسا ہی کریں۔ یہ ایک بھلا ہے جہاں پر وارد ہوا اور اس ہلاکت کی راہ میں شیطان ان کی امداد کی اور ان کو شیطانی افکار اور جہالت افش شروع ہوا۔ چراغ دین۔ آپنی بخش۔ فقیر مرزا اور دوسرے بہت سے اس راہ میں ہلاک ہو گئے اور ہرگز نہ رہتے ایسے ہی جن کا قدم اسی راہ پر ہے۔

اہل جماعت خبردار رہیں ہماری جماعت کے اذیتور کو چاہیئے کہ ایسی باتوں۔ سے دل ہٹائیں قیامت کے دن خدا تعالیٰ ان سے یہ نہیں پوچھے گا کہ تم کس قدر احسان ہوئے تھے یا کتنی خدائیں آتی تھیں۔ بلکہ عمل صالح کے متعلق سوال ہوگا کہ کس قدر نیک عمل تم نے کئے ہیں۔ اہام وحی تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے کوئی انسانی عمل نہیں۔ خدا کے فعل پر اپنا فخر جانا اور فخر ہونا جاہل کا کام ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ کہ آپ بعض دن رات کو اس قدر عبادت میں کتب ہوتے تھے۔ کہ پاؤں پر درم ہو جاتا تھا۔ ساتھی نے عرض کی کہ آپ تو گناہوں سے پاک ہیں۔ اس قدر محنت بہر کس لئے۔ فرمایا۔ اذلا اکون عبداً مشکوراً کیا میں شکر گزار نہ ہوں۔

ناامید نہ ہونا انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہو۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کسین کر نیکو کار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونی والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بڑول نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ ہر حال گناہ پر غالب آجائے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

ایک لطیف تشبیہ دیکھو۔ پانی کو کبھی گرم کیا جائے۔ یا اس سخت گرم کیا جائے۔ کہ جس چیز پر ڈالیں وہ چیز ہی جل جائے۔ پھر بھی اگر اس کو آگ پڑا تو وہ آگ کو بجھا دیگا کیونکہ اس میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ آگ کو بجھا دیوے ایسا ہی انسان کیا ہی گناہ میں ملوث ہو اور کیا ہی بدکاری میں غرق ہو۔ پھر بھی اس میں یہ طاقت موجود ہے کہ وہ معاصی کی آگ کو بجھا سکتا ہے اگر یہ بات انسان میں نہ ہوتی تو پھر وہ مکلف نہ ہوتا بلکہ پیغمبر رسول کا آنا بھی بجز ضروری ہوتا۔ مگر دال فطرت انسانی پاک ہے اور دنیا کے جسم کے لئے ہو گیا ہے۔ تو گناہ اور دنیا ہی آخری تیرا آنا ہے انسان کے واسطے دم لینے کے واسطے ہوا کی ضرورت ہے تو وہ موجود ہے اور جسم کے لئے جس قدر سامان ضروری ہیں۔ جب کہ وہ سب جمیا کر لئے جلتے ہیں تو پھر روح کیواسطے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ کیوں نہ ہوں گی۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور تبارک ہے۔ اس نے روحانی پچاؤ کے واسطے ہر قسم سامان مہیا کر دئے ہیں انسان کو چاہیئے کہ روحانی پانی کو تلاش کرے تو وہ اُسے ضرور پائیگا اور روحانی روٹی کو ڈھونڈے تو وہ اُسے ضرور دی جائیگی مہیا کہ ظاہری قانون قدرت ہے۔ ویسا ہی باطن میں ہی قانون قدرت ہے۔ لیکن تلاش شرط ہے جو تلاش کریگا وہ ضرور پائیگا۔ خدا کے ساتھ تعلق پیدا کر لے میں جو شخص سچی کریگا خدا تعالیٰ اس سے ضرور راضی ہو جائیگا۔

آفتاب نکل آیا ہے یہ آخری زمانہ تھا اور تائیک سے پہلے اوجھتا تھا۔ اس زمانہ کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ اس زمانہ میں ایک آفتاب نکلیگا۔ مولوی لوگوں کو دیکھنا چاہیئے کہ اس زمانہ میں تقویٰ کی کیا حالت ہو رہی ہے ایک آدمی چار روپے کے زیور کے پیچھے ایک بچے کو قتل کر دیتا تھا۔ ان مولویوں سے جو ہم پر کفر کا فتوے دگاتے ہیں۔ کوئی یہ پوچھے کہ کیا ہم کفر نہیں پڑھتے پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے نزدیک ہم ہندو عیسائی وغیرہ ہر ایک سے بدتر ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مولوی لوگ طمع نفسانی کے بندے ہیں ایک شخص نے مجھے خوب کہا تھا کہ ان مولویوں کا خاموش کرنا ایک مشکل تھا آپ ان سب کو ہلا کر دو دو روپے دیدیتے تو سب خاموش ہو جاتے اور کوئی بھی آپ کی مخالفت نہ کر سکتا۔ بیٹھے کہا کہ ہم نے تو ان لوگوں کے تقویٰ پر ہرگز کیا تھا۔ نہیں

انسان کو چاہیئے کہ مایوس نہ ہو۔ گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہیئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے گنہگار ہیں۔ نفس ہم پر غالب ہے ہم کسین کر نیکو کار ہو سکتے ہیں ان کو سوچنا چاہیئے کہ مومن کبھی ناامید نہیں ہوتا۔ خدا کی رحمت سے ناامید ہونی والا شیطان ہے اور کوئی نہیں۔ مومن کو کبھی بڑول نہیں ہونا چاہیئے۔ گو کیا ہی گناہ سے مغلوب ہو۔ پھر بھی خدا تعالیٰ نے انسان میں ایک ایسی قدرت رکھی ہے کہ وہ ہر حال گناہ پر غالب آجائے۔ انسان میں گناہ سوز قوت خدا نے رکھی ہے۔ جو اس کی فطرت میں موجود ہے

کیا معلوم تھا کہ ایسے نفسانی بندے نکلیں گے یہ تو مبرور پر کھڑے ہو کر کہا کرتے تھے۔ کہ موسیٰ کہاں اور علی کہاں ہیں یہ معلوم تھا کہ باوجود ایسے خطبے پڑھنے اور سنا کے یہ وفات مسیح پر ایسے مشتعل ہوئے گئے کہ گویا نام دار و مدار اسلام کا حضرت علی کی زندگی پر ہے۔

ہلاکت شیطان کا وقت ہے لیکن یہ لوگ جو چاہیں سو کریں۔ اب تو خدا آگاہ

کا ارادہ ہو چکا ہے کہ شیطان کو ہلاک کر دے شیطان کی یہ آخری جنگ ہے۔ اور وہ ضرور ہلاک ہو گا۔ وہ ضرور قتل کیا جائیگا۔ شیطان نے اپنی حیات مسیح میں پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتھ ہی شیطان بھی ہلاک ہو جائیگا۔ شیطان نے پادریوں کے ہاں اور ان کے حامیوں کے ہاں پناہ لی ہے مگر خدا کی سچ کے ساتھ ملائکہ اور مائتباؤں کو جمع ہو رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں ہر طرح کا زور دکھایا جا رہا ہے۔

ہندو جمہوریت اللہ کا ہے اول تو یہ زمانہ ہی ایسا ہے کہ بہ سبب تار۔ دھاک بیل

تمام زمین گویا ایک ہی شہر بن رہی ہے ہر وقت کی خبریں آتی ہیں۔ کثرت سے لوگ دور دور آتے جاتے ہیں۔ مگر بالخصوص ہندوستان ایسا ملک ہے جس میں ہر قسم کے لوگ موجود ہیں ایسے ہی ہیں جو دھرم بارشیا کے منکر ہیں پھر بے قید لوگ ہیں جن کو کہتے ہیں جو چاہو سو کرو پھر کتاب کے منکر بہرہ جو موجود ہیں انسان کے پجاری ہی ہیں پتھروں کو خدا ماننے والے ہی ہیں ایک لاکھ سے زائد مرتد مسیحائی موجود ہیں

سورج پرست ہیں پانی کی پوجا کرنے والے آگ کی پوجا کرنا والے ہیں۔ آتش پرستی کے بڑے مسد کو زور دے گئے گویا ہوتا قواب بنایا رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ ایک زوردار آئندہ لاکھ ہے۔ آزادی اس قسم کی ہے کہ جو جس کے جی میں آتا ہے وہ کہہ گزرتا ہے کسی کی پروا نہیں۔

غرض یہ وہی وقت ہے۔ اور بالخصوص ہند میں وہی نظارہ موجود ہے جس کو اسلے پہلے سے پیشگوئی کی گئی تھی مسیحائی لوگ پچاس پچاس ہزار کتاب اسلام کے برخلاف شائع کر رہے ہیں۔ آری سماجی کہتے ہیں۔ کہ کئی ارب سالوں کے بعد دنیا میں ایک کتاب آتی ہے اور وہ بار بار وید ہی ہوتی ہیں اور ہند میں ہی آتے ہیں۔ اور سنسکرت کی

ہی زبان ان کے لئے خاص ہے۔ گویا پرمیشہ کو اور کسی ملک یا زبان کی خبر ہی نہیں۔ نہیں معلوم کہ پرمیشہ

ہندوستان پر ایسا کیوں ریجھا گیا ہے اور باوجود اس کے ہندوؤں کو ایسی ذلت میں کیوں رکھا ہے اس وقت مسیحائی بھی بادشاہ ہیں مسلمان بھی بادشاہ ہیں۔ بدھ بھی بادشاہ ہیں مگر کہیں آریوں کی بادشاہی نہیں معلوم نہیں کہ پرمیشہ کو کیوں یہ بہت پسند آیا شاید اس وجہ سے کہ یہاں نیوگی لوگ بہت تیز ہیں جو اپنی زندگی میں اپنی جیویا کی واسطے موٹا تازہ خاوند تلاش کرتے ہیں کہ اس سے ہم بتر ہو اور اس کیسے خوبصورت پنچے بننے اور یہ بھی شرط ضروری ہے کہ وہ بیرج داتا برہمن ہو پھر ان کو ہنسائی آتی ہے۔

آریوں میں ابدی نجات کے واسطے کوئی راہ نہیں کر آریا

ناپاک عقیدہ ہے کہ ان ایک مدت تک نجات یافتہ ہو کر کتنی خانہ میں رہے اور پھر ناکہ وہ گنہ کی وجہ سے وہ ان سے نکالا جائے اور کتا سورا بنا یا جائے آریہ کہتے ہیں کہ پرمیشہ ایک انسان میں نہ توڑا گناہ بطور جج کے لازماً باقی رکھا لیتا ہے۔ جو اس کو دوبارہ پھٹنے کے کام آتا ہے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اس بقیہ گناہ کے سبب پرمیشہ ان ایسی مختلف کیوں دی جاتی ہیں کہ کوئی شیر بنایا جائے اور کوئی بکری کوئی چھوڑا۔ سانپ بنایا جائے اور گھوڑا اور ہاتھی اور کوئی کرم ناپاک بنایا جائے اور کوئی انسان پوتر۔ پھر ان لوگوں میں کوئی مرد بنایا جائے اور کوئی عورت۔ اس تفریق کا کیا سبب ہو سکتا ہے۔

اس قدر جو نہیں کیوں نہیں پھر یہ ہی آریوں کا ایک عجیب مسئلہ ہے کہ گفت

گناہوں کے سبب مختلف جنم جنم میں اس سے تو لازم آتا ہے کہ جس قدر جو نہیں میں اسی قدر گناہوں کی تعداد ہو اور چونکہ الہامی کتاب صرف وہی ہے اس واسطے وہ تمام گناہ وید میں مرکوز ہونے چاہئیں لیکن جب وید کے احکام کو دیکھا جاتا ہے تو ان کی گنتی آریوں کے نزدیک بھی چند سو سے زیادہ نہ ہوگی۔ لیکن کئی ہزار قسم کے جانور تو جنگلوں میں موجود ہیں۔ کئی ہزار قسم کے کڑے کوڑے زمین پر لینگ رہے ہیں۔ پھر درختوں کے پرند اور سمندری کے جانور جن کی گنتی ہی نہیں یہ اتنی جنم کہاں سے آئیں۔

کیا ہماری عبادت محدود ہے آریہ لوگ کہتے ہیں کہ روح کو بہشت میں کر

نکالنے کی ضرورت اس واسطے پڑے گی کہ ان کی عبادت بہت محدود زمانہ کی تھی ایسی محدود عبادت کا بدلا ہی محدود وقت کیلئے ہونا چاہیے مگر یہ عقیدہ بہت ہی فاسد ہے آریہ لوگ ایسے محدود وقت کے خیال سے عبادت کہتے ہیں گئے اسلام میں تو یہ بات نہیں۔ ہمارا خدا تو خدا کے ساتھ ابدی، ہم کسی محدود وقت کی نیت کے ساتھ خدا کی عبادت نہیں کرتے بلکہ ایسی نیت کو کفر جانتے ہیں۔ ہم نے تو ہمیشہ کے لئے خدا کی عبادت کا بچا اپنے گلے میں ڈال لیا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں وفات دے۔ تو اس سے ہماری نیت میں کوئی فرق نہیں۔ ہم اسی عبادت کے ثواب کو ساتھ لے کر فوت ہوتے ہیں۔ ہم اس کو محدود نہیں کہتے۔

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ قرآن شریف نے ایسا عذاب پیش

ہو۔ کہ مذہب روح کا مالک ہے نہ ذرات کا مالک ہے نہ ان کو نجات دے سکتا ہے نہ کسی کی توبہ قبول کر سکتا ہے بلکہ ہم قرآن شریف کے روح خدا کے بندے ہیں جو ہمارا خالق ہے ہمارا مالک ہے ہمارا رازق ہے۔ رحمان ہے رحیم ہے۔ مالک یوم الدین ہے۔ مومنوں کی واسطے یہ شکر کا مقام ہے۔ کہ اس نے ہم کو ایسی کتاب عطا کی جو اس کے صحیح صفت کو ظاہر کرتی ہے یہ خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے افسوس ہے ان پر جنہوں نے

افسوس کے قدرون پر اس نعمت کی قدر نہ کی۔ ان مسلمانوں

پر بھی افسوس ہے جن کے سامنے عہدہ کہا نا اور ٹھنڈا پانی رکھا گیا ہے لیکن وہ پیچھے دے کر میٹھ گئے اور اس کہانے کو نہیں کہاتے۔ زمانے کے مصائب سے بچانے کے واسطے ان کے لئے ایک وسیع محل طیار کیا گیا جس میں ہزاروں آدمی داخل ہو سکتے ہیں مگر افسوس ان پر کہ وہ خود جی داخل نہ ہوئے اور دوسروں کو بھی داخل ہونے سے روک دیا۔

یہ نفع ضرور وقت ہے کیا پہلے سے نہیں کہا گیا تھا کہ آخری زمانہ

کیا وحی خدا کی آواز نہیں۔ انبیاء جو آئے ہیں وہ کرا کا حکم کہتے ہیں نفع صوبے سے ہی مراد تھی کہ اس وقت ایک مامور کو بھیجا جائیگا وہ سنا دیکھا کہ اب تمہارا وقت آگیا ہے کون کسی کو درست کر سکتا ہے جیٹک کہ خدا درست نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اپنے جی کو ایک قوت عطا کرے عطا کرتا ہے کہ لوگوں کے دل اس کی طرف مائل ہوتے چلے جاتے

ہیں خدا کے کام کہی جیٹ نہیں جاتے ایک قدرتی کشش کام کر دکھائے گی اب وہ وقت آگیا ہے جسکی خبر تمام انبیاء و ائمہ

سے دیتے چلے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فیصلہ کا وقت قریب ہے اس سے ڈرو اور توبہ کرو۔ فقط۔

حضرت اقدس کی دوسری تقریر ختم ہوئی۔ اگلے ہفتہ میں انشا اللہ دوسرے صاحبان کی تقریریں درج اخبار کی جانب کی امیدیں۔

اس دھوکے سے بچو

دلالت کے کسی سوداگر نے اپنے مال کو جلد فروخت کرنے کے لئے یہ تجویز نکالی تھی کہ جو مجھے تین روپے (مثلاً) بھیجے تو میں اسے پانچ ٹکٹ بھیج دوں گا۔ پھر وہ اپنے دوستوں میں تین تین روپے پر فروخت کر کے اپنے تین روپے واپس لے لے اور باقی بھیجے بھیجے تو میں اُسے پندرہ روپے کی گہری بھیجوں گا۔ ایسا ہی دوسرے ٹکٹ لینے والے کریں کہ کارخانے سے پانچ ٹکٹ منگو کر دوستوں میں فروخت کر لیں اور جو چیز چاہیں سنگ و الین یہ ایک ایسا طریقہ تھا۔ کہ جس سے بعض بالغ و دشتری و دونائیدہ میں سہتے بلکہ بالغ تو مال مفت حاصل کرتا۔ اس لئے یہ بات اکثر لوگوں میں مقبول ہو گئی۔ آہستہ آہستہ ہمارے ہندوستانی اشتہاری سوداگروں نے بھی اس قمار بازی سے فائدہ اٹھانا شروع کیا اور دودھ آٹا ٹکٹ کی قیمت رکھ دی اور کچھ اس طرح سے اپنے اینٹ مقرر کر کے شہر تو کجا دیہات میں بھی دبا پھیل گئی۔ جسے دیکھو وہ اسی دھوکے میں ہے۔ یہاں تک کہ دیہاتی عورتوں نے بھی اس میں کافی حصہ لیا۔ جب یہ مرض ہمارے گرد نزل میں پہنچا تو ہم نے انہیں بہت سمجھایا۔ کہ دیکھو سوداگر تو اپنا گھر پورا کر رہا ہے مگر تم لوگوں کو اس میں بہت نقصان پہنچے گا۔ ایک تو جو مال وہ بیٹا ہے۔ وہ بھی مول کے مطابق نہیں۔ دوم جن کے ٹکٹ فروخت نہ ہوئے وہ سب سرپٹ کر رہ جائیں گے۔ افسوس بہت کم ایسے تھے جنہوں نے اس دھوکے ہمارے نصیحت کو مانا۔ مگر آخر جب نقصان اٹھایا تو مانا۔ اس کے بعد ایک اور روحانی دبا پھیلی جس کے ذکر سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ دلالت کے کسی سوداگر نے ایک دفعہ یوں کیا کہ اپنے اینٹ دوسرے شہر دن میں اپنی چیز کی مانگ پیدا کرنے کیلئے بھیجے۔ جو بازار دن میں مختلف سوداگروں سے یہ پوچھتے پھرتے کہ اجی تمہارے پاس فلاں لائے میکر کا فلاں مال ہے اور کچھ ضرر پہنچے۔ اس طریقہ سے ان کو اس سوداگر کے مال کے منگو لے کر تحریک ہوتی۔ اب ہمارے بعض ہندی بہائی جائز طریق سے تو کوشش کرنے سے رہے اس اصل سے یوں فائدہ اٹھایا۔ کہ شہر کے پیسے جو اسی سال رائج ہوئے ہیں۔ ان کی مانگ پیدا کرنا شروع کر دی۔ ایک شخص

سوداگر یا سوداگر بن کر گیا اور کہا کہ مجھے شہر کے پیسوں کی ضرورت ہے، جتنے ہوں اکٹھے کر دو اور خواہ ڈیڑھ پیسہ فی پیسہ لینے جاؤ۔ یہ کہہ کر وہ خود تو چلا گیا اور پیچھے لگو پیسے فروخت ہونے۔ یہاں تک کہ چار چار آنے پر ایک ایک پیسہ فروخت ہوا۔ اب کوئی پوچھتا نہیں تحقیق نہیں کرتا کہ آخر میں پیسوں کی ضرورت کیا ہے خود ہی بیٹھے بائیں بناتے ہیں ان پیسوں میں غلطی سے سونا مل گیا ہے وہ نکالیں گے۔ کوئی کہتا ہے میں صاحب کسی صاحبان نے اپنے بیٹے کی شادی کرنی ہے اور اس لئے سب پیسے ہی خرچ کر لئے ہیں۔ غرض جتنے موہنہ اتنی بائیں اور پیسے برابر فروخت ہو رہے ہیں جب اس عیار نے سمجھا کہ اب یہاں پوری مانگ پیدا ہو چکی ہے تو اپنے دوسرے ساتھی کو لکھیے دیکر بھیج دیا اور چار چار آنے پانچ پانچ آنے فی پیسہ فروخت کر کے وہ تو چلتا بنا اور یہ پیچھے ہاتھ شے موہنہ تھکتے رہ گئے افسوس ہے اس حماقت پر۔ یہ بات فرض نہیں بلکہ کئی شہروں اور اکثر دیہات میں ایسا ہوا ہے بلکہ پورا ہے اس لئے اپنے احمق چاہو تو کو خصوصیت سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس دھوکے میں نہ آئیں۔ مذہبی طور سے ہی ایسی بیع حرام ہے۔ دیکھئے اسلام کے اصول کہ جو ان پر پہلے وہ ان دھوکوں میں آکر یکے نقصان مایہ دگر شہادت ہمایہ کا مصداق نہیں بنتا میں نے جب اپنے قرب و جوار میں اس دھوکے پھیلنے دیکھا۔ تو سختی سے منع کیا لیکن کئی لوگ جواب میں کہتے۔ اجی ہم کیا ہم نے تو پیسہ دیکر دوا آنے لینے ہیں نقصان ہوگا تو اس سوداگر کو۔ یہ نا عاقبت اندیشی و حماقت و عدم ہمدردی کی انتہا جو بعض انڈیا کے رہنے والوں میں پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔

دیانت داری

یا تو زمانہ تھا کہ دیانت و دیانت داری ایک معمولی بات اور شریف آدمی کا فرض خیال کی باقی یا اب یہ زمانہ ہے کہ اگر کوئی ایسی نظیر دیکھتے ہیں تو اسے غیر معمولی طور سے اخبار دن میں درج کیا جاتا ہے۔ اخبار ایڈیٹر میں چھپا ہے۔ کہ ایک ۵۰ سالہ بنگالی بڑا رات کے وقت پولیس اسٹیشن میں گیا۔ اور ٹوٹے اپنے اس بیان کے ساتھ جمع کر آئے کہ شہر میں ہوٹے۔ شہر پر ایک کاغذ میں پیٹے پڑے تھے۔ پولیس افسر حیران رہ گیا۔ اسکی حیرت بجا تھی

اگر دیانت داری کی وجہ سے ہے تو اس سے پہلے شہر میں اس نے کیوں اطلاع نہ دی۔

پین اسلامک سوسائٹی

اس سوسائٹی کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی تھیں حال میں اس کے مقاصد چھپے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

- ۱۔ عالم اسلام اور مسلمانان عالم کی مذہبی۔ معاشرتی۔ اخلاقی اور دینی ترقی میں سامی ہونا۔
- ۲۔ مسلمانان عالم کے سوشل اتحاد باہمی کیلئے ایک مرکز و ذریعہ قائم کرنا۔
- ۳۔ مسلمانوں میں اخوت اسلامی کی ترقی دینا اور ان میں باہمی راہ و رسم پڑانا۔
- ۴۔ غیر مسلمان اقوام سے اسلام اور مسلمانوں کے متعلق تعصبات کا مٹا کرنا۔
- ۵۔ اپنے ممالک میں تک ہر مسلمان کی خواہ و نیک کے حق میں ہو۔ کسی تکلیف کی وقت جائز امانت کرنا۔
- ۶۔ غیر اسلامی مقامات پر مذہبی رسوم و غیر کے ادا کرنے کے لئے مسلمانوں کے لئے سہولت پیدا کرنا۔
- ۷۔ بذریعہ تحریر و تقریر اسلام کو مقبول عام بنانا۔
- ۸۔ بات تو ٹھیک ہے۔ مگر شاید اس کے ممبروں کو معلوم نہیں کہ اخوت و اتفاق و ہمدردی پیدا کرنے اور افکار دین کا طریق سنت الدین یہ ہے کہ یہ سب امور میں اللہ کی معرفت ہوتا ہے پس ضرور ہے کہ وہ کسی امام کی تلاش کرے جو خدا سے رنج پاکر اس کام کو پورا کرے بغیر اس کے کاسیال محال بلکہ نامکن ہے۔

حجاز ریلوے

۱۰۔ محرم تک اسید کی جاتی ہے کہ مدینہ منورہ تک ریل کی پٹری تیار ہو جاوے گی اور شائقین فائدہ انشاء اللہ اس پر اپنے وطن کو واپس ہوگا دمشق سے العلا تک تو ریل مکمل ہو چکی اس سے آگے کام ہو رہا ہے جس کا فائدہ قریباً پانچ منزل ہے اور کہ معظمہ سے مدینہ اور کہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک یعنی دونوں طرف کام شروع ہو گیا ہے و اشغال کو ایک جگہ بھی مدینہ میں اس کی متعلق ہو چکا جس میں اراکین شہر مع مشائخ و علماء و حکام سب شامل تھے۔ زمین اس لائن کی تیاری سے ایک خاص سرت حاصل ہوئی ہے کیونکہ ایک طرف واذ العشار عطلت کا پیشگوئی پوری ہو رہی ہے دوسری طرف ہمارے مسیح موعود کی صداقت کا نشان مل رہا ہے

۱۱۔ حجاز ریلوے کی تعمیر میں مسلمانوں کی شہادت و شہادت

انتخاب اخبار

سید کریم حسین صاحب شہرہ معروف پیر شہرہ ہیکوٹ
الہ آباد کے عالم مقام بیچ مقرر ہوئے (مسلمان کو مبارک)
اٹل پوسٹ کے ذریعہ کلج کے باقاعدہ طور سے کھوے
جانے کی یکم جولائی کو امید کی جاتی ہے۔ (بہت ضرورت تھی)
آجکل ملہ اسلام میں یہ سوال چل رہا ہے کہ فونو گراف
میں قرآن مجید بند کرنا کیسا ہے (فیصلہ محفوظ)

ٹرینسفال میں ہمارے اہل وطن سخت آزمائش میں بیان
کئے جاتے ہیں جو زمین رہنا چاہتے وہ مسجد کے اثاثہ کو
فروخت کر کے کی فکر میں ہیں۔

وقف اولاد کے حجاز کا مسکن زیر بحث ہے۔

آجکل روسی انجینئر وسط ایشیا کی روسی ریکو جات کو براہ
کوئٹہ چین ہندوستان کی ریلوے لائنوں سے ملادیتے کا
خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کلکتہ سے لندن لندن
میں پہنچنا جاسکیگا رانجیری و افغانی گورنمنٹ کی اجازت کا
خیال نہیں)

علاقہ بابل میں ایک نیا شہر کھودا جا رہا ہے سب سے
پہلے جو کتبہ برآمد ہوا اس پر ۲۵۵۰ قبل مسیح لکھا ہے (عبرت)
لاہور سے میلانہاٹے کیلئے چھکڑے موقوف اور
دستی گاڑیاں جاری (اچھا ہوا)

آٹے دن ریون کے ٹکڑے اور سافروں کے بے نام
نشان پایا جانے پر پریس تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ ریون سے

مسافروں کی اسم فہرست کا طریقہ بذریعہ پولیس جاری ہو سلاچی
باتیں جس کا گھسٹا اور لگانا اور دوسری بھی تھیں)

جزیرہ ٹرینی ڈاؤسے واپس آئو اے ہندوؤں کا جو
روپیہ کلکتہ میں دیا گیا اس کی تعداد (۲۰۳۶) ہے
اس میں زید اور اپنے پاس کاروپیش شامل نہیں۔ (السفر
وسیلہ نظر)

چنہورہ (بنگال) کے ماڈریٹوں نے مسٹر ملک پٹنا ناکر
جلایا (ماقت)

کوہ پارنا تھ کے ایک حصہ پر بنگلہ بننے کی تجویز
اہل میں کی ناراضی کا موجب ہو رہی ہے ان کے خیال کے
مطابق جو تے پہنک جانے اور شراب و گوشت کھانے سے
پہاڑ پر شہر ہو جائیگا۔ (توہم پرستی)

یوگانت کے ایڈیٹر پر پھر مقدمہ بن۔ مشہور تھا کہ دوش

ہے گندہ حاضر ہو گیا۔ دو ایڈیٹر پہلے شکار کر چکے تھے
(راتوں سے نہیں نلتے)

اپرل تا نوبر ۱۹۲۵ء کے ریگوارڈی کا اندازہ ساڑھے
تیس لاکھ لگا گیا ہے۔ (تہذیب و کلاں ساڈن کے لئے
نمائش کے اسباب ہم پر پانچ لاکھ کے لئے توجہ طلب ہے)
صرف پنجاب سے براہ کراچی ۹۱ ۹۵ ۹۷ ہندو روٹ
گندہ گئی (خط کیوں نہ پڑے)

سزائے تازیانہ کے قانون کی اصلاح منظور ہو گئی
ترمیمات کا سو دو پیش ہو نیوالا ہے۔ (اچھا ہوا)

صرف پانچ ڈیڑھ لاکھ آفسوں سے پانچ لاکھ کی مالیت کی
ہندوستان اور نوٹ اور سکے لاوارث لے رہا ہے ملک
پتہ لکھنے میں احتیاط کر رہیں۔

جہم تیکے تامل کی تیسری قسط گندہ سنٹ چین اور کوئیوٹا
ہے (اکر بازی کا خمیازہ)

بہن بالقض کی میعاد ۲۰ سال تھی ادنیٰ ہے۔ مگر
کفالتی و تادیبات کی میعاد بھی ڈیکورٹ الہ آباد کے ایک
فیصلہ سے ۲۰ سال سمجھ لی گئی تھی۔ اب پولی کونسل نے طے
کر دیا کہ اس کی میعاد بارہ سال ہے (ساہوکاروں میں پریشانی)
شکایت ہمہ رسی اخبارات و لوگ خاندان کے حکام کی پوری توجہ
کو چاہتی ہے۔

نارے والوں نے بیکاروں سمیت کیلئے خوب ناز
دلا کہ زبردستی کام پر لگایا جائے (اقتادہ زمین کے وسیع
قطعات کٹر جو دگی مبارک)

۲۰ سال بڑھے مسٹر ایڈورڈ نے پورٹ لائسنس سے چگاگو
تک ۱۳۳ میل پیدل سفر کیا

۹۰ سال کی عمر میں مسٹر مارکس ہینر اریسل کاسفر کیا۔

(نیچر و رزٹ)

گورنمنٹ آف انڈیا نے بعض شرابوں پر بجائے ار کے
۲ فی گیلن محصول لگا دیا (پینے والے پھر بھی پینے گئے)

بجائے نوٹ لاکھ کے تقریباً ۲ لاکھ گندہ کی کاشت
پنجاب میں خشک سالی کا پہاڑی ٹھٹھے۔ (بارش مبارک)

موسم دیا پور (ڈیرہ اسماعیل خان) میں بڑا بھاری ڈاکوٹا
ساہوکار اور اس کے رشتہ داروں کو قتل کر کے تیس چالیس

ہزار روپے لٹکے۔ سرحد یا فغانستان پچاس میل ہے۔ صرف
چھ میل پر سرکاری فوج کی موجودگی اور سوبیل کا سفر ہجرت ایگز
ہے۔ (کیون نہ جواب طلب کیا جائے)

راجہ نانپارہ (ملک اودھ) کو کمین و بے ہشیہ

فوت ہوئے۔ پچھلے سال نواب بہاول پور۔

مال گاڑیوں میں سے مال توجہ دیا ہی جاتا تھا۔ اب گاڑیوں
کی بھی چوری ہونے لگی۔ ایک مال گاڑی آدھی رات کو کان پور کو
روانہ ہوئی۔ کاریگ دان میں اگر گاڑی ہو گیا دوسرے روز اس
نے جان کیا کہ مجھے آدمی بانہہ کرینگے تھے۔

صاحب وزیر ہند نے حکم صادر کیا کہ آئندہ ایڈیٹر ان اخبارات
کو مقدمات فوجداری پیش کر سکی نہ پہنچائی جاوے۔ جب تک کوئی خاص
خط نہ ہو۔

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ

یہ کتاب ابھی شائع ہوئی ہے۔ اس کا ریویو بدر کی اگلی اشاعت
میں بطور اختصار لکھا گیا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
و ہر کان ملت کے پانچ سو مسائل فقہ کے فتوے اخبار الحکم و ہد
میں سے لیکر ترتیب وار چھاپے گئے ہیں جن میں سے قریباً ستر

چار سو فتوے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور
قریباً پچاس حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین کے
اور چند فاضل امر وہی کے ہیں۔ احمدی جامعہ کے لئے ایسی

کتاب فقہ کی اشد ضرورت محسوس تھی۔ اس میں علماء کے
اختلافی مسائل فقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کے فیصلہ کن فتوے درج ہیں۔ اس کتاب کی تین جلدیں

ہیں۔ پہلی جلد میں مسائل وضو و تیمم و نماز و روزہ و زکوٰۃ و
حج وغیرہ۔ اور دوسری جلد میں مسائل نکاح و تعدد ازواج
و طلاق و ہرین و تجارت وغیرہ اور تیسری جلد میں حقیقت اہل

و حقیقت پنج ارکان اسلام کا ترتیب وار ذکر ہے و جمع تینوں
جلدوں کا ۳۳۲ صفحہ اور کاغذ سری رام پوری ہے۔ قیمت

تینوں جلدوں کی ایک روپیہ دس آنے مقرر ہے اس کتاب کے
سارے مضامین کی فہرست علیحدہ ہی چھپی ہے مجموعہ فتاویٰ احمدیہ

کی تینوں جلدیں بصیغہ دی پی بقیہ جبر مولوی محمد فضل خان
احمدی چنگوی سے۔ ڈاکخانہ و مقام چنگا بنگیاں تحصیل گوجران
ضلع راولپنڈی سے مل سکتی ہیں۔

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے متعلق حضرت حکیم الامت مولانا مولوی نور الدین
صاحب کی رائے۔

میں مجموعہ فتاویٰ کی تینوں جلدوں کو پڑھا ہے اس میں اختلاف
تو نہیں مگر کتب فقہاء کے دیکھنے والے کتب احادیث کے مطالعہ
والے جانتے ہیں کہ خفیف جزوی۔ اختلاف کیا وجہ و

رکھتا ہے۔ بہر حال کتاب قابل ملاحظہ ہے۔
نور الدین

ترکیب بند

در معراج موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بند اول

لے مدی زمان و سچ پیرم
ہست آرزوئے دل کہ بشت تو جان دو
حقاکہ با عقوبت و دوزخ برابر است
استادہ ام بعدرنگہ مفارقت
تاریکی ضلال دروغ سیاہ کند
جانم گداخت از غم و اندیشہ معاد
باشد کہ یک نظر بوسے زار بگری
من ہدیہ سلام پیر رسالت
اے مقتداے امت احمد شیع خلق
دامان تو گرفتہ برستہ تو دادہ دست
آوارہ بودم در دولت شناختم
مقصود جان و قبلہ حاجات ساختم

بند دوم

روانہ وار سوئے سرائے تو آدم
از فطیہ و طویل زمان مفارقت
مدانہ و تبار و مربع شکستہ دل
چون طالب رضا خداوند عالمی
راست فوارہ عسکری احمد قوی شہا
چشم چسبہ سائے سواد و قیم است
چون آفتاب صدق و ذکار رسالتی
تو پیشوائے امت احمد رسیدہ
ختم الرسل جناب محمد مریح تست
بر لب ثناء و در دل مضطر صدائزد
اے مامن بچشم عنایت بین مرا
پیر دعلے خیر بخت نشین مرا

بند سوم

تو پاسبان امت احمد رسیدہ
تو مہمی و کام و زبانت شفا دل
حیران طیر قدس ز بالا پریدنت
با تو سبقت چہ مجال دلاوران
در پاکستان صدق گل نوامیدہ
شہید علوم و حق نبوت چشیدہ
بر فزودہ سائے رسالت پریدہ
بہر راگذاشتی تو چہ پاک دودیدہ

آنکس کہ دست زجر بفرقان دراز کرد
آنکس کہ ہرزہ گفت بشان رسل پاک
ہواریہ آشیان تقدس مقام تو
آیات صدق تست برارض و سپاہید
روح تو شرح حسن و جمال محاسن
ہموثرہ ہر کاب تو صد نصرت خداست

فتح و ظفر بہ پیش تو چاکر ستادہ اند
کرہ بیاں بپا سر طاعت نہادہ اند

بند چہارم

برتر عقل و فہم بندی شان تست
تو فارخ خوان اسرار مصحفی
تو شمس الدین بنین محمدی
افکار متکبران و ہلاک معاندان
آبادہ ہر جنگ دروئے پیری
انفاس پاک تست حیات خدایان
اصلاح قوم و نصحت اسلام و خلق
کشف رموز حکمت و علم کتاب حق
صد گوہر نکات بر بزی یک سخن
تبلیغ امر ایزد و توحید ذات حق
حق گو و حق نما و شجاع و جری تویی
معصوم و متقی و امین و دہری تویی

بند پنجم

لے راحت و قرار دل عاشقان قرار
در گھستان احمد مختار آں گل
شرمندہ از جمال جہاتاب تو چمن
مقصود جان خستہ عاشق آمدی
حب تو بہت رونق ایمان و معرفت
مقبول یار گاہ خدا کے رحیم تست
حق چمن و حق پسند شائد مقام تو
شمس و قمر گواہ صداقت ستادہ اند
لے شاہ دین جناب رسالتاب تو
اسلامیان بنیر قدم مبارکت
ہواریہ باد فیض عنایات وجود تو
پیوستہ با ذلّ مبارک وجود تو

بند ششم

اے بندہ پرورم شہ عالی سخن تویی
اے رونق دیاض رسالت یار دین
بانج و ہار احمد و سرور چمن تویی
نسرین دلاستر دیا سمن تویی

با صد عتاب دست و بازو بریدہ
آن راہزار پردہ عصمت دریدہ
پیوستہ بوسے عطر طہارت شہیدہ
آوازہ ظفر ز ملائک مشغیرہ
کز غرقہ بروز بنی سرکشیدہ
دشمن بیادہ مقابل ندیدہ

۴۴ چنان دل تو کریم زبیر باد - اے شہنشاہ حق احمد مختار آں گل - لکھنات گربار کہتر ظلام تو - بر تو حق کوثر اید و نوشد نہ جام تو

۴۵ چنان دل تو کریم زبیر باد - اے شہنشاہ حق احمد مختار آں گل - لکھنات گربار کہتر ظلام تو - بر تو حق کوثر اید و نوشد نہ جام تو

المفتي

سفر میں قصر | سوال میں ہو اگر کوئی تین کوس سفر پر جائے
تو کیا نذران کو قصر کرے۔ فرمایا۔ ہاں اگر
دیکھو اپنی نیت کو خوب دیکھو۔ یہی تمام باتوں میں تقویٰ کا نیت
حیال رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی شخص ہر روز معمولی کاروبار یا سفر
کیلئے جاتا ہے۔ تو وہ سفر نہیں بلکہ سفر وہ ہے جسے انسان
نصوصیت اختیار کرے اور صرف اس کام کیلئے گھر چھوڑ کر
جائے اور عرف میں وہ سفر کہلاتا ہو۔ دیکھو یوں تو ہم ہر روز
سیر کے لئے دو دو میل نقل جاتے ہیں مگر یہ سفر نہ۔

ایسے موقع پر دل کے اطمینان کو دیکھ لینا چاہیے۔
بغیر کسی ضحاکان کے فتوے کے کہ یہ سفر ہے تو قصر
کرے۔ استفت قلبک (اپنے دل سے فتویٰ لا)
پر عمل چاہیے۔ ہزار فتویٰ سو پہر ہی مومن کا ٹیکہ بنتی ہے
قلبی اطمینان عودہ شے ہے
عرض کیا گیا کہ ان دنوں کے حالات مختلف ہیں۔ بعض
نورس کہیں کہیں سفر نہیں سمجھتے۔ بعض کہ لے تین چار
کھن ہیں سفر ہے۔ فرمایا: شریعت نے ان باتوں کا اعتبار
نہیں کیا۔ بسا بکار اہل تین کوں گوی سفر سمجھا ہے۔
عوض کیا گیا حضور بار بیلے ہیں۔ تو قصر فرماتے
ہیں۔ فرمایا: ہاں! کیونکہ وہ سفر ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں
کہ اگر کوئی طیب یا حاکم بطور ودیہ لکھی گاؤں میں بھرتا
ہے۔ تو وہ اسے تمام سفر کہ جس کے اسے سفر نہیں
کہہ سکتا۔ فقط

نیزین کھوس ہی سفر ہے ۔ اور اس میں تعمر نیزہ لیکن اگر
 قوی بطور میر یا جھوٹی روزمرہ کے کاروبار کے لئے اور
 دور یا اس سے کچھ زیادہ نکل جائے ۔ تو وہ سفر میں
 ۱۳۷۰
 سوال میں ہوا ۔ ایک مال کا بکرا ہی قرار دینا
 کے لئے جائز ہے ۔
 فرمایا یہ جو اوصاف کے یوحہ محمدیت و خطا کا
 میں اختلاف ہے
 و مولوی صاحب کی تحقیق یہ ہے کہ دو سال سے
 کا بکرا ترابی کے لئے ہر شے شکر بیکار نہیں ہوتا

۱۲۰۰
باجاوند قرمان
ایک شخص نے حضرت سے دریافت کیا کہ اگر باغداد میں
حکومت ہو تو کیا حکم ہوگا؟
حضرت نے فرمایا: اگر حکومت ہو تو میں اس کی
سربراہی کروں گا۔

کیا یسوع کی ڈاٹری ہی انتہی | مشورہ ملی سب گنہگاروں سے
 خطاب ہے کہ جن کے آئسٹ محققین کی پر اسے فرمایا ہے
 کہ ان کے خداوند مسیح واری نہ کر سکتے تھے اور اسے رش ہوتے
 تھے۔ آجکل کے واریسٹوں کی واسطے خداوند کے نام پر
 واریسٹ ہونے کی ایک اچھی تجویز نکل آئی ہے۔ ہر ایک کو
 ہی کیسے بے باک جن۔ اپنی غلامی کے مطابق ایک کام کرتے
 جن ہر اس تلاش میں لگتے ہیں کہ اسے مذہب عیسوی کے
 نانی کی طرف منسوب کر دیں۔

ڈوڑی کا سنگ لحد
ڈوڑی کی قبر جو پتھر لگا گیا ہے۔ اس پر
اس کے بیٹے نے صرف الفاظ جان
ایک گھر رکھی ہے۔ پر نام نہیں لکھوایا اور وہ اس کے
نام کے ساتھ ہی کاغذ لگا گیا ہے۔ جیسا کہ وہی ڈوڑی میں لکھا
رہا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی آخری زندگی میں جو ہم پر اور
بعضوں پر کسی بیٹے کے دل پر یہ یقین عزم لگتا تھا کہ اس کا
یہ جو ہے فوت ہو جاتا تھا۔ اسی ڈوڑی زدہ تھا جب کہ میں نے
اس کے بیٹے کے نام کو ایک خطوط لکھے تھے۔ مرنے پر

سیرت نبوی شریف

نکات معرفت قرآن مجید میں آتا ہے کہ کفار کین گے۔ لکن

ذہم اد لغفل ما کنا فی اصحاب السحیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تہتر کے سوا ایمان میں نہیں ہوتا۔ سورہ تہر میں سب نقات آخری زمانے کے ہیں۔ انہی میں سے ایک نشان ہے واذا العشار عطلت۔ یعنی جب اونٹیاں بیکار چھوڑی جائیں گی۔ اسی کی تفسیر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولینزلن القلاص فلا یسحی علیہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود ہی اسی زمانہ میں ہوگا۔ بلکہ ان کے ابتدائی زمانے کے یہ نشان ہیں۔

پھر فرمایا۔ واذا النفوس ذوجت۔ یعنی ایسے سب سفر متیار ہو جائیں گے۔ کہ تو میں باوجود انہی دور ہونے کے آپس میں مل جائیں گی۔ جتنے کہ نبی دنیا پرانی دنیا سے تعلقات پیدا کر لے گی۔ یا جوج ماجوج کا آنا۔ وہاں کا لشکر اور علیل کا غلبہ۔ یہ ہی اسی زمانے کے نشان ہیں۔ ان کے متعلق لوگوں نے غلط فہمی سے متناقض پیدا کر لیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب الگ الگ ہیں۔ حالانکہ ان میں سے ہر ایک کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ تمام روئے زمین پر محیط ہو جائیں گے۔ پس اگر یا جوج ماجوج محیط ہو گئے تو پھر وہاں کہاں ادا لکے گا اور علیل کا فیکس بگ ہوگا۔ سو یہ کہنے کے کچھ چارہ نہیں کہ یہ سب ایک ہی قوم کے مختلف افراد ہیں اور اگر ان کو ایک بنا دیں۔ تو ہر کوئی شکل دے دے گی۔ خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت فرمایا ہے۔ و نزلنا ابعضهم یومئذ یوم ج فی بعضی و ففخ فی الصور۔ مجسمہ ہم جمعاً۔ جس سے ظاہر ہے کہ نہایت درجہ کی اختلاف پیدا ہو جائیگا اور سب مذاہب ایک دنگل میں ہر دگر نکلیں گے۔ "تو کنا" کا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آزادی کا زمانہ ہوگا اور یہ آزادی کمال تک پہنچ جائیگی۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے مومنین کی معرفت ان کو جمع کرے گا اور وہ کرے گا۔ پہلے دیکھو جمعنا ہم فرمایا۔ اور ابتداء کے عالم کیلئے خلقکم من نفس واحدہ و خلق منہا ذوجھا و بنتھا مرجھا لکثیراً و نساء۔ فرمایا۔ لفظ بت اور جمع آپس میں پورا تناقض رکھتے ہیں گویا داڑھی ہو کر پھر وہی زمانہ ہو جائیگا۔ پہلے تو وہ شخص ہی۔ اب آخر میں وحدت نوحی ہو جائے گی اس سے آگے فرماتا ہے۔ و عرضنا جہنم یومئذ لکفرین عوصا۔ یہ مسیح موعود کے زمانے کا ایک اور نشان بتلایا کہ اس دن جہنم

پیش کیا جاوے گا۔ ان کا ذوق پر یہ فیاض کا ذکر نہیں کیا کہ اس دن جہنم پیش کیا کرنا ہے۔ اس روز تو اس میں کفار داخل ہو گئے جہنم سے مراد طاعون ہے۔ چنانچہ ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم فرمایا گیا ہے۔ یثاتی علی جہنم زمان لیس فیہا احد بھی ایک الہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دو ذوق کا ذکر فرمادیا۔ ایک تو وہ سعید جہنم کے مسیح کو قبول کیا۔ دوسرے وہ شقی جو مسیح کا کفر کر لیا۔ ہوں گے۔ ان کے لئے فرمایا کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے اور نفع فی الصور سے یہ مراد ہے کہ جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ وہی کے ذریعہ ان میں آواز دی جاتی ہے اور پھر آواز ان کی موت تمام جہان میں پہنچتی ہے۔ پھر ان میں ایک ایسی کشش پیدا ہو جاتی ہے کہ لوگ باوجود اختلاف خیالات و طبائع و حالات کے اس کی آواز پر جمع ہونے لگتے ہیں۔ اور آخر کا وہ زمانہ آ جاتا ہے۔ کہ "ایک ہی گد اور ایک ہی گد بان ہو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے خود ہی ایسے اسباب مقرر کر لئے ہیں کہ جس سے تمام سعید و صومین ایک دین پر جمع ہو سکیں۔ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا تھا۔ یا ایہا الناس اذی رسول اللہ المیکم جہجاً۔ ایک طرف یہ جمیعاً دوسری طرف جمعہم جمعاً ایک خاص علاقہ رکھتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی کارروائی اس جمع کی تو اس زمانہ نبوی میں شروع ہو گئی تھی۔ مگر اسباب کا تشبیہ کمال پر اس زمانہ میں ہو چکا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سفر کی تمام راہیں دکھائی تھیں۔ تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ بعض ایسے مقامات ہیں جن میں ان حضرات سے اللہ علیہ وسلم کی دعوت نہیں پہنچتی۔ مگر اب تو ذراک تار۔ ریں سے زمین کے اس سرے سے اس سرے تک خبر پہنچ سکتی ہے یہ جواز یہ ہے جو بن رہی ہے۔ یہ ہی اسی پیشگوئی کے ماتحت ہے۔ عرب کے کئی لوگ کہنے لگے تھے کہ اگر واذا العشار عطلت کا زمانہ آ گیا۔ عشار لگیا جھین اونٹیاں کا لفظ خود ہی ہر کتاب ہے کہ یہ سب قیامت سے پہلے ہوگا۔ کیونکہ اسدن کی نسبت تو لکھا ہے کہ ہر حمل دالی اپنی حمل گرا دے گی اور پھر اس دن تو ہر چیز معطل ہو جائے گی۔ اونٹنیوں کی خصوصیت یہ ہے کہ مطلب یہ تھا کہ اب تجارت کا دار و مدار اونٹنیوں پر ہے پھر ریل پر ہوگا اور پھر نہایت میں ہی زمانہ مسیح موعود کا نکھلے گا۔ اسلئے اب خوب والوں کو مسیح موعود کی تلاش

کرنی چاہیئے دیکھو اب تو ان کے گھر میں۔ ریل بن رہی ہے۔ اور خود ہمارے دشمن اس میں سر توڑ کوشش کر رہے ہیں یہ ہی ایک نشان ہے کہ ہمارے دشمنوں کو خدا نے ہتھیار کام میں لگا دیا ہے چندہ تو دے رہی ہیں وہ اور صداقت ہماری ثابت ہوگی انہوں نے کہ یہ لوگ ہمارے بعض کبیر سے آنحضرت کی پیشگوئی کی تکذیب ہی کر رہے ہیں مگر کس کس نشان کی یہ تکذیب کریں گے خدا ہمارے لئے طاعون بھیجا رہا ہے یہی آیا یا جوج ماجوج و قبال کا خروج ہر چکا کہ کسوت خسوف و کسوف میں غیر معمولی طور سے ہر چکا کہتے ہیں کہ یہ نہایت ضعیف نادان یہ نہیں سمجھتے کہ جب واقع ہو گئی تو ب راولپنڈی پر جرح فضول ہے جب کوئی امر واقع ہو جائے تو ہر ایسی سیاق و سباق وہ شخص جو پیر ہی کہے کہ فلاں اوی ایسا اور فلاں ایسا۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بعض مدینین صحیح عجب نہیں اگر موضوع ثابت ہوں اور کئی ایسی مدینین جنہیں موضوع کہتے ہیں۔ مسیح و انتہائے صحیح ثابت کین۔ ان لوگوں میں ذرا ہی ایمان ہو تو مان لین دیکھو حدیث و قرآن و حالات موجودہ کا آپس میں کیا تطبیق ہوتی ہے۔ یہ ہمیں منہی کہتے ہیں۔ اچھا الہام بنالو پرتو ہمارا اختیار ہو گیا آسمان پر ہی ہمارا اختیار تھا کہ ہم اہل زمانہ آئے۔ کیا ریل ہماری کوشش سے بن رہی ہے اصل بات وہی ہے جو خدا نے عرضنا جہنم للکفرین عوصاً سے آگے فرمایا۔ الذین کانت اعینہم فی خطاء عن ذکری و کاذبا لا یستطیعون سمعاً و ذکرت مراد یہ ہے کہ جو بن نے ان کو اپنے مومنین کی معرفت یاد کیا خدا کا یاد کرنا ہی ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے ایک مصلح کو سچا سواں مامور ہے وہ غفلت میں رہے۔ ان کی آنکھوں کے آگے طرح طرح کے شبہات کے حجاب چھائے اور حق کا نور نظر نہ آیا۔ یہ کیوں کہ جو شخص غفلت میں رہے ان کی ایسی حالت ہو گئی جو وہ اس مامور کی بات کو سن ہی نہیں سکتے۔ (و کاذبا لا یستطیعون سمعاً) اب ان لوگوں کی حالت بتی رہی ہے۔ اور اس کی سزا ہی دی رہی ہے۔ جو قرآن مجید میں ہے۔ کہ عرضنا جہنم یومئذ لکفرین عوصاً۔

ایں عبارت میں کس کس وقت کا بیان کیا گیا ہے اور اعتبار کیا گیا ہے

LIBRARY A. A. I. I. LAHORE.

REGISTER NO.

BOOK NO.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - شکر و شکوہ - سید حق کے لئے سب	صفحہ ۷ - مکالمات بین سوری غلام حسین و سید
صفحہ ۲ - ذاک لایت - الفتی	غلام حسن شاہ صاحب
صفحہ ۳ - ڈارسی	صفحہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ - خطبہ عبید
صفحہ ۴ - خدا کی تازہ دہی	صفحہ ۱۱ - ایڈیٹر دین نور
صفحہ ۵ - مبارک - خبر پر یکساں عزت کا رہیگا	صفحہ ۱۲ و ۱۳ - عجائبات قدرت عجائبات عالم
صفحہ ۶ - تمام ایران مصطفیٰ شیخ احمد حسین صاحب	صفحہ ۱۴ - نبین - صفحہ ۱۵ - نظم پر خزان
بہترین چیلنج	صفحہ ۱۶ - آپ بیتی لانا مارا میں کہیں گے - ماسوین اسکات

بہترین چیلنج

مورثہ ۱۰ - ذی الحجہ ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۳ جنوری ۱۹۸۳ء

خدا سب سے کی تازہ دہی

یکم جنوری سنہ ۱۹۸۳ء - "وہ بڑے خسرویم شہر بندہ"

زلزلہ و زلزلہ و زلزلہ

۲ - اِنِّیْ مَعَكَ اَیْمَانًا تَذٰہِبُ تَدِیْرُ -

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں جہاں تو جائے اور میرے

۳ - جنوری سنہ ۱۹۸۳ء - اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ هَذَا

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کیساتھ ہوں

۴ - اِنِّیْ مَعَكَ فِیْ كُلِّ حَالٍ - وَعِنْدَ كُلِّ مَقَالٍ -

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر حال میں اور ہر ایک گفتگو میں

۵ - اِنِّیْ مَعَكَ فِیْ كُلِّ مَوْطِنٍ - لَعَنَ مَنْ لَعَنَ اللّٰہَ وَ

فہم قضاہیب -

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں ہر ایک میدان میں - اللہ تعالیٰ کی طرف سے

نصرت اور فتح قریب ہے۔

۴ - وہم من بعد غلبہم سیغلبون -

ترجمہ - اور وہ غلبہ کے بعد مغلوب ہو گئے

۵ - وَاَمَّا نِیَّتُكَ بِعِضِ الَّذِیْ نَعْلَمُ اَنْتَ فِیْہِمْ اَوْ نَتَوَفِّیْکَ

ترجمہ - اور یا تو ہم تجھے بعض وہ باتیں دکھادیں گے جو وہ کہیں گے یا تجھے وفات دیں گے

۶ - نَصْرَکَ اللّٰہُ نَصْرًا مُّؤْتَمِرًا -

ترجمہ - مدد کی اللہ تعالیٰ نے تمہاری سہیذا نہ مدد

۷ - اِنِّیْ مَعَكَ یَا اِبْرٰہِیْمُ -

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم

۸ - جنوری سنہ ۱۹۸۳ء - یہ پیشگوئی کی آخری حد ہے

وہ وعدہ کئے گئے گاہنیں جب تک خون کی ندیاں چاروں

طرف سے بہ نہ جائیں۔

۱۰ - جنوری سنہ ۱۹۸۳ء - اِنِّیْ مَعَكَ وَمَعَ اَهْلِكَ هَذَا

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کیساتھ ہوں - جو یہ ہو

۵ - جنوری سنہ ۱۹۸۳ء - مرحوم امیر خان کی بیوہ جسد اس کا خاوند فوت ہوا

میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۷ کا عدد دکھائی دیا ہے میں نے وہ دیکھا

دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۷ کا عدد دکھایا ہے

۲۱ - جنوری سنہ ۱۹۸۳ء - ملعونین ایماثقفوا اخذوا -

وہ ملعون میں جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں گے

۲ - ان الصفا والمروة من شعائر اللہ -

ترجمہ - حقیقت صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے

ہیں۔

مبارک

محمد علی خان صاحب احمدی شاہ بہان پوری کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند عزیز عطا فرمایا ہے۔
فدا مبارک کرے اور نیچے کو نیک تندرست اور لمبی عمر عطا فرماوے۔ حضرت نے اس مولود مسعود کا نام احمد علی خان رکھا ہے۔ خان صاحب موصوف نے اس کی خوشی میں ایک اخبار بدر کی غریبے نام مفت جاری کرنے کی واسطے لکھا ہے۔ درخواستیں آنی چاہئیں۔ جو سب سے زیادہ مستحق معلوم ہوگا اس کے نام جاری کر دیا جائے گا۔

ایسا ہی جناب حکیم مرزا خدابخش صاحب ساکن جہنگ حال دارو لاہور لنگل سٹدی کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ایک اور لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام حمید الرحمن رکھا گیا ہے۔ مرزا صاحب موصوف احمدیہ ہیں کہ یہ لڑکا بروز جمعہ المبارک ۱۸ جنوری کی رات کو پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے اور صحت کے ساتھ عمر دراز عطا فرماوے۔ آمین

اخبار بدر ایک ہی طرز کا رہیگا

پہلے اس خیال سے کہ بہت دور بہت اخبار میں دنیوی حق کو لینا پسند نہ فرما دیں گے۔ یہ تجویز کی گئی تھی کہ جو صاحب چاہیں پہلے کی طرح صرف بارہ صفحوں کا اخبار لیں۔ لیکن خلاف امید بہت ہی تھوڑے دوست ایسے ہیں جنہوں نے اس امر کو پسند کیا ہے اور ان کی تعداد پچاس کے قریب ہو گئی ہے ایسی تھوڑی تعداد کے واسطے جدا انتظام کرنا مناسب نہیں سمجھا جاتا۔ اس واسطے یہی تجویز قرار پائی ہے۔ کہ اخبار ہر ایک دوست کو ایک ہی رنگ میں بھیجا جائے۔ علاوہ انہیں دنیوی ضرورتوں سے بھی واقف رہنا فی زمانہ ایک مزدوری امر ہے۔ جن دوستوں کی طرف سے تھوڑی قیمت وصول ہوئی ہے۔ وہ رفتہ رفتہ باقی قیمت اربال فرما سکتے ہیں۔ کوئی ایسی جلدی نہیں۔ کہ اس وجہ سے کسی کو تشویش ہو۔ ہم اپنے دوستوں پر ہر طرح سے اعتبار رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہم کو نقصان نہ دیں گے اور جلدی سے یا دیر سے ہر حال وہ قیمت بھیج ہی دیں گے۔ والسلام۔ منیجر اخبار بدر

مدنیۃ المسیح

جبے بارش ہوئی ہے۔ آسمان کے نیوے کچھ ایسے بولے ہیں۔ کہ غبار اود رہتا ہے۔ مگر ایسی پڑی ہے کہ دھواں گڑ

کے فاصلہ پر کچھ ہی صاف نظر نہیں آتا اور آہستہ آہستہ کچھ بڑھ رہی ہے۔ رات ۲۱۔ جنوری کو ہی سردی اور ٹھنڈی ہوا کی وجہ سے نہایت ہوئی۔

علامہ نور الدین کی طبیعت اس ہفتہ بوجہ ضعف و اسہال کچھ عیسیٰ رہی۔ مگر یہ مبارک وجود اپنے فرائض کو اسی فن وہی سے ادا کئے جاتا ہے اور عشر و کسریٰ میں یکساں غرض رہتا ہے یہ بات دیکھنے کے متعلق ہے مولانا جن (اللہ تعالیٰ انہیں عمر دراز بخشے) جمعہ کے خطبہ کو حاضر نشد و اخلاص کے ساتھ سنتے ہیں۔ ۱۰ جنوری کو اپنے سورہ انفج پر وعظ فرمایا۔ اور منجملہ نکات پر لطیف بحث بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ ہے۔ نیز القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتوں سے مراد دس صدیاں ہیں۔ توکل ۱۳۰۰ ہوئے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ

و الشفع والوترین تیرہویں اور چودھویں صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللہ اذ الیساک خبر دیتا ہے یعنی پھر چودھویں میں آفتاب نبوت طلوع کریگا اگر اس نبی کی طاعت نہ کریں گے۔ تو وہی ہوگا۔ جو عادیون اور فوجیون کے ساتھ ہوا۔ یہاں ایک شخص علامہ ہزارہ سے آیا۔ بیعت کی بعد اذان بجا ہو گیا اور سی بیعت مبرور کی حالت میں راہی ملک بقا ہوا۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مقبورہ بیتی کی نسبت پہلے مخالفوں اور بدظنی سے کام لینے والوں نے یہی سمجھا تھا۔ کہ یہاں دہی دفن ہوں گے جن کے پاس دولت ہوگی یا جو قادیان اور اس کے قریب ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ثابت کر دیا کہ ایسے لوگوں کا خیال بالکل غلط اور یہ تجویز دہی آہی سے تھی۔ اب تک جتنے اس میں داخل ہوئے ہیں تقریباً سب ہی غریب و محض لوگ تھے اور ہر دور کے سبب سے والوں کیلئے کیسا عمدہ سبب بن جاتا ہے۔

ضروری اطلاع

لیکچر جلد آرہا لاہور کے متعلق جس قدر درخواستیں موصول دفتر کتب خانہ میں ہوئی ہیں وہ محفوظ رکھی گئی ہیں۔ اور آئندہ جس قدر درخواستیں ملین گی۔ ان کو بحفاظت رکھا جاوے گا۔ لیکن یہ امر غور کرنا واجب اور ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ لیکچر کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شائع ہوگا

جو کہ ابھی تک نہیں ہوا اور جو سو صفحہ ہے نہ اید چھپ چکا ہے جس کی قیمت مع لیکچر ۲۰ روپے بعد عیاری مقرر ہوگی۔ اور لیکچر ضمیمہ ہے۔ الٹ شائع نہ ہوگی۔ پارہ قیمت کا اعلان بذریعہ اخبارات دیا جاوے گا۔ جس صاحب کو قیمت مشتہر پر لیکچر کا خریدنا پسند نہ ہو اس کو لازم ہے۔ کہ فوراً مکتب خانہ کو اپنی مرضی سے قطع کرے ورنہ ایک ہفتہ کے بعد لیکچر بوجہ ضمیمہ دی کی کتب پر روانہ کر دیا جاوے گا اور واپسی کے بعد نام مقول ہوگا۔ والسلام
مکتب کتب خانہ حضرت اقدس

سید ذر

۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء	۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء
۳۲۵۔ کرداد صاحب	۸۲۳۔ نور الدین صاحب
۱۳۲۶۔ کریم الدین صاحب	۱۵۳۵۔ فخر حسین صاحب
۸۴۵۔ محمد عبدالرحمن صاحب	۱۶۶۔ فیروز الدین صاحب
۲۳ دسمبر ۱۹۰۷ء	۳۱ دسمبر ۱۹۰۷ء
۹۳۵۔ عمر الدین صاحب	۹۰۳۔ محمد شریف صاحب
۱۱۴۔ میر قاسم علی صاحب	۱۱۵۵۔ محمد سعید الدین صاحب
۲۵ دسمبر ۱۹۰۷ء	۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء
۱۳۴۵۔ ناصر برایت الدین صاحب	۱۸۵۵۔ احمد الدین صاحب
۱۸۶۵۔ کریم آبادی صاحب	۱۱۲۵۔ فتح محمد صاحب
۱۸۶۵۔ محمد رمضان صاحب	۱۸۹۵۔ رحیم بخش صاحب
۵۰۳۔ امیر محمد صاحب	۲۵۔ سید ناصر شاہ صاحب
۱۲۵۵۔ الام بخش صاحب	۲۹۴۵۔ مولانا بخش صاحب
۱۸۱۹۔ محمد بخش صاحب	۲۶۱۔ رحمان بخش صاحب
۶۲۵۔ جلال الدین صاحب	۱۳۶۵۔ احمد خان صاحب
۱۳۶۵۔ نظام الدین صاحب	۱۳۵۶۔ حاجی محمد تقی صاحب
۱۹۹۵۔ نظام الدین صاحب	۱۶۵۵۔ عبدالرزاق صاحب
۲۰ تا ۲۶ دسمبر ۱۹۰۷ء	۹۴۵۔ غلام محمد صاحب
۸۴۶۔ فضل آبادی صاحب	۹۵۵۔ سید جعفر علی صاحب
۱۵۶۵۔ عزیز الدین صاحب	۱۵۱۵۔ غلام حیلانی صاحب
۳۵۵۔ غلام نبی صاحب	۱۲۶۵۔ محمد الدین صاحب
۱۱۰۵۔ محمد بخش صاحب	۱۳۶۵۔ مولانا بخش صاحب
۱۱۰۵۔ غلام محمد صاحب	۱۲۳۵۔ خادم شاہ صاحب
۴۴۵۔ محمد بخش صاحب	۱۳۰۶۔ امیر الدین صاحب

اشہام البرہان مصنف شیخ احمد بن حبیب میری

پیر یو یو

دارتہ صادقین صادق - مختار عدالت و سرکاری انجمن احیاء

مذہب عالمیہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب تمام البرہان نام مصنف شیخ احمد بن حبیب میری۔ ایک اتفاق سے میرے ہاتھ آگئی۔ چونکہ اس کتاب کے اخیر پر اچھے شیعہ ہند کی لکھی ہوئی تقریباً ہی چھپی ہے اسلئے میں نے خیال کیا کہ تذکرہ بالآداب کم سے کم اہل علم کی توجہ کے قابل تو ضرور ہوگی۔ مگر جب میں نے اس کتاب کو بلا استیجاب دیکھا۔ تو ثابت ہوا کہ اچھے صاحب کی تقریباً معنی ناطلی اور دین فزنی کی بنا پر ہے اور چونکہ اس کتاب کا طرز تحریر ضمیمہ شیعہ ہند کے طرز تحریر سے اکثر مقامات پر بالکل مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ کتاب خاص شوکت المطالع میرٹھ میں بہ اہتمام ایڈیٹر مذکورہ طبع ہوئی ہے۔ اس سے بخوبی ثابت ہے کہ ایڈیٹر صاحب کو تقریباً سمجھنے کے لئے کچھ ایسے ہی وجوہ محکوم پیش آئے تھے جن کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں۔ علاوہ برہین ایک قطعی دلیل جس سے اس کی تائید کرتی ہے وہ یہ ہے کہ مصنف کتاب خفی ذہب شیعہ مشرب غیر مقلدین کا تلخ دشمن جو وہ علیہ التقليد کا ایک زبردست آرگن ہے چنانچہ اپنی کتاب کے پہلے ہی صفحہ میں مقلدین آئمہ اربعہ کے سوا باقی تمام مسلمانوں کو خارج از اسلام ٹھہراتا ہے مگر یہ نام کے اطمینان سے بندہ شکم عبدالرحیم اس کی تعریف میں بالفاظ ذیل نغمہ سراہی فرماتے اور دشمن جس کا کہیئے اسی کا گائیئے اصل کو کہلاتے ہیں۔ در فوجیہ البتہ ایہا الموحد المتبع المتبع للكتاب والسنة اخی المکرم الحاج الحسین الشریفین الملقب باحد حسین صادق اللہ حق الشین فی الدادین

ہماری رائے یہ ہے کہ اگر مصنف البرہان باوجود عقیدہ فاسدہ مذکورہ بالا فی الحقیقت متبع کتاب و سنت ہے تو پھر غیر مقلدین کے ضلال و ضل ہونے میں کچھ شبہ نہیں خیر ہم اس بات کو طول دینا نہیں چاہتے اور اس بحث کا فیصلہ خود نامائے اہل دانش کے سپرد کر کے ایک کتاب کی حقیقت نظر میں پڑھنا چاہئے۔

پس ورنہ اس کتاب کا مصنف کوئی ذی علم

و متین و مذہب آدمی معلوم نہیں ہوتا اور کتاب مذکورہ کا پہلا صفحہ پڑھتے ہی پڑھنے والے کے دل پر یہ بات نہایت صفائی کے ساتھ کہل جاتی ہے کہ مصنف کو خیریت سے اردو نویسی کا سلیقہ ہی نہیں اور جس بحث پر آپ نے قلم اٹھایا ہے اسکی قابلیت تو آپ میں کہان۔

مولے مولے اور مشہور مشہور سائنس اسلامیہ دہم واقعات تاریخیہ سے ہی آپ سخت نا آشنا معنی اجنبی و بیخبر نظر آتے ہیں۔ چنانچہ ناظرین کو اس ریلوے سے ان تمام اُمم کی تصدیق ہو جائے گی۔

مصنف موصوف صفحہ کتاب مذکورین آیت کریمہ ان حزب اللہ ہم الغالبون سے استدلال کر کے اپنی جہالت کو حزب الصدوق قرار دیتے ہیں مگر یہ ان کا خام خیال ہے۔ اول تو مصنف نے جو مطلب اس آیت کا سمجھا ہے اس پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بعض اوقات جو کلمہ فعلی الصدوق و سلم کو بقا بدکار شکست ہوئی یا حجاج دین کو اپنے مشہور حریفین پر غلبہ حاصل ہوا یا ایک عرصہ سے جو کلمہ کا غلبہ مسلمانوں پر چھ آیا ہے تو کیا معاذ اللہ گزشتہ در موجود و حجاج دین و حزب الصدوق داخل ہیں۔

ثانیاً آیت کریمہ زیر بحث میں جس ذبیہ کا ذکر ہے وہ اہل امتیازی نشانہ میں ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کو منسوب ہے و بطور فرقان عطا ہونے میں اور مصنف اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ غیبی اُمر پر اطلاع پانا۔ مستجاب الدعوات ہونا۔ قرآن کریم کے حقائق و معارف کو لدنی طور پر پہرہ یاب ہونا یا ادیار الرحمن یا حزب اللہ کی علامات ہیں۔ ان علامات حزب الصدوق مقابلہ کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام شہد علماء و شائخ وقت کو جرئی شدہ خطوط وغیرہ کے ذریعہ سے بلایا جیسا کہ انجام اتہم وغیرہ کتب حضرت اقدس میں اس کا ذکر صراحت کے ساتھ موجود ہے مگر ان علماء و شائخ پر حق کا ایسا رعب چھایا کہ سب کے سب مقابلہ سے عاجز آکر اپنی مغربیت ٹھہر لگا چکے پس صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام حزب الصدوق داخل اور انہیں کون میں شامل ہیں اور ان کے مخالف مغلوب و منکرب۔ اگر شخص صاحب کو شک ہو تو علامات المقربین مندرجہ بالا میں مقابلہ کیلئے خود میدان میں آئیں یا اپنے کسی حمایتی کو بلائیں ورنہ ادیار الرحمن و حزب اللہ کی مخالفت سے باز آجائیں۔

پھر لائق مصنف نے اسی صفحہ میں صادق و کاذب کی شناخت کے لئے آیت کریمہ ان اولیاء الا المتقون و لکن اکثرهم لا یعلمون کو معیار ٹھہرایا ہے۔ اس معیار کے متعلق اس وقت ہم اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ بلکہ شخص صاحب کے سلسلہ کی ایک کتاب البراہین القاطعہ مصنف مولوی خلیل اللہ صاحب انبیوی سے جو بامر مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مطبع دشمنی میں چھپی ہے۔ ایک ضروری اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ شاید شخص صاحب اس کو پڑھ کر اپنے دل میں کچھ شرعاً اہل اہل صفات کو کہ مزا دین۔ مگر اس اقتباس کو درج کرنے سے پیشتر ہم مزید تشریح کے لئے ناظرین کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ کہ مولوی عبدالمسیح صاحب رام پور نے علمائے دیوبند پر اسی آیت کریمہ ان اولیاء الا المتقون کی بنا پر درسی اعتراض کیا تھا۔ جو شخص صاحب نے سلسلہ احمدیہ پر کیا ہے۔ اس اعتراض کا جواب مولوی خلیل اللہ صاحب نے البراہین القاطعہ کے صفحہ ۲۰ و ۲۱ میں یہ لکھا ہے۔

و سنو کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کو نے عمرہ کیا سطلے نہ جانے دیا اور لوگوں نے انکو حلاوت کیا تو جواب دیتے تھے۔ کہ ہم متولی اور نہ شکار بیت اللہ و مسجد حرام کے ہیں جسکو چاہیں آئے دین جسکو چاہیں نہ آئے دین ہم مختار ہیں۔ تو اس کو حق تعالیٰ نے رد فرمایا۔ کہ وہ ہرگز مستحق دلالت بیت اللہ کے نہیں کیونکہ ظالم ہیں۔ مشرک ہیں۔ اور مستحق دلالت بیت اللہ کے مؤمن مومن مومن ہونے میں اور نیز بیت اللہ کی خدمت گاری خدا تعالیٰ کا گھر ہونے کی وجہ سے وہی کرتا ہے کہ جو حق تعالیٰ کا بندہ مومن موعود ہو۔ مشرک کہ دشمن مخالف حق تعالیٰ کا ہے۔ حق تعالیٰ کے بیت کا کب متولی ہو سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنی دنیا کی وجہ سے اور اپنی معیشت کی وجہ سے اسکی کارگزاری کرتا ہے پس استحقاق دلالت بیت اللہ شرکین کو ہونا معنی غلط ہے اور علی ہذا اقدام ہونا بیت اللہ کا جو حق تعالیٰ کے بیت ہونے کے دعوئے کرنا ان کا بالکل لغو ہے۔ استحقاق اس مومنین ہی کو ہے اور خدا تعالیٰ کے بیت ہو چکی وجہ سے سوائے مومنین موقدین کے کوئی دلی بیت کا نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ مطلب آیت کا تھا۔ جناب مؤلف صاحب نے ایک طبع زاد معنی پیدا کئے کہ جو دلی بیت ہوتا ہو وہ مومن متقی ہی ہوتا ہے۔ غیر متقی دلی خادم بیت کا ہوتا ہی نہیں۔ پس جو کون خادم بیت دیکھو جان لو کہ حسب عدہ حق تعالیٰ کے وہ متقی ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

مکالمہ بائین مولوی غلام حسین
وسید غلام حسن شاہ صاحب

بخدمت جناب مفتی محمد صادق صاحب
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
آپ کی خدمت میں وہ مکالمہ برائے
اشاعت ارسال کرتا ہوں جو صفحہ

مولوی غلام حسن خان صاحب سب رجسٹرار پشاور اور مولوی سید غلام حسین
شاہ صاحب ساکن موضع خوشاگڑھ تحصیل مانسہرہ ضلع بہاولپور کے بائین
مولوی صاحب کے مکان پر ہوا۔ درج اخبار فرما کر مسنون فرمادین گئے۔

دھو ہذا

غلام حسن شاہ صاحب۔ مولانا۔ مجھے حضرت میرزا صاحب پر جس شخص
سے معرفت میں اپنے اس شک کو جو مجھے بروزی رسالت کے متعلق ہے
وہ دور کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہمارے نزدیک ہر قسم کی رسالت و نبوت محضہ
مولانا وسیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی ہے اور میں امید
کرتا ہوں کہ آپ انصاف کے کام میں ہوں گے۔

مولوی غلام حسن صاحب۔ نہایت اچھی بات ہے میں آپ کو نشانہ اللہ تعالیٰ بھی
سمجھا دیتا ہوں مگر قبل اس گفتگو کے مجھے یہ تو بتادین کہ آپ مذہب اسلام
میں سلسلہ مجددین کے قائل ہیں یا نہ۔

سید صاحب۔ ہاں احادیث کے رو سے تو قائل ہیں۔

مولوی صاحب۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید سے ہی قائل
کرا سکتے ہیں۔ پھر جب آپ قائل ہیں تو کچھ ضرورت نہیں کہ سلسلہ کلام
کو طول دیا جاوے۔ اچھا یہ تو بتادین کہ جس شخص نے مجدد ہونا چاہتا
ہے وہ کس طرح مجدد ہو جاتا ہے یا اس کو لوگ منتخب کرتے ہیں یا
اللہ تعالیٰ اس کو چن کر لیا کرتا ہے۔

سید صاحب۔ اللہ تعالیٰ اس کو منتخب کرتا ہے۔

مولوی صاحب۔ بہت اچھا۔ تو وہ شخص جس نے مجدد ہونا چاہا تو کس طرح
معلوم کر لیا۔ یہ کچھ اللہ تعالیٰ نے تجدد پر دین کیلئے انتخاب فرمایا۔

سید صاحب۔ اس کو اللہ تعالیٰ غیب سے بذریعہ الہام اطلاع دیتا ہے۔

مولوی صاحب۔ بہت خوب۔ قرآن کریم نے ایسے شخص کو جس کو فیہ

اطلاع ملے یا الہام اور وحی ہو۔۔۔ اپنی اصطلاح میں رسول بیان

فرمایا ہے جیسا کہ سورہ جن رکوع ۱۰ آیت میں فلا یظہر علی غیبہم احداً

لکلام اللہ تعالیٰ میں مکتوباً۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنی اس کے

پوشیدہ امور کسی پر ظاہر نہیں ہو سکتے مگر جس کو وہ چاہے اطلاع دیتا

ہے۔

سید صاحب۔ میں ادبیات پر الہام کا قائل ہوں مگر وحی انبیاء کو ہوتی

ہے اور میں حضرت اکرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نزول وحی

کا قائل ہوں۔

مولوی صاحب۔ بہت اچھا۔ تو الہام اور وحی میں قرآن کریم کے رو

سے کوئی فرق نہا سکتے ہیں۔

سید صاحب۔ قرآن کریم کے رو سے اگر کوئی فرق نہیں بنا سکتا
ہوں مگر علمائے بہت کتابوں میں فرق بیان کیا ہے۔

مولوی صاحب۔ اخیر میں ہر حال میں انور میں قرآن کریم کو سب سے زیادہ
ترجیح دینی چاہیے کیونکہ کتاب اللہ ہے اور اس کے آگے زید و بکر
کا قول ہیچ ہے اور آپ خود ہی قرآن شریف پر زیادہ زور دیتے ہیں
نوٹ۔ یہاں مولوی صاحب کے سامنے سید صاحب غامض ہو گئے اور
پھر سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔

سید صاحب۔ آپ کے اس بیان سے تو سب مجدد رسول ٹھہرے۔ تو
اس میں میرزا صاحب کی غصہ جیت کیا باقی رہی۔

مولوی صاحب۔ اس میں کب اللہ ہے کہ اور مجدد و کالات رسالت
یا بروزی رسالت کے حامی ہیں۔

سید صاحب۔ مولوی صاحب آپ ایک تہید کر کے گفتگو شروع کی اور
میرزا صاحب کی رسالت کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ مہربانی فرما کر
ایک قرآن مجید کے کوئی صاف آیت بتادین جس سے بلا تاویل ثابت ہو
کہ اسلام میں رسول آویں گے اور اپنے کلام کو پایہ ثبوت تک
پہنچا دیں اور انصاف کے کام لادیں۔

مولوی صاحب۔ ایسی صاف آیت ہی بتا دیدیتے ہیں۔ اب آپ اللہ تعالیٰ

سے کام لیں۔ اور فرمایا کہ جو آیت یہ ہے یہی آدم

امتا یا نیکم رسولکم لیسئلکم لیقضوعلیکم ایاتی الخ سورہ رکوہ

ترجمہ اے آدم کے فرزند جب تمہارے پاس تم میں سے رسول

آوینے اور وہ میری آیتیں تم کو پڑھنا دیں گے۔

سید صاحب۔ اس آیت میں جو رسول مراد ہیں وہ اسلام قبل کے

رسول ہیں

مولوی صاحب۔ سید صاحب آپ قرآن کو لکھ کر یہ موقع لگا کر دیکھیں

یہاں لکھتے رسولوں کا کوئی قصہ نہیں بلکہ ایاق و سابق صاف بتلا رہا

ہے کہ اصحاب رسول یہاں مخاطب ہیں اور رسول وہ رسول ہیں جو نبی

کے بعد اسلام میں آئیں گے ہیں۔ یا نیکم کا لفظ خود ہمارے

قول کا شائبہ ہے

سید صاحب۔ اس آیت میں لفظ امّا اور و اور وہ صرف شرط ہے

اور اس طرح آپ کے معنی ہیک نہیں بلکہ صحیح معنی یوں ہے کہ جو ہیں کل

آدم کے فرزندو! اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئے تم پر

ہماری آیتیں پڑھنا میں پس جب یہ جملہ شرطیں پڑیں۔ تو اس کا تحقق وقوع

لازم نہیں اور یہاں میرزا کسی کا انانیت نہیں کہتا۔

مولوی صاحب۔ جو معنی سمجھنے کے ہیں قرآن کریم کے رو سے بالکل

بیک ہیں اور ایسا وہ شرط ہے کہ قرآن کریم نے تحقق وقوع پر اکثر جگہ بیان

کیا ہے اور اگر وہاں آپ کے معنی کے جہادین نور اس شرط پڑے

ہیں جیسا کہ پہلے ہی پارہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ فاما

یا نیکم حتیٰ ھذا فن تبع ھذا فلا اخوت علیہم کلام
یخولون۔ سورہ بقرہ۔ ان لفظ امّا جو شرط ہے آیا ہے۔ اور
تحقق وقوع پر آیا ہے اور اس کے معنی یوں ہیں کہ جو ہیں
کہ جب آوینے پر شرط ہے ہدایت۔ پس میں۔ اس ہدایت کی
تبدیلی کی تو پھر نہ خود شیعہ، نہ وہ عمالکین ہوں گے اور یہ ظاہر ہے
کہ آدم کے بعد ہدایت اور رسول کس کسرت سے آئے۔

سید صاحب۔ اگر ہم تسلیم کریں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد رسول آئے تو جیسا اور اولو العزم انبیاء کے وقت میں
تابع اور مددگار رسول تھے جیسا حضرت ابراہیم بوقت میں کو طحطا
بعد امداد رسول نہ تھا۔

مولوی صاحب۔ اور انبیاء کی مددگاروں کی ضرورت تھی اور انہوں نے
مددگاروں کیلئے دشمنان کی جیسا کہ حضرت موسیٰ کی زبانی درج است
سورہ طہ میں مذکور ہے۔ وبت اشراحنی صدی ویستری امما

واحلل عقد من مسا فی یفتھوا فولی واجعل لی

دذیلاً من اھلی صاوت اخی اشد و باہ اذری و اکنیہ

فی اموی۔ الخ اور ان کو زیر دشمن گردانا۔ مگر حضرت محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خواہش مددگار۔ کہنے

ظاہر نہ کی تاہو صاحب ان کو سمجھتے تھے۔ وہ انبیاء نبی اسرائیل جو

موسیٰ کے بعد و قعیسنا من بعدہ بالوسل سے ظاہر ہے

کہ نہ ہوتے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے آیت استخلاف میں غفار

کے نام سے موسوم کیا جو اس لفظ رسول کے ہم معنی ہے

سید صاحب۔ انہیں۔ آیت استخلاف میں جو خلف مذکور ہیں اس سے

عام سلاطین مراد ہیں۔

مولوی صاحب۔ افسوس وھذا الذین امنوا منکم۔

اولئک ہم الذین یسئفون۔ میں ان خلف کے لئے اہمان

اور عمل صالح قرار پڑا اور ان خلف کا منکر کا فرد فاسق گردانا

گیسا ہے اگر عوام سلاطین مراد ہیں تو کیا واجب علیشاہ اور

یہودی و سلاطین ہوتے۔ ان کے منکر فاسق و کافر ہوتے۔

مولوی صاحب۔ سب اب جب سید صاحب کو لا جواب پایا

تو ان کو صفت دی کہ جب چاہیں جواب دے سکتے ہیں۔

میں نے اس معنوں کو دلچسپ خیال کر کے اپنی عبارت

میں آدھا اس خیال سے کہ شاید کوئی سعید روح اس سے

فائدہ اٹھائے۔ اور موجب اجر عظیم ہو۔ والسلام

نکاح

قاضی محمد یوسف از پشاور

یہی قرآن میں اور ان کو ان کے وقت میں

خطبہ عید

(جو عید انھی پر حضرت مولوی حکیم نور الدین

صاحب نے ۱۵ جنوری ۱۹۷۷ء کو قریباً گیارہ بجے جو خطبہ پڑھا تھا وہ ہر ناظرین کیلئے جاتا ہے۔ عید کے دن بہت گھر چھائی ہوئی تھی اور اس میں سو نم ٹپک رہی تھی۔ اس واسطے مسجد مبارک میں عید پڑھی گئی۔ ضرورتاً ایک جماعت احباب کی مسجد کے نیچے کے کمرہ میں اور ایک دوسری چھت پر اور ایک درسیا چھت پر نماز عید کے واسطے کھڑی ہوئی۔ بعض قریب کے مکانات کی چھت پر تھے بلکہ جن جو اس کام کے واسطے مقرر کیے گئے تھے بلند آواز سے تکبیر کہتے جاتے تھے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب پر سبب اس سال علیل تھے۔ بعض دوستوں نے حضرت کی خدمت میں عرض بھی کی کہ وہ نہ آسکیں گے۔ مگر حضرت نے فرمایا کہ میں نے ابھی انکو ایک دوائی بھیجی تھی۔ بلاؤ تو وہی دوائی کیا تھی حضرت کی دعا کا اثر تھا کہ مولوی صاحب نے باوجود اس قدر علالت اور ضعف کے جو چہرے سے نمایاں تھا قریباً ایک گھنٹہ تک ایک نہایت لطیف خطبہ تقویٰ اور دعا اودھ لائی پر بیان فرمایا جو کہ ہر ناظرین کیلئے جاتا ہے۔ نماز کی پہلی رکعت میں سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیریں ہوئیں اور دوسری میں قبل قرات پانچ تکبیریں ہوئیں۔ خطبہ کے شروع میں حضرت مولوی صاحب نے تین دفعہ تکبیر پڑھی پھر کلمہ شہادت پڑھا پھر مفصل ذیل آیت قرآنی پڑھ کر وعظ شروع کیا۔

لٰكِن يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَمَسُّوْا اَمْۤاٰلَكُمْ يَوْمَ ٱلْحِسَابِ ۚ وَاٰتُوا ٱلَّذِيْنَ هُمْ يَحْكُمُوْنَ ۚ وَاٰتُوا ٱلَّذِيْنَ هُمْ يَحْكُمُوْنَ ۚ

ہمارا پیارا اللہ تعالیٰ کی کتاب کو غور سے دیکھنے کو کہ بعد معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تقویٰ بہت پسند ہے۔ اگر انسان اللہ کے ساتھ سچا معاملہ نہ کرے تو اس کے ظاہری اعمال کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ انسان فطرتاً چاہتا ہے کہ کوئی اس کا پیارا ہو جو ہر صفت سے موصوف ہو۔ سو اللہ سے بڑھ کر ایسا کوئی نہیں ہو سکتا۔ یہ پیارے

تو آخر جدا ہونگے۔ ان کا تعلق ایک دن قطع ہونے والا ہے۔ مگر اللہ کا تعلق ابد الابد تک رہنے والا ہے۔ دنیا کی فانی چیزیں مجھ کے قابل نہیں۔ کیونکہ یہ سب فنا پذیر ہے۔ کیا دنیا میں کوئی ایسی چیز ہے جو بقا رکھتی ہو ہرگز نہیں ہیں اسکی رحمت اور اس کے فضل کا سہارا پکڑو اور اسی کو اپنا پیارا بناؤ کہ وہ باقی ہے۔ متقی کے خدائے پیارے لیے اللہ تعالیٰ قرآن مجید ہم کس طرح بن سکتے ہیں میں فرماتا ہوں ان اللہ

یحب المتقین۔ جب ایک ادنیٰ سا ہو کار یا مہوئی حاکم کسی سے محبت کرے تو انسان جامیں بچو نہیں سہاتا۔ جب تقویٰ کے سبب اللہ جل شانہ محبت کرتا ہے۔ تو تقویٰ کیسے عظیم الشان چیز ہے جو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ یقیناً سمجھو کہ سب ذرات عالم اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں جس سے وہ پیار کرتا ہے تمام ذروں کو اس کے تابع کر دیتا ہے۔ حقیقت میں ہے۔ پس سارے معجزوں کا دائرہ اللہ کی قدرت کے وابستہ ہے جب وہ کسی سے پیار کرے تو ضرور ہے کہ اس کے لیے اپنی قدرت نمایاں طرح طرح عجائبات کے رنگ میں کرے۔ چنانچہ اس نے ایسا کیا۔

رزق کی چابی۔ انسان بہت ضرورت کے اس بات کی کہ کھائے پیئے پینے اللہ تعالیٰ

متقی کے لیے فرماتا ہے۔ ومن یتق اللہ یجعل لہ رزقاً من حیث یشاء ولا یحسب انسان جب متقی بن جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا پس اگر کوئی رزق کا طالب ہے تو اس پر واضح ہو کہ رزق کے حصول کا مصائب اور یہ بھی تقویٰ ہے۔ (۱) انسان جب نجات مصیبت میں حوادث زمانہ سے بچنے جاتا ہے۔ اور اس کی بے علمی اسے آگاہ نہیں ہونے دیتی کہ کس سبب تک کہ نجات حاصل کرے تو وہ خیر جو ذرہ ذرہ آگاہ ہے فرماتا ہے متقی کو نعمت کی حصول آرام سے پچائیں گے۔ (۲) میر کو بھی انسان بہت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن یتق اللہ یجعل لہ من امرہ یسرا لیسر لہ لیسر لہ

بھی متقی ہی کا حصہ ہے۔ تاریخ کے صفحات کو الٹ جاؤ اور دیکھو کہ متقیوں کے مقابلہ میں بڑے بڑے بادشاہ باریک دربار یک تدبیریں کر نیوالے مال خرچ کر نیوالے متقی کی جتھوں والے آئے مگر وہ بھی ان متقیوں کے سامنے دلیل و خوار ہوئے فرعون کی نسبت قرآن مجید میں مفصل ذکر ہے حضرت موسیٰ کے بارہ میں کہا وہ مہینہ دلیکا دیبیں ایک ذلیل (اور سینا) آدمی ہے۔ میرے سامنے بات بھی نہیں کر سکتا اور اسکی قوم کو غلام بنا رکھا۔ مگر دیکھو آخر اس طاقتور لے شان و شوکت والے جاہ و جلال والے فرعون کا کیا حال ہوا۔

آخر قتال فرعون انتم تنظرون۔ تنظرون میں ایک خاص لذت ہے۔ دشمن کو ہلاک تو کیا مگر آنکھوں کے سامنے دشمن تو مرای کرتے ہیں مگر آنکھوں کے سامنے کسی دشمن کا ہلاک ہونا ایک لذتِ نظر ہے جو آخر اس متقی کو نصیب ہوا۔

فتح کی مفتاح۔ اسی طرح متقی کو عجیب و غریب عوالم مفتاح میں اور ذات پاک سے اس کے خاص تعلق ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اولئک ہم المفلحون بھی متقیوں کے لیے آیا ہے یعنی اگر مظفر منصور فہم ہونا ہو تو بھی متقی بنو۔

ایک اور یہ دن بھی ایک عظیم الشان متقی کی نگاہ متقی کی ہیں اس کا نام ابراہیم تھا اس کے پاس مثال بہت سے موسیٰ تھے بہت سے غلام تھے

اور بڑھاپے کا ایک ہی بیٹا تھا۔ فلما بلغ معه السعی قال یا بنی انی ادری فی المنام انی اذ بحک فانیطرا ما اذ تری۔ سو برس کے قریب کا بڑھا۔ ایک ہی بیٹا اپنی ساری عزت ناموری مال جاہ و جلال اور امیدیں اسی کے ساتھ وابستہ۔ دیکھو متقی کا کیا کام ہے اس اچھے چلتے پھرتے جوان لڑکے سے کہائیں خواب میں نکلتے ہوں کہ تجھے ذبح کروں۔ بیٹا بھی کیسا فرمانبردار بیٹا ہو قال یا ابت افعل ما توئمّر سجد فی انشاء اللہ من الصابون۔ اباجی وہ کام ضرور کرو جس کا حکم جناب الہی سے ہوا میں بفضلہ صبر کے ساتھ اس پر شہد کروں گا۔ یہ ہے تقویٰ کی حقیقت۔ یہ ہے قربانی قربانی بھی کیسی قربانی کہ اس ایک ہی قسم بانی میں سب ناموں امیدوں ناموریوں کی قربانی آگئی۔

ایک قربانی جو اللہ کے لیے انشراح صدر سے کا بدلہ ایسی قربانیاں کہتے ہیں اللہ بھی انکو اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کے بدلے ابراہیم کو اتنی اولاد دی گئی کہ مردم شماریاں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ابراہیم کی اولاد صحیح تعداد کی دریافت سے مستثنیٰ ہے کیا کیا برکتیں اس مسلم پر ہوئیں کیا کیا انعام آئی اس پر جو کہ گنتے میں نہیں آسکتے۔ ہماری سرکار خاتم الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ابراہیم کی اولاد سے ہوئے۔

پھر اس کے دین کی حفاظت کے لیے خلفاء کا وعدہ کیا کہ انہیں طاقین بخشے گا اور ان کو مشکلات اور غروں میں امن عطا کرے گا۔ یہ کمائی کے طور پر نہیں۔ یہ زمانہ موجود یہ مکان موجود تم موجود قادیان کی بستی موجود ملک کی اس وقت کے ایک حالت موجود ہے کس چہرے متقی کی مثال ایسی سردی میں تمہیں دور دور سے یہاں اس مسجد میں جمع کر دیا۔ سنو! اسی دست قدرت نے جو متقیوں کو اعزاز دینے والا ہاتھ ہے۔ اس سے پہلے پچیس برس پر نگاہ کرو تم سمجھ سکتے ہو کہ کون ایسی سخت سردیوں میں اس گاؤں کی طرف سفر کرے گی یہ تیار تھا۔ پس تم میں سے ہر فرد بشر اس کی قدرت نامی کا ایک نمونہ ہے ایک شہوت ہے کہ وہ متقی کے لیے وہ کچھ کرتا ہے جو کسی کے سان گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ یہ باتیں ہر کسی کو حاصل نہیں ہوتیں یہ قربانیوں پر موقوف ہیں۔ انسان عجیب عجیب خواہشیں کشوف دیکھ لیتا ہے۔ اللہ م بھی ہو جاتے ہیں مگر یہ نصرت حاصل نہیں کر سکتا۔ جس آدمی کی یہ حالت ہو وہ خوب غور کر کے دیکھ کر اس کی عملی زندگی کس قسم کی تھی۔ آیا وہ ان انعامات کے قابل ہے یا نہیں یہ (مبارک وجود) نمونہ موجود ہے اسے جو کچھ ملا۔ ان قربانیوں کا نتیجہ ہے جو اس نے خداوند کے حضور گزاریں۔ جو شخص قربانی نہیں کرتا جیسی کہ ابراہیم نے کی۔ اور جو شخص اپنی خواہشوں کو خدا کی رضا کے لیے نہیں چھوڑتا۔ تو خدا بھی اس کے لیے پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں کیسے دشمن موجود تھے مگر وہ خدا جس نے انہیں نصرت فرمائی انہیں امنوا فی الحیوۃ الدنیا فرمایا۔ اس نے سب پر فتح دی صلح حدیبیہ میں ایک شخص نے اگر کہا تم اپنے بھائیوں کا جتھانہ چھوڑو ایک

ہی علم میں یہ سب تمہارے پاس بیٹھنے والے بھاگ جائیں گے اس پر صحابہ سے ایک خطرناک آواز سنی اور وہ ہکا بکارہ گیا یہ حضرت نبی کریم کے اللہ کے حضور بار بار جان قربان کا نتیجہ تھا کہ ایسے جان نثار مرید تھے۔ آخر وہ جو باپ بنتے تھے۔ جو تجربہ کار تھے ہر طرح کی تدبیریں جانتے ان سب کے منصوبے قلم ہو گئے۔

آنحضرت کی اور وہ خدا کے حضور قربانی کرنا والا **کامیابی** متقی نہ صرف خود کامیاب ہوا بلکہ اپنے خلفاء راشدین کے لیے بھی وعدہ لے لیا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وعدہ اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنکم فی الارض لکما استخلف الذین من قبلکم ولیکم لہم دینکم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدل لہم من بعد خو فہم امنا۔ دنیا میں کوئی نبی جن میں بعض کا ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں۔ اپنے ساتھ خارق عادتہ نشان لے کر دنیا میں آئے۔ مگر ان محسنوں ان ہادیوں کے لیے کوئی دعا نہیں کرتا۔ بلکہ انہیں معبود سمجھ کر دعا کا محتاج ہی نہیں سمجھتے یہ شرف صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے کہ رات دن کا کوئی وقت نہیں گزرتا جس میں ہوشیار کس نہی پر دعائیں کی ایک جماعت درود مل ہو تی ہیں **اللہم صل علی محمد** نہ پڑھ رہی ہو۔ زمین گول ہے اس لیے مغرب و مشاظر و عصر کا وقت یکے بعد دیگرے دن رات کے کسی نہ کسی حصہ میں کسی نہ کسی ملک پر ضرور رہتا ہے۔ اور مسلمان پچھلے دل سے خاص جتنوں کا نزول اپنے ہادی برحق کے لیے مانگتے ہیں اسی کا نتیجہ ہے کہ اللہ آپ کے مدارج میں ہر آن ترقی دیتا ہے آپ کو جو کتاب بخشی وہ کیسی محفوظ پھر آپ کا دین کیسا محفوظ پھر دین کا عملدرآمد کیسا محفوظ پھر اس حفاظت کا طریق کیسا محفوظ ہے کہ ہر صدی کے سرور یہ عام سنت جماعت کا مذہب ہے بعض کے نزدیک ہر پچاس بلکہ پچیس برس کے بعد اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو سچی راہوں کی طرف کھینچنے والے بھیجتا رہتا ہے تاکہ تم مخلص متقی بنو اسلام دنیا سے اٹھ جاؤ گے اس بات کا مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کیونکہ اس دین کا پیچھے والا سلا ہے پھر کہ دار السلام پھر

مدینہ دار اسلام نہ دجال سے نبی کریم کیسے نبی بعصمت مہدی الناس آپ کا ہے اس دین کا نتیجہ بھی دار السلام پس سلام ہر طرح سلامت رہیگا فکر ہے تو یہ کہ ہم لوگوں میں سے نکلے اور وہ میں نہ چلا گیا۔

اس کا طریقہ کو تو اسمع السادقین ہے یعنی راستہ بازوں کے حضور میں رہنا۔ متقیوں کی جماعت میں شامل ہونا۔ پچھتر سال میں دیکھنا کہ جیسے ہم ایک جانور پر جو ہمارے ملک اور قبضہ میں ہے جزوی مالکیت کے دعویٰ سے چھری چلاتے ہیں اسی طرح ہمیں بھی اپنے مولیٰ کے حضور جو ہمارا سہما خالق ہے اور ہم پر پوری اور حقیقی مالکیت رکھتا ہے۔ اپنی تمام نفسانی خواہشوں کو اس کے فرمانوں کے نیچے ذبح کر دینا چاہیے۔

قربانی کر نیسے یہ مراد نہیں۔ کہ اس کا گوشت اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔ بلکہ اس سے ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی فرمانبرداری کا نظارہ مقصود ہے تا تم بھی قربانی کے وقت اس بات کو مد نظر رکھو کہ تمہیں بھی اپنی تمام ضرورتوں اعزازوں ناموریوں اور خواہشوں کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے قربان کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ چنانچہ ان جانوروں کا خون کرتے ہو ایسا ہی تم بھی خدا کی فرمانبرداری میں اپنے خون کے درخ نہ کرو۔ انسان جب ایسا کرتے تو وہ کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ دیکھو ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا سے نہیں اٹھان کی عزت و اکرام ہیں فرق نہیں آیا۔ پس تمہاری سچی قربانی کا نتیجہ بھی بد نہیں نکلیگا۔ ولکن ینالہ التقویٰ تقویٰ خدا کو لے لیتا ہے۔ جب خدا مل گیا تو پھر سب کچھ اسی کا ہو گیا معجزوں کی حقیقت بھی یہی ہے جب انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو اسکو تمام ذرات عالم پر ایک تصرف ملتا ہے اسکی صحبت میں ایک برکت صحبت رکھی جاتی ہے اور یہ ایک فطرتی **صلح** بات ہے کہ ایک انسان کے اخلاق کا اثر دوسرے کے اخلاق پر پڑتا ہے بعض طابع ایسی بھی ہیں جو نیکوں کی صحبت میں نیک اور بدوں کی صحبت میں بد ہو جاتی ہیں قرآن کریم میں ایسی فطرتوں کا ذکر آیا ہے سہا عون للکذب

قربانی کے
نظارہ سے
فائدہ

سماحہد، دتوم اخروین۔ بعض لوگ اس قسم کے ہیں کہ چاہے پاس بیٹھ کر ہماری باتوں کو پسند کرتے ہیں جب کہ سر مل سکے پاس جا بیٹھتے ہیں تو پھر ان کی باتیں قبول کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے منورہی ہے کہ وہ متعینوں کی صحبت میں رہیں اور وہ وقت نہ ملے تو استغفار۔ لاجل اور دعا کریں دعا کی حقیقت سے لوگ کیسے بے خبر ہیں۔

مردوں کو یوں کی جانتا **افسوس** ہے کہ میں تمہیں کیا سناؤں سچ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ایمان لایا پر چلا جائے گا۔ وہ مولویوں کا ذکر کرتا تھا کہ ایک مولوی میرے پاس بڑے اخلاص و محبت سے بہت دن رہا۔ آخر ایک دن مجھے کہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کوئی تسخیر کا عمل ہے جو تائیس کی تمام راہیں آپ کے لئے کھلی ہیں اور اتنی معنوی خدا آپ کے پاس آتی ہے تو میرے لئے کہا۔ عمل تسخیر کیا ہوتا ہے۔ خدا نے تو فرمایا کہ جس کو اللہ مافی السموات و مافی الارض سارا جہاں تمہارا ہے۔ اسے لئے تسخیر۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسخیر ہو سکتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ دعا کرے۔ دعا کی عادت ڈالے۔ اس سے کامیاب ہیں کی تمام راہیں کھل جائیں گی۔ میری یہ بات ان کے دل میں رہی اور کہا یہ تو ہم پہلے ہی سے جانتے ہیں کہ کوئی عمل تسخیر بتاؤ۔ ایک اور مولوی تھا اس نے مجھ سے مباحثہ کیا۔ میں نے اسے سمجھایا تم لوگوں کی تعلیم ابتدائی ہی ہوئی ہے۔ اس سے کہ ایک عبارت پڑھی اور پھر امیر اعظم ان پھر اس اعتراف پر اعتراف۔ اسی طرح ایک طب سلسلہ چلا جاتا ہے اس سے کہ اس قسم کی عادت ہو جاتی ہے۔ کہ کسی کے چھٹے سے کچھ نہیں سمجھتے۔ میں تمہیں ایک راہ بتاتا ہوں بڑے اضطراب سے خدا کے لئے کے حضور دعا کرو اس سے یہی کہہ کر یہ تو ہم جانتے ہیں۔

غور دعا سے لوگ غافل ہیں نہ لاکھ دعا ہی تمام کام میں آج کی جڑ ہے۔ دیکھو قرآن شریف کی ابتدا یہی دعا ہی سے ہوتی ہے۔ انسان بہت عالمین کرنے سے منعم علیہ بن جاتا ہے۔ کبھی ہے۔ فرشتا ہو جاتی ہے۔ غریب سے تو دوستانہ عقدا میں گرفتار ہے۔ قریب۔ بے اولاد تو دل والا ہو۔ ہے۔ نماز روزہ سے غافل ہو تو اسے اسلام دیا جاتا ہے کہ خدا کی محبت میں مستغرق رہے۔ اگر کس سے تو اسے وہ ہمت دی جاتی ہے جس سے ہڈ پر داری کر سکے۔ کالی سستی ہے تو اس سے یہی دور ہو جاتی ہے غرض ہر مرض کی دوا ہر مشکل کی مشکلت۔ یہی دعا ہے اباب

کو یاد کر سکتے ہیں۔ اور بتایا شدہ۔ سب سے کام لینا یہ کہل ہے۔ اس کے لئے دعا سکھائی گئی۔ اللہم انی اعوذ بک من العجز والکسل۔ جب انسان منعم بن جائے اور اسے اسودگی ملے بلکہ اپنے مال کے اپنی قوت کے اپنی اولاد کے اپنی عزت و جبروت کے اپنے علم و معرفت کے تو یہ کبھی کبھی اعمال پر کا نتیجہ ہو جاتا ہے کہ غلبہ آ جاتا ہے وہ اپنی اسودگی کو اپنی تدابیر کا نتیجہ سمجھ کر اپنی تدابیر کو معبود بنا لیتا ہے اور بڑے علموں میں پڑ جاتا ہے اسے دعا سکھائی گئی کہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ میں منعم علیہ بن کرتا مغضوب نہ ہوں۔ مغضوب کے دو غلاماں میں۔ علم ہو عمل نہ کرے۔ (۲) کسی سے بے جا عداوت رکھے ضالین وہ بھلا بھٹکا ان کی جو کسی سے بے جا محبت کرے اور سچے علوم سے بے خبر ہو۔ پس ان کو چاہیے یہ دعا کہ اپنا منعم علیہ بنائے مگر انعام کے کیوں سے کہ جن پر تیرا غضب کیا گیا ہو نہ وہ ہوئے بھٹکے قرآن کی ابتدا دعا ہے قل اعوذ بک اللہم۔ اول البشر آدم سے ہی دعا کی۔ دہنا ظلمنا انفسنا۔ ہمارے آخری نبی کا آخری کلام ہی دعا ہی ہے اللہم الحقنی یا لوفیق الاعلیٰ۔ جو لوگ دعا کے بھتیار سے کام نہیں لیتے۔ وہ بد قسمت ہیں۔ انام کی معرفت سے جو لوگ محروم ہیں وہ بھی دراصل دعاؤں سے بے خبر ہیں۔ اھن بحیب المضطر اذا دعا۔ عا سے پڑتا ہے کہ اگر یہ لوگ اضطراب سے حق طلبی کی نیت سے تقویٰ کے ساتھ دعا میں کرتے کہ ابھی اس زمانہ میں کون شخص تیرا مود ہے تو میں یقین نہیں کر سکتا کہ انہیں خدا تعالیٰ نے ضائع کرنا۔ میں کبھی کسی مسکند و افتاد میں نہیں گھبراؤ کہ میرے پاس دعا کا ہتھیار موجود ہے اور دعا ہے۔ اللہم فاطمہ السلمات والارض عالم الغیب والشمس والارض عبادک فیما کالوا فیہ یختلفون اور حدیث۔ اھدی لما اختلفت فیہ من الحق باذنتک انک تہدی من تشالی صراط مستقیم۔ سچا تقویٰ حاصل کرنے کے لئے یہی دعا ہی ایک عمدہ راہ ہے پھر قرآن کریم کا مطالعہ۔ اس میں متعینوں کے صفات اور رامتباروں کے صفات مبرجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشنے۔ فہم و فراست بخشنے۔ یاد رکھو کہ پاک اخلاق ایک نعمت ہے اس سے انسان کا اپنا دل خوش رہتا ہے۔ بی بی نیک ملے تو سارے گھر میں خوشی رہتی ہے اولاد نیک ہو تو چچو بھی آرام رہتا ہے۔ یہ سب دعا سے ملتا ہے تو میں اخلاص و محبت سے پیش آؤ۔ حسن نیت سے کام لو۔ اھو بالاعوذ

اور حاجی من المنکر بنو۔ دعا کرو کہ خدا را متباروں کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ ہمارا حشر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر جو اپنا انعام کیا اس سے مرعوب اسکی اتباع فرمانبرداری سلی موجودگی نعمت سمجھو بہت سی معنوی آئینی جو چھپتا ہے۔ کہ ہم کہیں اس کے سامنے ہیں اس کے فرمانبردار ہوئے۔ اخلاص و محبت سے زندگی بسر کرو۔ اور دعا کرتے رہو۔ یہ دعا کا ہتھیار دنیا کی تمام قوموں سے چھین لیا گیا ہے یہ ہتھیار تمہارے قبضے میں ہے اس سے سچ ہو جاؤ۔ دوسرے سب اس سے محروم ہیں دنیا چند روزہ جگہ ہے۔ بہت سارے تہمتیں رہیں۔ دنیا کی صحت دنیا کی کجست دنیا کی عزت اس کے دشمن اور دوست سب میں رہ جائیں گے صرف اللہ کی رضا مندی اور عمل صالح تمہارے ساتھ جائیں گے۔

قرآنی کے کبرے **قرآنی** کے لئے نبی کریم کو وہ نیکو ہے پس تجھے جن کے منہ اور پون میں سیاہی ہو۔ حالاً خفی کا فوج ہی شرعاً جائز ہے جبکہ پیدائشی سنگ نہ ہو وہ ہی جائز ہے ان جس کا سنگ آدھے سے زیادہ ٹوٹا ہو یا کان چیرا ہو وہ مضرع ہے۔ علماء کا اختلاف ہے کہ دو برس سے کم کا بکرا اور ایک برس سے کم کا دنبہ جائز ہے یا نہیں۔ اہل حدیث تو اسے جائز نہیں رکھتے۔ مگر فقہاء کہتے ہیں کہ ۲ برس سے کم ایک برس کا بکرا ہی جائز ہے اور دنبہ چھ ماہ کا بھی۔

(بھٹو اور وہ کہ ایک حکم ہرگز نہیں یہ ہمارے بعض فقہاء کی غلطی ہے ہر) **مومن اس اختلاف کا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ضروری اسے قوی ہے۔ کہ ان ان سب باتوں میں تقویٰ کو مد نظر رکھے۔ اور قرآنی کی حقیقت سمجھے۔ دو چار روپے کا جانور ذبح کر دینا قرآنی نہیں قرآنی تو یہ ہے۔ کہ خود اپنے نفس کی اونٹنی کو خدا کی فرمانبرداری کے نیچے فوج کرے۔** (نوٹ۔ آپ نے جمعہ کے خطبہ کی طرح درمیان میں جلسہ نہیں کیا اور بدین دعا کی گئی)

حکمت کے موتی **دعوتوں پر ہر مومک ہمارے جان آتی ہے لیکن ان پر حوائی صرف ایک ہی بار آتی ہے۔** وہ دولت جمع کنی چاہیے جسے نہ بادشاہے سکے اور نہ چور اسکو بلکہ جو ہر نے کے بعد بھی ساتھ ہی رہے یعنی نیکی۔ صبر سترت کی کجی ہے تو بد معافی کی اور انصاری المہمان کی۔ دعا ایمان کے لئے سکون ہے۔ سیٹھی بات دل کو مفید کہتی ہے۔ ہیرا اگر کچھ زمین گر پڑے تو بھی ہیرا ہے۔

صنعت و حرفت

ایک شخص نے بہت عمدہ حرکت کی ہے کہ ہمارے ملک میں دریاؤں، تالابوں، ندی نالوں سے سیلاب بکثرت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کے بٹن بنانے کا کارخانہ کھولے تو بہت نفع حاصل کرے۔ وہ صاحب نکتہ میں کہ صرف ان ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ آری ترانے کی۔ چوٹی قسم کا تیشہ پھیلنے کو۔ سوان یعنی رنہ صاف کرنے کو۔ سوراخ لگانے کے لئے ایک تیز برا۔ بعد ازاں بیٹون کو کوئٹون پر سینک کر انڈے کی سفیدی اور کہن میں دو تین بار بھینچا جائے۔ جس سے چمک اور جلد ہو جائیگی۔

(دور) کام تو کرنے کو بہت میں بہت چلے گئے ہمارے ملک میں یہ نقص بہت ہے کہ اپنے پیشے کو ترقی دینا نہیں جانتے جو جس کام میں لگا ہوں اس میں لگا رہے گا اور اس میں کچھ تغیر و تبدل کرنا کفر سمجھ گاہ۔

بعض پیشوں کو اپنی ذات کے خلاف سمجھا جاتا ہے یہ عجیب حماقت ہے۔ مفصلہ ذیل اشعار پر ثبات ہون گے۔

کپڑوں کے کارخانے بنیوں نے کھول دئے۔
بنیوں کے مال آٹے دھنیوں نے تول دئے۔
ورزی کی استری نے کپڑوں میں جھول ڈالے۔
پھرتے ہیں خاندانی گردن میں ڈھول ڈالے۔
تعال بہانہ کشک تاجر بنے ہوئے ہیں۔

گوار کے دھنی گاجر بنے ہوئے ہیں۔
ڈاسن چار بن کر لاکھوں کا رہا ہے۔

جودت گھار بن کر لاکھوں کا رہا ہے۔
نقو گھار بن کر لاکھوں کا رہا ہے۔

چھوٹا سار بن کر لاکھوں کا رہا ہے۔
تیلی ہے راک فیلڈ مٹی کے تیل والا۔

ریلی نہیں ہے کوئی بنیا کھنڈیل والا۔
بابو بنے جولا ہے لاد بنے ٹھٹھیر۔

صرافت میں تہولی زرباٹ میں کیڑے۔
تعلیم و تربیت کے ہیں جال میں پھیرے۔

پیشے نہیں رہیں گے دنیا میں میرے تیرے۔
ذاتوں کا فرق سارا اٹھ جائیگا جہان کے۔

لالی ہے چہوت جلتے ہندوستان کہان سے۔

جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں

بعض اخبار میں پل سڑی ہے۔ ریلوے تختہ چینی کر کے ایک دوسرے کو خراب رسوا کر رہے ہیں۔ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کٹر میٹ اخبار کی سڑی مہرٹا اور بندے ماترم جو سودیشی کی حاجت میں اجنبی گورنمنٹ سے بھی بے زار ہیں۔ دلائی کاغذ پر کیوں چھپتے ہیں اسی بنا پر یہی پوچھا گیا ہے کہ ہندوستان اور پنجابی کسی کاغذ پر چھپتے ہیں۔ غرض یہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ یہ لوگ یقیناً حاکم ہیں۔ ان کے مصداق ہیں ہم کہتے ہیں کاغذ تو ہم ایک بڑی چیز ہے۔ چوٹی سے چوٹی چیز ہی دلائی کی استعمال کی جاتی ہے۔ اور کرنی چاہیے۔ کیونکہ کل دنیا ہمارا ملک جو اور سب انسان آپس میں پہاڑی پہاڑی ہیں جو چیز عمدہ اور سستی ہو گئے ہے تشک خرید و برتو۔ اور اگر بہت ہو تو ویسی بنو یہ کیا عقلمندی ہے کہ خود ہی کہہ نہ کرنا اور دوسروں سے فائدہ اٹھانے سے بھی منع کرنا۔

ملک نا بھیریا کے حالات

”ملک نا بھیریا کے حالات روضہ اندر ہے اخبار میں چھپے ہیں۔
مفسد ذیل اقتباس موجب دل چسپی ناظرین پر گاہ۔“

عمرین اس قدر بڑی رکھتے ہیں کہ سب سے کی ہر توام ہے۔
لوگ سب سے ہمارے چالیس برس والے سے نکلتے۔

چالیس برس والا ۲۲ برس کا جوان نظر آتا ہے۔ چہرہ پچھن جتنا ہے موچہ تو خدا کا فضل ہے کہ چالیس برس والے کی ایسی کھائی

دیتی ہے جیسے پندرہ سال والے لڑکے کی اور ڈاڑھی تو پچاس ساڑھ لڑکے کی لگتی ہے یہ لوگ اول تو بیمار دیکھ نہیں

گئے ان اگر ہوں تو سردی سے فوراً ہو جاتے ہیں سردی برداشت نہیں کر سکتے اور دوائیاں اپنی جڑی بوٹی سے کرتے

ہیں جو کچھ معلوم نہیں۔

چٹکی بیان نہیں ہے سلعن پر آنا پسیا جاتا ہے اور پیر پانی گرم کر کے آٹے کو پکا کر (لٹی) کی طرح بنالیتے ہیں اور اس کے

سائے کے ساتھ کھاتے ہیں روٹی پکانا جانتے نہیں اور ہمارے کھانے سے ان کا پیٹ نہیں بہتر پسند تو کرتے ہیں مگر تسلی

نہیں ہوتی اور ایک قسم کا دفت سے روغن پیدا ہوتا ہے اس سے مٹی کے چراغ جلاتے ہیں اور مٹی اتنا پختہ کرتے

عورتیں ہاتھوں پر دن میں ہندی لگاتی ہیں مگر ہاتھوں میں اکثر دیکھ لے۔ کہ بجائے ہماری عورتوں کے کپڑے اور

پتوں سے ہاتھوں سے باز ہونے کے ایک لباس تو بنایا اور اس میں ہندی ڈالکر ہاتھ پر چڑھایا اور پیروں کو کپڑوں سے بازار ہٹ کر لیتی ہیں۔ عورتوں کے سر پر دو بال بند کر کے بال بھیر گیل گھنے اور چھوٹے اور کنڈل دار ہوتے ہیں ان کو گوندہ لیتی ہیں۔ مگر گوندہ ہوانے کے لئے سدا دن چلیے۔ اور پیر نہیں کہ جس طرح ہمارے ملک کی عورتیں لگے پیچھے بیٹھ کر سر گوندھیں۔ نہیں جس کا سر گوندھ لے وہ زمین پر لیٹ جاتی ہے اور شام سرائے بیٹھ کر سر گوندھ لے۔ فرادہ اسی بال کنڈی یا کپڑے سمیت گوندھ لے جاتی ہے۔ کنگھی ایسی بالوں کے واسطے مختلف ہوتی ہے۔ ہاتھ اور زرخون والی جگہ عورتیں منڈاتی ہیں۔ بلکہ وہ پیر بھی اُس پر پھیر جاتی ہیں اور سر پر مغز کے اوپر گوند کر نہایت خوبصورت ہی قریب لگتی ہیں۔ جس میں دو تین چوٹی کے برابر جو تھکے ہیں راج میں اکثر بلور بٹوسے کے سر میں رکھتی ہیں۔ چھوٹے کپڑے کی کیکر آنکھ سے لیکر تھوڑی تک اور اور دوسری اور دو تین طرف پھینکتی ہیں اور ناک میں ایک تیلی انگلی بھر لی اور ناک کی نیل کی طرح سرخ رنگ کی جو مونگا سا ہوتا ہے۔ دوائی ہیں اور گھٹے میں عقیق کے ڈگر پر کوئی چالیس چالیس سیاہ مومن یا ایک قسم پتوں پر کچا غریبی ہیں۔

ریویو

انہا سے ایک کثیر طرز ریویو آئی ہے
جو کچھ میں پرست سے خوشبودی ہے

اور سوچتے کیوں غیب جو۔ اسکی حفاظت انسان ہے لیکر پیر
میں ۱۴ اٹھیاں مسکتی ہیں۔ پتہ۔ مولائش معرفت چودھری رکت ملی
کشت ایک پڑنا۔

فتح الیروزانہ ثبوت واجب الوجود
سحاب پیل نہیں

بالے کسی پندت مست رام کے رسالہ بنام ذریعہ جواب
میں لکھا ہے مست رام کوئی مہر ہے جس نے ہستی باہتعالی

کے برخلاف کتاب لکھی ہے اور اپنی کتاب میں لغوہ لفظ اس کثرت
سے استعمال کیا ہے اگر اسکا مست رام لغوہ لکھتا جاو تو بہت

مزدوں پر کاغذی مہینے بہت عمدہ فلسفیانہ دلائل کیا ہے
خود مصنف الفاظ سے ہی مکی تردید کی ہے امید۔ کہ اس رسالہ

کے پڑھنے سے پندت کی مسمی دور ہو کر کچھ ہوش آجائے مٹی جہ
نے منطقی دلائل کو عمدہ تمثیل کیا ہے عام فہم ہی کو دیا ہے

عجائبات قدرت

چین کا سب سے پرانا اخبار تنگ پوکن سے شائع ہوتا ہے۔
ششہ کے قریب جاری ہوا۔

تبعی ایسے پورے ہی دیکھے گئے جنکی ایک شاخ پر سرخ رنگ
کے پہلے دوسری پر زرد رنگ کے تیسری پر نیلگون اور ایسے ہی
جن کے پہلے آبی زرد رنگ پر سرخ پر سونے بنفشی بعض پہلے دن
میں تین دفعہ رنگ بدلتے ہیں۔ دما یعلم جنود جبکہ لاکھوں
ترکی کا مرنے والے عینک کے استعمال سے جاتا رہتا ہے جو
(خشب)

ایک آریا دھوا جس سے چھلکائی پانی کے باہر زعفران
سکین۔

عجائبات عالم

بندر گاہ کو صبح کی وقت خواہ کیسے ہی احتیاط سے جہاز
دیا جائے دن کو غروب تک کام ہر پھر بھی شام کی وقت بندر پر
گو کے انبار ہونے میں (یہ کہہ کر ان سے آئی؟)

ایک نامور ڈاکٹر کہتا ہے کہ وہ نوزائیدہ بچوں کو باقی
کریٹکے قابل بنا سکتا ہے۔ بچہ مان کے پیشے تکلیف ہی
آمان آتا کہ سیکھا۔ اور پانچویں سال میں ہوشیار ہو کر پائیکس
مذہب اخلاق دیگر علوم و فنون پر بحث کر لیا۔
اگرچہ میں ایک کہانی کے بچے پیدا ہوا ہے بچے کے
چار ماہہ دوسرے تھے۔ مر گیا۔

دیکھو باتیں

چین کی آبادی ۵۵ کروڑ۔ ہندوستان کی ۳۰ کروڑ کل
دنیا کی ایک ارب ۵۲ کروڑ۔ اس لحاظ سے فقیر چین اور
دیسراے ہند کی مائت دنیا کی نصف آبادی ہے۔

ملک فرانس میں ہر سال ۳۰ ہزار گھوڑے کھائے جاتے ہیں
چارلن ساڑھے بائیس ہزار گشت ہر ایک گھوڑے سے نکلتا
ہے جرمنی میں بھی اس کے گوشت کو شوق سے کھاتے ہیں
یورپ کا ڈاکٹر ہر برن سانپ کو بھلا غذا کے پیش کرتا
ہے وہ کہتا ہے کہ اس کے سانسے چوڑا اور ہرن کا گوشت

بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتا اس قدر لذیذ اور ذائقہ دار اور
بامزہ ہو کہ بس ایک دفعہ کھاؤ عمر بھر اور گوشت سونہ نہ لگاؤ
دکھا اس کے یہ سنے تو نہیں کہ مر جاؤ

اندھ ادھاموں کے خیال سے رنگوں میں ایک لاکھ
سائیں ہزار دوسو دو چوبیسے مارے جیسے تھے ہیں۔ ایران
میں تمام آتش پرستوں نے کام بند کر دیا۔ کیونکہ ان کا اندھ علم
جو ایک با اثر سا ہو کر تھا قتل کر دیا گیا۔

گورنمنٹ عالیہ پنجاب نے وفادار قوم سکھ کے لئے دو
خاص ہزاروں کی سرکاری تعطیل منظور فرمائی۔ ایک گورد
گو بند سنگھ جی کے جنم کی اور دوسری ہولڈی۔ پہلی ۱۰ جنوری
کو ہاکرے گی اور دوسری ۱۸ مارچ کو۔ فی الحال یہ تعطیلین
صرف انبالہ۔ لودیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ ساہیوالہ۔ جٹانا
لائی پور میں ہوا کریں گی۔

آٹے دن کے ریوے تعداد کم کر دے کے لئے
یہ تجویز بہت عمدہ پیش کی گئی ہے۔ کہ برقی تختیوں کا بندوبست
کریں جس سے اس کا کلی انداز اور جانیگا۔ ایٹا انڈیا
ریوے میں اس کا انتظام شروع ہو گیا۔

شکا گوئی نیورٹی کے پروفیسر نے دعویٰ پیش کیا ہے
کہ دس برس تک اگر بچوں کو کپڑے نہ پہنائے جاویں۔ تو
بہت تندرست و تنومند ہو جائیں گے۔ دینا بکے دیہات
میں اس پر بلا اس کے کہنے کے عمل ہوتا ہے (کئی ممتول
آویں نے اس ہنسی کو عملی صورت میں لانے کیلئے
ساڑھے تین لاکھ ڈالر کے خرچ سے ایک بستی قائم کرنی
چاہی ہے۔

حوادثِ زمانہ

دشہرہ چھاونی کو مردان اور مالاکند ملاسنے کے لئے ایک
پل کشیتون کا ہے یہ بوقت ضرورت کھولا جاتا ہے۔ قریباً
ڈیڑھ سو آدمی اس پل پر بطور تماشہ جمع تھے اس قدر بوجہ
پل سنبھال دسکا۔ وہ ٹوٹا جبر لوگ جھکے ہوئے تھے
اور تماشہ دیکھ رہے تھے ٹوٹ کر دیبا میں گر پڑا۔ کم دیش
ایک سدا دی غرق ہوا۔

احمد آباد میں آگ لگنے سے دس مکانات جل گئے۔
آٹھ لاکھ روپے کا نقصان۔ ایک مہاجن سے اپنی بیوی اور
آٹھ سالہ بچے کے غائب۔

لکھنؤ سے اندونک خبر اتشزدگی کی آئی موضع بگورا پر

جھک شب کو بالکل خاکستر ہو گیا۔ (سبے خاندان)
لندن میں شاہی محل بیکیم کے روسی خاندان آگ لگی
۱۳ بجے پورچ گئے۔ خیر گذری۔

سینٹ گراف کا تماشہ لندن کے بارنلی بلیک ال میں تھا۔ بچے
جس گیلری میں تھے وہ تنگ تھی انہیں دوسری گیلری کی طرف بلایا
گیا یکبارگی جو دوڑے ۱۶ کپل کر گئے کوئی چہرہ سال کی عمر
کے تھے۔

جہاز میں ۱۳ دسمبر تا ۱۲ جنوری بیفندہ کے ۲۶۰ کپس ہوئے
۱۶۰۰ موتیں۔ قسطنطنیہ میں بھی جا پونچا۔ خاص کہ معظمین
۵ تا ۹ جنوری ۱۲۰۰ کپس اور ۲۶۰۰ موتیں۔

ایٹا انڈین ریوے لائن جہا جہا اور گورد کے درمیان
مسافر اور مال گاڑیوں میں تبدلیم۔ نہ تو تھرو کلاس گاڑیاں
پاش پاش ہو گئیں۔

قحط

پاریس کے اخبار تیزی کا انڈیٹر ہزار روپیہ جرمانہ ادا نہیں کر
سکا۔ پریس بھی ضبط۔

ہندوستان میں دو لاکھ ۲۳ ہزار آدمی قحط زدہ ہے۔ ۹۰ ہزار
وسط ہند کی دیسی ریاستوں میں۔

ہندی افواج کے چودہ یورپین انٹر ملک وسطی میں خیراتی
کاموں کے انتظام کے لئے بھیجے گئے

صوبجات متحدہ میں قحط کے خیراتی کاموں پر ایک لاکھ ۶۰ ہزار
آدمی ہیں۔ وسط ہند میں ۵۰ ہزار اور ترقی۔

امن میں خلل

موضع دیال (ڈیرہ اسماعیل خان) میں یکبارہ نبرد اقل ہوا۔ لاکھ
روپیہ بوجھے گئے۔

آبی نیلیا میں ایل اٹالین کے لوٹے جلنے پر دو ماہین سخت
گھبراہٹ ہے۔

میسن سنگھ میں باشندوں کی خانہ کشیاں ہر جہا ہیں۔ ڈیڑھ سو
بالو درگا چرن کو چلتی ٹرین میں لہو پین افسردہ پر حد کرنے
کے جرم میں دو سال قید ہوئی۔

قلعہ دہلی کے شاہی زیورات کی چوری کا اب تک پتہ نہیں
ملا۔ زیورات کا محافظ حکم گورنمنٹ علیحدہ کیا گیا۔
چینی صوبہ یکیانگ میں متصل دانشک صفت بڑا ہوا۔

جائے جھپٹیا کر فلسفہ کی بارگاہی ہو۔

خبریں

پھر جنوری کو سپر چار بجے کوئٹہ میں سخت زلزلہ آیا سٹیشن شریک سار مقام پہنچ بھی محسوس ہوا۔ نقصان ہوا۔
انجیا جنگل کے پرنس کو دو سال قید سخت ہزار روپیہ جرٹا ہو ۱۱۱ جرم سپر بیگانہ ریڈے کے کارخانے کے تمام کارمکن نے اتفاق سے کام بند کر دیا ہے۔ آئی پی ریو کے پور گھاٹ ٹنل میں ایک ٹرین پٹری سے اتری۔ دو فائر مین ہلاک ہوئے۔

امریکن جوہر پینسلوینیا کے مقام بوٹرون کے تعمیر میں لگ گئی ڈیڑھ سو لاکھین نکال گئیں ۵۰۰ شخص مجروح (اتم) رابرٹ پچھلے کپنی نے ۵۴ لاکھ کا دیوا لکھا۔

فین میں ملائے حفیظ بطور سلطان مرکو اعلان کئے گئے۔ یہ اصلی سلطان عبدالعزیز کے رقیب ہیں۔
ایم ٹا کا ایر صاحب امریکن دیار واشنگٹن میں دوت جاپان کے سفیر مقرر ہوئے۔

مشر ایچ اے بی۔ ریٹین صاحب نے اجلاس جمعیت کوٹ میں آکر جہان سے عمر کی کوگرمنٹ آف انڈیا پاجا ہتی ہے کہ مقدمہ راول پنڈی کے ابتدائی فیصلہ میں وہ تمام فقرے محو کئے جاویں جو وہان کی پولیس کی شان و حرکت کے خلاف پائے جاتے ہیں۔

انار تو بارہا سارے پنجاب کی کمیٹی نے لاکھوین ایک حصہ کام تحقیقات کا ختم کر کے اب ضلع ملتان کا راستہ لیا اور ۱۸ جنوری کو پھر لائل پور جتیا کارروائی ختم ہوئی۔
پنجابی بھگتا ہے کہ لائل پور کے زمیندار موجودہ طرز عمل پر خوش نہیں ایک عام جلسہ کیا جاوے اور وہاں زمیندار کے قاتلوں کو موقوفہ دیا جائے۔ کہ اپنی شکایتیں رکے سامنے پیش کریں۔

لندن میں ہندوستان کے جدید قرضہ کے لئے پانچ گونہ زیادہ پیش کیا گیا۔

تجویر ہے کہ انٹرنس کا امتحان ہی ٹل سکول کی طرح موقوف کیا جائے۔

میدو نیلپی شلہ کا جدید انتظام ہوا۔ ہر سات مہینہ نامزد شدہ کافی سپرکے گئے۔

کلی ہندی ریو سے کی آمدنی ہفتہ ہفتہ ۱۱۰ روپیہ میں

۵۹ لاکھ ۶۰ ہزار چھ سو اوسط فی میں ۳۱۳۔ شروع پہل سے ۲۱ دسمبر تک مجموعی آمدنی ۳۳ کروڑ ۷۰ لاکھ ۱۱ ہزار نو سو اسی چار لاکھ سال سے دو کروڑ زیادہ ہے۔

نیل کی کل پیداوار ۱۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۹ سیر اندازہ کی جاتی ہے۔

پراوش مسلم لیگ (لاہور) میں یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ جن محکمون میں بہتانوں پر سختی ہو اور ان کے حقوق پامال ہوتے رہیں۔ ان محکمون کے افسروں کی خدمت میں ڈیپوٹیشن جا کر مسکن کے حقوق کی طرف متوجہ کریں۔

لنٹن عجیات خان صاحب دربار کابل میں تائیدہ برٹش کے سفیر ہوں گے۔ دو سال تک تو نہیں (۱۱) چھپا۔
نین اگروند لارڈ منٹو اپنی بڑی دختر کی شادی کی تقریب پر چند ہفتوں کیلئے ولایت جاتے ہیں مگر یہ بھی کہتے ہیں کہ کوئی دایرے سے یا کسی نذر انجیف رخصت پر نہیں جاسکتا۔

ملک برامین شریو کی چھاؤنی فضولی کھی گئی تجویز ہو رہی ہے۔

سرگودھ کی وسط میں دکان میت (طہ البقر) بحکم لٹ صاحب بند ہوئی۔

نیویارک میں شکر کی نئی عمارت ۱۱ منزلہ ۶۵ فٹ اونچی ہے۔

گورنمنٹ خیال نے ہندوستان کے اندر غلہ کی درآمد بند کر دی۔

جاس بیک ہیکٹبل درجہ اول ستی رام صاحب ختی کے قائم مقام سب انکسٹر ہو کر ضلع گوات میں آئے۔

جو کوئی جو تاکا گریس کے پنڈال میں سرخندہ فاختہ جی پر پڑا اس کو اٹھا کر اپنے پاس رکھ لیا کہ میں اسے شیشے کے اند لگا کر رکھوں گا۔ یہ میری تیس سالہ خدمت کا صلہ بورڈروں کے لئے کروں اور طالب علموں کے واسطے پرو فیسر کی کسی۔ علی گڑھ کالج کے منتظین کی توجہ چاہتی ہے۔

پنجاب میں جس طرح ٹل کا امتحان موقوف کیا گیا ہے اس طرح تجویز ہے۔ کہ انٹرنس کے امتحان کی سند ہی پکڑ

وٹ لکڑوں کی سفارش کے مطابق دی جلائے۔ جو اپنے لکڑوں کی قابلیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس سے اس گت خنی کی ہی اصلاح ہوئی اغلب ہر جسکو لکڑوں کے بعض طلباء اپنے تحلیل سے کہتے ہیں۔

برٹن میں مفسدان وقت سرنٹل گرفتار کئے گئے

پرتون کے بازاری خادین تیس آدمی مجروح۔

آئی نے اپنے مقتودوں کے نقصان کا معاوضہ چاہا۔

شاہ ابی سید متاسف اور معاذ خدا لائے پر تیار ہیں۔

متصل مظفر پور ایک مل گاڑی مسافر ٹرین سے ٹکرائی

ویسی فائر میں مر گیا۔

تادان تبت ملے پر وادی چمپی تو خالی ہو گئی۔ مگر گیارہ تری میں دست فوج رکھنا لازم۔

شہزادہ فرمان فرمائے سلی جلاک اٹلا عدوی کہ میں ہزار نفر قبائل سمجھ گھیر گیا۔ کمک روپیہ ذخائر مطلوب۔

ترکی کر دوج نے پرنس کا کیمپ گھیر لیا۔ ۱۲ لاکھ کا خزانہ عظیم تعداد روپوں کی چھین لی۔

سرڈنزل ایٹن لنٹن گورن پنجاب اسی مرض سوزش حق

دل کے عود کرانے سے جو تبا کو نوشی کا نتیجہ بتلائی جاتی ہے

جمہور ہو کر باقی چار سال ملازمت کو چھوڑ کر آخر کار راکش ہو گئے

۲۳ سالہ حال کو چلے جائیں گے۔

کانگڑا کی دیوی کے مندر کی مرمت پر چار لاکھ روپیہ خر

کا تخمینہ ہے۔ چونکہ پانی نزدیک نہیں اس لئے نمونی دریا سے

جسکا سرچشمہ مندر کی سطح سے ۶۳۶ فٹ اونچا ہے۔

دوای سو لکھ دارنالی سے ۲۷۰۰ ٹن دن بھر میں پانی لانے

کا خیال ہے۔ طہ میل کا فاصلہ ۱۵ ہزار خرچ۔

رسالہ ویٹ اینڈ ایڈیٹ میں ذکر ہے کہ ایک اسلامی

کانفرنس کے مضامین منعقد ہوئی۔ جس نے قرار دیا کہ اسلام

مرد ہے اور سخت توجہ کا محتاج ہے ایشیا اسی لئے اسے

دندہ کو نیو الامیج آیا مبارک وہ جو اسے قبول کہتے ہیں

ڈاکٹر ڈینر نے ایسی لاگ تیار کی ہے جو چھ ہون کی طاقت

کیواسطے نہایت کارآمد ہے۔

یہ لگ جب ایک چوہے میں داخل کر دین تو سب چوہوں

میں مرض پھیل جاتا ہے اور وہ ان کو باہر ہوا میں آنے پر

مجبور کر دیتی ہے (چوہوں کی شامت)

عالمگیر بارش ہوئی۔ جو چستان سرحدی صوبہ گجرات مغربی

مشرقی پنجاب شرقی راجپوتانہ وسط ہند صوبجات متحدہ۔

مینگال۔ بہار۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمیل خان۔ دہلی راولپنڈی

انبار۔ خوشاب۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ مظفری سرسہ

امان۔ سندھ۔ بکھنو۔ بھٹراچ۔ جہانسی۔ اگرہ سب۔ پپچ

شہروں سے بارش کی خبریں آئی ہیں۔ دارالامان میں نمازیں

۹ و ۱۰ کو پھر ۱۱ جنوری اور ۱۵ کو ظہر عصر کی نماز جمع ہوئی۔

آپ ایمان کیون کے

تجربہ منشی صاحب السلام علیکم
اور ختم اللہ وجہ کا ہے۔ میں مستدرجہ ذیل
سحال نامہ میں مذکور ہیں اور دیگر اصحاب جو جلسہ سائنس پریزیشن میں
ان کی دل چسپی کی خاطر پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے
دوشن خیالات سے نہ کہ سرفراز فرمادیں گے۔

میں احمدی قوم۔ جس پر خدا کی رحمت شامل حال رہے ہے جسے
میں شخص کی ترقی کے قادیان میں بلایا اور کس صنف کے رہنے تو نے
دور دور کی تعلیم اپنے سر پر برداشت کی۔ کس شخص نے
روحانی طاقت سے جنت میں پہنچ دیا۔ تیرا نام پاک اب تک
تیرے ساتھ ہے اور تو اس کے سایہ کے نیچے چلے پھوٹے
جسے کوکب مرقع شہر میں گئے۔
غنیمت جان لے مل بیٹھے کو۔ جدائی کی گہری سریر پر
بقلم خود عبد المجید طالب علم سنو نگار سید علیہ السلام

ایک نامور منشد کی شناخت کے معیار

نہیں رخصت ہو گیا جب تک کہ اپنا کام وہ نہ کرے جس کے لئے
خدا نے اس کو مبعوث کیا ہے۔ وہ ضرورت حق کے وقت مبعوث
ہوتا ہے۔ مومنین کے غلط خیالات اور اعتقادات کی کاٹ
اصلاح کرتا۔ اور ایک پاک جماعت قائم کر کے دنیا سے رخصت
ہوتا ہے۔ مغتری علی الصریح ایسا شخص جو خدا پر جھوٹا بائز
ہے۔ یعنی یہ کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور
مجھے خدا کی طرف سے یہ الہام ہے کہ میں یا ہوتے ہیں
حالانکہ وہ خدا کی طرف سے نہ ہو اور وہ الہام میں جانب ہوں
بلکہ اس کے خود ساختہ ہوں۔ تو ایسا شخص قرآن کریم کے
رو سے جلد خاسر و خائب اور ذلیل و رسوا ہوتا ہے اور اس کا
کارخانہ جلد و ہم پریم ہو کر ملبا میٹا ہو جاتا ہے اور اس کا کذب
دنیا پر و زور و شو کی طرح کھل جاتا ہے۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ ومن الظالم من افتری علی اللہ کذبا
یعنی اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے۔ جو خدا پر افترا کرتا ہے
اور ایک دوسری جگہ فرمایا۔ وقد خاب من افتری۔
یعنی وہ تحقیق تباہ اور ہلاک ہوا جو افترا کرتا ہے۔ پھر ایک اور
آیت ہے۔ جبین اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتا ہے۔ ولتقول علینا بعض الاقاویل
لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین۔ یعنی
اگر تو ہم پر کوئی بات بناوے اور کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے
یعنی افترا کرے تو ہم تمہارا دہنا دہنا ہتھ پڑھیں اور تیری رگیوں
کاٹ ڈالیں۔ پس ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
غیرت ہرگز ہرگز گوارا نہیں کر سکتی کہ کوئی اس پر افترا کرے

یعنی جو بی باک بن کر کہے کہ یہ خدا کی طرف سے ہے میں ادھر
خدا سے بھی ملتا ہوں اور اس کو بتاؤ نہ کرے اور
اسکو روز بروز ترقی دے اور اس کے سلسلہ کون بدن دنیا
میں پہنچا دے۔ اب کوئی شخص جو میں ہونے کا دعویٰ کرتا ہے
خدا کی طرف سے کہتا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ یہ بات تمہیں
سے خدا کی خیالات کو الگ کر کے دیکھتے ہیں کہ یہ موعود
جو قرآن کریم کی آیات بالاسے واضح ہوتا ہے۔ میں حق اور
بالکل ایک یقینی صداقت ہے۔ مثلاً ایک ملازم خواہ کیا ادنیٰ
یا اعلیٰ ہو۔ اگر وہ اپنے افسر بلا وسعت پر جس کے ماتحت وہ کام
کرتا ہے کوئی بات بناوے یعنی لوگوں سے کہے کہ میرے
حاکم نے مجھے یہ حکم دیا ہے حالانکہ وہ حکم کسی طرف سے نہ ہو۔ تو
اگر حاکم کو اس کا علم ہو جائے کہ میں نے حکم نہیں دیا۔ اور خواہ
مخدوم اس کو ہرگز اذیت متسوب کرنا ہے تو اب تیار ہو۔ حاکم اس
جھوٹ بولنے والے کے ساتھ کیا سلوک کرے گا۔ ضرور اس پر
سخت ناراض ہو گا۔ اور اس کو ہرگز ناک سزا دے گا اور کوئی ایسا
کرے کہ اس کی طرف سے۔ اب جیسے دنیا کے حکام کو انہیں کر سکتے ہیں
شخص ان پر افترا کر سکتا ہے اور پھیل دے تو خدا جو علیم ذات اللہ
کب گوارا کر سکتا ہے اس کی بادشاہت میں خدا کو گوارا کرنا جڑے
اور ذلیل و خوار کیا جلاوے اور اس کا کذب دنیا پر نہ پہنچے تا دن اور
سنت اللہ سے بچ کر میں وہ لوگ جو ایسا خیال کریں کہ مغتری علی اللہ
بھی سر پر ہو سکتا اور اس کا سلسلہ ترقی کر سکتا ہے اور وہ دنیا میں
یلو اور ہو سکتا ہے موصی قرآن کریم کی نکتہ افقی کی وجہ سے ایسے خبیث
پیدا ہوتے ہیں ورنہ اگر یہ بات ہو سکتی ہے کہ بھی اللہ تعالیٰ نصرت
اور تائید کیا کرتا ہے۔ تو پتہ اور چھوٹے میں باب الامتیاز کیا چھوٹا
پھر تو گوارا اور انہیں خدا کی تعالیٰ جنت سج کیا کوئی بڑی ایک لمحہ کے
لے بھی ایسا ستاؤ اور انہیں گوارا کر سکتا۔ ہم روز موعود ذیل کے حالات
میں اس کا قیامت شاہدہ کرنے میں کوئی مشقت خداوندی ہو یا
اعلیٰ جانی ہو یا عالم رزق شرب ہو یا صوفی مزاج ہو غرض کیا ہی ہو
ہرگز گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی اس پر جھوٹ بناوے اور پھر وہ ایسے
جھوٹ بناوے کہ خوش ہو۔ ماہ راست سے بچنے والے ہو جو اور
غوب کر دے۔

ایک شخص جو بیان رہتا ہے اور اپنے آپ کو علامہ دوران
تصور کرتا ہے اور بڑے زور سے کہتا ہے کہ کوئی احمدی میرے
مقابل پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اس کے ساتھ اتفاق میری گفتگو ہوتی۔
میرے ہمراہ ایک اور احمدی بھی تھا (اقتباسی گفتگو) اس نے
کہا کہ یہ کوئی صداقت کی دلیل نہیں۔ ایک شخص کی طرف دن بدن لوگ
کثرت سے رجوع کریں اور اس کا سلسلہ ترقی کرے اور عالمگیر ہوتا جائے
کیونکہ عیسائیوں نے بھی ترقی کی ساریں اور وہ مذہب مالوں کی ہی
بڑی بڑی تعداد ہے اور سو کے شاہیوں (مفسر سے) کی ہی

ایسی بڑی ہماری جماعت ہے اور ہر اردن آدمی کو پس نہ کرنے
پیر و پڑ میں تو پھر کیا سب حق پرست ایسا شخص کو جو سنت اللہ سے
محض ملوث ہے یہ معلوم نہیں کہ تو کون کیم سے یہ بات پایہ ثبوت
کو پہنچتی ہے کہ مغتری علی اللہ یعنی خدا پر جھوٹ تو پڑنا والا جھوٹا
اور ہلاک ہوتا ہے اور خدا سے اتنی مہلت نہیں پاتا کہ اپنے جھوٹے
دعویٰ سے دنیا کو گمراہ کر سکے۔ اب سو کے شاہ کا کہنی و عوے
نہ متکلمین خدا کی طرف سے ہیں اور فلان فلان اصلاح کے لئے
دنیا میں آیا ہوں تو اس سے شخص کی مثال دنیا بالکل جہالت و وحالت
سے کہ کوئی ایسا شخص کی جانب سے جس نے دعویٰ و مسرت کیا ہو
اور اپنے خود تراشیدہ الہام شائع کئے ہوں اور پھر وہ پہلا پہلا ہو
اسکی تعلیم ہو سلسلہ عریانی میں پیش کیا اور نبی مہلت پھر دنیا میں اپنا کام
پورا کر کے جہان سے رخصت ہوا ہو۔ لایا قیام آئندہ انشا اللہ العزیز
حاکم رہ بیت اللہ گرجا است

ایک عمدہ مثال

منشی عبد الرشید صاحب تاج میرٹھ سے منقول
کتاب رخصت ایک ڈیو۔ یعنی صمدان احمدی
کے کتب خانہ میں عنایت فرمائی ہیں۔ جیڑاہ اللہ اس شخص پر ہم
تدل سے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور تمام احمدی جماعت کی طرف سے
کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ دیگر صحابیات جن کو خدا نے
ایسا موقع دیا ہے۔ اسی طرح پر انہیں کی مدد کرنے سے دریغ
نہ فرمادیں گے۔ بغیر کتب سے تعداد موعودہ جو حسیل ہو کر
ضرورت امام۔ مجموعہ خطبات و مکتوبات محمدیہ
برکات الدعاء ۳۳۳ ۳۳۲
سیخ ریو رٹ ریجنر مادیان

پورا اور منظور بھی

منشی حسن سنا صاحب محسن شری مجب
سے اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے دہان
کے پادریوں کو چیلنج کیا تھا کہ تم جو کچھ دن اعتراف کرتے ہو۔
کہ اسلام کو اس سے پہلے ہے۔ اس کے متعلق مباحثہ کیا گیا
تاکید اعتراف چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا پتہ۔ جواب میں پادری
صحاب نے جی اس کے سوا کچھ کہا کہ ہمارے مکان
پر آ کر تحقیق کرو اللہیں۔ ہر دو خطوں کی نقل مستحق ہے پادری
پس بھیجی ہے۔

حکیم قاضی آل محمد صاحب

اور ہم میں مخالفین کے انہوں
میں سے کہہ رہا کہ انہیں بیان آئے ہیں جنہیں مذکور
دعا کرتے ہیں اور نیز خواہش رکھتے ہیں کہ اگر انکو دوست باہر طبابت کے
واسطے جائیں تو وہ اس قدر شے کی ادائیگی کرے کہ اسے عیار میں کوئی بھلا
فارغ ہیں اور نیز صاحب ضرورت۔

(بند پیرس نادان بن جان مسہر احمدی عمر سکے مہیا ہو گیا)
سو کے شاہ ایک فرد ضلع مجتبیٰ ہے۔ جب پرے درجہ بریں ہیں۔ ہمارے روزہ وغیرہ احکام سے ان کو کوئی خوش نہیں سمجھتے اور گانے بجاتے اور طوطے کے سوت و حور و ہنسا

منشی حسن سنا صاحب محسن شری مجب سے اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے دہان کے پادریوں کو چیلنج کیا تھا کہ تم جو کچھ دن اعتراف کرتے ہو کہ اسلام کو اس سے پہلے ہے اس کے متعلق مباحثہ کیا گیا تاکید اعتراف چھوڑ دو مگر مکان ثالث کا پتہ جواب میں پادری صاحب نے جی اس کے سوا کچھ کہا کہ ہمارے مکان پر آ کر تحقیق کرو اللہیں ہر دو خطوں کی نقل مستحق ہے پادری پس بھیجی ہے

مکتبہ عابد محمد حسین احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد رسول اللہ ﷺ

موت

(تقریر بابو برکت علی احمدی بمقام شہد)

لفظ موت مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ نیند سکون۔ کفر و عصیان۔ ذلت وغیرہ وغیرہ اور عرفی معنی موت کے یہ لئے جاتے ہیں کہ حیوانات پر ایک مدت میں ایسی حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے وغیرہ کو کر کے غرضیکہ کل اندرونی اور بیرونی طاقتوں کے کام میں نہ سے عاجز ہو جاتے ہیں اور بعض ایک شکل میں جلتے ہیں جن سے وہ طاقت زائل ہو جاتی ہے۔ حقیقت میں غور کیا جائے تو حکم کئی من علیہا فان ہر شے معرض انتقال میں ہے۔ اور ہم ایک حالت سے کسی دوسری حالت میں انتقال ہونے کو اس کی سابقہ حالت پر موت کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک پتھر کی حالت ایسی بدلی ہوئی ہے کہ اس کو مردہ ٹک کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی تاثیر سے خالی نہیں اور ایسا ہی ایک درخت کے خشک ہو جانے کو جب وہ بارو ہونے سے ماری ہو جائے مردہ کہہ سکتے ہیں مگر ہمارا مطلب موت سے حیوانی زندگی کا خاتمہ ہے اور حیوانات میں سے انسان کو نظر ہے۔ چنانچہ میرا مقصود انسانی موت تک محدود ہو گا۔

موت کے متعلق عموماً یہ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان میں ایک روح ہے۔ جس کے خارج ہو جانے سے اس پر موت وارد ہو جاتی ہے ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ انسان میں جب تک خون کا دورہ جاری رہتا ہے اور موافق غذا کے ساتھ سب جتنے اس کے اپنا فرض معینہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ تب تک وہ تندرست اور زندہ رہتا ہے۔ مگر جب اس میں کچھ نقص واقع ہو جاتا ہے اور وہ اصلاح پذیر نہیں ہوتے تو آہستہ آہستہ وہ مرجاتا ہے مگر جب تک بات پر غور کیا جاتا ہے کہ اصل میں تو کل جسم بعد اس کے مختلف حصوں کے معدہ۔ دل۔ جگر۔ جفت ایک میٹر ہے پس وہ کیا طاقت ہے جس کے ذریعہ وہ حرکت کرتے ہیں اور غذا کو کہ وہ بھی ایک میٹر ہے۔ مختلف حالتوں فضلہ۔ پیشاب۔ خول میں بدل دیتے ہیں اور اس طرح زندگی کے قائم رکھے ہیں وہ مدد دیتے ہیں تو لایب

مانا پڑتا ہے کہ وہ ضرور کوئی خارجی چیز ہے جس کے وقت وہ مختلف فرائض ادا کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے یہ ضروری نہیں کہ انسان پر موت ایسی حالت میں وارد ہو۔ جب اس کو کوئی بیماری لاحق ہو جس کے باعث اس کے اعضاء اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر ہو جائیں۔ بلکہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے اور طبیب اس امر کے شاہد ہیں کہ بعض بڑے ہمارے سے اور عمر رسیدہ ہوئے ہیں۔ حالانکہ اس کو کوئی بیماری دامگیر نہیں ہوتی انسان مرجاتا ہے اس کی غذا معمولی ہے۔ اور طبیعت کے موافق کھاتا ہے اسے کوئی مرض نہیں ہوتا۔ اور اس کے اعضاء سب صحیح سالم ہیں مگر پھر بھی ایک وقت آتا ہے کہ وہ کمزور ہو جاتا ہے کل اعضاء اس کے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ وہ سکرا راجل ہو جاتا ہے۔ ان مشاہدات اور تجارب سے لازماً یہی نتیجہ نکلا پڑتا ہے کہ کوئی خارجی طاقت ضرور ہے جس کے زور سے وہ اہل مسیحی تک زندہ رہتا ہے اور جب وہ طاقت الگ ہو جاتی ہے تو وہ مرجاتا ہے۔

آجکل سائنس اور فلسفہ کا زور ہے اور ہر شاخ علم میں حیرت انگیز ترقی ہو رہی ہے۔ گو اس ترقی پر بھی بڑے بڑے سائنس دان اور فلسفی اقرار کرتے ہیں کہ حقیقت میں ان معلومات کے مقابل میں جو ان کی نظر میں درجہ کمال ہے۔ کچھ بھی ترقی نہیں مگر جہاں تک مابعدیہ سے پہنچنا ہے۔ ان میں سابقہ کا موجودہ وقت سے مقابلہ کیا جاتا تو نہایت اعلیٰ درجہ کی ترقی معلوم ہوتی ہے۔ ہیکے اس قدر پیر یہ بتانا ضروری نہیں کہ کن کن علوم میں کیا کیا ترقی ہو کر جدید معلومات کے پیشکار غور سے ہمارے پیش نظر ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ہمارے نظر اور ہمارے علم سے پوشیدہ ہیں مگر مختصر طور پر میں مضمون زیر بحث کے ضمن میں یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میکافہ فی زمانہ اہل یورپ اور امریکہ نے دیگر کل علوم میں بے حد حاصل کی ہے ویسا ہی موت کے متعلق بھی ان کو سنجو جاری ہے بہر حال لوگ ہیں جو اس امر سے دوسرے رہتے ہیں تاکہ کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ موت کیا چیز ہے زندگی یا روح کیا چیز ہے اور موت انسان پر کیوں وارد ہو جاتی ہے۔ بیشتر محض یہ خیال تھا کہ زندگی روح کے سہارے قائم رہتی ہے اور اس کے الگ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ مگر جب دہریت نے زور پکڑا تو یہ تصور کیا گیا کہ روح کوئی چیز نہیں۔ میٹین ہی جان ہے یا

ایک طاقت ہے۔ اور یہ سب سے قدامت اجزا۔ جس کے ایک خاص ترکیب سے جس سے زندگی قائم ہو جاتی ہے۔ مگر ہم سب کو بھی کے تجارب سے یہ خیال کمزور ہوتا آتا ہے چنانچہ کچھ عرصہ گذرے کہ ڈاکٹر نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ انسان کی مادی موت اور حیات کے کچھ ہوتے ہیں اور شروع سے ان میں کشمکش رہتی ہے۔ جو غالب رہتا ہے اسی کے مطابق انسان کی حالت ہو جاتی ہے۔ جب تک حیات کا کثیرا غالب رہتا ہے یا موت کا کثیرا اس قابل نہیں ہوتا کہ یکدم اس کو مابے تب تک حیات قائم رہتی ہے۔ مگر جب موت کے کیرے کا غلبہ شروع ہوتا ہے تو انسان میں منہف پیدا ہوتا ہے۔ موت کے کیرے کو بائیں کیرے کو بائیں دبا دیتا ہے اور انسان مرجاتا ہے۔ ڈاکٹر مذکورہ کا خیال تھا کہ اگر کسی سے موت کے کیرے کو نکال دیا جائے تو انسان یقیناً زندہ رہ سکتا ہو چنانچہ وہ ایسی کوششیں لگا رہا ہے کہ کسی طرح سے یہ معلوم کرے کہ مادی موت اور حیات کے کیرے کون سے ہیں اور موت کے کیرے کو کون کون سی کوئی صورت کے رحم میں ڈال کر بچے پیدا کرے مگر حال وہ کامیاب نہیں ہیں۔

میں نے ریویو آف ریویوز بابت نو برس قبل ۱۹۰۷ء میں ایک ڈاکٹر نام وٹس ساکن سکٹھی علاقہ کنساس کا واقعہ پڑھا ہے جس کا بیان کرنا دل چاہی سے خالی نہیں ہو گا۔ وہ ۱۸۹۸ء کے موسم گرما میں ٹامیغوا ایڈیٹور سے مرگیا تھا۔ اور چار گھنٹہ تک پڑا رہا۔ اس کی نبض نہیں تھی اور وہ بالکل مردہ معلوم ہوتا تھا ڈاکٹر نے ایک سوئی اس کی ٹانگ میں پاؤں سے نیکر چھڑا دی تاکہ چھبائی گئے کہ کچھ سوس نہ ہوا۔ چار گھنٹہ کے بعد وہ یکایک زندہ ہو گیا اور آخر شفا پائی ہوا۔ ستمبر ۱۹۰۷ء کے ہندو سپر حال میگزین میں اس کے چار گھنٹہ کی مردہ حالت کا یہ قصہ بیان کیا ہے ایک لمحہ بالکل سب سے خبری کی حالت کے بعد میں ہوش کی حالت میں آیا اور میں نے دیکھا کہ میں ابھی جسم میں ہی ہوں۔ مگر جسم کا اور میرا ابھی مشترک رشتہ نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں مر گیا ہوں مگر تاہم میں ابھی انسان ہوں جیسا پیشتر تھا۔ میں اب جسم کو الگ ہو گیا ہوں۔ میں غور سے روح کے جسم سے علیحدہ ہونے کی حالت کو دیکھا۔ ایک طاقت کے ذریعہ جب ظاہر میری نہیں تھی۔ میں ہنڈ دے کی طرح ادھر ادھر سے لگا ہوا اس روح کا تعلق جسم سے علیحدہ ہونا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جو میں نے حالت بند ہو گئی اور مجھے معلوم ہوا اور میں نے سنا کہ پروں کے توڑوں سے اٹھوٹے سے شروع ہو کر ایڑیوں تک جتنا چھوٹی نہیں ترٹے گئے۔ (بانی آئینہ ہفت روزہ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - موت	صفحہ ۸ - درس قرآن شریف
صفحہ ۳ - خدا کی تازہ وحی -	صفحہ ۹ - چند سوالوں کے جواب
آئی اللہ وانا الیہ راجعون برصورت	صفحہ ۱۱ تا ۱۴ - دلچسپ باتیں
صفحہ ۴ - کیا انبیاء عالم الغیب	اعداد شمار - حوادث زمانہ
ہوتے ہیں -	کیا مونیوالا حق ضعیف الاعتقاد ہی
صفحہ ۶ - جماعت کو نصیحت	صفحہ ۱۵ - ۱۶ - ریویو

میرٹھ

مورخہ ۲۵ - ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۱۶ء

خدا کی تازہ وحی

۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء - ۱۰ - حَرِّقْهُمَا اللَّهُ

۲ - قَتْلُھُمَا اللَّهُ

۳ - میری فتح ہوئی

۴ - انا ادا دہ الیٹ

۵ - انت ہی بمنزلۃ سمعی

فرمایا - آج رات کو ہمارے گھر میں بھی

خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے

اس کے سامنے ایک گنا آیا ہے اس نے گتے

کو کچڑ کر ڈالا اور کہا چپ

۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء - ۱ - اِنِّیْ مَعْلٰی اِبْرٰہِیْمَ

۲ - از خدا یا بند مردانِ خدا

حقیقتہ الوحی بر احمدی

حضرت اقدس کی سب سے آہنی
شائع شدہ تصنیف حقیقتہ الوحی
کے گھر میں ہونی چاہیے

اسلام و حقیقت نبوت محمدیہ
صلی اللہ علیہ وسلم و حقیقت دعاوی حضرت مسیح موعود و ہمنوا ایک
مخزن کے ہے کہ اس میں ہر ایک قسم کے دلائل اور پیشگوئیاں
اور معارف اور حقائق حضرت حجۃ الاسلام نے باوجود اس صنعت
اور بیماری کے جو آپ کے لاحق حال رہتی تھیں بڑی محنت سے
طہان حق کیلئے ایک جگر جمع کر دیئے ہیں جو حقیقت و نفرت حق
سے اس کو ایک دوبار اول سے آخر تک پڑھ لکھ
ممکن نہیں کہ وہ ہر مخالفت رہے سوائے اس کے کہ وہ شقی
ازلی ہو۔ اور جو سوائے اس کو ایک بار دیکھتا ہے اس کا ایمان
ترقی کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے عجائبات و نشانات کو دیکھ کر
وہ آستانہ الہی پر سر بسجود ہوتا ہے اگرچہ کتاب کی قیمت
بہ سبب ضخامت اور اخراجات کثیرہ کے بلکہ مجلد کی
رکھنی پڑی ہے۔ تاہم یہ کوئی بڑی قیمت نہیں جب کہ ہم
دیکھتے ہیں کہ دنیوی ضروریات کی کتابیں اس سے بہت
زیادہ قیمت کی سینکڑوں ہزاروں میں چھپتی اور شائع ہوتی
اور فروخت ہو جاتی ہیں۔ ہاں اس کتاب کا خرید کرنا ان
لوگوں کا کام ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوں۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر ایک
احمدی جو استطاعت رکھتا ہے اس کتاب کو ضرور خریدے
چونکہ حضور علیہ السلام ایک اہل کتاب کتبہ ہے بن جیسے
واسطے ہی سرمایہ کفایت درت جو اس واسطے کتاب کو بعد
خرید کرنا احباب کے واسطے کئی طرح کے فوائد اور ثواب کا
موجب ہو گا۔ کتاب شائع کا یہ یہ ہے۔

مہتمم کتب خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
قادیان ضلع گورداسپور

ایک صاحب الامور اہل علم و فضل

اس میں کہ مکتبہ ۱۸ جنوری ۱۳۳۵ھ

یوم جمعہ ۱۵ صبح پر برنور دار عبدالعزیز احمدی ضلع

اکبر ابو عبد الرحمن صاحب احمدی راجو ہنودہ فریقہ میں مناسبت

بعمر ۷۰ سال اور ۷ ماہ بمعرض مؤنیا عمرت ۹ دن بیمار مگر بڑے

آرام کی حالت میں ہاں دی غریب اور معیذ پھر سے قہر کے

تنگ و تاریک گوشہ میں بہشت کے لئے بسیر اختیار کیا کی

۶ صفر ۱۳۳۵ھ بمقام ۱۵ صبح و دشمن مرحوم کی اس جنازہ

کے آسمان سے اترے

۱۸ جنوری ۱۹۱۶ء - ۱۰ - حَرِّقْهُمَا اللَّهُ

۲ - قَتْلُھُمَا اللَّهُ

۳ - میری فتح ہوئی

۴ - انا ادا دہ الیٹ

۵ - انت ہی بمنزلۃ سمعی

فرمایا - آج رات کو ہمارے گھر میں بھی

خواب دیکھا ہے کہ ہمارا ایک پالتو شیر ہے

اس کے سامنے ایک گنا آیا ہے اس نے گتے

کو کچڑ کر ڈالا اور کہا چپ

۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء - ۱ - اِنِّیْ مَعْلٰی اِبْرٰہِیْمَ

۲ - از خدا یا بند مردانِ خدا

۳۰ جنوری ۱۹۱۶ء

چشمہ ترستھے۔ بعد غسل مرحوم فوت ہو گیا۔ جنازہ کے سہارے
ہجوم کثیر تھا۔ مرحوم نہایت دیر خوش اخلاق و سرور و بخت
تھا اور اُن کی کلاس میں تعلیم پاتا تھا۔ افسوس مرحوم اپنے
والدین کو اس ضعیفی میں ہمیشہ کے لئے داغِ غارت و غم
امریابی سے ہر فرد بشر مجبور ہے انسان کو ہر حالت میں اپنی
برصائے الہی ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو
صبر جمیل اور نعم البذل عطا فرمائے۔ حضرت کے حکم سے
بابو صاحب کو تعزیت کا خط لکھا گیا ہے۔

معذرت

حکیم الازہرین خان صاحب کا معنون جوان کے
اخبار میں شائع ہوتا ہے وہ بہت شرمیلہ
کے پیچھے ہفتے دفتر میں پہنچ گیا تھا کہ بہ عدم بخاشش
نہ ہو سکا۔

بیمار کو شفا: بیان محمد دین ساکن علی چک (مجمعات)

جو نہایت ضعیف و غریب مزاج صلیح بزرگ ہیں جلد و صبر

بر والا مان میں آئے ہوئے تھے یہاں اگر سخت بیمار ہو

گئے جب حضور کو معلوم ہوا کہ یہاں خانہ میں کوئی مکان

علیل ہے تو اس کی عبادت کو تشریف لائے نہایت ہرانی

سے استغفر حال کیا۔ اور دست مبارک سے پکڑ کر فرمایا

کہ اے اللہ تعالیٰ آپ اچھے ہو جائیں گے یہاں صاحب

کی حالت ظاہر میں نہایت رومی نظر آتی تھی مگر خدا کے

فضل سے اس کے بعد طبیعت رو بصحت ہو گئی۔

یہاں مکتبہ پورے تندرست ہو کر گھر چلے گئے۔

ڈاڑی

۱۳ جنوری ۱۹۱۶ء - فرمایا: گویا ان کے نزدیک اپنی ہی

قوم میں دجال اپنی ہی میں کافر۔ اپنی ہی میں سب بیان

میں ہر نظر نہیں جاتی۔ تاہم کہیں کہ جانتے کس فرسے میں ہے

اور کفار کو تین۔

۱۸ جنوری ۱۹۱۶ء - جو اس نام باخواب ہمارے مقام میں پیش کئے جائیں ان

کے لئے معذرت ہے کہ وہ پیش از وقت دعوت کے ساتھ

شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے موعود پر مہر ایک۔ مغربی

کہہ سکتا ہے کہ یہ ایسا خواب دیکھا جو پورا ہو گیا۔

۹ جنوری ۱۹۱۶ء - "المسیح الدجال" میں درج بات کسی صحیح

واقعہ پر مبنی ہے۔ تو پھر حادثہ میں تو اس کے ساتھ مسیح موعود

کا ذکر بھی ہے۔ پس بتائیں کہ وہ مسیح کھان ہے یا نہیں۔

کب آسمان سے اترے

حدیث مذکور میں - ان البتہ ہزاروں کائنات گذشتہ و آئندہ کا علم ہی دیا گیا تھا۔ جو متعلق نبوت اور رسالت کے تھے نہ وہ تمام علوم غیب جو متعلق ندائی کے ہیں۔ وہ کسی رسول کو ہی نہیں دے گئے۔

آیت چہارم - میں ہی صریح قرینہ ہر ہی بشری کا موجود ہے یعنی کل اس شے کا علم جو متعلق ہدایت اور نجات کے ہے اور علاوہ اس قرینہ میں کے لفظ کل شئی پر غور کرنا چاہیے کہ شے جو مفعول ہے وہ معنی مفعول کے ہے جیسا کہ حلق معصومین غلوک کے ہے یعنی قرآن مجید میں کل اس شے کا بیان کیا گیا ہے جسکو ہم نے پناہ دی ہے یعنی ہماری مٹنی اور مراد ہے۔ واضح ہو کہ بعض مصالح کی وجہ سے بعض احکام کو قرآن مجید میں کہہ کر بیان نہیں کیا گیا بلکہ واسطے اعراض و اکرام اپنے رسول کے اس کو ان کا علم دیا گیا۔ اگرچہ قرآن مجید میں بھی ایک خفا کے ساتھ وہ احکام موجود ہیں اگر وہ کل احکام جو قرآن مجید میں مصرع طور پر مذکور نہیں مصرع کر دئے جاتے تو پھر رسول کریم کی توفیق قلب اور صفائی ذہن عالی کا حال لوگوں پر کیوں کر ثابت ہوتا اور پھر تشہید افراد مومنین کی کیا سبیل ہوتی لہذا رسول کریم کو علاوہ قرآن مجید کے بذریعہ توفیق قلب کے اس کا علم دیا گیا تاکہ مومنین کی ہدایت کامل طور پر فرماوین اور ان کے اعمال صالحہ کی ان کو بشارت دیوین اس لئے فرمایا گیا کہ ہدی و نبشی للمومنین۔ اس آیت میں ہرگز ہرگز یہ ذکر نہیں کہ ہر ایک شے کا علم جہی و کلی رسول کریم کو دیا گیا ہے ہاں اشارہ و اشارہ۔

آیت پنجم - یعنی وکل شئی احصینا فی امام مبین کے سمجھنے میں ہی سخت غلطی کی گئی ہے۔ کیونکہ اول تو آیت مذکورہ میں لفظ فی کتاب مبین نہیں ہے بلکہ فی امام مبین پر اور لفظ امام مبین سے مراد لوح محفوظ یا دفتر غیب ہے جس میں بندوں کے اعمال جزئیہ و کلیہ محفوظ رہتے ہیں۔ تاکہ ہزار و ہزاروں کو ان پر دی جائے یا مراد اس سے علم الہی ہے آیت مذکورہ کا سابق یعنی اعلیٰ مکر اس اد پر صریح دلیل تین جو کہ قال اللہ تعالیٰ۔ وکتب ما قد موا دانارہم آگے اس کے فرمایا۔ وکل شئی احصینا فی امام مبین اور پھر ضمیر جمع شکم جو احصینا میں ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے ہے نہ ان حضرت صلعم کے لئے اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب ہے۔ پس اس آیت میں کسی پیغمبر یا آنحضرت کے علم غیب کا بیان کہاں ہے ایسی صفات مختصہ آئینہ میں کوئی بشر خواہ رسول و نبی ہو یا اللہ تعالیٰ کا شریک کیونکر ہو سکتا ہے۔

۶۔ علیٰ ہذا القیاس کل صغیر و کبیر مستطیعین مراد اہل سباق یاق سے صریح ہی ہے کہ ہر ایک فعل چھوٹا ہو یا بڑا ناما ملاعمال۔ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ ہر ایک فعل لکھ کر آیت کا یہ ہے۔ کہ کل شئی فعلیہ فی الذبیر۔ اس کے آگے فرمایا۔ وکل صغیر و کبیر مستطیع یعنی ہر ایک فعل صغیر ہو یا کبیر وہ زبر یعنی مصالحت اعمال میں لکھا ہوا ہے۔ جس کا بدلہ ملے والا ہے۔ سائل سے دریافت کیا جائے کہ اس آیت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کہاں ہے۔ سائل کا فہم ان آیات کی تفہیم کی نسبت عجیبہ عجیبہ نہ سباق دیکھتا ہے اور نہ سباق پر نظر ہے۔ انکل چھو آیات کو لکھ کر تحریف معنوی کرتے پلے جاتا ہے۔ وفعوذ بالمدین ذک۔

۷۔ اور جو حدیث بلا اسناد کے لکھی گئی ہے اول تو حدیث کا بلا اسناد و رواۃ ثقہ و عدل و ضابطہ وغیرہ کے کیا اعتبار ہے ہر ایک عقیدہ کو قائم کیا جائے۔ دوسرے نفوس قرآنیہ اور احادیث صحیحہ بڑی صراحت کے ساتھ اس کے منقض اور مضاد میں اور دلالت کر رہے ہیں کہ کسی بشر کو علم غیب ہر ایک شے کا نہیں حاصل ہوتا ہے۔ یہ صفت خدائی خاصہ ذات اوسے علام الغیوب کا ہے جو ہر ایک شے کے جمیع احوال جزئیہ و کلیہ سے ہر لحظہ و ہر آن میں علیم و خیر ہے۔ ان جس قدر وہی علام الغیوب تکم ضروری و مصلحت کے کسی کو علم کسی شے کا جزئی و کلی عنایت فرماوے تو اس کا انکار نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ سبحان الذی اعلم السیما الاما علمتنا ان الذی انت العلیم الحکیم۔ ایضا قال اللہ تعالیٰ۔ وکلنا ان الذی لا یستکثر من الخیرو ما مسی السوءات ان الذی لا یستکثر من الخیر لقدم وہ منون ان البتہ اس سے ہی اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ جو علم متعلق اندایا بشارت کے ہو۔ اس کا علم بشیر و نذیر رسول کریم کو حاصل ہونا ضروری ہے۔ بلکہ کسی بشر کو خواہ وہ کیسا ہی مقرب ہو اپنی بعثت و نشر تک کا احوال ہی نہیں معلوم والذین تدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئا و ہم یخلقون اموات غیبرا حیاء و لا یشعرون ان الذی یبعثون و ہم عن دھانم عافون۔ پھر قصہ انک حضرت عائشہ پر نظر کرو جو قرآن مجید اور روایات ان و پیش میں مذکور ہے۔ یہ قصہ انک کہ ہوشیاری تمام ہوا ہے کہ علم غیب ہر ایک شے کا کسی بشر مقرب کون مل نہیں۔ ایضا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے و لا یحیطون بشئی من علیہ السلا

بماشاء و غیرہ وغیرہ۔ ایضا۔ قال اللہ تعالیٰ۔ و ما ادمک ما یفعل بی و لا یکن۔ یعنی بغیر وحی الہی کے تمام احوال با تفصیل جزوی و کلی مجہر کہ معلوم نہیں ہے۔ صدر آیات نبیات قرآن مجید میں موجود ہیں جو نفی علم غیب کی ہر گاہ کہان متذہب سے کر رہی ہیں۔ ان چند سطروں میں وہ صدر آیات و احادیث کیونکر بھیجی جاسکتی ہیں جن میں نفی علم غیب کی انبیاء اور رسول سے بھارت تمام ارشاد و قرآنی لکھی ہے پس یہ روایات معصیہ یا موعود یا اقوال اہل برکت و اہل اس کے ان کا مقابلہ کیونکر کر سکتی ہیں۔ اور مومن بالقرآن و سنت ان کو نبیات قرآنیہ پر کیوں کر ترجیح دے سکتے ہیں۔ علاوہ اس کے ان روایات مقتضیہ محصورہ کا یہ کہنا ہے جس سے مدعی سائل حاصل ہو بلکہ فضلیا مہمل ہیں۔ بدقت جزئیہ میں ہوتے ہیں۔ ان البتہ اس امر کا بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک امروہا کا ان اور مایکون کی خبر جن کی علم دینی کی ضرورت رسول کو صحت الہی میں تھی۔ ان کا علم نبیاء اور رسول کو اللہ تعالیٰ کا ہے۔ چنانچہ متعلق اس زمانہ آخری مسیح موعود کے صد علامات اور اشراط کی شرح جو مختصر و مفید نے باعلام علام الغیوب دی تھی۔ وہ سب اس زمانہ میں واقع ہوئیں اور جو جہی میں اور ہوئیں گی۔ پس یہ روایات انہیں امور کے علم دینی پر محمول کی جا دیں گی نہ جیسا کہ سائل کا عقیدہ ہے جو شرک و فی الصفات مخصوص ہے وفعوذ بالمدین اور چنانچہ مختصرہ مسیح موعود کو یہی ہزاروں کائنات آئندہ کی خبر دی گئی تھی۔ جو اس ۱۵ سال اور تین ہفتہ واقع ہوئی اور ہوئی گی۔ مگر یہ علم اسی قدر مامورین اللہ کو دیا جاتا ہے جس کے لئے ضرورت نبوت اور رسالت کو برقی ہے نہ وہ علم غیب جو ندائی کیلئے مخصوص ہے۔ گئے برطرا م علی نشینم۔ گئے برشت پاپ خود نہ نیم کا حال ہے۔ جو سورہ یوسف میں حضرت یعقوب کے قصہ میں وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور مدارج النبوة سے جو قول نقل کیا ہے۔ وہ تو صرف احکام اور صفات اور افعال الہی کی نسبت ہے۔ جن کا علم رسالت اور نبوت کے لئے ضروری ہے۔ ان اس میں شک ہے کہ حضرت خاتم النبیین سید المرسلین ان علوم میں تمام دیگر انبیاء سے نائق ہیں اور بالضرور صدق فوق کل ذیسم علیم کے ہیں اور آیت ہوا اول و الاخرا و الظاهر و الباطن و هو سبکل شئی سلیم خاص صفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ کیونکہ اول پارہ آیت کا یہ ہے۔ لہ ہاں اللہ السموات و الارض یحیی و یمیت۔ و هو علی کل شئی قدید۔

اس کے لئے ارشاد ہے۔ **ہو الاول والاخر الا**
 پس یہ آیت خاص اسی ذات پاک و صفیہ جس کی صفت
 لہ ملث السموات والارض ہے اور جس کی صفت
 بھی دیکھتے ہیں۔ اور جس کی صفت علی کل شئی قیوم ہے
 پس اسی کی صفت ہو الاول والاخر الا یہ ہے۔ اگر کسی
 شخص نے اس آیت کو بحق رسول کریم لکھا ہو تو اس کی
 نادانی محض ہے اور ضعیف سلول وغیرہ رسالہ مے مردود
 بمقابلہ نصوص مبینہ قرآنیہ و حدیثیہ کے ہمارے نزدیک
 پیشہ کے برابر ہی نہیں ہیں۔

جواب مسئلہ دوم

بیچ کا درجہ کا اور دونوں درجہ میں بائیں اس کے سبب مجھ کے
 ہی حکم میں ہیں۔ مگر صرف جماعت کا اس شان سے قائم کیا
 جس میں ستون و رکن کی صفوں کے بیچ میں رہیں کسی قدر
 مکرر ہے۔ وقد دخص قوم من اہل العلم فی ذلت
 و کجی و صیح ترمذی کو۔

جواب مسئلہ سوم

انہما کے جواب میں کہہ رہے ہیں کہی مانت یا بیچ کے درجہ
 کہہ رہے ہیں کہ عدم جواز مجھ کو معلوم نہیں کہ کس دلیل سے
 یہ ہے حالانکہ حدیث میں وارد ہے۔ صلی دسول اللہ صلعم
 علیہ وسلم و اما من یاتون بہ من وراء الحجۃ۔ رواہ
 ابو داؤد۔ مشکوٰۃ۔

کتبہ محمد احسن نزل قادیان ۱۹ جنوری سنہ ۱۳۹۰ھ

جماعت کو نصیحت

و اتقوا من لا یحکم بحدود اللہ و اتقوا من لا یحکم بحدود اللہ و اتقوا من لا یحکم بحدود اللہ

اور میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے صبح موعود ماننی ہو خاص
 طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک ماعتوں سے پرہیز کریں
 مجھے خدا نے جو صبح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم
 کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے
 پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق سہر دی بجا لاؤ اپنے
 دنوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت کے تم
 فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے کیا ہی گندہ اور ناپاک نہ ہے
 جس میں انسان کی سہر دی نہیں اور کیا ہی ناپاک ہے راہ ہے
 جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھر رہے سو تم جو میرے
 پیرو ہو۔ ایسے مت ہو جو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے

کیا یہی کہ وقت مردم آری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب سے
 زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہو اور وہ
 زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی مجھ اس کے کہ خدائی
 صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں خدا کے لئے سب پر رحم
 کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ اور میں تمہیں ایک ایسی راہ

سکھاتا ہوں جس سے تمہارا تمام نورون پر غالب رہے اور وہ ہے
 کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور سہر دی نوع انسان
 ہو جاؤ اور خدا میں کہو گے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی
 صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے اس متین صادر ہوتی
 ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کیلئے اترتے ہیں
 مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی ترقی کرو۔ اس میں جو کچھ سیکھو جو
 کپڑوں کو اول بھیجی میں خوش دینا ہے اور رکے جاتا ہے یہاں
 تک کہ آخر تک کی تاثیر میں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر
 دیتی ہیں۔ تب صبح اترتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی
 میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر ملتا ہے۔ تب
 وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جڑ بن گئی تھی پھر آگ
 سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھو بی کے بازو سے مار
 کھا کر مکد فخر جدا ہو جاتی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے
 ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتداء میں تھے یہی نفس فی نفس
 کے مفید ہو نیکی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی
 پر موقوف ہے یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 قد افلح من ذلکھ لایعنی وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح
 طرح کی سیلون اور پرکون سے پاک کیا گیا دیکھو میں ایک حکم
 لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اس کے پتھر
 کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر آپ نفسوں کے پاک کر لیا جہاد باطنی
 ہے اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی
 ارادہ ہے۔ صبح بخاری کی اس حدیث کو سوچو جو ان صبح موعود کی
 تعریف میں لکھا ہے کہ یضیع الحب یعنی صبح جب آئین کا تو دینی
 جنگوں کا خاتمہ کر دینا سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں
 داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں
 دنوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دین اور دوسروں
 کے ساتھ سہر دی نہیں زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اسی سے اس کا
 دین پھیلے گا اور اس سے عجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہو گا
 کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جہانی و خدائی
 کیلئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی
 تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو ٹھوڑوں سے

بھی بہت زیادہ دور کر دکھایا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتوں
 کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے
 کام لے گا بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی
 چمکین پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائیں گی تب
 آخر میں لوگ سمجھ جائیں گے کہ جو خدا کے سوا ان لوگوں اور دوسری
 چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں سو تم مبر سے دیکھتے
 رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیر متہدد ہو اور دعا
 میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ اسے حق کے
 بھوکو اور پیاسوں کو کہ یہ وہ دن میں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا
 خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ
 جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اس کی
 روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی
 چمکتی ہے۔ تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان
 دونوں میں ہو گا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیش گوئی کے پورا کرنے کیلئے
 کہ مسیح کی سادہ بجلی کی طرح دنیا میں پھیر جائے گی یا بلند مینار کے
 چراغ کی طرح دنیا کے چار گوشہ میں پھیلے گی زمین پر ہر ایک
 سامان متیار کر دیا ہے اور ریل اور تار اور گن بوٹ اور ڈاک کے
 احسن انتظاموں اور سروسا ح کے سہل طریقوں کو کامل طور پر
 جاری فرما دیا ہے۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو
 کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کی طرح ہر ایک گوشہ کو روشن کرے گی
 اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثوں میں ذکر ہے۔ دراصل اس کی ہی
 یہی حقیقت ہے کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دنیا میں پھیلے گی
 جیسے اپنے منارہ پر سے آواز اور روشنی مدر تک جاتی ہے
 اس لئے ریل اور تار اور گن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت
 تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامت ہے جسکو
 اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے۔

اجرت اشتہارات

تقریر صفحہ	سل	چندہ	سہ ماہ	دراہ	یک ماہ	یکبار
۱	۵۰	۲۰	۱۰	۵	۲	۱
۲	۱۰۰	۴۰	۲۰	۱۰	۴	۲
۳	۱۵۰	۶۰	۳۰	۱۵	۶	۳
۴	۲۰۰	۸۰	۴۰	۲۰	۸	۴
۵	۲۵۰	۱۰۰	۵۰	۲۵	۱۰	۵
۶	۳۰۰	۱۲۰	۶۰	۳۰	۱۲	۶
۷	۳۵۰	۱۴۰	۷۰	۳۵	۱۴	۷
۸	۴۰۰	۱۶۰	۸۰	۴۰	۱۶	۸
۹	۴۵۰	۱۸۰	۹۰	۴۵	۱۸	۹
۱۰	۵۰۰	۲۰۰	۱۰۰	۵۰	۲۰	۱۰

بکرمون

مورخہ ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۰۸ء

در قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(مسند کیلئے دیکھو اخبار بدر نمبر ۵۲ سورہ ۲۶ مورخہ ۱۹۰۸ء)

اور اس وقت اس پر یہ وحی نازل ہوئی یا خود اس نے یہ کلام کیا۔ بر خلاف اس کے قرآن شریف اول سے خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور ایک مسند کی طرح اس کی ردائی سے جس میں کوئی رکاوٹ نہیں بشر کے کلام کا اس میں کوئی حصہ نہیں اور چونکہ یہ کلام نہ کسی خاص مکان کے واسطے تھا اور نہ کسی خاص قوم کے واسطے جیسا کہ تورات انجیل وغیرہ دیگر کتب سادی میں۔ اس واسطے اس میں شان نزول ساتھ ساتھ نہ لکھے گئے بلکہ خدا تعالیٰ نے ہی چاہا کہ اس بات کی حفاظت بھی پورے طور سے نہ ہوئی کہ یہ آئین کتب اور کتب کے حق میں اول نازل ہوئی نہیں۔ یہاں تک کہ تربیت نزدیکی ہی خدا تعالیٰ نے قائم نہ رہے دی۔ قرآن شریف کی ترتیب اور اس کے درجہ شان نزول اور مقام نزول کا ذکر کیا جانا خود اس بات کی ایک بڑی بھاری دلیل ہے کہ یہ کتب بر خلاف دیگر کتب سادی کے تمام زمین کے واسطے اور قیامت تک سب زانوں کے واسطے اور سب قوموں کے واسطے خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے۔

اس سورہ شریف کا نام سورہ قریش ہے۔ کیونکہ اس میں قریش کا خاص ذکر ہے اور اس سورت کو اس کے پہلے لفظ کے سبب کا یلفظ بھی کہتے ہیں۔

اس سورہ کے اقبل قرآن شریف

میں سورہ الفیل ہے۔ جس میں یہ ذکر ہے کہ یمن کا بادشاہ ابرہہ جب بہت سے ہاتھی لے کر فاد کو کپڑے گرنے کیواسطے مکہ معظمہ پر چلا آیا تو خدا تعالیٰ نے اس طرح اس کے لشکر کو ہلاک کر کے اس گھر کی حفاظت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک انعام تھا۔ جو بالخصوص قریش پر ہوا۔ کیونکہ قریش میں اور شام کی طوت تجارت کے واسطے جایا کرتے تھے اور ابرہہ کی اس ہلاکت سے تمام قوموں پر فائدہ کعبہ کی عظمت کا رنگ پڑ گیا اور وہ لوگ قریش کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور خدا تعالیٰ اسی انعام کو یاد دلا کر قریش کو اپنی عبادت کی طرف متوجہ کرنا ہے سورہ الفیل اور

سورہ الفیل کا ربط باہم ایسا ہے کہ ابی بن کعب اور ابی ہریرہ بعض دیگر بزرگ جی ان دونوں سورتوں کے درمیان ہر اسم نہیں کہتے تھے گویا یہ دونوں ہمارے ایک ہی سورہ ہے۔ درج ذیل سورقین نہیں ہیں۔ سورہ مابعد یعنی سورہ الماعون کے ساتھ اس کا ربط ہے۔ کہ جب اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ قریش کو اپنی انعام یاد دلا کر اپنی عبادت کی طرف متوجہ کیا ہے تو سورہ الماعون میں ان رذائل سے بچنے کی طرف توجہ دلائی ہے جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

تشریح ومعانی الفاظ

قریش قریش کا لفظ قریش سے نکلا ہے۔ قریش ایک مسند کے باند کا نام ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مسند کے اندر کھڑا ہوتا ہے مگر اسے کوئی نہیں کہتا تاہم بہت طاقتور ہوتا ہے سب پر غالب رہتا ہے اسی سبب اس قوم کا نام قریش رکھا گیا تھا۔ عرب کا ایک شعبہ ہے۔

و قریش ہی التی تسکن البحرا
بھا سمیت قریش قریش

ترجمہ۔ قریش وہ ہے۔ جو سمندر میں رہتا ہے۔ اسی کے سبب سے قوم قریش کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

قریش کے معنی کعبہ کے بھی ہیں چونکہ قریش اپنی تجارت میں کعبہ اور عتبات کے ساتھ اپنی روٹی کھاتے تھے اس واسطے ہی ان کا یہ نام ہوا۔

لیث کا قول ہے کہ قریش جمع ہونے کو کہتے ہیں پہلے یہ قوم مختلف مقامات پر پرگنہ پھرتی تھی پھر فہمی بن گئی ان سب کو حرم بن کر کیا اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر رہنے لگے اس واسطے ان کا نام قریش رکھا گیا چنانچہ اس پر ایک شاعر نے کہا ہے۔

الو کسہ قصی کا ن بدعی جعنا

بلہ جمع اللہ القبا ن من فہو

ترجمہ۔ باپ فہمی کا نام ہی ہو گیا تھا کہ وہ جمع کرنا لاسے کیونکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے فہر کے قبائل کو ایک جگہ جمع کر دیا تھا۔

قیلہ قریش قریش۔ فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ کا دو سر نام تھا۔ قیلہ قریش حضرت اخیس بن حضرت ابراہیم علیہما السلام والبرکات کی اولاد میں تھا اور اسی قبیلہ کو یہ فخر حاصل ہوا کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ان میں پیدا ہوئے جنہوں نے تمام جہان کو اپنے نوسے سنو کر اور نبی آدم کی واسطے روحانی کلمات کے دروازے کھول دیے اور تمام دنیا کی متفرق قوموں کو

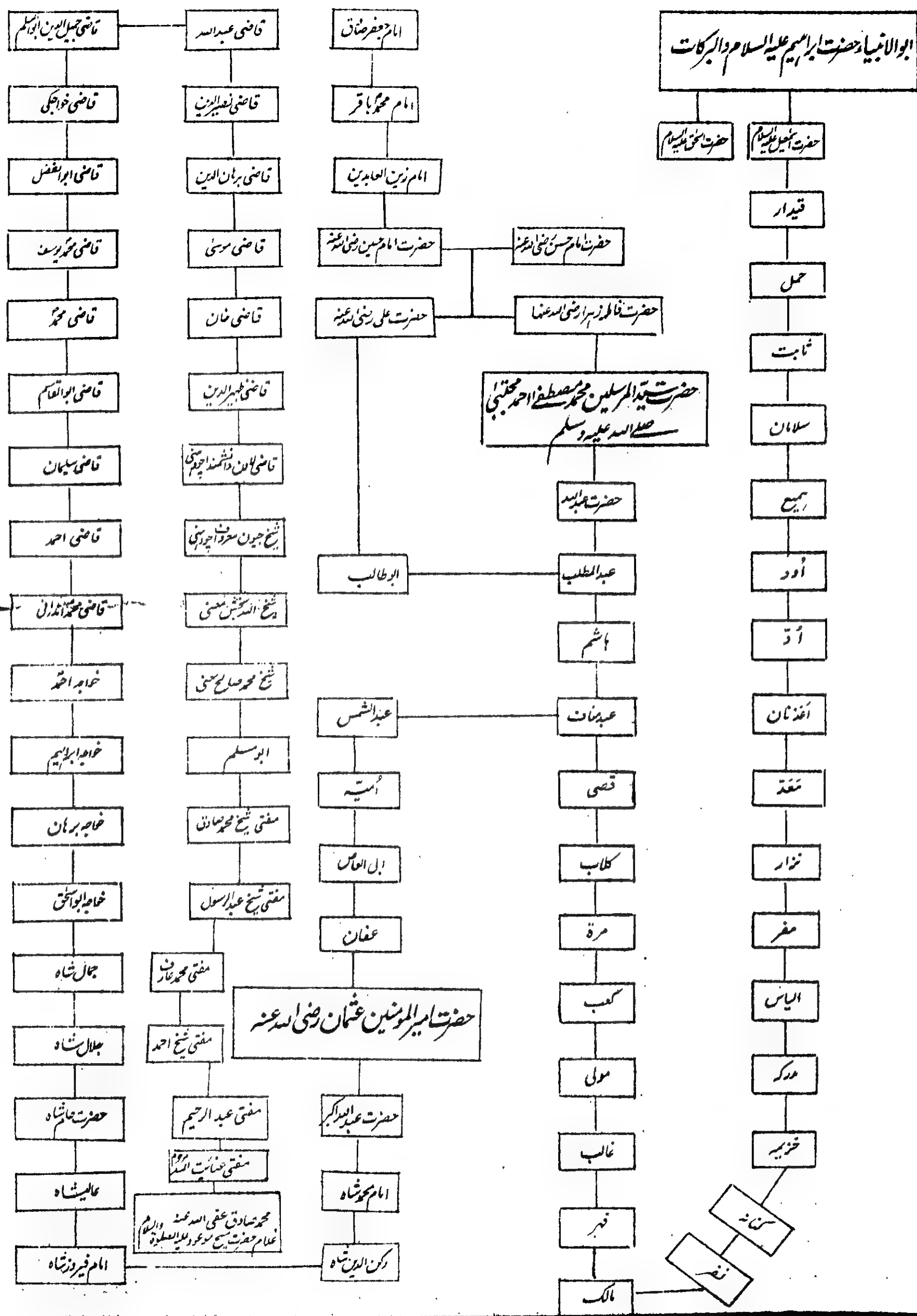
سورہ ۱۹۰

کے اور ان متفرق قومی مذاہب کو ایک ہی قوم اور ایک ہی مذہب میں جمع کر کے ایک ایسی فریاد نام کی کہ چاروں اگ عالم میں لا الہ الا اللہ

کا غرہ گوشت اٹھا۔ یہ توحید اس قبلی تعلق کا نتیجہ تھی۔ جو انصاف و صلہ کو اپنے رب اور خالق اللہ کے ساتھ ہٹا۔ اگر محمد دنیا میں نہ ہوتا تو انسانی روح کس منزل کے گروہ میں لب تکم گری ہوئی ہوتی۔ ایسا واسطے وہ فخر عالم و عالمیان ہے اور اگر وہ کون کا خدا کیساتھ تعلق اپنی ترقی کے انتہائی نقطہ میں اس کمال تک پہنچنا نہ ہوتا جو اس پیکار میں پہنچنا تو پھر دنیا کی حالت رذالت اس قابل ہی نہ تھی کہ خدا تعالیٰ اسے خلق کرنا ایسا واسطے لولا لہما خلقت الا خلا لہ کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔

نسب نامہ اب میں قریش کا نسب نامہ حضرت ابراہیم علیہ السلام والبرکات سے دیکھ کر حضرت خاتم النبیین تک اس جگہ درج کرتا ہوں۔ اس جگہ اس بات کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انساب عدنان تک بیان کرتے ہیں اور اس سے اوپر بیان نہیں فرماتے جس سے بعض لوگوں کو دشمن سرسید احمد خان صاحب بھی شل ہیں یہ غلطی لگی ہے کہ آنحضرت کو اس کے اوپر اسباب کا نام نہ آتا تھا۔ یہ اس سے اوپر کا سلسلہ قابل اعتبار نہیں ہے۔ یہ بات صحیح نہیں اگرچہ تھوڑا سا چونکہ اہل کتاب سے اور کچھ پہنچنے کا رواج ان میں عام تھا۔ وہ جہاں حضرت اسحق کا نسب نامہ محفوظ رکھتے تھے وہاں حضرت اسمعیل کا بھی یہ سبب قرب رشتہ داری کے محفوظ رکھا کرتے تھے۔ لیکن کچھ زمانہ کے بعد جب کہ قوموں کی جدائی اور اختلاف بڑھ گیا تو یہودی علماء نے عدنان سے نیچے کا نسب نامہ کچھ اور اس کی حفاظت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ اس واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عدنان تک خود بیان کر دیا۔ اور اس کے اوپر جو یہود کے پاس تھا وہ ہر حال محفوظ تھا۔ اس واسطے اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

میں یہ نسب نامہ ایک پرانی قلمی کتاب سے نقل کرتا ہوں جس کے نسخے ہمارے خاندان میں محفوظ پہلے قلم میں یاد سرسید احمد خان صاحب نے جو نسب نامہ اپنے خطبات میں عدنان تک لکھا ہے۔ اس کے ساتھ مقابلہ کر لیا گیا ہے وہاں تک ہر دو ایک ہی ہیں۔ یہ نسب نامہ ہمارے خاندان میں اس واسطے محفوظ چلا آتا ہے۔ کہ عاجز بھی قریش میں سے ہے اس واسطے اس کے ساتھ ہی بیٹے اپنا نسب نامہ بھی نقل کر دیا ہے۔ جو کہ بواسطہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم محمّد و آلہ و سلم علیہ السلام چند سوالوں کے جواب

الحمد لله - و سلام علی عبادہ الذین اصطفى
و اشہد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له
و اشہد ان محمداً عبده و رسولہ الذی
ارسل الی الناس كافة و اکمل دینہ علی الارباب
کلہ الی یوم القیامۃ -

امّا بعد - بندہ راجی الغفران الفاضل
بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہر دوی احمدی -

خدمت میں ارباب بصیرت و اصحاب فہرست کے عرض پرداز
ہے کہ واقعہ ۲ دسمبر ۱۹۸۸ء ایک پرچمسی بوجہ استغفار

مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بڑی روڈ اکبر میرے نام
آیا جو مکتوبہ مضامین لائین و سوالات سے معنی ہٹا اور

اس میں مختلف پیراؤں سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے
کہ ہم حق پسندی چاہتے ہیں اور ہم نے مختلف اوقات میں

رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب
میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت

عالی میں بھیجے مگر جواب نہ ملا - اور اس تحریر کو مایہ ناز و
انتظار قرار دیا ہے - اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو

دیکھا تو وہ اسی قابل ہونے کے نظر انداز کر کے جاتے اور
بجور خوشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا

مگر گزشتہ دنوں اس خیال سے کہ حالت سکوت میں مستقر
نہر و مباحثات زیادہ تر قابل اعتقاد و استناد عوام کا لانا

ہو جاوے گا جواب دینے کی طرہ عثمان شہید پر قلم کو منعطف
کر کے جوابات نمبر وار ذیل میں درج کئے - و ما قد فیق

إلا باللہ
الاعاض - انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - ۵ دسمبر ۱۹۸۸ء

جواب - ہر چار خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین
کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت سے الگ

طرح درج ہے - وہاں کہ ان افضل اور کون نقص ہے
اس کے متعلق ہم مصرعہ ذراں چارہ کیے نہ داشت سبب کافی

سمجھتے ہیں - اگرچہ اس کا شائبہ کوئی ہو اور ان کی فضیلت
کی پابست اس سے قبل جواب ہو چکا ہے - اور اقوال و

افعال تمام کتب پیرو اجداد میں موجود - اس مختصر تحریر میں
کوئی نئی بات نہیں لکھی جو جبری اس کا ترک مناسب ہے - اور ان

کی فضیلت تمام امت پر ان کی کارگزاری کے موافق ہے
باقی اس کا جواب - کہ جو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے اس کی

بابت کچھ نہیں کہہ جا سکتا - اس زمانہ میں ہر ایک اپنے فعل
اور اعتقاد کا مختار ہے - یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا گیا

ہے - لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے -
جواب - اس سوال کا جواب عاقل کیوں سے نہیں ہو

چکا ہے - لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں رہی
اعاقل تکفیر الاشارہ - و العاقل لا تجزئ بالعتبار -

جواب نمبر - حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقین
کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیے ایسی

باتوں میں چرنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہیں - ذوقین کی
طرف اجل صماہ ہے جس میں سے عشرہ ہشرہ ہی ہے

البتہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بالایمان میں سے ہے - اور
ہمارے ہی ہے - یہ بات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قول صدیقین و صدیقین
کا کافی دواقی ہے - کہ خدا نے ہمارے ساتھ ان کو اس کو

خوفوں سے بچایا ہے - اب ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری زبان
بھی خدا محفوظ رکھے گا -

جواب نمبر - محدثین میں سے امام بخاری کی احادیث
اکثر یہ حالت میں تمام کتب احادیث میں وارد ہیں اور وہ سب

احادیث کو جو مخالف قرآن نہ ہوں واجب العمل میں خواہ کسی
کتاب حدیث میں ہوں - بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مروج

نہوں -
جواب نمبر - حضرت امام حسن و امام حسین کے انجام کار کا علم خدا

کو ہے کہ بعد مائت کیا حالت ہوئی - مگر وہ مرد صالحانہ سے
متورع اور با خدا و مخلوق سے اور مبرداستقامت کو خدا کی راہ

میں دکھلا کر جان بحق تسلیم ہوئے - حضرت امام حسن کی وفات کا
باعث پذیر لیر اکثر روایات کے ذریعہ بتایا جاتا ہے اور امام حسین

کا واقعہ کر بلا میں تیرہ دنوں سے عاشرہ محرم کے روز منظر کوئی
کی حالت میں جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث پرورد

صاحبان کے ہستی ہونے پر ماضی ہے - الحسن و
الحسین سید شباب اہل الجنتہ - ان کی اولاد

میں جو لوگ با خدا ہوئے - وہ سب واجب التعظیم ہوں گے -
ان کی حالت انجام کار کی حالت خدا کے علم کو ہے - لیکن

یہ نیز ماضی و واجب نہیں - اگرچہ ہمیں ہر ہی کوئی شخص تمام عمر
موجود - حق شاء فیطلب -

میں لعنت نہ کرے - تب ہی موافقہ نہیں -

جواب نمبر - انور دین جو حضرت ابو حنیفہ دشافعی و ابو حنیفہ
و مالک و شافعی ہیں - ان کے سماعی بلیڈ سے بہت بڑا

فائدہ دوسرے کو ہوا ہے ان کی تقلید اس قدر ضروری ہے -
جس قدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے موافق ہے - ذاتی رائے

کا (اگرچہ ہو) تسلیم کرنا جائز نہیں -
جواب نمبر - سائل فقہی اور سیف قدر قابل تسلیم ہیں جس قدر کہ

کتاب الرسول کے مطابق ہیں - باقی مازاجب تسلیم -
جواب نمبر - طریقہ کے معنی میں چنا - یہی عبارت - کہ جن کو چاہے

پیشہ کر سکتے ہیں شمس بھری و غیرہ - اور اپنے شجرہ قائم کر کے
بیعت کر سکتے ہیں - سوال تو نہیں سے ہونا چاہیے - کہ جو لوگ یہاں

نقل کر سکتے ہیں - اور چکر عبارت "لوگ میں" اشارہ الیہ کا پتہ نہیں -
لہذا اس کا جواب بھی ہے پتہ یا محدود ہونا چاہیے - ان کی دلالت

یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جاسکتا ہے کہ حضرات
مذکورین یا جو صاحب کو حکم خدا و رسول کے پابند و عامل ہوں

اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن مجید
میں فرمائی ہے ثابت کر دین یا مومن یا نبی یا رسول - وہ بموجب

آیہ شریفہ اللہ دخل الذین اصحابہ کے ولی ہوں گے اولاد
کی بزرگی ہی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب

ہوں گے - اسی بیان کے مطابق جو صاحب ہوں ان کی تجریر
یا تقیید ہی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے - جس قدر ان کے

حالات موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہوں - باقی (انجام
و مال اور حق و ناحق کا علم خدا کو ہے - و لا یحیطون بشیء

من علمہ الا بما نشاء - یعنی اللہ کے علم پر ماضی نہیں کر سکتے
مگر جس قدر خدا چاہے اور جبکہ انبیاء علیہم السلام کا قول علیہا

عند ربی ہو - تو ہر کسی کو کھینچے - کہ ایسے سوال کا جواب
دینے کے ہیں ان کی نسبت ہی کرنا چاہیے - ثلاث ائمة قد

خلت لہا ما ثبت و لکم ما کبتم و لا تسکون عما کان
یعملون -

جواب نمبر - حضرت عیسیٰ بن مریم بنی ماری اسرائیل کی وفات
آیات صریحہ اور احادیث صریحہ سے ثابت ہے - آیت

فلما قوی قتیلتی الی و قد خلت من قبلہ الوجل و صریت الیہ
یجاء ہرجال من امتی الی ملاحظہ طلب - اور ہر نماز کا آسمان

پر چنانچہ اس کے خلاف ہے اور عزائم عقلی میں سے ہے - وہاں
سوال کہ اگر کوئی سلب دینی وغیرہ - اس کا ذکر اناب میں

موجود - حق شاء فیطلب -

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمدہ نصیحت سے رسول اکرم چند سوالوں کے جواب

الحمد لله - وسلام علی عبادہ الذین اصطفى
واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له
واشهد ان محمداً عبداً ورسوله الذي
ادخل الى الناس كافة داکمل دینہ علی الاطلاق
کله الخ یوم القیامۃ -

امام احمد - بنہ راجی الغفران النورین خاں
بن فضل حسین خان ساکن شاہ آباد ضلع ہر دوی احمدی -

خدمت میں ارباب بصیرت و اصحاب خبرت کے عرض پڑا
ہے کہ واقعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۴۸ء ایک پرچہ سی برائے استغفار

مطبوعہ رفیق پنج پریس مراد آباد بڑی روڈ ڈاک میرے نام
آیا جو مولوی رمضان لالینی و سوالات کے معنی بتا اور

اس میں مختلف پیراؤں سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے
کہ ہم حق پسندی چاہتے ہیں اور ہمیں مختلف اوقات میں

رجسٹری شدہ خطوط حضرت امام الزمان مسیح موعود جناب
میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مدظلہم کی خدمت

عالی میں بھیجے مگر جواب نہ ملا - اور اس تحریر کو مایہ ناز و
افتخار قرار دیا ہے - اس عاجز نے جبکہ ان سوالات کو

دیکھا تو وہ اسی قابل ہے کہ نظر انداز نہ کرے جانتے اور
بجز خوشی کے ان سوالات کا جواب دینا ہی نامناسب تھا

مگر کمترین نے اس خیال سے کہ حالت سکوت میں مستقر
فرد و مباحثات زیادہ تر قابل اعتماد و استناد عوام کا انعام

ہو جاوے گا جواب دینے کی طرف عین شہدیت کو منعطف
کر کے جوابات نمبر وار ذیل میں درج کئے - و ما ذلذلی

الا باللہ
العارض - انوار حسین خان احمدی ادنیٰ غلامان حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام - ۵ دسمبر ۱۹۴۸ء

جواب - ہر چار غلامان راشدین رضی اللہ عنہم جمعین
کی نسبت یہ خیال ہے کہ جیسی ان کی ترتیب خلافت کے اہل

طرح درج ہے - وہ ایک کو کن افضل اور کن ناقص ہے
اس کے متعلق ہم مصر و زراں چار کے خدائے عظیمہ کافی

سمجھتے ہیں - اگرچہ اس کا متصف کوئی ہوا اور ان کی فضیلت
کی بابت اس سے قبل جواب ہو چکا ہے - اور اقوال و

افعال تمام کتب پیروا عادیث میں موجود - اس مختصر تحریر میں
انہی میں سے چند اہم ترین اس کا ترک نہ کرے - اور ان

کی فضیلت تمام دست پر ان کی کارگزاری کے موافق ہے
باقی براس کا جواب - کہ کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے اس کی

بابت کچھ نہیں کہا جاسکتا - اس زمانہ میں ہر ایک اپنے فضل
اور اعتقاد کا مختار ہے - یہ سوال ہر ایک مقام پر کیا

ہے - لہذا اس کے جواب کو ہر جگہ ترک کر دیا گیا ہے -
جواب - اس سوال کا جواب ماقبل کیونکہ برابر میں ہو

چکا ہے - لہذا اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں رہی
العامل تکفیر الاشارہ - والعامل لا تجد بہ العتبار -

جواب نمبر - حضرت علی و حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہ
کے باہمی نزاعات کو خدا کے حوالے کرنا چاہیے الی

باتوں میں پڑنا مومن کیلئے کوئی مفید امر نہیں - ذہنین کی
طوف اجل صحابہ تھے جن میں سے عشرہ مبشرہ ہی تھے

البتہ حضرت علیؓ باقیین بالایمان میں سے تھے - اور
ہمارے ہی تھے - یہ بات حضرت امیر معاویہؓ میں نہ تھی اور

ان کے متعلق احوط طریق ہمارے نزدیک قتل عینہ عمر بن عبد العزیز
کا کافی وفائی ہے - کہ خدا نے ہمارے انہوں کو اس کے

خوف سے بچا لیا ہے - اب ہم اس کے کہہ رہے ہیں کہ ہماری زنجیر
بھی خدا محضہ طور سے ہے -

جواب نمبر - محدثین میں سے امام بخاری کی احادیث
اکثر یہ حالت میں تمام کتب احادیث میں ذکر فرماتے ہیں اور وہ سب

احادیث کہ جو مخالف قرآن نہ ہوں واجب العمل ہیں خواہ کسی
کتاب حدیث میں ہوں - بشرطیکہ ان کے راوی ضعیف یا مجروح

نہوں -
جواب نمبر - حضرت امام حسن و امام حسینؓ انعام کا علم خدا

کو ہے کہ بندہ مات کی حالت ہوئی - مگر وہ ہر دوہا جہنم سے
متورج اور با خدا و مظلوم ہے اور مبرا استقامت کو خدا کی راہ

میں دیکھا کہ جان بحق تسلیم ہوئے - حضرت امام حسنؓ کی وفات کا
بحث بذریعہ اکثر روایات کے ذکر ملایا جاتا ہے اور امام حسینؓ

کا واقعہ کہ باہرین تبر و دستان سے عاشورہ محرم کے روز مظلومی
کی حالت میں جان بحق تسلیم ہونا ثابت ہے اور حدیث پرورد

صاحبان کے جنتی ہونے پر مطلق ہے - الحسن و
الحسین سید شباب اہل الجنتہ - ان کی اولاد
میں جو لوگ با خدا ہوئے - وہ سب واجب النعمان ہیں -
ان کی حالت انعام کا کہ حالت خدا کے علیہم کہ ہے - لیکن
بذریعہ زمین و آسمان نہیں - اگر ہمیں پر ہی کوئی شخص تمام عمر

میں لعنت نہ کرے - تب ہی مواخذہ نہیں -
جواب نمبر - انہی میں سے حضرت ابو عیوبہ رضی و ابو جہل

و امک و کھلائے میں - ان کے سماعی بلیغ سے بہت بڑا
فائدہ در سرن کو ہوا ہے ان کی تقلید اس قدر ضروری ہے -

جس قدر کتاب اللہ و کتاب الرسول کے موافق ہے - ذاتی رائے
کا اگر کچھ ہو (تسلیم کرنا جائز نہیں -

جواب نمبر - سائل فقہی اور مہد قد قابل تسلیم ہیں جس قدر کتاب اللہ
و کتاب الرسول کے مطابق ہیں - باقی نادار جب تسلیم

جواب نمبر - طریقت کے معنی میں چنا - یہی عبارت - کہ جن کو پاک
پیشوا کہتے ہیں مثل من لہری وغیرہم - اور اپنے شجرہ قائم کے

بیعت کر سکتے ہیں یہ سوال تو نہیں ہے ہر پاسہ ہے کہ جو لوگ یہ
فعل کر سکتے ہیں - اور چکر عبارت یہ لوگ میں شمار الیہ کا پتہ نہیں -

لہذا اس کا جواب بھی ہے پتہ یا مخدوف ہونا چاہیے - ان کی ولایت
یا کرامت وغیرہ کے متعلق صرف اس قدر کہا جاسکتا ہے کہ حضرات

مذکورین یا جو صاحب کرم خدا و رسول کے ہاں و معاملہ ہوں
اور اپنے آپ کو مومن کا مصداق جس کی تعریف خود خدا نے قرآن مجید

میں فرمائی ہے ثابت کر دین یا دین میں پائی جاوے - وہ ہر چہ
آیت شریعہ اللہ دل الذین امنوا کے ولی ہوں گے اولاد

کی بزرگی بھی ضرور ہوگی اور بے شک خدا کے مقبول و محبوب
ہوں گے - اسی بیان کے مطابق جو صاحب ہوں ان کی تجویز

یا تنفیذ بھی اسی حد تک قابل پذیرائی ہے - جس قدر ان کے
حالات موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہوں - باقی راہ انعام

و مال اور حق و ناحق کا علم خدا کو ہے - ولا یحیطون بشئی
من علمہ الا بما نشاء - یعنی اللہ کے علم پر احاطہ نہیں کر سکتے

مگر جس قدر خدا چاہے - اور جبکہ انہی علیہم السلام کا فعل علیہا
عند دل ہو - تو ہر کسی دوسرے کو کیا ہے - کہ ایسے سوال کا جواب

دیکھ کے ہمیں ان کی نسبت ہی کرنا چاہیے - ثلاث ائمۃ قد
خلت لہا مالکیت و لکم مالکیت و لا تسکون علیا کا کافی

یصلوت -
جواب نمبر - حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نامہری اسرائیل کی وفات

آیات صریحہ اور احادیث میرہ ... سے ثابت ہے - آیت
قلنا قیلتی الام و قد خلعت من قبلہ الرسل و صیرت انہ

یجاء برجال من امتی الا ملاحظہ طلب - اور جرم خاکی کا آسمان
پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے اور محلات عقلی میں سے ہے - وہاں
سوال کہ ان کو کہاں صلیب دی گئی وغیرہ - اس کا ذکر انہ میں میں
موجود ہے - حق نشاء فیلیطلب -

سلطنت ایران کی نازک حالت

شاہ مظفر الدین قاجار شاہ ایران نے اپنی ملک کی دیکھ بھال کے متعلق جو قواعد نافذ فرمائے تھے شاہ حالی پارلیمنٹ نے چند شرائط اور برائی بن جن میں سے بعض کو ہم بیان کرتے ہیں۔

چونکہ ایران کا مذہب شیعہ ہے لہذا ضروری ہے کہ تخت ایران کا فرمانروا شیعہ ہو۔ اور شیعہ مذہب کے ترقی دینے والا ہو۔ نیز اگر کوئی شاہ ایران شیعہ مذہب کے خلاف ہو تو اس کو تخت سے برطرف کیا جائے (تعصب)

ایرانی جھنڈے یا نشان کا رنگ بنز سرخ اور سفید ہوگا۔ جس پر آفتاب اور شیر ہر کی تصویر بنی ہوگی۔ کوئی خاص راز بھی پوشیدہ نہ رکھا جائیگا۔ بلکہ پبلک کے سامنے پیش کر دیا جائیگا۔ قانون کی نظر میں سب ایرانی مساوی الہم ہیں گے اور کسی ایک کو کسی دوسرے پر کسی قسم کی فوقیت نہ ہوگی۔ غیر منقولہ جائیداد محفوظ رکھی جائیگی اور کسی کو جبراً کسی کے گھر گھسنے کی اجازت نہ ہوگی۔ بغیر قیمت دینے کسی شخص کو کوئی چیز خریدنے کا کوئی استحقاق نہ ہوگا۔ کوئی ایرانی بغیر خاص سرکاری حکم کے جلاوطن نہیں کیا جائے۔ کوئی شخص کو اختیار ہوگا کہ تعلیم صنعت و حرفت حاصل کرے۔ سوائے اسلام کی مخالفت کتابوں کے ہر قسم کی کتابیں شائع ہر سکتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی کتاب خلاف قانون شائع ہوگی۔ تو چھپوانے اور چھپانے والوں کو سزائیں دی جائیں گی۔ تخت ایران سلاطین سلطنت جلالہ آباد محمد علی امدان کی اولاد کے قبضہ میں رہیگا۔ جب تک کوئی شاہ پارلیمنٹ کے دونوں ہوسوں اور مجلس وزراء کے سامنے اگر یہ قسم نہ کھائے کہ میں خدا وند عالمین کو گواہ کر کے قرآن مجید اور تمام تبرکات کی قسم کھاتا ہوں کہ استقامت سلطنت ایران پر میں اپنے عین مستقل رکھوں گا اور پولیٹیکل قوانین کی حفاظت کروں گا اور شرائط کی پابندی کے ساتھ جو چکر کروں گا۔ اس میں خدا وند عالمین کو حاضر و ناظر سمجھوں گا اور کوئی ایسی بات نہ کروں گا جس میں ایران کی بھلائی نہ ہو۔ میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اصلاح ایران میں میری مدد کرے اور تمام اولیاء اللہ میرے حامی و مدد ہوں۔ میں کوشش کروں گا کہ مذہب شیعہ کو فروغ دوں گا۔ اس کے بعد وہ تخت نشین کیا جائے گا۔ بادشاہ بذات خود اپنے کسی فعل کے جواب دہ نہ ہوں گے۔ لیکن ان کے وزراء پارلیمنٹ کے دونوں ہوسوں میں جواب دہ ہوں گے۔ جو شخص سلطان نہواہد ایران میں پیدا ہو یا دربار میں نہواہد۔ اور نیز

ایرانی رعایا نہ ہو۔ وہ کبھی وزیر اعظم نہیں ہو سکتا۔ کوئی جج یا ججٹ بلا اپنی مرضی کے دوسرے مقام پر منتقل نہ کیا جادے۔۔۔۔۔ خیر ملک کا کوئی آدمی فوج میں بھرتی نہ ہوگا جب تک جائز اجازت نہ پالے۔ اس وقت تک کوئی غیر ملک کی فوج نہ تو اس ملک میں رہے یا جنگی اور نہ ہی اندرون ملک سے گزرنے پالے گی۔

باوجود اس کے دوسری طرف ہم یہ پڑھتے ہیں کہ شاہزادہ امجد الملک نے شاہی مسجد طهران میں بعد از نماز ظہر ۵ ہزار آدمیوں کے مجمع میں مفسدہ ذیل تقریر کی۔

ہائے صوبے بناؤں پر آؤدہ ہیں۔ ملک میں کوئی حکمران طاقت نہیں ہے اور جہاں کہیں ہے وہیں بھی اس کا عمل درآمد رہا اور اس عار غلطی کے خلاف ہر دہے دشمن ہیں ہر دو جانبہ دہا رہے ملک کو غارت و برباد کرنے کے علاوہ ہمارے بھائیوں کا خون ہمارے میں اور ہمارے سرسبز و شاداب قصبوں کو آلودہ رہے ہیں۔ روسی سازشیں خاص پایہ تخت اور دربار شاہی میں بن بن برستی جاتی ہیں۔ کیا تم ان سب کا سبب جانتے ہو؟ اور نیز یہ کہ روسی اسباب کیوں کسی ملک کی ترقی کا باعث ہوتے ہیں جن کا اثر بیان برعکس ہے؟ اگر تم خود اس کا سبب نہیں سمجھ سکتے تو سمجھو اس کے بیان کرنے کی اجازت دو۔

”میں کہہ سکتا ہوں کہ اس سبب کا باعث تمہارا موجودہ شاہ ہے اور جو سازش کا بانی مانی ہے یہ تمہارا شرک حال نہیں ہے اور نہ اس کی یہ تمنا ہے کہ تم آزاد اور سرسبز و شاداب ہو وہ تمہاری پارلیمنٹ کی راہ میں ہر قسم کی رکاوٹ جس کے امکان میں ہے پیدا کر دیتا ہے اس لئے کہ عوام کی جماعتیں اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ منقطع ہو جائیں“

جب کہ اس طرح مذکور ہو گئی تو چند سو آدمی چکی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے اپنی جگہ سے اٹھتے اور چہرے زنگین کرنے کیلئے دے دے کہ وہ شاہزادہ کی پیروی کرنے کو اور موجودہ شاہ کو تخت سے اتار کر ملک کو اس نازک حالت سے نجات دلانے کیلئے تیار ہیں۔

دو نو ہزاروں کے پرچم لینے سے یہ اظہار ہو جائیگا کہ ان سنت و جماعت کے خلاف شیعیت کی رنگ کس قدر روشن ہو چکا اور پھر باوجود اس کے بدامنی کس درجہ پہنچے۔

اساتذہ کرام گھر بھر بالقابہ واضح ہو کہ سر لوئیس مین صاحب امتیاز سول سروس پاس کر کے ماہ نومبر ۱۸۹۲ء کو ہندوستان میں تشریف لائے اور جب

پہلے ایک بطور اسٹنٹ کنسٹرکٹر کے اسی نجاب میں قیامت کے گھٹنے آئے ادناپ ماہ اکتوبر ۱۸۹۲ء میں سر رابرٹ ایچ مین صاحب بہادری کے پرائیویٹ سکریٹری مقرر کئے گئے تھے اور موسم بہار ۱۸۹۲ء تک جبکہ سر رابرٹ صاحب برصغیر رہا تو مونس تھے اس عہدہ کا کام بخیر دیا اس کے بعد آپ لاہور میں پیشین ڈپٹی پرنسپل کئے گئے تھے۔ پھر چند سال تک چیف کمشنر پنجاب میں بطور قائم مقام رجسٹرار کے کام کیا اور ۱۸۹۲ء میں ضلع گنڈاپور کے انٹر بندوبست تھے اور ۱۸۹۲ء میں پشاور کے ڈپٹی سٹرنس مقرر ہوئے پھر سال بعد ۱۸۹۳ء میں گورنمنٹ ہائیک کورٹ چیف سکریٹری مقرر ہوئے جبکہ فرنگی لسی رخصت پر واپس تشریف لے گئے تو ۱۸۹۳ء میں ولائیت کے واپس آئے پھر پرنسپل ڈپٹی کنسٹرکٹر مقرر ہوئے ۱۸۹۴ء کے موسم بہار میں جبکہ سر سوارنس صاحب بہادری نے ملک برائے کنسٹریکشنل گورنمنٹ کی تہا کی تہا کی جگہ پر آپ گورنمنٹ آف انڈیا کے سرسٹنٹ سٹاف کے سکریٹری مقرر کئے گئے اور جبکہ اسی عہدہ پر ایک سال کام کر رہے ہیں ۱۸۹۴ء کے ماہ اکتوبر میں جو خاص سعادت گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے بھیجی گئی تھی آپ اس کے انچارج انٹر تھے اور ۱۸۹۴ء کے موسم بہار میں کابل سے واپس آئے پھر پرنسپل سکریٹری کا عہدہ پر کیا اور انہیں خاص خدمات کے صلہ میں آپ کو خطاب کے سی آئی ای کا خطاب کیا گیا۔ اور اس سے پہلے ۱۸۹۳ء میں آپ سی آئی ای کا خطاب حاصل کئے ہوئے تھے۔

حیدر آباد دکن میں موسیٰ مذہبی کنرا سے ایک عہدہ فیل خانہ ہے جس میں ایک ست ہاتھی ہیں اس نے اپنے پاس سے گندے والی ایک لڑکی کی کہ میں سو نہ ڈال کر اٹھایا اور چکر دے کر زمین پر سے مارا۔ پھر لڑکی کی ٹانگ پر اپناں رکھ کر سو نہ سے دوسری ٹانگ پکڑی اور چڑھالا دو دو ہاتھ شالوں سے الگ کر دے۔ کھوپڑی کے کئی حصے کر دے۔ اور لاش کے ٹکڑے بچے لیکر میٹھ رہا۔ بڑی کوشش کی گئی مگر نہ کر سکے۔ دو تہا تہا۔ آخر دس پرچیاں اس کی سینہ میں چھپو کر سو نہ آسمان کی طرف لڑکی اور قریب سو سو ہالداروں نے ہاتھی کے تمام جسم پر پرچیاں چھوئیں اور کئی چوکے اس کی دم پکڑ کر تارے لہے جب جا کے خاص عداوت کے گوشے کے چند کچرے لکھے۔ ہم نے اس سوت کی مفصل کیفیت بیان کیا ہے کہیں ہو کہ انسان اپنی ضعیف ہستی پر نظر کر کے اپنے غرور و تعصب طویل ال خدا سے بے پروائی چھوڑ دے۔

و بحسب باعی

اعداد و شمار

امریکن گورنمنٹ چاندی خرید رہی، جمعرات کو دو لاکھ اونس

ہندوستان کی تجارت ترقی پر پہلے سال روان ایدہ

میں دہائی کے مقدار ایک کروڑ ۱۰ لاکھ فیصد برآمد کی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ہے۔
 ٹرنسوال کے ایک سو سو لاکھ ہندوؤں نے جو جنگی سپاہی رہ چکے
 ہیں۔
 لارڈ الچین کو دروازے مضمون کی بھی ہے کہ شاہی گورنمنٹ اگر وقت
 دھاری سے ہماری حفاظت نہیں کر سکتی تو سب کو میدان میں کھڑا
 کر کے توپوں سے اڑا دے ہم جان دین گے اور آف تک
 نہ کریں گے۔ (قابل رحم حالت ہے)

جودہ پور بیکانیر کے کارخانے کے کارکنوں نے
 شہر کا تینوں کی عدم شمولی سے تنگ آ کر کام بند کر دیا۔
 ایک شکایت یہ ہے کہ ہم سے نو گھنٹہ روز کام لیتے ہیں
 ایک گھنٹہ کم ہوا اگر کام کرنا تو اور کم دین۔ دوسری یہ کہ سالانہ
 ترقی بند ہے۔
 کلکتہ میں ٹیمپو کے کمپنی کا ایک ملازم ایک پوشاک چرانے کے
 جرم میں عزم بنا جسکی قیمت دس روپے ہے وہ خود اسے پہنے
 ہوئے تھا۔

فریخ شاہ پچاس میل کا فاصلہ جہالت کے کے کا سا لینکا بن
 پہنچی اور سولائے حفیظ کے لشکر سے جنگ شروع کر دی جسے
 اس نے کچھ عرصہ کے بعد مغلوب کر لیا۔
 راجہ مرار کش کے قبائل نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔
 برائے رتھ روڈ جسے کیلون والی شکر بھی کہتے ہیں وہاں
 ایک معزز شخص صبح کی وقت جا رہا تھا۔ وہنا صاحب کے لئے ایک جگہ
 بیٹھ گیا۔ ایک بدعاش نے کیلون سے لشکریات ماری اتنے
 میں دو اور شخص بھی نکل آئے اور حملہ آور ہوئے پیارے کی
 جیسے ایک سو نو روپے نکال لئے۔

حوادث زمانہ

آتش زدگی سے نوشکی (ضلع کوٹہ) کی تحصیل کا دفتر جل گیا
 تمام سرکاری کاغذات بھی تفت ہو گئے (افسوس)
 راولپنڈی کے بڑے بازار میں آتش زدگی ہوئی ایک دکاندار
 نے دس بارہ ہزار کا نقصان اٹھایا ہے کہتے ہیں کہ لقب لگا کر چھ دن
 سے آگ لگا دی۔
 تربٹ سٹیٹ ریلوے کے سیشن مظفر پور کانتی کے
 درمیان ایک اپ گودس ٹرین۔ ۲۰ ڈن کس ٹرین گاڑی سے
 ٹکرا گئی۔ جب گاڑی اسود زخمی فائر میں ہوئی۔
 کلکتہ کے متصل ایک سن کے کارخانہ میں آگ لگی۔
 سترہ ہزار کا نقصان ہوا۔

پلیگو مولین ریلوے سیکشن .. پر گاڑی پٹری سے
 اتر گئی۔ کیونکہ شکرک پرایک بھینا چڑھ آیا۔ کئی گھڑیاں پٹری سے
 اتر گئیں۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔
 ۱۲ ریلوے کی جس وقت زلزلہ بلوچستان میں۔ اسی وقت پانچویں
 میں بھی آیا۔ شریع میں دو جگہ آئے شہری اور زلزلہ میں
 بھی شام کے وقت زلزلہ آیا۔

حضور لاٹ صاحب بنگلہ کو پاؤں پھٹنے سے کلانی میں چٹ
 آئی۔ جلد سٹیٹ ہال میں شریک ہو سکے (افسوس)
 حاجیان مجازین دبائے ہسپتال تباہی ڈھائی ہے
 ہر روز بڑے اوسط دو سو مرتے ہیں۔ (مرگت)
 ایکرا (غوب) افریقہ میں طاعون پھوٹا۔ مشکور، جزیری
 کی صبح کو ۱۱ بجے کابل میں زلزلہ محسوس ہوا۔
 جنوبی ہند میں نیلگری ریلوے کی شکرک پر دو جگہ پھر
 ٹپنے آ پڑے۔ آدھ وقت مسدود۔

سری نگر کشمیر میں ۱۵ جنوری کی رات بوقت دو بجے شب
 حلائی کی دکان میں آگ لگی۔ تین سو کانات جل گئے۔
 ۱۶ تاریخ کو پیر پور دار ہوئی۔ لیکن صرت ایک ہی دکان جلا۔
 نقصان کا اندازہ ایک لاکھ تک۔ (دفا عذاب النار)
 کرمان شاہ میں نہروٹی دیر کے لئے غدر ہو گیا۔ رعایا نے
 سرکاری فزائے لوٹ لئے اور حکام کے محل پر حملہ کرنے کا
 ارادہ کر لیا۔
 یکمیل پور سے ایک آتش زدگی کی فرائی۔ قریباً ۴۰۔۵۰ ہزار
 کا نقصان۔

جہاد گزشتہ کو لندن میں مجلس وزارت کمیٹی نے کی مدد کی
 خواہشمند عورتوں کی بھرپور مدد کیا۔ پانچ عورتیں گرفتار
 ہوئیں۔ نیک بلنی کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔ پیر پور
 سزائے قید دی گئی۔

ہنگامہ میں سنگ کے الزام میں پچاس آدمی پکڑے
 گئے۔ چار پر مقدمہ چلایا گیا۔
 سیشن پنڈی پاتہ پر حکم کے جگہ سات سو روپے
 گیا تھا اس کے متعلق دو بنگالی گرفتار ہوئے۔
 ٹیمپو سے کی دو سافروں پر دو بنگالیوں نے شدید حملہ
 کیا۔

کیا ہوئیو الہ ہے؟

۱۹۱۰ء میں بمقام برسر ایک عالمگیر فوری نمائش ہو گی۔

ٹرنسوال کے ہندوؤں نے جو مظالم برداشت کئے جاتے ہیں اس
 کے متعلق بمبئی میں ایک عظیم شان جلسہ ہونیوالا ہے۔ سوویو
 نے اپنے مقتدیوں کو اور ہندوؤں نے اپنی برادریوں کو
 ناؤں ہال کے اعترافی جلسہ میں جیسے ہونے کی تاکید کی ہے۔
 ایک نئی شخ ریلوے کی توسیع منظور ہوئی ہے جو ہندو
 کے سیشن میر پور سے مقام جہود تک ۴۰ میل فاصلہ۔
 ایک اندازہ پچیس سو دو گھاٹ تک بڑائی جائیگی۔ برہم پور
 کے جنوبی کنارہ پر فاصلہ ساڑھے آٹھ میل بمبئی کی طرف
 ایک اور شخ ریلوے تنگ پٹری بنانے کا حکم دیا گیا ہے۔
 یہ کو یاد دہانہ ہو گی۔ پھر براہ ماہوں کے اس کو مقام گنچ
 تک جائیں گے۔ اور اسی ریلوے کی ایک شخ نابھ سے
 براہ زونادادہ مقام گور تک بڑھائیں گے کل فاصلہ ۱۱۲ میل

ضعیف الاعتقادی

پونا کا ایک مشہور سربراہ مالدار شخص مع اپنی بیوی کے
 آرام سے زندگی بسر کرتا تھا۔ دونوں بیوی جادو گر
 کے چنگل میں پھنس گئے۔ انہوں نے میان بیوی کو
 یقین دلایا۔ کہ اگر ہم پوجا کریں گے۔ تو ضرور تمہارے
 ہن لڑکا پیدا ہو گا۔ اس مالدار سے چند روز تک تو
 دو دو دو گراہی بھیٹ لیتے رہے۔ مگر آخر کار ایک روز
 وہی شخص جو ذات کے برصغیر تھے اور جن کا نام کاشی نام
 اور دیتھو تھا۔ مالدار سے کہنے لگے۔ کہ کج ہم
 تمہارے مکان میں پوجا کریں گے۔ تم دو دو جہاد
 کروں میں خوشبویات جلا کر سو جاؤ اور نیز اپنے گھر
 کے ملازمین کو ایک رات کے لئے گھر سے اکڑا دو۔ ان کی
 ایسی باتیں سن کر میان بیوی تیار ہو گئے اور انہوں نے
 ایسا ہی کیا۔ دو دو جہاد کروں میں سو گئے اور جادو گر
 نے پوجا شروع کی۔ اسی رات گزرتے پر کاشی رام نے ایک چوڑا
 اٹھایا اور دونوں میان بیوی کو یکے بعد دیگرے قتل کیا وہ سچا
 خواب غفلت میں پڑے تھے تو میں ان عیار قاتلوں نے
 تمام گھر کا مال اسباب بیاہی سے بٹورا۔ دو چار روز تک مکان بند
 پڑا اور کسی کو خبر نہ ہوئی مگر ناشوخی شراذھ سے محلہ والوں کو
 شک گذرا اور انہوں نے پولیس میں رپورٹ کی پولیس نے
 تحقیقات شروع کی اور کاشی رام دیتھو کو گرفتار کیا عدالت
 ماتحت نے دو دو پر جرم ثابت پاکر سشن سپرد کر دیا۔ سشن جج کے

انجاء ہر مہر مہر

خبریں

کیسی عزیز ناک موثرین میں

ایک صاحب اپنی حالت بگھتے ہیں والد صاحب فوت ہوئے دوسرے روز والدہ صاحبہ دفن کر کے واپس آئے تو براہ حقیقی اس سے دوسرے روز دوسرا بہائی اسی شب کو میری خوار اس سے دوسرے روز خالو میرے روز خوار بہائی رات کو دوسرا خوار بہائی (السادا للموت) داخو للجناب! منہ جلم کے موضع ادھر وال میں سکون کی دیرم سارا جلائے گا جو مقدمہ جرم میں رہتا اس کے تمام ملامت بوجہ عزم ثبوت رہا ہوئے۔

طاہون کے ایام پائندے نکل گئے ہیں پیچھے کسی سے یہ کارروائی کی تھی۔

برادر یوں کے ملازم سندھ سگر پر الزام تھا۔ چلتی رہی گاڑی میں ایک پیرپین ریڈی پرنس جگہ کرنے کا چار سال قید ہوئی اب اس سے جواب طلب کیا گیا ہے کہ کیوں نہ اس پر سخت تر جرم کا مقدمہ چلایا جائے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۱ جنوری میں طاہون ۱۹۰ موثرین ہوئے اس سے پہلے ہفتے ۲۲۵

گورنمنٹ ہند نے منع کر دیا ہے کہ بوچھان ایجنسی کی تحصیل نصیر آباد میں باہر سے کسی قسم کا نمک نہ لایا جائے۔ سنگان و برنام میں ملاوٹ کے کارخانے میں آگ لگی۔ یہاں ۶ لاکھ روپے کی کپاس جمع تھی۔

ڈاکٹر سید محمد امین صاحب راول پٹی سے روہتا ضلع ڈیرہ غازی خان کو تبدیل کئے گئے ہیں اس علاقہ کے واسطے خاص خوش آہتی ہے کہ ایک لائق اور تجربہ کار ڈاکٹر ان کیولسٹہ چنا ہے۔

سرحد ایران پر ترکی فوجیں عظیم جنگ کی تیاریاں کر رہی ہیں۔ ذخیرہ فوج مدب کی گئی حالت نازک ہے۔

وہ خبر جو پہلے ہفتے رائیگن کے متعلق تھی اب اس کی آپٹے تردید کی ہے کہ نہ مجھے گورنمنٹ سے حاکمیت ہوئی نہ مینجمنٹ کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ان فقرات کو سٹراٹجی میو کے فیصلے سے نکال دے۔ جو پولیس کے خلاف تھے۔

اصل بات یہ ہے سٹراٹجی میں نے جیت کورٹ کی

تو جس جانب کھینچی تھی کہ سٹراٹجی میں نے خاص سرکار کے خلاف جواب طلب کرنے سے پیشتر پولیس پر اپنے فیصلے میں کئے ہیں۔

بلوہ راول پٹی میں جن ملازموں کو سٹراٹجی میں نے اپیل جیت کورٹ سے خارج ہوئی۔

”الٹی“ (تضعیف دہرم پال) کے متعلق دیو سراج جو مستغاثہ دائر کیا تھا اس کے متعلق تمام کاغذات پولیس نے ڈپٹی کمشنر کے پاس روانہ کر دیئے ہیں۔

قسط نظریہ میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان شریفانہ میں جانا سولے یا انکھتا ہوا ہے۔ تو معاذ کر کیا جائے وہیت مناسب

ریکس میں سرورس ایک ہندو سارٹر کو جھڑپی شدہ مظاہرین سے سو روپے کا نوٹ نکال لینے کے جرم میں سشن جج الا آباد کی عدالت چار سال قید سخت کی سزا ملی۔

سب انسپکٹر ریورس پولیس ایک ہندو کنٹینر کی عدالت سے آشنائی رکھنے کی وجہ سے اس کے گھر سے رات کو کچن لیا گیا۔ اور برحیثیت کیا گیا۔

یہ قہر تہذیب کی سفید چادر پر کیسا بدنام و صدمہ لگا دالی ہے کہ ایک عدالت میں اظہار دینے ہوئے ایک انجینیئر نے بیرسٹر کو ایک تھپڑ دے مارا بیرسٹر نے فوراً انجینیئر کو پکڑ کر زمین پر دے مارا یہ سب کچھ عدالت کے سامنے ہوا۔ اخلاق کا سزاوارتا بڑی بات ہے۔

گذشتہ ہفتہ سے مداس میں بوجہ شدت سرکار کے سے بچے ہلاک ہو رہے ہیں۔

۹ سے ۹ جنوری تک کے معطلہ میں ۹۷۳۳ اضافی شخص سے رہے۔

آگلی کے مصیبت زدوں کو جو زلزلہ سے بے خانان تھے سلطان المعظم نے چالیس لاکھ مرحمت کئے۔

بے تدر کے برقی نیابات کی تازہ ایجاد میں یہ نقص ہے کہ جو پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجا جاتا ہے وہ پیغام کے اور نیز سلسلہ کے تمام دیگر مقامات میں ظاہر ہو جاتا ہے جنگ کے موقعوں پر اس نقص سے بہت نقصان مستور ہیں۔

ہمارے درجہ نگار نے اڑہائی لاکھ کی گران قدر رقم اپنے سالگرہ کے دن دلی عہد پیدا ہونے کی خوشی میں نصرت گزرتے ہوئے کو عنایت فرمائی۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کے لئے ایک

شاہد عمارت لائبریری کی تعمیر کی جائے۔

لوہر بازار شملہ میں لگ لگ گئی۔ دو دکانیں اور ایک گھر جلا کر خاک ہو گیا۔ آریہ سراج کی پرانی عمارت بھی جل گئی۔

گورنر صاحب بیٹی نے اعطایہ بیٹی کے تمام ایڈیٹرز کے درخواست کی کہ وہ طاہون ٹیکہ کا مادہ تیار ہونا اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ جس پر ۵۰ ایڈیٹر ۲۰ جنوری کو جمع ہوئے۔ گورنر صاحب نے کہا کہ جس قدر گہری احتیاط سے کام لیا جاتا ہے وہ آپ لوگ ملاحظہ کریں۔ ٹیکہ کی نسبت عام طور سے توجہ دلائیں۔ سٹراٹجی نے تمام ایڈیٹرز کی طرف سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ ہماری امداد چاہی گئی ہے۔ یہ عزت افزائی ہے۔ اس کے نتیجے خوشگوار ہیں۔

شرقی بنگالہ کی خرابی

روڈمر کے مسلسل حالات سے ظاہر ہو رہا ہے کہ کلکتہ میں مولوی لیاقت حسین کے مقدمہ کی آئندہ پیشی ۲۴ جنوری کو قرار پائی جبکہ استغاثہ کے گواہان پر ڈیفنس کی طرف سے جرح کیا دیکھی۔ الزام یہ ہے کہ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی خلاف ورزی کر کے ایک جلیوں بندے مازم کا نکالا تھا۔ کہ جس جلیوں کے لوگوں نے منتشر کئے جانے پر پولیس کا مقابلہ کیا اور اس پر پتھر برسائے اور اسی کے جوش سے کلکتہ میں وہ بلوہ ہوا تھا کہ جس میں پولیس سرجنٹ والٹر صاحب کا ہاتھ کلائی سے کٹ گیا تھا۔

ہفتہ گذشتہ میں پنجاب میں طاہون کی ۳۰۱ کس اور ۲۲۱ امداد وقوع میں آئیں سب سے زیادہ خشکابیت قیمت دہلی میں ہے جہاں چھٹا اضلاع اکوڑہ میں۔ قیمت جالندھر میں دو۔ قیمت لاہور میں پانچ۔ قیمت راول پٹی میں دو قیمت ملتان میں ایک اور ویسی ریاستوں میں چار اکوڑہ میں۔

مروم ذاب من الملک کے بے شمار دوستوں اور عقیدتمندوں کو دریافت کر کے مسرت ہو گیا کہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو حال کے خطابات و اعزاز سال نو میں انہیں۔ کے سی۔ آئی ای کا خطاب ملنے کی سفارش کی جاتی۔

سکھتہ میں۔ کہ کانگریس سورت کے بعض اہم مقامی پسند حضرات گورنمنٹ عالیہ سے خاص رعایتوں کے خواہاں ہیں۔ اور یہ رعایتیں جن فہمست گزراہی کے صد میں چاہی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہے کہ انہوں نے کانگریس کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ کہ جس کوشش میں خود گورنمنٹ ایک کامیاب نہیں ہو سکی ہے۔

برتن میں بیکار لوگوں کے ایک ہی روز میں ۹ بجے جو جین ۱۲ ہزار آدمی شریک ہو کر جلوس بکرا شری محل کی طرف روانہ ہوئے مگر پولیس نے

۱۲ جنوری ۱۹۲۰ء کو شری محل کی جلوس میں شرکت کرنے والے لوگوں کو روک دیا۔

اتمام البران مصنفہ شیخ احمد حسین صاحب

ریویو

(ازیب صادق حسین صاحب صادق مختار مختار و مکتبہ اربعین احمدیہ ناوہ)
(گزشتہ اشاعت سے آگے)

سو اگرچہ کا فرمایا فسق ولی بیت کا ہو وہ بھی متقی ہی ہوگا۔
سبحان اللہ! کیا ذہن رسا ہے اول تو بدامنه معلوم ہے کہ
مشرکین خادم بیت رہے ہیں تحذیب قرآن کی حسب تعسف و تعویض
کے اس کو لازم آتی ہے۔ پھر یہ کہ خادم اگرچہ فسق و فجور میں
مبتلا ہو پھر بھی وہ متقی رہے گا۔ یہ تمام آیات و احادیث
واجماع کے خلاف ہے۔ فسق خادم بیت کو اگر موقوف
فاسق نہیں جانتا تو اپنے ایمان کی فکر کرے کہ کفر کو ایمان
اور فسق کو تقویٰ بتلاتا ہے۔

صفحہ ۳۴ - ۳۵ - میں شیخ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ در اسلام
دین میں سوائے تحقیقات بزرگان دین و اہل بیت کے
کہ اسلام ان کی تحقیقات میں دائر ہے اور دوسرے اتفاق اجماع
بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض اور
ضلالت اور گمراہی ہے۔ اور اسی صفحہ میں آگے چل کر
لکھتے ہیں۔

۱۰ مہر زمانہ (زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) جب کہ
بعد اس کے صحابہ اور بعد ازیں تابعین کا۔ اور دوسری حدیث
میں تبع تابعین کا۔ بعد اس کے چوٹ فریب کا زمانہ شامل
ہو جاویگا۔ پس جس قدر طریقے و فرقے برخلاف اسلام
دوین ایجاد ہو گئے ہیں۔ عاقلوں کے نزدیک باطل ہیں۔
اس مختصر تحریر میں شیخ صاحب نے علاوہ کلمات انشا و پڑا
کے جو تاریخی اور مذہبی فطیان کی ہیں ان کے اظہار کے
لئے ہم پہلے اپنی طرف سے کچھ لکھنا نہیں چاہتے بلکہ ان کے
ایک حنفی بہائی یعنی مولانا محمد شکر اللہ صاحب پرنسپل
عربی فارسی کالج بریلی کی کتاب ہدایت الشفیق الی سوا الطریق
مطبوعہ مطبع قیصری بریلی کی عبارت کا اقتباس درج ذیل
کرتے ہیں

نمبر ۳ - قول سدید میں ہے کہ ملا فروع حنفی کی نے کہا کہ
جان تو اسے مخاطب بیشک نہیں تکلیف دی خدا تعالیٰ
نے بندوں میں سے کسی کو اس بات کی کہ حنفی ہو یا مالکی ہو یا

شافعی ہو یا حنبلی ہو بلکہ واجب کیا اذن پر تصدیق کرنا اس
چیز کا جس کے ساتھ بیچے گئے سردار ہمارے درود
نیچھے اللہ پیر اسلام۔

نمبر ۶ - کہا ملا علی قاری حنفی نے میں العلم کی شرح
میں کہ خدا سے پاک و برتر نے نہیں تکلیف دی کسی کو
حنفی ہونے کی اور شافعی ہونے کی اور مالکی ہونے کی اور
حنبلی ہونے کی بلکہ تکلیف دی انکو اس بات کی کہ اگر عالم ہیں
تو عمل کریں موافق سنت کے اور اگر جاہل ہیں تو تقلید کریں
کسی عالم کی۔

نمبر ۱۹ - فرمایا۔ شیخ ولی اللہ محدث شمس الحجۃ اللہ البانہ
میں جان تو اسے مخاطب بیشک تمام آدمی چوتھی صدی سے
پہلے ایک مذہب معین کی تقلید خالص پر اجماع نہیں کرتے
ہتے۔

نمبر ۲۲ - فرمایا۔ سونیون کے شیخ محی الدین ابن العربی میں
فتوحات مکیہ میں کہ جو وقت حدیث کی صحت ہو جاوے
اور مقابلہ اس حدیث کا کرے کسی صحابی یا مجتہد کی بات
تو نہیں ہے۔ کوئی راہ حدیث سے عدول کرنے کی اور
چوڑ دیا جاوے قول اس صحابی اور مجتہد کا حدیث تشریف
کی وجہ سے اور نہیں جائز ہے چوڑ نا کسی آیت یا حدیث
کا بہ سبب قول کسی صحابی یا کسی مجتہد کے اور جس نے
ایسا کیا ہے شک گراہ ہوا بڑی گمراہی کر کے اور نکل گیا
اللہ تعالیٰ کے دین سے۔

نمبر ۲۶ - کہا شرح تحریر میں کہ تمام مجتہدین حنفی خوبی سے
اتباع کی گئی ہر ایک صلاحیت تقلید میں برابر ہیں ہر اگر
سفیان ابن عیینہ یا مالک ابن دینار کا فتوے لے تو
جائز ہے اس کا لینا جیسے کہ جائز ہے چاروں
مجتہدوں کا فتوے لینا مگر یہ بات ہے کہ دوسرے
مجتہدوں کی نقل صحیح بہت کم رہی ہے اسی وجہ سے
ان کی تقلید سے منع کیا منع کر کے والے نے۔ پھر
اگر ان کے کسی مسکن نقل صحیح مل جائے تو عمل کرنا
اُس پر اور چاروں مجتہدین کے فتوے پر برابر ہے۔
ہدایت الشفیق صفحہ ۳۷ - ۳۸

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ میں لکھا ہے کہ بعد اس کے
اسی صفحہ میں انصاف سے لکھا۔ اعلم ان الناس کا فوا
فی المائۃ الاولی والثانیۃ غیر مجتہدین علی تقلید
لکذہب واحد بعینہ و بعد المائتین ظہر فیہم
التجدد بالمجتہدین باعیانہم و قل من کان

لا یستمد علی مذہب مجتہد بعینہ و کان هذا
هو الواجب فی ذالک الزمان۔ یعنی پہلی صدی میں
صدیقین مذہب معین پر اجتماع نہ تھا۔ بعد دوسری صدی کے
مسلمانوں میں ظاہر ہوا۔ راہ اختیار کرنا مجتہدین کی مقرر کردہ۔
اور کہتے وے لوگ جو مجتہد معین کے مذہب پر مجبور
نہ رہتے اور یہ بات اس زمانہ میں واجب ہو گئی تھی۔ اس

عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مولانا بعد دوسری صدی کے
مسلمانوں کے حال پر تاسف ہو کر بظنی اہل اسلام کا
مقلع بیان فرماتے ہیں کہ خیر القرون بلکہ دوسری صدی تک جب
حضرات مجتہدین موجود تھے اس مسئلہ کا کچھ ذکر ہی نہ تھا
ثم یفتشوا الکذب (یعنی سننے والوں نے غش کے بعد ظاہر ہوگا
کتاب) کے زمانہ والوں نے باہم کی کٹ کٹی آپس کی ایمانی
سے ایسا کیا کہ ایک ایک رستہ علیحدہ علیحدہ بن گیا۔ پہلے

تک اپنی اپنی ٹہری کہ یہی امر جدید اس وقت میں ضروری ٹہرا
اور جناب مولوی محمد اسمن صاحب حنفی ناٹوڑی اپنی
کتاب تہذیب الرفیق کے صفحہ ۳۷ و ۳۸ میں تفسیر مظہری کو
نقل کرتے ہیں۔ فان اهل السنة والجماعة قد
اختلفت بعد القرون الثلاث ادا لاربعة علی اربعة
مذہب۔

ترجمہ۔ بے شک اہل سنت و جماعت بعد تین یا چار سو
برس کے چار مذہبوں پر پہنچ پھاٹ ہو گئے۔

یہ تحفظ جو شیخ صاحب کی خدمت میں ان کے دو معزز بہادر
کی طرف سے پیش کیا گیا ہے ہماری رائے میں اس قابل ہے
کہ شیخ صاحب اسے ضرور قبول فرمادیں اور اگر ان میں حیادہ
انصاف کا مادہ ہے تو امید ہے کہ وہ ضرور ایسا ہی کریں گے
مگر چونکہ شیخ حنفی ہی اس موقع پر آپ کے ہمسفر ہو گئے
ہیں اس لئے کسی قدر ان کی خدمت ہی ہم ضروری سمجھتے
ہیں۔

پس واضح ہو کہ فواب صدیق حسن صاحب مرحوم اپنی کتاب
حدیث الانصاف کے صفحہ ۳۷ میں لکھتے ہیں۔

در کتب تاریخ گواہی دیتی ہیں کہ جس طرح بطین سلطنت
مذہب حنفی مالکی نے عام مردم میں رواج پایا اسی طرح
بدولت اہل حدیث کے ہر قرن میں ایک جماعت اہل حدیث
کی کسی نہ کسی قطر میں بھی موجود تھی بلکہ ابتداء اسلام سے
تازمانہ وقت اسلام ہر چہ سوچاں سچری تک اس طرح کی
کثرت و راست حدیث رہی کہ بعض مجالس حدیث میں
ستر ستر ہزار فقر و اسطے سماعت حدیث و امار سن کر گواہ

بھی حدیث نبویہ۔ قہودات لیکر حاضر ہوتے تھے۔ اشارہ اسد
لا تفرقوا الا بعد۔ جب مہنت بعد از ازل ہو گئی۔ اہل علم حدیث
وغیرہ باتہ سے شرارتا کے بحسب اغواء علقی و زیر مستعصم
باسد و نصیر الدین طوسی رافضی اسے گئے ان کے کتب کا
پہلے دجلہ پر بنایا گیا۔ جسکی سیاسی سے دجلہ کا پانی کا لاپر گیا اس
وقت زیادہ ترجمہ و عوام کا انعام کا ان مذاہب کی تقلید پر ہو گیا
ورنہ پہلے اس واقعہ سے ہر چند بعض علماء منسوب طرف کسی ایک
مذہب کے ان مذاہب اور جو سے ہوتے تھے۔ لیکن ان کو
تغصب اس مذہب کا تھا۔ ہر اسے نام حنفی شافعی مالکی حنبلی
کھلاتے تھے۔ علم حدیث اور محدثین کا حفظ مراتب کا فرق
ملاحظہ فرمائیے کہ کمال ادب سے کسی حدیث کے مقابل میں
کسی فقیہ کی رائے و قیاس کو پیش کرتے تھے۔ ان کو اہل علم
اصول اور آپ کو اہل علم فروع سمجھ کر تقدیم اصول کے فروع
پر قائل تھے۔ چنانچہ کتب طبقات فقہاء اس کے شاہدین
اس اہمیت میں ہزاروں فقہ گذرے۔ کہوہ نقدان چار اماموں
میں نہ صرف نہیں ہے۔ نسبت دیگر فقہاء کے ان کا اشتغال علم
فقہ سے زیادہ تھا۔ اس لئے ان کی شہرت ہو گئی وہ بھی عالمین
کے ذریعہ سے یہ کہ ان سے بہتر کوئی عالم یا فقیہ یا مجتہد نہ تھا۔
سیکڑوں مجتہدان کے سوا ہی تھے۔ بلکہ ہر قرن میں مجتہد مطلق

پائے گئے جن کا علم ان سے زیادہ تھا۔ حصر کرنا اجتہاد
مطلق کا ان چاروں مجتہدین میں یا حصر کرنا علم رسول خدا کا
ان چاروں مذہب میں دلیل قائل ہے۔ کوئی سند پر نہیں
..... غضب خدا کا ہے۔ کہ دنیا میں قرآن کریم موجود ہو
صحاح ستہ وغیرہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ متعلقہ السند تا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدفن ہوں ان کے جامعین
باتفاق موافق و مخالف متمم ... نہ ہوں کسی سے ان
کے اہل تقویٰ و دیانت ہونے میں شک نہیں ہوا ان کو
کسی بادشاہ سے تعلق رزق کا غائب نہ رہا ہو۔ عالم ہو کر کباب
کسی جاہ و عہد کے کسی دائرے ملک یا خلیفہ یا امام سے
نہ ہوں۔ جس طرح فقہاء اسے بڑے بڑے عہدے نزدیک
ملوک کے حاصل کر کے جاہ و عزت حاصل کی۔ پھر اس کتاب پر
کو طاق نسیان میں چھوڑا جاوے۔ ان کتب سنت صحیحہ سے
موتھ پیچ کر کتب رائے و قیاس و اساطیر قبل قال احادیث
پر جان دی جائے۔ خداوند یوم الدین کو اس کا کیا جواب دیا
جائیگا۔ یہ کیا مسلمان ہے کہ رسول خدا کی بات ماننے نہ جائے
زیر۔ عمر کی کوئی سنی جاوے۔ یہ سو من تمام در عشق تہا
لے پیر و مرشد خیر ہے۔ یہ ذکر اور مہذب آپ کا صاحب خدا
کا نام لے

اور اسی کتاب کے صفحہ ۶۵ میں لکھا ہے۔
مسجد الحرام کے اندر نہ نو سو ہجری زمانہ فرج بن برق
چرکی سے جو کئی عمارتیں بنائی ہیں۔ جیسے چار مصلے گھڑی کا حجرہ
کتاب خانے کا حجرہ۔ عمارت مقام ابراہیم عمارت بالا کے
زمزم وغیرہ یہ سب بدعات ہیں۔ پانسو برس سے پہلے یہ شکل
مسجد الحرام کی تھی کاش یہ زری بدعت ہی ہوتی انوس نوید ہو
کہ برخلاف ارشاد شارع ہے۔ حدیث میں آیا ہے نہیں نکالی
کسی قوم نے کوئی بدعت مگر مثل اس کے ایک سنت دنیا
سے اٹھ جاتی ہے۔ سواس جگہ ان چاروں مصلوں کا ہونا
صاف تفریق جماعت ہے۔ اس عمارت کا بنانا وبال آخرت
پس شیخ صاحب کو چاہیے۔ کہ پہلے اپنے گہر میں فیصلہ
کر لیں پھر ہم لوگوں کے مقابلہ میں آئیں۔
شیخ صاحب نے اپنی کتاب میں اجماع پر بڑا زور دیا ہے
اور جابجا یہ لکھا ہے۔ کہ سلسلہ احدیہ خارق اجماع ہے۔ لہذا
ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اجماع کی حقیقت مختصر طور پر ناظرین
کے گوش گزار کردیں۔
توضیح میں لکھا ہے۔ ہو اتفاق المجتہدین من اہمیت مصدع
فی عصر علی حکم شرعی یعنی کسی حکم شرعی پر ایک زمانہ کے تمام
مجتہدین امت محمدیہ کا اتفاق اجماع کہلاتا ہو باقی آئندہ اثبات

ایک سچی شہادت

دعائی کا مصلیٰ کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال ہوئے میرا دماغ بہت ضعیف
ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں فرق آئے لگتا تھا۔ طبیعت میں نقصان معلوم
ہوتا تھا اور کرداری اعضاء کی وجہ سے مجھے یہ بھی شک ہو گیا تھا کہ
میری باتیں مرنے کے کل اعضاء کو دہرے جاتے ہیں انگریزی اور یونانی
علاج مختلف اطباء کے گئے مگر بہت کم فائدہ ہوا یا عارضی فائدہ
ہوا۔ آخر کار حکیم منشی محمد بن صاحب کی جنوب مقوی کا استعمال ہوئے
کیا اور اس وقت ہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں۔ ان گویوں کو
استعمال سے میری کل شکایات مند و جبالا رفع ہو گئیں۔ میرے
تجربہ آن گویوں سے زیادہ مفید مقوی دوائی نہیں آئی۔ میری
تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گویوں کا استعمال
کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں حکیم منشی محمد بن
صاحب کا شکوہ ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی
دائم۔ محبوب عالم ممبر مال کونسل دربار ٹونک (جھڑا)

(سابق پرنسپل اسٹنٹ جبار یونیورسٹی سرسری صوبہ پشاور)
ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو نور شہادت عابدی کا ایک معزز حاضر

اپنے ذاتی تجربہ کے بعد جنوب مقوی

کے متعلق وہ رہا ہے یہ گویان تمام عصبی نظام پر از مد مفید اثر
کرتی ہیں اور اعضاء ریشہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں بلاشبہ
اکیر کا حکم کہتی ہیں جن کو گون کے دل و دماغ مطلقاً تھکے دیگر
امور متعلقہ حوض و فکر مثلاً کاروبار عدالت و حساب کی وجہ سے گزند
ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے سے کتا جانے ہوں آٹ رہے
ان گویوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا
کام کر کے کئی طاقت پیدا ہو جاوے گی یا دوسرے کم تر قسم کی قوت یا کرداری
نظام عصبی ہی کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ
چار روپیہ (اللہ) میں گولی ایک روپیہ (لہذا) علاوہ ہرین اور کئی امراض
نسانی اور خارجی کی ہوائت مجربہ اور مفید اور یہ کہتی ہیں آٹا بخور کر
دہند۔ جالہ سکل۔ عارض ششم۔ آٹا کھجور سے پانی جاری رہنا صحیح ہے
اور خفیف پیو کالئے بنیظیر ہے۔ قیمت فی قندلہ عید دوائی سوزاک کہتے
یعنی قرعہ فیکس عارض سوخت جریان و دہشتہ کیلئے حکم سوخت مفرح
بضم۔ در پیرہ فقور مضمین ترش ڈکارے اور گاہ گاہ بخا محسوس ہوتا ہو
طبیعت یکل حسین اور کال ہستی ہوشت پیو اور دم معدہ میں گاہ گاہ
سوزش ہوتی ہو اور نیند اچھی طرح سے نہ آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ قندلہ
ایک حکم کہتی ہیں۔ قیمت فی کس عارضہ پتہ خوش خطا بعد ملامت مفصل
عز نام اور ڈاک خانہ درج ہوں۔ معقول و جالی کٹ پتہ خریدار
المشہور۔ حکیم محمد بن احمدی۔ دروازہ ولیہ گورجوالا

دور و دور و وقت جاتا ہو

یہ کتاب بول چال علی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں علی برگی اور
اسکے مقابل ۱۰۰ صفحہ پر اردو ترجمہ ہو گا قیمت ہر گورج صاحب شیک قیہ
بھیج دیں گے ان سے صرف ایک روپیہ لیا جائیگا اور علاوہ کتاب بول چال
علی کے فی الحال ہم نقد سات عدد کتابیں سند جوفیل جو ایک روپیہ کی قیمت
کی ہیں بالکل مفت بطور انعام لکھنا کیجا دینگے حتیٰ کہ معدودہ گاہی خریدار کے
ذمہ ہو گا چونکہ کتاب بول چال علی کی طرح کیلئے روپیہ کی کمی ہے اس وجہ سے
گران قدر عایت گوارہ کی گئی ہے کہ اس صفحہ میں اصل کتاب ہی مفت آٹ
لگتی ہو کیونکہ خریدار درست ہی ایک روپیہ قیمت کی سات عدد کتابیں بطور
انعام پلٹا کر دور و دور و وقت جاتا ہو علی ہی صرف ایک کتاب ہر گورج
لیگی۔ سات عدد کتابیں جو فی الحال انعام ایک روپیہ کے لئے پروانہ کی
جائیں آٹ وہ یہ ہیں۔ سلاسل الغفیل مترجم اردو۔ الاستغاثہ و رشید
سلاسل التعلیم۔ قرآن کریم کی دعائیں۔ احمدی کائن۔ عجیبی نسخہ و کتب
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔
جو صاحب ہیں یہ کتب بندیدہ دی پی منگوانے میں دی پی پرار کش لگیگا
کتاب پرنٹ پیر مال ہم لکھیں گے کتابیں مفت ہوگی اور ایک روپیہ ان کا بدلہ
دانت پیشگی جمع رہیگا۔ خط نوٹ۔ یاد رہے کہ سروسٹ و دور و وقت
آٹے پر یہ رعایت بند ہو جائیگی۔ المشہور۔ سید محمد عبد الحمی عرفان
صاحب گورجوالا

میان معراجین عمر کیلئے چہا

بدر پریس قادیان دارالامان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مُحَمَّدٌ وَفَصَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ الْكَبِیْمِ

“موت”

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جب یہ ہرچکا تو میں پاؤں سے سر کی جانب بکھڑنے لگا جیسا کہ رٹر کی تار سڑاتی ہے اور وہ مجھے یاد ہے۔ کہ یہ حالت چوتھوں تک واقع ہوئی اور میں نے خیال کیا کہ اب چوتھوں کے نیچے کوئی جان نہیں۔ مجھے پیٹ اور پیسے سے گزرنے کی حالت یاد نہیں۔ مگر مجھے یہ بخوبی یاد ہے کہ میں تمام کام سر میں آج ہوا اور میں نے خیال کیا کہ اب سراسر میں ہوں اور جلدی رہا ہوں گا۔ میں دماغ کے گرد گھوما گویا میں بالکل خالی تھا اور آہستہ آہستہ اس کو چاروں طرف سے مرکز کی جانب دبا یا۔ اور کھوپری کی نسون سے باہر کو بجا لگا اور نکلا۔ مجھے بخوبی یاد ہے کہ میں شکل و رنگت میں جلی جھلی کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ جب میں نکلا تو میں نے اپنے سر ہانے دو عورتوں کو دیکھا جب میں سر سے نکلا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میں پہلے کی طرح اس کے ساتھ لگا ہوا ہوں اور جو دم رہا ہوں۔ آخر میں جسم سے الگ ہو کر آہستہ سے فرش پر گر پڑا۔ جہاں سے میں آہستہ سے اٹھا اور پورے قہقہہ انگن انگن ہو گیا۔ میں عورتوں اور دیگر لوگوں سے جو اس پاس کھڑے تھے پہنچنے کے لئے دروازہ کی طرف دوڑا۔ مگر وہاں جا کر میں نے معلوم کیا کہ میرے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ لہذا میں واپس آیا۔ لوگوں کو دیکھا اور اپنے مردہ جسم کو بھی دیکھا۔ میں نے بہت سے لوگوں کو جسم کے گرد بیٹھے اور کھڑے دیکھا اور ان دو عورتوں کو بھی دیکھا جو بائیں طرف دوڑا ہوا کر بیٹھی تھیں اور وہ وہی تھیں۔ اب مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ میری بیوی اور بہن تھیں مگر اس وقت مجھے شخصیت کا علم نہ تھا۔ بیوی بہن یا دوست میرے لئے مساوی تھے مجھے رشتہ کا تعلق یاد نہ تھا۔ میں عورت کو مرد سے تیز کر سکتا تھا۔ مگر اس سے زیادہ نہیں۔

میں نے کوشش کی کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کروں تا ان کو تسلی و دل اور تلووں۔ کہ وہ بھی ہمیشہ رہے ہوں گے نہیں۔ میں نے ان کو دھمکایا کہ میں ان سے سلام کیا اور ان

میں پھر تار مار مگر کسی نے میری طرف توجہ نہ کی مجھے یہ حالت تسخیر انگیز معلوم ہوئی اور میں سنس پڑا۔ میں دروازہ سے گزر گیا گلی میں گیا تب میں نے دیکھا کہ میں جتنا زمینی زندگی میں تھا اس سے بڑا ہوں سو خیال کیا کہ میں اب کیا تبدیلی ہوں جس کے ہونے کو میں بیمار تھا اور مصیبت میں تھا پھر مجھ پر موت وارہ ہوئی وہ وقت گزر گیا اور اب میں زندہ اور ذی ہوش انسان ہوں۔ اب میں کبھی بیمار نہیں ہوں گا اور نہ مریں گا۔

اچانک میں نے دیکھا کہ میں اپنی پشت کو دیکھ رہا ہوں۔ میں حیران ہوا۔ چہرہ پر اتنے پھیر اور انجمن اپنی اصل جگہ میں پائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ میں نے ابھی جسم کو چھوڑا ہے۔ میں اس کی انجمن استعمال میں لاسکتا ہوں میں نے مڑ کر کھلے دروازے کی طرف دیکھا اور سر کو اپنے مقابل پایا۔ میں نے لکڑی کے بدلے کی طرح ایک سر بھی جھٹکے جس کے جسم کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور سانس گھرنے کے نیچے گلی تھی۔ اب مجھے تسلی ہو گئی۔ کہ اس سر کے اندر میں اپنے جسم کی کچھ استعمال میں لا رہا تھا اور لوٹ کر گلی میں چلا گیا۔

اس کے آگے لکھا ہے کہ کس طرح ڈاکٹر مذکور ملک بھاگ کر حد تک پہنچ گیا۔ اور اس کو عہد کرنے کی کوشش کی۔ میں نے بائیں پاؤں لائن کے پار نکالا۔ جب پیڑز ایسا کیا تو ایک چوڑا سیاہ بادل میرے سامنے نمودار ہوا اور میرے چہرے کی طرف آیا۔ میں نے جانا کہ میں رد کا جاؤں گا بعد ازاں مجھے معلوم ہوا کہ میں نے جلتے اور نکل کر نیکی طاقت میرے سلب ہو رہی ہے۔ میرے ہاتھ طاقت ہو کر پہلوؤں کی طرف گر پڑے۔ میرے شانے اور سر آگ کو جھگ گئے۔ بادل نے میرے چہرے کو مس کیا اور مجھ کو کچھ ہوش نہ رہی۔

بغیر کسی خیال اور کوشش کے میری انجمن کھل گئی میں نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا اور پھر سفید چارپائی کی طرف جس پر پڑا ہوا تھا اور یہ معلوم کر کے کہ میں جسم میں ہوں میں حیرانی اور بالواسی سے چلا یا کہ میرے ساتھ یہ کیا واقعہ پیش آیا۔ کیا میں پھر مریں گا۔

ڈاکٹر مذکور نے شغایاب ہو کر بہ واقعہ اکثر لوگوں کو سنایا جن میں ڈاکٹر جمن جی ہاشال ہیں جو اب فوت ہو گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میرے ہی گھر میں ایک موت کا واقعہ گزر چکا ہے۔ اور چند روز ہوئے کہ میری لڑکی بہ قصائے آہی

فوت ہو گئی۔ اسی وجہ سے جب گذشتہ اتوار کی شب میں معقول موت بخوبی لگ گیا تو میں نے اس معقول کو اپنے ذریعہ وہ واقعہ میری انجمن کے سلسلے سے لکھ کر میں دو دن اور دریاہ تک برابر اس کے سر ہانے میٹھا رہا۔ بائیں تو اکثر مسلمانوں میں شہرہ جن کو فوت شدہ ان کو بھٹکے کہ میں اب شغایاب ہو گیا ہوں اور مجھے کچھ تکلیف نہیں اور وہ دوسلے ہوئے دسے لوگوں کی طرف دیکھ کر حیران ہوتا ہے۔ مگر خود سے دیکھا جائے۔ تو ان کی حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی یہ نقشے ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ مرزا عبد اللہ بیگ صاحب نے حالت سکون میں عجیب غریب حالات موت کے بعد کے دیکھے اور اکثر لوگوں نے ان کے پاس یا جیسا ہمارے چودہری وزیر حسین صاحب نے جب پچھلے دنوں میں بیمار ہو گئے تھے تو موت کے فرشتے کو دیکھا تھا اور اس کا دفتر لگا ہوا دیکھا تھا اور ان میں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اب اس جہاں سے کوچ کر رہا ہے میں مگر یہ قرین خیال معلوم نہیں ہوتا کہ روح یا جان جب ایک مرتبہ جسم سے خارج ہو جائے۔ اور دل و دماغ اور جمیع قوتوں سے اس کا کوئی تعلق نہ رہے تو پھر وہ کچھ دیر بعد اس میں ان داخل ہوا اور جسم کو زندہ کر دے البتہ بعض بیاریان تو حکما اور اظہار سے ایسی کہی ہیں۔ مثلاً کہ اس میں ظاہرہ آثار حیات کے محسوس نہیں ہوتے۔ اور فی الحقیقت جان خارج نہیں ہوتی۔ ظاہرہ معلوم ہوتا ہے کہ انسان مر گیا ہے۔ مگر جان اس میں باقی ہوتی ہے اور وہ کچھ دیر بعد حرکت کرنے لگتا ہے اور جی پڑتا ہے۔ اس طرح کی حالت میں دماغ کے خیالات اشکال اختیار کرنے میں آتے ان کو بھٹتا ہے۔ کہ اس نے موت کے بعد کے حالات مشاہدہ کئے ہیں۔

نقشہ مذکور سے معلوم ہوتا ہے کہ روح دماغ کی جانب سے خارج ہوتی ہے مگر میرا خیال ہے کہ وہ دل سے سوئے کی طرف ہو کر نکلتی ہے۔ کیونکہ پہلے ہاتھ پاؤں اور سر اور پیشانی ٹھنڈی ہونے میں۔ جو گویا ان مقامات سے جان کے خارج ہونے کی علامت تھی۔ دل کی حرکت تا دم آخر جاری رہتی ہے اور تمام آخری دم و ہنہ سے خارج ہوتا ہے اور موت وارد ہو جاتی ہے روح کا آخری مرکز گویا دل ہوتا ہے

خالصہ ایڈوکیٹ مورخہ عودہ سرستھام میں سینگلیکیر مورخہ اور کتبہ شہام سے اقتباس کر کے رکھے کے متعلق ایک عجیب ڈسکوری چلی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ایک موت بزرگ کے فلاسفر کے بیان کے مطابق انسانی جسم میں ہوش کے قیام کا مقام اور اس کی ماہیت کا پتہ لگ گیا ہے

روح کا آخری مرکز گویا دل ہوتا ہے

یہ سب آدمی کی تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ اس میں روحانی اور جسمانی دونوں امور شامل ہیں۔ روحانی امور میں اللہ کی معرفت اور اس کے رسولوں کی اتباع شامل ہے۔ جسمانی امور میں علم، فن، اور دیگر امور شامل ہیں۔

خبر رکھتا ہے کہ پیش سال گذرے۔ تو سائنس دان نے زور سے دعوے کرتے تھے کہ روح کوئی چیز نہیں ہے۔ مگر اب ان کی شک و شبہ اور جیسے سکوت معلوم ہو گئی ہے اس کے بعد تو ہمیں اس خبر کے سننے کے منتظر رہنا چاہیئے۔

طرح انسانی روح اور انسان کے مرنے کے متعلق بھی عجیب چمن میں جو رہی ہے اور اُس کے دل میں نئی معلومات سننے میں آتی ہیں ایک سطح پر اس سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے ان معلومات میں ترقی جو رہی ہے اور جس درجہ تک معلومات پہنچ چکی ہیں۔ اس کے آگے واقعی روح کی کیفیت ظاہر ہو رہی ہے۔ کیونکہ ترقی ابھی بند نہیں ہوئی بلکہ جاری ہے اور جس کی کوششوں کا نتیجہ بھی یہ ہونا چاہیئے کہ روح کی حقیقت کھل جائے اور جو غیبی نکشہ ہو جائے۔ کہ موت کس حالت میں ہوتی ہے اور کس طرح اس کو روکا جاسکتا ہے۔ مگر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ یہ بھیوری جرموت یا روح کے متعلق قائم کی جاتی ہے۔ جسے ضرور سے اس کی تائید کی جاتی ہے اور جو بعد وہ نفع ثابت ہوتی ہے اور دوسرا خیال قائم کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں اس جدیدہ بیان کو بھی بعض ایک ہیوری سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ فلاسفہ مذکور نے مزید تجربے کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کو تا حال اپنی رائے پر یقین کامل نہیں۔

یہاں تک میسر نام خیالات جو سائنس کے متعلق بن بنا کئے ہیں اور خاصہ سائنس دانوں اور فلاسفوں کی رائے اور معلومات کا ذکر کیا ہے۔ اس سے اور نہیں تو اتنا کہ تو

جانتے۔ وہ نہیں سب علم پر کیا گنہگار ہے۔ اور ایک گونہ خیالی کہ ہون میں دست اندازی کرنا چاہتے ہیں۔ گویا خدا کی ناکہ جوئے زبان حال کر رہے ہیں اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو نفی اور منہ پورا کر رہے ہیں کہ آخری زمانہ میں قوم و جال اپنی مصیبتوں اور مصیبت میں اس قدر بڑھ جائے گی کہ وہ خدا کی دعویٰ کریں گے۔ چنانچہ بعض ڈاکٹروں نے یہاں تک سی کی کہ بعض قسم کے تازہ مردوں میں خون بھر کر چند منٹوں کے لئے ان میں حرکت پیدا کر دی ہے اور اس سے وہ خیل کر رہے ہیں کہ اگر وہ اسی طرح اپنی کوششوں کو جاری رکھیں تو غالباً مردوں کو زندہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں اور اگر موت کا کڑا سنی سے خارج کر سکیں یا روح کی کیفیت کچھ میں تو غالباً وہ موت سے رہائی پالیں گے۔ یہی خدا کی دعویٰ

میں پس فوراً کر دیا یہ وہی وقت نہیں۔ جسکی نسبت سرور کاٹا نے پیشگوئی کی تھی اور اس کی خبر میں سے ڈرا رہا تھا۔ مگر ساتھ ہی ایک خوشخبری بھی دی تھی کہ اس وقت فتنہ و جالیت سے بچانے کے لئے اور لوگوں کے دلوں میں ایمان باندھنا قائم کرنے کے لئے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے امت محمدیہ میں مبعوث ہو گا کیونکہ یہ غیر الائم ہے اور یہی اس لائق ہے کہ اس سے ایسا شخص پیدا ہو جو اس فتنہ عظیم سے رہائی دلا سکے۔ یہ فتنہ عیسائی قوم کے ذریعہ برپا ہوا ہے اس کے دفعیہ کا نام سر صلیب رکھا گیا ہے۔ جبکہ رب دنی علی علم حاصل کرنا اور معلومات اور ایجادات میں ترقی کرنا معیوب نہیں مگر ان سے اس طرح کے نتائج اخذ کرنا جس ایمان یا مداخلت جو باعث خسران فی الدنیا والاخرۃ ہے چنانچہ غور سے دیکھو تو معلوم ہو گا کہ فی زمانہ سائنس اور فلسفہ کے خیالات نے ایمان اس قدر کمزور کر دیا ہے کہ وہ گویا خیر پر چلا گیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس کے لئے مقدر ہوا تھا کہ ایک فارسی الاصل شخص پیدا ہو اور وہ اسے کھینچ کر لائے اور زمین پر قائم کرے۔ زمانہ اس شخص کی آؤ کے وقت کی شہادت دیتا ہے۔ پس اب حضرت مرزا صاحب کے دعوے کی صداقت میں کیا شک ہو سکتا ہے۔

میں اصل مضمون کی طرف غور کر کے پھر عرض کرتا ہوں کہ یہاں تک جتنے متعلق مختصراً عام خیالات کو ظاہر کیا ہے اور زیادہ تر یہ بتایا ہے کہ سائنس اور فلسفہ نے کہاں تک جستجو کی ہے۔ اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ہماری کی شہادت بھی پیش کر دی جائے چنانچہ سورہ العنکبوت

سے چھتے رکوع میں اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے۔ ﴿فَلْيَسِّرْ لِلْكَافِرِينَ الْإِيمَانَ﴾۔ اے اللہ! کافروں کے لئے ایمان کو آسان کر دے۔ موت کا مزد پہنچنے والا ہے پھر تم ہماری طرف سے لوٹو گے۔ پس کوئی شخص موت سے نہیں بچ سکتا۔ اب تک کی انسانی کوششوں نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ موت کو روک نہیں سکتے۔ آئندہ ناممکن ہے کہ وہ کامیاب ہو سکیں۔ اللہ جل جلالہ نے ظاہر سے اپنی کلام کی صداقت کا ثبوت دیا ہے اور برگزیدوں کے ساتھ جو اس نے اس دنیا کے متعلق حطی و مدبرے کئے وہ شب پر ہے کہ کسی کسی آئندہ زمانہ میں اس کی کلام کا غلط ہو جانا ناممکن ہے اور جو شخص یہ دعوے کرے وہ خود ہی خیال کرے کہ کہاں تک وہ عقل سلیم رکھنے کا مدعی ہو سکتا ہے۔

﴿قُلْ يَتُوفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي ذُكِّرْتُمْ﴾۔ اے اللہ! تم کو تم کو جمع ہوئے۔ اسجد۔

ان کو کہہ دے۔ اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم! ان کا موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے ذات ویدیتا ہے۔ تم اپنے رب کی طرف لوٹے جاؤ گے۔ یہ نہیں کہ کائنات ایک بیرہی وجود ہے اور وہ جان نہیں کر سکتے۔ بشر کے پاس بھلا کچھ ہے بلکہ وہ تو ایسی چیز ہے کہ انسان کے ساتھ مقرب ہے اور وقت پر اس کی جوار کو قبضہ کر لیتا ہے۔ وہ کوئی ایسا وجود نہیں کہ محسوس ہو سکے اور انسان اپنی زندگی کی حقیقت اور موت کی حقیقت کو سمجھ لے اور اس کو اپنے تصرف میں کر لے۔

روح کو زندگی قائم رکھنے والی سمجھا جاتا ہے۔ یہ حضرت رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا تھا تو اللہ جل جلالہ کی طرف سے یہ جواب ملا۔ ﴿قُلِ السَّادِقُونَ﴾۔ اے محمد! ان کو کہہ دے کہ روح اللہ کے حکم سے ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سوال تو یہ تھا کہ روح کیا چیز ہے۔ آیا اس سے زندگی قائم رہتی ہے اور ذرہ کس طرح جسم میں داخل ہوتی ہے اور اس سے خارج ہوتی ہے۔ مگر جواب ملا کہ روح اللہ کے حکم سے ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو انسان سمجھ نہیں سکتا۔ یہ وہ محض اللہ کا محکمہ ہے اور اسی سے انسانی زندگی کا سہارا ہے۔ یہ وہ نائنون میں روح کی سوال انسانی تعلیم سے باہر ہے۔ جب آپ کو جو افضل الرسل اور خیر البشر میں یہ کیفیت نہیں بتائی گئی تو دوسرا انسان ہزار سالوں سے اور فلسفی ہوئے بعض اپنی کوشش سے کب اسکی حقیقت کو پا سکتا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱۔ تحریر حضرت اقدس	صفحہ ۹۔ اچکل کے صوفیوں کے راز
صفحہ ۲۔ موت	ایڈیٹر کی ذمہ داری
صفحہ ۳۔ ینتہ المسیح۔ ظہور المسیح	صفحہ ۱۰۔ نظم
صفحہ ۵۔ سال نو مبارک	صفحہ ۱۱۔ زلزلہ بخارا
صفحہ ۶۔ الفتی۔ ایک شہرہ	صفحہ ۱۲۔ ہر گز روئے کے حالات
صفحہ ۷۔ الفتی۔ مبارک	صفحہ ۱۳۔ انتخاب اخبار
صفحہ ۸۔ تفسیر القرآن زیر الامور	صفحہ ۱۵۔ ریدرز پلسٹیک کونفر
شرناک غلطیوں۔	صفحہ ۱۶۔ دیوبند۔ اشتہار

مدینتہ المسیح

اس ہفتہ اچھی بارش ہو گئی اور روحانی بارش تو ہر وقت ہوتی رہتی ہے۔ مبارک وہ جو اس چشمہ آب حیات سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور جام معرفت بھر بھر کر پیتے اور چلاتے ہیں سید الاولیاء خاتم الخلفاء کی طبیعت پر نسبت پچھتے ہفتے کے جمال ہی۔ فاضل میں مولانا امروہی نے بڑی سجد میں ۴۴ جنوری کو جمع پڑھایا خطبہ میں وعظ اس آیت پر ایک گہنہ نکال دیا

وَإِذَا خِذِلْتُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَذِلْتُمْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَرَكَ الْجِبَالُ وَرَاءَهُمْ يَوْمَئِذٍ مَا يَلْفُوا بِهَا مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُفْصَلَ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ مِنْ دُونِ النَّارِ

رسول حضرت خاتم النبیین پر ایمان لانے اور ان کی نفرت کرینیکا تمام انبیاء سے عہد کیا گیا تھا۔ اب انبیاء علیہم السلام تو فوت ہو چکے ہیں۔ بس ایک ہی جری الصدی علیہ السلام آگیا۔ جو موسیٰ بنی عیسیٰ بھی ہے۔ آدم بھی ہے۔ نوح بھی ہے۔ ابراہیم بھی ہے۔ ہوس بھی ہے۔ وہ اس مبارک ذات پر ایمان لایا اور اس کی نفرت کر رہا ہے اور اس طرح اس آیت کے معانی میں کوئی اختلاف نہیں رہتا۔ علامہ نور الدین نے ۳۱ جنوری کو جمع پڑھایا تو اس میں

وَمَا أَمْرُنَا عَلَيْكَ إِلَّا لِنُبَيِّنَ لَكُمْ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ

پر وعظ فرمایا۔ جن کا خلاصہ یہ تھا کہ مخلوقات آدمی میں اختلافات ہیں۔ اس میں بعض ایسے اختلاف ہیں جو لایا ہی ہیں۔ مثلاً غذا۔ آب و ہوا۔ شکل۔ رنگ وغیرہ۔ اور بعض ایسے جو مٹ سکتے

ہیں اور ان کے مٹانے کا حکم ہے۔ وہ میں انسان کے عقائد۔ اعمال۔ اخلاق۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام مجید کے ذریعہ ان اختلافات کو مٹایا۔ صحابہ کرام کا نمونہ موجود ہے۔ مگر اب مسلمانوں میں باوجود ایک خدا ایک نبی ایک کتاب بلکہ ایک نام کے کیسا اختلاف ہے۔ اس کے لئے مجھے باوجود بڑی غور کے کوئی تدبیر نہیں آتی جس کے ذریعہ اس کو مٹا سکوں۔ کیونکہ خدا کے فضل ہی سے یہ اتفاق ہو سکتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاصْبِرْ صَبْرًا مِثْلَ صَبْرِ أَخِيكَ

اور فرمایا لَوْ أَنفَقْتُ مِثْلَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا لَفَت بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَتَمَّهُمْ

مقبورہ ہشتی کی تجویز خدا تعالیٰ نے کی طرف سے ہونے کے متعلق آئے ان جب ہم خدا تعالیٰ کی نعلی شہادت دیکھتے ہیں۔ تو سر تسلیم اس کے حضور میں جھک جاتا ہے میں پہلے ہی ایک بار کہہ چکا ہوں کہ کئی نادان مخالفین کا اعتراض ہے کہ یہ مقبرہ دو تہذیبوں کے لئے ہے۔ مگر دیکھو اس میں جس قدر اب تک داخل ہوئے وہ قریباً سب ہی مفلس و نادار رہتے اور محض اخلاص و ایمان کے سبب اس مبارک مقام میں پہنچے۔

ہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے جانوالا مسلمانوں کا لیڈر مخدوم اللہ مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ تھا۔ اب باہر کے اصحاب میں سے سب سے اول آئیوا مولوی غلام حسین امام مسجد گٹھی بازار لاہور ہے۔ جس کی لاش ۳۴ فروری کی شام کو قادیان میں پہنچی۔ ۳۴ فروری کو سلم۔ انبجے حضرت تقدس آئے اس کا جنازہ پڑھایا اور مطابق سنت النبوی اٹھایا بھی۔ مرقوم قدیمی دفع کا اپنے اخلاق و عادات میں بے نظیر ایک بزرگ تھا۔ حضور خود فرماتے تھے کہ اس بڑے پیسے میں ایمان لاکر باوجود اتنی مخالفتوں کے ایسا استقلال و اخلاص دکھانے والے ہی کم ہی ہوتے ہیں۔ مرحوم نہایت ہی بغیر غرض آدمی تھا اور اس کے عالم و فاضل ہونے کے تو مخالفین بھی مقررین۔ علوم عقیدہ نقلیہ میں پوری دسترس تھی (اللهم اغفر لہ وادخلہ) جماعت لاہور کی بہت قابل تعریف ہے نفس کو یہاں تک لانے کے اخراجات البتہ برداشت کئے۔ جنازہ پڑھنے کے متعلق اس امر کا اظہار بھی خالی از ہوا نہ ہو گا۔ کہ جو تین سمیت پڑھ لیا جاتا ہے اور صرف چار نگین ہیں ہوتی ہیں پھر جنازہ پڑھ کر حقیقوں کی طرح کوئی دعا وغیرہ نہیں ہوتی۔ کیونکہ جنازہ خود دعا ہے۔ جنازہ اٹھانے کے لئے خاص آدمی نہیں ہوتے

ہر ایک اپنے بھائی کا باری باری حق ادا کرتا ہے اور ادا نہیں کچھ پڑھتے ہیں جانتے دفن کس کے گھر آئے اور پھر کوئی صف ماتم نہیں سمجھتی۔ دل سے انا اللہ وانا الیہ راجعون کہنے والی قوم کا یہی طرز عمل ہوتا ہے۔

المسیح

یہ کتاب ۱۵۰ صفحے حجم کی قاضی محمد طہار الدین صاحب اکل آٹ گوبلی نے تصنیف کی ہے۔ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور حضرت مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور خلاف کتابوں مثل سیف چشتیانی درہ درانی کو زیر نظر رکھ کر لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر بطیف تفسیر بھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم اللہ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

مولانا عزیز قاض صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ طبیعت کے ضعف اور کمی قدر کسل کی وجہ سے جواب میں توقف تھا۔ دماغی ادراک میں ایسے واقعات بہت ہوتے ہیں۔ یہ چند سطور امید ہے کہ کافی ہوگی۔ انجمن مولوی صاحب نور الدین اذ ذلک میری طرف سے یگانہ بگھنا چاہیئے سچ بات تو یہ ہے کہ آپ کا حق خدمت ان سطروں سے ادا نہیں ہوا اور زیادہ بلکہ جسے مجھ غور تھا کہ کوئی شخص سبائے سجدہ سمجھ لے اور بار فرشتی پر حمل نہ کرے کتاب کے چھپ جانے پر اگر خدا تعالیٰ نے زندہ رکھا تو زیادہ لکھ دینگا۔ شاید اس وقت زیادہ مفید اور مؤثر ہوگا۔ والسلام۔ خاکسار عبدالکریم

میں نے ظہور المسیح کا مسودہ پڑھا۔ مجھے خوب یاد ہو کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے توجہ اور ترقص کو ضبط نہیں کر سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور ایک جگہ جمع کیا جو کہ اس زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظ کی الماری میں جمع کر لیا ممکن نہیں بہت مضامین نے ہی میں جو وقت کی جو دت ملے اور زحمت فہم کی کافی دلیل میں سیکر نزدیک ہمارے ہائیو نکو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہنچے گا میری ولی آرڈر جو کہ کتاب علیہ الطبع سے آتا ہے جو کہ ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے جوت تھم جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست قاضی محمد طہار الدین صاحب اکل کو عافیت جہانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا فرمائے قاضی صاحب نے زمرت احمدی قوم کو اس غنیمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی ناکریر اور درو آزا

یہ کتاب حضرت علامہ مولانا عبدالکریم صاحب نے تحریر فرمائی ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور حضرت مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور خلاف کتابوں مثل سیف چشتیانی درہ درانی کو زیر نظر رکھ کر لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم پر بطیف تفسیر بھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم اللہ مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی جو رائے تھی وہ نقل کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محکم دلائل علیٰ حقہ العظیم

ناظرین کو سال مبارک

۱۳۴۶ھ

اس قوم کے لئے جو ہر روز پانچ اوقات اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑی ہو کر کم از کم تیس بار الحمد للہ کہتی ہے وہ نئے سال کے چڑھنے پر بھی الحمد للہ ہی کہتی ہے۔ یہ نین کہ پچھلے سال کے اہم انگیز واقعات کو دہرا کر صحت، اتم بچھاؤ اور اول تو اس جماعت کے لئے جو خدا تعالیٰ کی خاص جماعت اور اس کے فضل و کرم کی مورد ہو۔ ایسے واقعات پیش ہی کم آتے ہیں کیونکہ کامل ٹوسن ایک ہی روز سب فیصلہ کر دیتا ہے کہ یہ سب کچھ میرا نہیں خدا کا ہے۔ پس اس کے بعد اس پر سکنت نازل ہوتی ہے اور اسے کسی شے کی جدائی غم میں نہیں ڈالتی۔

نئے سال کے چڑھنے پر فطرۃ دونوں میں نئے جذبات اٹھتے ہیں اور خاص جوش خاص سرور کی کیفیت طاری ہوتی ہے، سوان سے ہم بھی خالی نہیں۔ گوان کا اظہار کسی وجہ سے دوسرے وقت پر ملتی ہے کہنا پڑا ہو مگر تاہم وہ ایک باتیں ایسی ہیں جنہیں کچھ دینا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے ایک تو یہ کہ مسلمانوں کی قومیت نے یہاں تک تنزل کیا کہ وہ دوسری اقوام کے رسوم میں فنا ہو گئے۔ یہاں تک کہ اپنا سن اپنی تاریخ بھی بھول گئے۔ غور کر کے دیکھو کہ کتنے اسلامی اخبار میں جو پوری سن کے چڑھنے پر وہ مصنفون لکھتے ہوں جو عیسوی سن کے چڑھنے پر لکھتے ہیں۔ اسلام نے چاند پر جو تاریکوں کا مدار کیا تھا تو اس میں بیت سی حکمتیں بھین گئے افسوس ہم پر کہ اس سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور غفلت و خود فراموشی نے یہاں تک ترقی کی کہ کوئی مسلمان کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ اب کونسا ہجری سن ہے بلکہ یہی بعض ایسے مسلمان حضرات سے بھی ملا ہوں جو جانتے ہی نہیں کہ ہمارا اپنا بھی کوئی سن ہے اگر کسی نے رونا ہوتا تو ایسی باتوں پر رونا۔ مرنے پڑھنے تھے تو اس قومی ماتم پر پڑھنا مگر افسوس کہ ہم میں ایک ایسی قوم ہے جو دوسری قوموں کے طرز عمل کے خلاف بجائے خوشی کے سال چڑھتے ہی ماتم کرتی ہے۔ یہ ماتم۔ یہ گریہ و زاری یہ

سینہ کوئی کس بات پر ہے کیا؟ صرف اس پر کہ ہونے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں کوئی شہید ملا۔ اگر اپنے آقا۔ سنے سید اپنے مولیٰ کی سچی محبت تھی تو وہ خوش ہوتے کہ سبط العنبی نے وہ اعلیٰ مقام پایا جسکی تعریف قرآن مجید میں وارد ہوئی۔ لیکن انہیں وہ اس پر جرح و فزع کرتے ہیں کسی شریف کی بے بروئی کا کوئی واقعہ گذرے تو وہ شے اوسح اسے چھپانا چاہتا ہے۔ مگر یہ اہل بیت کی عفت ماب سورت کی ہے جی

کو مبالغوں کے ساتھ اس درجہ تک پہنچا دیتے ہیں کہ بجائے اکرام کے توہین ہوتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس واقعہ کو جو ابھی مرضی کی مانت ہوا کیوں اس قدر اشتہار دی جاتی ہے جبکہ شہیدان کربلا سے افضل حضرت علی المرتضیٰ پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ہنایت مظلومی کے ساتھ شہید ہوئے ان حضرات کی اسلامی خدمات خاصہ میں اور یقین کیا جاسکتا ہے۔ کہ اگر کچھ مدت اور رہتے تو اسلام تمام دنیا میں پھیل جاتا ان کی شہادت پر خون کے آنسوؤں سے بھی کوئی رونا تو ہم اسے معذور سمجھتے۔ لیکن ان کو تو کچھ بھلے سے بھی یاد نہیں کرتے اور روتے ہیں تو انہیں۔ جن کی اسلامی خدمت ہی ایک سی ہے جو اتنے اجر جزیل کا موجب ہوئی۔ اچھا یہ تو خلیفہ تھے خود ہماری سرکار وہ خود موجودات سرور کائنات جو اگر پیدا نہ ہوتا تو جہان ہی نہ ہوتا۔ وہ سید المعصومین خاتم النبیین اس جہان سے اٹھ گیا۔ اس مبارک وجود کی جدائی میں رونے والے عمر بھر رونے مگر حرام ہے جو کبھی ان کا ایک آنسو بھی گرا ہو۔ پھر اگر سچی محبت تھی اور ہے وہ بڑا دشمن کے طرز عمل سے قطعی متنفر اور ان پر لعنت بھیجے نہ ہے تو وہ خود اس مبارک وجود کی قدر کرتے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ دیکھو تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ ہاں تم میں وہ ہے۔ جو

صد حسین است و ذکر بایں۔ کتنا ہے۔ پس اسے سلم اور حر۔۔۔ درجۃ اللہ علیہم کے شانہ و خزانہ! آگے بڑھو اور اس مام مظلوم کی نفرت میں جانیں قربان کرو جو حق پر ہے اور حق کی محبت لیتا ہے۔ اس کے مبارک قدم چومو! اور اپنے ان جذبات اور ملی رازوں کو دل کھول کر نکالو جو شہید کربلا (علیہ التحیۃ و الشہادہ) کے لئے تم اپنے جی میں رکھتے ہو۔

پایسے دوستوں۔ میں توہین سچ کہتا ہوں کہ یہ باتیں ایسی شہانہ۔ کہ۔۔۔ انہیں بلکہ درد مند دل کی صدارت جو اس شہید کی یاد میں رہتی ہو۔ مگر وہ جو اس قدر پر اپنے مذہبی تعقبات سے الگ ہو کر غور کرتے ہیں شہید تو اس اعلیٰ میں تھے ہی۔ ہمارے مٹی ہو جانی بھی کچھ اس رنگ میں رنگین ہوتے جاتے ہیں اور محرم کے رزون میں مرثیہ خوانی کی مجلسوں میں شریک ہو۔ نئے تعزئے بناتے ہیں اور پھر کچھ شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ اس کے متعلق امام الامام حجتہ العظمیٰ علیہ السلام کا فتوے نقل کر دیا جاتا ہے کہ کم از کم ہمارے احمدی بھائی ہی اس سے الگ ہیں۔

نیاز مند اہل کمل نے سوال کیا کہ محرم کی سوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ لحد بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے (امامون کج نام پر دینا تو صیبت آیت و ما اھل بہ لغیر اللہ حرام ہے)

فرمایا۔ ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لی جاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں۔ ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اسلئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلعہ نہ ہو۔ عقاید باطلہ دور نہیں ہوتے۔

المفتی

ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے پر بڑا فرض ہے دعا کیجئے۔

فرمایا۔ تو بدواستغفار کرتے ہو۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے۔ اسے رزق میں کثافت دیتا ہے۔

پھر پوچھا کہ اتنا فرض کس طرح چڑھ گیا۔ اس نے کہا بہت سادہ سودی ہے۔

فرمایا۔ بس پھر تو یہ شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ کا نام کو توہ تلبسے۔ اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے

پہنچ فرمایا کہ اگر سود کے بین دین سے باز نہ آؤ گے
تو ان کی کا امداد ہے۔ خدا کی لڑائی ہی سب سے اچھے
لوگوں پر خدا کا بھیجا ہوا ہے۔ پس یہ نفسی بطور خدا کا
سپینہ ہے۔ کھانے کا پھل جو۔
اس شخص سے کہا۔ کیا کزن مجھ سے سودی قرضہ
لیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے خدا اس کا کوئی
سبب پر وہ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس از
کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقع
نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھو جیسے
اور گناہ میں مبتلا نہ رہو۔ چوری۔ دیکھو ہی یہ سود دینا اور لینا
کس قدر نقصان دہ بات ہے۔ کہ مال بھی گیا حیثیت بھی گئی
اور ایمان بھی گیا۔ سودی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس سے
اقتصادی ہر جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ مثلاً صبح

سب سے پہلے کوئی خرچ نہیں ظفرین سے قبول کیا اور نکاح
سنگین۔ جدا اس وسیع سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت
ہی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ ان اگر کھانا شکاری سے
کام سے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس
کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں
کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا
موجب ہے۔ دیکھو! سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے کیا ان
لوگوں کو معلوم نہیں۔ سود کا کھانا تو بحالت اضطراب جائز رکھا
ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ **فَإِنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَكَأَنَّ**
عَادٍ فَلَا رَاحَةَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ یعنی جو شخص
باغی نہ ہو اور نہ حصے بڑھنے والا۔ تو اس پر کوئی گناہ
نہیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا
کہ بحالت اضطراب جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا
إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ فَإِنْ تَقَلُّوا فَأُولَٰئِكَ يَجْتَبِ
مَنْ اللَّهُ وَدَسُورَةٌ۔ اگر سود کے بین دین سے باز نہ
آؤ گے۔ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے
ہمارا تو یہ نہیں ہے کہ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے
حاجت ہی نہیں پڑتی۔ مسلمان اگر اس ابتلا میں تو یہ ان
کی اپنی ہی برعلیوں کا نتیجہ ہے۔ خدا کا یہ گناہ کہ سب سے
پہلے قرآن مجید جاتے ہیں۔ مسلمان یہ گناہ کرتے ہیں تو تباہ
ہو جاتے ہیں۔ خسر الدنیا والاخرہ کے مصداق۔ پس کیا ضروری
نہیں کہ مسلمان اس سے باز رہیں۔

انسان کو جیسے کہ اپنے معاش کے بین دین سے پیچھے ہی
کھانا شکاری مقرر ہے۔ سود کا سودا۔ قرضہ لینا سب سے بڑا گناہ
جس سے سود اس سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص نے
خط آیا کہ تم ہمارے سود سے چکا ہوا ابھی باغیچہ سوبانی سے
پھر قیمت سے سب کے مدائن بھی ڈگری دیر میں ہیں۔ غرض میں
عدالتوں کا کیا گناہ۔ جب اس کا اقرار موجود ہے تو کیا اس کے
یہ سبب میں کہ سود دینے پر راضی ہے۔ پس وہ ان سے ڈر کر
جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ ہر تہا کہ مسلمان اتفاق کر لے
اور کوئی قدر جمع کر کے توفیق تو دے اسے فروغ دیتے
تاکہ کسی چائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہو تو بلکہ اسی مجلس
سے ہر صاحب ضرورت اپنی حاجت روائی کر لے اور معاوضہ
مقررہ پر واپس دے دیتا۔ (احمدی مضمون احباب
قریبہ کوین)

عظیم فضیلین صاحب نے بنایا کہ علامہ نور الدین بھیرہ
میں حدیث پر اس سے تھے۔ باب الربوا الخ۔ ایک سود خواہ
ساہوکار اگر پاس بیٹھ گیا۔ جب سود کی حاجت سنی تو کہا اچھا
مولوی صاحب آپ کو نکاح کی ضرورت ہو تو پھر کیا کریں۔
انہوں نے کہا میں ایجاب قبول کر لیا جیسے پوچھا اگر رات
کو گھر میں کھانا ہو تو پھر کھانا کھائیں اور اگر صبح سے لاؤں۔
روز بیچ کر کھاؤں۔ اس پر کہہ دیا ایسا اثر ہوا کہ کہنے لگا۔ آپ کے
دس ہزار تک اگر ضرورت ہو تو مجھ سے بلا سود لے لیں۔
فرمایا۔ دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں دیتا بلکہ اس سے
پچھتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال
دیتا ہے۔ **مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا**۔ جو سودی
اور سودی حرام کاموں سے پیچھے رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے
کوئی سبیل بنا دینگا۔ ایک کی نیکی اور ایک خیال کا اثر دوسرے
پر بھی پڑتا ہے۔ کوئی اپنی جگہ پر مستقل رہے تو سود خواہ بھی
مفت دینے پر راضی ہو جلتے ہیں۔

اختیار کے متعلق ایک مشورہ

افیم صادق الامتہ مفتی صاحب
مسلم علیکم درجۃ العہد و البرکات۔ مجھے کئی دن سے قاریان کے
ذات معلوم نہ ہوئے تھے۔ اس لئے میں بدر کی تلاش
و انتظار میں تھا۔ کچھ رات کے نو بجے محمد حسین صاحب
اتھری سے آئے اور کہا کہ بدر شام کو آگیا تھا۔ مگر افسوس کہ

کہ وہ کان میں سب سے پہلے سے مارا۔ دوکان کتنی دیر ہے۔ کہ
کہ دوپہر سے پہلے کہ انہوں نے غرض میں دوکان گئے اور
چاہیل کی سافٹ سے کہہ کے اخبار لے آئے اور گئے دیکھنے
برو دیکھتے دیکھتے بدر نکلی آیا۔ جب آرام کیا۔

میری رائے میں ایک بات آتی ہے۔ اس کو پیش کے بغیر
نہیں رد سکتا۔ اور وہ یہ کہ برسر دنیاوی خبروں کے صغے
علیحدہ کرنا اور ان کے خواہش مند سے ایک روپیہ کا اضافہ لینا
اور اگر ایک بار سو تو اس سے طعنا ہے۔ سوزون نہیں۔ گو اس
سے ایڈیٹر صاحب کی نیک نیتی دور دوری جو ان کی دو بعثت
میں یہی ہوتی ہے ظاہر ہوتی ہے مگر اس سے کام کی کثرت ہو
جائیگی اور جبر طبع علیحدہ رکھنے پڑیں گے اور توجہ نہیں کہ ایک دو
کلر کی ضرورت محسوس ہو اور وقت روپیہ کے باعث اس کو

مشکل و معصوب نظر آئے۔ علاوہ اس کے نام تجارت مساوی فائدہ
نہ اٹھا سکے گی جو نہایت اہم ہے۔ (ان سب کچھ سمجھ کر)

توبہ کرنے والا کر لیا لیکن زبانی پر یہ نہیں دے سکتے۔ اور ان کی تعداد

ایسی کم نکلی کہ یہ تجویز مجبوراً منسوخ کر لی جیسی۔ چالیس چار۔

خبرداروں کے واسطے تمام انتظام کو دیکھنا مناسب نہ تھا اس

واسطے اب سب خبرداروں کو ایک ہی طریقہ کا اخبار روانہ کیا جاتا ہے

اس سب کی بجائے ہفتہ میں دوبارہ صحیح معنوں میں ہر۔ یہ

دن مقرر کیا جائے اور تاریخ نہ کی جائے۔ اور اگر اس میں

اخراجات زیادہ معلوم ہوتے ہوں تو ایک اور صورت ہے وہ یہ

کہ قیمت مبلغ حد رہے جو۔ اخبار دینے میں آٹھ بار شائع ہو

اس صورت کو ہفتہ وار نہ کھانا سکے مگر اس کے قریب قریب ہوگا

اور سال تمام میں نو پر پچھتے پچھتے جائیں گے جس سے کئی سو

روپے کا فائدہ اخبار کو پہنچ جائیگا۔ اب ہنگامہ کو چند ان

محسوس ہی نہ ہوگا۔ اگر ہفتہ میں دوبارہ ہو تو قریباً دو سو روپے

سال بھر۔ اور وہ حساب ۱۹۶ اور ایک ہفتہ رخصت کیا

نکال کر ۵۵ روپے مبلغ ضرر کے عوض ہے۔ میں دہلا کر

ہوں کہ ۲۵ روپے مبلغ ضرر والے دو لگا۔ دما توفیق الہی باشد۔

اب سعید عربی۔ لکھتے۔

اس لئے تو یہ تجویز کی تھی کہ آپ کی مقرر فرمودہ قیمت پر
اخبار ہفتہ میں دوبارہ کر دیا جائے۔ مگر بعض بزرگ دوستوں
کے مشورہ سے قرار پایا کہ سردست اخبار ہفتہ وار
ہی رہے۔ پھر حال آپ کے وعدہ امداد متعلق ۲۵ روپے خبرداروں
کا شکریہ ہے۔ جو امید ہے کہ آپ موجودہ صورت
میں ہی پورا فرما دیں گے۔ (ایڈیٹر)

المنقی

۱۲۷۷ھ ایک صاحب کا ایک خط حضرت
معاملات تجارت میں سود

کے سود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مد نظر رکھ کر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سود اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی، ملکی، تجارتی وغیرہ اضطرار بھی پیدا ہو کر سود کا لین دین جاری ہو سکتا ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ اس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں کہ جو بی چارہ کرتے پھرین۔ ہنسنے بیہوشی کہہ کر بنگ کا سود پر سبب اضطرار کے کسی انسان کو لینا اور لینا جائز ہے۔ بلکہ اشاعت اسلام میں اور دینی ضروریات میں اسکا فوج جائز ہونا بتلایا گیا ہے۔ وہ ہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہیں سکتا اور دین غریب نہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہیں۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات یہ سوان کیواسطے اور ایسی باتوں کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جو جواز جو ہنسنے بتلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے کہ مثلاً کسی جاہل کو آگ میں جلانا شرعاً منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے کہ اس زمانہ میں اگر کہیں جنگ پیش آوے۔ تو لوپ بندو قن کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بھی اس کا استعمال کر رہا ہے۔

۱۲۷۷ھ تراویح کی رکعت
تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تجدید

ہوئے پراس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا۔ اور پہلے سے بھی بڑھ کر پایا خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑا موقع دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کریں۔ کیونکہ دنیا میں سب بہاری شے جو آپ کی تھی وہ اس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کریں اگر وہ خوش ہو گیا تو پھر کوئی غم نہیں۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے وطن کو آبادین۔ آپ کو گئے ہوئے بھی بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جیل عطا فرماوے آمین۔

آپ کا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ جنوری سنہ ۱۳۸۶ھ

آپ کے ساتھ ہوا اور آپ پر اپنی جنتیں نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہنچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت میں کن الغنا کے ساتھ میں آپ کے پاس پہنچ سکتا ہوں جن سے آپ کے دل میں طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جب یہ جانکا خبر پہنچی ہے تو حضور نے

مجھ کو حکم دیا ہے کہ ان کی طرف سے میں آپ کو خط لکھوں جس سے آپ کے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جوان خوبتر ہوں نہار زندگی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کر لینا ہر ایک شخص کا کام نہیں لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا بیان بھی ہو چکا ہے۔ اور وہ آپ کے امام اور پیر کے گھر میں ہوا ہے میں دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس کو سیان مبارک احمد کے ساتھ جس قدر محبت تھی۔ آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تھا لیکن حضرت نے کیا خود بخوبی صاحبہ نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس میں رضا ہے۔ تو میں خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہوں۔ خواہ ہزار بار کہ احمد وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تھا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی

لوں تملوا للبرحق تنفقوا مما تخبثون۔ جب تک کہ تم اپنی پیاری چیزیں خدا کے راہ میں نہ دو۔ تم بھلائی کو پائیں گے۔ خدا بڑا قادر اور حکیم ہے۔ اس نے آپ پر ایک اعتبار وار دیکھا ہے اور اس کا فضل غالی از حکمت نہیں اور ابتلا و ایک بڑے انعام کو آپ پر ساتھ لاتا ہے۔ ابتلا گذشتہ گناہوں کو بخش داتا ہے۔ اور آئندہ کیواسطے نعمتوں کا دروازہ

کھولتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے درجن بن بیٹھے ہاں ہوئے پراس نے صبر کے ساتھ سب کچھ پایا۔ اور پہلے سے بھی بڑھ کر پایا خدا تعالیٰ نے آپ کو ایک بڑا موقع دیا ہے کہ آپ اس کی رضا کو حاصل کریں۔ کیونکہ دنیا میں سب بہاری شے جو آپ کی تھی وہ اس نے لے لی اور آپ سے مانگے بغیر لے لی۔ کیونکہ وہ مالک ہے پس آپ اپنے مالک کو خوش کریں اگر وہ خوش ہو گیا تو پھر کوئی غم نہیں۔ بلکہ خوشی ہی خوشی ہے۔

میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ اب آپ تین ماہ کی رخصت حاصل کر کے وطن کو آبادین۔ آپ کو گئے ہوئے بھی بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جیل عطا فرماوے آمین۔

آپ کا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔

۲۹ جنوری سنہ ۱۳۸۶ھ

اس خط کو کہہ کر میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے ہی چند سطریں لکھ دیں۔ تاکہ باوجود صاحب کے مردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہوں۔ جس پر حضور نے مفصل ذیل چند سطور ارقام فرمائیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سنت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ جب کسی پر مصیبت نازل کرے تو بعد میں اس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا بھی سامان کر دیتا ہے سو نہ سب سے کو پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالیٰ پر توکل کریں خدا تعالیٰ اور اولاد و یریکا ان مصیبتوں سے دنیا میں کوئی غالی نہیں۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قضا و قدر کی غمی پر صبر کرتے ہیں۔ والسلام میرزا غلام احمد۔

پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گورنر میں شائع فرما کر مضمون فرمادیں۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبد العزیز احمدی اسٹنٹ سکریٹری انجمن امیر اہل اجماع تاج واقعہ ۵ جنوری سنہ ۱۳۸۶ھ کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیما بین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مہجود کی نسبت مسجد کلاں واقعہ توپخانہ باز ارمین مہار ہوا۔

حاضرین بابو عطاء اللہ صاحب وپرنٹری اسٹنٹ ٹرانسپورٹ انبالہ اور خادم از جماعت احمدیہ۔ غیر احمدی حیات میں سے علاوہ ایک کثیر آزد ہام کے مرزا ساجد حسین صاحب بابو عبد الغنی صاحب امد اللہ دیا بھٹی راہ موجود تھے۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعویٰ مہدویت اور عیسویت کی تصدیق فرما کر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ کو فریق ثانی کے حین حیات میں ہلاک کر دے جماعت احمدیہ کے ممبروں نے آمین کہی۔

حافظ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ میں مرزا کو ان تمام عقوبت میں مغفرتی اور کا ذب سمجھتا ہوں اور میرا ایمان، کہ وہی مسیح ابن مریم جو اس وقت عصری وجود ساتھ آسمان پر زندہ ہو کر آگیا

عزیز احمدی انجمن امیر اہل اجماع تاج واقعہ ۵ جنوری سنہ ۱۳۸۶ھ کو تین بجے (ظہر اور عصر کے درمیان) فیما بین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مہجود کی نسبت مسجد کلاں واقعہ توپخانہ باز ارمین مہار ہوا۔

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگوں سے جنہیں قرآن مجید میں تدبیر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے

اور جنہیں فرقان حمید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے۔ میرے مخدوم و مکرم مولوی سرور شاہ صاحب بھی ہیں۔ آپ نے ایک تفسیر کھنجر شریعہ کی ہے جو حقائق و معارف کی پاسبی قوم کے لئے انشاء اللہ آب حیات کا کام دینے والی ہے۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا مؤثر علی نور ہے۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتوں کے موافق وہ باتوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تویہ کہ پول تو سب مسلمان کہا کرتے ہیں قرآن مجید فصیح بیخ ہے۔ مگر بہت کم مفسرین میں جنہوں نے اسے ہر آیت میں ثابت کیا ہے اور یہ بتا لیا ہے۔ کہ اس آیت میں بیخ لفظ اختیار کئے گئے ہیں اور مراد کیلئے یہ اسلوب کلام چو رکھا گیا ہے۔ تو اس میں یہ یکتا اور یہ خوبیاں ہیں۔ مولانا مکرم نے اس بات کو بہت مد نظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے۔ دوم عام طور سے یہ بات اچکل جٹا مین پارٹی میں اور دیگر مذاہب کے نادان معترضوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہیں۔ پہلی آیت کو دوسری سے کوئی علاقہ نہیں ہوتا۔ مولوی صاحب نے اس اعتراض کو عملی رنگ میں اٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ پہلی آیت دوسری آیت سے اور پہلا کوع دوسرے کوع سے ضرور ربط رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان میں وہ نور طبیعت دکھلایا ہے۔ کہ پڑھنے والا عیش عشق کر اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار مومنہ سے نکلتا ہے۔ کہ بس ہی معنی تھے۔ جو اس مرد خدا نے بیان کر دیے۔ میں اور دن کی نہیں کہتا اپنی کہتا ہوں۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجہد و تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہایت آزاد و اچکل کی آزادی نہ سمجھی جائے، واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نور الدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لہتے ہیں پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل کھدی تو ہیں۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ اسلام کے تشریل کا سبب میں سے

ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے علم میں تقلید کا مادہ پیدا ہو گیا۔ اور جب تک یہ ست پختی بہت ہم میں نہیں آیا۔ زمین نہ دین کا رکھنا دنیا کا۔ صرف ایک مامورین صہری ہے جس کا حق ہے کہ اس آگے اپنی رائے کے بھتیار کو دکھایا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہیں رخت افسوس ہے کہ باوجود ان خوبیوں کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو بھی یہ خبر ہی نہیں کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو رہی ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ جس کے خدیاروں میں سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہیں۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگوں کو مایوس کر رہا ہے۔ اس کی زندگی میں ختم نہیں ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹوں کے ساتھ پہلے نکھدیں۔ جس میں ان کے معلومات، بالا جماد آج اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی یاد شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ خدیاروں سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید ہی شائع نہ ہو سکے۔ شیخ یعقوب علی صاحب پڑے باہمت آدمی میں گروہ بھی اب ہمت ہارنے جاتے ہیں۔ شاہ ربیع الدین صاحب ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ چودھویں صدی تک ترقی

حق میں بہت مفید ہے۔ پس صبح اٹھتے ہی کہیں میں مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دہن میں شام کو دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہیں دیتا کہ مزاج میں وحشت پیدا ہو جائے۔ پھر کسی علمی فکر میں طبیعت نہیں گنتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہیں کہ ہم آنے والے زمانے میں کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہیں وہ خدیون کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوئی ہے۔ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم

مسجد مبارک میں ایک کلا کی ضرورت

زمانہ موجود میں جو ایمان داروں میں سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہیں۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگوں کو مایوس کر رہا ہے۔ اس کی زندگی میں ختم نہیں ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹوں کے ساتھ پہلے نکھدیں۔ جس میں ان کے معلومات، بالا جماد آج اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ اپنے طور پر اس سے بھی یاد شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ خدیاروں سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید ہی شائع نہ ہو سکے۔ شیخ یعقوب علی صاحب پڑے باہمت آدمی میں گروہ بھی اب ہمت ہارنے جاتے ہیں۔ شاہ ربیع الدین صاحب ترجمہ شائع کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ چودھویں صدی تک ترقی

نکاح کی ضرورت

پچھلے دنوں مسافر خانہ میں ایک نیکہ کی ضرورت پیش کی گئی تھی۔ واقعی صبح کی وقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانا سوائے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ ہاتھوں کیلئے اس کی بہت ضرورت ہے۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیاں

مسلمانوں نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب ہی جاتا رہا بعض ایسی ایسی ناش غلطیاں اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہیں کہ دیکھ کر طبیعت مگدڑ جاتی ہے۔ اور دل ہی دل میں کہا جاتا ہے کہ ابھی مسلمانوں پر کبھی یہ زمانہ بھی آنا تھا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ کہہ سکیں گے۔ عید الفصحی کو کئی ایسے اخباروں میں برا اسلامی ہیں باجن کے اڈیٹر مسلمان ہیں ناظرین نے عید الفصحی لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حاجت محمد رسول اللہ اور السلام علیکم کو السلام و علیکم کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔ کسی عربی خط میں تیم کی پیش سے داؤ

خبر الاموال وسطا

ہر مومن اعتدال بنائے ضروری ہے جیسے دن بھر چار پانی پر لیٹ رہنا جسمانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھینچے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کیلئے سے مزاج میں آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے۔ انسان کی زندگی کا یہ منٹ انہیں کہ وہ بہانہ کی طرح کھاتے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کاموں سے جو وقت بچے وہ سب کھینچے میں لگاوا اس خیال سے کہ میرا جسم موتا ہوا ہے۔ کیونکہ موتا ہونا کوئی فخر کی بات نہیں اگر موتا ہے کہ افضلیت میں داخل ہوتا۔ تو ہاتھی گنڈ اچھا لے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ ہی یاد رہے کہ بہت کھینچنے سے ان کا جسم مضبوط نہیں ہوتا۔ جن لوگوں نے سینڈ وکی ہدایت کو پڑا ہے وہ جانتے ہیں کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔ تو جسم کے

المفتی

۱۲۵۷
معاملات تجارت میں سود ایک صاحب کا ایک خط حضرت

کے سود کے متعلق حضور نے اجازت دی ہے کہ موجودہ زمانہ اور اسلام کی حالات کو مد نظر رکھ کر اضطرار کا اعتبار کیا جائے سود اضطرار کا اصول چونکہ وسعت پذیر ہے اس لئے ذاتی قومی، ملکی، تجارتی وغیرہ اضطرارات بھی پیدا ہو کر سود کا لین دین جاری ہو سکتا ہے یا نہیں۔

فرمایا۔ اس طرح سے لوگ حرام خوری کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں کہ جو بی چارہ ہے کرتے پھرین۔ ہنسنے بیہوشی کہہ کر بنگ کا سود پر سبب اضطرار کے کسی ان کو لینا اور کھانا مانگ رہے۔ بلکہ اشاعت اسلام میں اور دینی ضروریات میں اسکا عروج جائز ہونا بتلایا گیا ہے۔ وہ ہی اس وقت تک کہ امداد دین کیواسطے روپیہ مل نہیں سکتا اور دین غریب نہ رہا ہے۔

کیونکہ کوئی شے خدا کیواسطے تو حرام نہیں۔ باقی رہی اپنی ذاتی اور ملکی اور قومی اور تجارتی ضروریات۔ سودان کیواسطے اور ایسی باتوں کے واسطے سود بالکل حرام ہے۔ وہ جواز جو ہنسنے بتلایا ہے۔ وہ اس قسم کا ہے کہ مثلاً کسی جاندار کو آگ میں جلا کر شامع منع ہے۔ لیکن ایک مسلمان کیواسطے جائز ہے۔ کہ اس زمانہ میں اگر کہیں جنگ پیش آوے۔ تو توپ بندوقن کا استعمال کرے۔ کیونکہ دشمن بھی اس کا استعمال کر رہا ہے۔

۱۲۵۸
تراویح کی رکعت تراویح کے متعلق عرض ہوا کہ جب یہ تہجد ہو تو بیس رکعت پڑھنے کی نسبت کیا ارشاد ہے۔ کیونکہ تہجد تو بیس و تیرہ رکعت ہے۔

فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، دینی تو وہی آئندہ رکعات ہے اور آپ تہجد کیوقت ہی پڑھ کر تہتے تہتے اور یہی افضل ہے۔ مگر پہلی رات بھی پڑھ لینا جائز ہے ایک روایت میں ہے کہ آپ کے رات کے اول حصے میں اسے پڑھا۔ بیس رکعات بعد میں پڑھی گئی، مگر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی جو پہلے بیان ہوئی۔

۱۲۵۹
تغزیت کا خط وطن سے دور اور اپنے عزیز سے ہمیشہ کے لئے جدا ہمارے کرم دوست السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا

آپ کے ساتھ ہوا اور آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔ عزیز کی وفات کی خبر آپ کو پہنچ چکی ہوگی۔ ایسے وقت میں کن الغنا کے ساتھ میں آپ کے پاس پہنچ سکتا ہوں جن سے آپ کے دل میں طمانیت ہو لیکن حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں جب یہ جانکا خبر پہنچی ہے تو حضور نے

مجھ کو حکم دیا ہے کہ ان کی طرف سے میں آپ کو خط لکھوں جس سے آپ کے دل کو اطمینان اور آرام حاصل ہو۔ ایسے جہان غلبہ ہو نہ ہاں فرزند کی جدائی ایک بہت بڑا صدمہ ہے اور اس کا برداشت کر لینا ہر ایک شخص کا کام نہیں لیکن ایک تازہ واقعہ اسی قسم کا بیان بھی ہو چکا ہے۔ اور وہ آپ کے امام اور پیر کے گھر میں ہوا ہے میں دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس کو بیان مبارک احمد کے ساتھ جس قدر محبت تھی آپ کو خود معلوم ہوگا اور اس کی وفات ایک سخت صدمہ تھا لیکن حضرت نے کیا خود بخوبی صاحب نے اس صبر کے ساتھ اس صدمہ کو برداشت کیا۔ فرمایا۔ جب خدا کی اس میں رضا ہے۔ تو میں خدا کو راضی رکھنا چاہتی ہوں۔ خواہ ہزار بار کہ احمد وہ لے لے سو میرے پیارے آپ کا عزیز آپ کو بہت عزیز تھا پر خدا نے اس کو لیا اور آپ کی پیاری چیز اس نے لے لی

۱۲۶۰
مسئلہ پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر اردین شائع فرما کر ممنون فرماؤں۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبدالعزیز احمدی اسٹنٹ سکریٹری انجمن امویہ انڈیا بھاؤ تاج واقعہ ۵ جنوری ۱۳۸۷ کو تین بے ڈھرا اور غھر کے درمیان فیما بین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظہ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مہمود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپنا نہ بازار میں سبیل ہوا۔

حاضرین بابو عطاء الد صاحب دیشری اسٹنٹ ٹرینپورٹ انبار اور خادم از جماعت احدیہ۔ غیر احمدی جماعت میں سے علاوہ ایک کثیر از دام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبدالغنی صاحب اولاد یا بھیا رہ موجود تھے۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعویٰ مہدیویت اور عیسویت کی تصدیق فرما کر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ کو فرقہ ثانی کے حین حیات میں ہلاک کر دے جماعت احدیہ کے ممبروں نے آمین کہی۔

حافظہ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ میں مرزا کو ان کے تمام عقود میں مغربی اور کاذب سمجھتا ہوں اور میرا ایمان، کوہی مسیح ابن مریم جو اس وقت غصہ وجود ساتھ آسمان پر زندہ ہو کر آگیا

میرے خیال میں بہتر ہوگا کہ اب آپ میں ماہ کی رخصت حاصل کر کے وطن کو آجائیں۔ آپ کو گلے ہوئے بھی بہت عرصہ ہو گیا ہے۔ خدا آپ کو صبر جمیل عطا فرماوے آمین۔ آپ کا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ قادیان۔ ۲۹ جنوری سنہ ۱۳۸۷

اس خط کو کہہ کر میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا کہ حضور اپنے دست مبارک سے بھی چند سطریں لکھ دیں۔ تاکہ بابو صاحب کے مردہ دل کیواسطے موجب زندگی ہوں۔ جس پر حضور نے مفصل ذیل چند سطریں ارقام فرمائیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ جب کسی پر نصیب نازل کر لے تو بعد میں اس کیلئے کوئی آرام اور خوشی کا ہی سامان کر دیتا ہے سو مناسبہ کو پوری استقامت کے ساتھ خدا تعالیٰ پر توکل کریں خدا تعالیٰ اور اولاد و دیگر ان مصیبتوں سے دنیا میں کوئی غالی نہیں۔ آخر ہر ایک شخص صبر ہی کرتا ہے لیکن صبر ہی خدا تعالیٰ کے نزدیک قبول ہوتا اور قابل اجر ہوتا ہے جو تازہ مصیبت کے وقت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ مبارک وہ لوگ کہ جو اس کی قصاص و قدر کی تمہی پر صبر کرتے ہیں۔ والسلام میرزا غلام احمد۔

۱۲۶۱
مسئلہ پیارے اڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مندرجہ ذیل مضمون کو اخبار گوہر اردین شائع فرما کر ممنون فرماؤں۔ والسلام

خادم۔ ماسٹر عبدالعزیز احمدی اسٹنٹ سکریٹری انجمن امویہ انڈیا بھاؤ تاج واقعہ ۵ جنوری ۱۳۸۷ کو تین بے ڈھرا اور غھر کے درمیان فیما بین بابو محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار اور حافظہ محمد ابراہیم صاحب برادر حقیقی خود حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیح موعود اور مہدی مہمود کی نسبت مسجد کلان واقعہ توپنا نہ بازار میں سبیل ہوا۔

حاضرین بابو عطاء الد صاحب دیشری اسٹنٹ ٹرینپورٹ انبار اور خادم از جماعت احدیہ۔ غیر احمدی جماعت میں سے علاوہ ایک کثیر از دام کے مرزا سجاد حسین صاحب بابو عبدالغنی صاحب اولاد یا بھیا رہ موجود تھے۔

بابو محمد یوسف صاحب نے حضرت اقدس کے دعویٰ مہدیویت اور عیسویت کی تصدیق فرما کر دعا کی کہ اگر ہمارا یہ سلسلہ احمدی اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ کو فرقہ ثانی کے حین حیات میں ہلاک کر دے جماعت احدیہ کے ممبروں نے آمین کہی۔

حافظہ محمد ابراہیم صاحب نے فرمایا کہ میں مرزا کو ان کے تمام عقود میں مغربی اور کاذب سمجھتا ہوں اور میرا ایمان، کوہی مسیح ابن مریم جو اس وقت غصہ وجود ساتھ آسمان پر زندہ ہو کر آگیا

تفسیر القرآن

خدا تعالیٰ کے ان مبارک لوگوں سے جنہیں قرآن مجید میں تدبیر کرنے کی توفیق دی جاتی ہے

اور جنہیں فرقان حید کے معانی سمجھنے کے لئے فہم سلیم دیا جاتا ہے۔ میرے مخدوم دکر مملوئی سرور شاہ صاحب بھی ہیں۔ آپ نے ایک تفسیر کھنٹی شروع کی ہے جو حقائق و معارف کی پوری قوم کے لئے انشاء اللہ اب حیات کا کام دینے والی ہے۔ یہ تفسیر ریویو کے ساتھ ماہوار اور اب سہ ماہی شائع ہوا کرے گی۔ اگرچہ مولانا موصوف کی یہ تفسیر سراپا نور علی نور ہے۔ مگر زمانہ حال کی ضرورتوں کے موافق دو باتوں کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ایک تو یہ کہ بول تو سب مسلمان کہہ کر تے ہیں قرآن مجید فصیح بیخ ہے۔ مگر بہت کم مفسرین ہیں جنہوں نے اسے ہر آیت میں ثابت کیا ہے اور یہ بتا لیا ہے۔ کہ اس آیت میں بجز یہ لفظ اختیار کئے گئے ہیں اور مراد کیلئے یہ اسلوب کلام چور کہا گیا ہے۔ تو اس میں یہ حکمتیں اور یہ خرمیاں ہیں۔ مولانا مکر م نے اس بات کو بہت مد نظر رکھا ہے جسے پڑھ کر ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے۔ دوم عام طور سے یہ بات آجکل جٹلین پارٹی میں اور دیگر مذاہب کے نادان معترضوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ قرآن ایک مربوط کلام نہیں۔ پہلی آیت کو دوسری سے کوئی علاقہ نہیں ہوتا۔ مولوی صاحب اس اعتراض کو عملی رنگ میں اٹھایا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ پہلی آیت دوسری آیت سے اور پہلا کوع دوسرے رکوع سے ضرور رابطہ رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض آیات کے معانی کے بیان میں وہ زور طبیعت دکھلایا ہے۔ کہ پڑھنے والا عیش عشق کر اٹھتا ہے۔ اور بے اختیار مونہہ سے نکلتا ہے۔ کہ بس یہی معنی تھے۔ جو اس مرد خدا کے بیان کر دئے۔ میں اور دن کی نہیں کہتا اپنی کہتا ہوں۔ کہ بعض نکات پر دل کے تواجد و تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے کہ مولانا کی طبیعت نہایت آزاد و آجکل کی آزادی نہ سمجھی جائے (واقع ہوئی ہے وہ پہلے حضرت علامہ نور الدین صاحب یا دیگر مفسرین کے اقوال لیتے ہیں پھر اپنی رائے اگر اس کے خلاف ہو تو بلا تامل بکھرتے ہیں۔ واقعی یہ ایک ایسا جوہر ہے جو بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ اسلام کے تنزل اسباب میں سے

ایک یہ بھی ہے۔ کہ اس کے علاوہ تفسیر کا مادہ پیدا ہو گیا۔ اور جب سے یہ سب کچھ بیوت ہم میں گھس آیا۔ زمین نہ دین کا رکھا نہ دنیا کا۔ صرف ایک ماسورین احمدی ہے جس کا حق ہو کہ اس آگے اپنی رائے کے اختیار کو رکھ دیا جاوے باقی کسی کے لئے یہ حق محفوظ نہیں۔ سخت افسوس ہے کہ باوجود ان خیر یوں کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو بھی یہ خبر ہی نہیں کہ کوئی ایسی تفسیر شائع ہو چکی ہے۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ جس کے خیرداروں میں سے کتنے اصحاب اس روحانی فائدہ کو لینے کے لئے بڑھتے ہیں۔ تفسیر کے متعلق یہ عرض کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ حجم اشاعت لوگوں کو مایوس کر رہا ہے۔ اعلیٰ تفسیر کی زندگی میں ختم نہیں ہو سکیگی اگر مولوی سرور شاہ صاحب ایک ترجمہ قرآن مختصر نوٹوں کے ساتھ پیش کر دیتے۔ جس میں ان کے معلومات بالاجل آجائیں اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید ہی شائع نہ ہو سکے۔ ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باجمت آدمی ہیں مگر وہ بھی اب ہمت ہار رہے جاتے ہیں۔ شاہ رفیع الدین صاحب ترجمہ شائع کر دینا کوئی جڑی بات نہیں۔ چودہویں صدی تک تفسیر

خیر الاموال وسطھا

ہر امر میں اعتدال نہایت ضروری ہے جیسے دن بھر چارپائی پر لیٹ رہنا جہانی صحت کے لئے مضر ہے ایسے ہی سارا دن کھیتے رہنا بھی ضرر رسان ہے بہت کھیلنے سے مزاج میں آوارہ گردی پیدا ہوتی ہے اور ذہنی ترقی بالکل مسدود ہو جاتی ہے۔ انسان کی زندگی کا یہ منٹ انہیں کہ وہ بہائم کی طرح کھانے پینے سونے سے کام رکھے اور پھر ان کا مون سے جو وقت نہیے وہ سب کھیلنے میں لگا دے اس خیال سے کہ میرا جسم موٹا ہو جائے۔ کیونکہ موٹا ہونا کوئی فخر کی بات نہیں اگر موٹاپے کو افضلیت میں داخل ہوتا۔ تو ہاتھی گینڈا ابجائے انسان کے اشرف المخلوقات ہوتے پھر یہ بھی یاد رہے کہ بہت کھیلنے سے ان کا جسم مضبوط نہیں ہوتا۔ جن لوگوں نے سینڈ وکی ہدایات کو پڑا ہے وہ جانتے ہیں کہ ریاضت کو اگر خاص وقت خاص طریقہ سے کیا جائے اور آہستہ آہستہ بڑھایا جائے۔ تو جسم کے

حق میں بہت مفید ہے۔ پس صبح اٹھتے ہی کھیل میں مشغول ہو جانا اور پھر اسی بے ہودہ دھن میں شام کو دینا سوائے اس کے کچھ فائدہ نہیں دیتا کہ مزاج میں دشت پیدا ہو جائے۔ پھر کسی طبی فکر میں طبیعت نہیں گنتی جو لوگ اپنی پوزیشن کو سمجھتے ہیں کہ ہم آنے والے زمانے میں کسی قوم کے لئے نمونہ بننے والے ہیں وہ خیر یوں کے قوم کی توجہ ابھی اس طرف بہت کم ہوتی ہے۔ اپنی روحانی و علمی ترقی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم (اکمل)

مسجد مبارک میں ایک کلا کے خیر دور زمانہ موجود میں جو ایمان میں ہوئی اگر انہیں میں کی خادم بنایا جائے۔ تو میرے خیال میں اس سے بہتر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ کون مسلمان نہیں جانتا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا نام علی المومنین کتاباً موقوفاً وار د ہے یعنی نماز میں کیلئے خاص اذات مقرر ہیں اس سے وقت کی پابندی کا سبق بھی ملتا ہے کہ ساتھ ہی یہ بھی کہ مسجد مبارک میں ایک خوش نما صبح چلنے والا کلاک آجائیں اور یہ تفسیر آہستہ آہستہ طور پر اس سے بھی زیادہ شرح و بسط کے ساتھ چلی جائے۔ تو بہت خوب ہو۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ قادیان سے جو اسلام کا مرکز ہے اب تک ایک مترجم قرآن مجید ہی شائع نہ ہو سکے۔ ہمارے شیخ یعقوب علی صاحب بڑے باجمت آدمی ہیں مگر وہ بھی اب ہمت ہار رہے جاتے ہیں۔ شاہ رفیع الدین صاحب ترجمہ شائع کر دینا کوئی جڑی بات نہیں۔ چودہویں صدی تک تفسیر

نماز کی ضرورت پچھلے دنوں سافر خانہ میں ایک نلکہ کی ضرورت پیش کی گئی تھی۔ واقعی صبح کی وقت سرد پانی کی تکلیف اٹھانیوالے اس تجویز کی اہمیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ مہمانوں کیلئے اسکی بہت ضرورت ہے۔ انتظار ہے کہ اس کے متعلق کیا کارروائی کی جاتی ہے (اکمل)

شرمناک غلطیاں مسلمانوں نے جب سے اپنی مذہبی زبان کی طرف توجہ چھوڑی ان سے مذہب بھی جاتا رہا بعض ایسی ایسی ناش غلطیاں اسلامی اخبار اور بعض معزز مسلمان کرتے ہیں کہ دیکھ کر طبیعت مکدر ہو جاتی ہے۔ اور دل ہی دل میں کہا جاتا ہے کہ اہل مسلمانوں پر کبھی یہ زمانہ بھی نہا جو معمولی الفاظ کو صحیح نہ لکھ سکیں گے۔ عید الفصحی کو کئی ایسے اخباروں میں جو اسلامی ہیں یا جن کے ڈیٹر مسلمان ہیں ناظرین نے عید الفصحی لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔ ایسا ہی محمد رسول اللہ کو حاجت سے محمد رسول اللہ اور اسلام علیکم کو اسلام و علیکم بختہ میں معلوم ہوتا ہے۔ کسی عربی خط میں تیم کی پیش سے داؤ

کا دہوکہ دیا ہے۔ اب انگریزی زبان تک گھر گئی ہے۔ کہ
محکم کا کچ کو بھی محکم کل لکھتے ہیں۔ شرم! یہ شے نمونہ
از خردار ہے۔ ذلک مبلغہم من العلم اذ تم الخلفاء
سید الاولیاء سے مقابلہ کرنے کو تیار۔ ع
ایاز قدر خود شناس (اکمل)

اجل کے صوفیوں کے راز

صوفیانہ ذکر میں یہ شرطیں
کہ مضغ قلب کی طرف
توجہ رکھیں اور اس کی

حرکت سے لفظ اللہ سمجھیں اور جس نفس یا کم سے کم حضرت نفس کی
ضرورت ہے ساتھ ہی تصور شیخ یا صورت مکتوبی ذریعہ اسم الہات
بھی ہوا اور سیات نشست مربع باطن شرط کہ انگوٹھا شریان زانو
پر رہے۔ انھیں بند اور اس طرح بھی قلب میں حرارت ہو کہ
نہ پیدا ہو۔ تو پاس انفس کیا جائے بلکہ ذکر جہر لا الہ الا اللہ
بشرائط تصور پر تخیل نفی باسوا اور ضرب لا اللہ علی القلب
وغیرہ وغیرہ پہلے پہل باتعدا و تسبیح پر ہونا چاہیے۔ پھر صرف
”لا اللہ بالمضاعفہ“ پھر محض اللہ اللہ گو کلام غیر مفید یا
بے مسمی ہوتا جائے۔

یہ کوئی سنت احمدیہ اور رباع نبی کریم نہیں ہے اور نہ
آثار صحابہ میں ان اذکار اور وظائف اور اشغال کا نام و نشان
ہے۔ یہ قواعد ہیں علم یوگ یا سمیرزم و علم قوائے روحانیہ کے
جو قدیم سے رائج ہیں اور انہی سے مستنبط ہیں۔ یہ شرائط
ہی راز کی باتیں ہیں جن کے ساتھ ذکر مٹا کر یہ دہوکہ دیا گیا
ہے کہ گویا قلب جاری ہونا اور معمول اور مسیہم یعنی مزید
کا شاعر ہونا پیر و مرشد کی کرامات ہے۔ حالانکہ سمیرزم میں عام
روح جو رہا ہے۔ اور صوفیوں کی کرامات طشت از بام سوچی
ہیں جن لوگوں پر یہ راز مشکشف ہو گیا ہے وہ ان لوگوں
سے برگشتہ ہوئے۔ یہ کوئی بری بات نہیں غضب سے قوی
ہے کہ جہان کے معتقدین۔ وہ اعمال صاف مسنونہ صوم و صلوة
اور قرآن تدبر سے پڑھنے اور ہر کام میں اتباع النبی الکریم کرنے
کو لغو جانتے ہیں۔ بعض تو شریعت کو ایک لعنت سمجھ کر
تارک الصوم والصلوة ہو گئے اور ربقہ شرع سے باہر نکل
گئے اور بعض بجاظ اسلام و مسلمین حضرت خاتم النبیین کے
باندھے ہوئے قانون سے باہر نکلنا موجب عار جانتے
ہیں یا اعتقاد دی رنگ میں باعث عذاب و عقاب آخرت
مانتے ہیں لیکن ان اعمال مسنونہ کو وصل بالسر یا لقاء القیام کا
موسل ہرگز نہیں جانتے۔ یہی سبب ہے کہ ناز و نگوں کو سنوار

سنوار کر اور قرآن کریم تدبر سے نہیں پڑھتے اور وظائف
کو بھی بجاظ ترجمہ و معنایں نہیں پڑھتے۔ صرف ان کا یہی
مذہب ہے کہ فنا فی الشیخ کے لئے اس کا تصور اور اس
کا فرمودہ وظیفہ کرتے رہنا چاہیے۔ جسے کہ اپنے
آپ کو عین مرشد یا اس کا منظر جان کر اس کے اعمال کو
تقلید ہو جائے اور بے تکلف یہ کیفیت اس کے
دل میں سما جائے۔ بعینہ جیسے بت پرست کرنے ہیں۔
چونکہ کسوی خیال سے کچھ صفائی ہی انہیں حاصل ہو جاتی
ہے اور کچھ خواہش دیکھ لیتے ہیں پھر آگے ترقی کرتے
ہیں اور فنا فی الرسول کی منزل یوں طے کر لیتے ہیں کہ صورت
پیکر منظر محمد جانتے ہیں اور اس کو جیسے رسول بنا کر اس
کا تصور بنی ٹھہرا کر کرتے ہیں۔ اور خاتم النبوت کے صفات
کا خیال اور تصور... اپنے آپ پر جاتے ہیں حتیٰ کہ
”انا محمد کی حالت ان پر طاری ہو جاتی ہے پھر فنا فی اللہ
انہیں آسان ہے کیونکہ مطابق مذہب و حدت و وجود
کے یہ شکل انسان میں تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ انا محمد
بلا مسمی انا عرب بلا عین۔ اور ایسی لمحات باقون کا تصور
اور پے درپے تفکر کر کے اپنے آپ کو عین اللہ

جانتے لگ جاتے ہیں۔ پس اپنے وجود کی نفی
یوں کر لی۔ کہ یہ وجود میری ہستی نہیں بلکہ خدا ہی کی ہے
بلکہ سارا جہان عین ذات ہے۔ معاذ اللہ من ہذا لعقیدہ
پس ان وجود یوں اور ہم کو یوں بن چندان فرق نہیں
راہی کائنات کو ہی اپنی ذات کا خدا ماننے ہیں۔ کہ یہ
سب صفات اور خاصیات مادہ ہی کی ہیں یعنی قدرت
اور صنعت الہی سے جو عجائبات متعلق ان ذرات
یا مادہ کی ذات میں ظاہر ہیں سب ان کے اپنے ہی
خاص ہیں۔ روحانی جسمانی قوتے اور خاصیات کا
منع ہی وجود ہے۔ جو اصل اس کائنات کا ہے ایسا
ہی وجود بھی کہتے ہیں کہ خدا کوئی الگ چیز نہیں ہے
اس عالم کا اصل ایک ہستی ہے جو اطلاق سے ہی
مطلق ہے یعنی یہ نہیں کہ تعینات کا اصل جو کہ ان قیود
افراد سے مطلق ہے۔ وہ خدا ہے اور یہ تعینات خدا
نہیں بلکہ اطلاق اور قیود تعینات سے مطلق ہے یعنی انکا
مقتضی میں بھی اور سہولاتی حالت میں ہی خدا ہی خدا ہے
اسی بنا پر ہر اور ست کا مذہب مبنی ہے بعض کہتے ہیں۔
کہ اصل سب کا وہ ہے مگر ان کا اصل ”ہرہ اور ست“ اس
طرح ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ جب تعینات کی قید اور اطلاق

کی قید سے باہر ہوا تو وہ صرف تصوری ہستی ہوئی نہ کہ موجود
غرض یہ صوفی اسلام کا لباس پہنے ہوں یا غیر اسلامی ہوں
ان سے جو سانح یا مضار یا مکرانہ شے ظاہر ہوتے ہیں۔
سب قواعد یوگ پر مبنی ہیں۔ یکسوئی خیالات اور تصور
جہان اور عقد تہمت اور آراہ اور ایسے اور کئی امور ان
کا راز ہیں۔ کفر و اسلام سے کوئی غرض نہیں۔ دہریہ ہو کہ
کوئی ان قواعد پر چلے تو ایسی کامیابی کا سونہرہ دیکھ سکتا ہو
مگر ان باتوں سے اللہ تعالیٰ جو وجود یوں اور مشرکوں کے
عقائد کے خلاف ایک الگ ہستی اور اعلیٰ وجود ہے
راضی نہیں ہوتا۔ اسکی رضا مندی کی علامات دنیا میں
اجابت و عوارث اور پیشگوئیوں کے وقوعات اور نفع
اور برکت جاریہ ساریہ ہیں اور وہ عوارث عبادت جو کہ عبادت اللہ
منصوصہ کی حد کے اندر ہوں جو وجود یوں سے کہی سرزد
نہیں ہوتے خصوصاً یہ مقابلہ احیاء اللہ و اولیاء اللہ اور
دخلفائے دین متین جن کی شوق اور ہمت بجز اتیل جاننی
اور تسنن بالسنۃ النبویہ کے اور کچھ نہیں ہوتی۔

فقیر امام الدین عفی اللہ عنہ (گوئیکی)

ایڈیٹر کی دہریہ

ایک ایڈیٹر کی حالت کس قدر
نازک ہوتی ہے۔ یہ امر ایڈیٹر
کی میز پر بیٹھ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی ڈاک میں
کئی خطوط اس کو موصول ہوتے ہیں ایک طرف سے تو ایک
صاحب کوئی مضمون اپنے مذاق کمیوافق پاکر اس کی
تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں دوسری
طرف ایک اور حضرت میں جو یہ کہہ کر کہ اخبار بالکل نئی ہے
اسکی تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہزار
دو ہزار اصحاب کے مذاق کمیوافق ایک اکیل جان کیا کر سکتی
ہے اس کشمکش سے نکلنے کے لئے کیا ہی عمدہ اصل
جو میں اپنا امام مہام کی معرفت ہاتھ آیا ہے کہ سب کام اللہ
کی رضا مندی کے لئے کرتے چاہئیں۔ واقعی جو لوگ
یہ کہتے ہیں وہ مزے میں بہتے ہیں نہ تائیش کی تنہا
نہ صلیک پیوار نہ سہی گریہ مضمون میں لذت نہ سہی
ایک خط اٹا وہ سے آج کی ڈاک میں آیا ہے ہم ایسے خطوط
کے اندراج سے ہمیشہ پہلوتی کیا کرتے ہیں مگر چونکہ ایسے
شخص کی مائے ہے جو خود ایڈیٹر ہے اسکو درج کر
دیتے ہیں۔

مخدومی کرمی۔ السلام علیکم وعلیٰ والدینکم وعلیٰ اہلکم

ایک ایڈیٹر کی حالت کس قدر نازک ہوتی ہے۔ یہ امر ایڈیٹر کی میز پر بیٹھ کر ہی معلوم ہوتا ہے۔ ایک ہی ڈاک میں کئی خطوط اس کو موصول ہوتے ہیں ایک طرف سے تو ایک صاحب کوئی مضمون اپنے مذاق کمیوافق پاکر اس کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں دوسری طرف ایک اور حضرت میں جو یہ کہہ کر کہ اخبار بالکل نئی ہے اسکی تمام محنت پر پانی پھیر دیتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ہزار دو ہزار اصحاب کے مذاق کمیوافق ایک اکیل جان کیا کر سکتی ہے اس کشمکش سے نکلنے کے لئے کیا ہی عمدہ اصل جو میں اپنا امام مہام کی معرفت ہاتھ آیا ہے کہ سب کام اللہ کی رضا مندی کے لئے کرتے چاہئیں۔ واقعی جو لوگ یہ کہتے ہیں وہ مزے میں بہتے ہیں نہ تائیش کی تنہا نہ صلیک پیوار نہ سہی گریہ مضمون میں لذت نہ سہی ایک خط اٹا وہ سے آج کی ڈاک میں آیا ہے ہم ایسے خطوط کے اندراج سے ہمیشہ پہلوتی کیا کرتے ہیں مگر چونکہ ایسے شخص کی مائے ہے جو خود ایڈیٹر ہے اسکو درج کر دیتے ہیں۔

(نظم منظومہ میان محمود احمد صاحب)

کردہ کرنے صغیر کا رہنا ہے
 انہرے گھر کا میرے۔ وہ دیا ہے
 تیرے بیار کا دم گھٹ رہا ہے
 مرا زخم جگہ بھی ہنس رہا ہے
 ہر اک دنیا کا ہی شیدا ہوا ہے
 تلاطم بحرِ سستی میں بپا ہے
 اُسی سے جنگ ہے جو خدا ہے
 کہ یہ بھی تیرے دُعا کا ہے
 کلیجہ میرا منہ کو آ رہا ہے
 ہمیں پر اُسی رونا آ رہا ہے
 حمایت پر تلا اس کی خدا ہے
 اسی کا نام کیا صدق و صفا ہے؟
 کلام پاک ہی آبِ بقا ہے
 جو اندھے کو انہیں اب سے جلتے ہے
 تمہارے سر پہ سورج اگیا ہے
 جہان میں ہر طرف پھیلی دبا ہے
 مرے دل کا یہی اک اُعا ہے
 کہ یادِ یار میں بھی اک مزا ہے
 اے معشوقِ محبوب خدا ہے
 نتیجہ بد زبانی کا بُرا ہے۔
 جو بوتا ہے اُسی کو کاٹتا ہے
 نہ فظّل میں کہی خرما لگا ہے
 زبان کا ایک زخم اُن سے بُرا ہے
 کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے
 یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے
 پھر اس کے ساتھ ہی صلیح کا ہے
 ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے
 تمہارے دل میں جو یہ کچھ بھرا ہے
 ہماری جان و دل جہرِ فنا ہے
 فحش جو کہ محبوبِ خدا ہے

ہوا اُس کے نام پہ قربان سب کچھ
 اُسی سے میرا مل پاتا ہے تسکین
 خدا کو اس سے ملکر رہنے پایا
 پس اس کی شان میں جو کچھ ہو سکتے
 مراد و بار پہلے چکھ چکے ہو
 خدا کا قہر اب تم پر پڑ بیگا
 چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
 ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک
 شرارت اور بدی سے باز آؤ
 بنہر گون کو ادب سے یاد کرنا

سخن معقول از حامد سیالکوٹی

اگر حق را تو داری اعتبار
تو قائل شو بمرگ ابن مریم
نه رفته به فلک نه انساں کو گمونی
یقین است اینکه او فروغ به حق شد
فنا شد جسم او در خدمت یار
مقام رفعتش چرخ چهارم
مقام است مردان خدا را
اگر فہمی تو شان انبیاء را
نه مخصوص است رفعت با میا
شده بر فلک ہشتم رفیع موسی
بر یحییٰ مین کہ بنشستہ بر عیسی
یقین آری اگر بر موت یحییٰ
کہ جسم عنصری یا جسم روحی
برین بگذشت زین نہ نشیند فلا
مقام رفعتش عرش معلیٰ
رسید آفاکہ ز سیدہ نبی اربع
بجو عرش جمیشت شکاکے
بنظاہر مرقش خاک مدینہ
گواہ آمد برین اس دخت حدیق
ہمین ستارے قنابس سخن معقول
پناہ در کار ہے مجھ کو خدا کی
بہرہ ہے فقط نام خدا کا

کہ وہ شاہنشاہ ہر دوسرا ہے
 وہی آرام سیری رُوح کا ہے
 وہی اک راہ دین کا رہنما ہے
 ہمارے دل جگر کو چھینتا ہے
 مگر پھر بھی وہی طرز و ادا ہے
 کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے
 جو کچھ اس بدزبانی کا مزا ہے
 نئی اور آنے والی اک دُبار ہے
 دِلانِ مین کچھ بھی گر خوفِ خدا ہے
 یہی اکیس ہے اور کیمیا ہے

گویم با تو سخن استوار سے
 رہا کن جان خد از انتظار سے
 نہ باز آید بہ این ملک دویار سے
 نہ از جسے مگر بڑ جانسپار سے
 پریدہ روح ادوئے نگار سے
 بخشش خدا کردہ مزار سے
 بہ نزدیک خدا عز و قار سے
 بہینی رفیع ہر دالالتبار سے
 نبیان را نہیں باشد شعار سے
 رہن شد رفعت اور مدار سے
 بہ چارم چرخ بردور اقرار سے
 بگو بر مرگ نیلی آرے آدے
 نہ ہم صحبت شود نے دوستدار سے
 ابوالقاسم محمد کا مگار سے
 رسانیدش کجا پر دروگار سے
 چہ عبدے عاشق آن کردگار سے
 شدہ یک راں براقتے راسوا سے
 بہاطن مرکز شد عوش یاسے
 کہ بود اورا انیس و غلگاسے
 بجفتم کہ نوہستی ہو شیار سے
 نہ شیطان الرجیم بے حیا کی
 بڑا جو مرہبان ہے رحم والا

سو فائدہ
 جگر کے نام پر ایک اللہ
 صفات خود میں جو وہ ذات بقی
 صفت اک یہ کہ رب العالمین جو
 پر اس مخلوق سے بالاترین ہے
 پھر اک رحمان پیارا نام اس کا
 ہمیشہ ہرانی کام اس کا
 جسم بندہ کا یہ غلصہ ہے
 پناہ اور کھوسا اس کے نہیں جو
 وہی مالک ہے بس روز جزا کا
 کرے گا فیصلہ ماؤشا کا
 تجھے ہے بندگی اللہ کا ہے
 تو سے سکین کبہ ہم تین سیکر
 مگر تو ہماری رب اعلیٰ
 تو خود کر دے ہمارا بول بالا
 چلا ہم کو باہ راست رحمان
 عطا کر تو اسین بغیر نواہن
 تو سے بندے جو غلصہ میں چلا
 عنایت جن تو ہے پیری کیا
 انہیں منعم عظیم میں ملانا
 انہیں کی راہ پر ہم کو چلانا
 تراجم بغضب و اک کیا
 معیشت اور طاقت میں ہنسنا
 ہر سے گرا وہ جو جسے دیکھو
 چھوچھو چھو میں راہ صفا کو
 ہیں انکی درس سے تو پنا
 نہ انکی راہ پیسکو چلانا
 خاک راہ کا یہ لکھوٹی

زلزلہ بخارا

اٹھارہویں سیکڑوں کا واقعہ لنگر سینٹ پیرز برگ متعلق ہے۔ کارخانہ اور دیگر حصے بخارا سے یہاں زلزلہ حال کے بعض نہایت ہی خوفناک تفصیلی حالات سننے میں آئے ہیں چونکہ یہ بیانات ان چند لوگوں کے ہیں جو زلزلہ کے بعد زندہ باقی رہ گئے اس وجہ سے نہایت اعتبار کے قابل ہیں اور ان کو سن کر سخت اضطراب اور بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ کسی مذہب جامعیت پر اس سے زیادہ خوفناک مصیبت اور کیا پڑ سکتی ہے لوگ زندہ درگور ہو گئے۔ جل کر مر گئے ان کے ہتھ پائون کٹ گئے اسی حالت میں ہلاک ہوئے یا مسجد کون مر گئے یا اس بات کیسے دندا بجگئے کہ انواع اور اقسام کی درد و تکلیف اور ایذا برداشت کرنے کے بعد ہلاک ہو جائیں۔ ایسی دہشت انگیز وحشت خیز حالت اب تک کسی کے دیکھنے میں نہ آئی ہوگی۔ معصیت کتا۔ جہنم نے جو تخیلات اپنی کتاب میں درج کئے ہیں وہ پیش نظر ہو گئے۔

کارخانہ ملک بخارا میں وسط ایشیاء کا نہایت آباد و خوشحال شہر ہے یا کسی زمانہ میں تھا وہ ایک یا ست کا صدقہ تھا جو روس کی خراجگزار تھی۔ آمو دریا کی شاخ جو دریائے سرفاں کے نام سے مشہور ہے۔ اسی کے کنارے یہ شہر واقع تھا اور جس طرح اہل اسپین کی بہادری ظاہر ہونے کے قبل ٹولید کی حالت تھی۔ اسی طرح یہ مقام بھی فولادی عوار دن کے لئے مشہور تھا۔ کارخانہ کا بنا ہوا خنجر۔ چھوٹا یا تو آئینہ اور رئیسوں کو تحفہ کے طور پر دیا جاتا تھا۔ ریشمی سوئی اور آؤنی کپڑا بھی یہاں کثرت سے تیار ہوتا تھا۔ ایک خاص قسم کا کپڑا الایچ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کو صرف حسین عورتیں اور بہادر سپاہی پہنتے تھے۔ یہ مقام سطح سمندر سے تین ہزار فٹ کی بلندی پر ہے اس وجہ سے خاص صدر مقام ریاست یعنی حصار سے یہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے جس کے امرار اور روادار گرمی کے زمانہ میں جا کر وہاں قیام کرتے ہیں ابھی تک مقام مذکور میں بخارا کی شہرت ہو ا کرتی ہے اس حادثہ کے واقع ہونے کے قبل وہاں بارہ سو مکانات پائے جاتے تھے اب تو کارخانہ ایک بہت بڑا قریبان ہو گیا ہے جہاں بارہ ہزار کے قریب آدمی مدفون پڑے ہیں جو ان کے چند روز پیشتر زندہ تھے اور کاروبار کرتے تھے اور بیان کیا جاتا ہے کہ

اس پس کے دوسرے تعصبات اور دیہات کے گیارہ ہزار آدمی تلف ہو گئے۔ (د س ج)

اسرار حسن و محبت

یہ ایک رسالہ جناب محمد عمر صاحب جذب لکھنؤی نے تالیف فرمایا ہے جس میں حسن پیدا کرنے کے طریقہ درج ہیں مولف صاحب نے اخیر میں بتا دیا ہے کہ اس کا بہت کچھ ترجمہ ہے اور ترجمہ بھی دلالت کے نامور پروفیسر پوڈین باٹ کی تصنیف کا مگر اس میں بہت سے امور زائد کئے گئے ہیں۔ ترجمہ کرنا نہیں اگر کوئی خوبی ہے تو یہ ہے کہ پڑھنے والا صرف عبارت سے یہ معلوم نہ کر سکے کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے۔ ہم اپنے مریدان کو مبارکباد دینے میں کہ وہ اس میں کامیاب ہوئے ہیں سب سے زیادہ شہرت بچے جس بات ہے اس کتاب کے پڑھ کر ہوتی وہ یہ ہے کہ جہاں کوئی حفظ صحت کا اصل آپ نے لکھا ہے۔ جو متعلق علیہ ہے تو ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے یہی فرمایا ہے کہ میں۔ واقعی متمدن و مذہب قوموں میں اشاعت اسلام کا ایک یہ طرز بھی ہے۔ ایسی باتوں سے بعض طبائع بہت متاثر ہوتی ہیں۔ کتاب کا حجم ۱۱ صفحہ کا فذ چکنا۔ چھپوائی اچھی۔ قیمت ۸۔ غائباً محمد نثار حسین صاحب ہتم قومی پریس و پیام بار لکھنؤ سے مل سکتی ہے۔

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

آل انڈیا سودیشی کانفرنس میں لالہ لاجپت رائے کا یہ فقرہ غالباً بعض آریہ مہاشوں کو جو بعض مسلمانوں کو مہم کرتے تھے۔ ناموم کرنے کے لئے کافی ہوا۔

سب سے پہلے گزشتہ چھ ماہ کی مصیبت کے متعلق میں یہ ماننے پر آمادہ نہیں کہ مسلمان ہی اس کے موجب توجہ ہندو خنجر اور خنجر پولیس واسے بھی اس نام نہاد دینری کے یقیناً تائید کرنے اور اس کو امداد دینے واسے تھے۔

ضرورت

در تعلیم الاسلام کے لئے ایک ایسے درس عربی کی

ضرورت ہے۔ چونکہ عربی دنیا کی اور ناری من اچھی بابت کہنا ہو۔ دل اور آئی کلاسوں کو تعلیم دے سکتا ہو۔ تنخواہ و بابت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈ ماسٹر در تعلیم الاسلام ہی سکول کے بعد مذاکرات کے آئی جائیں۔ واسلام ہیڈ ماسٹر در تعلیم الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

سکر عالیہ نمٹ انگریزی شکریرہ فریڈارش

خدا کرے۔ کہ یہ عادل رحم دل گورنمنٹ ہمیشہ ہمارے سر پر عدل اور رحم کا سایہ رکھے۔ دو تین نصلوں کے تلف ہونے پر ہم دل گورنمنٹ نے غراب شدہ دیہات کی وصولی معاملہ میں التوا کر دیا اور اکثر کو امید معافی کی ہے۔ ورنہ بارانی کاشت مالکان کی سخت ابرت نالت تھی۔ معاملہ کہاں سے ادا کرتے۔ اس واسطے سرکار کی دست گیری کا شکریہ ہے پانچ چھ سال سے زمین دآسان کا رنگ بدل گیا معلوم ہوتا ہے۔ وہ پ کم ہو گئی ہے اور سردی معمول سے زیادہ پڑنے لگ گئی ہے۔ کئی سال سے زراعت موٹھ اور تل جب ٹر پر آئی ہے۔ تو سردی سے پہل نہیں ملاتی۔ کاد مانے جاتے ہیں۔ باغات کو خصوصاً انب کو بہت نقصان پہنچا رہا ہے۔ بعض تر کایاں تلف ہو جاتی ہیں بعض انبارات میں لکھا گیا ہے۔ کہ سورج میں بہت بڑا داغ پڑ گیا ہے جو بڑھتا جاتا ہے اور زمین رفتہ رفتہ سرد ہوتی جاوے گی جس کا ثبوت پہاڑ کے متصلہ علاقہ مثلاً ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوتا جاتا ہے۔ ہزار ہا مویشی تلف ہو گئے اور انب کی جگہ بہ کون کے پیٹ میں چلے گئے۔ طاعون سے مردم بہت کم ہو گئی ہے۔ کاشتکاران کو فراہمی فصل کی اہمیت بہت دینی پڑتی ہے۔ بارانی کاشتکار بجائے منافع کے خسارہ میں رہتے ہیں۔ عادل گورنمنٹ انڈیائی کو دیوان رعایا پر باریک نظر سے غور کر کے دست شفقت سے ادنیٰ دست گیری کرے۔

خیر خواہ کارور عایا بندہ نیاز بیگ زمیندار ضلع گورداسپور

الغیر

یہ رسالہ قاضی غلام محی الدین صاحب انگریزی میں بار سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت سالانہ پچھتر حجم ۲ صفحہ۔ قاضی صاحب نے مختلف قسم کے مضامین مثلاً فضائل ماہ صیام۔ مولیٰ حضرت سرور تصویف کے خیالات حاکم و محکوم کے

ضمیمہ میں دیئے گئے ہیں

بوسنہ اور ہر سب کی نسبت کچھ

تاریخی حالات

(عربی اخبار سے برے کے کالمون کیسے ترجمہ کی گئی)

دولت آسٹریا اور ہونگاریا (ہنگری) بوسنہ اور ہر سب میں برلن کے معاہدہ کے مطابق اس طور پر داخل ہوئی کہ یہ دونوں ملک باب عالی کی ضرورت میں رہیں گے۔

لیکن اس میں شک نہیں کہ بلا عہدہ کا جو انجام وہاں پر داخل ہونے کے بعد ہوا ہے اس سے سخت اندیشہ ہے۔

ان ملکوں میں سلطنت عثمانیہ کا وہ طرز عمل کہ جس سے یہ بوسنہ پہنچی ہے یا بلقان دیگر وہ اسباب کہ جن سے یہ پکڑ پکڑا ہے وہ یہ ہیں۔

بوسنہ اور ہر سب علاوہ ان قدرتی اور طبعی فضائل اور خوبیوں کے کہ جن کے لحاظ سے مغربی دہلی کی نظروں میں اہمیت عظیم رکھتے تھے اور ہیں۔ سب سے زیادہ اس کے لحاظ سے یہی بڑے وسیع ملک ہیں۔

اوپر چھپے زمانہ کے سلاطین عثمانیہ اگرچہ جزائیہ سے ان کی اہمیت کو نہ جانتے تھے لیکن باوجود اس کے پھر ان کی اہمیت ان کے دونوں میں جاگزیں تھی اور ان کی نظروں میں اس پر لگی ہوئی تھیں کہ وہ اس کے مالک ہو جائیں اور اپنے ان جنگوں کا اس کو مرکز قرار دیں جو کہ وسط یورپ کے ساتھ ہو رہا ہے۔

اور پہلا سلطان جو یورپ میں داخل ہوا وہ سلطان مراد اول تھا اس نے جب اوروں کو فتح کیا تو برو سے فتح کر کے اور نہ کو پایہ تخت قرار دیا اور پھر بوسنہ اور ہر سب کو فتح کیا اور اس وقت بوسنہ اور ہر سب دونوں ہونگاریا کے بادشاہ کے زیر حکم تھے لیکن اس وقت یہ ملک پورا پورا فتح نہ ہوا تھا بلکہ سلطان محمد فاتح نے سلطنت میں پورا پورا فتح کی اور سب سے اہم تک زیر جزیہ رہا اور بعد ازاں ولایات عثمانیہ کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

کے ساتھ ملحق ہو گیا۔

جب بوسنہ اور ہر سب دونوں پورا پورے فتح ہو گئے تو سلطنت عثمانیہ نے اس کے انتظام کی طرف توجہ پھیری اور وہی قدیم انتظام وہاں پر قائم کیا جو کہ سلطان عثمان اول کے بیٹے سلطان خان نے فتوحات جدیدہ کے متعلق

مبتدعات عسکریہ کے قرار دیا تھا اور وہ تھا کہ جو ملک یا فتح جوتا تھا اس کی اراضی کا کچھ حصہ فوجی افسروں

فریاد معلوم

مقلد کی قلیل تنخواہ اور اخراجات کی کثرت کا عنوان اشعار میں خوبصورتی کی گئی

باپ کہتا ہے کہ بیٹا میں ہوں بہو کا دل کا

پیٹ کا ساں کروں یا پاس تیری بات کا

مول میرا دس بیٹے اوقات میری دس بیٹے

چاہیے گھر میں بچپن کے پانچاے گرتیاں

دال آگاہی مصالح برتن ایندھن روٹیاں

ایک والد ایک ماں جن پر ضعیفی کے نشان

ایک بیوی ایک بچہ دو چادر لڑکے لڑکیاں

مول میرا دس بیٹے اوقات میری دس بیٹے

دیکھ لے بیٹا تو اپنے باپ کا حال نہ بون

اس پر امید ترقی بھی قریباً ہے جنوں

نذرہ پنشن کا چھڑ جائے تو بیٹوں ہنگوٹ

پرسش تنخواہ پر بے دامنے قسمت کیا کہوں

مول میرا دس بیٹے اوقات میری دس بیٹے

عجیب سیل

یکم جنوری کو ایک شخص لندن سے دنیا کی پیادہ پاسبان کو روانہ ہوا ہے اس کے بشرہ پر آہنی چہرہ ہے اور وہ بچوں کی چوٹی گاڑی اتار سے دھکیلتا ہوا لے جائیگا۔ اسے اس سفر کے اختتام پر تین لاکھ روپیہ انعام ملے گا۔ جو امریکہ کا ایک ڈیڑی دیگا۔ شرائط یہ ہیں کہ وہ اپنی اصلیت کسی آدمی کو نہیں بتائیگا۔ برطانیہ اور آئرلینڈ کے تمام اضلاع سے گذریگا اور دنیا کے بیس ملک سے ہی گذرنا لازمی قرار دیا گیا ہے جس شہر سے گذریگا وہاں سے وہ ڈاک کا ٹکٹ خریدیگا۔ اشنائے مسافرت میں اپنی بیوی تلاش کرے گا۔ جن شہروں سے گذریگا اور جنٹری میل پیل دیگا۔ اس کی کیفیت کسی شہر کے حاکم یا دیگر ذمہ دار آدمی کے دستخط کرانے کے ساتھ ساتھ اسے گاہے گاہے اس آدمی نے بیان کیا۔ میرے پاس اس وقت پہلی کوڑی ہی نہیں ہے اشنائے مسافرت میں رسالے اور تصاویر فروخت کرتا ہوگا شروع میں مجھے رسالوں اور تصویروں پر ایک پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس پر ہر گزراہ رہیگا۔ چترہ ہمیشہ ہے کا چہرہ بڑا ترسہ ہے گا۔ اور "آئرن ماسک" کے نام سے مشہور ہوگا۔

طط ایڈیٹرون کو نصیحت

ہر ایک سیلنی گورنریٹی نے ایڈیٹرون رو برو تقریر کرتے ہوئے یہ بھی ارشاد کیا کہ میں تم سے استدعا کی جہالت ہوں کہ کسی واقعہ کی خبر درج اخبار کرنے سے قبل اس کے حالات کو بخوبی تحقیقات کر لیا کرو۔ سچ ہمیشہ فرنگور و قابل ہضم قوانین ہوا کرتا مگر پائیدار ضرورت ہوتا ہے اور اپنے ناظرین سے تم جس قدر کہہ گے اتنا ہی انکو ناییدہ پہنچے گا۔ برضات اذین اندیشہ ہے کہ کسی غلام و اقصاء سے اس کے قبول کرنیوالوں کو دیر پا نقصان پہنچے ہو اس کے پھیلائیے ہوئے ہیں ذیل ہوں۔ پس جب تم کو واقعات کی صداقت کا ہر طرح اطمینان ہو جائے۔ اس اور صرف اسی حالت میں تم خوب نکتہ چینی کرو۔ تمام گورنمنٹوں سے غلطیاں سرزد ہوتی ہیں اور نیک نیتی سے جو نکتہ چینی کی جاتے۔ اس سے افراد کی طرح گورنمنٹوں کو بھی ناییدہ پہنچتا ہے ایک ہوشیار و صحیح ارادے پر اس اعلیٰ طریق حکمرانی کے حاصل کرنے میں بہت کچھ مددگار ہو سکتا ہے

مجھے اعتماد ہے کہ تم میری ان باتوں کو کسی نامح کے بیان پر عمل نہ کرو گے بلکہ محض دوستانہ اظہار رائے سمجھو گے۔



امریکہ میں جانوری کے سکون پر یہ عبارت کندہ ہوئی تھی
God we trust

(ہم خدا پر توکل کرتے ہیں) پر سیڈنٹ نے نئے سکون سے نکال ڈالا۔ کہ یہ بالکل ہنس اور بے معنی ہے۔ سکون کو مذہبی خدا سے کیا تعلق (الحمد للہ زور خدا نادر وجود کی ضرورت) اگر خدا سے مراد یسوع ہے تو خوب ہوا۔ کہ خدا کے ایسے غلط تصور سے دہریت اچھی ہے۔ کہ صلیب کے اسباب خود بخود پیدا ہو رہے ہیں۔ امریکہ میں سیلا دیسج کے موقع پر تمام مدارس میں ایک گیت گایا جاتا ہے۔ یہودیوں نے کوشش کی ہے کہ یہ گیت منسوخ ہو۔ کیونکہ جو ان کے خیال میں وہ کہیں خواہ مخواہ اس کے سننے پر مجبور کئے جاویں۔ سرشتہ تعلیم کے افسروں نے تو اس کو پسند کیا مگر پادریوں میں جوش پھیل گیا۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ تجویز منظور کر لی کہ شہر ان قسمت کے اختیارات میں توسیع کی جائے اور اس امر کی اجازت دی جائے کہ قنصل اور سرورس کی مرمت کی ذمہ داری متعلق چند باتوں کو چھوڑ کر وہ عارضی عمل کے نوکر رکھے جائے کی منظوری ملے سکے۔ نائب تحصیلداروں کو کسی کار خاص پر تین ماہ کے لئے لگا سکے۔

پرکاش لکھتا ہے پھر اطمینان سے پڑھی جاوے گی کہ ملک پنجب کی مصیبت سے بچنا نظر آتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جو اپنے مامور کو خبر دی ہے وہ سچ کہانے سے بڑھ کر دہار آنیوالی ہے گویا سال نہ ہو۔

میں سنگھ کے مجسٹریٹ حکم دیا ہے کہ ہر ایک گاؤں کے منبردار کا فرض ہوگا کہ اس کے گاؤں کی کسی قسم کی اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق کوئی جہیز اس پر یا پولیسکس عہدہ ہو تو اسکی اطلاع تہا میں ملے۔

وہ جس کے ساتھ ہی دی کی سسٹم اجارہ ہونی چاہیے جو میان کے انگریز تہا اس کے خلاف میں کیونکہ پھر براہ راست لوگ چہرین منگوا لیا کریں گے۔

تجویز ہے کہ ایڈیٹر ہی مجسٹریٹ کے سامنے فارم پرنی کریں اور ساتھ ہی ایک معقول ضمانت دیں تاکہ نام نہاد ڈیٹر عدالت میں پیش نہ ہوا کریں اور حقیقی ایڈیٹر جیسے نہ رہیں یہ بھی تجویز ہے کہ پولیس کو مزید اختیار دے جاویں تاکہ وہ ان

مطالع کو جو مغربانہ مضامین شائع کریں۔ فرقہ پرستوں کو ملین پنجاب اور کشمیر کے درمیان تجارت رو بہ تنزل تباہی جاتی ہے۔ ایک کروڑ ۱۰ لاکھ سے ۱۰ لاکھ رہ گئی۔ سیدہ جا۔

کشمیر سے پہلے ۸ لاکھ کے آئے مگر اب سو لاکھ کے۔ گھی بجائے اٹھارہ کے ۱۰ لاکھ کا آیا ہے۔ اور ہر پنجاب ہی اس قدر پارہ بچائے سوا سائیس لاکھ کے ساڑھے بیس لاکھ کا تھا۔

بمبئی میں ٹری بیٹی شکر کن پر ٹری کانیل گردو بانٹنے کے لئے چھڑکے کا تجربہ کیا گیا جو مفید ثابت ہوا۔

ضلع لاہور کے ایک صاحب نے اپنے گاؤں میں ہر نماز پڑھنے والے کو درہار دینے کا اعلان کیا۔

دیہی ایسے نازیبوں کے لئے جو ایک پیسے کے لئے پانچ نازیب پڑھیں۔ یہ مسلمانوں کا حال ہے۔

ہزار لکھ گزیر بنگال سے بذریعہ ایک جدید حکم کے ہدایت فرمائی کہ حکم جات پولیس جنگلات ڈاکٹرانہ میں کے خاص خاص انٹرنگال گورنمنٹ کے حکمران و عہدہ داروں میں ملازم و مقیم ہونے کی حالت میں قانون اسلام کی ان بندشوں کے عہدہ آمد سے جو دفعات ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ میں مذکور ہیں۔ مشتتہ آواز او سمجھے جائیں۔

توقع کی جاتی ہے کہ یکم ستمبر شہر تک حدیث مزور تک ملین ریو سے بالکل مکمل ہو جائیگی۔

گورنمنٹ آف انس ۲۸ سالہ سید محسن زکریا کو بوجہ پولیس سازش گرفتار کر لیا۔

دشمن سے مل اور خزانہ و زمین قیدیہ حجاز ریو سے پر روانہ ہوا۔

امن کے متعلق

ضلع لاہور کے موضع گنگا پر تعزیری پولیس قائم ہے بوجہ بد عنوانی باشندگان سیدادین اور اہل خانہ ہوا ٹرٹو ڈال میں برٹش انڈیا کے دو باشندے ملین: میں میں ۱۲۰ کو حکم ملک بدر ہونے کا ہے اور ۲۰ کو تاکید ہے کہ عدالت میں پیش ہوں۔

۳۰ جینی جلی غلے میں اور ۲۰ جینیوں کو ملک بدر ہونیکا حکم ہے۔ ۲۰ سب کے جو لوگ گرفتار ہیں انکی جائیداد کی مالیت ۲۴ لاکھ روپیہ کم از کم ہے۔

اتمام البران مصنف شیخ احمد حسین مجاہد میرٹھی

دیو

ازنیہ صادق حسین صاحب سابق قمار علیہ و سکرٹری انجمن احمدیہ آبادہ

گزشتہ سے پیوستہ

ساتھی اصول کی کتابوں میں اس بات کی جی صراحت کی گئی ہے کہ خلافت الوداعیہ یعنی اگر ایک جہتہ جی ال اتفاق کا خلاف ہو تو اجماع متحقق نہ ہوگا۔

مولانا شکر اللہ صاحب ہدایت الشفیق کے صفحہ ۲۱۰ پر لکھتے ہیں۔

”یہ امر اصول کی کتابوں میں مبرہن ہے کہ صحابہ منسوخ نہیں ہوتا کسی اجماع سے مسلم الثبوت میں ہے (اقول) دانت تمام ان اجماع الصحابہ لا یجتمعون المستمر بجماع احسا۔ اور یہ جی ثابت ہے کہ اجماع صحابہ کا منکر کا فروتا ہے اور اجماع تابعین و تبع تابعین کا منکر گمراہ ترویج میں ہے۔ ثم الاجماع علی مراتب اجماع الصحابہ ثم اجماع من بعدہم فیہم یرونہ خلافت الصحابہ۔ اسی قول کے تحت میں صاحب ترویج نے لکھا۔

فلا ولی بمنزلۃ الایہ والخبر المتواتر یکھا جہا والثانیۃ بمنزلۃ الخبر المشہور فیصل جہا ہذا

ایمان ظنون اجماع کے بارہ میں خفیہ جہا کی تحقیر تو آپ نے چکے۔ اب اہل حدیث صاحبان کے ایڈوکیٹ رئیس الکفرین مولوی محمد حسین صاحب بناوی کی ترقی جہاں

بارہ میں ہے وہ جی سن لکھے۔ مولوی صاحب موصوف دیو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۳ میں اجماع کی نسبت لکھتے ہیں کہ اجماع اتفاقی دلیل نہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ در اجماع

میں اولایہ اخلاص ہے کہ یہ ممکن یعنی ہو ہی سکتا ہے یا نہیں بعضے اس کے امکان کو ہی نہیں مانتے۔ پھر مانو والوں کا

اس میں اختلاف ہے کہ اس کا علم ہو سکتا ہے یا نہیں ایک جماعت و اکمل علم کے جی سکھتے ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے کتب محصول میں یہ اختلاف بیان کر کے فرمایا کہ انصاف

یہی ہے کہ جہا اجماع زمانہ صحابہ جہا مومنین اہل اجماع بہت تھوڑے تھے اور ان سب کی معرفت تفصیلی ممکن

نہی اور زمانہ کے اجماعوں کے حصول علم کی کوئی سہل نہیں۔“

اسی کے مطابق کتاب حصول الامول میں ہے جو کتاب ارشاد انجیل شوقانی سے مختص ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ ”جو یہ دعویٰ کرے کہ اقل اجماع ان سب عباد

دنیا کی جو اجماع میں معتبر ہیں معرفت پر قادر ہے۔ وہ اس دعویٰ میں مدعی سے نکل گیا اور جو کچھ اس نے کہا انکل

سے کہا خدا امام احمد مصلیٰ پر رحم کرے کہ انہوں نے صراحت فرمادیا ہے کہ جو دعویٰ اجماع کا مدعی ہے۔ وہ جیو ہے۔ فقط“

اب اجماع کے متعلق اس مختصر دیو میں ہم اور کچھ لکھنا نہیں چاہتے رخصتہ حسبے اپنی کتاب کے مضامین جی عبارت لکھی ہے کہ اگر دوسرے اسلام یہ بات

صحیح ہے کہ واقعی مخالفت کلام اللہ کسی محدث کا قول معتبر ہے اور نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث مخالفت کلام اللہ

ہو۔ تو موضوع کچھ جاوے گی۔ اس عبارت کو ہم بھی صحیح و درست سمجھتے ہیں اور حق و باطل میں تیز کے

لئے جو معیار رخصتہ حسبے اس عبارت میں پیش کیے اسی معیار پر ہم فریقین کے دلائل کو جو ادون مسائل کے

متعلق ہیں۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ و مخالفین سلسلہ کے متعلق زیر بحث پہلے آئے ہیں کسر دیکھیں گے اور بفضلہ تعالیٰ

روز روشن کی طرح ثابت کر دکھائیں گے کہ مخالفین سلسلہ احمدیہ حق کو چھوڑ کر باطل کی پیروی کر رہے ہیں۔ (باقی آئندہ - انشا اللہ تعالیٰ)

مفصلہ ذیل کتب و نشر بدراکینی و خردیو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جنگ مقدس اور عبد اللہ اہم کا مباحلہ۔ اس میں ہمارے

امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸۰

مصنف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوصیت حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ ہشتی کے متعلق ضروری

چراغیں دی ہیں۔ قیمت ۲۰

غلامی اور عصمت انبیاء

دیو آف ریلیجی کے متفرق مضامین طبع احمد دین صاحب پیشہ سابق ہیڈ نقشہ نویس پٹ ورسٹے۔ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپو کہ اس کا خازن برائے فروخت اوزار کے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا کی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی سر۔ عصمت انبیاء سر۔

مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب سرالشہادین فاضل امر وی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی

کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کا بی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ رہنمائی لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بی گران نہیں قیمت ۱۰

البران الیصح فی تائید المسیح مصنفہ خلیفہ راشد حضرت خلیفۃ المسیح ابوبکر بن قیس

نظم ستورات مستورات کے مجموعہ پر قیمت ۲۰

دور و دور کو وقت جاتا ہے

یعنی کتاب ہل چال عربی قریب ۳۰۰ صفحہ کے ایک سفر میں عربی بولی اور اردو مقابلے کے صفحہ پر اردو ترجمہ ہوگا۔ قیمت ۱۰۰۰ جہا صاحب پیشہ قیمت ۱۰۰۰

ان سے صرف ایک روپیہ لیا جائیگا اور ملاقات ہل چال عربی کے فی الحال دم نقد سات عدد کتابیں سندھ ذیل جو ایک روپیہ قیمت ہیں باطل مفت بطور

انعام روانہ کی جائیگی حتیٰ کہ حصول لاکھ جی بند خیر ارادہ ہوگا چونکہ کتاب ہل چال عربی کے طبع کیلئے روپیہ کی کمی تھی اس لئے ہر گران قدر عانت گوارا کی گئی ہے۔

ایضاً میں اصل کتاب ہی مفت دیتے ہیں کیونکہ خیر ارادہ سے ہی ایک روپیہ کی قیمت کی سات عدد کتابیں بطور انعام پالیتے ہیں درجہ طبع کتاب ہل چال عربی

ہی میر پر لگی۔ سات عدد کتابیں انعام جو فی الحال ایک روپیہ آئے پر روانہ کی جائیگی وہ یہ ہیں۔ سلاسل الفضائل مشرق اردو۔ الاستقامت روشید۔ مسائل تعلیم

قرآن کریم کی دعائیں منظوم۔ احوی کامن۔ چھٹی سیر۔ مکتبہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ جہا صاحب جہا میں یہ کتب درجہ جی بی مکتبہ سترین

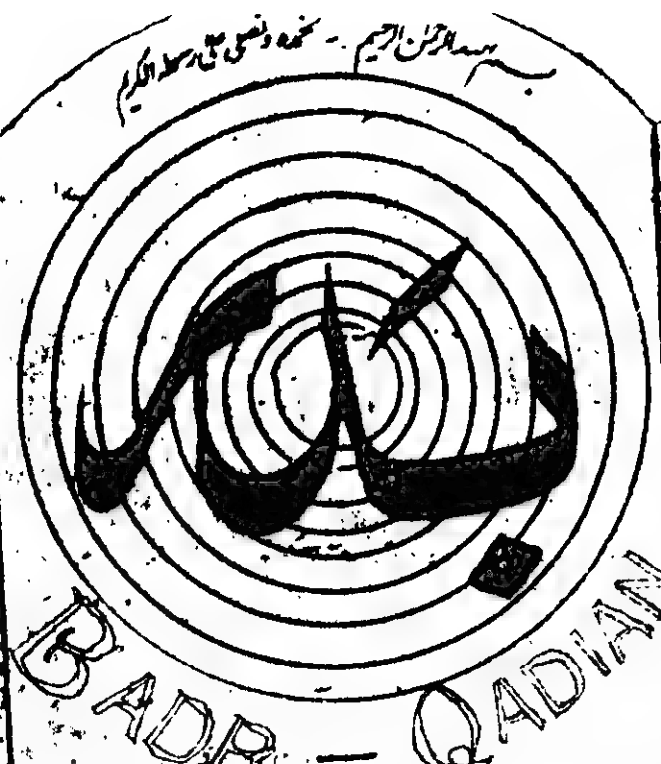
وی پی عرکشن ارگلیج۔ کتابوں پر ٹکٹ ہر حال ہم لگا کر ان کے کہیں مفت ہر گئی اور ایک روپیہ ان کا بطور انتہائی جگہ جگہ ہے۔

فٹ نوٹ۔ یاد کو سر دست ۳۰۰ درخواست آئے پر ہر عانت بند ہر جاگی سید محمد عبدالمسیح عربی زبان ضلع گورداسپور پنجاب۔

بد پر لیں قادیان میں میان سواحدین عمر کیلئے چہا پائیا۔

والله اعلم بالصواب

بسم الله الرحمن الرحيم



Dr. Q. Khan
 قادیان
 قادیان

یہ جہان منتظر خوش باش کا دستان

آن سچ دور آخر ہندی آخر زمان

قیمت اضافہ

جلد

سورۃ ۱۰۰ محرم الحرام ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التوحید سلام - مطابق ۱۳ فروری ۱۹۰۸ء

ایڈیٹر محمد صلیح عینی

نمبر ۶

سب سے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا

دارالامان ہمارا جنیشن ہمارا

قیمت اضافہ

دشمن الطبیعت

اول - بیعت کتنہ ہونے والے سے عہد بیعت کا کہ
 کو آئینہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شہر کہے
 بہت دیر لگا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظمی
 اور فسق و فجور اور ظلم و فحشاء اور فساد اور بد نظمی
 سے بچنا نہ لگا اور نفسانی جوشوں کی قوت ان کا مغلوب نہ
 ہوگا اگرچہ کبھی کبھار پیش آوے۔ سوم - یہ کہ بے ایمانی
 نماز صوفی حکم خدا اور رسول کے ادا کرنا نہ لگا اور
 حق سے انحراف نہ کرے اور اپنے ہی کرم سے اللہ
 علیہ وسلم پر رو دیکھنے اور ہر روز اپنے گنہگاروں کی معافی
 مانگنے اور استغفار کرنے میں عادت اختیار کر لیا اور
 ملی جلتی سے استغفار کے مساوی کو یاد کر کے اسکی
 حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا اور دنیا شکر و حمد یہ کہ
 علم خلق اللہ کو عطا اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے خاندانی
 جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان
 نہ ہاتھ سے یہ چیز کہ ہر عمل سرخ و راجح اور عسر و آسیر
 اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری

کر لیا اور ہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک وقت
 اور دیکھ کے قبول کرنے سے اس کی راہ میں حیا
 رہیگا اور کسی شخصیت کے وار د ہونے پر اس سے
 سوچ نہ لے گا بلکہ قدم آگے بڑھا دے گا شہر یہ کہ
 اتباع رسم اور سبست ہو اور اس سے باز آجائیکا
 اور قانون شریف کی حکومت کو بے کفی پسے اور قبول کر لیا
 اور فعل و عبادت اور قیل و قال اور ہر ایک راہ میں دست و پا
 کر دیا۔ ہفتم - یہ کہ کبر اور غرور کو بے کفی چھوڑ دیا اور فروتنی
 اور عاجزی اور خوش خلقی اور عیسیٰ اور سکینے سے زندگی
 بسر کر لیا۔ ششم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی
 اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی
 اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز کر لیا
 ختم - یہ کہ عام خلق ہند کی ہمدردی میں محض شہر شغل
 سے لگا اور ہر جہان تک میں چل سکتا ہے اپنی خدا داد
 طاقتوں اور نعمتوں سے بے نیاز کو فائدہ پہنچا دیا
 دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقدا خواہ محض لفظ باقرار
 طاقت و مروت باطل کر اس پر نواقص و کمزوری
 اس عقدا خواہ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر
 دوسری رشتوں اور ملوں میں اور تمام خاندانہ عاملین میں پائی
 ایک قدم وری انان یا عیاب

حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

اسلام ختم از فضل خدا
 انہیں دین آئمہ از مادیہ
 ان کتاب حق کفران نام دوست
 ان شجرہ کفر شجرہ گشت نام
 ہر او با شیر شد اندر دین
 بست او غیر اس غیر الانام
 از دوشیم ہر آسے کہ بست
 آنچہ مارا دومی دایما کے بود
 مازو یا بچم ہر نور و کمال
 اقتدا سے قول اور دہان است
 ان ہر از حضرت ادریت است
 معبود است او حق با خدا راست
 معجزات انبیاء سابقین
 ہر ہر از ہان و ملایان است
 نزد اکثر مست نگران و قباب

شرح قیامت اخبار بدہ

وہاں روایت
 عام قیامت پیشی ہو اور اسی قیامت اخبار بدہ
 ہر
 لی پر ہم
 جو صاحب نام احمد سے ایک لکھے اللہ
 اور قیامت اخبار بدہ کو کھینچے ان سے
 بحسب بعدی حدیث کی جو اخبار وقت پر
 دہو پئے اسے پندرہ روز کے اندر اخذ
 طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں مل سکیگا
 رسید لدا اخبار میں سے ہر ایک عییدہ رسید
 و رسائی را بہت جو صاحب قادیان میں دستی
 نسبت این کو ہر حال میں حاصل کرنی
 چاہیے۔ دوپہر اسکی کسے کے بعد اگر
 دو ہفتہ تک رسید نہ پئے تو خط لکھ کر دریافت
 کرنا چاہیے۔

وہ الفاظ میں حضرت اقدس بیعت لیو میں ماہرین امہ و کبر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طلب کرنا جاتا ہے۔ استغفار ان لا الہ الا اللہ وھذا کافر بائیلہ و اشہد ان محمد عبد اللہ و رسولہ صلی علیہ وسلم کے ہاتھ پران تمام ہونے کو کہتا ہوں جن میں گرفتار تمام دین سے دل سے انکار کرتا ہوں کہ میں نے میری طاقت اور مجھ کو جن تمام گنہگاروں کو دنیا پر موقوف کر دیا۔ استغفر اللہ لی من کل ذنب و اتوب الیہ ہمار۔ دہائی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاعف علی ذنوبی فانا لا یعف الذنوب الا انت ما ویریت ہیواچی جان بظلم کیا اور گنہگاروں کا اقرار کرتا ہوں کہ میری گنہگاروں کی توبہ نہ ہوگی۔ آمین۔ اس کے بعد ہر ماضی میں بیعت کنندہ

فہرست مضامین

صفحہ ۲ - الہامات - مدینۃ الامام	صفحہ ۱۰ - مزید حضرت عیسیٰ علیہ السلام
صفحہ ۳ - کلام اللہ	صفحہ ۱۱ - احمدی قوم کی خاص قہر کے قابل
صفحہ ۵ - کلام المسیح	صفحہ ۱۲ - بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد
صفحہ ۶ - ثبوت ہستی باری تعالیٰ	صفحہ ۱۳ - برقی طاقت کے کرشمے
صفحہ ۷ - ۸ - ۹ - موت	صفحہ ۱۴ - انتخاب الانبیاء

بدریچ

مورخہ ۱۰ - محرم الحرام ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۳ - فروری ۱۹۰۸ء

خدا کی تازہ وحی

۹ - فروری ۱۳۲۶ء - ۱ - انت امام مبارک

ترجمہ - تو امام مبارک ہے۔

۲ - لعنة الله على من كفرا

ترجمہ - اللہ کی لعنت اُس پر جس نے انکار کیا

۳ - اِنِّیْ مَعَكْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ترجمہ - میں تیرے ساتھ ہوں - آسمان اور زمین میں

۴ - اِنِّیْ مَعَكْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

ترجمہ - میں دنیا اور آخرت میں تیرے ساتھ ہوں۔

۵ - اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ هُمْ یَّحْسِنُوْنَ

ترجمہ - اللہ ساتھ ہے ان کے جو تقویٰ اختیار کریں اور جو نیکو کار ہیں

۶ - اَیْمًا تَقْفُوْا اِخِذُوْا وَقْتِلُوْا قَتْلًا

ترجمہ - جہاں کہیں پائے گئے پکڑے جائیں گے اور ہلاک کیے جائیں گے

۷ - لَا تَقْتُلُوْا ذِیْنِیْہِ

ترجمہ - ذیہ کی قتل نہ کرو

۸ - "آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا"

۱۱ - فروری - یا مسیح اللہ عدو انا - ترجمہ اللہ کے سچے ہماری

مدینۃ الامام

محضور خاتم الخلفاء کی صحت مزید راحت افزا ہے جناب رسالتاب لاہور والے
لیکچر کے ضمیمے کی تصنیف میں مصروف ہیں۔ انشاء اللہ یہ کتاب مخالفین اسلام کے اقرار و نفی
کا دندان شکن جواب ہوگی۔

علامہ نزال الدین کے ان اہم مقالے نے اپنے فضل سے تیسرا فرزند عطار
فرمایا ہے۔ چونکہ اس عمر میں جبکہ وہن العظمیٰ شتعل الہام شیدا کا مضمون
صادق آتا ہو۔ اولاد کا ہونا خاص بڑھاپے کی علامت ہے۔ اس لئے میرے سید و مولیٰ نے
اس بچے کا نام عبدالوہاب رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے سعید کرے اور دین کا
خادم بنائے۔ اپنے آبا کے لئے ذریعہ طلبہ کہلائے اور باقیات صالحات سے
ہو جائے۔ آمین

جمعہ کے روز دو نکاح ہوئے۔ خطبہ میں علامہ موصوفیؒ کے کہہ کر نکل بن لوگ مل
وردت دشمن۔ ذات کو دیکھتے ہیں۔ مگر اس کی اصل غرض جو تقویٰ ہے۔ اس کی طرف
کچھ توجہ نہیں کرتے۔ وہ یہ کہ خطبہ کو بطور غرض نہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کے معانی
کی طرف غور نہیں کرتے۔ روحانی علامہ صاحب نے ٹپک فرمایا۔ ہمارے
دیہات کے ملان خطبہ رشک کے کے بالمقابل بیٹھ کر آہستہ آہستہ پڑھتے ہیں۔ گویا کچھ
دم کر رہے ہیں۔ حالانکہ فرض منصبی یہ تھا کہ آٹھ کر نکاح کے اغراض بیان کرتے۔
اور بتاتے کہ بیان ہوی کے کیا کیا فرائض ہیں۔ ہمارے احمدی بیانی اہانت کو نہایت
خسے جاری کریں۔ نکاح کرنے میں جلدی نہیں چاہیے۔ بلکہ بہت سی لمبی دعاؤں
اور استغاثوں کے بعد اس تعلق کو پیدا کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس پر عمر بھر کی خوشی کا دار
دہا ہے۔

مخدومی سید محمد احسن صاحب نے جمعہ کا خطبہ ما محمد ابا اھد من دجا لکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ پڑھا۔ اور فرمایا کہ اس سے پہلے جو اللہ
میلغون دسللت اللہ۔ وارد تنزل ہے اس میں تبلیغ سے جو استقبال کر
بھی شامل ہے کہ وہی واسطہ خاتم النبیین کے بعد بھی جاری رہیگا اور انکم رسالتی
کی بہت سی مثالیں دیکر بیان فرمایا کہ تبلیغ رسالت رسل کیلئے مخصوص ہے پس آنحضرت صلیع کے بعد
کسی رسل کا ان کے ختم ہونے کے معنی میں نہیں کیونکہ اس کے معنی میں کہ تمام کلمات و مراتب نبوت اس
ذات مبارک پر ختم ہو گئے۔ اب کوئی درجہ باقی نہیں جو کسی اور کو دیا جائیگا اور انکو نہیں دیا گیا۔
مشکوٰۃ میں بھی ایک حدیث ہے کہ تم نہ کوں الخلفاء علی منہاج نبوۃ حسین صاف اشارہ ہے
کہ خلیفہ آخری نبی ہوگا۔ پھر اس کے بعد سکوت فرمایا۔ آپ نے لقا جاعکم یوسف من قبل بالینت
فما لکم فی شک متاجاعکم بہ حتی اذا ہلک قلیتم لن یبعث اللہ من بعد رسولاً آخر
یہ سمجھا کہ اس میں پیشگوئی تھی کہ آنت محمدیہ بھی ایک وقت ایسا ہی کیگی کہ اب تیرے بعد کوئی رسول نہ
ہوگا حالانکہ حق بات یہی ہے جو حضرت عائشہؓ کا مذہب ہے کہ قولوا لا خاتم النبیین ولا تقولوا
انہ لا نبی بعدی۔ (یہ تو کہہ دو خاتم النبیین مگر اس پر مراد نہیں کہ اس کے بعد قیامت تک کوئی نبی
نہ ہوگا۔ پھر فرمایا کہ قرآن مجید میں ہر دم من یطعم اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ
علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ اب اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت سے

تجا۔ استغاثہ صحت کو۔
الغرض فاضل مرقس وہاں سربراہ صحت ہیں۔
حالات میں انہیں ایسی باتیں نہیں کہہ سکتے۔
حالات میں انہیں ایسی باتیں نہیں کہہ سکتے۔
حالات میں انہیں ایسی باتیں نہیں کہہ سکتے۔

کلام اللہ

(سب سے پہلی وحی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی)

بسم اللہ

اقرا باسم ربك الذي خلق - خلق الانسان من علق
اقرا وربك الاكرم - الذي علم بالقلم - علم الانسان
ما لم يعلم -

یعنی اپنے خالق رب کے نام کی تبلیغ دنیا میں کرو۔ وہ خالق
رب جس نے ایک حقیر جو تک جیسے کیڑے سے جوئی میں پیدا کیا
ہے۔ انسان بنایا۔ ان پڑھے اور تبلیغ کر اور خوف نہ کر اور تیرا
رب اکرم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم کی اشاعت کی۔ اور
انسان کو وہ کچھ تعلیم کیا۔ جو وہ نہ جانتا تھا۔

اس کا نام ابھی میں باغ پٹیگوئیان ہیں۔ اقل۔ ربك الذي
خلق۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ربوبیت الہی نے جو تیری خاص
پرورش فرمائی ہے اور اپنے اندازہ سے خاص قوی مرحمت کئے
اور خاص کام کے لئے تجھے منتخب کیا ہے اور اپنے ہاتھ
تیرا پیر لگایا ہے اور تیرے مبارک پسوں کے انتظام میں
جیٹھی ہے وہ تجھے مدد کا سیلاب اور سرسبز کرے گی اور
تیرے فوائد کو انشاء کے تیر اور مخالف جو کون سے محفوظ
کھے گی۔

دوسری پٹیگوئی خلق الانسان من علق۔ یعنی اس مٹی
کے کیڑے یا جو تک کی طرف دھیان کرو۔ کہ وہ کیسا حقیر اور
ذلیل تھا جس کا ایسا خوبصورت اور باکمال انسان بنا ہے۔
جب ہماری ربوبیت سنے نظر عنایت سے ایک کیڑے کو اس
شکل و صورت تک پہنچایا ہے اور ایک مقصد اور غایت کے
لئے جو ربوبیت کا اصلی تقاضا ہے۔ یہ غفلت کمال محبت
فرمایا ہے تو کیا اب ہماری ربوبیت اس کا ساتھ چھوڑ دے گی
ہم اپنی ربوبیت کا سایہ عاطفت اس پر رکھیں گے۔ جب تک
وہ انسان اپنی خلقت کی علت غائی کو پہنچ نہ جائے۔

قرآن کریم میں تدریج کرنے والے جانتے ہیں کہ نبوت کی تربیت
اور اسے کمال مطلوب تک پہنچانے والے کے اسم رب کا نام ہے
اور جہاں جہاں خدا تعالیٰ نے ضرورت نبوت کی قرآن کریم میں
بحث چھیڑی ہے۔ دلیل میں اپنے اسم رب کو مذکور فرمایا ہے
اس لئے کہ جیسے اس کی ربوبیت نے انسان کے عالم اجسام
کے لئے زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی اشیاء کو مسخر کیا اور
خدمت میں لگا دیا ہے۔ ویسے ہی اس کی ربوبیت نے تقاضا

کیا کہ انسان کی روح کی تربیت کے لئے جو اصلی مقصود اور
ادبی غرضانی شے ہے اس کی تربیت کے مناسب حال سامان ہیا
کرے سو اس کے لئے اس نے نبوت کا سلسلہ اس جہاں
میں قائم کیا اور جہاں نبوت کے اعدا اور مخالفین کو مقابلہ سے
دور آجا اور ان کے بارے میں خوفناک و عیدیان کرنے
چاہے کہ وہ نبوت کی حمایت و دفاع میں ہم اللہ کو جو
جامع جمیع صفات کا مدرسہ ہے۔ پیش کیا ہے اس کی وجہ
یہ ہے کہ نبوت کا اصلی مقصد توحید الربوبیت کا قائم کرنا اور
آ۔ باطلہ اور ہر قسم کے طواغیت کا ابطال کر کے خداوند
کے معبودیت اور الربوبیت کا یگانہ استحقاق اور لائیک
منصب مخصوص کرنا ہوتا ہے۔ تو جب عداوت اور خلاف
اپنے اختیار میں کر اس کا استیصال کرنے پر آمادہ ہوں غیرت
اور عرش بھی اسی کو آنا چاہیے جس کی خدمت کے لئے نبوت
میدان میں نکلی ہے۔ بہر حال اس علق اور الانسان
کے لفظ میں بڑی بھاری پیشگوئی ہے۔

تیسری پیش گوئی اقرا وربك الاكرم۔ اس میں
اشارہ یہ ہے۔ کہ اس سلسلہ تبلیغ میں تیری سخت مخالفت
ہوگی۔ اور ایک عالم تجھے ذلیل و خوار کرنے پر آمادہ ہوگا۔
اور کمال انتہی کے اقتضا سے کچھ عرصہ تک بظاہر ایسا
ہوگا کہ تو مغلوب اور شکستہ نظر آئیگا اور کفر و شرک اپنی
جیت پر ناز کریگا۔ مگر آخر کار غلبہ اور فتح تیرے حصہ میں
آئے گی۔ اور تو اکرم اور عزیز ہوگا۔ اس لئے کہ تیرا
رب جس نے تجھے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے
پرورش کیا ہے۔ وہ اکرم ہے لہذا ضروری ہے کہ
اس کا مربوب بھی بطور نعل کے اکرم ہو۔

چوتھی پیش گوئی الذي علم بالقلم علم الانسان
ما لم يعلم۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اس کتاب عجیب
میں جو تجھے دی جاتی ہے۔ اور جو بظاہر انسانی
قلم سے لکھی جاتی ہے۔ وہ وہ علوم عالیہ ہونگے
کہ کل بنی آدم کے معلومات اس کے مقابلہ سے
عاجز آجائیں گے۔ الانسان سے مالم يعلم ملا کر
یہ اشارہ فرمایا ہے کہ فطرتاً اور اکتساباً انسان کی
بساط میں اور اس کے قوا کی رسائی میں وہ علوم عالیہ
آہی نہیں سکتے۔ جن پر قرآن شتمل ہے۔ لہذا یہ علوم
لازمیہ خداوند علیم خالق انسان کی طرف سے ہیں اور اس
کا لازمی نتیجہ ہے۔ کہ زمینوں کے ذہن عقیلوں کی
عقلیں اور عالموں کے علم اور محروم کی قلمیں ان

سمادی علوم کے مقابلہ میں ٹوٹ جاتیں گی۔
پانچویں پیش گوئی۔ کلا لعت لم یئسہ لنسفاً
بالناصیة ناصیة کا ذبہ خاطئة فلیدع
نادیہ سمدع النبا نیة کلا لا تطعه وایجد
واقنوب۔ دشمن کی عداوت کی پیشرفت نہ جائیگی
اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی جھوٹی خطا کی رچوٹی کو پکڑ کر زور
سے کھینچیں گے۔ اور یوں ذلت سے گھسیت
کر دیتے ہیں گرائیں گے۔ پھر وہ اپنی مجلس کو جن کے
بن بولتے پر اسے ناز تھا بلائے اور ان کی دہائی
دے رہے ہیں بھی سیاست کے پیادوں کو بلائیں گے
وہ ہرگز اپنے منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگا۔ تو اپنے
کام میں لگا رہ اور ان کے غلام کی ڈمبھا چڑھا
نہ کر اور کبھی ان کے ہاں میں ہاں نہ ملا اس لئے کہ ان
کے ہاتھ میں تیرا کوئی نفع اور ضرر نہیں اور
ہماری فرمان برداری میں لگا رہ اور جس قدر تو
ہمارا فرمان بردار ہوگا۔ ہماری جانب میں تیرا قرب
اور وجہ اتنا بڑھے گا

ایک مادہ پرست ایک برہمن ایک دھرتی پرست
ہر ایک شخص جو الہام اور ضرورت الہام اور
خدا تعالیٰ کی ہستی کو نہیں مانتا۔ ان الفاظ
کی شوکت اور قوت میں غور کرے اور اس
انسان کا مطالعہ کرے۔ جس کے موافقت
یہ نکلے اور اس وقت کی تاریخ کو پڑھے
جب یہ بلند دعوے ایک پورے بے سامان
اور ناقص اور اعداد کے نرغے میں گھرنے
ہوئے انسان سے سرزد ہوئے اور پھر انجام
کو دیکھے۔ کہ یہ دعوے کس شان سے پورے
ہوئے۔ اور نبوت کے بدخواہ ٹھیک ایسی
طرح ہلاک ہوئے۔ جیسے ان سے دعووں
کا منشا تھا۔

قابل ترجمہ خریداران بدر

جدید خط و کتابت کرنے وقت اپنی چٹ کا نمبر خریداری
ضرور لکھا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

کلام المسیح

کسی نے اپنا خواب بیان کیا کبھی بتایا گیا ہے کہ گرجا میں انجیل پڑھتی ہے۔ اس کا شریعت بنوا کر پڑھو۔ فرمایا۔ خواب تعبیر طلب بھی جتنی ہے۔ انجیل گئی سے بچاتی ہے۔ قرآن شریف میں بھی "تین" کا ذکر ہے مگر وہ ان اور اشارات میں۔ اس سے ثبوت نبوت دیا گیا ہے۔

علم طبابت فنی ہے۔ کسی کو کوئی دوا پسند کسی کو کوئی ایک دوا ایک شخص کے لئے مقرر ہوتی ہے۔ دوسرے کے لئے دوسری دوا مانع۔ دواؤں کا راز اور شفا دینا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کسی کو کچھ علم نہیں۔

کل ایک دوائی میں استعمال کہنے لگا تو ابہام ہوا۔ "خطرناک"

دوا میں اخذہ کرنے پر مطمئن نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ضرورتاً لینا چاہیئے۔

کہہ اگر یہ گند نہ بولتے تو ہمارے لئے تحریک نہ ہوتی حقائق و معارف کے لئے ان اعتراضات پہانہ ہو گئے غیر قوموں نے اپنے قومی مذہب کا مول میں چند دینے کا جوش ہے۔ وہ مسلمانوں میں نہیں۔ شاید اس لئے

کہ کہ بیان را بدست اندر دم نیست۔ مگر مسلمانوں میں بھی کئی خواب ہیں کئی امراء و دولتمند ہر مسلمان کا یہ مقصد

ہونا چاہیئے۔ کہ سچائی پھیل جائے۔ مسلمانوں پر پہلے بھی جب اقبال کا زمانہ آیا۔ تو دینی رنگ میں ترقی کرنے سے اب

بھی اگر وہ پہلا زمانہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو دین کی طرف توجہ کریں۔ ان لوگوں کی تقلید پس مسلمانوں کے لئے کوئی نتیجہ

نہیں ملے سکتی۔ مسلمانوں میں جو کل مصعب بنے ہیں وہ بھلے اس کے کہ اپنی حالت درست کریں۔ نماز روزہ کے

احکام میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں قوم کی ترقی سمجھتے ہیں خدا تعالیٰ تو دین کے ذریعہ ترقی چاہتا ہے اور یہ لوگ بدین

ہونے سے ترقی طلب کرتے ہیں جس میں کچھ سیاحتی نہیں ہے اسلام ہی خدا کو دلا شریک نہاتا ہے اگر یہ مسلمان

بھی اس توحید سے الگ ہو گئے۔ تقان کے حق میں اچھا نہیں ہوگا

دوسری قوموں کی تقلید ان کے لئے مبارک نہیں ہو سکتی

دوسروں کو اگر بے دینی سے کامیابی بھی ہوتی ہے تو یہ بعد ابتداء ہے۔ ہر شخص سے خدا تعالیٰ نے معاملہ علیحدہ ہے۔ میرا قومیں ناپسند کریں۔ شراب خوری۔ قمار بازی کریں تو یہ ان کے لئے مفید ہو سکتے ہیں لیکن اگر مسلمان ایسے کام کریں تو ان پر ضرور نازل ہوگا۔ دیکھو ظاہری سلطنت کا بھی یہی قاعدہ ہے۔ کہ اگر ملازم کسی شورش کے جلسہ میں شامل ہو تو اوس کو عبرت ناک سزا دی جاتی ہے۔ پس اسی طرح جو کلمہ پڑھتے داسے ہیں۔ یہ خدا کے خاص بندے ہیں اگر یہ لوگ گستاخی کریں اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری نہ کریں تو ضرور گرفتار ہوں گے۔ یہ الہام جو ہم کو ہوا۔ وہ وعدہ ملیکا نہیں جب تک خون کی ندیاں چاروں طرف سے نہ جائیں۔

تو اس میں اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کی توحید دنیا سے گم ہو جب مسلمان ہی کفر و شرک کو پسند کرنے لگیں۔ تو پھر دوسری قوموں کا کیا گلا ہو سکتا ہے۔ پہلے گھر صاف ہو۔ تو پھر دوسرے لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے

تمام قوموں میں دھرتی بڑھتی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی رستی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اور اول خورشیدان بعد درخشانی کے مطابق ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اپنی قوم کی اصلاح کریں۔ جب مسلمانوں ہی میں ہزاروں گندہ ہوں۔ تو دوسروں کو کیا کہا جاسکتا ہے۔ جہاد جہاد پیکار کرتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اگر ہمیں جہاد کرنے کا حکم ہوتا تو سب سے پہلے

انہی سے کیا جانا چاہیئے تھا۔ یہ عادت اللہ سے کہ جس قوم کے اندر کتاب ہو۔ پہلے اسے درست کیا جاتا ہے پھر دوسری قوموں کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نوز موجود ہے سب سے پہلے قریش کی اصلاح کی۔ پھر یہود و نصاریٰ کی طرف متوجہ ہوئے۔ ایساں سے یہ اعتراض بھی دور ہو گیا جو کہہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مسلمانوں کو کسی کہتے ہیں۔ تم ایسے تم ایسے دوسری قوموں میں سے کہتے مسلمان کہتے مسلمانوں میں دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک جو پورا کلمہ ہی پڑھنا نہیں جانتے

جن میں سے وہ ہیں جن کی نسبت آریہ مشہور کرتے رہتے ہیں کہ ہم نے اتنے مسلمانوں کو آریہ کر دیا۔ پہاڑ میں ایسے آدمی ہوتے بہت دیکھے ہیں کہ اسلام کی کچھ خبر ہی نہیں دوسرے وہ جو مذہب تعلیم یافتہ کہلاتے ہیں۔ یہ اسلام کو کہتے ہیں کہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ نماز کے ارکان پر ہنسی ٹھٹھا کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ نماز روزہ و شیان زلمے کی باتیں ہیں

یہ احکام آجکل کے زمانہ میں مناسب نہیں ہیں ان دونوں گروہوں کی اصلاح سب سے اول ضروری ہے۔ مگر ہم کیا اصلاح

کر سکتے ہیں جب تک آسمان ہی سے نہ ہو۔ جس کے کان سننے کے ہوں اسے ہم بخوشی سنتے ہیں بعض ایسے ہیں کہ بیان کر رہے سنیں گے ہی نہیں۔ بیانات کو دوسری طرف لے جائیں گے۔

بے دینی کی ایک نذر ناک ہوا چل رہی ہے۔ جس نے کسی کو ہلاک کر دیا کسی کو اندھا کر دیا کسی کو سست۔ وہ جو خدا سے تعلق پیدا کرنے والے ہیں بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ خدا کی رستی ثابت کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ فرقے تو بہت ہو گئے تھے مگر ہر تہ سے زیادہ ہیں۔ عظمت الہی مطلق نہیں رہی

عظمت کیا ہو سیکر خدا کے وجود پر ہی پورا یقین نہیں رہا۔ ہر تہ کے زمانہ میں کچھ نہ کچھ غور و خیر ہی ہوئی۔ مہاکاں

لبنی ان میكون له اسماى حتى يتخون في الاغصان۔ انسانوں کے ہاتھوں پر جو امور مقرر تھے۔ وہ تو ختم ہو چکے اب خدا نے ایسے کل امور کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ یہ طاعون زلزلے طرح طرح کے امراض مصائب سب خدا کی تلوار ہیں

تو جہ سے کہ حادثے پر حادثے آتے ہیں مصیبت پر مصیبت آتی ہے۔ مگر ہماری جماعت کے سوا دوسرا کوئی ان سے متاثر نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ سب بلائیں اس لئے ہیں کہ لوگوں کی عقلیت دور ہو۔ وہ تضرع اختیار کریں اور کہیں کہ خدا ہے۔ دیکھو ہر پہلو سے حادثے واقع ہو رہے ہیں اور ابھی کیا معلوم کہ آگے آگے کیا ہو سکتا ہے۔

ہمارا مذہب توحید ہے۔ کہ اب جو کچھ کہے گا خدا ہی کریگا جزا ہی آخری علاج ہے اور علاج تو سب ہو چکے ہیں یہ آخری علاج ہے اب یا بیمار مرے گا یا صحتیاب ہوگا۔

کئی لاکھ انسان مر چکے ہیں۔ مگر عملی حالت دکھاتی ہے کہ ابھی کچھ ہی نہیں ہوا۔ نیکی کی طرف سے بہت دور ہیں اور

بدی کی جانب قریب ہیں۔ استغفار کرنا چاہیئے۔ آگے قاعدہ تہا۔ کہ مسلمان بادشاہ عام طور پر دباؤں کے وقت

نائب الی اللہ اور دعا و صدقہ و خیرات کی طرف توجہ دلاتے رہتے۔ اب یہ بھی نہیں بلکہ خدا کا نام لینا بھی خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

سلطان المعظم نے و ذرا سے ایک امر کی نسبت مشورہ کیا۔ اور اس کے متعلق تجویز میں پوچھیں۔ جب سب تجویز

بیان ہو چکیں تو کہا اور تو سب کچھ کہا مگر یہ کسی نے نہ کہا کہ دعا بھی کرو۔ آخر مسلمان کا بچہ تھا۔ کچھ نہ کچھ خدا پرستی تو تھی۔

سلطان المعظم جمعہ کی نماز کو بھی جاتا ہے۔ فقراء سے بھی نیاز کرتا ہے۔ اس لئے اچھا ہے۔

خدا تعالیٰ ابتداء زمانہ میں بولا کہ میں تیرا خدا ہوں

ثبوت ہستی باری تعالیٰ

کسی چیز کی ہستی اس کے اثر سے ثابت ہوتی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کی ہستی کے آثار یہ عالم اور اس کا انتظام اس کے صنائع بدلہ قعدتی۔ اور اس کے افراد عجیبہ و غریبہ اور کائنات غریبہ میں جن سے خالق العالمین کے افعال اور صفات ظاہر ہوتے ہیں کیونکہ ہر ایک فعل کا فاعل ضروری اور ہر ترکیب کا ترکیب دترتیب باہم مل جائیں جسکی صنعت کاری دیکھ کر بڑے بڑے صانعین کی عقل حیران رہ جائے۔ آسانی اجرام کی ترتیب اور حرکات اور آثار کی تحقیقات و توفیقات جن لوگوں نے بڑے غور سے کی ہے۔ وہ یقیناً سمجھ گئے۔ کہ ایک اعلیٰ ہستی ہے۔ جو اس کائنات اور ممکنات کی خالق اور مقرر ہے۔ ان فرقہ ناستک (دہریت) خالق کا انکار کر کے کہتا ہے۔ کہ اتفاقاً ہی ذرات جو قدیم سے ہیں اپنے خواص سے یہ صورتیں اور شتیں با ترتیب اور بے ترتیب بناتے ہیں اور پھر مدتہائے بعینہ اور ازمہ متعینہ کے بعد بگاڑتے ہیں۔ اور کون و فساد ان ذرات میں سدا سے ہوتا رہا اور ہوتا رہے گا۔ مگر ان تغیرات اور تبدلات اور رنگ برنگ کے اول بدل سے پتہ لگتا ہے۔ خاص حرکت سے سکون ان ذرات کا سب حرکات لازماً تغیرات سے اول اقل ہے۔ پس پہلے پہل اس سکون سے ان کی حرکت کا حوک کوئی ضرور چاہیے۔ اور محوک اگر کوئی ان کی اپنی ہی خاصیت ہے۔ تو وہ سکون کے بعد ہی کیوں پیدا ہوئی۔ اور اس خاص وقت میں کیوں ظہور کیا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ کچھ مدت کے بعد وہ حرکت جو بالقوہ اور استعداد کے طور ان ذرات میں موجود ہے۔ بالفعل ظاہر ہو جاتی ہے پھر سکون جسے مانہ پرے یا آخرت کہتے ہیں ہو جاتا ہے و علیٰ اندابون ہی ہوتا رہتا ہے۔ پس بجز خاص ذرات کوئی ایک خالق نہیں ہے۔ تو ہم کہتے ہیں۔ کہ جب حرکت کے پہلے سکون کا ہونا لازمی ہے۔ تو ثبوت ہوا کہ سکون انادی اور قدیم ہے اور حرکت فریڈا اور حادث ہے۔ پس نوید حرکت کو اس فہم حرکت سے پہلے کس چیز نے رکھا ہوا تھا اور کس نے

۱۳۰۰ برس وہ نسخہ (حیات یس) آزمایا۔ اس کا نتیجہ دیکھا کوئی مرتد ہو گئے۔ اب یہ نسخہ (دفات یس) آزما دیکھو دیکھو کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ ایک شخص بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا اور کہا حق درجی ہے۔ جو آپ فرماتے ہیں۔ غرض قول موبہ بڑی نعمت ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔ ایہو سگی کیسیا جو کوئی جلتے بول۔ ہر ایک کو ایسی بات کرنی تین آتی ہیں چاہیے۔ کہ جب کلام کرے۔ تو سوچ کر اور مختصر کام کی بات کرے۔ بہت بحثیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ پس چھوٹا سا چنگ کسی وقت چھوڑ دیا۔ جو سیدہ کان کے اندر چلا جائے پھر کبھی اتفاق ہوا تو پھر یہی۔ غرض آہستہ آہستہ پیغام حق پہنچاتا رہے اور شک نہ ہین۔ کیونکہ اچکل خدا کی محبت اور اس کے ساتھ خلق کو لوگ دیوانگی سمجھتے ہیں۔ اگر صحابہ اس زمانے میں ہوتے۔ تو لوگ انہیں سودا ہی کہتے اور وہ انہیں کا فر کہتے۔ دن رات بے ہودہ باتوں اور طرح طرح کی غفلتوں اور دنیاوی فکر دن سے مل سخت ہو جاتا ہے۔ بات کا اثر دیر سے ہوتا ہے۔ ایک شخص علیگندھی غالباً تحصیلدار تھا۔ میں نے اسے کچھ نصیحت کی۔ وہ مجھ پر ٹھٹھا کرنے لگا۔ میں نے دل میں کہا۔ میں بھی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑنے کا آخر باتیں کرتے کرتے اس پر وہ دقت آگیا۔ کہ وہ یا تو مجھ پر تشوکر کر رہا تھا۔ یا چنچیں مار مار کر دوتے لگا۔ بعض وقت سعید آدمی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے شقی کو یا در کھو۔ ہر نقل کے لئے ایک کلید ہے بات کے لئے ہی ایک چال ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت سے ہی کہا۔ کہ کوئی کسی کے مفید اور کوئی کسی کے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پر اس کے بن خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کر سبے یکسان بات کی جائے۔ بیان کرنا اسے کو چاہیے۔ کہ کسی کے برا کہنے کو برا نہ مناؤ بلکہ اپنا کام کئے جائے اور شک نہ ہین۔ امراد کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقع پر کسی پر اس کے میں نہایت نرمی سے نصیحت کر جانا چاہیے۔

ایسا ہی اخیر زمانہ میں بھی۔ اس نے فرمایا کہ انا الموجود۔ یاد رکھو کہ وہ "ادی" ہے۔ اگر چھوڑ دے تو سب دہریہ بن جائیں پس وہ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا رہتا ہے اور یہ زمانہ تو بالخصوص اس بات کا متوجہ ہے۔ جس چیز کی حکومت ہو اس کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اچکل اگر صلح آدمی جس نے حق پایا ہے۔ خیال پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ضلالت کی حکومت ابھی باقی ہے۔ جب ایسی ہو چلتی ہے۔ تو سب اس کے اثر سے متاثر ہو جاتے ہیں مومن اگرچہ بچا رہتا ہے۔ مگر دوسروں پر اثر نہیں ڈال سکتا۔ ضلالت کے رعب کا یہ حال ہے۔ کہ بڑے بڑے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان سے مذہب کی نسبت کوئی کچھ نہیں کہتا۔ کہ شاید یہ ناراض ہو جائیں یا مجھ سے ہنسی ٹھٹھا ہو۔ مگر صحابہ کرام کی طرف دیکھنا چاہیے کہ اسلام کے صنعت کی حالت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام شاہوں کو خط لکھ دیا۔ اس وقت ایسا مہذبانہ زمانہ بھی نہیں تھا۔ نہ یہ امن کی صورت۔ صحابہ نے ان خطوط کو پوچھا۔ اور برسر دربار اپنے عقائد کو کہوں کر بیان کیا۔ ایک عیسائی بادشاہ کو جب اسلام کا پیغام پہنچا اور اس نے صحابہ سے کلام کچھ سنا۔ تو وہ بول اٹھا۔ یہ اس کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ جس نے قورات نازل کی اور کہا۔ اگر اس نبی کے پاس میں جا سکتا۔ تو اس کے قدم چمتا پا دیوں کو بلا کر کہا دیکھو اسلام کیسا عمدہ مذہب ہے۔ کیا تم اسے پسند کرتے ہو۔ جب ان سے مخالفت مسوس کی۔ تو کہہ دیا کہ میں تو تمہیں آزماتا تھا۔ یہ کوری دنیا کی حرص کا نتیجہ تھی۔ جن میں دنیا پرستی نہیں وہ حق کہنے اور حق کا اعلان کرنے سے نہیں ڈرتے۔ اور ان کی خدا اور کرتا ہے۔

ہماری جامعہ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر طبقہ کے انسانوں کو مناسب کو حال دعوت کرنے کا طریق سکھے۔

بعض کو باتوں کا ایسا ڈرنگ ہوتا ہے کہ جو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ کہہ دیتے ہیں احساس سے ناراضی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض ظاہر میں خبیث معلوم ہوتے ہیں جن سے ناامیدی ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول کر لیتے ہیں اور عین غریب طبع دکھائی دیتے ہیں اور ان پر بہت کچھ امید ہوتی ہے۔ مگر وہ قبول نہیں کرتے۔ اس لئے قول موبہ کی دلیل با دلائل جو اپنے ساتھ روشنی رکھنے والا ہوا ضرور ہے۔ جس سے آخر کار فرخ ہوتی ہے۔

دہلی میں سخت مخالفت ہوئی۔ آخر یہیہ کہہ کر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

“موت“

(تقریر بابو برکت علی صاحب احمدی بمقام شملہ)
گزشتہ اشاعت کے آگے

این خیال است محل است وجنوں۔ توانی مجیدین
روح اور ملائکہ کا لفظ متعدد معنوں پر استعمال ہوتا ہے اور
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی کیفیت کچھ ایسی ہے کہ
مشابہ ہے مگر بعض مقامات میں روح کے معنی مختلف
کلام الہی کے معلوم ہوتے ہیں مگر میں نے اپنی روزانہ عبادت
میں اکثر اس بات کا خیال رکھا ہے کہ ہمیں موت کے دار و دروازے
کو اخراج روح سے تعبیر کیا ہو۔ مگر مجھے نا سال کوئی ایسا موقع
نہیں ملا بلکہ جہاں جہاں موت کا ذکر ہے اس کو لفظ وفات
اور اس کے مشتقات سے ادا کیا ہے اگر یہ صحیح ہے کہ
روح کوئی ایسی چیز نہیں جو جسم میں جاگزیں ہو اور اس کے
خارج ہو۔ مرنے سے موت جوتی ہو تو میرا یہ خیال ہے کہ قائم
زندگی محض امر ہے اور جب حیات کی حالت ہو سکتی ہے تو
ملک الموت جہاں ان کے ساتھ شامل ہے۔ جان قبض
کر لیتا ہے۔

این مائتکو ذاب ایکم الموت۔ ولو کنتم فی
بروج مثلیذہ۔ النار۔ رکوع ۱۱۔ جہاں کہیں تم ہو۔ موت
تم کو آگ کی خواہ تم بندرجون میں ہی کیوں نہ ہو۔ یمن تو ۲ لم
تخلص الاض کفائاً۔ احیاء و امواتاً۔ المراثی۔ رکوع ۱۱
کے حکم سے ہر زندہ اور مردہ کے لئے ہی زمین کافی ہے
مگر پھر بھی عوام الناس کے مدارہ کو مدنظر رکھ کر یہ بتایا ہے
کہ وہ انسان کہیں ہو اور اپنی طرف سے کیسی محفوظ جگہ اختیار کرے
وہ موت کے پنجہ میں نہیں سکتا۔ جان تغیر کرنے کے لئے کوئی ایسا
جسم اور ٹھوس وجود باہر سے نہیں آتا کہ وہ بندور و ازون
میں یا قلعہ کی دیواروں میں نہ گھس سکے وہ تو زمین ہے
جہاں انسان ہے اور اہل مسمی کے ختم ہونے پر زمین
اس کو قبض کر لیتا ہے۔

فیہک التی قضی علیہا الموت۔ اللہ تعالیٰ
جہاں نفس پر موت کا حکم دیدیتا ہے۔ اس کو واپس نہیں آنے
دیتا۔ سبق القیل معنی حرام اعلیٰ قریناً اھلکناھا
انھم لا یرجعون۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھ سے

یہ قیل ہو چکا ہے جس قریر کو ہم نے ہلاک کر دیا ہے
اس پر حرام ہے۔ تحقیق وہ واپس دنیا میں نہیں آتے
قیاساً بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ جس نفس پر موت
دار ہو چکی وہ واپس آجائے وہ تو مردہ ہو چکا۔ اس
میں جان باقی نہیں۔ جب تک جان باقی ہے تب تک
اس کے زندہ ہونے کی امید ہے اور کوئی شخص کسی
ترکیب سے جو وہ بھی حکم الہی سے ہے اس کو زندہ کر سکتا
ہے۔ ایک لمحہ کے لئے یا زیادہ مدت کے لئے مگر جب
موت ہو چکی تو پھر اس کا زندہ ہونا ناممکن ہے۔ موت
بہار میں ہر روز ”الیوم یبعثون“ یوم حشر تک ہر روز
کی حالت ہو سکتی ہے۔ وہ ایک پردہ ہے۔ انسان کو اس کی بات
محسوس نہیں ہو سکتی۔ اسی لئے جب وہ قیامت کو
آٹایا جائے گا تو اس سے معلوم ہو گا کہ وہ گویا فیند سے
اٹھا ہے۔ اس ہر روز کی حالت سے وہ ہر عالم ہوش میں
نہیں آ سکتا۔ پس یہ قصے کہانیاں کسی شخص کے موت کے
بعد کے حالات کو دیکھا ہے یا وہ مر کر واپس آگیا ہے
محض دھوکہ ہے۔ ان کی دہی حقیقت ہے جو سینے پر شہر
بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ایسا
وجود نہیں۔ ان کی ایسی ہستی نہیں کہ وہ بھول جائیں۔
بھول کر کسی ایسے شخص کو موت دیدیں۔ جس کا وقت
معینہ ختم نہیں ہوا اور بعد ازاں معلوم ہونے پر اس کو پھر
دنیا میں بھیج دیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی
غلطی کر سکتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی سبحانیت پر کیا اعتبار
ہو سکتا ہے۔ علامہ کی نسبت قرآن مجید میں لکھا ہے
کہ وہ جس کام پر مامور ہیں ہرگز اس کے بجالانے سے چوک
نہیں سکتے۔ دنیا اور مافیہا کی طرف دیکھو اور کل کائنات
کے وجود اور اس کے انتظام پر غور کرو۔ کیا وہ خدا جس
نے یہ کار خاںہ رچایا ہے اور ایسا عظیم الشان کارخانہ
ہے کہ اس کی انتہا انسانی عقل و فکر سے باہر ہے کبھی
غلطی کر سکتا ہے۔ اسکی نسبت ایسا لگان کرنا میرے
خیال میں معصیت میں داخل ہے۔ یہ جہالت کے خیالات
ہیں۔ کہ فرشتہ غلطی کر سکتا ہے۔ بلکہ رقی اس کی شان سے
بعید ہے کہ وہ غلطی کرے۔

وما کان لنفسی ان تموت الا باذن اللہ کتاباً
موجلاً (آل عمران۔ رکوع ۵۱) کوئی نفس اللہ کے
حکم کے بغیر نہیں مر سکتا۔ وہ ایک وقت ہے جو مقرر ہو
چکا ہے۔ انسانی تدبیر کرشمہ میں لگی رہتی ہیں مگر وہ

تجلی تک کامیاب ہوتی ہیں۔ جب تک موت کا وقت نہیں
پہنچتا۔ پتے جان بڑے۔ جسے اپنے اپنے وقت پر اس
جہاں فانی۔ سے گزرتے جلتے ہیں عام دنیا دار بھی۔
ڈاکٹر اور کسی حکیم بھی اور بزرگ بزرگان خدا ہر شخص اپنے فہم اور
اور ان کے مطابق علاج کرتا ہے۔ مگر ہمیشہ تو کامیاب نہیں
ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس طرح ارادہ کیا ہے فوراً چاہتا ہے
موت دیدیتا ہے۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے۔ کوئی چوٹ ہے
کوئی ڈوب کر کوئی لڑائی میں۔ کوئی بیمار ہو کر غریب نہ رہا
طریق سے انسان موت دار ہوتی ہے ہر ایک کو شش کرو
کوئی پیش نہیں جاتی۔ اور کبھی عقل اور دانش چھین دیتا
ہے اور مناسب تدبیر سے روکے رکھتا ہے مجھے
پھر اپنی لڑائی موت یاد آگئی اور اس کے تجربے سے میرا
ایمان اور پختہ ہو گیا ہے کہ سب کچھ حکم رب سے ہوتا
ہے اور واقعی وقت موت مقرر ہوتا ہے۔ موت کے
قریب انسان کی عادات میں عموماً کچھ تغیر واقع ہو جاتا ہے
اور اس سے غیر معمولی حرکتیں سرزد ہوتی ہیں۔ وہ ادب دیکھنے
والے اس سے بے خبر ہوتے ہیں مگر موت کے نشانات
قریب ایک ماہ سے یہ تجویز ہو رہی تھی کہ اس کو ارنڈ کے
بیج کا جلاب دیدیا جاوے۔ مگر تجھے نہیں سوچھی۔ کہ کسی
اور واقفکار یا ڈاکٹر سے مشورہ نہ ہون تو پھر بھی ایک وقت
تک عقل پر پردہ پڑا رہا کہ حالت نازک ہو گئی ہے۔ اور میں
کسی تجویز کا ڈاکٹر کو بلاؤں۔ حال پرسان اور دیکھنے والوں
نے کوئی تجویز پیش نہیں کی کہ جلدی یہ یا وہ تدبیر کرنی چاہیے
جسے کہ زہر اس کے معدہ میں اثر کر گیا اور سب تدبیریں اذ
علاج اذ ہوسے رہے اور موت نے اس کو آخر ان
لیا کسی وقت خیال آتا ہے۔ کہ حالت قابل علاج تھی۔ مگر
غلیظوں اور لاعلمی کی وجہ سے نذرت باہر رسید۔ مگر جب
غور کیا جاتا ہے کہ آخر کیا باعث ہوئی کہ غلطی ہوئی اور بعد ازاں
کوئی تدبیر بہتری کی نہ سوچی تو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ
اس کی عمر ہو چکی تھی۔ ورنہ ضرور کوئی سبب اس کے پھٹنے
کا پیدا ہو جاتا۔ کیا ڈاکٹر دن اور عیون کے پتے نہیں
مرتے۔ مرتے ہیں۔ پس ہماری غلطی ورنہ واقعی موت
کا محض بہانا ہوتا۔ اس کے ضمن میں یہ بھی ایک اور بات
یاد آگئی ہے۔ وہ یہ کہ موت سے قدامت پہلے اس
کو نشین سالی لٹی تھی اور وہ ایسی دہمی آواز سے بلکہ
بالکل منہ میں پڑی گئی تھی۔ کہ دیگر پاس بیٹھے ہوئے

لوگوں کو سنائی نہیں دیتی تھی۔ اس سے پیشتر ہی اس کے قتل کی خبر اور بصر میں کی واقع ہو گئی تھی۔ ہماری آواز کو وہ سن نہیں سکتی تھی اور اس کا جواب دیتی تھی۔ کچھ عرصہ پہلے قدرے وقت کی حالت میں وہ کہہ چکی تھی کہ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا آتا جاتا ہے اور کچھ دکانی نہیں دیتا۔ ایسی حالت میں جب میں نے یہی جاری ہی تو وہ اندھ علم۔ وہ کون سا موقع تھا کہ وہ سننے کی طرف دھیان کر کے سکر آتی۔ خدا جانے کو وہ کتنا کس وجہ سے تھا مگر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ موت کے نزدیک انسان کو وہ وقت یاد ہوتا ہے اور ضرور وہ کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شخصی موتوں میں سے ایک موت کسی کامل برگزیدہ خدا کی بددعا سے ہوتی ہے اور ایک مبالغہ آفس کے مقابل پر آنے سے۔ قرآن شریف میں اسی قسم کی اموات کا بھی ذکر ہے مگر اسلام وہ دین ہے کہ وہ اور مذاہب کی طرح یہ نہیں کہتے کہ کبھی ہو بلکہ وہ ایک زندہ نہ رہے اور اسکی صداقت کے لئے ہر زمانے میں موجود ہوتے ہیں فی زمانہ بھی ایک شخص انبیاء اور مرسلین کی صفات والا موجود ہے۔ اور اس کی ذات سے اس قسم کی موتیں واقع ہوتی ہیں۔ مثلاً یکہرام آریہ۔ عبد اللہ اہم عیسیٰ۔ مولوی اسماعیل علی گڑھی۔ مولوی غلام دستگیر قصوری وغیرہ۔ اس کی بددعا سے اور اس کے ساتھ مبالغہ کرنے سے مرنے کی یادگار رہیں۔ معترض کہتا ہے کہ جب موت مقدر ہے تو کسی کا مرنے کا دوسرے کی صداقت کی دلیل کیوں کر ٹھہر سکتا ہے اس میں شک نہیں کہ موت سب کے لئے مقدر ہے اور کوئی اس سے بچ نہیں سکتا۔ بلکہ وہ شخص خود بھی آخر مرنے والا ہے مگر جب ہم متواتر دیکھتے ہیں کہ مبالغہ میں انبیاء اور ضرور ہلاک ہوتا ہے اور اس کی بددعا خالی نہیں جاتی۔ تو لازماً یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ اس کی بددعا کبھی خالی نہ جانا اور شخص کا جو مبالغہ میں اس کے مقابل آئے ہلاک ہونا محض اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اتفاق تو اسے کہتے ہیں کہ کبھی ایک واقعہ پیش آئے اور کبھی نہ آئے۔ مگر جب کوئی وار خالی نہ جائے۔ تو اسکو اتفاق نہیں کہہ سکتے بلکہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں صادق ہے اور مرنے کا وہ ضرور غلطی کی حالت میں مرنے ہے شخصی اور قومی اموات میں سے ایک کفر اور شرک کی حالت میں مرنے کا ہے۔ اور ایک فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ کتاباً موجلاً۔ ومن یزدد ثواب اللہ نیا

لذتہ منہا۔ ومن یزدد ثواب الاخرة لوزنہ منہا وسنجہ منی المشکوکین۔ ج۔ (آل عمران۔ رکوع ۱۵) کوئی شخص بلا اذن الہی نہیں مرنے والا اور وہ ایک وقت مقرر ہے اور جو ثواب دنیا چاہتا ہے ہم اس کو ہی دیتے ہیں اور جو ثواب آخرت چاہتا ہے اس کو وہ دیتے ہیں اور ہم جلدی شکر گزاروں کو بلا دینے والے ہیں۔ پھر اس سے یہ بات ثابت ہے کہ موت تو مقدر ہے مگر باذن الہی انسان زندگی کی حالت میں ثواب دنیا یا ثواب آخرت کا وارث ہو جاتا ہے۔ کوئی کسی حالت میں مرنے اور کوئی کسی حالت میں۔ زندگی کی حالت میں اختیار خدا داد سے وہ یہی یاد دہی کا فرور ہوتا ہے اور اسی حالت میں اس کی موت ہوتی ہے۔ مگر ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احياء ولکن لا تشعرون۔ البقرہ۔ رکوع ۱۵۔ ان لوگوں کو جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو جائیں۔ مردہ سمجھو۔ بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تم شعور نہیں کرتے۔ کا تحسب الذین قتلوا فی سبیل اللہ اموات بل احياء عند ربہم یبذقون۔ آل عمران۔ رکوع ۱۶۔ ان لوگوں کو جو اللہ کے رستہ میں قتل ہو جائیں مردہ سمجھنا کہ وہ بل اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی زندہ ہیں ان کو رزق مقرر ہے۔ ان آیات سے بخوبی واضح ہے کہ موت فی سبیل اللہ عقیقی زندگی ہے کیونکہ یہ ایسی موت ہے کہ اس کے نیک ثمرات قائم رہتے ہیں اور یہ انسان بیان خوش و خوش ہوتا ہے وہی حالت خوشی اور غم کی اس کے ساتھ قائم رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین سے اس کو اور انعامات ملنے ہیں۔ اس موت کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے یہ ضروری نہیں کہ انسان جہاد میں مارا جائے بلکہ خواہ کسی طرح مارا جائے یا مرے۔ موت اس کی فی سبیل اللہ ہو یعنی اسلام کی حالت میں ہو یہی شہادت ہے۔ بیداری سے مرے۔ دوبارہ کے چھوٹنے میں آکر مرے۔ کسی کے مارے سے مرے۔ مگر ایمانی حالت میں مرے۔ پس یہی شہادت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یہ جی فرمایا ہے۔ والذین امنوا باللہ ورسولہ اولئک ہم الصدیقون۔ والشہداء عند ربہم الہ۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے۔ وہی صدیق ہیں اور یہی اللہ کے نزدیک شہید ہیں۔ پس مرتبہ شہادت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ موت کا کوئی ایسا وسیع تلاش کیا جائے کہ کسی کا فریاد شرک کے ہاتھ سے قتل ہو بلکہ اپنے ہر عقیدہ میں اور ہر فعل میں رضا و مراد کو نظر رکھے اور اسی کے مطابق اپنا عقیدہ اور عمل کرے اور اسی پر اپنی خاطر ہو۔ تو وہ اس کے لئے شہادت ہے یہ خیال

جہالت کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام واللہ تعالیٰ من الناس کے وعدہ کے مطابق طبعی موت سے فوت ہونے اور آپ کی نسبت یہ گمان کیا جائے کہ اور سب مراتب قوایں کو ملے مگر شہادت کا مرتبہ نہ ملا اور اس کے لئے آپ کے لئے کو شہید قائم کر کے وہ شہادت آپ کی طرف منسوب کی جائے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ااریب شہید ہوئے۔ مگر حضور سرور کائنات کا خاتمہ بھی تو لا الہ الا اللہ کی شہادت پر ہوا۔ بلکہ ایسی شہادت تو کسی فرد بشر نے قائم کر کے نہیں دکھائی اور نہ ممکن ہے۔ کیونکہ سب فضیلت کے درجہ آپ کی ذات میں کمال پر پہنچ چکے اور شہادت کا مرتبہ بھی اب صرف آپ ہی کی اتباع سے مل سکتا ہے۔ پس آپ کی نسبت یہ گمان کرنا کہ انہیں شہادت کا مرتبہ نہیں ملا۔ سخت جہالت ہے بلکہ میں تو کہہ لیتا کہ غریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے عقیدہ سے بچائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایمانی موت کو شہادت قرار دیا ہے اسی لئے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی ہے کہ ایماندار شخص جو دبار کے چھوٹنے میں آکر جاتا ہے وہ یہی شہید ہے دبار ایک عذابی موت ہوتی ہے پس جس طرح جہاد کی لڑائیوں میں مارا جاتا ہے کفار کے لئے عذاب کے رنگ میں پیش آتی یقیناً شہید کہلائے۔ اسی طرح جو مومن دبار سے مرے شہید۔ ہے۔ ایمانی حالت پیدا کرو۔ پھر خواہ صورت کسی طرح سے واقع ہو وہ شہادت ہے۔ البتہ یہ حالت پیدا کرنا بھی کچھ اپنے بس کی بات نہیں اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں ایسے وسائل رکھتا ہے کہ ایمان آڑا یا جاتا ہے۔ ایک ہم کم نصیب ہیں کہ اپنے اخلاق تک درست نہیں کر سکتے اور ایک ایسے بھی ہیں جنہوں نے ایمان پر جان قربان کر دی۔ سید عبد اللطیف صاحب شہید فی سبیل اللہ کا واقعہ کابل میں۔ وہ حضرت امام علیہ السلام سے وعدہ کر کے جلتے ہیں کہ میں جتنے الوہیت دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ وطن جلتے ہیں تو ان کو اس عقیدہ کے باعث کہ وہ حضرت علیہ السلام کو فوت شدہ مانتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود تسلیم کرتے ہیں اور جہاد کو اب حرام سمجھتے ہیں کفر کا فتوے دیا جاتا ہے اور ان کو سنگساری سے قتل کئے جانے کا حکم دیا جاتا ہے قتل سے پیشتر ان کو یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر وہ ان عقائد سے باز آ جاویں تو ان کو بڑے اعزاز سے رہا کر دیا جائے گا۔ مگر وہ دین کو مقابلہ میں کسی قسم کی موت سے۔ اسان نہیں ہوتے اور سنگسار ہونے کو قبول کرتے ہیں۔ کیا یہ شہادت نہیں جتنی شہادت یہی ہے اگر یہ شہادت نہیں تو اور کوئی شہادت ہو ہی نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ایمان میں ثابت قدم رہیں۔ آمین۔ قومی اموات کئی طرح سے واقع ہوتی ہیں۔ وہاں سے

زلزلے، مینڈا، بھڑکائی، وغیرہ وغیرہ۔ قرآن شریف شہادت دی ہے کہ قومی اموات عموماً فسق و فجور کے باعث عذابِ رنگ میں ہوتی ہیں اور خصوصاً اس وقت جبکہ کوئی مندر میں اللہ قوم کی اصلاح کے لئے مامور ہوا اور لوگ اس کی تکذیب کریں۔ کتاب اللہ میں قوم نوح، قوم عاد و ثمود کا ذکر اور بعض دیگر اقوام کا ذکر ہے جو تو معلوم ہو جائیگا کہ مسلمان کی تکذیب کے باعث قوم پر عذاب ضرور آتا ہے اور وہ اس سے زلزلہ سے یا مینڈا، بھڑکائی سے ہلاک کر دئے جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی دیکھو، ایک شخص نے اللہ کی طرف سے ہدایت کے لئے مامور ہونے کا دعوے کیا ہے بعد از تبلیغ اس نے انذار سنا دیا۔ لوگوں نے تکذیب کی۔ آخر عذاب قومی مختلف رنگوں میں ظہور پذیر ہوا۔ طاعون، زلزلہ، فحط، سب عذاب کے نشانات ہیں۔ یہ سب اس کے دعوے کے بعد اور اس کے انذار سنانے کے بعد ظاہر ہوئے۔ پس ضرور ہے کہ اس کی تکذیب کے باعث ہیں۔ طاعون، زلزلہ، فحط، مینڈا، بھڑکائی، وغیرہ وغیرہ۔ مگر جن انبیاء و مسلمین کا ذکر قرآن شریف میں ہے، کیا ان سے پہلے یہ حادثے نہیں ہوئے تھے ضرور ہوئے تھے۔ پس جن وجوہات سے اس وقت ان کو عذاب قرار دیا گیا اور ان کی تکذیب کا باعث ٹھہرایا گیا۔ اپنی وجوہات سے یہ عذاب میں داخل ہیں اور حضرت میرزا صاحب کی تکذیب کے باعث ہیں۔ وہ کہتا ہے اور بڑے زور سے مل کر کہتا ہے کہ اب بھی اگر لوگ فسق و فجور سے باز آجائیں اور میری تکذیب نہ کریں، استہزاء اور مذاق چھوڑ دیں اور دشنام دہی سے پرہیز کریں تو یہ عذاب ٹل سکتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے اگر لوگ اپنے اعمال کو درست کر لیں تو مجھے کیا پڑی کہ میں ان کو عذاب میں گرفتار کر دوں۔ پس اگر لوگوں کو یہ یقین نہیں آتا کہ یہ عذاب ان کی تکذیب کے باعث ہیں۔ تو وہ انہیں کے نسخہ پر عمل کر کے دیکھ لیں۔ ان کا تو کچھ بگڑنا نہیں بلکہ ان کا فائدہ ہے اور ان پر حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ وہاں تک کہ عذاب حقیت سے منع دوسرا ارشاد خداوندی ہے۔ یہ غلط نہیں ہو سکتا پس جب یہ ارشاد خداوندی ہے اور ایک مہرسل من اللہ بھی موجود ہے تو اس کی تکذیب ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کا ذہن ہے۔ دنیا نے طاعون، زلزلوں اور فحط کو عذاب تسلیم کیا ہے اور قرآن شریف نے بھی یہی شہادت دی ہے کہ اس قسم کی قومی موتیں عذابِ موتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جب تک ہم اپنے کسی بندہ کے ذریعہ محبت قائم نہ کریں۔ ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے ہیں اس وقت جب تک کہ شخص دعوے کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہوں اور عذاب بھی نازل ہو چکا ہے تو اب

اس کی صداقت میں ہرگز شک نہیں ہو سکتا۔ اس مسئلہ پر مختلف پہلوؤں سے آئے دن بحث رہتی ہے۔ اس لئے اس زیادہ خاموشی کرنا محض مضمون کو طول دینا ہے۔ اب ایک بات یہ سوچنے کے قابل رہ گئی کہ اللہ تعالیٰ نے موت انسان کے ساتھ کیوں لگا دی ہے۔ مولوی نور الدین صاحب سلمہ رب نے ایک دفعہ یہ فلسفیانہ جواب دیا تھا کہ ہر ایک چیز چاہتی ہے کہ چونکہ میرا خالق لا انتہا ہے اسی طرح میں بھی لا انتہا بن جاؤں۔ پھر جب وہ بڑھنا چاہتی ہے اور اپنی صفت بڑھنے لگتی ہے تو اس کی زیادتی کو تابو کیا جاتا ہے اور اس کے صرف وہی اجزاء باقی رکھے جاتے ہیں۔ جو اس کی تخم ریزی کے لئے باقی رہ سکیں۔ تاکہ اس کا نام و نشان دنیا سے نابود نہ ہو جائے۔ یہ جواب عجیب اور قابل قدر جواب ہے مگر قرآن شریف نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کل نفس ذالقة الموت و من لکم بالشر و الخیر فلنلقیہ و الیٰنا ترجعون۔ (الانبیاء، ص ۳۷) ہر نفس موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم تمہیں انتہائی شر اور خیر سے جو ایک فنڈ ہے، آدمائیں گے اور تم نے ہماری جانب ہی رجح کرنا ہے۔ میں نے تمہاری شر اور خیر اس واسطے کہا کہ اللہ تعالیٰ تو پاک اور قدوس ہے اور میں خیر و خیر ہے۔ اس کے لئے کوئی شر نہیں ہو سکتی۔ پس خیر و شر ہمارے ہی واسطے ہے اور اس میں ایک آزمائش مقصود ہے اللہ تعالیٰ کو ایسی باتوں کی ضرورت نہیں کہ چونکہ وہ احتیاج سے بری ہے۔ مگر اس نے اپنی مرضی سے ایسا قانون رکھا ہے اس میں کسی کو چون و چرا کہنے کا حق نہیں۔ بچے جو ان بڑے سے مرنے ہیں۔ انسان اس سے عبرت حاصل کرتا ہے۔ دوسرے کی موت کو دیکھ کر کہنے کے لئے سبق حاصل کرتا ہے۔ اس کو ہمدردی، محبت، الفت کہانے کا موقع ملتا ہے اور دنیا کی ناپائیداری کی طرف غور کر کے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کا فکر ہوتا ہے۔ اس کے قریبی رشتہ داروں کو ان مشترکہ فوائد کے علاوہ صبر کا سبق ملتا ہے اور دوستوں، ہمسایوں کی ہمدردی کے موازنہ کا موقع ملتا ہے اور اس سے وہ اپنے لئے کئی نفع کے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ جو شخص دوسرے کی موت کو دیکھ کر کوئی عبرت نہیں لےتا اور اس سے کوئی سبق نہیں لے سکتا وہ خسارہ اٹھانے والا ہے۔

دوسرا جواب قرآن شریف نے یہ دیا ہے۔ خلق الموت و الحیوة لیبلوکم ایکم احسن عملاً۔ اس سے (اللہ تعالیٰ) موت اور حیات، اس لئے لگا دی۔ تاکہ دیکھو کہ تم میں

سے نیک اعمال کون کر سکتا ہے۔ یہی جواب میں بچوں جو ان کو بڑھوں سب کی موت آجاتی ہے۔ مگر اس جواب میں صرف ان کی موت نظر ہے۔ جو ذمہ قتل اور ہوش بھگا کر مرنے ہیں وہ نیک و بد میں تمیز کرنے کا مادہ رکھتے ہیں۔ ان میں نیک و بد تمیز کرنے کی قوت کا ہونا اس امر واقعی کی شہادت ہے کہ وہ اس کے ذمہ دار ہیں۔ دنیا آزمائش کی جگہ ہے۔ مگر سو فیصد انتظام قائم رکھنے کے لئے یہاں ہی قانون بنے ہوئے ہیں اور ان کی خلاف ورزی سے سزائیں ملتی ہیں اور ان پر عمل کرنے سے بہت اوقات انصاف ہی ملنے ہیں مگر اس کا قصور کون کر سکتا ہے کہ وہ قانون حقیقی ہیں اور وہ سزائیں حقیقی ہیں اور پھر جو درپردہ بدیاں اور شرارتیں ہوتی ہیں۔ ان کا انداز کچھ نہیں وہ داصغان قانون کے علم میں نہیں آتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دنیا تو ایک ذریعہ کی ٹی ہے اور حقیقت ضرور کسی اور وقت کھلے گی اور وہ موت کے بعد کا وقت ہے پس ضرور یہاں کے اعمال کی پرکھش موت کے بعد ہوگی اور ان کے مطابق انسان جزا اور سزا بھگتے گا اور یہ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حیات اور موت اسی لئے پیدا کی ہے تاکہ دیکھ کر نیک اعمال کون بجا لے سکے۔

یعنی پشتر بیان کیا ہے۔ کہ ایک موت ہے جو اللہ تعالیٰ نزدیک زندگی ہے۔ پس عقل مند انسان کو بھی موت حاصل کرنی چاہیئے۔ وہ شہادت کی موت ہے۔ یعنی کھلا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر موت ہو۔ یا ایہا الذین آمنوا استجبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جب وہ تمہیں اس امر کی طرف بلاتا ہے جو تمہیں زندگی بخشنے۔ یہ روحانی زندگی ہے۔ اس میں جب تم مر بھی جاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک زندہ ہو گے۔ ثواب پاؤ گے طرح طرح کی نعمتیں پاؤ گے۔ خوش و غم رہو گے اور کبھی بھی اس حالت سے نہیں گردو گے۔ وہ رسول جس کو یہ خطاب کیا گیا ہے۔ دنیا میں جسم غصہ مری موجود نہیں۔ مگر وہ زندہ رسول ہے۔ کیونکہ اس کے انوار و برکات قیامت تک قائم رہنے والے ہیں۔ اس کی تعلیم پر عمل کر جو اللہ تعالیٰ سے حاصل کر کے اس سے دنیا میں قائم کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خلیفے مبعوث ہوتے رہیں گے۔

وہ اس کا بروز میں اور اسی تعلیم کو پہلایا جو اس میں اور ایک عنوان میں ان کی تعلیم اس رسول پاک سے اللہ تعالیٰ و سلم کی تعلیم ہے اس وقت بھی ایسا ہی ایک خلیفہ موجود ہے۔ جو بروز

ان مہنت سے اس عید و مسلم ہے۔ اس کی تعلیم گویا حضرت رسول
مقبول سے اس عید و علم کی تعلیم ہے۔ پس اگر حیات ابدی چاہتے
ہو۔ وہ حیات چاہتے ہو۔ کہ جس میں غیر کی غیر ہے اور شر کا نام نہیں
اور وہ حیات چاہتے ہو۔ جو کبھی منقطع ہونے والی نہیں۔ تو اس
علم خداوندی کے ماتحت ہو جاؤ۔ اس کی آواز کو سنا اس کی تعلیم پر
کلید ہو جاؤ۔ باقی سب سستے مقامات کے بند ہیں۔

یہ مضمون فہم و فہم کا اور میں اسید کرتا ہوں کہ مختصر میں
موت کے سبب پیدا ہونے پر غصہ کر دی ہے۔ مگر ایک بات اور عرض
کرنی چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ مضمون نویسی اور اس کے سننے سے
صرف یہ مرعہ نظر نہیں ہونا چاہیے۔ کہ ایک نے سنایا اور
دوسرے نے سن لیا اور پس۔ بلکہ اپنے خیالات میں اور اعمال
میں ترقی کرنی چاہیے۔ ہر بات قدم اُگے بڑانا چاہیے۔
محض یہ خیال کرنا اور کہہ دینا کافی نہیں۔ کہ میں جس لائق ہوں۔
وہ کہہ ہوں۔ بلکہ پیشہ زائدہ لائق بننے اور زیادت لیاقت کے
کام کرنے کے سعی کرنی چاہیے۔ یہ کوئی شخص خیال نہیں کر
سکتا۔ کہ اب کسی کی حد اس کے واسطے ہو چکی۔ بلکہ جو شخص نیک کے
پہلو کو اختیار کرے۔ اس کو لازم ہے کہ نظر اُدپر کی جانب رکھے
اور ترقی میں کوشاں رہے۔

نتیجہ اس ساری بحث کا یہ ہے۔ ولا تدع مع الله
شيئا اخر۔ لا اله الا هو قد علم شيئا هالك الا وجهه
له الحكم واليه ترجعون۔ القصص۔ مکیع۔ ۹۔
اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہ کر۔ اس کے سوا کسی کوئی معبود
نہیں۔ اس کی ذات کے سوا سب چیزیں ہلاک ہو نیوالی ہیں۔ حکم
ایسی کہ ہے۔ اور اس کی طرف تم نے لوٹنا ہے۔ عبادت کے
لائق مری ذات پاک ہے۔ اس کے سوا کسی سب چیزیں
ہلاک ہونے والی ہیں۔ اس لئے وہ عبادت کے لائق نہیں ہیں۔ پس
اور کسی پر بھروسہ نہ کرو۔ اپنی خواہشات کو چھوڑ دو اور ہر حالت
میں اس کی رضا کو مقدم کرو۔ اس کے لئے تمہیں توفیق ہے۔
گو ہم اس کی رضا پر چلنے والے ہوں۔

مرثیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

محرم کا بیڑہ ہے اور دریشہ بہت پڑو ہے جا رہے ہیں
یہ مرثیہ بھی موجب دل سپی ناظرین ہو گا۔

جب حضرت عیسیٰ نے کیا کرج جہان۔

اور داخل جنت ہونے وہ عادت و شان سے
ممتاز ہونے رحمت و انعام بندگان سے
جاری تھی یہ آواز فرشتوں کی زبان سے
حق اپنی رسالت کا ادا کر گئے عیسیٰ
تبلیغ کو پورا کیا اور مر گئے عیسیٰ

مریم کا پر سر عیسیٰ نبی صاحب انجیل
نامور خدا راہ نما مہبط جبریل
مشغول شب روز بہ تسبیح و تہلیل
مبعوث ہوئے حق سے اپنے قوم اسرائیل
افسوس کہ اس قوم سے دور تر ہونے
از حد و حدیج اس کو خدا ان اختیار
تو ربیت میں کھلبے جو کلمہ ہی پر رینگا
ملعون۔ ہے نفس وہ جہنم میں گرے گا
اور جو مانی قتل کی تکلیف سہیگا۔

اسد اسے داخل جنت نہ کریگا
ملعون کو فاسق کو کبھی نفع نہ ہوگا
مذبح کا عذاب اس کو کبھی نفع نہ ہوگا
کم خجوں نے اس زعم سے عیسیٰ کو تیا

منظوم پر الزام بغاوت کا لگایا
منصوبے کے رنج و غم سے تیر کرایا

منظوم۔ بعد عجز سخن سب پر یہ لایا
مولا تو مجھے۔ موت صلیبی سے بچانا
نبیوں کی طرح اپنی طرف مجھ کو کھانا

آئی یہ خدا سے میرے پیارے میرے عیسیٰ
اپنی سونیک نہ کر فکر تو اصلا
یعنی تو نہ مردودوں کے مارے مریگا

ہم غلامی موت سے مایوس تو ہے زیبا
پر تجھ سے ابی کام بہت یوں کے پیار
جب مایوس گئے تب نفع تجھ یوں پیار
جب کان میں آئی یہ خدا دکش دیاری

بس سننے ہی خوش ہو گیا وہ عاشق باری
اور مجھ سے سجدہ میں جہکا وہ گناہ باری

یوں۔ جمع ہوئی جو فرقہ ناری
جس وقت کہ مظلوم کو زندان سے نکلا
وہ ظلم کے جس سے زمین تہی تہ بالا

مردودوں نے مظلوم کو بیکس کوتایا
ملعون کہا میرا کیا رسم نہ کھایا

مظلوم کو بیکس کوتایا

بے ہودوں نے یہ جی سے لکڑی پر چڑھایا
خانہ سے نکلے گمراہ۔ صلیبی سے بچایا
گوینچوں۔ سنہ خدا۔ سنہ چڑھایا
جن نے مگر حق سے دور کیا تھا
القصہ بفضل و کرم خالق کیتا

کھار کے حملوں۔ سے بچے حضرت عیسیٰ
زخموں پر لگایا جو گویا مریم عیسیٰ

اپنے ہونے سب نہ ختم تو چھوٹ گیا
کشیمین اب جاؤ کہ حکم خدا

اس شوق و دن راہ تیری تکتے ہیں پیارے
تم باؤ۔ کہ وہ پان نہیں آسکتے ہیں پیارے

یہ سنتے جی باہمی کمر ہمت مردان
ہمراہ لیا مان کہ کیا سفر کا سامان

لہذا عیسیٰ با عادت و امان
کشیمین اس کے پہلے تبلیغ نمایاں

پہونچا ملے احکام خدا فرزند دس تک
نزدہ رہے بس ایک سو تین جس تک

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

المفتی

۱۲۷۷ عقیقہ کی نسبت سوال ہوا۔ کہ کس دن کرنا
چاہیے۔ فرمایا۔ ساتویں دن۔ اگر نہ ہو سکے تو

پھر سب خدا توفیق دے۔ ایک روایت میں ہے۔
آن حضرت سے اس عید و مسلم نے اپنا عقیقہ چاہا کہ

عمر میں کیا تھا۔ ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہیے
جب تک قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہوں

۱۲۷۸ پبل پاؤں کے بیچ میں کھڑے ہونے کا
فکر کیا کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں۔ فرمایا

اضطراری حالت میں تو سب جائز ہے۔ ایسی
باقون کا چندان خیال نہیں کرنا چاہیے۔ اصل

بات تو یہ ہے۔ کہ خدا کی رضا مندی کے موافق
خلوص دل کے ساتھ اس کی عبادت کی جائے۔

ان باتوں کی طرف کوئی خیال نہیں کرنا۔

بچہ

یہ مرثیہ بھی موجب دل سپی ناظرین ہو گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

احتمی قوم کی خاص ترجمہ کے قابل

(وتعاونا علی البر والیتقویٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بخندہ و فضلہ علی رسولہ الکریم ۔
 کرم بندہ ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مدرسہ کی حالت
 کے لئے سترہ سالہ سالانہ اور پھر سترہ سالہ سالانہ کے علاوہ
 میں تحریک کی گئی مگر شانے سال گذشتہ میں کوئی تحریک منجانب
 مستغنیہ بعض وجوہات کے سبب سے نہیں ہو سکی جس میں سے
 ایک وجہ یہ بھی تھی کہ تعمیر مسجد کا کام مقدم تھا جو احباب گذشتہ
 میں کا فرض انجمن اسی احمدیہ میں تشریف رکھتے تھے اور
 وضاحت کے ساتھ یہ ضرورت ظاہر کی گئی تھی کہ اب حالت مدرسہ کا
 جلدی باہر شروع ہو جانا اور اس ضروری سہ پہر چنا چڑھنا اس
 اس ضرورت کو محسوس کیا تھا کہ نہایت سی احمدی انجمن
 پرینڈنٹ و سکرٹری صاحبان اس کا فرض میں شامل تھے
 لہذا ان وجوہات کے اس باگ و عادی کی ضرورت نہیں مگر ان وجوہات
 کو دنیا میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مجلس مستغنیہ اپنی وجوہات کی
 بنا پر اس امر کو ضروری سمجھا ہے کہ عمارت کا کام پانچ میں
 شروع ہو جانا چاہیے اور سچے یہ ہدایت کی ہے کہ میں
 مجلس کی طرف سے جناب کی خدمت میں چندہ کے لئے چند
 تجاویز پیش کر لوں اور اسی مجلس کی طرف سے جس کو حضرت شیخ
 نے اپنے ہاتھ سے ان کاموں کے سرانجام دینے کے
 لئے مقرر کیا ہے یہ عرض کروں کہ آپ اپنی پوری ہمت اور
 مستعدی سے ان امداد پر خود توجہ کریں اور اپنے احباب کو
 توجہ و ایمان اور ان کو بہت جلد میں لانے کی کوشش
 کریں۔

بندوبست اخراجات یہ بات جناب کے علم میں آچکی ہے
 کہ اس سال کے لئے مجلس مستغنیہ نے پینتیس ہزار روپے
 عمارت مدرسہ بورڈنگ ہوس پر خرچ کرنا منظور کیا ہے۔ اور
 اس قدر میں اب عرض کر دیتا ہوں کہ اس پینتیس ہزار میں سے
 مجلس کے پاس اس وقت کچھ بھی نہیں ہے بلکہ یہ ساری رقم
 جمع کرنی ہے اور اس کے لئے مجلس خدام کے نفس پر بھروسہ
 کرتی ہے اور آپ صاحبان کی ہمت اور دین کے لئے جوش
 اور سرگرمی کو دیکھ کر یقین دہانی رکھتی ہے کہ اس رقم کی بابت
 ہو جانا کچھ بھی مشکل امر نہیں ہے۔ اگر انجمنوں کو پورا انعام ہو گیا
 ہوتا اور کل ممبران کے نام باقی عہد رجسٹران میں آگئے

ہوتے تو میں اس وقت جناب میں ہی پینتیس ہزار میں مدد کا
 کے لئے تحریک کرنا محکمہ چکا ابھی تک یہ انتظام ناقص ہے
 اس لئے ابھی تک اپنی چند احباب تک یہ تجاویز محدود رہیں گی۔
 جن کا میں علم ہے مگر جناب تک میرا تجربہ بتاتا ہے ایسے
 احباب کی تعداد بھی تھوڑی نہیں اور اسی تعداد کو مد نظر رکھ کر
 میں ساری جماعت میں چالیس ہزار روپے چندہ کے لئے تحریک
 کرتا ہوں اور ان تمام مہتممون اور بزرگوں کی خدمت میں جنکو
 اس مسئلہ سے تعلق ہے یہ اپیل کرتا ہوں کہ میری اپنی تجاویز
 پر پوری توجہ فرمائیں کہ اس روپہ کو اقسام سال سے پہلے سے
 ہمارے اسی کے لئے فراہم کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم پر اپنی رحمت سے ہماری تحریک پر توجہ فرمائیں کہ نا کہ ہمارا تمام احباب
 ایک ایک کے لئے متوجہ اس چندہ میں دیرین قومنا سب نہ ہوتا
 بلکہ ان میں سے بھی جو شخص قومیت کے لئے اور دنیوی بہنوئی
 اور انوار میں کو مد نظر رکھ کر انجمن کام کر رہے ہیں اس قسم کے
 مطالبات ہر دوروں کی خدمت کے لئے جانتے ہیں اور وہ پورے
 بھی ہر دور میں اپنی یہ مطالبہ اس قوم سے نکلیا جاوے جس نے
 وہ ہر دور میں اپنی یہ مطالبہ اس قوم سے نکلیا جاوے جس نے
 اس میں کوئی دشمنی کے لئے مال ہی نہیں بلکہ جان بھی قربان
 ہے کوئی رعبے مگر میں جانتا ہوں کہ اکثر حصہ اس جماعت
 کا جس کا کہی مسکون میں ہمیشہ سے چلا گیا غریبوں میں سے
 ہے اور علاوہ ہر میں متعلق ہر جس قدر چندہ خدمت دین کے
 مختلف چلوں میں ہماری قوم دیتی ہے اسکی بغیر دوسری
 قوموں میں کم ہے اور چونکہ یہ بھی ضروری ہے کہ مستغنیہ ہوا
 چندوں میں کسی قسم کا فرق نہ آوے اسلئے ہی میں اس مسئلہ کو
 کسی قدر ہکا کر کے پیش کرتا ہوں۔ میری درخواست جس کو
 میں آپ صاحبان کی خدمت میں غور کے لئے ادا عمل میں لانے
 کے لئے پیش کرتی ہوں یہ ہے کہ جو احباب پچاس روپے
 ہوا یا اس سے زیادہ امداد دے رہے ہیں وہ اپنی ہوا یا امداد کا
 نصف اور جو اس سے کم امداد رکھتے ہیں وہ اپنی ہوا یا امداد کی
 ایک تہائی تعمیر مدرسہ کے لئے دین اور اس رقم کو بھی اس طرح
 ہکا کیا جا سکتا ہے کہ جو احباب کافی گنجائش یا دوست نہیں
 رکھتے وہ اس رقم کو دو قسطوں میں یا تین قسطوں یا زیادہ سے
 زیادہ چار قسطوں میں ادا کریں اور اس طرح اگر پہلی قسط نقد
 کے اخیر یا مارچ کے شروع میں وصول ہو جائے تو کل
 روپہ پچاس تک یہ سب سبب شہابی کے امداد وصول ہو
 سکتا ہے یہ سبب یہ اندازہ کیا ہے کہ کم از کم بارہ ہزار روپی
 ہمارے اس مسئلہ میں کچھ کچھ ہکا ہکا ہوں گے والا آئے گا

میں تک ہماری تحریک پر بھی سکتی ہے اور اگر ان بارہ ہزار روپی
 کی اوسط امداد روپے ہوا یا امداد کی جادوے اور یقیناً اس
 سے کم اوسط نہیں ہو سکتی تو کل امداد کی ایک تہائی پچاس ہزار روپیہ
 ہوتی ہے اسی بنا پر میں نے پچاس ہزار روپے کے لئے یہ
 تحریک کی ہو گئی امید رکھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پورا عمل ہو
 تو اس سے بہت زیادہ روپیہ اکٹھا ہے جو مکمل نہیں بلکہ کافی
 کی عمارت اور کل کے اخراجات کے پلانے کے لئے بھی کافی
 ہے۔

اس تجویز کے علاوہ ایک تجویز بھی پیش کرنی چاہتا ہوں۔
 جسکی غرض یہ ہے کہ اس وقت جس قدر زیادہ چندہ وصول ہو سکے
 اسی قدر سہولت اور کم خرچ عمارت کے بنانے میں ہوگی وہ تجویز
 یہ ہے کہ جو احباب اپنا کچھ روپیہ جمع رکھتے ہیں وہ مدرسہ کی
 زمین پر اپنے اپنے خرچ سے ایک یا ایک سے زیادہ جیلی تنگ
 ہو کر بنوائیں اور یہ تمام کرے مدرسہ کے پاس کر دین یہ پیر
 جب ختم ہوا اس قدر روپیہ اس فنڈ میں ہم پونچائے کا اصل
 لاگت ان کروں کی مالکوں کو واپس دے دیا جائے اسوقت
 مدرسہ کی ملکیت میں آجائیں۔ اس کے لئے میں اس وقت کوئی
 صحیح تخمینہ نہیں کر سکتا کہ کس قدر خرچ ایک کرہ ہوگا مگر غالباً
 چھوٹے کروں پر ہی کرہ بارہ سو روپیہ اور بڑے کوہن پر ہی کرہ
 دس ہزار روپیہ خرچ ہوگا میں کا کہی علی الترتیب چھ روپیہ اور
 دس روپیہ یا دس روپیہ گا۔ اگر خرچ کم یا زیادہ ہوا تو اسی نسبت سے
 کہ یہ بھی کم یا زیادہ ہوگا جو احباب چاہیں ان کو بھی اختیار ہے
 کہ دو تین درست ملکر ایک کرہ بنوائیں چونکہ یہ انجمن ایک ہزار
 ہے اس لئے ہر قسم کا باقاعدہ معاہدہ ایسے معاملات میں
 سکتی ہے اور جو احباب اس طرح روپیہ صرف کریں گے ان کو معاہدہ
 منفعہ حاصل ہو سیکے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک دینی کام میں مل
 ہوگی اور وہ سختی قواب ہوں گے اور ان کا روپیہ ایک طینت
 کی جگہ جمع بھی پڑا رہیگا جسکو ان امداد کا اسی قسم کا فائدہ
 ہے احباب ایسے طرز پر سب کو لگا نا چاہئے۔
 خط و کتابت کریں اور اگر کوئی شرائط اپنی طرف سے پیش
 چاہیں۔ تو وہ بھی تحریر فرمادیں۔ مجلس میں شرائط پر عمل
 غور کرنے کو امدادس تجویز سے فائدہ اٹھانے اور اپنی ہوا یا
 کو فائدہ پہنچانے کو طیار ہے۔

اس تحریک کے سبب بعض دوستوں نے یہ بھی لکھا ہے
 کہ جماعت غریب اور کمزور ہے اس لئے زیادہ ہوا یا امداد کی تحریک نہیں
 ہونی چاہیے اور دوسری طرف خط بھی ہے۔ یہ سبب اس
 تحریک کے لئے میں ان دونوں باتوں کو مد نظر رکھ لیا ہے۔

اس لئے ایک طرف اس بات کو مد نظر رکھ کر کہ بنی احباب کی معاش نہ میندارہ پر ہے وہ شایہ فی الغور کچھ نہ دیکھیں یہ تجویز ہے کہ ادائیگی اقساط سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اور چون تک بہر حال فصل نکل آئیگی دوسری طرف جماعت کی عام غربت اور مالی کمزوری کو مد نظر رکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ تھوڑی آمدنی والوں سے صرف ماحول آمد کی ایک تہائی لی جاوے جو سال کی آمد کا قریباً چالیسواں حصہ ہوتی ہے اور یہ ہوجہ ایک ایسی قوم کے لئے جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہے کچھ زیادہ نہیں ہے مثلاً ایک شخص اگر تیس روپے ماحول آمد رکھتا ہے تو اس سے صرف دس روپے ادا کرے ہیں اور وہ بھی اسے اختیار ہو کہ دو یا تین ماحول اقساطوں میں ادا کر دے۔ میں نہیں کہتا کہ کوئی شخص بلا تکلیف اٹھائے کے یہ کام کر سکتا ہے مگر کیا آپ لوگ خیال کرتے ہیں کہ دین کے کام بنیہ تکلیف اٹھانے کے ہو جایا کرتے ہیں جس دین پانے کا میاں حاصل کی ہے وہ اپنے پیچھے پرونا کی تکلیف سے حاصل کی ہے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے دین کی راہ میں اپنے پیارے وطن اور گھر نہیں چھوڑے تھے؟ ہلاک اور جائیداد کو الوداع نہیں کہا تھا؟ دوستوں اور رشتہ داروں سے الگ نہیں ہو گئے تھے؟ ہورہے ہیں کہ اپنی جانیں اس راہ میں قربان نہیں کر دی تھیں؟ پھر کیا ایک قوم کے لئے جو "آخرین منہم" کا مصداق اپنے آپ کو یقین کرتی ہے یہ شرم کا مقام ہو گا کہ ادنیٰ اسی مالی قدر سے بھی جھجکے؟ جس طرح اللہ تعالیٰ کا صحابہ سے وعدہ تھا کہ میں تم کو غالب کرونگا اسی طرح بیان بھی وعدہ ہے کہ جاعل لایق اتبعوٹ فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ پس جس طرح ان مقدسوں نے دین کی راہ میں تکلیف اٹھائی تاکہ خدا کا وعدہ پورا ہو کیا اسی طرح اس قوم کو تکلیف اٹھانی ضروری نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے؟ اس میں شک نہیں کہ تو اس کے ہمارے موقوف کیا گیا ہے۔ مگر محض جہاد و جہاد کی راہ میں کوشش کا نام ہے قیامت تک ہو گا کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہو گا کہ دوسری قومیں تو دنیا کے لئے جیسے جیسے جہاد کریں اور ہماری قوم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے بعد دین میں اس قدر کوشش بھی نہ کرے؟ ہر دو سو اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے دین لوگوں کی دنیا پر غالب آوے تو اپنے دین کے لئے اس سے بڑھ کر کوشش کر جس قدر لوگ دنیا کے لئے کر رہے ہیں آپ تھوڑی دین اور کمزور ہیں مگر خدا کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کی تہذیبی کوشش

میں اس قدر برکت ڈالے گا۔ کہ آپ کے دین کو دنیا پر پھیلا دیگا۔ مگر تہذیبی کوشش بھی تو ہونی چاہیے۔ میں نے جو مطالبہ کیا ہے جو میں یہ کہنے کے لئے تیار ہوں۔ کہ وہ کچھ بھی نہیں اور شاید اللہ تعالیٰ کے علم میں ایسا وقت بھی ہو جب آپ اس سے بڑھ کر مطالبے کئے جائیں کیونکہ دین کا پھیلنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مگر تھوڑی خدمت آپ کو بڑی بڑی خدمات کے لئے تیار کر دے گی ایک ہمیشہ کی آمدنی کا تیسرا یا نصف حصہ۔ وہ بھی اقساط سے کیا چیز ہے؟ کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ آپ کا گذارہ اس طرح نہیں چلیگا؟ میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بالکل غلط ہے بہت سی نصیحتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اور انسان ان کو چاروں ناچار طوعاً و کرہاً برداشت کرتا ہی ہے قطعاً یہاں یہی آتی ہیں۔ انسان مغربوں میں مبتلا ہو جاتا ہے ان سب عادات کے نیچے آخر گزارہ چلتا ہی ہے۔ پھر اگر تھوڑی سی مصیبت کو خدا کے لئے اپنے اوپر آپ وار کر لیا جائے تو کونسی شکل ہے۔ دن اگر مشکل ہے تو اس بات کا بھرمیں آنا مشکل ہے کہ خدا کے لئے کوئی کام کس طرح کیا جاسکتا ہے سو خدا کے فضل سے میں کہہ سکتا ہوں کہ احمق قوم نے اس کو سمجھ لیا ہے اور مجھے اس بات پر زور دینے کی ضرورت نہیں ہے صرف میں اتنا عرض کرونگا کہ جب خدا کی بھیجی ہوئی ہزار ہا تکلیف انسان کو برداشت کرنی پڑتی ہیں اور چون ان کو صبر سے برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے اور علیہم صلوات من دہم و مرحمت کا وعدہ دیتا ہے۔ تو یہ کس قدر اس کی خوشنودی کا موجب ہو گا کہ ایک مسکن بناوے اس پر ایمان رکھتا ہو اور اس کے وعدوں کو سچا جانتا ہو ایک تکلیف کو اپنے اوپر محض اس لئے وار کرے کہ وہ اسی کی راہ میں ہے یہی فعل تو صحابہؓ کا تھا جس پر انکو رضی اللہ عنہم و رضوانہ کی پاک سند عطا ہوئی اور کیا لڑائیوں میں ہزاروں انسان ہائے نہیں جاتے؟ ہتھیاروں سے لگائے نہیں جلتے ایک دوسرے کا ہاتھ سے دیکھتے اور ایذا نہیں نہیں اٹھاتے؟ یہ سب کچھ ہوتا ہے مگر خوش قسمتی سے وہ جو خدا کی راہ میں خود تکلیف کو برداشت کرے اور محض اس لئے کہ خدا کا جلال دنیا پر ظاہر ہو دیکھو بعض وقت انسان محض اپنی خوشی کے لئے ہی یا اپنے چند دوستوں کی خوشی کیلئے بھی بہت سارے خرچ کر دیتا ہے جیسے بیاد شادی یا اور خوشی کے موقعوں پر پھر کیا خدا کی خوشنودی کیلئے یہ تھوڑا سا مال خرچ کرنے میں دریغ کرے؟ میں ہرگز ایسا خیال نہیں کرتا۔ انسان اپنی دنیا کے لئے

اپنی اولاد کے لئے اپنے رشتہ داروں کے لئے کچھ نہ کچھ بچاتا ہے۔ پس کیا تم اپنی عاقبت کے لئے ایک چھوٹی سی رقم بچانے کے لئے تیار نہ ہو گے؟ میں نہیں لکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ تیار ہوں گے۔ اور اس کام کو ادا العزمی اور ہمت سے کر دکھائیں گے انسان اپنی رہائش کے لئے یا اپنی اولاد یا بیوی کی آسائش کے لئے کتنا روپیہ لگانا پڑے خرچ کر دیتا ہے اور پاس نہ ہو تو فرم کے کبھی خرچ کر دیتا ہے بلکہ بعض وقت اپنے آپ کو مضطر قرار دیکر سود پر روپیہ لے کر بھی خرچ کر دیتا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ کیا دین کے لئے ابھی مضطر ہونے کا وقت نہیں آیا؟ اور اگر یہ وقت امام کی موجودگی میں نہ آیا تو کب آئیگا؟ میں نہیں کہتا کہ تم اس قدر مضطر ہو جاؤ کہ سود پر روپیہ لیکر دو گمراہوں کو اس کا اس قدر مضطر ہونا ضروری ہے کہ اپنے اوپر تھوڑی سی تکلیف وار کر کے اور اپنی آمدن سے ایک حصہ بچا کر خدا کی راہ میں کچھ دیں۔

ایک بات میں اور کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ شاید کسی دوست کے دل میں یہ خیال آوے کہ مدرسہ کی عمارت کا بنوانا کوئی دینی امر نہیں۔ سوائے میرے دوستوں اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ خدا نے تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنی دین کی اشاعت کے ذریعے پیدا کر دیتا ہے۔ ہمارا مدرسہ ایک ایسی چیز ہے جس کی تحریک خود بخود ہمارے پاک نام کے دل میں پیدا ہوئی اور اسی سے اس مدرسہ کو اپنے سلسلہ کی ایک بڑی بھاری اور ضروری شاخ قرار دیا اس سے بڑھ کر آپ لوگوں کو کسی دلیل کی حاجت نہیں ہو سکتی کہ واقعی جو کچھ مدرسہ پر خرچ ہوا ہے یا ہو گا۔ یہ بھی منشاء ہی اسی دین کی اشاعت کے لئے ہے۔ خدا نے اس وقت اپنی ذرائع کو پکڑ لیا ہے سو من انصار الی اللہ کی ندا کے جواب میں تم ان رازوں میں مدد کرتے جاؤ۔ جو خدا کے امور سے تمہارے لئے بخیر کی ہیں اور بات پر یقین رکھو کہ یہی ذرائع اس سلسلہ کے پھیلنے سے ہو جائیں گے۔ علاوہ ہر ایک دانشمند اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ بڑی چیز جو انسان کی زندگی پر اثر ڈالنے والی ہے وہ اس کی ابتدائی تربیت ہے۔ پس یہ مدرسہ جو تمہارے بچوں کو دین اور دنیا دونوں کے لئے تیار کرتا ہے اس سلسلہ کیلئے اس کا قیام اور اس کی ترقی نہایت ضروری امور ہونگے ہیں تو بیع مکان کی ضرورت کو آپ سب صاحبان محسوس کر چکے ہیں۔ اور خود وحی الہی و مستم مکان لکھ اسی کی متقاضی ہو مدرسہ کے باہر بن جلتے ہووے مکانات مدرسہ ہما فون

کی خبر دیا تاکہ لئے فارغ ہو جائیگا۔ اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ منتظرین نے ہر طرح سے سخت ضرورتوں کو محسوس کر کے آخر یہ اپیل آپ صاحبان کی خدمت میں پیش کی جو۔

بالآخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں کہیں فیوض

انجمنوں کی خدمت میں پہنچنے وہاں دوسرے دارالمدینہ دارالافتاء

نہایت ضروری طور پر اپنی اپنی انجمنوں کو ایسے وقت اور موقع پر

جمع کریں۔ جہاں سب اہل بیت شامل ہو سکیں اور

خاص طور پر سب اہل بیت کی خدمت میں شمولیت کے لئے عرض

کریں اور اس تجویز کو پڑھ کر سنا دیں اور اولوالعزم اہل بیت خود

بھی تحریک کریں اور ضرورتاً قائم کریں تاکہ دوسرے اہل بیت بھی

دین کے لئے وہی بہت اور جوش پیدا ہو۔ اور اس کام کو اس قدر

ضبط کے ساتھ اور پابندی سے کریں اور آخر تک نبھائیں کہ

دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت نہ ہو۔ جہاں انجمن نہ ہوں وہاں جس

دوست کی خدمت میں یہ تحریک پہنچے۔ وہ دوسرے دوستوں کو

بھی کریں اور ان تجاویز کو عمل میں لانے کی کوشش کریں سب

انجمنیں اور دوست خوب غور کریں اور جو تجاویز ان کی رائے

میں سے رقم کے فراہم کرنے کے لئے ضروری ہوں انہیں عمل

کریں۔ اور اگر کوئی ایسی تجویز کسی انجمن یا کسی دوست کی رائے

میں سے مفید ہو تو اس سے خاک را رقم کو بھی مطلع کریں تاکہ اس کا

عام اعلان کر کے دیگر اہل بیت اور انجمنوں کو بھی اطلاع دیا جاوے۔

میں مکر عرض کرتا ہوں کہ وقت بہت تھوڑا ہے اس کام کو

بہت جلدی شروع کر دیا جائے اور کوشش کی جائے کہ

آخر فروری یا شروع مارچ میں پہلی قسط چندہ کی محاسبہ راجن ایچ

کے نام پہنچے بناوے۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ

کے منتظرین کے دلوں میں وہ سچا جوش اور ہمدردی پیدا کرے

جو حرکت کا موجب ہو۔ اور ان کے دلوں میں ایسا ہمت کو دے

کہ سب کو جو قطعیت ہے۔ وہ اسی طرح رفع ہو سکتی ہے کہ اس سلسلہ

کے افراد اس تکلیف کو جیسے سہی سہی اُپہرے بانٹ لیں۔

خاک را محمد علی الزقادیان۔ اسر جنوری ۱۳۹۸ھ

بحری سیر و سفر انڈیا کے گرد

بہتر ہوگا کہ انڈیا کا ایک بڑا نقشہ اپنے سامنے رکھ کر

ایک خیالی بحری سفر انڈیا کا اس طرح کا کرو کہ بائیں طرف انڈیا

سے اپنا سفر شروع کرو اور تقریباً پانچ سو میل لمبائی کے

درجہ اتالی مکران کے کنارے پر سفر کر کے دیارِ سندھ کے کنارے

پر پہنچے۔ تو ہم برٹش انڈیا کی سرحد پر پہنچیں گے اور کپڑے

موس سے گذر کر ہم کراچی کے محاذی پہنچیں گے۔ جو ملک سندھ

کا بندرگاہ ہے اور ہمیں سے یورپ کو پنجاب کا بہت علائقہ جاتا

ہے۔ دریا کے سندھ کے دہانوں کو چھوڑ کر کچھ اور کچھ جاتا

کے جزیرہ نما یون کے گرد ہوتے ہوئے خلیج مکنی کے

دہان پر پہنچیں گے اور انڈیا کی بڑی چوٹ پر آئیں گے یعنی

بمبئی کے شاہراہ شہر میں شامل پر بہت سی چھوٹی چھوٹی

خیابانیں ملیں گی۔ اب ایک جنوب کی طرف پھرنے لگے اور

گوا میں پر تھیں دن کا پھر پھر پھرتے ہوئے دیکھیں گے

جواب تک انڈیا میں ایک پر گند کے برابر عکرائی کرتے ہیں

پھر یہاں سے ہمارا سفر اصل مالا بار پر شروع ہو گا جس کے

دائیں بھی تھوڑا سا زمانہ گذرے گا بحری قزاقوں کو سمندر اور

بحر عرب میں کہیں گا۔ تھوڑے سا اصل ٹراؤنگور پر سے گذر کر

جو ایک ہندوستانی ریاست ہے اس کو زس میں پہنچیں گے

یہ انڈیا کا مشرقی جنوبی راجہ خط استوا سے ۹ درجہ

کے اندر ہیں اور جیسے سفر شروع کیا ہے ۱۷ درجہ عرض بلد

کے طے کرتے ہیں اب شمال مشرق کی طرف خلیج منار میں

چلتے ہیں اور لنکا (سیلون) یا سرانند پ چھوڑ جاتے ہیں

اور اس کا پاکستان بحر ہند میں داخل ہوتے ہیں اور اصل

کو رومندل پر اپنا سفر شروع کرتے ہیں۔ پونڈیری سے

جہاں اب تک ڈیڑھ پے کی یادگار میں موجود ہیں مدراس

میں آنے میں جو ایشیا میں اہل یورپ کی سلطنت کی

پرورش گاہ ہے۔ پھر کئی ٹیم کے مقابل خلیج بنگال میں داخل

ہوتے ہیں اور مدراس کی پریسڈنسی کو چھوڑتے ہیں اور

لنگا کے دہانوں میں داخل ہوتے ہیں۔ جہاں سے کلکتہ

میں آنے میں جو انگریزوں کی ایک تعجب خیز تجارت گاہ اور

حیرت انگیز دارالسلطنت ہے

یہ بیان تو خاص انڈیا کا ہے ہندوستان کا جو اسکی حدود

ابوالفضل کی کبھی ہوئی اور بیان دہلی میں۔ اب ہم پھر جہاز

میں بیٹھ کر جنوب مشرق کی جانب خلیج اراکان سے گذرتے

ہوئے راس ٹنگر تک پہلے۔ اور گوشہ مشرق سے گذر کر

خلیج مرتبان میں داخل ہوئے اور نیچے مناسم کے کنارے پر

چلے پوانٹ وکٹوریہ تک پہنچے۔ پس یہاں ہمارا بحری سفر

ختم ہوا۔ اس سفر میں ہم نے ساحل بحری ۵ ہزار میل طے کیا ہم

منطقہ حارہ سے باہر سفر شروع کیا اور خط استوا کے

حلقہ میں چہرے اور شمال کی طرف چلے پھر منطقہ حارہ کی

سرحد بوسی کرنے لگے۔ اور خط استوا کے جنوب میں

میں درجہ سفر کیا۔ اس سے یہ سمجھنا چاہیے۔ کہ یہ بحری سفر

سے کل انڈین ایسٹ انڈیا کی سلطنت عظیم کا ہے

بلکہ یہ سفر مکران سے پوانٹ وکٹوریہ تک برٹش ایسٹ

کھنٹ طواف ہے۔

اب بری سرحد پر سفر کر رہے ہیں بحری لمبا

سفر منطقہ حارہ کے عرض بلد پر محدود

تھا۔ یہ بری سفر منطقہ استوا کے کنارے

سے منطقہ معتدل میں خط استوا کے شمالی درجن سے

شروع ہو گا اگر غایت جنوبی بری سرحد کے نشانوں پر

تنام کے مقام سے طے ہیں تو ہم کو معلوم ہو گا کہ سیام

کے متصل سات سو میل سفر کریں تو ایک ہمارا آبگاہ جوشن

کی ریاستوں کے گلے میں پڑا ہوا ہے۔ اور فریج انڈین

(وانیسی انڈیا چینی) کی سرحد سے ملتا ہے۔ اور ہر ما

کو چینی اصلا یونٹن سے جدا کرتا ہے اور زاموں

کی ریاست تبت کی سرحد دن پر پھر تبت ہے اور چھوٹی سی

پہاڑی ریاست سک کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اور نیپال

کی جنوبی مغربی سرحد تبت کے تبت ہے۔ اب یہاں سے پہاڑ

پر چڑھ کر کوستان ہمالیہ میں داخل ہو اور کشمیر کے شمالی

مشرقی گوشہ سے نکل کر شمال مغربی سرحد میں داخل ہو پس

یہاں انڈیا کی سرحد ختم ہوتی ہے۔ اس شمال مغربی سرحد

کے بہت سے واقعات تاریخوں میں مذکور ہیں اور اخبارات

میں ان کا ذکر اکثر ہوتا ہے۔ اور اس کا ایک نیا مصوبہ بنا

ہی اس کا حال اب تم کو ملے گا۔

اس کو کشمیر کے شمال سے

دیکھنا شروع کرو۔ تو ایک

بیجا عہد متعلیل محبت کے

گرد کھینچنا پڑے گا۔ یہ کشمیر کا نہایت دور کا مقام ہے۔

تھیک اس کے مغرب میں چترال ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر

یہ دور مقام ایسے ہیں جہاں سے ہندو کش کے درون

کی نگرانی ہوتی ہے۔ اُس کے جنوب میں مال کنڈ اور چکدرہ

ہیں یہ دونوں مقام شمال مغربی سرحد کے بڑے محافظ ہیں

جہاں سے داوی سوات کی قوموں کو انگریز ڈراتے

اور دھمکاتے رہتے ہیں۔ اس سرحد میں درہ خیبر داخل

ہے۔ جو ہندوستان کی کلکتہ سے ملتا ہے۔ جہر داس ایل کا

سرا ہے۔ اور داوی قزم اور گول بھی دو بڑے مقام

بکار آمد ہیں جہاں سے افغانستان میں رسائی ہو سکتی جو

یہ بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ گول سے

بری سرحد

شمال مغربی سرحد

جنوب کی طرف سرحدیں کہانی ہوئی دریا کے کنارے تقریباً
ستھڑی میل کر اس کو زمین سمندر سے جانتی ہے۔ یہیں یہ
انڈیا شمال مغربی سرحد کے نشانات غایت کثیر سے جو عرب
ملک ہیں۔ اب اس کے آگے مغرب میں ایک اور سرحد ہے
اس میں کوہستان میں جن میں وحشی قومیں آباد ہیں جس کو ہم
شمال مغربی سرحد کہتے ہیں۔

منطقہ سرحد

یہ سرحد کوئی خط نہیں ہے کہ نقشہ
میں کھینچا ہوا ہو وہ ایک منطقہ ہے
جس میں قومیں آباد ہیں۔ وہ مغرب کے طوط پر پوچستان کے
گرو اس کا عرض برتا جاتا ہے یہ ہیرانی سرحد انڈیا کی چو
افغانستان سے ہندو کش سے لے کر برٹش بلوچستان
تک لگی ہوئی ہے اور غیر اور قریب اور گول پر قبضہ نہیں ہوتا
کے سب سے سرحدی انتہاؤں کو قدیمی سرحدوں پر مکتوب
ہوتے ہیں۔ برٹش بلوچستان ایک جزیرہ کی مانند ہے کہ
تین طرف سے جنگی اقوام کے ملکوں سے گھرا ہوا ہے جس پر
انگریزوں کا قبضہ ہے اور چوتھی طرف قندھار ضلع افغانستان
ہے جس کی طرف سکھر کی ریل جاتی ہے۔

انڈیا کا اندرونی جغرافیہ

ہم نے انڈیا کے
قاریہ مدن اور
جزائر انڈمان کو چھوڑ کر برٹش انڈیا کی سرحدوں کا پورا بیان
کھدیا ہے اس کو جبری سفر میں مکانات سے بحر ہند کے اندر
تک ادھری سفر میں تاسم کے ملکستان سے تمام دنیا
کی برقیں درون تک بیان کیا ہے۔ خود انڈیا بھی ایک
غیب سلطنت ہے اگر کوئی شخص بیلن میں بیٹھ کر بندہ
پر چڑھے تو وہ انڈیا میں ساری چیزیں دیکھ سکا جو ساری
دنیا میں دیکھ سکتا ہے اس میں وہ بندہ پہاڑ نظر آئیں گے
جھمکھیں دنیا میں نہیں اس میں وہ دریا بہتے ہوئے نظر
آئیں گے جن سے بڑے دریا دنیا میں کمتر ہوں گے
کوئی جھٹھ ایسا نظر آئے گا کہ اس میں صد ا دیہات تازہ اور
کھوپر اور کھجور کے درختوں میں ایسے پھوپھوں گے
کہ دکھائی دیں گے کہیں ریگستان ایسے معدوم ہوں گے
جن میں مینہ پڑے گا پتھر ہو گا کسی حصہ میں سرودی ایسی ہو گی
کہ بھل کا پتہ ہی ہو گا کسی حصہ میں گرمی ایسی ہے کہ بدن
پھٹکا جاتا ہے۔ نباتات و جمادات اور حیوانات اس میں
سب قسم کے موجود ہوں گے۔ اس کے قدرتی تین حصے
ہیں اول کوہستان چالیہ کا خط ہے جو شمال مغرب سے اقام
کی سرحد سے ہندو کش تک پھیلتا ہے دوم کالی ہندو کش

میدان زمین جن کے اندر مغرب میں دریا سندھ اور اس کے
معدن اور شرق میں گنگا اور اس کے معدن ہیں
تیسرا حصہ جنوب میں جزیرہ نما ہے جس کو پہلے ہندو کش کہتے
تھے مگر اب کن کا اطلاق اس جزیرہ نمے کے وسط کی قطع
زمینوں پر ہوتا ہے میں جانتا ہوں۔ کہ میرے ہوں
تھوڑے ہی ایسے ہوں گے جن کو اس مضمون کا پڑھنا
اور سمجھنا اور سوچنا پسند ہو گا اس لئے میں اس مضمون کو
ختم کرتا ہوں۔ ذکار اللہ العلی۔ (المجدد)

برقی طاقت کے کثرت

فرانس میں ایک
علم برق نے
حال میں ایک
عایشان مکان اس قسم کا بنایا ہے۔ جس میں گھر کے تمام
کام بغیر خدنگاروں کے برقی آلات سے لے جاتے ہیں
انہیں آٹام میں امریکا کا ایک اخبار نویس اس مکان کو دیکھنے
کو گیا اس نے اس مکان کی سیر کا حال ایک انگریزی اخبار
میں یوں لکھا ہے۔

شام کا وقت تھا جب ہم اس مکان کے معزز پر پونچے
ٹھنکی کے من کو دیا۔ اس کو ہاتھ لگاتے ہی ایک سوراخ
میں سے چمکدار روشنی نکلی وہ نیر ہوئی گئی۔ مکان کے اندر سے
آواز آئی۔ تھیرے۔ میز توپ کو دیکھ لیا ہے ابھی دروازہ کھولتی
ہوں۔

یہ گھر کی بی بی کی آواز تھی۔ وہ مکان کے کسی حصہ
کرے میں بیٹھی تھی اس نے درجین بیٹھے بیٹھے ایک بن کو
دیا۔ بن کا دیا نا تھا۔ کہ پٹ سے دروازہ خود بخود کھل گیا۔
میں دروازے سے گئے کہ وہ چادر ہی قدم گیا تھا۔ کہ میرے
پاؤں کے نیچے کوئی چیز گر گئی تھی معلوم ہوئی۔ یہ پٹ
صاف کرنے کا برش تھا۔ یہ بالکل زمین کے ہو رہا تھا
اور پاؤں رکھتے ہی خود بخود برقی طاقت سے پوشے
تھے کہ صاف کرتے دکھا۔

کھانے کی سیر خوب سی ہوئی تھی۔ کہیں کوہستان
کے گرد لگی ہوئی زمین۔ ہر کرسی کے سلسلے میں ہر ایک
ٹھاس اور ایک وصحات کا بین دکھا ہوا تھا۔ نشست کے
قریب دھارنے ہاتھ کی طرف چند مختلف رنگ کے بن
لگے تھے۔ ایک بن کو ہاتھ لگاتے ہی رنگ بڑنگ
کی شامیں میں پھیل گئیں۔ اور میں کا سامان جگمگا اٹھا
میں سے کہہ کر گرم کیا جاتا تھا۔ اس کے متعلق اس قسم

کا سامان تھا۔ کہ فرش پر پاؤں کو گرم کرتے ٹکے آلات موجود
تھے۔ ایک فیتہ لگا ہوا تھا۔ اس کو ہاتھ سے گرمی کم یا
زیادہ ہو سکتی تھی۔ میں کھانے کی میز کے پاس بیٹھ گیا۔ چند
منٹ بعد میزبان کے سلسلے خود بخود میز کا ایک غار کھلا اور
اس میں سے گرم گرم ایک شوربے کی رکابی نکلی۔ وہ غار کھلتا رہتا
ہوا میزبان اور ان کی بی بی کے سلسلے گیا سب کے سلسلے اسی
طرح رکابیان رکھی گئیں سب سے شوربہ پایا۔ یہ سب رکابیان خالی
ہوئیں تو خالی خالی میں رکدی گئیں۔ اسی طرح قسم قسم کے
ٹھکے باری باری سے ہمارے سلسلے آتے تھے۔ کوئی نہنگا
یا غات مان وہاں نظر نہ آتا تھا۔

اس مکان میں سب سے زیادہ قابل دید چیز اس کا باغچہ
تھا سب برتن ایلونیم دہات کے تھے۔ ہر ایک کھانے کے تیار
ہو چکا وقت معلوم کرنے کیلئے باجی خانہ میں ایک آواز لگاتا تھا
باوچی برقی شین کی سونی کو بلا دیتا تھا۔ کہنا خود بخود پکے لگتا۔
جب اس کا مقررہ وقت ختم ہو جاتا تو ایک ٹھنکی بیتی جو اس بات کی
اطلاع ہوتی۔ کہ کھانا تیار ہو گیا ہے۔
برقی آت سے ہی برتن ٹھٹھتے تھے ایک منٹ میں سب کو اپنا
دہلی کر خشک ہو جاتی تھیں۔

بدرٹھیک وقت پر نکالا جاتا ہے

ہندو تعالیٰ کے فضل سے۔ بدر کا یہ امتیاز حاصل ہے کہ کھانے
انہما کے کے بھی وقت پر شائع کیا جاتا ہے اور اس کے ٹیک
تاریخ پر نکل جانے کا یقین اس درجہ تک پہنچ چکا ہے۔ کہ اگر ایک
کسی خریدار دن کو دیر سے پہنچے۔ تو دفتر میں بہت سے خطوط شکایت
کے پہنچ جاتے ہیں۔ شروع سال سے ہیک وقت پر شائع
کرنے کے متعلق ہم نے کوئی قابل نہیں کیا مگر بعض واقعات
ایسے پیش آئے ہیں کہ میں اس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں ایک دن
میں ہوا کہ ہمارے ڈاکٹر ڈاکٹر کے وقت سے ایک ٹھنڈی پیلہ انہما
پہنچا۔ یا اگر میں اس سے دعا نہ کیا گیا۔ ہند یہ تھا کہ ہم چھاپ نہیں گے۔
اس کے بعد پچھلے پرچے کی نسبت یہ بات ہمارے فرش میں لگی تھی جو
کہ اخبار جمروت شام کی گاڑی میں رواد زمین ہوا بلکہ شامی پڑا ہوا جو
یہ کہ وہ لاہور کے پڑا ہوا اور اس کے قبل ہی چند بار ایسا ہوا
یہاں ہمارے ڈاکٹر کے آفیسروں اور دیگر کے ٹیکسٹ کے قابل میں
ہیکے متعلق اگرچہ حال۔ انہما میں تفصیل سے لکھنا پڑے گا۔ لیکن اس
کار خفے کو بہت پہاڑی نقصان پہنچا گا اور شریہ ہمارے ڈاکٹر کو نقصان پہنچا۔

منہاج نکتہ بدیع احسنی دفرید

درمیں | مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
محبت اقدس کی جنگ کی نظیم اس میں منہج بن
اور لیت طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئندہ جو نظیم ہلن وہ بھی
اس کے ساتھ ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ غیر مجلد ۶
طریقہ احمدیہ | مصنفہ اکل آف گوئیکی اس منظوم خطی رسالہ
میں تمام احمدیہ عقائد و نماز روزے کے
مابین کا بالذات ذکر ہے صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔
قیمت فی جلد ۱

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
عبداللہ آتہم کا مہا بلکہ اس میں ہمارے
امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ مہیا کی مذہب کا
ظہان کیا ہے اور تا بلکہ ہے۔ قیمت ۸

الوہیت | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا
ہے اور ہمیں کو دین و مقبرہ ہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں
دلائی ہیں۔ قیمت ۱

غلامی اور عصمت انبیاء | علی پور آف ریمینز کے حقوق سفید
پیشہ نشہ نویس پشاور نے ہم اجازت صدر انجن احمدی نادین
بہت عمدہ چھپو اگر اس کا صفحہ میں ہر اس کے فروخت ارسال کو
ہیں متفرق مضامین کو یکجا کی طور پر بہت عمل سے جمع کیا گیا
ہے۔

غلامی ۳ - عصمت انبیاء
مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل
اردو - سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ
میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کا بی کی شہادت
سے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے
اس کے مکتب روپے کو چھپ کر ان بنیں۔ قیمت ۱

البرہان البصیح
فی تائید المسیح
مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہیت کی حیرانی | مصنفہ ہاشم عبدالعزیز صاحب - مسیح موعود
کی تائید میں - قیمت ہر دو جلد ۹

جام شہادت | مصنفہ مناجات صاحب مولوی
عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کا
جانسوز مرثیہ - قیمت ۲۰

کامن احمدی | مصنفہ غلام رسول
پنجابی نظم - قیمت ۲۰

آزاد کشمیری | طالب علموں کیسے نہایت مفید ہے۔
قیمت ۱

کامن احمدی | الاواد لاسے - قیمت ۱۰

سراج الحق | مصنفہ پیر سراج الحق صاحب - حضرت مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید - امام
ابرجنید کے مذہب کے رو سے بہت سی لطیف لکھی ہیں
قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم - قیمت ۱۰

یونانے صالحہ | مصنفہ منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی مکتب
نشاطات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے وجود باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲

دور دور و کہ وقت جاتا ہے

میں کتاب بول چال عربی قریب ۱۰۰ صفحہ کے ایک صفحہ میں عربی اور اس
کے مقابل لائے صفحہ پر اردو ترجمہ ہو گا۔ قیمت ۱۰۔ اگر جو صاحب پسند کی قیمت
بیمیں کو ان سے صرف ایک روپیہ لیا جائے گا اور علاوہ کتاب بول چال عربی کے
فی الحال دم نقد سات صد روپے میں مندرجہ ذیل جو ایک روپیہ کی قیمت کی ہیں
بالکل مفت بغیر انعام روانہ کیا دیکھیں جتنے کہ حصہ ناک بھی خرید کر دینا
ہو گا جو کہ کتاب بول چال عربی کی پیش کیلئے دو روپیہ کی کمی تھی اس لئے یہ گران قیمت
مورار کی گئی ہے۔ اس قدر میں اصل کتاب ہی مفت تھی جو کہ کوئی خریدار
سروست ہی ایک روپیہ کی قیمت کی کتاب میں بطور انعام پائیا ہے۔ وہ بعد میں
کتاب بول چال عربی ہی صرف پچھتر روپے کی قیمت میں ملے گی۔ سات صد روپے میں انعام پائیا
ایک روپیہ لے کر اردو لکھا دیکھیں۔ وہ پچھتر روپے میں ملے گا۔ سلاسل الفضائل
مترجم اردو - الاستغاثہ - قرآن کریم کی دوا میں منظوم -

احمدی کامن - چھٹی سیر - یکس مکتوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو صاحب چاہیں یہ کتب بذریعہ وی پی شکو اسکے زمین دی پی پی آر کریں اور
ٹھیک ٹھاک کتابوں پر کٹ ہر حال ہم شکوئیں گے۔ کتابیں مفت روانہ ہونگی
ایک روپیہ ان کا بطور پیشگی جمع رہیگا۔ ٹٹ ٹٹ - یاد رہے کہ ضرورت دوسر
درخواست پر یہ رعایت بند ہو جائے گی۔

المشتر - سید محمد عبدالحمی عرب نادان ضلع گورداسپور

ایک چکی شہادت

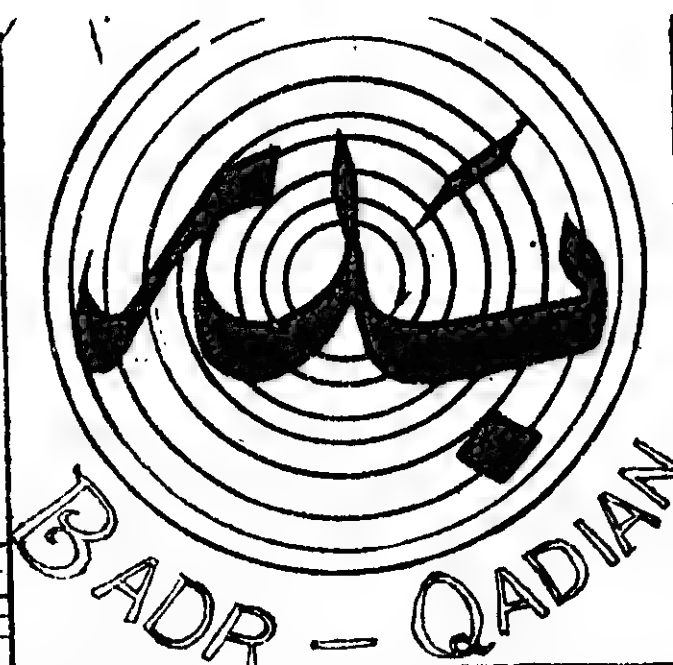
وامی کا مکتب کی کثرت کیجہ سے پچاس سال پہلے ہر ادب بہت ضعیف ہو گیا
اور ترقی مانظر میں فرق آئے لگا جاتا۔ طبیعت میں لکھن سحر ہر تائید لکھن و گھ
احصا کیو جسے مجھ پر بھی شک ہو گیا تھا کہ یہی زمین طرے کے کل اعضاء کو دور
ہوتے جاتے ہیں انگریزی اور دینی علاج مختلف اطباء کے کو گئے مگر بہت
کم فائدہ مند ہوا۔ یا مار پی نایاب ہوا۔ آخر کاد حکیم منشی محمد دین صاحب
کی حبیب مقوی کا بیسے استعمال کیا اور اس وقت ہی وقتاً فوقتاً
استعمال کرتا ہوں۔ ان گوئیوں کے استعمال سے میری کل شکایت
مندرجہ بالا رفع ہو گئیں۔ میرے تجربہ میں ان گوئیوں سے زیادہ مقوی
اور دوا فی نہیں آئی۔ میری تحریک میں بہت سے دوستوں نے ان گوئیوں
کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں نے۔ میں بکھر ششی
محمد دین صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے ایسی دوائی دی
لدا تم۔ محبوب عالم مہربان کونسل دیار لونگ دما چوٹا نا
سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب دیو کو کٹر سر منشی محبوب پشاور
ناظرین جیسے وہ شہادت جو گورنمنٹ ملکہ کا ایک معزز حاضر
اپنے ذاتی تجربہ کے بعد

حبیب مقوی

کے متعلق یہ ہے کہ گو بیان تمام عصبی تمام پیرا زہد مفید
اثر کرتی ہیں اور اعضاء کے رخیہ دل و دماغ اور معدہ کے حق میں
بلا مبالغہ اکیر کا حکم کہ کسی میں بن لوگوں کے دل و دماغ مطالعہ کتب
دو دیگر امور متعلقہ خوش و نگر مشا کار و باعدالت و حساب و غیرہ کیو
سے کر دہ ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کئے پر آتا جاتے ہوں
ان شاء اللہ ان گوئیوں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ
کیلئے گھنٹوں کا کام کر سکی طافت پیدا ہو جائیگی۔ یاد رہے کہ ہر قسم
کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماعت ہوتی ہے
قیمت فی سیکنڈ چار روپیہ - بیس گونی ۳۰ - علاوہ بین ادوی
ادراش نہانی و ظاہری کی نہایت مجربہ اور مفید ادویہ مل سکتی ہیں انجان
سرمد عجیب - دہندہ - جالا - سبل - فارش چشم - درجہ - آنکھوں سے
پانی جاری رہتا اور پچھتر روپے کیلئے بینہ پیر ہے۔ قیمت ۱۰
دوائی سونا ناک کہہ یعنی زہر فی جس عارضوں میں دہندہ کیلئے
سفوف مفع ہاضم - ویرینہ تھوڑے ہضم حسین ترش و کار آئے اور
گاہ گاہ بخار محسوس ہوتا ہو۔ طبیعت بیکل اور پچھتر روپے کیلئے
پشت پہلو اور رقم عذہ من گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو۔ قیمت ۱۰
طرح سے نہ آتی تھو۔ ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکیر کا حکم کہنا
ہے۔ قیمت فی جس عذہ

پتہ - خط بھوالات مفصل دعو نام اور دکانہ درج ہو۔ محصور و جوابی
بذکر فریدار
المشتر - حکیم محمد دین احمدی - دروازہ ویرہ شکم - گوجرانولہ

(دبیر پریس فاریان میں میان عوا جین عرب کیلئے چھاپا گیا۔)



قیمت از مسازین قادیان میں ۳۰	اسے جہان منتظر خوش باش کا درستان	بہتر ڈیڑھ ل ۲۸۸ بروزہ جہرات	آن سحر دور آخر ہمدی آخر زمان	قیمت از فریاد طلباء فیروزہ ہاؤس
جلد ۷	مورخہ، محرم ۱۳۷۱ھ علی صاحبہا التحیہ و السلام	ایڈیٹر محمد صادق علی مدنی میںجو۔ میان معراج دین عمر درویش اسٹنٹ محمد نور الدین صاحب مکمل آد گیلک عافہ السدائہ	مطابق ۲۰۔ فروری ۱۹۵۸ء	نمبر ۷
فی پیم ۲	سلسلے جہان اچھا وارا لاسان ہمارا		دار الامان ہمارا جنت شان ہمارا	افیقہ صمد

شرح قیامت بار بار

والیان بیست
عام قیامت پیشگی بود اور اوق دنیوی اخبار
مابعد
فی پیم
جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیامت
اخبار روادہ کریں گے ان سے حساب مابعد بیجائے گی۔
جو اخبار دقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر
طلب کرنا چاہیئے ورنہ بعد میں بنین مل سکے گا۔ رسید
اخبار میں دی جائے گی۔ علیحدہ رسید روادہ ہوگی۔ لیکن جو
صاحب قادیان میں دستی قیامت ادا کریں اور ان کو ہر حال رسید
حاصل کرنی چاہیئے۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دقت
تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام
ترسیل زربنام میان معراج دین عمر قادیان ضلع گورداسپور
خط و کتابت کے واسطے جوابی ٹکٹ آنا چاہیئے۔ ورنہ
عدم تعمیل سے معذور سمجھا جاوے۔ خریدار اپنے خط
میں اپنا نمبر خریداری ضرور لکھ کریں۔ اور نام اور پتہ غلط
نکھ کریں۔

مین

برکتوں کا موجب کرے۔ آمین

ضرورت

در تعلیم الاسلام کے لئے ایک
ایسے مدرس کی ضرورت ہے جو عربی
دینیات اور فارسی میں اچھی بیافت
رکھتا ہو۔ ہائی اور مل کی جہان منوں کو تعلیم دے سکتا ہو۔
تنخواہ حسب بیافت ہوگی۔ تمام درخواستیں بعد سفارشات
بنام ہیڈ ماسٹر صاحب آتی چاہئیں۔
شیر علی۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شکریہ

مسجد مبارک میں ایک کلاک کیواسطے جو شکریہ
اخبار بدین کی گئی تھی۔ اس کے جواب میں بھی
ابوسعید عرب صاحب رنگون سے ہزار تار
اطلاعیہ تھے۔ کہ مسجد کے لئے ایک کلاک وہاں سے
رواد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ عرب صاحب کو بہ صحت و
عافیت رکھے اور نیک ارادوں میں برکت دے اور ان کو
ادب و محنت رنگون کو جزائے خیر دے۔ جنھوں نے اس
کار خیر میں حقہ لینے میں ایسی سہقت کی۔

حقیقۃ الوحی

کتاب حقیقۃ الوحی کی خریداری کی
طرت اصحاب کو بہت توجہ کرنی
چاہیئے۔ یہ حضرت اقدس کی جامع معارف کتاب ہے۔ اور اس میں
دوسو آٹھ ان مفصل درس ہیں اور اسکی جلد فروخت ہونے سے دیگر تصانیف کے لئے
سراپہ ہم پر چھوٹے گا۔

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ظفر اکم اللہ ظفراً مبیناً

مبارک

۱۷۔ فروری ۱۳۷۱ھ۔ بروز شنبہ بعد از
نہار عصر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی بڑی صاحبزادی مبارکہ بیک کا عقد نکاح حضرت
نواب محمد علی خان کے ساتھ ہوا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب
نے خطبہ پڑھا۔ جس میں آپ نے اہل عربی زبان میں حمد آتی
کے بعد چند آیات قرآنی پڑھیں اور پھر عربی زبان کی ضرورت
اور خوبوں پر مختصر ریمارکس کرتے ہوئے عربی عبارت کی تفسیر
اور تشریح کی۔ اور نکاح کی ضرورت اور اس کے فوائد پر بحث
کی۔ اور اخیر میں حق ہر کے متعلق فرمایا۔ کہ ہر ایک کا ہر اس
کے حالات اور اسکی قوم اور ملک کے حالات کے مطابق
ہوتا ہے۔ ایک غریب شخص کا نکاح صرف اتنے پر ہوا کہ اس
نے اپنی بیوی کو چند آیات قرآنی پڑھیں اور قادیان میں ہی ایک
نکاح اس قسم کا ہوا تھا۔ اس واسطے نواب صاحب کے خاندان کی
رسم کے مطابق توجہ ہر گئی کہی لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ مگر
حضرت نے اس کو پسند نہ فرمایا۔ چونکہ انبیا کا کثر حصہ طیار ہو چکا تھا
اس واسطے خطبہ انشاء اللہ آئندہ درج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے
فضل و کرم سے اس نعلیق کو جانیں کے واسطے اپنی رحمتوں اور

<p>کہ تارا کدن تو پاوے یوں بے پروا دلت کو خبر اس چاند کی کیا ہو گرفتار ماں صحت کو نہ دیکھا جھکے جس نے آج وہ کچھ کا صحت کو کہ بد پر ہیز جو ہو گا نہ کچھ کا صحت کو تو آخر قلم نے کافر کھدیا عشق نعت کو کسی جا پر نہیں پاتا بن جب اس کا صحت کو خدا نے رحمت دے اس کا بن بخشا ہو صحت کو مجھے جو نازد لبر پر دیا پھر جس نے صحت کو اگر کچھ زور ہے تیرا جل لے رزق نعت کو سے عزت اس کو جو جلائے رخت عزت کو کہ اس کو کہ بن راہ فنا نہیں پابند نعت کو کہ دلبر چاہتا ہے بس نیت دستان عشرت کو کہان دیکھے دل ناپاک لٹے پاک حضرت کو نہ کہہ کر کسی عری خاطر میں ہوں مامور نعت کو مگر میں ہوں روم حق میں طلب کیا نہیں نعت کو موسے سر کو ہوا کیا چاہتا ہے جو نصبت کو چکنا مہر میں۔ جو میں دکھانا ملاحت کو کہ میرا یار چاہتا ہے دل مجروح غربت کو کہ اس ناپاک کو پیر کیا بڑے نعت کو تو دیکھ گیا وہاں اس کو لڑا پاکیزہ طلعت کو مگر دیکھے وہی اس کو جو کہتا ہو بصیرت کو وگرہ مجھ سا پاسکتا کسب اس شد سعاد کو مگر چھینکا ہے اپنے آہ کو موزہ حقیقت کو بناتا کہ ہے ابلیس ہر اہل عبادت کو مگر معنی کی خاطر یہ نہیں پائے بن زمت کو جو غافل ہو حقیقت سے وہ کب جاؤ شریعت کو مگر دلفن یثرب کا نہ پائے اس فضیلت کو روا کہ ہے شان مصطفیٰ میں اس خلعت کو اور اپنی علم ناقص سے کیا گم ہوں ولعت کو ہوئی عزت عجب ان سے پرستارن حیت کو زمانہ کہہ رہا ہے اٹھو پاؤ جلد نصرت کو کہاؤں میں اس غم سے دکھا یا مدبہ نعت کو تیرا وہ روشنی کیسے جو حق نے بخشی نصرت کو کہ صادق ہو بڑل دیکھ لے کر چہ قیامت کو</p>	<p>دیا کہ انجھ سے بانی درختان محبت کو سہ اسلام باطن میں عجب رکھتا حقیقت کو میں آیا یار سے تامل کو وہ چاند کھلاؤں تری آنکھوں سے گہنہاں کھری شان۔ تعجب کیا میں آنکھیں دہم کو حق شناسی کی زعفران کو کہان بن آستان مصطفیٰ سے جاؤں آحق بجود اللہ کیا قطع تعلق قوم نے خود ہی مجھے تو ان کی صورت دیکھنا از قلم نعت کو تو کیوں جلتا ہے تیرے قریب جو جھکے ہو جو کہان تو تھے ہاتھ آتا ہے داس پاک بولا تو ان علم سے باز اگر چاہے رہ سولا خدا کو چاہتا ہے تو تنم سے ہٹا دل کو مصفا قطرہ پہنچے ہو تو گوہر اس کو پیدا ہو میں اک ذرہ ہی اس دنیا کی عزت کا نہیں خیال سبھی مخلوق اپنی واسطے عزت کی فرمان ہو ہر اک اس دور عالم میں امان و عافیت چاہ جدہ میں دیکھتا ہوں سے جانان کو نظر آتا میں طالب عجز و غربت کا ہوا اس کی جب کجا خودی و خود روی کی شمع جڑے کاٹ لٹکی اٹھتا ہے گروٹی پر وہ ہمارے روضہ دل سے ہو اسے نذر عشق اس کا ہمارے بام کو روشن یہ اس کی چشم رحمت ہے جو کرتی ہیں عافیت میں اپنے علم پر زمانہ یہ علم ظاہری دے خدا نے قصہ شیطان بیان کر کے یہ بھابھا یوں ہی مفاہیون میں عمر اپنی کو کیا ضائع جو علم ظاہری میں لاف تھی انکو وہ حق حاصل یسع ناصر کی کوتاہیامت زندہ یہ سمجھیں ازل سے ہی جو حقے محروم عرفان تو ان سے جو تہو قرآن کے موتی سمجھ کر خاک سمجھیں مدودی اپنی ہی اقوال سے عیسیٰ پرستوں کو میں اس ہنگام پر آتش میں بیٹھ گیا سون اندھیری رات فطرہ چھڑکا اور قوم کو غافل مجھے کیا ڈر ہے مگر نہ پر میں ڈالتے مٹی مرے دل پر ہو گیا وحشت قمار شور و غوغا</p>	<p>مگر دندے دہشت میوہ ہائے پر ملاوت را کجا باشد خبر زان سرگفتاران صورت را مگر اور دہم نے مینی۔ بر مینی روز حسرت را کہ بد پر ہیز ہزار سے نہ بند روئے صحت را ہنادی نام کا فر لاجرم عشاق ملت را نہو یا ہم در جائے مگر این جاہ و دولت را خدا از رحمت و احسان میر کرد خلوت را بنازم دلبر خود را کہ باز مدام جنت را اگر زور بست در دست بگردان زنی نعت را کے عزت از دیا بد کہ سوزد رخت عزت را کہ نہ دہند دکویش اسیر کرد خلوت را کہ میخاہد نگار من نیت دستان عشرت را کجا بند دل ناپاک لٹے پاک حضرت را سنہ از ہر با کسی کہ ماموریم خدمت را خلف من کہ میخاہم براہ یار دولت را چہ افتاد این سرا را کہ میخاہد بصیرت را در خشد در خود دور ماہ بنایہ ملاحت را کہ جادہ خاطرش باشد دل مجروح غربت را کہ می تازد ز ناپاکی بر نفیر و لعنت را بہ مینی المداں آن دلبر پاکیزہ طلعت را مگر میند کسے آذا کہ سید اردو بصیرت را وگرہ چل سنے کے یاد آں شد سعادت را ز دست خود گفندہ معنی و مغز حقیقت را چنان خواہند این غم کے پاکان عالم قوت را کہ این نعت کنند ابلیس ہر اہل عبادت را سے از ہر معنی انو پابند فرست را کہ غافل از حقایق کے نکوداند شریعت را مگر دلفن یثرب را نہ آند این فضیلت را پسندیدند در شان شہ خلق این مذلت را ز علم تمام شان چہا گشت ذلت را دلیری کہ پدید آمد پرستاران مبت را زمانہ فریاد سید ارد کہ بشا بد نصرت را کجا زین غم روم یارب نما خود دست قدرت را ہناک ماند آں نفسے کہ حق بخشید نصرت را کہ صادق بڑے بنود و گر میند قیامت را</p>	<p>بہ از چشم خود آئے درختان محبت را مسلا م باطن حقیقت ہائے دار و من اذیاد آدم تامل را این ماہ بنام مگر از چشم تو پنہان ست شام دم زن بلے جو چشم حق شناس و نور عافیت بخشیدند کجا از آستان مصطفیٰ اسے ابد بگریم بجود اللہ کہ قطع تعلق کرد این قومے چہ دوزخا کہ سیدیم بدیدار چنین مدد چہ میسوزی اذان قسبے کہ باو لدار میدارم بہ نعت ہائے آید بدست آن حامن پاکش اگر خواہی رہ سولی زلف علم خالی شو منہ دل در تنہائے دنیا گر خدا خواہی مصفا قطرہ یا بد کہ تا گوہر شود پیدا سے باید ہر ایک ذرہ عزت ہائے این دنیا بہ خلق و جهان خواہد برائے نفس محرومت ہمہ در دور این عالم امان و عافیت خواہند مرا ہر ما کہ سے ہمیشہ جانان نظر آید حریف غریب و عجزم ازاں نیتے کہ ہنتم من آں شلخ خودی و خود روی از یخ بکنم مگر از دہم جان و دل من پر وہ بردارند فروغ عشق او ز بام و قصر ما روشن نگاہ رحمت جانان عافیت ہاں کہ دوست نظر زمان عالم ظاہر اند علم خود نازند ہم ہمہ و قطرہ پر وہ ہائے کبر پوشیدند خدا خود قصہ شیطان بیان کرد است تا داند بلفظی بسر کردند عمر خود بلا حاصل گرفت و لاف شان در مقام شریعت ہم بل یسع ناصر کی کوتاہیامت زندہ سے فہند ز بڑے نافہ عرفان چہ محروم ازل بودند ہمہ دہائے دہان را چہ خاشاکے بیگندند ہمہ نیسان را از مقال خود مدد دادند درین ہنگام پر آتش بخواب خوش چہاں خیم شب تاریک ہم دزد و قوم ما چنین غافل ہناک انگیزی شان بر ضیائے خود جو رسم کجا غوغا نے شان بر خاطر من و حشے آرد</p>
---	--	--	---

کلام الممدی

۲۶ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور نے اپنی تقریر میں ماہ و سہرین فرمایا تھا کہ قیامت آنیوالی ہے اور اس کا وقت قریب ہے کیا اس سے مراد ہے کہ کچھ سالوں کی بات ہے فرمایا کہ قرآن میں بھی ہے۔ اقلو الساعة اور ایسی دیگر آیات پس سمجھ سکتے ہو کہ قریب کے کیلئے ہیں۔ قرب الساعۃ کے جو نشانہ تھے وہ تو ظاہر ہو چکے جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی ہولناک واقعہ پیش آتا تو فرماتے کہ قیامت آگئی (۱) ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضور کا الہام تھا ستائیس کو خوشیاں سنائی گئیں سو ۲۷ ماہ پوہ کو بارش ہوگئی اور لوگوں نے خوشیاں سنائیں۔ فرمایا یہ تکلفات میں جو ہم ہنر چاہتے خدا کا نشانہ تھا جو دل بول اٹھیں کہ دشمن بھی کہیں کہ یہ بات ہوگئی گو دشمن کا اقرار زبان سے محال ہے مگر تاہم نشانہ وہ تو ہماری جوانی عظمت سے رعب ڈال دے

فرمایا جو خط آتا ہے میں اُسے پڑھ کر اُس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا۔ جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقع نہ ملے۔ یا یاد نہ رہے مگر دعا دیکھتے ہیں جو اس کو چہرے میں داخل ہو گئے خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی ایک شدت تو جسے اور یہ آخری صورت ہر دماغ میں میر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کر نیکی چاہتا ہے۔ یوں تو ہر ایک شخص جو ہماری جماعت میں داخل ہے اس کے لئے ہم دعا کرتے ہیں مگر مذکورہ بالا ایک کیلئے میر نہیں آتی یہ اختیار ہی بات نہیں پس جسے جوش دلانا ہو وہ زیادہ قرب حاصل کرے۔

فرمایا جب انسان مکر کرتا ہے تو اس کے ساتھ خدا بھی مکر کرتا ہے۔ مکر کا مقابلہ مکر کرے جب ہی بات بنتی ہے نادان مکر کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ زبان کی نادانیت کی وجہ سے ہے اس میں کوئی بڑی بات نہیں مگر اس باریک تدبیر کو کہتے ہیں جو نصیحت آدمی کے دفع کیلئے کی جلتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا نام خیر الماکرین رکھا۔

دعا دو قسم ہے ایک تو معمولی طور سے دم وہ جب انسان اسے انتہا تک پہنچا دیتا ہے پس یہ دعا حقیقی معنوں میں دعا کہلاتی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ کسی مشکل پڑنے کے بغیر بھی دعا کرتا رہے کیونکہ اسے کیا معلوم کہ خدا کے کیا ارادے ہیں

اور کل کیا ہونے والا ہے پس پہلے سے دعا کرتا بچاؤ جاؤ۔ بعض وقت بلا اس طور پڑتی ہے کہ انسان دعا کی سہلت ہی نہیں پاتا۔ پس پہلے اگر دعا کر رکھی ہو تو اس اٹھو وقت میں کام آتی ہے۔

جب لوگ حد سے زیادہ دنیا میں دل لگانے میں خدا سے بے پرواہی اختیار کرنے میں تو انہیں مستبک کرنے کے لئے عذاب نازل ہوتا ہے۔ دیکھو طاعون کیسی ناہی ڈال رہی ہے۔ ایک کو ذبح کر کے آتے ہیں تو وہ سو جوازہ تیار ہو تلک ہے۔ یاد رکھو کہ بہت پرستی انسان پرستی۔ حقوق پرستی کی سزا آخرت میں ہے۔ مگر شوخین بدعاشین ظلم و تعدی غفلت اور اہل حق کو ستانے و دکھانے کی سزا اسی دنیا میں دی جاتی ہے۔ نوح کی وقت جو عذاب آیا اگر خدا کے رسول کو نہ ستاتے تو وہ عذاب ڈالتا۔ یہ شوخی پر اس لئے عذاب آتا ہے کہ "ایک چور دوسرا چور" دنیا دار ملکانات نہیں۔ اس میں دست بدست سزا صرف اسے ملتی ہے جو بدعاشی کرے۔ جو شرارت کے ساتھ گناہ میں گرفتار ہو۔ تو اس کی سزا آخرت میں ہے۔ اب جو دنیا میں عذاب آیا۔ تو اسی لئے کہ دیری شوخی شرارت حد سے بڑھ گئی۔ ایسی کہ گویا خدا سے ہی نہیں۔ طاعون نے اس قدر سخت بربادی کی۔ مگر ابھی ان کے دونوں نے کچھ محسوس نہیں کیا۔ پوچھو تو ہنسی ٹھٹھے میں گزار دیتے ہیں بعض کہتے ہیں۔ معمولی بیماری ہے۔ گویا خدا کے قصار و قدر سے منکر ہیں۔ بے شک یہ بیماری ہے۔ مگر اپنی بیماریوں سے عذاب کیا کرتا ہے۔ یہودیوں پر جب یہ دباؤ پڑی تو خدا نے اسے عذاب فرمایا۔ یاد رکھو کہ جب خدا چاہتا ہے۔ انہی بیماریوں کو شدت و کثرت میں بڑھا کر ہلاک کر دیتا ہے۔ ان لوگوں کی بے یقینی کی یہ علامت ہے کہ عذاب کو عذاب نہیں سمجھتے۔ خدا میرم ہے۔ سزا دینے میں دھیرا ہے۔ مگر یہ لوگ یاد رکھیں کہ جب تک وہ وقت نہ آئے گا کہ پکارا نہیں۔ اب ہم سمجھتے ہیں عذاب ہونے کا نہیں اس کا علاج وہی ہے جو ہم بار بار دہرانا چکے ہیں یعنی قنوع و انابت الی اللہ

سر فروری ۱۹۸۸ء - خدا کے مامور پر ایمان لائے کے ساتھ ابتلا و مروتی ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ احب الناس ان یاتوا ان یقولوا امانا و ہم لا یفتنون۔ کیا لوگوں سے سمجھا کہ چھوڑے جائیں گے یہ کچھ کریم ایمان لائے اور آزمائے نہ جائیں گے۔

گویا ایمان کی شرط ہے آدمیا جانا۔ صحابہ کرام کیسے آزمائے گئے۔ ان کی قوم نے طرح طرح کے عذاب دئے ان کے احوال پر بھی ابتلا رکھے۔ جانوں پر بھی خوش و غلاب پر بھی۔ اگر ایمان لانے کے بعد آزمائش کی زندگی آجائے تو اندیشہ کرنا چاہیے کہ میرا ایمان صحیح نہیں۔ کیونکہ یہ سنتہ اللہ کے خلاف ہے کہ مومن پر ابتلا نہ لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا کوئی نہیں ہو سکتا۔ وہ جب اپنی رسالت پر ایمان لائے۔ تو اسی وقت سے مصائب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عزیزوں سے جدا ہوئے۔ میل ملاپ بند کیا گیا ملک سے نکالے گئے۔ دشمنوں سے زہر تک و چوہا۔ حکمرانوں کے سامنے زخم کھائے۔ اخیر عمر تک یہی حال رہا پس جب ہمارے مقتدار و پیشوا کے ساتھ یہاں تو پھر اس پر ایمان لانے والے کون ہیں جو بچے ہیں۔ ایسے ابتلا و عذاب آویں تو مردانہ طریق سے ان کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ ابتلا اسی واسطے آتے ہیں کہ صادق جدا ہو جائے اور کاذب جدا۔ قدر چمکے۔ مگر وہ غنی اور بے نیاز ہیں۔ جب ان ان اپنے ایمان کو استقامت کے ساتھ مدونہ دے۔ تو خدا کی مدد بھی منقطع ہو جاتی ہے۔ بعض آدمی صرف اتنی سی بات سے دھرتی ہو جاتے ہیں کہ ان کا لڑکا مر گیا یا بوی مر گئی یا ندق کی تکی ہو گئی حالانکہ یہ ایک ابتلا تھا۔ جس میں پورے نکلے۔ تو انہیں ان سے بڑھ کر دیا جاتا۔ اور رزق کی تکی سے پرانگندہ دل ہونا مومن کا کام شہوہ نہیں۔ یہ جو پرانگندہ روزی پرانگندہ دل کہتے ہیں اس کے یہ معنی ہیں کہ جو پرانگندہ دل ہو وہ پرانگندہ روزی دہتا ہے۔ اور اول تو صدقوں کے سونے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خود اپنے تئیں پرانگندہ روزی بنالیا۔ دیکھو حضرت ابو بکر تاجر تھے بڑے معزز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر بک کو دشمن بنالیا۔ کاروبار میں جی فرق آ گیا ایمان تک کہ اپنی شہر سے بھی نکلے یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچی تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام شکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پرانگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ چہوئے میں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر ہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ رحیم و کریم کوئی نہیں۔ انسان جو خدا کا زیادہ سنگ ہو جاتا ہو تو یہ اس کی اپنی ہی غفلت کا نتیجہ ہے۔ تو کل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا۔ صحیح طور سے نبیوں معلوم کرنا مشکل۔

اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں صلیح مومن زادہ مومن مگر خدا کے
خزائن میں وہ بڑا ہونا بہت ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی
ہوتے ہیں جو کہ دنیا میں بڑے سے سمجھتے ہیں۔ مگر خدا کے نزدیک
ان کے ذریعہ کو وہاں نہیں لے آئے ان حضرت علی ادر علیہ وسلم کو
میں نے سمجھا کہ اگر اللہ کے نزدیک آپ سرور کائنات تھے
تو ان کے لیے کیا چیزیں تھیں۔ ان کے لیے پر لقیں تھیں کہ اس نے مبارک
اللہم من کانت افضد للقوم

محمد بن عبد الوہاب

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جن
میں متواتر تیر بار یوں اور نقصانات کا اخبار بد بھیجے
تو کیا کیا رہا ہے۔ وہ میرے کرم احباب سے پوشیدہ نہیں
ہو سکتا۔ میں تمام نقصانوں کو جتنا کہ بہت قری اور
بڑا کہہ سکتا ہوں۔ کہ چھ دن نقصان ہوتا دیکھا جائے۔
میں وہ کام نہ چھوڑا ہوا ہوں اور پھر سے نقصان
ہو گیا۔ کہلی جاؤں۔ لیکن میری طرف تمام تجارتیں
بہت سختی سے پہنچی بات قویہ ہے۔ کہ ہمارے کمال
سے اور اس کے قیام سے وہ زمانہ گون فضاں اسلام
تک نظر آ رہا ہے اور میں جو اس کے وجود سے ہر دن

تھوڑے دن گذر کر میں کبھی برادر دم
مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر و مدیر بدر کی ایک خطی
موصول ہوئی جس میں انہوں نے "بدر" کا بیچ لکھا
اس میں انہوں نے لکھا یا ہے۔ گویا لکھنے کا
سال ۱۹۸۸ء میں نقصان ہے۔ اس کے علاوہ کئی
پرگزشتہ سالوں میں سری کتابوں کی فروخت سے
برکھ و معدنی ہو جو وہ بھی خرچ ہو گیا اور مجھے ایک پیسہ
بھی نہیں دیا گیا۔ اس حسابے قریب کئی ہزار روپیہ کا
تقدیم سال ۱۹۸۸ء تک بدر کو ہوا۔ میرے مکرم
حساب اس سے واقف ہیں۔ گزشتہ سالوں کی
تقدیم سال ۱۹۸۸ء پر کے لئے بہت اچھا اور

میں اپنے بہائیوں کا شکوہ نہیں کرتا۔ بلکہ میں صدق
دل سے اپنی جماعت کا شکر گزار ہوں۔ کہ اوہنوں نے بدر
کو قبولیت کا شرف بخشا۔ بے شمار حمد اور تعریف اس خدا
کی ہے۔ جس نے بدر کو ایسی عزت عطا کر کی ہے۔ کہ آج
وہ اس کے پیارے امام اور اس کے بزرگ صحابیوں
کی نگاہ میں ایک خاص امتیاز اور قبولیت رکھتا ہے۔
در اصل میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا مقام اور کیا ہو سکتا
میں دل سے خدا کے فضلوں کا معترف اور ہزار بار
سے اس پر قربان ہوں۔

چونکہ بدر کے لئے یہ اصول ہمیشہ مدنظر رکھا جاتا ہے کہ اپنی قوم کے اراد اور خیالات کے ساتھ اپنے آپ کو ڈھاننا چاہیئے۔ اور ان کے لئے مفید بننا چاہیئے اس لئے حساب کتاب کے پہلو میں بدر طیارہ ہے کہ ہمارے احباب میں سے جو صاحب چارین ملاحظہ فرمائیں اور آمد و خرچ کے متعلق جو نیک تجاویز پیش کریں اور پر عمل کرنے کے لئے ہم طیارہ بنیں۔

مسیح موعود پر ایمان خواب کے ذریعہ

حدیث میں آیا ہے کہ موعود

آسمانی آئے گی۔ کہ یہ خلیفۃ اللہ مہدی ہے۔ نادانوں نے اس کے مطلب نہیں سمجھا اور یہی خیال کرتے رہے کہ بادل میں سے کوئی ایسی آواز دے گا۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ خواب میں ملائکہ سعید و سعد کو ہدایت کریں گے۔ چنانچہ اس کی تازہ مثال یہ خط ہے۔ جو جناب رسالت مآب میں پہنچا ہے۔ واقعی جو شخص خدا ترسی کو کام میں لیکر اللہ کے حضور حق و باطل کے امتیاز کی دعا کرتا ہے۔ وہ کبھی محروم نہیں رہتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بخدمت جناب مرشدنا مولانا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ راقم عاجز موضع دو ایساں ضلع بہار کا باشندہ ہے۔ جہاں ایک شخص غیر مرزا نام حضور سے مبارک کے خاں سے ملا کہ ہر چکا۔ ہمارے گاؤں میں بہت مدت سے جناب کے دعویٰ کی نسبت بحث نہ کر شروع ہے۔ راقم عاجز بھی اس بار دین مولوی کرم دار اور حافظ شہار صاحب احمدی سے سبکداتا ہوں کہ پچھلے تم لوگوں نے دوسرے مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی سمجھ کر ہمیں اہل حدیث کے ذمہ میں داخل کیا جس سے ہمارے خویش قاریب میں ہل چل پھٹتی آئی ہیں ہم اس لڑائی بھڑائی سے اچھی طرح فارغ بھی نہیں ہو سکے تھے جو اپنے گاؤں میں ایک اور فساد کھڑا کر دیا ادما ب الحدیث کو بھی شرک میں مبتلا کر کر مرزائی ہو گئے چونکہ عاجز اکثر اوقات احمدی ہائیوں کی مجلس میں شریک ہوا کہ حضور کی تصانیف کو سنتا ہوں۔ اس لئے خاکسار کے دل میں یہ بات بیچھ لگتی کہ جو شخص کے کلام میں ایسی تاثیر نہیں ہوتی۔ اور نہ جناب مولوی نذالدین صاحب جیسے متقی انسان کا جو بڑے سلسلہ میں داخل ہونا ممکن ہے۔ مگر جب کتاب احوال الافراد وغیرہ کو پڑھتا ہوں تو شک میں پڑ جاتا کہ وہی تو عرب میں پیدا ہو گا۔ الغرض اسی حالت میں سیسے پرات کو اٹھ کر نماز تہجد میں دعائیں مانگنی شروع کیں کہ یا اہی تو بڑا ہی رحیم و کریم ہے اپنے فضل و کرم سے اس عاجز پر حق ظاہر فرما۔ اگر مرزا صاحب تیری طرف سے مامور ہو کر آئے ہیں۔ تو مجھے گندگار کو اپنے خاں امام برحق کی بیعت میں شامل فرما۔ ایسا نہ ہو کہ میں تیرے فساد کی مخالفت کر کے ہلاک ہو جاؤں۔ جہاں تک ہو سکا۔ میں نہایت عاجزی و خشوع کے ساتھ سجدہ میں پڑھ کر یہ دعا

مانتا رہا۔ جب اسی طرح کہی۔ ورنہ پہلے اور دیر سے دلی قنق و غصہ اس پر ہوتا گیا۔ تو آخر ۲ فروری شنبہ کی آفتاب کو نہ تھکے لئے بعض اپنے فضل سے میری دعا قبول فرمائی اور خواب میں نے دیکھا کہ دو ایک سے حضور کی صدا آئی اس عاجز پر کہہ دی گئی۔ جو کہ میں نے دیکھا ہے۔ جناب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ماتر میں میری جان ہے۔ کہ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ میں نے ایک حرف ہی اپنی طرف سے نہیں دیا۔ لیکن کہتا ہوں کہ ایک چھوٹا سا تالابیم جو باب اپنی سے بھر رہا ہے۔ میں نے اس میں مینہ نہ ڈھونڈا۔ جب وضو کر کے اٹھا تو جنوب کی طرف سفید رنگ کا باطل نظر آیا۔ میں اس خیال میں کہ سدا ادا ہے برسرے شروع ہو جاؤں وہاں سے چل پڑا اور اپنے آپ کو ایک ایسی شرک پر پایا۔ جسکی دونوں طرف بید کے درخت ہیں۔ اور وہ بہت ہی گھنے اور پھلکے دوسرے ہیں۔ اس شرک کی ایک طرف میں اور دوسری طرف مولوی کرم دار صاحب اور حاجی غلام محمد دھموی جا رہے ہیں اور سامنے ایک شہر کا دروازہ نظر آ رہا ہے۔ اور شرک کے درمیان اس دروازہ کی طرف سے بہت سی اونٹنوں کی قطاریں نکل رہی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک اونٹن کی بڑی بڑی لڑکی ہوئی ہیں۔ مجھے کوئی چیز جو کہ ان میں سے ایک شرک پر چھنے سے کوئی اور پیچھے نہ تھی۔ اور میں بڑی مشکل سے قدم اٹھاتا ہوں۔ جیسے کہ درخت کے چھکڑ میں چلا نہیں جاتا۔

جب ہم دروازے کے قریب پہنچے۔ تو حاجی غلام محمد بھی میری طرف آگیا اور ہم دونوں بڑے زور سے بھانپنے و بچھنے پڑے جو بڑے دروازہ سے شہر میں داخل ہوئے جس بازار میں ہم جا رہے تھے۔ اس کی دونوں طرف قین پائیاں بن اور ان کے اوپر بڑے خوش نما پول گئے ہیں۔ جہاں بازار ختم ہوا وہاں ایک زرد رنگ کا اونٹ چلنا ہوا ہے۔ جس کے اوپر ہم سوار چڑھنا ہے۔ جب میں بنا کے نیچے جا کر کھڑا ہوا۔ تو دل میں سوچنے لگا کہ بغیر زینہ کو ہم کیونکر اوپر چڑھ سکتے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مینار کے ساتھ پاؤں رکھنے کی ایک جگہ بن گئی ہے میں نے اس میں اپنا پاؤں رکھا۔ پھر دوسرے پاؤں کے لئے اوپر جگہ بن گئی۔ اسی طرح اوپر سے میں قدم اٹھاتا ہوا دھڑک دھڑک ساتھ ساتھ جگہ بنتی جاتی تھی۔ مولوی کرم دار صاحب بھی میرے ساتھ بغیر کسی سہارے کے ہوا

میں چڑھتے گئے ہنکو دیکھ کر میں حیران ہوا۔ جب مینار کے اوپر پہنچے۔ تو وہاں ایک مکان دکھائی دیا جس میں حضور کے پڑے ہیں اور حاجی غلام محمد پاس کھڑا ہے کہ وہ اپنے کراہو حضرت صاحب کو روپ لگائی اور اب تک کسی نے ان کو جگا یا نہیں۔ میں نے حاجی صاحب کو پوچھا کہ انہیں دیکھا کہ وہ آپ کے پاس کیونکر ہوئے استغناء میں حضور نے مولوی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مولوی جی کیوں اس غریب کو میرے لئے مارا لائے یا مار کر لائے ان غفلتوں میں مجھے شک ہے۔ اس کے بعد میں نے آپ کے ہاتھ چومنے شروع کئے جن سے اعلیٰ درجہ کی خوشبو آتی تھی بلکہ صبح کی وقت بیداری کی حالت میں ہی مجھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ خوشبو آ رہی ہے۔ پھر میں عرض کی کہ بارگاہِ شریف میرے لئے دعا فرمائیں آپ دیر تک دعا مانگتے رہے اور حضور کے سر مبارک سے شل شعاع آتا ہے جسے چھو کر نکلے تھے۔ بعد دعا کے آپ نے شمال کی طرف ہاتھ مبارک پھیلایا تو اوپر سے آواز آئی کہ اس شخص کی اسلے اور یہی دعا فرمائیے۔ آپ نے پھر دعا مانگی اور اپنے دونوں پاؤں مبارک میری چوٹی میں دے کر فرمائیے میں نے منہ نہ کھلی بھرنے لگا اور مجھے جناب کے اقدام شل روئی کے نرم معلوم ہونے لگے۔ اسی حالت میں خاکسار بیدار ہو کر بیٹھ گیا اس وقت میرے سینے سے یہ آواز نکل رہی تھی "یہی ہے رب"۔

اس حالت کو دیکھ کر میرا دل کانپ گیا۔ میں اپنے کلمات ناروا اور الزامات سے جا کو یاد کر کے بہت ہی شرمندہ ہوں۔ اسے خدا کے پرگزیدہ رسول جو کہ اس ناکارہ اور نا لائق نے بوجہ غلطی کے حضور کے حق میں بے سودہ گوئی کی ہے۔ معاف فرمادین۔ اب میں اپنے دل سے آپ پر ایمان لایا۔ میری بیعت منظور فرمائی جاوے اور پوری توجہ سے چلے گندگار کے لئے دعا فرمادین کہ اللہ تعالیٰ میری طبیعت کو استقامت بخشنے۔ اور میں خشک و شہات سے محفوظ رہوں۔ میرے اس خط کو انعام میں ہی درج فرمایا جاوے۔ شاید کوئی سعید روح اس سے فائدہ حاصل کرے۔

القلم

حاجی کریم بخش از دول میاں ضلع بہار



اتمام البرهان منصف شیخ احمد بن حنبل

میرٹھی پریو

لاذیہ صادق حسین صاحب دینی مزار عداوت و سکرتری انجمن توحید کاؤ
گذشتہ اشاعت کے آگے

شیخ صاحب صفحہ ۵۔ اتمام البرهان میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا جو شخص نئی بات نہ کہے ہمارے اس کام میں یعنی ہمارے دین اور شریعت میں جو اوہم نہیں سودہ نئی بات یا اس کا نکلنے والا مردود ہے۔ یعنی دین میں وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع میں کچھ اصل نہیں کھلی نہ چھپی۔ سودہ نہایت گہری ہے۔ اور اس کا نام بدعت ہے۔

شیخ صاحب کی اس تحریر سے ہم کو بکلی اتفاق ہے۔ مگر ساتھ ہی ہم یہ قدر میں کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ سلسلہ عالیہ ائمہ کی تعلیم میں کوئی ایسی بات نہیں دکھلا سکے نہ گنبدہ دکھلا سکے میں جسکی نسبت یہ کہنا جائز ہو کہ شرع شریف میں سنی کچھ اس نہیں نہ کھلی نہ چھپی۔ پس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تعلیم کے متعلق جو کچھ انہوں نے بد زبان اور گندہ دہانی کے جوہر دکھا کر اپنا اعمال نامہ سیاہ کیا ہے۔ اس کی ذمہ داریت میں شریعت مجتبیٰ پر پڑتی ہے۔ اور یہ ایک ایسا انسو ناک امر ہے کہ کوئی مومن اسکو روا نہیں رکھ سکتا۔

صفحہ ۶ میں شیخ صاحب نے آیت کریمہ ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے استدلال کو کے یہ اعتراض کیا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہو گئے۔ تو پھر آئندہ نئی یا نئی کی امید کیوں کر کیجیے اصل نبوت کا ہی خاتمہ ہو چکا۔ تو نئی یا نئی کی غرض اور مندرجہ سے برآمد ہو کہ خاتم نبی کو ہم انجمن میں ہوا جو ایسا دعویٰ ہے کہ نبوت ختم ہوئی ہے یا کوئی نئی کی گھڑی ہوئی کہانی ہے۔ قرآن میں تو کہیں اس کا پتہ نشان نہیں۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ایک یا وہ کوئی طریق متقدم پیشہ کو قرآن وانی سے گہرا تعلق۔ جناب شیخ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے آئندہ نئی یا نئی کی امید نہیں ہو سکتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی امید کیونکر ہو سکتی ہے۔ جو کچھ ہے اس کا جواب سوچا ہو

وہی ہماری طرف سے سمجھ لیں۔ خاتم النبیین کی بحث پر عرصہ ہوا کہ جسے ایک مسنون لکھا تھا۔ مناسب مقام مجبور کر ہم اس کا خلاصہ بیان درج کرتے ہیں اور وہ یہ ہے۔

خاتم النبیین

مسلمانوں کا یہ عقیدہ بلا اختلاف چلا آتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں اور کسی وجہ سے اس مراد کے سمجھنے میں اختلاف چلا آتا ہے لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کی ندرت میں یہ چند سطور پیش کروں۔ پس واضح ہو کہ ۱۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب صاحبزادے فوت ہو گئے تو ان کا فرد نے آپ کو اتر کر نبی شریع کیا۔ عرب کے میں وہ عربی بھائیوں کو کہتے ہیں جسکی نسل کو کور کا سلسلہ منقطع ہو جائے۔ خداوند جل شانہ نے اپنے حبیب پاک کی طرف سے نفاذ کو در جواب دئے۔ ایک تو ان شانہ کے ہوا کہ اتر۔ یعنی اسے پیغمبر تیرا دشمن ہی اترے اور دوسرا جواب یہ دیا کہ ماکان محمد ابا احمدین

وہاں تک کہ رسول اللہ و خاتم النبیین۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ مردوں میں کسی کے باپ نہیں یعنی آپ کا کوئی جسمانی میاں موجود نہیں۔ مگر کچھ معنوی تقرب نہیں کیونکہ وہ روحانی میوں کا باپ یعنی رسول اللہ ہے۔ اور رسول اللہ بھی خاتم النبیین یعنی تمام اگلے پیچھے نبیوں کا خاتم ہے۔ واضح ہو کہ لفظ خاتم اس آیت میں نفع تو قانیہ کے ساتھ آیا ہے اور خاتم کے معنی ہیں۔

مگر اور النبیین میں الف لام انحراف کا ہے اور قصود لفظ خاتم نبیین سے کفار کو ایسا جواب دینا ہے جس سے ان کا یہ اعتراض دفع ہو۔ کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ کو منقطع ہو گیا ہے پس ان وجہ پر نظر ڈال کر خاتم النبیین کے ایسے معنی کرنے لازم ہو گئے۔

جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل روحانی کا سلسلہ آئندہ تاقیامت جاری رہنا ثابت ہو۔ ورنہ آپ کو صرف گذشتہ نبیوں کا خاتم ماننے سے کفار کے اس طعن کا کھنڈہ باطل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتریں کیونکہ ان کی نسل کو کور کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ کچھ بھی جواب نہیں ہوتا۔ بلکہ ترویج کی جائے کفار کے طعن کی اور اولیٰ تائید ہوتی ہے۔

اس قرآنی استدلال کے جواب میں بعض لوگ ایک

حدیث پیش کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں یا نبی بعدی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس حدیث پر غور کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ پس اگر اس حدیث کے ہی حنی لئے جاویں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطلقاً کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو اول تو یہ حدیث آیا تیرا

ماکان محمد ابا احمدین و خاتم النبیین کے معارض ہوگی۔ اس لئے یہ اعتبار سو ساقط ہو جائیگی۔ ثانیاً احادیث ذیل بھی اس کے معارض ہوں گی اور وہ احادیث یہ ہیں۔ (۱) بخاری وغیرہ میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت میں پچھلے اور نکلتوں ہوں گے اور محدث بفتح وال من دیر بنی ہوتا ہے۔ کیونکہ فرشتے اس سے ہمکام ہوتے اور

دعویٰ اس پر نازل ہوتا ہے۔ بلکہ اسکی دنگی نبیوں کی دجی کی طرح داخل منافی سے محفوظ رکھی جاتی ہے (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لم یبق من النبوة الا المبعثات یعنی جنس نبوت سے ایک نوع مبشرات کی باقی ہے اور اس نوع میں مبشرات اور منذرات اور

امور غیبیہ اور لطائف قرآنیہ اور علوم لدنیہ داخل ہیں۔ پس جب مبشرات جزو نبوت نامہ ہو گئے۔ تو صاحب مبشرات صاحب نبوت جزو نبی ٹھیکہ جو کہ اس کام میں نفی نبوت کے بعد مبشرات کا استثناء کر دیا گیا ہے اور مستثنیٰ منہ نہ کہو کہ ہے اور من تبیین ہے۔ پس جو صاحب ان صحیح قواعد کے

مبشرات کا جزو نبوت ہونا صحیح منطوق کلام نبوی سے ثابت ہوا۔ اور جب نبوت جزو نبی کا باقی رہنا ثابت ہو گیا۔ تو جزو نبی کا نا بھی ثابت ہو گیا۔ اس لئے حدیث لابی بوی کی کی تعلیم غلط قرار پائی اور یہ سننے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہونے کا شرف حاصل نہ ہو۔ نہ کوئی ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو صاحب شریعت مجدد یا صاحب نبوت نامہ ہو۔

(۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ روایا المؤمنین ستہ واربعمین جزو من اجزاء النبوۃ یعنی نبیوں کا خراب نبوت کا چوبیسواں جزو ہے۔ اس میں شبہ بھی معلوم ہوا۔ وہ جزو نبی نبی ہوا۔ پس حدیث لابی بوی کا عموم ہرگز قائم نہیں رہا۔

۴۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھی یہی

[illegible][illegible][illegible]

میں نے اپنے دل سے یہ دعا کی تھی کہ میری ساری زندگی میرے لیے ہو جائے۔
میرے لیے ہو جائے۔ میرے لیے ہو جائے۔ میرے لیے ہو جائے۔ میرے لیے ہو جائے۔
میرے لیے ہو جائے۔ میرے لیے ہو جائے۔ میرے لیے ہو جائے۔ میرے لیے ہو جائے۔

اور یہ دعویٰ پیش کیا کہ اسے کرامت کی شے ملی ہوئی ہے۔
 کیونکہ اس نے کہا کہ اس کے دل جواب تو یہی دیتا ہے کہ اگر اسے
 کرامت کی شے ملے گی تو اسے بتا دے گا۔ اور اس نے کہا کہ اس نے
 بتا دیا ہے کہ اس کے دل میں ایک مسلمان ہو گا اور وہ مسلمان
 کے موافق شریعت فرمائی کا پابند ہو گا اور اس سے زیادہ کچھ بھی
 نیا نہیں کریں گے۔ کہیں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کو امام ہوں
 مگر اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ
 کی طرف سے اس کے لئے قوت ہو کر آیا ہے۔ اور
 محدث بھی ایک حقیقی سے بنی ہوئے ہے۔ گو اس کے لئے
 نبوت نامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک بنی ہوئے کیونکہ
 وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے کا ایک شرف رکھتا ہے۔
 امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور
 نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان
 سے منزه کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے
 وہ بیحد انبیاء کی حالت مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح
 اس پر فرض ہوتا ہے۔ کہ سب نیکوں کا دار بن کر ظاہر کرے
 اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا (مذہب)
 ہے اور نہ اس کے معنی میں اس کے اور کچھ نہیں کہ امور
 مذکورہ بالا اس میں یا نہ ہوں۔

کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ بھی شرعی اور عبادتی اور دینی طرز و طریق کو چھوڑ چھوڑ کر صرف اپنی ایک بات پر زور دیتے رہیں۔ کہ حضرت امام حسینؑ کے غم دالم میں رونے پھٹنے سے گناہ سب کے سب بخشے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنا سر مبارک محض اپنے نانا محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے بخت، نے کیوں اسلئے ٹھوکیا ہے اور بس۔ بھلا جن چھوٹے چھوٹے بچوں یا عمر رسیدہ جاہلوں کو سال بسال یا ہمیشہ ہمیشہ جلسہ میں محفلوں میں جمع کر کے بار بار یہی اور صرف یہی سنایا اور سمجھایا جاوے تو وہ تقویٰ و طہارت کی کٹھن منزلوں کے طے کرنے کی توفیق کیوں گوارا کر سکتے۔ میرے پیارے بھائیو! پچھلے بزرگوں کے لئے غم دالم کرنے کی جگہ دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کے رستے اور رستے زیادہ سے زیادہ بڑھائے۔ اور ان کی تعلیموں اور تقصیروں کو جو افراط تفریط سے بالکل پاک و صاف بن کر حاصل کرنے کی سعی کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاؤ کہ اسی نے آپ کے اس زمانہ کو بھی خالی نہیں چھوڑا۔ بلکہ ایک ہی بزرگ انسان کو اپنے الہام و وحی و مکالمہ و فی حدیث سے تفسیق اور مستفید فرما کر محض اصلاح خلق اللہ کے لئے مبعوث فرمایا۔ شیعہ ہو کر بھی اس امام مہدی کی ناقصدی کرد تو قابل افسوس ہے۔ اس بزرگ ہادی کی تعلیم و تفسیق کا خلاصہ دس شرائط بعیت میں بدر کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کو دیکھا آپر عمل درآمد کر کے ہی اگر آپ کو پورا پورا اطمینان قلب اور سکینت دل حاصل نہ ہو جاوے تو اس عاجز کے حق میں جو کچھ بھی پاپا بن کہہ لیں۔

گلابلین احمدی رہنمائی

الجہاماض الیوم القیامۃ

بچہ لئے جائیں۔ کہ جس زیادت تک زبردستی دین منوانے کے لئے تیار مارتے ہو۔ اس کی صحیح مطلب تو یہ ہے کہ دین کے لئے مناسب وقت و حالات جدوجہد توفیق یافتہ تک پہنچ جائیں۔ ایک وہ وقت تھا۔ جب اسلام کا مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا تو اس وقت بطور مدافعت و خود حفاظتی ضروری تھا کہ مسلمان بھی تلوار اٹھادیں۔ اب بد وقت ہے۔ کہ دین کے لئے کوئی جنگ نہیں کرتا رہیں کوئی ضرورت نہیں۔ کہ اس کو لئے تلوار اٹھائی جاوے۔ ہاں قلم و زبان کے زور سے

مذہب اسلام پر بہت حملے ہو رہے ہیں۔ پس اگر کے جواب میں ہمارے صرف۔ سے بھی قلم ہی سے باطل کا قیام ہونا چاہیے۔

صحیحہ کرام رضی اللہ عنہم کا نمونہ موجود ہے۔ کہ جب ان کے زمانہ میں تلوار کا جہاد تھا۔ تو انہوں نے اس طرح اپنے سر کٹوا دیئے اور آٹ تک نہ کی اور ان میں سے ہر ایک بچے سے لیکر بوڑھے تک یہی سمجھا کہ یہ حکم خاص بھی پر اُترتا ہے۔ اسی لئے ہر ایک اپنا فرض سمجھ کر کسی پر احسان۔ کہہ کر یہ کام کرتا۔ بس اسی طرح ہماری جماعت کو بچہ لینا چاہیے۔ کہ ہم بھی انہیں منہم لما یلحقوا ہم کے مطابق اپنی صحابیوں کا آخری کردہ ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک جہاد ہے (بدقسمتی سے جہاد کا لفظ کچھ ایسے ایک طرز معنوں میں لیا گیا ہے۔ کہ جب لکھا جاوے تو اس کے ساتھ تشریح کرنی پڑتی ہے۔ کہ ہماری مراد صرف دین کے لئے مناسب وقت و حالات جائزہ فرمنا ہے۔ جدوجہد کرتا ہے) وہ کیا جو کچھ خدا تعالیٰ نے پہلے ہے۔ اس میں سے خدا کی راہ میں دین کی اشاعت میں خرچ کرنا۔ پس جن کو اللہ نے مال دیلئے۔ اور اپنی اس نعمت سے مستحق کیا ہے۔ وہ اس سے خدا کا حصہ نہ لیں اور جنہیں قلم و زبان کی زبان شمشیر دی ہو وہ انہیں باطل کے لئے مناسب طور سے چلائیں۔

الغرض کہ دالے ذرے سننے قدرے ہر ایک طرح دین اللہ کی اشاعت میں اپنی ہستی کو مشا دین یہاں تک کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا چھڑنا۔ غرض ہر ایک قول و فعل حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے جلال و عظمت کے اظہار کے لئے وقف نہ ہو جائے اور یہ خیال ذکرین کہ ظان جو یہ کام کر رہا ہے۔ اس کے پاکر چکا ہے اب ہمیں کیا ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص اپنے نفس کی نسبت سوال کیا جائیگا۔

نیک نمر

سب جہانیوں کے لئے یہ نیک نمونہ قابل تقلید ہے۔ کہ گویا کی صلیح گجرات میں احمدی جماعت کے ممبرانہا فجر کے بعد پہلے تو ایک رکوع قرآن مجید کا سنتے ہیں اور حسبِ ایت ان قرآن العزیز کا ان مشہور دہ۔ تمام فجر قرآن سکے۔ سننے میں گزار دیتے ہیں۔ پھر صحیح بخاری سنتے ہیں و افسی بہر مومن کے لئے جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو موجب فلاح دین

سمجھتا ہے۔ قرآن کریم اور صحیح بخاری کو پڑھنا یا سننا نہایت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو ایسی ہی امام العین صاحب کو سلامت باکرمیت۔ دیکھتے ہیں کہ ذریعے۔ سے دین کی یہ خدمت ہو رہی ہے۔

نشان

ناظرین! بدقسمت ہوئے ہیں ان کے صفحات کو منظور فرماتے رہیں۔ میں یہ امر مخفی نہ ہو گا کہ ارض حجاز میں حبشہ کی اموات پانچ سو روز تک ہو چکی ہیں۔ اور اس تعداد کی کئی اخباروں نے تصدیق بھی کی اس واقعہ کے ساتھ جب ہم حکیم الکتب شہنشاہ کے الہام حبشہ کی آمدن ہوئی ہو جالی ہے۔ پڑھتے ہیں۔ توبہ اعلیٰ سند سے لکھا ہے۔ فلا یظہر علی غیبہ احد الا من اتفق من رسول۔ اور یہی بعید نہیں۔ کہ خود اسی ملک میں ہی معترضین کو یہ نظارہ نظر آ جاوے اصل میں خاتم الخلفاء کے زیر تبلیغ نام جہان ہے اور جہان جہان اس کی دعوت پہنچ چکی ہے۔ وہاں اگر کوئی مذہب آتا ہے تو وہ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے۔ یا بطور سزا۔ مبارک دے۔ جو غرض اختیار کرتے ہیں اور خدا کے رسول پر ایمان لاتے ہیں (الکل)

کو نوا انصار اللہ

برادر منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبار

اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ہماری انجمن کا اجلاس زیر صدارت چودہری رستم علی صاحب ہرنواری کو ہوا۔ اور مولانا محمد علی صاحب کی چھٹی سنائی گئی۔ اور ساتھ ہی مسیگردین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی۔ یہ تجویز مقبول ہوئی کہ للہا معینہ ادا کر کے دے دے۔ اور ۲۶ رسالوں کی قیمت۔ یہ کاروائی نہایت جلد سرانجام دے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

دعویٰ حبیب

برادر منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبار مولانا محمد علی صاحب کی چھٹی سنائی گئی۔ اور ساتھ ہی مسیگردین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی۔ یہ تجویز مقبول ہوئی کہ للہا معینہ ادا کر کے دے دے۔ اور ۲۶ رسالوں کی قیمت۔ یہ کاروائی نہایت جلد سرانجام دے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

برادر منشی فضل احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ انبار مولانا محمد علی صاحب کی چھٹی سنائی گئی۔ اور ساتھ ہی مسیگردین کے لئے امداد کی درخواست کی گئی۔ یہ تجویز مقبول ہوئی کہ للہا معینہ ادا کر کے دے دے۔ اور ۲۶ رسالوں کی قیمت۔ یہ کاروائی نہایت جلد سرانجام دے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب الاخبار

بہت سے معزز ناظرین بدرک تخریک اور اکثر احباب کی منظوری سے دوسری اخبار کے دو ورق ایذا کئے گئے تھے اور اسکے معاوضہ میں صرف ایک روپیہ قیمت میں ضرورۃً اضافہ کیا گیا۔ جو ان معائنات کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ جو ان دونوں کی تیاری میں کرنے پڑے ہیں۔

چنانچہ اس مایزادی کیلئے بعض اخبارات کو قیمتاً منگوانا عملہ بدر بڑھا دیا اور اخبار کو وقت پر نہ نکالنے کیلئے اب بجائے ایک پریس کے دو پریسوں کی خدمات سے فائدہ اٹھانا پڑا۔ ہرچہ کچھ ان معدودہ مین ہوتا ہے وہ آپ کے پیش نظر ہے۔ تاہم اخبارات دنیا خلافت موقوفہ نہ ہو سکا۔ اگرچہ اس ساٹھارہ اخبارات اور مصر کے عربی اخبارات اور بعض انگریزی اخبارات کو صرف اسی لئے نہایت غور سے پڑھا جاتا ہے اور جو بات انہیں دلچسپ و قابل ذکر ہوتی ہے اسکو نوٹ کر لیا جاتا ہے۔ اس محنت و جھگڑاوی و دماغی سوزی سے چھوڑ دیا جاتا ہے جسکو ایک خاص ترتیب سے مختلف عنوانوں کی ماتحت ایڈیٹوریل نوٹ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ گویا ناظرین کو جو باتیں قریباً دو سو روپیہ سالانہ خرچ کرنے سے حاصل ہو سکتی ہیں وہ صرف ایک روپیہ میں دیکھائی ہیں اور وقت و دماغی محنت سے بچانا ہو ہے وہ الگ۔ اس پر بھی اگر ناظرین بدر استوائند فرمائیں تو ہم اس سلسلہ کو بند کر دینے پر بھی تیار ہیں لیکن جو لوگ کہیں کہیں دنیوی خبروں کی ضرورت نہیں ان کی خدمتیں یہ عرض ہے کہ دنیا میں تو بہت ہیں مگر دنیاوی خبروں کی ضرورت نہیں۔ کیا بات ہوگی۔ اسلام نے تو دین و دنیا دونوں کو لیا ہے پس ایک جانب کتنا کہ نشی اسلامی اصول و ضوابط ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ مومن اپنی دنیا کو بھی دین کے رنگ میں لے لیتا ہے۔ ہم انتخاب ایسے طریقے سے دیتے ہیں کہ ایک طرف خدا کی قدرتوں کا نقشہ پیش

نظر میں آتا ہے۔ دوسری طرف حوادث زمانہ سے عبرت حاصل ہوتی ہے۔ امید ہے ناظرین اپنا اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے۔ اگر وہ کچھ تبدیلی چاہتے ہیں تو وہ بھی فرما دیں۔

اشتہار بازی بھی ایک فن ہو گیا

کسی شخص نے ایک اشتہار دیا۔ ایک روپیہ انیس لاکھ روپیہ کا ٹیکہ طر قہ تیار کیا گیا۔ ایک لاکھ روپے آچکی نو سو کو جواب لکھ دیا۔ اس اسی طرح (۲) دوسرے اشتہار دیا ہے۔ دولت و دولت کس طرح ہو سکتی ہے ایک روپیہ فیس لیکر تیار کیا گیا۔ بہت سارے جمع کر کے سب کو جواب دیا۔ اپنے زر نقد کے نوٹ خرید کر دوسرے کو لوٹ دیا۔ دو چنڈ (۳) ایک اشتہار چھپانے روپیہ میں بارہ ایسی چیزیں دیا۔ نیکی جو امیر غریب کے یکساں کام آئیں۔ دی بی و وصول ہوا تو بارہ سو تیار نکلیں۔ (۴) اشتہار دیا گیا بلا سیاہی و قلم کے کیونکر لکھ سکتے ہیں۔ یہ بتایا گیا اگر اتنے روپے دو روپیہ ادا کرنے پر جواب لاکھ روپے پنل سے لکھو (۵) ایک تاجر نے ہم گھڑی کا اشتہار دیا۔ لکھی سادہ لوح و فکری کو بولی پر معلوم ہوا کہ وہ گھڑی جھوٹی ہے جواب طلب کیا گیا تو معتبر نے لکھ بھیجا کہ میں نے کب کہا تھا وہ گھڑی چلتی بھی ہے۔

غرض اشتہار دین کی عبارت دہو کہ میں آؤ۔

ہمارے معاصر

جبون توت و ہر اخبار میں خدا کے جیم ہو پیر اعظم کے گئے ہیں اور اللہ کے حضور رہا ہے۔ اہل ولی و گستاخی کیلئے ہے (سب صاحب ابھی اسکے رحیم ہونے کا ثبوت ہے کہ تمہارے شوق اچا اخبار نکال رہے ہیں۔)

وکیل کے لہجہ میں لکھا ہے۔ دباؤ تفریل سے جا کوئی کہ محفوظ نہیں۔ امراض زہنیہ ہر ہری بدستور جاری۔ طبیب فقہ و عرفین ازالہ مرض؟

غافل۔ (حضرت طبیب کو مقفور نہیں وہ آپیکہ ہر مریضوں نے اسکی قدر نہ کی)

کمرہ گرم کر نیکی آسان ترکیب

اس پر ناذا اٹھی کر کے رکھ دیں۔ تھوڑی دیر میں وہ نافذ گرم ہو کر تمام کمرے کو گرم کر دیگی۔ اور سردی کی شکایت دور ہو جائیگی۔ (کا جمل مفت میں)

وانکموا لایامی منکم

ایک سادہ ہو کے مفصل دل حالات چھپے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اسلام کے اصول خود بخود لوگوں کے دلوں میں گھر کرین اور وہ ان پر چلنے پر زما کی روش سے مجبور ہوں۔

”ہر سنی سنی تہا رہی کیا غرض ہر سنی سنی کہہ کہ مجھ کو خدا کی طرف یہ حکم ہے کہ دنیا سے اس گناہ کو مٹا دینی کوشش کروں جو یہ عورتوں کے نکاح نہ کرینے اور وقوع میں آ رہے ہیں۔ یہ عورتیں مجبور ہو کر غیر مردوں سے نکاح کر کے اپنے خاندان کی عزت برباد کرتی ہیں اور حمل حرام کر کے جاتے ہیں اور ولد الحرام بچے ہلاک کئے جاتے ہیں۔ صاحب بیاد و مسکرا کر۔ ہر سنی سنی کہہ کہ سادہ ہو آپ بادشاہ ہیں اور بادشاہ کا فرض ہے کہ دنیا سوا لیس گناہ کو مٹا دے۔ صاحب بیاد و مسکرا کر کیا بادشاہ کسی کو مذہب میں مداخلت کر سکتا ہے۔ سادہ ہو مذہب تو راستی کا نام ہے حیل ظاہر ہے کہ یہ عورتوں کا نکاح نہ کرنا کسی قباحتوں کا باعث ہوتا ہے۔ تو بندگان کے نکاح کا مانع مذہب نہیں ہو سکتا۔ صاحب بیاد و مسکرا کر عورتوں کے متنا کے خلاف ان کو مجبور نہیں کر سکتے۔ تم یہ بتاؤ کہ اگر عورتیں تہا را لکنا نہ مانتیں تو کیا یہ سچ ہے کہ تم کلمہ بگن کو ملکر مر جاؤ گے سادہ ہو جی ہاں مجھے خدا کا حکم ہے۔ اگر اگر لوگ یہ حکم خدا نہ مانتیں تو ایسے پاپوں میں تمہیں نہیں رہنا چاہیو بلکہ تمہیں کلمہ بگن کو بفرور دینا چاہیے۔ صاحب بیاد و مسکرا کر جانتے ہو کہ خود کلمہ ہے۔ سادہ ہو۔ جو ہم تو ہے مگر جب تک اس امر کا انتظام نہ ہو میں مر نہیں جاؤں میں آؤں گا۔ صاحب بیاد و مسکرا کر تمہیں بتانا نہ میں جانا پڑیگا۔ سادہ ہو بہت بہتر۔ (خود کلمہ کر نیہ تیار ہونا حد درجہ کا زنا دین ہے۔ اور اہل حق کا یہ کام نہیں ہوتا اور بدر)

جرائم پیشہ قوموں کے حالات

ماروٹ کے شمال مشرق اور جمہور میں نیا لوگ ڈاکے ڈالنے اور لوٹ مار کرتے ہیں۔ اکتوبر سے جون تک ماروٹ اور رہسرنی کا کام کرتے ہیں عموماً ۵۰-۵۵ آدمیوں کی ٹولیاں بنا کر اوہرا وہر پہرتے رہتے ہیں۔ ان کے ساتھ عورتیں اور بچے نہیں ہوتے ہیں۔ یہ لوگ تمام ہندوستان میں غارتگری کرتے ہیں۔ مالک متوسط اور غلط محبتی ان لوگوں کے ممکن ہیں۔ یہ لوگ چاند کے گھٹاؤ بڑے کے مطابق اپنی راکھ کو نصف روغن حصہ اور نصف تار یک حصہ، من تقسیم کرتے ہیں۔ چاندنی راتوں کو یہ لوگ آسودہ حال لوگوں کے ہاں بھیک مانگتے پہرتے ہیں۔ روٹی اور دیگر چیزیں مانگتے ہیں۔ اس طرح معمول لہانے رکھتے ہیں۔ جب اندھیری راتیں شروع ہوتی ہیں۔ لوٹ مار شروع کرتے ہیں۔ چاندنی راتوں میں چالیں ۵۰-۵۵ میل تک چلتے ہیں۔ اور لوٹ مار کے اندھیرے حصہ میں دالیں آتے ہیں۔ روز روشن میں بھی مینا لوگ لوگوں کو لوٹ لیتے ہیں۔ موسم گرما میں بہت غصہ ڈھکتے ہیں۔ کیونکہ لوگ مکانوں کے باہر ہوتے ہیں مال سرور جو فروخت نہیں کیا جاتا ہے۔ اپنے قیام گاہ سے ایک میل آگے گاڑ دیتے ہیں۔ ایک آدمی ان کی نگہبانی کرتا ہے۔ یہ شخص عموماً نہانے یا کھانا پکانے میں مصروف رہتا ہے۔ تاکہ کسی کو اس پر شبہ نہ ہو مینا چور کئی قسم کے رنگ بدلتے ہیں۔ مگر سب مقبول پسند جاترہوں کا بھیس ہے۔ کبھی برہمن بن جاتے ہیں۔ سب بہت مال ہاتھ لگ جاتا ہے۔ تو وہ ماروٹ کی بجائے ہن چور کی ہوئے زیورات پہن لیتے ہیں۔ معمول ہندوستانی مینا لوگوں سے چور کی داری کا کام لیتے ہیں۔ اپنے آقاؤں کی وفاداری اور یا انداری سے خدمت کرتے ہیں۔ اپنے قوم کے لیڈروں کو اپنے آقا کا بال و دلت لٹتے۔ سے باز رکھتے ہیں۔ جیسا کہ مدراس پریس کے جنوبی اضلاع کے کلار لوگ کرتے ہیں۔

ایک اور گروہ یاوری لوگوں کا ہے۔ جو کئی چھوٹے قبیلوں میں منقسم ہے۔ یہ لوگ کبھی ہتھیار پیشہ ہوتے

تھے۔ مگر لوٹ مار کرتے جعلی بناتے اور لقب لگاتے ہیں۔ وہ اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ان کا سلسلہ نسب پرانا ہے۔ اور یہ کبھی ہن بن کر بادشاہ ہم سے جلادی کا کام لیتے ہیں ان کا یہ دعویٰ صحیح معلوم ہر تلبہ یہ لوگ جو بی سنگوں کی مالا پہنتے ہیں۔ بعض قبائل اپنے سلسلے کے راتوں میں سونے کی سوئی لگالیتے ہیں۔ یاوری لوگوں کی سات جماعتیں گھلوٹ۔ پروار۔ اور راہٹور ناموں کے مشہور ہیں یہ لوگ جعلی سکے بنا نہیں کمال کرتے ہیں۔ ان کے آلات بہت ہی نفیس اور عمدہ قسم کے ہوتے ہیں۔ جس راستہ سے کوئی قبیلہ گزرتا ہے۔ درختوں پر عجیب قسم کے نشان لگادیتے ہیں۔ یا پتھروں کا ڈھیر عجیب طریقہ سے لگا دیتے ہیں تاکہ ان کے ہمراہی اس سے ہدایت پذیر ہو سکیں۔ بدک قبیلہ یاوریوں کی ایک شاخ ہے۔ ان کے رسم و رواج و اطوار ان سے بہت ملتے جلتے ہیں۔

بڑے لوگ ہر ایک لون اور کچھوں کا بھیس بدل کر ہن بن کر سخت ضرورت کے وقت اور ہمیں بھی ہلتو ہیں۔ اور ڈکیتیوں میں منقسم ہو کر کام کرتے ہیں۔ کبھی پرندے فروخت کرتے ہیں کبھی رمال بن جاتے ہیں۔ اپنے بزرگوں کی روحوں کو اپنی امداد کیلئے عجیب طریقہ سے بلا تے ہیں۔ یہ عمل بہت تکلیف دہ ہر تلبہ۔ بک لوگ لقب لگاتے اور سرور کے فن میں ماہر ہوتے ہیں۔ روپیہ یا زیورات یا قیمتی چیزیں چراتے ہیں جو باسانی اٹائی جاسکتی ہیں ان کی بائیں کلائی پر تین نشان ہوتے ہیں۔ جو بچپن میں گرم لپے سے لگا کر ملتے ہیں۔

بک لوگوں کا یہی نشان ہے۔ اسی شناخت سے وہ باسانی شناخت کئے جاسکتے ہیں۔ تیار خدہ خالص کہہوں بھی ریل وغیرہ کی غرض سے ان پر پاس رکھتے ہیں۔ جس سے یہ لوگ پہچانے جاتے ہیں۔ بک لوگ سرور مال کر چھپانے میں بہت ہوشیار ہوتے ہیں۔ ظلمانی زیورات اور زیورات ان پر جوڑوں کے اندر سی لیتے ہیں۔ کبھی اپنے آپٹروں کو اندر سی لیتے ہیں۔ کبھی لہلہ بال کی لٹاریوں میں ہن لیتے ہیں۔ جس سے وہ باجہ میں ہن اوہرا وہر ہن میں ملے

کاپی نویس ہوں آج کی باجی اسلمیوں کا انتقام اس بات کی بہت کچھ ضرورت ثابت کر رہا ہے کہ خوشحالا کھانے والے کاتب ہوں۔ افسوس کہ مسلمانوں کو اس فن کی طرف بہت کم توجہ ہو جو لوگ عمر کا بہت بڑا قہقی حصہ صرف دھوکا و منطوق کی معمول کتابوں میں خرچ کر دیتے ہیں۔ اور پھر اس فن پر مقصود تک ہی نہیں پہنچتے جس کے لئے یہ سخت کجانی ہے۔ ہم نے بہت کم ناہو کسی طالب علم نے اپنے صرف و نحو پڑھے۔ کایہ مقصد قرار دیا ہو کہ ہم قرآن و حدیث کو صحیح پڑھ سکیں۔ پس کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ بعض طالب علم فن کتابت میں کمال پیدا کریں۔ پچھلے دنوں ہمیں ایک کاتب کفایت تھی۔ اور یہ معلوم کر کہ کسی احمدی بھائی کی درخواست نہیں آئی بہت افسوس ہوا۔ کہ ایسے شریف فن کی طرف بہت کم خیال ہے جو ایک معمولی توہیہ سے حاصل ہو سکتا ہے۔

ادبیر زمیندار نے مفصل ذیل مسطور درود دل سے لکھی ہیں اور خوب لکھی ہیں۔

بیوگان کے ازواج نائی کی مخالفت سستی کا رواج گو سالہ پرستی و زخون کی پرستش۔ پرپرستی۔ قبر پرستی اور تفرہ داری۔ و دیگر قرائن مجید۔ اور گرتھ صاحب کی تعلیم میں داخل نہیں۔ مگر ہم نے ان سب کو اور ایسی بہت سی باتوں کو شامل مذہب کر لیا ہے۔ مذہب کے فراموش ترک ہو جائیں۔ خدا یا پریشہ کا انکار کر لیا جاو جوٹ بولا جائے۔ زمانہ کاری کا ان کا تاب ہو۔ بگا و حقوق غصب کئے جائیں اور فتنوں میں لجا لیں کوئی نہیں پوچھتا۔ لیکن ان حدید الا شاعت و خارج از مذہب رسوم کا مخالف ایسا مجرم ہے کہ کبھی قابل معافی نہیں ہو سکتا۔

تھوگم مہی ایک جنت ہے۔ یہ بات انیس سو کے بعد کا غلط فہمی ہے۔ اس میں سلامتی کی تاریخوں سے پہلے لکھنے کا التزام کیا گیا۔ جو نہایت عمدہ بات ہے۔ علاوہ ازیں ہر تاریخ کو سامنے کسی کی سلامتی واقعہ کا ذکر ہو اور بہت سے معلومات مافخرین کیلئے

یہ ساری باتیں جو مذہب کے خلاف ہیں۔ ان کو مذہب کے خلاف ہی لکھا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والے کو یہ باتیں یاد رہیں۔

پیشروان

غور کا مقام ہے کہ اگر مولانا کا صاحب کو یہ خبر پہنچتی کہ مرید احمد خان صاحب منہجی مین ملو
کبھی ان کی قلم سے ایسے درونامک الفاظ نہ لفظیہ کہ کو نہ جب انہیں قطعاً مایوسی ہوئی تو یہ کہا کہ
انہیں پھول پھل جبین آسنے کے قابل نہ ہوئے نہ کہ جس کے جلائے کے قابل
مگر چونکہ یہ احمد خان مرسل نہیں تھے اور ان کے ساتھ تائید ربانی تھی وہ دنیا کی بہتری

ضروری گذارش

جملہ خریداران خط و کتابت کرنے وقت اگر جواب نکلے گا تو جابین۔ تو جوابی کا
تحریر کرنا یا سہ پیکٹ ساتھ بیجے گا جی اونیفرسٹی منبر فرجی جی۔

یہی جو پرین لڑے رہے۔ اور ساری عمر میں ایک بھی ایسا
سچا جانشین کا خادم نہ تیار کر سکے جیسا کہ اس فرستادہ خاندان
مختص ہے ہی عرصہ میں چار لاکھ بنا دیا ہے۔ ان خاندانوں
کے سجادہ نشینوں پر جو کہ لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کا
مرکز گئی جاسکتی ہیں۔ مدد ۲۱۔ دسبر کے وکیل میں کسی
معتصم مزاج نے کچھ دیکھا کہ کئے ہیں جن کا میں درج
کرنا ضروری جانتی ہوں

ناگہم نکو کہتا ہے کہ ہندوستان میں زیادہ فیوض
پھیلائے والے حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیں۔ جن
کی روحانیت اور حقانیت کا جہنم اسب سے پہلے ہندوستان
میں آیا۔ آج ان کی اولاد کو دیکھئے۔ اپنے جد بزرگوار کے
فرائض سے کوسوں دور بلکہ برعکس اعمال ظاہر کرتی ہیں
اولاد میں دو قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک روحانی اور ایک جسمانی
جسمانی اولاد کا یہ عالم ہے کہ سجادہ نشین صاحب کو شائد
ہی خبر ہوگی۔ کہ ہمارے دادا صاحب وضو کیون کر کرتے
تھے۔ اشغال خاص کا تو کیا ذکر بچارے رات دن میں
گاؤں کی آمدنی جلدی سے خرچ کر ڈالنے کی فکر میں
معمود رہتے ہیں۔ اگر ان کو کم از کم صرف فقر اور
مشائخ کی حالت درست کرنی آتی۔ تو بہت مفید کام کر
سکتے ہتے اب رہے متولی صاحب اور خدام وہ سب
سے زیادہ فوڈاٹے نور میں۔ متولی صاحب کی فائلی چھوڑتے
اور خدام کی فائلی خاہشیں اس حد تک ناگوار ہو گئی ہیں۔ کہ
ایک ہندو میجر مقرر ہو گیا۔

یہ وہ خاندان ہیں جن کو کہہ ہندو کہی جاسکتی ہیں۔
یہ توجہ مانی اولاد کا حال ہوا۔ اب روحانی اولاد کو بچے
حضرت خواجہ کے جانشین حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی دہلوی ہوئے۔ ان کی درگاہ جیسے اور
خدام کی حالت ملاحظہ فرمائیے۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ
اس بزرگ کے خادم ہیں۔ جو کہ میرا در توکل میں اٹھتے
درجہ رکھتے ہیں۔ ممکن نہیں کہ کوئی زائر صبح سالم زیارت
کر سکے۔ خواجہ قطب کے جانشین حضرت بابا ذریہ الدین
مٹنج شکر بن کا مزار پاک پٹن میں ہے۔ خاندان میں گاؤں
جاگیر سب کچھ ہے۔ مگر اس لئے کہ نہیں کہ مسلمانوں یا
فخرار کی دینی یا دنیاوی ضرورتوں میں کام آدے بلکہ
غائب اس لئے وقف کی گئی ہے۔ کہ سجادہ نشین بہت
سے گھوڑے پائین بندہ و قین خریدیں۔ غریب جالوروں کا
روزہ شکار کریں۔ حضرت بابا صاحب تو جھل کی گھاس پر

گزارہ کرتے ہیں۔ اولاد جنگل کے پیکار پیارے
جالوروں کو فدا کر کے دل خوش کرتی ہے۔

بابا صاحب کے تین خلیفے بڑے مشہور ہوئے
حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی۔ حضرت قطب
جلال الدین ہنسوی۔ حضرت علاؤ الدین صاحب کلیڑی
اول بزرگ کی درگاہ پر جاسیے۔ پس وہی عالم
تبرک درویش کا نظر آئے گا۔ میان حسن نظامی نے
کچھ پڑھ لکھا ہے۔ وہ تو رات دن علی گڑھ پارٹی
میں متغرق ہیں۔ جو کام ان کے کرنے کا تھا ان کو
کوسوں دور۔

دوسری درگاہ انہی میں ہے۔ سجادہ نشین
عبدالحکیم صاحب سب جاگیر ہندوؤں کو عنایت فرما
چکے۔ اب بچارے خود حیران اور پریشان ہیں۔ مسلمانوں
کی کیا خاک خدمت کریں گے۔

تیسرے صاحب صاحب ہیں۔ ان کے جانشین
دنیا سے نہ الی طبیعت رکھتے ہیں۔ اپنے شائع
پر اگر اثر دانا چاہتے ہیں۔ تو یہ کہ سب ہمارے نذر گزار
بن جادین۔ اور بس۔ ایسے عظیم شان فرض کی کبیل
میں مجبور ہیں۔ کہ اسلامی خدمت کی فرصت نہیں ہتی
حضرت خواجہ نظام الدین الایاس کے نظامیہ سلسلہ کو
آخر تک دیکھ جاسیے۔ اس وقت اپنی سکینا صرف
پنجاب میں ہیں۔ جو بہت مشہور ہیں۔ ہمارا ان علاقہ
بہاؤ پور۔ تونہ۔ ضلع ڈیرہ غازی خان۔ چاچران
علاقہ بہاؤ پور۔ گولڑہ ضلع راول پٹھی۔ سیال
ضلع شاہ پور۔

تونہ کا یہ عالم ہے۔ کہ چچا بھتیجے میں صرف
اسی بات پر لڑائی ہے۔ کہ مسئلہ پر کون بیٹھے اور
نہاں پہلے کون پڑھے۔ کچھ ریان گر مانی جاتی ہیں اور
معمود قعدۃ الکلین مولانا شاہ ... ڈوچی کشن
صاحب اور صاحب کشن بہادر اور فضلت گورنر
صاحب سے داد طلب کی جاتی ہے۔ اگر ان آستانوں
سے کچھ فیض ملا۔ تو عجیب نہیں کہ مسلمانوں کو بھی
کچھ دیا جاسے۔ چاچران میں ایک لاکھ کی بکیر ہے
اور محمد بخش صاحب سجادہ نشین ہیں۔ یا دالہی میں
بہاؤ شاہ غرق رہتے ہیں۔

نائبہ کہ سولہ آدمی کہاں بیان سبھنے پر نواز ہیں
اپر بھی کم قیمت رات کا۔ ٹے نہیں لیتی۔ پڑھتے

معمودت کا قوال زادہ حسین خزانہ کا داتا ہے۔ اس کو
سوج آگئی۔ تو شاید مسلمانوں کا بیڑا پار ہو جاوے
عماران کے صاحب سجادہ محمد یوسف البتہ نیک ہیں
گولڑہ والے پیر مر علی شاہ بھی بہت لائق بہت
مفید اور بہت ہی کار آمد ہیں۔ ایک محدود دائرہ میں
چلتے ہیں تاہم کچھ کرنے ہیں۔ روٹھے سیال والے پیر
محمد الدین صاحب سورہ بچارے چپ چاپ آدمی
ہیں۔ پھر میں قابل تقلید۔ کاش! اپنے سینکڑوں عالم
میر میں کو خدمت اسلام کے لئے مقرر کریں۔

صاریہ سلسلہ کے صوفی بڑے نعیم تیسیم پیر ہیں۔
کہتے ہیں لاکھوں روپیہ جمع ہے اور ہوتا جاتا ہے۔ محمد
دین کے لئے نہ دنیا کے لئے۔ بلکہ اپنا جی خوش کرنے
کے لئے۔

بریلی میں نظامیہ سلسلہ کے پیر ہتھے میان صاحب
میں جو حقیقت میں علوم ظاہر باطن میں لافانی ہیں۔ مگر کام کا
اثر کبھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ تو یہ دشکار میں اوقات بری
ہوتی ہے۔

سول میں ہی نظامیہ خاندان کی مشہور خانقاہ ہے
اور دستور زمانہ کے مطابق مقدمہ بازی کی بل میں سب
گرفتار ہیں۔

اورنگ آباد میں نظامیوں کی ایک مشہور خانقاہ
ہے۔ ہزار روپے کی جاگیر ہے۔ مگر خانقاہ میں خاک
اڑتی ہے مسجد میں کتے وٹھے ہیں اور غلیظ کرتے
ہیں۔ خاص درگاہ کی پر دھن نکو کیٹے۔ تو نفرت آجی
مگر پیر زادہ صاحب کی رنڈی کی قبر پر نہایت سنگین ساز
وصل ہیں اور وہ محض اس لئے کہ رنڈی سے شادی
کی بڑی دلاری کی ہتی۔ درگاہ و مسجد سے کیا فائدہ ان
کو پہونچا جو ان کی خدمت کرتے صرف اتنا احسان ہے
کہ اس کی طفیل چند ہزار روپے سالہ نہ جھاتے ہیں۔

اپنی حضرات کا ذکر ہے کہ ایک بار پٹی میں تریف
لے گئے۔ رنڈیاں ہراہ تھیں۔ مریدین کو حکم ہوا کہ
انکی دودیاں کندھوں پر اٹھاؤ۔ بچارے عقیدت
کے مارے فریاد حکم بجالائے۔ اور پیر جی سے
رنڈیوں کو اپنی عظمت کا اثر دکھایا۔

(باقی آئندہ شمارہ آتی)

مفصلہ ذیل کتب و فرائد بحسب سہ ضروریہ

یہ کتاب ۱۵۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آن کو لیکنی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موسیقی کی روایات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں میں بیحد چشتیانہ درہ درانی کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ وعد الدین امینوا منکم پر لطیف تفسیر بھی ہے جس میں سے سن ظہور المسیح بھی نکال دیا ہے۔ کتاب کو مستحق حضرت مخدوم الملتی مولانا عبد الکریم رضی اللہ عنہ کی جودا کر تھی وہ اہل کیا تھے۔

یہ نسخہ نور المبین کا مسودہ پڑا ہے خوب یاد رکھیں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور نزاقص کو ضبط نہیں کیے سکتا تھا اور ہمارے سلسلہ کی کتابوں کو مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تدبیر اس قدر مضامین متفرقہ کو حافظ کی لاماری میں جمع کر کے ممکن بہت مضامین نئے بھی ہیں جو مولف کی جودت طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں میرے نزدیک ہمارے بیانیہ کو ایسی جامع کتاب کو وجود سے بہت بڑا نفع پہونچے گا۔ میری دل آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد المطابع سے آراستہ ہو کر ایک خیال مند اور ایک جہان کیلئے جوت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل خود دست قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کو عافیت جمالی اور روحانی سوسہ پر کافی عطا فرمائے۔ قاضی صاحب نے صرف احمدی قوم کو اس بینظیر خدمت سوسہ میں منت کیا ہے بلکہ انہی ناگزیر اور مردانہ سزوں کیلئے کافی راہ جمع کر لیا ہے۔ والسلام۔ خاکسار عبد الکریم۔

فوت سیر محمد مخدوم محمد بن مولوی نور الدین صاحب میری رائے سے متفق ہیں۔ عبد الکریم۔

یہ کتاب ۲۰۰ صفحہ کا مسودہ ہے اور پڑھنے سے مل سکتی ہے۔

مصحف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس سائنس آجیک کی نظیریں اس میں مندرج ہیں اور الباطن سے چھپائی گئی ہے کہ آئندہ جو نظیریں ہوں وہ بھی اس کو رہانہ ہو سکتی ہیں۔

مصحف اکمل آن کو لیکنی اس منظم پنہالی سالہ طرز قیام احمدی میں تمام احمدی عقائد و نماز و زکوٰۃ و زکوٰۃ کا بالذلیل ذکر ہے صرف ۲۵ جلد ہیں باقی ہیں قیمت فی جلد ۱۰۰

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آفتم کا مایا بلکہ اس میں تمام نام و حروف قرآن مجید کے سوسہ و سب کا اظہار کیا ہے اور قابل دید ہے۔

الوقتہ

مصحف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مردوں کو دین اور مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری باتیں دی ہیں۔ قیمت ۲۰

غلامی اور عصمت انبیاء

روبو آف ریجنیز کرتھوٹ مضامین شیخ احمد بن حبیب پشتر سابق سب نقشر نویس پشاور نے بہ اجادت صدر اکبر احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اپنے کارخانہ میں برآفرخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو عجیبی طور پر بہت عمدہ سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳۰ عصمت انبیاء ۲۰

سر الشہادتین

انصاف مولانا مولوی محمد حسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ نسیں سے شکیبائی کرنگی سن صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کا بل کتبہا کے واقعات ثابت ہو گئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اسکو نکات رو بہ کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۱۰

البرہان الصریح

فی تائید المسیح

حیرت کی حیرانی

انصاف ماسٹر عبد العزیز صاحب مسعود کی تائید میں قیمت ہر جلد ۹

نظم مستورات

مسحورات کے لیے جو قیمت ۲۰

شام شہادت

انصاف جناب ناٹب حبیب مولوی عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا بانسور شریہ ۲۰

کامن احمدی

مصحف غلام رسول پنجابی نظم قیمت ۲۰

آئہ و کثری

طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ۱۰

کامن احمدی

الداد والے قیمت ۲۰

سراج الحق

انصاف سراج الحق صاحب تصرف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید

روایہ صالحہ

امام ابو حنیفہ کے مذہب کے روسیہ میں سی لطیف لکھی ہیں۔ قایلید یہ ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ۲۰

سراج الحق

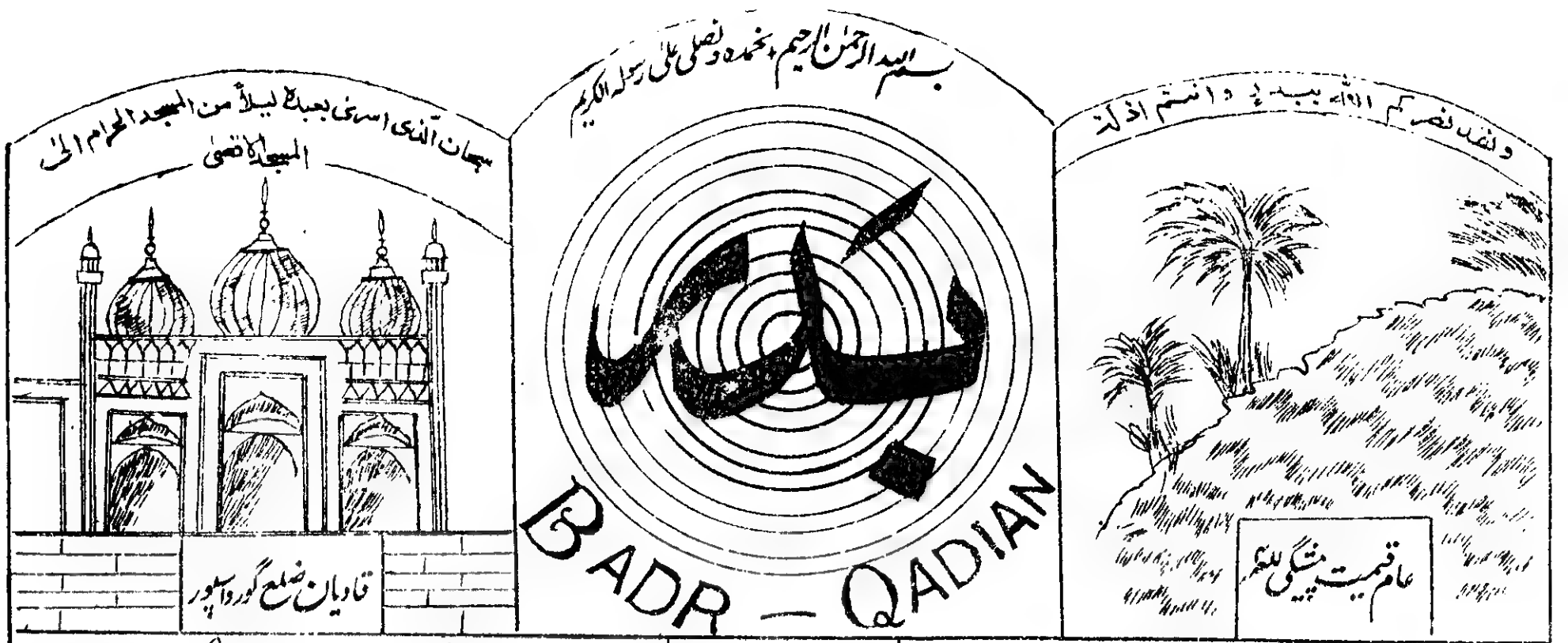
انصاف شیخ محمد اسماعیل صاحب ملوی ان نقائات کا ذکر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود یا بدو کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲۰

رسیدز

- نمبر ۱۲۶۷ انشائی عبد الحق صاحب
- نمبر ۱۵۵ انشائی عبد الحمید خالص صاحب
- نمبر ۲۶ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب للہ
- انشائی محمد ارڈا
- ڈاکٹر فیض قادر صاحب بحساب فضل قادر
- نمبر ۶۱۶ انشائی ولی محمد صاحب
- نمبر ۶۰ شیخ محمد اسماعیل صاحب
- نمبر ۱۱۳ انشائی عبد الرحیم محمد اسماعیل صاحب للہ
- نمبر ۵۸۶ چودہری نذر محمد صاحب للہ
- نمبر ۱۵۷ ملک غلام محمد صاحب
- نمبر ۹۷ بابو برکت علی صاحب للہ
- نمبر ۲۲ مولوی محمد فضل صاحب
- نمبر ۱۳۱ اکبر علیخان صاحب
- نمبر ۱۲۱۳ مولوی عبد العزیز خالص صاحب
- نمبر ۱۵۶ عمر الدین صاحب کمپوٹر
- نمبر ۱۲۸۸ حمید علی صاحب
- نمبر ۲۲۷ کلن خالص صاحب
- نمبر ۱۲۱۳ انشائی عبد الحمید صاحب للہ
- نمبر ۱۹ مولوی فضل احمد صاحب للہ
- نمبر ۱۱۲۶ احمد علی خالص صاحب
- نمبر ۹۶۲ شیخ عبد الحمید صاحب
- نمبر ۱۸۶۶ سید داریت شاہ صاحب
- نمبر ۱۸۷ شمش الدین صاحب
- نمبر ۱۶۰۹ عبد الحق صاحب
- نمبر ۱۰۸۶ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
- نمبر ۱۸۱ مولوی کریم صاحب
- نمبر ۲۷۹ عمر الدین وغیرہ
- نمبر سید محمد عمر صاحب
- نمبر ۱۲۱۳ سید ارجم شاہ صاحب
- نمبر ۱۰۷ حکیم مفتی محمد بخش صاحب
- نمبر ۲۲۷ انشائی محمد الدین صاحب
- نمبر ۱۷۶۳ امیر ان بخش صاحب
- نمبر ۵۳۵ میان دہا دے خالص صاحب
- نمبر ۱۶۰۳ عطا اللہ صاحب
- نمبر ۱۷۸۶ محمد ابراہیم صاحب

بدرپس قادیان میں میان بحر عبد بن عمر کیلئے چھپکر شایع ہوا۔

90306



قیمت از طلباء و فربا غیر مذہب	آل مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ بروز جمعات	اسے جہان منظر خوش باش کا مدستان	قیمت از محبتین قادیان میں ہے
گورنمنٹ و سٹک	۱۹۵۸ء فروری سنہ ۲۷	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ پیشانی معراج الدین عمر پور پٹر سٹنٹ محمد نور الدین اکمل آن کرکلی قادیان	مورخہ ۲۵ محرم ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التہجد ساحے بہان اچھا دارالامان ہمسارا	جلد ۷
نمبر ۸	افریقہ			

ضروری اطلاع

ناظرین! اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹر کی حالت میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پرور ایڈیٹر نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ یکم مارچ ۱۹۵۸ء سے انتظامی اور ایڈیٹر کی محکوم کو جدا کر دیا جائے تاکہ یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور بیخبر اخبار بھی بن ہی تھا۔ یعنی مضمون نویسی کو علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب سیر پر دھتھن جسکو میں محرر کی امداد سے پورا کرتا تھا۔ لیکن دوطرف توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری پر حرج واقعہ ہونے لگا۔ الحمد للہ اب نقص دور ہو جائیگا اور اسوقت سروسٹ پرور ایڈیٹر صاحبان معراج الدین عمر نے خود ہی بیخبر ہونا منظور فرمایا ہے اور بادر ایک سسٹم میں خبر کے وہ تمام انتظام اخبار کا کرینگے۔ اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑھاویگا جو شاید سروسٹ مناسب ہو لیکن تاہم پرور ایڈیٹر صاحب نے اصلاح اخبار کی خاطر جہان اور بہت سے خرچ اٹھائے ہیں بقول شخصہ این سہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا بھی منظور فرمایا ہے اسواسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید یا خط و کتابت متعلق انتظام میرے (محمد صادق) ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیئے

بلکہ ترسیل نہ رہے تاہم میان معراج الدین عمر پرور ایڈیٹر اخبار بدر ہونی چاہیئے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ میں خبر بدر لکھنے چاہئیں۔ ہاں جو مضامین اخبار میں چھپانے کیسے ہوں وہ ایڈیٹر کے نام آئے چاہئیں لیکن ایسے خطوں پر بھی میرا کسی کام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئیں تاہم ایڈیٹر بدر۔ امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ آئندہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی سے ہو سکے۔

محمد صادق عفی اللہ عنہ
ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

مبارک

گذشتہ ہفتہ میں مختصر انوار محمد علی خان صاحب رئیس لکھنؤ کا انکساج صاحبزادی مبارکہ بیگم کے ساتھ، ار فروری کو ہونا ذکر کیا گیا تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے خطبہ نکاح میں کیا

خوب فرمایا تھا کہ ایک وقت تھا جبکہ حضرت نواب صاحب موصوف کے ایک حثرت اعلیٰ صدر جہان کو ایک بادشاہ نے اپنی لڑکی نکاح میں دی تھی اور وہ بزرگ بہت ہی خوش قسمت تھا مگر پہلے دوست نواب محمد علی خان صاحب اس کے زیادہ خوش قسمتی میں کہ ان کے نکاح میں ایک نبی اللہ کی لڑکی آئی ہے۔ نواب صاحب موصوف کے خاندان میں حق مہر کے متعلق دستور ہوتا ہے کہ کئی کئی لاکھ روپے مقرر کیا جاتا ہے اور انہوں نے اپنی قومی رسم کے مطابق اب بھی یہی کہا تھا مگر حضرت اقدس نے پسند نہ فرمایا۔ تاہم نواب صاحب کی وجہ اہریت اور یارست کے لحاظ سے

چھپن ہزار روپے حق مہر موصول

مقرر ہوا جس پر بجا ب و قبول مسجد اقصیٰ میں ہوا۔ یہ تعلق نواب صاحب کے واسطے بہت ہی خوش قسمتی کا موجب ہوا۔ اس تعلق سے نواب صاحب موصوف خدائے کے یسح کی دعاؤں سے بیش از پیش فیض اسٹائن گے اور خدائے عالی کے انعام و اکرام سے حصہ لین گے جو مبارکہ بیگم کی ذات بابرکات کے لئے اللہ تعالیٰ سے اپنے موعود و امور کے ذریعہ سے وعدہ فرمائے ہوئے ہیں کیونکہ مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے ایسے الہام ہوئے تھے جو اخبار و دن میں شائع نہیں ہوئے۔ انہیں سے صرف سنہ ۱۲۹۰ میں ایک الہام اس بارے میں اخبار انجم میں شائع ہوا تھا جبکہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی۔ اور نواب محمد علی خاں صاحب کی پہلی بیوی صحیح و سالم ان کے گھر میں آباد تھی۔

اور وہ الہام یہ ہے۔ **نواب — مبارکہ بیگم**۔ یہ الہام دو

آگ الگ فقرے ہیں۔ ایک (نواب) دوسرا فقرہ (مبارکہ بیگم) اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائیگی اس الہام کو شائع کئے چار برس ہو گئے اور یہ پیشگوئی نہایت صاف اور واضح ہے اور دونوں نام بالمقابل

بیان کرنے سے جو اشارہ کیا گیا ہے وہ ایسا اشارہ ہے۔ جو اس بڑے بڑے وجود اجمال کے طریق کے توضیح اور زیادہ نہیں ہو سکتا۔

مبارکہ بیگم کے متعلق اللہ تعالیٰ ان الہامات کو حضرت نے اپنی ایک نظم میں بھی اشارہ فرمایا تھا جو کہ سنہ ۱۲۹۰ میں چھپی تھی چنانچہ ان میں سے چند اشعار (جگہ نقل کئے جاتے ہیں۔

خدا یا۔ اے میرے پیارے خدا یا	یہ کیسے بن تیرے مجھ پر عطا یا
کہ تو نے پہرے مجھے یہ دن دکھایا	کہ بیٹا دوسرا بھی پڑھ کے آیا
بشیر احمد جسے تو نے پڑھایا	شفادی آنکھ کو بینا بنایا
شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا	کہ اوس کو تو نے خود فرقان سکھایا
یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا	کلام حق کو ہے فر فر سنایا
برس میں ساتویں جب پیر آیا	تو سر پر تاج قرآن کا سبایا
ترے احسان میں اے رب البرایا	مبارک کو بھی تو نے پھر جلایا
جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا	تو نے کر چار جلدی سے ہنسایا
غمون کا ایک دن اور چار شاہی	فہجان الہی آخری الا عادی
اور ان کے ساتھ کی ہر ایک دختر	ہر کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر
کلام اللہ کو پڑھتی ہے فر فر	خدا کا فضل اور رحمت سراسر
ہو اک خٹاب میں مجھ پر یہ اظہر	کہ اس کو بھی ملیگا نجات برتر
لقب عزت کا پائے وہ مقرر	یہی روز ازل سے ہر مقرر
خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر	عطا کی پس یہ احساں ہر سراسر

اس تقریب سعید کی شمولیت کے لئے لاہور سے معزز دوست شیخ رحمت صاحب خواجہ کمال الدین صاحب خلیفہ رجب الدین صاحب۔

میان چراغ دین صاحب۔ (ناظر محاسبہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ)۔
ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی۔
بابو غلام محمد صاحب۔ مہتری محمد موسیٰ صاحب وغیرہم بھی تشریف لائے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو خطوں کے جواب

(مرکز حضرت مولوی کیم نور الدین صاحب)

حضرت مولوی صاحب کیجئے تمہیں دو خط آئے تھے جن میں کچھ استفسار تھے حضرت مولوی صاحب نے ان کے جواب لکھے ہیں جو فائدہ عام کے واسطے دست اخبار کے جاتے ہیں۔ چونکہ خط لکھنے والے صاحبان کے اندر ایسے محفوض نہیں رہے اس واسطے گزارش ہے کہ وہ صاحبان بھی اخبار میں ہی جواب پڑھ لیں۔ آمین

آج آپ کا کرنامہ لے کر بیٹھا ہوں اربت۔ پہلا خط (دونی عماد) یزید اللہ لیدھب عنکم السلام کی آیت کریمہ میں ماقبل اور مابعد سے معلوم ہوتا ہے کہ آیت کریمہ میں سب بیان مراد ہیں۔ سو بعض نے بیان تو پڑے یوحنا میں جیسے حضرت صفیہؓ اور بعض مسیحی تہذیب جیسے حضرت ماریہؓ اور بعض شرک تہذیب جیسے جوہرہؓ اس پر ظاہری کفر کی خیاست دور بول گئی اور وہ اللہ کے فضل سے اموات المؤمنین بن گئیں۔

اور روایات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب علی مرتضیٰ اور بقول زہرہ اور سنین بھی داخل ہیں سوال کا ازالہ جس اور تطہیر مع حیضات اموات المؤمنین کے اس طرح ہوا۔ چہ تہتیں اور برایان ان کی نسبت روافض اور خوارج نے اور جو کچھ مورخین اور تصوف خواتون نے تہمتیں لگائیں۔ مثلاً شیعہ نے تہمت لگائی کہ مولیٰ علی خلافت چاہتے تھے۔ اور امام حسین خلافت کے لئے لڑے۔ عائشہ و حفصہ جڑی عورتیں (معاف اللہ و عاف اللہ) سو اللہ نے سب کے الزام قرآن و نبی کریم کی زبان سے دور کر دیا اور ہمیشہ مجددوں اور ائمہ اور اولیاء کے ذرائع سے وہ برایان دور کریں۔ اس آیت کریمہ کو حضرت مسیح علیہ السلام کے قصہ نے کہو لیا ہے۔ جہاں فرمایا۔ و مظهر من الذین کفروا۔ حضرت مسیح کو شریرون سیکارون نے ولد الزنا کہا۔ لعنة اللہ علیہم ہمہ ہم صدیقہ کو بہتان لگائے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ الزام حضرت نبی کریم کے ذریعہ اور خود مسیح علیہ السلام کے اعجازوں سے دور کر دیے۔ چونکہ بی بیوں کے باعث ان کے رشتہ دار

بھی اکثر اسلام کے گردیدہ ہو گئے اور اہل کائنات ہجوم کو شامل ہے اس لئے کون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے۔

۱۔ میرے علم میں یہی ہے کہ جس جنت میں آدم تھے۔ وہ جنت دنیا میں ہی تھا۔

۲۔ اونٹ کی گردن مشکل سے فوج کی جاتی ہے اور کھڑے کھڑے اس کے خرمین گھوپ دین۔ تو جلدی اور آسانی سے جانور کی جان نکل جاتی ہے۔

تیسری ہی تمنا یا برہمی خرمین چھو دیتے ہیں ۲۔ پاؤں قبل کی طرف کر کے سونا تعظیم قبلہ کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن اعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ اور تعامل اسلام میں ہم کسی کو نہیں پاتے۔ کہ قبلہ کی طرف پاؤں کرے۔

۳۔ میرا اپنا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء بتول نے یہ دعویٰ صرف امتحان ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لئے کیا تھا۔ کہ میرے والد کے قائم مقام ہو کر سخاوت داری کرتا ہے یا نہیں۔ جب اپنے نماز کیا تو غضب کر کے دریا جب اس پر پکے رچ۔ تو دعویٰ کا ذکر ہی ترک کر دیا۔

۴۔ مذاہب اربعہ عقائد میں قریباً سب کے سب ایک ہی ہیں سب اللہ کے صفات پر اللہ کے افعال پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ کے عبادات اور صفات میں شریک نہ کرنے پر متفق ہیں۔

۵۔ نماز میں پلچ ان کے رکعات اور سنن میں اتفاق روزوں۔ زکوٰۃ اور حج کے ضروری امور میں ان کا اتحاد ہے۔ بہت تھوڑا اختلاف آئمہ میں ہے۔ سواہ بھی دو قسم کا ہے۔ یا تو ایسے مسائل کو اس میں نص نہیں۔ اس واسطے مجتہد معصی اور اجہر پائے والا ہے یا نص کے معانی میں وہ پہلو میں اور دونوں صحیح معلوم ہوتے ہیں اس واسطے مجتہد ماحور ہے۔ البتہ ایسے مسائل بھی ہیں جن میں نص بعض آئمہ کے پاس ہوتی ہے اور دوسرا صرف ضرورت پر قیاس کرتا ہے البتہ صورت

میں ہم کو اگر نص صحیح مل جاوے تو نص پر عمل کریں اور اس مجتہد کا قول چھوڑ دیں۔ اور اس مجتہد کو معذور یقین کریں کہ یا اسے نص نہیں پہنچی یا صحیح طریق سے نہیں پہنچی۔ پھر جس ملک میں علماء کی کتب مسجد آسانی مل جاوے۔ اس کو غنیمت سمجھیں۔

۶۔ امام ابو حنیفہ امام مالک۔ امام ابو یوسف۔ امام محمد۔ امام شافعی۔ امام احمد۔ یہ بڑے عظیم الشان لوگ ہیں ان کو کسی بادشاہ نے امام نہیں بنایا اور نہ کسی وقت کسی نے کہا کہ ان کے مذاہب پر چلو۔ قدرت اللہ تعالیٰ نے خود ایسے اسباب مہیا کر دیے کہ ان کے مذاہب شہر ہو گئے۔ اسحق بن راہویہ۔ داؤد الظاہری۔ ابن جریر۔ اوزاعی وغیرہ اہم بھی ہوئے۔ مگر ان کے مذاہب آہستہ آہستہ کم ہو گئے۔ پھر بعض مسائل میں حق دائر ہے اور بعض میں سب حق پر ہیں۔ چار صدی ہجرت کے بعد کچھ ایسے مقدمات ہوئے جن سے چار مذاہب کی بنا پڑی۔ و لا اراکم فاعلمین۔ اس لئے فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا۔ کہ علیؓ کی خلافت بالاتفاق ہوگی۔

اللہ یجری بین الخلق واللعبۃ کی حدیث مجھے ہرگز نہیں ملی۔ آپؐ کہاں دیکھی ہے۔

ان قال قلت یا رسول اللہ اما نكون الذکاۃ
آلانی الخلق واللبۃ۔ قال لو طعنت فی فخذھا
لاخبرنا عندک۔ قال یزید بن ہارون ہذا فی الضم
قال ابو یونس ہذا حدیث غریب لا یصح الا
من حدیث صحابہ سلمہ۔ ولا تعرف لابی
العشاء عن ابیہ غیر ہذا الحدیث
صفحہ ۲۸۰ ترمذی طبع مصر

نور الدین

جناب من۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

دوسرا خط
بجواب استفتا عرض ہے۔ (کیسی شیعہ پڑی)

احمد بن الحسن عن الحسن بن علی بن فضال
عن العلاء عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر علیہ السلام
قال کان ابی یادی فی بیتہ بالصلوۃ خیرا من الذم
وتہذیب الاحکام

اور ابو بکر الحضری وکلیب الاسدی عن ابی عبد اللہ
علیہ السلام عن علی بن خیر العیسیٰ عن ابیہ کی روایت کے بعد
لکھا ہے۔

الصلوۃ خیرا من الذم کو تفسیر پر محمول کیا ہے
(من لا یحضرہ الفقیہ) کہیں میں کوئی تفصیل نہیں
بہر حال اگر امام حسین یا علی بن حسین علیہما السلام
اور عبد اللہ بن عمر سے ہی علیہما السلام ثابت ہے۔ تو
آپ اس روایت کا ہمیں پتہ دین۔ اگر اس کو فیصلے

(از تپید صادق حسین صاحب صادق - فوت - عمالت و مسکری ایجنسی احمدیہ دہ)

جو کہ اس لئے اس آیت کے مخاطب صرف صحابہ
 ہیں اور کوئی مومن وعدہ مسند پر آیت الاستخلاف کا
 مخاطب نہیں ہو سکتا یہ ایسا قاعدہ ہے کہ کسی تنوی

الفنار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہما منکم والذین اتوا
انہما منکم ذلک انہما - سورہ مائدہ
ابن ابی بکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ یہ قاعدہ معلوم
نہیں ہوتا تھا۔ اس لیے کہ یہ قاعدہ معلوم نہ تھا۔
علیہ وسلم کو یہاں سے معلوم ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے
کہ ان حضرات کے ساتھ اس قاعدہ کے خلاف کوشش
صحابہ کے ساتھ مخصوص فرمایا۔ بلکہ صحابہ کے بعد بھی خلافت
کے سلسلے کے جاری رہنے کی مختلف پیرایوں میں ضرورت
فرمادی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔

ان الله يبعث لهذه الامّة على ما من كل
مائة سنة من يجدد لها دينها - رواه ابو داود
هكذا في المشكوة في الكتاب العلم ورواه الحاكم
في المستدرک۔

کہ تحقیق اللہ بھیجتا ہے اس امت کے انتقاع
کے لئے ہر ایک صدی کے سر پر ایسے شخص کو کہ تازہ کر
دیتا ہے اس کے لئے اس کے دین اسلام کو۔ روایت
کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اسی طرح ہے۔ مشکوٰۃ
شریعت بن۔ یہ صحیح کتاب العلم کے اور روایت کیا اس کو
حاکم نے مستدرک میں۔

مگر غالباً اس وجہ سے کہ کوئی غیبی آدمی ان مجرورین
امت کو خلافت راشدہ سے خارج سمجھے اور خلافت
راشدہ کو صرف صحابہ میں محدود سمجھے اس لئے آپ نے
اپنی صدی کو چھوڑ کر آئندہ بارہ صدیوں کے بارہ مجرورین
کی جلالت شان ظاہر کرنے کیلئے فرمایا۔ کہ میری امت
میں بارہ خلیفے قریشی پیدا ہوں گے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم
نے باتفاق جابر بن عمر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم عن جابر بن عمر قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال
الاسلام عسائراً - الى اثني عشر خليفة كلهم من
قریش متفق علیہ۔ کہہ سکتے ہوئے شایع ہے کہ اسلام
بارہ خلفائے قریش سے ہلے گا۔ غائب رہیگا۔
اور چونکہ بارہ صدیوں کے بعد قریش سے
روحانی حکومت سلب ہو کر ایک نیا روحانی دور شروع ہو
والا تھا۔ اس لئے فرمایا۔ پسند الیہ الملک من قریش۔ یعنی تیسویں
صدی میں قریش کی۔ حکومت ختم ہو جائے گی۔

تب تیسرے صدیقین کے خلفاء کا اس طرح ذکر
ہو چکا تو اس خیال سے کہ کوئی نادان خلافت راشدہ کو

نہ کہہ بالا خلفاء میں مسند و سجدہ کر جو وہ نبی
کے عظیم الشان مسیح دوران نبی زمانہ نبوت یعنی
خاتم الخلفاء سلسلہ محمدیہ قبیل خاتم الخلفاء سے سلسلہ محمدیہ
مصدق کامل کا استخفاف الذہن من قبلہم کے علو
مرتب سے انکار نہ کر سکتے۔ اس لئے اس مجدد اعظم
صحت اکمل کا خصوصیت کے ساتھ جدا لگا نہ ذکر فرمایا۔

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يكون في آخر الزمان خليفة يقسم المال
ولا يعبده ذنبا ذواته قال يكون في آخر امتي
خليفة يحسب المال حينئذ ولا يعبده احد الا الله
حضرت جابر سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمان میں
خلیفہ کریم کریم مال کو اور شمار نہ کرے گا یعنی حساب
کتاب نہ رکھے گا اور دوسری روایت میں ہے۔ ہوگا
میری امت کے اخیر میں ایک خلیفہ جو مال کو بھی بھرنے نہ دے گا
اور شمار نہ کرے گا اس کو حساب کتاب کر کے روایت کیا اس کو
مسلم نے۔

مولانا اسماعیل صاحب ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی
کتاب منصب امامت صفحہ ۶۱ میں ایک حدیث نقل فرمائی
ہے جو حدیث مندرجہ بالا کی گویا تفسیر ہے اس لئے ذیل
میں نقل کی جاتی ہے۔

قال النبي صلى الله عليه وسلم تكون النبوة فيكم
ما شاء الله ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم
تكون خلافة على منهاج النبوة ما شاء الله
ان تكون ثم يرفعها الله تعالى ثم يكون ملكاً عاصراً
فيكون ما شاء الله ان يكون ثم يرفعها الله تعالى
ثم تكون ملكاً جبرية فيكون ما شاء الله ان يكون
ثم يرفعها الله تعالى ثم تكون خلافة على منهاج النبوة
ثم مسكت كذا في المشكوة

اس حدیث کا ترجمہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے
حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۲۷۷-۲۷۸ میں اس طرح کیا ہے
اور یہی نبوت درمیان تمہارے جب تک خدا چاہے
پھر اٹھائیگا اوس کو اللہ تعالیٰ پھر ہوگی خلافت نبوت کی راہ پر
جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اٹھائیگا پھر ہوگا ملک
کاٹنے والا۔ جب تک خدا چاہے پھر اس کو بھی اٹھائیگا
لیگا پھر ہوگی جبر کی حکومت۔ جب تک خدا چاہے پھر
اوس کو اٹھائیگا پھر ہوگی خلافت منہج نبوت پر پھر

خاموش ہو گئے۔

باوجود ان تصریحات کے پھر اس خوشی سے کہ ان تمام خلفاء
بالخصوص خلیفہ قرآن آخر الزمان مسیح دوران کے اولوالعزم
ردا جب الاملاعت و ہادی و ہمدی ہونے سے انکا
کہ کے کوئی زائد خشک یا سطحی ملا کا فرغت بکار نہ لگ
ہم الفاسقون کا مصداق نہ ہو جائے تاکیدی فرمایا کہ
هذیکم لسنبتی و سننہ الخلفاء السالطین المہدیین
یعنی اے مومنو! تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین
مہدیین کی سنت کی پیروی لازم ہے۔

پھر اس خیال سے کہ شاید مسیح موعود کو بھی کوئی
شخص مطابق حدیث علیکم سنبتی و سننہ الخلفاء الراشدین
المہدیین۔ ہمدی مان لے اور یہی عقیدہ رکھے۔ کہ
مسیح موعود کے زمانہ میں امام ہمدی علیہ ہوں گے
کہ جکی امتی میں مسیح موعود کا کم کرینگے (سنو کئی پہلو اس
عقیدہ کو ہی حل فرمادیا۔

اولاً۔ فرمایا۔ کیف انتم اذا نزل ابن مريم
وامامکم منکم (بخاری) اور کیف انتم اذا
نزل ابن مريم فيکم فامکم منکم (مسلم)
یعنی اے مسلمانو! آخر زمان میں جو ابن مریم ہوں گے
وہ تمہارا ایک امام نہیں ہیں سے ہوگا۔ بنی اسرائیل میں
سے نہیں اور آخر زمان میں وہی امام ہوگا۔ کوئی اور
نہیں۔

ثانیاً فرمایا۔ ان تملک امة رافی اولھا و یسی
ابن مريم فی آخرھا و المہدی فی وسطھا رواہ
ابو نعیم فی اخبار الہمدی عن ابن عباس الحاکم
فی تادیخہ و ابن عساکر عن ابن عباس۔

ترجمہ۔ ابو نعیم اخبار ہمدی میں اور حاکم اپنی تاریخ میں
اور ابن عساکر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ امت ہرگز
ہلاک نہ ہوگی جبکہ ابتداء میں میں خود ہوں اور آخر زمان میں
علی بن مریم اور درمیان میں ہمدی ہے۔ دیکھو کنز العمال
جلد ۷ صفحہ ۱۸۷۔

واضح ہو کہ فقرہ و المہدی فی وسطھا کے لفظ المہدی
کی وحدت از قسم وحدت صنفی ہے۔ اس وجہ سے
لفظ المہدی میں بارہ صدیوں کے تمام ہمدی قریشی
داخل ہیں۔ خواہ وہ نبی ظاہر ہوں یا غیبی ظاہر۔

ثالثاً۔ فرمایا۔ لا ہمدی الا علی بن مریم رواہ

ابن ماجہ والحقم۔ حاشیہ ابن ماجہ بن اس حدیث کے مستندین ہیں کہ ایسا حدیثی کامل جسکو پورا حق ہندویت حاصل ہو وہ سوائے عیسیٰ بن مریم موعود کے اور کوئی نہیں ہے۔ مگرین کہتا ہیں کہ معنی مندرجہ حاشیہ ابن ماجہ کو مسلم رکھ کر اس حدیث کے یہ معنی بھی ہیں۔ کہ عیسیٰ بن مریم امام موعود کے زمانہ میں کوئی اور امام ہندی علیحدہ نہیں ہوں گے اور مکتبہ میں مسیح موعود کا مندر کر سنے کے لئے اس حدیث میں لفظ ہندی سے اس بات کی طرف ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے زمانہ میں ان کے سوائے کوئی اور شخص ہندی نہ ہوگا۔ کیونکہ لوگ اس وقت یا تو مسیح موعود کے مصداق ہوں گے یا مکتبہ مصداق تو مسیح موعود کے وجود میں داخل ہو کر ہندی ہوئے۔ مکتبہ ہندی ہونے سے کہتے۔

اس لئے یہ بات صاف ظاہر ہو گئی۔ کہ عیسیٰ بن مریم موعود کے سوائے زمانہ موعود میں کوئی اور ہندی نہ ہوگا۔ اور مسیح موعود کو یہ نسبت اور مہدیوں کے مہدویت کا وجہ ہے وجہ اکتہال حاصل ہوگا جیسا کہ حاشیہ ابن ماجہ سے معلوم ہوا۔ کیونکہ چودہویں صدی کی مجدد عیسویت و مہدویت دونوں شانوں کا جامع اور دراصل بروز محمدی ہے۔

پھر ان لوگوں کی تنبیہ کے لئے جو محض اتھوٹا فہرشی و ظاہر پرستی کو لب شریعت سمجھ کر دین کریم و امارت نبی ردف و رحیم کو سعادت و طائف خفیہ و وقایق و حقائق نامتہامیہ سے محروم قرار دیکر امام الزمان کی ضرورت سے انکار کر بیٹھیں اور شخص صاحب کی طرح اسکی آمد کو لغو اور فضول سمجھیں فرمایا۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات مینۃ الجاہلیۃ۔ جس نے اپنے وقت کے امام کو نہ پہچانا وہ جاہلیت یعنی کفر کی موت سے مرا۔

ولائل مندرجہ بالا پر غور کرنے کے بعد ناظرین پر مجبوری ظاہر ہو جائیگا۔ کہ سیرتھی شخص صاحب نے ایک قاعدہ جدیدہ و خود تراشیدہ کی بنا پر جو یہ خیال ظاہر فرمایا تھا کہ آیت الاستخارۃ کے مخاطب صرف صحابہ ہو سکتے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔ یہ خیال ان کافلوں قرائنہ و حدیثیہ کے مخالف ہے۔ لیکن شخص صاحب کی تسلی میں ابھی کچھ کسر رہ گئی ہو۔ اس لئے ہم ایک دوسرے پہلو سے ان کی مزید تسلی و تشفی کیلئے دلائل مذکورہ بالا پر کچھ اور اضافہ کرنا چاہتے ہیں۔

خداوند جل شانہ اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے یوحیدون لیطفوا نور اللہ بالفواہم واللہ

مستم نود کا دلوکلا الکفرون۔ ہوا الذی دسل مناولہ بالہدی و دین الحق لیطوہ علی الذین کما دلوکلا المشکوکات پارہ ۲۸ سورہ النور ترجمہ۔ چاہتے ہیں کہ ہمہ دین اللہ کی روشنی اپنی اور اللہ پر ہی کرنیوالا ہے۔ اپنی روشنی اگرچہ ہمارا منہ نہیں کافرا۔ اللہ وہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دیکر بھیج دیا ہے۔ تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر سکے خواہ یہ بات مشرکوں کو کیسی ہی بری کیوں نہ معلوم ہو۔ اس آیت کے متعلق مولانا اسماعیل صاحب رحمہ اللہ اپنی کتاب منصب امامت میں تحریر فرماتے ہیں۔

اور ان جملہ ایفانے بعض مواہید است کہ حق جل و علا رسول خدا و دربان موعود فرمودہ بعضیے ازان را بدست پیغمبر بر تہ یغار سانیدہ و بعضیے دیگر از دست نائبان او تمام گردانیدہ۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ہوا الذی ادسل دسلہ بالہدی الایہ۔ و ظاہر است کہ ابتداء ظهور دین در زمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہوا و تمام آن از دست حضرت ہدی واقع خواہد گردید۔

ترجمہ۔ اور ازان جملہ بعض وعدوں کا پورا کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک رسول سے فرمائے ہیں بعض کوان میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر پورا کیا اور بعض کو آپ کے نائبوں کے ہاتھ سے پورا کیا جیسا کہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت ہوا الذی ادسل دسلہ الایہ میں اور ظاہر ہے کہ ابتداء ظهور دین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا اور تمام اس کا حضرت ہدی کے ہاتھ سے ہوگا۔

اس آیت کی تفسیر میں تفسیر کبیر و تفسیر حسینی وغیرہ میں بھی وہی لکھا ہے۔ جو مولانا اسماعیل صاحب نے لکھا ہے بلکہ مفسرین نے اس آیت کی تفسیر ایک حدیث سے بھی کی ہے۔ جوابوداؤد و دین حضرت ابوہریرہؓ کہ ان الفاظ مروی ہے۔ و یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام و یھلک المسیح الدجال ثم یحکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی و یصلی علیہ المسلولون۔ ترجمہ۔ اور ہلاک کریگا اللہ تعالیٰ اس کے زمانہ میں تمام ملتوں کو سوا اسلام کے اور ہلاک کریگا مسیح و بال کو۔ پھر پڑیگا۔ مسیح بن مریم زمین میں چالیس برس تک۔ پھر دفن پائیگا اور نماز جنازہ پڑھیں گے اس پر سلمان۔

پس آیت وحدیث تشریفاتی ہم سے اسلام سے ثابت ہوا کہ دین اسلام کا غلبہ اویان باطلہ پر بعد اسلام سے شروع ہوا حضرت ہدی آنرا زمانہ فرج و ایمان کے زمانہ میں کمال کی پہنچ جائیگا مگر میری شخص صاحب کی تحریر محولہ ذیلہ تحریرات مندرجہ صفحہ ۱۵-۱۶ تمام البرہان کا مندرجہ پہلے کے جو کچھ ہوتا تھا وہ صحابہ کے زمانہ میں ہو چکا آئندہ کچھ ہونا نہیں۔ اس لئے شخص صاحب کی تحریر آیت وحدیث و تحقیق عدائے اسلام کے خلاف نہ ہونے کی وجہ سے قابل تسلیم نہیں بلکہ وہ پیش قدمی قبول و مردود ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ شخص صاحب کو تحسین و ایت و کمال اشاعت کا فرق معلوم نہیں اس لئے وہ دہوکا دیتے یا دہوکا کھاتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ تحسین و ایت اسی وقت ہو چکی جب آیت کریمہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی نازل ہوئی۔ مگر اس کا دل دین کی اشاعت مسیح موعود و ہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ کیلئے نہ تھی۔ چنانچہ وہ اب بفضلہ تعالیٰ و توفیق میں آ رہی ہے۔ فاللہ الحمد شخص صاحب کے قاعدہ جدیدہ کا البطلان ہم دوطرہ پر تو دکھلا چکے۔ اب تیسری طرح دکھا کر اس بحث کو ختم کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام کی سورہ الحجود میں فرماتا ہے۔

ہوا الذی بعث فی الامیین دسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ و یتزکیہم و یعلمہم الکتاب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ و آخر میں منہم لعل یعلموا انما و ہوا العزیز الحکیم۔ ذلک فضل اللہ یؤتی من یشاء فاللہ ذو الفضل العظیم۔ ترجمہ۔ وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں کا پڑھنا ان پر اس کی آیتیں اور ان کو سنوارنا اور سکھانا کتاب اور عقلندی اور اس سے پہلے پڑے تھے۔ صریح بھلا دے میں اور ایک اور دن کے واسطے انہیں میں سے جو ابھی نہیں تھے ان میں اور وہی ہے زبردست حکمت والا یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔

پس یہ آیت صاف بتلا رہی ہے۔ کہ وقت نزول آیت مذکورہ جو صحابہ موجود تھے ان کے علاوہ آخر اور لوگ بھی ایسے پیدا ہوں گے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پا کر اصحاب رسول صلعم بن حق ہو جائیں گے اور یہ بات خدا تعالیٰ سے بعید نہیں۔ کیونکہ وہ عزت والا ہے جسکو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور وہ حکیم ہے اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

سجاری نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ

کہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ
سورہ بقرہ اور آیتہ تالیخود اہم آری۔ تو میرے پوچھنے پر
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہیں اس کا جواب نہ دیا
یہاں تک کہ تین چار بار عرض کیا گیا۔ اسی وقت ہم میں سلمان
فارسی موجود تھے۔ رسول نے ان کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر
کہا کہ اگر ایمان نہ لائے چلا گیا ہو گا تو ان میں سے بعض شخص
یا ایک شخص اتار کر لایا گیا۔ دیکھو بخاری مطبوعہ احمدی پریس
ایمان ظہور! شیخ صاحب کا تو یہ عقیدہ ہے کہ
آیت الاستخلاص حق خلافت کا وعدہ صرف صحابہ کے ساتھ
مخصوص ہے۔ مگر خدا اور رسول کے کلام سے ثابت
ہوا کہ غیر زمانہ میں بھی صحابہ موجود ہوں گے۔ پس شیخ صاحب
کے قاعدہ کے مطابق ہی اخیر زمانہ میں خلافت موعود
ثابت و تحقیق ہو گئی اور کوئی اشکال باقی نہ رہا۔ اب شیخ صاحب
کو چاہیے کہ وہ خدا اور رسول کی مخالفت سے قویہ
کے اپنی منہ سے باز آجائیں۔ ورنہ وہ حیدر دہلوی
ہم العاصفون کو نصب العین فرمائیں۔
(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

پادشہ خواتین

گذشتہ اشاعت کے

جب ہمارے پیران کو یہ پیش نصیب ہوا تو ان کو کیا
پہرہ کر رہے تھے؟ کی دہشتی ناؤں سے تھیں یا اندیشہ کریں۔ اگر غریب
آفت کے مسئلے مسلمان صبر کرو۔ خدا کے قہر کی بجائے ان بنام
کنندہ ہتھیوں کو عقرب فنا کرنے والی ہے اور ان کے
بے رحمت کا خاص ظہور ہو گیا ہے۔

خدا نے برحق کو حاضر ناظر سمجھ کر اور حضور سرور کائنات
کی روح کو صاحب اور اک مان کر محض اپنے دل سے یہ نافرمانی
گھسی ہے۔ اگر نافرمانی کے حاشیاتی کا مقابلہ کریں گے۔ تو سوچو
خدا کے ان کو کوئی جواب نہ دیگا۔ اس لئے بجائے اس آدمی
کے مناسب یہ ہے کہ یہ مشائخ اپنے حالات کی اصلاح
کریں۔ اور دیکھیں کہ ان بزرگوں نے جو دولت سیکڑوں
برس کی محنت سے اسلام کے خزانہ میں جمع کی تھی اب
غیر اس کو لوٹ رہے ہیں۔

زیادہ سے کشتی اڑتے گنجائش
بیڑا نہ ہی کے قریب آن گئے۔

انصاف پسندانہ رویہ رکھنے والے لوگوں کی اصل حالت کا
فوق کھینچا ہے۔ ہم کہہ رہے ہیں مگر اس کی مصلح رہے اور
پیش رو کھانے کے مستحق سمجھتے ہیں۔ بتلاؤ جب پرکھنا
کی یہ حالت ہوئی۔ تو مریدوں کا اللہ بلی۔ کیا وہ وقت
نہیں آگیا کہ وسیع موعود دنیا کو تیر خلافت سے نکال کر انسانوں
کو باخدا انسان بنائے۔ تو پھر جب دنیا نے اسے
قبول نہ کیا تو پھر اس کی نائید میں طرح طرح کے عذابوں
نے اٹھیا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی کی وقت آتے رہے ہیں
مثلاً حضرت نوح کی قوم پر طوفان۔ حضرت ہود کی قوم
پر قحط اور جبریلہ حضرت لوط کی قوم پر زلزلہ باری۔ حضرت
عیسیٰ کی قوم پر شدید زلزلہ۔ اسی طرح اس بگزیدہ خدا
کی انکار کی بدولت پے در پے عذاب آ رہے ہیں
اور آتے نہیں گئے۔ رنطون کے ذریعہ معلوم ہوا کہ
ترکستان کے علاقہ سمرقند اور بخارا میں آگے دن ایک شدید
زلزلہ آیا۔ جس سے قریب سات ہزار کے آدمی مر گئے
اکثر مکانات گر گئے۔ لوگوں کے اوسان خطا ہو رہے
ہیں۔ کیا اب بھی علم ہیئت کے ماہر کہہ سکیں گے کہ
خدا فی قانون کو ہم نے بدل دیا۔ اور زلزلے نے ہی
موقوف ہو گئے۔

میں نے سب قوم اب بھی انھوں سے جہالت کی
پٹی کھول دے اور دیکھ کر اس فرستادہ خدا کے الہامات
کس سرعت سے چلے پورے ہیں اور وہ گناہ
آدمی جس کو کئی دفعہ قتل کی دھمکیاں دے چکی ہیں اور خون کے
مقدسے بنے گئے۔ اس وقت اس کا جبر خدا کوئی
عامی تہانہ ہو گا نہ پاس مل نہ دولت صرف محبوبانہ
کا آسرا تھا۔ جس نے قرآن کریم کی یہ آیت القادر کی۔ ہم
حسبتم ان قد خلقوا الجنۃ لعلوا یا تم مثل لادنین
خلو من قبلکم مستہم ادبا ساء وانصا اور ذلک
حق لیقول اللہ رسول والذین آمنوا معہ متی
لنصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب۔ یعنی کیلنگان
کیا تم نے جو قوم و نسل ہو بہشت میں اور ابھی نہیں نکلو
حالت ان لوگوں کی جو گنہگار تھے۔ تم سے پہلے ہی ان کو
فقیر اور ساری اور بلائے گئے یہاں تک کہ بل اشتر
پیر خیر اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے۔ کب ہوئی
مرد اللہ تعالیٰ کے خبردار ہو۔ تحقیق مرد اللہ تعالیٰ کی قریب
ہے۔ پھر جب خدا کی مدد ان پہنچی۔ تو تمام دنیا میں
اس کی مبدویت اور عیسویت کا رنگا رنگی اور پانچ

ہم خبریں پہنچ گئیں۔ وہ کہہ دیتے والے خود بخود سرنگون
اور ہلاک ہوئے جنھوں نے صرف دشمن کو بند کرنے
کے واسطے جان توڑ کوششیں کیں بلکہ ان کی تخریب اور
استیصال میں کوئی وقیر باقی نہ رکھا تو ان میں دین سب کچھ
اس کا ریزہ بن گیا۔

یہ سنت اللہ علی آلہ سب۔ کہ جب کوئی خلیفہ مامور
ہو تو شیطانی لشکر بھی اس کے ساتھ ہی اٹھ کھڑا ہوا
جہاں تک ہو سکا۔ اس خلیفہ برحق کی مخالفت اور سادہ
میں سہی کی۔ مگر وہ اللہ تعالیٰ کے نذر ہوتے ہیں کوئی
ان کو بچا نہیں سکتا۔ چنانچہ خدا کی فرستے معمر ہوتے ہیں
کسی کے ہٹانے سے ہٹ نہیں سکتے بلکہ ان بدن
برابر چمکتے پلے جاتے ہیں اور آخر کار اللہ تعالیٰ کی
نائید اور نصرت کے اعلیٰ درجہ کی عزت اور زہمت کے
تحت پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ خاصان خدا کو
ابتلا و پیش آتے رہے ہمیشہ ان کی قوم ہی نے ان
کی مخالفت کی اور ان کی مخالفت میں یہ سر ہو تھپتھپا
اہل بصیرت کو معلوم ہو جائے کہ وہ کسی زمین بھروسہ
سے کامیاب نہیں ہوئے بلکہ صرف انہی نائید اور
آسمانی ہتھیاروں سے۔

زمین والوں نے بہتری ان کی ہلاکت ادا استیصال
میں سہی کی۔ بہتر ازور لگایا۔ کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ تو پھر
اس صافق نے بھی پہلے صادقوں کی ناکہ کر دیا۔ کہ کید و
جیسا تم لا نظر ہوں۔ تم سب کے سب مل کر ہماری
مخالفت کرو۔ پھر ایک دم ہی ہمیں ہلاکت نہ لینے دو گین
چونکہ مسلمان کے ساتھ ودا و باقی ہوتی ہے۔ اور ہلاکت
آسمانی اور قوائے طبعی ان کی نائید میں ہوتے ہیں اس کو
آخر کار ان کو اللہ تعالیٰ کا سلب کرنا ہے۔ خدا کی
رضامندی کا تاج ہیں کر عزت اور آشتی تحت پر بیٹھ
جائیں۔ اور دشمن جس کی آگ میں جل رہے ہیں کہ کو گم ہو
جائیں۔

لے اندھے مخلوق تم نے کہاں تک مخالفت کی
لیکھو ام کے غیبی قتل کو سازش قرار دیا اور قاتل کو ڈھونڈنے
کے واسطے بہترین ٹکریں ماریں۔ اب بتلاؤ دہشت کی موت
امریکہ میں پادری کو قتل کی موت۔ چرخ المون اور حداد
کے ماتے نے یہ ظاہر نہیں کر دیا۔ کہ فرستادہ خدا کے

پاس دعا کا ایک حیا ہے۔ کہ جو ہزاروں تیغیں
سے تیز اور بران ہے اور اصل جہنم کے بغیر نہیں چھوڑتا۔

انبرین دعا ہے کہ اسے خداوند ارض و سما سب کو
اس نام برحق کی شناخت عطا فرما اور راہِ مستقیم پر چلا
واسم۔
ایہ ملک کرم آہی بھیرہ ضلع شاہ پور

(۲) تائید دین کے اور نسبت الہیہ ہر وقت اور ہر حال میں اس کے شامل حال ہوتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا۔ اور ایں بصیرت کے لوگوں کی شناخت کا یہ ایک بڑا معیار ہے مگر ان لوگوں کے لئے جہد کے اندھے بہتے ہیں۔ یہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَن كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فُهِوْیَ الْاِخْلَاقِ اَعْمٰی وَاَنْتَ لَا تَعْلَمُ مَا یَعْمَلُ جَهَنَّمُ مِمَّنْ اَنْدَیْہِ۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہی ہو گا بلکہ اس سے بھی بدتر یعنی جو شخص حق کے پانی سے اس جہنم میں محروم رہا۔ اور جہالت اور دل کے اندھ پن کو ہی اس جہنم سے گزر گیا وہ عاقبت میں بھی محروم ہی رہے گا۔ بلکہ پہلے سے ہی بدتر حالت میں ہو گا۔ بہت آخرت میں اس کے لئے سوائے حسرت اور ہراس جہنم کے اور کچھ ہی نہیں۔ اسی لئے خباب رسالت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہیں کرے گا وہ جہالت کی موت کے مرے گا یعنی وہ حق اور صداقت کے پائے سے محروم رہا اور اسی آیت میں کات فی ہذا اعمیٰ فہو فی الاخلاق اعمیٰ کا مصداق بنکر دنیا سے جمالت نامرادی چلا گیا۔ اب یہ غایت درجہ ڈرنے اور غور کا مقام تھا مگر یہ سے لوگوں نے جنکو اپنے علوم پر بڑا ناز اور گھمنڈ اور اپنی نادانی و جاہلیت پر بڑا فخر تھا۔ ان وعید کے امور کی طرف کچھ بھی توجہ نہ کی۔ اور جو اپنی خود بینی۔ تکبر۔ عصبیت و دنیا اور فخر فاندانی ایسی اہم اور ضروری صداقت کے پائے سے کبھی محروم رہے اور جو لوگ سادہ سادے ہاکی باطن نیک طینت اور خود بینی اور تکبر سے خالی تھے وہ اس صداقت حق کو پا کر فائز المرام ہو گئے اور سابقین میں داخل ہو گئے۔ گویا خود خدا تعالیٰ نے ان کو صاف باطن اور عجز و نیان سے پُر دیکھ کر ان کی دستگیری کی اور اپنے بند و عاطفت میں لیکر ان کو زندگی کے آب حیات تک

پھر میں اپنے اصل مسموموں کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کی ہر امر میں تائید کرتا ہے۔ اور ہر میدان اور ہر مقابلہ میں اپنی نصرت اس کے شامل حال کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی اور ہمیشہی بات ہے۔ کہ جو شخص کسی یا کسی غرض کے سرانجام کیلئے بھیجا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کی ہر تائید اور نصرت و امداد کرتا اور نہیں چاہتا۔ کہ وہ بے عزت کیا جاوے۔ یا اس کام کے سرانجام میں ناکام رہے۔ جس کے لئے بھیجا گیا ہو کیونکہ اس کی تذلیل اور ناکامی میں خود بھیجے والے کی ذلت اور ناکامی ہوتی ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین اور قادر مطلق توانا اور مہی و قیوم خدا ہے۔ جسکی قوامی اور جباری کے آگے کسی کو چون و چرا کرنے یا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ جو چاہے۔ تو ایک آن واحد بن سب کو فنا کر دے اور ایک پل میں نئی دنیا پیدا کر دے وہ کب گوارا کر سکتا ہے۔ کہ اس کا مامور جس کو اپنی مرضی فی الارض پورا کرنے کے لئے اور بعض اپنی رحمانیت کے تقاضا سے اپنی مخلوق کو راہ راست پر لانے اور ان کو کفر و شرک اور ہر ایک قسم کی بد راہی اور معصیت سے بچانے کے لئے اور اس طرح خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر کے نجات دائمی حاصل کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے ذیل کیا جاوے۔ یا اپنی رسالت کے کام کی تکمیل میں ناکام رہے۔ نہیں بلکہ ہر ممکنی عزت اور سرخروئی اس کو بخشتا ہے۔ اور ہر امر اور ہر مہم میں اس کو فتح نمایان ہوتی ہے۔ گو بظاہر ایسی باتیں گاہ بگاہ واقع ہوتی ہیں۔ جو عوام الناس کی نظر میں بہ سبب انہیں کی کوتاہ نظری کے اس کی ناکامی کی معلوم ہوتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انہیں میں سے اللہ تعالیٰ اس کی ترقی اور قبولیت عامہ کی راہیں نکال دیتا ہے۔ اور ہر وہ باتیں اہل بصیرت کیلئے آیات اللہ ہوتی ہیں۔ جن سے مامورین اللہ

کی شناخت ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ایسا شخص جو نہایت
 اور ایسے صاحب اور دل شکن امور نہایت ہوں۔
 وہ ہرگز انہیں انہیں نہیں سکے گا۔ اور ان کے لیے جو
 حالت یاں میں اپنی زندگی کی خاطر کر دینا جائے۔
 ایسے لوگوں کی حالت میں دیکھا جاتا ہے۔ یہ معرفت الہی
 میں ہے اور فیہیت کے درجے سے گزرتے ہیں۔
 میں لکھتا ہوں کہ ہرگز اس کا انتقال صبر شجاعت اور دنیا
 دہائیہ سے۔ کھل اسٹنڈا، وغیرہ صفات کا پرکشی جاتی
 میں اور ایک نہیں ہزاروں صاحب کے پیران پر گزرتے
 تو وہ بعد تھکے گھبراہٹے نہیں اور صحیح سلامت ہمارے
 ان سے باہر آتے ہیں۔ یہ سچے مسیحیوں اور جہوں سے
 رہا ہر مرد میں ایک یہ امر ہی ہے الامتیاز ہوتا ہے کہ آپ
 رہا ہر کسی صبر شجاعت میں ہی ہست نہیں ہارستے اور نہ یوں
 ہوتے ہیں۔ بر خلاف اس کے جو بناوٹی اور جھوٹے ہوتے
 میں۔ ان میں وہ کامل استقامت ہرگز نہیں ہوتا۔ وہ ذرا ذرا
 نا کامیوں کے آگے ہست ہار دیتے ہیں اور تھک
 کر رہ جاتے ہیں۔ ہونہ کے طور پر ہی دیکھئے۔ ہمارے
 امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں بد طرح اور بد قسمت
 لوگوں نے اذراہ صد و عداوت کس قدر زور دیا گیا۔
 مقدمات بنائے۔ حکام میں ان کے چھٹانے کے لئے
 ان کے برخلاف ترکیبیں کیں۔ لوگوں کو ان کے پاس لئے
 سے رد کیا۔ گامیان دین۔ لوگوں میں جھوٹی باتیں ان کی
 نسبت کیں۔ غرض طرح طرح کے حیلے اور مکر کیئے۔ تاکہ
 وہ ذلیل اور بدنام ہوں اور ان کی ترقی بند ہو اور دنیا میں
 (نمود بالمد) وہ جہوں نے ثابت ہوں۔ غرض شیطانت نے
 اپنا پورا زور لگایا۔ مگر کیا وہ لڑکے اپنے اپنے اراوون میں
 کامیاب ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ
 نے ہر ایک مخالفت کے منصوبہ میں دشمن کو ناکام اور
 نامراد رکھا اور حضرت امام الوقت کی الہی تائید کی کہ وہ
 صداقوں کے کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ خداوند تعالیٰ
 نے وہ ہیں ان کی جماعت میں ترقی دی۔ یہاں تک کہ آج
 لاکھوں تک آپ کے مژدین کی تعداد پہنچ چکی ہے۔
 ولک نصل اندرون میں بشارت و اندوہ الفضل العظیم کیا
 کسی کاذب کو یہ عادت ترقی نصیب ہو سکتی ہے۔
 انگریزی میں بھی ایک مثل ہے۔

یہ سچ ہے کہ ہرگز اس کا انتقال صبر شجاعت اور دنیا
 دہائیہ سے۔ کھل اسٹنڈا، وغیرہ صفات کا پرکشی جاتی

جہوں کے جھوٹ جلدی طشت از باہم ہو جاتا ہے۔
 اس کو فریخ نہیں ہو سکت۔ پھر دیکھئے کہ زمین اور آسمان
 سے جہت نام الوقت کی تباہی میں بہت سی نشانات دیکھا
 مثلاً ایک ہی مردمان میں جو جب پیشگوئی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو صوفیوں کو ہونا۔ امام الوقت کی
 بعثت کے وقت مسکوئے یہاں چھیس سال کا عرصہ ہوا۔
 آسمان پر کشت سے شہر آباد کیا جس سے معلوم ہوتا تھا
 کہ لکھنؤ صبر شجاعت میں انوار شریعت اور روشنی ہو رہی تھی
 بہر حال میں مسئلہ۔ مقامات میں عجیب۔ وغریب شہر ہونا
 کرنا اور گزرتوں کا بیان وغیرہ۔ پھر زانی نشانات کا جن کو
 ذکر قرآن و احادیث میں ہے۔ تو یہ زمین آسمان کا خبر دہا
 دریل و موٹر کار کا دور دورے نہیں پرچا۔ بلکہ ہا
 میں ریل کا بننا اور اس وجہ سے انہوں کا سیکار ہونا اور
 دیگر اور جہت سے نشانات میں سب کا بیان کرنا اور جب
 طوالت ہو گا۔ ضرورتیں ہونے۔ مگر افسوس محافل انہوں نے
 اون سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ اور روحانی انداز میں کو
 پورا ثبوت دیا۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

خدم حضرت سید مودود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 مہر ایت اللہ احمدی گجرات

حالتِ زمانہ بالطبع ایک مسلم برائی کو چاہتی ہے

شان ایزدی ہے۔ کو آدھل دیا نقدی سہارا ہوں۔
 گویا پڑھے۔ جو اہل اسلام۔ حقے ناواقفہ زمین۔ اعلان کا ہونا
 روزہ وغیرہ احکام شریعت صرف رسم۔ کے رنگ میں رہ گئے
 میں اور بہت سے مسلمان تو ایسے ہیں جو احکام شریعت
 کی فرمان برداری ظاہری اور رسمی طور پر بھی کرنے کی پرواہ
 نہیں کرتے اور ان کی تعداد کے مقابلہ میں صرف ایک
 قلیل تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف تقیدی طور پر نماز
 روزہ وغیرہ احکام بحال کرنے کے عادی ہیں اور ان میں سے
 بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جو قرآن شریعت ہرگز پڑھ نہیں سکتے
 اور معدودے چند جو قرآن شریف پڑھتے ہیں وہ ان
 کے معانی سے بالکل بیخبر اور گویا طوطے کی طرح پڑھتے ہیں
 میں اور کبھی ان کو یہ خیال نہیں کہ اس کلام پاک کا مطلب

سمجھیں تاکہ حاکم ہو کہ اللہ تعالیٰ کیا فرماتا ہے اور پھر
 اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں بعض سادہ لوح مسلمانوں
 کا یہ خیال ہے کہ قرآن شریف کے معانی سمجھنے کی عوام
 کو کچھ ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس سے دین شہادت اٹھتے
 ہیں اور عام مسلمانوں کی نماز کا یہ حال ہے کہ کچھ پڑھ
 وضو کیا اور چند منٹوں میں ہو گئیں مار کر نماز ادا کر لی۔
 گویا یہ ایک بوجھ ہے جس سے ہرگز سے فراموش کیا جاتا
 اگرچہ وہ ہے کہ بہت سے تبدیل ارکان کے ساتھ
 خشوع اور حضور اور حضور کے معانی پر نظر رکھ کر
 نماز ادا کرو۔ تو یہ اون کے لئے سخت مشکل کا کام ہے
 جس سے وہ برا ہوتا اور ان کے لئے تقریباً محال ہے
 اور ان کا ایسی جلدی ہے کہ نماز ادا کرنا غامض کر دیتا ہے کہ اس
 میں ان کیسے کوئی لذت نہیں اور خشوع حضور پر پیار
 ہونا صرف یہ غامض کر دیتا ہے کہ اس احکم الحاکمین جسکی رہبر
 وہ نہیں ہے۔ ہونے اور کوٹ اور کھڑے کرتے ہیں۔ کوئی غفلت
 اور ان کے دل میں نہیں ورنہ اگر یقین ہو کہ وہ مسیح۔
 بصیر اور علیم ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ان کے دل پر
 اس کا ہلال اور خطرات مستوی نہ ہو ایک مومن کے
 واسطے سب سے ضروری بات یہ ہے کہ وہ نماز پختہ
 خضر رع حضور اور حضور کے سے ادا کرے۔ اور ایک

اور اسے کہ گویا وہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور جب
 اسکی نماز الہی ہوگی۔ تو پھر اس سے تمام بر عملیان۔
 جھوٹ ہونا۔ عیبت کرنا۔ بددیانتی اور بد نظری وغیرہ
 وہ ہر جہت اور کامل مومنین کی ہی صفات اس میں جلوگر
 ہر جہت دیگی کہ کچھ حقیقی نماز کا یہی خاصہ ہے کہ انسان

کو پاک کر دیتی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں
 فرماتا ہے۔ ان الصلوٰۃ تضحی عن الفحشاء والمنکر
 اور اگر ایک شخص باوجود نماز ادا کرنے کے بیک نہیں بنتا
 تو اسکی نماز نماز نہیں وہ صرف تکبیر ہیں اور اللہ تعالیٰ
 ایسے نمازیوں پر افسوس کرتا ہے جو اپنی نماز سے بیخبر ہیں
 یعنی اصل مفہم نماز سے نااہل ہیں اور حضور دل سے ادا
 نہیں کرتے۔ صرف زبان ہلاتے ہیں اور دل غفلت کے
 پردوں میں ہے جیسے کہ فرمایا۔ فویل للمصلین
 الذین ہم عن صلاتہم ساهون۔ سوہر ایک مومن
 کو اپنی نماز ایسی بنانی چاہیے جس سے وہ مطلب حاصل
 ہو جو نماز کا اصل مطلب ہے

پھر عام طور پر اون لوگوں نے جو عساکرام اور شیخ عظام

کہلاتے ہیں اپنے اصلی کام یعنی امر معروف اور نہی عن المنکر کو بالکل ترک کر دیا ہے وہ دنیا سے دونوں کی محبت میں گرفتار ہو گئے ایک شخص ہزار بدعات اور خلاف شریعت رسومات کر کے انکو اسے منع کرنے سے کوئی غرض نہیں انکی خوشی صرف اسی میں ہے کہ انکی آمدنی میں فرق نہ آوے بلکہ بعض علماء تو میں نے ایسے دیکھے ہیں کہ دنیا کی لالچ کی خاطر جو بڑے نکاح پڑھتے سو دریغ نہیں کرتے اور جھوٹی گواہیاں دینے سے بھی خدا سے نہیں ڈرتے۔ درس تدریس علماء کا کام تھا مگر وہ بھی ان لوگوں نے ترک کر دیا۔ سوائے نئی تعلیم کی بجائے مدارس میں صرف دنیاوی تعلیم دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے غرض مسلمان صرف برائے نام رہ گئے۔ بعض مسلمان بھی ہیں کہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک صحیح پڑھنا نہیں جانتے۔ اور پرانے خیالات معاملات وغیرہ ایسے ہیں کہ مومنوں کی شان سے بہت ہی بعید ہیں اور عام طور پر لوگ دنیاوی معاملات اور کاروبار میں ایسے منہمک اور محو ہیں کہ گویا دنیا پرستی اور دنیا طلبی ہی انکا اصل مدعا ہے اور جانتے ہی نہیں کہ دین کیا ہے اور زبان حال میں بتلاتے ہیں کہ حضرت پرانکا ایمان تھا کہ وہ دین سے ایسے لاپرواہ اور غافل تھے کہ یہ یحیٰ بن کھن ہوئے۔ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ میں ایک سوداگر کی دوکان پر گیا۔ اثنائے گفتگو میں مینے اس سے پوچھا کہ آپ نماز بھی پڑھا کرتے ہیں تو اسنے کہا پڑھتا ہوں مگر پانچ وقت نہیں۔ مینے کہا کہ پانچ وقت کیوں نہیں پڑھتے اسنے کہا کہ دوکان کا اس قدر کام تھا ہے کہ بالکل فرصت نہیں ہوتی اور نہ وقت ہی ملتا ہے۔ سو یہ حال ہے عام مسلمانوں کا اور باوجود ایسا دنیا پرست اور دنیا کا کٹر اسونیکے پاک لوگوں پر بھی لوگ غفلت زنی کرتے ہیں اسانکی بدزبانی کی کوئی حد نہیں رہتی میرے ایک احمدی بھائی نے ذکر کیا کہ اسکے بھائی سے (جو اب احمدی نہیں مگر خیالات نیک رکھتا ہے) ایک محالفت نے کہا کہ مرزا (صاحب) نعمت اللہ کا زب ہے۔ اسنے جواب میں کہا کہ کاؤن کس کو کہتے ہیں اسنے کہا۔ جو بھید تھا ہوا درجن کو چھاپا اسنے کہا بھائی میں تم سے چند ایک سو گنا غافل ہوں ستمور دیکھا جواب دہ۔ اول یہ بتاؤ کہ جب کوئی شخص

نمادی پر تلج کر اے تو کیا تمہارے علماء اسکو اس فعل سے منع کرتے ہیں اور اگر وہ باز نہ آوے تو کیا اس سے اظہار غفلت کرتے ہیں؟ اس نے جواب میں کہا نہیں پھر اسنے کہا کہ شادیوں پر جو خلاف شرع امور مثلاً گاناں باندھنا وغیرہ کئے جاتے ہیں تو کیا تمہارے علماء ان لوگوں کو ایسی ممانعت سے روکتے ہیں اور اگر وہ درکن درکن ان سے میرا رسی ظاہر کر کے کہتے ہیں کہ ہم تم سے متعلق قطع کر دینگے؟ اور تمہارے گھر کا کہا ناچنا چھوڑ دینگے؟ اسنے کہا نہیں۔ پھر اسنے کہا کہ کیا وہ بے نازوں۔ زانیوں۔ شرابیوں کو کہتے ہیں کہ بدکردار یا ان حرکت کر کے نماز پڑھا کر ورنہ ہم تمہارا جنازہ نہیں پڑھینگے۔ اسنے کہا نہیں۔ پھر اسنے کہا کہ اب حضرت میرزا صاحب کا حال سنئے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جو ناز نہیں ادا کرتا وہ ہماری جماعت میں نہیں جو فتنہ و فحش نہیں چھوڑتا اس سے ہم ہزار ہیں۔ جو دنیاوی رسومات میں مبتلا ہے وہ ہم سے علیحدہ ہو جائے۔ جو بری صحبت ترک نہیں کرتا اور خیانت و رشوت کھاتا ہے غرض جو کسی قسم کا فساد اپنی طبیعت میں رکھتا ہے اور خدا اور رسول کے حکموں پر کاربند نہ ہو کہ پورا مومن نہیں اور پاک تہذیبی اپنے دہر میں پھنس کرنا وہ ہم میں سے نہیں سنیے شخص سے خواہ وہ ہمارا کیا ہی قریبی رشتہ دار ہو ہمارا کوئی تعلق نہیں ہم نہ سکھائے کہ کسی کی کچھ پرواہ ہے۔ ہماری جماعت میں صرف وہی داخل ہے جو خدا اور رسول کا پورا فرمانبردار ہے اور تبلیغ اسلام اور اسلامی غیرت کا پورا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ کاؤن اور حق کو چھاپنا لاکھوں ہے۔ آیا مرزا صاحب، تمہارا علماء۔ واقعی تمہارے علماء کا ذہن اور حضرت مرزا صاحب صادق ہیں۔

الغرض دنیا کے مسلمانوں پر نگاہ غور کرنے سے چھٹا ثابت ہوتا ہے کہ انہیں پرے درجہ کی گمراہی پھیل گئی اسلام کے اصلی مفہوم سے باہل ملحق ہو گئے اور دنیا طلبی اور زرپرستی میں غرق ہو گئے۔ تو گویا کہہ سکتے ہیں کہ قرآن خریف جان سے اونٹنہ گیا اور ایمان شیرا پر ملا گیا تو اب بتلایئے کہ جب رامہ کی ایسی حالت ہو جائے۔ یعنی ظفر الفیاد فی البرد البحر کا نقشہ قائم ہو گیا ہو سنت اللہ کے موافق کوئی شخص

خدا کی طرف سے ایسا مبعوث نہیں ہونا چاہیے جو۔ گم گشتہ ایمان کو از سر نو تازہ کرے۔ اور اسلام کا ماحی نہ ہو کہ اسکو دنیا میں از سر نو قائم کرے کہ جو کہ اسلام ایک ایسا دین ہے جس شگبان خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ اسکا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے اور شرک اور کفر اسکی جگہ پھیل جائے اور کوئی خدا اور اہل لاشرک کا پرستار نہ رہے۔ اسکی غیرت ہرگز بے تقاضا نہیں کر سکتی۔ وہ غیور خدا ہے۔ بڑی طاقت اور حکمت والا آپ دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عالم اسباب میں یہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہر اسے کہ جیسا ساک باران ہو کر باغابت درجہ کو گرمی پہنچ کر زمین کی روئیدگی چلی جاتی ہے تو آخر اسکی رحمت جوش مار کر ضررہ زمین کو از سر نو زندہ اور تازہ کر دیتے ہیں بارش بھیجتی ہے۔ ایسے ہی جب رحمانیت کو کون میں نہیں رہتی اور لوگ دین الہی پر عمل کرنا چھوڑ کر طرح طرح کی گمراہیوں اور شرارتوں اور غایت درجہ کی بدبینی میں پڑ کر دولت ابان کو بھکی ماتہ سے کہہ بیٹھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ اسی اپنے قدیم قانون کے مطابق دنیا میں ایک مصلح کو انہی طرف سے بھیجتا ہے۔ (باقی آئندہ)

خادم حضرت حجۃ اللہ فی اللہ من ہارین اللہ اوگوتا

مبارک | برادر فخر الدین صاحب ساکن سیالی
حال ملازم چاندنی لاہور کے ہاں خدا
تعالیٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے جسکا نام برادر
موصوف نے بنات اللہ کے مطابق محمد یعقوب رکھا
ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو نیک بنا دے اور
ایسی عمر صحت و عافیت کے ساتھ عطا کرے۔
آمین

ضروری چٹرا بیان | محکمہ ذمہ دارین و چٹرا بیان
کی ضرورت ہے خواہ
آئندہ روپیہ مابور بیلگی فی الحال۔ مختفی اور دیات دار ہونی
فشی کے درجہ تک ترقی ہی ہو سکتی ہے۔ الا اس شخص
کو ترجیح دیجاو گی جو کسی اعلیٰ رکن احمدی کی تحریری
سفارش کو پیش کرے گا۔ ذیل کے پتہ پر درخواستیں
پہنچائی جائیں۔

”غلام محمد پیلوری چٹراچ لکڑنڈی شاہ پور کنڈی ضلع
پشاور“

تمہارے سخت دشمن ہیں چنانچہ واقعات سے اس امر کی شہادت دیدی ہے۔ کہ مسلمانوں کی عزت و آبرو اور جان و مال کے محافظہ انگیز ہیں۔ جن کے پُرامن ظلِ حمایت میں اہل اسلام نہایت آزادی سے اپنے فرائض مذہبی کو سرانجام دیتے ہیں اور ہندو مسلمانوں کے خون کے پرتا ہیں۔ خداوند کریم کا اہل اسلام پر یہ ایک خاص فضل ہے جو اس لئے ان لوگوں کو حکومت نہیں دی ورنہ ابھی تہوٹا ہی عرصہ گزرا ہے۔ زمانہ سکھ شاہی میں جب اون کو ثروت، اور حکومت حاصل تھی۔ تو مسلمانوں پر کس قدر بڑا دستم کئے گئے تھے۔ نماز کے لئے اذان دینے پر مسلمانوں کو سخت سزائیں دی جاتی تھیں۔ اگر کسی سے مادہ گاؤں کے کوئی ضربِ اتفاقیہ اور نادانستہ بھی لگ جاتی تھی۔ تو پھر کیا ان سچا وطن کو قتل کیا جاتا تھا۔ اب بھی اس پُرامن حکومت میں جس صیغہ میں ہندو افسرین اور مسلمان ماتحت جو کچھ ان کا حال اُن افسران ہندو کے ہاتھوں سے ہوتا ہے وہ اخباری دنیا پر پوشیدہ نہیں ہے پس جبکہ انگریز مسلمانوں کو دوست رکھتے ہیں۔ بموجب فرمودہ قرآن کریم کے۔ تو پھر کیا مسلمانوں کا فرض نہیں ہے کہ اون کو دوست رکھیں اور پھر جبکہ خوش قسمتی سے بھی انگریز شہنشاہ ہوں۔ تو پھر اون کی اطاعت اور محبت اور بھی مسلمانوں پر فرض ہوئی۔ اور قرآن کریم میں یہ بھی تعلیم دی گئی ہے۔ کہ ازلِ جوارِ الاحسان الاکرام یعنی جہادِ احسان کا احسان ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو انسان کا شکر گزار نہیں وہ خدا کا بھی شکر گرا نہیں کر سکتا۔ یہ تو ایڈیٹر صاحب کے سوال کا جواب ہے جو تو انکرم نے خود اون کو دیا ہے۔ اور قرآن کریم نے قنیت کے یہود و فرعون و قس کو سنایا ہے اور حکم دیا ہے کہ ان اکم مکم عند اللہ التقاکم۔ یعنی تم میں قابلِ عزت و فخر و بلا ملو قوم و وجاہت خاندانی کے وہ جو جو اللہ جل شانہ کے نزدیک پرہیزگار ہے اور قرآن کریم نے ہی منجملہ سخت گناہوں کے سخت تر گناہ جو خدا کے غضب کو بڑھاتا ہے بناوٹ قرار دیا ہے بناوٹ خواہ خدا کے ساتھ اختیار کی جاوے یا بادشاہ وقت کے ساتھ۔ کیونکہ بادشاہ وقت کو ظلِ اللہ بنا کر اس کی اطاعت اور فرمان برداری کا حکم دیا ہے۔ اور جس طرح خدا اور رسول کی اطاعت کا حکم ہے اسودہی

میں بادشاہ وقت کی اطاعت کو منجملہ فرائض مذہبی ایک فرضِ اہل اسلام کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الملک واطیعوا اهل الامر منکم۔ یعنی اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔ اور اپنے حاکموں کی جو تم میں ہوں۔ غرض کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی متم اور مکمل اور خاتم الکتاب بنجاب اللہ کا ہے۔ جو انسان کی تمام ضروریات زندگی کے لئے خواہ دینی ہوں یا دنیاوی سب پر حاوی اور سب کی مشکفل ہے۔ دنیا میں اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے اور دید تو اس بارہ میں بالکل ناقص اور عاجز ہے۔ مسلمانوں کو جہانِ اقدسِ خدادانی اور پاکیزگی نفس اور ہمدردی عام بنی نوع و نوع کی یعنی حق اللہ اور حق العباد کی رعایت رکھنی کی دی ہے۔ وہ ان پر تشکیل تعلیم ہی ایسی دی ہے۔ کہ اگر وہ اس پر چلیں۔ تو کبھی کسی نوع کا نقصان نہیں اڑھا سکتے۔ وہ میں توقع اللہ اور حق العباد کی تعلیم تو کیا پہلے انہیں حقوق پر جس پر انسان کی فلاح و بہبودی دیرسی و خروسی موقوف ہے ہاتھ صاف کیا گیا ہے۔ حق اللہ سے لگ کر دانی اور انکار تو اس سے ظاہر ہی ہے۔ کہ اس خالقِ الکل العلیین کو اپنے ذرہ ذرہ وجود کی خالقیت سے جدا کیا گیا ہے کہ وہ ہمارا خالق ہی نہیں۔ اور حق العباد کی حق تلفی کے لئے نیوگ جیسا سکڑ گیا ہے۔ پس جو قوم اپنے خالق اور رب کو جو حکم الحاکمین ہے۔ اپنا وجود کا خالق نہ سمجھے۔ اور جیسی کہ وہ ہستی قدیم سے ہے۔ اپنے آپ کو ہی اس کی ماتہ قدیم سے ہی جائے۔ پھر وہ اپنی بڑی احسان فاموشی اختیار کر کے بادشاہ وقت کے احسانات اور مرتبہ شہادتوں کے کلب دلدادہ ہو گئی ہے۔ وہ کسی قدر معذور بھی ہیں۔ کیونکہ ان کو مذہبی تعلیم ایسی نہیں دی گئی جو حق اللہ اور حق العباد کی قنیت کو رد رکھیں۔ ہر ایک مذہب میں بجز اسلام کے واقعات آئندہ کے بتلانے اور ان مہمات میں جو کسی زمانہ میں آئندہ پیش آنے والے ہوں۔ اس میں اس طریق کے بتلانے میں جس سے کہ اون پیش آمدہ مصیبتوں کا نشانہ نہ بنیں۔ اور خوشحالی کے ساتھ پران زندگی بسر کرے۔ ایسی تعلیم ہرگز ہرگز نہیں ہے بلکہ ایسے تمام مذاہب جو اسلام کے خلاف ہیں اس عاجز سے اور بالکل سکت ہیں جس سے وہ ایک مردہ

بے جان کی ماتہ میں اور قابل اس کی میں۔ کہ ان کو زمین میں دفن کیا جائے۔ کیونکہ مردہ نعش جس میں زندگی کی روح نہ ہو وہ بنی نوع انسان کو کیا فائدہ اور فیض بخش سکتی ہے۔ ان اسلام ہی اور بے شک اسلام ہی ایک ایسا پاک و صاف اور کامل و مکمل و سچا مذہب ہے۔ جو زندگی روح اپنے اندر رکھتا ہے۔ جس میں ہر زمانہ کے لئے ہدایات اور ان کے مفاسد اور خرابیوں کا انہار کر کے اس کے نباتاتی کا قانون بتلایا گیا ہے۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ کتاب ترمذی شریف سے جو احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معتبر کتاب ہے۔ ایک دو حدیث ابواب الفتن سے نقل کر کے دکھاؤں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح آخر زمانہ میں اس شورش موجودہ کی خبر دیکر مسلمانوں کو اس سے باز رہنے کے لئے ہدایت فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ احادیث شریف یہ ہیں۔

حدیث شریف

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم سترون بعدی اثرۃ و اموراً تنکروا۔ فقالوا فما تا مودنا قال اذ ما الیہم مقصہم و اسالوا اللہ الذی لکم۔

یعنی روایت ہے کہ عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور میت سے کام کہ جنہیں تم بڑا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں۔ آپ ہم کو اس وقت میں فرمایا۔ اپنے دو حق اولیٰ کا (حاکموں کا) اون کے تبین اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے قولہ۔ دو حق اولیٰ کا یعنی حکام کا جو حق ہے مطلب یہ کہ اون سے کسی حال میں سرکشی نہ کرنا۔ اگرچہ وہ تمہارا حق نہ ہو بھی دین پر ہی ان کی اطاعت کرنا اور اپنے حقوق کے لئے ان سے جھگڑا نہ کرنا۔ بلکہ صبر کرنا اور اللہ سے مانگنا۔

حدیث شریف

عن عائشہ بن جبر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رجل یسألہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا و اطیعوا فانما علیہم ما حقوا و علیکم ما حلتکم۔ یعنی روایت ہے۔ عائشہ بن جبر سے کہ کہا اوہنوں نے سامین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک دو آپ پوچھا ہوں۔ پھر کہا اس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہوں ہم پر ایسے حکم کہ نہ دین ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کر دین۔ فرمایا آئیے

سوفم اون کی بات اور اطاعت کرو ان کی کہ ان پر ہے جو کچھ اونہوں نے اٹھایا ہے جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اونہا پر غرض ہے کہ اگر وہ تمہارا حق ہے تو میں نہ دین۔ تو اس حالت میں بھی تم اون کی اطاعت کرنا اور ان پر خروج مت کرو۔

علاوہ اس کے جیسا کہ اس پرفتن زمانہ میں عام طور پر رویہ اکثر ہندو اخبارات کا ہے کہ گورنمنٹ کے برخلاف ایسی حالتوں میں جبکہ باغیوں کو سزائیں دی جاتی ہیں اور ان کی ایسی بے جا درخواستوں کو جو یہ لوگ اپنی نادانی اور جہالت سے کرتے ہیں بمقتضائے مصلحت و حکمت رد کیا جاتا ہے تو وہ زبان معن طعن کی کہوتے اور توہین آمیز فقرات کا استعمال کرتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو اون کے ہادی کامل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے بڑی سبوت پر حکمت جاری ہے یہ تعلیم دی ہے کہ جس نے بادشاہ وقت کی توہین کی اس کا کوئی ذلیل کر لیا دیکھو یہ ہے راہ سلامتی اور نجات کی۔ چنانچہ فرمایا حدیث تالیف عن ذیاد بن کسب۔ اللہ وحی قال کنت سمعاً لی بکرمہ تحت منبر ابن عاصم وھو یخطب علیہ ینابذ دقاق فقال ابو ہلال انظر والی اسیو نایلس شباہ الصفاق فقال ابوبکرہ استکرت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اهان سلطان اللہ فی الارض اهانہ اللہ۔ یعنی روایت ہے زیاد بن کسب عدوی سے کہ انہیں ابوبکر کے ابن عاصم کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اس کے برتن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابو ہلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پھنسا ہے لباس فاسقوں کا۔ سو کہا ابوبکرہ نے چپہ کسان میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ امانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کر لیا اللہ اوسکو۔ چنانچہ اہل اسلام میں اس پر ہمیشہ عملدرآمد رہنے کے لئے انہیں دن ہر جمعہ کے خطبہ میں مسلمانوں کو بربنایا جاتا ہے کہ جو بادشاہ وقت کی توہین کر لیا کہ اوس نے خدا کی توہین کی اور خدا اوس کو ذلیل کر لیا۔ پس مولوی لیاقت حسین ہو یا حیدر رضا وغیرہ۔

جو اس حکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف ورزی کر لیا اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف رجوع جاری کر دیا ہے اور جسکی نسبت اللہ جل شانہ نے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا جو کہ وہ مسلمانوں کو دوست رکھتی ہے۔ زبان معن طعن

کی کہوتہ ہے وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ جل شانہ فرمایا ہے کہ جو خلاف کر لیا اللہ کے رسول کا وہ جہنمی ہے اور جہنمی کا فرقہ کو کہا گیا ہے اور وہ آئینہ کریمہ ہے۔ دھنیشا عقی اللہ مسعود من بعد تبیین لہ الہدی و تبع غیری سبیل المؤمنین لولہ ما اقلی و نصبلہ جھنم دساقہ مصدیرا اب جو لوگ مسلمانوں میں سے خدا کے رسول کی ہر ایت کے خلاف دو سرا راہ شریکین کا اختیار کرتے ہیں۔ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ اور یہ بھی قرآن کریم میں آیا ہے کہ جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کر لیا خدا اوس کو سختی میں ڈال دینگا۔

اب حاصل کلام یہ ہے کہ یہ احادیث جو اوپر ذکر کی گئی ہیں۔ احادیث کی کتابوں میں ابواب الفتن میں درج ہوئی ہیں۔ جن میں آخر زمانہ کے متعلق پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ ایسا یسا وقوع عین آئینا اور اوش وقت پر راہ نجات کا ہے کہ ایسی شورش میں شامل ہو۔ جو گورنمنٹ وقت کے برخلاف ہو اور نہ اون لوگوں کے ساتھ شامل ہونا جو گورنمنٹ کی توہین روار کہیں۔ کیونکہ قانون آہی ہے کہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے۔ دیکھو یہ شگوبان اس زمانہ میں کیسی کھلی کھلی واقعہ ہوئی ہیں ایجن لوگوں نے توہین گورنمنٹ کی راہ اختیار کی اور ان کو خدا نے کیا ذلیل کیا ہے۔ چنانچہ واقعہ آخر زمانہ میں پیش ہوئی والا تھا اس لئے مسلمانوں کو ایسے امور سے جو اون کی ذلت اور تباہی کا باعث ہوں پہلے سے ہٹا کر رکھا گیا ہے۔

اب جمیع مسلمانوں کی خدمت یہ (احادیث رسول مقبول) سن کر جو اون کے لئے مآثر نجات ہے عرض کرتا ہوں۔ کہ فرقہ احمدیہ یعنی خادمان حضرت مرزا غلام صاحب قادیانی تو اپنے امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم سے ایسے بڑا ایک جملہ سے خواہ کنگریس کے ہوں یا کانفرنس کا حقوق طلبی کے سخت متنفذ ہیں اور ایسا کوئی احمدی نہیں جو کسی جلسہ میں شمولیت رکھتا ہو۔ اور دیگر مسلمانان ہند بھی خدا کے فضل سے ایسے جلسوں میں جو بغاوت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ جب سے کہ سریدھر حرم نے مسلمانوں کو اون کے ایسے صحابین پر (جمین حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گلیوں میں وغیرہ کے نام سے نامزد کر کے ایسی بنا پر ان کو گالیاں

دی گئی ہیں کہ شخص گورنمنٹ برطانیہ کی اطاعت و محبت کو سلطان روم پر فضیلت دیتا ہے) تنبیہ کر کے دھمکی کی تھی کہ اس بارہ میں تمام مسلمانوں کو حضرت مرزا صاحب کی پیروی اختیار کرنی چاہیے۔ اپنی شمولیت رد انہیں رکھتے ہیں لیکن بہت سے مسلمان ایسی ایسے ہیں کہ وہ اپنے حقوق کے لئے گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے رہتے ہیں اور ایسے جلسے کرتے ہیں جس میں بغاوت کو تو بالکل راہ نہیں ہو بلکہ عجز اور انکساری سے اپنے مفاد اور حقوق کی طرف گورنمنٹ کو مائل کرنا نہ نظر ہوتا ہے۔

اس لئے پھر بھی میں اون کی خدمت میں نہایت ادب سے متمسک ہوں۔ کہ جبکہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے حکام سے کہ جو صرف اپنا ہی حق ہر حالت میں لین اور رعایا کا نہ دین روکا ہے۔ کہ ان سے اپنے حقوق طلب نہ کرو اور اون کا حق دور اور ہر حال میں ان کی اطاعت کرو۔ تو یہ ایسی مہربان گورنمنٹ سے جو ہر طرح سے ہمارے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ہماری فلاح و بہبودی کے لئے ہم کو ہر قسم کی آزادی دی رکھی ہے اور محض اہل ہند کے مفاد کے لئے اپنی ذر کثرت سے تعلیم کا حق مقرر کیا ہے۔ اور ہر ایک علم کے حاصل کرنے میں ہم کو کوئی روک نہیں ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اپنی حبیب خاص سے وظائف تک حصول عدم کے لئے دینے میں کوتاہی نہیں کرتی ہے تو یہ ایسی مہربان و محسن گورنمنٹ برطانیہ سے حقوق طلبی کے لئے صدائیں بلند کیوں ہوں۔ کہ وہ لیاقت اور قابلیت اختیار کرنی چاہیے۔ جو گورنمنٹ کی قہر کو خود اپنی طرف جذب کرے۔ جب تک یہ نہیں۔ تو یہ چھٹنا چلانا بالکل بے سود اور ایکسبے ادبی کا طریق ہے۔ جس سے ہم کو ہمارے ہادی کامل نے روکا ہے۔

نہایت ہی افسوس اور درد پیر دل سے یہ ظاہر کے بغیر نہیں رہا جاتا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے جو اپنی فیاضی اور مہر احم خسروانہ اور نہایت مہربانی سے جو آزادی اہل ہند کو ان کی بہبودی اور فلاح کے لئے عطا فرمائی تھی وہ اہل ہند کو مہضم نہ ہو سکی۔ کیونکہ ہضم نہ ہو سکی ہ واقعات نے اپنی شہادت دی ہے۔ کہ ابھی وہ اون کے کمال نہ تھے۔ کیونکہ ان میں وہ تمیز اور قابلیت پیدا نہیں ہوئی تھی۔ کہ اوس کو کسی موقع اور محل پر استعمال کریں۔

پسے ہے نادان دوست و دشمن پہر سو تاکہ
آہ آہ ہاری ہندو بہائیوں کو اہل ہند۔ یہودی کیلئے
جو جوش طوفان کی صورت میں اونکے دماغ میں
موجزن ہوا تو اس صورت میں کہ جس سے کشتی قوم
کو ایک ہی ہوا ہی طابخ سے غرق آب کر دیا اور اب
ہی اس غرق شدہ کشتی کے نکلنے کا فکر نہیں ہے
بلکہ اسکے ساتھ ہمدردی کی راہ سوچ رہی ہے تو ایسی کہ
جو باقی ماندہ قوم ہے وہ بھی اس گرداب بے تیزی میں
پڑ کر قعر دریا میں باڑے کی طرح اس طرح غرق شدہ قوم
سے ملنا تو نصیب ہو جائیگا۔ پس اگر ان ہی خواہان قوم
کی ہی توجہ مبذول رہی تو ج نہیں کہ یہ ساری کاسار
بڑا غرق ہو سیکوے۔ کاش یہ لوگ سوچیں اور ملک پر
رجم کریں۔

بھلا سب بارہ میں اسد و کیا کہتے ہیں کہ الیہ پاک
علیم جبر چکر انان بے لوث زندگی ہر زمانہ میں امن
اور چین کے ساتھ رہ کر سکے اونکو اونکے مذہب نے دی
ہے اگر وہی ہے تو پیر کا گھر میں کافول جبرگاہ۔
جو ایسی پاک تعلیم کے معائنہ ہے۔ قابل احترام و اجتناب
کیون نہیں سمجھا جاتا جس میں قوم کا لکھ رہا ہے یہی
برباد بارہ ہے اور اب تک باوجود ہادی قوم کے
روپ کر سکا مفاد قوم کیلئے اس سے زیادہ ثابت
نہیں ہوا کہ اس نے ملک میں مختلف صورتوں اور لباسوں
میں بغاوت کی آگ کو پھیل کر اہل ہند اور حکام وقت
کو دقتوں میں ڈال دیا ہے اور اس پر امن و امان ملک
میں بد امنی کو پھیلا دیا ہے حکام وقت سے بجز اور
انکری کے ساتھ ایک مذہب اپنے حقوق مانگنے
بیجا دیتے لیکن ان حقوق کو نمر واد طور پر دیکھنا
دیکر اور سرکشی اختیار کر کے امید حصول کی رکھنا یہاں
کا گھر میں کا ہی کام اور فہم و ذکا ہے۔ ہاں اس وقت
صاحب ایڈیٹر اخبار عام سے ایک سوال کر نیکی اور
جرات ہوئی ہے۔ اس بارہ میں ہندو کیا کہتے ہیں۔
کہ یہ جوش موجودہ اور اس قسم کے خیالات جو گورنٹ
برطانیہ کیلئے سب سے زیادہ خطر نہیں ہیں بلکہ انکے دفع
کرنے کے لئے گورنٹ برطانیہ کو ایک فکر دامنگیر ہو گیا ہے
انکا دعوہ اس کا گھر میں جس سے پہلے ہی اس ملک میں
موجود تھا اس کا گھر میں کے بعد ہی جو ملک ہند کے
یہودی اور قلع کیلئے قائم ہوئی ہے اسکا وجود

ظہور پذیر ہو گیا ہے
اور ہندو کیا کہتے ہیں۔ جبکہ گورنٹ برطانیہ کو بیست
خبر خواہ اور فرما ہر دار میں نو پیرزن باغیوں کی سزا چنگو
بعد ثبوت سزا میں دی جا رہی ہیں (جیسے خوشی کے گریے
شہر پر لوگ سزائیں پا کر دوسرے اس قسم کے خیالات
رکھنے والوں کیلئے موجب عبرت ہوں تاکہ وہ ان خیالات
سے باز آجائیں تو ملک میں پیر و بارہ امن قائم ہو
اور بکیرہ ہو کر گورنٹ کے مقام کا ذکر اور باغیوں کی
اس امر اور دروش کیلئے جلد کیوں کرتے ہیں اور انکی
امداد میں کر کی ذمہ داری گزاشت کا ہی نہیں کیا جاتا اس
کیا مقصد ہے کیا یہی ہے کہ اگر جو لوگ ایسے شرانگیز
خیالات رکھتے ہیں اور اپنی کفایت پر وہ میں غرض ہیں وہ
ہی مرد میدان بن کر غلام ہوں تاکہ یہ عزت کا لہجہ انکے سپر
ہیں مزین فرمایا جاوے۔

ہندو کیا کہتے ہیں۔ جن باغیوں کو بعد تحقیقات کامل
حکام ملے۔ عبرت ناک سزائیں دی نہیں اور
پیر بنظر رحم خیر واد موقعہ رائدہ مبارک کشنشاہ پر
جس کا قد بہت سے دست ہے کہ کچھ قیدی رہا کئے جاتے
ہیں اور یہی رائی اذکی میریت کے وہ کو نہیں دھرتی
ہے تو پیر اس قسم کے راہ شاہ قیدیوں اگراہل کا گھر میں
جو ملج رکھا ہے وہ کن حسن نہ مات کے عوض میں ہے
کیا یہی فہم ہے کہ انہوں نے گورنٹ کا خرب قیاد
کیلئے کہہ کر شکست فتح نصیبوں سے ہے۔
وے لے میر۔ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا۔
خاک را یک احمدی

سید ز

- نمبر ۸۴۳ شیخ محمد الدین صاحب
- نمبر ۲۴۲ ابو عبد العزیز صاحب
- نمبر ۲۴۱ ابو حیدر علی صاحب
- نمبر ۸۴۲ مفتی محمد الدین صاحب
- نمبر ۲۴۰ میان عنون الدین صاحب
- نمبر ۵۴۱ میان فضل الدین صاحب
- نمبر ۵۴۲ چوہدری حسن علی صاحب
- نمبر ۵۴۳ ابو خواجہ دین صاحب

- نمبر ۵۵۲ میر اکبر صاحب
- نمبر ۵۴۶ پرنس صاحب
- نمبر ۵۱۱ چوہدری غلام سرور صاحب
- نمبر ۱۲۴۱ نصیر خان صاحب
- نمبر ۱۲۰۳ غلام حسین صاحب
- نمبر ۱۲۶۸ راجہ خیر محمد صاحب
- نمبر ۷۰۰ مفتی احمد علی صاحب
- نمبر ۵۸۹ مفتی محمد الدین
- نمبر ۱۸۲۱ بابو علی حسن صاحب
- نمبر ۹۰۸ مولوی امام علی صاحب
- نمبر ۹۱۴ شیخ محمد افضل صاحب
- نمبر ۱۰۷۹ شیخ نیاز محمد صاحب
- نمبر ۵۹۱ صالح محمد صاحب
- نمبر ۱۱۵۱ ابو محمد عبد اللہ صاحب
- نمبر ۷۸۷ مفتی محمد بن صاحب
- نمبر ۷۶۰ شیخ سجاد علی صاحب
- نمبر ۵۵۵ مولوی محمد ابراہیم صاحب
- نمبر ۱۰۷۱ حکیم غلام محی الدین صاحب
- نمبر ۷۰ مفتی محمد عثمان صاحب
- نمبر ۱۲۵۵ غلام مرتضیٰ قانع صاحب
- نمبر ۱۱۶۹ غلام رسول صاحب
- نمبر ۱۲۱۲ محمد ابراہیم صاحب
- نمبر ۵۵۵ مفتی عبد الرحیم صاحب
- نمبر ۱۲۴۲ عبد العزیز صاحب
- نمبر ۱۹۰ میان الدردہ صاحب
- نمبر ۱۷۸ بابو غلام رسول صاحب
- نمبر ۷۶ حافظ عبد الکریم صاحب
- نمبر ۲۴۱ چوہدری محمد حسین صاحب
- نمبر ۱۲۶۸ برکت علی صاحب
- نمبر ۲۹۰ وزیر محمد صاحب
- نمبر ۱۱۱ مفتی غلام رسول صاحب
- نمبر ۲۹۰ میان حبیب الرحمن صاحب
- نمبر ۸۴۲ عبد الرحمن صاحب
- نمبر ۲۴۱ مفتی قباض علی صاحب
- نمبر ۵۵۵ مفتی عبد العزیز صاحب
- نمبر ۵۴۲ حبیب اللہ صاحب
- نمبر ۲۱۹ محمد بن لعل صاحب خیر دوز

پہلا احمدیہ وفد صدر مقام سلسلہ احمدیہ کی اہم ٹرینی ہوئی وفد وار یون اور ضرورتوں میں سے درسم کے واسطے نئی خرید کردہ زمین پر ایک عمارت بنانے کے لئے چندہ کی تحریک حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی چھٹی میں کر چکے ہیں۔ جو کہ ۳۱ فروری سنہ ۱۴۰۰ کے اخبار بدر میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے جواب میں سب سے اول جماعت احمدیہ انبالہ اور پھر جماعت ہائے فیروز پور کو پورہ نے بڑی استعداد کے ساتھ فوراً چندہ کی فہرست کو ہولی انبالہ کی جماعت کے افراد نے ایک ایک ماہ کی آمدنی اس میں دی ہے سوائے ایک دوست کے جس نے رقم دیا ہے۔ یہ ایک بہت ہی قابل قدر رقم ہے۔ لاہور کی جماعت نے بھی قریب دو ہزار روپے کے چندہ جمع کر لیا ہے اور ہونو ساری جماعت میں چندہ کی فہرست نہیں پھری لایہ ہے۔ کہ اسی طرح دوسری جماعتیں بھی اس اہم قومی ضرورت کے واسطے روپے جمع کرنے میں مصروف ہوں گی۔

لیکن جس قدر کثیر روپیہ عمارت کے واسطے درکار ہے اور کوئی نظر رکھ کر قوم کے بعض بزرگ و دوستوں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ چند ایک دوست ایک ڈیپوٹیشن کی صورت میں باہر نکلیں اور چندہ جمع کریں اس ڈیپوٹیشن کی صورت میں جو نام تجویز کئے گئے ہیں وہ خود ایسے ہیں کہ قوم اور ان کے واسطے کیا کچھ کرنے کو تیار ہے یا ہو سکتی ہے۔ اس کے لکھنے کی مجھے ضرورت نہیں۔ وہ اسما ہے مبارک بہ ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف اسلام خواجہ کمال الدین صاحب پیڈر چیف کورٹ۔ وکیل قریب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب میان چراغ الدین صاحب رئیس لاہور میان معراج الدین صاحب عمر رئیس لاہور اس وفد کا پروگرام درست یہ تجویز ہوا

پروگرام
یہ وفد ۲۸ فروری سنہ ۱۴۰۰ کی شام کو ساٹ بجے اترس ہو چکا۔ اور ۲۹ فروری کی صبح کو روانہ ہو کر تار پور سٹیشن سے ۱۹ بجے کو پورہ پہنچ کر کام کرے گا۔ یکم اپریل تک وہیں قیام ہوگا۔ یکم کو وہاں سے واپس ہوگا۔
۸۔ اپریل سنہ ۱۴۰۰ کو لال پور۔ ۱۴۔ اپریل کی شام کو مچھوالہ۔ ۱۵۔ اپریل کی صبح کو راول پنڈی۔ ۱۶۔ اپریل پٹی

سے اسی روز شام کو روانہ ہو کر ۱۶ اپریل صبح مردان اور پھر اسی رات کو پشاور پہنچے گا۔

درخواست نما بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مدرسہ تعلیم الاسلام کے انٹرنس کے طلباء احمدی جماعت سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کیلئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل و کرم سے امتحان میں کامیاب کرے۔ اور ایسے ہی دین کے امتحان میں بھی اپنی رحمت سے منعم کرے۔ اور دین کا سچا خادم و حامی بناوے۔ و السلام

طلباء کے نام یہ ہیں
فضل الدین۔ عبدالرحمن خواجہ۔ ولی اللہ شاہ۔ گوہر الدین
عبدالعلی۔ فیض احمد۔ عبدالحق۔ عبدالحسید
فخر الدین۔ غلام حسین۔ محمد مجتہدین۔ محمد صادق
عبدالرحمان انصاری۔ عطاء محمد۔ عبدالرحمن بھیروی
محمد جمیل۔
طلباء مدرسہ

تلاش فرزند محمد مسعود ولد سرتی حسن الدین بک
بیکوٹ سکس ماہ پروردگار سے بہانہ
گیا ہے عروا ہر گز نمی رنگ۔ ناک لپی۔ قدا و جوان
جو صاحب بائیں سرتی کو گاہ کین۔ اس کی والدہ محنت
پریشان ہے۔

تعلیم الاسلام کیواسطے جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں آپ کے سکول تعلیم الاسلام کے طلباء ٹیٹ سکینڈ اور تھرڈ فل سے التجار کرتا ہوں کہ وہ اس شعر پر اپنے اپنے جواب مضمون لکھ کر میری طرف ارسال فرمادیں جس طالب علم کا مضمون اچھا ہوگا اور اتفاق رائے سے دلچسپ ہوگا۔ میں اس کو ایک نفیس کتاب اور ایک روپیہ نقد انعام دوں گا۔
شعریہ ہے۔

لکھا ہے جو علی سینا نے زور سے۔
کہ سونے سے مسافر کو خطر ہے
عبدالحمید احمدی۔ سٹوننگ روڈ۔ بلوچستان

ایڈیٹر مرقع مطلع رہیں۔ کہ فروری مرقع متعلق حل جیتان کا جواب پندرہ مارچ ۱۹۷۷ء

ہے۔ ذرا صبر کریں۔
مستعلم لیلیٰ ای دین تدا اینت۔
دای غصیم فی التقاضی غصا مہما۔

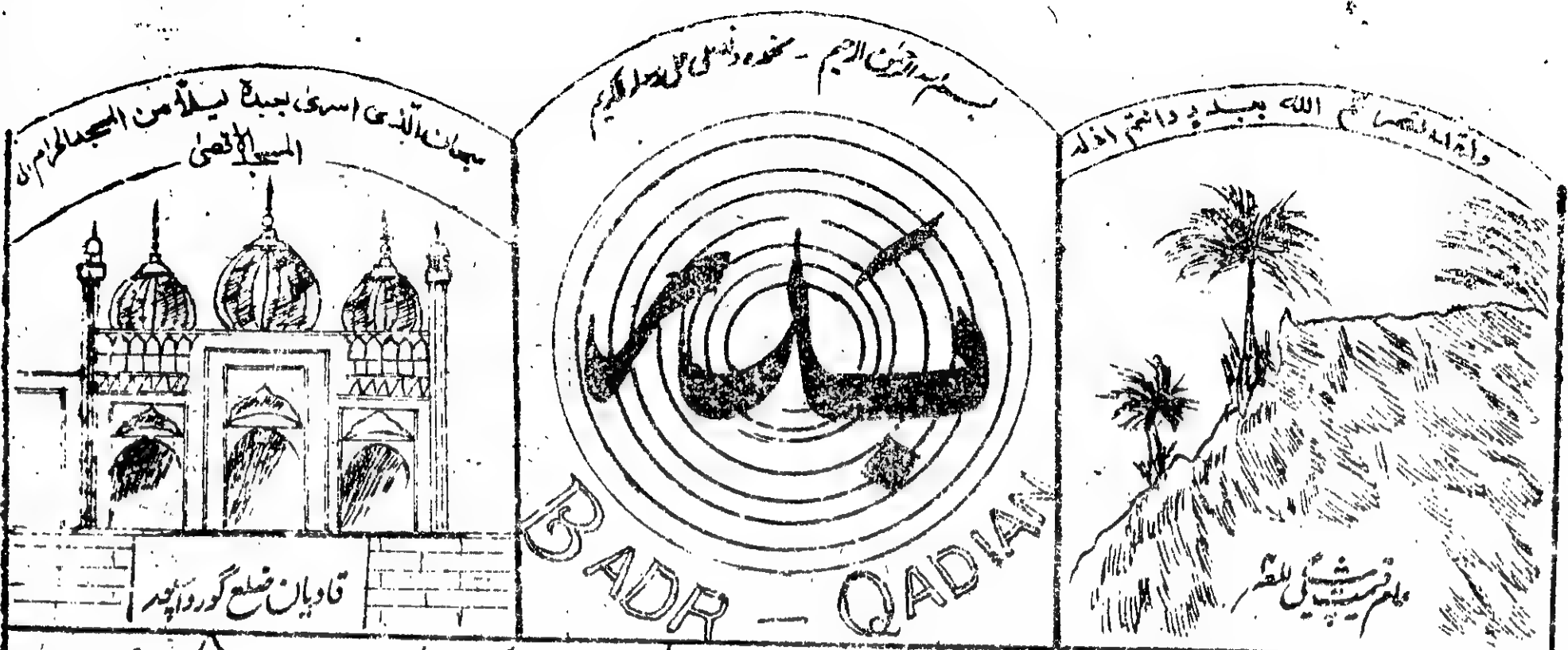
بشارت احمد انجیم جناب مفتی صاحب سلیم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند سطور اپنے گھر پر بے بااخبار ہرین برج ذرا کہ شکر فرمادیں۔
ہماری شہرین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ جرن کی تشریف آوری پر اس قدر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ تمام جماعت احمدی ایک جگہ جمع ہو رہی ہے اور جمعہ مسجد مہارن میں پڑایا جاتا ہے۔ یعنی حضرت حکیم الامت کی مسجد میں۔
اور تازہ میں تین چار مضمون سے زیادہ احمدی بھائی ہوتے ہیں ان کا ایک ایک صفحہ میں میں پچیس آدمی آتے ہیں کوئی تقریباً ایک صفحہ کے آدمی اگر نماز پڑھتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو کہ جنگ کہی ہی اس مسجد میں اس قدر آدمی نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوا

موجودہ ڈاکٹر صاحب پڑا تھے ہیں۔ جو عجب معارف و فہام کے بیان فرماتے ہیں۔ نیز تہ دفعہ سے ہی زیادہ جتنے احمدی جماعت کے ہو چکے ہیں۔ جس میں سوائے احمدی جماعت کے غیر احمدی بھی کچھ نہ کچھ شامل ہیں انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو ہمارے بھیرے کی جماعت کیواسطے بشارت ہی کر کے بھیجا ہے اور واقعی ہماری جماعت احمدی بھیرے کیواسطے بشارت احمدی ہے۔ غرض کہ اسم با سہمی جوڑ

میں ڈاکٹر صاحب کا شکر ہے اور ان کا مہل انہیں سے مل سے ان کیواسطے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا میں مالا مال کرے اور ان دنوں کی عزت افزائی جو۔ یہی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کے تشریف لائے پر ریونیو کی تعداد پہلے سو تیرہ تھی شعا خد میں ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک دفعہ کیا تہ بہت نرمی سے پیش آتے ہیں اور مرن کی بہت اچھی طرح سے تفتیش کرتے ہیں بلکہ ریونیو کیواسطے ہی بشارت سے دن بدن ریونیو کا بیج بڑھ رہا ہے اور ڈاکٹر صاحب کے اخلاص و محبت اور مرضی کی تفتیش کرنے میں ہر ایک آدمی اور ان کا ثنا و ان جو خدا نے ہمارے شہر کی۔ بیہودگی کے ہر ایک کے بشارت کہ کے بھیجا جو خدا تعالیٰ ان کو ہمیشہ اسم با سہمی رکھو اور دین دنیا

نماز جمعہ میں تین چار مضمون سے زیادہ احمدی بھائی ہوتے ہیں ان کا ایک ایک صفحہ میں میں پچیس آدمی آتے ہیں کوئی تقریباً ایک صفحہ کے آدمی اگر نماز پڑھتے ہیں اور خدا کے فضل و کرم سے ایک بڑی رونق ہے۔ جو کہ جنگ کہی ہی اس مسجد میں اس قدر آدمی نماز جمعہ میں شامل نہیں ہوا



قیمت از مسدودین	رای جهان منتظر خوش باش کاغذستان	برجشده منبریل ۲۰۰	آن هیچ دور آخر مهدی آخر زمان	قیمت از مغرب و طایفه
قادیانین	۳۶ علی احسان التوحید	پرو چهره است	۱۹۰۰	موزنت
مورف	میختر میان حجاج الدین	ایضیر محمد صادق عظمی الدین	والسلام مطایق ۵ - پنج ۱۹۰۰	نمبر ۹
جیلد ۷	سار جهان سے اچھا وارا لالمان ہمارا	استغث محمد الدین کل	وارا لالمان ہمارا	افریقہ

ضروری اصلاح
 دوبارہ

ناظرین۔ اخبار ہمدرد کے انتظامی اور ایڈیٹریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کیواسطے پروپرائیٹرنے یہ تجویز پائیں کی ہے۔ کہ کم پرنس
 سے انتظامی اور ایڈیٹریل محکمون کو جدا کر دیا جاوے۔ تاکہ یہ تہا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام بھی میرے ہی سپرد تھا اور منیجر ہی میں
 ہی تھا یعنی مضمون نویسی کے علاوہ دفتر کا تمام کاروبار اور چھپائی وغیرہ انتظام اور خط و کتابت سب میرے سپرد تھیں۔ جسکو میں محرر کی امداد پر راکرنا تھا لیکن دو طرف
 توجہ کرنے کا ہمیشہ یہ نتیجہ ہوتا رہا کہ اگر ایڈیٹری کی طرف زیادہ توجہ کی تو انتظام میں نقص آگیا اور اگر انتظام کی طرف خاص توجہ کی تو ایڈیٹری میں جرح واقعہ ہونے لگا
 الحمد للہ اب یہ نقص دور ہو جائیگا اور اس وقت سر دست پروپرائیٹر صاحب بیان معراج الدین عمر نے خود ہی منیجر ہونا منظور فرمایا ہے اور ہمداد ایک سسٹنٹ
 منیجر کے وہ تمام کام انتظام اخبار کا کریں گے اگرچہ یہ انتظام کسی قدر اخراجات کو بڑا دیگا جو شاید سر دست مناسب نہ ہو لیکن تاہم پروپرائیٹر صاحب نے اخبار کی اصلاح
 کی خاطر جہان اور بہت سے خرچ اٹھائے ہوئے ہیں بقول شخصہ این ہم اندر عاشقی بالائے غمبائو دگر۔ اس خرچ کو برداشت کرنا منظور فرمایا ہے اس واسطے تمام ناظرین اخبار
 کو مطلع کیا جاتا ہے کہ

آئندہ کوئی رسید یا خط و کتابت سلیق انتظام میرے (محمود صافق) ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیے۔

بلکہ تریلز ہمیشہ میان معراج الدین عمر پر و پرائیٹر اخبار بدرونی چاہیو اور خط و کتابت پر صرف الفاظ میں مینجر بدر لکھنے پائین۔ ہاں جو مضمون اخبار میں چھاپنے کیلئے آئے وہ ایڈیٹر کے نام آئے چاہئیں لیکن ایسے خطوں پر ہی میرا نام نہیں ہونا چاہیئے بلکہ صرف یہ الفاظ ہونے چاہئیں۔ بنام ایڈیٹر بدر

امید ہے کہ ناظرین اس عرضداشت پر پوری توجہ فرمائیں گے تاکہ انتظام میں سہولت ہو اور خطوط کی تعمیل جلدی ہو سکے۔ محمد سائق مخی مدظلہ ایڈیٹر اخبار بدرونی

۳۔ مارج ہفت عصر فرمایا۔ کوئی تحریری بعیت کرے
یا ماتہ پر۔ اس میں چند ان فرق نہیں۔ بلکہ اگر حصہ ہماری
جماعت کا وہی ہے جس نے تحریر کے ذریعہ بعیت کی ہے
مطلب تو یہ ہے۔ کہ جو اقرار کیا ہے۔ اس پر نابت قدم نہیں
صاحبزادہ عبداللطیف کابلی کی مثال موجود ہے۔ کہ جان
دہدی۔ مگر اپنی بات کے پختے سے دوسری طرف بعض طالب
میں جو ہمیں کہتے ہیں۔ کہ ہماری مسجد چھینی جاتی ہے حالانکہ
یہ ایک معمولی بات ہے۔ ارض اللہ واسعۃ اللہ تعالیٰ کو
رزاق سمجھیں۔ تو یہ کوئی شکل نہیں پیش آئی۔

خطبہ نکاح

(رقم نمبر ایڈیٹر صاحب انکم)

جو حضرت عظیم الامت سے صاحبزادی صاحبہ بارگاہِ بیگم کے فتن کی تقریب پر جمعہ ۱۴ فروری سنہ ۱۳۹۶ ہجری قمریہ پر فرمایا یہ خطبہ منہجی زبان صاحب بیس والیر کوٹہ سے تھا مسجد انصاری بن پڑا۔

الحمد لله محمد وسمو عینہ وسمو خیرہ وسمو من وسمو کل عدیہ وسمو بالله من شادد القسا وسمو سیات اعمالنا من یهد یہ الله فلا مضایہ وسمو یصلیہ فلا هادیہ۔

و

اشھد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشھد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ (بسم الله الرحمن الرحیم)

نکاح۔ نام ہے اس تقریب کا جب کسی عورت یا لڑکی کو کسی مرد کے ساتھ رشتہ یا عقد کیا جاتا ہے اس میں اولاً اللہ تعالیٰ کی رضا مندی دیکھ لی جاتی ہے کہ اس میں اللہ کی کیڑے بچاؤ ہے یا نہیں؟ پھر یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ اور عند راء کے موافق ہے یا نہیں؟ پھر دیکھوں کہ ولی کی رضا مندی ضروری ہے اگر ولی رضا مند نہ ہوں اور میری کوئی نکاح نہ تو ایسے نکاح پر تو بن میں الے بن اور ان کے نتائج خراب اور ناگوار ہوتے ہیں ایسا ہی رکھوں اور نکسوں کی رضا مندی بھی ضروری ہے ان پانچ رکنہ مندیوں کے بعد کیا نکاح ہو تا ہے اور اگر ان میں کسی ایک کی بھی نارضا مندی اور مخالفت ہو تو پھر اس میں مشکلات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ پانچ رضا مندیوں کی کیا بن گویا حق سبحانہ تعالیٰ کی اجازت دینے ان رشتوں میں نہ ہونگی ممانعت کی گئی ہے آپ کے مہبط وحی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل و راء و تابعین اور طرفین کی رضا مندی کے بعد جب ایک فریق منظور کرے تب اور دوسرا اس کو قبول کرے تا ہے تو یہ نکاح ہوتا ہے۔

قسم قسم کی بدین اور شرائط کو رد کرنے کے لئے اعلان اور خطبہ نکاح ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت ہی اعلان نکاح میں دوست دشمن کو خبر ہو جاتی ہے اور اس

بہان آیا دوسرے کی تعلیم ان سے آگاہی ہو جاتی ہے رہن و راہنمون اور جائز اور حرام کے چمکاؤں میں کوئی شک نہ پیدا نہیں ہوتی۔ اور خطبہ کے کچھ نصوص ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ عربی زبان کی حفاظت سو یہ زبان ایسی زبان ہے جس کے ساتھ دین و رسول و قوم و رسول کا تعلق ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب اسی زبان میں ہے اس کتاب کی حفاظت کے مختلف سامان اور ذریعے ہیں ان میں سے ایک اس زبان کی حفاظت بھی ہے اسلئے کہ مسلمانوں کے تمام عظیم الشان کاموں میں سے تعلق ہے ان کے دینی و دنیوی کاموں میں تعلق ہے۔ رزق و روزیہ میں رشتہ و ملاقات میں نکاح سب سے بڑا کام ہے۔ تمدنی امور میں تجارت اور صنعت بھی اصل کام ہیں۔ ان سب امور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلیہ و تابعین و تبع تابعین۔ امام ربین اور اولیائے اہل بیت۔ تفت صالحین اور حضرت امام ارباب نے کچھ نہ کچھ الفاظ عربی زبان کے لازمی قرار دیے ہیں مثلاً اقرار باللسان میں لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشھد ان محمدا عبده ورسوله۔

امام صاحب بیت یعنی نبی توبت سے عربی الفاظ بیان فرماتے اور معادہ لیتے ہیں۔ عربی کے الفاظ کی سنت و تواتر کو مجدد الوقت نے بیعت کے الفاظ اور معاہدات میں لازم رکھا ہے۔ عذر نون کی بیعت میں بھی ایسے سنا ہے ایسا ہی کرتے ہیں اور مردوں کی بیعت میں تو دیکھا ہے۔ اقرار باللسان کے بعد اعلیٰ شان کی چیز نماز ہے۔ اگر کسی نے ضائع کی تو اس نے اپنا دین ضائع کیا اور سچ تو یہ ہے کہ کفر اسلام کا تفرقہ داری میں فاش تھا ہے اس کا سارا ہی حصہ دیکھ لو۔

سو اسے اس مسئلہ کے جو انسانی ضرورتوں اور حاجتوں اور مشکلات کے لئے معاون کا ہے اس کے لئے امام نے اجازت دی ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں مانگے اور اور اس سے پہلے۔ امام ابو حنیفہ نے بھی اجازت دی ہے کہ کچھ بھی اگر یہ ضرورت اپنی زبان میں دعاؤں کی اجازت تھی ہے لیکن مسنون دعاؤں کے ساتھ عربی کو ضائع نہیں۔ اجازت نہیں دی کہ

شمارہ اپنی زبان میں پڑھو ایسا ہی جو میں بیک الہم بیک۔ اور شریک لے غیہ

سمات عربی میں ہیں۔ جو اس کے خطبہ میں اس کے خطبہ میں ہے۔ ایک حصہ عربی میں ہوتا ہے۔ اسی طرح وقت کے متعلق جو دعائیں ہیں وہ عربی میں ہیں اسی طرح ہر ایک کام میں یہاں تک کہ بول و ہزار کے وقت کے کچھ ہی ایک حصہ عربی کا رہتا ہے۔ ایسا ہی خطبہ نکاح جو جو الزام ہو جاتا ہے۔ لایم ہے۔ اس میں بھی عربی کا ایک حصہ رہتا ہے۔ بنو قریظ نے عربی زبان کی حاجت اور حفاظت میں بڑی کوشش کی کہ وہ نہیں لے اپنی سلطنت میں اس کو ادنیٰ زبان بنا دیا۔ یہاں تک کہ ان کے اور ان میں اس کو ادنیٰ زبان ہی بنا دیا۔ مشرق میں البتہ یہ وقت ہی کہ درباری زبان فارسی کو بڑا کرتے جڑاتے اصل زبان کو دین مذہب مشرق سے مفقود ہو گیا۔ یعنی بارگاہ شش کی۔ بنے کہ اگر عام مسلمان اور فاضل کھاری نام کی جماعت روزمرہ کے کاموں کے عربی الفاظ یاد کرے۔ تو اسے قرآن شریف کا ایک حصہ یاد ہو جائے۔ لیکن فوس کو لکھا جاتا ہے کہ اس طائفت کو توجہ ہے اور جو یہاں سے نہیں دیکھتے تو توجہ نہیں کرتے۔ لغات القرآن جو یہاں چھپی ہے ایک مفید اور عمدہ کتاب ہے جو بڑی محنت سے چھپی گئی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ حضرت امام نے ہی اس کی تلافی کی ہے لیکن اس کی طرف توجہ نہیں کی گئی اس کتاب کے فائدہ اٹھایا جائے تو قرآن شریف کے سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

غرض

قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ذریعہ عربی زبان کی حفاظت ہی ہے اور اس کی طرف مسلمانوں کو توجہ کرنی چاہیے اور خصوصاً ہماری جماعت کو بہت متوجہ ہونا چاہیے۔

میں نے اس خطبہ کی تقریب پر اسی سنت متواتر پر عمل کرنے کے لئے عربی زبان میں خطبہ پڑھا ہے مگر بعض ہی ایسے ہیں کہ نہ خطبہ سننے کی ضرورت نہ سمجھنے کا موقع ایک طرف حضرت امام عبد الصلوٰۃ و السلام میں اللہ کو ہم سامنے نہیں آئے ہند۔

اللہ سے سننے آئے ہیں

پس اگر میں تصریح کروں تو میرا نفس مجھے باز کرتا ہے ان جو کچھ میں عرض کروں گا یا کہہے یہ محض

حضرت امام کے حکم کی تعمیل ہے

عربی زبان کی تائید میں اس لئے کہا ہے کہ اس متواتر سنت کو تھامے گا نون تک پہنچاؤں جس سے اصل کی زبان

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا یہ اختصاص ہے۔ ایمان باللہ جب

کے ساتھ یہ یاد دہانی ہے کہ عربیہ میں جو مفسرین نے اس کو تفسیر
الغزالی کہا ہے ان کی افہامی بدیان اور شرافت میں اس کو ہرگز
کوئی تین یا چار سالہ عہد نہیں ہے۔ تمام عربیہ میں اس پر ہر زمانہ ہے اور
نہایت محنت کرتے ہیں۔ بلکہ نظری اور بروہی کے مفسرین جو
ہرگز نہ ہو سکتے ہیں اور ہرگز نہ ہو سکتے ہیں اور ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
اور ان کے مفسرین کے ہرگز نہ ہو سکتے ہیں اور ان کے مفسرین کے ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
چھوڑ کر میں وضع کا پابند ہوتا ہے۔ عربیہ میں ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
شعبہ عجیب ہے کہ ہرگز نہ ہو سکتے ہیں۔ اس کے ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
بدی کو تکرار اور تکرار کو بدی نہ ہو سکتے ہیں اور ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
کے ہرگز نہ ہو سکتے ہیں اور ہرگز نہ ہو سکتے ہیں اور ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
رنگین اور میری ہے۔ جیسے انسان کو اپنے رنگین اور ہرگز نہ ہو سکتے ہیں
غرض عجیب ہے عجیب استخوان ہو سکتے ہیں۔ تعذوب الیہ
ضروری ہے کہ اس نے تعالیٰ نے قرآن مجید کو تعذوب

سبکی فرمان برداری یہی ہے کہ وہ انسان کا اپنا کچھ نہ رہے
 اس کی تائید میں اور اُمید میں اس کے خیالات اور افعال
 سب یکساں ہوتے ہیں کی رشتہ اور فرمان برداری کے
 پیچھے جو نریمیا اپنا توبہ ایمان نہ کہ اس کا اپنا جہنم
 پہنچا ہے۔ کچھ سعدی کے کہتے ہیں کہ سلطان اور پیر ہر دو
 خدا تعالیٰ کی فرمان برداری اور رضا میں برابر ہیں کہ
 بتایا ہے کہ کچھ حضرت علی سعدیہ وسلم میں چونکہ انہیں کو
 مکانہ الہیہ کے ذریعہ الہی رضا مند ہونے کی خبر ہوئی تھی کہ
 اگر کسی کو جو بھی نواں کی وہ خدا عزت اور شان میں نہیں ہوتی
 جو خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں کی وحی کی تعمیل کرے

چشمہ کی نگاہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی نورپردہی آگاہ ہے

اور خصوصاً سرور انبیاء علیہ السلام اور جس سے دین امین
 آگے چلے گئے مزار عارفانہ کی سیلے سے۔ جس میں اسکو
 کا قیام تھا۔ اس سے اس کی تعلیم اور وحی۔ تقدیر اور
 مصلحتیں۔ یہ سب سب اس کے ہاتھ میں تھیں۔ اور وہی ہستی
 ہی کی جو مولا اور پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چکر چوکو
 بند کی گئی تھیں۔ پھر مین اور مین عام لوگوں کو نصیحت ہے کہ
 فلاح کیوں ہے مین اور کون کرنا لوگوں کے امور کا خیال کرنا چاہیے
 انہوں کو اللہ تعالیٰ نے معدوم سے بنایا ہے۔ اور یہ شان
 ربوبیت ہے۔ فلاح ہی ربوبیت کا ایک مظہر ہے۔ اسکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 ۱۰ ایتھا الناس انتقادکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ
 یہ آیت مذکورہ اس سورۃ میں معاشرہ کے اصولوں اور
 مین کی حقوں کو بیان کیا گیا ہے۔ پانچ مین فلاح کے حصوں میں
 پڑی جاتی ہیں اور غرض ہی ہوتی ہے کہ ان حقوق کو مد نظر رکھا
 جاوے اس سورۃ کو اللہ تعالیٰ نے باقیہ الناس کی شریعت کے لیے
 اس جہان سے تعلق رکھتے ہوئے مین کی تعلیم اور کون کا
 تعلق ہی ایک شے ہی کو چاہتا ہے تاکہ وہ اپنی وجودی وحدت کی الارادۃ
 ہو جائیں غرض فرمایا۔ لوگو! تقویٰ اختیار کرو۔ اپوزت سے ڈرو
 وہ رب جس نے تم کو ایک جی سے بنایا ہے اور اسی جس سے تمہاری برکت
 بنائی اور یہ دونوں سے بہت بے حد اور عزیز پیدا کریں۔
 خلق نہا زو جہا سے یہ ملا کہ۔ کہ اسی جس کی موی بنائی اس آیت میں
 اعتقاد یکم جو فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کون کی اصل غرض
 تقویٰ ہوتی چاہیے اور قرآن مجید میں بات ثابت ہے کہ کون کی
 ہے کہ انسان اقصان اور عفت کے برکت کو حاصل کرے مگر عاف
 طور پر لوگ اس غرض کو مد نظر نہیں رکھتے بلکہ وہ دو تہندی حسن
 وجل ارجاء وجلال کو دیکھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا۔ علیک بذات الدین بہتے لوگ خط و خال میں
 محو ہوتے ہیں جن میں جلد ترغیر واقع ہوتا ہے۔ واکثر دن کے
 قول کے موافق ترسات سال کے بعد وہ گوشت پرست ہی
 نہیں رہتا مگر عام طور پر لوگ جانی مین نظر اور حادشے کا تحت خطو
 خال میں تغیر ہوتا رہتا ہے اسلئے یہ ایسی چیز نہیں جیسے انسان جو
 ہو۔ آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کون کی اصل غرض تقویٰ
 بیان فرمائی ہے۔ دینداران باپ کی اولاد جو دنیا دار ہیں تقویٰ
 کو اور دھرم کے فرائض کو بھول کر دین تمہارے رخصتیتیں کرنا لینا
 یہ تعلق بری ذمہ داری کا تعلق ہے جیسے دیکھا کہ کہ بہت سے نکاح جو
 اغراض حسب پر ہوتے ہیں ان سے جو اولاد ہوتی ہے وہ ایسی
 نہیں ہوتی جو اس کی روح اور زندگی کو بہشت کر کے دیکھ لے
 مں ساری خوشیوں کے حصول کی جڑ تقویٰ ہے اور

کیلئے یہ کہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قیام سے نہ ہونے پر مین
 چاہیے فرمایا۔ ان سے ان علیکم دقبتا کہ جب تم پر یاد رکھا
 کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ہر کام میں جو قسم کی سب سے بڑی اور بگڑی
 کی رو سے جو تقویٰ ہو وہ بھینک دیتی ہے کہ ہو سکے۔
 دوسری آیت یہ ہے۔ ۱۱ یا ایہا الانس ان اسد علیکم
 فخر اسد یداعہ اس میں ہی اللہ تعالیٰ نے کون کی ابتدا فرمائی
 ہے اور ساتھ ہی حکم کیا ہے کہ کون کی فلاح کی خاطر
 ہی ایک عجیب چیز ہے جو کہ ہر مین اور کسب کے کاروبار کی
 معبر ہی بناتی ہے اور سب سے اعلیٰ یہی کہ دیتی ہے اسکو جو ہر کام
 کو اپنی فلاح کو مضبوطی سے لگا کر خصوصاً انکھوں کے معاملہ میں
 اس معاملہ میں پوری سچ پکار اور ستاروں تک کام وادہ یہ مضبوطی کہ
 اپنے عمل میں لاؤ جب تم پوری کوشش کرو گے تو اس کا نتیجہ
 ہوگا۔ ۱۲ علیکم اعدا لکم۔ تمہارے سامنے کام اصلاح وغیرہ
 ہو جائیں گے تمہاری غلطی کو جواب دہی معاف کریں گے کیونکہ جب
 تقویٰ ہو تو اعمال کی اصلاح کا ذمہ وار اللہ تعالیٰ ہو جائیگا اور اگر
 نافرمانی ہو تو وہ معاف کر دیتا ہے۔ ان معاملات کون کی مین
 عجیب و غریب کہانیاں سنائی جاتی ہیں اور وہ کہہ دیا جاتا ہے
 خدا تعالیٰ ہی کا فضل ہو تو کچھ آرام و تسکین ورنہ لاکھ سے کام کیا ہو
 اور دنیا میں بہشت نہ ہو۔ پھر فرمایا ہے بہت لوگ۔ پس اسلئے
 کے لئے ترغیب ہے مین وہ دیکھیں کہ اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ اور
 رسول کا مطیع ہو تاکہ وہ اپنے فیہی اور اور جو جنتی ہیں
 پھر میں مالدین میری آیت ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا
 ۱۳ اتقوا نفس ما قد امت لعدو۔ اس آیت میں بھی تقویٰ
 کی تاکید ہے کہ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اور ایک جی کو چاہیے کہ بری
 تو جس سے دیکھ لے کہ کون کیلئے کیا کیا جو کام کرتے ہیں ان کو
 تعلق ہماری مقدرت سے باہر چلے جاتے ہیں اسلئے جو کام اللہ کیلئے
 نہ ہو گا تو وہ سخت نقصان کو باعث ہوگا لیکن جو کام اللہ کیلئے ہے
 وہ ہر قدرت اور غیب ان خدا جو ہر قسم کی طاقت اور قدرت رکھتا
 ہے اسکو مفید اور شرفات حسنہ بناتا ہے یہ سب باتیں تقویٰ
 سے حاصل ہوتی ہیں اسوقت جو جمع ہے مین اس کی خوشی کا انہار
 کہ دن تو بعض نادان بظنی کریں گے مگر بدلتیاں تو ہوتی ہیں مین مجھوں
 کی پرہیزگار مین کسی رنگ میں مخلوق کی پرہیزگار اپنا زبان کے
 خداوندان مین کرتا ہوں یہ امر اخلاص و سلام کے خلاف ہے جس
 میں منافق اور پرہیزگاروں کو اس تقرب کی وجہ سے جو بہت ہی
 خوشی جو اور کئی رنگوں میں خوشی ہے نواب محو علی خان میرے
 دوست مین یہ سمجھو کہ اس دوست مین کہ وہ خان صاحب یا
 نواب صاحب یا رئیس مین میں کسی دنیوی غرض کیلئے ایک ٹکڑ

سے جی کہ وقت کیلئے کہی جاتی تھیں کہ وہ غریب و فاقہ میں
 ان کے ساتھ رہنا۔ اس سے ان کی فلاح کیلئے کہی جاتی تھیں اور پھر
 دینی سرپرستوں کی بہترین مین غرض مین ان کی ایک زمانہ ہوا کہ ان کو
 صاف ناپ بٹا کر کچھ کھد کر دیا۔ اور کچھ دیکھ کر ان کو ایک کوئی غرض
 اس سے کہ ان کی ہر شے ہر مین مین غرض مین ان کی ہر شے کا تقویر
 ہوا۔ اور یہ سب سب اس کے ہاتھ میں تھیں اور وہی ہستی اور
 ہی کا جو ہر شے کو ایک ایک بڑے شے سے جدا ہے۔ ہر شے (رحمت) ایک
 زمانہ کیلئے کہی جاتی تھیں کہ ان کی فلاح کیلئے کہی جاتی تھیں
 فلاح اور اسکی فلاح مین۔ یہ کہ کون جو ہر شے کو سعادہ مین دینے
 اپنی لگاؤ میں ہے یہ اس بڑے شے سے کہ وہ خوش قسمت مین پریرا
 علم مین اور ایمان بناتا ہے کہ وہ حضرت صدر جہان زیادہ خوش
 قسمت مین۔ مین مین جاتا کہ میرا کون قوم ہے مگر میرا علم بتاتا ہے
 حضرت عمر مین اللہ تعالیٰ اور ان کے حضرت عمر مین جدا جدا ہر شے
 کو پسند نہیں کرتے جو کہ ایک مرتبہ جب ایک عورت نے کھانا اپنے ہاتھ
 ہی ہو تو خدا مین نہ کہ وہ عمر مین نہ کہ وہ اللہ سے بہت حضرت عمر نے
 فرمایا کہ عورت سے تو میری عمر مین ہی افضل ہے۔ پس ایک فاروقی کے منہ پر
 اس وقت ۵۵ ہزار کے مگر کو خیف کھانا غرض وہاں غور ہے کیا میرے
 جیسے آدمی کا مرثا باہر جا سکتا ہے جس نے آیا تو کھانا یا کھانا ملی گیا تو
 میں کیا مگر مگر تو کسی حیثیت کا یہ کہ کہ حضرت مسلم نے ایک موقع پر ایک
 صحابی کو کہا کہ تیرے پاس کچھ ہے اسکو جواب دیا مین پر اپنے فرمایا کہ
 جب کہ ہر شے میں ہے اس سے عجیب ہے۔ اس سے اس سے ہی انکار کیا اور کہا کہ
 صحت نہ ہوتی تو اس کو مگر ہر معاہدہ مین القہار۔ فرمایا۔ فقہار
 سے اس پر اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ کہ تیری
 قرآن دانی کے لئے اور بعض کہتے ہیں قرآن کی تعلیم دینے کیلئے
 ہر حال میں ہر حال کا اذکار انسان کے حالات پر ہوتا ہے چار سو ہر
 یا دو سو ہر مین یا سو کا سلسلہ یہ کوئی شرعی حدود یا قیود مین ہیں
 پس جو لوگ کل کی بات کو غور سے سوچنے مین ان کو اور بھی شکلا
 ہوتے ہیں۔ یہ حال حضرت صاحب نے تمام امور کو مد نظر رکھ کر
 ۵۵ ہزار ہر تجویز فرمایا ہے۔ اور میری اپنی تجویز مین یہ ہر ان
 حالات کے تحت جو خاتون کے ان پیش آتے ہیں کچھ ہی
 نہیں اور بہت تھوڑی رقم ہے تاہم حضرت صاحب نے بڑی
 رضا مندی سے اس مہر پر مبارک میگوں کا نکاح کرونا قبیل
 فرمایا۔ اس سے یہ اجتہاد مین ہو سکتا کہ نور مین جیسے کا ہی
 ہی مہر ہو۔ یہ حالات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد
 ایجاب و قبول ہے۔ اور حضرت اقدس نے دعا فرمائی۔



مسجدین ہین کھ شوالے

اسد تھالے نے کسی ملک اور قوم کو اس نعمت سے خالی نہیں چھوڑا کہ اس میں اس کا کوئی رسول آیا ہو اور اس کے اپنا پیغام تو میری پہنچایا ہو۔ لیکن انسان کی عادت یہی ہے کہ کسی سے کہیں ایک فرستادہ خدا کو بہت زمانہ گزر جاتا ہے تو اس سے ہدایت یافتہ قوم رفتہ رفتہ اس ہدایت سے دور جاتی ہوئی راہ مستقیم سے بالکل الگ ہو کر خود اپنے ہادی کی تصویر بھی ایسی ہی کھینچنے لگتی ہے۔ کہ دوسروں کے واسطے بھالے رغبت کے متفرک موجب ہو۔ یہ حال اہل ہندو کا اس وقت تھا۔ جبکہ ہدایت کا سورج اور نور دن کا نور سرزمین عرب میں چمکا اور اپنی ہدایت کی پرزور کرنیں سے تمام جہان کو روشن کر دیا۔ اس وقت ہندوستان کا ملک ایک بت خانہ تھا۔ یا بت خانوں کا عجائب گھر تھا۔ جہاں جاؤ۔ اور جس شہر میں نظر ڈالو۔ کوئی بگڑا عبادت الہی کے واسطے نظر نہ آتی تھی۔ ہر طرف پتھروں کے بت اہرام کے پجاری نظر آتے تھے۔ غارتھے بتان نے ایسا جہوم کیا کہ خدا کے واسطے کوئی جگہ ہی خالی نہ رہی تھی۔ اور اہل ہند کے دل و دماغ میں بتوں کی تعظیم میں درجہ تک گہر کر گئی تھی کہ مصلحان زمانہ نے سوائے بت شکنی اور بت خانوں کے سمار کرنے کے ان کی درستگی کا کوئی اور علاج نہ دیکھا۔ بت پرست ایک موجد کے سامنے بول ہی کیا سکتا ہے۔ اور اگر بولے۔ تو پیچھے ہی قدم میں اس کے واسطے شکست فاش ہے۔ اس بات کو دیکھ کر ہند کے پجاریوں یہ سوچا کہ اگر ہماری قوم نے مسلمانوں کے ساتھ غلط ملط کیا۔ تو ہمارا کام سب خراب ہو جائیگا۔ توحید کے دلائل قوی اور زبردست ہیں اور ان کے سامنے ہر ٹھہرنا مشکل۔ بہتوں اور پوجا پاٹھ کر اسے دلوں کی روزی بند ہو جائے گی بھوکھ مرین گے۔ مشرکوں کے خیالات ایسے ہی ناقص ہوتے ہیں۔ خدا پر توکل کہلان لگے تباہ کرنے کو جس طرح سے ہو ہندوؤں کو مسلمانوں کے ساتھ میل جول سے اور مذہبی بات چیت کرینے مہاؤ۔ ایسی تجاویز کرو۔ کہ مسلمانوں کو معلوم ہی نہ ہونے پائے۔ کہ ہم کی عبادت کرتے ہیں اور کس طرح کرتے ہیں یہ سوچ سمجھ کر انہوں نے چھوٹ چھات کا۔۔۔ مسئلہ بنایا مسلمان کے کپڑے سے کپڑا نہ لگنے پائے

ورنہ تمام کپڑے ناپاک اور آٹان و جب مسلمان جس کھانے کو ہاتھ لگائے وہ کھانا حرام۔ بت خانے کے صحن میں مسلمان کا قدم پڑے تو تمام زمین اور مکان بھڑکٹ۔ اگر کوئی زمین کسی مسلمان کے سامنے دیکھ کو پڑے تو وہ سیدنا نرگ کو جائے غرض ہر طرح سے اجز مذہب کو اور مذہب ہی خیالات کو پوشیدہ رکھنے کی تدابیر کی گئیں تاکہ نہ اون پر کوئی روشنی پڑے اور نہ ان کی بدشکلی کا دوسروں پر اظہار ہو باوجود اس کوشش کے ہزاروں لاکھوں۔ ہندو مسلمان ہوئے۔ اور اب تک جو رہے ہیں۔ اور دن میں اسلام ترقی پر ہے۔ اور ہندو مذہب منزل میں ہے۔

یہ حالت صرف اہل ہند پر واقع نہیں ہوئی۔ بلکہ ہر ایک قوم جب کہ وہ غریب حالت میں پڑتی ہے اور اس کو منزل شروع ہوتا ہے۔ تو اس سے ایسی ہی باتوں پر سہارا لینا پڑتا ہے۔ دہشتے کو شکست کا سہارا۔ مگر تھکا کیا خاک سہارا دیگا۔ جس نے شکست کا سہارا لیا وہ خود بھی ڈوبا۔ اور ہر چارے تنگ کو ہی ساتھ لے ڈوبا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بعد غلقتے دین عیسوی کی طرف رجوع کیا تو اس وقت یہودیوں کے علماء نے بھی یہی چال اختیار کی تھی۔ کہ کوئی عیسائی کے پاس نہ جائے کوئی عیسائیوں سے ملاقات نہ کرے۔ عیسائیوں کو اپنے عبادت خانوں میں نہ آنے دو۔ یہ کرو۔ وہ کرو۔ نتیجہ کیا ہوا۔ یہودی دن بدن ذلیل و خوار ہوتے گئے اور عیسائی دن بدن ترقی کرتے گئے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کی تعداد کراٹھ تک پہنچ گئی اور یہودیوں سے ذلیل اور پست حالت میں رہ گئے جیسا کہ آج تک دکھائی دیتے ہیں۔

آج اس زمانہ میں جبکہ ہر حکمت الہیہ کا اتفاق ہوتا کر نور توحید نور سے زمین پر چمکے اور سب طرف خدا کے بندے اس کی عبادت میں مصروف ہوں اور خدا تعالیٰ نے اناراحۃ کا سورج سرزمین پنجاب سے چڑھایا۔ اور اس کی شعائیں ہدایت تیزی کے ساتھ ہر چار طرف پھیلین تو ساقی قسم کے شکرین کو اپنے آباؤ اجداد کی طرح پیٹ کی فکر پڑی۔ اور مسلمانوں کے علماء نے بھی ہندو اور ہود کی پیروی کے سوائے کسی اور بات میں اپنے لئے راہ نجات نہیں دیکھی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ احمدیوں کے دلائل ایسے پے اور زبردست ہیں کہ جب انسان

سناتا ہے تو اس سے ضرور اسے ہی پڑتے ہیں اور اس طرح سے توب لوگ احمدی بن جائیں گے ہر ہماری بیہودہ باتوں کو کون سنیکھا تو پہلے احمدیوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جب دیکھا کہ اس سے بھی کام نہیں چلتا۔ اور احمدی جماعت دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور غیر احمدی کم ہوتے چلے جاتے ہیں تو اب گھبرا کر اور جھجھکا کر یہ تجویز قرار پائی ہے کہ احمدیوں کو اپنی مسجد میں نہ آنے دو۔ ان کو یہاں نماز نہ پڑھنے دو۔ یہ کافر ہیں اور کافر ہی ایسے زبردست کھانگن کا پاؤں مسجد میں پڑ جائے تو مسجد کی صفین ہی کافر ہو جاتی ہیں اور جلانے کے قابل بن جاتی ہیں اور اگر ان کا ہاتھ لوٹے کو لگ جائے تو لوٹا بھی کافر ہو جاتا ہے اور توڑ دینے کے قابل ہو جائے کیا زبردست کفر ہے اور کبھی طاقتور ہے اور کبھی تاثر اسکو عطا کی گئی ہے۔ کہ جہاں ہمیشہ سے مسلمان نماز پڑھتے تھے اور صد سال سے جو مسجد مسلمانوں کے مبارک قدم سے تبرک ہو رہی تھی اس سارے تبرک کو ایک کافر نے اپنا پاؤں چھو کر مٹا دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ عیسائی آئے تھے بطور ہمان۔ آپ نے ان کو اپنے ہاتھ دیکھ دی کھانا کھلایا۔ ہر طرح سے ادن کی خاطر کی۔ اور لوازمات میزبانی کے بجا آئے۔ جب ان کا گر جا کرنے کا دن آیا۔ تو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ہماری مسجد میں گر جا کرو۔ اسی جگہ اپنی عبادت بجالاؤ۔ ایک وقت تو وہ تھکا عیسائی مسلمانوں کی مسجد میں۔ اور مسجد ہی نبوی اپنی عبادت کرے تو مسجد کا کچھ گہرنا نہیں اور ایک وقت یہ ہے کہ اگر کوئی احمدی جو کلمہ گو ہے قبلہ کی طرف موہڑا کرے نماز پڑھتا ہے۔ نماز بھی وہی پڑھتا ہے جو باقی سب مسلمان پڑھتے ہیں دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دین کی اشاعت میں مصروف ہے مسلمانوں کے سردار احمد کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے۔ اگر وہ ان کی مسجد میں داخل ہو جائے۔ تو مسجد ناپاک ہو جاتی ہے۔

ہمیں تقاضا ہے۔ راہ از کجاست تا بہ کجا گمراہ یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بچتا تھا۔ عیسائی کیا عیسائی کا بابا بھی ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسلمان ہو جائے اور محمدی احمدی بننے کا سوا اس کو چارہ نہ تھا۔ چہ جائیکہ وہ مسلمان پر کچھ اپنا اثر ڈال سکتا۔ لیکن اب ان مسلمانوں کے پاس وہ پرنور اسلام نہیں بلکہ کچھ ہی نہیں۔ ہندوؤں کی طرح ان کا مذہب بھی اب ایک کچا تاگا رہ گیا ہے۔ جو کہ احمدی کی شکل دیکھنے سے ٹوٹ

نہایت جانا ہے۔
 حال میں ہمارے عزیز دوست دار و غریب عبدالمجید
 صاحب انسپکٹر مظفرنگر بعد اپنے رفقا مولوی عبدالغفار
 صاحب کلکتہ، مہمان صاحب محمد علی صاحب بھارت
 صاحب دہلی کے واسطے تشریف لائے ہوئے راستہ میں
 رہا۔ ان میں سے کچھ سے ملے۔ وہ وہاں کا واقعہ سناتے ہیں
 کہ ایک دن کے اڑے کے پاس جو مسجدیں نمازی کے
 واسطے گئے۔ تو وہاں کے ملاں یا اس کے جانشین
 نے جو کچھ کہنا۔ فرمایا کہ تم مسجد کے انتہائی گستاخ
 کے لئے کہہ رہے ہو کہ تمہارا لگاؤ باہر پورہ لگا ہے۔
 وہاں ہاں میں ان کو جان نماز پڑھنے کی اجازت نہیں
 دیتے۔ وہ مستحق ہیں وہاں نماز پڑھی کسی اور
 مسجد پر لی۔ اس تاکہ میں داروغہ صاحب نے کیا فرمایا
 کہ یہ احمدی لوگ ان لوگوں کے نزدیک کا فر ہیں تو جب
 مسجد کا ایک کا فر نماز پڑھنے کو آتا ہے۔ تو وہ اسے
 روکتے ہیں کہ تو نماز نہ پڑھ۔ کا فر اگر مسجد کی طرف متوجہ ہو
 اور نماز پڑھنا چاہے۔ تو مسلمانوں کی واسطے ایک خوشی کا
 مقام ہونا چاہیے کہ کا فر جو کہ نماز پڑھتا ہے خدا
 کے آگے سجدہ کرتا ہے نہ کہ اس کے ساتھ تڑپنے
 کو آمادہ ہو جائیں۔ کہ تو خود کیوں کرتا ہے۔ نماز کیوں
 پڑھتا ہے۔ مسجد کے اندر کیوں آتا ہے۔ ہمارے
 اپنی کے برتن کو کیوں ہاتھ لگاتا ہے۔ حیف ہے۔ ان
 لوگوں کی حالت پر جو حضرت امام مسیح موعود کی مخالفت
 کے خیال سے خود اسلام کو ترک کر رہے ہیں۔
 سنا کرتے تھے۔ کہ ولی اللہ کا دشمن مندرجہ
 ایمان سے خارج ہو جاتا ہے۔ اب اس کی حقیقت
 بھی معلوم ہو گئی۔ کہ وہ خارج ہو گا کس طرح۔ یہ ہمارے
 بات یہ ہے۔ کہ ولی اللہ کی تمام باتیں صدق اور
 راستی پر مبنی ہوئی ہیں اور اس کے مخالفت مخالفت کے
 غلو میں اس کی ہر ایک بات میں اس کے برخلاف
 کرتے ہیں اور کچھ نہیں سمجھتے کہ یہ بات اچھی ہو یا
 بُری۔ جو بات ولی اللہ نے کہی اسی کے مخالفت ہو گئی
 اور طرح۔ اندر نشتر حق کی مخالفت کی عداوت ہو کہ تمام راستی
 کی باتیں جو دینی ہیں جانی ہیں۔ اور بالآخر ایمان نجات
 جاتا ہے
 کوئی پندرہ سال کی بائیس برس کا مسلمان کابل
 میں ایک عربی کے مدرس تھے۔ اور مسلمہ کے

مخالفت۔ وہاں ایک طالب علم احمدی تھا اس نے
 اپنے ان عربی کے استاد صاحب کے سامنے حضرت اقدس
 مسیح موعود کے تازہ الہامات جو زبان عربی میں تھے
 سنانے شروع کئے جب اس طالب علم نے ایک اہم
 سنایا۔ تو مدرس صاحب جھٹ بول پڑے کہ عربی غلط ہے
 تب اس نے دوسرا الہام سنایا۔ اس پر مدرس صاحب بول
 اٹھے کہ عربی غلط ہے۔ پھر طالب علم نے حضرت کا تیسرا الہام
 سنایا۔ اور وہ بھی عربی میں تھا۔ اس پر بھی مدرس صاحب
 بول اٹھے کہ عربی غلط ہے۔ اتفاقاً حسب وہ
 تیسرا فقرہ الہامی قرآن شریف کی ایک آیت تھی۔ اور سنائی
 والا طالب علم حافظ قرآن تھا۔ اس نے باوجود غرض
 کی۔ استاد صاحب آپ کیا فرماتے ہیں یہ تو قرآن شریف
 میں بھی اسی طرح سے آیا ہے۔ تب مدرس صاحب
 بہت پکڑائے۔ اور کھینچنے سے ہو کر فرمائے گئے
 کہ قرآن میں کچھ سیاق و سباق اور ہو گا۔ بندہ خدا وہاں
 سیاق و سباق اور ہو گا۔ تو یہاں ہی آپ پوچھ لیتے کہ
 سیاق و سباق کیا ہے۔ انھوں نے ان لوگوں کا یہ حال ہے
 کہ خواہ مخواہ ہر امر میں مرزا صاحب اور ان کے مریدین
 کی مخالفت کن ان کے واسطے فرض ہو گیا ہے
 خواہ وہ بات حق کی ہو اور خواہ عین اسلام ہو مگر چونکہ ایک
 احمدی کے منہ سے نہ نکلے۔ اسے نقل ہے یا اس کے طریق عمل
 میں آئے۔ اس واسطے یہ اس کی مخالفت کریں گے
 اور مزور کریں گے۔ ہماری تو مسجد میں نہیں آنا۔ کہ مرزا صاحب
 سے یہ ایسے کہیں بگڑے وہ کون سی بُری بات ہے
 جو مرزا صاحب ان کو کہتے ہیں۔ مرزا صاحب تو یہی
 کہتے ہیں۔ کہ شریعت اسلام کی پیروی کرو۔ مطابق
 قرآن و حدیث اپنے اعمال سبالات و نماز پڑھو۔ روزہ
 رکھو۔ منہ کی عبادت کرو۔ اسلام کی اشاعت کرو۔ ان
 وہ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے
 اور قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے اور
 خدا کی شہادت ہے۔ کہ حضرت علی المدنیہ وسلم نے
 ان کو شب معراج میں مردوں کے درمیان دیکھا
 انہیں گواہ ہے۔ کہ وہ فوت ہو گئے۔ خواہ مخواہ
 حضرت عیسیٰ کو زندہ ماننے سے عیسیٰ پرست
 عیسائیوں کے شرک کو ادا دیتی ہے بس اتنی پر
 دیر سے ہوئے اور کچھ کفر کے فتوے
 دیے اور ایٹ روڑا پھینکے۔ انھوں نے ان

مسلمانوں کی توروہ حالتیں۔ کہ کوئی شخص قاضی کے پاس
 زیادہ کے کچھ نہ کہ فلاں شخص سے کہتا ہے۔ کہ گوہ مخور
 قاضی نے کہا وہ یہ بھی کہتا ہے تم اس کی پروا نہ کرو اور
 بے شک کہاؤ۔ سوا کہ ہمارے مسلمان یہاں نہیں لیتے
 توروہ خواہ مخواہ ناراض نہ ہوں۔ عیسیٰ پرستی کی ادھی
 دن کو پسند خاطر ہے۔ تو بے شک کریں اور اس کا
 مرا پکھیں۔ اس کے مشرکین اور ان کے معادین کے
 ساتھ جو گندی وہ یہ بھی دیکھ لیں گے۔ ہم نے خیر غرضی
 سے بات کہی ہے۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار۔

مکتوب حسن

ایک عربی خط حضرت کی
 خدمت میں آیا تھا جس میں

حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے دلائل طلب کیے تھے۔ اس خط
 کا جواب حضرت مولوی محمد حسن صاحب نے عربی میں تحریر فرمایا
 تھا اور عربی خط کے معنیوں کو فائدہ عام کیا جسے حضرت مولوی
 صاحب نے اردو میں بھی تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ فائدہ عام
 کے واسطے عربی خط اور اس کا اردو معنیوں ہر دو درج اخبار کو
 جاتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

عربی خط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 عجلہ و نصیحت علی سؤلہ الکیم
 علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایہا الحبیب قد بلغ کتابک الی الحضرة الاقدس
 والجناب المقدس جہی اللہ فی حلل الانبیاء
 المسیر الموعود والمہدی المسعود۔ وھویت فیہ
 ان یکتب الکتاب فی العربی فامری ان اجیب کا
 ھویت ایہا الحبیب مرحبت محمد یوسف وغیرہ
 من احباب ان یطالع الرماثل التي صنفھا الامام
 الھام فی العربی المبین وبلغ فیہا ما امر اللہ ان یبلغ
 تبلیغاً للعالمین لان فیہا شفاء لما فی الصدور مدحمة
 للمومنین ولا یزید الظالمین الا خساراً ولا یسیر
 ھذا القطر من المختصر ان التنبیہ مضامینا اللطیفہ
 ونفا ویمنا الشریف ولا کن بحکم المثل المشھور اعنی ما
 لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اکتب لك بعضاً مما کلفط
 من العجز انظر الی ما قال اللہ تعالیٰ فی ابنہ الاختلا
 وھد اللہ الذین امنوا منکم وھلوا بالصالحات
 لیستخلفھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم

دلت هذا الآية التبرليف على ان الاختلاف في الامة
 المجدية يكون كالاختلاف الذي مضى في بني اسرائيل
 ويكرز الخليفه منكم من اليهود والنصارى فانظر
 الى اقل السلسلة الموسوية انه بقي الدين الموسوي
 على الحالة الاصلية الى القرن الثالث كذلك الدين
 المجدى بقي على حاله الاصلية وما فشى الكذب فيه
 كما ان خبر به المخبر الصادق المصدق خير القواد
 قباي ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم وقال شمر
 يفسو الكذب وهكذا انظر الى اخر السلسلة الموسوية
 جاء المسيح بن مريم في القرن الرابع بعد الالف وهو
 خاتم سلسلة الموسوية فكذلك يجب ان ياتي خاتم
 الخلفاء السلسلة المجدية ويكون ليمثل السلطان
 كما هو مقتضى لفظ كما - وهو يكون المسيح من الامة
 المجدية كما يقتضى لفظ منكم في الآية والحديث
 الصحيح اما منكم منكم ويجب في وقت يقارب الوقت الذي
 جاء فيه عيسى بن مريم ليتم المشابهة التي يقتضها
 لفظ كما ثم انظر الى تطابق مضمون الآية للواقعات
 لان المسيح الموعود ادعى على راس القرن الرابع بعد
 الالف وبرهن على دعواه بالايات النبوية التي ظهرت
 في الافاق من الارضيات والسمديات
 اسما بارونشان الوقت يا مدين
 اين ورشاد از پيشه نهيدين اسما واند
 وايضا ظهرت الايات الكثيرة على يد يكما نال الكتب
 المصنفة عليه - فتصديق دعواه تصديق الآية
 الاختلاف وتكذيبها تكذيب الآية الاختلاف كما يكذب
 بها فرقة السرافقة والحوارج من اهل السلسلة الى
 اخرها - ومن الايات الارضية الطاعون والزلازل
 وغيرها كما جاء في عذابات المسيح الموعود
 من الايات السماوية المحسوسة والكسوف انظر
 كيف جمع بها الله في شهر رمضان سنة هجرية كما
 في حديث الدارقطني وغيره الفاظه من كتب الحديث
 ان لمهدينا اثنين لم تكونا منذ خلق السموات والارض
 تتخسف القمر في اول ليلة من رمضان - يعني في
 اول ليلة من الليالي التي يكون فيها الخسوف وتكسف الشمس
 في النصف من رمضان في نصف الايام التي تكسف الشمس
 فيها وما يوردنا المختص على هذا الحديث من ايراد
 فهو باطل - يضرهم يقولون ان السناد هذا الحديث

ضعيف ولا يفيسون اصطلاح اصول الحديث
 ان من ضعف الاسناد لا يلزم عدم صحة مضمون
 الحديث لان الحديث وان كان من حيث الاسناد
 ضعيفا ولكن ان صحه الواقعات او العقارب الصحيحة
 او الالهامات الصادقة او الكشوف المصدقة فكيف
 صحيحا قريبا بل يكون اصم من الاقوى اهاديث الصحيحة
 التي صحت بحسب الاسناد فهذا الحديث شهيد
 صدقه الشمس والقمر بجائزها والسموات
 السبع بدورها فامين المقر - وبعضهم يعترض
 عليه ان اجتماع الخسوف والكسوف ليس مختصا
 بزمان المسيح الموعود - بل كان في الازمنة السابقة
 ايضا مرارا كثيرة ولا يفهم هذا الجاهل ان
 ضمير لم تكونا يرجع الى الاثنين من حيث انهما لولا
 ايمن لصدق دعواه الصادقة فليبين المعترض
 الجاهل ان الخسوف والكسوف باجماعها
 في رمضان سنة ١٢٢٠ هـ بالحيثية المذكورة التي
 اشتهرت في الاخبار المعتبرة المشهورة الانجيلية
 متى وتعاى شخص ادعى انهما ايتان لصدقت
 دعواى واما اجتماع الخسوف والكسوف في رمضان
 سنة ١٢٢٠ هـ فقد وقع بالحيثية المذكورة التي
 انما رجعت في الحديث المذكور وادعى انهما
 الموعود انما ايتان لصدق دعواى لم يمار احد
 من المامورين السابقين انهما ايتان في دعواى
 ان وتعاى نعمانهم فصدق الخبر الصادق انهما لم
 تكونا منذ خلق السموات والارض بالحيثية المذكورة
 ولولا الاعتبار لبطلت الحكمة - الحديث -
 فتصديق دعواه عين تصديق الحديث وتكذيبها
 تكذيب كلام النبوة - ايضا قال الله تعالى - واذا
 العشار عطلت وفسر هذه الآية في حديث مسلم
 اوردته في ذكر المسيح الموعود ويترك العلاء
 فلا يسعى عليها - فانظر الى تعطل العشار
 والقلاص في هذا الزمان باجتماع البوابير البرية
 في سلك الحديث حتى انها جرت في ملك النجاشي
 ايضا وستتم فتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا تظنوا
 كيف يسعى في اجرامه ملك المردم وحملت
 اهل الاسلام - فان يفسد احد من النجاشيين
 فليس كما فسد اولا لان اجلاء سوجب لتعطيل

المسلمين ولا يفسدون اصطلاح اصول الحديث
 ان من ضعف الاسناد لا يلزم عدم صحة مضمون
 الحديث لان الحديث وان كان من حيث الاسناد
 ضعيفا ولكن ان صحه الواقعات او العقارب الصحيحة
 او الالهامات الصادقة او الكشوف المصدقة فكيف
 صحيحا قريبا بل يكون اصم من الاقوى اهاديث الصحيحة
 التي صحت بحسب الاسناد فهذا الحديث شهيد
 صدقه الشمس والقمر بجائزها والسموات
 السبع بدورها فامين المقر - وبعضهم يعترض
 عليه ان اجتماع الخسوف والكسوف ليس مختصا
 بزمان المسيح الموعود - بل كان في الازمنة السابقة
 ايضا مرارا كثيرة ولا يفهم هذا الجاهل ان
 ضمير لم تكونا يرجع الى الاثنين من حيث انهما لولا
 ايمن لصدق دعواه الصادقة فليبين المعترض
 الجاهل ان الخسوف والكسوف باجماعها
 في رمضان سنة ١٢٢٠ هـ بالحيثية المذكورة التي
 اشتهرت في الاخبار المعتبرة المشهورة الانجيلية
 متى وتعاى شخص ادعى انهما ايتان لصدقت
 دعواى واما اجتماع الخسوف والكسوف في رمضان
 سنة ١٢٢٠ هـ فقد وقع بالحيثية المذكورة التي
 انما رجعت في الحديث المذكور وادعى انهما
 الموعود انما ايتان لصدق دعواى لم يمار احد
 من المامورين السابقين انهما ايتان في دعواى
 ان وتعاى نعمانهم فصدق الخبر الصادق انهما لم
 تكونا منذ خلق السموات والارض بالحيثية المذكورة
 ولولا الاعتبار لبطلت الحكمة - الحديث -
 فتصديق دعواه عين تصديق الحديث وتكذيبها
 تكذيب كلام النبوة - ايضا قال الله تعالى - واذا
 العشار عطلت وفسر هذه الآية في حديث مسلم
 اوردته في ذكر المسيح الموعود ويترك العلاء
 فلا يسعى عليها - فانظر الى تعطل العشار
 والقلاص في هذا الزمان باجتماع البوابير البرية
 في سلك الحديث حتى انها جرت في ملك النجاشي
 ايضا وستتم فتمت كلمة ربك صدقا وعدلا لا تظنوا
 كيف يسعى في اجرامه ملك المردم وحملت
 اهل الاسلام - فان يفسد احد من النجاشيين
 فليس كما فسد اولا لان اجلاء سوجب لتعطيل

عربي کا مضمون اردو میں
 بسم الله الرحمن الرحيم
 عنہ وافضل علی رسول اکرم
 وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اس میرے حبیب پر
 خط محبت منظر۔ حضرت اقدس جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا
 میرے موعود و مہدی مسعود کی خدمت پر گشت میں ہو چکا ہے
 آپ پر پڑے ہیں۔ کہ خط اگر عربی میں لکھا جاوے۔ تو
 بہتر ہے۔ کہ یہاں کے احباب کی زبان تامل ہے ان
 عربی زبان کو ہی پاسانی سمجھ سکتے ہیں۔ لہذا حضرت اقدس
 نے فکر کر کے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ایک خط عربی میں کہیں
 آؤ آپ کی خدمت میں واضح ہو۔ کہ ایک مختصر خط میں مطلب
 کا آنا اور پھر اس کے جملہ دلائل کا بیان ہونا کیونکر ہو سکتا
 ہے۔ اس لئے آپ اپنے دوست محمد یوسف وغیرہ
 سے فرمائیے کہ کتب اور رسائل مصنفہ حضرت امام ہمام
 علیہ السلام کا مطالعہ ضرور کریں۔ جو عربی فصیح میں محدثانہ
 کثرت تصنیفات کی گئی ہیں۔ جیسا کہ حماتہ البشریہ باعجاز
 فنون سند معتبرہ ثقہ الذی وغیرہ ان کتابوں میں
 حضرت مامون المدنی نے وہ حقائق و معارف اور
 مطالب اور اوں کے دلائل اور دیگر ثبات ارضی و
 سماوی تحریر فرمائے ہیں۔ جو دل کی بیماریوں کے لئے
 شفا کامل ہیں اور مومن کے لئے عین رحمت الہی ہیں
 ان انصاف ظالم لوگوں کے لئے جو بجز خسارہ اور
 خسران کے اور کیا منظور ہو سکتا ہے۔
 اگر صواب حکمت پیش نہ آوے
 بخوانند آیدش باز بچہ در گوش
 اسلئے کہ اند مختصر اذن اون مضامین لطیفہ اور مطالب

لازم آجی جتنی کہ فرعون اور اک فرعون کا غرق ہونا بھی کوئی نشان
صدافت موسیٰ کے لئے نہیں ہو سکے گا کیونکہ اکثر جہاز اور
کشتیاں غرق ہوتی رہتی ہیں۔ الحاصل دارد و اگر کسی واقعہ کے
نشان صدافت امور میں اللہ کے لئے ہوئے کا پیشگوئی ہوا
گئی ہے۔ جو ویسے ہی واقع ہو گیا کہ امور میں اللہ کے لئے ہوئی خبری
ہے۔ یہ اجتماع خسوف و کسوف و نشان تصدیق مسیح موعود
کے لئے ایسے ہی واقع ہونے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے
اور قیامت آپ کے نشان ہونا زبان خلق پر جاری رہیگا۔ فصدق
المخبی الصادق فی اخبارہ انھما لم تکنما منذ خلق السموات
و الارض۔ پس تصدیق آپ کے دعوے کی عین تصدیق
کلام نبوت کی ہے اور کذب اس کی عین کذب کلام نبوت کی
ایضاً فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اور یاد کرو اس وقت کو کہ اوشیاں
مطل کی جادوین گی۔ اس آیت کی تفسیر خود کلام نبوت میں مذکور
ہے۔ جو صحیح مسلم بن باب یحییٰ بن مریم میں مندرج ہے۔ کہ
یلزک القلاص فلا یسعی علیہا۔ کہ جہاز اور ٹہیان
متروک کی جادوین گی۔ اور اولیٰ پر دوزخ نہ کیجاوے گی۔ یعنی
سواری نہ کی جاوے گی۔ اب دیکھو کہ ہندوستان میں مرت سحر
اوشیوں کی سواری بمقابلہ ریل کے متروک ہو ہی گئی ہے۔
لیکن عرب میں ہی جہاز ریل کے سبب سواری اوشیوں
کی متروک ہوتی جاتی ہے۔ اور تزیب تر بالکل مسافات بعید
تک متروک ہو جاوے گی۔ اب غور کرو کہ اس نشان کے
پورا کرنے کے لئے اول تو گورنمنٹ انگلش نے کیسی جان ٹر
کوششیں کی ہیں اور لاکھوں روپیہ اس کی طیارہ میں صرف کیا
اور الحال گورنمنٹ رومبیہ مع جہاز ملی اسلام کے جہاز ریلوے
وغیرہ کی طیارہ میں کیسی مسافتیں طویل میں لائے ہیں
اب ہمارے مخالفین کو چاہیئے کہ اس نشان الہی کو جسکی
خبر قرآن مجید اور حدیث صحیح دونوں میں موجود ہے پورا نہ
ہوئے دیویں تاکہ اوشیاں محفل اور بیکار نہ ہوں جس
سے تصدیق مسیح موعود کی لازم آتی ہے۔ اور اس ریل کی
سواری کی خبر متعدد جگہ پر قرآن مجید میں موجود ہے۔ کما قال اللہ
والخیل والبغال والحمیر لیسبحن کبھاد ذینہ و
یخلق ما لا تعلمون۔ وحملنا ذریتهم فی الفلک المشون
وخلقنا لهم من مثله ما یوکبون۔ اب فرمائیے کہ
ما لا تعلمون سے مجر سواری ریلوے کے اور کیا مراد
ہو سکتی ہے۔ پس لفظ ما سے مراد بقریہ سابق آیتہ والخیل
والبغال والحمیر کے مجر سواری کے اور کیا ہوگی اور اوشیاں
جہاز کے جو روپائی سواری ہے۔ مجر ریلوے کے جو

تری سواری ہے اور کیا ہے۔
اگر اس مختصر خط میں نشانات اور دلائل شریعت کی تفصیل
کیجاوے تو براہین کا شمار عدد ہزار سے بھی متجاوز ہو جاوے گا
اس لئے آپ صاحبوں کو لازم ہے کہ کتب مصنفہ اور رسائل
حقہ صابکہ مطالعہ کرو۔ ولس۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین۔

کتبہ محمد حسن نزل قادیان ۳۴ فروری ۱۹۴۷ء

حضرت جنید بغدادی

ادد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کل یا پیرون رات کو یعنی ۲۵ فروری ۱۹۴۷ء کے آس
پاس ایک عجیب منظر معلوم ہوا۔ میں ایک وقت معمول تک ٹپ
کرنا ہوں۔ اتفاق سے کتاب ختم ہو گئی اور پانچ منٹ باقی
رہ گئے۔ میں نے کہا۔ کہ اور کوئی اور کتاب بھی پڑھ ڈالو۔ تو ایک
کتب متعلق جنید بغدادی کی بات میں آگئی اور جو صفحہ لکھو لا تو
وہ ۸۸ نکلا۔ نظر زیادہ تر صفحہ کے شروع پر ہی پڑا کرتی
ہے۔ مگر میری نظر متن کے بالکل وسط میں پڑی۔ تو یہ
عبارت تھی۔ "کسی نے پوچھا کہ جنید بغدادی سے"
اس شخص کی نسبت آپ کیا فرماتے ہیں جو ہدایت کر رہا
ہے۔ مگر گمان اس کی حالت متغیر ہوگی۔ فرمایا۔ مخلوق
سے حمد اولین لینے وقت جب اللہ جل شانہ نے فرمایا تھا
الست برکم۔ اس وقت اس کلام کی تفسیر میں نے روح کو
ایک چوٹ لگا دی تھی جب گمانا سنتے ہیں تو وہی چوٹ پہر
باد آ جاتی ہے۔ نیز فرمایا۔ کہ تے توہ تصوف کی بنیاد آئیں
خصمتم پر ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مخصوص
تھیں۔ (۱) اسنادت جو حضرت ابراہیم کا حضرت تھی (۲) ضا
جو حضرت اسحق کے ساتھ مخصوص تھی (۳) صبر جس کا حق
حضرت ایوب کے اور کیا (۴) اشارہ جو حضرت زکریا کے
لئے خاص تھا (۵) غریب الوطنی جو حضرت یحییٰ کے لہو
تھی (۶) سیاحی جو حضرت عیسیٰ کے خصائص میں سے
تھی۔ (۸) یہ نقل مطابق اصل اس کتاب کی ہے اس
میں نمبر ۶ غائب ہے۔ شاید یہ خلعت اب دنیا میں نہیں

لگے کسی فلک پر ہو۔ اور ان باتوں کا ماحذ طبقات انگریز
ہے۔
ہمارے لئے اس میں بہت سے امور برائے عبرت ہیں
مگر یہ باتیں حضرت عیسیٰ کے ہے۔ یہ قابل
غور ہے۔ نیز احمدی مسلمان مصر میں کہ نہیں حضرت عیسیٰ
بجہد غفیری آسمان پر تشریف لے گئے اور اس حساب کے
اون کی عمر صرف تیس برس کی رہ جاتی ہے جس میں فی
زمانہ نبوت محض تین برس کا رہ جاتا ہے۔ اس مدت میں
اونہوں نے کونسا عظیم الشان سفر کیا جس سے سہا
کی صفت کے وہ مرکز بن گئے۔
یوں تو ہم بھی لکھنا اور بے پورا آتے جاتے ہیں
مگر سیاح نہ کہلائے۔ پنجاب میں ایک آدمی ہے۔ عبد الرحمن
مصر ہو آیا ہے۔ اس کو لوگ سیاح کہتے ہیں۔ نطریح
کے ساتھ ایک چھپے ہوئے معنی ہیں۔ کہ بیدل سفر
کیا ہو۔ ابن بطوطہ سیاح کہلاتا۔ وہ چلا افریقہ سے۔ اور نہ
معلوم کہاں کہاں گیا مگر وہ شخص کس طرح سیاح ہو گیا۔ جہاں
سے بیت المقدس گیا یا بڑا تیرا مارا ہوگا۔ تو ملک شام کے
دو چار شہر اور دیکھ لے ہن گے جس سے زیادہ شہر
میں نے ہندوستان کے دیکھے ہوں گے۔ لہذا آخر احمدی
مسلمان جو ابدین کہ جنید نے حضرت مسیح کو سیاح کو نہ
بنادیا۔ لازمی طور سے انہوں نے کوئی بڑا سفر کیا اور شام
سے کشمیر تک۔ واقعی ایک لمبا سفر ہے۔ اور ایک سو بیس
یا ایک سو پچیس برس کی عمر ایسی ہے۔ جس میں انسان اس
زمانہ میں شناخت کر سکتا تھا۔ اور لاکھوں آدمی اس کی
سیاحی کے گواہ ہو سکتے تھے اور ہوتے تھے اور ہوتے
پس حضرت جنید بغدادی کا احسان ہے۔ کہ حضرت کو
ایک صفت سے موسوم کر کے ہمارے لئے ایک
شہادت پیدا کر دی اور سولوی شر نے پبلک میں پس
کر کے ہم تک یہ بات پہنچا دی۔ بہر حضرت مسیح موعود
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی قبر کا پتہ بذریعہ الہام پا چکا
ہوا۔ کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے اہام یا خواب
یا امر اقبہ غلط سمجھا جاوے۔ اور محمد خمس الدین قدس سرہ
کے مکاشفہ دوبارہ قبر حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ
کا وحی من السار سمجھا جائے۔ (یہ وہ بزرگ ہیں جو مزید
کے ہمراہ بہ زمانہ حضرت معاویہ قسطنطنیہ فتح کرنے
لگے تھے۔ اور صلح ہوگی۔ مگر لشکر ہنوز واپس نہیں ہوا تھا
کہ آپ انتقال ہو گیا۔ یہ لشکر ۳۷۵ھ مطابق ۹۷۵ء عیسوی

سیدھا) بان لیب بات رہی۔ وہی مردہ پرستی کا مادہ
شمس الدین ابن عربی نے بہترین بلکہ اونہوں نے وفات پائی
رہنما سے ہیں۔ میں کہنے والا تھا کہ مر گئے۔ گھر بے ادبی
ہوئی تھی۔ مگر لفظ وفات سے ہی۔ درتا ہوں۔ کہ کہیں لوگ
نہ سمجھ جاویں۔ کہ وہ آسمان پر چلے گئے خیال رہے کہ
فلان مر گیا۔ اسی کا مذہب طریقہ کہتے تھے۔ کہ فلان
نے وفات پائی۔ اپنی متوفیات میں متوفیات
وفات کے عزیزوں میں سے ہیں۔ اور ان سے مراد
بھی مرنا ہے۔

محمد عمر جذیب - لکھنؤی مقیم حال لاہور

چرخ غنی ہی ایک بطنی ہے

جسے عربی زبان
اُٹھ گیا ہے۔ وہ حسن اخلاق حسن ظن کے سننے بالکل
نہیں سمجھتے۔ عام طور سے جو سچی زبان میں گفتگو کرے
ہر ایک سے جا بے جا بہ لطف و مدارات پیش آئے
اسے کہتے ہیں۔ یہ صاحب حسن اخلاق ہے حالانکہ
یہ سخت غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کے لئے ہوئے قوی
کو مناسب محل و موقع پر استعمال کرنے کا نام حسن اخلاق ہے
پس اگر کوئی شخص نرمی کے موقع پر سختی یا سختی کے محل پر
نرمی کرتا ہے۔ تو اسے کہیں صاحب حسن اخلاق نہ کہنا چاہیے
ایسا ہی جب کہ جانتا ہے۔ کہ حسن ظن سے کام لو۔ تو
اس کے یہ سمجھ نہیں۔ کہ سب کو نیک ہی سمجھو۔
حتیٰ کہ چھ اور کیہ برکوبی پہلا آدمی ہی باور کرتے رہو
بلکہ ظن کو مناسب موقع محل اور ایسے موقع سے استعمال
کرنے کا نام جس سے نیک نتیجہ مرتب ہو حسن ظن
ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس نکتہ کو میرے بھائی
یاد رکھیں گے۔ ورنہ حسن ظن جن عام معنوں میں لیا
جاتا ہے۔ اس اعتبار سے تو یہ حسن ظن ہی ایک
بطنی ہے یعنی ظن کا بڑے رنگ میں استعمال جو بالکل

مجمع الاخوان

۲۳۔ فروری کو راجہ دہیل سنگھ
کی جوبلی من احمدی طبکار کا جلسہ ہوا
جس میں مرزا یعقوب بیگ صاحب کا مضمون بہت دلچسپی
سے سنا گیا۔ وہ قریباً ۲۰ گھنٹہ تک ہوتا رہا۔ اس قدر
دل چسپ اور پُر حقائق تھا۔ کہ حاضرین نے تو گھبراہٹ

دکھائی اور کسی قسم کی بے چینی ہلے آرام سے سنتے
رہے ایسا ہی مولوی درالدین صاحب کا مضمون تھا اپنے
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور حضرت یوسف کی کامیابی کو
بیان کرتے کرتے حضرت یوسف کی کامیابی کا موازنہ کیا اور ناظرین
پر خوب بحث کر دیا کہ اس قدر کامیابی خدا ہی کی طرف سے ہو
سکتی ہے۔ بغیر اس کے ناممکن ہے

علیہ اس قدر اثر ہوا کہ میرا ایک ہندو دوست کے
سے جو گورنمنٹ کالج میں بی۔ اے کلاس میں پڑھتا ہے
پوچھا کہ تم نے جلسہ سے کیا فائدہ حاصل کیا اس نے
جواب دیا۔ کہ میں پیشتر اس کے مذہب کو فضول خیال کرتا
تھا اب مجھے کچھ سمجھ آگئی۔ کہ مذہب بھی ایک خوش کن
چیز ہے۔ حاضرین کی تعداد کا آٹھ سو تک تخمینہ کیا
جاتا ہے۔

ایک اور زلزلہ

بادرم غلام دستگیر صاحب اسپتال
اسٹنٹ کی ٹین ڈمک پائپ سے
اطلاع دیتے ہیں۔ کہ یہاں ۱۵ اور ۱۰ فروری کی درمیانی شب کے
بروقت ۱۲ بجے اچھا خاصہ زلزلہ آیا۔ سپاہیوں کی
پٹیاں جو دیواروں کے ساتھ شکائی ہوئی تھیں۔
گڑبڑی۔ اور جو کوئی جاگت تھا۔ بہت گھبرا گیا۔ اللہ تعالیٰ
اپنا رحم کرے۔

زلزلے پر زلزلہ آ رہا ہے۔ مگر غافل خواب غفلت
سے بیدار نہیں ہوتے۔ اتر۔ دکن۔ پورب۔ پچیم کے
رہنے والے کان کھول کر سن لیں۔ کہ خدا تعالیٰ
اپنی تہری تجلیوں سے اپنی ہستی منور کے چوڑیگا راں

دونوں میں ایک بات ضرور

یا تو عمل بالاسلام
کا گم شدہ ہیرا
پھر ہمیں مل جائے اور یا ہم میں سے وہ پوری نسل ہلاک
ہو جاوے جسکی شرمناک حرکتیں اسلام کے لئے
مایہ ذلت ہیں۔ مایوسی اور حسرت کا اس سے ہی بڑھ کر
کوئی ہولناک سین ہو سکتا ہے۔ جو آج پروردگار اسلام
کو گھیرے ہوئے ہے۔ وہ قوم کیسے مدد دے گی
جس میں لاکھوں کی تعداد سے زیادہ انسان جہل و
دھشت کے کال پستے ہیں۔ وہ جماعت کیونکر

شائستگی سے قریب۔ ہوگی جس کے دھڑکتے ہوئے زیادہ افراد
اب تک سیاہی اور سفیدی میں فرق کرنا سیکھیں ہیں ہر محرم کی ابتدا
تاریخوں میں اسلام کی کیا صورت نظر آتی ہے؟ یہ کہ مڈل ایجنز
کا ایک مذہب جو تمام تر اور جہل و نادانی کا مجموعہ ہے جس میں
روشنی نام کو نہیں جسے شائستگی اور اذیت سے مس نہیں
جو بالکل اس سے مجبور ہے کہ اپنے دوستوں میں کوئی مردہ
خصلت پیدا کرے۔ جو بیسویں صدی میں جہالت کا ایک قوی
دشمن ہے۔ متناظر قوت کے لئے تھکن سے ہی نہایت دکھا سکا
وہ ایک ایسا گروہ ہے پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا۔
جو پتھر کی جگہ کپڑوں کا غدون اور کھپچپوں کے غیر حیوانی
شکل کے بت بنا کر پوسے اور فرضی خباہت اور جلدیں نکال کر
ایک نمونہ بنائے دکھا دیا کرے۔ پس اب ہمارے لئے
اسکے سوا اور کیا کام باقی رہ گیا ہے۔ کہ جہان تک ہوش و
حواس کام میں رہیں اور جہان تک ساتھ دے دو دیوار
سرگرمیوں۔ (دکھیل)

فرعون کی لاش

جو لوگ مصر کی قدیمی چیزوں کا سرانجام
لگاتے ہیں مصروف رہتے ہیں۔
ان کو فرعون کی لاش بھی مل گئی ہے۔ جو حنوط کی ہوئی ہے
اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی شکل نہایت مکروہ تھی۔
جسم فرہ تھا۔ قد پانچ فٹ ساڑھے آٹھ انچ کا ہوتا سر پر بال
کم ہتے ناک بلی تھی۔ دانتوں کی قطار میں دو دائرہ میں کھوکھی
تھیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ کما نے پینے کے
وقت فرعون کے دانتوں میں سخت درد ہوتا تھا۔ اور دردی
شدت سے وہ بالکل دیوانہ ہو جاتا تھا۔ اسی دیوانگی حالت میں وہ
بنی اسرائیل کی نسبت نہایت سخت ظالمانہ احکام جاری کرتا تھا
ان ظالموں کا خاتمہ بھراہر کی موجوں سے کیا جس میں وہ غرق ہوا۔
پھر اس کی لاش نکال کر حنوط کی گئی

یہودی اس غلام کے بچے سے نجات پانے کی عید
منانے میں جس کو عید فصیح کہتے ہیں۔ ایک ظہن کہتا ہے
کہ اگر فرعون کے زمانے میں دانتوں کا علاج کرنا اسی طیب
مصر میں موجود ہوتے تو یہودیوں کو عید فصیح منانے کا کہی
موقع نہ ملتا

سرحدیوں کی شرارت

پشاور سے فرمائی ہے
کہ انارنج کی شب کو
پشاور اور جہلم کے درمیان ایک ٹرین کو پٹری سے ہٹانے

کی کوشش کی گئی۔ شرک پر بڑے بڑے پتھر اور پتھر رکھ دیے گئے۔ مگر زین کو کوئی نقصان نہ پہنچا۔ صرف انجن کو نقصان پہنچا ہے۔ یہ شراست یقیناً ڈکائیوں کی ہے اور ممکن ہے۔ وہ پہرہ ہی ایسی شراستیں کریں۔

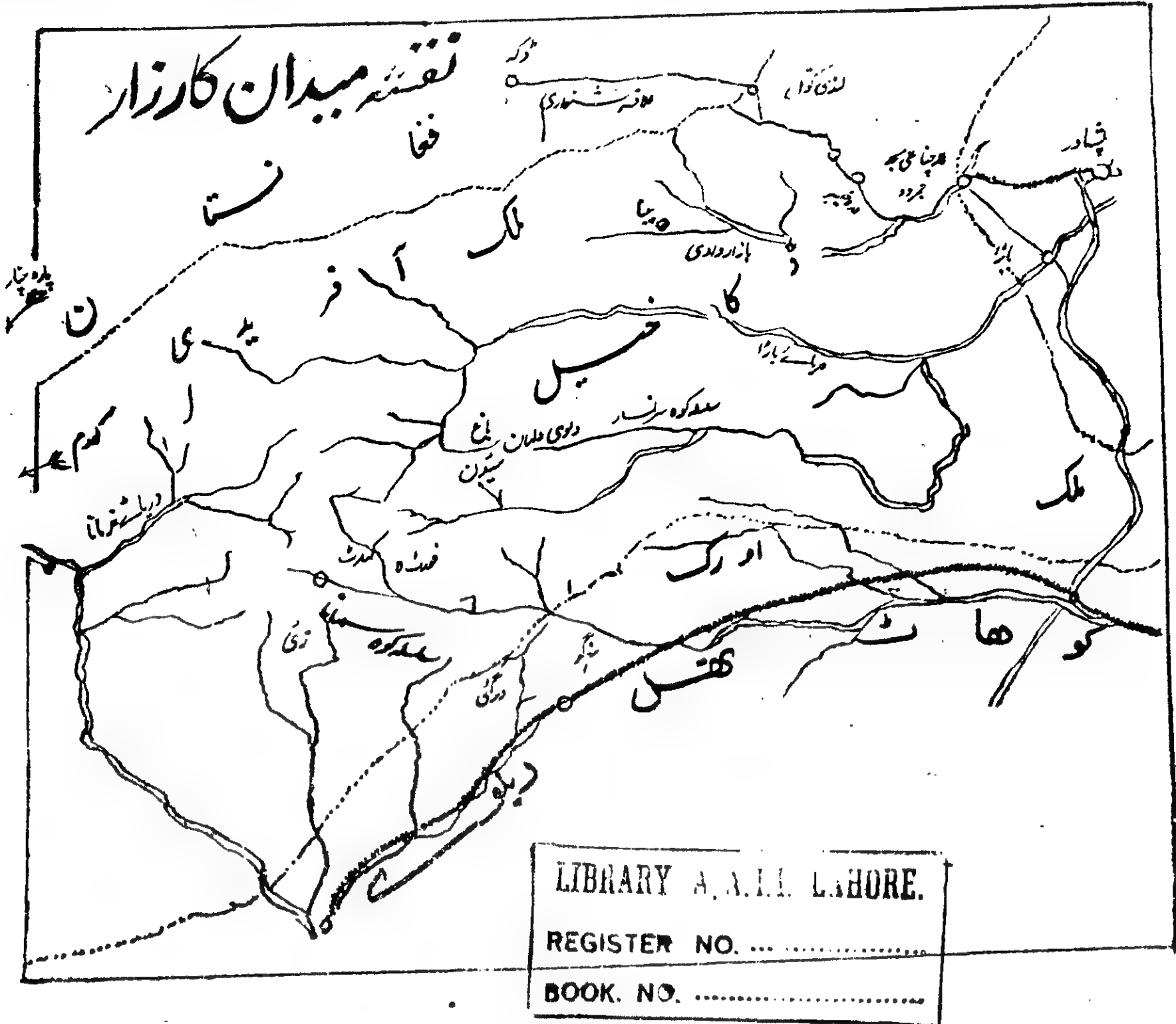
تازہ ایجاد ایک امریکن موجد شربتید نے بغیر تار کے برقی ہروں کو جبریت انجنز فائبر تک بھیجنے کی تجویز نکالی ہے۔ اس ترکیب سے موصوف کو۔ مکرور گھوڑوں کی طاقت حاصل ہو جائے گی۔ اس کو یقین ہے کہ اب مربع کے باشندے اس کی باتوں کا جو برقی ہروں کے ذریعہ سے کی جائیں گی۔ آسانی کے ساتھ جواب دے سکیں گے۔ اس کا یہ بھی خیال ہے کہ ال مربع اعلیٰ درجہ کے روشن خیال اور ذہین لوگ ہیں۔ امریکہ کے شہر ہیٹ ڈالوز کی ایک جماعت کا یہی بھی خیال ہے اور گزشتہ چند سالوں سے سائنس دانوں کو اس انکشاف کے متعلق بہت کچھ نئی

شہادت مل چکی ہے۔ پروفیسر جی سی سپرینٹنٹنٹ کلک شافٹ ابرزدیری ایمری روٹابیان کرتا ہے۔ کہ مربع کے متعلق میرے جدید مشاہدات کے تعلق پروفیسر ٹول کی تھیوری سے بالکل مطابق ہیں۔ مربع میں جو ہزین پہلے دریافت ہو چکی ہیں۔ ان کے علاوہ کئی اور نہرین دریافت ہوئی ہیں۔ بہت سی دوسری چیزز نظر آئی ہیں۔ جن کی تعمیر اور استعمال سے وہاں کے باشندوں کی ذہانت کا پتہ ملتا ہے۔

ملک ڈانس میں گھوڑوں اور گھوڑوں کا گوشت بڑی رغبت سے کھایا جاتا ہے۔ چنانچہ ہر سال میں ہزار گھوڑے وہاں کے باشندوں کی شکم پروری کے لئے فوج کے لئے جاتے ہیں۔ یہی حال جرمنی میں ہے حال میں ایک ایسا آئد ایجاد ہوا ہے جس کے ذریعہ سے پھیلیاں بغیر پانی کے زندہ رہ سکتی ہیں چونکہ پھیلیوں کی زندگی کے لئے انہیں ضروری ہے

اس لئے انہیں سر آکسیجن پہنچانے کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔

چوری لاہور کے کوچہ بابا یان میں رات کے آٹھ بجے ایک واقعہ ہوا۔ جسے چوری۔ اور سینہ زدوری اور قتل سب کچھ کہنا بجلیے رات کے نو بجے کے قریب ایک شخص شنبہ شکل کا جل میں کچھ دبائے ہوئے گلی سے نکل رہا تھا کہ کسی نے اس پر دیکھ کر اُسپر شک کیا اس سے پوچھا گیا کہ کون ہے اور کہاں کر آتا ہے۔ کچھ جواب دیکر وہ تیز چل پڑا اور دوسرے شخص چور پکڑنا شروع کیا اور اس کے پیچھے دوڑا۔ چور اپنی ٹوپی اور کچھ اور چیز ہینک کر بھاگ گیا۔ تھوڑی دیر تک اس کا تعاقب ہوا۔ لیکن پیچھا کر نبوالے ٹھہر گئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اس نے ایک گھر میں گھس کر جہاں ایک عورت اور دو ننھے بچے رہتے تھے۔ عورت کے کئی زخم لگائے اور اس کا منہ بند کر کے مہال و بابا لٹ لیا۔ لاہور میں چور شہر کے ایک کوچہ میں آٹھ بجے ایسا واقعہ ہو جانا افسوس اور شرم کی بات ہے۔



قابل توجہ صاحب طر جنرل

اس وقت اگر کسی محکمہ میں ایک دسین کی کچھ پروا کی جاتی ہے تو وہ ڈاک خانہ ہے اور اسی امید پر اگر ہم پبلک کی تکلیفات کا اہلکار بنیں تو بے جا ہوگا۔

نئے دی پالی سسٹم کے برخلاف اس وقت چاروں طرف سے آواز اٹھ رہی ہے۔ تاجر یوہاری اخباروں کے میجر اور دیگر صحافیوں کے محکمہ سب اپنی اپنی جگہ پر نالان ہیں جب تک یہ نیا سسٹم جاری نہ ہوا تھا۔ اس میں جاتی تھی کہ اس نئے طریق سے بہت سی تکالیف رفع ہو جائیں گی لیکن اس کے اجراء پر سب امیدیں پرانی ہو گئیں بلکہ یہ انسا وبال جان ثابت ہوا۔ ڈاک خانہ والوں نے اپنے خیال میں کام ہلکا کیا لیکن برخلاف اس کے کام دو چاند بن گئے۔ جب دی پی وصول ہو کر آتے ہیں اس وقت سخت مشکل کا سامنا پیش آتا ہے۔ مٹی آرڈر کے کون پر نہ توصاف حروف میں نام ہی لکھا ہوتا ہے نہ مفصل پتہ اور نہ ہی بھیجنے والے کے رجسٹر کا نمبر اور بعض کو پنشن پر تو تعداد دوپہ بھی درج نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ کس کا۔ یہ آیا ہے اور کس میں دوپہ آیا ہے جن لوگوں کے تھوڑے دی پی جلتے ہیں۔

ادن کے لئے تو شاید نیا سسٹم اس قدر تکلیف دہ نہیں ہوگا۔ جس قدر ان کا رٹائون کے لئے جن کے ایک ہی جگہ سے کئی قسم کے روپیہ کی وصولی کے لئے دی پی کئے جاتے ہیں۔ رقم وصول ہونے پر کچھ پتہ نہیں لگتا ہے۔ گس مکر دوپہ وصول ہو کر آیا ہے۔ یہ تو زمین یوہاری لوگوں کی تکلیفات۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس نئے سسٹم سے ڈاک خانہ کے شاف یا ڈاک خانہ کو کسی قسم کا فائدہ نہ ہو۔ واقعات کی بنا پر اس کا جواب بھی نفی میں ملتا ہے ڈاک خانہ کے کلرکوں کا کام بگڑا ہو گیا ہے۔ فارمون کی چھپوائی کا خرچ بڑھ گیا ہے۔ پھر پھر زمین نہیں آتا کہ کس مصلحت پر یہ سسٹم جاری کیا گیا ہے۔

ہم بڑے ادب سے گزردہ کے ساتھ پوسٹل جنرل کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس طریقہ پر ہر غور و خیز اور اگر وہ اس سے بہتر کوئی فارم مرتب نہ کر سکے تو ہی پر انافرم اجراء کر کے پبلک کو اس عذاب رہائی دیکر مشکور فرمیں۔ اپکاٹ

سین کا اندام اس کی قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ

کی سزا دی اور اگر جرمانہ ادا نہ ہو۔ تو ۶ ماہ کی مزید قید۔ نوٹیفکیشن اخبار کے پرنٹر اور پبلشر سٹریٹس میں گھنٹہ کو ۶ ماہ قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا اپنے تجویز کی۔ دونوں مجسٹریٹس وکیل کے ذریعہ درخواست کی کہ آئندہ کے لئے ان کو اخبار کو پرنٹر اور پبلشر نہ سمجھا جاوے۔ مراد بھٹی کو دوسرے آدمی ان کی جگہ لے سکیں۔

روسی جنرل نے پورٹ آرٹھر کا قلعہ سپاہیوں کے سپرد کر دیا تھا اس کا نام سٹوٹس تھا۔ ناظرین حیران ہوں گے کہ ایسے بوجھ آدمی کو ہم نے بہادر کا خطاب کیوں دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس نے دیتے ہیں۔ یہ فہرست بہت دیر ہوئی کہ درج اخبار ہو چکی ہے۔ کہ سٹوٹس کے جرم کی سزا تجویز کر کے کو روسی گورنمنٹ نے ایک کورٹ مارشل بٹھا دیا تھا۔ جنرل سٹوٹس نے کورٹ مارشل کے سامنے آخری تقریر کرتے ہوئے پورٹ آرٹھر کے جاپانیوں کے حوالہ کر دیئے کی ساری ذمہ داری اپنے سر پر لے لی اور کہا کہ اگر اس جرم کی تلافی میرے خون سے ہو سکتی ہے۔ تو میں پہانسی چڑھ جانے کو تیار ہوں۔

ملامدی کی کشتی لندن سے خرابی ہے۔ کہ ملانڈا برٹش کے خلافت جہاد کرنے پر آمادہ ہے چنانچہ اس نے اپنی مرضی سے کھلم کھلا جہاد کی تلقین کی۔ مگر دیگر مادی قومیں اس کی تقریروں کی پرواہ نہیں کرتیں انہوں نے صاف کہہ دیا ہے کہ ہم بادشاہ کے حکم سے جہاد کریں گے۔ نہ کہ تم ایسے ایک مادی کے کہنے سے۔

اب چوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ڈاک خانہ ملتان کے اندر ایک کھانا ہے احاطہ { اس میں سے قریب ایک سو چھیون کا بنڈل نکال لایا۔ جو مختلف لوگوں کے نام کی باہر سے آئی تھیں اور بلا تقسیم کرنے کے چاہ میں ڈالی گئی تھیں ڈاک خانہ کے ملازم کہتے ہیں کہ وہ انہوں نے یہ چھپائیں ہر کارہ ڈاک کے حوالہ کی تھیں۔ اسی نے کام کے پہنچنے کے خیال سے ڈال دی ہوں گی۔ لیکن ہر کارہ ڈاک کان کو ہاتھ لگا کر کہتا ہے کہ ہرگز یہ چھپائیں اس کو نہیں ملے گا کیونکہ ڈاک خانہ کے کنوینینس ڈال دیتا۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

تھانہ کے آس پاس ۱۵۶۵ میں ۱۲ فیصدی کی کمی نمایاں ہے یہ کمی زیادہ تر قلت پیداوار کے باعث واقع ہوئی۔ اور اس کے ساتھ خرچ بھی گزشتہ سال سے ۹ فیصدی گھٹ کر صرف ۱۱۵۴۲۹ روپے رہا تاہم منافع صرف ۲۰۵۵۴۰ روپے یعنی تین سالہ کے مقابلہ میں ۱۰۳۱۳۱ روپے کم ہوا۔ صاحب کسٹمر ڈیٹر کا خیال ہے۔ کہ ابھی اور چند سال تک جب عمارتی کی فروختیں آدنی کم ہوگی۔ کیونکہ آسٹریلیا کی لکڑی سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اور اگلے قسم کی لکڑی بے ایمانی سے دیو دا بنا کر بیچی جا رہی ہے۔ لیکن اس موقع پر یہ سوال بے اختیار پیدا ہوتا ہے۔ کہ آسٹریلیا ہزار ہا میل کے فاصلہ سے لکڑی روانہ کرنے اور ہمارے دریلوں کے محصول دینے کے باوجود اگر اپنی عمارتی لکڑی ارزان فروخت کر سکتا ہے۔ تو محکمہ جنگلات پنجاب خاص موقع پر موجود اور ہمارے دریل کے خرچ سے بری ہونے پر کیوں کر ایسا نہیں کر سکتا۔ اور جادے قسم کی لکڑی دیوار میں مل جاتی ہے۔ اس کی پیداوار کیا صرف آسٹریلیا کے لئے مخصوص ہے۔ اس کے ساتھ ہی لوگوں کو بھی متنبہ کرنا چاہیئے۔ کہ آسٹریلیا کی اگلے قسم کی لکڑی کو دیو دار سمجھ کر نہ خریدیں۔ اور ارزان بھات و گران بھکت لئے اصول پر نظر رکھ کر اپنی دیسی لکڑی کی قدر کریں۔

مرد تمام آئندہ نہ گفت و بہرہ دل پناہی آں کہ گفت و بختہ نیم مرداں کہ گفت و بختہ نیم زن است آئندہ نہ گفت و نہ کرد

مولا نے حفیظ نے الجبرہ کا نفرنس کے معاہدے پر دستخط کرنے والی یورپین حکومتوں کو لکھا ہے کہ اب میرے سلطان ہونے کو تسلیم کرو۔ فرانس انگلینڈ اور سپین کو تو یہ پیام قبول کرنے میں تامل ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ خوف بھی ہے۔ کہ انکار کریں تو جرمنی کب انکار کرنے دیگی۔ کیونکہ اس نے مولائے حفیظ کا پیام مان لیا۔ تو نئی شکلات پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔

مقدمہ کا وکشی۔ جو آئٹ جٹریٹ الہ آباد کی عدالت میں دس ہندو اس جرم میں ناخو ذہین کہ بقر قید کے موقع پر انہوں نے گاؤں کی ممانعت کے لئے ایک شریف مسلمان کے گھر پر حملہ کیا۔

انجمن حمایت اسلام لاہور

لاہور کی انجمن
حمایت اسلام کے
متعلق بعض اخبارات

مین اور بالخصوص پیسہ اخبار میں بہت کچھ شورش مچ رہا ہے جس کے خلاصہ مطلب یہ ہے کہ انجمن کی موجودہ کل چار پارٹس آرمیوں کے انجمن سے جو خود غرض ہیں اور اسلامی ملک کا مال جو ان کے ہاتھ میں ہے اس کو ناجائز طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یا اس سے ناجائز ذاتی فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور اگر یہ نہیں تو انجمن اپنا حساب کھلانے معترض پارٹی کے سرگرم ممبر پر اخبار والے صاحبان۔ یہاں محمد شفیع صاحب اور ان کے ہم مشرب ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ انجمن کے موجودہ کارکن اس کی بنیاد کے قیام سے یا اس کے قریب سے اس کی خدمت میں مصروف ہیں اور آج تک انہوں نے جو کچھ کام کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اس وقت پنجاب میں ایک اسلامیہ کلچر موجود ہے اور یہ سب کچھ انہیں کی محنت کا نتیجہ ہے جسکی واد ضرور دینی چاہیے۔ گو اس وقت ہمارے واسطے یہ دونوں فرق برابر ہیں۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ فونیٹانی سترمن کا یا انجمن کے کارکن کا جو سلسلہ ہے وہ عیاں ہے۔ اہم بقول حضرت مسیح موعود۔ ع۔

کا تر کنندہ دعویٰ حسب پیہم ہم پند نہیں کر سکتے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی ہو جس سے کلچر کو اور انجمن کے دیگر کاروبار کو نقصان پہنچے۔ اور اس میں بھی شک نہیں کہ انجمن کے ممبر معترضین کی نسبت شمار اسلام کے زیادہ پابند ہیں اور اس مخالفت میں معترضین کا رویہ کسی صورت میں پسندیدہ نہیں کہا جاسکتا ان انجمن کے کارکنوں کیواسطے موجودہ چالیں نہ ہو کہ وہ باقاعدہ حساب کتاب کی پڑتال کرنے دین۔ صبح شام دو دو گھنٹوں کے واسطے کتابوں کو کسی نمائش کے واسطے رکھنا اور اس کے واسطے ایک نیا کلرک ملازم رکھنا جو نہ کچھ سمجھا سکے اور نہ کسی شے کو بریک معترضین نزدیک انجمن کو صفائی حساب کا سٹریفیکٹ نہیں دلا سکا۔ کیونکہ حساب کی پڑتال ہر شخص کا کام نہیں۔ انہیں کا انتظام بہتر ہی ہو سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں میں جو انجمن یا معترضین کے ساتھ خاص تعلق طرب داری کا نہ رکھتے ہوں۔ چار آڈیٹر مقرر کئے جائیں یا ایسا ہو کہ انجمن دو آڈیٹر جس کے کام سے واقف ہوں اپنی طرف سے ہے۔ اور دو فرق مخالف کے پیش کردہ آدمیوں میں سے

ہے وہ چار دن کی کتابوں کی پڑتال کر کے ایک رپورٹ پبلک سلسلے میں کر دیں۔ اس سے بہتر تشفی آمیز کوئی طریقہ سر دست نہیں۔ البتہ پڑتال حساب کے متعلق آنا کھدینا فائدہ سے خالی نہ ہو گا کہ بڑے بڑے سرکاری حسابوں کی پڑتال میں بھی کچھ نہ کچھ غلطیاں نکل ہی آتی ہیں اور اتنے بڑے کام میں جو انجمن کے پر دہے ممکن ہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ کوئی انتظامی غلطی بھی ہو یا ضروریات وقت کے بھی کوئی بظاہر اسراف کرایا ہو یا کسی عامل کی نفرت پر چشم پوشی کرائی ہو سو ایسی باتیں انہیں کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ بلکہ وسعت موصلا کے ساتھ اس اہم ذمہ داری کی طرف نگاہ کر کے جو انجمن کے سر پر ہے ایسی باتوں سے پڑتال کنندہ کو بھی چشم پوشی کرنی چاہیے۔ اور اس بات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔ کہ اس انجمن نے کس قدر خدمت قوم کی ادا کی ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایسی غلطیاں قابل خرد گذشتہ ہیں یا نہیں۔ ان کوئی بات حد سے برتری ہو۔ تو اس کا نوٹ لینا ضروری ہے۔

انجمن کے اراکین پر ان اخبارات میں کچھ ذاتی حملے ہیں۔ کئے گئے ہیں۔ ہم ان اراکین کے حالات اچھی طرح واقف نہیں اس واسطے ان کے متعلق کچھ بہت رائے زنی نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ انجمن کے سابق ذرائع شکر ٹری منشی نظام الدین صاحب (حال ملازم چنچہ) کے ساتھ بہت عرصہ تک ایک دفتر میں کام کرنے کا ہم کو اتفاق ہوا ہے۔ جس میں انہیں نیک نیتی اور دیانتداری سے منشی صاحب موصوف کو انجمن کا کام کرتے ہوئے ہم نے دیکھا ہے۔ وہ بہت ہی قابل تفریٹ ہے اور شاید ہی وجہ ہے کہ موجودہ ابتلا سے خدا تعالیٰ نے منشی صاحب کو باہر رکھا ہے۔ دوسرا ہم کسی قدر انجمن کے سرکاری حاجی شمس الدین صاحب کو جانتے ہیں۔ حاجی صاحب انجمن کے والد ادہ ہیں۔ انہوں نے انجمن کی خاطر اپنی ملازمت چھوڑی تھی۔ اور اس طرح ایک بڑا مالی نقصان اٹھایا اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ انجمن کی خاطر انہوں نے اپنے معتقدات پر بھی بہت کچھ ازاد اور غائص انجمن کو ہو رہی اور اب اگر انجمن سے ذرا کچھ تنخواہ بحیثیت اعلا پاتے ہیں۔ تو اس کے عوض میں بہت سارے انجمن کے واسطے جمع ہی کر رہے ہیں۔ حاجی صاحب کے علاوہ

ہم کو ایک فدا اتفاقاً قریل میں مولوی کریم بخش مالک مطیع اللہ کو دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا تھا۔ اُسکے کچھ بھی تو خبر نہیں۔ مگر اس وقت دو یقیناً سناتے گرامہ اور سنجیدگی سے کوسن دور ایک انسان تھا اور ہمیں آج تک تعجب ہے کہ وہ بھی حمایت اسلام کا ایک کارکن بلکہ جاسٹ سکریٹری ہے اس شخص کے متعلق یہ بھی الزام شائع ہوا ہے۔ کہ اس نے انجمن کی کتابوں کے چھاپنے میں زیادہ چارج دگایا ہے۔ ہمارے خیال میں اس کا علاج آسان ہے۔ کہ اس کے بل دیکھ کر عام نسخ سے مقابلہ کر لیا جاوے اور اگر وہ آئندہ کبھی اسے یہ قانون بنایا جاوے۔ کہ انجمن کا چھاپنی کام اس سے نہ کر لیا جائے۔

ایسی خاموشی کے روکنے کا بھی سب سے عمدہ ذریعہ ہے اور کریم بخش کے حامی اسلام ہونیکا ثبوت تو اس سے بھی ملتا ہے۔ کہ اس نے چلہ پیوں کی لایح پر اس زمانہ کے دعویٰ خدائی کسی بھی کی کوئی ۸۰۰ صفحہ کی کتاب فرما کر اپنے مطبع میں چھاپا تھا۔ اگر ایسے ایک آدھ کو انجمن کا اراکین خودی خارج کر دیں۔ اور معترضین اندر سے بڑھی ہوئی تکتہ چینی کو چھوڑ دیں۔ ممکن ہے کہ باہم صفائی ہو کر معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ ورنہ انجام تو ظاہر ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی مخالفت میں جس کسی نے کچھ حصہ لیا ہے۔ وہ اپنے حصہ رسد کی مطابق آخر ایک دن "مخربان بیوہم بایہم کے مصداق ہو کر رہیں گے۔" (اگر عورت سچی نہ ہو تو باقی آئندہ)

خبریں

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ایک کارخانہ کی نو تعمیرات کی دیوار گرنے سے ۹-۱۰ آدمی دب کر
پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے پانچ سو ۵۰۲ آدمی ہلاک ہوئے وارداتیں ۶۸۴۲ تھیں۔
پنجاب میں طاعون سے پچھلے ہفتے ۸۰۰ مرے
صوبہات متحدہ میں ۱۲۳۶۔ راجستھان میں ۴۶۸
ملکت کے جگہ جگہ گھٹا پرا ایک لاشی مال کی باگی
جسپر ۵۰ ہزار میں جوٹ اور ۳۰۰ میں کپاس لدی
ہوئی تھی۔

اگر ہم کو کوئی شے ملے تو اسے انجمن کے لئے دے دیں

مفتی محمد رفیع الرحمن

محصول ہمارے ذریعہ ہے۔ — لینے کا پتہ۔
سوازی عجمی فصل خان جموی۔ ڈاک خانہ و مقام چنگا نیکیا تحصیل
گوجرانولہ ضلع راولپنڈی۔

میرے پاس اصلی میر لکھنے جو بیسے چارڑی علاقوں سے بڑی
محنت سے لکھا گیا کہ اسے یہاں بڑگان قتلے اس میر کے
دیکھا اور خرید لیں۔ اسے یہاں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپے
قیمت کے حد تک اور ڈاکا اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ میر اصین
تو قیمت چھ سو روپے اور ڈاکا اسی کے قعدوں سے خریدی
یہ میرے پاس پشاور میں لکھی ونگانہ ہر قسم کی ہے۔
احمد نواز - مہاجر کابلی نادریان ضلع گورداسپور

[illegible]

مصنف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت وصیت میں اپنا طرز بیان کیا ہے
درمیان کو دین و مقبرہ ہستی کے تعلق غزوی درایت
وی ہین - قیمت ۴۴

غلامی اور عصمتِ انبیاء | ریلوے آفٹ ریسیجنز کے متفقہ
 رضا میں کو شیخ احمد دین صاحب
 نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ
 ہجو کر اس کا غلامین ہائے فروخت ارسال کئے
 ہیں۔ متفق رضا میں کو کبھی طوری طور پر بہت عمدی سے جتن
 یا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳۰ عصمت انبیاء ہر
مصنف مولانا ابوالوی محمد احسن صاحب
الشہادتین | پرنس اروی - سورہ یسین سے پہنچائی
کے زندہ صابر زادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ
بلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت
سلیف ہے۔ اس کے نکات روپے کو بی گرانہیز
ست اس

١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١
 ٤٧٢
 ٤٧٣
 ٤٧٤
 ٤٧٥
 ٤٧٦
 ٤٧٧
 ٤٧٨
 ٤٧٩
 ٤٨٠
 ٤٨١
 ٤٨٢
 ٤٨٣
 ٤٨٤
 ٤٨٥
 ٤٨٦
 ٤٨٧
 ٤٨٨
 ٤٨٩
 ٤٩٠
 ٤٩١

سیرت کی حیرانی

مسئله

مسئله

صاحب مرحوم تا جانفشانی مرثیه نیست

من احمدی | الاولاد والے - قیمت

اشتری | طاعت سلورن کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت ار

نظمی (علامہ رحیل) — ریخت

31-11-1969

یہ کتاب ۱۰ صفحے حجم کی قاضی محمد طور الدین صاحب
الکرام نے تصنیف کی ہے جس میں
میں مسیحیوں کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقیدہ
نقدیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالف کتابوں میں مثل بیعت چشتیائی
درہ درانی کو زیر نظر کر لیا گیا ہے اور بطور ضمیمہ اللہ الذین
انھو منکم پر نصیحت نصیر بھی ہے۔ جس میں سے سن
ظہور المسیح جہی نکال دیا ہے۔ کتاب کے متعلق حضرت مخدوم اللہ
مولانا عبدالکرم رحیم نے مدد غفرلہ کی جبرائیل علیہ السلام کی جاتی ہے
میں ظہور المسیح کا مسودہ چھاپا۔ مجھے خوب یاد ہے
کہ بن پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور ترقاض کا جذبہ نہیں
ہوتا۔ اور ہمارے سلسلے کی انہوں نے مضامین کو ایسے
طریقے سے ایک جگہ جمع کیا ہے کہ اس سے تیرا دو آسان تیرا
قد مستعین و منفرد کو محفوظ کی طلہی میں جمع کرنے کی ممکن
نہیں۔ بہت سے روحانی۔ تہذیبی۔ جو سلف کی محبت
طبع اور رزانت فہم کی کافی دلیل ہیں۔ میرے نزدیک طلہ
بہانیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا نفع پہنچا
میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباع سے آراستہ
ہو کر ایک جگہ پر نمودار ایک پھول کے لئے حجت ٹھہر جائے
خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر دوست محمد طور الدین
صاحب کو عافیت عجمانی اور روحانی سے بہرہ کافی عطا
فرماوے۔ قاضی صاحب کے نہ صرف احمدی قوم کو اس منیضیر
خدمت سے مرہون نہ کیا ہے بلکہ اپنی ناگزیر مرد آئندہ
بن کے لئے کافی راوی جمع کر لیا ہے۔ والسلام

خانقاہ عظیمہ الکرامیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم مولانا محمد رفیع الدین صاحب میری
مکتوبہ تحقیق میری عظیم الشان

یہ کہنا سب سے قہر میں پر عطا ہو محمد بن و فخر بدر سے لکتی ہے
 حضرت اقدس کی رحمت کی نظر کی نظر اس میں صبیح
 بن اور ایسے طریق سے چہا پی گئی ہے کہ آئندہ جو نظریں
 مع جہنم وہ ہی اس سے کہ بہتر شافی ہو سکیں۔

فہرست جلد ۸ - غیر مجلد ۶
مصطفیٰ الملک ہشتاد و گھریں اس خطہ میں
طریقہ احصیہ | رسالہ میں تمام بھرتیہ عقاید و شمار و روشنی
کے مسائل کا بالذات ذکر ہے۔ صرف ۵۰ جہاں باقی

بد پرہیز قادیان میں معراج الہی عمر کے لئے جہاں جہاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
محمد بن اصفیٰ علی

فہرست مضامین

(۱) خدا کی تازہ وحی - مدنیہ المہدی (۳) ہم ذکر سخن نہیں کرتے - ردالمردود - صفحہ (۴) داری رہنمہ اکل - (۵) درس قرآن شریف - (۶) تحریف بائبل (۷) استفسار اور اس کے جواب - (۸) آریہ گزٹ (۹) ۱۳ اپریل کے حالات - پاسبان پرزہ - قسطنطنیہ (۱۰) انصار بدر - (۱۱) انتخاب الاخبار - (۱۲) اشتہارات

خدا کی تازہ وحی

پہلی ستمبر ۱۹۰۸ء - ماقدم کردہ

فرمایا اس کے متعلق کوئی تفہیم نہیں ہے

پھر غنودگی میں دیکھا کہ ایک جنازہ آتا ہے

مدنیہ المہدی

حضور رسالت کی صحت اچھی ہے

آپ صبح و شام سیر کرتے تھے بجاؤ میں مسجد مبارک میں سید سرور شاہ صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ آپ نے فرمایا کہ نبی ایسے وقت آنے میں جب قوم کے علماء و ائمہ و اہل قلم اور دن کے محتاج ہو جاتے ہیں اور بوجہ دنیا پرستی کے حق ظاہر کر سکتے ہیں زمین کی مدد۔ بلکہ اپنی عزت قائم رکھنے کیلئے مخالفت میں حصہ لیتے آئیں پہلے معمولی نشان دکھائے جاتے ہیں جب نہیں پائے تو پھر قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے۔ آخر ہلاکت اس میں کیا کج گنتی ہیں۔ پھر اللہ کے متعلق کئی آیات فرمائی گئیں۔ مصلحت میں بھی جو کفرانہ ذنوب اجرا فرماتے ہیں۔

سید زور

۱۸ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء

۲۹۵ - قاضی کریم الدین صاحب
۱۰۲۲ - مفتی فضل دین صاحب
۲۵۱ - چودہری غلام حیدر صاحب
۱۰۹ - میان نور بخش صاحب
۱۳۲۵ - میان محمد دین صاحب
۱۸۴۲ - چودہری سرفراز خان صاحب
۸۱۳ - شاہ محمد صاحب
۲۳۶ - میان اعظم صاحب
۴۵۴ - مظفر الدین صاحب
۱۶۷۵ - جان محمد صاحب
۱۵۵ - مرزا محمود بیگ صاحب
۲۳۲ - نواب خان صاحب تحصیلدار
۱۶۱۹ - مولوی حیدر الدین صاحب
۱۸۴۹ - ہربان علی صاحب
۲۰ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء
۲۱۲ - خلیفہ رشید الدین صاحب
۱۳۲۵ - مفتی فضل احمد صاحب
۱۳۵۲ - محمد بیگان صاحب
۱۸۵۱ - ملک محمد مبارک صاحب
۱۵۵۱ - بابو نور محمد صاحب
۱۶۰۰ - بابو عطاء محمد صاحب
۸۸۵ - عبدالکیم خالص صاحب
۱۱۱۹ - محمد رشید صاحب
۲۲۰ - احمد علی صاحب
۶۹۰ - فضل الدین صاحب
۱۳۱۰ - سید امیر علی شاہ صاحب
۸۵۳ - فرمان علی صاحب
۱۳۲۵ - سردار امام بخش صاحب
۱۸۹۰ - ڈاکٹر عبداللہ خالص صاحب
۳۶۵ - امین ایوب صاحب
۱۳۲۹ - نبی بخش صاحب
۳۶۵ - میان عبداللہ صاحب
۱۱۰ - مولوی محمد ابراہیم صاحب

۲۱۰ - حکیم شاہ نور صاحب
۶۲۰ - بابو نور الدین صاحب
۶۰۰ - حافظ نظام الدین صاحب
۹۱۵ - غلام رحیل صاحب
۶۶۳ - حسین بخش صاحب
۶۰۰ - شیخ خدا بخش صاحب
۸۲۲ - قاضی محبوب عالم صاحب
۱۶۷۰ - مولوی مظفر احمد صاحب
۱۱۱۰ - بابو الہی بخش صاحب
۱۱۰۰ - چودہری خان محمد صاحب
۹۷۰ - مری الہی بخش صاحب
۱۱۰۰ - محمد شاہ صاحب
۱۳۲۵ - مولوی احمد علی شاہ صاحب
۳۶۰ - میان غلام محمد صاحب
۱۵۲۵ - قاضی میر حسین صاحب
۱۳۹۰ - احمد زادہ عطاء محمد صاحب
۱۶۵۳ - خدا داد صاحب
۵۸۷۰ - محمد دین درزی صاحب
۱۶۸۰ - مرزا محمود بیگ صاحب
۱۰۲۲ - محمد شرف صاحب
۱۹۲۰ - محمد دین صاحب
۱۱۷۰ - مصری خان صاحب
۱۶۷۰ - محمد افضل خان صاحب
۵۲۰ - سید شاہ نور صاحب
۵۲۳۰ - میان عبداللہ صاحب
۹۲۳۰ - محمد جیات خالص صاحب
۱۱۰۰ - عطاء الہی صاحب
۱۲۵۰ - نثار خان صاحب
۱۶۹۰ - دولت خان صاحب
۶۶۹۰ - دلی محمد صاحب
۲۳۵ - شیخ خدا بخش صاحب
۸۶۰ - سید ارون محمد صاحب
۱۶۹۰ - مشرعی الغنی صاحب
۱۳۸۰ - انبال علی صاحب
۱۶۸۰ - ابرقہ صاحب
۱۶۲۰ - برکت علی صاحب

۳۵۰ - مولوی محمد الدین صاحب
۱۱۳۰ - سید ارشاد علی صاحب
۱۲۰۰ - مفتی کالو خان صاحب
۹۶۰ - احمد علی صاحب
۱۰۰ - غلام حسین صاحب
۲۱ - جنوری سنہ ۱۹۰۸ء
۱۶۵۰ - میان احمد علی صاحب
۵۰ - مرزا غلام حیدر بیگ صاحب
۱۹۰۰ - مفتی فضل الہی صاحب
۱۳۱۰ - شیخ محمد عبداللہ صاحب
۶۰۰ - حافظ نور احمد صاحب
۲۱۰ - سید عبدالرحمان صاحب
۶۱۰ - مفتی عبدالخالق صاحب
۱۶۳۰ - غلام محمد الدین صاحب
۱۶۰۰ - مولوی عبدالحمید صاحب
۱۳۱۰ - محمد افضل صاحب
۱۰۵۰ - محمد اشفاق صاحب
۸۶۰ - محمد مقبول صاحب
۶۶۰ - مولوی غلام رسول صاحب
۱۳۱۰ - مفتی شمس الدین صاحب
۳۶۰ - مفتی صدر الدین صاحب
۱۳۲۰ - جان محمد صاحب
۱۰۰ - بابو محمد الخلیل صاحب
۱۰۰ - حکیم الطاف حسین صاحب
۱۰۰ - نبی بخش صاحب
۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۸ء
۱۳۳۰ - بوسا حبہ از مکان نواب
سکندر علی خان صاحب مرحوم
۴۶۰ - بوٹے خالص صاحب
۲۶۰ - مولوی محمد احسن صاحب
۱۶۸۰ - محمد بخش صاحب
۸۳۰ - حافظ نور محمد صاحب
۳۰۰ - شیخ محمد حسین صاحب
۱۰۰ - علی محمد خالص صاحب
۱۵۲۰ - چودہری غلام حسین صاحب
۳۱۰ - راجہ شیر محمد صاحب
۱۰۵۰ - مفتی عبدالغفور صاحب

ہم ذکر اللہ سے منع نہیں کرتے

سراج الاخبار میں ہم پر افواہ کیا گیا ہے کہ ہم اللہ سے ذکر سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط بات ہے۔ ہم ذکر اللہ کو ضرور جانتے ہیں۔ ان اس ذکر کے جو قواعد نقشبندی وغیرہ فرقوں میں رائج ہیں۔ ان کی سند ہم مانگتے ہیں کہ ہم بتلائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کب اس بات سے منع کیا ہے کہ اس طریق سے ذکر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ یہ ہمارا مطالبہ تھا۔ جو ہم نے نہ کر سکے ہیں۔ اس کا جواب ہمارے ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اور نہ کوئی ہو سکتا ہے کیونکہ یہ دعویٰ طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب کرنا ایک بے افتراء ہے۔ جس کی کوئی مسلمان جرأت نہیں کر سکتا۔ اپنی تائید میں جو آیات پیش کی جاتی ہیں۔ معترفین ان کے معضری نہیں سمجھتا۔ ہمیں اس بابت کو ثابت ملنا چاہیے۔ کہ جب حضور رسالت اب کو یہ ارشاد باری تعالیٰ فرمایا۔

ذکر اللہ ہم سے منع نہیں کرتے

تو آپ نے اس کی تعمیل کس طرح فرمائی۔ کیا اس طرح یہ جیت نقد بن کر گئے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیات کے متعلق ہمارا جواب ہے مثلاً

فادکروا للہ قیاماً وقعوداً

اب اس کے یہ تفسیریں کون سے ثابت ہیں کہ اس سے مراد زبان یا دل کے ساتھ صرف اللہ کا ذکر ہے جس کا پورا ماحول معلوم نہیں ہوتا۔ کیا مصری مصری کہتے ہیں کہ سو نہ بٹھا ہو یا اگر تلبس ہے۔ اسی اس کا تو مطلب یہ کہ اپنی حرکت و فعل و سکون میں خیال کر کہ یہ خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں یہ تو ذکر اللہ میں داخل ہے۔ سنو۔ خداوند تعالیٰ اور ہر ایک ایسی بات میں جو خدا تعالیٰ کی محض اور جلال کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محاذ اور اولیاء اللہ کے حالات سب ذکر اللہ میں داخل ہیں۔

پس یہ بات سخت غلطی ہے کہ ہمیں ذکر اللہ کا مخالفت سمجھا جاوے۔ ان ان جو گناہ ظالمین کے ماحول میں نہ ہو جس خاص فرقہ میں رائج ہیں۔ ان کی ہر بات ہماری اس تحریر کا جواب کوئی صاحبِ فکر نہیں دے سکتا۔ کہ ہم ان کو نہیں مانے۔

تک وہ جواب نہیں دیکھا۔ جن نے بہت کوشش کی کہ وہ رسالہ مل جائے۔ چنانچہ مجھ کو وہ عہد الزوال مانعِ قلوب اس کی شہادت دیں گے۔ کہ میں نے ان کے لئے ہی اس رسالہ کا مطالبہ کیا تھا۔ وہی اپنی کے لئے ہی لکھا گیا۔ مگر مصنف صاحبِ نہیں سمجھتے ہم فریاد اس اخبار کے اعلان کرتے ہیں۔ کہ نامہ نگار جو بدولی۔ اسے اپنا نام ہی خاص نہیں کرتا۔ ہمیں وہ کتب بدویہ دی۔ پل بھجوا گئے تو ہم جواب دیں گے۔ اگر آگے

تروالہ رود

ہمارے دوست مولوی فضل الدین صاحب گیارہ مرقع کے اعتراضات کا رد کرتے ہیں۔ اب خصم کی فریاد منی صحت پر اپنے آپ اس کا رد کیا ہے۔ وہی ہم نے اسے رد کر دیا۔ اعراض۔ ہمارا کہ میرے آقا۔ نے لکھا ہے کہ آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بعثت تک۔ ہم ہرگز گزشتہ اربع سو عرصہ کے ہزار ششم میں پیدا ہونا تھا۔ اب عرض زمانہ بعثت کے مطالبہ نبوت کا ابتدائی سال شہد اکبر شمس کو ۱۲۴۷ میں ختم کر دیتا ہے حالانکہ حضور کی پیدائش ۵۵۰ میں ہوئی۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے نہایت عمدہ طرز اختیار کیا ہے۔ کہ خود کو گورویہ کی نیچ عبارت میں کر دی جی رہے۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے کیا۔ کشتن کے ذریعے سے اطلاع دی۔ کہ سورۃ العصر کے انداز سے کیا۔ ابجد معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عصر تک جو عہد تواتر ہے یعنی تیس برس کا تمام و گمان زمانہ یہ کل مدت گزشتہ زمانہ کے ساتھ مل کر ۱۲۴۷ میں ابتداء فرماتا ہے۔ کہ خود کو گورویہ کے زمانہ زوال سے تلبس کر کے حساب نہیں کرتا۔ تاویل القول بمالایضی یہ قائلہ کہ انظر لکھتے ہوئے معترض کا کوئی حق نہیں۔ کہ انرا اوہم کی عبارت پر عرض کرتے۔ کہ یہ کہ اسی بحال اور بشر کیم تو محل عبارت کی تفسیر خود مصنف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درج ہے۔ مقام پر کر دی۔ بہرہی کے متعلق خطبہ اللہ کی عبارت معترض نے پیش کی ہے۔ کہ وہ ہرگز ششم میں نہ ہو۔ ہوش ہونا نہیں ہے۔ مولوی صاحب نے اس کے جواب میں لکھا ہے۔ کہ وہ ہرگز بصیرت کا لفظ نہ

میں کے لئے خود معترض نے ستر پیش کے تسلیم کر لئے ہیں۔ اس کے لئے یہ اعتراض رفع ہو جائے۔ پھر یہ ہی لکھا ہے۔ کہ ان کی مسمیٰ مسمیٰ ہر ششم میں نہ ہو۔ ہونا۔ حضرت مصنف نے غلط کر کے اسی کے کذا لکھتے ہیں آخر الالف السادس رقم لکھا ہے۔ دوسرا لکھا ہے۔ ہمارا کہ آپ نے لکھا ہے۔ بن اپنا مسمیٰ ہو کر آنا لکھتے ہیں۔ اور دوسری جگہ جو ہر صدی کے سربراہ کے جو ایک وہ عبارت نقل کر کے ہمارا لکھا ہے کہ یہ محض مغالطہ ہے۔ آپ تو

وانا علی ذہاب یہ لقادد

کے انداز کو وہ زمانہ قرار دیتے ہیں۔ جب علم قرآن زمین سے اوشہ جائیگا۔ اور یہ زمانہ اسلامی چاند پر طلوع کی راتوں سے مشابہ ہے پس اس میں ہر کا طلوع سمجھنا سنت غلطی ہے۔

تفسیر اختلاف معترض نے لکھا کہ کوشش کی تھی۔ کہ انرا ۶۹۲ کی عبارت ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح موعود سن ۱۲۵۷ میں آنا چاہیے۔ مولوی صاحب نے اصل عبارت پیش کی ہے۔ جس میں صاف لکھا ہے کہ یہ زمانہ ہی حضرت نوح صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا تھا۔ جو حضرت موسیٰ اور یسعٰی کے عہد بیان میں زمانہ تھا۔ اس پر ہر اعتراض باوجود اس تسلیم کے کہ اگر انیس کی نسبت کیا جائے۔ کہ قریب قریب میں کے ہیں۔ تو یہ کلام صحیح ہے۔ پنج حواشی۔ کہ یہ قریب قریب۔ چودہ۔ اٹھارہ۔ بیس۔ دواکونین قریب قریب ہیں۔ تو یہ چودہ سو صدیوں میں کیوں قریب قریب نہ سمجھ جائیں۔ ہم نے جس جگہ عام فہم مقامات سے غلطی پیش کر دی ہے۔ اس کے علاوہ ان جوابوں کے ضمن میں کوئی دل چاہی بھی بحثیں ہیں۔ غلط ہیں۔ تشبیہ انرا ان جگہ نہیں بابت وہ درجی وارج شگوار کر رہے ہیں۔ اللہ اس کی معاف فرمائے۔ اشاعت کریں۔ تاکہ فریق مخالفت کی اطلاع ہو۔ کہ انرا وہ ہر گز

مذکورہ بالا تحریریں
مذکورہ بالا تحریریں
مذکورہ بالا تحریریں

ڈانری

مقولہ طیب

۱۰۔ فروری سنہ ۱۴۰۶ھ - نذر

فرمایا شیعوں نے بعض کی مدد دی۔ ایک شیعہ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ تمام انبیاء
حقے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام حسین کی شفاعت کے محتاج ہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ
حضرت علی پر دمی آئی تھی مگر جبریل ہوں گیا اور یہ ہی لکھا ہے۔ کہ آنحضرت جب مہراج
کو گئے۔ تو آگے علی موجود تھے۔ اور ایک شخص حضرت علی کو خدا کو تو کہا کہ اچھا
لاکھوں کروڑوں بندے خدا کے اور ایک بندہ تو میرا ہی سہی۔ گویا حضرت علی کو
خدا بنا دیا ہے۔ تعجب ہے۔ کہ علی آسمان پر تو خدا ہے مگر زمین پر۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا صرف ایک صحابی ہے۔ جو معمولی خلافت کو بھی نہ سنبھال سکا۔ معلوم نہیں کہ
لوگ شیعہ میں کون سا اسلام پاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل صحابہ کو
سوائے دو چار کے یہ مرند کہتے ہیں۔ اہل المومنین پر سخت اعتراض کرتے
ہیں۔ قرآن کو یا من عثمانی قرار دیتے ہیں جس قوم کے پاس کتاب اللہ نہیں اس
کا مذہب ہی کیا ہوتا۔ کیا گامیان دینا اور گھر بیٹھ کر دوسروں پر اور مرے ہونے پر
تبرے بھیجتے رہنا یہ بھی کوئی مذہب ہے؟ پھر تقریباً جس سے بری کوئی بات
نہیں ہو سکتی۔ یعنی جس سے ڈبکے۔ یا جان کوئی اپنا مطلب جانا دیکھا وہ نہ
اپنے عقیدہ سے انکار کر دیا۔ پھر بتائیں کہ ان کی کوئی عمدہ تفسیر بھی ہے جس
سے معلوم ہو کہ یہ لوگ کلام ائمہ کے واقف ہیں۔ ہم نے تو جو تفسیر دیکھی ان
میں ہر ایک آیت کے ہی معنی دیکھے۔ کہ علی کے حق میں ہے۔ مقطعات میں ہی
ہی خطر ہے۔ کھیم حصہ۔ ک سے مراد کربلا ہے۔ پھر توفیق جو مذہب اسلام
کی روح ہے۔ اس کا یہ فعل کآریہ باوجود سخت معاند اسلام ہونے کے ان اچھے
ہیں۔ جو ہزار ہا بتوں کی پرستش سے نفرت رکھتے ہیں۔ اور ان لوگوں نے بت پرستی
کو از سر نو جاری کر دیا۔ ابی کوئی پتھر پرست یا درخت پرست یا انسان پرست ہو۔
ایک ہی بات ہے۔

یہ امام حسین کے فضائل بیشک بیان کریں۔ ہم منع نہیں کرتے اور جس
حد تک انبیاء کرام کی تہذیب لازم نہ آئے۔ اور راستبازوں کی ہنس نہ ہو ہم ماننے
کو تیار ہیں۔ مگر یہ تو نہیں۔ کہ انہیں خدا بنالین۔ اگر واقعی ان کو امام حسین سے محبت
ہے۔ تو ان کی پیروی کریں۔ جس سے انسان کو محبت ہو وہ اس کے رنگ سے
رہنمائی ہونا چاہتا ہے۔ اور اس سے کام کرنا اپنا دین و ایمان سمجھتا ہے۔ اتنے
پیغمبر گذرے ہیں۔ کیا کبھی کسی نے کہا ہے۔ کہ میری بندگی کرو۔ اصل بات تو یہ ہے
کہ دور دور سے مگر ہوں گا جو اسلام میں ہو کہ اس درجہ تک پہنچے۔ ہدایت پانا
نسبتاً مشکل ہے۔ امام حسین کو میں نے دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ میں نے
دیکھا کہ وہ سے ایک شخص چلا آ رہا ہے۔ اور میری زبان سے یہ لفظ نکلا۔ ابو عبد اللہ
پھر وہ بارہ دیکھا۔

مہاراجہ سب قریب بہت راہی ہوں کا طریق پتہ ہے۔ کہ بات کرے۔ تو پوری کہے
وہ پتہ ہے۔ جب دیکھا کہ کس مجلس میں اسد اور اس کے رسول پر ہنسی ٹھٹھا ہو
رہا ہے۔ تو یا تو وہ دن سے پہلے جاؤ۔ تاکہ ان میں سے نہ گئے جاؤ اور یا پھر پورا
پورا کھول کر جواب دو۔ وہ باتیں ہیں۔ یا اعتراض یا پتہ رہنا۔ یہ تیسرے طریقہ اتفاق
ہے۔ کہ مجلس میں بیٹھے رہنا اور ان میں دن گئے جانا۔ دلی زبان سے
خفا کے ساتھ اپنے عقیدہ کا اظہار کرنا۔

نکس

”ہماری بخاری“

دکھائی۔ ہے راہ ہدایت بخاری
نبی کے جوشیا امین دیکھیں رستہ وہ
جو سنت ہو اسکو تو کرتی ہے رائج
صحابہ کا طرز عمل تو بنا لے
میں داند بالیدہ بیچ کدرا ہوں
سلمان میں لیکن فقط نام کے ہیں
تو میرے بنی پیارے کی بخاری ہیں
کلام الہی کے پڑھنے کے پیچھے
خدا جانتا ہے میں کس شوق میں سے
جو تیسے مخالف میں شیعلاں میں وہ
کوئی ہے کسی کا کوئی ہے کسی کا
خدا آپ ہو جائیگا اجرا اس کا
جو حق ہو وہ کہنے سے رکتا نہیں ہر
پہی آجکل ہے وظیفہ ہمارا
عقیدہ مرا پوچھتے ہو کہ کس
وہ سرے کبک میں وہ گل عین بلبل

سکھاتی ہے طرز عبادت بخاری
کہ بتاتی ہے اصل سنت بخاری
اٹھاتی ہے دنیا سے بدعت بخاری
جو حق ہے وہ کرتی ہے ثابت بخاری
کہ ہے بس کلام نبوت بخاری
جو کہتے ہیں تیری امانت بخاری
سنائے تو اتنی ہے لذت بخاری
مجھے ہے تمہاری محبت بخاری
کروں روز تیری زیارت بخاری
ہوئی آخر ان سب کو ذلت بخاری
نبی کا جو ہے وہ ہے حضرت بخاری
اٹھائی جو تو نے مغیبت بخاری
عجب نے پائی ہے جرأت بخاری
ہو اسد کی تجھ پر رست بخاری
تو ہے راہداری جنت بخاری
میں پروانہ شمع رسالت بخاری

انسان کو چاہیے۔ کہ کبھی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعائیں لگا ہے
یقیناً جانو کہ جماعت کے لوگوں میں اور ان کے غیر میں اگر کوئی ماہ الامتبار ہی نہیں ہے تو
پھر خدا کوئی کسی کا رشتہ دار تو نہیں ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو عزت دے اور ہر طرح حفاظت
میں رکھے۔ اور ان کو ذلت دے اور عذاب میں گرفتار کرے۔ انما یتقبل اللہ
من المتقین۔ سستی وہی ہیں۔ کہ خدا سے ڈر کر ایسی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ جو
منشاء الہی کے خلاف ہیں۔ نفس اور خواہشات نفسانی کو اور دنیا یا فہما کو اللہ تعالیٰ
کے مقابلہ میں پہنچا سمجھیں۔ یہاں کا پتہ مقابلے کی وقت ملتا ہے۔

بدر منور

۸۔ صفحہ ۱۲۷ مطابق ۱۲۔ مارچ ۱۹۷۷ء

دین ان شیعہ

(سلسلہ کیسے دیکھو اخبار بدینہ ۳۰ جنوری ۱۹۷۷ء)

تشریح معنی الفاظ

کالیلاٹ - اُلفت دلائے کے لئے
اس گھر کے رہنے کے ساتھ اُلفت دلائے کے لئے
اصحاب الفیل کو اس واسطے قتل کیا گیا اور شکست دی گئی
اور غائب و خاسر وہاں کیا گیا ہے۔ قریش اور اہل یثرب کا
یقین نازہ ہو کہ اس گھر کی حفاظت اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے
اس طرح وہ خدا تعالیٰ کی خاص عبادت میں مشغول ہوں۔ اور
قریش جو موسم سرما و گرما میں سفر پر جاتے تھے اور تمام بلاد کے
بادشاہ اور تاجران کی عزت کرتے تھے۔ اس تجارت اور سفر
میں فرق نہ آوے بلکہ ان کی عزت اور ہی زیادہ ہو۔

الفہم - ان کو اُلفت دلائے کے لئے۔

دھلہ المثلث الصیف - سردی اور گرمی کے سفر میں
قریش تجارت کے واسطے ہر سال دو سفر کرتے تھے
موسم سرما میں افریقہ - ہندوستان کی طرف جاتے تھے۔ اور گرم
گرما میں شام ایران کی طرف جاتے تھے۔ ہر دو طرف کے لوگ ان
کی بہت ہی عزت اور تکریم کرتے تھے۔ اور ہمیشہ اور تحفے
دیتے تھے اگر خدا نخواستہ اصحاب الفیل کو فتح ہو جاتی تو ان
کی یہ تمام عزت جاتی نہ ہوتی اور ان اٹھ جاتا۔ لیکن اصحاب فیل
کو تباہ کر کے اللہ تعالیٰ نے ان کی عزت کو اور بھی بڑا کیا اور
پہلے سے ہی زیادہ لوگ قریش کی تعظیم کرنے لگے۔ اور وہ
سفران کے واسطے اور بھی زیادہ آسان اور بابرکت ہو گئے۔

فلیعبد ۱۔ پس چاہئے کہ عبادت کریں۔

دب هذا البیت - اس گھر کے پروردگار کی۔

الذی - جس نے

اطعمہم - ان کو کھانا کھلایا۔

من جو ۶۔ بھوکے۔

۵۱ منہم - اور ان کو دیا۔

من خوف - خوف سے۔

مسلمان ہر وقت اور ہر جگہ
خدا کی عبادت کرے

بعض جہاں آریاؤ
عیسائی اور ان کے
کرتے ہیں مسلمان
چونکہ عبادت کے وقت

خانہ کعبہ کی طرف موند کرے میں اس واسطے ہر جی ایک
شرک ہے اور اس گھر کی عبادت کی جاتی ہے۔ اس
سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا رد کر
دیا ہے۔ فلیعبد وادب هذا البیت۔
عبادت اس گھر کے رب کی کی جاتی ہے۔ نہ کہ
اس گھر کی۔ اور یہ گھر بطور ایک نشان کہنے۔ جو
خدا تعالیٰ کی برتر اور قادر اور عالم الغیب ہستی
کا ثبوت دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں بڑے بڑے گھر
لوگوں نے بنائے۔ اور بڑی بڑی ٹہنی ٹہنی ان کی
ادامین کھڑی ہوئیں لیکن وہ تباہ ہو گئے اور ان کا
نام و نشان بٹ گیا۔ اور یہ گھر خدا تعالیٰ کے وعدہ
کے موافق قائم ہے۔ اور اس کے ارد گرد رہنے والے
ہر طرح کے خطرات سے محفوظ ہیں عبادت کے
وقت آخر کسی نہ کسی طرف تو انسان موند کرتا ہے۔

وحدت کے واسطے سب نے ایک طرف موند کیا۔ اور ایک
ایسی طرف موند کیا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ پاک کلام
ان تک پہنچا۔ اور ان کے واسطے موجب ہدایت
ہوا۔ علاوہ اس کے اس میں ایک اور حکمت ہے اور وہ
یہ ہے۔ کہ جیسا کہ زمین کے گول ہونے کے سبب
دنرات کے ہر ایک حصہ میں مسلمان خدا تعالیٰ کی عبادت
میں مصروف ہوتے ہیں کیونکہ ایک ہی سیکنڈ میں
کہیں مصر ہے کہیں مغرب کہیں عشاء کہیں فجر اور
کہیں ظہر۔ ان کے علاوہ تہجد اور اشراق اور دوسری
سناہیں جہاں میں غرض کوئی ہی ایسا وقت نہیں ہوتا
جس میں روئے زمین پر کسی نہ کسی جگہ مسلمان خدا کی
عبادت نہ کر رہے ہوں۔ گویا مسلمان ہی ایک ایسی
قوم ہے جس پر خدا تعالیٰ کی عبادت کے انوار کا سرج
کبھی غروب نہیں ہوتا۔ ایسا ہی عبادت کے وقت ایک
خاص سمت کا مقرر کرنا ایک عجیب حکمت کہنا ہے اور
وہ یہ ہے۔ کہ خانہ کعبہ کی طرف موند کر کے سبب
اہل ہند کا موند عبادت کی وقت موند کی طرف

ہوتا ہے۔ جس شام کا جنوب کی طرف ہوا میں ک
شمال کی طرف۔ اہل مغرب کا مشرق کی طرف ہوتا ہے
اور ان سمتوں کے درمیان میں جو تمام ہے۔ ان کا
موند کر کے موند کر کے ساتھ ان سمتوں کے درمیان
میں ہوتا ہے۔ غرض کہ اس کا کوئی ایسا طرف نہیں
جس طرف موند کر کے مسلمان خدا کی عبادت نہیں
کرتے۔ گویا تمام روئے زمین پر اسلامی توحید کی
شہادت کی لکیریں اس کثرت کے ساتھ ہر سمت کو
گذرتی ہیں اور ہر وقت گذرتی ہیں کہ تمام روئے زمین
ہر وقت مسلمانوں کی طرف سے خدا تعالیٰ کی توحید
اور تہیہ اور تسبیح سے پر رہتی ہے۔ کوئی اور مذہب
دنیا میں ہے۔ جو اس قدر خدا کی عبادت کرے جیسا کہ

خدا کے کام ہی عجیب ہیں
کسی کو اپنا برگزیدہ بندہ بنانا
چاہتا ہے۔ تو ایک غریب
کویتا ہے۔ جو غیر مشہور ہو

اور ظاہری عہد سے دنیا کی نظر میں ناواقف ہو۔
اور کچھ طاقت نہ رکھتا ہو۔ نہ کوئی جتنا اس کے ساتھ
ہو۔ پھر اسے امر بنایا دیتا ہے۔ چاروں انگ عالم میں
اس کی قبولیت پیدا دیتا ہے۔ تمام عالموں میں
بڑھ کر اسے عالم بنا دیتا ہے۔ اسے طاقتور بنا دیتا
ہے۔ اور اس کو ایک بڑی قوم کا امام بنا دیتا
ہے۔

ایسا ہی اس نے جب ایک گھر کو اپنی طاقتور ہستی
کے ثبوت میں نشان بنا دیا۔ تو کہاں بنایا۔ عرب
کے میدان میں جہاں پانی نہ ملے نہ چارہ نہ خدا کا
نہ سبزی۔ نہ کوئی بستی نہ کوئی آبادی نہ کوئی صنعت
کی جگہ۔ پھر اسے آباد کیا تو ایسا کہ ساری دنیا اس کی
طرف دڑی چلی جاتی ہے۔ ہنرمند جہاں کی دولت
دان پہنچتی ہے۔ ہر ملک دولت کا دہی دہان پایا جاتا
ہے۔ ہر زبان دہان سمجھی جاتی ہے۔ عظمت کا یہ
حال ہے۔ کہ فوجی محاذ سے کوئی حفاظت کا سامان
نہیں۔ پھر ہی سکندر رومی یونان سے نکلا۔ ہند تک
فتح کیا۔ واپسی پر عرب کی فتح کا ارادہ تھا۔ راستہ میں
ہی ہلاک ہو گیا۔ خود اس زمانہ میں وہ جہاں پر پہنچے تھا
اور ہند تک پہنچ گیا۔ مگر وہی بیت اللہ ایسا ہے
محفوظ رہا۔ یہی کریم نے وہاں کو دیکھا تھا کہ

سائیکہ کا طواف کر رہا ہے وہ طواف بھی ایک تو یوں نہ گیا
کو پیروں سے۔ بچہ عرب۔ عدن سے۔ زکوٰۃ کیلئے فارسی میں
وہاں گہوم رہا ہے اور اس کے آگے جو ہو گا وہ ہی ظاہر ہو
جائے گا۔

لاھم صل علی محمد و آلہ
و علیٰ اہل بیتہ

سے الطوع کہے تو وہ اس سے حضور پر شرف و مغربین
پہلے۔ فیصلہ کس کی سلطنتوں کے وارث بنیں ایران اور
شام کو فتح کریں۔ مصر و الجیریا۔ مراکو کو مسلمان بنائے ہوئے
پانچویں جہاں ہیں۔ دوسری طرف رکنان افغانستان ہند
کے نئے بنیں۔ چین کے لوگوں کو جا کر مسلمان بنائیں اس
واسطے پہلے سے اللہ تعالیٰ نے ان کے طبائع ایسے بنا دیے
ہے کہ وہ سفر کو پسند کرتے ہیں اور کیا گرمی اور کیا سردی ہر دو
موسموں میں سفر کیا کرتے ہیں۔ پھر اس میں ایک پیشگوئی بھی
مخفی ہے کہ اسے قریش خدا تعالیٰ نے تمہارے واسطے
بڑے بڑے سفر مقدر رکھے ہیں وہ سفر ایسے نہ ہوں گے
کہ تم جس موسم میں جاؤ۔ اسی میں تم واپس آ سکو بلکہ وہ سب سے
سفر ہوں گے۔ جنہیں تم کو سردیاں ہی گزرنی پڑیں گی اور گرمیاں
بھی گزرنی ہوں گی۔

خدا تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کیا وسیع ہے۔ اگر اس نے
عرب کی قوم کو ان اس پتھر کو جسے معادن سے لے کر دیکھا
تھا۔ کہ یہ کام کا نہیں اسے ہی کوہ پتھر پر لگایا۔ وہی قوم
تمام دنیا کی سردار بنتی ہے وہی قوم تمام یورپ کو مذہب
پناہ والی ہوئی۔ مغرب مشرق میں اس نے قانون
کا چراغ روشن کر دیا۔ آج تک تمام اسلئے علوم اور ہنر
کی کتابیں اسے اخذ کئے جائیں ہیں ایک ایک مسلمان
نے وہ شاندار کتاب لکھی ہے جس کے برابر آج بڑی بڑی
جہاتیں لگے۔ کہ اگر وہ لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کر کے
کئی کئی کتبیں لکھیں۔ یہی طاقت و قدرت۔ قادر۔ توانا۔ آئندہ کی خبروں
سے واقف خدا اس گہر کا سب سے راجہ تیراں سو سال سے
اس کا تختہ پارہ ہے۔ وہ گہر جسے ابراہیم علیہ السلام
والہ کیا ہے۔ جسے جنگل میں بنایا۔ جنگل ہی وہ جس کے
گروہ و جنگلوں کو سن کا کوئی تاباں نہ تھی اس گہر
میں خدا کی عبادت و شکر واسطے اچھی بیوی اور بچے کو تھا
چھوڑ دیا۔ اللہ اللہ کیا ہے وہ ایمان تھا۔ جو حضور پر ایمان
کے سینہ اور دل میں بٹھا۔ کیا ہی توکل اور ایمان والی
وہ بیوی تھی جس سے اپنے منہ و زبانی کو کہہ کر جب خدا

کا حکم ہے۔ تو اسے تو جہاں تیری اور کسی اور کی ہیکو
پر نہا ہے۔ کیا ہی پیارا وہ بچہ تھا۔ جس کی خاطر جنگل
بیابان میں پشم جاری ہوا اور ایسا جاری ہوا کہ
آج تک تمام جہاں کے لوگ اس کا پانی پی رہے ہیں
خدا کی ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں بھگت پرست
خدا کے غلیل۔ اسے نبیوں کے باپ ابراہیم
اور ہزاروں ہزار برکتیں اور رحمتیں بھگت پرستوں۔ اسے
عورتوں میں سب سے نظیر ایک عورت مصر کی شہزادی
اور ابراہیم کی بیوی اور اسماعیل کی ماں۔ کیا ہی خدا پرست
تیرا دل تھا۔ کہ تو نے خدا کے حکم کی تابعداری میں
اپنے بڑے بہاری امتوں کو اپنے سر پر قبیل کیا
کہ اگر وہ امتوں پہاڑ پر پڑتا تو پہاڑ اس کے بوجھ سے
شق ہو جاتا۔ بے شک تو ہی اس قابل تھی کہ تیری
اولاد میں سے نبیوں کا سردار محمد پیدا ہوتا تیری
اھ۔ مضطر بانہ و زکی یادگار میں آج تک لاکھوں
انسان مختلف بلاد سے آ کر تیرے قدم بقدم روٹتے
اور خدا کی حمد کرتے ہیں۔ ایک ابراہیم کے اس گھر نے
کی تاج خدا تعالیٰ کے دلدادہ اور مقبول بندوں کی
مثال میں ایسی پروردہ ہے کہ دونوں کی کثافت کو دور
کرتی اور انسان کو خدا کے نزدیک لادیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے راہ میں اس طرح کی قربانی کرینا۔ اسے
حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کے متعلق حضرت اقدس
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے
چون شود بخشش حق بر کسی
دل نہ سے ماند بنائیش بسے
خوشترش آید بیابان تپان
تا در و نالہ زہر و دستان
پیش از مردن بیدار حق شناس
و بیک حکم نیست دنیا را اساس
بوش کن این جایکہ بلے ناست
بختا۔ سے باش چون فرخداست
دھر قافل گر بدست خود خوری
من چنان دامن کو تو دانشوری
میں کزین سید اللہ علیہ السلام پاکست
چون بے حق خویش تن بہادر
جان بصدق آن دستاں داد است
تا کہوں کہ سچاں افتاد است

این بود رسم درو صدق و وفا
ایں بود مردان حق را انتہا
از پسے آن زندہ از خود فانی اند
جان فشان بر ملک ربانی اند
فارغ افتادہ ز نام و عزا و جاہ
دل زلفت و فرق افتادہ کلاہ
دور تر از خود بہ یاد آیمخت
آہدہ از ہر روئے ریخت
و کر شان ہم سے دہ یاد از خطا
صدق دران در جانب کربا
گر بجوی این چنین ایمان بود
کار ہر جو نہ گان آستان بود
لیک تو افتادہ در دنیا اسیر
تا میری کے رہی ذیں دارو گیر
تا میری اسے سگ دیار پست
دامن آن یار کے آید پست
نیت شو تا بر تو قضاے رسد
جان بیفشان تا در گربانے رسد
تو گذاری عمر خود را کبر و کین
چشم بستہ از رو صدق و یقین
نیک دل، بانیکیاں دارو سرے
بر گھر تفسے زندہ گھرے
ہست دین تم فکارا کا شتن
وا ز سر ہستی قدم برداشتن
چون بیتی با دو صد درد و نفیر
کس ہستہ خیزد کہ گردد و شگیر
با خبر اہل تہد بر بے خبر
ہم بر کورے کند اہل بصیر
ہمچنین تانن قدرت افتاد
مر متعینان را قوی آید یاد
(ایاتی آئندہ)

بے شک خدا تعالیٰ کا
دین ہی ہے جو
ہم کو سچاں
دانشوری
کرتا ہے

تخریب بائبل

غریب دیسی عیسائی

غریب دیسی عیسائی۔ بیچارے دیسی عیسائی۔ قابل رحم دیسی عیسائی۔ مظلوم دیسی عیسائی۔ مین کن الفاظ میں دیسی عیسائیوں کی اس ذلیل اور پست انداز یک حالت کا اظہار کر دینا جو گورے پادریوں نے اس ملک میں کر رکھی ہے۔ مکی معاملات میں جو کچھ سبقت یا فوقیت انگریزوں کی قوم پر چاہتی ہے یا چاہیے وہ سب اس کے واسطے جائز اور مجاہد ہے۔ کیونکہ وہ فلاح قوم ہے اور فلاح اور مفتوح یکساں نہیں ہو سکتے۔ اس معاملہ میں دیسی اخبارات کی شورش کوئی مفید نتیجہ نہیں نکال سکتی اور نہ اس طرز اور رویہ کو اختیار کرنا ان کے واسطے جائز ہو سکتا ہے لیکن میں نہیں سمجھ سکتا کہ ولایتی اور امریکن پادریوں کو سکا کی طرف سے کوئی ایسے حقوق دئے گئے ہوں۔ کہ وہ ہند کے باشندوں کو عیسائی بنائیں اور عیسائی ہی نہایت تنگ خیال اور محدود علم کا۔ یورپ امریکہ کے بڑے بڑے فاضل اور محقق پادری لاکھوں روپے کے اخراجات اور ہزار ہا میل کے سفر سے جو باتیں انجیل اور دیگر معائنہ کے متعلق پیدا کر رہے ہیں اور اپنے گرجوں میں وعظ کر رہے ہیں وہ باتیں دیسی عیسائیوں سے کیوں پوشیدہ رکھی جاتی ہیں اور ان بیچاروں کو ان باتوں سے کیوں بے خبر چھوڑا جاتا ہے۔ کیا کوئی پادری صاحب اس کے جواب نشانی سے مشکور فرمادینا چاہے؟

ولایت کے محقق کیا فرماتے ہیں

جرتنی۔ فرانس۔ انگلستان۔ یونان۔ اٹلی۔

دو دیگر ملک یورپ نے امریکہ کے محقق راندن اس تحقیقات میں لگے ہوئے ہیں کہ موجودہ بائبل کی اصلیت کیا ہے اور یہ بات انہوں نے پاپائیٹھ پہنچا دی ہے۔ کہ موجودہ بائبل کی کوئی کتاب ان نبیوں یا حارون کی لکھی ہوئی نہیں جن کی طرف وہ منسوب کی جاتی ہیں اور یہ امر بھی یقینی طور پر ثابت ہو گیا ہے کہ ابتدا میں جس طرح یہ کتابیں لکھی گئی تھیں۔ اول الفاظ میں اور اس صورت حالت میں قائم نہیں رہیں بلکہ ان میں بہت کچھ تغیر تبدیل ہو گیا ہے۔ ان امور کو جو صاحبان بالتفصیل پڑھنا چاہیں۔ وہ مفصلہ ذیل کتب کو مطالعہ فرمادیں۔

انسکلو پیڈیا برٹانیکا انسکلو پیڈیا بولی کا

جیوش انسکلو پیڈیا

ببلی کل دکنٹری۔ ہیٹنگنگ

خلاصہ ان تمام تحقیقاتوں کا یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کبھی کوئی کتاب نہیں لکھی نہ کھائی نہ آگے زمانہ میں کوئی کتاب لکھی گئی۔ بلکہ سنی رترقس۔ تو قیوینا کی طرف ہی جہانگیر میں منسوب ہیں وہ سنی رترقس اور تو قیوینا نے نہ لکھیں اور نہ لکھائی۔ بلکہ ان کے بعد کسی شخص نے لکھیں اور ان کی طرف منسوب کیں۔ اگر وہ تمام غلطی جمع کی جائیں جو جنگ ستیاب ہوئی ہیں یا جنگا ذکر عیسائی کتب میں موجود ہے تو ان کی تعداد ایک سو تک پہنچی جو ان میں سے یہ چند جن کے بعض کی تحقیقات کے مطابق بطور قریب اندازی کے الگ کر کے یہ چند کتابیں بائبل میں شامل کی گئی ہیں۔ پھر ان میں سے بعض ایسی ہیں۔ کہ بعض عیسائی فرقے ان کو نہیں مانتے اور بعض عیسائی فرقے ایسے ہیں۔ کہ ان کے سوا اور بھی چند ایک کتابوں کو شامل کرنے میں ہی حال پراسے عذر مار کر کہتے ہیں کہ اس حقیقت سے جمع ہوئی تمام کتابوں کو جب ایک جگہ میں جملہ کر لیا جائے تو اس کا نام بائبل ہے۔

دیسی عیسائی انجیل کھولیں

باوجود اس پر گندگی اور بے اعتباری

کہ جو بائبل کے لائق حال ہے ہمارے دیسی عیسائی اپنے اسلامی آبا و اجداد اور ہم وطنوں کی کیا دیسی عیسائی یا تو اسلام سے مرتد ہیں یا ہندو ازم سے نکلے والے ہیں اور ہندو مسلمانوں کے ہم وطن ہونے کے سبب ان کے عقائد سے آگاہ ہیں اسے سمجھنے ہوئے عقائد کے مطابق یقین اور ایمان رکھتے ہیں۔ کہ بائبل لفظ خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ انہوں نے مسلمانوں سے سنا ہوتا ہے کہ تورات خدا کا کلام ہے اور انجیل خدا کا کلام ہے اور تورات حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی تھی۔ اور انجیل کا نزول حضرت عیسیٰؑ پر ہوا تھا۔ وہی پرانا عقیدہ مسلمانوں والا ساتھ لے کر وہ عیسائی بنتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ خود عیسائی عقیدہ کے مطابق تورت اور انجیل کیا شے ہیں۔ اور یہ بھی نہیں سوچتے کہ موجودہ کتابیں جو پادری صاحب نے ہمارے ہاتھ میں دی ہیں آیا یہ وہی تورت اور انجیل ہیں جن کا ذکر اسلامی اعلیٰین سے سنا تھا یا کہ یہ کوئی اور شے ہیں۔ پادری صاحبان

بھی ہمارے دیسیوں کو تاریکیوں کے بحر طلمات میں غوطے کھاتے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں اور ان کو اس امر سے باخبر نہیں کرتے کہ خود ان کے اپنے عقائد ان کتابوں کے متعلق حرام کے ہاتھ میں ہیں۔ کیا ہیں۔ عیسائیوں کا مہوار رسالہ تمہلی جب کہ پہلے پہل نکلتا شروع ہوا تھا۔ تو اس وقت بائبل کی حقیقت کو کسی قدر کھولنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اور صاف الفاظ میں انہما کیا گیا تھا کہ ہم بائبل کو لفظ کلام الہی نہیں مانتے اور اس میں تغیر تبدیل کے قائل ہیں۔ لیکن انہوں نے کہ بہت جلد اس سلسلہ کو بند کر دیا گیا۔ غالباً پادری صاحبان نے تمہلی کے ان مضامین کو رد میں دیکھنے والے یا لکھنے کی تحریک کرنے والے (متر فضل) پر غصے کا اظہار کیا ہوگا۔ جو وہ جلدی دب گیا۔ اور مٹ گیا بلکہ بیچارہ مر ہی گیا۔

آسان فیصلہ

موجودہ بائبل کا فیصلہ تو آسان ہے اگر عیسائی صاحبان دنیا ہی غور کریں تو کبھی اس بات کا نام نہیں لے کر یہ انجیل اور تورت دی انجیل اور تورت ہے جسکو اسلامی دنیا مانتی ہے بات بہت مختصر اور آسان ہے۔

اسلامی عقائد کے مطابق تورت خدا کا کلام ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا اس وقت جو کہ

عیسائی پیش کرتے ہیں اس میں لکھا ہوا کہ پھر موسیٰؑ

مر گیا اور مواب کی وادی میں گاڑا گیا۔ پھر آج کے

دن تک کسی اوسکی قبر کو نہیں جانتا۔ اور

اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰؑ کی زندگی

بنی نہیں اُدھا (الفاظ "آج کے دن تک"

اور اب تک" قابل غور ہیں کیا یہ سب موسیٰؑ

پر نازل ہوئے تھے !!!) ایسا ہی اسلامی

عقائد کے مطابق انجیل جو کچھ بھی اوس کا

نزول حضرت عیسیٰؑ پر ہوا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ

کے متعلق عیسائی عقیدہ ہے کہ وہ خود خدا

تھا اس پر کیا نازل ہوتا تھا اور یہ انجیل جو پیش کی جاتی ہے یہ نہ حضرت عیسیٰ نے لکھی نہ لکھی اور نہ اون کے زمانہ میں لکھی گئی خود اس کے سبب پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ سستی کی انجیل اور مرقس کی انجیل وغیرہ۔

پس فیصلہ بہت آسان ہے کہ خود عیسائی عقائد کے مطابق تھی۔ یہ انجیل اور تورات جو بائبل کے بھیس بن عیسائی مناد کے ہاتھ میں ہے یہ وہ کتب ہیں جنکو اسلامی عقائد نے خدا کا کلام مانا ہے۔

باد جو اس وضاحت کے

بے سراگ گائے چلے جاتے ہیں کہ مسلمانوں کے عقائد کے مطابق تورات انجیل محرف مبدل نہیں ہوئی لکھو قرآن کریم میں لکھا ہے لا تبديل في كلمات الله اس کی باتیں نہیں بدلتیں۔ پھر تورات انجیل کے الفاظ کیوں بدل گئے۔ پس ثابت ہوا کہ تورات انجیل اپنی اصلی حالت میں موجود ہے اور یہی ہے جو پادری صاحبان کے ہاتھ میں ہے۔ حال میں عیسائی اخبار نور افشاں نے نئے سرے سے اس مضمون کو چھیڑا ہے اور ۲ فروری کے پرچے میں کسی قدر نور افشاں کر کے باقی کو آئندہ پر رکھا ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بروقت اون کو کچھ سمجھا جاوے۔

سب سے اول عیسائی عیسائیوں کی احتیاط کرنی چاہیے

صاحبان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ باوجود عربی زبان سے ناواقف ہونے کے اور اسلامی سائنس سے بے خبر ہونے کے قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر کرنے بیٹھ جانا اور اس کے واسطے مناسب نہ تھا۔ کوئی عقلمند آدمی قرآن شریف کی آیت لا تبدیل بکلمات اللہ کے یہ معنی نہیں کہ کلام الہی کے الفاظ میں کوئی تغیر و تبدل یا اس کے لکھنے میں عدا یا سہوا کوئی غلطی انسان کر ہی نہیں سکتا۔ لاکھوں نثران شریف چھاپے پر چھپتے ہیں۔ ہر زبان کا تب کی غلطیاں اور مطبع والوں کی غلطیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ اور بائبل کا تو جو حال ہم آؤ

بیان کر آئے ہیں۔ اس کو چھوڑ کر یہی اس وقت جو بائبل مختلف فرما لے عیسویت و یہودیت کو پس میں ان میں بہت سے الفاظ بلکہ فقرات بلکہ صفحات کے مضمون کا فرق نمایاں ظاہر ہے۔ پس سمجھنا چاہیے کہ اس آیت شریف کے یہ معنی نہیں جو عیسائی صاحبان نے خیال کئے ہیں۔ بلکہ ان کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کلمہ نازل ہوتا ہے۔ خواہ وہ کوئی حکم ہو یا پیشگوئی ہو۔ وہ ہر حال صحیح اور پوری ہونیوالی ہے اس کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی اور نہ اس میں کوئی شخص کچھ تبدیلی کر سکتا ہے کہ یہ حکم اس طرح نہیں اس طرح ہونا چاہیے یا یہ پیشگوئی اس طرح پوری نہیں ہوگی۔ بلکہ اس طرح ہوگی۔ مثلاً قرآن شریف میں خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ نازل ہوا تھا جس کا یہ مطلب تھا کہ مسلمان جملہ فرات اور سیحون جیچون سے سیراب ہوں والی زمینوں کے فاتح ہوں گے۔ اور یہ کلمہ ایسے وقت میں نازل ہوا تھا جب کہ مسلمان بہت ہی کمزور تھے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وطن سے بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ اور موعودہ مسالک بڑی زبردست سلطنتوں کے قبضے میں تھے۔ مگر خدا کا یہ کلمہ پورا ہوا کہ رہا اور کسی قبصر یا کسری یا فوج کی مخالفت اس کلمہ کو بدل نہ سکی۔ یا مثلاً خدا تعالیٰ کا ایک کلمہ قرآن شریف میں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور اس کے ساتھی ہمیشہ اپنے مخالفوں پر غالب آتے ہیں۔ سو اس کلمہ کو کوئی بدل نہیں سکتا ہمیشہ سے ایسا ہوا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ایسا ہوتا رہے گا۔ ہر الفاظ دیگر یہ آیت قرآن شریف کی ایک دوسری آیت کے ہم معنی ہے جو اس طرح ہے کہ لن نجد لسنة الله تبدیلا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں۔

الغرض اس آیت شریف کے حفاظت کرنی

یہ معنی نہیں جو عیسائیوں زبان عربی سے ناواقف ہونے کے سبب سمجھتے ہیں اور اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ تورات انجیل میں کوئی تحریف تبدل نہیں ہوئی یا نہیں ہو سکتی ہاں قرآن شریف میں ایک اور کلمہ ہے جو حفاظت کلام الہی کے متعلق ہے مگر وہ صرف قرآن شریف کی حفاظت کے متعلق ہے اور اس کے متعلق انشاء

اگلے اخبار میں لکھ جائیگا۔

استفسار اور اس کے جواب

السلام علیکم درجۃ السد و برکاتہ۔ آپ کا خط مجھے مولانا المکرم مولوی صاحب نے بنا کر جواب لکھنے کے دیا ہے۔ ہر ایک مسئلہ نمبر وار لکھ کر جواب عرض ہے۔ بحول اللہ وقوتہ و کلا حول دلا قوتہ لا یا اللہ۔ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ سوال نمبر ۱۔ خدا پاک ارشاد ہے کہ ہم سب نے خبر کو معاذ نہیں کرتے۔ اور ارسال رسل بعد منخوف کو پکڑتے ہیں۔ اور لا یتکلف اللہ نفساً الا دسماً۔ طاقت پر بوجہ ہے ہر ایک مسلمان کہتے ہیں نصوص وارد ہو کر کہاں تک نوبت پہنچی۔ کفر وغیرہ کے فتوے ظور پارہ ہیں۔

جواب۔ یہ تو صحیح ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خبر کو سزا نہیں دیتا اور نہ طاقت سے زیادہ مکلف کرتا ہے۔ مگر آپ کا یہ کہنا کہ ایک مسئلہ میں نصوص متخالف وارد ہیں۔ اس کی کوئی نظیر آپ نے نہیں دی۔ آپ یقین کریں کہ نصوص متخالف ہرگز نہیں ہوتے۔ فتوے کفر مخالف نصوص سے نہیں بلکہ نادانی اور نفس پرستی سے ہوتا ہے

سوال نمبر ۲۔ یسئذ فیکم من موم حکماً عدلاً فیکسب الصلیب و یقتل الخنزیر۔

جواب۔ یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے۔ مگر اس پر آپ کا کیا سوال ہے۔ آپ نے بیان نہیں فرمایا۔

سوال نمبر ۳۔ وان من اهل الکتاب الا لیؤمننہ قبل موتہ۔

جواب۔ اس آیت شریف کے معنی میں تمام اہل کتاب حقیر مسیح کے قتل کر دینے پر قبل اپنی اپنی موت کے یقین رکھتے ہیں اور یہی سچ ہے کیونکہ فی الواقع تمام یہود کہتے ہیں کہ ہم نے قتل کیا اور نہ نام سچی کہتے ہیں کہ ہاں سچ قتل کئے اللہ تعالیٰ دونوں کی تہذیب کرتا ہے

سوال نمبر ۴۔ وجاعل الذین اتبعولت فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔

جواب۔ اس پیشگوئی کو ہم نے پچھتر سو پچیس مسیح کے تابعین کے حق میں پورا ہوتے دیکھ لیا ہے۔ کہ مسلمان عیسائی دونوں یہود پر جو منکر ہیں۔ غالب و فوق ہیں دوسرا مسیح ہی گیا ہے۔ اس کا انجام دنیا دیکھ لیگی۔

سوال نمبر ۷۔ اور کثرت ملین پر ترقی منارہ و مشقی پر
اوتر کرامت میں گفتگو کرنا۔

جواب۔ نزول تو کثرت ملین پر ہوا مگر ملک عالم طور پر نظر نہیں
تیا کرتے۔ منارہ قادیان ٹھیک شرقی جانب و مشقی واقع ہے
جہاں نزول مسیح ہوا۔ ہر کیا اعتراض ہوا۔ امانت میں گفتگو کرنا
کسی صحیح حدیث میں نہیں آیا۔

سوال نمبر ۸۔ اور بعد وفات کے رسول خدا کی قبر کے پاس
کا ہونا۔

جواب۔ یہ سوال قبل از وقت ہے۔ اسی صبح اس وقت زندہ ہو
سوال نمبر ۹۔ یہ سب نصوص بعث رسول کا ظہور ہے۔ پھر
کفر کا فتوے لگانے والوں کو من و عدا جلا بالکفر۔
لیس کذلک الا حار علیہ۔ کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ اصل سوال آپ کا سمجھ میں نہیں آیا۔ نصوص کا
جواب دیا گیا کہ مخالفت نہیں ہوتے۔ فتوے کفر لگانے والوں
پر کفر کا فتوے بے شک عاید ہوتا ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ اور عدم الصلوۃ خلف الآخر کے معنی کو
صلوۃ خلف کل فردا جبر کیا ارشاد سنا ہے۔

جواب۔ حضرت امام علیہ الصلوۃ والسلام پر فتوے کفر
لگا کر حسب حدیث محو ہواں نمبر ۱۰ لوگوں نے خود اپنے آپ پر
کفر کا فتوے دیا۔ تو خود ان کے پیچھے نماز جائز نہ رہی۔ اور
حدیث میں خلف کل کا فہم نہیں آیا۔

سوال نمبر ۱۱۔ اور انما المؤمنون اخوة الا یہ او
لا یؤمن احدکم حتی یحب الاخیہ ما یحب لنفسہ کیون
ہو جائز کیا۔

جواب۔ ہرگز نہیں ہوا بلکہ وہ خود حضرت امام پر فتویٰ
کفر لگا کر اپنے منہ سے برادری کا رشتہ توڑ بیٹھے۔ تو ہوائی ہی
نہ رہے۔

سوال نمبر ۱۲۔ ولقد یسرنا القرآن للذکر فمن من
مذکر سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ قرآن مجید احکام توصیہ نماز و زکوٰۃ اخلاق
کے بیان کرنے میں بہت ہی آسان ہے۔ دوسرا ہر ایک کے
کی مومن کے لئے اس کے علی مذاق کے انداز پر ہی آسان
ہے۔

سوال نمبر ۱۳۔ پھر ہم سوا و اعظم مامورین۔

جواب۔ عوام کا انعام سوا و اعظم نہیں بلکہ سوا و اعظم علی
درجہ کا متقی گروہ ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اسے درجہ کے ایک
متقی کو بھی گروہ فرماتا ہے۔ دیکھو ان ابراہیم کان مائتہ

(ابراہیم) ایک گروہ تھا) تمام انبیاء و رسل مامورین
اپنے زمانہ میں پہلے پہل لکھتے ہی ہوتے ہیں اور عوام
ان کے مقابل پر کثرت۔ تو اللہ تعالیٰ ان کو بھی گروہ قرار
دیتا ہے اور بالآخر گروہ بنا کر کہا بھی دیتا ہے۔
سوال نمبر ۱۴۔ پس قالین لن تمسنا النار
الا یا مامعد و دہ کو قل اتخذتم عند اللہ عھدا
کیا جواب دیتا ہے۔

جواب۔ بعینہ ہی حال آجکل ہی ہو رہا ہے۔ حضرت مام
پر کفر کا فتوے لگانے والوں کا۔ کہ وہ ایک امور کی مخالفت
میں اپنے آپ کو جیتی اور مامور اور اس کے اتباع کو کافر
جہنمی قرار دیتے ہیں۔ یہی معنی بن تمسنا النار میں۔

سوال نمبر ۱۵۔ پھر موسیٰ کو انک من تستطیع
معی صبرا کیا ارشاد کرتا ہے۔

جواب۔ موسیٰ جیسے الوالعزم نبی نے جب اتباع
اپنے معلم کا (جسکو اللہ تعالیٰ نے علماہ من لدنا علما
فرمایا تھا) نہ کیا۔ تو سزا سے ہذا فراق بنی وینک سے خالی
رہا۔ تو دوسروں کو اس واقعہ سے فروغ برکت پکڑنی چاہیے
ورنہ وہ بھی سزا سے نہیں بچیں گے۔

سوال نمبر ۱۶۔ پس جب ارسال رسل سے ورنہ انبیاء
کو یہ رہنمائی ہوتی کہ ایک دوسرے پر کفر کے فتوے
لگانے لگے۔ تو کون سامعیاں ہے۔ کہ ہم کو حق معلوم ہو

جواب۔ فتویٰ کفر ورنہ انبیاء کا کام نہیں بلکہ ایک
نفس پرست کا کام ہے۔ ان حق پہنچانے کے لئے
پند سید میں لکھتا ہوں۔ جس سے سچا چوتھے سو

متنازع ہو جاتا ہے۔ اول اللہ تعالیٰ سے مومن کامل کو اکثر
بشارتیں ملتی ہیں۔ کیا معنی پیش از وقوع خود بخیران جو
اس کے مرادات یا اس کے دوستوں کے مطلوبات

میں اس کو بتلائے جاتے ہیں۔ دوم یہ کہ مومن کامل پر
ایسے امور غیبیہ کہوے جاتے ہیں۔ جو نہ صرف اس کی

ذات یا اس کے واسطہ داروں کے متعلق ہوں بلکہ
جو کچھ دنیا میں قضا و قدر نازل ہونے والے ہیں یا ہوں
دنیا کے افراد مشہورہ پر کچھ غیرات انبیا سے ہیں ان

سے برگزیدہ مومن کو اکثر اوقات خبر دی جاتی ہے۔
سوم۔ یہ کہ مومن کامل کی اکثر عائن قبول ہوتی ہیں اور

الکران اعادوں کی قبولیت کی پیش از وقوع اطلاع بھی دی
جاتی ہے۔ چہاں یہ کہ مومن کامل پر قرآن کریم کے
وفاق و معارف جدیدہ و لطائف و خواص عجیبہ سے

زیادہ کھوسے جاتے ہیں۔ سوائے اس کے اور بھی
بہت عبادت قرآن مجید میں مذکور ہیں۔

سوال نمبر ۱۷۔ انما یخشی اللہ من
عبادہ العلماء عوام الناس کسی پر کفر کی جرأت نہیں کر سکتے۔
یہ ورنہ انبیاء نے ہی اپنا ورثہ کر لیا ہے۔

جواب۔ علماء کا لفظ فی الواقع انہیں بزرگان دین
پر ہوا جاتا ہے۔ جن کو خشیت الہی ہو اور وہ اکثر کسی
کی تکفیر پر دل نہیں ہوتے۔

سوال نمبر ۱۸۔ اگر فرض کر لیا جاسے کہ اس وقت
کے علماء جان کر کچھ ہو گئے تو دیدہ و دانستہ کون مومن
اعتبار کرتا ہے۔

جواب۔ ہر ایک نبی رسل امور کے مقابل پر
مخالفین دیدہ و دانستہ شرارت کیا کرتے ہیں۔ دیکھو
و محمد ابجا و استیقننا انفسہم ظلما و علوا
وان فریقا منهم لیکتوب الحق و ہم یعلمون
ولا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون
یہ اللہ تعالیٰ کی شہادت میں بہ نسبت علماء اہل کتاب
کے ہیں۔

سوال نمبر ۱۹۔ اگر بہت نصوص فارسی سے مآول ہیں تو
ولقد یسرنا القرآن سے کیا تیسر ہوا۔

جواب۔ فصیح کام میں استعارات و تشبیہات بکثرت
ہوتے ہیں مگر وہ تیسرے سے کام کو نہیں روکتے۔ مثلاً
من کان فی ذلک من غنی الآخرة اعلیٰ۔ صم کلم یحییٰ
پہ کون نہیں۔ ہذا تاکہ ان الفاظ سے ظاہری اعضا

کے اندھے پوے بھرے مراد نہیں دیکھا اس سے تیسر
میں کچھ فرق آگیا کچھ نہیں آیا۔ معمولی خواندہ بھی سمجھ
سکتا ہے۔ کہ یہ سچا و سہ ہے۔

سوال نمبر ۲۰۔ ان لن تستطیع معی صبرا ہی مال ہے۔ تو
ظاہر نصوص سے چشم پوشی کرنی پڑ گی اور حتی نبیٹ رسول
کا غایتہ مفتاح کیوں کر ہو گا۔

جواب۔ یہ بالکل صاف بات ہے۔ مالک معذب میں حتی
نبیٹ رسول ہے۔ ہم کسی کو عذاب نہیں کرتے جب

تک رسول بھیجیں اور رسول کا ادب اور عزت یہ ہے
کہ اس کی فرمان برداری اور عزت کی جاوے اور اس کے

قل و فعل کو ممبر کے ساتھ دیکھا جاوے۔ موسیٰ
جیسے الوالعزم نے ہی جب صبرا اپنے معلم کا دیکھا
تو ہذا فراق مینی وینک کا مزہ چکھنا پڑا۔ تو دوسروں کو

سے اور بی عدم دے۔ یہ وہ امراض معدی سے
سیکھ کر بتاتا ہے۔ لہذا وہ حکماً عدلاً ہوتا ہے۔ اور حکم
عمل کی بات انہی ضروری ہے۔

سوال نمبر ۱۔ ان صلاحتی مستقیماً
فانقبوہ میں ہذا کا مشا را الیہ کون ہوا

جواب۔ ابتداء کے رکع میں ہے۔ قل تعالوا اتل
ما احرم ربکم علیکم کہہ آؤ۔ پڑھنا ان میں جو واجب
کہا ہے تمہارے رب نے تم پر (محرم اس کا شرا بہ
سہنے کیا ہے ان وجہات پر عمل کرنا ضروری ہے
سوال نمبر ۲۔ کلام فی السلا الاصلیۃ واحدۃ
کون فرق ہوا۔

جواب اسی حدیث میں ہے صحابہ نے سوالی پر فرمایا
ما انا علیہ ادا حالی۔

سوال نمبر ۳۔ وما المسلمان قلیل من

دسول ولا ہی الا اذ اتفی النقی الشیطان فی امنین
آیہ اور معاً۔ ہر دو ملکہ۔ رسول پر القا و شیطانی
کے دعویٰ ہو کر قطعیت فصوص میں کلام کر رہے ہیں۔

جواب۔ بامداد اس آیت کا یہ ہے۔ فینسخ اللہ

ما یلقی الشیطان ثم یحکم اللہ ایسے ساری آیت شریف

کے یہ معنی ہیں۔ ترجمہ سے پہلے جس قدر سل و انبیاء

آئے۔ شیطان ان کے امانوں میں اپنا دخل دیتا

رہا۔ اور اس سلسلہ کی مخالفت کرتا تا کہ یہ سلسلہ نیست و نابود

ہو جاوے۔ سو اللہ تعالیٰ ان کے شیطانی کدو کو دور کر

دیتا اور اپنے احکام کو ثابت کر دیتا اور ہر زمانہ میں ہوتا

رہتا ہے۔ جیسے موسیٰ کے وقت فرعون یس کے

وقت یافا کاہن اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی وقت ابو جہل اور اہل سبیل و موعود کی وقت آپ کے وقت

دوئی۔ چراغ الدین جونی وغیرہ ان کی رکاوٹوں کو ہٹانے

نے در کر دیا۔ اور یہ سلسلہ روز افزون ترقی کر رہا ہے۔

سوال نمبر ۲۲۔ ایک عالم نے لن یجعی اللہ

لکھنوی علی المؤمنین مبیلا سے یہ فتویٰ دیا ہے

کہ جو لوگ نیاز غیر اللہ دیتے وہ برہمن پرستی کرتے ہیں ان

سب کا مال جہری کہنا حلال ہے

جواب۔ کسی کے مال کا ہانے کی نسبت حکم ہے

ماکانابی ان یکون لہا سوی حق یختفی فی الاغوا

کسی نبی کو بھی جائز نہیں کہ سوائے خونہ نبی کے

کسی کو فید کرے۔ جب نبی بھی سوائے جنگ کے

اسی مال نہیں لے سکتا۔ تو دوسرے کو کب جائز ہے
اور وہ جنگ اس وقت تک جائز نہیں جب تک ساری شرائط
جنگ پوری نہ ہو جاوین۔ جیسے امام کا ہونا یا کسی کا ابتدا
ابتدا جنگ کرنا یا امام پر چڑھائی کرنا وغیرہ۔ جہری کی
نسبت اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ الصادق والسادقۃ
فاقطعوا ایدیہما خیرا عا بہا کلبا لکلا من اللہ

دھرم دھویا عورت ادا کے ماتہ جہری کی سزا میں

کاٹ ڈالو (یہاں مذہب کا ذکر نہیں کہ صاحب مل کس

مذہب کا ہو۔ پھر فرمایا۔ لانا دکھوا امو الککم

بینکم بابا طلی الا ان تکون تجارۃ عن توافر

منکم ۵ کسی کا مال باطل طریق سے نہ کہاؤ

مگر تجارت کے طور پر گھاس میں ہی رضا مندی و توفیق شرط

(ہے) جب تجارت میں ہی بلا رضا مندی مال لینا

جائز نہیں۔ تو جہری کس طرح جائز ہے اور تجارت میں

بھی مذہب کی شرط نہیں لگائی۔ پھر فرمایا۔ ان کثیدا

من الاحیاء والہیاء لیا کون امدال الناس

بالباطل فبیشہم یجذب الیم

اہل کتاب کے مولوی اور رویش لوگوں کا مل باطل طریق سے

کھاتے ہیں سوا ان کو عذاب الیم کی خبر

دیدنی غرض کسی مال جہری زوری کسی طرح بھی سوائے

جائز طریقوں کے جائز نہیں۔ سخت حرام اور ظلم جو

لا حول ولا قوۃ الا باللہ

فضل دین حکیم از قادیان

آریگزٹ پنجا لاہور

ایک تازہ اشاعت

میں بیچارے ساہوکار

بے شکا معتمد لکھا ہے جیسا کہ آریگزٹ لاہور کا بے شک

نام۔ اس معتمد کے پہلے حصہ کا بہتر نئے الفاظ میں یہ

خلاصہ ہے۔ کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا درست نہیں ہے

کہ طاعون خدا کا تہ ہے اور گناہوں کے سبب سے ملک

مبتلا ہے طاعون ہوا ہے۔ جب تک لوگ گناہ نہ

چھوڑیں گے۔ طاعون سے نجات نہ پائیں گے اگر

مرزا صاحب کا یہ قول صحیح ہے۔ تو وہ پندرہ برس پہلے

کیا گناہ گار لوگ ہندوستان میں نہیں تھے۔ اور پھر

اب بھی ایسے لوگ جو قواعد حفظ صحت کی پابندی کا

خیال رکھتے ہیں۔ محفوظ رہتے ہیں۔ اور غریب لوگ

زیادہ مبتلا ہوتے ہیں طاعون کا سبب گناہ نہیں بلکہ چور
میں "آریہ دوستوں کی یہ ادھکٹ کئے دیتی ہے۔ کہ وہ ایک
بات کا جواب ہزار بار سکر بھی خاموش نہیں ہوتے۔ میں تو
یہی سمجھتا تھا۔ کہ ہمارے ملک کے پوری پوری نیچے والے
دھوٹی پر مشا و حلوئیوں سے بڑے کرچلی پن کی کوئی مثال نہیں
مل سکتی۔ مگر اب تجربہ سے معلوم ہوا۔ کہ ہمارے آریہ بھائی
کسی نمبر پر ہے ہوتے ہیں کیونکہ کسی کے منہ کے چبلے
ہوئے لقمہ کو خود بار بار چبانا ایک ایسی گھنونی بات ہے
کہ جس کے تصور سے جی متلاتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ
جس اعتراض کا جواب متعدد مرتبہ مل چکا ہو۔ اسی کو
دیدہ دلیری سے پھر پیش کرنا کسی کے موہنہ کا لقمہ چبانے
سے بھی زیادہ گھنونا کام ہے۔ بن سخت حیران ہیں

کہ کیا تمام زمانہ کی پاک بے حیائی ان آریہوں ہی کے حصہ

میں آگئی ہے۔ پادری فنڈ۔ اور اندر میں وغیرہ کے

باسی اور شرے ہوئے پرانے اعتراضات آج تک

سینکڑوں طریقوں اور سینکڑوں کتابوں و اخباروں کے

ذریعہ سے پیش کرتے۔ اور پانچویں سواروں میں داخل

ہو کر مچھون ڈنگرے نیست بنتے ہیں۔ بھلا کوئی ان

سوراقوں سے اتنا تو پوچھے۔ کہ تمہیں ان اعتراضوں کو

وہ تمام جوابات جو صد ہا مرتبہ پہلے اسلام کی جانب سے کافی

دشائی دئے چلے چکے ہیں۔ دیکھ لے ہیں یا نہیں۔

اور اب اہل اسلام کے جوابات کو پیش نظر رکھتے ہوئے

یہ اعتراضات لکھتے ہو یا ویسے ہی انگلی کاٹ کر شہیدوں

میں داخل ہوئے کا شوق ہے ہر مثلاً محنتوں آریہ

نے ترک اسلام میں سینکڑوں اعتراضات جھک مار کر

لکھ مارے لیکن میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اگر

وہ صرف مولوی محمد قاسم صاحب کی نصایف ہی (جو

اندھن وغیرہ کے جواب میں لکھی گئی ہے) دیکھ لیتا۔ تو

اوسکو اپنے اعتراضات کا بہت بڑا حصہ کم کر دینا پڑتا اور

اندھن کے آگے کی بچی ہوئی مہیاں نہ چھوڑنی پڑتیں پھر

جب اس معتمد آریہ کے زینت دئے ہوئے باطل کا

سر کھنڈنے کے لئے ہمارے مقتدا نور الدین رضی اللہ عنہ

کا رسالہ نکلا۔ اور اس نے دہریاں یا پیٹ پال وغیرہ

کے غرض ضلالت پرکلی کا کام کیا اور لہذا اسلام سے

خلعت کفر کو کافور کر دیا۔ تو اب غیرت و مردمی کا مقتضایہ

تھا کہ اسی طرز سے صبر و سکون کے ساتھ جب تک لہذا لیز

کے تمام دکھال جواب البجواب سے سبکدوش ہو جاتے

عزیز

اس وقت تک ہمارے سامنے آنکھ نہ اٹھائے یا تصدیق نہ کرے۔
 اعمیہ کے جد نکذیب کا نام بھی زبان پر نہ لے۔ مگر ہمارے حاجت
 آریہ دوست نکذیب نے ترک اسلام وغیرہ کتابوں کا نام لے کر برابر
 فریضے جلسے اور مہمیں کو تادیب دیتے جاتے ہیں۔ اس آریہ گزٹ پنا
 لاہور کے سادہ اور ایدھیر نے اپنی قومی و جلی عادت کے موافق اسی قسم کا بیڑا
 لکھا ہے۔ میراجاں تک خیال ہے اور رسالوں کو چھوڑ کر صرف اخبار لکھ
 اور پڑھیں۔ ہمارے امام عیدہ سلام کے کلمات حیات کے ذیل میں منکر و
 نہیں تو بیسیوں مرتبہ اس حدیث یا مبالغہ کا جواب چھپکھپے باغیرت اور
 باحیثیت ایڈیٹر کے مضمون کا دوسرا حصہ آؤ گوں کے متعلق ہے دینی دس
 بارہ ہی برس سے ایسے گنگاروں کا نمبر لگایا ہے جن کو پریشور طاغوت کی سرکوتا
 ہے۔ آقاہ۔ ہوں نہ ہوں یہ سب جنگ کریمیا کے روسی قتلوں میں جنوں
 اتفاق کر کے یہاں ہندوستان میں جہم لیا ہے اور طاغوت کی سرکوتہ میں
 لیکن یہ تو صرف قیاس ہی قیاس ہے۔ پریشور صاحب کی عادت ہے کہ وہ سزا
 پانے والے کو اس کی خطا بھی نہیں بتا کر کہتا کہ سادہ اور پھر اس خطا کو
 چھوڑ نہ دے اور اس طرح آؤ گوں کا سلسلہ ہی منقطع نہ ہو جائے
 اگر ایڈیٹر صاحب ایک مرتبہ رسالہ روتنا سچ دیکھ لیتے تو پھر شاید
 اس حصہ مضمون کے لکھنے کی بے شرمی ہرگز گوارا نہ فرماتے۔
 میں اپنی طرف سے جواباً ایک لفظ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔
 مگر صرف اس خیال سے کہ شاید کسی سعید فطرت کو کچھ فائدہ
 پہنچ جائے اور اس طرح سے جھگڑے سے ٹوٹ حاصل ہو جائے
 آریہ ایڈیٹر کے مضمون کے حصہ اول کے متعلق ذیل میں اپنے
 ایک سرسری خیال کو درج کرتا ہوں:-

طاغوت کا آنا نتیجہ ہے اور مامور من اللہ کا انکار سبب۔ یہ بات
 کہ طاغوت کس کس کو پرکھے اور کس کو چھوڑ دے۔ ایک جہد لگانا
 امر ہے۔ طاغوت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ منکروں اور منکرانوں
 اور کتاخوں کو سزا دیتا ہے اور بعض مومنوں کی نغیرتوں کا کفار
 بنا کر طاغوت کو ان کے لئے موجب نجات بناتا ہے۔ خدا تعالیٰ
 کی قدیم سنت ہے کہ وہ ہر ایک مامور کے زمانہ میں دوسرے
 مامور کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت اور اس کے منکروں کے
 سزا دہی کے لئے ایک عذاب بھیجتا ہے اور اس عذاب کو
 اپنے مامور کی کامیابی اور منکروں کی تباہی کا سبب بناتا
 ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کے منکر طعمہ ننگ طوفان
 ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام کے منکر لقمہ اذ و داسے
 رومیل ہوئے۔ حضور نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
 کے منکرین ہیزم آتش شمشیر ہے۔ مخالفین نوح کا آج دنیا
 میں کوئی نام لیوا ہے نہ بانی دیوا۔ مخالفین ابراہیم علیہ السلام
 کا ذنب میں کہیں آنا چاہی بھی باقی نہیں۔ مخالفین لوط علیہ السلام

کا آج سوائے ڈیڑھ سنی (بکیرہ مزار) کے اور کوئی نشان
 نہیں باقی۔ انہیں کے لئے فرمایا گیا جَعَلْنَا عَالِیَہَا
 سافھکا۔ مخالفین موسیٰ علیہ السلام کا صرف نام اور نام کے
 ساتھ لعنت باقی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ مخالفین عیسیٰ
 کی ذلت۔ ادبار اور تباہی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روسی فداہ) کے مخالفین
 کے نام کے سوا دنیا میں نشان تک بھی باقی نہیں۔ بھلا
 کوئی ہے جو ذنب میں ابو جہل اور ابولہب کی نسل کا پتہ
 نشان بتا دے؟ فَاعْتَبِرُوا لَعْنَةُ الْاَکْثَرِ
 ہمارے آریہ مہربان ان عبرت خیز باتوں کو اچھی طرح نہ سمجھ
 سکیں۔ تو وہ اپنے ملک یعنی آریہ ورت کے پیغمبر وکل
 حال پر ہی غور کریں۔ دیکھو حضرت کرشن علیہ السلام
 کے احکام سے سرکشی کرنے والوں اور ان کی جماعت
 سے مخالفت
 کرنے والوں نے کیا پھل پایا؟ آج تک کرشن علیہ السلام
 اور ان کی جماعت یعنی پانڈوں کا وقار ہندوستان میں قائم
 ہے۔ لیکن کوروں کی نسل میں کسی ایک شخص کو بھی تلاش
 کرنا چاہو تو نہ ملے گا۔ ان کے خون سے رنگیں کرکشن
 کی سونے خاک جا کر دیکھ لو۔ سِیَمِیْہُوْیْ فِی الْاَدْنٰی ضِیْضِہُ
 اَفْطَرُوْہُ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَہُ الْاَمْلٰکِیْنِ دینی۔ جناب
 رحمت اللہ علیہ اور ان کی جماعت کے کارنامے
 آج تک آسمان عزت کے ستارے بنے ہوئے چمک
 رہے ہیں۔ لیکن راون اور اس کے معاونین کو لعنت کے
 ساتھ ہی یاد کیا جاتے ہیں اور ان منکران سرانہ پ
 کی اولاد میں ایک چوسپے کا بچہ بھی شاید ڈھونڈے سے نہ
 ملے۔ پس جس طرح مخالفین کرشن علیہ السلام کی وجہ سے
 میدان کرکشن کی آب تیغ کا طوفان اور منکرین راچندر
 کی سرکوبی کے لئے جزیرہ سرانہ پ میں آتش جنگ
 کی شکل میں عذاب الہی نازل ہوا۔ اسی طرح مسیح موعود
 علیہ السلام کے مخالفوں کی کروتوتوں اور ناشدنی کوٹلوں
 کے باعث طاغوت کی شکل میں عذاب الہی نازل ہوا ہے
 جس طرح مشرکین عرب کے ساتھ کسیدہ مسلمان اور منکرین
 کرشن علیہ السلام کے ساتھ کسیدہ موبدین کرشن اور
 سنگد پ کے راکھشسوں اور دیسوں کے ساتھ
 کسیدہ سریشٹ یعنی رام چندر کی جماعت والے بھی
 مارے گئے۔ اسی طرح طاغوت میں منکرین مسیح موعود
 علیہ السلام کے ساتھ کوئی آکا کا مومن بھی فوت ہو جاتا

ہے۔ رہی یہ بات کہ بعض منکرین ابھی تک زندہ کیوں
 ہیں اور طاغوت نے ان کو کیوں نہیں پرکھا۔ یہ ایک سخت امتحان
 اعتراض ہے۔ ابھی طاغوت اور دیگر کلیات کا سلسلہ منقطع
 نہیں ہوا۔ سمجھ کر وہ اور نتیجہ کے منظر پر ہر قانتظر و
 اِیْخَا مَعْلُکُمْ حِیْنَ اَظْہَرُیْنِ۔ مرد آخر میں مبارک
 بندہ است وَالْاَخِرَۃُ عِنْدَکَ جَلِیْلٌ لِّمُتَّقِیْنَ
 طاغوت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کے وجہ سے
 آئی ہے اور سوائے اس کے اور کوئی سبب اس کے
 آنے کا نہیں ہے۔ اس کے ثبوت میں یہی بیان کر دینا
 کافی ہے۔ کہ آج کوئی شخص دنیا میں اس بات کا دعویٰ
 نہیں کر سکتا کہ وہ اور اس کا گھر طاغوت کی دستبرد سے
 محفوظ رہے گا۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ
 سے اس بات کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہ اور جو ان کے
 گھر میں ہیں۔ طاغوت سے محفوظ رہینگے اور اس تعدی
 کو اس بات کا نشان ٹھہرایا ہے کہ طاغوت ان کی
 مخالفت اور انکار کے سبب سے آئی ہے۔ اب اگر کسی
 مخالف میں کچھ غیرت اور حیثیت کا ذرا بھی مادہ ہے
 تو اس کو چاہئے کہ وہ طاغوت کے گڑے کسی ترکیب سے
 مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پھیلادے۔ یا اگر یہ کام
 دشوار معلوم ہو۔ تو ہمارے آریہ گزٹ پنجاب لاہور
 کے ایڈیٹر صرف اس بات کا دعویٰ اپنے اخبار میں
 شائع کر دیں کہ میں بھی طاغوت سے محفوظ رہوں گا۔ پھر
 دنیا دیکھ لیگی۔ کہ آریہ گزٹ پنجاب لاہور کے ایڈیٹر
 کی گودین طاغوت خاں ہی کے ہاتھ سے مر ورنہ
 جاتی ہے یا نہیں۔ اس آریہ ایڈیٹر کو چونکہ (بقول اس کے)
 طاغوت کے اسباب و علاج وغیرہ سے خوب واقفیت
 ہے۔ اور وہ چوبیسوں وغیرہ کا خوب بندوبست کر سکتا
 ہے۔ لہذا اس کو چاہئے کہ وہ چوبیسوں کا بندوبست کرکے
 مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ طاغوت سے محفوظ رہنے
 کا دعویٰ شائع کر دے۔ اور اپنے پیٹ۔ و سیکرہم کی طرح
 اسلام کی صداقت کی ایک دوسری مہر لگا دے۔

الکر نجیب آبادی ثم قادیانی
اطلاع۔ چونکہ مجھے بفرس فراہمی چندہ تعمیریت
 دن باہر رہنا پڑا ہے اس لئے رسالہ اہل آفت علیجس
 انگریزی وقت پرور نہیں ہو سکا۔ مہر اور اپریل کا نمبر لکھا

میں نے اپنے دوستوں کو بھیج دیا ہے۔

اسحق

اسحق نے اپنی تعلیم کے ابتدائی زمانہ میں کوئی خاص امتیاز حاصل نہیں کیا۔ وہ صرف چیزوں کے بنانے میں مشہور تھا۔ اس نے بخاری اور کاریگری کے ادنا و بختیار اپنے پاس تیار رکھے تھے اور مختلف جانوں کے آرسے خود اپنے ہاتھ سے تیار کئے تھے جن کی مدد سے اس نے بہت سی عجیب و غریب چیزیں بنائیں۔ ان چیزوں کو اس کے ہمایون نے بڑی حیرت و تعجب کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس کی دادی اپنے لڑکے کی ہر زندگی دیکھ کر ایسی بلغ باغ تھی کہ ہر آئے گئے سے اس کی صنایعی کا ذکر کرتے ہوئے تھکتی ہی نہ تھی۔ وہ اکثر لکارتی تھی کہ اسحق ایک دن کوئی بڑا صنعت ہو گا۔ اور دنیا میں اچھی طرح بسر کریگا اور بڑا ستول آدمی ہو گا۔

اسحق کی آئندہ زندگی کے متعلق اس کی دلدی اور اس کے ہمایون کے خیالات کچھ عجیب و غریب قلائد رکھتے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ عمدہ قسم کی لکڑیوں کا خوبصورت فرنیچر تیار کرنے میں ماہر ہو گا۔ جس کو وہ متبذ اپنے عملات آراستہ کرنے کے لئے بڑے شوق سے خریدیں گے۔ کسی کا خیال تھا کہ وہ ایک بالکل سمار ہو گا جس کے دست ہنر سے ایسے عالیشان مکان اور سر بھنگ چیمینیں گے۔ جو انگلستان میں کبھی نہیں دیکھے گئے۔

اس کی دادی کے چند دوستوں نے یہی رائے دی تھی۔ کہ اسحق کو گھڑیاں سازی کی تعلیم دیجا کیونکہ کمال صناعی کے علاوہ اس کی طبیعت کو فن بنائی سے ایک خاص مناسبت تھی جو اس ہنر کے لئے بہت مفید اور بیکار آمد ہے۔

چنانچہ اسحق نے بعد میں اسی فن کو اختیار کیا اور بہت سی نادر و نایاب گھڑیاں بنائیں یہ گھڑیاں عینہ ان گھڑیوں کی سی نہیں جن میں گھٹنے بھنے کے وقت ڈھل پیٹ پڑا جاتی ہوئی بتایاں نمودار ہوتی تھیں یا اون گھڑیوں سے شاہ تھیں جن کے چہرہ پر جوں جوں رفاص دکھڑی کا پنڈلم حرکت کرتا جاتا ہے۔ ایک ہماز دریا کی بہروں پر اترتا چہرہ نظر آتا ہے۔

اسحق کی قوت ایجاد سننے کچھ دنوں بعد ایک ایسی نایاب گھڑی اختراع کی جو پہلے کبھی نہ دیکھی گئی تھی۔ یہ گھڑیاں جکر اور وزن سے نہیں بلکہ صرف پانی کے قطروں کے گرنے سے چلنے لگتی تھی۔ یہ ایک ایسا عجوبہ تھا جس نے تمام لوگوں کو ششدر کر دیا۔ کیونکہ کسی کے حاشیہ خیال میں ہی نہ تھا کہ پانی کے ایک طرف سے وقت بتلایا جا سکیگا پانی کی گھڑی کے علاوہ اسحق نے ایک دھوپ گھڑی بھی ایجاد کی اور اس طرح سایہ میں پانی کی گھڑی اور دھوپ میں دھوپ گھڑی سے بہ آسانی وقت معلوم ہو جاسکتا تھا کہا جاتا ہے کہ دھوپ گھڑی دلتھاپ میں توح تک اسحق کے گھر کے بار و موجود ہے۔ اگر ایسا ہے تو ضرور اس گھڑی نے اس کے زمانہ طفلی کے اوقات کو اس کی زندگی کے مشہور گھنٹوں کو اور حتیٰ کہ اس کی ساعت وقات کو بھی بتلایا ہو گا۔ جب سے کہ اسحق نے اسکو قائم کیا تھا۔ اتک وہ ایک ہی حالت میں ہے اور ہر ایک وقت دہرائے جاتی ہے۔ تاہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ گھڑیاں اپنے صنعت سے زیادہ عرصہ تک باقی رہی ہونگی بلکہ اس کے بعد ہی زمانہ دراز تک اسحق نیوٹن ریسیکا خدا سے اسحق کو ایک خاص عطیہ ملا تھا۔ کہ وہ مشکل سی مشکل چیزوں کو سیدھے سادے طریقوں سے بہ آسانی دریافت کر لیا کرتا تھا۔ مثلاً ہوا کی قوت کا اندازہ معمولی سمجھ کا آدمی شاید ہی کر سکے لیکن اسحق نے جس خوبی سے اس کا اندازہ لگا یا ہے اور اس دشوار مسئلہ کو جس خوبی سے حل کیا ہے اس سے زیادہ آسان طریقہ ہو نہیں سکتا۔ وہ ہوا کے مقابلہ میں کو دا اور اپنی جہت کے فاصلہ سے اس نے تیز اور دھیمی ہوا کی قوتوں کا حساب لگایا وہ اپنے بچپن کے کھیل کود میں ہی اسے طرح و نظرت کے راز اور خدا کی قدرت کے سراور یافت کیا کرتا تھا۔

اس کی دادی کے مکان کے قریب ایک ہوا کی گرنی جدید اسلوب پر قائم ہوئی تھی۔ اسحق ہمیشہ وہاں جاتا کرتا۔ اور اس کے حیرت خیز حصوں کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ جبکہ کوئی بندہ تھی تو وہ جانتا تھا ہوا کہ وہ کیونکر بنی اور اس کی اندرونی ترکیب کیسی ہے۔ جب گرنی کے بڑے بڑے ٹکڑے ہوا کے درمیان سے چلنے لگتے تھے تو وہ ان کو غور سے دیکھتا کرتا اور سوچتا تھا کہ وہ کیا طریقہ سے جس سے گرنی کے پتھر اطراف پر تے اور انج کو جو اس

میں ڈالا جاتا ہے پس کرنا کر دیتے ہیں بعد ازیں وہ اپنے ہتھیار و اوزار کے ساتھ غیر معمولی طور پر مصروف دیکھا گیا۔ کچھ دن گزرے تھے کہ اس نے اپنی دادی اور تمام ہمایون کے سامنے اپنی صنایعی کا ایک اور تازہ ثبوت پیش کیا جس سے انہیں معلوم ہو گیا کہ اسحق کس لئے اگر قدر گہرے اندھا کمین تھا۔ اس نے ہوا کی گرنی کا ایک چھوٹا سا نمونہ تیار کیا تھا۔ گرنی کا ایک ایک حصہ اور تمام کل پرنے کا کل طور سے اس میں پائے جاتے تھے۔

اس کے چہرے چہرے چہرے چہرے کمال کاریگری سے بنائے گئے تھے اور اس کے اندر نہایت صفائی سے استرکاری کی گئی تھی۔ جب گرنی کے اس چہرے نمود کو ہوا میں رکھ دیا جاتا۔ تو اس کے چہرے تیزی سے چلنے لگتے تھے اور جس وقت سمعی ہر اناج اس میں ڈالا جاتا تو نہایت خوشنمائی سے پس پس کر سفید آٹا بن جاتا۔

اسحق کے محضر ساتہین اور دوستوں نے ہوا کی اس نئی گرنی کو دیکھ کر سبے حد حوشی ظاہر کی۔ اور انہیں یقین تھا کہ دنیا پر میں اس سے بڑھ کر خوش نما اور عجیب چیز نہیں ہے اس کے دوستوں میں سے ایک نے کہا کہ اسحق ایک چیز تم پہل گئے۔ جو گرنی میں ضرور ہونی چاہئے۔ اسحق نے حیران ہو کر پوچھا۔ ”وہ کیا ہے کیونکہ وہ گرنی کی ذری ذری سی چیز کو غور سے دیکھ چکا تھا اور کسی شے کو مصغر بنا کر سمجھ نہیں کیا تھا۔

اس کے دوستوں نے کہا۔ ”بھلا یہ“ بتاؤ مالک کا رخا کہاں ہے؟

اسحق نے کہا۔ ”ان بھئی یہ تو ہنسک کہتے ہو“ دیکھو میں اس کو بھی پیدا کئے دیتا ہوں اور خود کرنے لگا۔ کہ اس کس کو کس طرح پورا کرے

وہ ایک مصنوعی آدمی کی شکل بہ آسانی تیار کر لیا مگر اس میں جان کیوں کر پھرنا اور حرکت کیسے پیدا کرنا۔ جسکی ایک مالک کا رخا کر اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے سخت ضرورت تھی۔ بہر کیف جب کوئی اور صورت نظر آئی تو چوچوان میں ایک چوچکاڑا گیا۔ اور اس کو مالک کا رخا کا عمدہ دیا گیا۔ مشاؤس (موش) اپنے گہرے خاکی رنگ کے کوٹ میں ایک معزز مالک کا رخا بنے ہوئے پھد کتے پھرتے تھے لیکن وہ صفت و باشتے بالکل عاری تھی۔ جب اناج پیسے کے لئے اس چوٹی گرنی میں ڈالا جاتا۔ تو وہ کبھی کبھی اس میں سے چرایا کرنے پڑے۔



پاسبان پرندہ

امریکی میں مرغی کے برابر ایک پرندہ ہوتا ہے جس کا نام اجامی ہے۔ پاؤں اور گردن مرغی سے ذرا لمبے ہوتے ہیں۔ پر وبال کا لے لیکن سینہ کا حصہ گہرا نیلگون اور زرد ہوتا ہے جو وہ پ میں ایسا چمکتا ہے جیسے کہ نصف کیلک ہوا سونا جگمگا نکلتا ہے۔

اجامی بڑا ماؤں پرندہ ہے وہ اپنے مالک کا بڑا خیال رکھتا ہے اور کسی دوسرے جانور کو اس کے پاس بٹھکنے نہیں دیتا۔ حق حفاظت پورا ادا کرتا ہے۔ صبح دم وہ بطخوں کو دھمکتے اور مرغیوں کو چراتے دیکھا جاتا ہے اگر کوئی مرغی اپنے منہ سے سے الگ ہو کر اور اوپر جانا چاہتی ہے تو وہ اسے ہونگن مار مار کر واپس لوٹا دیتا ہے جب مرغیاں باڑے میں آتی ہیں تو تب ہی وہ ان کی نگہبانی کرتا ہے اور حفاظت میں ہستے سے کم نہیں لگتا۔ سلسلے کوئی درندہ ظاہر ہوتا ہے۔ تو اجامی اس کے مقابلہ کو آگے بڑھتا ہے اور لڑ پڑ کر اور پیچ بیکار اپنی تیز ہونگن مار مار کر بیگادیتا ہے۔ درندہ کو سواٹو بیٹھ گئے کچلین نہیں دیتا۔

خال اوقات میں وہ کہانے کے کوہ میں بیٹھا ہو اور اپنے مالک کے کہنا کہانے تک پاسبان کا حق ادا کرتا ہے۔ کتے اور بلیاں جو دہان آنا چاہتے ہیں انہیں مار نکالتا ہے بعد ازاں باہر چلا جاتا ہے۔ (صحیفہ)

قسطنطنیہ

امریکن اخبار الزمان لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ میں ایک لاکھ ۶۷ ہزار ۶۶۷ عمارتیں ہیں جن میں ۶۶۷ ہزار ۶۶۷ محل سرائیں ہیں اور بلڈنگ ہیں۔ ۶۶۷ ہزار ۱۹۷ بلڈنگ ایجنسیاں اور کارخانوں کے گودام ہیں ۶۶۷ ہزار ۶۶۷ سرائیں۔ ۱۵۷۵ حمام ہیں۔ ۶۶۷ ایران وغیرہ ہیں۔ ۱۵۸ عمارتیں وزارت اور گورنمنٹ کے محکمات کی ہیں ۱۹۸ چھادنیان ہیں اور زوجی گاروین ۶۶۷ بلڈنگ مسجد ہیں ۵۱۹ اسلامی مدارس اور ۶۶۷ عیسائیوں کے مدرسے ہیں۔ ۶۵۷ کتب خانہ ہیں ۱۳۱۱ اسٹورس ہیں اور ۱۵۷۷ کارخانے ہیں۔ (بریان)

ڈانڈ۔ تم نہیں جانتے۔ کوئلے نے کیسی بہاری خط کی۔

اس مصیبت سے اس کی صحت کو مدد پہنچا اور چند روز کے لئے اس کی فرحت و نشاط خاک میں لی گئی باہر ہر کتے کے ساتھ اس کا جو سلوک تھا اس سے اس کی شرین خلق کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

ہم نے یہ حالات نیوٹن میجر (کوریج اخبار کتب) میں دیکھے ہیں۔ بھائی دیکھیں کہ ہر ہمارے کس طرح کھیل ہی کھیل میں علمی دریافتیں کرتے اور خدایک بڑے آدمی بن جاتے ہیں ایک ہم مسلمانوں کے بچے ہیں۔ کہ سارے جہان کی آوارہ گردی اور دنیا کی تمام بے مصرف کھیلیں اور بے سود مشاغل ان کے حصے میں آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم کرے (دائل)

جاہلیت کی انسانیت

عرب کے مشہور شاعر اور رئیس امر القیس کا باب جب قتل کیا گیا تو امر القیس شاہ روم سے مدد طلب کرنے کے لئے نکلا تو راستے میں مقام تیار ہوا اس کا گند ہوا جہان سوال کا قلعہ موسوم بہ اہل حق واقع تھا۔ سوال کا ایسا عہد عرب میں ضرب المثل ہو امر القیس نے سوال کے پاس چند ہتھیار اور ہونڈ بڑا امانت رکھیں اور وہاں سے راہی ہوا۔ حادثہ ظلم کو اس کی خبر لگی اور وہ اونہیں چھیننے کے لئے آیا سوال نے دینے سے انکار کیا اور قلعہ بند ہو گیا۔

سوال کا بیٹا باہر نکلا کیسے گیا ہوا تھا۔ حادثہ نے اسے پکڑ دیا اور سوال کو اس سے دیکھا کہ کہا۔ یا تو درہن حواسے کرو اور بیٹے کی جان بچاؤ یا اس سے اہل ہونڈ سوال نے بیٹے کی پروا نہ کی اور درہن دینے صاف انکار کیا مار مار کر اسے لڑکے کو اس کی آنکھوں کے سامنے قتل کر دیا اور جب لاکھا۔ امر القیس تباہ کو واپس لوٹ سکا۔ اور مرگیا۔ لیکن سوال نے اپنی زندگی بہر ان درہن کو اپنے پاس حفاظت سے رکھا۔

جون جون اسٹیٹ سن بسیدہ ہوتا گیا اس کو اس امر کا احساس ہونے لگا کہ وہ ان امور کی انجام دہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جو ہوا کی گرنی اور کھلونوں کے بنائے سے زیادہ اہم اور قابل اعتنا ہیں تنہائی میں وہ سارا دن یا تو مختلف خیالات میں غرق دیکھا جاتا یا مفید کتابوں کے مطالعہ میں مصروف نظر آتا تھا۔

اسٹیٹ کا یہ قصہ بہت مشہور ہے۔ کہ وہ ایک سید کے درخت کے نیچے بیٹھا کتاب پڑھ رہا تھا۔ جس اتفاق سے ایک سید ٹوٹ کر اس کے سر پر گرا۔ اس کے گرتے ہی دفعہ اسٹیٹ کی طبیعت لڑ گئی اور وہ اس قوت کو پا گیا۔ جس نے اجرام سماوی کو اپنے اپنے مرکز پر برقرار رکھا ہے۔ اس اصول کو معلوم کرنے کے بعد اس کو اس وقت تک چین نہ آیا۔ جب تک اس نے فطرت کے اس قانون کو دریافت نہ کر لیا۔ جس پر ستاروں کا دار و مدار ہے۔ اس قانون کی اس نے اس عملی سے تحقیق کی ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ وہ خود آسمان پر جا کر انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ آیا ہے۔ وہ لڑکا جس نے یہ دریافت کیا تھا کہ ہوا کی گرنی کیوں کرنبی ہے۔ اب اپنے بنی نوع کو عالم کے کل پرزوں کے اسرار سے واقف کرتا ہے۔

اسٹیٹ اور اس کے چھوٹے کتے ڈانڈ کی کہانی سننے کے قابل ہے۔ اس نے بیس سال تک ایک مشکل مسئلہ پر محنت کی تھی۔ ایک دن کا واقعہ ہے۔ کہ وہ کسی ضرورت سے اپنے گروہ کے باہر گیا اور اپنے کتے کو قتل دان کے پاس چھوڑتا گیا۔ چھوٹے کے اندر میز پر کاغذات کا توہ پڑا ہوا تھا۔ جن میں وہ تمام تحقیقات اور تجربات درج تھے جن کو نیوٹن نے اس میں سال کے عرصہ میں فراہم کیا تھا۔ کن اپنے مالک کے چلے جانے کے بعد اٹھا اور میز پر اچھل کر شمع کو جو اس پر رکھی تھی۔ ہتی۔ گرا دیا۔ اس کا گرنا تھا کہ چشمہ زمین میں تمام کاغذات کو آگ لگ گئی۔

جب وہ جل کر خاک تر ہو گئے۔ تو نیوٹن نے کمرہ کا دروازہ کھولا۔ اور اپنی بست سارا محنت کو صرف لاکھ کا ڈھیر پایا۔ ایک کوئلے میں ڈانڈ بھی کھڑا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا۔ تو اس کتے کو مار ہی دیتا۔ مگر نیوٹن کا سبر و تحمل دیکھو کہ اس نے اپنی معتاد ہرانی سے اسے سرکھینکا اور باوجودیکہ شہت غزن دکر ہے اس کا دل پھٹ رہا تھا مگر اس قدر کہنا۔

آخر صلح ہو گئی۔ جنرل دکنکس اور جنرل کوپلار دین ہر چمکے۔ شرائط صلح یہ تھیں۔ آفریدی (۱۲۲۲) سرغنون۔ جن جن میں ذکاخیل کے سر پے دستخطوں کے ساتھ ایک عربی جنرل خدمت میں پیش کی کہ حسین ظاہر کیا تھا کہ ہم خود رحم کے سپرد کئے دیتے ہیں۔ جو گئے دوسرہ داری بھی ادا تھائی۔ کہ وہ سرغنون کو سزا ساتھ ہی میں ہزار روپے کی بندوبست بھی داخل کیں اور وہ اس دلت تک واپس نہ دے جب تک وہ غیبیہ کے پولیسکل ایجنٹ کو جاسے۔ کہ چور دن کو کافی سزا دی گئی۔ ۲۴ کرو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تھیں۔ انہیں منظور کر کے ہم کو تشریف دیا۔ قحط کی سختی سے لوگ ہونے کے مر رہے۔ فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین۔ ۱۰ بارس میں پیٹ بھر۔ نے کی خاطر آرہے۔ ایک بچہ چوک سے بھاگ کر راستہ میں گر گیا۔ اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دھڑک دیا۔ اپنے گھٹ بھاگ کر گنگا میں بہا گئے۔ اور سے کچھ پتے لنگ لایا۔ اور انیس اور کھ کوٹ کر انہیں کھانے کو دئے اور خود بہ نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ کو دو۔ پیرا دی گر گیا۔ ۶۔ بدیع کی شام کو بلب شرک بہانہ کچھ دکانوں پر ایک بہانہ ڈاکہ ڈالا۔ لایا۔ پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ اپنی کچھ آفریدیوں کی دست درازیاں راول آئی ہیں۔ چھ دنوں میں کچھ آفریدیوں نے میزبان اور اس کے عیال و اطفال کو قتل کر دیا۔ سب سے بڑی شاہی ٹین بڑی شاہی ٹین تیسرے تیسرے تیسرے۔ جو دہ پونڈ کی گرتے تیسرے تیسرے۔ اس

آخر مصلح ہو گئی۔ جنرل ولنگاس اور جنرل دس کیسپن پھر
کوٹا ورین پہنچ گئے۔ شرائط مصلح نیرمین۔ آفریدی قبائل کے
(۱۳۲۲) سرغزوں نے جن میں ذکا خیل کے سردار بھی شامل ہیں
اپنے دستخطوں کے ساتھ ایک عرصی جنرل ولنگاس کی
خدمت میں پیش کیا کہ جس میں ظاہر کیا تھا کہ ہم خود کو گورنر کے
رحم کے پیر دے دیتے ہیں۔ جگہ اس بات کی
ذمہ داری بھی ادا ہوئی۔ کہ وہ سرغزوں کو سزا دیں گے
ساتھ ہی میں ہزار روپے کی بندوبست بھی منانے کے طور پر
داخل ہیں اور وہ اس رشتہ تک واپس مذہبی جادوین کی
جب تک وہ خیمہ کے پولیکل ایجنٹ کو اطمینان نہ ہو
جائے۔ کہ چوروں کو کافی سزا دی گئی ہے۔ یہ شرائط
۲۴ کو ایک عام دربار میں پیش ہوئی تھی۔ اور جنرل ولنگاس
نے انہیں منظور کر کے ہم کو پیش کر دیا۔ جہاں کا حکم دیدیا۔
— قحط کی سختی سے لوگ بچنے کے مر رہے ہیں۔ ۲۱
فروری کو ایک مرد اور اس کی عورت اور تین بچے مرزا پور سے
بنارس میں پیٹ بھر۔ نے کی خاطر آ رہے تھے۔ کو ادوں کا
ایک بچہ جو کہ سے بھلا کر راستہ میں مر گیا۔ یہاں پہنچ کر
اس نے اپنی عورت اور دو بچوں کو دھڑا سالین دکھا اور خود
اپنے تخت جگر کو گنگا میں بہا دے گیا۔ اور آتی دفعہ کسی دکان
سے کچھ پتے مانگ لایا۔ اور انہیں ادھلی میں باریک
کوٹ کر انہیں کہانے کو دے دئے اور خود بہو کا رہی پڑا رہا۔
نتیجہ یہ ہوا کہ جن کو وہ یہاں پہنچا رہا وہی مر گیا۔

۶۔ بیچ کی شام کو بلب ٹرک میانمیر ایک کوٹھی اور
کچھ دکانوں پر ایک بہاری ڈاکہ پڑا۔ ساکنہ ہے۔ کہ تقریباً
پندرہ ہزار روپے کا نقصان اور ایک جان تلف ہوئی
ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔ اپنی کچھ پتہ نہیں چلا۔
آفریدیوں کی دست درازیاں راول پٹھی تک بڑھ
آئی ہیں۔ چھپے دوز میں کچھ آفریدیوں نے مہمان بن کر آج
میزبان اندر اس کے عیال و اطفال کو قتل کیا۔

سب سے بڑی شاہی ٹرین۔ دنیا میں سب سے
بڑی شاہی ٹرین۔ تیسرے روز کی ہے۔ جو دو سال میں دو لاکھ
پونڈ کی لاگت سے تیار ہوئی ہے۔ اس کے بارہ شاخ

صفحہ سہولت کا علم عینہ کیا گئے ابراہیم علیہ السلام کے آدم علیہ السلام پر مبنی۔

نقبس کر سہا پین، رہبر مین بچن کی پرورش، دانش
 رنگ اور شست گاہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کمرے
 دیئے گئے۔ خواہ ان کے کمرہ میں دو امی مصنفہ
 مین جن کی ساخت اس کی قسم کی ہے کہ چور اور
 پرچم آدہ تین ہو سکتا۔

مسٹر ایلفریڈ سنڈی بیرسٹر سابق ایڈیٹر اخبار شریمن
چیف کورٹ پنجاب میں بطور ایڈووکیٹ داخل کئے گئے
بلوچستان کے مقام شیرنگ میں جماعت اور جمعہ
گذشتہ کی درباری شب کو سخت زلزلہ وقوع میں آیا۔
آٹھ گھنٹے کے عرصہ میں تیرا دھکے محسوس ہوئے
کئی مکانات گر گئے۔ عمارت ریلوے کو بھی نقصان
ہو گیا۔

اس نذر لے کے کا اثر مقامات دیگشی اور خورست تاک
منمود اور سوار نقصان کا اعزاز بہت زیادہ خیال کیا جاتا ہے
پنجاب گورنمنٹ نے غلہ کاٹنے کی چھاپس شینوں کے
لئے حکم بدیا ہے زیادہ پیداوار والی فصلوں پر استعمال
کرن گے۔

کلکتہ کی فلور مائز اپر سرکلر روڈ مملوکہ میسرز نہا ہندو اس
 وکیش ب لال داس آگ سے بالکل جل گئی۔ دو لاکھ
 کے نقصان کا اندازہ ہے۔ آگ شین کے باہم
 یروزوں کے رگڑنے سے لگی تھی۔

نیکم جنوری تا ماہ فروری ۱۸۵۷ء - ہندی ریویوز کی مجلس
آئینی پر نسبت اسی ہفتہ سال گذشتہ ۴۷ لاکھ کم ہے۔
چارے حضور شاہ قیصر ایدور فرم فرم اچکل شہر
پیرس میں مقیم ہیں۔

سرحد پر ایک اور گاؤں لوٹا گیا۔ آج ایک اور مارچر
موصول ہوئی ہے۔ جو کہ عجیب و غریب دھڑکی ہے
گرزنٹ کو بہت برا انتظام کرتی ہیں۔ مگر یہ قوم ہی ایسی
نامراد ہے کہ باوجود اس قدر سخت برتاؤ کے جو ان
لوگوں کے ساتھ کیا جاتا ہے مگر پھر بھی ان کو خیال نہیں
آتا۔ آج پشاور میں خبر پہنچی ہے کہ میرٹھی مہندوں
میں کچھ بے یقینی پھیل رہی ہے اور انھوں نے
۲ مارچ کی رات کو ٹیلیگرام لوٹ لیا۔ جو کہ قلعہ شہباز
سے پانچ چار میل کے فاصلہ پر ہے۔ سنا ہے کہ
سرکار نے ۷۰۰۰ رائفلیں ایک کمپنی روانہ کی ہے
کہ ان کو نگہبانی دے۔

(پنجاب سماچار)

ایک کبوتر ایک ریل کے ہزارہا جو سٹیشن پر پہنچے گا سفر کرنے والی تھی۔ ایک کبوتر اس پر چڑھا۔ ریل نے ایک مقصود پر چلنے پر پہنچی۔ کبوتر اس سے پیچھے یعنی ایک کبوتر اس سے معلوم ہوا۔ کبوتر کی رفتار پر ریل سے بھی زیادہ ہے۔

ہوائی جہاز۔ ایک طالعین انجنئر سگنہ فرانسی نے ایک فولادی جہاز چھپر کی شکل کا بنا لیا ہے۔ اس میں چھپر کی سی ٹانگین اور بازو میں۔ جو ہوا میں اس قدر جلد جلد حرکت کرتے ہیں کہ نظر نہیں آتے۔ اس میں ۵ گھوڑوں کی طاقت ہے۔ اور یہ ۳۴ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتا ہے۔

میرا ایک دست کی چھٹی

کر گئے تہو تو اپنے مجھے اپنے لیے حطون کے
مستاز فرمایا تھا۔ اس واسطے راجی جا کر مین ہوا آپ
ایک خط لکھ دیں۔ مگر اب لکھوں کیا۔ آپ تو اپنے
وعظ اور تبلیغ کے عجیب در عجیب ذکر کہتے تہو مین

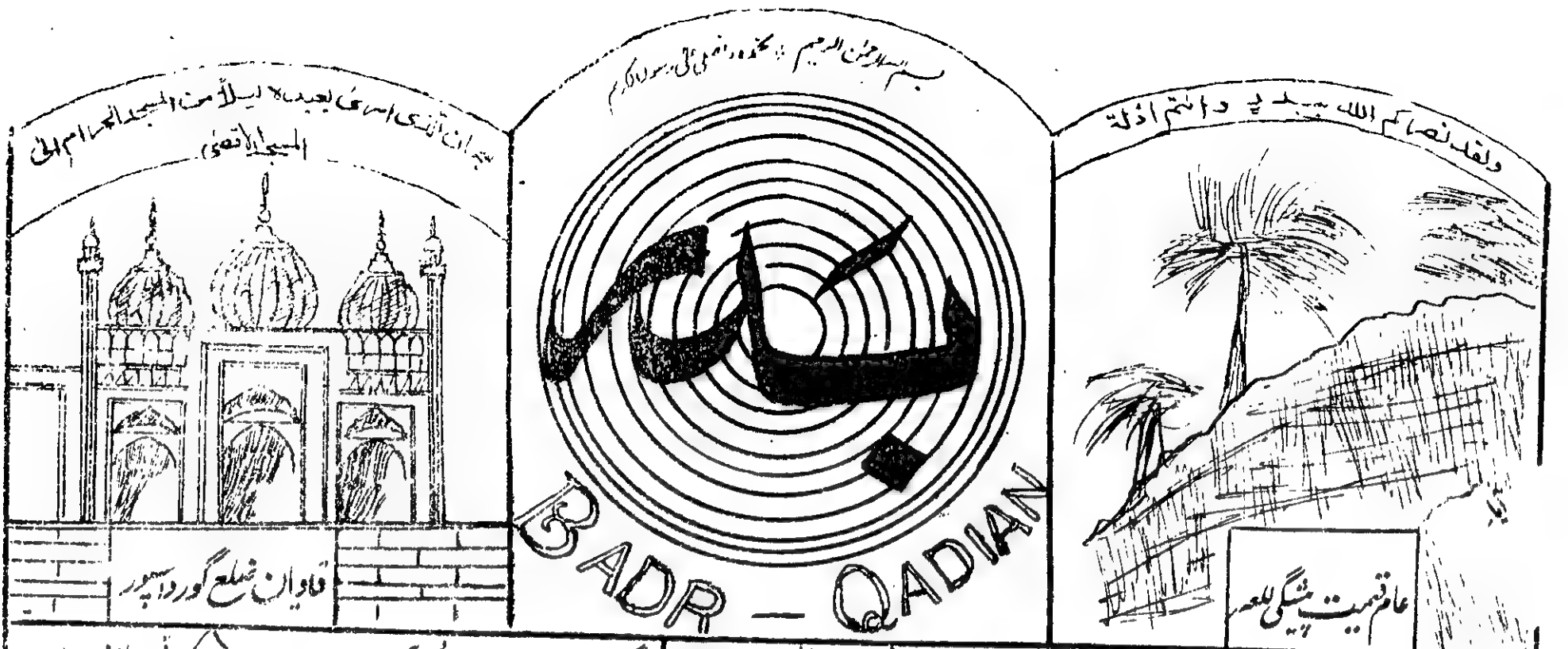
واعتظا اور نہ مبلغ ہو کہ یہاں آریا بلکہ ایک مقدس زمین جیسا کہ
آریا ہوں۔ کہشش میں کہ چھوٹا اور اس میں صلح کر لین۔ تو
میرا دامن خلاص ہو جائے۔ آج صلح ایک کتے نے ہے
کاٹا۔ کتے سے مرا کوئی ملان نہیں بلکہ سچ مچ کا کتا ہے۔

کہ دیوانہ نہ تھا لیکن سیانہ بھی نہ تھا اور نہ بے خلق
کیمن کا تھا۔ خیر زخم خفیف سا ہوا اوپر سے ڈاکٹر
نے کاشک جلا یا جس سے اور بھی زور دیا۔ مگر
درد کہنے کے دانت کا جب برداشت ہو چکا تھا تو

تو خود دوست کے ہاتھ سے تھا اس واسطے بجا کونج
موجب مرست تھا۔ ان میں ماعظ تو سو کر نہیں آیا مگر ان
سب دوست ایک دعوت میں جمع ہو گئے جن ہی موعو تھا۔
پچیس ساٹھ آدمی تھے اور سب احمدی ایک تقریر کر کے کا قری

محبوب پر پڑا اور توفیق کیا مجھ کو کہ تھا بسم اللہ کر کے بسم اللہ کا وعدہ
بسم الرحمن الرحیم کی تفسیر میں جو نوہ پر آیا کہ دیا۔ وعظیہ
لوگوں کے شر تو ہے اور میرا اول نشا تھا اور نہ ہی ادا
نفس طاعت کرتا تھا کہ پیوستہ تھی تو اصلاح نہیں ہوئی اور

[illegible]



فہرست از معاونین	ای جہان منتظر خوش ہو کہ سوائے قادیان	رجسٹرڈ ایل ۲۸۸	آگیا موعود عیسے امدنی آخر زمان	قیمت از غریب و طلبہ
قادیان میں ۱۵	۱۵ صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التوحید و السلام	بروز جمعرات	مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۸ء	غیر فانی ہے
جلد	سوائے جہان اچھا دارالامان ہمارا	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا	نمبر ۱۱
نی پرچہ ۲		ایڈیٹر بیان جراح الدین عمر پور		افریقہ

ہمارا مذہب

ہم نے اس گورنمنٹ کے وہ احسانات دیکھے جن کا شکر کرنا کوئی سہل بات نہیں ہے۔ اس لئے ہم اپنی معزز گورنمنٹ کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم اس گورنمنٹ کے اسی طرح مخلص اور خیر خواہ ہیں جس طرح ہمارے بزرگ تھے۔ ہمارے ہاتھ بجز دعا کے اور کیا ہے۔ سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس گورنمنٹ کو ہر ایک شر سے محفوظ رکھے اور اس کے دشمن کو ذلت سے ساقط کرے۔

خدا تعالیٰ نے ہم پر محسن گورنمنٹ کا شکر ایسا ہی فرض کیا ہے جیسا کہ اس کا شکر کرنا۔ سو اگر ہم اس محسن گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں یا کوئی شر اپنے ارادہ میں رکھیں تو ہم نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا کیونکہ خدا تعالیٰ کا شکر اور کسی محسن گورنمنٹ کا شکر جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بطور نعمت کے عطا کرے۔ و حقیقت یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔ اور ایک دوسری سے وابستہ ہیں اور ایک کے چھوڑنے سے دوسرے کا چھوڑنا لازم آجاتا ہے بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہی ثبوت ہے کیونکہ جسکے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اور اس سے جہاد کیسی میں سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔

خدا تعالیٰ نے ایک ابر حمت کی طرح اس گورنمنٹ کو ہمارے آرام کیلئے بھیج دیا ہے پھر کس قدر بدذاتی ہوگی کہ ہم اس نعمت کا شکر سجا نہ لادیں اس نعمت کی عظمت تو ہمارے دل اور جان اور رگ و جان میں نقوش ہے اور ہمارے بزرگ ہمیشہ اس راہ میں اپنی جان دینے کیلئے طیار رہے۔ (میں موعود)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

صفحہ ۱ - ہمارا مذہب	صفحہ ۱۰ - ریویو
صفحہ ۲ - مدنیۃ الامام خیرین	صفحہ ۱۱ - قوم کے لئے
صفحہ ۳ - قادیان دور الامام	صفحہ ۵ - نظم
صفحہ ۴ - حالات کج سے اچھے کی	صفحہ ۱۲ - ۱۳ - ایڈیٹوریل
صفحہ ۵ - ابکار افکار	صفحہ ۱۴ - انتخاب الاخبار
صفحہ ۶ - احباب اخوان احمیہ	صفحہ ۱۵ - رسید زر
صفحہ ۷ - خدمت بن ایک عرض

مدنیۃ الامام

اس ہفتے کوئی امام نہیں۔ حضور کی صحت اچھی ہے۔ علامہ خیر الدین علاوہ معمولی مشاغل کے ترجمہ قرآن میں مصروف۔ اور فاضل احسن کے رجعت اور وطن کا انتظار ہے۔

سید سرور نے دو فہم ماقوسوس بہ نفسہ پر ایک ناکمل پڑا۔ علامہ خیر الدین نے امتیاز کی تفسیر کی۔ جس میں بتایا کہ عبادت قرآن برداری اور تعظیم کا نام ہے۔ جب یہ تعظیم الفاظ کے ساتھ ادا کی جائے اور اپنے سوا کسی تعریف میں سائنس کی جائے۔ تو اس کا نام ہے۔ خیر۔ جسے قرآنی عبادت کے تعبیر کیا گیا ہے۔ صلوٰۃ ان تعظیبات کا نام ہے جس میں قرآن۔ دل اور اعضا سب کی شرکت لازمی ہے۔ یہ بڑی عبادت ہے۔ پھر اس سے جوش ترقی کرتا کرنا جب اس کے خیر کہنے تک پہنچ جائے۔ تو وہ طہیات ملی عبادت ہے۔ پھر جس کے خیر جسے یہ پاک تعلیم ہو چکی ہو کیلئے مساعی اور غصہ و حسد اور برکتوں کے نزول کی دعا ہے۔ کہ شہادت میں توحید کا اقرار اور اس کی پوری حقیقت واضح کی گئی ہے۔ دنیا کے اربوں کی ہن کی قوموں نے پرستش کی اس۔ لئے لا الہ الا اللہ کے

ماہنامہ محمد عبیدہ و رسولہ ایزا کی کیا توجہ دیت ہو یہ کہ ہرگز زمین اقرار ہوتا رہے۔ اور توحید کا سبق پختہ ہو۔ ہرگز عربی میں تالاب کو کہتے ہیں۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایسے چشم کی التجار کی گئی ہے جس سے اون کی اُمت کے تشنہ کام ہمیشہ سیراب ہوئے ہیں چنانچہ اسی دعا کی قبولیت سے ہر صدی میں خدا سے وحی پاتے والے میں خلفائے کرام کے وعدے کے موافق آتے رہتے ہیں۔

تازہ داری

۱۰ - پنج ستمبر ۱۹۷۰ء - فرمایا۔ شیعہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں کچھ کمی بیشی ہے اس اعتراض کی زد میں رہے پہلے وہی آئے ہیں۔ حضرت علی اسی لئے طیف نہیں ہوئے تھے کہ معاویہ کے ساتھ جنگ کریں بلکہ اون کا فرض تھا کہ قرآن کی حفاظت کریں جو اصل اصول دین ہے۔ پس وہ اپنی خلافت کے زمانے میں اصل قرآن کو شائع کر جاتے۔ کیا میں قرآن مجید کی اشاعت بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہراؤں مخالفت و موافق لوگوں میں ہوتی رہی اس میں کچھ تغیر ممکن تھا یہ کسی لغو بات ہے۔ پھر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اپنی خلفاء کے پیچھے حضرت علیؓ کی ناراضی پڑھتے رہے اگر ان کے غاصب ظالم ہونے کا یقین تھا تو ایسا کیوں کیا دیکھو ہمارے عرب میں وہ دوسروں کے پیچھے تازہ پڑھیں گے تو کیا حضرت علیؓ اور ان سے ہی ایمانی حالت میں کمزور رہتے جو تفسیر کرتے رہے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی زمین وسیع ہے ایسی بات ہو تو محنت کر جاؤ آپس پر یہ بھی کیا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپؐ خلفاء ثلاثہ کو اپنا مقتدا تسلیم کرتے تھے۔ فرمایا۔ شا الفقہاء اعمون ھو علی باب الکملہ یہ لوگ (اولیاء۔ انبیاء) اللہ تعالیٰ سے بہتری پاتے ہیں۔ پس انہیں امراء کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے ان امراء کے بہت کچھ ممکن ہیں۔ فرمایا۔ لوگ دین حق اختیار کر کے داعی الی اللہ پر احسان رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے کہا یہ تو میرا احسان ہے کہ تمہیں ہلاکت سے بچا دیا تم بچائے احسان ثنائی کے نبیؐ کا شکر یہ ادا کرو۔

انتخاب الاخبار

سرکل ٹورنمنٹ امرتسر میں ہمارے تعلیم الاسلام اہلی سکول کا ٹیم فٹ بال میں جیتی۔ انعام مبارک۔ ۳۰ روپے انجمن کے ایک محرم عبد اللہ کو چار سو ادس روپے کی رقم برآمد ہوئی۔ پرتین ماہ سختیہ ۵۰ روپے جرمانہ ہوا۔ برما کے مقام منڈے کی بڑوہاں سخت زلزلہ کئی سینکڑوں لوگوں کے دھکے محسوس ہوتے رہے۔ ریکوے ٹیشن کوٹ لکھنوت پر جس ڈرائیو کی غفلت سے حادثہ ٹلے ہوا تھا۔ چھ ماہ قید سخت کا سزا دیا ہوا۔ بمبئی کی خبر کہ سر لارنس فیکس صاحب چیف جسٹس کو گاڑی کی ٹکر سے پیشانی اور چہرہ پر چوٹیں آئیں۔ لندن سے خبر آئی۔ کہ عضو شریٰ منٹو صاحبہ بغیر بیت تمام واپس پوچھ گئیں۔ لندن سے خبر آئی کہ کرکٹ کے ایک شوقین اور کھیلنے اس کھیل کا نیا طریق ایجاد کیا۔ اس میں بھارتی دوڑ کے تین طرف دشمن کاڑ کھینچا ہو گا۔ بالکل عجیب ہے۔ لندن کے قدیم شاعر غلی کی تین یادداشت کی کتاب پیر حال میں ۵۰ ہزار روپیہ بیلام کی گئی ہیں۔ تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا کہ شیعہ عربین تمام ہندوستان میں ۵۰ لاکھ آدمی فوت ہوئے۔ وچ بخارا ندوۃ العلماء کے دارالعلوم کی عمارت کے لئے بیگم صاحبہ ہوپال نے پچاس ہزار روپیہ دیا۔ بیگم صاحبہ ہوپال کی دادی امین۔ اس علیہ سے عربی تعلیم کو ترقی دین گئے۔ لکھنؤ میں۔ دہلی کے خزانہ میں دو ہزار پونڈ کی دو پھیلیاں گم ہو گئیں۔ مالیاتی تیس ہزار روپیہ۔ چوڑی کے شہر میں ایک چور پکڑا گیا جس نے نوکری چھوڑ دی تھی۔ عند التلاشی ۲۳ ہزار نقد برآمد ہوا۔ لندن سے خبر آئی کہ ہمارے حضور شاہ قیصر نے بنات۔ خود ایک خط قیصر جرمن کو لکھا ہے۔ لندن سے خبر آئی کہ سر ایڈورڈ گرے نے تمام غیر ملکیوں کی خدمت میں ایک تجویز ارسال کی ہے۔ ایک سوڑ کار کی ٹکر سے ایک پولیسمن اور دو آدمی مر گئے اور علاوہ اس کے ۱۴ آدمی زخمی ہوئے۔

دارالامان کے حالات آج سے اچھ سات

مغز ناظرین! یہ وہ وقت ہے جب ہمارا صادق عثمانی دوست (ایڈیٹر بدر) اپنے محبوب کے عشق میں سرگردان تھا وہ اس پر دانہ کی مانند تھا جو شمع کے گرد بڑی بے تابی سے ادھر ادھر پھرتا اور آخر پھر اس میں آکر اپنی ہستی کو مٹا دیتا ہے وہ اس بچہ کی مانند تھا جو بدر کا دل کو دیکھ کر ہلک ہلک اور پراٹھتا اور اس تک پہنچنے میں مقدور ہر کوشش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی زمانہ ہی کیا جی پُر لذت زمانہ تھا۔ جب ہمارا دوست جب کوئی موقع پاتا تو یہ زمانہ دارا ٹھہر دیتا نہ راستہ دیکھتا نہ دن۔ آخر عشق صادق نے اپنا رنگ دکھایا اور وہ قطرہ ہستہ میں آکر مل گیا یا یوں کہیے کہ جس لڑکی کا موتی تھا اس میں پرو دیا گیا۔ اس بچے نے زلمے کی باتیں بہت پیاری لگتی ہیں اور پھر اس پر نظر کرنے سے خدا تعالیٰ کے کئے کو کم کردہ سلسلہ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ پھر برکت علی صاحب کی عنایت سے مجھے ایک پرانا مسودہ مل گیا ہے جو ان پیشکش کیا جاتا ہے ناظرین مطلع ہیں کہ سب سے پہلے دائری لکھنے والا میرا صادق بھائی ہے۔ یہ مبارک رسم اپنی پر صدق باتوں سے پڑی ہے۔ ہمارے کمزری و مخدومی انویم واکٹر رحمت علی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکت ہمیشہ آپ کے ساتھ اور آپ کی جماعت اذقیقہ کے ساتھ ہو۔ فضل مشہور ہے کہ جس کو گنتی ہے وہی جانتا ہے اور دوسرا کیا جاسکے۔ امام پاک کے قدموں سے دوری کے سبب جو کچھ آپ کے دل کا حال ہے اس کو میں خوب سمجھ سکتا ہوں۔ کیونکہ ایسی اشیاء کے اندازہ کیواسطے میرا دل بھی ایک پیانا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ کوئی مضبوط طاہر اور وہ ایسے صدقوں کو کم فیل کرے اور کوئی میرے جیسا کمزور ہو اور وہ درسی بات پر سرگردان ہو جاوے مگر وہ شارٹ سٹ کے چشموں کی طرح ہر ایک شارٹ سائیڈ ورس کے شارٹ سائیڈ کے چشمے کو دیکھتے ہی فوراً ٹار ہوتا ہے کہ یہی اس طرح میں میرا ہی ساتھی سہوہ سو گیا تھا کہ ہم آپ سے دور ہیں اور میں آپ کی ملاقات اور برکت سے کوئی دیر غنہ نہیں ملا۔ ہر حال میں دل راہوں سے تشریف اور پھر آپ کے ہاتھوں کو احباب اذقیقہ کے غلام ہیں

کے قلوب کس خوش بین بہرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک اذقیقہ نے ہمارے ہر وقت عزیزوں کو سوسے سے جو کچھ ہے اور آئے سال ہمارے جگر کو کھلی ہوئی فکر اور ایسا گڑا وہاں بھینپتا ہے کہ ہمارے بچپن بھی اس کے پیچھے پیچھے کھچی ہوئی اذقیقہ کو مل جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے ہمارے جماعت کی رونق اور میرا شخص دوست میان نبی بخش ہم سب اذقیقہ کی خاطر جدا ہوا اور اب پھر ایک صد سے کے اٹھائے کچھ اسطے ہیں طیارے کی۔ یعنی کی صدا دیکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہمارا جرنیل عبدالرحمن خدا اس کو اس کے نام کی طرح عبدالرحمن بنائے ہم سے جدا ہونا والا ہے بارہا دل اس کرم دوست کے واسطے درو مند ہوتا ہے۔ اور پیچھے دل سے اس کی واسطے دعا لگاتی ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے خزانے اس سے عطا فرماوے۔ آمین۔ اور ابھی محسوس نہیں کہ اس اذقیقہ کی خاطر ہمیں اور کس کس سے جدا ہونا پڑا گیا شاید کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے اذقیقہ رکھا گیا تھا کہ ہمارے لئے فراق کا موجب ہوا بارے فوق اور تفریق اور فراق اس کے نام اور اس کی بچہ میں پایا جاتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ میں حیران ہوں کہ میں کیا لکھنے لکھتا تھا اور میں کدھر نکلتا تھا۔ مگر جب یہ بات دہرین میں لگتی ہے۔ تو میں اس بات سے کچھ بغیر رک نہیں سکتا کہ ہمارا جانین قربان ہو جاوے اور اس پیارے کے نام پر جو اسٹوک غلام پر ہمارا سیدہ اور آقا ہے کہ اس کی جوتیوں کے غلامی کی طفیل ہمارے سارے دے دیکھ سبیل پر راستہ سو گئے اور ہمارے سارے غم سبیل پر خوشی ہو گئے ہمارا ماننا اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ اور ہمارا سفر اور ہمارا حشر سب دین کیسے بن گیا اور ہم خدا کی محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی تیرم تک نہیں پہنچ سکتا کہ ہم کو ہم دعوین شام سے خیر تو گزشتہ دو دنوں کے واسطے مجھے توفیق عطا ہوئی اپنی کو میں تھوڑی دیر کے واسطے اس پاک زمین کو آتب دہو کے ذریعہ سے اپنی بیاریوں کے۔ رفتہ رفتہ ملے ہی کروں۔ قانع واپس آکر میں نے سوچ کر ہو گیا کہ اس بار کے میں لا با جو میں ان کے ساتھ اپنے پیارے سے رخصت ہونے کی دعوت کروں تاکہ کسی کی دلی دعا ہو۔ وہ راستہ ہے جس کی روشنی ہو جیٹے

لیکن اپنی دلوں کو بھی مخدومی میں۔ در شاہ صاحب صاحب ایک عنایت سے جو میرے نام آیا تھا اس میں انہوں نے فرمایا تھا کہ دارالامان کے بارہ حالات سے کچھ ہمیں اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں ادان کی ملاقات کو تا بہا آپ کے پاس پہنچوں اور مجھ امید ہے کہ وہ اس عینہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت میں ارسال فرمائیں گے۔ تین سال کے اندر طلبش والی پیشگوئی کے اٹھنا کہ انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے واسطے آیا ہوا تھا۔ اس کو میکہ ہفتہ کی شام کو میں بیت روانہ ہوا اور چھینے کے اسٹیشن پر اتر کر دارالامان کو روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ پراغ علی صاحب جو کچھ شیخ حامد علی صاحب کے چچا ہیں ہنایت مہربانی سے میرے ساتھ ہوئے اور میرا چہرہ ادھرایا اور مجھ راستہ دکھایا اور ہم دارالامان میں پہنچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔ شام کو کچھ وقت حضور اقدس کی زیارت ہوئی۔ جس سے قلب کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر اپنے وہ انگریزی اشتہار اول سے آخر تک سن۔ عبارت انگریزی پڑھ اور ہر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے سنو سنا۔ اور اس کے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر بیٹے کے قریب سیر کیواسطے تشریف لائے۔ ملتہری فرمایا آپ نے اس کام میں خوب محنت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی میں نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں کو ثواب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے ہوتے ہوتے قادر ہو کی طرح اس کے بی دوچار صفے ہر روز ہم پڑھ یا کرتے۔ مگر وہ خدا سے چاہا کہ جیسے آپ میں اور مولوی محمد علی صاحب میں۔ آپ لوگوں کو جی یہ ثواب دیا جاوے۔ میں عرض کی کہ یہ محنت اور ثواب تو مولوی محمد علی صاحب کی ہے۔ فرمایا کہ نا لکھیر کے ثواب میں مسجد شامی کو آگ لگ گئی تو مجھ مدرسہ دو مہر بادشاہ سارے شام چو پے اور دھن کی مسجد کو تو آگ لگ گئی۔ اس خبر کو سن کر وہ فوراً سیدہ میں لگا اور شکر کیا کہ ہاشیہ نقیون نے تعجب سے پوچھا کہ حضور سلامت یہ کون و انت تشریف لگا رہی کہ ہے۔ کہ خاندانہ اگر ایک گشت گشت ہے۔ اور وہاں ہونے کے دین کو منت صد ہر پوچھا ہے۔ تو خدا و شام سے کہنا

کون مدت سے سوچتا تھا۔ اور اس کو دیکھتا تھا کہ اتنی بڑی عمارت ان میں سے کون سی ہے اور اس عمارت کے ذریعہ سے کون سا مقصد حاصل ہوتا ہے۔ کاش کوئی ایسا شخص ہوتا کہ اس کا خیال کوئی میرا ہی حصہ ہوتا لیکن چنانچہ طرف سے میں اس کو ایسا مکمل اور نقص دینا ہوتا کہ سب کچھ سوچتا تھا کہ اس میں میرا ثواب کس طرح ہو گا۔ سوچنے میں میرے واسطے حصول ثواب کی ایک اونٹنالی تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پھر یکہرام کے متعلق دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ فرمایا۔ اسلام پر عمل کرنے میں اور مسلمانوں کا بے جا مل جل کر نہ ہونا اور ان کے درمیان ایک طرح کی تفریق نہ ہونی چاہیے۔ سب سے بڑھ کر یکہرام تھا اور اس کے بعد اندھین اور اکھڑا رہی تھیں۔

فرمایا کہ دیا بندھی ہوا۔ گماوس کو ایسا موقع نہیں تھا کہ وہ اس طرح سے گن گن میں لگتا تھا۔

فرمایا ان تینوں نے اس کو خصوصاً یکہرام نے بڑی بے ادبیان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تحقیر۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس راہ سے کوئی بگڑ کرے اسی راہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ یکہرام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس کا سبب خدا نے اس کو چھری سے سزا دی۔ فرمایا۔ یکہرام کے معاملہ میں غیب کا ہتھ کڑا کام تھا اس وقت کو کہاں دیتا ہے۔

اس شخص کا شہرہ ہونے کے لئے اس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر میں بلا تکلف اور سکو ایسا بنا۔ شام کو موت دیکر ملاقاتیوں کا چلا جانے کا اکیلا رہ جانا عین عجب ہے۔ دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے عازم ہونا۔ یکہرام کا گھٹنے کے نیچے کھڑے ہو کر اگلا اسی لینا اور اپنے پیٹ کو سونے لگانا اور چھری کا وارکاری پڑنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان اڑھانے لپسا بند کرنا کہ باوجود جوش کے اور اس کے کہ ہم نے اس کے برخلاف پیشگوئی کی ہوئی ہے ایک یکنے کے واسطے اس شہر کا اظہار بھی نہ کرنا کہ مجھے مرنا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا سبب خدا کے فعل میں جو بہت ناک طوفان اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہے ہیں۔

فرمایا کہ یکہرام ہر اسی زبان زبان ہوتا تھا اور اس کو

بعد ایسا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ ان کا مکمل کسری فاکسری بعد اب اللہ تعالیٰ نے زمین کو مہینہ سے پاک رکھ دیا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو فحشاات حضرت موسیٰ یا دیگر انبیاء نے اس طرح کے دکھائے۔ یہاں کہ سوئے سے کسی کو بنانا یہ سب شبہ میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ ہر طرح کی شہیدہ بازیان داری ٹوٹ گئی تھیں۔ ہر کون ان کی سبب میں ہرگز نہیں آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور اگر یہ لوگ ایسی ایسی کثرت شہیدہ بازی کے حکم سے ہیں کہ مرنا آدھی دپس آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ثابت دکھائی دیتی ہیں۔ جیسا کہ آئین اکبری میں بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک شہیدہ باز آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ گیا اور اُس پر سے اس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اس کی ہوی

ستی ہو گئی لیکن وہ آسمان سے ہرگز نہ آیا اور اس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک ڈیڑھ شہر کی کراوس نے چھپا کر رکھی۔ اور یہ اس پر ناشتہ سے اور پھر اس کی تلاش کی اجازت یاوشہ سے لیکر اسی کی بغاوت سے نکل لی۔

فرمایا ایسی صورتوں میں یہ ہوا ہے اس کے ایک کچھ بات باقی نہیں رہتی۔ کہ ان کی زبان سے کام لے اور انبیاء کے کاموں کو خدا کی طرف سے سمجھ کر اور شہیدہ بازی سے بچ کر کاموں کو ہرگز نہ فرمایا۔ خیال اسے اور اس طرح سے یہ معاملہ بہت نازک ہے اور ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے قاتل شریف کو جو معجزہ دیکھا فرمایا ہے وہ اعلیٰ درجہ کی اخلاقی تعلیم اور اصول عمل کا پتہ اور اس کی بافت اور فصاحت کا ہے۔ جس کا مقصد کوئی انسان کو نہیں سکتا۔ اور ایسی ہی عجب غیب کی خبریں اور پیشگوئیاں کا ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شہیدہ بازی میں اس قدر گرا گیا کہ اس کے دماغ میں قیون کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تاکہ کسی شخص کو حیدر جہت بازی کا نہ رہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کو ہر گھول کر دکھائے ہیں۔ جن میں کوئی شک و شبہ اپنا دخل نہیں پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرنا صاحب نے یکہرام کو آپ مر دالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹا بیانیہ ہے۔ مگر ان لوگوں کو یہ تو خیال کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابومارح اور کعب کو کہیں قتل کروا دیا تھا۔

فرمایا ہماری پیشگوئیاں سب امتداری پیشگوئیاں میں اور نشان ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ فرمایا لوگوں کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے تحت ہوتی ہے اور اس میں سوا سے قافیہ بندی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ سب سے ایک ترپے کہا ہے کہ فصاحت الی عدم و مانعے جل ملوٹ۔ میں ردوم کو روا دہوا اور میں گیکہ لیسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہیں۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے ہوتی ہیں کہ اس کے لئے گھر میں اد اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں دیکھا جاسکتا اور کسی کو دوسرے لفظ سے بدلنا نہیں جاسکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔

ایک شخص نے کسی ہونی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو سمجھایا جاوے تو اس کی جاسکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جاوے اور عرض کی کہ میرا اس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خطا دن کے نام انجمن تو میں نے جاؤں اور امید ہے کہ ان کو فائدہ ہو۔ فرمایا آپ دو جلدان اور بیان کیا کہ میں نے یہ منہ انتقد کرنا چونکہ اللہ تعالیٰ نے خود خود امتداد کی ہے کہ کوئی بات حق میں والے تو میں لیکو لکھوں۔

پھر فرمایا کہ سب نامہ ان لوگوں کو استقامت نیت کے ساتھ نہ رہنے کی نصیحت۔ ان میں سے جو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیے کہ ان کے دل سے جوش مارے اور خدا کی رضا کے لئے عمل کرے۔ لئے دل ترسان ہو۔ اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگوں کو اکثر یہ جواب ہی ہوتا ہے کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جائیں۔ فرمایا۔ اس کا سبب یہ ہے کہ علیہ لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہیں ہوتے اور پچھے دل کر اس کو کہہ کر بان سے لٹکے والے نہیں ہوتے۔ فرمایا جب زید دیکر کا خوف درمیان میں ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کے کا نقش دل میں نہیں جم سکتا۔

فرمایا یہ جو بات دن مسلمانوں کو کلمہ طیب کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے

کے قلوب کس خوش بین بہرے ہوئے ہیں۔ دراصل ملک افریقہ نے ہمارے بہت عزیزوں کو ہوسے جدا کیا ہے اور آٹھ سال ہمارے جاگیردار کو کوئی فکڑا اور ایسا کڑا وہن کھینچا جاتا ہے۔ کہ ہماری آنکھیں بھی اوس کے پیچھے پیچھے کھینچی جاتی افریقہ کو چلی جاتی ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ ہماری جماعت کی رونق اور پیرا غلصہ دوست میان نبی بخش ہم سے افریقہ کی خاطر جد ہوا اور اب پھر ایک صدی کے اٹھانے کی واسطے ہمیں طیاری کر۔ لینے کی صدا دی گئی ہے اور وہ یہ ہے۔ ہمارا جابرئیل عبد الرحمن خدا اوس کو اوس کے نام کی طرح عبد الرحمن بنائے ہم سے جدا ہونیوالا۔ ہے بار بار۔ اس مکرم دور کے واسطے دروہندہ ہوتا ہے۔ اور پیچھے دل۔ ہے اوس کی واسطے مانگنا ہی ہے کہ خدا اوس کے ساتھ ہو۔ اور اس معاملہ میں دین و دنیا کے ساتھ سے عطا فرما دے۔ آمین۔ اور ابھی معلوم نہیں اس افریقہ کی غلط بین اور کس کس سے جدا ہونا چاہیگا۔ پھر کہ اسی واسطے اس کا نام شروع سے افریقہ رکھا گیا تھا کہ یہ جہاں سے لئے فراق کا موجب ہوا۔ اور فراق اور فراق اس کے نام اور اس کی بچہ بین پایا جاتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ بین حیران ہوں۔ کہ بین کیا لکھنے میں کیا نام دین کر رکھ گیا۔ مگر جب یہ بات درمیان میں آگئی۔ تو میں اس بات سے کہے بغیر کہ نہیں سکتا کہ ہمارے بین قربان ہو جاوین اوس پیارے کے نام پر جو وہ غلام پر ہمارا تیرا آقا ہے کہ اوس کی جوتوں غلامی کی طفیل ہمارے سارے دیکر مہمل بہت گئے اور ہمارے سارے غم تبدیل بخوشی ہو گئے۔ امان اور ہمارا جدا ہونا سب خدا کے لئے ہو گیا۔ ہری ہمارا سفر اور ہمارا حفر سب دین کیسے بین اور ہم نے محبت کے قلعہ میں ایسے آگئے۔ کہ شیطان کا کوئی ہم تک نہیں پہونچ سکتا کہ ہم کو ہم دغ بین ڈالے۔ گئے گئے وہ دونوں۔ کے واسطے مجھے تو فراق عطا ہونے کی کہ میں تھوڑی دیر کے واسطے اوس پاکہ سبب وہو کے ذریعہ سے اپنی بیاریوں کے ہدف سے لئے۔ ہی کہوں۔ تواج واپر۔ اگر میں نے سوچ کر سے اس پیار کے بین بابا جو میں ان کے ساتھ رہنے پیار سے رہتا تھا کہ دعوت کہوں تاکہ کسی کی

لیکن انہی دنوں کلمی مجددی میں در شاہ صاحب حامد کا
ایک عنایت ہو جو میرے نام آئے تھا اس میں دونوں
نے فرمایا تھا کہ دارالاسلام کے تدارک حالات سے کچھ
بہین اطلاع دو۔ اس واسطے میں چاہتا ہوں کہ راستہ میں
ادان کی ملاقات کرنا تھا آپ کے پاس پہنچیں اور محبوب امید
ہے کہ وہ اس علینہ کو دیکھ کر بہت ہی جلد آپ کی خدمت
میں ارسال فرمائیں گے۔

تین سال کے اندر طلبہ ان والی پیشگیوں کے
انتہار کا انگریزی میں ترجمہ ہو کر لاہور میں طبع ہونے کے
واسطے آیا ہوا تھا۔ اس کو بیکہ ہفتہ کی شام کو میں یہاں
روانہ ہوا اور چھپنے کے اسٹیشن پر ان کے دارالامان کو
روانہ ہوا۔ راستہ میں سے شیخ پراغ علی صاحب جو کہ شیخ
ساحد علی صاحب کے چچا میں ہنایت مہربانی سے میرے
ساتھ ہوئے اور میرا جہر اوٹھایا اور مجھے راستہ دکھایا اور
میں دارالامان میں پہنچے۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

میں نے فجر کی وقت حضور اقدس کی زیارت کی تھی۔ جس سے
میں کو نور حاصل ہوا اور نماز فجر آپ نے وہ انگریزی
بتا دی کہ اول سے آخر تک سنا۔ عبارت انگریزی پڑھ
پھر ایک فقرہ کے ساتھ ترجمہ کر کے سنو سنا یا۔ اور
میں نے بعد آپ اندر تشریف لے گئے اور پھر بنے
میں قریب۔ یہ کیوں تشریف لائے۔ ملتے ہی فرمایا
پہنچے اس کام میں خوب محنت کی فرمایا کہ اس میں اللہ تعالیٰ
میں سے کہ میں نے انگریزی میں نہیں پڑھی۔ کہ آپ لوگوں
اب میں شامل کرنا چاہتا ہے انگریزی اگر ہم پڑھے
میں ہوتے تو انہی کی طرح اس کے بی دوچار صفحے
میں ہم کھدیا کرتے۔ مگر وہ خدا سے بڑا کہ جیسے
میں اور مولوی محمد علی صاحب میں۔ امیر لوگوں کو
یہ نوایہ دیا جاوے۔

میں نے عرض کی کہ یہ محنت اور شاہ صاحب تو مولوی محمد علی
صاحب ہی سے فرمایا کہ انگریز کے زمانہ میں
شاہی کو الگ الگ گئی تو وہ مدرسہ وہ مدرسہ
اور مدرسے میں پہنچے اور بعض آپ کے مسیحہ کو تو
الگ لکھی۔ اس خبر کو سن کر وہ فرمایا کہ میں نے
میں کو بارہا حاشیہ نقیون سے تعجب ہے پھر
میں صلاحت یہ کوشش نہایت گذشتہ کی ہے۔ کہ
میں اگر آپ سے کبھی نہیں ہوا۔ میں نے
میں کو محنت محمد علی صاحب سے فرمایا دشاہی سننے کو

کوین مدت سے سوچتا تھا۔ اور اس کو دیکھتا تھا کہ اتنی بڑی عظیم الشان مسجد جو بنی ہوئی ہے اور اس عمارت کے قریب سے گزرا ہوا فلو قات کوئی مذہب پوچھتا ہے۔ کاش کوئی ایسا شخص ہو تو اس کا رخسار کوئی میرا ہی حصہ ہوتا لیکن چاروں طرف سے بن اور اس کو ایسا مکمل اور نقص دیکھتا ہوں کہ مجھے کچھ سوچہ نہ ملتا کہ اس میں میرا تو بکس طرح ہو جاوے۔ سوچا خدا نے میرے واسطے معلول ثواب کی ایک نیکو کاری۔ واللہ اعلم بالصواب۔

پھر نیکو کام کے متعلق دیر تک باتیں کرتی رہی۔ فرمایا۔ اسلام پر چل کر کے بن اور مسلمانوں کا بیجا مانع نہ بنائے میں آریوں کے درمیان ایک طرح کی ترمیمی تہی بن میں سے سب سے بڑھ کر نیکو کام تھا اور اس کے بعد اللہ بن اور اللہ داری تھے۔

فرمایا کہ دیا نند بھی تھا۔ گداؤں کو ایسا موقع نہیں تھا کہ اور نہ وہ اس طرح سے کتا بن نکلتا تھا۔

فرمایا ان تینوں نے اہم خصوصیات نیکو کام نے بڑی بے اوجہان حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا طریق ہے کہ جس ماہ سے کوئی بچہ کرے اسی ماہ سے گرفتار کیا جاتا ہے۔ چونکہ نیکو کام نے زبان کی چھری کو اسلام اور اس کے برخلاف حد سے بڑھ کر چلایا اس واسطے خدا نے اس کو چھری سے نرا دی۔ فرمایا۔ نیکو کام کے معاملہ میں غریب بہتر کام کرنا جو صاف دکھائی دیتا ہے۔

اس شخص کا شہدہ ہونے کے لئے اس کے پاس آنا اس کا اس پر بھروسہ کرنا۔ یہاں تک کہ اپنے گھر میں بلا تکلف اور سکو یہاں شام کو موت دیکر ملاقاتیوں کا چلا جانا ان کا اکیلا رہ جانا عین عیب ہے۔ دوسرے دن اس کا اس کام کے لئے غلام ہونا۔ نیکو کام کا گیتہ کہتے کہڑے ہو کر اگلا اسی دنیا اور اپنے پیٹ کو سونے سے نہ انا اور چھری کا دارکاری پرنا۔ مرتے وقت دم تک اس کی زبان کو خدا نے ایسا بند کرنا کہ باوجود ہوش کے اور اس کے کہ ہم نے اس کے برخلاف پیش گوئی کی ہوئی ہے ایک یکنے کے واسطے اس شہر کا انھد ہی نہ کرنا کہ مجھے مرزا صاحب پر شک ہے۔ پھر آج تک اس کے قاتل کا پتہ نہ چلنا سب خدا کے فعل میں جو بہت ناک طرہ پر اس کی قدرت اور طاقت کو جلوہ دے رہی ہیں۔

فرمایا۔ کہ نیکو کام پر اسی زبان دلا رہا تھا اور اس کو

بعد ایسا پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ اگر اللہ کسی فلاکسری ہوتا اب اللہ تعالیٰ زمین کو ایسے سے پاک رکھ دے گا۔ فرمایا کہ دنیا کے اندر جو فحاشات حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس طرح کے دکھائے۔ یہاں کہ سوئے سے رسی بونہا یہ سب شبہ میں ڈالنے والی باتیں ہیں۔ خصوصاً اس زمانہ کے درمیان جبکہ طرح کی شعبہ ہاں زبان داری لوگ ہوتے ہیں کہ ان کی سچے میں ہرگز نہیں آتا کہ یہ امر کس طرح سے ہو گیا اور انگریز لوگ ایسی ایسی کڑوت شعبہ ہاں داری کے حکمت میں کہ مرزا آدھی دہائی آجاتا ہے اور ٹوٹی ہوئی چیزیں ثابت دکھائی دیتی ہیں۔ جیسا کہ آئین اکبری میں بھی ابوالفضل نے ایک قصہ بیان کیا ہے کہ ایک شعبہ ہاں آسمان پر لوگوں کے سامنے چڑھ گیا اور اُس پر سے اس کے اعضاء ایک ایک ہو کر گرے اور اس کی ہوی سنی ہو گئی لیکن دو آسمان سے پہاڑ آیا اور اس نے اپنی بیوی کے لئے مطالبہ کیا اور ایک اور شہر کیا کہ اس نے چھپا رکھی ہے اور یہ اس پر ناشق ہے اور پر اس کی تماشی کی اجازت بادشاہ سے لیکر اسی کی بغل سے نکالی۔

فرمایا۔ ایسی صورتوں میں میرا سہ اس سے دیکھ بات باقی نہیں رہتی۔ کہ ان کی زبان سے کام لے اور انبیاء کے کاموں کو خدا کی طرف سے سمجھ کر اور عقیدہ ہاں داری کے کاموں کو کوہ کا اور فریب خیال ہے اور اس طرح یہ سادہ بہت ناکرک اور جاتا ہے۔ زبان داری سے

قائم شریعت کو جو معجزہ تھا فرمایا ہے۔ وہاں دیکھ کی خدا کی تعلیم اور اسوایں تمہیں کا سہ اور اس کی بدعت اور فصاحت کا سہ ہے جس کا مقابلہ کوئی انسان کر نہیں سکتا۔ اور ایسا ہی سچہ وہ غیب کی خبروں اور مشکوئین کا سہ ہے۔ اس زمانہ کی کوئی شعبہ ہاں داری میں اس قدر گرا گیا کہ اس کے واسطے نہیں کرتا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے نشانات کو ایک تمیز صاف عطا فرمائی ہے۔ تاکہ کسی شخص کو حیدریت ہاں داری کا در ہے۔ اور اس طرح خدا نے اپنے نشانات کو ہاں داری کے ہاں دیکھائے ہیں۔ بنی بن کوئی شک و شبہ نہ چلے بنی بن پیدا کر سکتا۔ ایک شخص نے کہا کہ کوئی اعتراض کرتا تھا کہ مرزا صاحب نے نیکو کام کو آپ مراد ڈالا۔ فرمایا یہ ایک بیہودہ اور جھوٹ بات ہے۔ مگر ان لوگوں کو یہ تو خیال کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابومارح اور کعب کو

کیوں قتل کر دیا تھا۔

فرمایا۔ ہمدانی مشکوئین سب اقتداری مشکوئین میں اور نشان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہیں۔ فرمایا۔ لوگوں کی فصاحت اور بلاغت الفاظ کے وقت ہوئی ہے اور اس میں سوا۔ قافیہ بندی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ جیسے ایک نرسٹیکہ کہا ہے کہ ساخت الی دوم وانا عجل ماظم۔ میں روم کو روانہ ہوا اور میں ایک ایسے آؤٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ حضرت قافیہ بندی کے واسطے لئے گئے ہیں۔ یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے کہ اس میں سارے الفاظ ایسے موزون کی طرح پر وئے گئے ہیں کہ اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں دیکھا جاسکتا اور کسی کو دوسرا لفظ سے بدلنا نہیں جاسکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں۔

ایک شخص نے کسی ہونی گدی نشین کی تعریف کی کہ وہ آدمی بظاہر نیک معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو سمجھا یا جاوے تو اس کی جاسکتی ہے کہ وہ اس بات کو پا جائے اور عرض کی کہ میرا اس کے ساتھ ایک ایسا تعلق ہے کہ اگر حضور مجھے ایک خطا دن کے نام لکھیں تو میں نے جاؤں اور انہی سب سے کہ ان کو فائدہ ہو۔ فرمایا۔ آپ دو جلا دن اور یہاں تک کہ میں بہت استفادہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خود بخود استفادہ کرے کہ کوئی بات دل میں ڈال دے تو میں لکھ کر دوں۔

پھر فرمایا کہ جب تک ان لوگوں کو استفادہ نصیب نہ ہو کہ ساتھ ہاں داری کی محبت نہ حاصل ہو جاوے۔ تب تک مشکل ہے۔ چاہیے کہ کوئی شخص کے واسطے دل جوڑ مارے اور خدا کی رضا کے واسطے۔ لئے دل ترسان ہو۔

اس شخص نے عرض کی کہ ان لوگوں کو اکثر یہ جواب دہی ہوتا ہے کہ شاید کسی کو معلوم ہو جاوے تو لوگ ہمارے پیچھے پڑ جائیں۔ فرمایا۔ اس کا جبب یہ ہے کہ ایسے لوگ لا الہ الا اللہ کے قابل نہیں ہوتے اور سچے دل کر اس کہہ کو زبان سے نکالنے والے نہیں ہوتے۔ فرمایا جب زید دیکر کا خوف درمیان میں ہے۔ تب تک لا الہ الا اللہ کے کافقش دل میں نہیں جم سکتا۔

فرمایا۔ یہ جو رات دن مسلمانوں کو کلمہ طیبہ کہنے کے واسطے تائید اور تاکید ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے

کبھی اس کے کوئی شجاعت پر انہیں ہر گز بھی لگاؤ نہ تھا۔ تو تمام انسانوں اور چیزوں اور ملکوں اور قوموں اور مذہبوں اور دینوں کی فوج اور طاقت اپنی جہتوں اور انسانی اور کوئی شجاعت سے اور اس کے سوا کسی سے نہیں۔ اس کی نظروں میں ہر چیز جو جتنی ہی پس وہ شجاعت اور جہاد کے ساتھ کام کرتا ہے اور کوئی ڈرا نہ لے والا اس کو ڈرائیں سکتا۔

فرمایا۔ قرأت بھی ایک چیز ہے جس کا اس یسوی نے دیکھتے ہی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھدیا۔ کہ میں نے نبوت کے نشان پاتا ہوں۔ اور ایسا ہی سبب کے وقت عیسیٰ حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ آئے۔ کہ کوئی ان کے لئے آئے اور ان کو کھدیا تھا۔ کہ میں ایسے دو تہہ دیکھتا ہوں کہ اگر وہ کہیں پہنچ کر کہیں گے کہ یہاں سے تو وہ تو جہاد میں لگاؤ فرمایا۔ اگر کسی کے باطن میں کوئی حضور و عیسیٰ ہے تو وہ مجھ کو قبول کرے گا۔

فرمایا۔ کہ میں جانتا ہوں کہ ایک کتاب سلیم کی مکمل اور مولوی محمد علی صاحب اس کا ترجمہ کریں۔ اس کتاب کے بعض حصوں سے لے کر ایک حصہ کے حصوں میں ہمارے کیا فراموش ہیں اور دوسرے کو اپنے نفس کے کیا کیا حقوق ہم پر ہیں اور میرے یہ کہہ رہی تھی کہ میرے کیا حقوق ہیں۔

فرمایا۔ زمانہ بدست تو بڑا ہے اور تمہارا ایک اقتاب تھا لیکن اس کے بعد کے اٹھائوں کے جو خوارق و کرامات بتلائے جانے ہیں وہ اپنے ساتھ ہر شے میں نہیں رکھتے اور ان کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں لگ سکتا چنانچہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے کرامات اور ان کے دوسو سال بعد لکھے گئے اور علاوہ اس کے ان لوگوں کو اس موقع پر متاثر و متحرک کیا تھا ملا اور ان کو ایسا نکتہ و روشنی آیا جیسا کہ ہم کو۔

ایسی ہی باتوں پر یہ زمانہ بدست ختم ہوا اور وہ حق کو ایک تازی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد میں مولوی محمد علی صاحب کی ازمل میں اشتہار است انگریزی کے بند کر دینے اور ان پر انڈیسی لکھنے میں مصروف ہوا حضرت اقدس پھر روٹی کی بدولت تشریف لائے مگر یہی حضرت رسول کریم کی مجلس کا نمونہ کہ جس طرح کی باتیں شروع ہو گئیں یہی ہیں۔ خاتون کی نفس پرستیوں اور علاوہ اس کے انہیں رخصت کے متعلق

لکھتے ہوئی سری اور علامہ نے زمانہ پر نفوس ہوتا ہوا مولوی برائے الدین صاحب نے ان دیون کے ذکر کرتے ہیں اس سے کہ زاموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے کہ جو جات شون سے بنتی رہی۔ اس کے بعد حضور اقدس علیہ السلام کے عہد کی نمازین ہمارے ساتھ شامل ہوئے اور مغرب سے عشاء کے پچھلے گھنٹے تک باہر تشریف لے گئے اور مغرب کے بعد اپنے ایک خاصہ کا ایک خط لکھا اور ان کے سینے ایک خوب لکھتے کی جنہیں ہم ہمیشہ کی یاد کرتے اور اس کو میں کہ بہت محظوظ ہوں۔ میں اس کے تشریف کو لکھنے والے کا ہر نام کو یاد رکھتا ہوں کہ ان کو ان کے لفظ پر بہت خوش ہوئے اور اس کے ذکر پر بہت سے متعلق زیادہ تحقیقات کرنے کے واسطے اس عاجز کو ارشاد دعا فرمایا۔ اور وہم اخبار عامہ آریوں کی جہانی پر ایک انٹرویو میں ہندو اور جڑی لکھا ہوا تھا۔ غالباً یہ دونوں حصوں کے حکم میں ہی نقل ہوئے۔ اس کے ساتھ ان کو حاشہ فرمائیں گے۔ ہر دو قابل پڑھنے کے ہیں۔

اسی وقت حاضر شاہ صاحب سیالکوٹی کی ایک نظم حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھی جو یادداشت کے انہیں خط میں لکھی تھی اور اس کے ساتھ ایک عزیز کو واسطے دیکھ کے لئے التماس تھی۔ نظم کو میں نے حضرت اقدس سے جماعت بہت خوش ہوئے اور حضرت نے فرمایا کہ اس کو کہیں جھپٹا دینا چاہیے۔ لہذا وہ انہیں میں چھپنے کے لئے دیکھی امید ہے کہ آپ اس سے بہتر کہ بہت خوش ہو گئے اس کے بعد میں شعر میں بھی آپ کے سنا دیتا ہوں۔

دیکھا جو جہان میں میری کے نام کا خادم ہے دین پاک رسول نام کا بٹن بہتہ قادیان میں زرد الہی

لست رنگ ہوں ہے وہان فیض عام کا زخمی سے چمکتا ہے وہ مکان

کچھ رنگ ہی جہاں ہے وہان صبح و شام کا عشا کی نماز کے بعد حضور اقدس اند تشریف لگئے اور میں نے مولوی محمد علی صاحب کی اسٹیشن میں تھوڑی دیر انتظار دن کا کام کر کے انہیں سے زبیر سائیکل سلام میں رات کا تھی۔

مناز پر کوئی وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور نماز کے بعد انہیں چلے گئے اور اس کے بعد ۹ بجے کے قریب میرے واسطے تشریف لائے اور اجاب ہمہ گوش ہو کر

ساتھ ہوئے۔ رات کے نصف میں انہوں نے ذکر و دعا کیا۔ میان الہی صاحب اور انہوں نے ہی اتفاقاً ساتھ تھے۔ انہوں نے انہیں کی کوئی اور چیز بتا کر ثابت نہیں ہوتا تھا کہ حضرت کے زمانہ میں ہمارے اس کو واسطے زیادہ تحقیقات کیلئے میان الہی صاحب ارشاد ہوا۔ اسی پر بہت ورنہ کہ لکھتے ہوئی ہوئی تھی۔ حضرت نے فرمایا عربی میں ہی چینی کو چینی کہتے ہیں۔ پس عربی کی کہ انگریزی میں ان چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا چینی تک نوبات پر چینی ہے۔ اس میں ہے کہ مزید چینی تک بھی باتیں تھیں۔ فرمایا کہ انگریزی میں انہوں نے اور تاریخ کھینچتے ہیں اس کے حالات کے متعلق تحقیقات کرنی چاہیے۔ یہ ایک نئی بات تھی۔

پھر فرمایا۔ کہ یہ کچھ مشکل امر نہیں ہے اگر ہم پانچ تو لقا پر توجہ کریں اور اس سے سبب حال دیانت کریں گے ہماری طبیعت اس امر سے کہ بہت کر رہے ہیں کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کی طاعت توجہ کریں۔ خدا تعالیٰ آپ سب کا سب کام بناتا ہے پھر فرمایا کہ یہ لوگ جو کشتی میں تھے پیرے زمین پر سب جھوٹ اور لغو و بیہودہ باتیں اور شرک سے بھرنے لگے۔ اس طرف ایک شخص پوچھتا ہے اور اس کو بڑا دعویٰ کشف قبور کا ہے اگر اس کا علم سچا ہے۔ تو

چاہیے کہ وہ ہمارے پاس آئے اور ہم اس کو ایسی چیزیں پڑھ جائیں گے جن سے ہم خرب و زندقہ میں نہ گریں۔ سب بیہودہ باتیں ہیں اور ان کے بچے نہ تھے کہ انہیں نہ کہتے۔ سعید اسی کو چاہیے۔ کہ ایسے خیالات میں اپنے اوقات کو خراب نہ کرے۔ اور اس طرح کو اختیار کرے جو اس کے رسول اور اس کے صحابہ ائمہ پر کیا

اس کے بعد صاحبزادہ سران الحق صاحب نے

ایک اشتہار پڑھا جو کہ ان کے بھائی صاحب نے اپنے ہسٹل کے کس کیو اسٹے میں پڑھا ہے۔ اس میں ہر قسم کے کہانوں اور قسوس کے کہیں تماشوں اور فحش رنگت اور اشتہاروں کا نقشہ پوری مقفی عبارت میں اہل عقلمندان نے لکھا ہوا تھا۔ اس پر گوی نشینوں کے صحت پر انہیں ہوتا ہوا اور مولوی برائے الدین صاحب نے اپنے مشاہدہ کی چند گویوں اور ان کی مجلسوں کا نقشہ کھینچا تھا۔

خوش گاہ چو کہ اس میں سرود سے خطا ہونے اور یہ وہاں سے لکھنے کا ذکر تھا اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ انسان میں ایک۔ کہ حیرت کا ہوتا ہے۔ اور سرود حفظ ہوتا ہے۔ اور اس کے نفس کو وہ کہ لگتا ہے کہ میں

کے مرنے پر میں ایک شے ایک طرف سے ڈالی جاتی ہے تو دوسری طرف سے نکل آتی ہے اسی طرح عقائد کے وقت کوئی چیز اچھی ہو اور نفعین جاتی یا دیکھو کہ کوئی عبادت اور صدقہ قبل نہیں جب تک کہ وہ صدقہ ملے کیلئے جنت میں ہو ورنہ جہنم میں جس کے ساتھ کوئی مومن

ذاتی فوائد اور منافع کی تمہو ایسا ہو کہ خود ہی بچانے کے یہ جوش میرے
میں کیونکہ بہت ضرورتیں کا ایسے لوگ بکثرت پیدا ہوں۔ مگر
سوائے خدا کے ارادہ کے کچھ ہم نہیں سکتا اور جو لوگ اس طرح
دینی خدمات میں مصروف ہوئے ہیں وہ یاد رکھیں۔ کہ وہ خدا
پر کوئی احسان نہیں کرتے جیسا کہ ہر ایک فضل کا کھلنے کا
وقت آجاتا ہے۔ ایسا ہی مفاسد کے دور کر دینے کا وقت
آگیا ہے۔ تشکیث پرستی، عداوت، دنگلی ہے، صداقت کی توہین، لگاتاری

انتہا تک لکٹی ہے رسول اللہ کا قد کبھی اور زبور جتنا نہیں کیا گیا زبور سے ہی آدمی رہتا ہے اور چوٹی سے ہی اندیشہ کرتا ہے مگر حضرت رسول کریم کو بڑا کہنے میں کوئی نہیں جھجکا کہ بڑا ہاتھ کے مصداق ہو رہا ہیں جتنا منہ ان کا کھل سکتا ہو انہوں نے کہو لا انہ نہ پچھا پچھا کر سب شتم کہے اب وہ وقت واقعی آگیا ہے

کہ خدا انکا تدارک کرے ایسے وقت میں وہ ہمیشہ ایک آدمی کو پیدا کیا کرتا ہے۔ ولن تجدنہ عندہ تبذرا۔ وہ ایسے آدمی کو پیدا کرنا ہے جو اس غفلت و جہال کیلئے بہت ہی خوش رکبت ہو باطنی مدد کا اس آدمی کو سہارا ہوتا ہے واصل سب کچھ خدا تعالیٰ آپ کرتا ہے۔ مگر اس کا پیدا کرنا صرف ایک سنت کا پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس وقت اگر کسی خدا نے عسا ہوا کہ

قرآن کریم میں نصیحت کی تہی کہ اچر دین میں غلو نہ کریں پر انہوں نے اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور پہنچتے رہے صرف مضامین تہی پر آئے۔
مضامین ہی بن گئے خدا کے مھندہ قدرت پر نظر فرمائے
معلوم ہوتا ہے کہ جب بات حد گذرے تو آسمان پر طیاری
کی جاتی ہے ہی اس کا نشان ہے کہ یہ طیاری کا وقت آگیا ہے جو سچے

نبی رسول جو مدد کی بڑی نشانی یہی ہے کہ وہ وقت پر آگئے نہ صرف
کیونکہ وقت اوسے درگاہ قسم تھا کہ کہیں نہ کیا یہ وقت نہیں کر سکتا
پر کوئی غیاری ہو۔ گار یا وہ جو کہ خدا صاب کو آپ کرتا ہے ہم
اور ہماری جماعت اگر سب سے سب حج و عمرہ میں بیٹھے جادین تب
بھی کام میں نہ آتا اور وہاں کو زوال اور یگانہ ملک الایام نہ آتا تھا

اس کا کہاں جتنا ہے کہ اب اس کے زوال کا وقت ہے اس کا ارتقاء
 ظاہر کرتا ہے کہ اب دنیا دیکھ بگا۔ اس کے باؤں میں کی برائی
 کا نشان جو ان ٹھنڈی جواہر پٹی سے ملتا ہے
 آہستہ آہستہ ساتھ ساتھ جوتے جوتے
 غور سے اس کا اس کو دیکھو : یہی قریب چہرے

الحی حضرت قطب الزماںؒ

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَوَّلُ الْبَکَّارِ

(فوتہ اکمل آف گوسیکل)

ایک صوفی بزرگ نے اِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ افکار البکار ہی اس میں داخل ہیں۔ ہر ایک مومن کو حسب استعداد فطری تنہائی میں کوئی نہ کوئی کچھ سوچنا ہے پس اگر وہ اسے ضائع کر دے تو باقی ذہن قلت کا جواب وہ وہی ہوگا۔ اس لحاظ سے جو کچھ دل میں کہی یا اس کا اظہار ضروری ہے۔ دنیا میں سب لوگ مفرقین وہ ان کی طرف سے آئے اور اسی کی طرف جارہے ہیں۔ منہ المبداء والیہ الامداد ہر ایک انسان آخرت کی طرف طوعاً و کرہاً حرکت کر رہا ہے گو یہ حرکت نہ معلوم ہو۔ جیسے زمین کی حرکت مگر آثار سے ظاہر ہے کہ ایسا ضرور ہو رہا ہے۔ اس سفر کے لئے لوگوں نے اپنے اپنے مذاق یا حلائے کے مطابق رستے اختیار کر لئے۔ بس انہیں مذاہب کہیے۔ مگر سب میں سے باہرام وہ ہیں اور پڑھیں گے اور وہی جہنم میں مشغول ہو چکے ہیں گئے۔ جنہوں نے سیدی راہ ان وہ شاہراہ فضا کی حسین کوئی خطر نہیں اور جو خاص سرکاری انتظام سے بنوائی گئی ہے۔ بس اسی سیدی صاف اور کھلی راہ کا نام مد سچا مذہب ہے۔ اس راہ میں میاں کے نشان لگے ہیں دم لینے کے لئے سایہ دار درخت ابدانی پینے کے لئے کنوئیں موجود۔ مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھائیں۔ روشنی کے لئے لائٹیں بھی ہیں ہم دوسرے لفظوں میں انہیں انبیاء و خلفاء اور اولیاء و ابدال کے نشان کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں پتہ دیتے ہیں کہ واقعی ہم سیدی شاہ راہ پر چل رہے ہیں اور یہی معلوم کر سکتے ہیں کہ اب تک کتنا سفر کر چکے ہیں۔ ادب ہم کس مقام پر ہیں۔ قیامت شریف کی ایک ایک آیت ہر لباس نشان کے ہے جو شرک پر بھل گئے ہوتے ہیں۔ ہم ان سے اپنے سفر اور اپنی حالت کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہم کہاں ہیں اور کہاں جا رہے ہیں اور کہاں تک آسکتے ہیں اور کتنا صاف پاتی ہے۔ پھر جیسے عام رستوں میں اس کے پڑتے ہیں۔ ایسا ہی ذریعہ شیطانی

اس منزل پر ہونے کے مسافروں پر حملے کرتی ہے اور انہیں رستہ ہٹا کر کچھ جگہ میں مار دیتے کی فکر میں ہے ہوشیار رہو میرا اس کے قابو میں نہ آئیں۔ اور سید ہے اپنی راہ پر پیچھے رہیں۔ ہاتھ کے ذریعہ کئی مسافروں کو غیبی آزمائش آتی ہیں اور بعض کو کچھ کچھ بھی لیتے ہیں جنہیں جہنم یا جہنم سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر وہ ان کے خیالات ہی کی جڑیں تصویر ہو یا کسی چھوٹے لوگو کی کارستانی ہو۔ ایسا ہی بعض شہزادے سے الگ ہو کر چلنے والوں کو غیبی آزمائش آتی اور کشوں ہوتے ہیں۔ مگر وہ مذہبہ ہیں۔ یہ شیطانی دھوکے میں شیطان انہیں صراط مستقیم سے ہٹا کر باڑی چھلاتا ہے۔ ہٹا کر اپنا چاہتا ہے۔ پھر جیسے دنیا میں مسافروں کی چال اور ذریعہ سفر میں فرق ہے ایسے ہی اس روحانی شرک کا حال ہے۔ کوئی ریل پر کوئی موٹر کار پر کوئی کچھ پر کوئی گھوڑے پر۔ کوئی پایادہ کوئی ٹنگڑے ہوئے کوئی کسی کے کندھوں پر سب اپنے اپنے وقت پر منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے۔ اپنی مسافروں سے وہ حضرات بھی ہیں۔ جو ایک جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور کالی بستی سے انہیں بند کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم وہاں پہنچ گئے اور اسی خیال میں سرست ہیں۔ حالانکہ ایک دم ہی آگے نہیں چلے۔ ناظرین سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ اشارہ ان اچھل کے فقر کی طرف ہے جو کچھ اور پڑھ کر زلفوں میں سر دے کر انہیں بند کر لیتے ہیں اور پھر سمجھتے ہیں۔ کوئی ہم عرش تک پہنچ گئے۔ آج ہماری منزل مقام پر ہے۔ کج فلاں پر۔ حالانکہ ان کی علی حالت یہ بتاتی ہے۔ کہ وہ ایک پنجابی آگے نہیں سر کے۔ کوئی کہتا ہے میں فنا فی اللہ کی منزل پر ہوں کوئی دعوے کرتا ہے کہ میں فنا فی اللہ میں ہوں۔ لیکن جو حالت میں گرفتاری اور دنیا پرستی صاف بتلاتی ہے۔ کہ وہ کولہو کے بل کی طرح ایک ہی دائرہ میں گردش کر رہے ہیں۔

پہل صراط کیا ہے

یہی مذہب جو خدا کی طرف سے ہے اور جسے صراط مستقیم کہہ سکتے ہیں۔ آخرت میں مثل ہو کر پھر باطن جائے گا اس کے بل سے باہر ایک ہونے میں یہ اشارہ ہے کہ بڑا نازک مقام ہے۔ اگر ذرا بھی اوپر اُدھر تو جھکی۔ تو فوراً زمین گر پڑو گے۔ بازی گر کو اپنے دیکھا ہو گا کہ

وہ باطن سے دیکھ باندھ کر رستے پر کس خوبی کو چننا ہے۔ اس کے دگرے کا مادہ کیا ہے۔ وہ رو نہیں دیتا۔ اس کی انہیں ایک خاص نشان پر مبنی زمین کسی دوسرے کی طرف نہیں دیکھتا۔ اسی طرح ہر مومن ہم دنیا میں اسی جہنم کے ذریعہ سے سفر کرتا ہے۔ اگر وہ لغزش سے بچے گا جہنم سے بچنا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ سر کو عبودیت الہی سے ڈھٹائے۔ نفسانی ہوا کے پیچھے نہ اڑے اور خود اس کی اپنی کوری اسے اوپر اُدھر حرکت دے اور وہ خود ہی اپنا مرکز قائم کرنے کے لئے ایسا کرے۔ مگر وہ اپنے سر تسلیم کو اپنی آنکھوں کو نہ ہلائے ڈھٹائے۔ غالباً اسی حالت کا نام ہے دما ذاع البصا و ما طفی۔ جب انسان کا مقصود اس کا مطلوب اس کا محبوب ایک اللہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر وہ نہیں گرتا۔

خود پسندی سبب حیات

میں یہ خیال کسی پچھلے پرچہ میں غلط کر چکا ہوں۔ کہ ہر ایک قوت جو خدا تعالیٰ نے انسان کو دی ہے۔ دراصل تک اس کا استعمال بہانہ ہے۔ اور ہر ایک ایسی طاقت میں جو بظاہر بری ہی سمجھی جاتی ہو۔ کوئی نہ کوئی خست ضرور ہے۔ خود پسندی کو بہت کمزور خیال کیا جاتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ اگر انسان میں بات نہ ہوتی تو وہ کبھی کاغذ سے ہلاک ہو گیا ہوتا۔ ہر ایک شخص اپنے تئیں خواہ بصورت خیال کرتا ہے۔ اپنی رائے کو ایک خاص وقعت دیتا ہو اور اسے ایک وقت تک صحیح سمجھتا ہے۔ اگر یہ مادہ نہ ہو اور ایک بد صورت انسان اپنی ہونٹوں شکل کا کھاتہ احساس کر سکے تو وہ اس نعم سے ہلاک ہو جائے یہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ خود پسندی کو خدا تعالیٰ تک استعمال کرنے کا نام ہم خود داری یا سیف ریخت رکھیں گے۔ جو ہر مومن میں ہونی چاہیے۔

ہم سے

دنیا میں جنگوں نے ہی بہت خون چھین کیا چیز کے ہون گئے۔ مگر اس حسن کے خیال نے ہی کم خون بڑی نہیں کی۔ میں پوچھتا ہوں

وَجْعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ [اٹھڑے کر دینا ایک مطلب تریہ ہے کہ لیس کشتہ شتی پر ایمان رکھتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی مانا جائے کہ کوئی انسان بھی ایک حالت پر لایزال و لایحول نہ زندہ آسمان پر موجود کہ وہ عالم الغیب ہے۔ اور مردوں کو زندہ کرنے والا۔ دزم یہ جوین نے ایک کتب فروشی کی دوکان پر چند گھنٹے بیٹھ کر دیکھا یا سنا۔ ایک شخص آیا جو مکتب تھا اس نے بغل سے ایک قرآن نکالا اور اس کی قیمت پر جھگڑا شروع کیا۔ یہ ایک معمولی بات تھی۔ آخری مشری کے منہ سے نکلا۔ اسی یہ ہے ہی تو اسقاطی قرآن یہ فقرہ سن کر من چرنگ۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ لوگ اسقاط کرانے کے لئے اسی دوکان سے قرآن مجید لے جاتے ہیں۔ اور پھر ان لوگ اگر اسے نصت یا ستائی قیمت پر فروخت کر جاتے ہیں اور ایسے قفلان کا نام اسقاطی قرآن ہے۔ انسان کی اس گری ہوئی حالت خود یکم کر میں دیر تک سر براؤ نہ کر چکے اسقاط کو دیکھو جسے اسرو ہو کہ ہے اور نہ ہو کہ ہے اس سے اس عظیم بذات الصدق سے۔ پھر یہ قرآن کی فروخت کا حال دیکھو۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

گنہ و موجبِ نجات | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم
نَجْمِی الذِّمَّتِ اتَّقُوا ۖ نَجَاتٌ
کی شرط تقویٰ ہے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے، پر جو عموماً
میں نے لکھا ہے یہ بھی میری قشر و حج کے مطابق اختیار
کی ذات کو مستثنیٰ کر کے غلط نہیں۔ اگر گنہ نہ ہوتا۔
تو عاقلوں میں یہ سوچ یہ تڑپ یہ گداز پیدا ہو ہی نہ
سکتا کہ ہر ایک مومن اپنے نفس کی حالت پر غور کر کے
کہہ سکتا ہے۔ کہ جب کوئی گنہ ہو جاتا ہے اور پھر
اس پر نادم ہو کر انسان اپنے سوا لاکرم سے معافی مانگتا
ہے۔ تو اس میں کمال ذاتِ اُتٰی ہے کیسی انابت حاصل
ہو تی ہے کیا بسترِ پامِ مٹا ہے۔
دلِ منِ داند و منِ داند و دلِ من۔
اگر گنہ نہ ہوتا تو انسان شکریہ سہہ جاتا۔ تضرع و انکسار اس
میں پیدا نہ ہوتا جو ایمان کی مروج ہے نہ استغفار کی تحریک
ہو تی۔ اس اعتبار سے کہا جاسکتا ہے کہ گنہ دہی
موجبِ نجات ہے۔

مؤمن کو کہئے | یں تو جس کمرے سے طودہ کہئے کہ
تیار رہے۔ یں مومن ہوں۔ یں

مسلمانوں میں تو ان پڑھنے والوں کی بھی
کمی نہیں ہیں ایک تو وہ حضرات ہیں۔
جنہوں نے ایک پارہ یا ایک سترل روز پڑھنے کی قسم کھائی
ہوتی ہو اور ان کا فخر اسی بات پر ہوتا ہے کہ وہ کچھ عرصہ اتنی جلدی
آنا قرآن شریف پڑھ لیا ایک ہو جو کئی خاص فیوض غرض سے
پڑھنے میں چنانچہ اس مطلب کے لئے خاص سورتیں منتخب کر رکھی
ہیں ایک ہی میں جو عہد پر مسلمان کو ملتے سب سے مگر قرآن شریف
اگر اٹھایا ہے تو قسم کے لئے رکعتیں نیچے سے سوئی گذار
کے لئے کہ وہ قرآن فی دین کیلئے کسی کو دیا ہے تو اسقاط
کیلئے۔ ایک وہ جو قرآن مجید پڑھتے ہیں اور بہرہ یعنی پڑھتے
ہیں مگر جب کسی کافر یا منافق کا ذکر آیا ہوا اس کا مصداق عرب
کے رہنے والے شریکین یا ہود و نصاریٰ کو سمجھ لیا۔ پہر ایک
خدا کے وہ پاک بندے ہی ہیں جو ہر آیت کو پڑھتے ہوئے
تدبیر کرنے میں اور سوچنے میں کو کہ میں میں ہی اللہ کا مصداق
نہیں رسول تو بہرین ایک آیت ہے۔ - کلا یا تون الصلوٰۃ الا
دھم کمالی۔ - ولا ینفقون الا دھم کادھون ۵ دوسری جگہ
فرمایا۔ - واذ قالوا الی الصلوٰۃ قاموا کمالی یسواؤن النار
ولا ینذکھون اللہ الا قلیلاً۔ یعنی بعض لوگ ایسے بھی ہیں
جو اس بات پر علم رکھتے ہوئے کہ ان کو کادھون کہو گیا وہ وہ دھواں

[illegible]

تمام البرہان صنیعی شیخ احمد بن حبیب

میرٹھی پریو یو

(از یہ صاویحین صبا صادق مختار عدالت سکریٹری انجمن احمدیہ)
گذشتہ اشاعت سے آگے

مہدی خرافات

گذشتہ بحث میں دیکھا چکے ہیں کہ جو ہون صدی کا مجدد
میں دوران مہدی زمان ہو گا اور اس کی خلافت منہج
نبوت پر ہوگی مگر اس بحث کی تعمیل کے لئے کرمسج موعود
کے زمانہ میں کوئی دورام مہدی نہیں آئے۔ ذیل کا
مضمون خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہے۔ لفظ مہدی
کے معنی میں ہدایت یافتہ۔ حدیث میں آیا ہے۔ علیکم
بسنی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین یعنی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اے لوگ
تم پر میری سنت کی پیروی اور جو میرے خلفاء مہدی اور
راشد ہوں۔ ان کی سنت کی پیروی لازم ہے۔ اس حدیث
سے معلوم ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
خلفائے راشد پیدا ہوں گے اور وہ سب کے سب مہدی
ہوں گے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں ہر ایک مہدی
پیدا ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ مہدی سے
مراد نیک اور صلح آدمی ہے۔ چنانچہ اس لفظ کے معنی
ہی خود اس بات پر دلالت کرتے ہیں اور روایت مذکورہ
ذیل ہی اسی امر کی تائید ہے۔ ابو نعیم حضرت ابن عمر سے
روایت کرتے ہیں کہ

قال لعمد بن الحنفیۃ المہدی من یہدی
ویصلہ الی الناس کما یقال السہل الصالح اذا کان
الرجل صالحاً قیل لہ المہدی۔

انہوں نے مومنین صنیف کو کہا کہ مہدی وہ ہے
جو ہدایت یافتہ ہو اور لوگوں کی اس سے اصلاح ہوتی ہو
جیسے کہ کسی نیک آدمی کی نسبت جبکہ وہ فی الحقیقت
صلح ہو۔ مہدی کہا جاتا ہے۔

پس ایسے لوگ جو خدا کی نظر میں نیک اور صلح
ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے
مطابق مہدی ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
امت کے لیے نیک اور صلح آدمیوں کا
جن کے انتہائی کوئی دینی خدمت خاص طور پر انجام
پانے والی تھی۔ بطور پیشگوئی ذکر فرمایا ہے۔ مگر جو
ان صلح اور نیک آدمیوں کو بعض اوقات مہدی کے
خطاب سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اس لئے بعض لوگوں نے
جو احادیث نبوی کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کی وجہ سے
یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ امت محمدیہ میں صرف ایک
مہدی اخیر زمانہ پیدا ہونے والا ہے اور تمام
احادیث کو جنہیں مختلف مدیون اور ان کے مختلف
واقعات کا ذکر ہے ایک مہدی اور ایک ہی زمانہ
کے متعلق قرار دے کر بن اسلام میں عجیب گڑبڑ
ڈال رکھی ہے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے مختلف صفات کے لحاظ سے ایک
ہی شخص کو کئی خطابوں سے یاد فرمایا ہے۔ مگر بعض
لوگوں نے ان مختلف خطابوں کی وجہ سے پیشگوئی
کا مصداق بجائے ایک شخص کے کئی شخصوں کو سمجھ
لیا ہے۔ اس وجہ سے بھی مسلمانوں میں اختلاف
رائے پیدا ہو گیا ہے۔

بہت سے راویوں نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی احادیث کے مفہوم کو روایت بالمعنی
کے طور پر اپنے لفظوں میں ادا کیا ہے۔ اور اصل
مفہوم کے ادا کرنے میں ان سے غلط فہمی
ہوئی ہے۔ اس وجہ سے احادیث میں بھی اختلاف
پیدا ہو گیا ہے۔

یہ بھی ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بعض پوئلک جڑوں
نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کو
د نظر کر کے ناجائز قاعدہ اٹھانے کے لئے جوڑی
صدیقین بھی بنائی ہیں۔

پس ان تمام خرابیوں کے موجود ہونے سے
ایک سمجھدار آدمی کو چاہیئے کہ تمام احادیث پر مجموعی نظر
ڈال کر صحیح و موضوع و قوی و ضعیف میں تمیز کر کے
ایک صحیح رائے قائم کرے۔

ابو داؤد احمد سلم بن ایک مہدی کا ذکر اس طرح پر
آیا ہے۔

المہدی من عتقی من عاتق فاطمہ
سوالی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ
مہدی میری عزت سے عتق فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔
اس حدیث کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھا
کہ اخیر زمانہ سے مسیح موعود کے زمانہ میں ایک م
اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا اور مسیح موعود اس کی بائستی
میں کام کریں گے۔ مگر حدیث کے الفاظ سے یہ بات
نہیں نکلتی۔ اس لئے اس حدیث کا مطلب صرف
اوی قدر سمجھا چکے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ کہ فاطمہ کی اولاد سے
بھی ایک عظیم الشان صلح آدمی پیدا ہوگا۔ چنانچہ
یہ پیشگوئی وسط کے زمانہ میں پوری ہو گئی سیدنا
عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کا وجود اس پیشگوئی کا
مصدق ہے۔ اس حدیث کا مطلب ہرگز نہیں
کہ ایک سو اسی کوئی اور مہدی اولاد فاطمہ سے یا
کسی اور قوم سے پیدا ہوگا۔ چنانچہ حدیث مذکورہ
ہمارے بیان کی تائید کرتی ہے۔

عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لہ شہم قال یا علم ہما
شہم ان المہدی من ولدت
رجح نکاحہ صفحہ ۳۵۶

ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے
بچے کیا تم نہیں جانتے کہ مہدی تمہاری اولاد سے
پیدا ہوگا۔

اب اگر پہلی حدیث کے یہ معنی لئے جاویں کہ
مہدی صرف اولاد فاطمہ سے پیدا ہوگا۔ تو یہ دوسری
حدیث جمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اسے چھ مہدی تیری اولاد سے ہوگا۔ موعود
حدیث قرار پاتی ہے۔ علاوہ برین حدیث "علیکم
بسنی و سنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین کی صحت
میں کچھ کلام نہیں۔

پس حدیث المہدی من عتقی من عاتق فاطمہ کے
دہی معنی صحیح ہیں جس سے بیان کے۔ اور جو بعض
ہم نے بیان کئے ہیں۔ ان کے مخالف ہے۔

یہ متین حدیثیں صحیح قرار پاتی ہیں اور دوسرے کے غلط سے ہی ان کی محنت یقین کے
دیو کو سوچ جاتی ہے۔
پھر جس طرح حضرت ابو بکر اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت
احمد بن حنبلہؓ کے خلفائے راشدین اور محدثین نے ہر من کسی سنی کو شک نہیں ہو سکتا پس
سنی و شیعہ دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ مہدی ہونا صرف اولادِ طاہرہ
میں سے نہیں۔

سنائی و مسلم کی متفق علیہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود خود امام
مہن گے۔ ان کے زمانہ میں کسی اور شخص کا مہدی ہونا کسی متفق علیہ حدیث سے باہر
جاتا۔ اخیر زمانہ کے مصلح و مہدی کیلئے جو اور مذاہب مثلاً عیسائی یہودی اور ہندو کی مذاہب
میں جو پیشگوئیاں مشہور ہیں آتی ہیں ان سے بھی اخیر زمانہ میں ایک ہی مصلح و مہدی کا آنا
ثابت ہوتا ہے اسلئے یہ خیال کہ اخیر زمانہ میں مسیح موعود کے علاوہ ایک امام مہدی بھی
ہوں گے محض لغو و بیہودہ خیال ہے۔

مسیح موعود کے ہدایت یافتہ یعنی مہدی ہونے سے کسی مسلمان کو انکار
نہیں ہو سکتا پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ مسیح موعود ہی مہدی آخر الزمان ہونگو
اب مسیح موعود کی نسبت جمہور اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ وہ بنی فاطمہ سے نہ ہونگو
پس نتیجہ یہ نکلا کہ مہدی آخر الزمان بنی فاطمہ سے نہ ہوں گے۔

مسیح موعود کا امام مہدی ہونا ذیل کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے۔
طرائق معجم کبیر میں اور بہت سی شعبہ الایمان میں منقول رضی اللہ عنہ سے روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

یلبث الدجال قبکم ما شاء اللہ ثم ینزل علیکم بن مریم
مصدقاً بحمد اللہ علیہ وسلم علی ملتکامامام مہدیاً وحکماً
عدلاً فیقتل الدجال

پس مسیح موعود کو امام مہدی بن لینے میں اب کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا
(باقی آئندہ اثار اللہ تعالیٰ)

قوم کیلئے مژدہ

یہ خبر اطمینان دہی جاوے گی کہ ترجمہ قرآن کی طرف جسکی ضرورت ایک
عرصے سے محسوس ہو رہی ہے اس کیلئے ناچیز اٹکل کئی دفعہ کئی
رنگ میں اخباریں اور پرائیویٹ طور سے کوشش کر چکا ہوں اور اگر ہوتا۔ علامہ نور الدین نے
غیر معمولی توجہ فرمائی ہے کیونکہ میرے آقا نے بھی مفصل ذیل خط آپ کی طرف لکھا ہے۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چونکہ اور زندگی کا اعتبار نہیں اور حقیقت یہ ضرورت ہے اگر
آپ انجام پذیر ہو تو بہت فواید کا کام ہے بلکہ میرے نزدیک ایسی خدمت ہے عمر ہی بہتی
ہے جب حدیث کے خادمین کی طویل عمر کی نسبت بہت کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ قرآن شریف
کے خادم کے بارے میں قوی یقین ہے کہ خدا دس کی عمر میں برکت دیگا۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد
اس ترجمہ کا ایک پارہ نمونہ شائع ہے ہر چہ اس پر بعض لوگ نے کچھ اعتراض بھی کئے
ہو۔ مثلاً کہ آپ نے وَلَا ذَنْبَ لَکُمْ تَقْسَا فَاذْرُوْهُم فِیْہَا د

بر مائتہ نہیں دیا اس کے بعد یہی من موعود نے کب اہم فرمایا کہ سارے قرآن مجید کی تفسیر
تو خود اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اور بنی جبریل نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
حضرت ابو بکر صدیقؓ نے۔ حضرت عثمانؓ نے۔ امام احمد بن حنبلہؓ سے کسی نے نہ کام کیا
و مسلم نے نہ یہ عبد القادر و خواجہ معین الدین چشتیؒ نے۔ اس میں شک ہے کہ اگر یہ بزرگ
تفسیر کر دیتے تو ہر ترجمہ کا دروازہ بند ہو جاتا۔ پھر یہ نہایت تقویٰ کی بات ہے کہ جس تفسیر پر
شرح صدر ہوا ہے ہلک پر ظاہر کہ انہیں ابتداء میں نہ ملا جاوے۔ ایسا ہی بعض لوگ
آپؐ کے ترجمہ کو فوجی رکھا ہے یہ بھی اسلئے کہ عربی زبان اپنی رحمت کے لحاظ سے ایک مراد کو
سین کھلنے کے خلاف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نظم

یہ نظم میرے والد بزرگ مولیٰ امام الدین صاحب یقین نے لکھی ہے ہر مہدی ہی گویا نصرت
چھپ گئی۔

چور و خسر و آغ از کردند	مسلمان را مسلمان باز کردند
شیر ما آمد از اربابا کے فارس	بنام خسرو دش مست از کردند
سلیمان نے است کہ مسلمانین تخت	پے مسلمان سرافند کردند
وزرخشان آفتابہ نقل احمد	بہ انور نبوت سائر کردند
چون پوشید اسلام حقیقی	بہر چہرہ اش ابراز کردند
چو باز آورد قرآن از غربا	بہ بیان معرفت ہر از کردند
خدا ماترس ترسایں بہ تثلیث	میں را بحق اناز کردند
پے کسر حبیب و قتل خنزیر	مسیح احمدی مست از کردند
یکے از یسوع ناصر ہ	بکار ملت و اعجاز کردند
بجعت قتل و جال شفی کرد	مسیح ما چہ قدر انداز کردند
طاہک ہر تعریفش ز باطن	مچوش عارفان آواز کردند
ندائے غیب چل جنت عیان کرد	بہر ارش دل و جان آذ کردند
رخ پر نور او عشاق دیدہ	پو پر داز سونیش پر داز کردند
برو عایت اسے روح قدسی	کلمات ہمہ - احراز کردند
خی بارنگ و بوسے ہر کمالے	بہانج اخلاص اعزاز کردند
گلستان نبوت در وجودت	پس از ختم الرسل ایجاز کردند
مسم آن میل گلزار فیضت	کہ دراز عشق بروے باز کردند
مسم خوان اسلامے کو بائے	مسلمان را مسلمان باز کردند
بخشن احمد بر لب جو	خا پروردہ سرد ناز کردند
مرا چوں قرے کو کو نوازند	بہر گشت گوشت شہناز کردند
سخن احمد اکمل پیش مہدی	کہ پاویست چو پا خسرو از کردند

ایڈیٹوریل اذکار اعلیٰ

ہم تجارت میں کین گامیا نہیں جوتے

ہمسایہ دنیا کی تجارت کا ایک عظیم حصہ مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔ چنانچہ انٹیوٹ گزٹ میں اس کے متعلق ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں عباسیوں کے زمانہ میں ممالک اسلامی کی تجارت کا نقشہ دکھایا گیا ہے وہ لکھتا ہے۔

”ہندو اور بصرہ اور ممالک اسلامی کے بڑے بڑے شہروں میں بہت سی تجارتی کوشیاں پائی جاتی تھیں اور اختلاف میں جو تجارتی چین مختلف ملکوں اور شہروں کو لائی جاتی تھیں۔ ان کی کسی قدر تفصیل حسب ذیل ہے۔
باقوت اور ہیرے ہندوستان سے۔ مٹی جرجین سے۔ عقیق اور ہاتھی دانت جیش سے۔ نیل اور عطر نیشاپور سے۔ کتان کے کپڑے شینیز سے۔ ہلکے لنی کپڑے اور نقش ریشی پر دے سے۔ فرش اور جانا زین چرم سے۔ نرم و گرم گدے رشت سے۔ اسٹیل ورجے گدے جو فرمزی رنگ کی اون سے بنائے جاتے تھے آفرینیل سے۔ نرم و نازک کپڑے اصفہان سے۔ چمکدار کپڑے فراسن سے۔ عمدہ ریشم کے پچھے اور گاڑی کے برتن طرسان سے اور میٹھا اور سے۔ پرتین اور سمور روس سے۔ خاص قسم کے کپڑے بلخ سے۔ کاغذ اور نوشا اور اور سمور اور تاجاب اور اور اندر سے۔ مشک تبت سے۔ اونی جانمیز اور پشینے کے کپڑے بخارا سے۔ معری ریشی کپڑے تینس اور وسط سے۔ معری فرش اور پردے بہت سے۔ اعلیٰ درجہ کے طیکسٹائن کران سے۔ کاغذ مصر سے۔ قیمتی منقش منیل توک سے۔ ایک ایک منیل کی قیمت دو دو ہزار درم تک ہوتی تھی۔ ویشی نقاب اور برقعے جربان اور سوس سے۔ چمکدار چادریں اور منقش کٹنگے فراسان سے۔ جوامین قدوبن سے۔ موزے ہمدان سے۔ شیشے اور مٹی کے برتن بصرہ سے۔ چٹائیاں عبادان سے۔ بورے سے۔ کبیاہر چمچا جیش سے۔ مشک اور کاغذ اور عود میں سے۔

نیشکی پاجروں کے ذریعے اونٹوں پر اوکھنے جاتے تھے۔ اور ہند میں تجارتی کشتیاں اور جہاز اس غرض کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ مسلمانوں

کے علاوہ اس زمانہ میں یہودی بھی تجارت میں بہت سرگرم تھے۔ اور وہ مختلف زبانوں سے واقف تھے۔ بحری تجارت میں سیرانکے باشندے بہت مشہور تھے۔ جو تجارت ہاتھی دانت۔ آبنوس۔ فلفل۔ صندل۔ عود۔ عنبر۔ کاغذ اور ہر قسم کی خوشبودار چیزیں اور دوائیں ہندوستان۔ چین۔ سواحلی افریقہ۔ یمن اور بحر ہند کے جزائر سے اول بصرہ میں لاتے تھے اور پھر بغداد پہنچاتے تھے۔

باب یہ زمانہ ہے۔ کہ ایک مسلمان معمولی دوکان کو بھی فروغ نہیں دے سکتا۔ بہت کم ایسی دوکانیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ جو کامیابی کے ساتھ چل رہی ہیں۔ بہت کم غور کی ہے۔ کہ اس بات کا کیا سبب ہے۔ کہ مسلمانوں کی تجارت ایسی گری ہوئی حالت میں ہے۔ معمولی دوکاندار (جسے تجارت کہنا بھی ایک قسم کی غلطی ہے) میں زیادہ تر معمولی دوکاندار کی کو پیش نظر رکھ کر گفتگو کرونگا۔ اس نے نہیں جلتی۔ اول تو ہم میں استقلال نہیں۔ اور استقلال کامیابی کی روح ہے۔ بڑے شوق سے ایک دوکان کھولی جاتی ہے۔ لیکن پندرہ سولہ دن ہی گزرتے نہیں پاتے۔ کہ ہمارا تاجر یہاں ہی بہت مار بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اس میں تو کچھ نفع نہیں۔ حالانکہ کم از کم دو سال تو اپنا اعتبار و وقار قائم کر کے چاہئیں پھر دوسری بات یہ ہے۔ کہ ہم مسلمانوں کا ایک دوسرے پر اعتبار نہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے۔ کہ جسے دیکھ کر دونا آتا ہے۔ یعنی اکثر اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اگر کوئی چیز دینا چاہیں گے۔ تو اپنے مسلمان بھائی کو چھوڑ کر ہندوکاندار سے لین گے۔ اس میں میں کسی ایک ذوق کو تصور دار نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک طرف تو روانی کی ضرورت ہے۔ تو دوسری طرف چیز کو عمدہ پہنائی کرنے کی۔ تیسری بات یہ ہے۔ جو میں خصوصیت سے عرض کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ زیادہ نفع کی امید پر اگران فروشی کی جاتی ہے۔ حالانکہ زیادہ نفع لینے کا یہ طریق نہیں ہے اور ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ مال کو مناسب نفع کے ساتھ ساتھ مانگا اور چیز کا عمدہ ہونا کامیابی کا راز ہے۔

چوتھی بات یہ ہے۔ کہ ہم میں تقلید کا مادہ بہت زیادہ ہے۔ اسی نامزد انداز و سہ تقلید نے ہمارے دین کا ستیاناس کیا اور ہر ایسی نے ہمارے دنیاوی حالات

میں بہت خسارہ پہنچایا۔ دوکان کھولنے وقت ضرورت اور اپنے مذاق بلع کو نہیں دیکھا جاتا۔ بلکہ اگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ فلاں شخص نے فلاں قسم کی تجارت شروع کی ہے۔ اور اس میں قدرے نفع حاصل کیا ہے۔ تو ہم بھی وہی دوکان کھول دیتے ہیں۔ حالانکہ صورت حالات یہ ہے۔ کہ یہی اس موقع و مقام پر ایک ذہن کی گنجائش بھی پیشکش ہوتی ہے۔ اسی طرح پندرہ صورت خود خسارہ میں رہتے ہیں بلکہ دوسرے کا بھی نقصان کرتے ہیں۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ پہلے دیکھو کہ آجکل کس چیز کی بیابان مانگ ہے۔ اور پھر یہ دیکھو۔ کہ آیا کوئی اور کارخانہ یا دوکان تو نہیں ہے۔ جو کافی طور سے ان ضرورتوں کو مٹا کر رہا ہے۔ پھر یہ سوچو۔ کہ آیا تجھ میں یہ کام کرنے کی قابلیت ہے یا نہیں۔ جب تمام مرحلے طے ہو جائیں۔ تو پھر اتنا رہ کر کے اس کام کو استقلال کے ساتھ ہم اندر کے شروع کر دے۔ اپنا اعتبار اپنی خوش حالگی اور عمدہ مال کو اور ان فروخت کر کے سنبھال لے۔ یہ ایک مفید مشورہ ہے۔ عمل کرنے کے لئے طے ہو رہا ہے۔ اور اپنے نقصان کی اصلاح کرنا اپنی فزنی خیال کرے۔

ایک مفید مشورہ

جس مسلمانوں کو تجارت میں ملوث توجہ دلائی ہے اور ان حضرات کو جو مسلمانوں کی حالت کے درست ہونے کا نقصان سمجھتے ہیں کہ ہمیں حساب دیکھ کر نامہ دم کیا ہے۔ کہ ہماری تجارت کا بہت سا حصہ فریق مخالف کے ہاتھوں میں ہے اس کی فکر نہیں اور ایک جائز ذریعہ کو ہاتھ سے دینے کا کچھ حلال نہیں اور ایک ناجائز ذریعہ آمد کو جس کا انجام سوائے خیر الدنیا والاخرتہ کے کچھ بھی نہیں (عمل درآمد میں لانے کے لئے یہ زور دیتا ہے۔ ات لکم ولما تعلقون مسلمانوں کے نقصان کا تخمینہ مفید ہے۔

پہلے تخمینہ سود میں مسلمان ہند کے لئے طبقہ کی اول درجہ کی آمدنی کا اوسط ۶۰۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دیکھی ہے جس سے ۶۹ لاکھ کی آمدنی ۲۹ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اگر دوسرے درجہ کی آمدنی کا اوسط ۳۰۰ روپیہ ہوا اور ۶۰۰ روپیہ سالانہ اور تیسرے درجہ کی ۱۲۵ روپیہ ماسوا یا ۵۰ روپیہ سالانہ فی کس قرار دی جائے اور دوسرے طبقہ کی فی کس ۵۰ روپیہ ماسوا سالانہ رکھی جائے۔

تو ۵۶۸۳۶۰۰ لاکھ = ۱۲ ارب ۶۸ کروڑ روپیہ سالانہ - ۱۱۵۰۰
ایک کروڑ ۵ لاکھ = ۱۵ ارب ۵۰ کروڑ روپیہ - ۶۸۰۰ کروڑ
۱۰ لاکھ = ۱۲ ارب ۶۸ کروڑ روپیہ اور تیسرے طبقے کی
۱۰۰ روپیہ سالانہ فی کس کے حساب سے ۸ کروڑ ۸ لاکھ کی
۲ ارب ۸۰ کروڑ ہوتی ہے۔ لہذا کل رقم آمدنی ۸۰ ارب
۱۰ کروڑ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔

اس میں سے ۲ ارب ۸۰ کروڑ روپیہ بیت نکال دیا
جاوے۔ تو باقی ۵۶ ارب ۶۸ کروڑ روپیہ سالانہ خرچ ہو
جائے۔ جو ہندو کی جیبوں میں بوجہ تجارت پیشہ ہونے
کے جا پڑتی ہے۔ اور اس قدر مسلمانوں کا نقصان سمجھنا چاہیے
جو ہندو کی طرح ان سے پرہیز نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔

اس ۵۶ ارب ۶۸ کروڑ کے مقابلہ میں ۲ ارب
۱۰ کروڑ روپیہ کی رقم چھ مسلمان مسلمانوں سے سود لے
سکتے ہیں۔ کچھ حقیقت نہیں۔ چہ جائے کہ اس کا سود جو
کلمہ ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ افسوس اس ۵۶ ارب
۶۸ کروڑ روپیہ کا افسوس کبھی لیڈران قوم نے نہیں کیا۔
نہ وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ بلکہ دوسروں کے کہنے
اور سچی کی درخواست کرنے پر ہی شاید اس بارہ میں سچی کرنا
منظور نہ کریں۔ ہندو کے لحاظ و ناراضی کے خوف سے
جو بڑی قابل افسوس اور لائق شرم بات ہے۔

ان ۵۶ ارب ۶۸ کروڑ کے آگے ان چند کروڑ یا
زیادہ سے زیادہ ایک ارب روپیہ کی بھی کچھ حیثیت نہیں
جو جو از سود کے خواہشمند و سامی لوگوں سے زیادہ تعداد
قسم مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلے ہندو کی جیبوں میں سود
کے ذریعہ جانے والی بتائی ہے۔ البتہ یہ ایک ارب
کی رقم سود۔ اس رقم سود سے زیادہ اور بہت زیادہ ہے
جو مسلمان مسلمانوں سے لے سکتے ہیں۔ جس کی کل تعداد
۶ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ ہے۔ اس لئے اسی نسبت سے لیڈران
قوم کو بہ نسبت مسلمانوں سے سود لینے کی سعی کے
مسلمانوں کو سود کا لین دین بند کرنے کی کوشش کرنی چاہیے
تاکہ مسلمانوں کا ایک ارب روپیہ جو سود کے ذریعہ ہندو کو ہر
سال نظر کرنا پڑتا ہے۔ خود مسلمانوں کے پاس رہے۔

اس کوشش چہرہ کر خود مسلمانوں سے سود لینے کی
سعی کرنا سخت غلطی اور سراسر نادانی ہے۔ اس حالت میں
۶ کروڑ ۸۰ لاکھ چہرہ کر ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ مسلمانوں کو ہر
ہندو کی بصیرت جڑ پاتا پڑیگا۔ جو بڑی مغزٹ کا سبب ہے۔
اصل سود کے عام دلچ کی کوشش کرنا مسلمانوں کی کامل

تباہی کا موجب ہے۔ اس کو مفید اور ترقی دہی قرار دینا
بڑی غلطی ہے۔

برہمن عقل و دانش بجا بد گریست
سود کو چہرہ کر جھوٹ کی سعی کرنی چاہیے اور سرگرمی اور
مسعودی شایبہ فندی ہمت اور کامل توجہ و احتیاط
کے ساتھ منفعت اور پوری کوشش کرنی چاہیے۔ تا
کہ ... ۵۶ ارب ۶۸ کروڑ روپیہ مسلمانوں کا
مسلمانوں کے پاس رہے۔ ہندو کے پاس نہ جائے
پائے۔ غریب مسلمان اس سے اپنی کار براری کریں
عسرت سے نکل کر ثروت حاصل کریں اور روز رفتہ
مسلمان ہی ہندو کی طرح آباد و خوش آباد و خوش حال ہو
جائیں۔ اگر رد قوم اور غیر خواہی مسلمانوں کی ہے تو
اس ضروری و مفید ترین کام کی سعی کرنی چاہیے۔ ورنہ
رد قوم کا نام نہ لینا چاہیے۔ یہی بے اعتدالی و پرہیز
مسلمان ہند کی قومی تباہی و ذلت کا باعث ہے۔
یہی تنزل داد بار کا ذریعہ ہے جس نفع قوم سے
ہر سال ۵۶ ارب ۶۸ کروڑ روپیہ نکل جائے۔ وہ
ناوار و منتج کیوں کر نہ ہو جس قوم کے پاس اپنی کمائی
کے علاوہ دوسری قوم کی کمائی کا ۵۶ ارب ۶۸ کروڑ
روپیہ ہر سال آتا ہے۔ وہ کیوں نہ مالدار اور فاضل
ہو

تعمیل مسلم صنعتی

المذکر وہ دن بھی تھے جب کسی
انٹی ایجا دکا تصور آئے ہی ساتھ ہی
یہ خیال بھی آجانا ضرور تھا کہ کسی سماجی اہانت کا نتیجہ ہوگا۔
یا اب یہ دن ہیں کہ ایک معمولی سی معمولی چیز کے لئے
بھی ہمارے بھائی ... فریق ثانی کے درست
ہیں ہر چند کہ حمیت و غیرت کا یہ تقاضا نہیں ہونا چاہیے۔
کہ معمولی کھانے کی چیز اور ہم اس کے لئے کیلئے
ایسی دکان پر جائیں۔ جو کئے کو اپنے پاس بٹھاؤ
ہوئے ہو۔ اور مسلمان کو دین گز کے ناصحہ پر
کھڑا ہونا پڑے۔ کیونکہ اس کے لئے سے ان سب
اشیاء کے بھڑٹ ہو جانے کا دم ہے جسے
اپنے غم سے فون کی کمائی دے کر خریدنے کے
لئے وہ ان اس ذلت کے ساتھ کھڑے ہونا پڑے
نظر برہنہ حالات میں دوسرے مسلمانوں کو چہرہ کر
صرف اپنی احمدی قوم کو اس بات کی طرف توجہ

دانا ہون۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ کم بھی ایک
قوم کہلائیں۔ اور قوم ہی مستند۔ ہماری تمدنی ضرورتیں
اور ہر روز بڑھ رہی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ سب
ہی دینی علوم کے معراج کمال تک پہنچیں۔ جیسا کہ
قرآن مجید میں آیت۔ تو یہ کتب ضروری ہے یا مناسب
ہے۔ کہ سارے ہی درمیان تعلیم پائیں۔ بلکہ چاہیے
کہ ہمارے نوجوان دنیا کے ہر شعبہ میں اپنے اپنے
رجحان طبیعت کے موافق دخل دین۔ اگر بعض
پڑھتے ہیں۔ تو بعض تجارت کرنا سیکھیں۔ جس کے
لئے یہ خیال میں باقاعدہ تعلیم پانے کی ضرورت
ہے اور بعض کوئی صنعت کاری سیکھیں۔ تاکہ کم از
کم قوم کی تمدنی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔
اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ اس بات کی زور
سے اہل کی جائے۔ کہ تعلیم الاسلام اہل سکول
قادیان کے ساتھ ایک کلاس صنعت کے
معلق کھولی جائے۔ اور اس میں ہر ہمارے نوجوانوں
کو کام سکھایا جاوے۔ ایک سری خانہ جو آج
کل معمولی کام کر رہا ہے۔ ایک بنیاد ہے۔
ایسے سکول کی۔ پس اس کو ذرا وسیع پیمانہ میں
کھولا جائے۔ اسد ہے۔ کہ ہماری گزارش
قبولیت کا درجہ حاصل کرے گی۔

نونیکیان کونسی میں

- ۱۔ اس کا جواب ایک چینی مصلح نے یہ دیا۔
- ۲۔ مردت و قمار کے ساتھ ملی ہوئی۔
- ۳۔ علم استقلال کے ساتھ ملایا ہوا
- ۴۔ ترقی ذہنی ادب کے ساتھ ملی ہوئی
- ۵۔ حکمرانی کی قابلیت کریم کے ساتھ ملی ہوئی
- ۶۔ تربیت پیری شجاعت کے ساتھ ملی ہوئی
- ۷۔ راستبازی شرافت کے ساتھ ملی ہوئی۔
- ۸۔ تن آسانی تیز کے ساتھ ملی ہوئی۔
- ۹۔ عادت صداقت کے ساتھ ملی ہوئی۔
- ۱۰۔ دلیری نیکو کاری کے ساتھ ملی ہوئی۔

سورنئے والو، جلد جاگو
مرزا قیوم بیگ صاحب دہرم ملک
سے اطلاع دینے میں۔
یہ نہ وقت خواب ہے
۱۰۔ پنج ستمبر قریباً
نہ مہینے کے شدید زلزلہ ہوا جو ہر اربل خندہ کے بعد
... کہ تمام زلزلوں سے شدید تھا۔ نقصان کو پہر نہیں ہوا۔
خداوند کریم کا فضل بابر قریباً مہینے کے دوبارہ زلزلہ
ہوا۔ اور پھر تیس دن کے قریب تیسری دفعہ زلزلہ ہوا۔ اس سے
... ہونے لگی تھیں۔ دفعہ زلزلہ جو چمکا تھا۔ گویا ماہِ ملیح میں اترایں
تک، بچہ دفعہ زلزلہ سوچا ہے۔
اور براہِ دم عامل شاہ صاحب فرنگ زئی سے

سیدز

۲۲	جنوری ۱۹۰۸	۹۹۵	قاضی عبدالرحیم صاحب	ع
۲۲	"	۱۵۵۰	نشی غلام محی الدین صاحب	ع
۲۲	"	۲۲۰۰	میان کریم بخش صاحب	ع
۲۲	"	۵۳۰۰	چوہدری صاحب	ع
۲۲	"	۱۵۲۰	ابو نظام الدین صاحب	ع
۲۲	"	۲۰۰	دلادریان صاحب	ع
۲۲	"	۲۵۰۰	نشی غنایت صاحب	ع
۲۲	"	۹۲۰۰	چوہدری نذیر بخش صاحب	ع
۲۲	"	۱۰۰۰	نشی فتح الدین صاحب	ع
۲۳	"	۱۲۰۰	محمد صادق صاحب	ع
۲۳	"	۱۸۰۰	محمد بخش صاحب	ع
۲۳	"	۱۶۶۰	نذیر علی صاحب	ع
۲۳	"	۹۰۰	نشی بدر الدین صاحب	ع
۲۳	"	۱۰۲۰	مولوی عبدالرحیم صاحب	ع
۲۳	"	۵۳۰۰	محمد عمر صاحب	ع
۲۳	"	۱۲۰۰	محمد موسیٰ صاحب	ع
۲۳	"	۵۰۰	شیخ حسین بخش صاحب	ع
۲۳	"	۱۰۰۰	غلام محمد صاحب	ع
۲۳	"	۵۱۰۰	نشی وقت صاحب	ع
۲۳	"	۹۰۰	احمد دین صاحب	ع
۲۳	"	۹۰۰	وزیر خاں صاحب	ع
۲۳	"	۸۵۰۰	انجنیر غلام السلام	ع
۲۳	"	۱۲۱۰	میان شادی صاحب	ع
۲۳	"	۱۳۰۰	بشیر الدین صاحب	ع
۲۳	"	۱۶۲۰	گور خان صاحب	ع
۲۳	"	۱۱۸۰	بابا امام الدین صاحب	ع
۲۳	"	۱۲۵۰	عمر الدین صاحب	ع
۲۳	"	۱۲۰۰	نشی غلام رسول صاحب	ع
۲۳	"	۱۱۰۰	سید علی حسین صاحب	ع
۲۳	"	۱۶۳۰	مولوی سید عمر صاحب	ع
۲۳	"	۱۱۰۰	نشی احمد دین صاحب	ع
۲۳	"	۱۲۵۰	میکم محمد حسین قریشی	ع
۲۳	"	۳۵۰۰	اسکیل صاحب	ع

۲۲	جنوری ۱۹۰۸	۱۳۳۰	بابا کریم صاحب	ع
۲۲	"	۹۹۰۰	نشی علی کریم صاحب	ع
۲۲	"	۱۸۶۰	محمد اعظم خان صاحب	ع
۲۲	"	۱۳۹۰	سید مظہر علی صاحب	ع
۲۲	"	۱۸۸۰	عبدالرحیم صاحب	ع
۲۲	"	۵۲۰۰	ذوالفقار علی خان صاحب	ع
۲۲	"	۹۰۰	فتح بخش صاحب	ع
۲۲	"	۸۵۰۰	چوہدری فتح بخش صاحب	ع
۲۲	"	۱۶۰۰	سید محمد سرور صاحب	ع
۲۲	"	۵۰۰	محمد امیر صاحب	ع
۲۲	"	۲۵۰۰	حافظ عبدالرحیم صاحب	ع
۲۲	"	۹۹۰۰	محمد صدیق صاحب	ع
۲۲	"	۱۹۰۰	قاضی فضل الہی صاحب	ع
۲۲	"	۱۸۰۰	غلام غوث صاحب	ع
۲۲	"	۲۵۰۰	حکیم سرور خان صاحب	ع
۲۲	"	۱۳۵۰	امام الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۹۰۰	امیر عزیز بیگ صاحب	ع
۲۲	"	۸۳۰۰	عمر الدین صاحب	ع
۲۲	"	۲۲۵۰	میرزا عبدالکریم صاحب	ع
۲۲	"	۱۳۹۰	پیر محمد صاحب	ع
۲۲	"	۱۳۹۰	محمد الحق صاحب	ع
۲۲	"	۶۰۰	سید محمد عبدالواحد صاحب	ع
۲۲	"	۹۶۰۰	محمد سعید الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۲۵۰	مولوی غلام امام صاحب	ع
۲۲	"	۱۸۰۰	نشی بلال الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۵۰۰	عبدالعزیز صاحب	ع
۲۲	"	۱۲۹۰	محمد اسماعیل صاحب	ع
۲۲	"	۱۵۰۰	مولوی عبدالقادر صاحب	ع
۲۲	"	۵۸۰۰	سید عظیم الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۳۴۰	محمد شریف صاحب	ع
۲۲	"	۱۵۰۰	شیخ محمد صاحب	ع
۲۲	"	۵۹۰۰	اسد الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۳۵۰	محمد نور خان	ع
۲۲	جنوری ۱۹۰۸	۲۸۰۰	ڈاکٹر اکی بخش صاحب	ع
۲۲	"	۵۴۰۰	میان امام الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۲۹۰	میان نیاز الدین صاحب	ع
۲۲	"	۱۰۰۰	محمد حسین صاحب	ع

۲۴	جنوری ۱۹۰۸	۵۰۰	محمد نبی صاحب	ع
۲۴	"	۱۲۲۰	میان شادین صاحب	ع
۲۴	"	۵۰۰	سید ذوالفضل حق صاحب	ع
۲۴	"	۹۰۰	بابا اصغر علی صاحب	ع
۲۴	"	۱۲۲۰	بابو محمد حسین صاحب	ع
۲۴	"	۱۳۱۰	نیر ازمان صاحب	ع
۲۴	"	۱۵۰۰	مہر دین صاحب	ع
۲۴	"	۱۹۰۰	سید محمد شاہ صاحب	ع
۲۴	"	۱۱۰۰	ڈاکٹر نور الدین صاحب	ع
۲۴	"	۱۲۹۰	ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب	ع
۲۴	"	۱۲۹۰	محمد اکبر خان صاحب	ع
۲۴	"	۹۸۰۰	بابو غلام حسین صاحب	ع
۲۴	"	۱۵۰۰	سید ذوالفضل صاحب	ع
۲۴	"	۱۵۸۰	نواب علی صاحب	ع
۲۴	"	۳۵۰۰	گل باب الدین صاحب	ع
۲۴	"	۵۴۰۰	میان امام صاحب	ع
۲۴	"	۱۸۰۰	سید محمد سعید صاحب	ع
۲۴	"	۱۰۳۰	عبدالحمید صاحب	ع
۲۴	"	۸۵۰۰	عبدالرزاق صاحب	ع
۲۴	"	۱۵۰۰	امبارک شاہ بناری	ع
۲۴	"	۱۲۰۰	قاضی سلطان احمد صاحب	ع
۲۴	"	۱۱۰۰	نشی کریم بخش صاحب	ع
۲۴	"	۶۲۰۰	چوہدری محمد الدین صاحب	ع
۲۴	"	۳۰۰۰	نشی بوجان صاحب	ع
۲۴	جنوری ۱۹۰۸	۱۹۱۰	امیر الدین خان صاحب	ع
۲۴	"	۱۱۳۰	عبدالقادر صاحب	ع
۲۴	"	۸۲۰۰	عبدالغفار صاحب	ع
۲۴	"	۱۹۱۰	نشی محمد نبی صاحب	ع
۲۴	جنوری ۱۹۰۸	۳۰۰	نشی اللہ دین صاحب	ع
۲۴	"	۲۱۰۰	بابو محمد صاحب	ع
۲۴	"	۱۱۹۰	شیخ رحمت علی صاحب	ع
۲۴	"	۲۰۰	گل محمد بخش صاحب	ع
۲۴	"	۱۰۰	میان غلام احمد صاحب	ع
۲۴	"	۱۶۹۰	مولوی عبدالرحمن صاحب	ع
۲۴	"	۱۱۰۰	شیخ نور احمد صاحب	ع
۲۴	جنوری ۱۹۰۸	۱۰۵۰	چوہدری کریم بخش صاحب	ع
۲۴	"	۱۵۲۰	گل محمد خان صاحب	ع

میر

میر سے پاس صلی میرا ہے جو میں سنے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ میا کیا ہے۔ یہاں بزرگان ملت کے اس میر سے کوئی کیا اور خودیابی ہے اپنے بیانیوں کو تا اظہار پہنچا دینے کی توڑ کے ساتھ دوں گا اگر کوئی ثابت کر دے کہ یہ میر نہیں۔ تو قیمت ہی واپس دید و لگا۔ راستی کر قدرہ ان سے خریدیں۔

احمد نوری۔ حجاز کالجی قادیان ضلع گورداسپور

بدین اشتہار

بدین اپنی اشاعت اور وجاہت اور اعتبار کے لحاظ سے بہترین ذریعہ اشتہار ہے۔ تمام تجارت پیشہ اصحاب اپنی تجارتوں کو فروغ دینے کے لئے اپنے اشتہارات اس باب تجارت کے متعلق صحیح اور بلاشبہ اشتہارات ارسال کریں جو واجبی اہمیت پر خلق کے جاسکے گے۔

تشخیص الاذہان

یہ ایک قابل دیدار اور رسالہ نوجوانان سلسلہ عالیہ احمد بکیرٹ سے صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ایڈیٹری میں پہنچا ہے۔ قیمت عام سالانہ ہوا جس سے اور طلباء سے

المشاعر

سینما رسالہ تشخیص الاذہان

۱۰	۱۹۷۸ء	۱۲	۱۹۷۸ء	۱۳	۱۹۷۸ء
۱۱	۱۹۷۸ء	۱۴	۱۹۷۸ء	۱۵	۱۹۷۸ء
۱۲	۱۹۷۸ء	۱۶	۱۹۷۸ء	۱۷	۱۹۷۸ء
۱۳	۱۹۷۸ء	۱۸	۱۹۷۸ء	۱۹	۱۹۷۸ء
۱۴	۱۹۷۸ء	۲۰	۱۹۷۸ء	۲۱	۱۹۷۸ء
۱۵	۱۹۷۸ء	۲۲	۱۹۷۸ء	۲۳	۱۹۷۸ء
۱۶	۱۹۷۸ء	۲۴	۱۹۷۸ء	۲۵	۱۹۷۸ء
۱۷	۱۹۷۸ء	۲۶	۱۹۷۸ء	۲۷	۱۹۷۸ء
۱۸	۱۹۷۸ء	۲۸	۱۹۷۸ء	۲۹	۱۹۷۸ء
۱۹	۱۹۷۸ء	۳۰	۱۹۷۸ء	۳۱	۱۹۷۸ء

مفصلہ نکتہ تفسیر بدرجہی و خرید

یہ کتاب ۳۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد طور الدین صاحب اکمل آف گوئی کی تصنیف کی ہے جس میں سچ و سودی کی ذرات اور سچ و سودی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور کتاب میں شمس و چاند و ستاروں کی درانی کو زیر نظر کیا گیا ہے اور بطور حیرت و حیرت اس وقت تک کہ یہ تصنیف نفیس ہے جس میں سچ و سودی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سچ و سودی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور جو کہ یہ قوی و قائل کی جاتی ہے۔

میں نے یہ نکتہ تفسیر کا مسودہ پڑھا۔ مجھ کو خوب یاد ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تواضع کو جذبہ جانین کر سکتا۔ اور چار سے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے طور سے ایک جگہ کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تبصرہ اس قدر مضامین متفرق کو حافظہ کی ماری میں جمع کر کے لیکن نہیں۔ بہت سے مضامین نے ہی میں۔ جو مولف کی جودت طبع اور رانستہ فہم کی کافی دلیل ہیں۔ یہ سب نزدیک ہمارے بیانیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباق سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر و درست قاضی محمد طور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے ہمراہ کافی عطا فرماوے۔ قاضی صاحب کے نہ صرف احمدی قوم کو اس لیے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی نگرانی و مرد آزاروں کے لئے کافی نرا جمع کرنا ہے والسلام۔ خاک عبد الکلیم نوٹ۔ میرے مخدوم و عمن مولوی نور الدین صاحب پیری اسے سے شفق میں۔ عبد الکلیم دفتر بد سے طلب کرو۔

مصدقہ حضرت اقدس سچ و سودی علیہ الصلوٰۃ والسلام در شمس حضرت اقدس کی کج رنگ کی نقابیں اس میں سند میں ہیں۔ اور ایسے طریق سے چھائی گئی ہے کہ آئینہ جو نقابیں طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت جلد ۸ روپے نیم جلد ۹ روپے مفصلہ اکمل آف گوئی کی اس منظم طریقہ تصنیف چغابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و مذاہب

روزے کے مسائل کا بالکل ذکر ہے۔ صرف ۲۵ جلدیں باقی ہیں۔ قیمت فی جلد ۸ روپے

جنگ مقدس حضرت سچ و سودی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ کا اہم کا مبارک اس میں ہمارے

امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ روپے

الموصیۃ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور یہ دل کو بین و متبرہ ہستی کے متعلق ضروری

ہو تب دی ہیں۔ قیمت ۲ روپے

غلامی اور عصمت انبیاء کو اور آف ریلیجی کے متعلق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب

پیشتر سابق برید نقشبند شمس و چاند کے تواجد اور تواضع کو جذبہ جانین کر سکتا۔ اور چار سے سلسلہ کی کتابوں کے مضامین کو ایسے

طور سے ایک جگہ کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ آسان تبصرہ اس قدر مضامین متفرق کو حافظہ کی ماری میں جمع کر کے لیکن نہیں۔ بہت سے مضامین نے ہی میں۔ جو مولف کی جودت طبع اور رانستہ فہم کی کافی دلیل ہیں۔ یہ سب نزدیک ہمارے بیانیوں کو ایسی جامع کتاب کے وجود سے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ میرے دل کی آرزو ہے کہ یہ کتاب جلد انطباق سے آراستہ ہو کر ایک جہان پر اور ایک جہان کے لئے حجت ٹھہر جائے۔ خدا تعالیٰ ہمارے عزیز اور قابل فخر و درست قاضی محمد طور الدین صاحب کو عافیت جسمانی اور روحانی سے ہمراہ کافی عطا فرماوے۔ قاضی صاحب کے نہ صرف احمدی قوم کو اس لیے نظیر خدمت سے مرہون منت کیا ہے بلکہ اپنی نگرانی و مرد آزاروں کے لئے کافی نرا جمع کرنا ہے والسلام۔ خاک عبد الکلیم نوٹ۔ میرے مخدوم و عمن مولوی نور الدین صاحب پیری اسے سے شفق میں۔ عبد الکلیم دفتر بد سے طلب کرو۔

سر الشہادین اردو۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رشتے احمد کالجی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ۸ روپے

البرہان الصریح فی تائید المسیح

مصدقہ شمس عبد العزیز صاحب

حیرت کی حیرانی سچ و سودی کی تائید میں۔ قیمت ۸ روپے

نظم ستورات مستورات کے ہجڑ پر۔ قیمت ۸ روپے

جام شہادت مولوی عبد اللطیف صاحب شہید

مرحوم کا بانسوز مثنوی۔ قیمت ۸ روپے

کامین احمدی الاوادو اے۔ قیمت ۸ روپے

آئندہ کشتی طالب علموں کے لئے نہایت نفعی قیمت ۸ روپے

کامین احمدی غلام رسول دے قیمت ۸ روپے

بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین کے انتہام سے چھپا۔

[illegible]

حضرت مولوی نذیر الدین صاحب دارالوہاب محمد علی دہلوی
 رئیس الہد کوٹہ ریخ رحمت دارالوہاب صاحب پریو پریو انکشاف فیہ
 لاہور ڈاکٹر مرزا غوث صاحب بیت صاحب ایل ایم ایس ڈاکٹر
 سید محمد بن شاہ صاحب ایل ایم ایس ڈاکٹر خلیفہ شاہ
 صاحب ایل ایم ایس میان چراغ الدین صاحب رئیس لاہور
 چیمبر ہی رہنم علی صاحب گورنمنٹ کپڑا مالہ سید امیر علی شاہ
 سب انسپکٹر پولیس حلال پورہ دورہ ہی عنایت الدہ صاحب
 سب انسپکٹر پولیس سنانڈ گونڈ علاقہ شاہ پور نشی کرم الہی
 انسپکٹر پولیس ریاست پٹنہ محمود والفقار علی خان
 سب انسپکٹر حاکم بکری ریاست رام پور شیخ یعقوب
 اشدیل حکم بختی سردار صاحب الہی شیر خوار بدہ حکم
 صاحب قاضی دہلوی شیر علی صاحب بی ایس ایڈ
 مدرسہ دارالاسلام قادیان ملک شیر محمد صاحب بی ایس
 پرنسپل یونیورسٹی کشمیر جہاد بابو محمد شریعت صاحب
 پرنسپل مدرسہ خان غلام محمد صاحب ہیڈ ماسٹر اور ان سک
 مسیحا الی مولوی علی احمد صاحب بی ایس سب ڈپٹی مجسٹریٹ
 ہوا پورہ ابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک پولیسک انجینیئر
 قلم ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایل ایم ایس
 سرین بھیرہ ڈاکٹر کرم الہی صاحب انچارج شفا خانہ امرتہ
 خان امیر الد صاحب نمبر دار دہا خیدار دہس اسماعیلہ
 معاملہ شاہ صاحب نمبر دار دہا خیدار علاقہ ترنگنہ
 خان حارث شاہ صاحب رئیس قلعہ سردہ مولوی حسین
 صاحب آت مولان راجہ رحمت مدین صاحب بلگیہ
 منظرہ پور ریاست کشمیر ملک مولائیش صاحب رئیس

گرجت ملک کے مآبھی صاحب شعلہ ازخرد و رئیس بحیرہ چودہری حکم علی
 صاحب بہلول شعلہ شاہ پور چودہری محمد سرفراز خان صاحب سفید پور
 و سب کوکل پور ضلع سیالکوٹ چودہری کرم الہی صاحب تیس بدوہی
 ضلع سیالکوٹ منشی عبد المجید خان صاحب اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ
 بجلی خانہ ریاست کپورت تھلہ منشی محمد ارڈا صاحب لازم ریاست کپورت تھلہ
 حافظ فضل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ میونسپل ہسپتال لاہور۔ بابو غلام محمد
 صاحب فیمن گورنمنٹ ریویو پریس لاہور۔ بابو جمال الدین صاحب
 ٹرائفک کنوایسر این ڈیویزیونل ٹینج نیاز احمد صاحب سوڈا گریم
 وزیر آباد۔ حافظ غلام رحیل صاحب پروپریٹری میڈیکل ہل وزیر آباد
 شیخ محمد علین صاحب جنرل کانسٹرکشنز وزیر آباد۔ شیخ محمد بیان آف
 غلام قادر اینڈ سنز سیالکوٹ چہار دی خلیفہ رجب الدین صاحب سوڈا گر
 لاہور۔ خلیفہ نور الدین صاحب جہول مہنٹ شیخ علی محمد صاحب
 جنرل مہنٹ کشمیر سٹری موسی پروپریٹری میڈیکل ہسپتال لاہور۔
 حاجی الہی بخش صاحب سوڈا گر گجرات۔ امیر احمد خان صاحب
 مالگڈار ہوتی مردان وغیرہ۔ منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویں
 مردان۔ منشی احمد الدین صاحب رئیس گجراتوالہ۔ مرزا خدا بخش
 صاحب حکیم لاہور۔ میان نجی بخش صاحب سوڈا گر شال اورتے
 بابو محمد شفیع صاحب پوشا سٹر۔ ڈیرہ اسماعیل خان۔ منشی عبدالعزیز
 صاحب ٹیلر سٹر محمد۔ منشی محمد نواز خان صاحب ناٹب باگیرا
 مالیر کوٹہ۔ منشی اسد و صاحب نیچرل پور و مین سیالکوٹ۔
 حکیم محمد حسین مالک خان مہرم عیسے لاہور۔ حکیم محمد حسین صاحب
 رئیس باب گروہ۔ حکیم الطاف حسین دہلی۔
 اس ملاقات کے بعد خواجہ کمال الدین صاحب نے بیان کیا کہ
 یہ سب یقین دوست صرف آپ کے استقبال کی واسطے جمع ہوئے
 ہیں اور سلسلہ احمدیہ کو اپنی پرنسپل کرسی میں اس کے سوا کسی اور
 کو فی مطلب ان کا نہیں اس پر صاحب بہادر نے شکریہ ادا کیا کہ
 ان صاحبان نے انکی خاطر اس قدر تکلیف اٹھائی اسکے بعد خواجہ صاحب نے
 حضرت اقدس اور انکی جماعت کی طرف صاحب بہادر کو شام کے کھانے
 کی دعوت قبول فرما کر سننے کے واسطے عرض کی جسکو صاحب بہادر نے
 بالآخر قبول کیا اور اس کے مطابق شام کا کھانا تمام صاحبان کا
 خجوں میں پہنچایا گیا۔
 بارہ بجے کے قریب ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی معائنہ
 کے واسطے تشریف لائے۔ دو اڑھ حدس پر پرنسپل
 صاحب بہادر کا استقبال کیا صاحب بہادر تمام مدرسہ اور پرنسپل
 دیکھا اور نہایت خوشنودی اظہار کیا اور دفترہ میں مینجمنٹ کر دیگر
 مدرسہ اور نقشہ جات حاضری و اساتذہ وغیرہ کا خطرہ فرما کر جاتے ہوئے
 یہ خوشنودی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ صاحب غفلت کٹر محمد میں

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مقدمہ و نصیحتیں رسول اللہ کریم

مولوی صاحب چاہو وہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا مباحثہ

(از اہلیہ ملک کرم الہی صاحبہ بھیرہ ضلع دار و رئیس)

آنکھ کے اندھون کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ تمنا قبلہ تارخ کا فائدہ دیندار کا
جب جمال بلی نے حیات مہمات مسیح پگھل گئے
کر نیکا از حد اشتیاق ظاہر کیا اور پیام پر پیام آنے لگے بیٹو
بھی اس موقع کو غنیمت جانا اور اپنے بیدار ہو جانے کے
حکم کے بموجب تبلیغ کا حق ادا کرنا تمام حجت کو چیل چیل
خدا شہد ہے کہ میں بحث مباحثہ کو کڑوا کر نہ نہیں کرتا اور نہ
مجھے شہرت حاصل کرنے کی خواہش ہے، یہی خیال تھا تو صفت
یہ تھا کہ شاید کسی معیبر روح کو نہ ہو پتہ جو اسے انصاف
میں میں ماہ حلال کو حلال نہ دے کہ ان جہان کو مستور است
کا مجمع کثیر اور جم غفیر تھا جا پوچھی یہ منافقت اور جہالت کا نام
تھا کہ کوئی حق اور حقیقت کی پاسی نظر نہیں آتی تھی۔ ہر ایک
کے دل میں صرف ایک ہی دھن لگی ہوئی تھی۔ کہ کسی طرح جو
کونج ہو کوئی اس کے منہ پر چھو کر کہی کوئی اس کی بیٹھ پر
دم کرتی اور پوچھتیں مارتی۔ غرض ایک بستر منتر کا میدان نفاذ
تھا۔

میں نے سب سے اول اس بھر کو تو اپنے کلمے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اشہدان لا الہ الا اللہ و محمد لا شریک لہ و اشہدان محمد عبده و
رسولہ پڑھا اور بعد ازاں حضرت اقدس کی نظم
ابن مریم مرگیا حق کی قسم۔ داخل جنت ہوا وہ محترم
ماتا ہے اس کو ذوقن بر سر۔ اس کے مرتبے کی دینا جو ضرر
کوئی نہیں رہا ہر اموات۔ ہو گیا ثابت یہ میری بات ہے
بر آواز بلند پڑھی (سوال) بیوی سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو زندہ تصور کرتی ہو یا مراد (جواب) زندہ۔ (سوال)
کوئی آیت دکھاؤ (جواب الجواب) میں نے کہا میں اس کے
غور سے پڑھتا ہوں اور نہ بڑبڑاتا ہوں اس سے تو عیسیٰ علیہ السلام
کا جب عنصری آسمان پر جانا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس سے
توصاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے اس الزام سے کھڑا
کھڑا کیا گیا اور یہاں ہی دیا گیا اور لعنتی موت مرا بری کیا ہے
وہ حقیقت یہودیوں نے مسیح ابن مریم کو قتل نہیں کیا
اور نہ یہاں ہی دیا بلکہ یہ خیال ان کے دل میں شہ کے طور
پر ہے اور ان کے پاس کوئی یقینی اور قطعی دلیل نہیں
صرف ایک قتل کی پردہ کی کہہ سہم میں۔ یقینی امر یہ ہے
کہ وہ فوت ہوئے اور اپنی طبعی موت سے مرے۔ اور
خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے راستہ باز بندوں کی طرح اپنی
ظرفت اٹھایا۔ پھر سینے عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب دیا جانا
اور اس سے خدا کے حکم کے ساتھ زندہ سلامت اُتار
جانا۔ ہمارے یوں کا اٹھانے جانا مریم سے بھلے جانا اور اس کے
زخموں پر نگانا۔ اپنی مالہ کو ساتھ لے کر کشمیر کی جانب رخ
کرنا وہاں جا کر اپنی اس زہل کی بھری ہوئی بھینٹوں کو خیم الہی
پر چھپانا۔ اپنے تئیں یوں آسمان یا مٹی کی نام سے
مشہور کرنا یا انہمازیں ان دنوں ہی دلائے جانا۔ اور اپنی قبر
کو جی اسرائیل کی قبروں کی طرح بنوانے کی ہوا شیت کر جانا
بجب مقصود بیان کیا۔ سننے ہی بیوی کا رنگ زرد ہو
گیا ہو نہ شت خشک ہوئے لگے پانی مانگنا شروع کیا
مگر مجھ عاجزہ کی طبیعت میں سچائی کا وہ جوش تھا کہ الامان
اگر مجھے ہر جہت کی ضرورت ہوتی تو میں پہلی دلیل
میں ہی میدان حیات چلی تھی اور وہ سخت شرمندہ اور
ناوم ہو رہی تھی۔ سمجھنے کا گہرا ذہن مجھے خواہ آواز
تغیر کر کے پڑھے۔ میں تیری زبان سے بچنے لگا
سچ کی قایل کر دوں گی۔ اور نیز یہ آیت یطیعوا جانی
متوذیک و رافعا۔ اسے عیسیٰ پہنچا دیجئے

موت دو لگا اور بعد ازاں رنج و رنج کا معنی اپنی طرف
اٹھا و لگا۔ مگر یہ کہ متوذیک ما فعلت کی پہلی شرط ہے
اگر وہ پوری ہو تب ہی دوسری پوری ہو سکتی ہے جیسے
کہ کوئی اسے حکم کسی کو کہے کہ اگر تم بی۔ اسے پاس
کر لو گے تو تمہیں تعذیر دی جا دے گی۔ تو پھر
جب اسے تعذیر دی کے عہدہ پر دیکھیں۔ تو ضرور
ماننا پڑے گا کہ اس نے بی۔ اسے کی ڈگری حاصل کر لی
ہے تو بعد ازاں یہ عہدہ ملا ہے۔ لطف یہ کہ بل
رفہ اللہ چھوٹیں سیپارہ میں ہے اور متوذیک تیسرے
میں تو اس سے صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ پہلے وہ فوت
ہوئے اور بعد ازاں رنج دی گئی رنج ہمیشہ روحانی ہوتی
ہے۔ ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنجی

دالی دعا پڑھا کرتے تھے۔ اگر رنج کے معنی بچہ
عنصری اٹھایا جانا ہوتا تو وہ ہی ضرور اٹھانے جلتے
مگر رنج کے معنی ہی میں۔ نہیم کو بیکار پہنچا دینا اور
روح کو اٹھانا (جواب) چپ۔ (سوال) میں نے
حاضرین کی جانب مخاطب ہو کر کہا کہ اسے میری بزرگوں کا نام
نہیں سے کس کا رتبہ ہے (جواب) اس کے متعلق

ہو کر کہا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔
(جواب الجواب) میں نے کہا کہ یہ کیوں آپ کی انہمازیں
پر جہل کی پٹی بندھی ہوئی ہے۔ جو تمہیں دکھائی سچائی
نہیں دیتا کہ وہ قائم الانبیاء رحمۃ اللعالمین زیر زبان جا لیں
ہوں اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہہ رہے۔ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کے بالقابل ذرا اور انہمازیں کا۔
مصدقات میں۔ خدا کے پاس بغیر کتاب سے پہنچنے کے
سننے کا ہر برس تک۔ جیسے زمین لطف یہ کہ ان کی
عمریں ہی نفی شراوے پر آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ
کہ انہوں نے مردے ہی زندہ۔ کئے گئے گئے گئے
ہر دن کا چھایا۔ پرندوں کو پیدا کیا۔ تو پھر ان کو خفا کا
شریک ہوئے میں کون سی کسر رہ گئی۔ تو پھر کیا وجہ کہ
انہیں خدا یا خدا کا بیٹا مانا جائے۔ جبکہ وہ خدا الابرار
کی طرح ہی قدیم اور سب سے بڑے کہ یہ کہ خالق ہی میں ہے
لوگو! خدا کے غضب سے ڈرو۔ ان اللہ لا یخفہ ان
یشہد بلہ ویغض ما دون ذلک لمن یشاکر انما
سر پر محو ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے انہیں بخشے گا جو
کوئی شرک کرے سوائے اس کے جو خدا پر کما جیکو
چاہیگا دیکھو خداوند کریم کو شرک کیا مانتے ہیں۔ آپ

لوگوں نے تو پھر کہا ہی کیا کہ خداوند عز و علا کی تمام
صفتیں ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیدیں۔ بیوی
کو کہا کہ آپ ان باتوں کا مضمون سمجھا دیجئے۔ کہ یہی ہیں
بیوی نے جھٹ مڑم قرآن مجید نکالا

اور کہا کہ دیکھو عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کی چڑیاں
بنائیں اور ان میں پہونک مہری تو وہ زندہ ہو گئیں۔
میں نے کہا کہ تم بھلے علیہ السلام کی اور خداوند کریم کی
چڑیوں میں امتیاز کر سکتی ہو اس نے کہا کہ نہیں۔

میں نے کہا کہ میں ان کا جواب علیحدہ علیحدہ دوں گی۔ (سوال)
کیا انہوں نے مردے زندہ کئے (جواب) کہا ہاں
(سوال) کوئی ثبوت (جواب) کوئی نہیں۔

(باقی آئندہ افشا اللہ تعالیٰ)

استفسار اور ان کے جواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کے سوالات کے جواب بطور فور کے ذیل میں عرض ہیں۔ بحول قوتہ دلائل و قوتہ الا بائد

قرآن و حدیث کے مطابق میری بہنیں آیا۔ ابتدا کا نہ ابتداء۔ کسی قدر زیادہ عرصہ کا۔ میں نے جو احکم نمبر ۱۳ جلد ۱ میں حضرت عائشہ صدیقہ کا قول پیش کیا تھا اس کا حاصل یہی تھا کہ حضرت صدیقہ فرماتے ہیں کہ راوی نے مطلب لفظ ظاہر کیا ہے۔ ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو مخاطب نہ کیا تھا بلکہ مردوں کی نصیحت کے لئے یہ کلام کی تھی۔

اقول۔ حدیث قلیب بدین رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سائل ایک عظیم الشان فقیہ آدمی ہے۔ معمولی آدمی نہیں۔ یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خود موقع پر موجود ہے۔ حضرت صدیقہ بدر میں موجود نہ تھیں اور پہرہ روایت متفق علیہ امام بخاری و مسلم کی ہے۔ روایت کی شہادت کے مقابل صرف سلع یا قیاس کیا کام دیکھتا ہے۔ میں اس حدیث کو دوبارہ احتیاطی کثرتاً ہوں۔ آپ دوبارہ غور کریں۔

فی الصحیحین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما ظہر علی اہل بدر اقام هناك ثلاثاً

ثلاثاً من بعد ثلاث من

اخر الليل فما كبها۔ ثم ساد حتى دفت علی القلیب

قلیب بدر فجمع یقول یا ابا جہل بن ہشام یا

عتبة بن دبیعة یا شیلبة بن دبیعة۔ بخاری میں

سے۔ ینادیهم بلسانهم ما سمانا یا رهم۔ بالفاظ

بن فزول یا فزول بن فزول۔ صل و جدتم

ما وعدکم حقاً ثانی قد وجدتم ما وعدنی

ربی حقاً فقال له عما یا حسن اللہ ما تکلم من

اقوام قد جیفوا۔ بخاری میں ہے۔ من اجسادا

ادواح لہا اور روضہ میں ہے۔ البسوا امواتاً

یا رسول اللہ فقال انہم یسمعون کما تسمعون

فقال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسم لما اقول

منہم وکنتم لا یجیبون۔ و فی السیرۃ انہ علیہ السلام

قل بیث عشیرۃ النبی کنتم لیکم کذبتمونی وحقنی

الناس وادخا جنتونی ما انی الناس وقاتلکم نیری و

انصافی الناس قبیث عشیرۃ النبی کنتم لیکم ابدن

کثیر جلد ۳ ص ۲۱۵

اس حدیث سے صاف انکی طرح کی اطلاع

قسم کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے قول کو کہ قسم کے مقابل حضرت صدیقہ کا کسی

دوسرے کا قیاس کیا نہ تھا۔ پھر حدیث

ہی اس طبع کی ہے۔ سپہر نام بخاری و مسلم کا اتفاق

ہے بلکہ اس حدیث سے بڑا کہ خود قرآن مجید سے

ہی ثابت ہے۔ اقل قال یقوم لقد بلغکم رسالة

ربی ولفحتکم ولکن لا تخبون الناصحین یہ

دوم قال یقوم لقد بلغکم رسالاتی ولفحتکم

لکم فکیف اسی علی قوم کا فرماں۔ ۹۔ ان

دو دن آیت پھر میں ہے کہ ہلاک شدہ

قوم کی توجیح و تقریر کے لئے حضرت صلح و حضرة

شعیب نے فرمایا۔ آپ ان آیات و احادیث پر غور کریں

کیا میری خبرت اس بات سے کہ مخاطب موتی ہی تھے۔

۱۰۔ ابو جہل وغیرہ کو ان کے اور ان کے آبا کے

نام کے لئے کہہ لیا۔

۱۱۔ ما وعدکم ان کی شکست اور بعد اس کے

عذاب کا پانا مقصود ہے۔ جو ہلاک شدہ کفار یا

بچے اور زندہ تعقیب تھے اور اعداء ربی سے

اپنی کامیابی بیان فرمائی۔

۱۲۔ پھر سوال حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا جو

اپنے کان سے سن کر سوال کر رہا ہے اور حقیقی کلم

سمجھ کر سوال کرتا ہے۔ کیا اب عظیم الشان فقیہ ان

بشر اور ہجو سے سمجھ نہیں سکتا کہ مقصود بلذات

تو ہم ہی ہیں۔ موتی نہیں ہیں۔

۱۳۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما سوال کیا اور سوال کو

قد جیفوا (کل ٹر گئے) اور اجساد کا اردا حلا

اور البسوا امواتاً سے مراد یہی کیا۔ تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کیا نہ ہو کہ کر فرمایا۔ کہ وہ

تمہاری طرح سننے میں۔

۱۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جواب

نہیں دے سکتے۔ کیا اس وقت زندہ ہے ہی

جواب نہیں دے سکتے تھے۔

۱۵۔ بیث عشیرۃ النبی کا خطاب زندوں کو نہ تھا مردوں کو نہ

۱۶۔ کن بتونی اخرجتمونی قاتلتمونی کے تین خطاب

ہی مردوں کے لئے ہی تھے جو رشتہ دار اور قبیلہ کے

لوگ۔

۱۷۔ پہلی آیت میں حضرت صلح ہلاک شدہ قوم کو فرماتے

ہیں وکنتم لا تخبون الناصحین۔ تم غیر خواہوں کے دوست

نہیں بنا کر دیتے۔ کیا موجودہ زندہ نجات یافتہ مومن اس

کے مصداق ہو سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ تو

تخبون الناصحین۔۔۔ تھے۔

۱۸۔ دوسری آیت میں حضرت شعیب نے اپنی ہلاک شدہ

قوم کو فرمایا۔ فکیف اسی علی قوم کا فرماں۔ میں اب

تمہاری ہلاکت پر کس طرح غم کروں کیا یہ غم زندوں کے لئے

نہا۔ ہرگز نہیں

۱۹۔ علی قوم کا فرماں۔ لے تو قطعاً فیصلہ کر دیا کہ کافر

قوم ہلاک شدہ ہے۔ مخاطب ہی زندہ نجات یافتہ

مومن مراد نہیں۔ حضرت صلح و حضرت شعیب کے اس

خطاب قوم ہلاک شدہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے

مومن قوم کا موجود ہونا نہیں فرمایا۔ کہ زندوں کو سنانے کا

شک ہی نہ ہو۔ بلکہ پایا جاتا ہے۔ کہ صرف حضرت صلح

و حضرت شعیب ہی ایسے تھے کہ ان کے لئے

۲۰۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن فیصلہ اہم اقتلا

کی تعمیل فرما کر مقتول کفار کو مخاطب فرمایا۔

۲۱۔ لکھو سنئے کہ تیرے نعل انبا کا ہی نغوذ باللہ غر

ثابت ہو گا۔ جو مولیٰ مومن کو بھی نہیں کرنا چاہیے۔

۲۲۔ اگر وہ سنئے نہ تھے۔ تو حضرت اقی الانقیبا یعنی

الاصفیا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا قلیب بدر پر

تشریف لیجانا ہی نغوذ باللہ لغو ثابت ہو گا۔ اب ان تمام

آیات و احادیث سے صاف اور صریح ثابت ہوتا ہے

کہ وہی ہلاک شدہ کفار مخاطب تھے اور سنئے تھے۔

تو۔ ان یہ بات تو ماننے کے قابل ہو سکتی ہے۔ کہ

اصل میں قلیب بدر واسے مرز گئے ہوں کسی قدر اذن

میں جان ہوا اور اس حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے اذن کو خطاب کیا ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو زندہ دیکھائی دے ہوں اور مردوں کا گمان اذن

کے مرنے پر ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

خطاب کرنے پر اور پھر اذن کے سوال کرنے پر آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر کیا ہو۔ کہ ابھی کسی قدر اذن

کان لم یغنی فیہا ۳ و ۴۔ ایسے مذہبے طایفہ
ہونے۔ کہ گویا وہاں نے ہی نہیں اور اس کے بعد
آئی ہے۔ قال یقوم لقد ابلغکم۔ تو یہ پکاراؤں کے
طایفہ ہونے کے بعد ہی جس سے ان کا مردہ
وفا ثابت ہوئی ہے۔ پس قرآن مجید حدیث عقلی و نقلی
اعت سے ہلاک شدہ قوم کا مایا ثابت ہوئی ہے
یہ کہ وہ اس وقت زندہ تھے۔

استقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکعبۃ فدا علی نضر
من قریش علی شیبۃ بن دبیعۃ وعقبۃ بن دبیعۃ
والولید بن عقبۃ و ابی جہل بن ہشام فاشہد باللہ
مقددا یتیم صری قد فیہ تم ہشس وکان یوماً حاداً
حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ شیبۃ عقبۃ ولید
بو جہل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں بدو ما
ساجدی سو میں خدا کی قسم کہا کہ کتنے جن کہ میں نے اون کو
بے ہوش دیکھا جو بہ سبب گرمی دھوپ موسم گرما کے
سڑ گئے تھے۔

۲۔ قد جیفا اجسادا ادواج لها ایسا اموات میں
حضرت عمر کا خصوصاً ہی تعجب ہوا کہ کیا مرے ہوئے
گئے سڑے ہوئے ہی سنتے ہیں کیونکہ اون کو خیال ہوا
کہ سکنع تور مع الجسم کا کام ہے۔ اب یہ صرف جسم پر
وہ ہی گلا سڑا۔ کیونکہ جب تک روح جسم میں ہو۔ وہ سڑتا
نہیں اور وہ مردے سڑنے کے بعد پھینکے گئے تہو
جیسے حدیث عبد اللہ بن مسعود سے یہی ثابت ہے۔ بلکہ گریٹ
کہ پھینکے گئے جس سے اون کے بعض اعضاء علی وہی
ہو گئے تہو۔

۳۔ حدیث سے ثابت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تین روز بعد فتح اتر لیفینگے جس سے اون کا جیٹھ نہ ناکا ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ اون پر مٹی ہی ڈالی گئی ہو۔
۴۔ کوئی زندہ آدمی مٹی میں دفن کرنے سے تین روز کیا تین منٹ ہی زندہ نہیں رہ سکتا۔

۵۔ زندہ کافر کو زندہ چھاڑنے کا حکم نہیں۔ دیکھو د
اذا السوءة ميثلة۔ زیادہ سے زیادہ اگر وہ مستوجب
سزائے قتل ہے تو قتل کیا جاتا ہے۔

۶۔ ان مردوں میں اہل الخاطیہین ابو جہل عتبہ ثقیفہ
 ولید بن حنفہ کا گھل ٹھکانا قسم کے ساتھ عبد العزیز بن مسعود
 بیان کرتے ہیں۔ اور عبد العزیز بن مسعود وہ ہے جس
 نے خود ابو جہل کا سر الٹ کر دیا تھا۔

قرآن مجید میں حضرت صالح و شعیب نے جس جہنم کی شہادت
قوم کو دیکھا۔ اس کی نسبت قرآن مجید فرماتا ہے کہ

قولہ اپنے میرے مطلب و مشا کو ضبط کر دیا۔

اقول۔ میں نے آپ کے مغلوب کو خبیث نہیں کہا بلکہ آپ نے
توراتی راخادیت صحیح پر پانی پھیر دیا ہے

قرآن۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں اٹھاؤ
تھے ہیں کہ سنتے ہیں اور جناب صدیقہ قرآن کے مہربان
نہی کرتی ہیں اور تجر بہ صحیحہ ہی حضرت صدیقہ کے
تصنیف کرتا ہے پنا پھر قرآن میں ماضی دما
سمع من فی القبور والذ لا تسمع الموتی۔

طلب بالکل صاف ہے کہ نہ تو قبر میں مرے ہوئے
سنتے ہیں اور نہ باہر پڑے ہوئے۔ اور
رفیق۔ دامن اصدق مع اللہ حدیثاً
بے کہ ہم سلع سوتی کے یکے قابل ہو سکتے ہیں
قول۔ تجربہ جمیع کی آپ نے کوئی نظیر نہیں دی۔

نہ تو فاعل کا میرا کام نہیں۔ اسد قاضی کے اقتضا
میں صرف پچ کا بدین کر دینا میرا کام ہے۔ میرا
کام ہے چند جگہیں اصلاح سے موثر ثابت ہو
سکے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تفسیر اپنے نفس و
بقیم ہی کر دین۔ پھر چند جگہ انکار سے موتی چری
ہیں ہی پایا جا سکے۔ پھر اگر گزیر گز ممکن نہیں
ہو سکتا۔ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا ثبوت عدم
ہے۔ پھر کیونکہ اختلاف ممکن ہے۔ بلکہ
مستحب جس سے آپ عدم سے موثر ثابت
اس طرح ہے۔ ان الله ليسهم من بشاء

سبح من في القبور ان انت الانذير
کیا
باطون
اس کے
میں
اشعی۔ **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا**
بیم

عَلَيْكُمْ تَبَكُّمُ شَيْءٌ ۖ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا
وَعَلْمَ لَا يَمَعُونَ وَلَوْ عَلِمَ قَوْمٌ مِنْهُمَا إِلَّا هُمْ
لَا يَسْمَعُونَ لَتَكُونُوا هُمْ مَعْرُوفُونَ ۝ ختم اللہ علی قلوبہ
عَلَيْكُمْ ۖ بکایت نام قرآن مجید میں جہان جہان کفار کی نسبت
سبح بصر کے نقصان یا بطلان کا ذکر ہے۔ اس سے
عموماً یہی باطنی کلمہ مراد میں نہ ظاہری۔ اسی طرح بیان یہی
وحی قبولیت واسلے سبح یا دوسرے نقلوں میں باطنی
سبح مراد ہے۔ اور اسی آیت شریفہ کا مقطع ان اللہ یسمع
من یشاء اور اسی آیت کا مقطع انت انت الہ الذی یسمع
اس بیان کے دو گواہ بن گیا ظاہری بات انسان ان لہ
لو نہیں سنا سکتا یعنی اس کے کان تک آواز نہ پہنچ
پہنچا سکتا ضرور سنا سکتا ہے۔ ان نذیر کا یہی صرف
سنا دینا تبلیغ کرنا ہی کام ہے کسی کا۔ قابل کر دینا نذیر کا
منہیں۔

ابن قنبل مجیدین دیکھہ لہن تیر کے مقابل پر

آپ اس جنگ غاری سے ۲۷ مارچ ۱۹۷۱ء کو
پاکو کیا عذر ہے کہ اذا تخرج الموتی باذنی

محرم الحرام باذن اللہ ﷻ اذاد عالم لما یجبہ کہ
من کان میتا فاحیاه * فقال لهم اللہ موتوا
حیاءم ﷻ وغیرہ یہ تمام آیات میں ہی ظاہری معنی
نہیں بلکہ وہ ان ظاہری معنی سے بھر دی گئی ہیں

ان کے لئے یہ جیسے بیان الہی ہے۔ کیونکہ کوئی مرد
جو کہ اس دنیا میں نہیں آسکتا اسی قرآن مجید میں
اسی آیات سے ثابت ہے۔ دوسری آیت مولا جانا
سے ملتی ہے۔ اِنَّكَ تَسْمَعُ السَّوْتِ وَلَا تَقْصِرُ
لَهُ عَاقِلًا اِذَا دُنا مِنْهُ بِرَيْنٍ وَمَا تَنْبِھُ اَوْ

تصلواتہم ان تسمی الامن یومن یا یلتئم
ت شہیت بن ہی دو گواہ میرے بیان کے
ین۔ جو اغیثت من بطور تغیر مطلع آیت کے
وئے بن۔ اعل رمانت بھادی اعلی
سب بہان اندا ظاہری آئینوں کا ہوا زمین بلکہ
را د ہے۔ دوم۔ ان تسمی الامن یومن
نے تو مدعی کردی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یومن کے کسی کو تہا نہیں سنایا کرتے

بلند یہ اسی طرح ہے۔ چھوٹے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اجرت شہادت

تقسیم صفحہ	سال چھ ماہ	سہ ماہ	دو ماہ	یک ماہ
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰
۱/۲	۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵
۱/۳	۷۵	۴۰	۲۵	۱۵
۱/۴	۴۰	۲۵	۱۵	۱۰
۱/۵	۲۵	۱۵	۱۰	۵
۱/۶	۱۵	۱۰	۵	۳
۱/۷	۱۰	۵	۳	۲
۱/۸	۵	۳	۲	۱

یہ اجرت جو حالت میں پیشگی آئی پاسیٹھے چھپی بہت ہی کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس واسطے اس میں اس سے زیادہ کوئی رعایت نہ ہوگی۔ بیفاہ خط و کتابت کر سنے میں طرفین کا جج ہے۔

۲۔ مینجر کا امتیاز ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے خط مینجر کے پاس آنا چاہیئے۔ اور مینجر کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر نامناسب خیال کرے انھیں نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرالی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک سو فیصدی لیا جاوے گا۔ مثلاً سے قادیان تک کی مزدوری فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک شہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان قواعد کو بغور مطالعہ فرمالیا کریں

۶۔ اشتہار سوار دے جانے کی یہ اجرت ہے۔

درمیان میں چھوٹنے کیواسے اور کبھی کبھی درج کرانے کیواسے نہ اند اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ میں صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت کے بدلے کا شہر کو اختیار ہوگا۔ اشتہار کی عبارت میں تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے تبدیلی وغیرہ کی اطلاع آنی چاہیئے۔ ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہے گا۔

ہے جس میں وہ سننے تو ہیں۔ مگر جواب نہیں دیتے دوسرا زمانہ وہ ہے جس میں نہیں سننے اور پکارنے والی کی آواز سے غافل اور غیور ہو۔ سنہ میں۔ دلائل دلائل و آباء و اجداد و لا نعبدا الا ایاہ فضائل بن حکیم از قادیان



۳۱۔	مندی سنہ ۱۳۰۷ء۔ فنی فضل کریم صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ عمریات صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ زمان شاہ صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ محمد امیر صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ محمد بن صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ کایم خان صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ عبدالقادر صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ غلام محمد الدین صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ غلام محمد صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ زبیر بخش صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ غلام محمد صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ بہادر خان صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ محمد عجب خان صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ نرنگی شاہ صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ محمد دین صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ پیر محمد صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ غلام رسول صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ عبدالرحمن صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ سی یارین صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ قطب الدین صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ مولوی غلام سرور صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ میان وک داس صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ چودری سلطان علی صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ چراغین صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ عبدالعظیم صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ محمد عبدالصاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ شیخ شہزاد صاحب	ع
۳۱۔	۱۳۰۷ء۔ خاکر علی الدین صاحب	ع

انک لا تھدی من اجبت ملک اللہ بھدی من یشاء نہ حاکم اوس کے مقابل پرانے۔ لھدی الی صراط مستقیم چھ ہی موجود ہے۔ غرض پہلی آیت سے قبولیت ہدایت و ایصال الی الطوبہ مراد ہے اور دوسری آیت میں راستہ دکھانا بتلادینا مراد ہے۔ مالا کو لفظ ایک ہی ہے۔ غرض سہا مع موعظ۔ یہ ان آیات میں قبولیت و عظ و ہدایت ہے۔ نہ کہ لڑن کا ستنا اور من نے اقبور اور موتی سے مراد جن کے دل مر گئے ہیں۔

قوال۔ اس کے علاوہ جو لوگ اولیاء اللہ کی قربت پر چاہتے ہیں۔ ان میں ایسے حضرات بھی ہوتے ہیں کہ وہ صوفیوں کے لئے غرض معروض کرتے ہیں تو وہ صوفیوں کے لئے درست ہے۔ تو اس طرح کی غرض موعظ نہیں ہے۔ اولیاء اللہ سے کہ جن کا دروہ اس جہان فانی سے گذر چکا ہے۔ کہ وہ۔۔۔ ہرگز بے جا نہ ہوگا۔ اگر ان میں سے ایسے نفل کرنے کی سرگز ہدایت نہیں کرتا اور دھم دھم غافلوت کا فیصلہ کرتا ہے۔

انفیل۔ ایسا غیرانہ۔ سنہ ۱۳۰۷ء سے ثابت نہ بدیث سے نہ ضروری سے۔ بلکہ قرآن مجید سے منع بہت سے پہلے دیتے ہیں۔ مگر چونکہ آپ اس سے دعا کو خود کرتے ہیں اس لئے اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آپ کے میرے پہلے خط کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ میری کچھ باتیں ہیں کہ موتی ابد اور سنہ ۱۳۰۷ء اس لئے عرض ہے کہ ان قد عداہم

لا یسمعوادعاءکم ولو سمعوا ما استجاہوا لکم میں اللہ تعالیٰ نے موعظ کے متعلق دو وقت بیان فرمائے ہیں۔ ایک سننے کا اور ایک نہ سننے کا جس میں وہ لوگوں کی ہکھ سے غافل اور بے خبر ہوتے ہیں جیسے دوسری جگہ فرمایا۔ دھم عن دعا و ہم غافلین ہیں سننے کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صلح و حضرت شعیب کے پکارنے والی آیتوں میں جنکو پیغمبر اقبال اول میں لکھا ہے۔ اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث قلیب بدر والی میں اپنے قول اور فعل سے بیان فرمایا ہے۔ بلکہ کتب کا جیسوں فرما کر اس آیت شریف کا حوالہ بھی دیا ہے جس میں ما استجاہوا لکم کا لفظ موجود ہے تو اب صاف ثابت ہو گیا کہ موعظ کا ایک زمانہ وہ

اور نعمتوں سے نبی نوع کو فائدہ پہونچا لیکا۔ غرض اہل
وطن کی اس خیر خواہی کو نظر رکھ کر عاجز نہ ہوئے ہی ایام
قیام بھیرہ میں اپنے دوستوں کی فراٹش کے مطابق
چند ایک وعظ بند و نصاب کے بھیرہ میں کئے جس
میں سے چند بائین فائدہ کیا اسے اختصاراً بیان بھی جاتی
ہیں۔

بشارت احمد سب سے اول اس امر کا ذکر خالی از فائدہ
کہ ہو گا۔ کہ ان قیام میں مقام بھیرہ کو
ایک خاص نعمت جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسٹنٹ
سرجن کے وجود میں عطا ہوئی ہے۔ جو کہ اپنے تقویٰ
اور طہارت اور اخلاص اور خلق خدا کی جدوری کے
سبب احمدیت کے واسطے آئی دلیل اور پرچ
بشارت احمد میں۔ ان کی جدوری سب کے واسطے عام
ہے۔ اور ان کے تقویٰ کا اس قدر شہرہ شہر میں
ہے کہ کل (۱۱ راج کو) میں ایک مجسٹریٹ صاحب
کے پاس اتفاق سے بیٹھا تھا۔ وہ ان ایک شخص
آیا جو کسی سے لڑائی کر چکا تھا۔ اور اس کا نام چہرہ اور
کپڑے خون آلود ہو رہے تھے۔ اس نے
اس امر کا کچھ خوف ظاہر کیا۔ کہ فریق ثانی بھی ڈاکٹر کے
پاس مشاہدہ کے واسطے گیا ہوا ہے۔ معلوم نہیں
کیا ہو۔ مجسٹریٹ صاحب کے منہ سے بے ساختہ
اور بے تکلف فوراً یہ کلمات نکلے۔ کہ آج کل یہاں
کے ڈاکٹر صاحب ایسے ہیں کہ وہ پرچ کے بغیر برنگ
کچہ نہ لکھیں گے۔ خواہ کوئی کچہ ہی کرے۔ جو اصلی
اور صحیح حالت مجروح کی ہے وہ تو بھینہ دی لکھیں گے
عام مخلوق ڈاکٹر صاحب کے حسن سلوک اور بے لالچ
محنت اور غریبوں پر رحم کے سبب نہایت ہی
خوش ہے مگر احمدیوں کے واسطے ان کا وجود بالخصوص
ایک نعمت ہے کیونکہ وہ ان کو روزانہ درس قرآن
شریف کا سیتے ہیں سب ایک جگہ جمع پڑھتے
میں اور جب وہ یہاں آئے ہیں۔ جماعت میں ایک
خاص رونق اور ترقی ہے اس کے واسطے اللہ تعالیٰ
اون کو جزائے خیر دے۔ آمین۔ جیسا کہ میں اوپر
اشارہ کر آیا ہوں۔ میرے سبب بھیرہ میں دار ہوئے پر اجاب
تے تجزیہ کی کہ سب دوست ایک جگہ جمع ہوں اور عاجز
راقم کچھ وعظ کرے۔ چنانچہ اسی دن ملک سندھان صاحب
صحتے جو انجمن احمدیہ بھیرہ کے سکرٹری ہیں تجویز

کی کہ آج شام کو اون کے مکان پر بائین مغرب و عشاء
میں ہوا اور سب دوست و اہل جمع ہوئے۔ تاکہ حضرت
پرچ کے ایک فلام سے کچھ باتیں سنیں۔ اس جلسہ
کی تقریب کا ایک یہ سبب بھی تھا کہ ملک صاحب مع شوا
کے فرزند نذر تبند ملک کرہ آئی صاحب حال میں انجمن
نسلحداری میں کامیاب ہوئے ہیں اور وہ اس خوشی
میں ہی دوستوں کو دعوت دینا چاہتے تھے دنیا دار
تو ایسی دعوتوں کے وقت میں راگ اور پانچ کا تماش
دیکھتے ہیں اور انہوں نے قدرت الہی کے وعظ کا
تساؤ دیکھا۔ جو حاضرین کے واسطے موجب ازدیاد
ایمان ہوا۔

بسم اللہ یہ پہلی تقریر تھی۔ جو کہ میں نے بھیرہ میں
کی اور اس کا مضمون تھا۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
خلاصہ اس تقریر کا یہ تھا۔ کہ قرآن شریف ایسی عجیب
نعمت ہے کہ بڑے عالم اور بہاری عارف عمرون کی
مہرین گذریں۔ تو سعادت قرآنی کا سمندر کبھی ختم نہیں
ہو سکتا اور ایک کم فرصت اور بے علم ایک ہی آیت
کو لیکر اس پر علم و عمل حاصل کرے تو اس کے
واسطے وہی معجزہ شاہو جاتی ہے۔ بسم اللہ کی آیت
بجائے خود سارے قرآن شریف کا خلاصہ مطلب ہے
اور اگر کوئی اس ایک آیت کا عمل کماٹے تو وہ اسی
سے نہ صرف نجات یافتہ بلکہ غلے درجہ کا متقی اور
صالح آدمی بن سکتا ہے مگر عمل کے یہ معنی نہیں کہ
کوئی شخص "انہلے تبیع و تہد میں" کے کہ ہزار بار
بے سمجھے سوچے بسم اللہ بسم اللہ کہے لے بلکہ عمل
کے یہ معنی ہیں۔ کہ اس کے تمام حرکات اور سکات
افعال احوال خیالات چلنا۔ پھرنا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا سب
بسم اللہ کے ساتھ ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی مشاد
کے لئے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے ماتحت
اللہ تعالیٰ کے احکام کے نیچے ہوں۔ صبح
اٹھنے تو بسم اللہ کر کے کہے کہ اللہ تعالیٰ
تیرا نام لے کر میں اٹھتا ہوں یعنی میں اپنے تمام کاموں
میں تیرے نام کا خیال رکھوں گا اور کوئی کام میں
ایسا نہ کروں گا جو تیرے حکم یا تیری رضا مندی کے
برخلاف ہو۔ رات کو سوئے تو بسم اللہ کہے کہ سوئے
کہ اسے غلامین خیر سام پر اپنے دینی و دنیوی

کام و کاج اور بیاری کے اشغال کو ختم کر کے اللہ تعالیٰ
میں جاتا ہوں۔ غرض اس طرح اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ
کے ماتحت رکھے۔ تب وہ خدا تعالیٰ کے صفات
رحمانیت اور رحیمیت سے فائدہ حاصل کرے گا خدا تعالیٰ
اس پر رحم کرے گا۔ اس کے ہر ایک کام میں برکت دے گا۔
مومن کو چاہیئے۔ کہ بسم اللہ کے ان مطالب پر غور
کرتے ہوئے اپنے ہر ایک کام کو بسم اللہ سے شروع
کرتا رہے۔ یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ بسم اللہ کا عامل بن جائے
دوسرے دن (۱۰ مارچ)
درس قرآن شریف کو میں درس قرآن شریف میں
شامل ہوا۔ جبے ڈاکٹر صاحب یہاں تشریف لائے ہیں
اون کی تحریک سے اجابے درس قرآن شریف کا
ایک سلسلہ جاری کیا ہوا ہے۔ روزانہ بعد از نماز عصر
ملک فضل الدین صاحب کی حویلی میں چند درست جمع
ہوئے ہیں اور ڈاکٹر صاحب قریباً ایک رکوع کا ترجمہ
اور تفسیر سنا تے ہیں اس دن ڈاکٹر صاحب کے اصرار پر
مقررہ رکوع عاجز نے سنا یا میرے خیال میں یہ بہت
ہی عمدہ نمونہ ہے اور ہر جگہ کی جماعت احمدیہ کو چاہیئے
کہ اس طرز کو اختیار کریں۔ کہ جس طرح حضرت مولوی فی الزکریا
صاحب موصوف روزانہ ایک رکوع کا ترجمہ اور تفسیر
سنا تے ہیں۔ اسی طرح شہر کے احمدی باور ان اسبات
کا التزام کریں کہ ان میں سے ایک صاحب روز دو صدق
کو کچھ حصہ قرآن شریف کا ترجمہ سنا دیا کریں معصیل علم
اور معصیل تقویٰ کے واسطے یہ ایک بہت ہی مفید اور
ضروری راہ ہے۔

توریت و انجیل حضرت مسیح مصلیٰ مذکورہ بالا رکوع
اور مسیح موعودہ متعلق پیشگوئیاں
اہل کتاب کا ذکر
تھا۔ اس تحریک کے
سبب اس شب اجابے جو مجلس وعظ کی مسجد
واقع محلہ معماران میں قائم کی۔ اس میں بعض دوستوں
کی خواہش کے مطابق عاجز نے توریت اور انجیل کی
وہ پیشگوئیاں سنائیں۔ جو کہ آنحضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے متعلق اس موجودہ بائبل میں باوجود ان
تغیرات کے جو اس کے حقیقی حال ہمیشہ رہے اب
تک پائی جاتی ہیں اس کے ضمن میں سب سے اول یہ
وہ واقعات بیان کئے جن کے سبب مجھے یہ جوہر تکم

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کتب سادہ کی اصلی زبان
یعنی عبرانی تھی۔ اور اس کو سمجھنے کس طرح سے
پڑھا۔ پاریوں نے عموماً مجھے پڑھانے سے انکار کیا
اور بالآخر خدا کے فضل سے میں نے خود ہی اسے
پڑھا۔ وہاں تک کہ بی۔ اے کے امتحان میں میں نے
عبرانی زبان لی اور اس میں پاس ہو گیا۔ میں بی۔ اے
پاس نہیں ہوں کیونکہ انگریزی میں نفل ہو گیا تھا لیکن
رجسٹر اس نے مجھے اطلاع دی تھی کہ تم زبانہائے عربی و
عبرانی میں پاس ہو! پھر ایک یہودی استاد سے میں نے
تلفظ زبان عبرانی کو صاف کیا اور بالآخر وہ یہودی مسلمان
ہو گیا پھر میں نے عبرانی تورات میں حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو کا نام محمدؐ بجھنے پایا۔ پھر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا مبعوث ہونا اور بتوں کا توڑنا
اور آپ کے تیرہ سو سال بعد مسیح موعود کا پیدا ہونا یہ سب
کچھ تورات میں بہ صراحت موجود ہونا میں نے دیکھا۔ پھر
میں نے اس پیشگوئی کی صراحت عبرانی انجیل کی مد
د سے پائی۔ کہ مسیح موعود کو سورہ فاتحہ کے ساتھ ایک خاص
تعلق ہے۔ یہ سب باتیں پورے طور سے کہول کر
اس وعظ میں بیان کی گئیں جس کی تفصیل اخبار میں نہیں
ہو سکتی۔ ان شاء اللہ کسی الگ رسالہ میں ان پیشگوئیوں
کو سید عبرانی عبارتوں اور ان کے تراجم کے کسی وقت
خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو لکھا جائیگا۔

حضرت مسیح موعودؑ کا دنیا
کیون ضروری ہے

اس سے دوسرے
روز احباب مسجد احمدیہ
واقعہ لودراں سوری میں
جمع ہوئے اور بعض
دوستوں کی تحریک سے اسات پر بیٹھے تقریر کی کہ حضرت مرزا صاحب
کو مسیح موعود ماننا کیون ضروری ہے۔ یہ تقریر بھی تھی مگر
خلاصہ اس کا یہ تھا کہ اس وقت اگر حالت زمانہ کو دیکھا
جائے اور مسلمانوں پر جس قدر مصائب ظاہری اور باطنی
فائدہ ہو رہے ہیں اور ان پر غور کیا جائے اور پھر اس کے
ساتھ خدا تعالیٰ کے وعدے کو جو قرآن و حدیث
میں موجود ہیں۔ کہ ایسے وقت میں کوئی امام۔ مجدد
پیدا ہوگا اور اس پر غور کیا جائے اور پھر اس حدیث کو
ہی سنا ہے کہ ہر صدی کے سربراہ ایک
مجدد اسلام میں آتا ہے۔ تو یہ سب باتیں مل ملا کر ہم کو
محبور کرتی ہیں۔ کہ اگر اسلام اور قرآن اور حدیث سچ اور

صحیح ہے۔ اور ضرور مسیح توحید ہی ضرور ہے۔ کہ
اس وقت کوئی ملہم۔ بانی قوم کا تذکرہ کرنا اور مخالفین
کے حملوں سے اسلام کو بچانے والا روسے زمین
پر موجود ہو۔ ورنہ ایسے وقت میں اگر کوئی نہ آیا۔ تو
نعوذ باللہ تمام وعدے قرآن و حدیث کے جوڑے
جو بائیں گے۔ غرض ہم محبوبین کہ اسلام کی صداقت
کو قائم رکھنے کے واسطے اس وقت کسی امام ربانی
کی تلاش کریں۔ سو جب ہم اس تلاش میں نکلے ہیں
تو بجز حضرت مرزا صاحب کے ہم کو کوئی اور آدمی
ایسا نہیں ملتا جو اس امر میں اللہ جل جلالہ کا مدعی ہو اور
اس نے ایک جماعت بنائی ہو اس لحاظ سے
خود زمانہ کی حالت ہم کو مجبور کرتی ہے کہ اگر مرزا صاحب
میں کوئی چھوٹے ہیں کہ آیا یہ شخص ہم کو کوئی ایسی بات
نہیں سکھاتا جو شریعت اسلام اور قرآن و حدیث کے
مخالف ہو تو ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کی تمام
باتیں شریعت اسلام کے مطابق ہیں وہی قرآن ہی
حدیث وہی قبلہ وہی نماز وہی روزہ تو ہمیں اور
بھی خوشی ہوتی ہے۔ کہ اگر ہم اس وقت کسی کو مجدد
نہ ماننے تو قرآن و حدیث کو نعوذ باللہ جھوٹا کہنا
پڑتا ہے اور اب ہم کو مجبور کیا تو ایسا ہے کہ
اس کے ماننے سے کم از کم ہمارا کوئی نقصان
نہیں کیونکہ اس کی سب باتیں شریعت کے مطابق
ہیں۔ اب ہمیں ایک شخص مدعی مہدویت مل گیا اور
وہ شریعت کے مطابق ہی ہے اب آگے دیکھنا
چاہیے۔ کہ آیا وہ خدا رسیدہ ہے یا نہیں اس کے
واسطے آسان راہ یہ ہے۔ کہ اگر ایک شخص مثلاً
کہے کہ میری بادشاہ ملک رسانی ہے اور بادشاہ کے
حضور میں میری سنی جاتی ہے اور بادشاہ نے مجھے
اس شہر کا حکم مقرر کیا ہے اور ایک دوسرا شخص
اُسے اور وہ بھی ایسا ہی کہے اور اس پہلے شخص
کی مخالفت کرے تو چاہیے کہ وہ کد کد کد ایک
درخواست بادشاہ کے حضور میں بھیجائی جاوے
اور درخواست کنندے اپنے مخالفین کے حق
میں بادشاہ کے حضور فریاد کریں۔ پھر جو صادق ہوگا
اور فی الواقع بادشاہ کی طرف سے ہوگا اس کی بارش
اور اگر لیگا۔ اور جھوٹے کیواسطے وہ قتل کا حکم دیگا۔
کیونکہ بادشاہ کی طرف سے وہ جھوٹا حکم بنا رہا ہے۔ چنانچہ ایسا

ایسی زبان بھی ہوتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے مقابل میں
ذوق کا ذوق نبی کھڑا ہوا تھا وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر حضرت
وہی نہیں بلکہ ہر ایک شخص جس نے آپ کے بر خلاف دعویٰ
کیا وہ ہلاک ہوا اور حضرت کی جماعت کا سلسلہ دین دنیا
ترقی پکڑنا گیا۔ مولوی قصوری۔ مولوی اسماعیل علی گڑھی۔
چراغ دین جونی۔ آہی بخش لاہوری۔ فقیر مرزا دودا الیائی بکایم
اور کس کس کو نہیں۔ ہر ایک جو مدعی امام کا اور خدا رسیدہ
ہوئے کان حضرت مرزا صاحب کے مقابل میں کھڑا ہوا۔ ذیل
ہوئے نامور اور تباہ ہوا۔ ہلاک ہوا۔ فنا ہوا اس سے ظہر
ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا راستہ باز اور صادق بندہ کون ہے
فخر یہ امر سوچنے اور غور کرنے کے لائق ہے۔ کہ یہ کیا
سبب ہے کہ جو شخص اس کے مقابل میں آتا ہے وہی
ہلاک ہوتا ہے اور یہ ہر میدان کا مایاب ہوتا ہے ان
تعمم امور سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ شخص فی الواقع
خدا رسیدہ ہے اس کی ضرورت ہی ہے۔ اسلام کی شریعت
کے مطابق ہی ہے۔ خدا رسیدہ ہے جو کوئی اس
کی مخالفت کرے وہ خود ہلاک ہو جاتا ہے اور دین
دن ترقی پکڑ لے۔ کہ وہ خوف والی پیشگوئی بھی
اس کے زمانہ میں پوری ہو گئی۔ مسیح موعود کے زمانہ کے
جوشانات مثلاً طاعون۔ زلزلہ اور قحط اور اونٹ کا
بیکھر جانا اور نہروں کا جلدی ہونا اور یہی مل جل کر کثرت
سے بڑھنا یہ سب باتیں اس کے زمانہ میں پوری ہو گئیں
ان سب نشانات کے ہوتے ہوئے اگر ہم اس کو
مان نہیں تو پھر کریں تو کیا کریں۔ اب تو خدا تعالیٰ پر ایمان
لانے والا سوائے اس کے کوئی نہیں سکتا۔ جو
اس کو ماننے والا ہو۔ کیونکہ اگر یہ شخص صادق نہیں۔ تو پھر
وہ قانون کہاں گیا۔ کہ مفری علی اللہ جلد ہلاک ہوتا
ہے اس کلام کو کیا ہوا جسین لکھا ہے۔ کہ خدا صرف
صادق کی نصرت کرتا ہے پس اس شخص کا انکار تو صاف
خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی کتاب اور تمام
انبیاء کا انکار ہے۔

انجمن مستورات احمدیہ بھیرہ
اوس سے دوسرے
روز خارج شام کی
شام کی کوڑا کر بشتا حد

صادق کے مکان پر ایک تقریر ہوئی جس کے سننے کے
واسطے بہت سی عورتیں بھی جمع ہوئی تھیں جن کیواسطے
پر سے والی جگہ کا خاص انتظام ڈاکٹر صاحب موصوف

نے کر لیا تھا۔ اس تقریر میں سورہ اخلاص کی تفسیر کی گئی اور شرک و بدعت سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور شائد کی سستی اور شرک و بدعت کی باتیں جو خوش یا غمی کی وقت عموماً عورتوں سے سرزد ہوتی ہیں ان سے بچنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور غلط فہمی سے روک دیا گیا۔ اس جگہ اس بات کا ذکر ضروری خاص طور پر وعظ کیا گیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ بھیرہ میں اہلہ خباب ملک کرم الہی صاحب امیدوار ضلع دار کی محنت اور کوشش اور دعا کے نتیجے میں مستورات کے درمیان سلسلہ احمدیہ کی محبت اور اخلاص ایک خاص رنگ پکڑے ہوئے ہے۔ سب عورتیں نماز جمعہ کے واسطے مسجد حادان کے متصل حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے مکان پر جمع ہوتی ہیں۔ جہاں کہہ رہے کہ خاص انتظام کیا گیا ہے اور نیز انجن مستورات بھی اس جگہ قائم ہو گئی ہیں جس میں اہلہ ملک صاحب مصروفینے ایک وعظ بھی کیا تھا جس کا خلاصہ انہوں نے چھاپنے کے واسطے مجھے دیا ہے اور انشاء اللہ بر خواتین کے کالون میں انکو چھاپا جاوے گا۔ اہلہ ملک صاحب مصروف ہمارے مکرم درست ملک مولانا بخش صاحب رئیس گورال کی دختر ہیں ملک صاحب نے ان کو بہت عمدہ تعلیم دلائی ہے اور سلسلہ حق کی کتب کا انہوں نے خوب مطالعہ کیا ہے اور دین کی محبت میں وہ بالکل محو ہیں۔ یہ نیک خاتون بھیرہ کی احمدیہ خاتونوں کی واسطے ایک خاص نمونہ ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کی توجہ محبت اور اہلہ دعا سے یہاں عورتوں کے درمیان بہت ہی اصلاح ہو جاوے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہی مبارک خاتون دراصل اپنے خاوند اور خسر اور ان کے تمام گھرانے کے واسطے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہونے کا باعث ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی شکر ہے کہ کہیں مردوں کے ذریعہ سے عورتیں ہدایت پائی ہیں اور کہیں عورتیں مردوں کے واسطے ہدایت کی محرک ہو جاتی ہیں جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی میرے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہونے کے واسطے ان کے لئے بھی محرک اہل ان کی نیک بیوی ہوئی تھی جس نے کہیں اتفاق سے برکات الوداع پڑی تھی اور وہ بھیرہ ڈاکٹر صاحب کو دکھائی اور ان کو دعا کرنے کے لئے قادیان جانے کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

برکاتِ درویشیت

جمعہ کے روز محلہ سبھی بھائیوں میں درویشیت کے برکات پر بحث ہوئی۔ جس کا خلاصہ مطلب یہ تھا کہ درویشیت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایک دعا ہے اور صلوة اور سلام سے یہ مراد ہے کہ آپ کے دین میں ترقی ہو اور آپ کے فیض حاصل کر لیا تو ہم بڑھے اور پھولے اور پھلے۔ قرآن شریف کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ اور دین اسلام کا بل بالامو۔ درویشیت میں آل سے مراد صرف وہ لوگ نہیں جو کہ حضور فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہیں بلکہ آل رسول سے مراد وہ تمام لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تالیاں اور آپ کے نور فیض سے منور ہو کر اسلام کے چمکتے ہوئے نمونے ہیں۔ تمام اولیاء اللہ اور مجددان و ابدال اور قطب اور علماء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں شامل ہیں۔ درویشیت میں حضرت ابراہیم پر خدا تعالیٰ کی صلوة اور سلام کا جو ذکر کیا جاتا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ جیسا کہ حضرت ابراہیم کی اولاد میں پہلے لوگ نبی اور پیغمبر اور حکماء اور شہداء اور ستم علیہ ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے سے محی طہر کا حاصل کرنے والے ہمیشہ پیدا ہوتے رہے ہیں ایسا ہی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بھی ہوں اور بعد ازاں پہلے آخری حالت خراب کیواسطے ان کے درمیان ایک مسیح پیدا ہوا تھا۔ اب ہی ان کے درمیان ہی ایک مسیح پیدا ہوا ہے۔ کہ جس دلع کے آگے پیچھے درویشیت پڑا جاوے وہ وہاں حضور قبول ہوئی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ درویشیت خود ایک دعا ہے۔ جو ضرور قبول ہونے والی ہے کیونکہ خداوند کریم اور اس کے فرشتے جن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درویشیت میں توجس صورت میں دو دعائیں آگے پیچھے قبول ہونے والی ہوں گی ان کے درمیان کی دعا بھی انشاء اللہ قبولیت کا درجہ حاصل کیے گی لیکن درویشیت کا پڑھنا صرف زبان سے نہیں ہونا چاہیے بلکہ پیچھے دل کے ساتھ اور اس کا عمل مومن کو کرنا چاہیے۔ درویشیت کا عمل کتنا اس طرح سے ہے کہ جیسا کہ مومنہ سے اس دعا کو مانگتا ہے ایسا ہی اپنی بدنی اور مالی کوششوں کے ساتھ مومن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی شاعت اور ترقی

میں دل و جان۔ کے ساتھ ہر وقت کوشاں رہے۔ اپنے اصلاح کرے اور پہلے ساتھ ہی دوسروں کی اصلاح کی طرف متوجہ ہو جائے اور مخلوق الہی کو دین محمدی پر قائم کرنے کی کوشش کرے۔ اور دین محمدی کے واسطے اس قدر درود سے وہاں کرے کہ خدا تعالیٰ سے

پانچ محمدیان برہنہ بلند تر محکم افتاد

کا آواز دہن لے۔

اس کے بعد میں جلد قادیان انجن احمدیہ شاہ پور جانے کو طیارہ تھا کہ قادیان سے عرب صاحب عبدالحی کے خط سے مجھے نصیحت ہو کر منکر کے واسطے کچھ چندہ کرنے کی ضرورت ہے اس واسطے بن نے بھیرہ میں اجاب کے درمیان منکر کے واسطے کچھ غلامی دینی چندہ کرنے کی تحریک کی اور اس کے ساتھ ہی دوستوں کے مشورہ سے یہ مناسب سمجھا گیا کہ سیانی اور سرگودہ میں بھی چند گھنٹوں کے واسطے چاہے۔ ان مقامات میں جانے کی ضرورت اس واسطے بھی تھی کہ صدر انجن احمدیہ نے انجن احمدیہ بھیرہ کو انجن ضلع قرار دیا ہے اور اس کے ماتحت سیانی اور سرگودہ میں شاخائے انجن قائم کرنا اور نیز ان مقامات میں مدرسہ کی عمارت کے واسطے چندہ کی تحریک کا کرنا ضروری تھا۔ چنانچہ عاجز راقم بھیرہ ہی ملک کرم الہی صاحب (جو کہ اس جگہ ایک پرورش اور غلض ہیں اور رات دن سلسلہ کی خدمات میں دل و جان سے مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں ان کو حسنات عطا فرمادے اور جلد ترانین کسی معزز عہدہ پر ممتاز فرمادے۔)

شام کی گاڑی میں روانہ ہو کر رات کو کم میانی میں رہے۔ بہادر م حکیم محمد جمیل صاحب اور ایک اور بزرگ دوست بھی میانی تک ہمارے ساتھ رہتے اور اس سے آگے سرگودہ کو میں اور ملک صاحب گئے چند گھنٹے سرگودہ میں قیام رہا۔ اور پھر رات کو واپس بھیرہ میں آگئے میانی میں جامع کے آدمی بہت ہی تھوڑے تھے۔

آیتہ الکرسی

میں ہم پر جہاں شیخ غلام رسول صاحب کے مکان پر پڑھے شیخ صاحب معین نے بہت محنت اور اخلاص کے ساتھ ہماری خاطر دعا کی۔ قریب کے گاؤں سے محمد و محمد صدیق صاحب اور

دو بجائی ٹھوکیاٹ سے بھی تشریف لائے جن میں ایک صاحب نے نہایت لطیف پیرایہ میں ایک نیگ نام بھی لکھا ہے۔ میانی میں شیخ انجمن احمدیہ بھی بنائی گئی جس کے پریر پرنٹ شیخ غلام رسول صاحب اور سرکری محمد دوم محمد صدیق صاحب مقرر ہوئے۔ اور حسب درخواست اجاب عاجز نے ایک آیت قرآن شریف کی پڑھی جس کا نام آیت الکرسی ہے۔ اور اس کا ترجمہ اور تفسیر سنائی۔ جو اختصاراً انشاء اللہ لگے اخبار میں درج کی جائیگی۔

(باقی ائمہ انشاء اللہ تعالیٰ)

اتمام البرہان شیخ احمد حسین صاحب

میرٹھی پریس

(اداسید صادق حسین صاحب صادق خمداد است)
وکرٹری انجمن احمدیہ اناروہ
(گلاشتہ اشاعت آگے)

مہدی آخر الزمان

شیخ صاحب موصوف اتام البرہان کے صفحہ ۱۱ میں مصنف دتہ اللہ تعالیٰ کی کاسہ لیس فرما کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ "قادیانی صاحب نے ہر ایم احمدیہ کی تصنیف کے وقت قرآن کریم کے الہامی ہونے کے ثبوت پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ الہام کو مراد وحی قرار دے کر اپنے آپ کو الہام کی لون متبہ و صورتوں کے ساتھ مورد وحی ہونا قرار دیا ہے اور آیات قرآنی کو اپنی نہت منسوب کیا ہے۔"

شیخ صاحب نے اس اعتراض میں درحقیقت تین اعتراضات کو جمع کر دیا ہے :-

- (۱) الہام و وحی کو مترادف یعنی قرار دینا ناجائز ہے۔
- (۲) وحی جلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص مورد وحی نہیں ہو سکتا۔

(۳) وحی یا الہام کے طور پر کسی شخص پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آیات قرآنی نازل نہیں ہو سکتیں۔

اب شیخ صاحب نے اعتراضات تو پیش کر دیئے مگر اپنے بیان کی تائید میں قرآن و حدیث سے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ وحی و الہام کی تعریف لکھی۔ البتہ علامہ شحرانی کی میزان کبر سے حوالہ سے کشف و الہام کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں ایک معیار پیش کیا ہے اور وہ معیار یہ ہے :-

"اہل کشف پر واجب کیا گیا ہے کہ وہ اپنے کشفی علم کو قبل از عمل کتاب و سنت کے مطابق کرے۔ اگر موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے ہو۔ تو عمل کے قابل ہے۔ ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے۔"

معزز ناظرین وحی الہام کی بحث میں شیخ صاحب نے کشف کے متعلق یہ معیار پیش کیا ہے۔ اور اسی پر قیامت کی ہے۔ پس شیخ صاحب کے طرز عمل سے ثابت ہو گیا کہ خود بدولت وحی و الہام و کشف ان تینوں چیزوں کو مترادف المعنی سمجھتے ہیں۔

اور ان سب کے لئے ایک ہی معیار یعنی مطابقت کتاب و سنت پیش کرتے ہیں۔ اور حضرت شادق سرور صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی یہی مذہب ہے کہ کوئی وحی و الہام و کشف جو کتاب و سنت کے مطابق نہ ہو۔ ہرگز ماننے اور عمل کرنے کے قابل نہیں۔ لہذا شیخ صاحب کے اعتراضات خود شیخ صاحب کی تحریر سے ہی مردود ثابت ہو گئے۔

مگر چونکہ شیخ صاحب نے اس بحث میں اپنی سخن نفسی و دقیقہ سنجی نازک خیالی۔ شیریں مقالی کے عجیب و غریب حیرت انگیز و ندرت خبر جو ہر دکھلائے ہیں۔ اس لئے ہم معزز ناظرین کسفاش کرتے ہیں۔ کہ وہ اتام البرہان کے اس مجتہد کو ضرور ملاحظہ فرما کر شیخ صاحب کی قدردانی فرمائیں اور پیٹھ ٹھونک کر ان کی ہمت بڑھائیں۔ کہ احمدیوں کو شکست دینے کے زعم میں انہوں نے حقائق و

معارف کا وہ لازوال خزانہ جو ان کے مرشدان باطنی کے مقدس سینوں میں محفوظ و محفوظ چلا آتا تھا۔ کمال حسیب و دریادلی کے ساتھ پاک کے لئے وقف کر دیا۔ لیکن شاید نفس و طبع نکتہ رس ناظرین میں سے کوئی بزرگ اس سفارش کو قبول فرمائے سے پہلے ان معارف و حقائق کا کوئی نمونہ ملاحظہ فرمانا چاہیں۔ تو شیخ صاحب علیہ الرحمۃ کے اس گنج شایگان سے چند جواہر الہامی نمونہ ہر ناظرین کے لئے جاتے ہیں :-

نمونہ اول۔ شیخ صاحب کا خیال۔ وحی شیطانی مطابق آیہ کریمہ ان الشیاطین لبوحن الی اولیاءھم قیامت تک باقی رہیں گی۔ مگر وحی ربانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ساتھ ختم ہو گئی۔ پس شیخ صاحب کے مسلک پر اولیاء الشیاطین تو قیامت تک مورد وحی شیطانی ہوتے رہیں گے۔ مگر اولیاء الرحمن مورد وحی ربانی ہو نہیں سکتے۔

ہمارا استفسار۔ حضرت شیخ صاحب! یہ تو فرمائیے کہ وحی شیطانی کے قیامت تک قائم رہنے اور وحی ربانی کے موقوف ہو جانے کی وجہ کیا ہے۔ کیا تو بہ خدا کو اپنی عاجز مخلوق کا گروہی میں ڈالنا خود پسند آگیا ہے۔ وحی رسالت کے منقطع ہو جانے کے لئے تو بیشک یہ وجہ موجود ہے۔ کہ تکمیل شریعت کے بعد عقل اس کی ضرورت نہیں رہی۔ مگر اسرار شریعت سمجھنے کیلئے وحی ولایت کس بنا پر منقطع مانی جائے کیا اس کے لئے کوئی عقلی یا نقلی دلیل آپ کے پاس ہے۔ نہیں تو جب باوجود دائمی ضرورت وحی ولایت کے خداوند تعالیٰ نے وحی ولایت کے سلسلہ کو منقطع فرمایا۔ اور وحی شیطانی کے سلسلہ کو منقطع نہ فرمایا۔ تو اس سے بجز اس کے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ کہ معاذ اللہ اب خدا کو اپنی مخلوق کا گروہ خود پسند آگیا ہے۔

نمونہ دوم۔ شیخ صاحب میزان کبر کے حوالہ سے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ غیر معصوم کا کشف ہوا ہے حضرت ابوبکر صدیق کہیں قطعی نہیں ہوتا۔ اور صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں کہ غیر معصوم کا کشف و الہام کہیں قطعاً

ولین کا افادہ نہیں دے سکتا۔
پھر اس کی تردید اسی صفحہ ۱۲ میں شیخ صاحب اپنے
ہی قلم مبارک سے اس طرح فرماتے ہیں:-
”اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے
صریح ظاہر ہے۔ کہ علماء شریعت کا پتہ صوفیہ کے
پتے سے ہمیشہ غالب رہا۔ اور ان کی نظر صوفیہ کی نظر
سے ہمیشہ بلند رہی۔ کیونکہ علوم الہامی کا علوم ظاہری
شریعت سے اس طرح بر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور
اولیٰ امر میں بھی مخالفت نہ ہو۔ یہ فقط انہیں افراد کے
علوم میں ہے۔ جو کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام
صدیقیت سے مشر ہونے۔ اور صدیقیت کے مقام
سے ہر مقام تحتانی میں ایک قسم کا سر متحقق ہے۔
جس میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے۔ اور جب تک کہ
شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو۔ غیر صدیق کا الہام
کبھی مقطوع الافادہ نہیں ہو سکتا۔“

معزز ناظرین! شیخ صاحب اپنے پہلے قول میں حضرت
ابوبکر صدیق کے سوائے کسی اور شخص کے کشف یا الہام
کو قطعی قرار نہیں دیتے اور دوسرے قول میں جو امام
ربانی مجدد الف ثانی کے حوالہ سے لکھا گیا ہے۔ ان تمام
افراد ائمتہ کے کشف والہام کو جو کشف کے درجہ پر
پہنچے ہوئے ہوں۔ قطعی قرار دیتے ہیں۔ اور اس صریح
اور بین تناقض کی جو ایک ہی جگہ ان کی تحریر میں موجود
ہے۔ کچھ بھی خبر نہیں رکھتے۔ اور با اینہم لطف یہ کہ اپنی
کتاب کو لا جواب سمجھتے ہیں۔ شرم! شرم! شرم!!!
ساتھ ہی شیخ صاحب اس بات پر بھی غور نہیں فرماتے
کہ چودھویں صدی کا مجدد جب کثرت مکالمات و محالفا
کی وجہ سے مجازاً نبی کا خطاب بارگاہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم سے پاچکا ہے اور نبی کا مرتبہ صدیق سے افضل
ہوتا ہے۔ تو پھر اس صدی کے مجدد کے الہامات قطعی
کیوں نہیں۔

نمونہ سوم۔ شیخ صاحب اعتراض کرتے ہیں۔ کہ مرزا
صاحب آیت کریمہ ہوا الذی امرسل رسولہ بالہد
ودین الحق لیطہرہ کا مصداق کیونکر ہو سکتے ہیں۔
اس اعتراض کی تائید میں شیخ صاحب نے شیخ چلی کی طرح
ہت سے خیالی پلاؤ بکائے ہیں۔ مگر ان سب کی تردید
میں صرف ایک مختصر جواب مندرجہ ذیل کافی ہے:-
جواب۔ جس طرح آپ کے خیالی مدعی اس آیت کریمہ کے

مصداق ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب
ہو سکتے ہیں۔ فضا ہو جو ابکم فھو جو ابنا۔
نمونہ چہارم۔ شیخ صاحب اتام القرآن کے صفحہ ۱۱
میں تحریر فرماتے ہیں:-
”اگر یہ مان لیا جائے کہ قادیانی پر یہ آیتیں (ھو الذی
امرسل رسولہ وغیرہ) اب اُتری ہیں۔ تو ظاہر انکار
آیات بینات قرآنی ثابت ہوتا ہے۔ جو صریح کفر ہے
اور نیز قادیانی صاحب کا سرقہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا
خدا بھی خود مرتکب اس سرقہ کا ثابت ہوتا ہے۔ کیا
اس معنی کے اور الفاظ یاد نہ تھے۔ جو کتاب رسول اللہ
صلعم سے سرقہ کرنا پڑا۔ اور لزوم سرقہ الفاظ و عبارت
قرآن مجید کے ثابت ہوئے۔ کیا کوئی اور زبان نہیں
آتی تھی۔ تم پر تو زبان پنجابی میں ضرور۔ ہی اتارنا تھا۔
کہ کچھ قرین قیاس بھی ہوتا۔ کیونکہ سابق انبیاء بھی اپنے
ملک اور اسی قوم کی زبان میں شرف بر شادات ہوتے
ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ما امرسلنا من رسول
الا بلسان قومہ لایہ۔ قادیانی صاحب کا خدا اس عجب
چوک گیا۔ ورنہ ایسی فاش غلطی نہ ہوتی۔“
جواب۔ کتاب مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی مطبوعہ
مطبوعہ مطبع جیون پرکاش کے صفحہ ۱۳۶ میں لکھا ہے:-
”سب سے چھو۔ سے نورند حضرت مجدد الف ثانی کے
حضرت شاہ محمد یحییٰ ہیں ان کی ولادت با سعادت ۱۰۲۳ھ
میں ہوئی اور وفات ۱۰۸۵ھ میں۔ ان کے تولد سے پہلے
حضرت مجدد الف ثانی کو الہام ہوا تھا۔ انا نبشرك
بفکھامہ ممہ یحییٰ۔ اور اسی رعایت سے اُس کا
نام محمد یحییٰ رکھا۔“

ناظرین! یہ امام حضرت مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کا
قرآنی آیت ہے۔ جو پارہ ۱۶ سورۃ مریم رکوع ۱۳ میں
اس طرح آئی ہے: ”وَاِذَا نَبَشَرُكَ بِفَاکھامہ ممہ
یحییٰ۔“ اسے ذکر کیا۔ ہم تجھے خوشی سناتے ہیں۔ ایک
لڑکے کی جس کا نام یحییٰ ہے۔
حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کو میرٹھی
شیخ صاحب نے امام ربانی مانا ہے۔ اور اتام القرآن
کے صفحہ ۱۲ میں ان کے قول سے استدلال کیا ہے
پس اگر کوئی معترض شیخ صاحب کے مسلم امام ربانی
کے مقابلہ میں اعتراض کی وہی عبارت لفظ قادیانی
کے بجائے مجدد الف ثانی لکھ کر پیش کرے۔ تو

شیخ صاحب اُس کا کیا جواب دیں گے۔ کہ کچھ جواب اس طرح
کا شیخ صاحب تجھ پر فرمائیں۔ وہی حضرت مرزا صاحب
قادیانی کی طرف سے بھی قبول فرمائیں۔
علاوہ بریں ٹھنڈے دل سے ذرا اس بات پر بھی غور
کر لیں کہ حسب اعتقاد جناب جب حضرت مسیح بن مریم
اسرائیلی آسمان سے نازل ہو گئے۔ تو ان پر وہی کس زبان
میں نازل ہوگی۔ اگر کما جیسے کہ عبرانی زبان میں جو ان
کی مادری اور قومی زبان تھی۔ تو ظاہر ہے کہ عبرانی ایک
ردہ زبان ہے۔ اُس میں وحی کا نزول اس غرض سے
ذخیر ہے۔ اور اگر کہو کہ عربی زبان میں وحی نازل ہوگی۔
تو پھر ما امرسلنا من رسول الا بلسان قومہ کا کیا
جواب۔ یاد رکھئے ہم اس بات کو تو مانتے ہیں کہ جو رسول
آیا۔ اُس نے رسالت کو اپنی قومی زبان میں ادا کیا۔ مگر اس
بات کو ہم نہیں مانتے۔ کہ وہی کا نزول رسول کی قومی زبان
کے علاوہ کسی قومی زبان میں ممنوع ہے۔ کیونکہ نہ ایسا کوئی
الہی وعدہ ہے۔ نہ اس سے کوئی خداوند پاک کی شان میں
کوئی عیب لگتا ہے پس ان اللہ علی کل شیء قدید کے
مطابق رسول کی قومی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں
وحی کا نزول بلاشبہ جائز ہے۔

نمونہ پنجم۔ شیخ صاحب صفحہ ۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں:-
”علاوہ انہیں اس پر اور بھی یہ طرہ بوجی ظاہر ہوا ہے۔
جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۰ میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ
اعمال ماضیت فانی قد غفرت لك تترجمہ۔ اسے قادیانی
جو تو چاہے سوکر۔ بیشک ہم نے تجھے بخش دیا۔ ناظرین
غور فرمائیں۔ کیوں نہ سادہ لوح اس طرف راغب ہوں محبت
اور بے مشقت کی دولت بٹ رہی ہے۔ الی قولہ پس
شراب خوری و حرام کاری و خنزیر خورائی کی کچھ روک
ٹوک نہیں رہی۔ جو چاہیں کریں اور گویا مثل بیان نصائے
کہ عیسیٰ مسیح صلیب پاکر تمام مخلوق کے گناہوں کا کفار
ہوئے۔ اس لئے ان کو آزادی حاصل ہو گئی۔ ایسے ہی گناہ
معتقدان مسیح قادیانی صاحب کے گھر تو عید ہو گئی۔ اور جو
چاہیں کریں۔“

جواب۔ تعصب انسان کو اندہ بنا دیتا ہے۔ اس کا تازہ
ثبوت یہ ہے کہ شیخ کوئی کو براہین احمدیہ میں امام اعظم
ما شئت فانی قد غفرت لك تو نظر پڑ گیا۔ مگر اسی
امام کے نیچے جو تشریح براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی ہے
اور جس سے شیخ صاحب کے تمام اوہام کا ازالہ کامل طور پر

ہر بات پر وہ اس میں سطر نہ آئی۔ لہذا ہم اس اشرفیہ کو ہم
نقل کرتے ہیں۔ تاکہ انصاف پسند ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ
مخالفین سلسلہ احمدیہ کو یہ تقلید اور سفیانہ و خانیہ نہ نکلتے
چینیوں میں کس حد کمال کو پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ تشریح
مہ ترجمہ الہام یہ ہے :-
”جو کچھ تو چاہے کہ میں نے تجھے بخشا۔ تو مجھ سے وہ
منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔ اس آخری فقرہ
کا یہ مطلب نہیں کہ منیات شرعیہ بچے حلال ہیں۔ بلکہ اس کے
یہ معنی ہیں کہ تیری نظریں منیات کو وہ کٹے گئے ہیں۔ اور اعمال
صالحہ کی قیمت تیری قدرت میں ڈالی گئی ہے۔ گویا جو خدا کی
مرضی ہے۔ وہ بندہ کی مرضی بنائی گئی ہے اور سب ایمانیات
اس کی نظر میں بطور فطرتی تقاضا کے محبوب کی گئی ہیں۔
ہمارے نزدیک یہ حرکت ناشائستہ کہ کسی کلام کا مطلب
دیدہ و دانستہ منکمل کے مقصود کے خلاف فرض کر لیا جائے
اور اس فرض کی بنیاد پر منکمل کو اعتراض کا نشانہ بنایا جائے
سخت بددیانتی و حماقت بلکہ خیانت میں داخل ہے۔ مگر افسوس
صد افسوس کہ اکثر مخالفین سلسلہ احمدیہ اسے بھی شیر مادر
سمجھتے ہیں۔“

(باقی ایشیاء انشاء اللہ تعالیٰ)

”مجاہدہ“

پیارے بہنو! میں معافی مانگتی ہوں کہ (بوجہ چند
درجہ مصائب کے جو زمانہ کی گردش سے مجھ پر عائد ہوئیں
میں آپ کی خدمت کرنے کا شرف حاصل نہیں کر سکی۔ پہلے
تو سب بہنیں میرے لئے استقامت کی دعا مانگیں۔ کہ
میں بذریعہ مصائب میں آپ کی کچھ خدمت کر سکوں۔ آج کچھ پریشان
خیالات لکھتی ہوں۔ اگرچہ کئی سہو ہیں۔ مگر آپ کی
اسلامی عادت سے امید کہ معاف فرمائی جاؤں گی۔

آج میں حقوق نسوان ایک کتاب دیکھ رہی تھی اور پھر ایک
مضمون زبردست حمایت مستورات میں دیکھا۔ جو نہایت
پسندیدہ ہوا۔ یکدم میری نظر ایک مضمون پر جا پڑی۔ کہ
ایک لڑکی طالب علم سے دریافت کیا گیا کہ اپنی دانستہ
تم مردوں کو کیا سمجھتی ہو۔ تو اس نے بڑے غور و تامل
سے جواب لکھا ”اگر میرے اختیار ہوتا۔ تو سارے
جہان کی لڑکیوں کو تو لڑکے بنا دیتا۔ اور سارے جہان
کے لڑکے ان کے کھیلنے کی گڑیاں“ خوب اور بہت خوب

لکھا۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ خیالات انگریزیت میں
ہونے کے واسطے ہیں۔ اسلام میں اگرچہ عورتوں کو
بہت سے حقوق کی وارث کیا گیا ہے۔ مگر ایسی آزادی
تو جائز نہیں رکھی۔ اس لئے کہ عورتیں مجاہدہ کی عادت
سیکھیں۔ اور یہی ان کی نجات کا باعث اور اعلیٰ صف
مانا گیا ہے۔ عورتوں کو خدا نے اپنی خاص ذات سے
بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں ہیں۔ مثلاً اپنی خاص
رحمانیت۔ سہراں کو رحمتی (جو خاص ہمارا حصہ ہے)
بخشی۔ اپنی پاک بے لوث ذات سے پاکدامنی عطا کی
(اور یہی عصمت و عفت ہی ایک ایسا جوہر ہے۔ جس
بلا ہمیں ہرچیز میں دیگوئے نیست) میں سرور رکھا
ہوا ہے۔ اپنے بے مانند جمال سے ہمیں جمال عطا فرمایا
الحمد للہ تعالیٰ۔

مجاہدہ کا نام ثابت قدمی استقلال سے بھی نہایت
اعلیٰ درجہ ہے۔ مردوں کا مجاہدہ تو کئی کئی برس تک
سخت مشقتیں اور مصائب اٹھا کر کہیں پورا ہوتا ہے
وہ بھی کچھ قسمت سے حاصل ہو گیا تو بہتر و نہ دیوانہ ہو
جاتے ہیں۔ مگر ہمیں ہر وقت مجاہدہ سے سابقہ پڑا رہتا
ہے۔ جو مصائب جو سختیاں ہم پر آتی ہیں۔ اگر ہماری
نیت محض اللہ ہو۔ اور بقول حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ
ہر ایک قول و فعل میں اپنے مولا کریم کی جانب ہی خیال
ہو۔ تو بخدا ہمیں ولیوں کا مرتبہ مل جائے۔ دیکھو حضرت
نبی کریم صلعم (فداء الی وای) کی بیٹی اور وہ بیٹی جو سب
جہان سے پیاری اور جسے زندگی میں ہی جنت میں درجہ
نسوان کا خطاب اللہ تعالیٰ سے ملا۔ اور جو پاک تن میں
تھی۔ اگر ان کے حالات پڑھو۔ تو معلوم ہو کہ مجاہدہ کسے
کہتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلعم کے
باس مال غنیمت ایک لونڈی آئی۔ حضور علیہ السلام کے
گھر میں حضرت خاتون جنت تشریف لائیں۔ کہ آبا جان سے
یہ حادثہ مانگوں تبی کریم صلعم تو گھر میں نہ تھے۔ جب آئے
تو حضرت صدیقہ علیہا السلام نے بتایا۔ کہ بتول علیہا السلام
آئی تھیں۔ فرماتی تھیں۔ کہ لونڈی خدمت کے لئے
مجھے عطا ہو جاوے۔ نبی کریم خود خاتون جنت کے
گھر تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ کہ فاطمہ! امت گمان کر۔ کہ
میرا باپ پیغمبر ہے مجھے کوئی ضرورت عبادت کی نہیں
بلکہ اپنے مائتہ سے اپنے کام کاج کر اور عبادت میں و
مجاہدات میں نہایت محنت کر۔ اور ہر نماز کے بعد تیس بار

سبحان اللہ والحمد للہ پڑھ۔ کہ توجہ
عورتوں کی سزا ہوگی۔ پھر دیکھو! حضرت رابعہ ہمدانی
کی نسبت لکھا ہے۔ کہ رابعہ ایک بیٹی تھیں۔ کہ ایک سوداگر
گھر لے گیا۔ دن کو تو اس کے گھر کے کام کاج کرتی بچوں کو
کھلاتی تھی۔ مگر جب رات کو وہ سو جاتے تھے۔ تو وضو
کرنے کے تمام رات اپنے مولا کریم کی عبادت میں بسر کرتی
ایک رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے نماز میں دعا مانگ
رہی تھیں۔ کہ اے میرے مولا کریم اب اتنی مشقت میں
عاجز اور کمزور دل نہیں جھیل سکتا۔ اگر مجھ سے یہ دنیا
کے کام چھڑا لے۔ تو سارا دن تیری یاد میں گزاروں۔
(دیکھو! خدا تعالیٰ سمیع و بصیر ہے کس قدر جلد دعا سن لی)
سوداگر سن رہا تھا۔ اپنی بیوی کے کما کے یہ لڑکی تو کوئی خدا
رسیدہ بزرگ خاتون ہے صبح اس ولیہ کو ہرگز کوئی کام
نہ بتانا۔ صبح جب حسب معمول بلکہ اٹھ کر چھاڑو دینے
لگی۔ تو سوداگر کی بی بی نے کہا۔ کہ تو بڑا بڑا بزرگ پاکہا
بی بی! ہمیں معاف کر۔ تیرا رتبہ ہم نے نہیں جانا تھا۔ لو
وہ حجرہ صرف تیرے واسطے ہے اس میں رہ ہم کھانا
دیں ہی پہنچا دیں گے۔ اپنے خدا کی یاد کیا کر! دیکھو! حضرت
مریم صدیقہ۔ حضرت آسیہ فرعون کی بیوی وغیرہ نے اپنے
مجاہدات کے بدلے کتنا رتبہ پایا۔ آہ افسوس! ایک
ہم میں یہ سسرال کی سختی۔ بچوں کی مصائب۔ دنیا کے
مختلف افکار سے۔ کسی غم کے حادثے سے۔ خاوند
کی بے مری سے۔ اپنی خاطر و مدارات میں ذرا بھر فرق
آجائے سے کس قدر بد دل ہو جاتی ہیں۔ میری بہنو!
یہ بھی نبوت والا زمانہ ہے۔ تم استقلال کو ماتھ سے
نہ جاتے دو۔ آؤ مل جل کر سختیاں دین کے واسطے
جھیلیں۔ اگر تم کسی دشمن احمد کے گھر گئی ہو۔ تو اپنے
دین کے لئے ثابت قدم مستقل مزاج رہو۔ ان کی گالیاں
کھاؤ۔ مگر بد دل مت ہو۔ تا تم مریم صدیقہ اور خاتون جنت
رضی اللہ عنہا کی پاک مجلس میں بیٹھنے کے لائق
ہو۔ کوئی ہزار کو سے۔ مگر تم ایک حرف شکایت زبان
پر نہ لاؤ۔ ہمت کرو۔ اور اس زمانہ میں انگوں کے لئے نمود
قائم کرو۔ سب مصائب صبر برداشت کرو۔ اور صبر ہی
تمہیں وہ نعمتیں ملے گی جن کی تمہیں آرزو ہوگی اور تمہیں یہ
دنیا میں راحت دہ ہوگی۔ والسلام خیر الختام خدا ایسا ہی کرے۔

(باقی انشاء اللہ پھر کہیں)

رقیہ نیاں احمدی خاتون
انگوں کی صلیب گواہت۔ پنجاب
شعبہ رات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

نظم

(از خاکسار عبدالحق احمدی سوداگر مظفرنگر)

ترا جلوہ نمایاں ہر جگہ خالق یہاں دیکھا
تجھے دیکھا جہاں دیکھا نہاں دیکھا عیاں دیکھا
ترے فضل و کرم سے مہدی آخر زمان دیکھا
گستاخان محمد کا اُسی کو بائباں دیکھا
میں قرباں تجھ پہ اسے مہدی بھی تو تجھے پہ اپنے
ہمسامان میں کتنا تجھے جان جہاں دیکھا
تو ہی اسلام کا ہمدرد اور غور امت ہے
سوامان باپ سے تجھ کو شفیق و مہربان دیکھا
سرانور حق اور رحمت عالم تجھے پایا ۔۔
تیری ذات مقدس کو انہیں بیکیاں دیکھا
ملایک تیرے در پر رات دن کرتے ہیں درباری
سلامی کے لئے حاضر گروہ قدسیاں دیکھا
تیرے احباب کو خوش وقت پایا تجھ کو خوش غوم
شرکست و یاس و حزان کو نصیب دشمنان دیکھا
خبر تھی جس کی آمد کی تو وہ یہ عوٹ سی ہے
بخاری میں تیرا طلیعہ ملا کر ہم نے ہاں دیکھا
بجایا تو سنے ڈھانڈا دین احمد کا زمانے میں
کیا پامال جس جا کفر کا نام نشان دیکھا
ہر زبونی دشمن اسلام کو دم میں کیا غارت
جری تجھ سا نظر آیا نہ تجھ سے پہلو ان دیکھا
کہاں انتم کہاں ڈوٹی کہاں لکھو تباہ تو
ہوئے فی ان کہ کو نکرا پئے اسے مہربان دیکھا
ہوا از حق مقدس قادیان اس فریاد سی سے
زمین ہند کی قسمت کو تو نے آسمان دیکھا
حیات ابن مریم پر مرے جلتے ہو کیوں لوگو
اُسے کس بات میں بڑھ کر غلام محمد سے ہاں دیکھا
کہاں مریم کا بیٹا اور کہاں محمد کا شہزادہ
کرو انصاف گو ہے نامہ اور قادیان دیکھا
نشان سب ہو گئے پورے جو تھے مہدی کی آمد کے
مگر کبھی بھی نہ تم نے حیف قوم نہ کران دیکھا
وفات حضرت عیسیٰ میں کیا شک رہ گیا باقی

نشان جب اُس کی تربت کا محلہ بارخان لکھا
عبث تم منتظر عیسیٰ کے ہو جب آج تک کوئی
نہ آیا آسمان سے اور نہ جاتا آسمان دیکھا
بیاں کیا ہو جو اس فرط خوشی سے حال تھا پُر
کہ میں نے قادیان لکھا ہی اگر شاہ خان لکھا
خدا یا شکوہ ہے تیرا کہ عاجز عبدالحق سنے
تیرے فضل و کرم سے مہدی آخر زمان دیکھا

ہمیں کیسی تعلیم مفید ہو سکتی ہے؟

شب و بچہ ہم موج گزرایے چنیں حایل
کجا داند حال ماسہ کساران مسائل
یہ شعر کیا لطیف ہے۔ کیسے دردناک رنگ میں
حضرت خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ میں تو
جب کبھی اس سے پڑھتی ہوں۔ اپنے ہی حسب حال
سمجھتی ہوں۔ یہ جو چار رنگ عالم میں تعلیم نسوان
تعلیم نسوان کا شور مچ رہا ہے۔ مگر کوئی خدا کا بندہ یہ
نہیں بتاتا کہ اس قسم کی تعلیم نور توں کو دینی چاہیے
اور مذاہب مثلاً عیسائی۔ آریہ۔ بنگالی وغیرہ تو کہیں
رہے ڈگو انہوں نے بھی فی الحال خاطر خواہ کوئی تعلیم
حاصل نہیں کی۔ سو اسے چند ایک کی بی لے کر بکری
حاصل کر لے کر میں اپنے ہی اسلامی بھائیوں سے
مخاطب ہوتی ہوں۔ کہ آپ لوگوں نے جو اس قدر زور
اتنی مدت سے شور مچایا ہوا ہے۔ کہ تعلیم نسوان
ضروری ہے۔ تو آپ نے مسوئرا گرجیاں کی مفید تعلیم
شروع کی۔ ہماری سب سے اعلیٰ قومی دعوائے کرنے
والی اور تعلیم نسوان کی حامی پارٹی علی گڑھ ہی نے کچھ
تعلیم مسوات دینی شروع کی مگر افسوس کہ غیر قوموں سے
ملکر ان کی ریس کر کے جیسے اپنی مٹی خراب کی ایسے ہی اپنی
مسوات کو اسلامی شعائر چھڑا کر تباہ کیا۔ مثلاً
نماز روزہ سے بے پروائی۔ قرآن کریم حدیث شریفہ
مسائل علمیہ دینی محبت سے قطعی جواب دہ لایا۔ پردہ
کے مسائل میں اس قدر ملاوٹ کی۔ کہ انگلش لٹریچر
کی طرح ہندوستانی اور خاص کر اسلامی بہنوں نے
اپنی تصاویر اخبارات میں چھپوا دیں۔ اور پورے
طور پر یورپ میں اتباع۔ کامصدق بن گائیکین حیف!

مہدیہ! اسے بڑے بڑے القابوں واسطے مولویا
اور عالم ہونے اور مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کر نیوالو
ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھو تو سہی کہ کیا کر رہے
ہو۔ ادھر تو خدا کے پاک کلام قرآن حمید کی ہر جگہ مخالفت
کر رہے ہو۔ ادھر تمہیں دعوے ہے کہ ہم سنت نبوی کریم
سے باہر نہیں۔ میں اپنے احمدی بھائیوں کی خدمت میں عرض
کرتی ہوں۔ کہ خیر ابھی تک تو آپ لوگ کسی شمار و قہار میں
نہیں مگر آپ لوگوں کو چاہیے کہ اپنے پیار سے امام علیہ السلام
کی منید مذکور سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور جو کچھ کہہ گئے ہیں
اب مفید ثابت ہو گا۔ پھر ایسا کبھی نہیں ہوئے گا۔ مطلب
یہ کہ اپنی بھولیوں کو دینی اسلامی علم و درست کوشش کو کچھ
پڑھاؤ۔ اور نہیں تو وہ قرآن حمید کے مطالب سمجھ لیں۔
خوار پڑھ لیں۔ اپنی اولاد کو ہوش میں آئے ہی ایک تعلیم
دے سکیں۔ جس فی الحال تو ہمارے ہفتہ میں ہی زیادہ
تعلیم مفید نہیں۔ ہم نے زیادہ تعلیم یافتہ ہو کر کہنا ہی کیا ہے
یہ کہ زیادہ مصیبت ہوگی اور کیا یعنی اگر ہم اپنا عمل سب
بلانے لگتے ہیں۔ تو پھر مردوں کی مذکور بھی کذا (بجائے)
ہو جاوے گی۔ اب یہ تو ہے کہ تمہارا سبق عمدہ پڑھا ہوا
ہے۔ وہ روز اہل کا جس کی قسمت میں کسی کی تاریخ مقرر
اور سخت مشاکل کام۔ خانہ داری کے فرائض۔ اولاد کی مصیبت
لکھی ہوئی ہے۔ ان سے تو ہرگز نجات نہیں ہونے کی۔ اگرچہ
علی گڑھ کا لکچر کیا ولایت پرستہ جاوے۔ مگر کیا بچتا ہو۔ اگر
پہلے والدین دینی غنم سکھاویں۔ اصل میں ہمیں اب ان
کتابوں کی سخت ضرورت ہے!

قرآن حمید کے عمدہ ترجمہ کی۔ کتب حدیث بخاری۔ مسلم
وغیرہ کے آسان مسائل اردو میں لکھے ہوں۔ فاضل کی ایک
جامع کتاب جس میں بچوں کے امراض کے آسان آسان
نشخے۔ عورتوں کی امراض کے آسان آسان مگر مختصر نسخے دیے
ہوں۔ گرافوس کہ کون ادھر توجہ کرے۔ حالانکہ سامان
ساراجع ہے۔ یعنی مسائل ہمارے پاس ان الزمان کے
ہوتے کچھ مشکل نہیں۔ اگر کوئی مفید نسوان جمع کر دے
اور طب کے نسخے مولانا حکیم الامت کے ہوتے یا بہت
سے ڈاکٹر ہمارے سلسلہ میں ہیں انکے ہوتے اگر کوئی
حوصلہ سے کام لے تو ہرگز کوئی بڑی بات نہیں مگر
کاش! ادھر کسی کو توجہ ہو۔ ہمارے شیخ صاحب کرم
ایڈیٹر الحکم نے کئی ایک رسالے دجن کا سلسلہ بھی انہوں
نے سلاک مرور دید سے شروع کیا تھا۔ لکھنے کا وعدہ کیا تھا

مگر ہماری قسمت کھٹ سگم شروع کر کے میں کردی
 اور ہماری بہن ابلیس کرم الہی صاحب فرامی میں کہ
 آؤ۔ اچھی سداوت کا جملہ کریم امداد ہونے سے
 تحریک ایک وفد الحکم کی ہی جی جن کا جواب مجھ سے
 چاہا۔ مگر کچھ تو میں اپنے نصاب میں بھینسی تھی اور کچھ خیال
 ہی کرنا جنوں اور حال کو کوئی دیتا تھا۔ خدا اپنے ہی جی کو کیا جانب
 دیکھو۔ کہ سداوت سے بدخواہی کا کالم کھولا گیا۔ جس میں میں
 یا اس خدا ترس دہائی نے ہی معافوں کا حکم دیا۔ مجھ سے محروم ہو۔
 ابلیس صاحب مولانا مولوی نور الدین صاحب نے ایک وفد ایک
 انہوں شروع کر کے چھڑ دیا۔ گویا سے پر راجی کیا بہت
 فشی غلام محمد صاحب پہلوی۔ نے کچھ لکھنا شروع کیا تھا
 اب وہ بھی ایسی کہیں گم ہو گئیں۔ کہ پردہ نشین کے شوق
 میں بہت کو بھلا دیا۔ اور مر مر عبد الغنی کچھ ہی نے ایک ہی تحریر
 لکھ دی اور بس۔ خدا بھلا کر۔ ہماری بہن ابلیس
 کرم الہی صاحب کا جنہوں خدا نے کچھ ماوراء فلح سداوت
 عطا کر دیا ہے۔ جب کہ بھی غائب ہوا۔ کے بکھیر دیں اور
 بال بچہ کے جھیلوں۔ سے فراغت ملی ہے تو کچھ بکھیری
 رہتی میں کاش کہ ہمارے بہائی ہماری ضروریات کی کتابیں
 تو کیا کریں۔ دین ہم میں اور ایک سداوت۔ کے صاحب
 میں۔ اور ایک۔ چھ لکھ کر سداوت میں۔ کے اور ایک
 شعر چھ لکھ دینے لگے۔

بیمار باعربان نے چھ لکھے۔
 نے پر پرواز سوز دے سے سداوت
 بس یہاں سے حسب حال ہی کما گیا تھا۔ قطع
 اندری خاتون کو کسی کی شمع کو جلا دیا۔

انٹرنل
 عبدالغنی صاحب احمدی افسر فاضلہ ریاست
 پشاور کو گرفتار کر کے حوث سے بعد عہد خدات
 وریام سفا میر صاحب ایک لنگی راد ایک سند خاص عطا ہوئی
 ہے۔

انتخاب الاخبار

کارمہ ویشن بابو کے شیخ دیوبند کے متصل
 ایک افغانی پٹری۔ کئی سافز غمی نہیں تھا
 کلکتہ کے خندہ امداد قحط زدگان سے حضور

مدا بہت سے بندہ۔ نے ہر روز دیر علی وریا لکھا۔
 چھ لکھ بندہ سداوت میں طعون۔ کھل
 ہم کہیں اور ۱۹۱۹ء نو تیان وقوع میں نہیں
 جرمی۔ نے فیصلہ کر لیا۔ کہ ہر روز اپنی
 تہمت کو خوب۔ ترقی اور نشوونما دینا۔ بھولنا۔ اور
 بعد اور یوں۔ بہت سے تیار ہو رہے ہیں۔
 ضرورت ہے کہ جرمی کے ہر روز۔ کے ہر روز۔ کھل
 کی جاوگی۔

ترکی ارنی لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ ترکی فوجوں میں اس کے اندر لکھ کر۔
 "لوکیو۔ سے فوجی۔ اور ہاں میں الی شکا است
 بدن بڑھ رہی ہیں۔ اور اس کے کو سب سے۔
 بینک بند ہو گئے۔

جہاں جہاں لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ جہاں جہاں لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ جہاں جہاں لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا

والیسی
 خدای کی بابت لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ خدای کی بابت لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ خدای کی بابت لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا

کلکتہ میں حال کے جلد قحط زدگان کے سوا۔
 پچاس ہزار روپے عام خزانوں کے جمع ہوا ہے۔
 مشر پارلیم صاحب گورنمنٹ چیلڈ۔ حال سے
 سداوت بود کی پیر ہی۔ کے لئے سداوتی کو رو۔ ہونے
 والے میں۔ بکھر گورنمنٹ
 ضلع سداوتی میں تعزیری پولیس کا فوج چار ہزار روپے

لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا
 کہ کہ لکھ کر۔ کے متعلق جرمی۔ نے لکھا

کے متعلق قصہ یہ ہے۔ یہ گولیاں تمام قطام عجبیہ پر از اند مفید اثر
کئی مہینہ اور اس کے بعد یہ بڑی دروغ اور معذرت کے حق میں بلامبالغہ
اکیر کا حکم رکھتی ہیں۔ جہاں لوگوں کے دل و دماغ مظلوم کتب و دیگر امور
مستعد خض و فکر مشا کا دربار عدالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور
ہو گئے ہوں اور خود اس کا کہہ کر کے پراکت جائے ہوں انشاء اللہ
گولیاں کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے
گنہ گوار کا کام کرے گی کی غافرت پیدا ہو جائیگی۔ یہ ہے کہ ہر قسم کی
قوت و پاکیزہ نظریہ عجبیہ کی حالت کے ماتحت ہوتی ہے قیمت
فی سینکڑہ پادرو پہلے۔ یہیں گولی عمر۔ علاوہ بین اور کئی امراض نہانی
و ظاہری کی نہایت بجز اند مفید اور میں سکتی ہیں۔ ان کا جملہ سرور
و تہند۔ جلال۔ بسل۔ فارغ۔ چشم۔ رتہ۔ آنکھوں سے پانی جاری
اور ترچہ چہ اور خفیف ہو جائے کہ سب سے بڑی نظر ہے۔ یہی تو کہہ کر
جہاں مطیع خانم۔ ویرینہ نہایت سہتم جہاں فرشتہ و کار کسے اور
موس ہوتا ہو۔ جیسے یکساں اور بے چین رہتی ہو پشست
فہم سہ رہ میں گاہ گاہ سوزش معلوم ہوتی ہو اور نہایت چہی ملج
آتی ہو ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکیر کا حکم موزا۔
و شخط بہرہ حالات بغض و عمر دزام اور ڈاک فائے درج
و جوابی ملکاتہ فیہ خردار

حکیم محمد بن احمدی - دروازه دیسنگی - گوجرانوالہ

۱۰ - پانچ ششدر	۱۹۱۲ - غلام محمد الدین صاحب
۱۱ - محمد حیدر صاحب	۱۹۱۳ - انور بخش صاحب
۱۲ - محمد الدین صاحب	۱۹۱۴ - مفتی جمال الدین صاحب
۱۳ - رئیس الدین صاحب	۲۴ - لروی ششدر
۱۴ - ۱۹۱۵ - ۱۹۱۶ - ۱۹۱۷ - ۱۹۱۸ - ۱۹۱۹ - ۱۹۲۰ - ۱۹۲۱ - ۱۹۲۲ - ۱۹۲۳ - ۱۹۲۴ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۶ - ۱۹۲۷ - ۱۹۲۸ - ۱۹۲۹ - ۱۹۳۰ - ۱۹۳۱ - ۱۹۳۲ - ۱۹۳۳ - ۱۹۳۴ - ۱۹۳۵ - ۱۹۳۶ - ۱۹۳۷ - ۱۹۳۸ - ۱۹۳۹ - ۱۹۴۰ - ۱۹۴۱ - ۱۹۴۲ - ۱۹۴۳ - ۱۹۴۴ - ۱۹۴۵ - ۱۹۴۶ - ۱۹۴۷ - ۱۹۴۸ - ۱۹۴۹ - ۱۹۵۰ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۲ - ۱۹۵۳ - ۱۹۵۴ - ۱۹۵۵ - ۱۹۵۶ - ۱۹۵۷ - ۱۹۵۸ - ۱۹۵۹ - ۱۹۶۰ - ۱۹۶۱ - ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ - ۱۹۶۴ - ۱۹۶۵ - ۱۹۶۶ - ۱۹۶۷ - ۱۹۶۸ - ۱۹۶۹ - ۱۹۷۰ - ۱۹۷۱ - ۱۹۷۲ - ۱۹۷۳ - ۱۹۷۴ - ۱۹۷۵ - ۱۹۷۶ - ۱۹۷۷ - ۱۹۷۸ - ۱۹۷۹ - ۱۹۸۰ - ۱۹۸۱ - ۱۹۸۲ - ۱۹۸۳ - ۱۹۸۴ - ۱۹۸۵ - ۱۹۸۶ - ۱۹۸۷ - ۱۹۸۸ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۰ - ۱۹۹۱ - ۱۹۹۲ - ۱۹۹۳ - ۱۹۹۴ - ۱۹۹۵ - ۱۹۹۶ - ۱۹۹۷ - ۱۹۹۸ - ۱۹۹۹ - ۲۰۰۰ - ۲۰۰۱ - ۲۰۰۲ - ۲۰۰۳ - ۲۰۰۴ - ۲۰۰۵ - ۲۰۰۶ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۸ - ۲۰۰۹ - ۲۰۱۰ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۲ - ۲۰۱۳ - ۲۰۱۴ - ۲۰۱۵ - ۲۰۱۶ - ۲۰۱۷ - ۲۰۱۸ - ۲۰۱۹ - ۲۰۲۰ - ۲۰۲۱ - ۲۰۲۲ - ۲۰۲۳ - ۲۰۲۴ - ۲۰۲۵ - ۲۰۲۶ - ۲۰۲۷ - ۲۰۲۸ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۳۱ - ۲۰۳۲ - ۲۰۳۳ - ۲۰۳۴ - ۲۰۳۵ - ۲۰۳۶ - ۲۰۳۷ - ۲۰۳۸ - ۲۰۳۹ - ۲۰۴۰ - ۲۰۴۱ - ۲۰۴۲ - ۲۰۴۳ - ۲۰۴۴ - ۲۰۴۵ - ۲۰۴۶ - ۲۰۴۷ - ۲۰۴۸ - ۲۰۴۹ - ۲۰۵۰ - ۲۰۵۱ - ۲۰۵۲ - ۲۰۵۳ - ۲۰۵۴ - ۲۰۵۵ - ۲۰۵۶ - ۲۰۵۷ - ۲۰۵۸ - ۲۰۵۹ - ۲۰۶۰ - ۲۰۶۱ - ۲۰۶۲ - ۲۰۶۳ - ۲۰۶۴ - ۲۰۶۵ - ۲۰۶۶ - ۲۰۶۷ - ۲۰۶۸ - ۲۰۶۹ - ۲۰۷۰ - ۲۰۷۱ - ۲۰۷۲ - ۲۰۷۳ - ۲۰۷۴ - ۲۰۷۵ - ۲۰۷۶ - ۲۰۷۷ - ۲۰۷۸ - ۲۰۷۹ - ۲۰۸۰ - ۲۰۸۱ - ۲۰۸۲ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۴ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۶ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۸ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۰ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۲ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۴ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۶ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۸ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۰ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۲ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۴ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۶ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۸ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۰ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۲ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۴ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۶ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۸ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۰ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۲ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۴ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۶ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۸ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۲ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۴ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۶ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۸ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۰ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۲ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۴ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۶ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۸ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۰ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۲ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۴ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۶ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۸ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۰ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۲ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۴ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۶ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۸ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۰ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۲ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۴ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۶ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۸ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۰ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۲ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۴ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۶ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۸ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۲ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۰ - ۲۲۰۱ - ۲۲۰۲ - ۲۲۰۳ - ۲۲۰۴ - ۲۲۰۵ - ۲۲۰۶ - ۲۲۰۷ - ۲۲۰۸ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۰ - ۲۲۱۱ - ۲۲۱۲ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۴ - ۲۲۱۵ - ۲۲۱۶ - ۲۲۱۷ - ۲۲۱۸ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۰ - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۲ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۴ - ۲۲۲۵ - ۲۲۲۶ - ۲۲۲۷ - ۲۲۲۸ - ۲۲۲۹ - ۲۲۳۰ - ۲۲۳۱ - ۲۲۳۲ - ۲۲۳۳ - ۲۲۳۴ - ۲۲۳۵ - ۲۲۳۶ - ۲۲۳۷ - ۲۲۳۸ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۰ - ۲۲۴۱ - ۲۲۴۲ - ۲۲۴۳ - ۲۲۴۴ - ۲۲۴۵ - ۲۲۴۶ - ۲۲۴۷ - ۲۲۴۸ - ۲۲۴۹ - ۲۲۵۰ - ۲۲۵۱ - ۲۲۵۲ - ۲۲۵۳ - ۲۲۵۴ - ۲۲۵۵ - ۲۲۵۶ - ۲۲۵۷ - ۲۲۵۸ - ۲۲۵۹ - ۲۲۶۰ - ۲۲۶۱ - ۲۲۶۲ - ۲۲۶۳ - ۲۲۶۴ - ۲۲۶۵ - ۲۲۶۶ - ۲۲۶۷ - ۲۲۶۸ - ۲۲۶۹ - ۲۲۷۰ - ۲۲۷۱ - ۲۲۷۲ - ۲۲۷۳ - ۲۲۷۴ - ۲۲۷۵ - ۲۲۷۶ - ۲۲۷۷ - ۲۲۷۸ - ۲۲۷۹ - ۲۲۸۰ - ۲۲۸۱ - ۲۲۸۲ - ۲۲۸۳ - ۲۲۸۴ - ۲۲۸۵ - ۲۲۸۶ - ۲۲۸۷ - ۲۲۸۸ - ۲۲۸۹ - ۲۲۹۰ - ۲۲۹۱ - ۲۲۹۲ - ۲۲۹۳ - ۲۲۹۴ - ۲۲۹۵ - ۲۲۹۶ - ۲۲۹۷ - ۲۲۹۸ - ۲۲۹۹ - ۲۳۰۰ - ۲۳۰۱ - ۲۳۰۲ - ۲۳۰۳ - ۲۳۰۴ -	

۱۲ - فردری سٹنڈرٹ	۱۰۹۱ - چودھری غلام دین صاحب
۱۳ - جعفر خان صاحب	۱۰۹۲ - جلال الدین صاحب
۱۴ - نوشیدہ اختر صاحب	۱۰۹۳ - غلام محمد بن الدین صاحب
۱۵ - غلام محمد بن الدین صاحب	۱۰۹۴ - ایس. امین احمد صاحب
۱۶ - فردری سٹنڈرٹ	۱۰۹۵ - یار محمد صاحب
۱۷ - جلال الدین صاحب	۱۰۹۶ - جلال الدین صاحب
۱۸ - رشید احمد صاحب	۱۰۹۷ - عیسیٰ خان صاحب
۱۹ - فردری سٹنڈرٹ	۱۰۹۸ - چودھری غلام علی صاحب
۲۰ - سلطان علی صاحب	۱۰۹۹ - نذیر محمد صاحب
۲۱ - خواجہ خداجو صاحب	۱۱۰۰ - میمن احمد صاحب
۲۲ - میمن احمد صاحب	۱۱۰۱ - مرزا تیم گیت صاحب
۲۳ - نظام الدین صاحب	۱۱۰۲ - نظام الدین صاحب
۲۴ - فردری سٹنڈرٹ	۱۱۰۳ - حافظ محمد امین غلامی صاحب
۲۵ - چودھری رحمت اللہ صاحب	۱۱۰۴ - محمد علی صاحب
۲۶ - فردری سٹنڈرٹ	۱۱۰۵ - مرزا رحمت اللہ صاحب
۲۷ - محمد علی صاحب	۱۱۰۶ - قدس الدین صاحب
۲۸ - فردری سٹنڈرٹ	۱۱۰۷ - غلام رسول صاحب
۲۹ - فردری سٹنڈرٹ	۱۱۰۸ - شیخ عبدالعلی صاحب
۳۰ - سید نواز حسین صاحب	۱۱۰۹ - غلام نواب صاحب
۳۱ - فردری سٹنڈرٹ	۱۱۱۰ - عبدالکبر صاحب
۳۲ - فردری سٹنڈرٹ	۱۱۱۱ - عبدالکبر صاحب
۳۳ - شیخ غازی الدین صاحب	

[illegible]

بد پرین ریان میں میان معراج الدین کیسے چہا۔

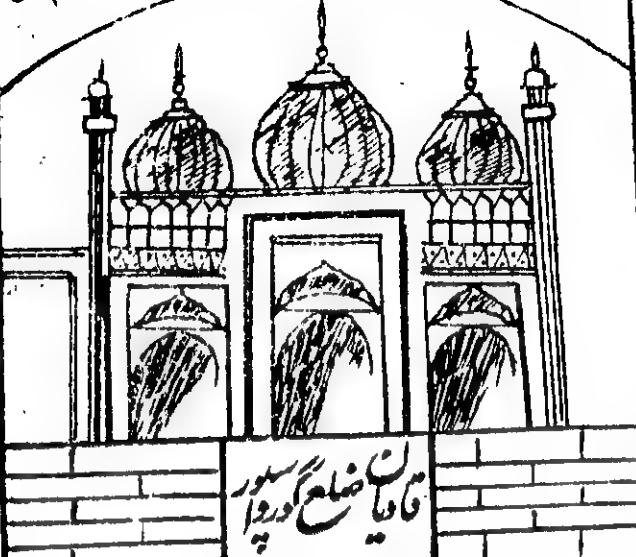
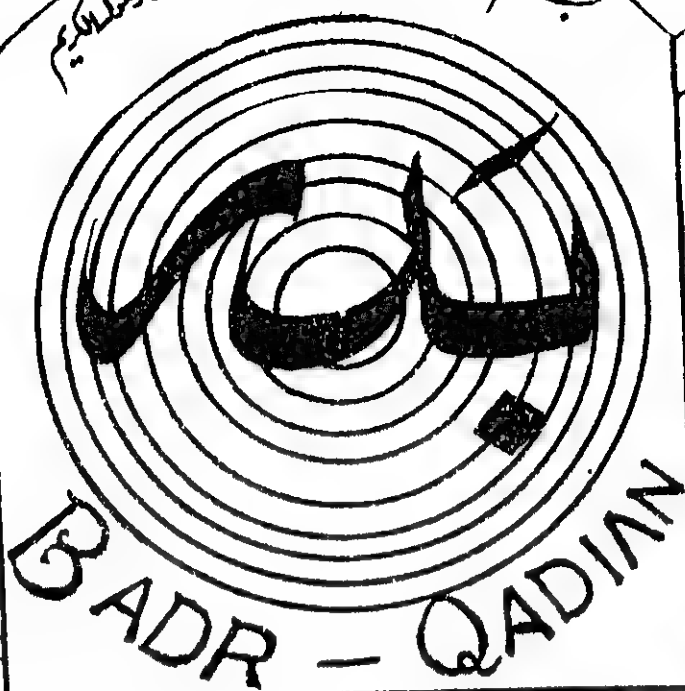
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ وَانْتَصَرَتْ أُمَّةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَجَانً اَلَّذِي اسْمُهُ يَعْزِلُ لِيَلَا مِنْ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى



عام قیمت پیشی لکھ



قادیان ضلع گوردوارہ

قیمت از
معاونین

سے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان

جسٹریٹ ڈیل ۲۸

آگیا موعود علی ہمدی آخر الزمان

قیمت از طلباء و خواجہ

جلد ۱

۲۹ - صفر ۱۳۲۶ھ علی صاحبہما التی

۱۰ - مطابق ۲ - اپریل ۱۹۰۸ء

۱۳ -

۱۳ -

سارے جہان سے اچھا دارالامان بن کر

ایڈیٹر محمد صادق عثمانی

دارالامان ہمارا جنتان ہمارا

۱۳ -

ضروری اصلاح

ناظرین اخبار بدر کے انتظامی اور ایڈیٹریل حالات میں زیادہ تر اصلاح کے واسطے پر و پرائیٹر (میان بیچ الدین صاحب عمر) نے یہ تجویز پاس کی ہے کہ یکم مارچ ۱۳۲۶ھ سے انتظامی اور ایڈیٹریل محکوم کو جدا کر دیا جائے۔ اب تک تو یہ تھا کہ اخبار کی ایڈیٹری کا کام ہی میرے ہی سپرد تھا اور میں جو اخبار بھی میں ہی تھا۔ لیکن اس وقت سردست پر و پرائیٹر صاحب بیان معاجدین عمر نے خود ہی مینجرجوٹا منظور فرمایا ہے۔ اور یہ امداد ایک اسٹینٹ مینجرجوٹا (قاضی محمد منظور الدین صاحب اکل) کے وہ انتظام اخبار کا کریں گے۔ اس واسطے تمام ناظرین اخبار کو مطلع کیا جاتا ہے۔

آئینہ کوئی رسید زریا خط و کتابت انتظامی

ایڈیٹر کے نام نہیں ہونی چاہیے

اور ترسیل زریہ ہمیشہ نام میان مسلح الدین عمر پر و پرائیٹر اخبار بدر ہونی چاہیے اور خط و کتابت پر صرف الفاظ مینجرجوٹا بدر لکھنے چاہئیں۔ ان جو مضامین اخبار میں چھاپنے کیلئے ہوں۔ وہ صرف ایڈیٹر کے نام آئے چاہئیں۔

حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

مستطفا مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادہ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست مادم
جان شد و با جان بدو جاوید
سر نبوت را بدو شد خستام
زوشدہ سیراب سیرابے کہست
آن ناز خود از ہماں جلے بود
وصل دلمدار ازل بے ادخال
ہر چہ زو نابت شود ایمان است
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
سنگان سخن لعنت است
سنگان سرور و لعن خداست
آپندہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کار کارو کند از اشتیاق راست
نزد ما کفر است و خسران قباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست - سنہ - عام قیمت پیشی
مابعد
جماعت تاریخ ہمارے ایک ہ کے انداز قیمت اخبار بدر
نرخے اُن سے حساب بعد بجا دیگی ہر اخبار وقت پر نہ پہنچے اسے
پندرہ یوم کے انداز طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں لکھ سکتا۔
مدینہ اخبار میں دیجاوگی علیحدہ رسید نہ دیجاوگی لیکن جو صاحب
قادیان میں دستی آوا کریں اور کوئی حال رسید حاصل کرنی چاہیے
روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر وہ ہفتہ تک رسید نہ پہنچے۔ تو خط
لکھ کر دریافت کیا ہو۔ تمام ترسیل زریہ نام میں معاجدین عمر پر و پرائیٹر
قادیان ضلع گوردوارہ۔ مینجرجوٹا

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیت یثربین ازہمین و تہذیب
فرماتے جاتے ہیں اور طالب فکر کرتا جاتا ہے۔ اشھدان لا اللہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھدان محمد عبد اللہ و
آلہ من احوال کے انتہا پران تمام گناہوں سے قبرا کرنا ہوں جنہوں
میں گناہ رہا اور میں سے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری
طاقت اور سمجھ میں ان تمام گناہوں سے بچنا ہوں گا اور میں کو دنیا
پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و تعذلیہ
سہار۔ دہت اِن ظلمت نفسی را عدت رفت بدی فاعفانی
خونہی فانیہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے

کتابہ عاجز محمد حسین احمدی

بدریغ

۲۹ صفر ۱۳۸۷ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۶۷ء

خدا کی نذر وحی

غالباً ۲۵ - پیر ۲۸

۱۔ امثال الرحمة - اول الذکر

واخرا للذکر

ترجمہ - رحمت کی مثالیں - پہلے ذکر والا اور آخر ذکر والا۔

۲۔ حلم - تلاوت آیات الکتاب المبین

ترجمہ - کہو لکھ بیان کر نیوالی کتاب کے

نشانات میں۔

۳۔ لاتناددہ جادیۃ

۴۔ کیسی معنی کے غل سوبی دم ہو جاتی

شب ربیانی ۲۸ و ۲۹ پیر ۲۸

۱۔ احسن اللہ امداد

ترجمہ - اللہ تعالیٰ کو تیرا کام اچھا کر دیا

۲۔ احسن اللہ امری

ترجمہ - اللہ تعالیٰ کو تیرا کام اچھا کر دیا

۳۔ یا بین من کل فح عمیق

ترجمہ - میرا سر تھکائے گھر و دور کی راہ کو

۴۔ امید سے بڑھ کر

۵۔ رعایا میں سو ایک شخص کی توراہی فتح

نشان بہترین پرانہ

۳۱۔ پیر ۳۱
نشان بہترین پرانہ
کیوں کیوں سب کچھ نہیں

عرض کی کہ جسطرح اور گون سے نشانات دیکھ کر میں مجھ بھی

نشان دکھایا جائیگا حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیشک جواد

کریم اور رحیم ہے لیکن اس سے بھی فرمایا ہے کہ لیس انسان کا

ماسعی اور فرمایا والدین جاحد و اذینا لہم یفہم سبنا

آجکل بدست لوگوں کو دھوکا دیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب کرامت

صرف ایک ہونگے اور نیسے کیونکہ قطب بنا دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے

اور قرآن شریف کے برخلاف انبیاء و پیغمبروں کی دیکھو انبیاء

نے اللہ تعالیٰ کے راہ میں کس قدر مصائب اٹھائے خود انحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں اتنے افضل و تمام رسولوں کے افضل

میں آپ کس قدر عبادت اللہ تعالیٰ غامین کی اور ان کی تائید

کی خاطر مصائب اٹھائی انسان مری رہتا ہے تو تب خدا

اسکی طرف توجہ کرتا ہے تو ان شریف و شاکستہ کہ مجاہدین

قائدین پر بڑا درجہ دیتے ہیں سنت اللہ کی مطابق صحیح راہ کو

صدق اور اخلاص کے ساتھ جو شخص کوشش کرنا ہے وہی کچھ درجہ

حاصل کر سکتا ہے۔ اول سے آخر تک تمام انبیاء کا یہی حال ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں صرف اتنے پر

راضی ہو جاؤں کہ وہ مومنہ سے کہیں کہ ہم ایمان لا لے

حالانکہ ان کی آزمائش ابھی نہیں کی گئی۔ دیکھو صحابہ کرام کس طرح

درجات حاصل کئے اپنی جانیں پانی کی طرح بہا دیں۔ شیخ عبدالقادر

جیلانی علیہ الرحمۃ اور باؤا فرید بس خدا کی راہ میں بڑے بڑے

مجاہدات کرنا اے تہو تب ان کو یہ انعام عطا ہوئے۔

مومن نہیں کہ کسی پر خدا کا فضل نازل ہو جیتا ہے وہ اس سنی

کے نام سے نہ گذرے جس کو تمام اولیا رگدڑ ستھیں

دیکھو وہ جب خاک ہو جاتا ہے تو تب وہ اگت ہو کر ایک

شخص جو کوشش کرتا ہے کہ وہ رہ کر رہا ہے مدد فرمائیں کہ تاکا تو

عصر میں یہ ہو جاوے۔ وہ ایک دن خدا کا فضل دیکھتا ہے جو ایسا

نہیں کرنا وہ یاد رکھے کہ خدا غنی ہے۔

باقی نشانات تو بہت ہیں مگر نشان مانگو والا

ہمیشہ نامور رہتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا کی آزمائش کرنا چاہتا

ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کفار نے نشان

مانگے تھے۔ کہ ہمارے سامنے انسان پر طبع جاوے

کر اور وہ کہ۔ آپ نے جواب میں ان کے نشان کو پورا نہیں

کیا۔ بلکہ یہی کہ نشان خدا کے پاس بہت ہیں اور

نشان دکھلا کر جلتے ہیں۔ مگر خدا کو کسی کی پروا نہیں کہ وہ

انسان کی خواہش کی پروا کیسے اس کے ہی بشمار نشان ظاہر

ہو چکے ہیں وہ کتابوں میں بھی ہیں۔ آپ ان کو پڑھیں وہ نشان

بوسیدہ نہیں ہو گئے پراگندہ نہیں ہو گئے ان کی باتیں میں ادن کو

میتھے دسے یہاں موجود ہیں ایسا سوال کرنا کہ ہم کو نشان دکھایا

جائے۔ تو ان شریف کی تعلیم کی مخالفت کرنا جو قرآن کریم پر

خدا تعالیٰ نے مشق کیا ہے کہ تم یہ نشان مانگو ان کہی ایسا ہوتا ہے

کہ سائل کا سوال خدا تعالیٰ کے اشارے کے مطابق ہوتا ہے اور

خدا تعالیٰ ان پر بند ہے کہ دل میں تحریک۔ والدین کی لیکن مومن

کیوں اپنے جہاد نہیں کہ وہ نشان مانگے اور ایسا سوال کرنا جس کے

واسطے ہمارا ذہنی حواس پر تمام انبیاء ہمیشہ سے دیکھتے ہیں

چند تہذیبیں

انسان ہے کہ چنانچہ ہم نے کچھ فرقہ فرما رہے ہیں جو یہ

بہت جلد واد کر دین تاکہ کام میں نہ آسکے اور ان کے ساتھ نہ ہو

وعدوں کا وہ یہ جلدی وصول کر۔ ان کی کوشش کی جاوے محمد علی

نوریندرون

اور برنامہ میں صاحب احمدی ساکن لاہور اور متصل مندرجہ بالا

اسٹیشن ہاؤس کے علاقے کے سرگزینہ میں چھوٹی مسجد کے لڑکے

غلام مصطفیٰ کی نسبت بلور صاحب کی لڑکی مسماہ زینب باجی سے

بچی تھی۔ چنانچہ ۲۷ پیر ۲۸ شہداء کو مسجد مبارک میں قبل نماز پڑھیں

وقت کہ جماعت احمدیہ حاضر تھی اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بھی شریف رہتے تھے یہ واقعہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مولوی نور الدین

نے پڑھا اور سنت نبوی کے طریق پر یہ بخیر ہو چکا ہے اور شہرینی

تفہیم کی گئی۔ لڑکی کی طرف سے یا صاحب کے خط بلکہ خود لڑکی کی تحریر

اجازت کیساتھ حضرت مولوی نور الدین صاحب خود وکیل تھے اور

لڑکا اور اس کا باپ موجود تھے اس میں خاص طور پر غرضی کی بات

ہے کہ زمینداروں کی قوم میں جعفر قیس رہیں اور فضول خیز

ہوتی ہیں اور ان کو سچا طور پر ایک فخر سمجھا جاتا ہے ان کی کجی

کیو اس طرح دو صاحبان نے ایک نوٹ دکھلایا، اللہ تعالیٰ ان کو

جدا کرے بعد نکاح حضرت اقدس نے دعا کی ہم ہر دو صاحبان کو

مبارک و توفیق اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو موجب

اپنی رحمت اور برکت کا بنائے۔ آمین۔

برادر باور عبدالرحمان صاحب کلرک

اولیٰ نے اپنے عزیز فرزند عبدالعزیز

مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کے ایک

متوفی کو ثواب پہنچانے

کی ایک عمدہ راہ

ڈائری

القول الطیب

۲۵ مارچ سنہ ۱۹۴۷ء - صبح پیر

رازِ نصرت

اور وہ اور دیگر مقامات کے اسلامی شاہزادوں کا ذکر تھا۔ کہ جب انہوں نے خبر میں حصہ لیا اور گونڈہ کی بغاوت کی۔ تو گورنمنٹ نے ان کے محلوں کو گر کر دہان میں چلا دیا۔ فرمایا۔ یہ ان لوگوں کو اپنی برعلیوں کی سزا ملی ہے۔ جیسا کہ سلطنت کا آخری دنوں میں یہی حال تھا کہ سوا۔۔۔ کے فسق و فجور کے اور بدعات کے ان میں کوئی بات نہ تھی۔ اسلامی شعائر بالکل پائے نہ جاتے تھے۔

خدا تو مسلمانوں کی نصرت کرتا ہے پر کسی میں

اسلام بھی ہو۔ جب انسان خدا کی طرف رجوع کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے سب کچھ لیتا ہے۔ خدا کی نصرت اور تائید کے بغیر انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ جب خدا کی مدد ساتھ نہ تھی۔ تو بنی اسرائیل نے اپنے بنی موسیٰ کے ہوتے ہوئے شکست پائی (اس واقعہ کو اس جگہ قوریت سے نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح ہے۔

”اور جب ہم نے حربہ کو جگہ کیا۔ تو عیسایا خداوند ہمارا خدا بنے ہمیں نہ دیا تھا۔ اس بڑے اور ہونک بیا بان میں گئے جسے ہم نے مسوریوں کے پہاڑ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ اور پھر قاصدین میں آئے۔ تب میں نے تمہیں کہا کہ تم اسرائیل کے پہاڑ تک پہنچے ہو۔ جو خداوند ہمارا خدا ہیں دیتا ہے دیکھو خداوند تیرے خدا نے یہ زمین جو تیرے آگے ہے تجھے عنایت کی ہے۔ چڑھ اور اس کا وارث ہو۔ جیسا خداوند تمہارے باپ داود کے خدا نے فرمایا ہے۔ تو رست ڈرا اور بے دل ہو۔

تب تم سب مجھ پاس آئے اور بولے کہ ہم اپنے جانے سے آگے لوگ بھیجیں گے۔ دے جا کے اس زمین کی ہمارے لئے جاسوسی کریں اور ہم کو خبر دیں کہ کس راہ سے وہاں چڑھ جائیں۔ اور کون سے شہر دن میں داخل ہو دیں۔ سو وہ بات مجھ کو خوش آئی۔ اور میں نے تم میں سے فرستے

اور اندھوئے اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور داوی اسکاں میں آئے اور اس کی جاسوسی کی۔ اور وہ اس میں بن کے یہ وہاں میں سے اپنے انہوں میں سے ایک ہم پاس آئے۔ اور ہمیں خبر دی کہ یہاں۔ اور بولے۔ یہ جو خداوند ہمارا خدا ہم کو دیتا ہے۔ اچھی زمین ہے۔ تو بنی تم چلو پہاڑ پر اور اسی میں چلو۔ بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے نہ کشتی اور تم نے اپنے نبیوں میں کو گونڈہ کے

کہا۔ اور اسکا خداوند ہمارا کہتا ہے۔ اس لئے ہم کو مصر کی زمین میں۔ سے نکال لایا تاکہ ہمیں مسوریوں سے تادم میں گرفتار کر دے اور وہاں ہمیں لاک کرین۔ ہم کو کہاں چڑھیں۔ ہمارے بھائیوں نے تو ہمیں کہہ کر ہمیں سبک دل کر دیا کہ وہ لوگ تو ہم سے بڑے اور ہمیں میں اور اون کے شہر ہی بڑے اور ان کی دیواریں آسمان تک ہیں اور ہم نے بنی حنا کو دیکھا۔

تب۔ یہ میں نے نہیں کہا۔ ہر سال نہ ہوا اور ان سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کرے گا اور اس سے کام کے مطابق جو اس نے تمہارے لئے مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے کیا اور بیا بان میں بھی جہاں تم نے دیکھا۔ کہینکہ خداوند تمہارے خدا نے جیسا مردانہ لوگوں کو نے پھر تہا ہے تم کو اس سارے راستے میں جس میں تم چلے آئے۔ اٹھایا گیا۔ یہاں تک کہ تم اس جگہ

اچھو پھو۔ تب بھی اس بات میں تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ میں تم سے آگے جاتا تھا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہاں تم اپنے خیمے ٹھہرے کرو وراثت کا لگ میں ہو کے تاکہ تمہیں وہ ماہ دشمن کہے۔ جس میں تم چلو۔ اور دن کو بڑی میں ہو کے۔ تب خداوند نے تمہاری بائیں نین اور خیمے ہوا اور قسم کہا کہ۔ یوں بولا کہ یقیناً اس شہر پر پشت کے لوگوں میں سے ایک بھی اس اچھی زمین کو جس کے دینے کا وعدہ میں نے ان کے

باپ داود سے قسم کہا کہ کیا ہے نہ دیکھیں گے۔ مگر فیض کا بیٹا کالب او سے دیکھیں گے۔ اور میں یہ زمین جس پر اس نے قدم مارا ہے۔ اس سے اور اس کی نسل کو دوں گا اس لئے کہ اس نے خداوند کی پوری تابعداری کی اور تمہارا باعث سے خداوند مجھ پر بھی غصے ہوا اور بولا تو بنی اور میں داخل نہ ہو دیکھا۔ لیکن نون کا بیٹا شمعون۔ جو تیری خدمت میں کھڑا ہے اس میں داخل ہوگا۔ تو

اور اس کی قسمت بڑا کیونکہ وہ بنی اسرائیل کو اور ان میں سے بلے گا۔ اور تمہارے بچے جنہیں تمہارے کہا کہ شکار ہو جاؤ میں گے۔ تمہارے لڑکے جنہیں اس دن نیک و بد کا امتیاز نہیں تھا۔ وہاں داخل ہوں گے اور میں وہ اونہیں دوں گا۔ اور وہ اس کے وارث ہوں گے۔ پر تم جو سو سو لوٹ جاؤ اور دیکھو کہ قلعہ کی راہ بیا بان میں کو کچ کر دو۔ تب تم سب مجھے جواب دیا۔ اور

کہا کہ ہم نے خداوند کا گناہ کیا ہے۔ سو ہم مطابق اس سب کے جو خداوند ہمارے خدا نے فرمایا ہے چڑھ جائیں گے اور جنگ کریں گے ہر تم سب کے سب ہتھیار باندھ کے علیار ہوئے۔ کہ پہاڑ پر چڑھ جاؤ تب خداوند نے مجھے کہا کہ تو انہیں کہہ کر اور پست چڑھو اور جنگ نہ کرو کہ میں تمہارے درمیان میں ہوں۔ ہر کو تم اپنے دشمنوں کے آگے مارے پڑو۔ سو میں نے تمہیں وہ کہہ کر تم نے نہ سنا بلکہ خداوند کے حکم سے سرکشی کی۔ اور گستاخی سے پہاڑ پر چڑھ گئے۔ تب مسوریوں نے جو اس کوہ پر رہتے تھے۔ تمہارا سامنا کیا اور شہر کی مکھی کی مانند تمہیں رگیدا اور شہر میں حرمت تک تمہیں مارا۔ تب تم پھرے۔ اور خداوند کے آگے روئے پر خداوند نے تمہاری آواز نہ سنی نہ تمہاری طرف منہ کان رکھا۔ تب تم بہت دن تک قاصد میں رہے۔ اور دن دن کے مطابق

کراس جگہ ٹھہرے۔ (ایڈیٹر) دیکھو صلاح الدین مسلمانوں کے وہاں ایک ایک بن آدمی تھا۔ تمام یہ بچے مسلمانوں نے کیسے کیسے سخت حملہ اچھوئے۔ مگر وہ سب میں فتیاب ہوا۔ کیونکہ اس نے صلاح و تقویٰ کو اختیار کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف اس کا رجوع تھا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب گچہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

دیکھو صلاح الدین مسلمانوں کے وہاں ایک ایک بن آدمی تھا۔ تمام یہ بچے مسلمانوں نے کیسے کیسے سخت حملہ اچھوئے۔ مگر وہ سب میں فتیاب ہوا۔ کیونکہ اس نے صلاح و تقویٰ کو اختیار کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی طرف اس کا رجوع تھا۔ (اس جگہ سلطان صلاح الدین صاحب گچہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ (ایڈیٹر)

صلاح الدین علیہ الرحمہ

بارہویں اور تیرہویں صدی عیسوی میں تمام بھائی مسلمانوں کے بڑے بڑے جہاد کیواسطے اچھی تہیں جو کہ۔ اور ان کا مذہبی جہاد تھا۔ اور ان کی خاطر انہوں نے یہ کشت و خون داکھا تھا۔ اس واسطے اس کو وہ عیسوی جنگوں کے نام سے تعبیر کرتے تھے جیسا کہ کی غرض اس جنگ سے یہ تھی کہ شام کو مقدس ملک جس کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ یہ ملک ہمیشہ خدا تعالیٰ کے نیک اور پسندیدہ بندوں کے قبضہ میں رہے گا اس

ملک کے مسلمانوں کے ہاتھوں سے خلافت تیار کے
 زور سے چھین لین۔ اس قدر عیسائیوں کے مقابل میں
 مسلمانوں کی طاقت کچھ سستی نہیں رکھتی تھی۔ مگر چون کہ
 اسلامیوں میں روحانیت موجود تھی اس واسطے باوجود
 مقررہ ہونے کے مسلمان عیسائیوں پر فتیاب نہ ہوئے
 عیسائیوں کی مہربانی سے ان جنگوں میں طرفین کے
 ساتھ ساتھ جہان ہلاک ہوئے تھے ان خوفناک جنگوں
 کے وقت جن مسلمان بادشاہوں نے عیسائیوں کا
 مقابلہ کیا۔ ان میں سے ایک بزرگ اور نیکو کار
 صلاح الدین ہی تھا جس نے تیسرے عیسوی جنگ
 میں عیسائیوں کا نہایت زور سے مقابلہ کیا۔ اور عیسائیوں
 کے سب سے بڑے مدعا بیت المقدس کو جو مسلمانوں
 میں عیسائیوں کے قبضہ میں آچکا تھا۔ عیسائیوں کے
 ہاتھوں سے پھر چھین لیا۔ اور شاہنشاہ جرمنی و
 فرانس و آسٹریا و انگلستان اور تمام یورپ کو ایشیا
 میں اپنے مقابلہ کی واسطے بلایا۔ مگر یہ وہ حکم نہ چوڑا
 تمام عیسائی سلطانین اس کے مقابلہ میں عاجز آ گئے
 ۳۲۲
ملک الناصر سلطان الدین اعظم بن قیو تخت
 میں پیدا ہوا
 تھا۔ ابتدا میں دمشق کا کوئٹل اور دیوان کا والی مقرر
 کیا گیا تھا۔ اس کے بعد نور الدین بادشاہ کے خواص
 میں داخل ہوا۔ صلاح الدین کی نوجوانی کا ایک مشہور واقعہ
 جو محفوظ ہے۔ یہ ہے کہ ایک دفعہ وہ ہمارے
 ایک جگہ سویا ہوا تھا۔ جہاں اس کے پاس صرف
 ایک غلام بہن نام سویا ہوا تھا۔ اس جگہ ایسا سخت زلزلہ
 آیا کہ تمام شہر گر گیا مگر قدرت الہی سے وہ مکان
 محفوظ رہا۔ کیونکہ نہ ہو۔ خدا نے اس کے ایک
 عظیم ارشاد نام لینا تھا۔ صہب صلاح الدین کے چچا شیر
 کوہ فی مصر میں تھوڑی سی فوج کے ساتھ عیسائیوں کو
 شکست دی اور دست صلاح الدین فوج کے قہر کا
 سردار تھا۔ عیسائیوں کی فوج کی کثرت کے سبب بعض
 مسلمان سردار گھبراہٹے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اپنے
 دینی آپس کو ہم تھوڑے ہیں جنگ کی جائے اس واسطے
 جن بد بھروسہوں نے بہر حال جنگ پر آمادگی ظاہر کی
 اور انہیں سے ایک صلاح الدین تھا۔ خلیفہ حاضر نے
 اپنے اپنے دنیوی شیر کوہ کے مرنے کے بعد صلاح الدین

کو اپنا وزیر مقرر کیا۔ اور وقت خلیفہ حاضر نے جو
 حکم نامہ وزارت کا صلاح الدین کے نام لکھا تھا اس
 میں صلاح الدین کی نسبت ایک سچی پیشگوئی کی تھی اس
 عبارت کا ترجمہ مفصلہ ذیل ہے۔
 "اے صلاح الدین تو جہاد کے شیر کا رافع ہے
 اور اس کے گہر کا پروردہ ہے۔ گہر وں کی پیٹھیں تھما
 وطن ہے۔ اور خیموں کے سامنے تھما رہے ہیں
 ہیں۔ جہاد کے غبار وں کے اندھیروں میں تمہاری
 خوبوں کے تار سے چمکین گے اور اس کے مقابلہ
 کے کہ چون میں تیرے مقابلہ پر نہیں گے۔ نیز وں
 سے ان کے خلاف ادا اور تلواروں کی دہاروں
 میں غوطہ کھنڈا۔ اس کے دین کو جمع کرنے کے لئے عیسیٰ
 کی گہروں کو کھول۔ دشمنوں کے خون کے لئے بہا
 دے اور ان کے سر تلواروں پر کھڑے کر دے یہاں
 تک کہ خدا تعالیٰ نے وہ فتح نصیب کرے جسکی نسبت
 امیر المومنین کا خیال ہے۔ کہ وہ تیرے دنوں کی واسطے
 ذخیرہ کی گئی ہے۔ اور یہ فتح تیرے لئے ایک شہادت
 ہے۔"
 زمانہ وزارت میں صلاح الدین نے دنیا و دین اور
 عقائد اور رملہ اور دیگر مختلف مقامات میں عیسائیوں کو شکست
 دی۔ ۳۲۳ عہد میں خلیفہ منہ کے مرنے پر صلاح الدین
 مصر کا حاکم ہو گیا۔ شام کے بادشاہ ملک صالح کے مرنے
 کے بعد تھوڑے ہی مدت میں بھنگڑے فساد کے پیشچہ
 صلاح الدین شام کا بھی بادشاہ ہو گیا۔ اس عرصہ میں
 عیسائی عیسیٰ جنگوں سے درمیان بیت المقدس کو فتح
 کر چکے ہوئے تھے۔ اس واسطے سلطان صلاح الدین
 بیت المقدس کی فتح کرنے اور اس کو واپس اسلامی
 سلطنت میں داخل کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دن
 سے محاصرہ کے بعد جب کہ دن ۲۰ بجے تھا کہ
 ان کو انا کو دیا۔ حالانکہ عیسائیوں نے جب بیت المقدس
 کو فتح کیا تو پہلے پاس ان الفاظ میں راجعت کی تھی۔
 اگر تم معصوم کرنا چاہتے ہو کہ ہم نے ان دشمنوں کیساتھ
 جن کو ہم نے شہر میں پایا کیا تو تم کو بتایا جاتا ہے
 کہ رواق سینان اور گرجا میں ہمارے گہر سے گھنٹوں
 تک مسلمانوں کے ناپاک خون میں بہتے رہے۔ اس
 جگہ اخلاق محمدی اور اخلاقیات عیسوی کا نمونہ دیکھنا چاہیے
 اس کے بعد یوروپ کے تمام بڑے بڑے بادشاہ

بیت المقدس پر چڑھ چڑھ کر آئے۔ کہ اس کو فتح کریں لیکن
 خدا تعالیٰ نے صلاح الدین کی ایسی نصرت کی کہ شکستیں
 کھا کھا کر ہر گاہ واپس گئے۔ (ایڈیٹر)
 ۲۵۔ پنج صبح۔ حاجی الہی بڑ
افینون اور عفرہ چوٹ گیا صاحب گجراتی حضرت کے حضور
 میں حاضر تھے انہوں نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیت
 ہندو سال کی عادت افینون اور عفرہ نوشی کی تھی یہ سب کے بعد میں
 شرمندہ ہوا کہ ایک ٹیپ میں ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ نہیں
 جنگ میں جا کر خدا کے آگے رویا اور مینو دعا کی اور یہ یکہ حضور کو
 چیز دن کو چوڑا دیا مجھ کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارو
 ہوئی۔ فرمایا۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔
 ۲۵۔ پنج صبح۔ قبل ظہر۔ فرمایا پیش کے
جہنم دہلی نہیں متعلق اس دعا کے فرمایا کہ عطا دے
 مجدد۔ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا انقطاع نہیں۔ اگر ایسا نہ
 ہوتا تو جہنم کے درمیان ہی مومنوں کو کھٹکا۔ ہا کہہ میں نکال
 نہ جا دین لیکن بر غلاف اس کے ورنہ کے متعلق ایسا نہیں
 بلکہ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ ایک امت ایسا کہ سب ورنہ سے
 نکل چکے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا یہی ہے جو انہیں
 خدا کی مخلوق ہے خدا تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو دور کر دے اور اس
 رفتہ رفتہ ورنہ کے عذاب سے نجات بخشیگا۔
 اکل صابن اپنے ایک درست کھڑے روح اخبار ہونے
 نظم اس واسطے مجھے دی ہے ایسی نصیحت نظم کھنڈے والے کہ
 خدا خوش رکھے کیونکہ بلاغت۔ فصاحت۔ صداقت اور اخلاص پر جو اظہار
 تجھے چھپانے میں ہم صیب کر پا تو ہے
 صبح بچھتے تو ہے ہر روز مصطفیٰ تو ہے
 بدی سے پاک کہ ہم کو شہاد و دست قدرت
 تو ہم مردوں کو زندہ کر دے سے سوا تو ہے
 زمانہ نانی نے میں کوئی سہ نہیں پایا
 زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد با خدا تو ہے
 ہر روز حضرت عیسیٰ ہر روز حضرت موسیٰ
 غزین کس کس کو گناہوں پر نو انبیاء تو ہے
 خدا سے ہم کلامی کا شرف تھہ کہ ہی حال کو
 ہماری کشتی اُمت کا و اللہنا خدا تو ہے
 اندھیری رات گر کہیں زمانے کو فقور میں
 تو یہ کہنا بھلا ہو گا کہ اب بدر الدجی تو ہے
 گندگاروں کو تو نے اک نظر میں غوث گردا
 اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا با صفا تو ہے۔

زمانہ نانی نے میں کوئی سہ نہیں پایا
 زبان سے یہ نکلتا ہے کہ مرد با خدا تو ہے
 ہر روز حضرت عیسیٰ ہر روز حضرت موسیٰ
 غزین کس کس کو گناہوں پر نو انبیاء تو ہے
 خدا سے ہم کلامی کا شرف تھہ کہ ہی حال کو
 ہماری کشتی اُمت کا و اللہنا خدا تو ہے
 اندھیری رات گر کہیں زمانے کو فقور میں
 تو یہ کہنا بھلا ہو گا کہ اب بدر الدجی تو ہے
 گندگاروں کو تو نے اک نظر میں غوث گردا
 اثر تیرا ہے ایسا اور ایسا با صفا تو ہے۔

سورہ منور
مورخہ ۲۹۔ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۰۸ء

در قرآن شریف

تفسیر سورہ قریش

(سلسلہ کیواسے دیکھو اخبار بدر نمبر ۱۰-۱۱-۱۲ مارچ ۱۹۰۸ء)

رَبِّ هَذَا الْبَلَدِ اس گھر کے رب کی عبادت کرو
اس میں اس گھر کے متعلق جو
اللہ تعالیٰ کی خاص ربوبیت کے نشانات میں ان کی
طرف اشارہ ہے اس قسم کا محاورہ قریش میں ہی ہے
مثلاً ابراہیم کے خدا کی عبادت کرو۔ اٹھ کے خدا کی
عبادت کرو۔ تم اپنے باپ دادا کے خدا کی عبادت
کرو۔ جو کہ تمہیں ملک مصر میں سے نکال لایا۔ خانہ کعبہ
کو بیت اللہ ہی کہتے ہیں۔ اور بیت العقیق بھی کہتے
ہیں۔ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک وقت یہ شرط
بھی سرسبز شاداب و سراب نہروں اور نباتات کیساتھ ہو
جائیگا۔ چنانچہ اس پیشین گوئی کا کج ظاہر ہے خدا تعالیٰ کی طرف
بھٹکنے اور اس کی عبادت میں مصروف ہونے اور نکل
سے فائدہ اٹھا کر دنیوی احتیاج سے محفوظ رہنے کی
مثالیں فرداؤ تو جو زمین سوہن۔ مگر مجموعی طور پر ملک عرب
میں اس علاقہ سے اس کا نمونہ دکھایا ہے۔ کہ جب ایک
زمین خدا کی عبادت کیواسے خاص ہوئی۔ تو وہ باوجود
ہجر یا بات ہونے کے تمام دنیوی نعمتوں سے متمتع
ہوگئی۔ حدیثوں سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو کوئی اپنی
آخرت کے اہتمام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کے نفس میں
فونگری دیتا ہے اور دنیا کے ہجوم سے اسے
کفایت کرتا ہے مگر جسے غافل ہو کر دنیا کے اہتمام
میں مشغول کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے سامنے
محنت جی کر دیتا ہے اور دنیوی ہجوم سے اسے کفایت
نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جو دعا اس گھر کیواسے

کی تھی۔ کہ دے اجمع ہذا بلداً آمناً وادزق اہلہ
من الثمات۔ وہ دعا بھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی
اور اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا اور انبیاء علیہم السلام
کی صداقت کا ایک تین ثبوت ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے حرم کے متعلق قرآن شریف میں جو پیشین گوئی کی ہو
کہ ادم یدرانا جعلننا حماً آمناً ویتخطف الناس
من حولہم۔ یہ پیشین گوئی آج تک پوری ہو رہی ہے
ایک مفسر لکھتے ہیں۔ عرب پہلے جاہل کہے جاتے
تھے۔ اسلام لانے سے وہ دنیا کے عالم کہلا گئے۔
امینہم بالاسلام فقد کانوا فی الکفۃ الطعمہم
من جوع الجھل بطعام الوحی۔ کافر تھے۔ خدا نے
ان کو مسلمان بنادیا۔ جو حالت میں ہو کے تھے خدا نے
طعام وحی سے مالا مال کر دیا۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
مکہ پر چڑھائی کی تھی اور اس کو فتح کیا تھا اور آپ کے بعد
بعض دیگر خلفاء کو بھی ایسا کرنا پڑا۔ اور سب کو فتح حاصل
ہوئی۔ اور اہل مکہ نے شکست کھائی۔ کیونکہ یہ صاحبنا
بیت اللہ کی تخریب کے واسطے حملہ آور نہیں ہوئے
تھے۔ مگر اس کی حرمت کو قائم کر کے کیواسے اللہ
فساد کو مٹانے کیواسے انہیں ایسا کرنا پڑا تھا اس
سے ایک نکتہ معرفت حاصل ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ
کو کسی خاص جگہ کسی خاص قوم کے ساتھ کوئی ایسا
تعلق نہیں۔ کہ وہ جو جاہل سوکرین۔ بہر حال ان کی ہی
رعایت ہوگی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو اپنی توحید پیاری ہو
اور وہ متقی اور صالح لوگوں سے پیار کرتا ہے۔ خواہ
وہ کہیں ہوں۔

الکعبۃ نام اہل مکہ عرب کے اور گرد و نواح
کے لوگ ہر سبب بیت اللہ کی
عزت کے جیوان بیت اللہ کہلاتے ہیں اور اسی
سبب سے ان کے نام مسکن حرامہ۔ خدا تعالیٰ
کی حرم میں رہنے والے۔ وللاکعبۃ۔ کعبہ کے
دالی اور اہل اللہ ہی تھے۔

تفسیر سورہ قریش ختم ہوئی۔ اور اب انشاء اللہ
تفسیر سورہ فیل لکھی جائے گی۔

جب اخبار بد میں سلسلہ تفسیر قرآن
مشکلات میرا آخری پارہ سے بالترتیب شروع
ہوا ہے۔ تب سے آج تک سو رہے۔ الناس

الفتن۔ الاخلاص۔ لہب۔ نص۔ کافہون
کوش۔ ماثون اور قشاش۔ نورہون کی تفسیر
موج اخبار بدر ہو چکی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
اس کو بہت قبولیت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ یہاں
تک کہ بعض دوست ہر سبب دوسرے اخباروں
کے خریدار ہونے کے اور انہی وسعت نہ رکھنے کے
کہ دو اخبارین خرید کریں۔ تفسیر کی خاطر بدر کو خریدتے
رہے ہیں اور اب تک کرتے ہیں۔ یہی ہے
بعض دوستوں نے حضرت کیندہ میں خاص معنی
بھیج کر اجازت حاصل کی تھی۔ کہ بعض سورتوں کی
اس تفسیر کو جو بدر میں چھپی ہے۔ دوبارہ بصورت
رسالہ چھاپ کر کثرت سے شائع کریں۔ ایسا ہی
شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم نے بعض سورتوں
کی اس تفسیر کو اپنی کتاب حقیقت نمازمین دوح فرمایا ہے
میرا ان باتوں کو ذکر کرنا اس واسطے ہے۔ کہ باوجود
اس کم علمی اور کم عمل کے جو میرے شامل حال ہے
تفسیر کے متعلق جو تہوری بہت محنت میں نے کی ہو
اور اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بڑا کر
فرمایا ہے۔ اور اس کے حرم پر بھروسہ کر کے میں
امید کرتا ہوں۔ کہ یہ ثواب بدر کے واسطے ان اللہ جباری
سے۔

تفسیر کا لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ میں اپنے اللہ
کوئی لیاقت۔ کوئی علم۔ کوئی عمل۔ کوئی استعداد اس
قابل نہیں دیکھتا کہ میں تفسیر لکھوں۔ صرف اخبار بدر کی ایڈیٹری
کے فرائض مجھے مجبور کرتے ہیں۔ کہ میں کچھ نہ کچھ تفسیر لکھوں
کیونکہ جیسے یہ اخبار براہِ رحمہ فضل صاحب مرحوم (العلم
اغفرہ دارِ رحمہ) نے جاری کیا تھا اس کے اللہ تفسیر کا
سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہا ہے۔ اس جگہ
ارجہری شہرہ کے اخبار سے اس عبارت کا نقل
کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ جو گذشتہ سال کے ابتدائے
میں اپنے سورہ کافرون کی تفسیر سے پہلے بھی تھی۔
اور وہ یہ ہے۔

اور پہر ایک یہ امر پیش آیا۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعود
کی مجلس سے بعض تحریکات نے مجھے غائب کیا۔ کہ
تفسیر قرآن ایک اہم ذمہ داری کا کام ہے اور میں اپنے
میں اس کام کیواسے نہ علمی لیاقت نہ کہتا ہوں۔ اور نہ عملی طاقت
مذکورہ بالا سورتوں کی جس قدر میں نے تفسیر لکھی ہے۔ اس کے

واسطے معلومات کا ذخیرہ میں نے اسی طرح سے بھی بنایا
اول کتب امارت کے اس حصہ کو دیکھنا جس میں آیات

زاتی کی تفسیر ہو۔ دوم۔ پرانی عربی تفسیر کو پڑھنا۔ مثلاً
تفسیر کبیر فخر الرازی۔ تفسیر روح المعانی۔ تفسیر کشاف۔ سوم

بعض ارادہ نفسیہ کا مظاہر کرنا۔ جیسے کہ تفسیر علی نقی علیہ السلام البیان
اور اعظم التفسیر۔ چارم۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے

فرمایا کہ ان آیات کے متعلق کہیں کوئی شک نہ کیا فرمایا اور معلوم ہوا کہ

دس کوشاں کرتا۔ اس کے علاوہ خود بہت دعا و دعا تو یہ کہے
بعدین یہ تفسیر لکھتا : ہا جون اور تینے کے بعد سورہ الناس

حضرت میر تقی میر نے یہ القام نہیں ہو سکا۔ باوجود اس قدر احتیاط
کے کہ قلم پر ہی مستور اور ادروعا کی بعد میں۔

اسی وقت کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ ایک شخص کو دیکھا ہے۔

ضمون بیٹھے دکھایا کرو۔ اس سے جلد یاد دہشتی کے
دو سطریں سے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض
حضرت ابن ندیم علیہ السلام کے

متعلق خریداروں کے شوق کا بھی اظہار کیا اور اس معاملہ میں حضور علیہ السلام کا حکم دریافت کیا یہ حضور نے اس

رضہ کے جواب میں تحریر فرمایا۔

اسلام بیستم بہت بہتر ہے اس مولوں کو

پاکرین نہ کہ غلطی نہ ہو جائے۔ - والسلام

پاکرین نہ کہ غلطی نہ ہو جائے۔ - والسلام

مرزا اعظم احمد

اس طرح حضرت اقدس علی اجازت کے بعد میں نے
 ہر پہ سلسلہ شروع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں
 وہ میرے گنہگار کو معاف فرمائے۔ ہری گنہگاروں

دور کر کے دوسرے مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنا پاک
مقام کا فہم اور اس پر عمل عطا فرمائے اور اس تفسیر کو قبولت

مطا فرمائے۔ اور اس کو بکھنے والے اور پڑھنے والوں کے واسطے اپنی رضا مند یوں کے حصول کا ذریعہ بنا

بدر

۲۹ صفر ۱۳۲۶ھ مطابق ۲۰ اپریل ۱۹۰۸ء

ایڈیٹوریل

وطن میں ایک وطن

نمبر

گذشتہ سے چوتھ

گذشتہ اخبار میں اپنا سفر نامہ بھیجے ہیں جان
تفسیر الکرسی ایک لکھ چکا ہوں کہ سالی میں چند دستوں کے
ساتھ میں گیا۔ جہاں کہ ایک مختصر سا غذائیہ الکرسی کے ترجمہ
کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ طلب یہ تھا کہ اس آیت شریف
میں اللہ تعالیٰ کی صفات حسی و قیوم کا اول ذکر کیا گیا ہے
اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ یعنی حقیقی زندگی اسی کی ہے اور وہی
سب کی زندگی کا سرچشمہ ہے اور اسی سے دوسروں کی زندگی
قائم ہے۔ وہ قیوم ہے۔ اس کے فضل سے ہلوگ
زندہ ہیں اور اسی کے سہارے سے ہماری زندگیوں کا
قیام ہے۔ اگر اس کا حکم اور اذن اور فضل نہ ہو تو کوئی شخص
دنیا میں زندہ یا اپنی زندگی پر قائم نہیں رہ سکتا۔ حضرت اقدس
میرس موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض افسانہ لوگوں کو جو کوئی
ذلیف یا دعا پوچھتے ہیں۔ فرمایا کہ نہ میں۔ کہ نہ ان کے اندر جو
میں پڑا کرو۔ یا سحی یا قیوم جو جملہ استغیثت جس
کا یہ مطلب ہے۔ کہ اے خدا میں تو ایک عاجزان ہوں اور
بالکل مر رہا ہوں۔ ہاں تو زندہ اور زندگی بخش میرا
رہے۔ کیونکہ توحی خدا ہے تو ہی ہر کوئی زندگی بخشتا ہے
اور تجھی سے ہر زندگی کا قیام ہے۔ ظاہری اور جسمانی زندگی
کا بخشنے والا اور اس کو قائم رکھنے والا ہی توحی میرا ہے۔
اور روحانی زندگی کا مینے والا اور اس کو قائم رکھنے والا
بھی توحی ہے۔ میں عاجز ہوں۔ گنہگار ہوں۔ اپنے گناہوں
کے سبب مر رہا ہوں۔ تو مجھے روحانی زندگی عطا فرما یا
مجھے روحانی زندگی مل جائے تو میرا دے قائم رکھ کر
تو قیوم خدا ہے۔ میں تو کمزور ہوں پر گناہ کی طرف
جھکوں گا۔ اور اگر تیرا فضل نہ ہو۔ تو پھر گناہ کی غفلت
میں گر کر مر جاؤں گا۔ پس جو جملہ استغیثت تیری

رحمت کے آگے فریادی ہوتا ہوں۔ اے حسی قیوم
میں زندہ اور زندگی بخش خدا۔ اپنی رحمت سے میری زندگی
کر میری فریادوں سے اور شیطان سے مجھے بچا کہ
وہ مجھے ہلاک کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد اس آیت شریف میں اللہ تعالیٰ کی دو
صفات لانا خدا کا لازم کار کیا گیا ہے کہ
ہمارا رب وہ ہے جسکو آؤنگہ آتی ہے اور نہ فیندان
جب ملک وقت کام کج اور بیداری میں گزار چکتا ہے
تو پھر اسے آرام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور وہ
اوتھنے لگتا ہے یا سو جاتا ہے یہ ہر دو حالتیں ایسی
ہیں کہ انسان کو اپنے جسم کی ہی کوئی خبر نہیں رہتی یہ بھی
ایک قسم کی موت ہے ایسے وقت میں انسان کا حافظہ سوا
خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا ہی ہے
جس پر آؤنگہ کا غلبہ ہے اور نہ فیندان کا وہی ہمارا خدا اور
نامہ ہے۔ اسی واسطے آیت الکرسی کا سونے کے وقت
پڑھنا بہت موزوں ہے حدیث شریف سے بھی
ثابت ہے۔ کہ اس آیت شریف کا پڑھنا موجب برکات ہے
دیگر جیسا کہ جسمانی طور پر انسان پر آؤنگہ اور فیندان
ہے ایسی روحانی حالت بھی بعض اوقات ایک
غفلت میں گر جاتی ہے اور ایک وقت جو انسان
روحانی حالت میں چلتی اور چلتی اپنے اندر پاتا ہے
وہ دوسرے وقت نہیں دیکھتا اسکی طرف ہی اشارہ
کر کے ہمارے کو چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی ان صفات
سے پناہ پوچھے کہ اے خدا ہم تو عاجز ہیں اور کمزور ہیں
ہماری روحانی حالت بس اوقات گر جاتی ہے ایک
آؤنگہ سپر دارہ ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ خواب کی سی پیش
آ جاتی ہے۔ پس ایسے وقت میں توحی حافظہ اور نامہ
ہو سکتا ہے۔ کیونکہ تو ان کمزوریوں سے بالکل پاک
خدا ہے۔

اس سے آگے خدا تعالیٰ کی سلطنت کا ذکر ہے
کہ لہ مافی السموات دعائی الارض۔ آسمان اور
زمین میں جو کچھ ہے۔ سب خدا کا ہے اور سب جگہ
خدا تعالیٰ کی حکومت اور سلطنت ہے۔ جیسا کہ یمن کی طرح
ہمارا یہ عقیدہ نہیں۔ کہ خدا کی بادشاہت صرف آسمان
پر ہے اور زمین پر نہیں بلکہ ہمارا ایمان ہے کہ زمین اور آسمان
ہر دو پر خدا تعالیٰ کی سلطنت برکلی قائم ہے سب
کچھ اسی کے ہنہ قدرت میں ہے وہ ہر شے کا

خالق اور ہر شے کا مالک ہے۔ اسی واسطے ہم کی دعا کے
مانگنے کے وقت اس کے حضور میں شرمندہ نہیں
ہیں کیونکہ زمین اور آسمان میں کرلی شے اس کی حکومت سے
باہر نہیں۔ پس اسی کی طرف اپنی الٹی کا لے جانا جائز
بلکہ ضروری ہے۔ وہ اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول
کرنا ہے نہ صرف ان کے حق میں بلکہ ان کے واسطے
بھی جن کے لئے اس کے شہدے سفارش کریں
وہ عقدہ کشائی کرنے والا خدا ہے لیکن فرماتا ہے
من ذا الذی یشفع عندی الا باذنه اس کے
اذن کے سوا کسی کے حضور کسی کو شفاعت کا
اختیار نہیں اور اس میں راز ہے کہ یعلم مابین
اید بھم دعا خلفہم۔ وہی جانتا ہے کہ ان لوگوں
کے اگلے اور پچھلے اعمال کیسے ہیں وہ جو اس قابل
ہوئے۔ کہ اس کے حق میں شفاعت قبول کی جاوے
اسی کے واسطے شفاعت کا اذن دیا جاتا ہے حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار فرمایا کہ تم میں
کو دعا بھی اپنے اختیار میں نہیں جب تک کہ خدا تعالیٰ
دعا کے واسطے توفیق نہ دے۔ جسے حق میں دعا قبول
ہونی ہوتی ہے۔ اس کے واسطے دعا کرنے کی توفیق
بھی مل جاتی ہے اور جس کے واسطے دعا کا موقع نہ ہو
سے نکل گیا ہوتا ہے اس کیلئے ہزار کوشش کیا تو
دعا کی توفیق ہی کسی نیک بندے کو حاصل نہیں ہوتی
بار بار ایسا ہی ہوتا ہے کہ کوئی دلی اللہ عباد کا
مستوجب ہوتا ہے تو ایک شخص کا نام دعائیں اس کی
زبان پر جاری کر دیا جاتا ہے جس کے لئے دعا کی طرف
پہلے سے اس کی توجہ نہیں ہوتی اس میں بھی یہی ماز
ہے کہ اس شخص کے حق میں جبکہ خدا تعالیٰ کی طرف
سے نیکی مقدر ہوتی ہے تو ایک سحاب الدعوات انسان
پر جب دعا کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو اس دروازے
سے اسے ہی گزار لیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا ہی سب کے
اعمال اور افعال سے آگاہ ہے۔ کہ وہ بصیر و فطیر
خدا ہے۔ دلا یحیطون بشی من علمہ الا بما شاء
اور خدا کے علم پر کوئی اعراض نہیں کر سکتا۔ خدا جانتا چاہتا
ہے کسی کو اپنے علم میں سے کچھ عطا فرماتا ہے
جیسا کہ انبیاء کو علم غیب میں سے کچھ اطلاع دی جاتی ہے
تاکہ ان کے منجانب اللہ ہونے پر ایک نشان ہو
اور خدا تعالیٰ کی برتر ہستی کا ثبوت دنیا پر ہی ہر مو۔

و وسیع کرسیہ السموات والارض دلائل یوردہ حفظہ
و ہذا علی العظیم۔ اس کی کرسی اسماؤں پر اور زمین پر
و زمین اور ان سرور کی حفاظت اور سے تھکا پھینا ہوتی اور
وہ مل کر انیسویں ہے۔ اس کی جگہ کسی سے یہ مراد نہیں کہ
نہ کسی کی جگہ پر بیٹھا ہوا ہے۔ یہی ہے کہ ان کی بیعت کا
جگہ کسی سے مراد اس کی عظمت اس کی حکومت اور
تسلط ہے۔ اس کی طاقت وسیع ہے کہ ہر چیز پر وہ
ہے۔ اس لیے اس کی حکومت جہی ہے۔ یہی ہے کہ ایک
اور زمین کے مابین اور ان کے مابین کہ دوسرے کی کرسی
نوم پریشانی اور پریشانی ہے اور نفیست گورنہ کی کرسی
عبادت پنجاب پر وسیع ہے۔ اس کے واسطے کہ یہ زمین کوئی
و نام نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ اس کی کرسی پر بیٹھا ہو
ہے۔ جس کی ایک ایک چیز جو زمین اور
ایک زمین اور ایک جہول زمین ہے اور ہر وقت
میں اور حکومت اور اس کے ایک ایک اور ہر
اور اس کی ہر وقت اس کے ہر وقت اس کے
ہے۔ اور اس کی کیفیت کو ہر وقت اس کی ہر وقت
سکتے ہیں

پھر اسے اس لئے کہ اس سے خدا کی عبادت کرو
جیسی اس کے مقررہ واسطے تاکہ تم اپنی مرادوں میں
کامیاب ہو۔ (ایسی میں بہت کوشش کے بعد ہر ایک کو ہر وقت اس کے واسطے
اس سے دوسرے زمین اور ملک کے مابین
سرگودہ صاحب سرگودہ کو گئے۔ وہاں پہنچے
جہ سے بگڑا ہمت اس بگڑا ہمت احمدیہ
کی گئی تھے سرگودہ مولوی فضل الہی صاحب
احمد آباد مقرر ہوئے اور پھر پڑھتے صاحبہ فدا علی
صاحب احمدی بی۔ اسے (علیگ) مقرر ہوئے
اور میں صاحبہ فدا علی صاحبہ مقرر ہوئے۔ اسے اور اس کے
کی عادت کے واسطے چند دن کی تجویز کی گئی۔ اور حضرت صاحبہ
نے واسطے جہی درستوں نے چنہ جمع کے دیار
سرگودہ میں ایک بڑی خوشی ہم
مسجد احمدیہ سرگودہ کو اس وجہ سے ہوئی کہ وہاں
کی جماعت نے ہمت کے ایک مسجد احمدیہ طلبہ کر لی تہ
جو اگر بے وسعت میں چھوٹی سی ہے مگر سرگودہ میں جماعت
کے قیام کے واسطے ایک بڑی دلیل ہے کیونکہ جس
نوم نے خدا کا گھر بنایا اور خدا کی عبادت کے واسطے
ایک جگہ مقرر کی۔ خدا تعالیٰ ضرور ان کو برکت دے گا

اور ازل کا حامی اور ناصر ہوگا۔ حضرت سید موعودؑ ہمیشہ فرمایا کرتے ہیں کہ اپنی جماعت کے لوگوں کو یہ سنبھالنا کہ ہر جگہ خدا تھا۔ یہی عبادت کیدارِ مٹے مسابینائیں جو لوگ خدا سے کہہ کر کوتاہی کر۔ تین تین خدا اور ہر کسے گمراہ کو تباہ کرے گا۔

آبادی گروہ

سرگودھ کی آبادی جس کا شمار اولاد پر
وفا ہے۔ یہاں رہنے والے ہرگز کوئی
اور گھیاں ہی نہیں کرتے۔ جو نقصان پہنچا تو انہوں
کیا کہ یہ ہرگز اور ان میں چڑھتا ہوا ہے۔ جس کا یہ کہ
کے لئے کہ میں نے کیا سب سے پہلے کہ میں نے
ہرگز کے لئے کہ میں نے کیا سب سے پہلے کہ میں نے
ہرگز کے لئے کہ میں نے کیا سب سے پہلے کہ میں نے

[illegible]

چند روز کے بعد کہ جبکہ وہ صبح کی آفتاب کو دیکھ کر
 فرمایا کہ اے اللہ! میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ
 میں اپنے لیے ایک ایسے مکان بنوا دوں جس میں
 میں اپنے لیے ایک ایسے مکان بنوا دوں جس میں
 میں اپنے لیے ایک ایسے مکان بنوا دوں جس میں

[illegible]

ولد فتاح الدین صاحب ۸ مرستی علی بن عبد الوہاب صاحب ۸ مرستی
 حاجی احمد ولد میان بی بی ۸ مرستی احمد علی مرستی دین محمد صاحب
 مرستی محمد صدیق ولد خدا بخش صاحب ۸ مرستی احمد مرستی محمد عظیم
 ولد فتح الدین صاحب ۸ مرستی احمد ولد غلام محمد صاحب ۸
 مرستی محمد دین والد دین صاحب ۴ مرستی غلام الہی صاحب ۴
 مرستی نو عبد صاحب ولد میان عبد الوہاب صاحب ۲ مرستی شام نور خان
 جوم معروف صاحب ۴ مرستی احمد صاحب ۲ مرستی
 انجمن انصاف بکیرہ ۴ مرستی حاجی بشارت احمد صاحب ۴
 انجمن انصاف صاحب ۴ مرستی والد بشارت احمد صاحب
 انجمن انصاف بشارت احمد صاحب ۸

میبانی | شیخ غلام رسول صاحب بنام محمد و محمد صدیق صاحب
مولوی سرور احمد صاحب، عمر میان عبدالصاحب
یاں اور محمد بن عبدالصاحب

[illegible]

حاکم بن ابی اسحاق علیہ السلام صاحب گزوا و فضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 شیش ماہ کی بات کہ مولیٰ کہ در حدیثان و توفیق گنہ گار
 بدکار ہی کے پستے میں وقفہ تھا میرے پاس ہے
 اور کلہ ام الہی کے معارف کی باتیں بڑے شوق سے سنتا
 رہتا ہے جب میں واپس قادیان میں پہنچا اور حضرت کی
 خدمت میں احباب کا سام ہم پہنچایا۔ تو آپ نے ڈاکٹر بن کر آنحضرت
 صاحب کے متعلق فرمایا کہ بڑے محض ائمہ بہت ہی قابل
 تعریف آدمی ہیں۔ مجھے کہتے کہ کائنات کی خبر کہیں حقیقت
 کو پہی چوٹ پہنچی تھی۔ اس کے متعلق دریافت فرمایا میں
 نے غرض کی کو حقیقت ساز غم تھا۔ جو اچھا ہو گیا۔ فرمایا
 چھوٹی عمر میں اکابر و فاضل بھی جی ایسے ہی کہتے تھے
 کائنات غالباً یہ اس امر کے ظہار میں تھا کہ جب آپ
 اصلاح پر مامور ہوں گے۔ تو بہت سے کہتے آپ
 کو کائنات دہرین گے۔ مگر سب نامراد اور ناکامی کے
 سبب دیوانے ہو کر ہلاک کئے جا دیں گے (ایڈیٹر)

ضرورتِ اعظیٰین | قادیان سے باہر جانا اور رہنا یہاں کے مہاجرین کو جعفر نامہ گوارا خاطر ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ باغی خبر دیوں

و غامین مانگتے تھے مگر ہم کہہ بہت افسوس سے کہتے پڑتا ہے کہ
شیعوں نے تو بالکل ان نشانیوں سے فائدہ نہیں اُڑھایا
اور امام قائم الزمان (حضور اقدس) کے جمیع الوجوہ منہ
پھر یارِ مین نہیں سمجھ سکتا کہ شیعہ کے پاس اب کیا عذابی
رہ گیا ہے اور وہ کیوں اس قدر کوفہ و غیور نہیں کرتے جس نے
سیح و عیسا اور محمدی معبود ہو۔ نے ہم دعوے کیا اور اندیشا
نے اس کی صداقت کیلئے خبرِ صحت کی پیشگوئی کیہو افق
ماہ رمضان ۱۳۱۰ھ میں کسوف و خسوف کا قاتل ہوا
بین جہان ہون کو کب تک حضرات شیعہ غاری طرف
اور نصرانی اور جاہل مسلمان آسمان کی طرف دیکھتے رہیں گے
آنے والے آگ اور آسمان نے کسوف و خسوف سے اس
کے صف بگڑا ہی دئی۔ اور خدا کے فضل سے یہ درخون
نشان پورے ہو گئے۔

روشنی چون نه شود در ره تاریک دلتان
بهر انوار جهان بپسند کنگان آمد
غم نزل نهد ز پیشانی او ز پیداست
تقج بر برق جفا دهش شان آمد
ظلمت کفر جهان چون نه منور گردد
پشم را روشنی مشعل عسکرن آمد

آگیا ہے افترائے کے پھر مین
سن کے کہ یہ مینے کہا اس کے بھر
ہے یہ سب تیرا ہی کذب افتر
کامیابی ہے صداقت کی دلیل

سروریت

منہ و مراد بے ریا کار شریعت احمدیہ سے بدظن ہو کر

میں نے اس کی خوش رہائی کا بعد قیاس کر لیا تھا۔ سو سو گز پہلے پہلے سے -

بدخواتین

مولوی صاحب چاہدہ کی لڑکی کے ساتھ

میرا سبب

رازا اہلیہ ملک کرم الہی صاحب ضلع دارورئیں بھیرہ

(گذاشتہ اشاعت کے آگے)

سوال

جب آپکا یہ اعتقاد کہ اونچوں پر یہ کام کئے تو چھٹے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر کیا فضیلت حاصل ہوئی جنھوں نے نہ تو کوئی مردہ زندہ کیا اور نہ ماوراء النہر میں وغیرہ کو اچھا کیا اور نہ چڑیاں بنائیں اور نہ ہی زندہ آسمان پر جاسکے۔

جواب

جواب: چھپ۔
(۱) میں نے کہا کہ اس نے چھپ چھپ کر عیسیٰ علیہ السلام نے ایسی ہی چڑیا بنائیں جیسی کہ اچھل ان کے پیروگل کے کھلنے سے بنائے ہیں جو کہ چلتے پھرتے بولتے آہٹتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارہ برس بخاری کا کام بھی کیا ہے کوئی تعجب نہیں ہے کہ وہ چڑیا بنائے جو ان کے ذریعہ کے ذریعہ یہ عجائبات دکھائے ہوں۔ وہ زندہ جانور بننا سوائے خدا کے کسی کے اختیار میں نہیں اور خداوند کریم اپنی کلام پاک میں بار بار فرماتا ہے کہ ھو اللہ الذی خلقکم ما فی الارض جیسا یعنی وہی ہے جس نے پیدا کیا واسطے تمہارے جو کہ زمین و آسمان میں ہے سارا اور کوئی شخص ایک کچی کی ٹانگ نہیں بنا سکتا اور نہ کسی کو طاقت ہے (۲) مردے زندہ کرنا۔ سو یہ بھی بالکل ناممکن ہے کیونکہ مے ہرنے ہرگز واپس نہیں آسکتے۔ اور اگر کوئی مرا ہوا واپس آتا تو عمر ورتنا۔ کہ وہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی ساری دنیا میں منادی کرتا کہ میں نے ان کو نہیں مانا تو مجھے یہ سزا ملی وہ تکلیف پہنچتی تم اب انہیں مان جاؤ۔ مگر ایسا ہی نہیں ہوا۔

کوئی بھی مرکز تو پہر آیا نہیں ہے۔ یہ تو فرقان نے ہی بتلایا نہیں بعد انہوں نے نہ کہ وہ وحالی مردے زندہ کئے ماوراء النہر میں سے مراد ہی وہی شخص ہیں جو کہ شروع سے ہی غافل اور دنیا پرست ہو گئے۔ دین کی طرف کچھ ہی خیال رکھا۔ ایسے ہی کوڑی جن کے دل میں پر بے دینی کے باعث بدناما دہیے اور داغ پڑ گئے تھے۔ کفر شرک کو صاف کر کے شفا دی۔ مگر ہمارے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایسے ایسے روحانی مردے زندہ کئے۔ بلکہ دشمنوں و مردوں سے انسان اور انسانوں سے با خدا انسان بنا دے جسکی نظیر کوئی دوسرا پیغمبر پیش ہی نہیں کر سکتا (بیوی چپ) میں نے کہا بیوی صاحب جو پیر کہ بنائی گئی ہے وہ ضرور توتی ہے اور جو ذی روح پیدا ہوا وہ ضرور مرتا ہے۔ کل نفس ذائقہ الموت۔ پیر میں نے

کہا کہ اسے میری بزرگو! ان کے قدم بہ قدم نہ چلو یعنی چلی جنھوں نے ایسا ہی کا انتظار تو زمین مانٹی۔ میں نے کہا کہ قادر تو ضرور توتی ہوں مگر یہ چھپ چھپ جاتی ہوں کہ وہ خدا کا اپنی زندگی باقی نہیں کرتا۔ فلن نجد

لنجد اللہ تبدیلا۔ اگر کوئی شخص رو کر دن کو دعا مانگے کہ اس وقت رات ہو جاوے۔ تو کیا قادر خدا اپنی قدرت کے خلاف رات کر دینا نہیں ہرگز نہیں۔ وہ اپنے تو زمین نہیں بدل کر بیوی چپ (پھر آگے دیکھو قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی موت کا خود قائل کر رہے ہیں۔ نہ تو تبتی۔ میں نے جب تک میں ان میں زندہ رہا گواد ہوں۔ کہ اونچوں نے مجھ کو اور میری والدہ کو خدا نہیں بنایا میں نے حاضرین سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ بہنوں فوت کے سنے کیا ہیں سب نے کہا مرنا۔ میں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اقرار کر رہے ہیں کہ سب نے مجھ و وفات دی تو پھر تو ہی ان کا نگران اور محافظ تھا۔ یہ آیت صاف ظاہر کرتی ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ

اس در فانی سے چل پے امروہ پر واپس ہی نہیں آسکتے (جواب) نہیں وہ آسمان کو اترینگے (سوال) بالفرض آپ کے کہنے کے بموجب کسی (سیلون) غبارہ کے ذریعہ سے جو کہ اون کے پرستار بنا سہے میں نازل ہو آئیں تو پھر کیا نذرانہ بن جائے خدا کو اپنے آپ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں نہ بیٹے (جواب) ان کے کہتے ہی سب خلقت مسلمان ہو جائیگی۔

سوال۔ اول یہ تو ناممکن ہے کہ تمام جہان کے لوگ مومن ہو جاویں گے کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی اس شام المرسلین کے عہد میں ہی ساری دنیا چوڑا سا عرب ہی مسلمان نہ ہو سکا (کئی اہل جہل کی خدمت والے) یہ جسکی روحانی طاقت سب پیغمبروں و نبیوں اور بالآخر نبی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کو کس گنتی میں جنھوں نے عمر بھر میں مردوں کو زندہ

مرد بنائے سو ایک لاکھ دسویں چھپ دیا۔ تو دوسرے نے سانس منہ پر لعنت کی۔ اگر توڑی دیر کے واسطے ہم مان ہی بیویں کہ وہ سننے۔ عمر برس کی جمع کی ہوئی طاقت کو ساری دنیا کو مسلمان کر دیں۔ تو ہر ایک اور شکل کا سا منا تھا ہے اور یہ آیت نعوذ باللہ نعوذ باللہ۔ جاعل الذین استعولہ۔۔۔۔۔ الا یوم القیامہ۔ اے عیسیٰ تیرے مانگو والوں کو تیرے نافرمانوں پر تیارست تک نہیں کرے گا اب بتلاؤ کیا کیا جاوے۔ یہ آیتیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے راستہ میں سر سکندری بن گئیں۔

جواب۔ جھٹھلا کر بولی کہ قرآن کریم بعض آیات ہی منسوخ شدہ ہیں۔ (جواب الجواب) میں نے کہا استغفار کر دو ورنہ کا ہو جائیگی۔ وہ قرآن کریم جبر کا خود خدا قائل ہی فقط ہے اور حسین کوئی آج تک فقط زبردست نہیں بڑھا گستا۔ سکا۔ اور جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ خالق بسورۃ من مثله الہو مگر مخالفت آج تک کوئی صورت ایسی نہیں لاسکتے اور نہ لاسکتے

جواب۔ قرآن شریف میں پیٹے شرب ملال لکھی ہے اس آیت کو منسوخ کر کے دوسری میں حرام کر دی۔

سوال۔ آیت نکال کر نہ کیا وہ کہاں شرب کے ملال ہو نیکا ذکر ہو مگر نہ وہ کہاں کی سخت خیرہ اور ششہ ہوئی۔ اس وقت مجھ حضرت اقدس کی وہ الہام یاد آگیا کہ جو شخص تیری مانت کرتا ہے اس کی میں خود امانت کرتا ہوں۔ اس آگے سنو۔ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹ کر ہمارے سامنے آسمان پر چڑھ کر کہا لا اور اتر تو اونہوں نے فرمایا بار قل سبحان ربی کل کنت ایا بشراً دسویلا پاک کہ اللہ۔ یونہی اس کا بندہ اور رسول ہوں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بسجہ عنقریب مقیم ہو گئے۔ تو کمبخت حضرت رسول کریم اس وقت آسمان پر نہ چڑھ سکے۔ اور جو بدیا۔ میں اس کا رسول اور بندہ ہوں۔ آسمان پر کیسے جا سکتا اور اگر کفار مکہ کو یہ خبر ہوئی۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ بسجہ عنقریب آسمان پر موجود ہیں تو وہ ضرور کہتے کہ وہ فلا نابی ایسی جسم کے ساتھ آسمان پر گیا ہے۔ تم کیوں نہیں جانتے۔ مگر اونہوں نے نہیں کہا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ بیتا انسان آسمان پر نہیں جا سکتا۔ ہوا اس کی سخت نالعت ہو جاتی ہے۔

ارج کیا محض مصطفیٰ اسراج میں آسمان پر نہیں گئے آپ اس کے من میں میو کہا ہم معراج کے ہرگز متا نہیں۔ علی کریم کا معراج میں بدیاری نبی اللہ میں نہایت اعلیٰ نسبت تھا جیہاں اونہوں نے حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ اور ارج ایک بدیاری میں اور اگر اس کے رہ سکے ہیں تو امتیاز کیا ہوا۔ باقی تائیدہ

تم کرتے کرتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی صلیب دیدیا اور مضروب علیہم کا خطاب پایا۔ (جواب) کیا تم خدا کو

مساویق

جانتا آجی طرح ہولن تین۔ سوز پائیکس
 رانہر ہما بنانی مین ہولن تین باخبر
 کہ نہیں سکتا ہولن ان دونوں مین تفریق کچھ
 مملکت کو میری اس سے سخت پہنچیکا ضرر

ایک دوسرے سے پکس مین تفریق ہولن
 شہر ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 مملکت مین کیون دونوں کے مساوی ہولن
 ملک کی خدمت ہمیں ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

مملکت کو میری ان دونوں کے مساوی ہولن
 مملکت کو میری ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

سرکاری تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا
 کہ اس ہفتہ مین شمالی ہندوستان میں کسی
 قدر بارش ہوئی۔ پنجاب میں اس کی ضرورت شدت سے پائی
 جاتی ہے۔ راجستھان میں اس کی ضرورت شدت سے پائی
 جاتی ہے۔ لیکن بعض اضلاع میں ضرورت سے زیادہ برس
 گیا ہے۔ مگر تاہم ابھی تک بارش کی ضرورت محسوس کی جاتی
 ہے۔ کیونکہ جو فصلیں بونے گئی ہیں اور کھیلنے ضرورت
 ہوتی ہے۔ ان اضلاع میں انماج پاک رہی جو
 لیکن محض نوکان کی تعداد بدستور ترقی پر پائی جاتی ہے ان
 ضلعوں میں دس لاکھ آدمی امدادی کاموں پر لگائے
 گئے ہیں اور لاکھ ۵۰ ہزار مفت خوراک پائے ہیں۔

ملاوہ زمین ہرام پور کے قلعہ میں ۲۵۹۲۹ آدمی گھٹ
 گئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں میں بدولی گھر گھر
 پائی ہے۔ اور اسی باعث جرائم کی تعداد ترقی پر پائی
 جاتی ہے۔ پنجاب میں امدادی کاموں سے ۱۲۱۵
 آدمی گھٹ گئے ہیں۔ ۱۰۰ ہندو میں زیادہ تباہی ہوئی

رہی ہے۔ چنانچہ بھوپال راجپوتانی میں ۳۵۰۰ آدمی
 کو جان پر لگائے گئے اور ۲۰۵۰۰ مفت خوراک
 پائے ہیں۔ اب اندو میں بھی مفت خوراک دی جاتی

ہوئی ہے۔ چنانچہ بھوپال راجپوتانی میں ۳۵۰۰ آدمی
 کو جان پر لگائے گئے اور ۲۰۵۰۰ مفت خوراک
 پائے ہیں۔ اب اندو میں بھی مفت خوراک دی جاتی

سہنے خط نہ کاف کی حالت اس میں جانی ہے
 اور پورا اور ہی فاطمہ خواہ حالت میں ہونے کی امید کہ
 جاتی ہے۔ جنگاں میں امدادی کام کرنے والوں کی تعداد
 گھٹ کر ۲۰۰ رہ گئی ہے۔ اور مفت خوراک پائے گئے
 ۱۵۰ آدمی ہیں۔ مگر ایک ضلع میں نقصان ہو گیا ہے
 کے باعث امدادی کام کرنے والے گھٹ کر ۳۰۰ رہ گئے
 گئے ہیں۔ خاص امدادی کام ۱۰۰۰ ہولن ہولن ہولن
 تمام ہولن خوراک پائے گئے ۱۰۰۰ ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

میں جو نقصان ہو گیا ہے
 وہ نقصان ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

میں جو نقصان ہو گیا ہے
 وہ نقصان ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

میں جو نقصان ہو گیا ہے
 وہ نقصان ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

میں جو نقصان ہو گیا ہے
 وہ نقصان ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

میں جو نقصان ہو گیا ہے
 وہ نقصان ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

میں جو نقصان ہو گیا ہے
 وہ نقصان ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

الہ آباد کے ایک کنوین سے تین لاکھین ہراؤ
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن
 ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن ہولن

مارسیلز میں تباہ ہو گئے۔ ان بکوں پر نہایت دردناک نظر سے نظر آئے ہیں۔ کیونکہ لوگ اپنا رویہ واپس طلب کرنے کے لئے آئے ہیں۔ بعض اسپینش کارخانے بھی اس سے متاثر ہوئے۔

ہندوستان کی تمام ریلوے لائنوں پر چوری | چلتی کارروائیوں میں چوری کی وارداتوں کی غیر معمولی طور پر ترقی کر رہی ہے۔ حال میں بی۔ این۔ ایس۔ پر چار ساؤتھ ویسٹ آف کو جارجس ہے۔ اور کاسمان چار مسلح آدمی چور کرنا چاہتے ہیں۔ انڈین پریوینٹو پولیس نے انڈین ریلوے میں زلزلہ کا ایک جھٹکا پھر محسوس ہوا۔ حرکت شمال سے جنوب کی جانب تھی۔ ایسا زلزلہ مدت سے یہاں نہیں آیا تھا۔

ٹرنسوال میں ہندوستانیوں کی جدوجہد کے متعلق لاڈلہ ریلوے کی طرف سے لارڈ کزن نے دارالامین اس مضمون پر تقریر کرنے ہوئے۔

سروس کیوجہ سے ہندوستانی مسالمت کی نسبت واقفیت ہے۔ اس لئے ان کی اجازت ہے اس بار سے میں کچھ فرق کرنا چاہتا ہوں۔

ایک بات تو یہ کہ ہندوستانی قیدیوں اور ادا کے تعلیم یافتہ شخصوں میں بھی (جو دراصل اس ساری تحریک کی بنیاد پر خیال پھیل رہا ہے) کو گورنمنٹ خود انہیں ہندوستان سے باہر جانے کے لئے ترغیب دیتی ہے ہم انہیں نوآبادیوں میں بھیجے ہیں جہاں وہ اپنی محنت سے پیسہ کماتے ہیں لیکن اس بلکہ کے لوگ خواہ مخواہ ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ان سے کمزور کا سا سلوک کرتے ہیں۔ ان پر بعض ادا کی خوبوں کی وجہ سے سختی کی جاتی ہے اور ان میں سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں ہوتا کہ وہ کفایت شعار محنتی اور

پہنیزگار ہوں۔ یہ حالت دیکھ کر انہیں یاد آتا ہے کہ ہم اعلیٰ سرکار انگریزی کی بن جن کی خاطر ہم نے جنوبی افریقہ میں اپنی جانیں قربان کیں اور نامال کو دشمنوں کے جنگل میں آنے سے چھڑا لیا۔ شاید آپ نے بیویک میں ایک عرصہ اشد دیکھی ہوگی جو جنوبی افریقہ کے بعض ہندوستانی سپاہیوں نے زلزلہ کی تھی۔ یہ ایک نہایت دردناک پس

ہستہ پڑا کہ شہر میں دل سے ہمدردی کے اظہار کیا ہے۔ میں اس بار سے میں اگر زیادہ بحث کروں تو کوئی ہون۔ کہ ہندوستانی ایک انگلیش شہری کے تمام حقوق طلب کرتے ہیں۔ اس میں اور کوئی قصور نہیں۔

کیونکہ یہ ہماری تحریروں اور تقریریں اور کتابیں کا نتیجہ ہے ہندوستانیوں کے دامن میں اب اس آزادی اور کفایت کی خواہش پیدا ہو گئی ہے۔ جیسے ہر ایک انگریز اپنا پیدائشی حق خیال کرتا ہے۔ یہ خواہش واقعی قابل توجہ ہے۔ میرے خیال میں یہی کوئی حق نہیں کہ ان کی ان خواہشات کے لئے میں جیل میں کینٹونمنی پر انہیں آبادی کی دفا داری کا انحصار ہے اس سے زیادہ میرے خیال میں یہ ہے اور یہ کہ کئے کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے لئے ہر شے میں کفایت اور کامیابی کا وسیلہ بنے۔

اور اس وقت تک کہ یہ تحقیق دی ہے۔ ہم اس وقت کتاب پر تقریر یا استفسار کی نظر نہیں دیتے۔ بلکہ صرف یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے تعلق تحقیق یورپ کی تحقیقات و معلومات کا کیا پایہ ہے اور کس طرح اور کس طرح ہندوستانی اس بارہ خاص میں غلط اور سراسر سچ ثابت ہوتا ہے۔

فاضل محققین (اس لئے کہ یہ کام ایک آدمی کا نہیں بلکہ بہت سے اچھے تاریخ دانوں کا ہے) نے اس میں حکومت اسلامیہ انڈس کی تاریخ لکھتے ہوئے ایک نمونہ عربی خط کا ہی دیا ہے۔ جو اپنی نفاست و خوشنمائی کے لحاظ سے نئے مواقع بہت اعلیٰ ہے لیکن اس کے تحت میں جو تفصیل نمونہ کے ماتخذ کی بنائی ہے اسے پڑھ کر ہم نے انہیں سنیں پڑے اور فاضل مورخ کی معلومات تاریخ اسلام کا یہ ہیں۔ ہم نے اندازہ کر لیا۔ عبارت نمونہ کی حسب ذیل جو

وہن یقوت العنی مند ید انزبت ان انجنا
جز مشقلا وخط کو
منقول۔ Specimen of
Arabic writing from
an old Manuscript
of the Koran!!

اس نمونہ کی عبارت میں جسکو لائیت مورخ قرآن کے ایک قدیمی نسخہ سے منقول بتاتے ہیں۔ پہلی سطر مشہور قصیدہ بردہ کا ایک ناتمام شعر ہے اور دوسری سطر بھی کسی عربی قصیدہ (غالباً قصیدہ غوثیہ) کا ایک کلام شعر ہے۔ جو ان کلام کی کوئی آیت ہرگز نہیں۔ مسلمان اس پر طبعاً یہ خیال کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کی بابت یورپ کے اکثر مسیحی مصنفین کی تصانیف ہرگز قابل اعتبار اور وثوق کے سزاوار نہیں ہوتیں۔ (وطن)

پچھلے سال کے فیل

دین اور جس اللہ ہم سے خدا کی تازہ دہی کا انداز ہوتا رہا ہے۔ وہ ناظرین سے غلط نہیں۔ ہمارے پاس چند فائل موجود ہیں۔ جو صاحب اپنے معلومات میں اضافہ یا اپنی لائبریری کی الماری کو زینت دینا چاہتے ہیں۔ وہ خریدیں ورنہ یہ قیمتی ذخیرہ بہت جلد ختم ہو جائیگا۔ اسے قیمت تین روپے مکمل ڈاک کی بنا پر گائیٹ کے محمولہ کا علاوہ۔ "مینجہ بدر" قادیان

ایک کتاب

جو صاحب و دو خریدار ہنگام قیمت دسے دین گے ہم انہیں اور ان کے لئے ہوئے خریداروں کو پہلے سالانہ میں ۱۶ صفحہ کا اخبار دین گے۔ یہ صرف اس لئے رعایت کی جاتی ہے کہ کارخانہ میں روپے کی سخت ضرورت ہے انصار ہندوستانی کو خوشنود سے عند اللہ موجود ہوں اور عندی شکور "مینجہ بدر"

بقایا دار اپنا حساب کین

ہر کے جن ہمدرد و مہربان (حقوق العباد کی نگہداشت رکھنے والے دوستوں نے) جنوری کے دی بی واپس کر دئے تھے۔ ان کے نام خطوط لکھے جا رہے ہیں اور براہ مہربانی جواب سے ضرور نمائندہ کریں اور اپنا حساب منہ کر کے انصار ہندوستانی شامل ہوں۔ "مینجہ بدر"

بخدمت ڈاکٹر انجی طب سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انتقاد مجلس اطباء و ڈاکٹر انجی
 صدر احمدیہ ڈسپنسری قادیان دارالامان اگرچہ
 اندر سے تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت
 جماعت احمدیہ سے ہے۔ مگر جسے کہ سلسلہ میں گزشتہ
 دس سال میں ترقی ہوئی ہے۔ ڈسپنسری ابھی اسی حالت
 میں ہے جسے کہ شروع میں تھی۔ ادویہ ابھی بہت تھوڑی
 میسر کی جاسکتی ہیں۔ جو کہ صرف مدرسہ کے بیمار طلباء اور
 صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کے لئے علاج کے لئے
 مشکل سے گنتی ہوتی ہیں۔ اور اوزار اور دیگر ضروری
 سامان معمولی اپریشن کے لئے بھی متیا نہیں۔ انڈورٹریلیا
 کے رکھنے کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہاں تک کہ مریض
 طالب علم بھی علیحدہ کمرے جاسکتے ہیں۔ متعدی بیماریوں
 کے علیحدہ رکھنے کا کوئی سامان نہیں۔ کوئی اپریشن روم
 نہیں۔ موجودہ ڈسپنسری کا کمرہ بہت تنگ ہے جس
 میں نہ شفاخانہ کا سامان آسائش سے رکھا جاسکتا ہے۔
 نہ مریض کے دیکھنے کے لئے کافی جگہ ہے۔ ہمارے
 سلسلہ کے بہت سے ڈاکٹر طبی خدمتیں لے کر قادیان
 میں رہتے ہیں۔ اگر ڈسپنسری میں اپریشن کمرے کافی
 سامان ہو۔ تو وہ بہت سے غریب مریضوں کی دستگیری
 کر سکیں جو کہ دور دراز کے شفاخانوں میں علاج کے لئے
 جانے کی وسعت نہیں رکھتے اور اگر ادویہ کے لئے زیادہ
 روپیہ ملے۔ تو علاوہ طالب علمان سکول و ملازمان صدر
 انجمن احمدیہ دوسرے احمدی اجاب جو کہ قادیان میں رہتے ہیں
 اس ڈسپنسری سے علاج کر سکیں۔ بلکہ مل تو یہ چاہتا ہے کہ جیسے
 قادیان میں کل اطراف عالم سے لوگ روحانی امراض دور کرنے کیلئے
 جوق در جوق آتے ہیں ایسے ہی جسمانی علاج کے لئے بھی دوسرے لوگ قادیان
 کے احمدی ہسپتال میں آئیں اور شفا پا کر جائیں۔ جو کہ صرف سکول کی
 ڈسپنسری رہنے کے بجائے اب یہ ڈسپنسری صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری
 ہو گئی ہے۔ اس لئے شروع جنوری ۱۳۲۷ء سے شفاخانہ کی مدیٹ میں
 دوسری مہات سے علیحدہ رکھی گئی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کی دوسری مہات
 مثلاً اشاعت اسلام۔ مدرسہ۔ یتامی و مساکین۔ مقبرہ ہشتی وغیرہ میں پہلے
 سے ہی اخراجات کی زیادتی ہے اور ہر ایک مدی کے وسائل جہاں ہیں۔
 اب تک صیفہ شفاخانہ کی آمدنی کوئی سبیل نہیں۔ اور اس کو شروع جنوری
 چھ ماہ تک امتحان صیفہ صدقات کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ یعنی جب تک کہ
 شفاخانہ کی مستقل آمدنی صورت پیدا نہ ہو۔ بطور فرض صدقات سے اس میں

روپیہ دریا جاوے۔ جو کہ بعد میں اس کے مارجا ادا ہوگا۔ اس وقت
 اگر شفاخانہ کی آمدنی کو مستقل کر دینگے کہ آئی تجویز نہ ہو۔ تو ڈسپنسری
 میں ترقی تو درکنار اس سال نہ اوزار آسکتے ہیں اور نہ آئندہ سال
 میں دوائی آسکتی ہے اس لئے نہایت ضروری تھا کہ ڈسپنسری کیلئے
 خاص چندہ کی تحریک کی جاوے اور اس تحریک میں سلسلہ عالیہ احمدیہ
 کے تمام ڈاکٹر اور طبیہ لیں تاکہ ان کی امداد سے ڈسپنسری جو نہایت ضروری
 جزو اس سلسلہ کا ہے ترقی پکڑے۔ کیونکہ ڈسپنسری اس سلسلہ کی آمدنی
 کا بہت موجب ہو سکتی ہے۔ دیگر مارجا کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز
 ملکوں میں تالیف قلوب کے لئے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاخانے
 بناتے ہیں تو کیا ہمارے مریض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کیلئے
 اگر درست شہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے ربانی مبعوث
 مقام یعنی قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بناویں۔ میں پھر عرض
 کرتا ہوں کہ درست مفصل ذیل اغراض ہیں جن کے لئے مستقل
 چندہ کی ضرورت ہے (۱) ادویات کے لئے (۲) اوزاروں کیلئے
 (۳) توسیع شفاخانہ کے لئے۔ جس کے لئے ضروری ہوگا کہ ہسپتال
 کو باہر سکول کے پاس بنایا جاوے اور اس میں اپریشن روم اور
 انڈورٹریلیا کے لئے کمرے بھی ایذا دے جائیں متعدی مریضوں
 کے لئے کمرہ وغیرہ۔ ان ہی اغراض کیلئے قادیان میں چھوٹی مسجد
 ۱۲۱۷ء میں شہداء کو ایک جگہ کیا گیا جس کی روئیدار سال خدمت ہے
 جو ڈاکٹر اور حکیم صاحبان اس جلسہ میں موجود تھے۔ سب نے ان تجاویز سے
 اتفاق رائے کیا جو اس میں مذکور ہیں حضرت مولوی نویدین صاحب
 جلسہ میں موجود نہ تھے۔ مگر جبکہ بعد اسی روز جب ان کو روئیدار جلسہ
 دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ
 عیشہ روپیہ بطور عطیہ کے عینہ کا وہ رقم دیا اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم
 شفاخانہ کی عمارت تکمیل دواور اجاب کو شریک کر کے اپنے گھر سے بنوادیں
 کا ارادہ رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس ارادہ میں کامیاب کرے۔ آمین
 امید ہے کہ دیگر صاحبان بھی ان تجاویز کو پسند فرماویں گے اور عمل کے ثواب
 و دین حاصل کیلئے اس لئے التماس ہے کہ ہر ایک فرد ڈاکٹر انجی و حکیم صاحبان
 اس عندداشت کو پکڑ کر ان تجاویز پر عمل کیلئے کوشش کے ساتھ خالص
 اہل حقہ کے وہ ان تجاویز پر کاربند ہوگا تاکہ اس کام میں دیر نہ گزرے
 و رعیت اور پہلی تاریخ کی پرائیویٹ پریکٹس کا روپیہ براہ راست ہمارے صاحب
 صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرماویں۔

مرزا یعقوب بیگ۔ انجمن احمدیہ شفاخانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان
 روئیدار جلسہ ڈاکٹر انجی صاحبان اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب
 و اطباء جماعت احمدیہ منقذہ ہائے حیات ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب ڈاکٹر
 بشارت احمد صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر قاضی کرم الہی صاحب ڈاکٹر
 فیض قادری صاحب ڈاکٹر محمد حسین صاحب جتویشی صاحب
 حکیم محمد حسین صاحب صاحب گڑھ

حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ
 اس جلسہ کے پرزیدنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقبرہ ہشتی قادیان کے
 ہمنظر ہوا۔
 ۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسٹنٹ سرجن کی تجویز پر اتفاق
 رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیہ پاس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہزار
 کی آمدنی جو ہر ماہ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان
 کے لئے دیا جائے۔
 ۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز پر اتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس
 ڈسپنسری کو ہندو بیکاروں کو ترقی دیا جائے۔ انڈورٹریلیا کے لئے علیحدہ کمرہ اور
 اپریشن روم وغیرہ کی ضروری مارجا کی جائے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو
 بیرونی مہات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جائے تاکہ ڈسپنسری
 اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔
 ۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہر کوئی صورت
 نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں اس لئے
 تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست بجا کر جو
 مکان مالکسی انہوں نے قادیان میں پانی میں بنانا ہے وہ ابھی بنا دیا ہے
 جبکہ ہسپتال کی ٹیڑھ ہووے کرایہ پر دیو لیں تاکہ اس کا زمین لگا جائے
 ہم چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کے علیحدہ شروع سال سے مقرر کی گئی
 اور شفاخانہ کی مددیں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب
 دس سال اور اوزار مل کا انڈنٹ جو کچھ میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں کیا
 اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیہ صاحب
 سے وصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے
 لئے بطور عطیہ کے سب اطباء و جماعت احمدیہ عطا فرماویں
 اسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس ہمارے ہسپتال
 صاحبان ہر ماہ دس روپیہ فی کس حکیم صاحبان دس روپیہ ہر ماہ و پیش جب
 استطاعت عنایت فرماویں۔

مفصلہ ذیل اصحاب نے جو چندہ دیا
 مولوی حکیم نور دین صاحب ع (۵۰ روپے)
 ڈاکٹر محمد حسین صاحب ع
 خلیفہ رشید الدین صاحب ع
 ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ع
 مرزا یعقوب بیگ صاحب ع
 فیض قادری صاحب ع
 قاضی کرم الہی صاحب ع
 سید ستار شاہ صاحب ع
 حکیم محمد حسین جتویشی صاحب ع
 حکیم محمد حسین صاحب گڑھ ع

۱۳۱۸
 حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ
 اس جلسہ کے پرزیدنٹ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مقبرہ ہشتی قادیان کے
 ہمنظر ہوا۔
 ۱۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب اسٹنٹ سرجن کی تجویز پر اتفاق
 رائے منظور ہوا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیہ پاس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہزار
 کی آمدنی جو ہر ماہ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان
 کے لئے دیا جائے۔
 ۲۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی تجویز پر اتفاق رائے منظور ہوئی کہ اس
 ڈسپنسری کو ہندو بیکاروں کو ترقی دیا جائے۔ انڈورٹریلیا کے لئے علیحدہ کمرہ اور
 اپریشن روم وغیرہ کی ضروری مارجا کی جائے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو
 بیرونی مہات کے مریضوں کو بھی اس شفاخانہ سے دوائی دی جائے تاکہ ڈسپنسری
 اس سلسلہ کو بہت ترقی دینے کا موجب ہو۔
 ۳۔ چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہر کوئی صورت
 نظر نہیں آتی کیونکہ صدر انجمن احمدیہ میں گنجائش روپیہ کی نہیں اس لئے
 تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست بجا کر جو
 مکان مالکسی انہوں نے قادیان میں پانی میں بنانا ہے وہ ابھی بنا دیا ہے
 جبکہ ہسپتال کی ٹیڑھ ہووے کرایہ پر دیو لیں تاکہ اس کا زمین لگا جائے
 ہم چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کے علیحدہ شروع سال سے مقرر کی گئی
 اور شفاخانہ کی مددیں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ کے نہ ہونے کے سبب
 دس سال اور اوزار مل کا انڈنٹ جو کچھ میں پیش کیا گیا تھا۔ منظور نہیں کیا
 اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیہ صاحب
 سے وصول نہیں ہو سکی۔ اس لئے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے
 لئے بطور عطیہ کے سب اطباء و جماعت احمدیہ عطا فرماویں
 اسٹنٹ سرجن صاحبان دس روپیہ فی کس ہمارے ہسپتال
 صاحبان ہر ماہ دس روپیہ فی کس حکیم صاحبان دس روپیہ ہر ماہ و پیش جب
 استطاعت عنایت فرماویں۔

تشخيص الاورام

احمد نذر - ہاجر کابی از قادیان ضلع گورداسپور

بدین اشتہارات

مبلغ	سال	چهار ماه	تین ماه	دو ماه	یک ماه	کیا
۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۰	۲۵	۸
۱۱۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۲	۱۲	۴
۷۵	۴۰	۲۵	۱۲	۸	۱۲	۳
۴۰	۲۲	۱۲	۸	۵	۵	۲
۲۶	۱۲	۹	۵	۳	۲	۱
۲۵	۳	۸	۲	۲	۲	۱
۹	۵	۳	۲	۱	۱	۱

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص عایت

یہ وہی سفید عام نقہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے اٹھی ہے جسکی قدرت مضامین بخیر الکلم ۶۶ ہندی و بدہ سوزہ ۳۳ ہندی میں شائع ہو چکی ہے اور احمدی کے پاس ہونی چاہیے قیمت ایک ششہ کامل یعنی چار سہ جلدیں اور محصول سہ چہرہ مکتبہ چار ششہ کامل خریدنے والوں کو محصول معاف ہو اور چہرہ ششہ کامل کے خریداروں کو محصول ہی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملے گی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے ملنے کا پتہ۔
مربوئی محمد فضل خان احمدی ڈاکخانہ و مقام جنگہ بنگیال تحصیل گوجران
ضلع راولپنڈی پنجاب۔

مینجر تشیخہ الامان

مفصّل ازل کتب و قریب اکثر کتب و نسخ و غیره

دوسرے | مصنفہ حضرت اقدس ریح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی ریح تک تقطین اس میں مندرج ہیں۔ اہ ایسے طریق سے ہوا پی لگی ہے کہ آئندہ جو تقطین طبع ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

بلا میں احمدیہ | یہ دولا جب اب کتاب لکھ کر جس نے تمام مذاہب
 باطلہ پر تمام محبت کر دی۔ اسکے دلائل قویٰ ہیں۔

پرو دس ہزار روپیہ انعام سفر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے سفید ہے۔ چونکہ اس میں چوبیس گنہگارین ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر بہت عمدہ خوش خط چھاپی گئی ہے۔

قیمت مجلد صم غیر مجلد صم
مصنفہ اکل آت گریسی۔ اس ستونم پنجابی

طریقہ احکامیہ رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز و روزہ کے مسائل کا بالکل لائق ذکر ہے۔ صرف پچیس جلدیں باقی ہیں۔ قیمت صرف ار

چنانچہ

جناب مقید | حضرت یحییٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور عبد اللہ آتم کا سالہ۔ اس میں تیار

امام نے صرف تان چمید سے موجودہ عیسائی مذہب کا
 ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸

غلامی اور عیسیتانہ

پشتر سابق ہند نقشہ نویس نے یہ اجازت صدر انجمن
قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کو نانہ مین برائے
ارسال کئے مین متفرق مضامین کو یکجا کر کے
جمع کیا گیا ہے۔

قیمت ۳ غلامی - دور غلامی

سیر الشیخاؤین

کے رنگ میں صاف چمڑا، عبد اللطیف صاحب رنگی صدف
 ہوا کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف
 کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں
 قیمت صرف ایک آنہ (۱/۲)

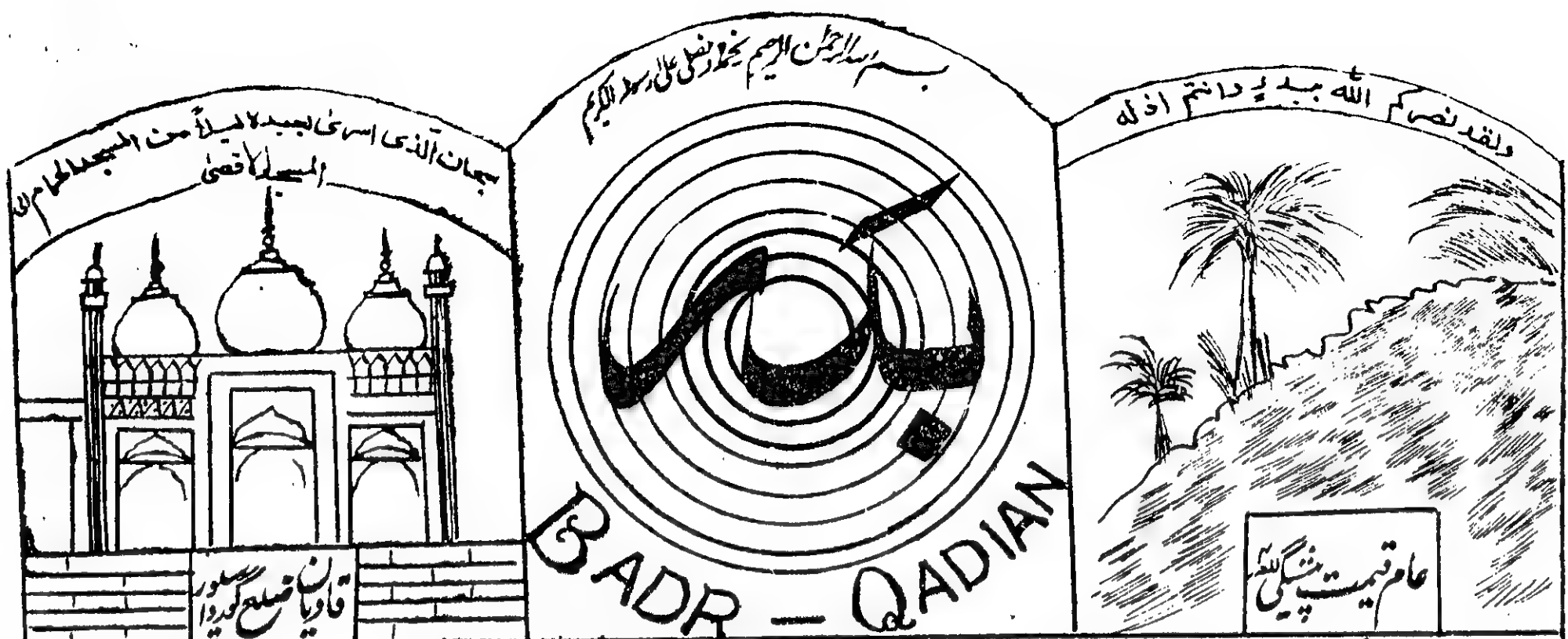
البرهان الصحيح في تأييد المسيح

نایب دین - قیمت ۴۰

ایک

۲۳۔ باب ششم
۱۴۴۵۔ محمد اکبر صاحب
۱۱۱۔ غلام رسول صاحب
۹۹۔ فتح خان صاحب
۲۳۔ باب ششم
۱۹۹۵۔ جودری غلام محمد صاحب
۲۵۔ باب ششم
۱۶۲۱۔ فقیر علی صاحب
۱۱۱۔ هدایت الدین صاحب
۱۹۹۵۔ محمد یوسف صاحب
۲۶۔ باب ششم
۱۶۹۵۔ سید محمد خان صاحب
۱۹۹۵۔ جودری محمد رفیع صاحب
۵۹۵۵۔ ستر علی محمد صاحب
۲۷۰۰۰۰۔ باب ششم

جد پرین قوامین میں سیدن سعاجدین عمر حب پر دیر ایسے کلیلو طبع ہوا



قیمت از سعادت
 قادیان ہے
 لے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان
 رجسٹرڈ نمبر ۲۸۸
 آگیا موعود عیسے مہدی آخر زمان
 قیمت از غریب و علیا
 و غیر غریب
 محمد شفیع
 ۵۔ ربيع الاول ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۹۔ اپریل ۱۹۰۸ء
 ۱۲۔ نمبر
 سارے جہان اچھا دارالامان ہمارا
 ایڈیٹر محمد صادق عفی عنہ
 دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
 فی پرچہ ۲۲
 جلد

دشتر الطبعیت

اول۔ بیعت کنندہ اپنے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ زمین داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم۔ یہ کہ جو سرگاہ اور نثار اور بن ظہری اور خرقہ و غجر اور ظلم و غیبات اور فساد اور بغاوت کے طریقین سے بچتا رہے گا اور غسانی جو غور کے وقت ان کا مغلوب نہ ہو گا اگرچہ کیسا ہی مجاہد ہمیشہ آوے۔ سوم۔ یہ کہ بلاناغہ بیعت نماز و روافی حکم خدا اور رسول کے اور اگر تار سرگاہ سے توسع نماز التجد کے پر ہے اس عہد اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دوز و بھیجے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے اور ولی محبت سے عہد قبلائے احسانوں کو یاد کرے کہ اس کی عہد اور تعریف کو ہر روز وہ اپنا در بنیائے گا۔ چہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عفو و ادر اسلامائون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا و زبان سے نہ کہہے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم۔ یہ کہ ہر حال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما سلماتیم از فضل خدا
خوین دین آمده از اضمیم
ن کتاب حق که قرآن نام است
ن سبک کش محمد هست نغم
بر او باثیر شد اندر بر بن
ست او میرا سل غیر الانام
از دو غیم هر تب که هست
نیز فارادی که بود
از او بایم هر نغمه و کمال
نند او قتل از دیوان است
هم از حضرت حدیث است
است او همه حق از خداست
است انبیاء سابقین
از جهان دوال اهل است
نغم دوری از اهل العجب

شیخ قیامت اخبار بند

وہاں دیاست
 علم قیمت بیشک
 بعد
 فی پرچہ
 جو صاحب تاریخ اجازت سے ایک ماہ کے
 اندر قیمت اقرار داند کریں گے۔ لیکن سے
 سبب با بعدی جاوگی۔ جو ان وقت پر رسید بخیر
 سے بندہ یوم کے اٹھانہ طلب کرنا چاہیے
 بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زدا اخبار میں
 جاوگی۔ علیحدہ رسید نہ دی جاوگی۔ البتہ جو صاحب
 ان میں دستی قیمت دین ان کو بہر حال رسید
 مل کرئی چاہیے۔ وہ یہ ارسال کرنے کے
 بعد ہفتہ تک رسید نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر
 منت کرنا چاہیے۔ تمام تر ذیل و در نام
 مولیٰ الدین صاحب عمر پر ہر ایک کے
 دل چاہیے۔ میسر۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت الیمین میں اہلہ ویکر آپ فرمائے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشھدان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشھدان محمداً عبداً ورسولہ۔ ۲ بار۔ آج میں اھلہ ویکر آپ پران نام گن گن ہوں سے قہر کرنا ہوں جن میں میں گرفتار ہوا اور میں جسے مل سے انداز کرنا ہوں کہ جہن تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گن ہوں پختیار ہر گنا اور میں کو ذیابہ مقدم کر دوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب والتوب الیہ مبارک دیت الی غلط نفسی واعتوت بذنبی فاعصی بذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اسی سے یہ بیت میں نے اپنی جان بڑھ کر کیا اور پڑ گن ہوں کا آواز کرنا ہوں کہ کیر گنا بخش کر دے سو اکی گن بخشو الاہنہن۔ آمین۔ اس کے بعد آپ سے حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کریں۔

اطلاع ہونے پر حضرت مسیح موعود و تشریف لائے مگر علی احمد صاحب ایم۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ اور مخدومی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بلند ترجمان بنے۔ صاحب پوچھا کہ آپ نے دہلی کو چیلنج دیا تھا کیا یہ صحیح ہے فرمایا صحیح ہے۔ صاحب کس بات پر چیلنج دیا گیا تھا۔ حضور وہ کہتا تھا کہ زمین بنی ہوں اور اپنی نبوت کی بنا پر طہر کرتا تھا کہ مسیح خدا کا بیٹا تھا۔ یوں تو عام عیسائی ہی اس کے قائل ہیں۔ مگر وہ چونکہ خدا کی طرف سے کھلا کہ بطور اس کے پیغمبر کے یہ ظاہر کرنا تھا اس لئے بہن ناگوار معلوم ہوا کہ یہ بڑا بہادری افزا ہے۔ منقولات کی بنا پر کوئی جو کچھ اعتقاد رکھے اس سے توہم پریشی ہو سکتی ہے مگر یہ خدا کی طرف سے دی ہو کر بیان کرنا فتنہ کی راہ تھا جس کے روکن ہمارا فرض تھا۔ صاحب ڈاکٹر ڈوئی نے جیوٹا دعویٰ کیا تھا ہم ماننے میں کہ اسے ناکامی ہوئی۔ وہ ہلاک ہو گیا۔ اس کے پیرو مشرق ہو گئے مگر انجیل میں لکھا ہے کہ فریڈرک نے من جیوٹے بنی اٹھین گے پس ہم یہ پوچھنے کی جرأت کرتے ہیں کہ آپ کے صادق بنی ہونے کی کیا دلیل ہے۔ حضور بے شک جیوٹ بنی ہوئے تھے۔ مگر کیا اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ سب جیوٹس ہی چلے با دین گئے۔ اور ان میں کوئی ہی سچا نہ ہو گا۔ صاحب۔ نہیں ایک سچا ہونا تو ضرور ہے۔ مسیح نے مردان کو نہ مذہ کیا چنانچہ تاریخی شہادت سورج ہے اور اس کے بند کسی نے مردے کو زندہ نہ کیا ہر ثابت ہوا کہ وہی مسیح ہی ایک خدا تھا۔ کیونکہ یہ طاقت

کسی اور میں نہیں کیا آپ میں یہ طاقت ہے۔ حضورؐ فرمایا کہ ہم اس بات کو عقلاً نفلاً کسی صورت میں نہیں مان سکتے کہ مسیحؑ نے کوئی حقیقی مردہ زندہ کیا ہو۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ رسول کریمؐ نے مردوں کو زندہ کیا تھا مگر اس کے اور محض میں۔ بالقرض ہم مان بھی میں تو ہی یہ امر مسیحؑ کی مدائی کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ مسیحؑ سے پہلے اور نبیوں نے ہی آپؐ لوگوں کے عقیدہ کے مطابق مردے زندہ کئے۔ چنانچہ ایلیاؑ نے ایسا کیا۔ موسیٰ علیہ السلامؑ نے عصا کا سانپ بنایا۔ اور یہ معجزہ مردے کے زندہ کرنے سے بڑھ کر تھا۔ کیونکہ مردہ میں تو پہر کچھ استعداد زندہ ہونے کی ہوتی ہے اور ایک بناتی شے کو زندگی کے ساتھ کیا تعلق پھر توحید میں لکھا کہ کہ ایک بنی کی ٹہریوں کو چھوئے سے مردے زندہ ہوئے۔ سو اگر یہ باتیں کسی کے خدا ہونے کی دلیل ہو سکتی ہیں۔ تو موسیٰؑ ایلیاؑ یسعیاہؑ بطریق اولیٰ خدا ہونگے یا دیکھو کہ نبیوں میں دوسرے انسانوں سے ماہ الاقیار ضرور ہوتا ہے مگر خدا کسی کی مرضی کا تابع نہیں بلکہ جو معجزہ وقت کے من سب حال ہو وہ اسے دیا جاتا ہے۔ صاحب بیت مسیحؑ سے پہلے جو نبی آئے ان کو خدا ایسی طاقتیں دیتا رہا مگر مسیحؑ خود خدا تھا وہ شروع سے خدا تھا اور اب تک دلہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے۔ حضورؐ یہ ایک دعویٰ پر دعویٰ ہے۔ دعویٰ کے ساتھ کوئی ثبوت چاہیے ہم انہیں خدا نہیں مانتے۔ صرف اس حد تک مانتے ہیں کہ وہ خدا کے نبی تھے۔ اور یوں ہر ایک کا اختیار ہے کہ جو چاہے اعتقاد رکھے آپ مسیحؑ میں کسی ایسی طاقت کا ثبوت دین جو پہلوں میں نہ تھی۔ تاکہ اس کا خدا ہونا ثابت ہو۔ اگر وہ فی الواقع مردوں کو زندہ کرتے تو قرآن کے متبعین سے کوئی ایسی بات ہمارے مقابل پر دکھائے مگر ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ایسا کوئی ہرگز نہ کر سکیگا۔ بخلاف اس کے ہم رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین سے یہی نشانوں کے دکھانے کو حاضر ہیں جو اس مبارک وجود کے ذریعہ دنیا پر بظاہر ہوئے انسان پر جو انسان ہونے کے صرف اس حد تک ترقی کر سکتا ہے جو اس کی انسانیت کے شایان ہو۔ خدا انہیں ہو سکتا۔ مسیحؑ ہی ایک انسان تھا پس اس سے ایسی صفات کیوں منسوب کی جاویں جو اس میں نہیں ہو سکتیں۔ صاحب آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دین۔ حضورؐ ہمارے نبی ہونے کے وہی نشان ہیں۔ جو توحید میں مذکور ہیں

میں کوئی نیانہی نہیں پہنچے ہی کئی گز سے میں جنہیں تم لوگ پکڑ
 مانتے ہو پس ان کو راستہ باز ماننے کے جو نشان تم قرار دیتے ہو میں
 بتاؤ تاہم اپنے میں وہ بیان کر لیکن کیونکہ ممکن ہے ہمارے بیان
 کردہ نشانوں کی تم نبوت کی صداقت کے نشان نہ مانتے ہو اور
 اس طرح بات لمبی ہو جائیگی۔ صاحب آپ خود ہی بیان کیجئے
 حضور۔ ہمارے ہاتھ پر اتنے نشان ظاہر ہوئے ہیں کہ ان کو
 جتنا ہی شکل ہے اور بنی اسرائیل میں تو ایسے نبی ہوئے ہیں۔
 جنہوں نے صرف ایک ہی نشان دکھایا۔ اچھا سنو۔ خدا کے
 نبی و شمعون کے مقابل ہر پیشہ و نجیاب ہر قسم میں اس کیلئے صرف
 دو ہی چھوٹے نبی کی نظیر کافی ہے۔ جسکو آپ خود تسلیم کرتے ہیں
 جب اس نے خدا کی طرف سے ہر نیک و دعویٰ کیا اور میرا ہی چہی
 و دعویٰ تھا اور اس کی تعلیم میری تعلیم سے بالکل جدا تھی وہ خدا
 کی ایک عاجز مخلوق کو خدا اثر تا تو میں نے دعا کی کہ اس خدا اگر میں
 تیرے طرف سے ہوں تو تو سے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کرنا پختہ
 ایسا ہی ہوا ہر دور میں نشان میرے کہ آپ دیکھو دوسری صداقت کا
 نشان میں چھبیں اب اس پہلے جبکہ اس کا میں میں میں ایک
 غیر مشہور انسان تھا۔ اور کوئی ذریعہ اشد و شہرت کا نہ رکھتا
 تھا۔ خدا نے میری زبان پر ظاہر کیا۔ کہ یہ انوں میں کل پختہ
 معین۔ دور دور کی راہ میں سے لوگ تیرے پاس چل کر
 آئیں گے۔ اب دیکھو آپ لوگوں کو اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں
 اور پھر ہی آپ اسے پورا کر نیو اسے شہرے شاید اگر آپ
 کو معلوم ہوتا تو ... اس کے پورا کرنے میں تامل کرتے
 مگر خدا کو جو کچھ کرنا منظور تھا وہ کر دیا۔ امریکہ سے دور کو نہ
 ملک ہو سکتا ہے جہاں سے چل کر لوگ میرے پاس آتے
 اور پھر ایسی جگہ جہاں کوئی بھی دیکھی کا سامان نہیں اگر غور کرو
 تو یہ بات مردہ زندہ کیلئے بڑھ کر ہے۔ مردے زندہ کرنا تو
 ایک قصہ کہانی ہر گئے اور ہر کل کی بات ہے۔ پیشگوئی پہلے
 شائع ہو چکی ہے اور اس کی صداقت آپ نے اپنی آنکھوں کو
 دیکھی۔ حضور۔ ہم تو اس بات کو پیش کر رہے ہیں جو
 تمام نبی اپنی اُقت میں پیش کرتے ہیں یعنی پیشگوئی اور اس وقت
 میں جبکہ غائب سامان کے لحاظ سے اس کا پورا ہونا ناممکن نظر آتا ہو
 اور یہ دیکھو کہ اس پر تباہی آئی اس وقت شروع ہوتی جب ہمارے
 مقابل میں آیا اس سے پہلے وہ ہر طرح ماموں و محفوظ اور
 زور دین پر تھا۔ پھر ایسا ہی دوسری پیشگوئی لوگوں کے دور میں
 سے آنے کے متعلق ہی ایسی ہے۔ (مفتی صاحب کے ایک
 عبد السلام کو پیش کر کے) جیسے یہ روکا کہدے کہ میں
 ۱۰ سال کی عمر پاؤنگا اور ایسے ایسے مراتب تک پہنچوں گا۔
 (باقی دیکھو صفحہ ۱۵ کا لم ۳)

[illegible]

المفتی

علا زندگی کا بیمہ کرنا منسوخ ہو گیا ایک دست کا ایک خط حضرت

جسین لکھا تھا۔

بعض جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام
پانچ سالہ من بن نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپے
کے کرایا تھا۔ شرائط یہ تھیں کہ اس تاریخ سے تا مرگ میں
مجھے سالانہ بطور چندہ کے ادا کرتا رہوں گا۔ تب دو ہزار روپے
بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملے گا اور زندگی میں یہ بیمہ
یعنی کا حق ادا نہ ہوں گا۔ اب تک میں نے تقریباً
سولہ چار سو روپے کے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا
اب اگر میں اس بیمہ کو توڑ دوں تو بموجب شرائط اس
کمپنی کے صرف تیس سو روپے کا حق ادا ہوں یعنی دو سو
روپے ملے گا اور باقی چار سو روپے ضائع جائیگا۔ مگر چونکہ
میں نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بیعت کی ہوئی
ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا اس واسطے بعد
اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے میں ایسی حرکت کا مرتکب
ہونا نہیں چاہتا۔ جو خدا اور اس کے رسول کے
احکام کے برخلاف ہو اور آپ حکم اور عدل میں۔
اس واسطے نہایت عجز سے التجی ہوں کہ جیسا مناسب
حکم ہو صادر فرمایا جاوے تاکہ اس کی تعمیل کی جاوے۔
اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ زندگی کا
بیمہ جس طرح رائج ہے اور سنا جاتا ہے اس کے جواز
کی ہم کوئی صورت بظاہر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ یہ ایک تہا باری
ہے۔ اگرچہ وہ بہت سارے بیمہ خرچ کر چکے ہیں لیکن
اگر وہ جاری رکھیں گے تو یہ روپیہ ادن سے اور بھی
زیادہ گناہ کراہیگا۔ اون کو چاہئے کہ آئندہ زندگی گنہ
سے بچنے کے واسطے اس کو ترک کر دیں۔ اور بقنا
روپیہ ابا مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لیں۔

(امید ہے کہ میرے مکرم دوست گذشتہ روپیہ کو
اس طرح چھوڑ دیں گے۔ جس طرح صحابہ نے حرمت شراب
کا حکم سن کر شے کے شے جن پر سبکدوش روپے خرچ
ہو چکے ہوں گے۔ گلیوں میں گراؤئے تھو۔ ایڈیٹر)
قبولیت دعا ایک صاحب نے حضرت کینڈرت من
لکھا کہ میرے واسطے آپ ایسی دعا

کریں۔ جو ضرور قبول ہو۔ اور اس اور اس معاملہ میں ہو
حضرت نے فرمایا۔ اس کو جواب لکھ دین کہ خدا تعالیٰ کی یہ
عادت نہیں کہ ہر ایک دعا قبول کرے۔ جب سے دنیا
پیدا ہوئی ہے ایسا کہیں نہیں ہوا۔ ان مقبولوں
کی دعائیں بہ نسبت دوسرے بہت قبول ہوتی ہیں۔ خدا
کے معاملہ میں کسی کا زور نہیں۔

اب تک سلسلہ احمدیہ کی
اشاعت سلسلہ احمدیہ

من ہی اشاعت کیواسطے کوئی ایسا باقاعدہ انتظام
نہیں کہ داعین مقرر کئے گئے ہوں اور وہ جگہ
بجگہ پھرتے ہوں اور مخلوق انہی کو اس سلسلہ کے
مالیات سے آگاہ کرتے ہوں باوجود اس کے ہم دیکھتے
ہیں کہ نہ صرف ہند میں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی
سلسلہ احمدیہ کی تعداد دن بدن بڑھتی جاتی اور کثرت
سے ایسے خطوط آئے شروع ہوئے ہیں جو کہ ہر جگہ
کوئی نہ کوئی ذریعہ خدا ہی کی طرف سے ایسا پیدا ہو
جاتا ہے۔ کہ لوگ سلسلہ احمدیہ کی طرف متوجہ ہونے
لگ جاتے ہیں۔ اس کا اصل سبب یہ کہ جب کوئی
مأمور خدا کی طرف سے آتا ہے تو اس کے ساتھ
آسمان سے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ جو سب سے اول
اس کے انصار ہوتے ہیں اور وہ ہر جگہ مستعد دلوں
کو اس پاک سلسلہ میں داخل ہونے کے واسطے
تحریک اور ترغیب دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر ہم
دو خط پیش کرتے ہیں جن میں سے ایک بمقام واقعہ
ملک ایران سے آیا ہے اور ایک جزیرہ نکاس سے
آیا ہے۔ بمقام والے صاحب اردو نہیں جانتے
اس واسطے ناظرین ادن کی عبارت کی طرف خیال نہ
کریں بلکہ نفس مطلب کی طرف توجہ کریں۔

شیخ غازی الدین صاحب لکھتے ہیں۔

ایران

بعض جناب مسیح موعود و مہدی مسعود
حضرت مزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
خاکسار۔ غلام۔ کنیرین شیخ غازی الدین بعد ادب تسلیات
کے عرض کرتا ہوں کہ جناب محمد صادق صاحب کی طرف
سے کتابیں وغیرہ پہنچیں۔ جناب محمد صادق صاحب
سے اور بھی کچھ خواہش کتابوں کی کرتا ہوں۔ آپ جناب
نے میرے خواب کی تعمیر لکھی۔ بندہ از حد خوش ہوا
خداوند عالم کا شکر بجالایا۔ خلق نے مجھ سے ناچیز

انسان کو وہ نعمت سے سرفراز کیا۔ میں کس زبان سے
اس عالم الغیب کی تعریف لکھوں اس مذاق کی توصیف
بیان کروں۔ خیر۔ دیگر عرض کرتا ہوں کہ میں نے اس مجرہ
میں جو عربستان میں ہے ایران کے تاج حکم ذریعہ
درمیان آپ جناب لوگوں کے ظہور ہونے کے یا پھر
تقریر شروع کی۔ یہاں تمام شیعہ میں۔ اہل سنت ہم فقط
پانچ چھ میں جو نوکری دھندے کے سبب سے
ہیں۔ ہم تمام کراچی بمبئی کے رہنے والے ہیں۔ بن
نے شیعہ لوگوں میں دوسرے احمد بن صاحب نے
تقریریں کرنی اختیار کی ہیں۔ تمام مجرہ میں آپ کا
چرچا ہو رہا ہے۔ لوگ ایک بات قبول کر جاتے ہیں
تو دوسرے انکار کرتے ہیں تیسرے قبول کرتے
ہیں تو چوتھے انکار کر جاتے ہیں۔ چند مشہور عالم
شیعوں نے ہم سے آپ کی کتاب جو فی الحال ہمارے
پاس حقیقتہ الوسی ہے۔ دیکھنے مانگی تھی۔ لیکن وہ
ارو ہے۔ اون کو کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ شکر اس
کار ساز کا کہ میں نے پشتر خواہش کی ہوئی چند کتابیں
عربی اشتہار وار د اشتہار اس میل میں بھیجے آپ پچھ
میں اس عربی آپ کے اشتہارات کو ان عالم شیعہ میں
جو وعدہ اپنی سچائی کا کرتے ہیں۔ نقیم کہیں۔ غیر
شکر خداوند عالم کا کہ ان لوگوں کو آپ کی خبر پہنچی
اور یہاں کے علماء آپ ڈھونڈنے لگے مٹے میں
مشغول ہوئے۔ چند علماء کا خیال ہے کہ آپ کے خط
و کتابت کریں اور لوگوں نے مجھے عرب عجم میں بھیج
کہا کہ جناب مرزا صاحب خط و کتابت کریں گے
اور نشان اور کرامت۔ غیب دان وغیرہ کے بابے
میں سوال کریں گے۔ میں کہا ہم اندر شروع کرے گا
اور اگر وہ لوگ چاہیں۔ تو سال کا خرچ مجھ پر رکھا
جائے۔ دیکھیں خداوند عالم ادن کو کیا ہدایت دیتا
ہے سب سے شک آپ سچ کہتے ہو۔ کہ دجال کی خبر
ہم کو خبر آنے کی تھی۔ سو تمام آپ کے کارروائی
کر لی۔ باقی اب ادن کی کارروائی میں کچھ نہ رہا۔
اب جناب سے دوسری عرض کرتا ہوں۔ کہ میں
شب و روز فکر میں ہوں کہ خداوند عالم مجھے جلد قاریا
میں لاکر آپ کی زیارت نصیب کرے آپ کے
خواہش کرتا ہوں۔ کہ آپ میرے لئے دعا فرما
کچھ خداوند عالم میری روزی و رزق میں ترقی دیں

اس زمرہ کے سربراہ اور دو اصحاب جو کہ فدوی سے
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے حالات تحقیق کرنے میں۔ آج
بصد صدق دلی ملتجی ہیں کہ اون کے نام سلسلہ عالیہ حمیدیہ
میں داخل فرمائیے اور اون کی بیعت بالفعل تحریر ہی
قبول فرمائی جائے۔ اور اس شرف اور امتیاز کی
سرسری طور پر اون کو اطلاع دے جائے۔ جسے کہ ان کی
مشہدت اور خوشنصیبی ہے۔ کہ بہت جلد یہ لوگ نہایت
خود حضور کی خدمت فیضدار حلیت میں حاضر ہو کر شرف
ملازمت یاربابی سے شرف یوں گے۔ مگر اس ملک
میں مسلمان اردو تحریر اور تقریر سے بالکل نابلد ہیں زبان
تامل بولی جاتی ہے۔ فدوی اون کو بذریعہ انگریزی زبان
کے سلسلہ عالیہ کے حالات سے کچھ تفہیم کرتا ہے
اور پھر یہ بیو آف ریچیز
سے کچھ مطالب لگاتے ہیں۔ طرزیہ ہے کہ اس انجمن
کے اکثر افراد انگریزی جانتے ہیں مگر مہملی معلومات
انگریزی باعری جو یہ بات مطبوعہ عالیہ بیان کین کبھی
کبھی اون کو دستیاب ہوتے ہیں ان کے ذریعہ حضور انور
کے سلسلہ عالیہ کے حالات معلوم کر سیتے ہیں۔ اور
چاہتے ہیں کہ ہمیشہ اس انجمن کو انگریزی پر چاہتے ہو کچھ
حضور کے شن میں شائع ہوا کہ تم میں سے کچھ زبان اس انجمن
کے پرندے عبدالعزیز اور مولوی یوسف بن اسفیل
سکرٹری ہیں۔ جن کے ذریعہ ایک پرمپہ اخبار انگریزی
شائع ہوتا ہے جس میں سلسلہ عالیہ کا ذکر ہوا کرتا جو
چنانچہ وہ بھی ہمیشہ حضور کی خدمت میں چم پہنچا گا۔

اور اس دافعہ بحیثیت کی اطلاع پریسڈنٹ عبدالعزیز نے
ذریعہ اور اصحاب کو ملے۔ اور اون کے باریں دعا
مانگی جاوے۔ اور مذہبی خادم قدیم سلسلہ عالیہ احمدیہ
منشی محمد حیدر خان۔ سہیل بلوٹ

کس صدی میں مسیح کا انتظار تھا

گنج بخش فیض عالم منظر نہ رنخدا
ناکسان را پیر کامل کا مان را راہ نما
جنب مودی مسعود صاحب قادیان
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بندہ کو عرصہ سے شوق تھا
کہ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حال سے آگاہ ہوں
نوبہاں تک حنفیہ مذہب کی کتب سے ثابت ہوتا
رہے یہ تا کہ تیرہویں صدی کے اخیر میں نازل ہوں گے
جیسا کہ انوار میں درج ہے۔

اوپر ایک نر اُگڑے تین سو سال
 حضرت عیسیٰ آدسی کرسی عدل کمال
 لیکن ہم کو تلاش پر قرآن مجید سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کی وفات کی بابت کافی ثبوت مل گیا ہے ۔ (توفی کے
 لفظ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
 کو ظاہر کیا اور یہی لفظ حضرت عیسیٰ پر وارد ہے)۔
 ۲۔ ما المصیم ابن ماریہ الامار رسول قد خلت من
 قبلہ الـرسـل۔ اور ایسا ہی ما محمد الامار رسول قد خلت
 من قبلہ الـرسـل۔

اب قرآن شریف سے صفائی ہوئی کہ حضرت علی علیہ السلام کے زندہ رہنے کی بابت جس کا ایمان کلام الہی پر ہے ہرگز بھی شک نہیں رکھتا۔ اب باقی رکھو امام مہدی علیہ السلام کا ذکر۔ سو حنفیہ مذہب کی کتابوں سے یوں ثابت ہے کہ امام مہدی کا ظہور نزول حضرت علی علیہ السلام سے پیشتر ہے جس کے ظہور ہونے کی قیامت کی شہادت نبی المومنین سے ملتی ہے اور آسمانی شہادت ہے یحییٰ بن یسویں بن یسویں بن یسویں اس سالے اندر ماہ رمضان ایہ لکھا اک روایت دے

اور باقی تمام اور بھی مدینہ نما سے جہان تک پیشگوئیاں
ملتی ہیں۔ تیرہ سو سال تک کی ملتی ہیں۔ کسی شخص نے ایسی
ہمت نہیں کی کہ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا لیں۔
عجب حیرانگی کی بات ہے کہ ان زور اور قوت لگانے سے
جنتوی کفر... منجانب اللہ کے دعوے والے پر
لگا یا گیا ہے۔ نہایت آسان تھا۔ جو ذرا سے قلم اٹانے
سے ہو سکتا ہے۔ تیرہ کی جگہ پندرہ یا سولہ سو بنا کر چپ کر
سہتے اور اپنے دشمنین مسلمانوں کو سادہ دیتے۔ کہ دیکھو ابھی
مہدی کے ظہور میں دو تین سو سال باقی ہے اور وہ بچارو
آجکل کے مسلمان جو کبھی پرکھی مارتے ہیں۔ جن کو ثنا تک
نہیں آتا ضرور مان لیتے۔ شاید یہ بات خیال میں نہ آئی ہو۔

کو بڑا درجہ پہنچا۔ یہی لوگ دنیا قبلہ آخرت میں کامیاب ہونے والے تھے۔
دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پاک گروہ میں شامل فرمائے آمین
کہ داد احمدی دو المیال

حضرت علیؑ کیون نازل ہوگا پہلو تو ہنسنے پرنا
ہوا تھا کہ صفحہ

عسے محض جہاں کے قتل کرنے کے لئے آسمان سے نازل
ہون گے اور برافیل تھا کہ قاتلین حیات مسیح کے نزدیک ان
کے اتارنے میں سوائے اس کے اور کوئی حکمت نہیں لیکن آج شیخ الاسلام
شرح بخاری میں حدیث والذی نفسی بیدہ لیون فکن ان یزل
فیکم بن مریم کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ خیال ٹھیک نہیں کیونکہ
شرح حدیث میں لکھا ہے حکمت در نزول عیسیٰ علیہ السلام نہ
غیر دے از انبیاء اور بریود است کہ میگفتند کہ زعم میکردند کہ
کشتند و بردار کشیدہ اندا و یا برائے نزدیک بودن اجل اوتا
دفن کردہ شود۔ و زمین زیر پاہ نئے سزد و مرجع آفریدہ خاک را
ایک بچہ و دغیر خاک۔ لوصاحب ابد تو فیصلہ ہو گیا۔ ہمارے
علی پرست مسلمانوں کو بڑا ناز اور فخر قواسی بات پر تھا کہ ہماری
تمام کتابوں میں بالاتفاق ہی لکھا ہے کہ ائمتہ محمدیہ میں نہ
کوئی ایسا پیدا ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کہ وہ جہاں کو قتل کر کے
یہ تو ایک ہی شخص کا کام ہے۔ جو نے حال آسمان پر بیٹھا
ہے سوان بجاؤں کو یہ خوشی بھی نصیب نہ ہوئی۔ اس قول
نے (جو انکی معتبر کتاب سے نقل کیا گیا ہے) ثابت کر دیا کہ
حضرت عیسیٰ کو جنگ و جدال سے کیا واسطہ اور تعلق۔
وہ تو یہودیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے کر دیکھو میں زندہ
تھا اتریں گے اگرچہ مبسٹوں کو تو خوشی ہوگی کہ ہمارے
اعتقاد کے موافق مسیح زندہ آسمان پر گیا اور زندہ رہا اور
زندہ ہی اترے۔ اس لئے وہ خدا ہے اور با زمین میں دفن
کرنے کے لئے امارے جاؤں گے احیوں کا یہ کہنا
کہ خاکی جسم آسمان میں نہیں رہ سکتا آخر صحیح لکھا۔ پس بموجب
اس قول کہ حضرت عیسیٰ کے فرج جسم سے ہی قائمہ
ہو کہ ناحق فرشتوں کو ایک لاش کے اٹھانے اور اتارنے
کی تکلیف دی گئی یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جہاں آسمان میں اتنی
مدت تک کہا نے پینے وغیرہ حوائج کا بندوبست ہونا رہا
وہاں دوبارہ قبر کے واسطے جگہ نہ تھی کوئی عیسے پرست
میں سوچکر بتا دے۔ جب کسی آفریدہ از خاک کو بغیر خاک
میں مرنا لائق نہیں تو بغیر خاک میں زندہ رہنا کب مناسب ہے
مذہبہ اقرہ۔ فیہا نبیون و فیہا متواترون و منہا تخرجلن۔
کہ داد از دو المیال

سلطنت اور مذہب

جس کہ ہم تاریخ دنیا میں بہت دوسرے جاتے ہیں تو تمدن کا اجتہاد اس طرح سے نظر آتا ہے کہ ایک خاندان کے درمیان جو سب سے بڑا بوڑھا بزرگ ہوتا تھا وہی اس خاندان کا ونیدی حکمران اور وہی ادن کا مذہبی پیشوا ہوتا تھا۔ یہ ایسے زمانہ کی بات ہے جبکہ ایک خاندان دوسرے خاندان سے جدا اور ہر ایک قبیلہ کی الگ حکومت ہوتی تھی۔ ایسے وقت آپس میں لڑائیوں جھگڑوں اور ہنگاموں کی کثرت ہوا کرتی تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ طرز حکومت کا یہ ہوا کہ ادن حاکموں میں سے کوئی ویسا زبردست نکلا کہ اس نے دوسرے طوائف اور قبائل کے احکام کو بڑا ورنشیر اپنے قابو میں کیا اور خود سب پر حاکم بن گیا اور باقی سب خواہ وہ اس کے خاندان اور قبیلہ کے تھے خواہ الگ الگ تہاؤں کے ماقوت ہوئے اور ایک سلطنت قائم ہوئی جس کا وہ ایک زبردست شخص امیر یا شاہ یا سلطان یا کنگ یا امپیرر کہلایا۔ اور اس طرح شاہی حکومت کی ایک بنیاد پڑی۔ ابتدائی وقتوں میں یہ بادشاہ نہ صرف ظاہری اور ونیدی حکومت کے بادشاہ اور امیر کہلاتے بلکہ ادن کی حکومت مذہب پر بھی ہوا کرتی تھی اور وہی طور پر بھی وہی سب سے بڑے مذہبی پیشوا کہلاتے تھے۔ چنانچہ اس کیطابق آج تک جینی بادشاہ ایسے ہی تبرک مانے جاتے ہیں اور اس کے آثار و بدھ کے بادشاہوں میں چرچا پڑ جاتے ہیں۔ جیسا کہ شاہ انگلستان چرچ آت انگلیڈ سب سے اعلیٰ افسر اور حاکم مانے جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں ملک مذہب عموماً بادشاہ کا مذہب ہوا کرتا ہے۔ اور پہلے زمانوں میں یہ بات ایسی ضروری تھی کہ ملک کی اصلاح کیواسطے جب کبھی خدائے نے کوئی نئی بھیجا تو حالت زمانہ کا اتفاق ضروری ہوا کہ وہی وقت ہی اپنی ابتدائی یا انتہائی اصلاح کی وقت بالآخر

بالکل ناممکن تھی۔ کیونکہ ملک ہمیشہ شاہی مذہب کو اختیار کرتا تھا۔ اور شاہ وقت کا زور اور رعایا اس قدر ہوتا تھا کہ اس کے مذہب کو چھوڑنے میں بڑی ہلاکت کا سونہرہ دیکھنا ہوتا۔ لہذا مسیحیت الہی کا اتفاق ضروری ہوتا تھا کہ نبی سلطان ہی ہو جو لوگ بغیر اس کے سچے دین پر نہیں آسکتے ادن کیواسطے ہی ہدایت کے راہوں پر آزادی سے قدم مارنے کے واسطے دروازے کھولے جاویں۔ لیکن رفتہ رفتہ جب زمانہ کی حالت میں تغیر آنا شروع ہوا تو مذہبی معاملات سلطنت سے جدا ہونے لگے سلطنت نے رعایا کے مذہبی امور میں مداخلت کرنا ناجائز سمجھا۔ ہندوستان میں ملکہ وکٹوریہ کے قبضہ میں آیا۔ تو اعلان شاہی میں امر کی وضاحت کی گئی۔ کہ کسی کے مذہب میں کوئی مداخلت نہ کی جائیگی ہندو مت کے سچائیں عیسائی گھنٹہ بجائیں مسلمان کلمہ توحید کا نعرہ بلند کریں۔ کوئی کسی کی روکا روٹ نہ کرے گا۔ کوئی کسی کا مزاح نہ ہوگا۔ فرائض اور عہد کی بعض دیگر سلطنتوں نے اس سے بڑھ کر ایک قدم آگے رکھا کہ مذہب کو سلطنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تو گرجوں اور پارلیوں کو جو امداد سرکار کی طرف سے ملتی ہے وہ سب ضبط کی جائے مذہب اگر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے تو خود نہ سلطنت کو کیا مصیبت پڑی ہے کہ اس سے سنبھالتا پھرے۔ پوپ اور اس کے پوپلی جیت چلائے چینی حکومت فرائض پر کفر کے فتوے جڑے بہت کچھ ڈرایا دھمکیا مگر وہ زمانہ گسیب جبکہ پوپ کی بات خدا کی بات مانی جاتی تھی اس لیے تو پوپ کے خداوندی سوتے گئے اور خداوند کی بات کو کوئی نہ سمجھتا تھا۔ لہذا پوپ میں پیدا ہو گئے بہت مذہب خدائی کو منظور نہیں کہ عیسائیت کا بت دنیا میں قائم ہے تو پوپ کی کون سا تاجر فرائض میں قانون پاس ہو گیا۔ سرکاری اسباب کی نیز کسی تک جو بھی دی گئی تھی گرجوں سے واپس لے لی گئی۔ ابھی ہمارے حکام سلطنت انگلشیہ نے یہاں تک ترقی نہیں کی کہ سلطنت کو عیسویت سے بالکل جدا کر دے۔ گو ہند میں قریباً ایسا ہے۔ مگر انگلستان میں مذہب کو حکومت کی طرف سے بہت امداد ملتی

لوگوں کی ایک انجمن قائم ہو گئی ہے جو کہ مقصد صرف یہ ہے کہ سلطنت کو مذہبی امور سے بالکل جدا کر دیا جائے حکومت وقت مذہب سے بیحد بیگم ہو کر اور اس کے پادریوں کو کسی قسم کی کوئی امداد نہ کرے۔ اور جو کچھ اس وقت ملک کے لوگوں کے خیالات میں ادن سے خارج ہو چکے ہیں کہ یہ انجمن ضرور ایک دن کامیاب ہو کر مذہبی یہ سب کچھ تو اپنے وقت پر ہوگا۔ لیکن اس میں کچھ شک نہ ہو کہ اب منشا ہے ایزدی ہی اسی طرح سے ہے۔ کہ حکومت کو مذہب کے ساتھ کچھ سروکار نہ ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں خدائے نے جو نئی بھیجا ہے اس کو یہی حکم ہوا ہے کہ برامین اور کرامات و معجزات کے ساتھ دنیا پر اسلام کو پھیلاوے اور سلطنت اور اس کی حکومت کے ساتھ کوئی سروکار نہ رکھے اس کا حق اختیار اس کی قبول ہونیوالی دعا۔ اس کا پُر تاثیر کلام اور اس کا پُر زور قلم ہے اور وہ تو اس کے ساتھ کچھ سروکار نہیں رکھتا اس کا ایک پیارا مرید نہایت بے رحمی کے ساتھ افغانستان میں قتل کیا گیا مگر اس نے اپنی مردوں کو جواب تک افغانستان میں میر ہو میں پھر بھی صبر کا حکم دیا اور کہا کہ میں مذہبی جنگوں کو مٹانے کے واسطے آیا ہوں نہ کہ ادن کو اٹھانے کے واسطے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس نے پیشگوئی کی ہے۔ کہ اگر اس زمانہ میں کوئی شخص مذہبی جہاد کے واسطے نکلا اور اٹھائے تو وہ بجائے فتح کے شکست پائیگا۔ کیونکہ یہ امر منشا ہے ایزدی کے برخلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال۔

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب انتقام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوے فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کہ ہے اب جہاد
مشرک نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
فرما چکا ہے سید کوئین مصطفیٰ

یعنی مسیح جنگوں کا کردیگا انتقام
جب آئے گا تو صلح کر وہ ساتھ لائیگا
جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں کے سخت ہزیمت اٹھائیگا

اک معجزہ کے طور سے پیشگوئی ہو
کافی ہے سوچو کو اگر اہل کوئی ہو

اسلامیوں کی حالت تو فروری کزور ہے نہ دینی سرپرست
ہے اور نہ دنیا اودن کو حاصل۔ عیسائی ملک میں اگر مذہب
کو حکومت کے جوا دیو گیا ہے تو یہ بھی اسلام ہی کے
فائدہ کے لئے ہے کیونکہ ایسی کمزوری کی حالت میں
نہ اسے نہ چاہا کہ عیسائیوں کے غلام اور زبردست اسلام
ذلیل ہو۔ پس ان کے درمیان ایسی رائے قائم ہو
تھی۔

غرض اس وقت تمام دنیا میں ہی میلان ہے کہ حکومت
کو مذہب سے کوئی سروکار نہ ہو اور یہ اس پیشگوئی کی مطابقت
ہے جو پہلے سے کتب مقدسہ میں موجود تھی کہ مسیح موعود
کے زمانہ میں ایسا ہو گا کوئی ہے جو اسے سوچے اور
اس سے فائدہ اٹھانے؟

بے حُجّت اہل بیت عبادت حرام ہو
زائد تیری نماز کو میرا سلام ہے

شیعہ صاحبان! تو اس شعر کے جس موقع اور محل پر
بولا کرتے ہیں اس کو تو میں آگے چل کر بیان کر دینگا
ہی۔ لیکن اس کے اصلی معنی جو خاک رکی ناواقف

میں آتے ہیں بیان کروں۔ شاعر کی مراد اس سے یہی
ہی پائی جاتی ہے۔ جیسے فارسی کا بھی ایک شعر ہے
خلافت پیغمبر کے۔ وہ گزیدہ کہ مرکز منزل نہ خواہد رسید
اور کہ من یطمع الرسول فقد اطمع الله۔ اور کہ قل
ان كنتم تحبون الله فاتبعونی يحبكم الله۔ وغیرہ
وغیرہ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اِنَّمَا یُؤِیْدُ
اللّٰهُ لِمَنْ یَّهْدِ عَمَلُکُمْ الرَّحِیْمِ اَهْلَ الْبَیْتِ لِیُطَهِّرَکُمْ
تَطْهِیْرًا۔ وَاذْکُرْ مَا بَیْتُ فِیْ مِیْثَاقِکُمْ مِّنْ اٰیَةِ اللّٰهِ
وَالْحَکْمَةِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا۔

ترجمہ۔ اے پیغمبر کے گھر والو! خدا کو تو میں ہی منظور
کہ تم سے ہر طرح کی گندگی کو دور کرے اور تم کو ایسا پاک
صاف بنائے جیسا پاک صاف بنانے کا حق ہے اور
تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں اور داناتی کی باتیں
پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں۔ ان کو یاد رکھو۔ کیونکہ اللہ
اللہ سب کا ارادان اور سب کے حال سے واقف ہے
اسمیں بنطام تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
والے مخاطب ہیں مگر ضمناً من تمام مومنین اور مسلمین

بلکہ عام مخلوق اتنی کو حکم ہو رہا ہے جیسے کنیوں اور
انجنوں میں قیل و قال تو اراکین اور حاضرین سے
ہوتی ہے مگر دراصل تمام رعایا برابرا کا نفع و نقصان
مذہب کو اکرنا ہے بلکہ سب کی مثال اور انہیں اسی
مرض کی تو دوامین کہ تمام مخلوق اتنی کا بھلا ہو۔ و ما
ارسلناک الا رحمة للعالمین اور سب کو فلاح اور
کامیابی نصیب ہو۔ البتہ مقتدی و مستفید یا تابع یا
متبوع کا فرق ضرور ہوتا ہے۔ ایک تو امام اور پیشوا
اور دوسری ہوتے ہیں اور دوسرے اُن کے پیرواد۔

تابع اور غلام ہوتے ہیں ورنہ جانا سب کو ایک ہی
طرف ہوتا ہے اور ایک ہی منزل کے راہی اور ایک
ہی مکان کے عازم ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ چونکہ انہوں
بے چگون۔ لاسکان۔ پس کشدشی ہے اس لئے
اوس کی شناخت اور پہچان اور فرمانبرداری محض اوس کے
پیارے بندوں ہی کی معرفت جنہیں اس کے صفات
منعکس ہوں حاصل ہو سکتی ہے۔ اسی لئے ہمیشہ سب
رسول علیہم السلام الطیعون اطیعون فرماتے رہے ہیں۔

اسی کا نام سنت نبوی ہے۔ اس میں افراط یا تفریط یا کسی
جیشی کرنے ہی کا نام بدعت ہے۔ جس میں پہلے مضمون
میں مفصل بحث کر چکا ہوں۔ اور اس آیت شریف کی

عزیمت پر انکی آیت نبوی روئی والی ہے۔ ان المسلمین
والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات۔ والقانتین والقانتات
والصّٰدقٰتین والصدقات والصابغین والصابغات
والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات
والصّٰامئین والصلّٰات والمخفطین فمجمع الخفط
والذکمرین اللہ کثیراً والذکرات اعد اللہ لہم منقہ
واجرا عظیما۔ ترجمہ۔ سب کے شک سلمان مرد اور سلمان
عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور
فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست گو مرد اور راستگو
عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور
خاک ری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتیں
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں
اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں
اور اپنی شریعت کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت
کرنے والی عورتیں۔ اور کثرت کرنے والے مرد اور
یاد کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان
کے لئے کئے کئے صلہ یعنی گنہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور
معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر اب اس سے

توصات پایا جاتا ہے۔ کہ مولا کریم۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت کو مخاطب فرما کر تمام جہان کے
لہوگوں کے واسطے عام طور پر فرماندے کہ ہمارا ایسا
ارادہ ہے کہ تم کو ایسا پاک و صاف اور مستحسب بنا دیں جیسا پاک
صاف کرنے کا حق ہوتا ہے تم لوگ ہماری نازل کردہ آیات اور
دانائی کی باتوں کو اچھی طرح یاد کرو اور ان پر عمل کرو۔ اب

شاعر کا یہ مطلب اور مدعا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس گھر میں
قرآن مجید نازل ہوا ہے۔ جب تک اُن سے محبت اونس
اور پیار نہ ہو اور اُن کے نمونہ اور اسوہ کے بموجب پوری
پوری پیروی اور اتباع سے آیات اللہ اور احادیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد رکھ کر ان پر عمل نہ کیا جاوے
کسی قسم کا زہر اور بھشت بدعتی طور پر اللہ تعالیٰ کے ہاں
قابل پذیرائی نہیں ہے۔ پوجا پٹ ہو یا پُٹن ہاں۔ نذر و
نیاز ہو یا صدقہ و خیرات۔ درود و طیفہ ہو یا چلہ کشیان

وغیرہ وغیرہ۔ جس تک وہ خالص بندہ اور موافق سنت محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت اور جانشینوں اور
تابعداروں کے دھوہر گزہ ہرگز منظور اور قبول نہ ہو گا پرنہ
ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں خاتم النبیین کی جگہ بغیر اب
کوئی سکھ چل ہی نہیں سکتا۔ مگر شیعہ صاحبان صرف اپنی

عزیمت پر انکی آیت نبوی روئی والی ہے۔ ان المسلمین
والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات۔ والقانتین والقانتات
والصّٰادقٰتین والصدقات والصابغین والصابغات
والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات
والصّٰامئین والصلّٰات والمخفطین فمجمع الخفط
والذکمرین اللہ کثیراً والذکرات اعد اللہ لہم منقہ
واجرا عظیما۔ ترجمہ۔ سب کے شک سلمان مرد اور سلمان
عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور
فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور راست گو مرد اور راستگو
عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور
خاک ری کرنے والے مرد اور خاکساری کرنے والی عورتیں
اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں
اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں
اور اپنی شریعت کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت
کرنے والی عورتیں۔ اور کثرت کرنے والے مرد اور
یاد کرنے والی عورتیں۔ ان سب کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان
کے لئے کئے کئے صلہ یعنی گنہوں کی معافی تیار کر رکھی ہے اور
معافی کے علاوہ بڑے بڑے اجر اب اس سے

العزیز علیہ السلام
قیمت سالانہ
خبردار کو عادیہ کی کتابین
دی جاتی ہیں۔
پیشہ منہج العزیز

تین محب اہل بیت اور سون تصور فرما کر باقی سب لوگوں کو تین
آل رسول اور منکر خیال کہتے ہیں اور اکثر عام طور پر مجلسوں
مخلوون میں رونے رلانے کے سوا اسے اسباب پر بہت
ہی زور دیا جاتا ہے۔ کہ اہل بیت کی محبت اور سورت و حسن
وہا بہت ہے۔ جو شخص اس سورت اور محبت سے غالی ہے
وہ نجات سے محروم رہے گا۔ اور محبت کا نشان اور نمونہ کیا
خوبہ و رست مقرر کیا ہے۔ کہ دور سے تو چمک چمک کرتا
نظر آتا ہے۔ مگر نزدیک جاکر غور سے دیکھیں تو نہ اہی
لمع اور کھٹا اصلیت اور کھٹائی نام کو بھی تو نہیں بہت
شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔ جو چہرہ تو اک قطرہ خون نکلا
غل غبارہ اور شور ککا بہت مگر روحانیت کا کہیں نام و
نشان ہی نہیں۔ ہر سال محرم شریف کے پہلے عشرہ میں
خصوصاً شہیدائے کربلا کے حالات کچھ ایسے پیرے
اور لباس اور بچے میں بیان کئے جاتے ہیں کہ جن میں ان
بزرگوں اور مقدس لوگوں کی نہایت ہی درجہ کی ذلت
اور حقارت اور ناتوانی اور کمزوری بے کسی اور بے بسی
ظاہر ہوتی ہے اور بڑی لشکر کی شکست اور جلالت
اور عظمت اور شان و شوکت پوٹ پوٹ کر نکلتی
ہے۔ ہم نے کبھی کوئی ایسا مثنوی خوان یا کتاب خوان
آج تک نہیں دیکھا۔ جس نے جبریلی قاصد سے یعنی
العاقبتہ للفقین اور کتب اللہ لا غلبہ انا ورسلی اور لشکر
رسلا وغیرہ وغیرہ کے مطابق سہرا جلاس کھڑے ہو کر
بلند آواز سے عقلی اور نقلی دلائل سے آل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا مظہر و تصور اور غالب اور فتح مند ہونا بیان
کیا ہو اور دشمنان اہل بیت کا ذلیل و خوار۔ ناکام اور
نامراد اور خراب و خستہ ہونا ظاہر کیا ہو بلکہ جس قدر زیادہ
تنگی ترشی اور خراب خستہ حالی کا نقشہ کھینچ کر اہل بیت رسول
کی مجبوریاں اور لاچاریاں اور ادا کے دشمنان کی زیادتیاں
اور زور آوریاں بیان کی جائیں۔ اسی قدر بڑھتے دے
کی عمدگی اور خوبی اور تعریف بھی جاتی ہے۔ اور جو شخص
مجلس ماتم میں شامل نہ ہو سکے۔ خواہ وہ توصیف رسالت
امامت۔ قیامت وغیرہ وغیرہ عقائد صحیحہ کا بخوبی قائل ہی
نہ ہو بلکہ اس کے اعمال سے ہی نیکی اور صلاحیت ٹپک
رہی ہو۔ قاتن خوال ہر وقت درود شریف پڑھتے والا
صوم و صلوٰۃ کا پابند۔ تہجد اور اشراق تک کو بھی قضا
نہ ہونے دے۔ متقی۔ پرہیزگار۔ اللہ تعالیٰ سے
ڈرنے والا غرض بہر صفت موصوف ہو۔ جس پر میں

مسلمان کا لفظ اچھی طرح صادق آئے اور صرف
چند در چند اشغال دینی کے باعث اور محض خدا کے
خوش سے لغویات سے بچنے کے لئے ہی دنا
حاضر ہونے سے معذور ہو تو فوراً اس کا نام ناجی
یعنی دشمن اہل بیت بلکہ بڑید و شتر تک کا لقب پتھر
ہوئے یہ آواز بلند پڑھ دین گے۔
بے حُت اہل بیت عبادت حرام ہے
نہ اہل تیری نماز کو میرا سلام ہے
اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ شیخ صاحبان اہل توفیق رحمہ
کو پڑھتے ہی نہیں صرف ایت تطہیر۔ ایت سبائہ
ایت سورت وغیرہ وغیرہ میں میں بزم خود وہ ایک
طرح اپنے خیالات کی تائید پاتے ہیں۔ وہ بھی
محض لوگوں کو قائل کرنے کے واسطے پڑھ لیا کرتے
ہیں۔ اور اگر ساقا و ان شریف پڑھنے کا اتفاق بھی
ہو جائے۔ تو غور و فکر۔ خوض سے مطلق کام
نہیں روڑ نہ کم از کم حد سے بڑھی ہوئی بدعتوں سے
تو باز آ جاتے۔ اب میں شیخ صاحبان سے دو دو
باتیں کر کے چند روز کے لئے رخصت ہونا ہوں کہ
محبت کا اصل مستحق تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔
وَاللّٰہُ یُنِیْ اَمْرًا مَّشْہُودًا حَقًّا لِلّٰہِ۔ اور اگر محض
اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور اس کی مرضی غیر معنی درایت
کر سکتی خارج اس کے پاک بندوں سے ہی اس
اور پیار بڑا کر کو ذرا حق الطدقین پر عمل کیا جائے
تو باعث نجات ہے اور موجب فلاح و این ہے۔ نگیز
بات صرف نظریات کے زبان پر لانے سے ہی تو
حاصل نہیں ہو سکتی۔
اب سچ نام ہے بے حقیقت ویدہ
یاز گات ولاف لجل۔ گھمیدہ
عملی حالت بغیر عرف لاف و گراف سے کیا ہو سکتا
آپ کو ضرورتاً ان مجید چہرہ پڑیگا اور اس پر عمل کرنا
ہوگا۔ مگر اس کے سمجھنے کے واسطے متقی ہونا لازمی ہو
اور لایسہ الا بطرون کی شرط ضروری رکھی گئی ہے جو
آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدرت
میں حاضر ہوئے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔ اور اگر باوجود
اس قدر سمجھانے اور غیر خواہی کرنے کے ہی آپ نے
اپنی اصلاح نہ فرمائی اور صرف بے سرو پا اور بے سند
بدعتوں ہی کو رواج دیکر ان دین کو نقصان ہی پہنچایا

تو ہر سکو بھی شعر سندرہ عنوان کے جواب میں ایک شعر
ہی پڑھ کر چپا چھڑنا پڑیگا۔ شعر
آل نبی کی حسین حقارت تمام ہے
مے شیخ ایسے پیار کو میرا سلام ہے
غبار گلاب الدین احمدی رہنمائی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدہ و نصیحتے علی رسول اللہ اکرم

ماموین اللہ کی شناخت کے معیار سند کے لئے دیکھو اخبار بعد بقرہ ۱۹۹۷

منجملہ اول امتیازی نشانات کے جو اللہ تعالیٰ مامور
من اللہ کو بخشا ہے۔ ایک یہ ہے کہ مامور من اللہ کی
پیشگوئی سب پوری ہوتی ہیں کیونکہ جو امور واقع
ہو نیولے ہونے میں وہ اون کا علم خدا تعالیٰ سے
حاصل کر کے کہتا ہے اور اس کی پیشگوئی میں ایک
شکوت اور عظمت ہوتی ہے۔ جو اون پیشگوئیوں میں
ہرگز نہیں ہوتی جو بعض اشخاص اپنے علم کے رو سے
یا بعض قرائن سے یا قدرتی اسباب یا علامات کو دیکھ
کر اپنے تجربہ کی بنا پر کرنے میں اور ان میں وہ تجوی
اور زور نہیں ہوتا جو مامور من اللہ کی پیشگوئیوں میں
ہوتا ہے۔ مامور من اللہ کہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے
مجھ فلان امر کی خبر دی ہے۔ اور وہ ضروری واقع ہوگا
اور اس کا یقین ایسا مضبوط ہوتا ہے کہ باوجود ظاہری
اسباب کے جو اس پیشگوئی کے پورا ہونے میں عوام الناس
کی نظر میں بعض اوقات ایک رکاوٹ معلوم ہوتے
ہیں۔ وہ کبھی ایک ذرا سا دوسرے ہی دل میں نہیں لاتا
اور بار بار دنیا کو یقین دلاتا ہے کہ میرے سبب کی
باتیں جو اس نے مجھ پر ظاہر کیں ضرور بالقرہ در پوری
ہو کر رہیں گی۔ گویا اون کا کسی آئندہ وقت پر پورا ہونا
اوس کو نظر آ رہا ہے اور وہ صفائی سے مشاہدہ کر رہا
ہے جسکو دنیا نہیں دیکھتی۔ برخلاف اس کے دوسرے
لوگ جو انکل یا کسی حساب وغیرہ کے رو سے کوئی
پیشگوئی کہتے ہیں۔ اس میں ہرگز زمانہ و زمین ہوتا
اور وہ پڑ زور دعوئے سے کہتے ہیں۔ کہ ضرور ایسا
ہی ہوگا۔ وہ صرف اپنے قیاس یا کسی علم کے

لوگوں کی پیشگوئیاں صبح سمنوں میں پیشگوئیاں نہیں
 رہیں۔ پیشگوئی وہ ہوتی ہے جہاں فی علم اور طاقت سے
 بالاتر ہو۔ اور ایسی پیشگوئیاں صرف وہی شخص کر سکتا ہو
 جسکو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف سے علم بخشے۔ مثلاً زلزلہ
 والی پیشگوئی کی طبع خیال کرو۔ جو حضرت امام الزمان
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے وقوع
 سے بہت عرصہ پہلے کی تھی اپنے فرمایا کہ ایک ایسا
 زلزلہ آئے گا جس سے چار چھٹ جاویں گے
 مکانات کا نام و نشان نہ رہے گا اور وہ ایسا ہوگا کہ
 اس کی نظیر پہلے زمانوں میں بہت ہی کم ملے گی اور پھر
 اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ کا گڑھ کا پھاڑ پھوٹ گیا
 مکانات کا نام و نشان نہ رہا۔ ہزاروں آدمی زندہ درگور
 ہوئے۔ اور ہزاروں بے خانمان ہو گئے اور یہ
 ایک ایسا زلزلہ تھا کہ جسکی نظیر برٹش انڈیا کی تاریخ
 میں یا اس سے پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ ہندوؤں
 کا معبد یا بت خانہ جو ہر اہل سال سے ملا آتا تھا وہاں
 ہو کر لیا مٹ گیا۔ اب کیا کوئی شخص اپنی انکلی یا
 علم کے رو سے ایسی تہدی کے ساتھ کہہ سکتا ہے
 کہ ایسا واقعہ آنے والا ہے ہرگز نہیں۔ ایک شہر
 جی آکوجٹ (اگر طبقات الارض) جاپان سے اس
 زلزلہ کی تباہی کو دیکھنے آیا اور اس نے مقامات تباہ
 کا ملاحظہ کر کے اپنے علم کے رو سے پیشگوئی کی کہ
 اب یہاں کے لوگوں کو کوئی خطرہ نہیں کیونکہ دو سال
 تک اب کوئی زلزلہ نہیں آسکا مگر کیا اس کی پیشگوئی
 پوری ہوئی؟ ہرگز نہیں۔ توڑے عرصہ کے بعد ہی
 ایک اور زلزلہ حضرت اقدس کی پیشگوئی کے مطابق
 آیا جس میں یہ تباہ کیا تھا کہ جو مکانات لوگ پہنچائے
 اور تھائے اور کوہی منہدم کر دیگا۔ چنانچہ ایسا ہی
 ہوا یعنی لوگوں کے نو تعمیر کردہ مکانات زلزلے
 گر گئے۔ اب ایک اور پیشگوئی کی طرف خیال کرو۔
 حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق براہین
 میں لکھا کہ ایک ایسی بیماری آئے گی ہے جو دنیا میں
 بہت تباہی کرے گی اور وہ اس لئے آئیگی کہ لوگ میری
 تحذیب کریں گے دُور دینگے۔ گالیوں دیں گے۔
 کافر کفر و جلال وغیرہ ناموں سے پکاریں گے۔ اور
 شوخی و شرارت سے باز نہیں آویں گے اور

کر سکتے تھے۔ چنانچہ وہ بیماری آئی اور اس کو
 ایک خوفناک تباہی ملک میں کی مگر شریوں اور مل کو
 اندرون نے عبرت نہ لائی۔ پھر پنجاب میں طاعون
 آنے سے پہلے آنحضرت نے اپنا ایک رویہ شہر
 کیا اور لوگوں کو توبہ کرنے کا حکم دیا کہ آپسے نہ مایا کہ
 طاعون پنجاب میں آنیوالی ہے چنانچہ ہزاروں آدمی
 اس کے بعد طاعون بڑے زور و شور سے ساتھ
 ملک پنجاب میں پڑی اور لاکھوں آدمی اس کی شکار
 ہوئے۔ اب کوئی تھلائے کہ کیا انسان اپنے علم سے
 ایسی قیبت کی باتیں قبل از وقت کہہ سکتا ہے؟
 مخالفین کو لازم ہے کہ سوچیں اور غور کریں۔ اب
 میں ایک اور پیشگوئی کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں
 حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پڑت لیکھرام کی
 استدعا پر اس کی نسبت اس کی موت کئی سال پہلے
 فرمایا کہ سبب اور ہنگامیز اور بے ادب ان الفاظ
 کے جو وہ بزرگان دین اور خدا کے پاک انبیاء علیہم السلام
 خصوصاً ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ کے حق میں استعمال کرتا ہے ایک عار و عذاب
 کی موت کا مزہ چکھ کر وہی میں چلے سال کے اندر
 گرایا جائیگا اور اسی آئندہ میں یہ تحذیر ان الفاظ پر
 کہ ضرور اس پر عذاب آویگا اور اگر خدا کے تو میں خدا
 کی طرف سے نہیں اور جو کچھ سزا مجھ کو دی جائے میں
 بخوشی اس کو قبول کروں گا اور اس کے ساتھ بطور
 نوٹ یہ بھی لکھ دیا کہ اب یہ صاحبان کو چاہیے کہ
 سب ملکر اپنے پریشانیوں سے دھماکے کر کے عذاب
 ان کے ذیل کے سر سے مل جائے۔ ان الفاظ
 سے ظاہر ہوتا تھا کہ حضرت اقدس انیوالے عذاب
 کو دیکھ رہے تھے اور یقیناً نام سے فرماتے تھے کہ وہ
 وارد ہو چکا اور ہرگز نہیں ٹکیگا چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ
 ایسا ہی ہوا۔ مگر افسوس مخالفین اور مل کے عملی
 لوگوں نے اسے قبول نہ کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس
 سے ان کے دلوں پر ایک سخت چوٹ لگتی اور وہ
 امام کے قدموں میں جا گرتے اور خدا تعالیٰ کا شکریہ
 ادا کرتے کہ اتنا بڑا نشان ظاہر ہوا اور اسلام کی
 فتح ہوئی۔ مگر برعکس اس کے انہوں نے کچھ بھی
 توجہ نہ کی۔ اور امام علیہ السلام کی مخالفت پر ویسے

اس مامور میں اللہ نے کین جو اپنے اپنے وقتوں پر پوری
 ہوئیں۔ مگر مخالفین کے نزدیک گویا ایک ہی پوری نہیں
 ہوئی اور یہ ایسے ہی ہے جیسے پہلے نبیوں کی وقت
 اور جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک
 میں منکران کو نشان پر نشان دکھائے جاتے تھے۔ مگر وہ
 ہی کہتے تھے کہ کوئی نشان نہیں دکھایا جاتا۔ گویا وہ
 خدا کے نشانوں کو نشان ہی نہیں گردانتے تھے اور
 ایسا ہی حال اس زمانہ میں ہو رہا ہے۔ خود مسلمان بڑے
 پرستہ عالم اور صوفی کہنا سنتے اسے سنت اللہ سے
 واقعت ثابت ہوئے اور سنکر ان پیشین ہی کے زمرہ
 میں داخل ہوئے۔ افسوس! خدا تعالیٰ مخلوقات پر رحم
 کرے اور ان کو راہ راست پر لادے۔ آمین

اب یہی بات کہ اگر مامور میں اللہ کی سبب پیشگوئیاں
 صحیح ہوتی ہیں۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ ان کے پورا ہونے
 کے قائل نہیں ہوتے اور ان پر ایمان لائے میں سو
 اس کا جواب یہ کہ قدیم سے سنت اللہ ہی چلی آتی ہے اور
 خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم میں جو وہ اپنے مامور
 کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خدا کا بھی تھا کہ
 اہل بصیرت اور نظر نفی اور غور سے دیکھنے والوں کو
 اور وہ سرون میں ایک کہلا آتا ہے چنانچہ اہل بصیرت
 اور پر ایمان لاکر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہیں
 اور جو لوگ غور نہیں کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے
 ہیں وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے غبار کے پہلو
 کو نہ سمجھ کر اس سے ہٹ کر کہتے ہیں اور بدظنی میں پڑ کر انکا
 جیسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف
 میں مومنوں کی ایک یہ صفت ہی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب
 پر ایمان لائے داسے ہوتے ہیں جیسے فرمایا "یومنون بالغیب"
 سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر مکت باتوں
 پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان
 مشابہ بالکفار ہو گئے جو یہ چاہتے ہیں کہ کسی امر کو ایمان
 بالغیب کے رنگ میں ڈالیں یعنی صرف اس صورت میں ایمان
 کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہو جائے جیسے کہ سورج
 یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ جو
 بات عیان اور آشکار ہو جاوے گی اس کے ماننے میں کوئی ثواب
 حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے میں کافر مومن
 اور مشرک سب برابر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی اسین کو غیب

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو وہ اپنے مامور میں اللہ کی سبب پیشگوئیاں صحیح ہوتی ہیں۔ تو کیا وجہ کہ اکثر لوگ ان کے پورا ہونے کے قائل نہیں ہوتے اور ان پر ایمان لائے میں سو اس کا جواب یہ کہ قدیم سے سنت اللہ ہی چلی آتی ہے اور خدا تعالیٰ کو یونہی منظور ہے کہ اس علم میں جو وہ اپنے مامور کو غیبی امور کی نسبت بخشتا ہے۔ ایک پہلو خدا کا بھی تھا کہ اہل بصیرت اور نظر نفی اور غور سے دیکھنے والوں کو اور وہ سرون میں ایک کہلا آتا ہے چنانچہ اہل بصیرت اور پر ایمان لاکر ایمان بالغیب کا ثواب حاصل کرتے ہیں اور جو لوگ غور نہیں کرتے اور سنت اللہ سے ناواقف ہوتے ہیں وہ اپنی کجی اور بے بصیرتی کی وجہ سے غبار کے پہلو کو نہ سمجھ کر اس سے ہٹ کر کہتے ہیں اور بدظنی میں پڑ کر انکا جیسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں مومنوں کی ایک یہ صفت ہی بیان فرماتا ہے کہ وہ غیب پر ایمان لائے داسے ہوتے ہیں جیسے فرمایا "یومنون بالغیب" سو یہ مومن کی ایک بڑی خصوصیت ہے کہ وہ خدا کی پُر مکت باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ مگر افسوس اس زمانہ کے اکثر مسلمان مشابہ بالکفار ہو گئے جو یہ چاہتے ہیں کہ کسی امر کو ایمان بالغیب کے رنگ میں ڈالیں یعنی صرف اس صورت میں ایمان کہ جب ایک بات ایسی عیان اور ظاہر ہو جائے جیسے کہ سورج یا کوئی اور عالم اسباب کی چیز۔ مگر ان کو یہ معلوم نہیں کہ جو بات عیان اور آشکار ہو جاوے گی اس کے ماننے میں کوئی ثواب حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے تسلیم کرنے میں کافر مومن اور مشرک سب برابر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی اسین کو غیب

بکری خاتین

مولوی صفا چاودہ کی لڑکی کے ساتھ

میر امباختہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

میری بات ٹالکر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں پر ہی گئے ہیں۔ اچھا گئے یہی مگر دین گھنٹہ میں ہی واپس آگئے وہاں حضرت عیسیٰ کی طرح نو کوئی جا سکونت نہ اختیار کر لی اور نہ ہی خداوند کریم نے ایک دون ٹھیکر کو ہاں بلکہ چند گھنٹوں کے بعد واپس زمین پر بھیج دیا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ خداوند تعالیٰ کو غایت درجہ کی اُلفت تھی جن کو اتنے سو برس سے زندہ اپنے پاس اس واسطے بھڑا رکھا ہے کہ وہ آخری زمانہ میں میرے محبوب کی امت سے غیر امت کا خطاب پھینک دے اپنی پیغمبری سے معزول ہوں وہ صاحب کیسے عقل کی بات ہے۔ یہی صاحب خاموش حیران امین نے کہا کہ دیکھو قرآن کریم زمانا ہے۔ وما جعلناہم جسدًا ولا یطعمہم من لہ کوئی ایسا جسم نہیں بنایا۔ جو کھانا نہ کھاتا نہ پیتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حبیبہ تاکہ نہ تو کھانا کھایا کرتے تھے۔ سو اب اگر آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سکونت اختیار کر لیا ہے۔ تو ان کے کھانے کا کیا بندوبست ہے کوئی باد چلی ہوا وغیرہ بھی ساتھ ضروری ہو گا۔ جو کہ ان کی زندگی کے لوازمات پورے کرتا ہو۔

(جواب) وہ کھانے پینے کے محتاج نہیں ان کا جسم ایسا ہی ہے جیسا کہ فرشتوں کا۔

(جواب الجواب) میں نے کہا بالکل ٹھیک یہ تو میں پہلے ہی مان چکی ہوں کہ نیک لوگوں کو بعد از موت لطیف جسم ملتا ہے۔ جو کہ فرشتوں کے جسم کی طرح ہوتا ہے اور وہی جسم جنت میں جاتا ہے۔

سوال امین نے کہا بالخصوص عیسیٰ علیہ السلام فرشتوں کے جسم میں انہیں کو آپ انہیں کیسے دیکھیں گے کیونکہ فرشتے سوائے پیغمبروں کے دکھائی نہیں دیتے۔

(جواب) وہ دنیا میں اگر انسان بن جادین گئے اور ان کے ساتھ غیب سے یہ ندا آوے گی کہ یہ سج ہے۔ قبول کرو ورنہ پھنداؤ گے۔

(سوال) کاش کہ یہ سناؤ فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہلے دیا جاتا تو وہ صلیب سے سج رہتے ان کی قوم ان کی نذر عزت کرتی بعد ازاں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرشتہ بن کر ان سے تو یہ سمجھو کہ آگیا اور ان کی جامعہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب دہلی کا لے لیا۔

(جواب) چلا آئی کہ وہ مدد دیت کا چرچا دعوے کرتے ہیں۔ مہدی کی ملن کا نام آمنہ باب کا نام عبدالقدوس عیسیٰ کی ملن کا نام مریم ہونا یہ کب سے بننے لگے۔ عیسیٰ نے کہا کہ جب تم ایک بیٹری دفات سج والی چھ بجاؤ گی تو پھر نہیں ان کے دعاوی جلاؤں گی۔ ابھی کچھ مختصر سا سمجھا دیتی ہوں۔ اول یہ مدیت ہے۔ کہ لامحدہ اکتا عیسے۔ اور پھر دوسری انا کم سن کم یہ صاف ظاہر کہ سر زمین کو وہ ایک ہی شخص ہے اور ہر گاہ بھی تم میں سے۔ سو جو انہیں شخص تھا وہ تو آگیا مگر آپ لوگوں کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اگرچہ خداوند جل شانہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ مگر جب انسان ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے مقابل ایک خدا کا فعل ہو جاتا ہے جب مکان کے نام دروازے بند کر دئے جادین تو خداوند کریم اپنی سورج کی روشنی کو اندر نہیں آنے دیتے جو شخص کچھ مدت اپنے ہاتھ کو بیکار رکھ کر رکھے وہ سو کہ جاتا ہے۔ ایسا ہی آپ لوگوں کا حال ہو گیا ہے آپ نہیں سمجھتے کہ ان باتوں میں استعارے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو کہا جائے کہ وہ بشر ہے تو کیا اس کے پیچھے نہ وغیرہ سب بشر کی مانند ہی ہو جائیگا نہیں بلکہ اس میں ایک بہادری کی صفت پائی جاتی ہے۔ جس کی واسطے بشر کو کہا گیا اگر کسی پہوان کو رسم کہا جاوے تو کیا وہ سج سج ہی رسم آگیا۔ جسکو سینکڑے برس سے جوئے گذر گئے بلکہ اس میں صرمت ایک جو انفرادی رسم والی پائی جاتی تھی۔ ایسا ہی ہمارے حضرت اقدس میں عیسیٰ علیہ السلام والی صفین پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مسیح علیہ السلام یہودیوں کو راہ راست دکھانے آئے تھے وہی مسیح یہی مسیح سو عود یہودی صفت مولود ہوں کو راہ راست پر لانے آئے ہیں یہی یہودی اصلی

یہودی امین ہیں یہ مسیح ہی مشیل مسیح امین اس واسطے ان ناموں کو حقیقت پر محمول کرنا سراسر جمل اور نادانی ہے۔ جیسا کہ مسیح کا کام قتل الخنزیر اور کسر الصلیب لکھا گیا ہے سو اگر ظاہری معنی لے جاؤ تو بتلاؤ۔ کہ اگر حضرت مسیح نے دیوانہ وار پانچ دس میلین توڑ دیں تو کیا فائدہ ہوا۔ پادری لوگ اور بنالین گے اور اگر نازل ہوتے ہی سوراخ سے شروع کرنے تو اگر یزدن نے کھلے وہ بھی ان کو ہی نفع پہنچایا یا پھر بے چار خوش ہوئے۔ جبکہ عیسے علیہ السلام نے اگر شکار مار دیا۔ ہیں ان کے آنے سے کیا فائدہ حاصل ہوتا۔ یہی جواب) عیسے کہا کہ میری بات کا نون کی کڑیاں کھل کر سن کہ کسر الصلیب مراد عیسائی دین کا توڑنا تھا۔ جو کہ مسیح کی وقت زور دین پر ہو گا۔ اور قتل خنزیر سے بد آدمیوں کو بزدل قسم مارنا ہے۔ سنتے ہی پیوی کے اوسان خطا ہو گئے۔ مرنے نہ سوال کیا۔ مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔

(جواب) میں نے کہا انہوں نے تم قتل سے کوہن دور ہوا اگرچہ خدا وادیاقت ہوتی تو ایسا سوال نہ کرتی میں تو پہلے نہیں کہ چکی ہوں کہ جب تم مسیح نامی کو قبر میں سلاؤ گی تو پھر سب یہ باتیں سمجھاؤں گی۔ مگر کہ خاتم النبیین کی حقیقت بھی سمجھاؤں گی یہی ہوں۔ خاتم النبیین کے یہ معنی کہ کوئی نبی یا مرسل ان کی نہ تصدیق یا کامل اتباع کے بغیر مبعوث نہیں ہو سکتا اور یہی محبوب واضح رہے۔ کہ خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی نئی شریعت کے نہیں آ سکتا۔ جیسا کہ گذشتہ زمانہ میں بے حد پہلے پیغمبر آتے رہے اور اگلے رسولوں کی شریعتیں تخفیف ترمیم ہوتی رہیں۔ ہمارے سرور کائنات خضر موجدات گویا کہ رحمت اور انوار اکامیہ اور برکات یزدانیہ کا ایک ناپید اکسار مسند میں جن کا ذبح خود خداوند عالم ہے۔ اس سند سے وقتاً فوقتاً جب ظلمات تاریکی اور روحانی خشک سالی کا دور آتا۔ تو حسب مقتضائے وقت و حالات غدی اور نائے نکلتے رہے جو کہ بارغ احمد کہ سرسبز و شاداب کہتے رہے اب اس وقت چونکہ ظلمت و سریت جہالت و جاہلیت عنایت کا عالمگیر شور اور شر اور فتنہ برپا ہو گیا تھا۔

(باقی آئندہ اشاعتیں)

اخبارات کی اسے اور انپریوریو

عیسائیوں کا اخبار نورافشاں
۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء
پہلے میں رقمطراز ہے
جاپانیوں کی ترقی کا ایک

سبب یہ ہے کہ اس نے یورپ اور امریکہ کی تعلیمی حالت کو دیکھ کر اپنے لوگوں کی ضرورت کے پورا کرنے کا بھی خاطر خواہ انتظام کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر اگر ہم دونوں ملکوں کی تعلیمی حالت کا مقابلہ کریں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کی آبادی چار کروڑ ستر لاکھ کی ہے۔ جاپان کا

درجہ صوبہ در اس کے برابر اور آبادی اضلاع متوسط کے لگ بھگ ہے۔ لیکن بڑی آبادی کی آبادی ۳۳ کروڑ

۵۰ لاکھ ہے۔ جاپان اپنے لوگوں کی تعلیم کے لئے پبلک فنڈز میں سے پچاس لاکھ پونڈ سے کچھ اور خرچ کرتا ہے۔ لیکن بڑی آبادی میں ۱۵ لاکھ پونڈ سے کچھ کم خرچ کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ رقم جاپانی گورنمنٹ تعلیم کے لئے خرچ کرتی ہے۔ جاپانیوں کے برابر کی جاوے تو گورنمنٹ کو موجودہ رقم سے اٹھارہ گنا یعنی دو کروڑ

ستر لاکھ پونڈ خرچ کرنا پڑے گا۔ ہماری گورنمنٹ کا موجودہ تعلیمی خرچ جاپان کے اس خرچ سے بھی کم ہے۔ جاپان میں تعلیم کے علاوہ محض عمارتوں میں ہی خرچ کیا جاتا ہے۔ جاپان میں فی کس تعلیم پر سالانہ خرچ بڑی انڈیا میں اچھے خرچ کئے جاتے ہیں۔ بڑا وہ ایک چھوٹی سی ریاست ہے۔ مگر اس میں فی کس سالانہ خرچ

ہونے میں جو مہمی صبر۔ فرض میں ہے انگلستان سے سپین، جرمنی، اٹلی اور امریکہ فی کس تعلیم پر خرچ کرتی ہے۔ جاپان گورنمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ تعلیم کے وسیلے کامل مضبوط اور آزاد طبیعت انسان پیدا کرے

مگر ہماری سڑک کی عرض یہ ہے کہ اس کو ایسے شخص مل سکیں جن سے گورنمنٹ اس ملک کے انتظام میں مدد کرے۔

بہذا اگر ہم اپنی اس رائے کے اخیر میں نورافشاں نے یہی لکھا ہے کہ ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ گورنمنٹ کی توجہ اب اس پر لگ گئی ہے اور وہ ہماری تعلیمی حالت کو سدبار لے اور اس کو

جاپان وغیرہ دیگر ممالک کے پیانے پر لانے کی کوشش میں مشغول ہے۔ تمام جس پر یہ بین غیر ممالک کے اخراجات تعلیم کا نقشہ کھینچا گیا ہے وہ اگرچہ پارلیمان کو اس لحاظ سے مفید پڑے کہ معترضانہ خیالات کے آریہ ہندویہ سمجھ میں کر عیسائی ہمارے ہم خیال ہیں لیکن ایسی غلط فہمیں سے مناسب نہیں کہ پارلیمان عیسائیت کی تائید تلاش کریں اور جس گورنمنٹ کا مذکورہ رہے یہی سی کی مخالفت میں نادان لوگوں کو جوش میں آنے کا موقع دیں۔

اخبار نیو نیپل گزٹ لندن
۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء
لکھتا ہے کہ نیو نیپل گزٹ
میں اصلاح کی ضرورت

اصلاح کی ضرورت شکوہ اور ان وقتوں کی رفتار کیلئے ایک کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ جس میں نیو نیپل کیٹی کی طرف سے دس پریزیڈنٹ سکریٹری اور پریزیڈنٹ چنگی کرٹنل کے رائے لی جائے بلکہ اصل نقائص تو اس طریق پر معلوم ہو سکتے ہیں کہ ایک خاص تعداد جاپان کی بھی ملانی جائے۔ جس سے اصل وقتیں دریافت کر کے ان پر عمل کیا جائے۔ صرف یہی طریق ایسا ہے۔

بہذا اس میں شک نہیں کہ ہر ایک ملک تجربہ کے بعد کچھ نہ کچھ اصلاح کا متوجہ نظر آئے گا۔ لیکن اس کے واسطے گورنمنٹ ہمیشہ خود اصلاحی پر جان کناریں کے اندر لگائی رہتی ہے۔ نیو نیپل اکونٹ کو ڈوبنے سے بچنے کے لئے ہر سال تین سال گزرے ہیں گئے اور اسے بہت غور و خوض کے بعد منظور کیا گیا تھا۔ اب اتنی جلدی اس کے جسے کی تجویز کرنا مناسب نہ ہو گا۔ البتہ نئے ایڈیشن کے وقت کارکنان کی کوششوں سے تجارت کی رائے لینا بہتر ہو گا اور امید ہے کہ گورنمنٹ ایسا ہی کریگی۔

اخبار ویل ہندون اور آریون
۲۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء
اس خیال کے لوگوں کی طرف اشارہ کر کے جو وہ مسلمانوں پر فائز سرکاری اور

اخبارات کے آریکٹوں میں کر رہے ہیں کہ ہمارے ہندو پائے ہمسایوں کا یہی طرز

عمل ہے جسے دیکھتے ہوئے نہایت زور سے اس امر کی تائید کرنی پڑتی ہے کہ ہندوستان میں انگریزی حکومت نہ صرف انگریزوں کے لئے مفید ہے بلکہ خود ہندوستان جیسے ملک میں اس بات کی سخت ضرورت اور ازا احتیاج ہے کہ انگریزوں جیسی نصف شعاع روشنی اور اسے تعلیمی یافتہ قوم جاپان کے ایوان حکومت پر قابض ہے

بدر بہت درست رائے ہے
ذمہ داریات

۱۔ اگر کوئی شخص جوں آرام لئے راتیں بھر چلتا ہے تو اس کو تمام دنیا کے گرد محبوم آنے کے لئے ۲۷۵ ملین لگیں گے

۲۔ زمین سے ملت بیل کی بلندی پر مٹان کو تنفس لینا سخت دشوار ہے۔

۳۔ گلاب کا درخت سب سے پہلے ۱۳۰۷ء میں انگلستان میں لایا گیا۔ پہلے دمشق دار الملک شام سے کرہ سیدس ڈھنگا لے گیا۔

۴۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ تمام دن کی جہانی محنت اور تین گھنٹہ کی تعلیمی محنت سے جسم انسان کی بہت ضرر پہنچتا ہے۔

۵۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ پانچ لاکھوں میں فی تین ہزار سولہ نفر عشق و محبت کی وجہ سے دیوانے ہوئے ہیں۔

۶۔ انگلینڈ میں فی ہفتہ تخمیناً بیس ہزار سے زائد مریض ہسپتالوں سے دوائی لیتے ہیں۔

۷۔ شتر مرغ کے ایک انڈے کا وزن تخمیناً چار پونڈ ہوتا ہے۔

۸۔ ویل مہلی فی گھنٹہ ۱۰ سے ۱۲ میل جاتی ہے۔

۹۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ وائٹن میں داخل ہونے والی ہوشیاری سے فی دس لاکھ صرف میں چھٹیاں ان ڈیورڈا یعنی جوں تقسیم کئے رہ جاتی ہیں۔

۱۰۔ تمام دنیا میں صرف تین جگہ پر سرسبز و سنبھلا ہوا جزیرہ آسٹریلیڈ میں مائٹس ہیکل پر دریا کے بولی کے منبع کے مقام پر اور امریکہ شمالی میں ایک جگہ ہے۔

ذہانت کا بد استعمال

ایک انگریزی مصنف کا قول ہے کہ جرائم پیشہ بالطبع ذہین ہوتے ہیں۔ ہر چند وہ اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کرتے ہیں۔ ذہانت کا بدترین یا بدترین استعمال ایک علیحدہ بات ہے۔ مگر کسی صورت میں اس (ذہانت) کی موجودگی سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بہلا سٹر ہیرم یکس کم ہے اپنی ذہانت کا بدترین استعمال کیلئے؟ گویہ دوسری بات ہے۔ مگر ہم اپنی ذہانت کی اکثریتی میں جس کام کو چاہیں۔ اچھا قرار دیں۔ جسے چاہیں برا۔ مگر نگاہ تحقق سے دیکھا جاوے۔ تو یکس گم موجود کام ہی قابلِ نظرین ہے۔ غیر! یہ جملہ معترضہ تھا۔ تو جرائم پیشہ کی تاریخ بھی اصحابِ فطرت کے لئے ایک عجیب تاریخ کا منصب رکھتی ہے۔ اس تاریخ کا مطالعہ عقلی بڑھاتا ہے۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اشرف المخلوقات انسان کی جنس میں۔ کوئی ممبر سوسائٹی کے فوائد کے لئے ریل یا تاراجیاد کرتا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں خود غرض انسان ذاتی فوائد کے خیال سے جرائم کی نوعیت میں دیسی ہی بلکہ اس سے بھی زیادہ حیرت خیز ایسا بدین کرتے ہیں۔ ذہن کی مثالوں سے ہم اپنے اس مضمون کی تصدیق واضح طور کر سینگے۔ بعض سکاراچی قوجہ کا جولان گاہ ریل کے سفر کو مقرر کرتے ہیں (جیسے حال میں روسی چہرہ کچھ مدت گزری۔ ایک ٹرین جب بریڈ سٹریٹ سے چاک فارم کو جا رہی تھی۔ ایک شخص شریفانہ لباس پہنے ہوئے (جوانی عم و مہر ہو گئی ہے) تیسرے درجہ کے ایک کمرے میں (جس میں شہر کے کاروباری آدمی سوار رہتے) داخل ہوا۔ ٹھیک جہت میں ٹرین شارڈوچ سے روانہ ہوئی۔ تو وہ نیچے کو جھٹک گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس نے فرش کے تختے سے کوئی چیز اٹھائی ہے۔ ایسی چیزیں قسمت ہی سے ملتی ہیں۔ اس نے اپنے ہاتھ میں ایک پونڈ (سکہ) دیکھا کر سکاراچے ہوئے کہا۔ ایک ہی لمحہ میں تمام مسافروں کے ہاتھ اپنی جیبوں میں تھے۔ کہ وہیں ہمارا پونڈ تو نہیں گر گیا۔ وہ آدمیوں نے کہا کہ ہمارے پونڈ گم ہوئے ہیں۔ مگر ایک بڑے آدمی نے تو قسم کھائی کہ ٹھیک میرا پونڈ اس وقت گر رہا ہے جبکہ یہ آدمی گاڑی میں داخل ہوا تھا اس پونڈ نے اٹھانیدو اے سے مطالبہ کیا۔ آخر طول طویل بحث کے بعد مسافروں کی کثرت رائے سے یہ فیصلہ ہوا

کہ اس پونڈ کو نصف نصف بٹوڑا اور شریف آدمی تقسیم کر لیں۔ اگر تم مجھے دس شنگ دیدو تو میں پونڈ تمہارے حوالے کر سکتا ہوں۔ جنٹلمین نے کہا۔

یہ چارے بڑے بڑے کے پاس دس شنگ تو بٹوڑا نہیں تھے۔ صرف دو شنگ ملے۔ ہم پس (فریبا پونے دو روپے) اس کے پاس تھوڑے لیکن جنٹلمین نے ہنس کر اس طرح کی نقدی لے کر پونڈ اس کے حوالے کر دیا وہ جنٹلمین تو خدا معلوم کہاں اتر کر ٹرین کے ڈسٹن پو پونچے۔ پونڈ بڑے آدمی سودا کرتے دکانے پر پونڈ خوشی خوشی ایک صراف کو دیا۔ کہ اس کی ریڑ گاریاں دیدو لیکن صراف نے پونڈ کو ہاتھ میں لیتے ہی یہ کہہ کر پھینک دیا کہ اوہ پونڈ تو جعلی ہے۔ تم یہ خراب سکہ کہاں سے لائے اس طرح وہ عیار پونے دو روپے مفت ادٹا لے گیا لیکن بڑا واقعی اس سزا کا مستوجب تھا۔ کیونکہ کوئی پونڈ اس کاریل میں نہیں گرا تھا اور اس نے لالچ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو اس جعلی پونڈ کا مالک ظاہر کیا تھا۔ عوض معاوضہ نہ نکال سکا۔ بلکہ ابھی غیر گزری۔ کہ آپ کو عدالتوں میں گھبٹنا پڑا۔

پندرہ سال کا عرصہ ہوا کہ ملٹاسٹ (آئر لینڈ) میں ایک دن صبح کے وقت ایک شخص اپنے کمرے میں مردہ پایا گیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کی۔ اور اٹھائے تھے تفتیش میں معلوم ہوا۔ کہ متوفی اپنی بیوی سے ناراض رہتا تھا۔ اس سے شہ پیدائہو۔ کہ اس کی بیوی نے اسے نہر دیکر مار ڈالا ہے۔ لاش امتحان کے لئے ڈاکٹر کے سامنے لائی گئی۔ جنہوں نے بڑے بحث و مباحثہ کے بعد قرار دیا۔ کہ متوفی کا نہر سے مارنا غلبہ لیکن یقینی امر نہیں اور نہ تحقیق ہو سکتا ہے کہ وہ کون سے نہر سے ہلاک ہوا۔ حالانکہ چونکہ مشکوک تھا اسلئے لازماً کوئی شک کا فائدہ دیکر ہی کیا گیا مگر اس کے فیصلہ کے دو دن بعد ہی ملازمہ غائب ہوئی۔ ایک ماہ بعد وہ مکان ایک دیسیل سے لے کر اب پر لیا۔ نئے کویر دار کو یہاں پندرہ دن ہوئے تھے۔ کہ ایک دن اس کا کتا اسی کمرے میں مردہ پایا گیا۔ اب شبہ پیدا ہوا کہ نہر کتا ہی متوفی شخص کی طرح سموم ہے۔ تحقیقات شروع ہوئی اور بڑی کوشش سے آخر کار یہ راز کھلا کہ اس مکان کے متصل ایک اور مکان میں چوڑ کی بھیڑ ہے۔ جہاں سے زہریلے بخارات ایک سولخ کی راہ سے اس کمرے میں آتے ہیں۔ یہ

بخارات اس وقت میں زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ جب کمرے کا دروازہ ایک دو دن بند رکھا جاوے۔ آخر کار شہاد توں اور واقعات کے فیصلہ ہو گیا۔ کہ متوفی آدمی کی بیوی اس راز سے واقف تھی اور اس نے دیدہ دانستہ اپنے شوہر کو اس کمرے میں ملایا تھا جہاں وہ میچ کو مردہ پایا گیا۔

قتل کے عجیب غریب واقعات کا ذکر ہونے لگے اس واقعہ کا ذکر کرنا سزاوری ہے۔ جو کہ چھ سال ہوئے۔ آسٹریا میں نمود پذیر ہوا تھا۔ ایک دکاندار رات کے وقت اپنی دکان میں سوتے ہوئے کسی سبب سے جاگ پڑا ایک دیکھتا ہے کہ دکان میں رات کے وقت ایک سولخ بند ہے اور ایک چور اس کی راہ سے باہر نکلتا چاہتا تھا۔ کہ دکان سے نکلے گا۔ اس کے اس کے دونوں پیر مضبوط تھام لئے چور کے ہمراہی بھی باہر نکلے گا۔ پاس ہی کھڑے تھے۔ جانین میں جدوجہد شروع ہوئی۔ چور کے ساتھ چار تھ تھے۔ کہ اسے کھینچ کر باہر نکال لیں اور دکاندار اسی پر ہوا تھا۔ کہ اسے سولخ سے باہر نکلنے نہ دے اور ساتھ ہی چور چور کے آواز سے اڑا رہا تھا۔ چور دن نے اب وہاں زیادہ ٹھہرنا مناسب سمجھا نہاگ۔ گئے اور دکاندار نے بڑی آسانی سے چور کو اندر کھینچ لیا مگر اس کی چارائی کی کوئی حد نہ تھی۔ جب دکاندار نے دیکھا کہ چور کے ہمراہی بڑی بیداری سے اپنے ساتھی کا سر کاٹ کر لے گئے تھے تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ کس خاندان یا معرکے کا چور ہے اور دکاندار صاحب مدتوں تک اسے اللہ میں مارے مارے پھراکئے اور اپنی بریت ثابت کرتے رہتے۔

بالکل ایسا ہی ایک سردہری و سفاکی کا ایک واقعہ فرجاندانی ایک شخص کی نسبت سنا گیا ہے کسی بات پر وہ اپنی بیوی (حقیقی) سے ناراض ہو گیا اور دل میں انتقام کی پھرائی۔ اس غرض سے اس نے دبدبلاگ لکھتے پانچ شروع کئے اور انہیں ایسا سدا یا کہ جب فرجاندان کے سامنے سیٹی بجاتا تو وہ جھٹ اس شخص پر چوباس کھڑا ہوتا تھا کہ وہ اسے ایک دن غلام نے انہیں تین دن تک کمرہ میں بند رکھا اور رات کو ایسے وقت نکالا جب اس کا بیوی سانسے گلی میں آ رہا تھا اندھیرے میں فرجاندان نے کتوں کو گلی میں بھڑکائی اور انہوں نے بچا کر راہ روکو چارنٹ میں چیر پھاڑ کر ڈیاں برسے رکھ دیں قابلِ اطمینان بات یہ ہے کہ سنگدل مجرم گرفتار ہو کر کیونکر

اسلامی دنیا

وزیر اقتصاد جرنی لہ
معاملات مقروضہ اور جرنی لہ
پالیسیٹ میں تقریر کرتے ہوئے مقصد

کی بابت بیان کیا کہ جرنی کی یہ خواہش ہے کہ موجودہ انتظام حکومت بحال رہے اور طاقتوں کا اتفاق قائم رہے لیکن ناقابل عمل درآمد اور خطرناک تجاویز پر عمل کرنا محال ہے۔ اسی ناواقفیت میں جن سے یہ مطالبہ کی حکومت سے منظر پر آئے اس کا نتیجہ ہو گا کہ ٹرکی کو اشتعال اور ناراضی پیدا ہوگی اور مسلمان آبادی مخالفت پر آمادہ ہو جائے گی۔ یہ اشارہ غالباً انگلستان کی مجوزہ حکیم کی پالیسی سے ہے۔

اخبار رسول لٹری گزٹ کے مطبع
مسجد افساح کے احاطہ میں ایک دلچسپ رسم کا

ہوئی ہے اس اخبار کے پروپر ایڈیٹر نے مطبع مذکور کے مسلمان ملازمین کے ساتھ پڑھنے کے لئے ایک چوٹی کی مسجد بنوائی ہے اس میں پہلی مرتبہ نماز ہوئی۔ ایڈیٹر و مینیجر کے اہل عملہ اور مطبع کے بہت سے نوکر موجود تھے۔ شیخ حکیم علی قریشی نے مسلمان عملہ کے نوکرین کی طرف سے تقریر کی اور سٹریٹو بیوٹیٹ پیسجریس کو اور سر جسٹس ایل اوکرسی۔ آئی۔ ائی کی خدمت میں ایک ایک ایڈریس پڑی کیا۔

ان دونوں جٹائینوں نے ایڈریسوں کا مختصر طور سے جواب دیا۔ اور سر جسٹس واکر نے دروازہ مسجد کا پرودہ اٹھا کر کہا کہ یہ مسجد افساح ہوئی اس وقت تعریف کے فقرے بلند کیے گئے۔ سر مشر ناصر علی نے ایک نظم پڑھی۔ بعد ازاں یوروپین یہاں رخصت ہوئے۔

شہر و شہر

آیس۔ ابن علی مالک و ایڈیٹر اخبار زیر اعظم مراد آباد کو ایک مقدمہ میں ۳ ماہ قید و جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ پیل من عدالت سشن نے صرف ۲۰ روپیہ

جرمانہ کافی سمجھا اور قید ہے کہ ہائیکورٹ سے شاید یہ بھی معاف ہو جائے۔

تناؤ کی من تمام لائسنس داروں کے ہتھیار واپس لئے گئے ہیں۔ اس اندیشہ سے کہ کہین شورش و انگیز لوگ چرا کر نئے جادین۔ اور بلوہ میں استعمال نہ کریں۔

روس میں شاہی خاندان کے تباہ کن
زار کی حالت کی کوشش پیشہ ہوتی رہتی ہے

مخترقہ یہ ہے کہ پچھلے دنوں گزشتہ فوری میں ایک بڑی تدبیر زار اور زارنیر اور ولی محمد کی طاقت کی گئی تھی۔ جس وقت شہنشاہ بیگم اپنے بچے کو کمرے میں لیکر آئیں۔ بستر پر ایک کاغذ پایا جس میں جلی حرفت کی یہ عبارت پڑی گئی۔

بچے سے کل تک زار اور ولی محمد ہلاک کر دئے جادین گئے۔ زارینہ نے اپنے کو لیکر مدینہ تک پہنچ گئی تھیں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ ایوان شاہی کے ارد گرد سرنگ لگا کر بارود بچا دئی گئی۔ اور بجلی کا تاریکی لگا دیا گیا ہے۔ صرف دیا سلائی دکھانے کی دیرت ایک منٹ میں عمل آ رہا تھا۔

چینیوں نے جہاں جاپانی
چین میں ناراضی جہاز جس پر آلت حرب لگا

ہوئے تھے گزشتہ کر لیا تھا اس پر جاپان نے بڑا زور شور دکھایا اور جنگ کی دھمکی دے کر نادان وصول کیا اور معافی منگوئی۔ اس بات سے چین کی رعایا اپنی غارت آفس پر بہت ناراض ہوئی ہے۔

کانٹن میں چینیوں کے متعدد جلسے ہوئے ہیں ایک جلسہ میں ۵۰ ہزار آدمی جمع ہوئے۔ بڑی پرجوش تقریریں ہوئیں اور جنرل یوان شکائی کو جس نے جاپانیوں کا مطالبہ منظور کیا۔ ملامت کئے جانے کا ریزولوشن ہوئے۔

جاپانیوں کے خلاف اس قدر جوش ملیں خواہ کیا گیا کہ ہر ایک جاپانی چیز کو بائیکاٹ کرنے کی قسم کھائی گئی اور جلسہ میں جس قدر آدمی جاپانی سامان کے بیچے۔ ٹوپیاں یا رومال رکھتے تھے۔ سب نے آواز پھینکے۔ اور ایک جگہ ڈھیر لگا کر جلا دئے۔

اگر چینیوں میں قومی غنٹ کا احساس اس درجہ ہے۔ تو بہت جلد وہ جاپانیوں کے ہم سر و جادین گئے۔ مگر جاپانیوں سے دشمنی پیدا کرنا ہی ان کے قبل از وقت ہے۔

حوادث زمانہ

ہولناک آتشزدگی جنوبی شان سیٹ کے مقام

یا گوی میں واما جال کو بڑی ہمارا آگ لگی۔ رات کے پورے دو بجے آگ شروع ہو کر آٹا خانہ آدھے شہر میں پھیل گئی۔ بڑی بڑی عمارتیں جن میں وہاں کے راجہ کا محل اور بدھ مذہب کی پانچ چھ خانقاہیں ایک خانقاہ ۲۴ مکانات شامل تھے خاکستر ہو گئیں۔ ۱۰ لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ کیا گیا ہے۔ دو آدمی مل گئے۔ غیریت سے شہر اس وقت خالی تھا کیونکہ اکثر لوگ راجہ کی پیشوائی کو گئے ہوئے تھے۔ جو کلکتہ سے واپس آ رہا تھا۔

جہاز پر جانوں کا نقصان کلکتہ پورٹ ٹرسٹ

بر ۲۰ مارچ کو ایک افسون کا حادثہ ہوا ہے۔ جس وقت جہاز جانے کو تھا۔ تو تکمیل سامان معائنہ کے لئے مشر میتھیو جیف انجینئر بیج خالی ستری کے بورڈ پر گئے۔ دو بجے کے قریب ایک سخت گرج کی آواز سنائی دی جس پر فوراً جہاز پر پولیس کی کشتیاں بغرض تفتیش حالات چھوڑ دی گئیں۔ معلوم ہوا کہ میتھیو اور خالی مشین انہن کے جھپٹ میں آکر رہی ملک عدم ہو گئے اور سب سے زیادہ افسوس یہ ہے۔ کہ اون کی لاش کا بھی نام و نشان نہیں ملا۔ محض چند گوشت کے ٹکڑے اور ٹھکڑے ملے اور بس۔ مشر میتھیو کی شادی بھی ابھی حال ہی میں ہوئی تھی۔

دیوبند کے سٹیشن کے قریب نارتھ ویسٹ ریلوے نمبر ۲۰ ڈوٹن سافر ٹرین کا انجن اور گاڑیاں گزشتہ جمعہ است کو پٹری سے اتر گیا۔ لیکن جانوں کی غیریت رہی۔

ہزار کے متصل ایک دوسری جاسوس کپڑا گیا وہ ملا کے
بھیس میں تھا۔ زار کوٹ نام کا بل مین قید ہے۔
ہندوستان میں جو کئی نوٹ تمام آبادی میں رواج میں
۲۴ کروڑ ۸۴ لاکھ ۶۷ ہزار کے ہیں۔
پنجاب یونیورسٹی کا امتحان بی ٹی تہوار ایسٹر کی تعطیلوں
میں لین گئے۔ اسی طرح قانونی امتحان بھی۔
پشاور کے تھانہ جھنگی کے موضع مزا ڈھیر کو سرحدی
ٹوہیروں نے خوب دل کھول کر ٹوٹا ہے۔
کئی مکان بدھو ٹکڑے قریب ۳۰ ہزار روپیہ بیوٹ
لیا۔ ایک ہندو کو قید کر کے بھی لگئے ہیں۔
رندورام دارودہ آبکاری جالندہر کو بھرم رشوت شانی
پانچ سال قید سخت ہوئی مجرمانہ ہی ۵۰۰۔
لاڈلہ چند جو ہریانہ دہلی نے ۸ لاکھ کا دیوالہ نکالا۔
خود لالہ صاحب روپوش ہیں۔
اسیکے متصل کے محلہ اوبوین سخت آتش زدگی
سے قریب ۵۰ کو ٹھٹھل گئے۔ نقصان ۴ لاکھ۔
لکھنؤ کے ۴۰۰ شیعوں نے کشن سے فریاد کی
مجرم پرستی لوگ چاریاری کے جہنم سے نہ نکالیں۔
ٹنٹن کی جدید چینی ریوے کے لئے پلہ کر ڈ
دوسرے کا فرض ضرورت کے زیادہ پیش کیا گیا ہے۔
سامل کا سہ ہلانکر سے ۸۰۰۰ فریج فوج علاقہ
راکہ سر کرنے کو بھیجی گئی۔ مورا کو میں ہے۔
شرقی بنگالہ و آسام کی پراڈنشل محکمہ ایجوکیشن کا نفر
آئندہ اجلاس ۱۸ د ۱۹ اپریل کو بین سنگھ میں ہوگا۔
سکاتہ پولیس نے ۲۵۰ اشخاص پر بہ آیام ہولی فحش
ت گانے اور راہ چلتوں پر کیڑ پھینکنے کے لئے مقدمہ
لا یا
ان اشخاص میں سے اکثر نے جرم سے اقبال کر لیا
انکے آئینہ کے آئے تین روپیہ جرمانہ کیا۔
گلگتہ میں ہسپتال کا سخت زور ہے۔ بچپلو ہفتے اس بیماری
۲۰۴ فوتین ہوئے۔ ضروری احتیاط لازم۔
دہلی گورنمنٹ تمام سکولوں میں جا پانی زبان سکھانے
لئے کر رہا ہے۔ ایک مستقل کمیٹی اس کام کے لئے قائم
کی ہے۔

روسی حکام منچوریا کی شمالی ریلوے کی طرف سے منچور
قانون اور ریگولیشن شائع کر رہے ہیں جن سے حکومت
چین کی تباہی ہے۔
دوسری طرف جاپان پوٹل کنٹوش کی تجویزین کر رہا ہے
روس و جاپان مل کر شاید منچوریا کو منقسم کر جا دیں گے۔
ڈاک کا انتظام جاپان اپنے ہاتھوں میں رکھنا چاہتا
ہے روس ریلوے کو تیار کرنا چاہتا ہے درمیان میں
چین پس گیا۔
مثال گورنمنٹ آئینہ اجلاس میں ایک اور غفلت
اور سچ وہ قانون پاس کرنا چاہتی ہے۔ جس سے ہندو
کا داخلہ بند ہو گا۔
اس قانون سے ہندوین کی اچھی طرح جکڑ بندی کی
جاوے گی۔ کل ہندوین کو قابو رکھنا جاوے گا۔ بعد ازاں شکلات
پکچر عرصہ بعد ہندوین کا مثال میں داخلہ ہی جائے
تصور ہو گا۔ عرب کے تجارتی پیشہ کو بھی تنگ کرنے لگے۔
پانچٹرکس ریلنڈر نے ۱۶۹۲ ۳۴۴ پونڈ
سٹرلنگ برائے خیرات پہنچا۔ ہند کے پیٹنٹ ڈانہ
ورک کے لئے ۵۰۰۔
تھیلڈاران پنجاب کا سالانہ امتحان یونیورسٹی مال
لاہور میں ۲۷ اپریل سے لیا جاوے گا۔
مسٹر ایچ ٹی ٹولن صاحب سکریٹری پنجاب
سٹ بک کمیشن چنے گئے رئیس صاحب تھا پریٹائر
ہو گئے۔
لاہور رجسٹرار نے چار انگریزی اخباروں
پر تنگ عزت کی نالش کا نوٹس دیا ورنہ معافی مانگیں۔
اس کی نالش انیکورٹ کلکتہ میں کی جاوے گی۔ دو
غبار ہندوستان سکیم میں اور دو لندن کے اخبار میں
لاہور میں ڈی سنٹر پلیمینٹیشن کمیشن ۱۱۔ اپریل کو آوے گی
۱۸ اپریل شہادتین لیگی۔
تار کے ڈیفیو پیغامات لاہور کے آگرہ بھیجی گواک
من بھیجتے ہیں۔ کام کی بھرا ہے۔
داوی زو کے دست فوج پر سدھان خیل نے حملہ
بابکین تین نوٹسے قتل ہوئے تین رفیلین چھن
ہیں۔
نوشہہ درگاہی کی ریلوے بھلے تنگ کو فوج
ٹری پر بنائیں گے۔ اس کو پکدرہ تنگ توسیع کریں گے۔
رنگون کی خبر ٹونگو میں دشانی کارخانہ کا ہاتھ
کٹ گیا۔ پانچ ڈی ہاک اندرس زخمی ہوئے۔

(بجیہ ص ۱۷)

حالانکہ اس کے زندہ رہنے کا سوال ہی ابھی تنگ مین ہے
ہے جسوقت یہ پیشگوئی کی قوم کے لوگوں نے سخت مخالفت
کی اور باوجود مخالفت شدید یہ بات پوری ہوئی۔ اگر آپ اسکی قریب
کرتے ہیں تو کسی غری کی مثل ہیں جس شخص اس کو روکے ساتھ لے
برس پہلے پیشگوئی کی ہو۔ باوجود اسکی مخالفت کے ہم پوری ہو چکا
ہو۔ صاحب۔ ہم نے انکا پیشگوئی آپ کی نبوت کا نشان ہے
کوئی اور حضور عبدالحی (مولوی محمد بن صاحب کے لڑکے کو
پیش کر کے) ایسا ہی دعا کیا ہوا ہے۔ ایک سخت مخالفت سے محبوب
مولوی صاحب کا لڑکا مر گیا) اعتراض کیا تو ہم نے دعا کی جو خدا نے سن لی
اور سر جو بد یا کہ ایک لڑکا پیدا ہو گا جسکی پشت پر ذیل کا نشان
ہو گا پناخیم و دیگر یہ نشان۔ میڈم نے دریافت کیا کہ ہمارا
کتاب بن بن تو کہا ہے کہ مسیح دوبارہ آئیگا کیا وہی مسیح ہے اور
پھر خدا مجسم ہوا ہے۔ رفتی صاحب نے اسے سمجھایا کہ خدا کا مجسم ہونا
کرنا فطرت ہے ان انبیاء کا وجود خدا نما ہوتا ہے اور آدنیائی
کا یہ سوال یہ کیوقت اس کے سامنے سیٹل (فیصلہ) ہو چکا
ہے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تم سے پہلے ایسا کیا انما فرما
ہوا تو اس نے بنایا کہ وہ جو حلقے جسے ثابت ہوا کسی کی
آدنیائی کا مطلب اسکی روح و قوت میں آتا ہے۔ صاحب۔
آپکے آئینکا مقصد کیا ہے۔ حضور مخلوق کی اعتقادی
و عملی غلطیوں کی اصلاح۔ اور ہم اور قسوں کا ذکر نہیں کرنے
میسائون ہی کو۔ مسیح بیشک ایک برگزیدہ انسان ہوا مگر وہ
اسے خدا کہتے ہیں۔ کیا لا محدود طاقتوں والے خدا کے پاس
ایک ہی نمونہ تھا کہ وہ اسکی مثل نہ بنا سکا پھر ان لوگوں نے
اپنی کتاب عمل پر چھوڑ دیا۔ حومات کا کچھ لحاظ نہیں (صاحب نے اسکو
تسلیم کیا کہ بیشک ایہ لوگ جو مسیح کو خدا قرار دیتے ہیں اسکا
ان کو کیا فائدہ پہنچتا ہے انسان آخر ان میں ہے رسول اس
نے آئے ہیں کہ لوگ اس کی پیروی کریں اسکا نمونہ اختیار کریں
ایک خدا کے دنیا میں آنے سے دنیا کو کیا فائدہ کہ چونکہ انسان
نے انسان ہی رہنا ہے وہ خدا نہیں ہو سکتا پس پیروی اور
نمونہ کیلئے رسول آنا چاہیئے نہ کہ خدا اور پھر ایک ہی شخص کو اپنی
نجیات کا مظہر جانتا تو اسکی تنگ کرنا ہے یہ تو ایسا ہے۔
جیسے کوئی کسی بادشاہ کی تعریف کرے کہ ایک ہی آدمی اسکی
رعیت میں سے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان میں ہی
ہی آئے۔ یورپ و امریکہ میں ہی۔ ہم خدا کے فیض کو عام
نار و دیو میں بنیادی ہی گمزدہ ہو جاتا ہے جیسا کہ تمام ملکوں کا
خدا ہے ایسا ہی تمام ملکوں میں اسکا فیض جاری ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی
بندگی و خلقت کی ہدایت کیلئے بھیجتا رہا اور بھیجتا رہیگا تمام لوگ

[illegible]

ایک سچی شہادت

فاسفی کا مومن کی عزت کو بچا کر سال ہوئے۔ کہ یہ ادوغ بہت ضعیف
 ہو گیا اور قدرتی فوڈ میں فرق آج سب سے قاطعیت بین تکلیف معلوم ہوتا
 تھا اور کمروری اعصاب کا ہونے پر بھی شک ہو گیا تھا کہ میری بائیں
 طرف سے کل اعضا کو روکنے کے لئے یہ ڈیڑھ ڈیڑھ اور دوا کی علاج مختلف اکیلا
 کئے گئے تاہم بہت کم فائدہ سمجھوا پاتا۔ فی ناہم ہوا آخر کار حکیم منشی محمد دین
 صاحب کی خوب نصیحتوں پر مجھ نے استعمال کیا اور اس وقت بھی وقتاً فوقتاً
 استعمال کرنا پسند کرتا تھا لیکن اس کو کیوں نہ کہے، اعمال سے میری کل شکایات مندرجہ بالا
 رونق ہو گئیں میرے تجربے میں ان کو کیوں نہ کہے، زیادہ معنی اور دوا شہین الٹی
 میری طرف ایک بہت سے دوسروں نے ان کو کیوں نہ کہے استعمال کیا اور ایسا ہی مفید
 اصرار کر کے میری یہ شکایت محمد دین صاحب کے شکوہوں کو کہ انہوں نے

جسب مقفی

کیمتعلق سے رہتا ہے۔ لیکن تھوڑا سا عرصہ پہلے اور مدد مفیدہ انزل کرتی ہیں اور
اعضائے خیر دل و دماغ اور معدہ و شش میں بلا مبالغہ الکیر کا خضم رہتی ہیں
جن لوگوں کے دل و دماغ مطاعہ کتب و دیگر امور سے متعلقہ فوض و فکر مثلاً
کار و بار و حالت و حساب وغیرہ کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام
کرتے پرانے جاتے ہوں۔ انشاء اللہ ان گویوں کے استعمال سے یہ تمام
ضعف دور ہو کر آئندہ کے لئے گنبدن کا کام کرنے کی طاقت پیدا ہو
جائیگی۔ یاد رہے۔ کہ ہر قسم کی قوت یا کمزوری نظام عصبی کی حالت کے
ہی تحت ہوتی ہے۔ قیمت فی سینکڑہ چار پیسہ میں گولی عرصہ علاوہ برین
اور کئی امراض نہانی دکھائی کی نہایت مجربہ اور مفیدہ و دیرمل سکھتی ہیں
انہیں جملہ سر مرعجب۔ دہند۔ جالا۔ سیل۔ غار ششیم۔ مد۔ انکھوں سے
پانی جاری رہنا اور بچ پن اور خفیف پہلا کیلئے مفید ہے۔ نتیجہ ہم
دوامی سوداگ کہنے یعنی قرعہ فی کس غار سفوف بریان و دہندہ کیلئے ہم

۵۲۱ بریل ۱۹۰۸ء

یکم اپریل سنہ ۱۹۰۸ء
 چودھری محمد صاحب سنہ ۵۹۸
 ۲۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء
 محمد ایوب خان صاحب سنہ ۵۹۸
 مفتی غلام محمد صاحب سنہ ۱۶۸۸
 ۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء
 علی بخش صاحب سنہ ۱۱۸۰

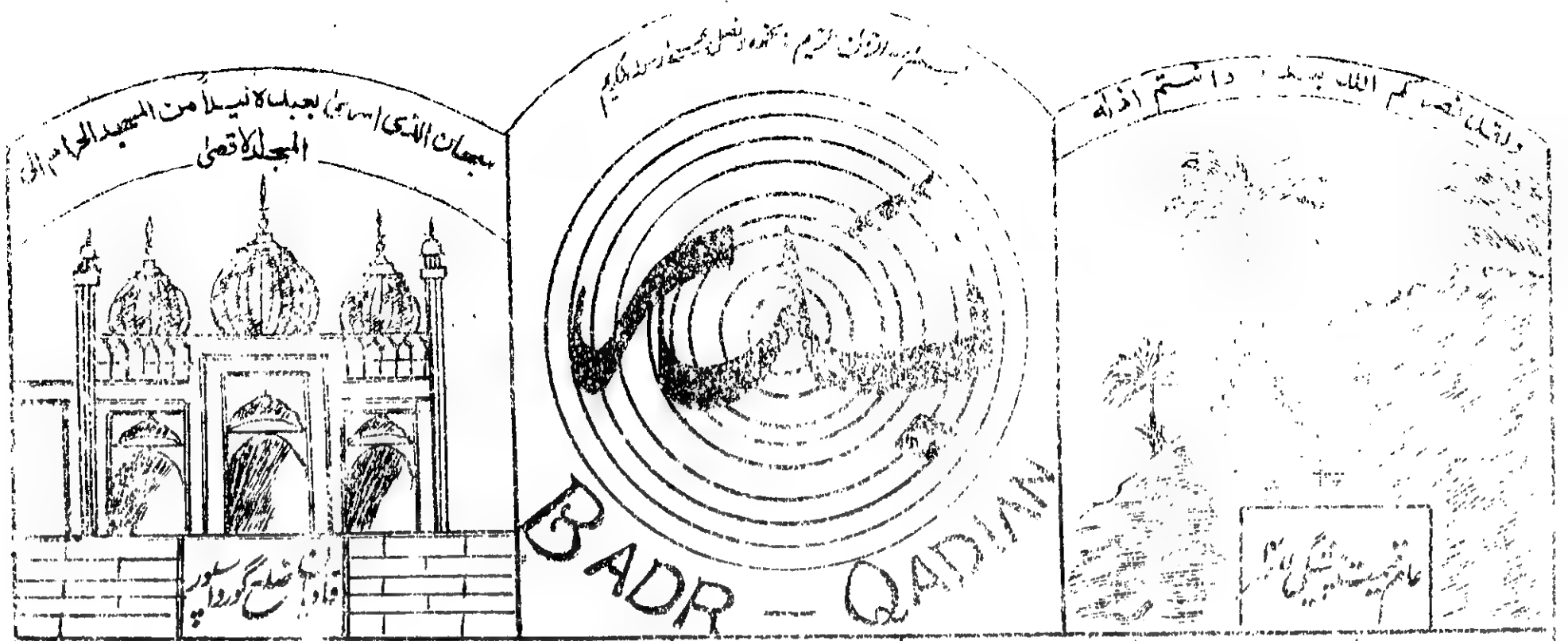
۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۸ء
 عبدالعزیز صاحب سنہ ۱۲۸۸
 فضل الہی صاحب سنہ ۲۲۸۸
 محبوب عالم صاحب سنہ ۱۵۸۸
 بیان عبدالرحمن صاحب سنہ ۱۵۸۸
 ملک غلام احمد صاحب سنہ ۱۸۹۸
 چودھری طفیل محمد صاحب سنہ ۱۰۸۸

الحکم محمد بن احمدی۔ دوا ازہ دیہ سنگہ۔ گجراتوالہ

ساب صاف کرین۔

البرهان الصحيح
في تأييد المسيح

بدرہ پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر و درویش کے ہتھام سے چھپایا۔



قیمت از معاونین
 قانون بن چہ
 ۱۳۔ منہج الاول
 ۱۴۔ منہج الاول
 ۱۵۔ منہج الاول
 ۱۶۔ منہج الاول
 ۱۷۔ منہج الاول
 ۱۸۔ منہج الاول
 ۱۹۔ منہج الاول
 ۲۰۔ منہج الاول
 ۲۱۔ منہج الاول
 ۲۲۔ منہج الاول
 ۲۳۔ منہج الاول
 ۲۴۔ منہج الاول
 ۲۵۔ منہج الاول
 ۲۶۔ منہج الاول
 ۲۷۔ منہج الاول
 ۲۸۔ منہج الاول
 ۲۹۔ منہج الاول
 ۳۰۔ منہج الاول
 ۳۱۔ منہج الاول
 ۳۲۔ منہج الاول
 ۳۳۔ منہج الاول
 ۳۴۔ منہج الاول
 ۳۵۔ منہج الاول
 ۳۶۔ منہج الاول
 ۳۷۔ منہج الاول
 ۳۸۔ منہج الاول
 ۳۹۔ منہج الاول
 ۴۰۔ منہج الاول
 ۴۱۔ منہج الاول
 ۴۲۔ منہج الاول
 ۴۳۔ منہج الاول
 ۴۴۔ منہج الاول
 ۴۵۔ منہج الاول
 ۴۶۔ منہج الاول
 ۴۷۔ منہج الاول
 ۴۸۔ منہج الاول
 ۴۹۔ منہج الاول
 ۵۰۔ منہج الاول
 ۵۱۔ منہج الاول
 ۵۲۔ منہج الاول
 ۵۳۔ منہج الاول
 ۵۴۔ منہج الاول
 ۵۵۔ منہج الاول
 ۵۶۔ منہج الاول
 ۵۷۔ منہج الاول
 ۵۸۔ منہج الاول
 ۵۹۔ منہج الاول
 ۶۰۔ منہج الاول
 ۶۱۔ منہج الاول
 ۶۲۔ منہج الاول
 ۶۳۔ منہج الاول
 ۶۴۔ منہج الاول
 ۶۵۔ منہج الاول
 ۶۶۔ منہج الاول
 ۶۷۔ منہج الاول
 ۶۸۔ منہج الاول
 ۶۹۔ منہج الاول
 ۷۰۔ منہج الاول
 ۷۱۔ منہج الاول
 ۷۲۔ منہج الاول
 ۷۳۔ منہج الاول
 ۷۴۔ منہج الاول
 ۷۵۔ منہج الاول
 ۷۶۔ منہج الاول
 ۷۷۔ منہج الاول
 ۷۸۔ منہج الاول
 ۷۹۔ منہج الاول
 ۸۰۔ منہج الاول
 ۸۱۔ منہج الاول
 ۸۲۔ منہج الاول
 ۸۳۔ منہج الاول
 ۸۴۔ منہج الاول
 ۸۵۔ منہج الاول
 ۸۶۔ منہج الاول
 ۸۷۔ منہج الاول
 ۸۸۔ منہج الاول
 ۸۹۔ منہج الاول
 ۹۰۔ منہج الاول
 ۹۱۔ منہج الاول
 ۹۲۔ منہج الاول
 ۹۳۔ منہج الاول
 ۹۴۔ منہج الاول
 ۹۵۔ منہج الاول
 ۹۶۔ منہج الاول
 ۹۷۔ منہج الاول
 ۹۸۔ منہج الاول
 ۹۹۔ منہج الاول
 ۱۰۰۔ منہج الاول

وہ شہر الہدایت
اول۔ بیعت کنندہ پہنچنے والے سے بعد اس بات کا کہنے کا آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے بچنے کا سہارا ہے۔ یہ کہ جو شہر اور نادر اور برطرفی اور فسق و فجور اور ظلم و زیادت اور فساد اور بے وفائی کے طریقوں سے بچتا ہے گا اور نعمانی جوشور کی وقت اور ان کا مستحب نہ ہوگا اگرچہ ایسا ہی مزہ پیش آوے۔ سو ہم یہ کہ بلاناغہ چوبیس گشت نماز صاف تکمیل اور رسول کے ادا کرنا ہے گا۔ جسے اللہ تعالیٰ توبہ کے پیش سے اور اپنے نبی کریم سے اللہ علیہ وسلم پر فخر دیکھیں اور ہر روز اپنے منہ کی صفائی لکھیں اور استغفار کرنے میں عداوت اختیار کر لیا اور دینی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احکام کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔ چہاں یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور صلہ نون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیکھا نہ وہاں نہ ہاتھ سے کسی اور طرح سے۔ پھر یہ کہ ہر حال میں

اور حضرت اور سید اور نعمت و بلا وین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفا داری کر لیا اور ہر حالت راہی بقصد و کمال اور ایک قامت اور وہ کہہ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیارہ لگا اور کسی راہبیت کے واسطے نہ پراس سے سوئے نہ پھیر لیا بلکہ قدم آگے بڑھایا ششم یہ کہ اجتماع رسم اور تاجت ہو اور ہوس سے باز آجائے اور قرآن شریف کی محبت کو ہر ایک اپنے اور قبول کر لیا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں نہ تو رکھ کر اور لیکھا نہ غم یہ کہ تکرار و تکرار کو ہر ایک چھوڑ دیکھا اور توفیق اور عاجزی اور خوش خلقی اور عیسیٰ اور سکین سے زندگی بسر کر لیا۔ ششم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے دل اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھ کر رہے۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی بن لکھ مشغول رہے گا اور ہر ایک تکبیر میں چل سکتا ہے اپنی خدا اور طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ تعالیٰ اور طاقت در معرفت بالذکر اپنا وقت ترک قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اور آپ کی جماعت کا مذہب
 ماسمانیم از فضل خدا
 انہیں دین آئندہ از مادریم
 ان کتاب حق کہ قرآن نام است
 ان رسولے شمس محمد است نام
 مہر و با شمشد اندر بدن
 است او خیر الرسل غیر الانام
 ما از نوشیم ہر آبے کہ است
 آنچه را وحی و ایمانے بعد
 ما از یابیم ہر نور و کمال
 اقتدا کے عمل اور دجلان آت
 ان ہر از حضرت احادیث است
 معجوات الہی حق اند و راست
 معجوات انبیاء سابقین
 بجزہ از جان معلایان آت
 یک قدم ہمدردی از ان عالی جناب
 مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
 ہم پرین نادر و نازک و زیم
 باو عرفان الہام است
 حاسن پاکش دوست مادریم
 جان شد با جلال و جلال
 ہر نبوت را برد شد اختتام
 شد و میرا ہر آبے کہ است
 آن را از خود از اہل جانے بود
 وصل و ملائکہ احوال
 ہر چند ثابت خود ایمان آت
 سکران مستحق خست است
 سکران اللہ من خدا است
 آخر و قرآن یافش یاقین
 ہر کہ انکار کند از اشقیاء است
 نور و کفر است خزان و جناب

شرح قیمت اخبار ہرگز
 ایمان رایت
 نام قیمت شنگی
 امید
 فیہم
 جو صاحب نایع اجراست
 انداز قیمت اخبار راہ ذکرین
 حساب بلعدلی جاوگی جو اخبار وقت پر نہ ہو پوچھو
 او سے پندہ ہم کے اندر اندر طلب کرنا
 چاہئے در جودین نین مل سکے گا۔ رسید زر
 انہیں دی جاوگی عیدہ رسید نہ بجاوگی
 البتہ جو صاحب بلا وین من دینی قیمت دین ان
 کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہئے۔ رہا اسل
 کہ جسکے ہند اگر وہ نہ دے گا۔ رسید نہ چھپو تو خط
 لکھو و فائدہ نہ چاہو۔ تمام تریل زہد نام دینا
 معانی ابن عمر پر و پڑا شہر کے نام کوئی
 چاہئے۔ میجر بہ

وہ اہل ظہر میں حضرت اقدس حبیب الیقینؒ، اہل برہنہ ویکر آبؒ، خراہنے جاتے تھے میں اور طب نگار کرتا جاتا ہے۔ انھوں نے ان کا اللہ الا اللہ و الحمد کا شریات لہ و اسٹھ ان محمد عبد اللہ و رسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے کہ انہوں نے ان تمام گناہوں سے قور کیا ہوں جن میں گناہ کرتا رہا اور میں سیدہ دل سے اتوار اور ہفت کو بوجھ کر کہ میری طاقت اور جہد ہے ان تمام گناہوں سے سچا رہیں گا اور میں کو دنیا پر قدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ لینی من کل ذنوب القواب الیہ ۳ بار۔ لباقی ظلمت نفسی لا عذرت بدي نبی فاغضبی و نوبی فاللہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ آگاہی ہے کہ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور جو گناہوں کا ارتکاب نہیں میرے گناہ بخش کرے اس کو بخشے والا نہیں بتائیں اس کے بعد اب معاف فرمیں مجلس بیت کشفہ انداس کے منہ میں سے نور کا کشف فرمیں

بدر مسیح

خدا کی تازہ وحی

میان منظور محمد صاحب کی بیوی اور حضرت اقدس کے گھر میں رہتے ہیں، مرض سلسلے سے بیمار ہے۔ حضرت کو اس کی نسبت الہام ہوا۔

۱۔ حم۔ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ

ترجمہ۔ فقط ہم میں بیمار کا نام بطور اختصار ہے اور باقی الفاظ کے یہ تفسیر ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی کتاب میں مقرر ہیں

۲۔ بیمار بہت ہی چغلیں مارتا ہے

۳۔ ماتم کدہ

۴۔ اِنِ احَافِظُ مَكْمَنَ فِي الدَّاسِ
مَنْ هَذِهِ الْمَرَضِ الَّذِي هُوَ

ترجمہ میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤ لگا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔

سن ہذا آفرض لینے من ہذا الاف

فرمایا کہ اگرچہ اس میں نظام عبارت میں غلطی معلوم ہوئی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صحت کو کا ماتحت نہیں۔ اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں

بھی موجود ہیں

پھر حضرت کو بیمار کے واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور الہام ہوا کہ

۵۔ امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔

۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ منسوخ شدہ زندگی

۸۔ اِنِ بِرَاءِ مَنْ ذَاكَ

(یہ کسی دوسرے کا مقولہ ہے)

۹۔ کتب اللہ علی نفسه الرحمة

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے۔

۱۰۔ حَقِّ عَلَيْنَا نَصْرَ الْمُؤْمِنِينَ

ترجمہ۔ ہم مؤمن کی ضرورت نصرت کرتے ہیں

۱۱۔ اَقَانِي الرَّحْمَةُ فِي اَوَّلِ الذِّكْرِ

وَاٰخِرِ الذِّكْرِ

یعنی دو شخص جو بیمار تھے ان کی نسبت جب دعا لگی تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوئی

۱۲۔ رحمت اور فضل کا مقام شکر کا مقام

دورہ وفد

تیسرے وفد کے دورہ کے متعلق حسب ذیل

اعلان اخبار میں کیا جاتا ہے اور ذریعہ بھی جماعت کے متعلق

کو اطلاع دی گئی ہے۔

۱۶۔ اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے روانہ ہو کر

۱۷۔ اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷ اپریل ۱۰ بجے

شام روانہ ہو کر گجرات ۱۷ اپریل ساڑھے سات بجے شام کے

گجرات سے ۱۸ اپریل ۱۰ بجے صبح کے روانہ ہو کر وزیر آباد ۱۸ اپریل

گیارہ بجے۔ وزیر آباد ۱۸ اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہو کر محلوں کو بھی

۱۶ اپریل جمعرات کی شام کو ۱۰ بجے رات کے لاہور سے ۱۷ اپریل ۸ بجے صبح کے راولپنڈی۔ راولپنڈی سے ۱۷ اپریل ۱۰ بجے شام کے گجرات ۱۷ اپریل ساڑھے سات بجے شام کے گجرات سے ۱۸ اپریل ۱۰ بجے صبح کے روانہ ہو کر وزیر آباد ۱۸ اپریل گیارہ بجے۔ وزیر آباد ۱۸ اپریل ۵ بجے شام کے روانہ ہو کر محلوں کو بھی

ڈاکٹر لایک

عیسائیت و اسلام | پریسٹن میں پادری لیت بی میر نے یہ بیان کیا ہے کہ "ملک کے بعض

حقوق میں گرجا گروں کی آمدنی اس قدر کم ہو گئی ہے کہ پانچ و تماشوں سے سرمایہ جمع کرنا پڑتا ہے واقعی اگر خدا (تثلیث ۱۹۱)

ایسا ہی دیوالیہ ہو گیا ہے کہ اس کے گرجا گروں کی آمدنی میں کھیل تماشوں سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر تمام کبھی ایک حکم کیوں نہ

موقوف کر دیا جائے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مذہب کو ملکا رہا ہے جب عبادت گاہوں میں آدمیوں کو پھنسا کر بلایا جائے

اور مذہبی معاملات کی طرف توجہ دلانے کے لئے بھرتی صورتیں اختیار کی جائیں تو اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ مذہب کتنا

تک وسیع ہوگا جنہیں ایسی باتوں کی اجازت دی گئی ہے۔ اخبار کیچن ورلڈ ٹیکسٹ ہے۔ جو حیوانیت لندن میں

تواپنی تکمیل کو پہنچ گئی ہے اس کا علم ادب وسیع اور عالمگیر ہے ہر جگہ کے نگر پر پبلک مکانات موجود ہیں جہاں کا دستور العمل

کچھ اور ہی ہے۔ وہاں کی پبلک کی رائے بھی علیحدہ ہے اور جہاں کے باشندے اپنی حالت پر مطمئن معلوم ہوتے

ہیں۔ اس شہر میں جہاں کفر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہو وہاں اس بات کے خیال سے جسم میں تھر تھری پیدا ہو جاتی ہے

کہ ہزار ہا لاکھ سال بساں اپنا وطن چھوڑ کر دیگر اضلاع سے وہاں آئیں۔ شراب نوشی ان سب خباثت کی جڑ ہے۔

لیکن ان سب بد تہذیبوں اور بے شرمیوں سے شراب کی پکلی دوستی ہے۔ افسوس ہے کہ اخبار کیچن ورلڈ نے ان

الفاظ کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ کیا کہ انگلستان میں جو اخلاقی بد تہذیبیاں پھیلی ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ اسلام

کے قوانین فطرت کے بالکل مطابق اور موافق ہیں مگر لندن میں جو خباثتیاں ہیں اور جن کی برائیاں کج پادریوں کو

محسوس ہو رہی ہیں۔ وہ شریعت اسلام کے مذہبی قوانین سے بالکل ممتنع ہیں۔ شراب نوشی کا دفعیہ کسی پارلیمنٹ کے

قانون سے نہ تو ہوتا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر ممکن ہے تو اسی صورت سے ہے۔ کہ یہ امر ذہن نشین کر دیا جائے

کہ شراب نوشی خدا کے احکام کے بالکل خلاف جو مذہب اسلام نے شراب نوشی۔ تمنا بازی۔ اور عیاشی کی جن صاف اور

زبردست لفظوں میں ممانعت کی ہے وہ اسی سے ظاہر ہے کہ ان خرابیوں سے مسلمان نہ صرف بعد رسوائی

کے پرہیز کرتے ہیں۔ بلکہ مذہبی طور پر اس سے نفرت رکھتے ہیں۔ جس کی نظیر تمام اسلامی ممالک میں مل سکتی

ہے اگر انگلستان اپنے اخلاق کو سدھار سکتا ہے تو اس کے لئے یہ ہی ترکیب ہے۔ کہ وہ اسلام کے

عمدہ اصولوں کو اختیار کرے اور پھر انگلستان سے شراب خوری۔ تمنا بازی۔ سود خوری۔ زنا۔ فحش

وغیرہ خرابیاں جلد نیست و نابود ہو جائیں گی۔ اور انگریزی نسل کی تفریق کا کچھ بھی اندیشہ باقی نہ

رہے گا۔ اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ جسے ہر قوم و ملت کا آدمی بلا تکلف قبول کر سکتا ہے۔ نیچو کا یہ

ہی فشار ہے کہ انسان اسلام ہی کے لئے پیدا ہوا ہے اور اسلام انسان کی بہتری کو۔ اسلام کوئی نیا مذہب

نہیں بلکہ اجداد کے تخلیق عالم سے یہ مذہب جاری ہے اور جاری رہے گا۔ مذہب اسلام کے

فطری مذہب ہونے پر انسانی عقل ہمیشہ ساتھ رہتی رہی ہے۔ اسلام کا ہر ایک مسئلہ سائنس کی کسوٹی

پر روڑا دل میں پہلے ہی سے کس لیا گیا ہے۔ ہمعصر انٹیٹیوٹ مولانا شبلی کے کچھ کا خاصہ اسی

بارہ میں درج کرتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے کچھ میں بمقام علی گڑھ یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام

ایک فطری مذہب ہے اور دنیا کے تمام مذہبوں سے زیادہ وہ اس قابل ہے کہ اس کو عام آدمی قبول

کر سکے۔ اس دعوے کے ثابت کرنے کے لئے انہوں نے فرمایا۔ کہ ہندوؤں میں برہمنوں چھتر یوں

دیشیوں اور شودروں کے یکساں حقوق نہیں ہیں ان میں کوئی شخص عبادت نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ

ایک پنڈت موجود نہ ہو۔ یعنی خدا تک پہنچنے کے لئے بھی ان میں سے ہر ایک کو اپنے سے اعلیٰ

شخص کی مدد کی ضرورت ہے۔ شودر کے قانون میں اگر ویدوں کی آواز پہنچے تو شا ستروں کا حکم ہے

کہ اس کے قانون میں سیدھے پھلہا کر ڈالا جائے عیسائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب تک کہ کوئی شخص پادری

کے سامنے توبہ نہ کرے اور پادری اس کی مغفرت کا وعدہ نہ کرے اس کی توبہ قبل نہیں ہوتی۔ مردوں اور

عورتوں کے حقوق میں مساوات بھی ان مذہبوں میں نہیں ہے۔ اس بات کو بہت غور نہیں

گذا کر مینا لی ہے ہندوؤں کی طرح عورتوں کو ذلت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان میں ایک دفعہ اس سوال پر

بحث ہوئی تھی کہ نور توں میں روت ہے یا نہیں فیصلہ یہ ہوا۔ کہ روت توبہ ہے۔ مگر وہ مردوں کی غلامی کے

لئے بنائی گئی ہیں۔ پادری میں چند روز پہلے یہ دستور بھی تھا۔ کہ شادی ہوئے ہی۔ بیوی کی بائد او خاوند کے

ہتھ میں چلی جاتی تھی۔ برخلاصہ اس کے اسلام میں سب کے حقوق یکساں ہیں۔ ایک کو دوسرے پر

کوئی برتری جبر نیکی اور پرہیز گاری کے نہیں ہے یہاں ایک کی توبہ دوسرے کے ذریعے قبول

نہیں ہوتی۔ اسلام نے صاف اعلان کیا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے حقوق یکساں ہیں اور جو مرد کا لہن اور

لہن کا اور جو عورتیں کما لہن وہ ان کا مال ہے۔ اسلام حکم دیتا ہے۔ کہ جو خود کھاؤ دہی اپنے غلاموں کو کھاؤ

غلاموں کے ساتھ عودہ برتاؤ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے مال کے منکر امارت اور ملکوت کے بیت

پر پہنچنے لگے جب کوئی شخص مذہب اسلام قبول کر لے خواہ وہ کسی قوم اور ملک کا ہو اس کو نور انہی حقوق میں

جائے میں جو سب مسلمانوں کو ملے ہوئے ہیں۔ (دور)

منشی پامریسٹ | ہذا اسٹڈی شیخ عبدالہ کوٹلیم کی تالیف ہے۔

دریافت کیا تھا کہ منشی پامریسٹ جسٹس جی۔ بی۔ بی۔ ہندوستان دیگر مقامات میں کثرت سے فروخت ہوتے ہیں وہ

مسلمانوں کے قابل استعمال ہیں یا نہیں چنانچہ شیخ الاسلام کا کہنا ہے کہ کم ہمت کے تیار کا کارخانہ اس نیت سے تیار کیا گیا

چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی شے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف سود کی جڑی وغیرہ کے قسم سے تو استعمال نہیں ہوتی

اس کا جواب کارخانہ نے یہ دیا کہ ہمارا دستور نہیں کہ ہم ہمارے آدمیوں کو اپنا کارخانہ دکھلائیں یا ان کی بناوٹ کی تحقیقات

کرنے میں جسٹس جی۔ بی۔ بی۔ استعمال ہوتی ہے اس کو بھی ہم نہیں تباہ کئے سوائے اس کے اور کوئی

اطمینان نہیں دے سکتے کہ ہمارے جو عمدہ اور خالص چیزیں دستیاب ہوتی ہیں انہیں سے ہم اپنے جسٹس تیار کرتے ہیں

ہم اپنی تجارتی راز کو جو قیمتی ہے افشا کرنا پسند نہیں کرتے۔ اس جواب پر شیخ الاسلام کہتے ہیں کہ ہم اس کی سفارش نہیں کر

سکتے کہ مسلمان اس کارخانہ کے جسٹس یا ایک استعمال کریں۔

استفسار اور ان کے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا خط بنا بر جواب مولوی صاحب نے مجھے دیا ہے چونکہ آپ کا خط بہت طویل ہے اور بعض سوال بار بار آجاتے ہیں اس لئے آپ کے سوال قولہ کے ساتھ لکھ کر جواب دیا جائیگا و بالہ التوفیق ولا حول ولا قوۃ الا باللہ قولہ عامہ مسلمان اسوۃ اسلام کو تسلیم کرتے ہیں۔ اچھوکی ہوں یا غیر اچھوکی۔ اگر اختلاف ہے تو جزئیات میں نہ احکامات و ارشادات قرآن مجید میں۔ جزئیات بھی وہ جو کہ بشارات یا کہ پیشگوئی کی صورت میں ہیں۔ اقول۔ اختلاف صرف جزئیات میں نہیں بلکہ اصول میں ہے اور اصول اسلام کو ابھارے محض لغین کہ تسلیم کرتے ہیں کیا رسول کا ماننا جزو اسلام یا رکن اسلام یا شرط نہیں یا اصول اسلام سے نہیں کیا یہ ایک جزئی مسئلہ ہے پھر انبیاء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اول اور ان کے بعد والے سب شامل ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو منون بما انزل الیک وصا انزل الیک و بالآخرۃ ہم یوقنون (جو تیرے پر اتارا گیا اور جو تجھے پہلے اٹھا رکھا اس پر ایمان لائیں اور جو پچھلی کسی گھڑی میں اٹھا رکھا اس پر بھی یقین رکھیں) پھر انکار رسول تو بجائے خود رسولوں میں تفرقہ کرنے کو بھی سخت کفر اور کفر کے لئے کو پکا کافر فرمایا ان الذین یکفرون باللہ و رسلہ و یریدون ان ینقضوا بیعتہم بغير ثمن اللہ و رسلہ و یقولون لو من بیعتنا لکن یقضون الیک بالکفر و یریدون ان ینتخذوا من دینک مسبیلاً و اولئک هم الکافر و نحقا و اعتدنا لالکافرین عذاباً عظیمینا و الذین آمنوا باللہ و رسلہ و لم یرفعوا ایدینا و الذین آمنوا باللہ و رسلہ و یؤتیہم اجرنا و کان اللہ غفوراً رحیماً (دے شک جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں فرق ڈالیں اور کہتے ہیں ہم ملتے ہیں ہم بعض کو اور انکار کرتے ہیں ہم بعض کا اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راستہ بنالیں۔ وہ سچے اور سچے کافر ہیں۔ ہم نے تیار کر رکھا ہے ایسے کافروں کے لئے عذاب دردناک۔ اور جو ایمان لاتے

میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے ساتھ اور فرق نہیں ڈالتے۔ درمیان ایک کے بھی۔ ان کو اللہ تعالیٰ ان کا اجر ضرور دے گا اور اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہو جاوے تو معاف کر دینگے غفور الرحیم ہے) اس آیت شریف میں اصول ایمان کا بیان ہے۔ کیونکہ ان کے انکار پر کفر ملکہ امرار پر عذاب کا وعید بھی ہے۔ اول اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ دوم کل انبیاء و رسل پر ایمان۔ سوم ان کا باہم تفرقہ نہ کرنا کیا معنی کسی کو ماننے کسی کو نہ ماننے یا کسی کے لئے سلسلہ رسل سے کوئی علحدہ تفصیل کرے جیسے مسیح ابن اللہ کہنا یا مسیح کو خلافت کل رسل بحیدہ العنصری زندہ آسمان پر پرچہ ڈالنا اور آسمان پر پنا کھانے پیٹنے۔ پیشاب پاخانہ وغیرہ حوالے نفسانی کے خدا تعالیٰ کی طرح زندہ مانتا اسی طرح عالم الغیب و خالق و محی السموٰی ماننا یا اس کو دوبارہ بعد زمانہ دراز مبعوث ہونے والا ماننا وغیرہ وغیرہ۔ یہ مضمون تفریق بین الرسل نہ کرنا اور جگہ بھی آیا ہے۔ یہ خط مستعمل نہیں کہ تمام آیات ... مع ترجمہ لکھوں اس لئے انا حوالہ ہی دیا گیا۔ اول بارہ اول رکوع ۱۶ و مان عیسائیوں کا ذکر بھی ہے۔ دوسرا سورۃ بقرہ کا آخری رکوع۔ تیسرا تیسرا بارہ آخری رکوع آپ ان مقامات میں دیکھیں کہ قدر تا کہ عدم تفرقہ کے لئے ہے اور پھر ان آیات کے اول آخر کو دیکھو یہ اصول اسلام سے ہیں یا جزوی معمولی۔ بلکہ یہ مسئلہ ہے۔ جس کی بابت تمام رسل اپنی امت کو ڈراتے آئے یعنی دجال اور اس کا قاتل مسیح نبی اللہ کا آنا۔ سوئے اس کے قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہایت کثرت کے ساتھ پیشگویاں کیں کیا اس کو کوئی جزوی اختلاف کہہ سکتا ہے۔ غرض اول تو یہ جزوی اختلاف نہیں۔ بلکہ اصول اسلام میں سے ہے جس کے منکر کو اللہ تعالیٰ نے کافر کہا ہے دوسرا یہ اختلاف احکامات و ارشادات قرآن مجید میں اختلاف ہے۔ تیسرا بشارات کے اختلاف پر بھی منکرین انبیاء کو کافر کہا گیا ہے۔ بلکہ ان پر عذاب نازل ہوا بلکہ صرف تفرقہ پر بھی عذاب الیم کا وعید فرمایا۔ اول خود مسیح کو ہی دیکھو۔ اس کے ساتھ اختلاف بشارات میں ہے تھا۔ فریسی فقیہوں کو خود حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام کی گدگی کا مالک قرار دیتے ہیں اور خود ہی ان کو سور اور سور کے بچے اور یہ اور حرام کا بھی کہتے ہیں اور قرآن مجید میں ان کو ملعون کہا گیا۔

لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد و عیسیٰ بن مریم (لعن ہونے بنی اسرائیل کے منکر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ مسیح کی زبان پر) وہاں بھی تو بعینہ اختلاف بشارات تھا کہ یہود حضرت ایلیا کو جس کا نازل کر لے اور حضرت مسیح ہر روزی طور پر حضرت بشارات کا اختلاف جوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ یہ اصل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ بناوت ہوتی ہے و نیز جیسے حضرت مسیح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاتم الخلفاء تھے۔ اسی طرح حضرت امام بھی شریعت محمدی کے خاتم الخلفاء ہیں۔ یہود کو ان کے اختلاف کے سبب قرآن میں کافر کہا گیا۔ پھر کیا وجہ کہ اس خاتم الخلفاء کے منکر کو بعینہ اسی شکل میں کافر نہ سمجھا جاوے ایک شخص نے چکوال میں میرے پر سوال کیا کہ قرآن مجید موجود احادیث موجود جن سے دیکھ کر انسان عمل راہ کر سکتا ہے تو پھر کیا وجہ کہ مرزا صاحب کے نہ ماننے سے کافر ہو جاتا ہے حال انکہ مرزا صاحب نے کوئی دعویٰ کی نئی شریعت کا نہیں کیا۔ میں نے کہا حضرت مسیح علیہ السلام خود صاحب شریعت نہ تھے (اور وہ بائبل سے واقف تھا) بلکہ تابع شریعت موسیٰ تھے۔ ان کے پاس تو رات طالعہ وغیرہ کتابیں موجود تھیں ان کے علم کے خود حضرت مسیح ایسے قابل تھے کہ لوگوں کو نصیحت کرے کہ فقیہ اور فریسی حضرت موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں ان کا کہا مانو۔ باوجود اس کے ان کے منکرین کو آپ کافر کہتے ہیں۔ آپ ہی فرماویں کہ یہود میں اور آپ میں کیا فرق ہے کہ آپ کو کافر نہ کہا جاوے۔

اس موقع پر اس بات کی ضرورت تھی کہ میں حضرت امام کی نبوت و رسالت و انوریت کا ثبوت دیتا مگر چونکہ آپ کو حضرت امام پر ان کے تمام دعویٰ میں ایمان ہے۔ بلکہ آپ نے اپنے اس خط میں لکھ بھی دیا ہے اس لئے میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اختلاف بشارات پر ہے یہود تمام عرب ذلت کے ساتھ ٹکے گئے۔ وہ بھائیوں میں سے کے معنی بنی اسرائیل میں آئے سمجھتے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل میں سے آئے حال انکہ ان کو قبل بعثت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر حضور پر ایمان تھا کہ اپنے اصلی وطن بیت المقدس کو چھوڑ کر اسے خیر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں مدینہ کی طرف ہجرت کر کے آئے تھے۔ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیستفقون علی الذین کفروا فلما جاء عجمہم صاعداً کفروا و ابدلنا علیہم علی الذین کفروا کفرین لہم دعا میں ملگئے اور فتح چاہتے کفار پر گرج

مہمیز یا ودا کا بغضب علی غضب ۱۱ (اللہ تعالیٰ کا غضب پر غضب کیا) پہلا انکار مسیح علیہ السلام سے دوسرا انکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔۔۔

کہ جب قیامت کو عوام سزا یاب ہوں گے تو امر کو کیسے
 دیکھیں؟ (۱) نعم لکننا مومنین (۲) اگر تم نہ ہوتے تو ہم
 مومن ہو جاتے، دنیا میں ہے دیکھ لو اللہ تعالیٰ تو ظالم
 نہیں مگر یہ عوام بھی عذاب الہی میں گرفتار ہو رہے ہیں یا نہیں
 پس یہ لوگ بھی معذور نہیں و ما یؤمنون اکثرھم
 باللہ (۱) وھم عیش کون پر آپ غور کریں۔ قولہ
 ہزار ہا ایسے لوگ ہیں جو کہ حضرت اقدس کو مہدی یا مسیح تو نہیں
 مانتے مگر نیک انسان تسلیم کرتے ہیں اور بعضے سکوت کی حالت میں
 ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کی نسبت کیا کہا جاوے۔ (۲) قولہ
 جالہ التوفیق۔ آپ تجربہ کر لیں۔ یہ لوگ عاہل یا تعیاز
 یا منافق یا نہایت بودے و کمزور ہیں سے بے خبر ہیں اہل
 میں ان کا دل انکار سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی
 شہادت ہے اکثرھم الحق کما ں ھون (۱)
 (عوام اس سچ کو آپس بد کرتے ہیں) جب آپ ان لوگوں
 سے گفتگو کریں۔ تو آپ کو یہ کہیے کہ سکت لوگ اللہ سے کیسے
 بغض سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایک شخص میرے میں اکثر
 میرے پاس درس قرآن مجید سنتے گئے ایک کرتا تھا اور
 سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا اور حضرت امام کی بڑی
 ترحیم کرتا تھا۔ اتفاقاً میرا حقیق بھائی حیران ہو گیا میں اس سے
 نہ زدہ میں نہ کیا۔ نہ ہوا تو اس نے کہہ دیا کہ تم سے کیا کہنا
 نہیں پڑا۔ میں نے کہا کہ حضرت علیؓ کی خدمت
 میں بار بار تشریف لے جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ سب سے زیادہ کو نیک
 سچا جانتا ہو۔ اس کا جنازہ تو بار بار سوئے گویا وہ اپنے پاس
 چھپت تھا۔ میں نے کہا اگر وہ سچا جانتا ہو تو اس کے
 اس کے زمانے میں سو رہے ہوتے۔ پھر میرا سہارا کہہ کر
 میرے سچا سمجھتا تھا۔ میں نے کہا کہ وہ سچا جانتا ہو تو اس کے
 کے گواہ کا تھ پانچوں افعال میں ہے۔ (۱) میں ہوں ہی ہوں میں ہوں
 دعویٰ کس طرح سچا مانا جاوے۔ اس واسطے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں
 کے ساتھ علیہ الصلوٰۃ والسلام شہادتیں رکھ دی ہیں کہ وہ انبیاء
 اس کے مشہور تھا کہ لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ زہد آسمان
 پر ہیں پھر وہ اسی جوش میں کہہ اٹھتا کہ ہم کو تو خدا کا پتہ بھی
 نہیں لگتا۔ آریہ کہتے ہیں کہ شیطان خدا سے بھاگا پھرتا
 ہے۔ اس کو سچو نہیں سکتا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا اور پھر
 کہی نہ آیا۔ غرض یہ سکت لوگ عجیب عجیب قسم کے لوگ
 ہوتے ہیں ان کو چھوٹنے سے ان کی نیک دانی و سکوت
 کا پتہ لگتا ہے۔ دوسرا سکت لوگ معذور بھی نہیں۔
 کیونکہ مامور کے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں میں منقسم

فضلہ بن حکیم از قادیان

سے ساتھ اس کی ہمدردی اور وہ سہا بن رہا۔ اسی وقت سورج کی کرنیں پڑنے لگیں۔

سراج الاخبار میں پھیر

(۲) اگر مسلمان یونہی زبان سے اللہ اللہ کہتے جانا اور تسبیح و تحمید کے لئے اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہ غفلت میں ہے۔

یہاں سے ملے ہوئے ہمارے کون سے کتبے ہم تو یہ کہیں
کہ وہاں نہ اس سے پہلے چاہتا اور پھر زبان ہلائے جانا اس کی کیا منہ ہو

کے مطابق جیتے ہیں مگر انہیں ایمان سے کو کیا ان کی یہ عبادت مقبول ہے؟

انہوں نے اپنے مالوں اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیا
اور تو یہ کہ ذکر سے ساری سوزن عرب کو گونجا دیا پس میرے دوست

مگر باخراہ ہے کہ صحابہ یا رسول خدا ان کے معنی نہیں سمجھ سکتے تھے کیسے
جی اہم مسئلہ کے طرز عمل یا قول صحیح سے دکھا دو کہ وہ بھی اللہ کے ذکر کی راہ

اور ایک نئے سفر میں بھی بیان کئے کہ اپنی ہر حرکت و سکون میں خیال کو لو کہ خدا

اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں اور پھر اس کے مختلف قسم کے اذات
یا تنگی کی صورت کے دفع قدرت میں ہر کام کیا ہے کہ سر مجاہد اور

او گئے میں کچھ فرق ہونا چاہئے۔ لاریب وہ میں ہی ہوں جس نے کہا
 ذکر کثیر ناراد کے سوا کبھی ممکن ہی نہیں، اگر تم کوئی ایسی ترکیت کر سکتے

(۷) مجھے اس پاک نام کے ساتھ منہ نہیں تو میرا دین و ایمان ہے ضد

وَمِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ كَانُوا يَكْفُرُونَ
وَمِنْهُمْ مَن يَكْفُرُ بِمَا آتَاهُم مِّنْهُ يَكْفُرُ بِهِ كَمَا يَكْفُرُ
بِأَنفُسِهِمْ يَكْفُرُونَ

المغنی عنہما۔ لایزال ولا یجول وغیرہ صفات جو مختص خدا الوہیت ہیں
لوگوں نے ایک عاجز انسان کو مے رکھی ہیں۔

۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹

کوئی ایک شخص ہے جس نے اپنی حاکمانہ ریویں اور ریویں کو

سے ایک تو وہ ہے جسے کچھ کام تیار کیا اب وہ اسی کی ٹیوٹر بنی ہے

پسے رب کی عظمت اور اس کی رفعت و جلال کا ذکر کر دینی تو حیدر آسمی کا وعظ اور پھر یہی
مخلوق آسمی کی مصلحت سے روا نہ کر دے وہی وعظ و ذکر ہے وہ الحکم بدو فرمایا۔

۱۔ کہ جس طرح شمس ہایت دیکھی۔ اسی طرح جمیع کے نماز کے بعد نماز کا کراؤ
 میں بے شک لگ جاوے۔ یہودیوں کی طرح دن بھر کام نہ کرنا یہ کوئی حکم الہی نہیں بلکہ

پس ایسے دوسو سو گنا سلسلہ کبھی شروع ہونے دے جاس کی مرضی کے خلاف
میں وہ بھی جہت پس جو بات میرے منہ سے نکلی کی گئی وہ مستطاب خواہ ساتویں

ان کے اقوال ان کے افعال و مضیات الہی کے خلاف ہو گئے ہیں مگر وہ اللہ کے جانے
میں اختلاف قلک ال کا ذکر سمجھتے ہو۔ جس کے ان کے شرارت کا وہ مہم ہو گئے

بسم اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتا ہے مگر میرا خدا فرماتا ہے کہ میرے ایسے بندے بھی ہیں جنہیں ایک دم بھی میں نہیں بھولتا وہ نہ سوا کرتے ہوئے راستہ کی طرف

اور پھر یہ کہنا کس دلیل پہ ہے کہ نماز کے بعد جب غریغ ہو جاوے تو پھر کہ اگر اللہ بھی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سجدہ و نفلے علی رسولہ الکریم

مامورین اشکی شناخت کے معیار

دسلسلہ سیکھنے دیکھو اخبار بد نمبر ۱۲ مورخہ ۹ اپریل ۱۹۷۸ء

مامورین اللہ کا علم لدنی ہوتا ہے یعنی وہ کسی نہیں دہی ہوتا ہے بلکہ وہ تمام لوگوں کے علوم پر غالب ہوتا ہے کوئی شخص علم میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر وہ اسرار اور حقائق و وقایق اشیا کو ہوتا ہے کہ دوسروں پر ہرگز نہیں ٹکھتے۔ دیکھو ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اسی ہونے کے ایسی فصیح و بلیغ کلام کرتے تھے کہ عرب کے شعراء و فصحاء رنگ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام قرآن کریم ان پر نازل فرمایا کہ ہر ایک آیت کے مقابلہ پر ہی کوئی اس کی نظیر نہ پاسکا اور قیامت تک اس کا یہ معجزہ قائم رہے گا۔ خود کریم اللہ اور پاک دل لوگوں کے لئے یہ اس کے منجانب اللہ ہونے کی ایک بڑی بہاری دلیل ہے۔ لیکن کچھ اور معجزہ لوگ ہرگز سمجھ نہیں سکتے۔ پھر دیکھئے اس زمانہ میں ہمارے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعودین۔ یہ بھی اسی میں حضور نے علم قرآن۔ فقہ حدیث و فیر کی ہرگز باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تاہم اللہ تعالیٰ نے حضور کو ان کا ایسا علم دیا ہے اور ایسی سمجھ اور بلکہ عطا فرمایا ہے کہ دوسرے ان کے مقابلہ سے عاجز ہیں وہ لوگ جنہوں نے تفصیل علم میں عزیز گذار دین اور مختلف مقامات دنیا میں سفر کر کے بڑے بڑے جید اور مشہور علماء و فضلاء سے تعلیم علوم دینی وغیرہ حاصل کی و ترقی اس کے قدموں میں بیٹھیں اور اس سے روحانی فیوض و دینی علوم کے فیوض و نکات و حقائق سے اپنے آپ کو بہرہ اندوز کر رہے ہیں۔ کیا ان کے منجانب اللہ ہونے کی یہ کچھ کم دلیل ہے نہیں بلکہ بڑی بہاری دلیل ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو یہ علوم اور اسرار عطا نہیں ہوتے تو انہیں کس کی طرف سے ہیں۔ کیا ان کا دین اور دنیا داروں کو ہی ایسے معجز اور حقائق اور رموز علم انبیاء حاصل ہوتے ہیں؟ لا ینسہ الا السطھون یعنی قرآن کریم کے معارف و نکات

صرف پاک لوگوں پر ہی کھلتے ہیں۔ مگر بے سمجھ۔ متعصب اور متکبر لوگ ایسے پاک لوگوں کو ہی مکارا و دنیا دار کا لقب دیتے ہیں جن کا کوئی شخص بھی معارف قرآنی اور علوم انبیاء میں مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اگر یہ لوگ ذرا ہی ہٹ و ہری۔ ضد اور تعصب کو دل سے نکال کر خیال کریں کہ کیا کا ذہن اور مکاروں پر معارف و وقایق ایسے کھلا کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسے فیوض اور برکات نازل ہوتے ہیں اور کلام انہی کا ایسا باریک اور صحیح فہم بننا جاتا ہے تو ضرور ان کو کچھ سمجھ آ جائے اور خدا کے برگزیدہ کی شناخت حاصل ہو جائے مگر افسوس ضد۔ تعصب اور جہالت اور تکبر نے ان کی سمجھ صحیح اور روحانیت کی بالکل ستیاناس کردی اور جہالت انہیں نہیں نے ان کے دلوں کو ایسے اندر سے کہاں جیسے آہن زنگ خوردہ کہ جو ہرگز صیقل ہو کر شیشہ نہیں بنایا جاسکتا۔ میں نے کئی جاہلون کو ایسے کہتے ہوئے سنا ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو یا بحث مباحثہ نہیں کرتے صرف کاغذ لکھنے میں مصروف رہتے ہیں کسی عالم کے سامنے ہو کر کلام نو کرتے ہی نہیں ایسے جاہلون کو معلوم نہیں کہ اگر ان کے علماء کچھ علمی لیاقت رکھتے ہیں تو کبھی تو وہ بھی حضور علیہ السلام کی کسی کتاب کا جواب لکھتے یا اس کے مقابلہ پر کچھ تحریر کرتے اور اس طرح دنیا میں اپنی قابلیت اور علمیت کے جوہر دکھاتے مگر انہوں نے کبھی کچھ بالقابل نہ لکھا جس سے اپنے بے علمی اور کم مانگی کا پورا ثبوت دیا۔ حضرت اقدس نے بعض اوقات بڑے غیرت والے دوسرے الفاظ میں ان کو کہا کہ کچھ مقابلہ میں لکھو۔ مگر کبھی کسی نے کچھ نہ لکھا۔ دیکھو سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی میں لکھنے کے لئے کیسے جوش مٹانے والے الفاظ میں حضرت اقدس نے پیر کو لڑوی کو دعوت کی اور یہاں تک کہ ان کا تم گھر میں بیٹھ کر ہی لکھو اور دوسروں سے امداد ہی کے لو بلکہ چاہو تو عرب کے علماء بھی اپنے شاگردوں کو لہذا ہمارے مقابلہ تفسیر سورۃ فاتحہ لکھو۔ مگر افسوس اوس نے اور نہ کسی اور نے دنیا میں ان کے مقابلہ میں تفسیر لکھی اب مخالفت لوگ خود کریں کہ جن کو اتنا ہی علمی مادہ نہیں کہ کوئی ایک رسالہ مقابلہ میں لکھیں۔ وہ نوابی بحث مباحثہ کی کیا لیاقت رکھتے ہیں ایسا

کہنے سے کہ مرزا صاحب کسی سے بالمشافہ گفتگو نہیں کرتے ان کی مراد صرف یہ ہوتی ہے کہ عوام کا الاغلام کو خوش کیا جاوے اور زبانی مباحثہ جو کسی قواعد کے ماتحت نہیں ہوتے اور ان کو حق طبعی مقصود نہیں ہوتی اور صرف مار جیت مراد ہوتی ہے ان کے کوئی نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا اور نہ کوئی فیصلہ ہو سکتا ہے اور ان کا یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کہ مرزا صاحب کسی سے گفتگو نہیں کرتے بلکہ وہ تو ہر وقت طالب حق کی تسلی و تسخیر کرنے کو تیار ہیں اور یہی خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو خدمت پر وہے کوئی جتنے سوال کرے حضرت جواب دیتے جاتے ہیں۔ جب تک طالب حق کی تسلی نہ ہو۔ اور اگر کوئی طالب حق ہی نہ ہو تو اس کی تسلی کیوں کر ہو سکتی ہے۔ نندہ۔

علاوہ ازیں اور کئی کتابیں اور رسالجات حضرت اقدس کی طرف سے شائع ہوئے مگر مخالف علماء سے کبھی کوئی تحریر بالقابل نہ نکلی۔ اور اگر کوئی نکلے تو ایسی ہی نسبت سے جیسے مسند کے آگے ایک قطرہ۔ اور وہ بھی غلیظ اور غیر مصفا۔ اس جگہ یہ بتلادینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اہل ہین حضرت اقدس سے بالمشافہ گفتگو نہیں کرتے ہیں۔ چنانچہ اتر سر میں عیسائیوں کے ساتھ۔۔۔۔۔ اور کئی آریڈن سے مباحثہ ہوئے۔ اور مسلمان علماء سے بھی دہلی وغیرہ مقامات میں گفتگو ہوئی۔ مگر سب میں حضرت اقدس نے مخالفوں کو ساکت اور جواب کیا اور پھر جو کتابیں آریڈ وغیرہ کی تردید میں لکھیں وہ بے نظیر تالیفات ثابت ہوئیں جن کے جواب مخالفوں سے کبھی کچھ نہیں آئے۔ ایسے مخالفوں کا یہ کہنا کہ وہ گفتگو نہیں کرتے کس قدامت و ریانت سے بعید ہے۔ حضرت دنیا پر ہر طرح سے اتمام حجت کر چکے۔ مگر مل کے اندھوں نے نہ کچھ دیکھا اور نہ سنا اور نہ سمجھا۔

گر نہ بیند بر وز شہرہ چشم
چشمہ افتاب۔ راجہ گناہ
باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

خادم حضرت مسیح موعود و مہدی محمود
خال رہایت امد احمدی گجرات

زلزلہ مکرئی جناب ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم وعلیٰٰکم وعلیٰٰہم
دبر کا تہہ - بتاریخ ۲۸ مارچ سن ۱۳۵۷ء میں
مکان کے پچھلے حصہ میں باعث گرمی میٹھا ہوا تھا اور
دو شخص اور بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ
ایک جھٹکے یعنی وہ کہ گھاسم تیزوں نے محسوس کیا پھر
مدحہ وہ کہ گھاسم تیزا - گھڑی وگہی تو پو نے چہہ نہجے
شلم کے تہہ -
ابو سعید عربی ۵۵ - ۱۲۷ شریٹ رنگون

بارش سجدت شریف جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - آج روز شہر
سندھ میں قویا ۳۰ منٹ خب بارش ہوئی - ابھی تک
آسمان ابر آلود ہے - اطلاع تحریر ہے - زیادہ و نیاز
فرخ عبد الرحیم محمد اسماعیل سوداگر چرم شہر سندھ ضلع لاڑکانہ

قحط سالی مکرئی مخدومی جناب مفتی صاحب دام عنائکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - پرسلن
سے ابر باران شروع ہو کر شب گزشتہ خاطر خواہ بارش ہوئی
ہے - جس سے فصل آئندہ کو نفع ہوگا - آروگندم ۵۵ نار
چابل ۵۵ نار - اب آروگندم قسم ناقص ہونا ہوا ہے آئندہ
بارش شروع ہے - اطلاع اعراف من ہے -
فرخ الدین - انڈیا پور

پیش وزیر اعظم کا استعفا برٹش وزیر اعظم سر ہری کیبل
پیش وزیر صاحب کے استعفیٰ ہونے
کی خبر صحیح نکل اس کی وجہ علالت صبح ہے اس باعث
سر ہری کیبل سے جلیل القدر رخصت کے فرائض انجام
نہیں دیکھتے ہیں - ہمارے حضور شاہ فیض دوم اقبالان
دونوں برورپ کی سیر فرما رہے ہیں وہ مقام بیلارن میں
فوت کش ہیں اور وزیر اعظم سیاح کا استعفا حضور مدوح کی
خدمت میں بذریعہ ٹاک نہیں بھیجا گیا بلکہ ایک خاص بھیجا
از قسم کو وزیر استعفیٰ کا لفظ لیکر بیلارن میں پہونچا حضور
شاہ فیض نے بہت افسوس سے ان کا استعفا منظر
فرمایا ہے آپ نے سر ہری کی خدمت کا صدق دل سے
اعتراف فرمایا اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کو جلدی آرام
ہو - اس کے بعد یقین ہے کہ سر ہری کی صفحہ ہوں آت
لاڑکانہ منتقل کئے جائیں گے - وہاں لبرل پارٹی کی

بہتر خدمت انجام دینگے آپ کی جگہ یعنی مالامالہام کا عہدہ
میں اسکو تھ صاحب بہادر وزیر خزانہ کو عطا ہو گئے -
چنانچہ حضور شاہ فیض نے میں اسکو تھ کو اسی عہدہ کے
لئے بیلارن میں طلب فرمایا ہے اور وہ لندن سے جہاز پر
سوار ہو کر روانہ ہو گئے ہیں آپ ہی مثل مستعفی وزیر اعظم
کے میں گلیڈسٹون مرحوم کے شاگرد و شاگرد ہیں آپ نے
وزیر خزانہ کی حیثیت میں وہ اعلیٰ قابلیت کا ہر کی کرٹش
قوم مل سے قابل ہوتے اور آپ ہی کی قابلیت کا اثر جو
کہ پچھلے سال برٹش کے قومی ترسنے میں ۵۵ کروڑ روپہ
کی تحفیت فرمائی - اتنی عظیم تحفیت آج تک کسی وزیر خزانہ
نے ایک سال کے اندر نہیں کی تھی - وزیر اعظم کے تبارک
سے امید ہے کہ لبرل پارٹی کی طاقت کو صدہ نہیں پہونچا
اس سے لبرل پارٹی اور بھی مضبوط ہوگی -

دختر وائسرائے کی شادی سینچر گزشتہ یعنی ۲۴ اپریل کو
لندن کے گرہینٹ مارگریٹ
میں ہمارے حضور وائسرائے کی دختر نیک اختر بیگم
لیڈی روبی الیٹ صاحبہ کی شادی خان آبادی دانگولڈا پٹیل
صاحب کے ساتھ کی گئی ہے جو کہ لاڈلہ اور صاحب بہادر
فرزند اکبر میں اسی مبارک تقریب کے لئے حضور لیڈی منٹوبا
لندن میں رہتی تھیں - کہنا وہ ان کی رخصت ہونے کے بعد
عزیز دانگولڈا ملک صاحبہ کے واک کی گرد میں حاضرین کی
تعداد نہایت بڑھ گئی اور ان میں صاحبہ نہایت قیمتی لباس
میں بری بیک معلوم تھا یہ ہیں - دو لکھا - کہ ان کے جلیل القدر
دوستوں کی طرف سے اس موقع پر قیمتی تحائف پیش کش کو
کئے اور ان کی تعداد بڑھ گئی اور منجند دیکھ کے حضور شاہ
فیض دوم اقبالانہ حضور ملک فیضہ لنگر بندہ اور شاہ بیگم
مدیس اور پٹیل کی ملکہ پناہ حضور برٹش پرنسس آف ویلز
حضور ڈوک وڈچرائٹ کناٹ - لاڈلہ کمر - مارڈ گرام وغیرہ
صاحبان کی طرف سے بھی اعلیٰ شان سے تحفے پیش کئے گئے
ہے جن کی تفصیل کیلئے کہی کام اخبار کے درکار ہونگو
ایک نہایت قیمتی اور قابل قدر تحفہ حضور وائسرائے کی کنٹر
کے برہن جلیل القدر کیلئے بھی پیش کش کیا گیا یہ
قیمتی موتیوں اور اعلیٰ ذات کے جواہرات کی مالا
کی صورت میں تھا جسکی بڑی تعریف کی گئی ہے - نکاح
کے جہیز پر دو لکھا دھن کے دستخط اصحاب قبولیت
ثبت کئے گئے اور گواہوں کے طور پر دستخط کرنے

دائے ایسے جلیل القدر صاحبان جو بیٹے حضور ملک فیضہ لنگر بندہ
اور شاہ بیگم بیٹے والدہ ناردرس اور پرنسس وکٹوریہ
ہماری مدد سے دعا ہے کہ یہ مبارک تعلق نکاح کا دونوں
خاندانوں کے حق میں مفید اور مبارک ثابت ہوگا - ادب
جلیل القدر جوڑی لپٹے بزرگان ویشان کے سایہ عاطفت
میں پہونچے اور پچھلے اور حضور وائسرائے اور جناب لیڈی
منٹوبا صاحبہ اور ایسے ہی لاڈلہ و لیڈی گرام صاحبان کو یکے کے
دیکھنا نصیب ہو - آمین - (عام)

ایک لیڈی اور چور رنگون - ۳۰ - پنج کی شب کو ایک چینی
چور نے مکہ آرنیس کے مشر کارک
کے گھر سے کئی چیزیں چائیں - بعد ازاں پچھلے کوائل انڈین
مکے کے کپتان بشی کی زب کے کمرے میں گیا جب مشر بشی
نے اپنی نگہارینز کے پاس ایک شخص کو کھڑے دیکھا - تو
انہوں نے اپنے سر ڈھانسنے کیلئے کے نیچے سے دیوالتہ پنچو
نکل کر تین فیئر کئے ایک گولی چمکے کھیر میں ہوتی ہوئی
دائیں طرف پشت سے نکل گئی یہ زمین پر گر پڑی اس کے
بہت نکل نکلا اس کے پاس سے چدی کی کئی چیزیں
بھی نکلیں -

ہندوستان اور انگلستان ریلوے ولایت کے انبار
بین مل کے کپتان
دیکھی ہے کہ ہندوستان میں ۳۰ ہزار میل سے زیادہ ریلوے
جاری ہے اور ہر خانہ اعظم (انگلستان و سکاٹ لینڈ) میں
۳۳ ہزار ۷ میل سے زیادہ ریلوے ۲۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ساڑھے سالانہ
سفر کرتے ہیں اس کے تہہ اور وہاں ایک ایک ۲۴ کروڑ -
یہاں ۵ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن مالی سال میں ڈھیرا وہاں انگلستان
یا برطانیہ میں ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ٹن - یہاں ریلوں پر ۵ کروڑ
۱۰ لاکھ ساڑھے خیرات ہے - یہاں سالانہ خیرات ایک کروڑ
۳۰ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ ہے وہاں سات کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار
پونڈ ہے - یہاں خالص پت ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ
ہے وہاں ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ پت سالانہ ہے
یہاں ہندوستان میں فی میل مربع میں اوسط آبادی ۳۷۰
ہے ان اعداد سے ظاہر ہے کہ ہندوستان میں ابھی
توسیع ریلوے کی بے حد عجائز باقی ہے - ہندوستان
میں مزدوری بہت سستی اور کام ارزانی ہے ہوتا ہے
لیکن وہاں ولایت میں دونوں چیزیں بہت مشکل ہیں -

مثلاً وہاں اوسط خرچ فی ہل ریلوے کا ۵۹ ہزار پونڈ ہے اور یہاں صرف ۸۶۰۰ پونڈ اوسط فی ہل خرچ پڑتا ہے سرشتہ ریلوے کی بدولت ہندوستان میں لاکھوں آدمی گزارہ پاتے ہیں۔ لیکن بعض اہل الرائے کے نزدیک اس کی نسبت اتنا راجاشی مفید تر ہے۔

تارک الوطن امریکہ گورنمنٹ ہند نے مندرجہ ذیل رزلوشن سے جو لوگ تارک الوطنی اختیار کر کے پرنائٹڈ اسٹیشن امریکہ میں جلتے ہیں۔ وہاں کے کام کی حالت اور ان کے مفید ہے پس تمام لوگ گورنمنٹوں اور منتظمین سے کہا جاتا ہے کہ جو لوگ امریکہ میں جلتے کا قصد رکھتے ہیں وہ ان میں مذکورہ بالا خبر کو مشہور کریں۔ (تفرع)

یورپ میں انارکسٹ فرقہ کی طاقت ایک تاریخی منظر ہے۔ کہ سنشاد اسپین کی سیاست اور سولنا میں بے گھر گولے جا بجا دستیاب ہوئے ہیں

ادن کی نسبت تحقیقات کی گئی تو ثابت ہوا کہ مارسلو کے گورنر بعض ذی اثر انارکسٹوں کو بڑی بڑی رقمیں دیتے رہتے ہیں کہ اپنے خفیہ ارادوں سے بازار میں ان رقموں کے بیٹے ہیں جب کہ یہی دیر ہوتی ہی تو معائب کے گھروں کو حادثہ شرمع ہو جاتے تھے۔ یورپ کے اخبارات اس سے استدلال کرتے ہیں کہ انارکسٹ جماعت کا مقصد اصلی حب زراور دولتندی کے خلاصہ حاسدانہ اور طماعانہ کوشش کے سوا کچھ نہیں ہے۔

اس بیان کی صحت یا عدم صحت کا فیصلہ کرنے میں ہم جلدی نہیں کر سکتے کیونکہ راوی انوں پسند گروہ کے افراد ہی ہمارے سامنے ہیں لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انارکسٹوں کی کوششیں کیسی ترقی پذیر اور مستحکم ہیں کہ ان کے خلاف انتہائی سختی برتتے ہوئے زمین گزرتی ہیں مگر اب تک پوری طاقت میں موجود ہیں۔ با اختیار گورنر کو ڈرا اور دھمکا کر قوموں کا رسول کر لینا کسی خفیہ طاقت کے لئے انتہائی عروج ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہودیہ کی تہذیب پرستی۔ غربا کشی اور سفاکانہ نازی کا جب تک امتیض حال ہوگا۔ انارکسٹ فرقہ کی ترقی لازماً وال رہے گی مزدوروں اور اہل حرفہ کے ساتھ متولین کا ظالمانہ برتاؤ خود بخود

وہ اسباب متیا کرتا ہے جن سے ایک ہی وقت میں سینکڑوں انارکسٹ پیدا ہو جاتے ہیں۔ (دکیل)

منارۃ البیضاء حق کو باطل کے ساتھ سخت مخالفت ہے جب یسوع مسیح کی بہترین

بعض برائے نام مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتی ہیں۔ تو لوگ ابتلا میں پڑ جاتے ہیں ان عیسائیوں کی جو تجربین سلسلہ احمدیہ کے خلاف نکلتی ہیں ان کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہ کم عدد میں کیڑے فرمایا گیا۔ منارۃ البیضاء ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس پر ایک دوسرے اخبار کی رائے ہم لکھتے ہیں تا معلوم ہو کہ کیا شخص جس کو فریقین سے کوئی تعلق نہیں اس کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے واقعی ان علیم بیمن کے لئے یلبسون جلوہ الفناء نبی اکرم صلعم نے فرمایا تھا مرنا غلام احمد صاحب نادانی کے خلاف کسی پھکر بازار دیر زمرہ دار عیسائی کی نگہی ہوئی تہجیک کر کہ جہنم اب ریلیجس بک سوسائٹی نے شائع کر کے پڑ پاس ریلوے کے لئے بھیجی ہے۔ جس بہت خراب پیرٹ میں یہ کتاب لکھی ہوئی ہے۔ اس کے لحاظ سے اس کی جگہ ردی کا غدون کی نوکری میں ہونی چاہیئے ذکر کسی ایڈیٹر کی میز پر ریلوے کے لئے۔

... ہمیں میرانی ہے۔ کہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے ذمہ دار منتظمین نے اپنے ان سے اس قسم کے بڑے مذاق کی کتاب کیوں کر شائع ہونے دی۔ ہمیں مرزا صاحب کے مذہبی عقائد اور دعویٰ ان کے نہ صرف یہ کہ کوئی ہم مدعی نہیں ہے۔ بلکہ ہم خدا اور اوس کے امام اور الہامی کرتب کے غلط اور نقصان دہ عقائد کے سخت مخالفت ہونے کے باعث ان کی ان امور میں تعلیم کے سخت مخالفت ہیں۔ مگر مذہبی عقائد کی دلائل اور پُر زور مخالفت کرنا اور چرچہ ہے اور شرانت کو چھوڑ کر مخالف کو گالیات دینا اعداؤں کے متعلق پھکڑا بازی کرنا اور شے ہے۔ ہم اس کتاب کی تحریر کا ایک نمونہ ذیل میں دیکر اس کتاب کو ردی پر دیتے ہیں۔ مزاحمت کی نسبت یہ تسلیم کرنے کے بعد کہ گروہ مسلمانوں کے درمیان ایک فرقہ کی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ چارٹر کے بعد ہی اس کتاب کا مصنف لکھتا ہے۔

ہندوستان کے سارے مسلمان مرزا کو اوس کے دعوؤں میں کاؤب جانتے ہیں اور مغربی سے اسے دو جال کا پیشرو یا دجالوں میں سے کوئی ایک اسی طرح تمام عیسائی بھی اوس کو جھوٹا مسیح اور قریبی جانتے ہیں ہر دو گروہ متفق ہیں کہ وہ شیطان کا سونٹا لنگوٹا ہے اور گویا گلی کے دوڑے بھی پکار رہے ہیں۔ " " " " اس کی ذات میں پہلے نیست کا اصل متعا دہی مفقود ہو گیا۔ خدا ترس اور راستباز لوگ بھی بلا الزام شیطان کو عین اور مردود اور رجیم سمجھنے کے مجاز ہیں " اس اقتباس میں اس کے راقم نے مستند منطقی اور شرافت جینوں باتوں کا جس طرح پر خون کیا ہے وہ ظاہر ہے۔ ہمارے تجربہ کے موافق اس قسم کی تحریریں آرہے ہیں مانتوں کے ہاتھوں سے زیادہ زیب دیتی ہیں۔ عیسائیوں کو اس پیشہ سے گریز کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حاصل ایسی تحریریں ان کے لکھنے والوں کی جماعت کے لئے جس قدر شرم کا موجب ہوتی ہیں اس قدر ان کی مخالفت کا نشانہ لوگوں کے لئے نہیں۔

سارے مسلمان اور تمام عیسائیوں کی فہرست اور ادن کا ڈیکلریشن اس کتاب کے مصنف کے پاس موجود ہو گا۔ ۱- ج- ت۔

دوستانہ شکایت

۱۔ جن اصحاب نے دی۔ پی واپس کر دئے ہیں ان کے نام مطالبہ چند د کے خطوط لکھے گئے ہیں مگر تا حال دوسوا کا ون خطوط کے جواب نہیں آئے امید ہے کہ سب صاحبان جواب سے میسر ہوں گے شکور فرمائیں گے ہر ایک کو اپنا نمبر فریادی اور ہر خط کا نمبر نو لکھنا چاہیئے صرف تہڑی سی ہے پوائی کیو جو محمد کا بہت سا اوقات ادن کے ناموں کی تلاش میں گنبدیا ناچو۔ ۲۔ جو صاحب مد فریاد قیمت پٹیلی د اے دین گئے۔ ہم ان کو سہ سے اخبار دے سکیں گے۔

کے دل پر یہ بات کی ٹٹری ردنی دلائی جاتی ہے اور نہ ان کو مریح و محبت کا سبق پڑایا جاتا ہے۔ ان کے سامنے رات دن تکرار سے ہوتے ہیں کہ ہندوستان کی زمین پر مجھ پر یہ کھسکا کر لڑی جی نہیں اس نے جس طریقے سے ممکن ہو۔ جی لوگوں کو اس ملک سے بھول

ایک غلط فہمی کا ازالہ

میں نے جو تحریک چندہ تعمیر مدرسہ کیلئے کی تھی اس میں ایک تجویز یہ بھی تھی۔ جو اجازت انجمن دین کی گئی تھی کہ اگر کوئی احباب اپنے سرمایہ کو تجارتی طور پر لگانا چاہیں۔ تو ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ اپنے خرچ سے کرے بنوادیں اور اس کا کرایہ انجمن سے لیتے رہیں اور پھر جب انجمن کے پاس کافی روپیہ ہو۔ تو انجمن ان سے یہ کرے واپس خرید کر سکیگی۔ اب بعض احباب کے خطوط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض دوست جو کہ اس طرح پر کر کے بنوادیں کیلئے تیار ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ معمولی چندہ میں جو نصف یا تہائی آمدنی ہے۔ شریک ہونے کی ضرورت نہیں یہ ایک غلط فہمی ہے۔ نصف یا تہائی آمد کا چندہ لئے بھی جتنک کل احباب اس میں شامل نہ ہونگے۔ تجویز پر کامیابی کے عملدہ اند نہیں ہو سکتا اگرچہ جو احباب کرایہ کیلئے کرے بنوادیں۔ انکی طرف سے بھی ایک قسم کی مدد اس وقت انجمن کو پہنچتی ہے مگر یہ مدد چندہ میں شامل نہیں ہو سکتی۔ ہاں اگر کوئی دوست محض اللہ کوئی کمرہ بنوادیں کا ارادہ رکھتے ہوں۔ یا چند دوست ملکر ایسا ارادہ رکھتے ہوں۔ تو وہ الگ صورت ہے۔ امید ہے کہ چند سطر اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے کافی ہوگی ضروری نوٹ میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ بھٹہ کا کام شروع ہو گیا ہے اور روپیہ جلد پہنچنا چاہیے ورنہ کام میں ہرج واقع ہوگا اندیشہ ہے۔

محمد علی از قادیان

نمونہ سماروی شیخ محمد نصیب صاحب دعا اور دوا کی ترکیبیں ۹۷۹۹ کی کوئی ہو گئی تھی جس پر بالخصوص ان کی ہوتی کو بہت صدمہ ہوا کیونکہ پہلے بھی ان کے دوپچے

چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ بیوی کو اس کے ٹیکے بھیجیں تاکہ عم غلط ہو جائیکہ فریہ ہو۔ اس کے متعلق اور آئندہ معالجہ کے متعلق انہوں نے حضرت کی خدمت میں دو خط لکھے۔ جن کا جواب فائدہ عام کیواسطے شائع کر نیکی لئے انہوں نے مجھے دکھائے ہیں پہلا خط۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم نے خط پڑھایا تھا انشاء اللہ بہت دعا کروں گا کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمادے مگر ضرور ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ایک فعل پر حد سے زیادہ بے صبری کرتا ہے۔ تو اپنے ثواب کو کھو دیتا ہے۔ والدین کے گھر میں جائیکہ مضائقہ نہیں مگر عورت کیلئے اپنے مرد سے زیادہ کوئی مونس و غمخوار نہیں ہوتا۔ چند روز کیلئے اگر علی جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں مگر زیادہ ٹھیرنا مناسب نہیں۔ اس عم میں آپ اور وہ دونوں شریک ہیں۔ پس کس طرح ان کو گوارا ہے کہ آپ کو اس عم کی حالت میں اکیلا چھوڑ کر علی جاوے اور ہماری شریعت کے رو سے زیادہ عم آئندہ ملنے والی درجہ سے محروم کرتا ہے۔ یہ سب خدا کی ابتلا ہیں جس کو چاہتا ہے کچھ ہے جس کو چاہتا ہے جس کو چاہتا ہے حد سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے حد سے زیادہ عم کرنا مبارک نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا تعالہ ہے۔ اور ایمان کے برخلاف ہے۔ زیادہ آپ خود سمجھتے ہیں اگر صبر اور استقامت سے مجھے یاد دلاتے رہیں گے تو میں دعا کروں گا مجھے شک ہے ہر اٹھارہ کی بیماری ہے۔ اس میں بڑی دوائی جو تجربہ میں آچکی ہے کہ میاں بیوی ڈیڑھ برس تک ایک کمرے سے علیحدہ رہیں۔ تب انشاء اللہ یہ بیماری دور ہو جائیگی اس کے ساتھ دوسری دوائیں بھی دیکھا دنگی والسلام میرزا غلام احمد

دوسرا خط السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہم کہ ایک حصہ مشک خالص مثلاً چھ ماشہ زبزی خالص ۳ ماشہ۔ فولا وعلی ۳ ماشہ یہ دوا خوب پسند اور باہم ملا کر دروز اسی شام کیوقت ہر روز کھالیا کریں۔ مگر اور عم سے جتنا تک ممکن ہوا اپنے تئیں بچا دیں کہ اس کا دل پر

اثر ہوتا ہے اور دل سے تمام اعضا پر اور خدا تعالیٰ کے کلمے بتا رہیں پھر وقت دعا کرتے رہیں۔ خدا کے فضل سے کیا تعجب ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکمہ کا دید سے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور میں انشاء اللہ دعا کرتا ہوں گا۔ ہمیشہ یاد دلاتے رہیں۔ والسلام۔ میرزا غلام احمد

تبلیغ شیخ غلام احمد صاحب مسلم نے حضرت صاحب سے اجازت چاہی کہ سلسلہ ربانی کے متعلق اپنی طاقت اور اپنی علم کے مطابق تبلیغ کرتے کے واسطے چھ ماہ کے لئے سفر پر جانا چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا بہت بہتر ہے۔ بعد استخارہ کے بیشک سفر کریں۔ خدا مبارک کرے آمین۔ چونکہ شیخ صاحب کو دینی خدمات کا بہت شوق ہے اور جیسے بھی وہ اکثر مختلف علاقوں میں پھیر کر دھڑکرتے کے عادی ہیں۔ اس واسطے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے کام میں بہت دیکھا سرورست ان کا ارادہ عظیم راہنمائی کی طرف جانیکا ہے۔

سید زید

- | | |
|-----------------|--------------------|
| یکم اپریل ۱۹۰۸ء | المدتہ صاحب |
| ۵۹۱ | محمد الوبخان |
| ۱۶۸۳ | منشی غلام محمد |
| ۲۱ | حافظ محمد صاحب |
| ۹۵ | جان محمد صاحب |
| ۶۵ | ۶۵ اپریل ۱۹۰۸ء |
| ۱۳۴۳ | عبد الغفر صاحب |
| ۲۵۴۴ | فضل القی صاحب |
| ۱۵۱۶ | محبوب عالم صاحب |
| ۱۹۴۶ | میاں عبد اللہ صاحب |

”حضرت مارا دمی شد“

ڈائری

القول الطیب

ایک ہندوئی معزز کا ذکر ہوا۔ کہ وہ احمدیگ والی پیشگوئی کی نسبت کتنے ہی پوری نہیں ہوئی۔ فرمایا۔ یہ شخص ہمیں چھپ ہوا نیم تہہ ہونے لگا۔ ہزار روشن نشانات دیکھنے کے بعد بھی ابھی اسے تاریکی ہی نظر آتی ہے۔ یہ اس کی آنکھوں کا قصور ہے۔ اگر وہ اس قسم کے شہادت کرے تو تو فریبہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اس کا ایمان نہ رہے۔ صریحاً واقعہ ہمارے سامنے موجود ہے وہ اس کی نسبت کیا کہتا ہے یہ اب اصل کی نسبت دیکھا گیا۔ کہ بہشتی انگور کا خوشہ اس کو ملا ہے مگر وہ مسلمان نہ ہوا۔ حضرت یحییٰ نے اپنے بارہ حواریوں سے بارہ تختوں کا وعدہ کیا تھا۔ حالانکہ ایک نے ان میں سے کوئی نہ دیا۔ دوسروں نے صحت کی اور جن مشکل کی وقت پہنچ گئے۔ حیات الہی سے الگ ہو گئے۔ اس امر سے تم مالک ہو گئے۔ اور اس میں کوئی پس گزر نہ گئے۔ غرض ایسا اعتراض کرنا جسکی تین تمام انبیاء آجائیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے سلسلہ نبوت سے الگ کرنا ہے۔ جن میں ایسے معجزات کے ایمان کا خلیفہ ہے۔ یونس کی قوم کا وہ خبر سب سے معلوم ہے۔ کوئی شرط نہ تھی۔ مگر یہی توبہ استغفار سے وہ مذہب نکلیا۔ یہاں یہاں تو صاف تو قوی قوی غلبہ الہی تھا۔ جب تک آگیا میں سے صاف ظاہر ہے۔ کہ توبہ سے یہ سب باتیں ٹوٹا ہو گئی اور احمدیہ کی صحت سے جو خوف اور پرچھا گیا اس نے چھوڑ دیا۔ کہ ایک حد کو مالا دیا۔ اصل بات یہ ہے خدا ہزار نشانات دکھا کر بعض نشان ایسی حالت میں ہی رکھ دیتا ہے جو منافقین و کفار کے امتیاز کا موجب ہوں۔ یہ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ کی کتاب میں لکھتے ہیں کہ نبی و ولی سے بعض حد تک جو کچھ کہیں۔ اور پھر وہ نسخہ کئی جگہ میں نام سے بڑھ کر دے گا۔ جو دین ممکنات کے ساتھ مشابہات ضروری ہیں اس کے معجزات کے ایمان کا کمال دیکھنا مقصود ہوتا ہے اور جو متعلق و غیرہ پاک۔ تو کہہ میں وہ پاک جماعت سے الگ ہو جائے

تین عجیب ترین جو لوگ انھیں معلوم دیکھنا ہی صحیح ہے۔ یہ وہ ایسے شخص ہیں جو ہر وقت آنا معلوم دیتے ہیں۔ یہ تو سمجھتے ہیں کہ ہمارے بات سننے اور نہ ہمیں علم ہے کہ وہ اوقات پر کچھ غور کرتے۔ پس انجام اچھا نہیں معلوم ہوتا

ہمارے لئے خدا کے فضل سے اس قدر شواہد موجود ہیں کہ اگر کہہ دے کہ نبی جلیل القدر صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم کے لئے کافی ہیں کیونکہ ہمارے لئے اللہ نے ایسے اسباب پیدا کر دیے ہیں اور ہر دشمن ہی اپنے تمام ہتھیار ہیں کہ نکالے اسے ہر وقت۔ کہ خدا کا ماسوچی ہر طرح کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر آتا۔

اور چونکہ عام لوگ شریک آہو نے ہیں جو طرح طرح کے گندھن سے آلودہ ہوتے ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ ہم پر ایسی باتیں اپنی حکمت کا ذکر کر رہا ہے۔ جن سے ایسے ناپاک لوگوں کو بڑھ کر لگتی ہے اور وہ اس سلسلہ سے جدا ہو جاتے ہیں۔ دیکھو اگر نعمت نشانات یکساں روشن اور میں اور حسب خواہش ہوتے۔ تو اب اصل ہی ایمان ہے ہی آتا۔ مگر وہ غیبت النفس تھا۔ خدا نے نہ چاہا کہ ایسی ایک جماعت میں شامل ہو۔

ابو بکر ایک پاک فاضل تھا اس لئے کوئی معجزہ ہی نہ مانگا اور مسلمان ہو گیا۔ پس ہر معجزہ سے جو باوجود کجماہانے کے یہ بھی اعراض کرتا چلا جائے نہ ہی کا بڑا ڈھنگ نہیں صرف مومنین کے ساتھ خاص طور سے تواضع کر لیا حکم جو جیسے کہ فرمایا۔ و اخفض جناحک للمومنین اور کفار کے لئے ارشاد ہے۔ و اغلظ علیہم۔ خدا تعالیٰ کی دو صفیں ہیں۔ جلال اور جمال۔ دونوں ساتھ ساتھ کام کر رہی ہیں۔ چنانچہ معارف رحیم الہی خوفناک چیز ہے کہ جبر پرتی ہے۔ جلاوتی ہے۔ جہنم ہی ایک الام ہو جاتا (فی امانا الصاعقة۔ خدا تعالیٰ کے مامور دن غصہ سے ڈرنا چاہیے۔ کہ یہ لوگ کسی پر غضب میں ہیں آتے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ غضب میں نہ آئے یہ لوگ نئے نئے نشان مانگے ہیں۔ حالانکہ خدا ہمارا جو ایک نشان ہے کیونکہ اس زمانہ دنیا تک کامیابی کے ساتھ ایک مغربی کا لڑہ رہنا سنہ اللہ کے بالکل غلام ہو۔

لوگوں کو چاہیے کہ صدیقی الشرب ہوں بغیر کسی طلبش کے ایمان لائیں۔ پھر انہیں اس قدر نشان دکھائے جائیں گے۔ کہ وہ خود حیران رہ جائیں گے۔ صوفیائے مکہ جو کہ سب سے پہلے حق اس کے دل میں ڈالا جاتا ہے۔ جس نے خلیفہ ہونا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کی وفات پر ایک زلزلہ آتا ہے جس سے بڑے بڑے لوگوں کا سر جھکا جاتا ہے حضرت ابوبکر نے اس وقت نہایت استقلال و جرات سے کام لیا۔ اور پھر ایسے ایسے کام کئے جو جنہوں سے ہونے

میں سب سے پہلے میں شکر کا فیصلہ کیا وہ وفات پر تھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے بوسہ مروان بن ابی لہب لائے والا ابوبکر تھا اور مسعود کی ماہر کرنے والا اور اس کے دعوے کی صداقت کا بنیادی پتھر رکھنے والا ہی وہی تھا جس کا نام صدیق اکبر ہے رضی اللہ عنہ اکل بعض لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیون خلیفہ نہ مقدر کر دیا۔ یہ اصل میں اللہ کی غلطی ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تو اس میں دنیا داری پائی جاتی۔ یہ خلیفہ مقرر کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے لیستخلفنم فی الارض اونی جاہل فی الارض خلیفہ

ہمارے اسلام میں فتح کا لفظ ہی ہے جس سے معلوم ہوا کہ ہمیں دشمن سے ایک خاص نسبت ہو۔

یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا یضلنہ وقتہ کثرت دنا یضاع اس سے ظاہر ہے کہ ہمیں مزدور کا سیالی حاصل ہوگی اور ہم جو وقت اپنے فرض منصبی میں خرچ کرتے ہیں وہ بالکل ضائع نہ جائیگا بعض لوگ کہہ بھیجے ہیں۔ ہم ایک دن مجھے تو خط پڑھتے ہی ان کے ایمان کے ضعف کا اندیشہ پڑ جاتا ہے مومن تو نام ہے جماعت کا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا گیا اور حضرت ابراہیم کو ان ابلاہیم کان ائمة مومن کہی اکیلا نہیں رہتا۔ اس میں ایک خاص جذب ہوتا ہے۔

ایسے لوگوں کی نسبت ذکر خواہ جو نہ کفر میں نہ کذب اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے کا سلسلہ دریا کی گلیاں۔ نہ پایا۔ اگر وہ منافقانہ رنگ میں ایسا نہیں کرتے جیسے کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ (باسمہ اللہ) یا بہرمن رام رام) تو وہ اشتہار دین کہ ہم نہ کذب میں نہ کفر۔ بلکہ بزرگ نیک ولی اللہ سمجھتے ہیں اور کفر میں کو اسلئے کہ وہ ایک مومن کو کافر کہتے ہیں۔ کا فوجا جتنے میں تو ہمیں معلوم ہو کہ وہ سچ کہتے ہیں اور ہم ان کا کیسے اعتبار کر سکتے ہیں ابوبکر ان کے پیچھے نماز کا حکم نہ سکتے تھے۔ اگر حفظ مراتب نہ کنی نہ تفریق۔

نبی کے موقع پر نبی اور نبی کے موقع پر نبی کرنی چاہیے فرعون میں ایک قوم کا رشد تھا۔ اور اسی رشد کا نتیجہ تھا کہ اس کے مومنین وہ کلمہ نظر جو خدا دوسرے والے کفار کے منہ سے نہ نکلا یعنی آمنت باللہ لا الہ الاہ۔ اس کے ساتھ نبی کا حکم ہوا۔ تو لاہ قولائنا اور دوسرے بی کریم کو فرمایا۔

و اغلظ علیہم معلوم ہوتا ہے ان لوگوں میں بالکل رشد نہ تھا۔ پس ایسے معزز نہیں کیا کہ صاف صاف بات کرنی چاہیے تاکہ ان کے دل میں جو گند و خبیث پوشیدہ ہے نکل جائے اور رنگ جماعت نہ ہوں۔

ستاره ذوالسین

۱۱۔ اپریل ۱۹۷۹ء قبل نماز ظہر۔
مولوی علی احمد صاحب اہم۔ اسے
نے کتاب لکھو بیڑی سے نکال کر ستارہ ذوالسین کی تصویر
پیش کی جو کہ پہلے ہی حضرت عیسیٰ کی وقت نمودار ہوا تھا اور وہی
حضرت مسیح موعود کے زمانہ نمودار ہوا۔ اس کی تصویر کتاب
میں اس طرح سے دی ہوئی ہے۔



اس جگہ ستارہ ذوالسین کے متعلق مناسب ہو گا کہ حضرت
مولوی محمد امین صاحب کی کتاب رسک المعارف میں سے
مفصل بیان فیئہ عام کیواسطے نقل کر دیا جائے۔ ایڈیٹر
مہربنا۔

حدیث بست وچہارم اقرب الساعۃ میں لکھا ہے کہ علامت
نورین مہدی موعودوں نکلنا قرن ذی السنین کا ہے محمد بن علی
باقر نے کہا کہ اذا بلغ العباس خراسان طلوع المشرق
القرین ذوالسین وکانت ارض ما ظلم بظلمت قوم نوح
اعترقہم اللہ وطلع فی زمن ابواہیم حین النبی فی النار
وحین اھلک اللہ قومی قوم فرعون ومن معہ
حین قتل یحیی بن ذکیا فاذا ما یتکم ذلک فاستعینہ
باللہ من شر الفتن ویکون طلوعہ بعد انکساف
الشمس والقمر ثم لا یلبثون حتی یطعم اکا یلقہ بمصر بعدہا
نعمیم بن جہاد جبکہ پرتین گئے بنی عباس خراسان میں
نکلیں کا شرق میں ستارہ دنانہ دار اور اعلیٰ جمودہ نکلا تھا۔ تو
ہلاک قوم نوح کی وقت میں نکلا تھا بن کو اللہ تعالیٰ نے فرق
کیا اور تیر نکلا تھا کہ جس وقت میں کہ حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے
گئے تھو اور جس وقت کہ فرعون کو اور اس کے ساتھ والوں کو

استعمل سے ہلاک کیا تھا اور جس وقت حضرت یحییٰ علیہ
السلام کے قتل کئے گئے (اور یہی زمانہ حضرت عیسیٰ کا تھا)
بس جبکہ دیکھو تم اس ستارہ کو نکلا ہوا تو پناہ پا ہو۔ تم ساتھ
اللہ تعالیٰ کے قتلوں کے شر سے اور ہوتا ہے۔
طلوع اس کا بعد سورج گرہن اور چاند گرہن کے پھر شہر میں
وہ یہاں تک کہ ظاہر ہو گا ایک شخص ایفح مصر میں
بعد پونچھنے بنی عباس کے خراسان میں یہ ایفح خانی
ہوا ہو۔ یا زمانہ آخر مہدی میں یہ کوئی شخص شروع کرے۔
واللہ اعلم بالصواب۔ ف طلوع قرن ذوالسین
یعنی شلخ مودندہ کو کتب آثار مشرق میں ہی علامات موعود
موعود سے قرار دیا ہے۔ حج الکرامین لکھتے ہیں
در دایت نعیم بن کعب آمدہ کہ طلوع سیکند ستارہ از شرق
قبل فرج مہدی و میباشد اور دنبالہ روشن انہی۔ ایفح
مجدد الف ثانی در کتب شصت و ہفتم از مہاشین
شرف الدین حسین نوشترہ اند کہ در خبر آمدہ است
حضرت مہدی کہ در جانب شرق ستارہ طلوع کند کہ

ذنب باشد الی قول ابن طلوع در اے ان طلوع
کہ وقت قدوم حضرت مہدی حادث ہوگا اور ستارہ
او علیہ الصلوٰۃ و السلام بر سماء آواہ بود۔ انتہی۔ موشح
واضح ہو کہ یہ ستارہ فذنب مختلف طور پر کیا تھا
ہے کہی تو صرف ایک دنبالہ دراز کی صورت پر اور
فذنب کہتے ہیں اور کہی بصورت دو دنبالہ دراز کی
دیکھتے ہیں اس کو قرن ذوالسین کہتے ہیں کیونکہ
بر شدیر قرن بمعنی ذلت کے ہے جو کہ اور
بشکل دو دندان کے ہو جاتی ہے لہذا اس کو
کہتے ہیں اور زیادہ تر اسے ہی دیکھا جاتا ہے۔
ذوالا ذناب کہتے ہیں اور علم نجوم و ہیت میں بعض
سائنس کے نام جو حسب تشکلات مختلف ہوتے ہیں
ہیں ذوالزنج ہوتے ہیں ذوالاعتریب ہی کہتے ہیں
میں ترجمہ حدیث بالا کا فصل علامات مہدی میں
لکھتے ہیں اور انجیل است طلوع قرن ذوالسین

امام محمد باقر بن علی بن حسین مکتفہ چون بر سر
خراسان طلوع کند قرن ذی السنین در شرق اور
کردہ بود برائے ہلاک قوم نوح کردہ بود
شدہ نگہبان در طوفان و ہم طلوع شدہ بود و
چون اور آتش انداختند و زیادہ کرکشت
ذکر یام علیہ السلام۔ و چون یابین آیت بنیدینا

قرن ذین و طلوع او بعد صورت شمس و قمر شود باز دیکھ
مردم نا انک ظاہر شد ایفح نام مودے در مصر اخر نعیم
بن جہاد۔ یہ ستارہ دنبالہ دار۔ یعنی قرن ذوالسین حسب
تیس گوی مفسر صاف صلی اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہو چکا
اس شرق میں طلوع ہوا تمام فجرات انگریزی دار عین
اس نل ڈا۔ مہاشین بیان پر بنا بقصار کی عبارت صرف
ایک اخبار کی جو شعر اس ستارہ کے نقل کی جاتی ہے

انبار جریہ روزگار مطبوعہ طبع حیدری واقع راجہ
در اس جلد ۸ صفحہ شمارہ ۳۹-۱۶-۱۹۷۹ء
ایچی مطابق ۳۰- دسمبر ۱۹۸۲ء- ۵

ذغال گوشہ ابروے بائے ترم
ازین ستارہ دنبالہ دار سے ترم
شہر در اس مینواساس میں قبل طلوع آفتاب ایک ستارہ دنبالہ
جس کی دم مانند مورچہ کی ہے نمودار ہوا ہے جس کو عام
لوگ نہایت منحوس سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس ستارہ کے
طلوع سے خرنیزی قحط و باطاعن سیلاب و غیرہ وغیرہ کا
اندیشہ ہے۔ غصیب تو یہ ہے کہ بڑے لکھے جو اپنے کو
موجب اور اک تصور کرنے میں وہ بھی جالانہ اس سے
ڈرتے ہیں۔ ہماری پاک شریعت کے اس کی خواست کا کوئی
ثبوت نہیں ملتا۔ اور جو اس ستارہ کو منحوس بتاتے ہیں ان
کا قول کسی طرح بایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا جس دونوں فرستے
ہے یا جوہرے میں اس لئے ان لوگوں کا بیان جو ستارہ
دنبالہ دار کے نمودار ہونے پر اسی طرح کی انفرادی سمجھتے
ہیں۔ بعض قحط بے بنیاد ہے۔ انتہی۔ اس اخبار میں
مستعد جگہ پر اس ستارہ کا طلوع بیان کیا ہے چنانچہ
دوسری جگہ لکھتا ہے۔ اسل آفت اور شرمسرت۔ جو
ذرائع کے رصد خانہ کے علماء سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ
۱۹۸۳ء کے وسط میں ستارہ دنبالہ دار طلوع ہو گا۔

اڈمرل موجس و تیر کر ایز و بیبارس نے متعدد رصد خانوں
اور نجومیوں کو ایک نوٹس دیا تھا کہ تم سب کو مقرر ہے کہ
اگست ۱۹۸۲ء آخر اکتوبر تک آسمان پر ڈھونڈیں۔ اور اس
صورت وہ سینکڑوں ستارے طلوع ہوئے ہیں ویکم
اور فوراً اطلاع دیں پس بموجب اس نوٹس کے مشرکین
در اس کے رصد خانہ کے میر نے اڈمرل موجس کو
اطلاع دی کہ چاہئے سے سارے پانچ بجے تک اس
کے مشرق میں جانب ستارہ دنبالہ دار صاف نظر آتا ہے انوکھ

چند روز سبب انق پر ابرہہ کے صاف نظر آیا اب بالکل صاف نمایاں ہوتا ہے صدی دومین کے ذریعہ سے اس کے ستر سال کے قبل طلوع ہوا تھا۔ اور عینہ ایسا ہی تھا ہمارے دفتر میں اس تار کے باب میں متعدد اضلاع سے جو خطوط آئے اور سب کے سب نے پانچ بجے طلوع لکھا کہ اور جانب جنوب اس کی دم کا رخ ہونا صاف ثابت ہوتا ہے۔ اقول۔ واضح ہو کہ جو کچھ صاحب جریدہ نے بابت کثرت اور سعادت کے اس ستارہ کی نسبت لکھا ہے وہ سب درست ہے ان البتہ بحکم آیتہ و بالجمہ ہم یہ متددت کے ہایت جسمانی و روحانی ان ستاروں کے طلوع سے ہو سکتی ہے چنانچہ حدیث مذکورہ میں ہی اس کی صراحت کی گئی عاجز کے دوست میان غلام دستگیر صاحب مدراسی مجھ کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ سارہ مذکورہ ۱۲۹۹ء میں بہت روز دیکھا گیا یہ ستارہ مشرق سے جنوب۔ جنوب سے مغرب مغرب سے شمال کی طرف متوجہ ہوا اور سویت زریا نڈ تک سیر کرتا ہوا چلا گیا۔ انتہی۔ انجیل متی سے ہی ثابت ہے کہ یہ ستارہ وقت ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طلوع ہوا تھا اور وقت قتل حضرت عیسیٰ کے جو میں زمانہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہے خود حدیث مذکورہ سے طلوع ہونا اس کا ثابت ہوا۔ دیکھو۔ دجین قتل چچی بن شکریہ کو دیگر رسائل آثار مشرقیہ کشف الغطا وغیرہ میں ہی طلوع قتل ذی الاستین کو علامات ہدی سے قرار دیا ہے۔ نقل مصلحت کو موجب ملالت سمجھ کر اسی پر اختصار کیا گیا۔

کتاب ڈاٹری یہ ڈاٹری رسالہ تفسیر الاذہن بابت ۱۵ اپریل میں سے نقل کی جاتی ہے جو کہ اپنے وقت پر شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ میں حقانیت اسلام کا معطلین چادری دایٹ بریٹ کے جو امین ہے بالخصوص پڑھنے کے قابل ہے رسالہ تفسیر الاذہن کا تیسرا جلد جو ذریعہ کے مہینہ سے چھوٹی تھی مگر زیادہ حجم اور بہتر کاغذ پر رسالہ ریلوے کی طرح چھپنا شروع ہوا ہے۔ جو اس کے کم از کم نوجوانوں میں سے ہر ایک کے ذہن میں یہ رسالہ ہونا چاہیو۔

امرا فرمایا کہ آجکل کے نواب اور امرا عیاشی میں پڑے ہوئے ہیں۔ دین کی طرف بالکل توجہ نہیں برقرار رکھتے و شرت کے کاموں میں مصروف ہیں مگر دین کے بالکل غافل ہیں۔ اور دوسرے آدمی بھی جب ادن کو کوئی بڑا

عہدہ ملتے ہیں یا کسی اعلیٰ جگہ پر مقرر ہوتے ہیں تو بہر غافل ہو جاتے ہیں اور بالکل غفلت کی بہتری کا خیال نہیں رہتا دنیا میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جب انسان کسی اعلیٰ مرتبہ کو حاصل کر لیتا ہے تو پہلے وہ مغرور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس عرصہ میں بہت کچھ نیکیاں کر سکتا ہے۔ اور بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے خدا تعالیٰ فرائض شریعت میں فرماتا ہے لکن شکم تم کا ذیہ تکم و لکن کفر تم ان عقاید شدید۔ اگر تم میرا شکر ادا کرو تو میں اپنے احسانات کو اور بھی زیادہ کرتا ہوں اور اگر تم کفر کرو تو میرا عذاب بھی بڑا سخت ہے۔ یہ لفظ انسان پر جب خدا تعالیٰ کے احسانات ہوں تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کا شکر ادا کرے اور ان نوا کی بہتری کا خیال رکھے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور ان ظلم شروع کر دے تو یہ خدا تعالیٰ کے اوس سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے اور عذاب کرنا ہے آجکل نواب اور اہل باکھر بھروسے ہیں اور پر اپنی عیش و آرام میں پڑے ہوئے ہیں دوسرے لوگوں کو چاہیے کہ ایسے کاموں میں غفلت کی پہلائی کا خیال رکھیں اور ان باتوں کو بھولیں جن سے اہل ملک کا فائدہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ بڑا عہدہ پا کر ان خدا کو بھول جائے اور اس کا فاعل آسمان پر چڑھ جائے بلکہ چاہیے کہ نرمی اور پیار سے کام لے کر جانے اور چاہیے کہ جو شخص کسی مرداری کے عہدہ پر مقرر ہو تو وہ لوگوں سے خواہ امیر ہوں یا غریب نرمی اور اخلاق سے پیش آئے کیونکہ اس میں نہ صرف ادب لوگوں کی بہتری ہے بلکہ خود اس کی بھی بہتری ہے (آجکل کے رُسا اور اہل ان کے اہلکاروں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ والسلام۔ ایڈٹر)

اپنا آپ سنبھالو نظر۔ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء ایک شخص کا خط حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ فلان شخص سناڑ نہیں پڑتا روزے نہیں رکھتا۔ یہ ہے وہ ہے اس کو کاڑھنا چاہیے یا نہیں وہ احمدی ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اس کو کہنا چاہیے کہ تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی حالت کو درست کر دو شخص کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اللہ کے تم لوگوں کے دارد فرمایا ہے جو تم لوگوں کے اعمال پر تال کھینچو۔ اور ان پر کفر یا ایمان کا فتوے لگاتے ہو۔ مومن کا کام نہیں کہ بے فائدہ لوگوں کے پیچھے پڑتا رہے۔ فقط۔

مشورہ ضروری ایک صاحب کے ایک خوفناک جگہ پر مکان بنانے اور بسبب

کمی روپیہ تعمیر مکان کو پورا کر سکنے کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ پہلے مشورہ نہیں کرتے۔ مشورہ ایک بڑی بابرکت چیز ہے اس پر حضرت مولوی نور الدین صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے خدا اپنے رسول کو حکم دینا ہے کہ وہ مشورہ کیا کرے تو پہلے دوسروں کے لئے یہ حکم کس قدر زیادہ تاکید ہو سکتا ہے آجکل لوگوں کا یہ حال ہے کہ یا تو مشورہ پر سمجھتے ہیں یا تو چاہتے ہیں تو پہلے مانگتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہ ایسی بات کی لوگ نہ لہجہ پانچویں ایسین کے حالات سے زیادہ نہ وہ لوگ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو عبرت حاصل کریں۔

زلزلہ آج گیارہ بجے رات کے بڑا سخت زلزلہ آیا جو کچھ میرے تک محسوس ہوا بارہ دوسرے چھٹیلے دل کو ہلادیا اور کچھ دیر تک محسوس ہوتا رہا اور خداوند کریم کا شکر صد شکر ہے کہ اس سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ دیگر کل روئے سے سیاری ہر طرف کی ترسناک شہیں۔ اللہ تعالیٰ محفوظ اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ والسلام

ناک۔ فضل لکھی پراچہ ولد محمد امین پراچہ از مہرہ

ضروری اسلحہ

نامہ نگار صاحبان اپنے مضامین کے خود ذمہ دار ہیں کسی کا مضمون اخبار میں چھپ جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایڈیٹر کو بہر حال اس کے ساتھ اتفاق رکھنا چاہیے شہرین اپنے اشتہار کے آپ ذمہ دار ہیں کارخانہ بلد کو ان کے کسی فقرہ کی واسطے ذمہ دار نہیں ہے۔

ایڈیٹر

خدا کی تازہ وحی

چونکہ گذشتہ اخبار میں جو الہامات لکھے گئے تھے ان میں کچھ کتابت کی غلطی ہو گئی تھی اس واسطے ادنیٰ تانہ الہامات کے ساتھ دوبارہ نقل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

میرزا غلام محمد صاحب کی بیوی (جو حضرت اقدس کے حکمران تھے) اس سے بیمار ہوئے۔ حضرت کو اسکی نسبت الہامات ۱۔ حلم۔ ثلاث آیات الذلت الملبیۃ۔

ترجمہ۔ نفع رحم میں بیمار کا نام بطور اقتدار اور باقی الفاظ کے یہ معنی ہیں کہ اس میں کئی نشان ہیں جو خدا کی نسبت ہیں مقرر ہیں۔

۲۔ بیمار بہت ہی خفین ہوتا ہے۔

۳۔ ماتم کہہ

۴۔ اِنِّیْ اَحَافِظُکَ مِنْ فِی الدَّارِ۔ مِنْ هَذِهِ الْمَرَضِ الَّذِیْ هُوَ سَارِی۔

ترجمہ۔ میں تنہا تم کو اس بیماری سے بچاؤں گا ایسی بیماری جو متعدی ہے۔ مِنْ هَذِهِ الْمَرَضِ یعنی مِنْ هَذِهِ الْاَفْتِ

فرمایا کہ اگرچہ اس میں بظاہر عبارت میں غلطی معلوم ہوتی ہے مگر خدا تعالیٰ اس صوفیہ کو کا تحت نہیں اور ایسی مثالیں قرآن شریف میں بھی موجود ہیں۔

پھر حضرت کو بیمار کیا واسطے بعض دوائیں دکھائی گئیں اور

۵۔ اُسید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ ۶۔ دوبارہ زندگی

۷۔ مشورہ شدہ زندگی۔

۸۔ اِنِّیْ بَرَاءٌ مِنْ ذَالِکَ

(ایکسی دوسرے کا مقولہ ہے۔)

۹۔ کتب اللہ علی نفسہ الرحمة۔

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے رحمت کا ارادہ کیا ہے

۱۰۔ حق عَلَیْنَا لَفِضِ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ۔ ہم مؤمنین کی ضرورت فرست کرتے ہیں

۱۱۔ امثال السحمة فی اَوَّلِ الذِّکْرِ و

اخیر الذِّکْرِ۔

یعنی دو شخص جو بیمار ہوتے۔ اور ان کی نسبت جب دعا رکھی گئی

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوتی۔

۱۲۔ رحمت اور فضل کا کلام۔ شکر کا کلام

(مذکورہ بالا تمام الہامات گذشتہ اخبار میں ہی چھپ چکے

ہیں۔ ایڈیٹر)

۱۸۔ اپریل ۱۹۰۸ء

۱۔ ذَلِیْلَةُ الْاَرْضِ

۲۔ فُحِّقِ الْعَذَابِ۔ تَدَلِّی

۳۔ بَشَارِی

خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

ورنہ جواب کے معذور۔

کی گئی۔

پیش نواب دین من ایشیاتیون کے دو اعلیٰ سہ ماہی اور
درجہ کا شاہی مسئلہ تسلیم کیا گیا کہ طے کیا جائے۔

قادیان نوٹیفکیشن ایریا میں شامل کیا گیا

اسو ریجو الہ پنجاب گذشت مورخہ ۲۳۔ اپریل منسلک لکھتا ہے کہ
تاریخ نمبر ۲۰۴ مورخہ یکم اپریل کے مطابق چار آؤ تواب لفٹ گذر
الہ پنجاب سیونپل ایکٹ کی دفعات کو مشترکہ رقبہ کمیٹی قادیان
بیلڈنگ ڈیولپمنٹ کے متعلق فرامتن میں اور
تاریخ نمبر ۲۰۳ میں ہوس ٹیکس کی مندرجہ ذیل شرحوں کو بھی قادیان
ڈیولپمنٹ فرامتن میں۔ ع۔ ع۔ ع۔ ع۔ ع۔ ع۔
عمر اور ۸ مئی سال جمعی کے صورت ہو تشخیص ٹیکس
بیلڈنگ اور صاحب مقامی کمیٹی بشرط منظوری صاحب ڈپٹی
کرے گی۔

سب سے پہلے ۲۰ کے مطابق قادیان کے عائد شدہ محصول و دیگر
 کی کو وصولی و خرچ کے انتظام و حسابات تیار کرنے
 کے لئے کیلئے مسند برہ ذیل کمیٹی مقرر کی ہے۔
 مرزا نظام الدین - ۲ - محمد علی ایام - ۱ - دارالرشید
 میسجے کہ یہ انتظام قادیان کی لوکیٹی کی سٹے مفید
 ہوگا اور پبلک کو لائق کارکنان کمیٹی ہر طرح سے فائدہ
 کے کو کشش کریں گے۔ سب سے اہل صفائی کا انتظام
 بہت ضروری ہوگا۔ کیونکہ آج کل گاؤں کے اندر گھرت
 جمع کیا جاتا ہے جو مہرہ مہرہ سے

للاؤ ہٹل نے اخبار انٹرن برزور لکھا کہ ایام
مالگیر شاہی کاغذوں کا سخت محتاج ہے
ہاتھ کے حضور شاہ قیصر بفضل خدا خوب بندرت
آب و ہوا مفید نکلے اس پر کمال خوشی و تسلی ہے
حضور محروس نے محل کنگنہ میں پریوی کوئل کا
ایام جدید ممبران وزارت کو شرف ملاقات بخشا ہے
حضور پریش آف دیو نے بدو دار کو سر نہری کیمل
وزیر اعظم کے ہاں جا کر مزاج چرسی فرمائی۔
بجوات کی شب نہری صحن نے بے بی بی سے کٹائی
نے زیادہ کمزور ہیں۔ علی بن کسر بنین ہے۔
جنگلی بیڑہ بحر الکمال کو آتا ہے وہ ساحل کیلیفوریہ
ن گورنر نے سرگرم استقبال کیا ہے۔

چند ایک لاکھ۔ سے بڑھ گیا۔ وظائف قائم کرین گئے۔
اس سے ایک ٹھیکہ دار بھاری شری ہی قائم ہو گیا۔ برانچ
کے سردار صاحب اس کے لئے اور کم ہزار روپیہ دینے لگے۔
اب کے نمائش بمبئی میں ۶۳۵۰۰ تصاویر تھیں فی سون
۲۵۰۰ روپیہ یا قیمت تصاویر سے ۱۲۰۰۰ ہزار روپیہ۔

بازار رنگون کے ہنگامہ محل میں ایک مصری علی نام
 دو ایک عرب سہمی اسمیل کوا ایک ایک نام قید محنت ہوئی۔
 تجلوت نبت کی بابت مملکتہ بین بدینی سفر کے ساتھ
 سہیت طے پائی تب ہی مبران سفارت چلوئی ہیں۔
 نبت پر بدینی سرپرستی تیم کی گئی وہاں کے پارتھ
 سرین ہی سرشتہ آبرسانی جاری کریں گے۔
 سرشتہ تار کے سنگندوں کی شکایات کی تحقیقات
 سرشتہ ڈاک کے ڈاکٹر کٹر جنرل مقرر کئے گئے ہیں۔
 مضامات لاسدین جو گروہ خونخوار ڈاکوؤں کا پکاڑا
 ساتھ اس کو قرار واقعی سزائیں پہنچی میں دم اور
 اس سلسل قید محنت کی دیکھیں۔

جہلم میں پہلی کے وزیر جس کا نذرانہ لوگوں پر
بچھڑا کا تھا۔ تین ماہ قید سخت کا سزا یاب ہوا۔
برٹش ہندی معاہدہ اتحاد کی بابت صاحب اسیر کا بل
یعنی منظوری نہیں بھیجی۔ خوشی سے خیز ہے۔
کانڈر انجینئر آرکینڈ نے حکمدار کو کوئی فوج سگوت
ہے کہ شدت سے محض ب صحت و مضر قابلیت میں۔
ملک ایران میں بدامنی ترقی پر ہے صوبہ آذربائیجان
نفسا دہوئے۔ قاتلون کی آمد۔ زنت بند ہو گئی۔
سرمد ایران کی روسی جو کی بلیہ سودر پر ایرانی لوہڑ
یادوں نے باضابطہ شکایت کی ہے۔
اس ناگہانی حملہ میں چار۔ روسی مع ایک کپتان کے
گئے بلکہ وغیرہ سے روسی ملک روانہ کی گئی ہے۔
مدتس کے اعلیٰ ترین حکام نے مشورہ
دیا تمام بحری و دہی فوجیں ایک انٹر اعظم کے ماتحت

۱۔ علیٰ منصب کا نام جنسی سمود کہیں اور گریڈ و دیگر
سرفہد عطا کیا جاوے گا۔
۲۔ دار آفریں نے باپانی قسم کی ۵۵ ہزار می
کے بنانے کی فرمائش دی ہے۔ وہ بہتر کار آمدین
فین یہ نسبت پہلی کے تین انچہ لمبی جو جنگی
تھان کے بعد اس کو پسند کیا ہے۔ پہلی موافق

تازہ اخبار

(منقول از اخبار عام)

سنا گیا کہ اگرچہ جن "نیت الاسلام" لاہور کے سالانہ جلسہ پر ایک سال قریب ۲۳ ہزار اندر پیر چندہ وصول کیا گیا ہے۔

تاریخ کمار کالج لاہور کا جلد تقسیم اخراجات ۳۰۔ اپریل کو مذکورہ صوبہ مسقفہ کریں گے بصدرت معذور لاٹھیاں۔

لاٹھیاں چیت رائے نے ہنگ غزات کی جو ناش دو اخبار میں پرک۔ ہائیگورٹ کلکتہ میں سماعت ہوگی۔

لاٹھیاں پتہ اس کے والدہ لالہ ایشہ اس کی جائیداد پولیس نے ضبط کی تھی بلکہ عدالت اس کو واپس کی گئی ہے۔

گوجرانوالہ کا مسٹر شیخ جس پر رشوت وغیرہ کا الزام تھا اس کو معافی ہونے کی اجازت دی گئی ہے۔

حیران میں معذور امیر کابل برٹش روسی معاہدہ کی شرائط پر اپنی دیر سے خاموش کیوں ہیں اس میں متنبہ کیا ہے۔

حیدرآباد کے رینڈنٹ مسٹر بی صاحب شرفی بمبائے کے قائم مقام لفٹنٹ گورنر مقرر ہوں گے۔

مسٹر اوڈا صاحب قائم مقام رینڈنٹ حیدرآباد مقرر ہوں گے۔ جو سرمدی صوبہ کے ریونیو کمشنر ہیں۔

لفٹنٹ کرنل مکڈانلڈ صاحب ریاست فیصل کے قائم مقام رینڈنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

پشاور کے سرمدی علاقے میں بدعاشوں کی لوٹ مار بطرح بڑھتی جاتی ہے۔ رعایا کا فضا مافظ

ولایت کی ریویو کمیٹی نے سفارش کی کہ ہندوستان کا ریویو بورڈ ضرور برقرار رکھنا چاہیو۔

سرحد پر موہندی قوم برٹش قلمرو میں پہلے پائی ہے اور ان کے دس ہزار آدمی فوج کشی کے لوہے میں اور سکھ انگریزی نوین اور ان کی سرکوبی کے لئے پشاور سے منگوائی گئیں مگر ابتر ہے رعایا خوفزدہ۔ پریشان

مقام میں ایک مکان کے اندر چار مارواڑی مردہ پائے گئے انواہ ہے کہ انکو زہر دیا گیا۔

پوتانہ میں حکم تھا ہے کہ کوئی شراب کی دکان پر لوگوں کو درو کے اس کی بابت کئی معزین گرفتار کئے گئے۔

کلکتہ کے اخبار "سندھیا" پر مٹراس الزام میں ماخوذ ہے کہ نقشے میں اپنا نام غلط طور پر کیا تھا۔

پوتانہ میں مٹراس جس رانا ڈے صاحب کی یادگار کا

بدرخواستیں

قسط کیسے؟

قسط کیلئے ہے ہمارے اپنی بک درویش کی تلاش ہے۔
 قسط کا طے کیا ہے کہ جب کبھی کوئی قوم سے تبادلاً
 کر جاتی ہے اور خداوند کریم کے فرمودہ میں کہ ہول جاتی ہے
 اسامی کتابوں کو پس پشت ڈال دیتی ہے تو وہ لوگ جو مامور
 میں اندر ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اپنی سچائی کے لئے
 آپ کی کتابت اور بین دلائل بیان کرتے ہیں طر پر حجت
 نکالتے اور لوگوں کو حکامات سناتے اور اس کے عذاب
 دہشتہ میں۔ مگر لوگ ان کے کہتے ہیں اور ان کی مخالفت یہ
 کرستہ ہو جاتے ہیں اور ملکوں قوم کی سرپرستی اور عنایات کو
 فراموش کرتے ہیں اور بھائے اس کے کہ اس کی فرمانبرداری
 شکر گزار ہیں انہی اس کے برعکس سازشیں کرتے ہیں
 اٹھانے شروع کر دیتے ہیں۔ تو غضب الہی جوش میں آتا ہے
 اور دنیا میں عذاب کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ گزشتہ کئی ایک
 سال سے ہمارے مختلف دباؤن مثلاً طاعون، سیف
 چھپک، زلزلہ، قحط وغیرہ کی سیرگاہ بن رہا ہے۔ آہ لیکن
 ایک دفعہ ہماری زلازل سے ملکوں کے ملک غرق ہو گئے
 عالی شان عمارات، کہنذرات میں بدل گئیں۔ بند منزلان
 کے مکانات میں بیکریوں کے پاس بسر اوقات کے لئے
 ایک جھونپڑا تک نہ رہا۔ چند سال بارشوں نے وہ زور پکڑا
 کہ لوگ الامان الامان کر رہے تھے مگر ان میں بیٹھے تھے ان لوگوں
 اور لاریب قدرت کے طلسمات کو مان گئے۔ پھر ہر سال
 موسم سرما میں اس قدر خشکی ہوتی کہ زمانہ کے فلاسفر اور
 سائنس دان ہل اٹھے۔ کہ آفتاب میں سیاہ دھبہ ہو گیا
 یعنی اس کا کچھ حصہ جل کر سیاہ ہو گیا ہے اور اس کی کرنیں
 پہنچ رہی ہیں اور گرمی نہیں رہی اور عنقریب وہ زمانہ
 آگ کا جبکہ نمازت نام کو بھی باقی نہیں رہیگی۔
 پھر گزشتہ سال میں سخت خشک سالی کا دور دورہ
 شروع ہوا اور وہ اس لئے کہ باران رحمت کے دروازے
 ہماری شامت اعمال کے باعث بند ہو گئے بلکہ دیگر
 شامت اعمال ماسورت قسط گرفت
 اب ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے دن بدن قسط سالی

لام علیکم درختہ الصدہ ہر گز نہ شب و دریاں ۸۰۰۰۰۰
 کورسٹ کی کسی گاڑی سے پھگوارہ ریلوے اسٹیشن سے
 قریب دو میل کے فاصلہ پر ایک شہل ایک لاش پائی ہوئی
 پائی گئی۔ جس کی ہڈی ٹوڑی اور گردن تک نڈا تھی
 بدن کا اوپر کا حصہ مردار خوار جانوروں نے کھانے لگا
 کیا تھا۔ ناگین الگ الگ اور کڑے کڑے کہیں
 کہیں۔ سے ملی۔ ابی ایک کھوپڑی کا بالکل پتہ نہیں چلا سکی
 پولیس تحقیقات میں ہے۔ صاف پٹری اٹن میں ہوا اور
 ایک کڑے میں جو کچھ اس سے دستیاب ہوا توڑی سی لقم
 اور کچھ خوردنی اشیاء تھیں۔ کوئی بڑا اور ہندہ وضع سے
 معلوم ہوتا ہے۔ خدا جانے کون سے ہے ابھی تک پتہ نہیں لگا
 قریب ایک ہفتہ سے بادلوں کی آدھند ہے اور
 تین چاروں سے تھڑی تھوڑی سی بارش بھی ہوئی ہے رات
 رات زیادہ بارش ہوئی جو سچم انچ تھی کل ۷۰ کو چہر
 بیش منٹ پہنچے۔ کہ شال باری بڑے زور سے آئی
 مگر غیر گزری۔ فصلیں ابھی تک جو کچھ ہیں ابھی ہیں آئندہ
 جماعت کو مشغول ہے ہم کو سرچشم منظور۔
 حب الرحمن از حاجی پور۔

ایک دریافت طلب امر

اون تمام سابق ممبران مجمع الاخوان لاہور کی خدمت میں
 جو لاہور سے باہر جہان کہیں بھی ہیں۔ درخواست ہے
 کہ وہ جہان تک ہو سکے بہت جلد اپنے اپنے پورے
 پتے سے مطلع فرمادیں کیونکہ ہم اپنے گزشتہ سالانہ جلسہ
 کی رپورٹ چھپوائی ہے۔ جس میں کل اسمائے ممبران
 درج ہون گئے اس لئے ہمیں آپ کے نام و ایڈریس کی
 اندر ضرورت ہے نیز بعض اوقات ہمیں آپ سے خط و کتابت
 کرنی ہوتی ہے جس میں جو ہم نہ معلوم ہونے آپ کے ایڈریس
 کے تحت تکلیف ہوتی ہے امید ہے کہ آپ اس عرض
 کو قبول فرما کر ہمیں دوبارہ یاد دہانی کے لئے تکلیف نہ
 دینگے۔ مفصل ذیل پتہ پر اطلاع فرمادیں۔
 محمد ضیاء الدین طالب سلم بی۔ لے کلاس گورنمنٹ کالج
 گلاھورا
 اسٹنٹ سیکرٹری مجمع الاخوان۔ لاہور۔

پچھلے جمعہ مولانا مولوی محمد احسن مظلومانے وطن
 سے مراجعت دہانے مریضہ المسیح ہوئے۔ اپنے خطبہ افمن
 کات فیما بینہ من دتہ۔ دیتا شاہد منہ پر پڑا
 مولویہ حب کے پر جوش وعظ میں ایک ایک نکتہ ایسا ہوتا ہے
 جس پر طبیعت پھڑک اٹھتی ہے چنانچہ حسب معمول ان آیات کی
 تفسیر فرماتے ہوئے بتایا کہ شاہد کی تنویر غفلت کی ہے اور وہ
 حقیقی معنوں میں ہو سکتا ہے۔ جس نے وہ سب حالات فرم
 کیے ہوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت
 کی تصدیق کرنے والا عظیم الشان شاہد جس کی نسبت لکھا ہے
 کہ "سیت لود" پیچھے آئے والا ہے۔ یہی۔ یہی موعود ہی
 ہو سکتا ہے۔ حالات نبوت سے بڑے مود و محی والہانہ
 کے خوب آگاہ اور اس لحاظ سے سچا گواہ ہے۔ پھر میں کفر
 من الاخریہ سے بتایا کہ اس وقت کے بارے میں
 پیشگوئی ہے۔ کہ بہت سے مذاہب موجود ہوں گے
 جو آزادی سے اپنے اپنے اعتقادات کا اظہار کرنے
 ہوں گے۔ اس سے آگے اللہ کی طرف سے آئندہ ان
 اور اللہ پر افترا کرنے والوں کے نشان بتائے۔
 علامہ نور الدین نے اس حیدر اللہم اے اے اے
 من اللہ والحقان دعا پر جو نماز میں پڑھی جاتی ہے خطبہ پڑھا
 اور بتایا کہ ان کے دل میں بوجہ طول ال کئی کئی طرح کے
 دلوں نے اوہنتے ہیں اور وہ ہر دم و عقوم میں پڑ کر اپنی زندگی
 کو تلخ کر لیتا ہے اس سے پناہ مانگی گئی ہے اور بعض
 اوقات پہلی مصیبتوں کو یاد کر کے دل ہی دل میں کہتا ہے
 یہ بھی ابھی بات نہیں۔ پھر اسباب مہیا نہ کرنا یہ عجز ہے اور
 مہیا شدہ سے کام نہیں لینا کسل۔ اس کو زوری کے
 لئے بھی جناب ازوی میں پناہ طلب کرنی چاہیئے تاکہ بزدلی اور
 نمل سے بچے ہیں۔ منعی ہے شک متوکل ہوئے مگر
 اس کی مثال حدیث میں تھوڑا خاصاً و تشدح لطفاناً
 پرندے کی طرح ہے۔ تھوڑا خاصاً و تشدح لطفاناً
 اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا پرندہ اپنے آشیانہ میں بیٹھا
 رہتا ہے اور اس کی جو بچ میں کوئی ڈال پاتا ہے۔ ہرگز
 نہیں بلکہ وہ مقدر پر محنت کرتا اور اپنا بیٹ بھرتا ہے۔
 مومن جب ایسا توکل کرتا ہے تو وہ فرض وغیرہ سے محذور
 رہتا ہے اور وہ دلیر ہو کر لوگوں کے دباؤ میں نہیں آتا۔ حتی
 کے اظہار سے مطلق نہیں جھبکتا۔

پھگوارہ۔ حضرت مفتی صاحب معظم بندہ سلامت

رو بہ ترقی ہے۔ فصل خریف کی تو پہلے بربادی ہو چکی ہے اور فصل ربیع کے آثار نمایاں ہیں۔ بارشوں کا موسم گزر چکا ہے خشک سالی کے سبب زمین کا بہت سا حصہ دیوان و بخر پڑا ہے اور جو فصلیں تیار ہو رہی ہیں ان کا بھی ضا حفظ ہو پانی کی قلت کے سبب فصلوں کا زیریں حصہ سوکھتا جاتا ہے اور زمین خشک ہوتی جاتی ہیں ہمارے پاک قرآن مجید و فرقان حمید میں خداوند کریم نے ارشاد فرمایا ہے۔

فی السماء مدد فکم و ما توقع عددون ط

بیشک اب یہ اوصاف طور پر بیان ہے کیا عیسائی کیا ہندو کیا مسلمان کیا پارسی۔ غرض کہ ہر قوم اس بات کو تسلیم کر گئی ہے کہ بے شک رزق آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر قوم جو کچھ اپنے سینہ کا ہر ایک قطرہ اناج کا ایک ایک دانہ ہوتا ہے اب میں آپ کی توجہ اس حیرت انگیز نظارہ کی جانب متقل کرنی چاہتی ہوں۔ جو حال ہی میں وکیل اور آرمی میوزیم شائع ہوا ہے۔ وہ ہونا۔

مخط کا نظارہ

شہر دن میں جہاں موٹر کاریں ددڑتی ہیں بالکل جامد ہوتے گھوم سوتے ہیں۔ بگھیاں اور چوڑیاں جل رہی ہیں۔ گیس بائیلی کی روشنی سے رات کا دن بنا ہوا ہے۔ سودا گروں کی دوکانوں میں لاکھوں کا سامان بھرا ہے۔ خوش پوش صاحب تن و نوش جملہ گھنٹے پہرتے نظر آتے ہیں۔ محسوس کرنا مشکل ہے کہ کچھل جوں تک قحط نے ملک کی کیا حالت بنا رکھی ہے۔ ہندوستان اصل میں لاہور۔ دہلی۔ لکھنؤ تیس نہیں ہے۔ اصلی ہندوستان وہ ہے جہاں آبادی کا ۱۰ فیصدی حصہ کچے مکانون اور متفق دیہات میں بردقت بارش نہ ہونے سے موت نازہ نگی بسر کر رہا ہے۔

لاہور لاجپت رائے کچھل جابجا قحط زدوں کی جھڑکی کے لئے فنڈ کرتے اور درمائد حال غارتہ ستون کی امداد کرتے ہیں۔ مہینوں نے کچھ حال فواح اگرہ کی دیہات کا بیان کیا ہے جو کہ صوبہ مذکورین گورنمنٹ نے بڑی فیاضی سے کام لیکر ذرا قحطی دل کھول کر دیا ہے اور نواب لکھنؤ گورنمنٹ نے قحط فنڈ بھی قائم کیا ہے۔ یہ سب حالت ایسی خراب نہ ہوئے پانی بھی کہ دوسری صورت میں ہوئی نہ نام ہر وقت آدھی کی گورنمنٹ کمان تک خیریت سکتی ہے۔ لاہور لاجپت رائے اگرہ کے قریب ضلع سندھ کا ذکر کرتے ہیں کہ وہاں لوگ سرکار کی غرابانوازی کے علاج پائے گئے۔ تاہم گاؤں اجڑا ہوا معلوم

ہوتا ہے۔ بیان ایک بڑھیا کو دیکھا جو ناقون کی ماری ہوئی تھی اور کالہنگا تار تار ہو رہا تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سرکار سے اس کو ایک کھل ملا ہے۔ ہم نے اس کو ایک لہنگا اور ایک چادر دے جانے کا حکم دیا دوسرے روز قردلی میں ریفٹ ورکس کا سائینڈ کیا اکثر کام کرنا ہے چار سو لگا دیکھا چھوٹا لالہ بھی یہاں کام کر رہا تھا ان مزدوروں کو دو آنے سے لے کر آٹے تک روزانہ ملتا ہے آگے چلکر ایک بڑا گاؤں نظر پڑا ہے بعض عورتیں اور بچے ہون کی حالت خراب تھی وہاں کچھ روپیہ ہم نے تقسیم کیا۔ قردلی کے قحط ریفٹ ورک پر ۱۰۰ آدمی مٹی کھودنے اور ٹرک بنانے کے کام پر لگے ہوئے تھے یہ ایک اندیشہ انگ نظارہ تھا اور ہر فرد اور عورت کی معدت خاصی تھی مگر ٹپسے اور جاذب کی نازک حالت تھی اکثر آدمیوں کے پیٹ پیلیوں میں گڑے پڑے ہوئے اور مائیں دہلی ہو گئی ہیں بعض بچے کے ٹرکیاں اپنا بوجھ بڑی شکل سے اٹھا کر سیمائی میں کوئی صاحب امداد ان لوگوں اور گھوٹوں کو دیکھ کر رحم کے بغیر نہیں رہ سکتا ہیں کوئی نقدیر نے اس حالت میں مجبور کیا ہے اور ہر صاحب مقدور شکر کرنا کہ اس کے نیچے اس مصیبت کی زندگی سے محفوظ رہیں۔ ریفٹ ورک پر ہم قوم کے آدمی جاٹ بہمن۔ راجپوت۔ جہار۔ وغیرہ وغیرہ ہیں جو قردلی کے ساتھ شہر خواجہ بھی ہیں ان کو دین پیسے روزانہ یا زیادہ ملنے میں کام کرنا ہے بچوں کو تین سے پانچ پیسے تک ہر کوئی لحاظ سے ملتی ہیں۔ قلیوں کے ایک گروں کو جن میں ایک کھوٹا اور دو ٹی اٹھانوا لے شال ہوئے ہیں۔ ۱۰ افٹ ۱۰ افٹ ۱۰ افٹ انٹ زمین کھودتی پڑتی ہے اگر شام تک کام پورا نہ ہوا تو کھودنیو کے کی مزدوری کاٹ لی جاتی ہے جو ہیں کران مزدوروں کو ہماری آمد کا حال معلوم ہو وہ خیرات مانگنے کے لئے ہمارے گرجے ہو گئے ہیں چند پریشانہ فم افرون کے حال کے کھوٹے کھوٹے کے ساتھ ایک ایک دو دو پیسے ان کو دیدے جاویں۔

ایک ہشتی نظارہ

اس تمام مصیبت کے درمیان میں ایک نظارہ دیکھا جس نے بالکل دوسری قسم کا شہر میرے دل پر کیا ایک مہینے بارہ برس کی لڑکی سرسواپن برہمنہ بچہ ایک چھٹری کے جو اس کے کمرے کے گرد سریشی کے لئے لیٹا ہوا تھا مٹی کا ایک ٹوکرا اٹھائے ہوئے بیجا رہی تھی اور بار بار سکراتی جاتی تھی۔ اس کا معلوم ہوتا تھا کہ اس کی روح تمام دنیا پر تڑپ رہی ہے یعنی اس نے دنیا پر جہاں تمیز اور فرق کا دور دورہ ہے جہاں عافیت چیزوں کے لئے بیحد مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں اور اپنی طبیعت کی طرف سے بے پردا ہونے پر غور ہے۔ جو ہشتی کی نظر اس معصوم فرشتہ پر پڑی

میں کڑا کڑا کر لگ گیا میں اس کی طرف دیکھ کر مسکایا اور وہ بھی مسکرائی میں نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا وہ بیچارہ اپنی ٹوکاری لئے چلی گئی کاش کہ میرے پاس کیمو مڈاگین اور کھ فرنیوٹا غود کریتے یہ خیال دل میں آئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہند مذہب کا یہ اصول کہ حالت میں قلعہ دشاکر ہونا بائیس ہمارے پرنسپل غلامی کا سبب عظیم ہے۔

المشاک نظام

قردلی کو جلتے ہوئے تین رات میں چند مسلمان عورتیں ہم چوکے لیٹیں اور ان کو ہم نے کچھ نقدی دی خیرات کر نہیں ہم نے ہندو مسلمان کی کبھی تمیز نہیں کی۔ قردلی میں کچھ روپیہ اور کچھ اٹا ملے ہوئے فخریہ سیکری کو گئے رات کے گاؤں میں موت کا شائبہ تھا جہاں شہی مملکت و بچوں ان عمارتوں سے کیسا غناک جوق ملتا ہے اور کو دیکھ کر تمام دیوی شان و شوکت اور حکومت اور اختیار کی بے اعتباری اور بے وفائی دل پر نقش ہوتی ہے وہ ہم کو زمانہ سابق میں لپکتی ہیں اور آئندہ کے لئے خبردار کرتی ہیں۔ یہ ایک مٹی ہوئی سلطنت کی یادگار ہیں ہر حال صوبہ جات متحدہ میں قحط ریفٹ کا یہ کاری انتظام قابل توجہ ہے۔ اگر پائیسوٹ لوگ زیادہ دلچسپی لیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

ایسے ایسے حوالے کھنڈن کو دیکھ کر ہی اگر کسی کا دل نرم نہ ہو تو اس سے خدا سوچھے۔ اے لوگو! اب تو ستر ناز سے سر اٹھاؤ اور دیکھو سورج کھٹے بہت دیر ہو گئی اور تمہیں اب تک خبر نہیں افوس روز روشن ہونا گیا اٹھتے گئے سوچو اے آفرین اے میرے بیدار نہ ہو نوا لے

چونکہ خواب ناز سے دل میں نہ لاکھپتے ہیں قافلہ تیار ہے آتی ہے آواز جیسر اب آفتاب اس قدر بلند ہو چکا ہے کہ اس کی کرنیں رگ زمین کے ہر ایک گوشہ پر اپنا قسط بٹھا چکی ہیں اداس کی تاز سے باطل مذہب جل جل کر خاک ہو رہی ہیں۔

وہ کوٹا آفتاب اور کوٹا مٹی اسکی تازت ہو رہی جسکی انتظار دتے جا آتا تھا جو قادیان حوالا لاماں جنت نشان میں ظہور پذیر ہوتا ہے جس کا نام حضرت سید المرسل صبح موعود مہدی دوران جناب مرزا غلام احمد صاحب سدا الرحمن ہے۔ سبکی تائید میں زمینی اور آسمانی نشان پے در پے ظاہر ہو رہی ہیں جسکی تشریح قلم کا لکھنا زمانہ مان چکا جو جس سے دشمنان دین کے سرکٹ کر رہے ہیں۔ اور اس کے آگے بڑھے جے اس قلم تسلیم کرے کہ میں آؤاگی تعلیم کو سکھادو دیکھو کہ خدا کے فرمودے کس طرح پور ہو رہی ہیں ہوشیار اے مرد غافل خواب غفلت کب تلک وقت بتاتا ہے قیام اس کو نہیں زیر فلک (راقمہ احمدی خاتون پبلندی ایشاہ پرنسپل ضلع گودا پبل)

ایک لاکھ نکل

انتر اسے ہو محمد کے لئے قطع الدین
ابن مریم عرش پر ہے اور محمد زیر خاک
ہاں نب بن اور اس پرین سچے نغز
قوم کے دل میں ہوا ہے جائزین کھنڈ
قوم نے ملک ہے جب وصال کوئی نیست
قوم جو غیر الام ہی کل ملک - داحسرتا
یون تو علم ہی میں نیک بے عمل در بگل
انضباط شکر مدین بن اور غر با مہیل بن
کتابچہ میں سے - بانایز کو کے بدل ضرور

لیکن احمد کے لئے اس کی سزا کچھ بھی نہیں
خاک بدن - پھر کہو یہ ماجرا کچھ ہی نہیں
ایسے ہی مدین کی مسید شفا کچھ ہی نہیں
یہ مرمن وہ ہے کہ بس اس کی دوا کچھ ہی نہیں
ابن مریم کے لئے ان سے لگا کچھ ہی نہیں
آج اس میں غیر و برکت کا پتا کچھ ہی نہیں
یون توں صوفی جی میں پرانین صفا کچھ ہی نہیں
کوئی کل اس کی جی پر سیدی بھلا کچھ ہی نہیں
ایک شت خاک ہے - اس کے سوا کچھ جی نہیں

ایک لطیف حکایت

ایک ایک جاچنا - منہ دیکھ بھلے وعظ
نہا نے سرور ہر مدسرا ادا کر کے
نہی آج یہ کیا ہو گیا نہ ملنے کو
ناتق ادن کو تارکین حدیث لاشدی
دوسوں پاک تبارین سیح کو حکما
مریت میں تو ہے وارو - ادا کم سکم
دعا - کے عود لید خفظم نے الارض
سوا گیا ہے وہ اسد کا جری - دیکھو
نہت اوس نے کھڑی کی دیکھ لاسین
عہد مدین کا ادا یا تھا خاکساری سے
وہ موتیں کہ تہا نہ لگا کی - اب باذن تقدیر
نکات جن میں تو ہاں لگ اور پانی کا
نہم میں جو کھڑے ہیں کہیں - وہ دوش بدوش
ماتہ - ہے کہ اترتے تہا ان سے

اور ایک احمدی واعظ تھے زینت مہر
بیان کیا یہ پس صبر خاق اکسیر
سمجھ پر ادن کے میں یکے یہ پڑنے پتھر
کاتاب سے ہی یہ خبر جی - دشن تر
تراشتے ہیں یہ ان کے لئے ہی اک بند
مگر یہ رکھتے ہیں یعقوب و آسمان پر نظر
جو ہو - نہ آئے سست محمدی کیون کر
خوام نازین حلل پیہری در بر
عبان ہوئے بن رب اعجاز عیسوی اثر
بنی ہتین نورین سٹی کی تب کہیں جا کر
ہن اوس کے نفع سے مرغان قدس کو ہم پر
طالب ادن میں ہوا آج مثل شیر و شکر
نوعہ دن میں کہیں وہ بیٹھے ہیں بل بل کر
سیرائے نہر گز نہر عرب اعل و کمر

لہین ہیکے کو دین بخیری کہ - لکلا
کہ اوس نے کا - یہ سب سے بڑا ناک
تہہ دیکھتے ہیں یہ پھر چودہ - مدینہ بیت

بھڑک اٹھا دو بھجھو کا سا یہ بیان نکر
سوائے اوس کے میں سب اذن دیکھا راہر
سے مبارکسا و دین ان کی رحبت - تہہ

سہ - فاماہ چہریت کا مہدی کا ہے - سہ اسی - انہی کے منتظر ہیں اور ان کے
سہان چہرین کہنے ہیں - سہ اس اعراض پر تو ہمارا ہی ماکو - داخین منہم لما یخفقون

غریب قوم ہے ہلری تقون سے نڈال
اوسی شکی ہے جو کی یثیقی قائم
سینج پر ہی ہی اس نے راگنی گائی
سب اس کے نعرہ قومی کی دہن منت بین

نک چھڑکنے میں اس پر لگا کے زخم دگر
وگر نہ پیشتر اس کے کسے تھی اس کی خبر
یہی پتہ تھی اس کی دمام پتہ پر
سکول بکتب و مہر ہو یا کہ تقدیر

یہ کئے حضرت واعظ نے بون خطاب کیا
یہ فصل وہ ہے جسے میں وصل کہتے ہیں
یہی تبا عث تنزل ان اگر سکم
یہ گل رہ ہے کہ سر سبد جاہلیت تھا
منازل رہ تقصے کراہی میں اور کشتن
نہوگی بندہ فیشن سے دعوت خالق
یہ راستہ ہے میری جان - بال مو با یک
سواب تو کچھ یہ راستہ ہی چوڑا دیا

دردغ ہے یہ ترا سفسط زبانا سر
کہ اندمال جواحت ہے برش نشتر
اسی سے رم کے نافع کے گوسر
بنایا اوس کو عروس خیال کا جمومر
غضب ثوب ہے کہ اس پر ہے بلند شتر
ستبرائے کمان اتباع پیغمبر
ہر ایک گام پر - اس کیہ راہ کو کھنڈ
را چور کا کھنڈ - نہ راہ زن کا خطر

سگر موہنہ میں یا بخیری نے یہ سنے
لطیف تھی یہ حکایت سوا دس کو فایز نے

گہا یا کین - تو کی دس - پلے آنے نظر
کیا ہے میرا ادب انظم میں لا کر

سہ - قویست بلا تقو - نہی نے حیت الباہیت - سہ تماشہ گاہ کا وہ مقام بہان
ایکڑ کھڑا ہو کر تماشہ کرتا ہے - سید صاحب بھی یہ تعلیم روپ ایک تھیڑ کھڑا کیا تھا - سہ تقریر
سہ لکچر کے کھڑے ہونے کی جگہ سہ تماشہ گاہ سہ در کے درمیان میں ابوبہل
کی دعا کیطرت - شاحبہ کہ جو فریقین میں سے قطع اراہم اور قوم میں پہوٹ ڈالنے
والا ہے وہ بیان دیر ہے - سہ بخیری کیا خامہ انجمن ہے آگ - وہاں -
لائن کلیر - دس - کئی بات کی کھی نہیں -

تین سپہ کی کتابیں ایک سپہ میں

نشریہ اردو دورو

ایک ماہ کی واسطہ رعایت یعنی اپریل کا مہینا ۱۹۵۸ء

ایسی مفید اور عمدہ کتابیں متعلق سدا احمدیہ جو نشر فرما کر کے چھاپی گئی ہیں ایسی ازان قیمت پر
کہیں دیکھا نہ سکتی تین تین چار تین کتابیں ہیں اپنا مکان بنوا دھون اور نیز کتابیں ہیں ابی کی جیو پائی
کا انتظام کرنا ہے اور ہر دو کا سون کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے ہذا مفید ذیل کتابیں صرف
ایک ماہ واسطے تہا کی قیمت پر دو روپے کی قیمت پر ایک ماہ میں صرف ایک روپے میں - ایک روپیہ کم کی کتابیں
ذہنت مذہنگی جو اصول اک نہر خیر ہر گاہ شائقین جلد و جو اس میں بھیجیں کہو کہ اب موقع پھر نہ لگا
سہ اس اعتبار سے - چنان کے سیکنے کے لئے عمدہ رسالہ جو
جہین پس تصویریں اسی غرض کو دیکھی ہیں قیمت ۱۰/-
تعلیم القرآن - فاماہ سہ القرآن بہت مختصر ہے
جو چون واسطے بہت فائدہ مند ہے جس میں بہت جلد

ایک بار پھر دیکھو - ایسی مفید اور عمدہ کتابیں متعلق سدا احمدیہ جو نشر فرما کر کے چھاپی گئی ہیں ایسی ازان قیمت پر کہیں دیکھا نہ سکتی تین تین چار تین کتابیں ہیں اپنا مکان بنوا دھون اور نیز کتابیں ہیں ابی کی جیو پائی کا انتظام کرنا ہے اور ہر دو کا سون کے واسطے روپیہ کی سخت ضرورت ہے ہذا مفید ذیل کتابیں صرف ایک ماہ واسطے تہا کی قیمت پر دو روپے کی قیمت پر ایک ماہ میں صرف ایک روپیہ کم کی کتابیں ذہنت مذہنگی جو اصول اک نہر خیر ہر گاہ شائقین جلد و جو اس میں بھیجیں کہو کہ اب موقع پھر نہ لگا سہ اس اعتبار سے - چنان کے سیکنے کے لئے عمدہ رسالہ جو جہین پس تصویریں اسی غرض کو دیکھی ہیں قیمت ۱۰/- تعلیم القرآن - فاماہ سہ القرآن بہت مختصر ہے جو چون واسطے بہت فائدہ مند ہے جس میں بہت جلد

سید

۵-۶ اپریل ۱۹۹۷ء	چودھری محمد حسن صاحب	۱۹۹۷ء
میان عبدالصاحب صاحب	۱۵۲۳	۱۵۹۶
ملک غلام احمد صاحب	۱۸۹۶	۱۹۹۷ء
چودھری طفیل محمد صاحب	۱۰۹۶	۲۰۰۳
۸-۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء	نشی عروجات صاحب	۱۹۹۷ء
قطار الہی صاحب	۸۰۶۵	۱۹۹۷ء
صدر الدین صاحب	۲۰۱۲	۱۹۹۷ء
آغا محمد جعفر خان صاحب	۱۹۹۷	۱۹۹۷ء
محمد الہی صاحب	۱۱	۲۰۱۳
بابو محمد شفیع صاحب	۳۳	۱۹۹۷ء
نقییر علی صاحب	۱۹۲	۱۹۹۷ء
۹-۱۱ اپریل ۱۹۹۷ء	محمد بخش صاحب	۱۵۱۵
محمد اسد علی خان صاحب	۲۰۱۳	۱۹۹۷ء
نور الدین صاحب	۲۰	۱۹۹۷ء

میرا

میرے پاس اصل میرا ہے جو میں نے پہاڑی علاقوں سے بڑی محنت کے ساتھ مٹیا کیا ہے۔ یہاں بزرگانِ ملت نے اس میرے کو دیکھا اور پسند کیا اور فرمایا ہے کہ: اپنی بہاؤن کو نا اطلاق غانی پانچ سو روپے فی تولد کے حساب سے دوں گا۔ اگر کوئی صاحبِ یہ ثابت کر دے کہ میرا نہیں تو میں قیمت بھی دے دوں گا۔ دو لاکھ روپے کے قدر دان اسے خرید فرما دیں میرے پڑوسی احمد نواز۔ مہاجر۔ کابلی از قادیان ضلع گورداسپور

خجندیہ علی احمدی کی خام عایت

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ وقلَم سے نکل ہے۔ جسکی قیمت معنایں انعام الحکم ۲۶ جنوری و بدھ ۱۳۰۷ھ ۱۹۸۷ء میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے۔ قیمت ایک نسخہ کامل یعنی ہر جلد ۱۰ روپے اور محصول ۳ روپے۔ لیکن اگر چار نسخہ کامل خریدیں تو محصول

معاف ہے اور چار نسخہ کامل کے خریداروں کو محصول بھی معاف اور تیسری جلد جو نہ دیا دے احمدی کی ہر ایک سیسے خریدار کو مفت دیگی۔ مجھو عتقاد اور اخلاقیہ کے لئے کا پتہ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ و مقام چنگا ٹیکال تحصیل گوجران ضلع راولپنڈی پنجاب

مفصلہ ذیل کتب بدیع بنی خدیو فرماں

یہ کتاب ۱۳۰ صفحہ حجم کی قاضی محمد طور الدین صاحب اکل آف گوئی کی تصنیف کی ہے جس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالف کتابوں مثل سیفِ چشتیائی و وہ دراجی کو زیرِ نظر رکھ لیا گیا ہے اور بطور تمجید و حمد اللہ الذین امنوا منکم پر لطیف تغیر لکھی ہے جس میں سے سن بطور مسیح ہی لکھا گیا ہے قیمت بہت جلد سنگائیے۔

در شہین

معنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت اقدس کی کج تک نظیروں اس میں سدرج میں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ آئندہ جو نظیروں مسیح ہوں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔ قیمت جلد ۸ روپے غیر جلد ۶ روپے

غلامی اور عصمت انبیاء

یہ دو آف ریچز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب پشتر سابق سید نقشبۃ فرس پشاور نے بجاہت صدائے حق و قیامت بہت عمدہ چھپوا کر اس کا رخ زمین برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو کچھائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۲ روپے عصمت انبیاء ۲ روپے

شری نہر کلنک دشن

یہ کتاب شیخ عبدالصمد صاحب کلنک اوتار کے نمونہ کے بابین مسکن منور (پشاور) نے تالیف کی جو نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مبنی ہے جس میں آپ کی صداقت پر دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۷ صفحہ قیمت ۸ روپے احباب جلد منگوائیں۔

سر شہادتین

مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب قادیان امروہوی۔ سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی شہادت کی پہلی پہلی سالانہ سچی شہادت بہت ضعیف ہو گیا تھا اور قدتی حافظ میں فرق آتے لگتا تھا۔ طبیعت میں کھان معلوم ہوتا تھا اور کڑوی عصبانیت جو مجھ پر بھی خشک ہو گیا تھا کہ میری بابت ہر کسے کا اعتقاد کڑو ہو جاتا تھا۔ میں انگریزی اور فرانسیسی علاج مختلف اطباء کے لئے لیکن بہت کم فائدہ مند ہوا یا مدد نہیں دیا۔ یہ تھا کہ آخر کار حکیم شمس محمد صاحب کی صوبہ بھٹی کا استعمال میں کیا اور اس وقت ہی وقتاً فوقتاً استعمال کرتا ہوں ان کو میری کج استعمال سے میری کل شکایات مند و بالافہ ہو گئیں میری عمر ۷۰ سال ہے ان کو کج استعمال سے مدد دی اور ایسی مفید پایا جیسے کہ میں نے حکیم شمس محمد صاحب سے کبھی نہ سنا تھا کہ ان کو ایسی ہی مدد دی دی۔ راقم محبوب علم مہجول کو نسل و دیار ٹولڈ (راجپوتانہ) سابق پرنسپل اسسٹنٹ صاحب دیونیوٹک نرسنگ ہسپتال صوبہ پشاور۔ ناظرین یہ ہے وہ شہادت جو گورنمنٹ عالیہ کالیکٹریٹ میں اپنے ذاتی تجربے کے

حسب مقوی

کیسٹن کے رہے۔ یوگیاں نام عصبی نظام پر از مد مفید اثر کرتی ہیں اور اعصاب کے تھکے دل و دماغ اور معدے کے حق میں بلا مبالغہ اگر کام کر رہی ہیں جن لوگوں کے دل و دماغ سلاطین و حکماء و مصلحت خواہوں و فکر مٹا کار و بار دالت حساب وغیرہ کی وجہ سے کڑو ہو کر ہوں اور تھکا سا کام کرنے پر تکتے ہیں ان کو فائدہ مند ہو کر کج استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گھنٹوں کا کام کر سکی طاقت پیدا ہو جائیگی یا دوسرے کہ قوت یا کڑوری نظام عصبی کی حالت کے ہی ماتحت ہوتی ہے قیمت فی سیکڑہ ۱۰ روپے گولی ایک روپے ۱۰ روپے علاوہ بریت اوکھی اطراف نہانی اور ظاہری کی نہایت بجاہر اور مفید اور برکتی ہیں ان کا جلد سر تجویز مدہند۔ جاہل راقم شش روم انہوں سے جاری رہا۔ پچھلے دنوں میں اندر ضعیف ہو گیا کیلئے یہ نظر سے قیمت فی سیکڑہ ۱۰ روپے گولی ایک روپے ۱۰ روپے دوسرے کیلئے یہ ۱۰ روپے گولی ایک روپے ۱۰ روپے تھے اندک گاہ بجاہر محسوس ہوتا طبیعت بیکل اور سچین اور کمال برکتی ہو بہت پہلو اور رقم بعد میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہے اور نیند اچھی نہیں آتی ہوں تمام شکایات کے لئے یہ بہت مفید ہے کہ کام کر سکی جو قیمت فی سیکڑہ ۱۰ روپے گولی ایک روپے ۱۰ روپے یہ خوش ذہا موعود حالات و منفصل عمر نام اور ڈاکخانہ درج ہوں۔ محمد علی احمدی۔ قادیان ضلع گورداسپور

المشاکت۔ حکیم محمد دین احمدی۔ دروازہ دارینہ گز (گورداسپور)۔

اور بہر علت راضی بہ فناء ہو گا اور ہر ایک ذات اور دگر کے
قبول کرے۔ لے اکی راہ میں لید رہ سکا اور کسی مصیبت کا وار
ہونے پر اس سے موند نہ پھیرے گا۔ کچھ قدم آگے بڑھائیگا
ششم۔ بزرگ شایع رسم اور سبعت ہوا دوس سے باز آ
جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر ترجیح
دینگا۔ اطفال اور قفل الرسل کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور
فرار دینگا۔ ہفتم۔ یہ کہ کعبہ اور خدوت کو بکلی چھوٹے گا اور
فردوسی اور عاریزی اور غرض خلق اور عیسیٰ اور مسیحی۔ سے
زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی ذات اور ہر دی
اسلام کو اپنی جان اور اپنے مل اور اپنی عورت اور اپنی اہل
اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ
علم خلق اللہ کی سہر دی من محض شد شغل ہر یکا اور ہر جان
تک میں چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے
بخی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد خوات
محض اللہ بہ اقرار طاعت و مودت بائد کہ اس پر وقت
مرگ قائم رہے گا اور اس عقد خوات بن ایسا اعلیٰ و جبر
کا ہو گا کہ اس کی تغیر و تبدی رشتوں اور ناظروں اور
ستم خداداد حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اور بہر علت راضی بہ فناء ہو گا اور ہر ایک ذات اور دگر کے
قبول کرے۔ لے اکی راہ میں لید رہ سکا اور کسی مصیبت کا وار
ہونے پر اس سے موند نہ پھیرے گا۔ کچھ قدم آگے بڑھائیگا
ششم۔ بزرگ شایع رسم اور سبعت ہوا دوس سے باز آ
جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر ترجیح
دینگا۔ اطفال اور قفل الرسل کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور
فرار دینگا۔ ہفتم۔ یہ کہ کعبہ اور خدوت کو بکلی چھوٹے گا اور
فردوسی اور عاریزی اور غرض خلق اور عیسیٰ اور مسیحی۔ سے
زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی ذات اور ہر دی
اسلام کو اپنی جان اور اپنے مل اور اپنی عورت اور اپنی اہل
اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ
علم خلق اللہ کی سہر دی من محض شد شغل ہر یکا اور ہر جان
تک میں چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے
بخی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد خوات
محض اللہ بہ اقرار طاعت و مودت بائد کہ اس پر وقت
مرگ قائم رہے گا اور اس عقد خوات بن ایسا اعلیٰ و جبر
کا ہو گا کہ اس کی تغیر و تبدی رشتوں اور ناظروں اور
ستم خداداد حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اور بہر علت راضی بہ فناء ہو گا اور ہر ایک ذات اور دگر کے
قبول کرے۔ لے اکی راہ میں لید رہ سکا اور کسی مصیبت کا وار
ہونے پر اس سے موند نہ پھیرے گا۔ کچھ قدم آگے بڑھائیگا
ششم۔ بزرگ شایع رسم اور سبعت ہوا دوس سے باز آ
جائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر ترجیح
دینگا۔ اطفال اور قفل الرسل کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور
فرار دینگا۔ ہفتم۔ یہ کہ کعبہ اور خدوت کو بکلی چھوٹے گا اور
فردوسی اور عاریزی اور غرض خلق اور عیسیٰ اور مسیحی۔ سے
زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی ذات اور ہر دی
اسلام کو اپنی جان اور اپنے مل اور اپنی عورت اور اپنی اہل
اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ
علم خلق اللہ کی سہر دی من محض شد شغل ہر یکا اور ہر جان
تک میں چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے
بخی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد خوات
محض اللہ بہ اقرار طاعت و مودت بائد کہ اس پر وقت
مرگ قائم رہے گا اور اس عقد خوات بن ایسا اعلیٰ و جبر
کا ہو گا کہ اس کی تغیر و تبدی رشتوں اور ناظروں اور
ستم خداداد حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنہیں حضرت اندک مسیح موعود بعثتے ہیں اُنھ میں اُنھ دیکر آپ فرماتے جانتے ہیں اور طالبِ تحریک رکھتا جاتا ہے۔ اے خداوندِ الہی الا اللہ وحده لا شریک لہ واشہد ان محمدًا عبدُک ورسولُک۔ ہمارے حق میں اچھا کہ
 ہمارے ہر ایک کو تمہاری فکر تھامیں جنہیں میں کرتا رہا ہوں۔ پس یہ دل سے اندر کرنا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور کھجور کی ان تمام شاخوں کے پتوں پر قدم رکھوں اُنھ سے استغفر اللہ ربی من کل ذنب و الذنب الیہ ۳ بار
 دے دے تو اپنی غلطی سے باز رہے۔ اے اللہ! اے انت۔ اے میری رب کو اپنی جائز فکر کیا اور اجازت دے کہ میں ہر انداز کرنا ہوں کہ میری گناہ بخش کر دے کہ کوئی بخشش نہ اٹھائیں۔ آمین اس کے بعد آپ موعود حاضرینِ مجلس سے

نظم

آلہی تو خدا ہے دو جہان ہے
پرنہ میں چند ہے میں بشر میں
بہار باغ ہے زگس ہے گل ہے
طرح دار غشی معشوقان دل جو
شب و بچہ و شام انتکاری
سحر ہے شام ہے اور روز و شب
بیان اور موسم آتش انسان
قمر ہے مہر ہے اور شتری ہے
غرض تیرے سوا جو کوئی بھی ہے
زبان حال سے سب کہہ سہے میں
فری قدر ستا ہے کہ یہاں ہے

خدا کی تیری عالم میں عیان ہے
چمن ہے بلبل خوش داستان ہے
نسیم صبح ہے اور بوستان ہے
سرخ زیبائے خوبان جہان ہے
دل بیتا ہے آہ و فغان ہے
ہو ہے آبر ہے برقی تپان ہے
مگر میں اور دریائے روان ہے
عطار ہے زحل ہے لکھن ان ہے
زمین ہے آسمان ہے لامکان ہے
کہ تو ہی خالق کون و مکان ہے
نہاں تو ہے سب کے اور سب میں عیان ہے

بشر سے ہو ادا احمد خدا کی
بھلا میں کیا ہوں میرا حوصلہ کی

ہر اک تعریف کی قابل خدا ہے
مگر شایع روز جزا ہے
محمود وہ ہے جس کا نام نامی
نواب اور نہ ہو گا اوس کا سر
مری آنکھیں ہوں اور پاس نہ محمد
نہ ان کی کہ کو دیا اوس کے
جو اس کے در سے ہیں تو ہیں ہر اک
ابو بکر محمد عثمان و حیدر
محمد کا ہے خادم مسیحا
تمام احمد ہے اوس کا نام نامی

ستر وار شہنا پھر سے ہے
خدا مبرا شہنا ہے
ہر اک اور درویشیت کی ہے
وہ اسے سب کے محبوب خدا ہے
دل بیتا ہے کا یہ مہر ہے
مستند کی جو خاک کش پیا ہے
مرا اوی ہے میرا پیشوا ہے
ہر اک انہیں سے میرا مقتدا ہے
سیما اور ختم الاولیاء ہے
وہ مشہور خلائق مسیحا ہے

یہاں ہے زمانہ مسدئی دوران
انہیں سے کسان و خستہ حالان

بہر فیض میرے جانے میں ہے
یہ ہے وہ انجن تشخیز اذان
کھلے کیا کیا میں گلے معانی
الاکین اس کے سب خوش خلق و خوش
نباوٹ ہے نہ ہے ان میں تکلف
دوست ہے رشک فلاطین رنگ لعلان

میترا اب جو لطف انجن ہے
نباخوان جس کا ہر شرین انجن ہے
یہ علم و فیض کا گویا جن ہے
نبا و غم نہ ماتھا پر شکن ہے
ہر اک کی بات میں اک ساہو پن ہے
جو اس مجلس کا صدر انجن ہے

سچ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب دہ

میان صاحب کی ہر اک بات گویا
یہاں پاتی ہے راحت روح انسان
یہاں موجود ہیں اس وقت جو جو
ذرا شیار سے ارباب مجلس
بہت درتا ہوں میں کہتا ہوا ہی

ذرا بتاؤ تو اسے فوجاؤ
مرے اسے بہاؤ اور ہر بانو

جہان میں کس سے کیا کیا بھلائی
مصیبت تم میں کس نے اٹھائی
کوئی حق بات ہی اور بھلائی
خدا کی راہ میں اپنی کمائی
مناع حرم و نسب بھی لٹائی
کہ دل میں اس کے ہے کتنی مصائی
تن آسانی و غیظ و کبریا ئی
کبھی کچھ غیرت دین ہی دکھائی
کہیں کرنا نہ اپنی جگہ ہنسائی
مخالفت جسکی ہو ساری خدائی
بہت کچھ ہو چکی ہے اعتنائی

کہ کیا کیا تم نے تبدیلی دکھائی
بتاؤ تو سہی راہ خدا میں
کبھی تبلیغ بھی لکھو سنوں کو
بتاؤ کس قدر کی خیر تم نے
مقدم دین کو دنیا پر رکھ کر
بجائے خود ہر اک اب دل میں ہے
ہوا و حرص و خود رائی و نخوت
نہری سب عادیں مٹ بھی گئی ہیں
تعب و بے بہت ان مغلغلان پر
بھلاک چلن آسکتا ہے اس کو
بس اب اچھ درامت دکھاؤ

نہ ایسا وقت ہرگز پاؤ گے تم
اسے کہو یا تو پھر پچھتاؤ گے تم

اثر جو ڈال سکتے ہیں بیان سے
اجازت کے مہدی زمان سے
عائین مانگ کر اللہ بیان سے
خبر لا حول کے گرز گران سے
رہن چوکس دلائل کی شان سے
سلسلہ ہوں وہ اس تیر و مکان سے
عباد اطل کا سر بیخ زبان سے
اُسے گردن گر بیان بیان سے
تو آکر کبھی جائیں وہ یہاں سے
یہاں پڑ پڑ ہے رسم پہلوں سے
ہیں اوس کی طائفتیں باہر بیان سے

جو نے سکتے ہیں ہم اپنی زبان سے
وہ انہیں واسطے تبلیغ دین کے
ذرا مردانگی کی داد دین کچھ
مقابل ہو تو لین شیطاں کے سر کی
پر توبہ کی استغفار کا خود
وہاں ساتھ اس کے در و دل ہو
نہ جھپکین اور کر دین بے نامل
جنیو کا لگا کین ماتہ ایسا
جو ان اس پہلوانی میں ادھو ہے
غلامان سیما میں اک استاد
لڑتے نام سے اس کے میں دشمن

اوس کا نام نامی نور دین ہے
نظیر اس کا زمانہ میں نہیں ہے

کہو جو ہو سکے کوشش یہاں تک
کے ہمیں سچائے زمان تک
پہنچ سکے جو عیش جادوان تک

یہ بے پروائی و غفلت کہاں تک
مزا تو جس کے رہ ہمت و کماؤ
اٹھاؤ چند روزہ رنج و سختی

سچ حضرت ماجزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

اٹھنا کہ تہ اب یوں التجا کر
فلاح و نصرت و عزت عطا کر
سمازون میں ہمیں لذت عطا کر
اگر ہو ڈر تو ہر دل میں ترا ڈر
جو ہو گا زلزلہ امن میں سب کے ہر
نشاخ میں گناہوں کے مقبر
گناہوں سے ہمارے درگزر
تو اون پر رحم کر اے رب اکبر
بتا اب اور جانیں کس کے در

و عائن مانگنے کا وقت ہے یہ
خداوند! ہمیں و دوزن ہمیں
گناہوں کے پھنکین پاس ہی ہم
ہمیں بخوف کہ خوفِ عدو سے
بچائے انیوالے زلزلہ سے
و عائن اور غلو کی گرا نی
نوابی شان غفاری دکھا سے
عزیز و اقربا میں جو ہمارے
نہیں تیرے سوا ملجاؤ مادا

ابھی ہر جہ سے تو بچائے
کہیں آمین سارے سنو دے

اکبر شاہ خان اگر نجیب آبادی غم قسا دیا نی
ذکرہ بالا کراؤم اگر نجیب آبادی نے انجمن تحفہ الاذہان کے سالانہ
جلسہ پر پڑھی تھی۔ جواد احمد جانا، حنا

نعت

(مسلحہ فاتون عصمت (گوگلی)

اے اوزیر سلو! ہمیں بھولنا کیا تو نگوار زمانہ تہا کیا نیک سان تھا
جبکہ اپنی امور خانہ داری کے یہ جھیلے نہ تھے اور اس قدر عشق دین سے تھا کہ
نجد اٹھ کر تہا کر دن اور رات گزرنے دل چاہا کہ کسی طرح زیارت نبی کریم خواب
میں ہو! اس زمانہ میں دل میں اس قدر درد پیدا ہو چلا تھا کہ مجھے کہانے کی بھی
کوئی پرواہ نہ ہوتی۔ اسی پیار سے زمانہ کا ذکر ہے کہ کچھ ہر روز نہایت عمدہ خواب
آتے تھے اور سب دعائیں مقبول ہوا کرتی۔ انہیں دوزن میں یہ شعر کہے تھے
جو یونہی پڑے جو یونہی آج خیال لگیا اسلئے بھیجتی ہوں۔ والسلام

میں مشتاق دیدار خیر الوری ہوں
بھی عرض کرتی میں دل سے سدا ہوں
دل و جان سے آپ پرین فدا ہوں
ترسے درپہ آئی میں شل گدا ہوں
شب دروز کرتی میں آہ و بکا ہوں
فدا کی میں رحمت کا چشمہ بنا ہوں
اور آؤ سب کو بچائے گدا ہوں
ترجمہ نبیا میں کرتی صدا ہوں

میں مشتاق دیدار خیر الوری ہوں
دکھاؤ جمال اپنا مجھ کو خدا را
میں نے میں مجھ کو بلا بیچھے لگا
میرا دل ہے بیزار پنجاب کے آب
جگو نار پھرتے جل جل گیا ہے
کچھ سیم احمد کا عالم میں آکر
قیامت کے دن آپ تو امین گے ہوں
ترسے درپہ آئی سے فاتون عصمت

بتھایا دارجلہ حساب صاف کریں فندھین روپی کی سخت ضرورت

چھٹی کا دودھ آجائے زبان تک
شاو کفر کا نام و نشان تک
نہ آئے اوت ہی اک مل سے زبان تک
لگا دو بلکہ دین پر اپنی جان تک
نہ آئے بڑ دلی دہم و گن تک
ملاؤ لوز میں کب آسمان تک
نہ کہہ اپنے ہی محن مکان تک
ہمیں محدود بزم روتن تک

کوچی توڑ کر کوشش تم ایسی
دکھا دو ہرست مردانہ اپنی
محببت میں دکھاؤ ضبط ایسا
قلم بھی اور قدم بھی اور دم بھی
نہ نہ تم ہو اصحاب نبی سنا
دعاؤں کی ہی کچھ طاقت دکھاؤ
سنا دو غیر کو بھی بات حق کی
تعبیر تمہاری کوششیں گر

جہان میں ہو مہر داخل
کو قریب دوزن عدو بھی دل و شیدا

برون سے تم کو ہرگز نہ باری
تمہارا خلق جو باو بہا رسی
نہ سب چاہیے بے اعتباری
مراجہ میں ہو اکثر انصاری
باؤ نفس کو اپنی سواوی
نہ گہری فاسقوں سے رکھو باری
بلا سے ہو کوئی گرفت تزاری
دکھاؤ سختیوں میں استواری
طلب ہر دم کو ادا و باری
اگر اس وقت ہمت تم نے ہاری

بڑی کئی نہ ہو عادت تو باری
ہر اک سے خندہ رو ہو کر ملو تم
بجو اس سے بڑی ہے ہر گمانی
یہی ہے مقضا۔ ہے احویت
سوار اس کو راہ لےنا کہیں تم
نہ رو داری میں بڑھ جاؤ زیادہ
ڈرو دنیا کے کتون سے نہ ہرگز
رہو بے کوم ہر دم مستقل تم
بت سی میں بلاتین آنے والی
کھم دیتا ہوں پچھتاؤ گے دیکھو

تن آسانی کو اب رخصت کرو تم
ذرا کچھ دین کی خدمت کو تم

وہ سارے چور دین میلے حوائے
جو چلے حوصلے اپنی کٹائے
خدا ہی سے وہ بس اس کی جڑائے
ریا سے ہر عمل اپنا بچائے
غریب کو پڑے فاقوں سے پائے
یہ اپنے چور دواں ترنوائے
یہاں تو پڑھ گئے جانوں کے لائے
مرے سے اوٹ تھے ہوتم و دشائے
نکا تو دل سے سب مکاری کے بلے
کو کچھ درد دل سے آہ و نائے
خدا ان سب کے ہم کو بچائے

میں تم میں جس قدر اب دل دے
یہ ہے ہمت دکھانے کا زمانہ
کرے جو خرچ اب راہ خدا میں
نہ کچھ امان رکھے بھائیوں پر
تہیں اسے منعمو! کچھ ہی خبر ہے
ذرا کچھ بھائیوں کا غم بھی کھاؤ
ابھی تک تم کو فکر عمل و زر ہے
نہیں ہے بھائیوں کے پاس گڈری
ذرا طول امل پر خاک ڈالو
دعاؤں سے نہ اب غافل رہو تم
بلا تین آنی تہیں جو جو

خدا محفوظ رکھے ہر کوشش سے
ہر اک رنج و مصیبت سے ہر سے

یہ اپنی شعر خالی مختصر .. کر
خدا کا خوف ہی مرد خدا کر

زیادہ طول سے اب تو نہ اکبیر
کمان تک یہ پریشان گوئی آخر

الم اور اوم میں عدم اتحاد کا ثبوت

جس طرح ہندوستان میں اہل ہندو کی تعلیم یافتہ جماعت کو اس بات کا غلط فہمی ہے کہ اپنی قومی سلطنت قائم کریں اور اس کے لئے کئی مصنوعی بادشاہ اور اوزن کے مصنوعی تاج اور سلطنتیں تخریر کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح آریہ سلسلہ کی جو نیلی جماعت کو اس بات کا جنون ہو گیا ہے کہ تمام دنیا کی خوبیوں کا منبع خواہ مخواہ وید کا نبوت کریں۔ اس لئے جہاں کسی غیر زبان باغیر کتبہ کی کوئی خوبی اذن کے دل پر اثر انداز ہوتی ہے۔ فوراً اسے وید سے نکلنے کے دپے ہو جاتے ہیں۔ وہ وید جو اس پیشتر تمام مخلوق پرستیوں اور فواحشات کا مجموعہ تسلیم ہوتا رہا اور جس کی یادگارین باوجود بد و بد کے مٹ نہ سکیں۔ آریہ اسے توحید اور معرفت کا منور اور تمام علوم سے معزز ثابت کرنے کی فکر میں ہیں۔ لیکن میرے کہ اس غلط فہمی اور اوم کے لئے نہ تو کسی دلیل کی ضرورت سمجھنے میں نہ ہی حق پسندوں کی طرح تحقیقات اور کوشش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مرث دعویٰ سے ہی کوئی امر بایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر ایک دوسرے کی نیما پر دست نہ صرف بڑا کرچیں۔ لیکن کی کوشش کرتا یا دستان طویل ہے اور یہاں مرث یہ دکھانا مستطعد ہے۔ کہ آجکل جو آریہ کچھار آلم کو اوم سے نکلا ہوا بتا رہے ہیں۔ وہ یکے ہوائی قلعے تعمیر کر رہے ہیں۔ یہ لوگ مشابہات اور استعارہ کی آڑ میں اپنا آئو سیدھا کرنے لگ جاتے ہیں اور عام لوگوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

اس کے لئے ضمایا ایک مرتبہ بدین کچھ عرض کر چکا ہوں لیکن علم اللسان کی کتاب مطالعہ کرنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ زبانوں کے تغیر و تبدل کے قواعد جو محققین نے لکھا جانفشانی سے ہم پر پہنچائے ہیں۔ درج کے کہ دیا جاوے کہ آریوں کا یہ دعوے مجھو نامہ بڑے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ محققین فرماتے ہیں کہ زبانوں کے بعض لفظوں میں حرکت و حرکات کا اتفاقی اتفاق ہو جاتا ہے۔ اور حقیقت میں ایک دوسرے سے اصلاً تعلق نہیں ہوتا۔ اس لئے ہر لفظم تحقیق کا یہ ہے کہ جب دو لفظ دریافت طلب سامنے آئیں تو اذن کی مٹی ہوئی آواز اور یکساں شکل و شہادت پر نہ ہوں۔ ہر ایک

کے جذبہ کو کہوں۔ اور اوزن کی اصل کو ٹولو۔ اگر دونوں ایک اصل پر جا پہنچیں۔ تو جانو کہ ایک نسل ہے اور اگر جدا جدا ہوں تو جانو کہ کچھ رشتہ نہیں۔ فقط شبابہت کے شبہ والا تھا۔

اس بارہ میں پروفیسر آنا نے ایک لطیف لکھا ہے وہ لکھتے ہیں کہ کین کوکان میں چند اشخاص کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ایک بٹھ سے لے کر کہہ کر تھما۔ ملک میں بادشاہ کوں کی۔ میں نے کہا کہ بادشاہ اپنے ایک نائب کو بھیجا کہ اوس نے کہا کہ آخر اوچ نام دارو۔ میں نے کہا کہ بعد چند سال عوم سے شود۔ البتہ بہ اعتبار عودہ اور آلات میگوشد ایک ترکے کہلات چہ معنی دارو دوسرے نے کہا کہ لات وینت است۔ یہ تو غیر ملک کے بے ہودہ گوؤں کا حال ہے لیکن ناظرین آریاؤں کی۔۔۔ کا منوہ ہی ملاحظہ فرمائیں۔

ہماتافنی رام جی گورنر گورنر کی اپنی کتاب صبح امید میں ایک لطیف لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک دوست سنسکرت کے ام لالہ ہوئے پر لکچر دے رہے تھے ایک سمن نے کہا کہ عربی سنسکرت سے نہیں نکلی اور ہونے لے کہا کہ عربی مان کو کیا کہتے ہیں اوس نے کہا کہ اوم۔ آریہ ہمارے نے کہا کہ سنسکرت میں مان کو مانا کہتے ہیں۔ تا دور کیا اور مان کو الٹ دیا تو اوم بن گیا۔

اس سے معلوم ہوتا گیا ہے کہ اگرچہ میں بن اوزی ہوں گے لیکن آریہ ہمارے سے کب گئے ہوتے لیکن میں۔ اصول کی بحث سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ کیا ان دھیموں کے پاس پہلے کسی بزرگ کی کوئی کتاب موجود ہے یا کچھ تو اعداد پائے جاتے ہیں جن سے اس امر پر بدنی ٹپکے۔ صاف نظر آتا ہے کہ اس بارہ میں کوئی کتاب یا کوئی اصول اوزن کے اندر میں نہیں اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر ان کے پاس پہلے کوئی اصل نہیں تو کیا دوسرے محققین کے تیار کردہ اصول و قواعد ہی ان کے اوما کی تائید کر سکتے ہیں۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ محققین نے کمال محنت سے تمام زبانوں کو تین شعبوں پر بانٹا ہے اور ہر ایک کی نسل جدا جدا ثابت کی ہے۔
۱۔ ایرن۔ اس کی شاخیں۔ سنسکرت۔ فارسی یونانی لاطینی۔ فریخ۔ جرمن۔ روسی وغیرہ ہیں۔
(ب) شلیٹنگ۔ اس کی شاخیں۔ عربی۔ عبرانی۔

کلدانی وغیرہ ہیں۔

(ج) توین۔ اس کی شاخیں۔ تاتاری۔ سیام۔ برما۔ بنگلہ دیش۔

کی بے علم اور۔ بے قاعدہ زبانیں ہیں۔
اس تقسیم سے ثابت ہوا کہ جب عربی اور سنسکرت کی حیثیت میں ہی سفارت ہے۔ تو پھر کسی لفظ کے لئے ہتھ پاؤں مارنا کیسا فعل عریض ہے۔

(۲) بن زبانوں میں تغیر الفاظ ثابت ہوا ہے اس کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اختلاف آب و ہوائ نے لب و لہجہ میں تفاوت پیدا کیا اس لئے قریب الفارح حرکت باہم بدل گئے جنکی بدل یہ ہے۔

۱۔ خرج ائل۔ عرہ گئے۔ نیچے سے نکلتے ہیں۔
منج قدم لب ہاتھ۔ ان سے ذرا اوپر کتے کے پاس ہے۔
منج سوم (ج) ق ک گ۔ کوتے کے اوپر سے۔

منج جہارم۔ (د) ش ج ح ث۔ وسط زبان اور ٹوکوں
منج پنجم۔ (سا) ن ر۔ ٹوک زبان اور اوپر کا سامنے کے دانتوں سے ملکر۔

منج ششم (س) ت ٹ ڈ۔ ٹوک زبان اور اوپر والے دانتوں کی جڑ سے مل کر۔

منج ہفتم۔ (ص) س ز۔ ٹوک بان اوم نیچے والے دانتوں مل کر۔

منج ہشتم۔ (ط) ب پ ف م۔ دونوں ہونٹوں سے ملکر نکلتے ہیں۔

۳۔ لام اور داؤ کی باہم تبدیلی نہیں ہو سکتی کیونکہ قریب الفارح نہیں ہیں۔ لام زبان کی ٹوک اور تالو سے ادا ہوتا ہے ادا ہوا ہونٹوں سے۔

۴۔ جب عربی زبان میں حرث داؤ موجود تو اس تغیر و تبدل کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔

۵۔ لام کی تبدیلی جن جن حرث سے ہو سکتی ہے وہی فہرست میں داؤ داخل نہیں ہے۔

۶۔ داؤ کی تبدیلی ان حرث سے ہو سکتی ہے یکے اس سے ہی ثابت کہ داؤ لام سے نہیں ہوتا۔

۷۔ الم اور اوم میں اختلاف حرکات کے قواعد کے بموجب ہی تغیر نہیں ہو سکتا۔ صاف ظاہر ہے۔

۸۔ الم اداوم میں اتحاد معنوی ہی نہیں۔ الم لانا الم کا مختلف ہے جس کے معنی میں اللہ بہت جانور والا ہوں لیکن اوم کے معنی خواہ قدیم تفسیر کے مطابق اس کے تین دیوتا مارا دیئے جاویں خواہ اپنی ریشیوں کے قول کے

بسم الرحمن الرحیم

مسح بدھ

موضوع: بریح الاول سنہ ۱۳۲۶ء طبق ۳۰ اپریل

خدا کی نارہمی

۲۲ - اپریل سنہ ۱۳۲۶ء

میرے لئے ایک شان آسمان پر

ظاہر ہوا۔

۲ - خیر و خوبی کا نشان

۳ - میری مرادیں پوری ہوئیں

۲۶ - اپریل سنہ ۱۳۲۶ء

بوقت چار بج کر چھ

۱ - مباحث ائین از بازیے روزگار

نارہ حالات

جہ گذشتہ کو مولانا حسن نے پچھلے شنبہ ۱۳۲۶ء کو
میں بشارت دکھائی۔ اور یہ کہ ہم فکرمندانہ اور فکری
میں بشارت عظیمہ۔ انہ علیہم السلام پر پڑا۔ دراصل یہ
خطبات سننے ہی سے تعلق رکھتے ہیں لیکن تاہم غلامی
پیش کر دیا کرتا ہوں۔ فرمایا کہ ایک سے نو ظاہر میں دوسرے
بہن قرآنی کے سہارے اشارہ اس طرف ہی ہے۔ کہ

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوکیان دیکھیں۔ اور
یہ مسعود کو ذکر و انات دونوں۔ اور پھر محی الدین ابن عربی
کے اس شہود کشف کی تطبیق ان آیات سے کی جس میں
لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ ایک لڑکی بھی نوام پیدا
ہوگی پھر اس کے بعد عقم کا دور آجیگا۔ یعنی کوئی انسان
کابل پیدا نہ ہوگا۔

ڈیویشن کا تیسرا دورہ الٹریکٹو تعلیمات میں
سجانب گجرات۔ وزیر آباد۔ جوں۔ سیالکوٹ ہوا۔ کل
چند سات ہزار سات سو چھپیس روپے ہوا جس میں
پانچ ہزار تین سو روپے قابل وصول ہیں۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح
موعود علیہ السلام ۲۰ اپریل کی صبح کو سجانب
لاہور تشریف لے گئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کہ اس
مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔
مبارک قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہے۔ جو کوہ حضرت ام المومنین
کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض نبی اب دہا کے
لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے پسند نہیں فرمایا
کہ آپ کے ساتھ کوئی جائے۔

میرے آقا میرے سید و مولیٰ حضرت مسیح
موعود علیہ السلام ۲۰ اپریل کی صبح کو سجانب
لاہور تشریف لے گئے۔ مہاجرین قادیان پر جو کہ اس
مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔
مبارک قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہے۔ جو کوہ حضرت ام المومنین
کی طبیعت علیل تھی اس لئے محض نبی اب دہا کے
لئے تشریف لے گئے ہیں۔ حضور نے پسند نہیں فرمایا
کہ آپ کے ساتھ کوئی جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
انہی من سورۃ اہل بصرہ
نفسی الامارۃ الیٰ ذلک فلیس بلی بسورۃ
قلیٰ الخلیفۃ لعلی عن عرط مستقیم

ایک نظر از رحمتہ فرما بحال زارین
رستگاری یا ہم از بر باد طبع لیم
در حضور قادر و غفار رحمان العباد
دست برداری دعا را بہر این عاجز آیم

ما توان را در توانائی بہت از
ناکہ باشد۔ صاحب صادق بافضل خیم
نورے از عشق دل افروز ہو اسو زخم
رحمتہ بر ظلم۔ اسے نیر نور عظیم
موتے ثبت نعم در جستجوئے مودق
تا ترابشا ختم آمدی سحاک کریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
نصیحت اس سے بڑھ کر اور کیا نصیحت ہو سکتی ہے جو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ
اتقوا الذین ہم تم بھسوت۔ ترجمہ یہ ہے کہ
خدا تعالیٰ زمانے کے بن دن لوگوں کے۔ پھر ہوں
جو ہم سے ڈرتے اور میرے احکام پہنچتے ہیں۔
وہ جو صوفی ہی سے پرہیز نہیں کرتے بلکہ بدی کو ترک
کے نیک اعمال ہی سے لاتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ کا یہ
فرمان کہ میں پرہیزگاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہوں
اس کے یہ معنی ہیں کہ ایسے لوگ مورد مراعہ اور اطمینان
اور فیوض الہیہ ہیں جس شخص کے ساتھ صرف
چراغ ہو۔ اس کی راہ کی تاریکی دور ہو جاتی
ہے۔ پس جس کے ساتھ خدا ہو وہ کیونکر
تاریکی میں رہ سکتا ہے۔ مگر تقویٰ شکاری
اور نیکوکاری ہی اس سے ہے۔ درحقیقت ایک سے
اور یہ مرتبہ کثرت دعا اور کثرت استغفار سے مستر
سکتا ہے۔ میری دعا کا فضل شرط ہے۔ بجز فضل
کے نہ دنیا درست ہو سکتی ہے اور نہ زبان اور نہ دل
فضل ہر ایک توفیق کا جڑ ہے۔ السلام
میرزا غلام احمد

ضمیمہ ۲۔ حضرت کی خدمت میں درخواست لکھی کہ
چند کلمات دعا یہ کہ میں جو موجب برکت ہوں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میان احمد دین بہت استغفار پہنچتے رہیں
یعنی اس قدر کہ استغفر اللہ دینی من کل
ذنب و الذنب الیہ۔

اور یہ دعا بہت پڑھیں
یا حتی یا قیوم۔ جو مصلحت استغنی
اور اپنی زبان میں ہی گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔
والسلام۔ میرزا غلام احمد

ایٹیا دار جو جسہ کرین
ہر روز کی حالت نہایت نازک ہے۔ ہر خریدار بد
میرا بی سے اجوا جو فوکی را سبب الاا چندے کو ادا
کر نیکی طرف توجہ فرمائے۔
جن اصحاب نے دی۔ پی سوا پس فرماؤ کہ وہ ہی از خود
قیمت سالانہ بھیجیں۔ ادجن سے الہی بطلان نہیں ہوا

دوسری صورتی ہر روز پڑھیں۔

کسی کو اگر شک ہے کہ اللہ تعالیٰ صواب ایک سال کی فرمودہ قادیان میں تشریف فرما ہیں برخصت انکو اپنی ندرت کی طرح کہو کہ اسے اپنی پڑی بہن دار الامان کی آپ دہو ان کی جہاں دوماں صحت کے لئے

عزیز

جلستہ انجمن حمایت الاسلام لاہور

بہت محترم انجمن حمایت الاسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کے ساتھ ایک دلچسپی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس میں سربراہان و علماء و شعراء و ائمہ و فقہاء کا مجمع ہوتا ہے اور ہر طبقہ کے مسلمان بھی کم و بیش جمع ہوجاتے ہیں اس لئے اسلام کی خاص و عام حالت کے موازنہ کا خوب موقع مل جاتا ہے۔ بولوںگے کہ اتنے بڑے مجمع میں ہر قسم کے مسائل پر احادیث ہیں۔ اقوال و فتاویٰ ہیں۔ مرناسا صاحب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ ایسے جلسوں کو اس نکتہ خیال سے دیکھا کریں تاوان کو معلوم ہو کہ ایک مجلس مسلمان قوم علماء و صوفیاء کا گاہ کیا ہے اور عوام ان میں کس چیز کو پسند کرتے ہیں۔ آپ اگر دو گھنٹے بھی وہاں تشریف لائیں کہیں تو خداوند تعالیٰ سے دعا ہے کہ کوئی علمی یا مذہبی مسئلہ نہ مضمون دہی ہو۔ یہی شرط ہے کہ گئی ہو۔ پس کوئی مسئلہ بھی اگلی مجلس میں نہ آئے۔ وہ انجمن کو تاملین کی توفیق دے اس کو بھیجئے پر ہمیں کیا جاسکے کہ ان کوئی خوش آواز ہو۔ فقیر میں تمکج میں کہہ سکتا ہوں کہ دلی بابتیں کہہ کر تو پھر پھر ہر مسئلہ میں سرسبب انجمن کے اگر اس فن میں طاق نہیں تو پھر اپنی سرسبب کا۔ اسے خروشاں رکھ لینا چاہیئے۔ ان باتوں سے جو دور ہو کہ باقی قاصد نے فطرت کی طرح اسی رنگ میں رنگین ہوئے ہیں۔ یہ دیکھ کر ایک صدمہ تو غم غصہ کے دل کو کیسی چوٹ لگتی ہے یہ کہ میری دل جانتا ہے۔ یہ یہ تو درد دل کی بات تھی۔ جو بے اختیار ہونہ سے نکل گئی۔ اب میں اصل مطلب پر آتا ہوں سب سے پہلے دن خوب رونق ہو کر تھی ہے اور پنجابی عادیہ کے لحاظ سے یوں کہئے کہ اس روز تیلہ کا بازار دھوا ہے۔ لائق لائق مسکچرا اور ہڑے بڑے شاعر اسی دن اپنی تقریر دن اور نظموں سے چندہ دھل کر رہے ہیں۔ اس دفعہ کوئی وہ آدمی نہیں آیا۔ جسے لگا ہین ڈھونڈا کرتی ہے۔ مولوی نذیر احمد خان صاحب دہلی ہی جلسہ کے جزو لاینفک تھے۔ وہ ہی نہیں آئے۔ نواب فتح علی خان صاحب قزلباش بھی تشریف نہ لائے۔ اس کے علاوہ تو تعلیم یافتہ طالب علم کو تو کوئی فرد بھی شامل نہ تھا۔ یہ بھی سنا گیا۔ بلکہ عملاً اس کا اثر بھی دیکھ لیا۔ کہ بعض سیکرٹریز اور شعراء کو طالب اصلاح پارٹی کے بعض جلسے اصحاب نے

روک لیا۔ چنانچہ حکیم امین الدین صاحب بن کے تاجی لکچر سننے کا ہر نکتہ ترس کا مشتاق ہوتا ہے اور ایسا ہی احمد حسین خان بی۔ اسے ہی روک لئے گئے ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ یہ صاحبان اپنی مرضی سے نہیں آئے یا ان کو نہ آئے پر مجبور کیا گیا ہر حال اگر قول آخر الذکر صحیح ہے۔ تو میرے خیال میں یہ کوئی قابل تعریف کام نہیں بلکہ جیسا کہ وہ جلسہ سے الگ رہے اور کوئی نفاذ وغیرہ نہیں ہوا۔ اسی طرح وہ ایسی باتوں سے ہی الگ رہتے۔ تو یہ ہر کوئی مان جاتا کہ واقعی یہ پارٹی اصول کی تبلیغ ہے۔ جلسہ میں خیر محمول ہورہے چند کسٹبل بھی نظر آتے تھے۔ جو نہ لیا نہ دیا نہ مقدم کے طور پر رہتے۔ خیر یا وجود اس کے کہ کوئی مہینہ سے انجمن کے اندر نہ گیا۔ گیارہ سب سے پہلے جلسہ میں ایک نکتہ تھا اور چند کے لئے تھا۔ اس کے لئے ایک مجلس ہوئی۔ اس کا مدعا یہ تھا کہ ہم (انجمن) اپنی کامیابی پر فخر کرتے ہیں۔ یہ جلسہ عید الفیہ کا سب سے پہلا جلسہ ہے۔ ایک نظم قرآن کریم پڑھی۔ پڑا ہوا ایک شعر یہ تھا کہ

یہ نکتہ تھا کہ سرسبب کے سرسبب انجمن کے زنجی کتاب جانتی کوئی نہیں دیکھا ہے

نقداً بشل ہر شخص کو لایا ہے دعویٰ ہے

پھر بھی ہو جسکو شکوہ اک سطر ہی سب

اس کے بعد اس کے والد نے نظم پڑھی جو لکھی گئی اس کی طرح خوشنویسی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کو جلسہ میں آنا فاس طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کسی پر بھیج کر کچھ عجب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا جو کہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تحریر علی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا ہی کہ گئے اور لعنت اللہ علی جالمہیم و ملہیم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صاحب کرام کی تعریف کر رہے ہیں سچا اس وقت بچھے علامہ نور الدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان اُٹھ جانے کے متعلق

فرمایا کہ میں یاد آئے اور میں نے کہا کہ جنگ قوم سچ کہتا ہے۔ عربی زبان سے ایسی ہولناکت کہ قرآن اور غیر قرآن میں تمیز نہ ہو سکے اور ہر کوئی ان پر تبرا کر رہا ہو اور وہ سبحان اللہ کے فقرے بلند کر رہے ہوں۔ ہاں ہاں ہاں اس کے بعد آپ نے درود پڑھنے کا ارشاد کیا اور فرمایا کہ بلند آواز یہاں تک کہ آواز قبر رسول تک پہنچے۔ پھر اس نکتہ کی فلاحی سوالات کے سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ اعظم کو کچھ سوچنے اور دم لینے کا موقع مل جاتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ راستہ واقعی دراصل سے ہو تو پھر ایسا دوزخ کی تباہی ہے۔ یہ ضرورت کیا اور اگر یہ سمجھو الی سے پہلے تو کیوں ہو پھر دوسروں سے یہ کہنا کہ ان کے دودھ پڑھو اور خود شاموں کو مانا اور مزے سے چاہئے یا پانی اڑانا۔ انہوں نے ہنسنے لگے۔ درود پڑھئے۔ ہنسنے نہیں۔ کچھ اس کے پورے۔ اس وقت ہر ایک نے اللہ جمیعہ صلی علیہ وسلم پر دعا کی۔ اس وقت علی بن ابی طالب نے بیان کر دیا کہ جو کہہ کر دین کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔

اور کوئی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا کہ ایک بار (وہ) مسک رہتا اور وہ سارا حیرت دہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اس طرح

یہ نکتہ تھا کہ سرسبب کے سرسبب انجمن کے زنجی کتاب جانتی کوئی نہیں دیکھا ہے

نقداً بشل ہر شخص کو لایا ہے دعویٰ ہے

پھر بھی ہو جسکو شکوہ اک سطر ہی سب

اس کے بعد اس کے والد نے نظم پڑھی جو لکھی گئی اس کی طرح خوشنویسی۔

مولوی سید علی حائری رئیس شیعہ کو جلسہ میں آنا فاس طور سے قابل ذکر ہے۔

آپ نے کسی پر بھیج کر کچھ عجب انداز سے اپنا وعظ شروع کیا۔ پہلے ایک عربی خطبہ پڑھا جو کہ شیعہ حضرات کو ایسے خطبے بہت یاد ہوتے ہیں پس اس کے الفاظ پڑھنے والے کے تحریر علی کے ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے آپ اس خطبہ میں تبرا ہی کہ گئے اور لعنت اللہ علی جالمہیم و ملہیم کہتے ہوئے چوٹ کر گئے مگر آہ! مجھے رونا آتا ہے۔ عام اسلامیوں کی حالت پر انہیں سے بعض تو یہ کہہ رہے تھے۔ حائری صاحب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بعض کا خیال تھا صاحب کرام کی تعریف کر رہے ہیں سچا اس وقت بچھے علامہ نور الدین کے رقت انگیز کلمات جو وہ مسلمانوں میں سے عربی زبان اُٹھ جانے کے متعلق

وقت گزرا دیا اور پھر دیر تک وہیں بیٹھ رہے آپ کی زبان سے خلفاء راشدین کا اخلاقی اہل سنت کو ... بہت کچھ دوسرے بن ڈالتا تھا۔ چونکہ اس کے ساتھ طبعین طاہرین جانشین خاتم النبیین کی قید کو خاص لوگ ہی سمجھتے تھے اس کے بعد چند کلمات دعا تیر عربی میں شروع کئے اور حاضرین کو آئین کی تائید کی۔ اس وقت انکون کی مہارتی مجھے یاد آگئی۔ انیسویں صدی کے بعض بھی یہاں گئے۔ وہاں ایک درمند دل کی عاجزانہ درخواست کا ام ہے جس کے لئے مفتی غفرلہ مودون ہوتے ہیں۔ یہ اس قسطنطنیہ میں رہتے ہیں اور انہیں ادا کرنا نہایت پیچیدہ ہے۔ انجن اگر مختلف ذوق تھے اسلام کے علماء کو بگاڑنا ہوتا ہے۔ اور تیر علی عاری کا بلانا اذاب صاحب کی مہارتی دہائی کر کے لے لیں۔ تو اسے چھپنے کے لئے سال کی احمدی عالم کو بھی دھوکا دے دے تا اسلامی دنیا کو بگاڑ جائے۔ کہ قرآنی معنی و حقائق کے کیا سمجھتے ہیں۔

اس کے بعد ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کی نسبت بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ لاہور کے مولیٰ فضل البریل ہیں۔ انہوں نے واعظانہ رنگ اختیار کیا اور دو قصے بیان کئے تین جن میں ان کو سنتا جاتا تھا سن ہوتا جاتا اور بار بار ان کے منہ کی طرٹ دیکھتا کہ آدمی تو معقول ہیں مگر یہ کیا میرے کان میں آواز چوبچ رہی ہے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید آجکل کے واعظوں کا ملل بیان کر رہے ہیں مگر بعد میں معلوم ہوا کہ نہیں وہ خود کہہ رہے ہیں۔ بیان کیا کہ جابر بن عبد اللہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ آمد و گشت کم تھا۔ بڑے بھائی نے چوڑے کوڑے کیا اس کے متعلق دخیل ہیں۔ ایک نوکیری کو ذبح کرتے دیکھ کر دانی دوم بطور دعوت اور پھر دسل کو ہٹے سے گر کر مر گیا۔ دونوں کر نیکیت جمی نے چاندین لپیٹ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھان میں ہم ان کے بغیر رہیں گے۔ انہیں مانے کہ وہ کھیلنے گئے ہیں (چوٹ بولا) آخر آپ کے اصرار سے مانے کہ انہیں ہر دیکھتے تھے انہیں مردہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں کو زندہ کیا۔ دوم ایک عہدی کی انہی انکھ میں خاک قدم نبوی ڈالی گئی۔ تو وہ مینا سب گیا۔ بعد میں جب معلوم ہوا کہ یہ تو میں نبی کے قدموں کی مٹی جو تھکے ہوئے تھے۔ مگر کچھ اثر نہ ہوتا۔ برابر دینا رہا۔ کیونکہ اس میں نبی کے قدموں کی خاک پٹی تھی۔

کیا ہر ایک نامکن بات کا معجزے سے پہلے سے ذکر کر دینا جائز ہے اور اسلام میں جی خوبی سے جو مثال کے طور پر پیش کی جاسکتی ہے۔ کہ چند مضحکہ خیز روایات پیش کر دی جاویں۔ اور کوئی ایسا مسلمان نبی واقعہ نہیں رہا۔ جو پیش کیا جاسکے۔

پروفیسر دل محمد نے ایک نظم پڑھی۔ ان کی نظم اچھی ہوتی ہے مگر اس دفعہ تیاری کا موقع نہ ملنے سے وہ کچھ ایسی پسندیدہ نہیں کہی جاسکتی۔ طالب اصلاح پارٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں یارب یہ تھا کیا ہے کہ وہ دل نہیں ملتے ایک دوسرے سے جو لب لباب میں نہیں ملتے ملتے ہی میں گر پھول سے کھل کھل نہیں ملتے ایسی ہے ہوا گل سے عنا دل نہیں ملتے ان لڑکوں سے تو دل ٹٹکتے ہوئی آپس میں جی بے ان کے چڑی جنگ ہوئی ایک اور شعر ہے۔

یہ خود غرضی باعث ذلت تو نہیں سمجھو ہر لب پہ ہے نفسی قیامت تو نہیں ہو خواجہ عبدالصمد گلگڑ اپنے ذوق میں مھو ہونا اور سامعین کا اون پر ہنسنا اکثر مازین کے لئے لطیف خیر اور میرے لئے رقت انگیز نظر رہتا۔ شاعر عمر سب کو بھول گئی اور بھلے وقت مقدمہ کے بجائے کے قریب پڑھا گئی۔ یہ بھی اسلئے کہ احکام نبوی جو جمع وغیرہ کے متعلق ہیں ان کی پروا نہیں کی جاتی۔ عبدالرحمن ٹٹس امرتسری نے پردہ پر نظم پڑھی۔ نظم اچھی تھی۔ مگر مضموں پر رد اس جلسہ کے کاتب اب حال تھا۔ یہ عروس منی ابھی تک پردہ ہی میں ہے۔

بدر کے کسی گذشتہ پرچم میں **تفسیر القرآن** ہم نے مغز احباب کو اس تفسیر کی طرٹ توجہ دلائی تھی۔ جو ہمارے مکرم حقانین کا مولانا سید محمد سرور شاہ ایضاً اللہ کو۔ رہتے ہیں۔ اور جو اب سماجی بطور ضمیمہ ریویو آف ریلیجنز شائع ہوتی ہے۔ آج کے اخبار میں پھر اس کے متن تحریک کی جاتی ہے۔ کہ اسے تشنہ کا مان آب حیات قرآنی جلد دفعہ و۔ اور جلد اپنے تین برابر کو بچہ رو رہا کہ تعجب آتا ہے کہ احادیث جو قرآنی معانی

سننے کے لئے ہر وقت تہ تابا رہتے ہیں۔ اس تفسیر کے ساتھ کیوں دل چسپی نہیں دکھاتے زیادہ تر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کئی معجزات اس کے شائع ہونے سے اب تک سب سے نہیں ہیں بڑے زور سے ساتھ اپنی ہر ایک بھائی اور بھائی کے خیردار کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ضرور ضمیمہ ریویو اپنے نام جاری کرائے تاکہ معلوم ہو کہ قرآنی مضامین کس قدر لطیف ہوتے ہیں میرے لئے تو راجح کہن ہوں اور دل سے کہتا ہوں تمام جہانوں کی لذتوں سے بڑھ کر اگر کوئی لذت ہے۔ تو اس تفسیر میں ہے۔ والدہ زبان چٹا رہے سے کہہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لائق مفسر کو توفیق دے کہ وہ اپنی زندگی میں اس تفسیر کو ختم کر سکیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اس ضمیمہ کے آئندہ سو خریداری متعل طور سے ہو جائیں تو میں میسر صاحب ریویو کو مجبور کروں کہ وہ بجائے سرمایہ کے ہمارے اس کو علیحدہ لکھائیں اور اس طرح ہر پر تفسیر جلد شائع ہو سکیگی۔ اس گزارش کی طرف احباب کی فوری و بوجوش توجہ دیکار ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت طبع تفسیر کے تو مفسر کا گلا گھونٹ دیا ہے اور یہ مجھے (خبر میں تو کسی گنتی میں نہیں ہیں) کسی صاحب ذوق سلیم کو پسند نہیں۔ میں ایک دفعہ پھر اس تفسیر کی طرٹ ناظرین کو توجہ دلانا ہوا حضرت ہوتا ہوں اور منتظر ہوں۔ کہ میرے بھائی اس کے متعلق کیا کارروائی کرتے ہیں۔ ہم محمد علی مولوی محمد علی صاحب کی خدمت مبارک میں بھی عرض کرنے کی جرات کرتے ہیں۔ کہ وہ اس تفسیر کو عام ہاتھوں میں پہنچانے اور وسیع پہنچانے پر زیادہ زور دے گا۔ انہیں چاہئے اور جلد شائع کروانے کے تدابیر کی طرٹ اپنی ملتی و ملتے وقت کا کچھ حصہ خرچ کریں۔

خط و کتابت کرتے وقت جوابی کارڈ مع نمبر خریداری آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور پھر ذمہ بد کی قیمت واجب الادا ہے۔

وہ خط و کتابت

انتخاب الہی

نعلی لڑنے کو یوں میں اردن شو کے ہم پر نیا پور رنگ میں
بے گار راجہ محمود علی نے دس ہزار روپے دیے۔
آریہ سرائے میں سخت آتش زدگی سے دو ہزار کاٹا
جل گئے۔ ہر - ہر - کاہ کا عظیم نقصان تھا۔
تین بچے بھی ضائع ہو گئے۔ جینڈہ چورہ دہلی کے
جین نمب پر ہی عظیم آتش زدگی ہوئی۔
پتلا دین پتلی تیرن پر چورین بڑھتی جاتی ہیں ایک
سندھو بارہ ہزار روپے لگاے گئے۔
پتلا دین پتلی تیرن کی شکلات مٹ گئیں تمام
سنگیروا پس کے گئے وہ ۱۵۰ ہتے۔
تہہ بہ تہہ کی جانٹ کے لئے گائیڈی میں پچاس
پیش پچاس کہیں گے سال دو سال کیلئے۔
سرسری کیل میں ہرین صاحب انوس کو فوت ہو گئے
ہی ہمدہ دار انعام سے مستعفی ہوئے۔
بہ دار سرائے صبح کو مرغیوں کو قفس معری سے
پردہ لگا کر دے گا گنڈہ تک، دیوش ہجو۔
ڈاکٹر ٹرنٹ اور آپ کی برادرزادی اس وقت پاس
تھیں۔ دل کی حرکت، دفعہ ترک گئی تھی۔
آپ ٹرنٹ (سکاٹ لینڈ) میں اپنی الہ کے پاس فن کو
جانیئے گئے ہی اور ان کی فوٹو تھی۔
تمام لندن کے پرنٹل جھون میں ماسی ہمدوی
علیہ ہے۔ ہیشہ جڑا۔ سرخون پاؤ گئے۔
صوبہ دولت کے رومی وایر سے نے دو مسلم
ڈوٹرن فتح کو سر۔ ایران راجع ہوئے کا حکم دیا ہے۔
آئینہ لیل کے ہاؤس میں ۱۴ مسافر زخمی ہوئے
ان میں سے ایک کا حال خطرناک ہے۔
روس میں ہمارے شہر ماہ کے رخصت میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار
روپہ لاکھ شہر گون سے ضحہ ہاگ گئیں
تیس فلائٹس ٹیکسٹائل پہلی لینڈ میں جیکو شہر لندن
کی آزادانہ غار میںے والاہر
آج کے میں ڈاسلہ ۲۰۰ میل کی گھنٹہ دوڑ کر میں نے
پندرہ ہر کی بازی۔ ڈانگٹن سے ڈانگٹن کو تک پہنچا۔
نئی لکھ سے ۵۰ لاکھ ڈالر کا سیٹا پورہ پ کو بیجا
تھیں۔ ہر کی بازی۔ ڈانگٹن سے ڈانگٹن کو تک پہنچا۔

کابل کی خبر ہے کہ حضور امیر صاحب بہت بیمار ہیں۔
حتیٰ کہ انتظامی کاروبار میں حصہ نہیں لے سکتے۔
آن تمام ڈاٹن میں طاون کے عظم مورہ ہیں
انگریزی فوج میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔
کارخانہ کابل میں بہت ختمین اور کارٹونیں جلال آباد
میں سرعام فروخت کیے ہیں اور خریدی جاتی ہیں۔
افغانی فوج کے کئی ایک سپاہی بھی اپنے چھیلے وغیرہ
سہا پیکر چھتے ہیں کہو سہند یون کی مدد کریں۔
سہند یون کی شکرل مشور ڈاؤن مارٹنی رفلون سے مسلح
ہیں برٹش فوج کے ساتھ دتین مقابلے بھی پیش آئے
انبار جنگل کلکتہ کے پڑش کا مقدمہ ۱۴ اپریل کو
پیش ہوگا۔ پانچ ہزار کی ضمانت ہے۔
لاہور میں ریوے بوگنگ آفس میں ایک جلی سادین
پانی لگی تھی مطلقاً اصل ہے۔
خیلی فاس میں متصل ساحل میکران ایک ایسی کشتی پر
۵۰۰ دنہا جاز فلیٹن ضبط کی گئیں۔
تیرنگری میں ایک فوجی گورہ نے خودکشی کی کلکتہ پڑ
دو فوجی گورہ بچر چوری پکے گئے۔
امریکن مجلس سینٹ نے اس معاہدہ پچاسی پر دستخط
کر دئے جو برطانیہ اور چین کے ساتھ کیا گیا۔
انجمنہ نام برٹش دفاعی جہاز جو شہر میں غرق
کیا گیا تھا دوس نے اس کی معادہ دینا منظور کیا۔
ٹیرنگری میں جنگی جہاز نے اس کو غرق کیا تھا۔
ایک لاکھ ۳۰ ہزار ۰۰ پونڈ ضبط معادہ دینے لگے۔
سڈنی میں ہندی لوگ امریکن کی طرح جاپانی جہازوں
کی بھی بڑو بائیکٹ کر رہے ہیں۔
پاڈاٹھ نام جاپانی جہاز سے روانہ ہوئے، لیکن کوئی
چینی مسافر یا مال آپہ سار نہیں ہوا۔
موجودہ کھوٹنگل امن سیر میں، مرادہ مقدور متعلق اذان
پہننے کے بعد فیصلہ ہوا کہ سعیدین یا چوتھ۔ حسب فضا۔
اذان دو۔
نزلہ - امریکہ میں سے ہر شے خطوط دفتر میں
وصول ہوئے ہیں۔ شب جمعہ درمیان ۱۶ و ۱۷ اپریل شہر
بوقت ۱۰ بجے مارٹن کے زلزلہ دیرناک رہا۔
تصویر نیمہ علاقہ پچاس کیسیر ڈالٹن میں ۲۰ اپریل
کو آتش بازی سے پچاس آدمی زخمی ہوئے۔ جن میں سے کچھ
کے قریب قریب مارے گئے۔ پانچوں کے چھٹے گئے۔

ہے۔
یکم اپریل شہر کو بروز بدھ موضع منگھیا شریف علاقہ ریاست
ہیدل پور میں تیس گھڑا گئے جھکرا لاکھ ہو گئے اور ایک عورت بھی ہاگ
کی اندر ہوئی میرے ایک سہنے جو اسکو تھوڑے پر موجود تھا اس طرح بن
کیا کہ ایک عورت نے کڑھی بن میں ڈالکر چھپے پر رکھا جسوقت
نیل میں گیا تو عورت نے ایک ٹکڑا نیل میں مٹنے کے لئے ڈالا۔
ٹکڑا بہت گھٹا تھا نیل پر ہاگ لگی عورت نے جھٹ پانی کا چھنا
دیا۔ نیل سے آگ نکل کر چھپر گنگ گئی۔
۱۱۔ اپریل کو علاقہ تحصیل شوکت ضلع جہنگ میں سخت آوارہ
ہوئی۔ ایک ایک اوسے کا منڈ ۸ چھٹا تک سے ۱۸ چھٹا تک
تک تھا بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ فصل کو سخت
نقصان ہوا۔
واللہ - ہمارے قریب کٹاس میں ہر سال
بساکھی پر سہندن کا میلہ ہوا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ ایام میلہ
میں پہلے تو چند روز لگانا بارش ہوئی تھی پھر ۱۴ اپریل
کی رات کو ہیضہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ آج قریب تیس پتیس
لاشوں کے ایک جگہ جلائی گئیں۔ جو ایک خوفناک نظارہ ہے
گرد و غبار کے دیہات میں ہی کٹاس سے آئے ہوئے
آدمی مر رہے ہیں اور کئی راستوں میں بیمار دیکھے اور سنے
گئے ہمارے گاؤں میں آٹھ آدمی ایک دن میں مر گئے۔ اور
کچھ بیمار پڑے ہیں۔ دعا فرمادین۔ اللہ تعالیٰ غم احمولیوں کو
اس عذاب سے محفوظ رکھے۔ کہہ دو اور دو الیال
جو لوگ لاہور سے بندریہ ریوے باہر جائیں گے
ان پر غم نہیں لگائیں گے جو کہ ریوے کے ساتھ تو دل
کریں گے۔
انجمن حیثیت الاسلام لاہور کی ڈیڑھ ہندی مشائے کو ایک خاص
کمیٹی محمد علی لاہور میں سرمنی کو کریں گے۔
نقاب و سرحدی صوبہ سے قریب ۵۰ چیدہ بزرگ روپوں
گئے ہیں جبکہ دوزخ پڑیوں کے عذر سے جائیں گے۔
انجمن کھڑا فٹ سے پہلے نامہ عام ہو گئے طوفانی سے
ہری پنج ہون گے اور کمیٹی میں معاملت قطعی ہوگی۔
لاہور میں سینڈیل خاں کو بولان کی منخواہ میں بجائے ایک روپے
کے دو روپے بڑا لے گئے تاکہ صفائی کا کام بخوبی کریں
سہند یون کی سرکشی کے جواب میں عظیم فوج مہیا کی
گئی تمام دلی سپاہی رخصت سے بلوائے گئے۔
دشمن نے شب قدر دہشتا در کی تارہ دوبارہ کھٹ دی۔
نیکان پیر دوست کی لگی معوش فارسی۔

اٹلی اندر کی ایک ناکوار جڑپ جو بڑی ہے تازہ
تاروں سے یہ دریافت کی کہ سخت اندوس ہوا ہے کہ انہوں
جنرل (امیر البحر) اٹلی کی سرکردگی میں گیا۔ وہ جنگی جہاز قیامت کو گئے
ہیں۔ اٹالین انہدات لکھ رہے ہیں۔ کہ بحیرہ روم میں کسی جزیرے
پر قبضہ کر لیا جائے گا۔ اس جہاز کشی کی وجہ اٹلی میں سرکاری
طور پر یہ بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے ہاں پانچ اٹالین بوٹ
آتش کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولیٹیکل معلقون
میں افواہ ہے کہ ترکی میں ایک اٹالین پادری کے مدد سے
جائے کا بدلہ لیا جائے گا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر عام مودتی
نے اپنے کتبہ کا لوگوں کو حیران کر دیا وہ پہلے ایک چوکھٹ
پر چپچپ سے غالی اور زمین سے تین فٹ بلند نہی لیٹ
گئے۔ اور ان کے جسم کا بوجھ صرف سر اور پاؤں پر تھا اور باقی
جسم ہوا میں لیٹا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اور ان کی چھاتی پر تین من
بختہ کا پتھر رکھ کر دو اون سے پھوڑا لگایا اور آپ کو معلوم
تھا کہ نہ سنا۔ پھر آپ نے ایک مٹی اور وزنی اسنی زنجیر کو صرف
پاؤں اور گروں کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے
لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سببیا لیس من کا پتھر رکھ لیا
اور پھر ان کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ایک اور
پتھر رکھ کر اسے دو اون سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں وہ چھکڑوں
کو باہم ملا کر اور پر پر سے آدھوں کو بٹھا دیا اور خود چھکڑوں
کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر گزرتے گئے
مگر پروفیسر کو خیر نہ ہوئی۔ اللہ اللہ! پسلیان کیا ہیں
ہے کی سلاخیں ہیں۔

کلکتہ کا مشہور باغی اخبار "یوگا نتر" پر مصیبت میں مبتلا
ہے اس سے پہلے اس کے مدیر شرو ایک ایڈیٹر جنرل میں
جا چکے ہیں۔ اب جو تھے کی باری آئی ہے اس کی ۴۰ اپریل
کی اشاعت میں ایک ضمنی انگریزوں کی ظلم بندی کے
عنوان سے مکتوب ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔
پولیس پرنٹنگ سٹریٹس نے پولیس کورٹ سے ایک وارنٹ
پرنٹر بوجھتہ تر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی فائدہ تلاشی کے
لئے حاصل کئے اور اسی دن بعد وہ پرنٹر یوگا نتر کے
دفتر پر دھاوا بول دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو گانڈا اسٹل کو
لے کر روانہ ہو گئے۔ چھندہر بلو پولیس کے دیکھتے دیکھتے
کو تھے پر چڑھ یہ جادو جا ہو گیا۔ پولیس نے بہتری مکیوں

ہی مارین مگر اس کی گردن کو نہ پٹ سکی مگر پھندہ کر کے
کے کاموں میں جبراً سرایتا جاتا ہے۔

مغز ہمہ مرثیوں کے نام لگا رہے تھے ہوتی
گاڑی میں وہ قورمہ رز کی بوجھتہ تر کی ہے اس کو دیکھ کر
رنگ بگنے لگے ہوتے ہیں ۱۵ اور ۱۰ اپریل کی دیشانی
شب بمبئی میں وقت قدرہ سے کچھ دیر بعد پٹنے گوارہ جو
کے قریب لاہور روانہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور چھاؤنی سے
گذری تھی تو پھر تھوڑے دیر کی زمانہ گاڑی میں داخل
ہو گیا اور پھر پھر ٹرین اٹاری اور ستالی کے سٹیشنوں کے
درمیان پہنچی اس نے ۱۴ اپریل پتھر لگا کر خوف زدہ
مستور کو دکھایا اور کہا کہ سب اپنا ہتھیار تیار کر لیں
ورنہ قتل ہو جائیں گے اس پر عدالتوں نے زور دیا اور
اور اس نے اٹالینان سے ان سب کو باندھ لیا اور گاڑی
سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کو نہ داخل ہو کر پھر ہنگام
جائے۔ ایک حدت جو فائدہ مند دہلی میں خیال کی جاتی ہے
ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاڑیوں کے پائید انوں سے
گذرتی ہوئی دوم درجہ کے سافٹون کے پاس پہنچی اور ان
اگر چنانہ شروع کب کو چرخہ لگے پھر ہا ہے ایک دواہیت
ہے کہ ایک بوہدین جنگل میں سے مجرم کو گاڑی کے پاروں
پر چلتا ہوا دیکھ لیا اور ٹرین کو تھانپا یا مگر ٹرین تھانپا لاکھ
نہ ملا۔ اور ٹرین اٹنی تیزی سے چل رہی تھی کہ ایک بار اور
بہت لگ گئی جس سے مجرم کی طرف نصف دین کے
قریب ناکرے گئے۔ کہتے ہیں کہ ان بن سے ایک اس
کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر آ پڑا اور
پھر زور دین کے بغیر سمیت نہ پڑا اور گاڑی اتر کر
کے اسٹیشن پر آ کر ٹھہری۔

اس واردات منگیں کو ایک دن گزرتا لیکن پولیس حیران
تھی۔ سننے میں اٹاری کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات
کا ایک نیل کو بعض زمینداروں نے حملہ کر کے زور کو ب
کی ہے اور وہ مجروح ہو گیا ہے۔ جو پٹی سٹیشن اٹاری پر
اس کی فور پوچھی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا
کہ نہیں مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور نام میں پر
سخت خراشوں کے باعث زخم منور ہے میں نے طاہرین
کہ یہ زخم چلتی پٹن سے گرنے کا نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس
بدعاش کو گرفتار کر کے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص
واقعہ ذات کا تیل ہے۔ اور وسط قد اور مضبوط اعضاء

کا لوز ان پچیس تیس برس کا معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دہانت سے
معلوم ہوا کہ یہ پہلے ریوس کے فیضان میں کام کرتا
تھا۔ پھر اس کو ٹرین پر چڑھنے کی ہمت تھی۔ وہ پتھر بھی
برآمد کیا گیا جس کی دیکھی سے زمانہ مسافر دن کو نوا ہوا سوہ
وردی ہی فائدہ تلاشی سے برآمد ہوئی۔ جس کو پٹن کر زمانہ گاڑی
میں گھس آیا تھا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور
سے مستور کے زور پھر برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی
ایک مسجد کے نعل زمین کے اندر گرا رہے تھے جو یہ بات
انصافی تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گانڈا کے ذلیلانہ
اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کی
دانتہ بنایا اور پولیس والوں کی کارگزاری کی جہان تکمیل
کی جائے رہا ہے۔

کلکتہ سے ایک نہایت قیمتی پارسل کے چوری ہونے
کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوا لاکھ روپے کے جواہرات تھے
ایسے ہی دو پارسل دلاہیت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے
تھے۔ کابل گنہی کے نام تھے اس کو ایک ہی پارسل ملا
خط میں دو کا حوالہ تھا۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ
نہیں لگا۔ سخت پریشان میں ۴۰ ہزار روپے کے انعام کا
استثمار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بندے دانے کو ملے گا کم شدہ
پارسل ہی سہہ شدہ تھا ایسے ہی سولہ جڑپ۔ یہ پکٹ گم پٹے
گئے۔ یہ نتیجہ دیکھ کر بھیجے گئے من اور ان میں ہی قیمتی
جواہرات تھے سنسنی جاری ہے۔

پنجاب کے سکون بن جو کتبہ نصاب پڑھائی جاتی
ہیں۔ ان کی اصلاح کا انداز ہی سمجھا گیا ہے۔ تجربہ سے معلوم
کیا گیا ہے کہ مردہ نصاب طلبائے مدارس کے لئے
موزون نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بوجھ
بوجھ پڑتا ہے۔ جو طے کی طرح رٹن پڑتا جو کہ معلومات
میں ترقی کرتی ہے۔ اس بہاری نقص کے مٹانے کے
لئے ایک۔ عیدہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود داکٹر صاحب
بہادر اس کے پریذیڈنٹ ہونگے۔ مدارس کے کتب
نصاب پر نظر ثانی کریں گے۔ مطلب یہ کہ رٹکون کے
دانتہ بننے پائین۔ جو طے کی طرح رٹنے کی ضرورت نہ ہو جو کچھ
پر میں اس کتاب کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیجا مادہ
چیزیں نکل جائیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھئے گی
کہ نصاب مفید اور رٹکون کی ضرورتوں کی مطابقت بنایا جائے۔

انتخاب اخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلی گراف نے اہمیت پرور
دیا تھا کہ لندن میں دولت عثمانیہ
کا سامان سفیر اس واسطے نہیں رکھا جاسکتا کہ مسلمانوں میں پردہ کا
روح ہے اور یہ امر نظام معاشرہ کے خلاف جو ہر ایک مسلمان کا
سفیر اور دین جو دوسرے مسلمان کے دربار میں رہتا ہے۔ بے چارے
بلکہ تقریر پر اپنے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر
باضابطہ جسے اور ہرزم میں شریک ہو اور مدعو کیا جاوے یورپین
تھن میں کوئی محفل مجلس ایسی نہیں ہوتی جس میں عورتیں اور
مرد دونوں شریک نہ ہوں۔ پس جبکہ سرکاری مجلسوں اور بری
بڑی دعوتوں میں اور درباروں میں مسلمان عثمانی سفیر نہیں اپنی
حرم کے تہن شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔
ایک طرف انگلینڈ کے گھبراہٹ کا خیال رہتا ہے اور دوسری
طرف سلطان المعظم کو لندن میں اپنا مسلمان نہ بیٹھ کر رکھنا
ملاحظہ تو اس اختلاف کی بابت لوگوں میں عجیب عجیب خیالات
پیدا ہو رہے ہیں لیکن اس کا بہترین فیصلہ نہایت آگے لندن
میں ترکی سفیر تعین ہونے سے ہو گیا اور سلطان المعظم
کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار تربیت دیا
جبکہ مسلمان ترک سفیر کے لندن میں نہ رکھ سکے گا عذریہ
کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباروں میں شریک نہ
ہونامی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ درحقیقت اس انگلند کی کوئی
اور وجہ بھی کیوں نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے نہایت بیک
اس منصب پر مامور کر کے یہ عذر دفع کر دیا۔ نہایت بیک
کی طاقتوں ایک روسی عالی خاندان کی تھلک مذہب لیٹری ہے
جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک میں بہت بڑا مانا جاتا
ہے اور وہ اپنے مذہب پر بھی قائم ہے اس واسطے پردہ
کی پابندی نہیں اور بے تکلف دعوتوں اور مجلسوں میں شریک
ہوتی ہے اور نہایت بیک عثمانی سفار کے مناصب پر
عصر سے مامور چلے آتے اور نیک نامی کے ساتھ اپنی
فرائض کو ادا کرتے رہے ہیں۔ پس ان کے لندن میں عثمانی
سفیر مقرر ہونے سے مناسب بھی ہو گیا اور لاٹھی ہی نہ
توئی۔ سلطان المعظم نے فرامردان یورپ کو اپنی مذاکرہ
سیاسی لیانت کا معرفت بنانے کے دلائل میں یہ
ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (الوید)

حاجیوں کے ملک

مقدس سرزمین حجاز میں دیکھ سکتے
پھوٹ پڑے دیکھو جسے اس سال
تکم سلطان روسی کا سفیر اور ایرانی حاجیوں پر جو بھیرا سود
انداز و تازمین ہو کر گذرتے تھے نہایت قریظہ مقرر ہوا تھا
روسی جہازران کمپنی نے قریظہ کی مشکلات کے خیال سے
اپنے جہازوں کا گریہ بڑھا دیا اور خدیوی جہازران کمپنی
(مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ ہی کر لیا کہ وہ بھی اس شرح
سے کم کر دے۔ نہایت بیک روسی کمپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ غیر
مصر کے ایک نیکم تاجر محمد آغہ دی صدیقی کوئی پیش کا
کا دربار بندہ بدست میں بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو
انہیں نے خود مدعی بندہ لگا دیا اور سرزمین حجاز کو ان کی
جہازران کمپنی کے معدوم دفتر سے بطور خود بہت سے جہاز
ٹھیکہ ہے۔ لائے اور پھر انہوں نے روسی جہازران کمپنی
کی مقرر کردہ شرح کر کے سے تقریباً نصف اجرت دیکر
حاجیوں کے سفر میں آسانی بہم پہنچادی۔ چاہے پولڈنی کسی گریہ
اور خرچ خود اس کے بغیر کی جائے کیسے اس میں اور کتنے
جدد اور وسیع پہنچاؤ اور اس سے چار اور سو واپس لانا اور
مصارف قریظہ وغیرہ کے سب کچھ شامل تھا۔ اور جبکہ
جدہ میں بھی وبا پھیلی۔ تو اکثر جہازوں نے حاجیوں کے
بجائے سے انگار کیا۔ اس موقع پر بھی نیکم دل اور
بہادر دینی ذوق تاجرانہ زدہ حاجیوں کے حق میں
خوشتر رحمت بنا اور ماکش رسوڈان میں اور مصر کے
کئی شہر حاجی جدہ سے پہنچے۔ اور ان کو وہاں سے اٹھانے
وطن تک بغیر مت پونچ کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور
پچیس ہزار کے قریب تمام سالک کے حاجیوں کو اسی مرد
خدا کی مہربانی اور سعی جمیل نے مصائب غریب سے بچا
دلائی۔ (پیسہ)

مسلمان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنا والوں
میں پہلا نمبر مسلمان
روس کا ہے حاجی جابر حکومت کے سلسل نظام اور تعقب
عیسائیوں مسلمانوں کی شدید دستبرد سے تنگ اگر ہجرت کا
ارادہ کرتے ہیں اور اپنی بیش قیمت جائدادیں چھوڑ
کر اس امید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا
موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی ہاجرین لاکھوں
کی تعداد میں بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہیں اور سیکرٹ
آدمی ہر سال ہی میں ہونے پختہ ہوتے ہیں چنانچہ قزاقان

اروس) کا نامور اسلامی انسبک ارباب الحق رقمطراز ہے
کہ ساٹھ مسلمان کنبوں نے جنہیں تین سو نفوس شامل
ہیں۔ اپنے وطن ٹوبا اسک (سائبیریا) سے ہجرت
کر کے ترکی علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم
سے حاصل کر لی ہے اور غریب و روسی وزیر داخلہ کا
پردانہ کے کر قلم و عثمانیہ میں جانو اسے میں سلطان المعظم
نے ان کی آتش کے موافق اجازت دے دی ہے کہ وہ حجاز
ریلوے کے علاقہ یا ولایات الحدہ۔ قونیہ۔ حلب و انقرہ میں
جہاں چاہیں آباد ہو جائیں۔ بلاد عثمانیہ میں مسلمان عالم کا نقل
مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ
ہے۔ لیکن اسے کاش گورنر نے۔ روس اپنی مسلمان رعایا
کی تالیف و تقویٰ پر متوجہ ہو کر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھو
کہ وہ اپنے وطن عزیز سے منہ موڑ کر اوقیانوسی جہاز اور
اسباب چار کر دوسری عملداری میں نقل مکان کریں۔
(پیسہ)

موجودہ دور کی شہرست

اخبار پانڈیز کا نامہ نگار رشاد
خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ
موجودہ دور کے اجتماع کی خبر کاراؤن کی شہر اتون کا انداز
کرنے کے لئے رشاد سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو
راہ میں گرمی دشمنی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔
لیکن راستہ میں درسا وقت بھی ضائع نہیں کیا گیا اور فوج
تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچی
انوارہ ہی کر کشیتون کاہل موجودہ دور نے تو دلالت سے مگر یہ
بات غلط نکلی اور سپاہ بر آسانی دیا کہ مہور کر گئی۔ رسالہ کے کٹ
پر ۲۱ اپریل کی شب کو بھی مخالفوں نے گولیاں چلائیں یا تو پھینک
فیوز پھینکیں جو بیرون پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیوں کے قتل
ہی گئے۔

حمید یہ حجاز ریلوے

محمصر المودیکم اپریل کی اشاعت میں
مخبر کر تا ہے کہ اسکو آستانہ علیہ ایک مرتبہ شخص کی تحریر
سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو جشن سالگرہ
تحت نشینی سلطان المعظم کے موقع پر دینہ سورہ تک جہانہ جو
کا تخت حضر ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے
کا نام ضروری سامان خریدنے کی واسطے قیمت (اداکر دی ہے۔
پٹر یاں اور گارڈین جن چیز دینی حاجت سے جلد تر آجائیگی اور کمیٹی
نے بدینہ سورہ کے مکمل تک لائن بنانے کا فیصلہ ہی بنایا ہے
اس حصہ میں کی تیاری پر سرترہ میں فراہم (فرانکس) نے کے

اخبار پانڈیز کا نامہ نگار رشاد خبر دیتا ہے کہ جو انگریزی سپاہ موجودہ دور کے اجتماع کی خبر کاراؤن کی شہر اتون کا انداز کرنے کے لئے رشاد سے شب قدر گئی ہے۔ اس کو راہ میں گرمی دشمنی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستہ میں درسا وقت بھی ضائع نہیں کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچی انوارہ ہی کر کشیتون کاہل موجودہ دور نے تو دلالت سے مگر یہ بات غلط نکلی اور سپاہ بر آسانی دیا کہ مہور کر گئی۔ رسالہ کے کٹ پر ۲۱ اپریل کی شب کو بھی مخالفوں نے گولیاں چلائیں یا تو پھینک فیوز پھینکیں جو بیرون پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیوں کے قتل ہی گئے۔

اُنی اور ترکی میں ایک ناگوار جھڑپ ہوئی ہے تازہ
تاریخ سے یہ دریافت کہ کے سخت انصاف سے اس کے اندر مل
جسٹس (امیر لہجہ) اُن کی سرکردگی میں گیارہ جنگی جہازوں کو گئے
میں۔ اُنہیں اندھا دھند لکھ رہے ہیں۔ کہ مجبوراً یہیں میں کسی چیز
پر قبضہ کر لیا جانا ممکن ہے۔ اس جہاز کشی کی وجہ اُن کی سرکاری
طور پر بتائی گئی ہے۔ کہ ترکی نے اپنے اُن پانچ اٹالین ہوش
آتش کھولنے کی اجازت نہیں دی تھی مگر اٹالین پولیسکل حلقہ
میں افواہ ہے کہ ترکی میں ایک اٹالین پادری کے مدد سے
جائے کا بدلہ لیا جائیگا۔

۵۔ اپریل کو تین بجے بمبئی فورٹ میں پروفیسر رام موٹی
نے اپنے کرتب دکھایا کہ لوگوں کو حیران کر دیا وہ پہلے ایک چوکرٹ
پر چہینچ میں سے خالی اور زمین سے تین فٹ بلند تھی بیٹ
گئے۔ اُن کے جسم کا بوجھ صحت سراور پاؤں پر تھا اور باقی
جسم ہوا میں لٹھا ہوا تھا۔ ایسی حالت میں اُن کی چھاتی پر تین من
پختہ کا پتھر کہہ کر دو اُون سے پھوڑا لگایا اور آپ کو معلوم
تھا کہ نہ ہوا۔ پھر اپنے ایک مٹی اور وزنی کپڑی زنجیر کو سرور
پاؤں اور گروں کی طاقت سے توڑ دیا۔ بعد ازاں انہوں نے
لیٹ کر اپنی چھاتی پر ساڑھے سینتالیس من کا پتھر کہہ لیا
اور پھر اُن کے شاگردوں نے اس پر تین من کا ہالک اور
پتھر کہہ کر اسے دو اُون سے پھوڑ ڈالا۔ آخر میں وہ چھکڑوں
کو باہم ملا کر اُن پر بہت سے آدھوں کو بٹھادیا اور خود چھکڑوں
کے سامنے لیٹ گئے۔ چھکڑے پروفیسر کی چھاتی پر لگ کر گر گئے
مگر پروفیسر کو خیر نہ ہوئی۔ اللہ اللہ! پسلیاں کیا ہیں
میں کی سلاخیں ہیں۔

کھلتے کا شور باغی اخبار "لوگاسٹر" یہ مصیبت میں پہنچا
ہے اس سے پہلے اس کے دو پڑاوی ایک ایڈیٹر میں
بچکے ہیں۔ اب جو تھے کی باری آئی ہے اس کی ۲۰ اپریل
کی اشاعت میں ایک منمن انگریزوں کی ختم بندی کے
عنوان سے نکلا ہے جسے باغیانہ تصور کیا گیا ہے۔
پولیس پرمٹنڈٹ سٹریس نے پولیس کو اسے ایک وارنٹ
پڑا دیا جو پھندہ تر کی گرفتاری اور دوسرا دفتر کی فائدہ تلاشی کے
لئے حاصل کئے اور اسی دن بعد وہ پڑاوی گانگنٹر کے
دفتر پر دم مارا ہوا دیا۔ خوب تلاشی لی۔ اور جو گانگنڈا اس مل کو
سے کر روانہ ہو گئے۔ پھندہ تر پولیس کے دیکھتے دیکھتے
کو تھے پڑاوی۔ جادو جادو گیا۔ پولیس نے بہتری مگرین

جی مارین سگاس کی گردن کو پٹے کی رستہ پھندہ تر کر
کے کاموں میں جڑا مہر پڑا دیا ہے۔

مغز صحرانویوں کے نام لگا رہے ہیں جتنی ہوئی
گڈری میں وقوعہ سرور کی ہو کیفیت تحریر کے ہے اسکو دیکھ کر
دیکھتے کہتے ہوئے ہیں ۱۷ اور ۱۸ اپریل کی دیشانی
شب بمبئی میں وقت مقررہ سے کچھ دیر بعد یعنی گیارہ بجے
کے قریب لاہور کو نہ ہوئی۔ جب ٹرین لاہور پہنچی تو اسے
گڈری ہی تھی تو مجرم تیسرے درجہ کی زانہ گاڑی میں داخل
ہو گیا اور چوٹی کر ٹرین ٹری اور ستانی کے سٹیشن کے
درمیان پہنچی اس نے ۱۴ اپریل چھپا لگا لکڑیوں کو زور
مستور کر دیا اور کہا کہ سب اپنا ہتھیار اتارنا اور تین
درجہ قتل کر دیا تین گنا پھر عدالتوں نے زور اتار دئے
اور اس نے اٹالین سے ان سیکو بائندھ لیا اور گاڑی
سے باہر نکل آیا تاکہ کسی دوسرے کو کہہ بن داخل ہو کر پھر ہنگ
جائے۔ ایک صورت جو غالباً ہندو پولیس خیل کی جاتی ہے
ٹرین کی دوسری سمت پر چند گاریوں کے پائید اُن سے
گڈری ہوئی دھم دھم کے ساتھ اُن کے پاس پہنچی اور اُن
اگر چنانچہ شروع کیا کہ چوڑا پٹے پر تھامے ایک دو اُون
ہے کہ ایک بورڈ میں جنکمن سے مجرم کو گاڑی کے پار اُن
پر چڑھنا دیکھ لیا اور تین کو ٹھہرا دیا یا مگر ٹرین ہٹا دیا
نہ ملا۔ اور ٹرین اُسی تیزی سے چل رہی تھی کہ ایک ریلو
بندہ لگ گئی جس سے مجرم کی طوٹ نصف درجن کے
قریب نازکے گئے۔ کہتے ہیں کہ اُن میں سے ایک اس
کی ٹانگ میں لگا اور وہ ٹرین سے کود کر زمین پر اُترا اور
پھر زوروں کے پتھر سمیت نائب جوٹا اور گاڑی اطر
کے اسٹیشن پر اکر تھر گئی۔

اس واردات متنگین کو ایک دن گڈری میں پولیس حرا
تھی۔ اسے میں گاڑی کے گاؤں میں مشہور ہوا کہ کل رات
کو ایک تلی کو بعض زبند ارون نے حملہ کر کے زور کو ب
کی ہے اور وہ مجرم ہو گیا ہے۔ جو بہی سٹیشن آگاری پر
اس کی خبر پہنچی پولیس خبردار ہو گئی۔ دیکھنے سے معلوم ہوا
کہ تین مذکور کی ٹانگ گولی سے مجروح ہے اور تمام بدن پر
سخت خراشوں کے باعث زخم نور ہے میں زخم ہر تہ
کہ یہ زخم چلتی ہیں سے گرنے کو نتیجہ ہے۔ پھر کیا تھا اس
بدمعاش کو گرفتار کر کے مزید تحقیقات شروع کی۔ یہ شخص
واقعی ذات کا تیل ہے۔ اوسط قد اور مضبوط اعضاء

کا لہجہ ان بچپن میں برک معلوم ہوتا تھا۔ زیادہ دریافت سے
معلوم ہوا کہ یہ پہلے ریلوے کے فنیوں میں کام کرتا
تھا۔ جیسی اور کو ٹرین پر چڑھنے کی ہمت تھی۔ وہ پتھر بھی
بٹا کر لیا جس کی دیکھی سے زانہ مسافروں کو لوٹا تھا سوہ
وردی ہی فائدہ تلاشی سے برآمد ہوئی۔ جسکو پہن کر زانہ گاڑی
میں گھس آیا تھا۔ آنا ہی نہیں بلکہ مزید تحقیقات کے زور
سے مستور کے زور بھی برآمد کئے گئے۔ جو پاس ہی
ایک مسجد کے منحل زمین کے اندر گھر کے تہو پات
انصاف تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ کہ گاؤں کے ذمہ دار نے
اس واردات کی تحقیقات میں صدق دل سے پولیس کا
ہاتھ بٹایا اور پولیس والوں کی کارگزاری کی جہاں تک تفتیش
کی جائے۔ بجا ہے۔

کلکتہ سلیک ہنٹ تفتیشی پارسل کے چھٹی تہ
کی خبر آئی ہے۔ اس میں سوالا کہہ رہے کے جو اہرات تہ
لیتے ہی دوبارسل ولایت سے بذریعہ ڈاک بھیجے گئے
تھے۔ کلکتہ میں کے نام تھے اس کو ایک ہی پارسل ملا
خط میں درکار احوال تھے۔ دریافت کرنے سے دوسرے کا پتہ
پہنچ لگا۔ سخت پریشان ہیں ۲۰ ہزار روپے کے اعضاء کا
اشتمار دیا گیا ہے۔ جو پتہ بندے دانے کو دیکھ کر گم شدہ
پارسل ہی ہمیشہ شدہ تھا لیس ہی سوار جڑا۔ یہ پکٹ گم پائے
گئے۔ یہ نیو یارک سے بھیجے گئے میں اور ان میں ہی تفتیشی
جو اہرات تہ سستی جاری ہے۔

پنجاب کے سکون میں جو کتب نصاب پڑھائی جاتی
میں ان کی اصلاح کے زور ہی سمجھا گیا ہے تجربہ سے معلوم
کیا گیا ہے کہ مرید نصاب طلبے مدارس کے لئے
موزوں نہیں ہے۔ اس سے بچوں کے دماغ پر بوجھ
بوجھ پڑتا ہے۔ طوطے کی طرح تین چر تاج کو معلومات
میں ترقی کرتی ہے۔ اس پہاڑی نقص کے مٹانے کے
لئے ایک عیدہ کمیٹی مقرر کی گئی ہے اور خود دیکھ کر حسب
بہادر اس کے پریذنٹ ہو گئے۔ مدارس کے کتب
نصاب پر نظر ثانی کریں گے۔ مطلب یہ کہ اگر کون کے
دانش دینے پائیں۔ طوطے کی طرح تین کی ضرورت نہ ہو کہ
چرین دس ذہن کی ترقی ہو تمام غیر ضروری اور بیفائدہ
چیزیں اٹال دیکھیں یہ کمیٹی لاہور میں اجلاس کریگی۔ اور دیکھنے گی
کہ نصاب مفید اور کون کی ضرورتوں کی مطابق بنا یا جائے۔

انتخاب الاخبار

انگلستان میں ترکی سفیر

ڈیلی ٹیلیگراف کے اہانت پر

دیا تھا کہ لندن میں دولت عثمانیہ کا سامان سفیر اس واسطے زمین رکھا جاسکتا کہ مسلمانوں میں پردہ کا رواج ہے اور یہ امر نظام معاشرے کے خلاف ہے۔ ہر ایک مسلمان کا سفیر اور زمین جو دوسرے مسلمان کے دربار میں رہتا ہے، چنانچہ جیسے تقریر پر اس نے قائم مقام ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ وہ ہر باضابطہ جسے اور بزم میں شریک ہو اور بدحو کیا جاوے اور پھر تن میں کوئی مغل و مجلس ایسی نہیں ہوتی جس میں عورتیں اور مرد دونوں شریک نہ ہوں۔ پس جبکہ سرکاری مصلحت اور بری بری دعوتوں میں اور درباروں میں مسلمان عثمانی سفیر نہیں اپنی حرم کے تنہا شریک ہوگا تو یہ ایک نامناسب حرکت ہوگی۔ ایک طرف انگلینڈ کے دھار کا خیال رہتا ہے اور دوسری طرف سلطان المعظم کو لندن میں اپنا مسلمان نایف مقام رکھنا مد نظر تو اس اختلاف کی بابت لوگوں میں عجیب عجیب خیال پیدا ہو رہے ہیں لیکن اس کا بہترین فیصلہ نہایت پاکیزہ لندن میں ترکی سفیر متعین ہونے سے ہوگی اور سلطان المعظم کی حکمت عملی اور سیاسی مہارت نے یہ میدان آخر کار جیت لیا جبکہ مسلمان ترک سیر کے لندن میں نہ رکھ سکے کا غمزدہ کی پابندی کے باعث اس کی حرم کا درباروں میں شریک ہونا ہی قرار دیا جاتا تھا۔ خواہ وہ حقیقت اس انکار کی کوئی اور وجہ ہی کیوں نہ ہو۔ تو سلطان المعظم نے رفقہت کے اس منصب پر مامور کر کے یہ غمزدہ کر دیا۔ رفقہت کی حالتوں ایک روسی عالی فہم انسان کی تھک مذہب لیڈی ہے جس کا خاندانی رتبہ روس کے ملک میں بہت بڑا مانا جاتا ہے اور وہ اپنے مذہب پر ہی قائم ہے اس واسطے پردہ کی پابندی نہیں اور بے تکلف دعوتوں اور مجلسوں میں شریک ہوتی ہے اور رفقہت بک عثمانی سفارت کے مناصب پر عرصے سے مامور چلے آئے اور ایک نامی کے ساتھ اپنی فرائض کما د کرتے ہیں۔ پس ان کے لندن میں عثمانی سفیر مقرر ہونے سے سانس بھی مرگیا اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹی۔ سلطان المعظم نے فراموش دیا کہ یورپ کو اپنی خداداد سیاسی یقینت کا معترف بنانے کے دلائل میں یہ ایک نئی دلیل اضافہ کر دی ہے۔ (الموت)

حاجیوں کے سلوک

مقدس سرزمین حجاز میں دیکھا گیا

پھوٹ پڑنے لگی جب سے اس سال حکم سلطان روسی کا سفری۔ اور ایرانی حاجیوں پر جو پیرا سود اور ڈارڈن میں ہو کر گذرتے تھے سخت قرضہ مقرر ہوا تھا روسی جہازران کپنی سے قرضہ کی مشکلات کے خیال سے اپنے جہازوں کا گریہ بڑھا دیا اور خدیجی جہازران کپنی (مصری) سے ایک ذاتی معاہدہ ہی کر لیا کہ وہ بھی اس شرح سے کم کرے کہ روسی کپنی قرار دے چکی ہے۔ یہ غیر مصر کے ایک ٹیکمیل تاجر محمد آفندی معبودی کوئی جس کا کاہن بار بندہ بیروت میں بہت وسیع پیمانہ پر چل رہا ہے تو انہوں نے خود روسی بندہ گاہ اندر میں جا کر واپس کی جہازران کپنی کے صدر دفتر سے بطور خود چہرے جہازران ٹیکمیل پر لے لے اور پھر انہوں نے روسی جہازران کپنی کی مقرر کردہ شرح کو یہ سے تقریباً نصف اجرت دیکر حاجیوں کو سفر میں آسانی جم پونچھی دی۔ چنانچہ لوگوں کی گریہ اور خراج خوراک وغیرہ کی بابت کیسے اس میں اور سستہ پیدا اور وسیع پونچھا اور وہاں سے پانچ سو روپے لانا اور مصارف قرضہ وغیرہ کے سب کچھ مل گیا۔ اور جبکہ عیدہ میں ہی وہاں پہنچے۔ تو اکثر جہازران نے حاجیوں کے بجلنے سے انکار کیا۔ اس موقع پر ہی ٹیکمیل اور بہادر دینی ذریعہ تاجرانست زودہ حاجیوں کے حق میں فرشتہ رحمت بنا اور ماکش روسوان میں اور مصروف کے کئی ہزار حاجی عیدہ سے پہنچے۔ اور ان کو وہاں سے اور کچھ دھن تک بخیریت پہنچ کر ثواب دارین حاصل کیا۔ اور پچیس ہزار کے قریب تمام مالک کے حاجیوں کو اسی مرد خدا کی مہربانی اور سچی جیل لے لے مصائب غارت سے بچا دلائی۔ (پیر)

مسلمان روس کی ہجرت

نقل مکان کرنے والوں میں پہلا نمبر مسلمان

روس کلہے جا اپنی جابر حکومت کے مسلسل مظالم اور تعصب عیسائیوں مسلمانوں کی شدید دستبرد سے تنگ آکر ہجرت کا ارادہ کرتے ہیں اور اپنی بیش قیمت جائیدادیں چھوڑ کر اس امید پر سلطنت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملے گا۔ اس قسم کے روسی ہاجرین لاکھوں کی تعداد میں بلاد عثمانیہ کے اندر آباد ہو چکے ہیں اور سیکولر آدمی ہر سماجی میں پونچھے تھے میں رچا پڑا خزان

داروں کا نامور اسلامی انس کا بیان الحق رقمطراز ہے کہ ساٹھ مسلمان گنہوں نے جنہیں تین سو نفوس شامل ہیں۔ اپنے وطن ٹوبا بسک (سائبیریا) سے ہجرت کر کے ترکی علاقہ میں آباد ہونے کی اجازت سلطان المعظم سے حاصل کر لی ہے اور عنقریب وہ روسی وزیر داخلہ کا پروانہ لے کر قندرو عثمانیہ میں جائیں گے۔ سلطان المعظم نے ان کی مناسک کے موافق اجازت دیدی ہے کہ وہ حجاز ریلوے کے علاقہ یا ولایات المدینہ تونیہ و حلب و انقرہ میں جہان چاہیں آباد ہو جائیں۔ بلاد عثمانیہ میں مسلمان عالم کفیل مکان کرنا سیاسی و قومی پہلو سے ترکی کے لئے بہت فائدہ ہے۔ لیکن اسے کاش گورنمنٹ روس اپنی مسلمان رعایا کی تائید و تقویٰ پر متوجہ ہو کر اس امر کی ضرورت باقی نہ رکھو کہ وہ اپنے وطن عزیز سے مومن موکر اور قسبی جائیداد اور اسباب چارہ کر اور سرکاری عہداری میں نقل مکان کریں۔ (پیر)

موسم ہندوؤں کی شہریت

اخبار پانچویں کا نامہ شکار پشاور

موسم ہندوؤں کے اجتماع کی خبر کاراؤن کی نشرارتوں کا انداد کہنے کے لئے پشاور سے شہر تدر گئی ہے۔ اس کو راہ میں گرمی و خشکی کی وجہ سے بڑی زحمت اٹھانی پڑی۔ لیکن راستے میں ذرا سادہ و سست ہی منسلح نہیں کیا گیا اور فوج تیزی سے کوچ کرتی ہوئی صحیح و سلامت منزل مقصود پر پہنچ گئی۔ انوارہ ہی کر شہر میں پہلے پہل موسم ہندوؤں نے توڑ ڈال ہے مگر یہ بات غلط نظری اور سب سے آسانی دیا کہ جو مکر گئی۔ رسالہ کے کپٹ پر ۲۱ اپریل کی شب کچھ ہی مخالفوں نے گولیاں چلائی تھیں۔ یہ تو بے فائدہ فیر لیکر چکیوں پر زیادہ فیر ہوئے اور چند آدمیوں کے زخم بھی کئے۔

حمید یہ حجاز ریلوے

مہم عصر المودیکم اپریل کی اشاعت میں

تحریر کرتا ہے کہ اسکو آستانہ علیہ ایک عالی مرتبت شخص کی تحریر سے معلوم ہوا کہ پانچ ماہ بعد یعنی یکم ستمبر ۱۳۰۴ کو جشن سالگرہ تخت نشینی سلطان المعظم کے موقع پر مدینہ منورہ تک حجاز ریلوے کا افتتاح ضرور ہو جائیگا۔ آستانہ علیہ کی صدر کمیٹی نے ریلوے کا نام ضروری سامان خریدنے کی واسطے قیمت ادا کر دی ہے۔ پٹریاں اور گاڑیاں جن چیزیں حاجت سے جلد تر آجائیگی اور اس کی کمی سے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تک لائن بنانے کا تخمینہ ہی بنایا ہے اس حصہ کی تیاری پر سترہ ملین فرانک (فرانکس) لگنے کے

اخبار پانچویں کا نامہ شکار پشاور
موسم ہندوؤں کی شہریت
اخبار پانچویں کا نامہ شکار پشاور
موسم ہندوؤں کی شہریت
اخبار پانچویں کا نامہ شکار پشاور
موسم ہندوؤں کی شہریت

بسم الله الرحمن الرحيم
محمده و آلہ وسلم رسولہ اکرم

انیم جناب ایڈیٹر صاحب پر سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار گوہر بارین درج فرما کر مشکور و ممنون فرما دیں۔

خاک محمد حسین از لاہور پھاونی

میان بیوی کا کیسا سلوک ناچاہیے

کہنے کو تو یہ ایک چوٹی سی بات ہے کہ میان بیوی کا کیسا سلوک ہونا چاہیے مگر جب اس پر کچھ سمجھنے کے لئے قلم اٹھائی جاوے تو بات کا تنگ و تنگ بن جانا نہ صرف ممکن بلکہ قرین قیاس و تحقیق ہمارے ملک کے میان بیوی کچھ ایسے اونیہ کے قسم کے ہیں کہ انہوں نے اپنی چال ڈال سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ دراصل باتوں کو میان بیوی کے تعلقات کا منشا معلوم نہیں اور جان بوجھ کر وہ بات کرتے کہ جو نہ تو ان کا حق تھا اور نہ ان کو ضروری و واجب تھی۔ اس میں شک نہیں کہ جو جو کارروائیاں پہلی پہلی بیویاں اپنے خاندان سے کرتی تھیں یا پہلے پڑے میان بیویوں سے کرتے تھیں ان کی داستان چوٹی سی داستان نہیں ہے اور نہ ایسی ہے کہ وہ میان بیویوں پر راسخ رہے۔ راسخ سے دور و دور و دور بیفرورغ سے پہرے پہرے۔ مگر ان پر ضرور ہے کہ وہ قصداً ہونے کے سبب ناخوش کا زیادہ وقت مزور لے گا مگر اس تو نہیں ہے کہ بے سہم سے لطف ہو یا سختی سے کہ لئے تازہ باندھ کر نہ ہر اور اس کو اپنی حالت کے سبب سے لطف یا سختی سے دینے والا ہو لیکن یہ سچ ہے کہ سب کی طبیعتیں عقلیں ایک جیسی نہیں ہوتیں اور نہ وہ زیادہ محنت یا وقت اختیار نہیں کرتیں دینے کے شایق ہونے میں اور نہ ان کی بدعت میں تو یہ ایسی بات ثابت ہوتی ہے کہ زیادہ ہے۔ وجہ یہ کہ جماعت کے کل دراجات میں سے انکم و بدر۔ جنہوں سے اعلیٰ الذکر تو ہفتہ میں دو بار ہے اور مندر الذکر صرف ہفتہ وار بار و جو یک جماعت ہا لاکھ سے زیادہ ہے مگر پہر ہی ان قوم جبریل کی تھی یہودی بہتری کا خیال بہت ہی کم ہے۔ حالانکہ جماعت اگر ترقی کرتی تو کوئی بات نہ تھی اگر صرف ایک ایک لاکھ پر چڑھی ان اخبارات کا شائع ہونا شروع ہو جاتا۔ تو بہت کچھ امید ہو جاتی مگر کچھ خیال نہیں کیا جاتا۔ بیڈیٹر جینچر شور کہتے ہیں ہر شہر کہتے ہیں مگر بہت کم اس شور کو سنا جاتا ہے اور تو اور ریلوے آفٹریس جی ایک ہمارے رسالے جس کا انگریزی

حقہ یوروپ دام کی کوئی جاتا ہے باوجود محنت و کوشش کے اب تک دس ہزار تک نہ پہنچا۔ یہ تمام امور کیلن پیش کرتے ہیں؟ محض اس لئے کہ ابھی ہماری جماعت میں اخبار بینی کا مذاق پیدا نہیں ہوا اور نہ بات تو کچھ نہ تھی۔ بہر حال اس لئے کہ با مضمون محض ایک ایسی بات پر احوال پر ہمارے نزدیک چوٹی نہیں ہے مگر عنوان سے شاید ناظرین سمجھ لیں کہ اس کیسے لکھیں کیونکہ پڑھتے پڑھتے طبیعت اکتا گئی۔ تو پھر لکھائی جو پائی کی محنت و فضلہ اور ہمارے ہر تحریر کا رت نہ جاوے گی تو اور کیا ہوگی؟ لہذا حضرت دل سے یہ حکم سنایا کہ میان بیویوں کا مضمون لکھو چند مطلب کی باتیں شاد و۔ یہ بات تو ظاہر کر دو جو نون (میان بیوی) کا تعلق اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کے لئے وہ سامان آبائش و آرام و سکونت قبی ہو گیا کہ خداوند کریم نے ہی دوسرے اغراض و مقاصد کے علاوہ مرد و عورت کا تعلق سکونت قبی کو موجب ہی قرار کیا ہے۔ اب یہ سکونت قبی کا باعث ایک دوسرے کے لئے ایسے ایسے سکنا۔ یہ کہ آپس میں ایک دوسرے کے دل میں محبت و چاہت و الفت ایک دوسرے کی ہوا ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی ہو۔ غمخواری ہو اور ایک دوسرے کے دل میں ایک دوسرے کی دلی توجہ کی کارضا خیال ہو۔ پہر ایک دوسرے کے ساتھ درگزر کرنے اور نرمی اور سہمائی اور شہنائی۔ یہ ہمیشہ اسے کا ہی خیال ہو۔ ایک دوسرے کے دل میں دین کی کار و ماہ و نہر نہ ہو۔ خود بخود غامی نہ ہو اور نہ کچھ ایک دوسرے کے کو چڑھا دے اور نہ راحت و آرام و سکون۔ خداوند کریم نے خداوندی تسلیم کر کے دلا ہوا۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی کرنے سے سخت چلی کر کے جو میں جہنم میں ہے۔ مگر بہر بہت جلد نکلنے والے کامادہ نہ ہو۔ مزاج میں نہ تو چڑچڑاہٹ ہو اور نہ بات بات میں بگڑا لیاں غلوں کی منحوس عادت ہو۔ تو ان ہر دو کے تعلقات دل برداشتہ محبت پر مبنی ہونے کا ذریعہ ہونے کے اور کچھ ہی کوئی خرابی کی توجہ نہ کریں اور نہ وہ بات ہوگی کہ جس کا ہونا ان ہر دو تعلقات کے توجہ ہونے شروع کی عدم کی حور کی بات ہے۔ یہ تو بالکل سچ ہے اور اس پر ایمان داری کی بات ہے کہ جبکہ مرد و عورت کا حق عورتوں پر ہے ایسا ہی دستور ہے کہ مطابقت عورتوں کا حق مردوں پر ہے ہم ایسے عالم میں نہ رہنا چاہئے کہ جن میں میان بیویوں کی ہی طرف داری کریں اور بیوی بیچارہ کی طرف کی حق کی بات نہ کریں ہم کہ نہ تو مردوں کی طرف داری کر سکیں کی ہوس ہے اور نہ

عورتوں کی حق نفی کرنے کی اور ہم یہ چاہتے ہی نہیں۔ کون بات سے چشم پوشی کر جاویں۔ اعلان کر جاویں۔ بلکہ ہمارے نزدیک کہی بات کہہ دینے سے پہچوتی ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ خواہ کسی کر دی کیوں نہ لگے۔ سبب ہم ایمان کو سنانے رکھ کر دیکھتے ہیں کہ تو یہ ماننا پڑتا ہے کہ بعض چلتے پڑتے میان اپنے حق سے اتار دے اور ظلم و ستم ڈالنے کا اور عورتوں کو ہی سمجھنے میں عورت نہ ہوتی مٹی ہوئی کو دال میں ذرا تک پھینکا ہو گیا بار بار وہ ہو گیا اور کھڑی سے کہ گئے دھون دھون پٹنے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے یا کوہو کہ بل ہے؟ آخر کچھ تو سوچنا چاہیے تھا۔ ذرا تو غور کرنا چاہیے تھا خدا کا خوف تو نظر رکھنا چاہیے تھا۔ عورت آخر عورت تھی کہ وہ فطرت ہی ہوئی گئی یا غفلت ہو گئی۔ اس پر ایسی کارروائی کرنا انصاف کا خون تو ضرور کرنا ہے میان کا عذر یہ ہے کہ عورت ہے ہی کس۔ نہ کہ دو کہ جب اس سے ہڈی روٹی ہی ہوگی۔ نہ کہ ہم سارے دن محنت و مشقت کر کے نہ کہ عورتوں کی اپنی نہیں ملتی۔ رسالے میں نہ کہ زیادہ۔ عورت کا عذر یہ ہے کہ عورت چار چوٹے چوٹے پٹے اور اس سے آگے پٹے میں بن میں سے ایک بیار ہی جو اور وہ یہ ہے کہ عورت چار چوٹے پٹے میں بدباد اس کے پاس ہی جاتی تھی۔ اور گھر کا کام ہی کرتی تھی۔ مگر میان میں تو کچھ نہیں سنتے اور کہتے ہیں کہ پہلے ہماری خدمت تھی۔ اور نہ چاہیے۔ یہ کچھ کسی اور کی عورت کی جان عجیب انصاف میں چڑھتی ہے۔ سارے دن دوسرے ہونے اور غلوں کی چوٹے پٹے کو کھاتے یا رات کو اگر میان نے سٹے سے خیرینی شروع کر دی کیا کرے کہ ہر جگہ عجیب کشش کی حالت میں بیار ہی پڑ گئی۔ اب۔ ذرا دوسرے میں پر غور کرو ایمان کیا ہو رہا ہے میان کے کہنے ہی بیوی نے بچے کو ہمارے زمین پر دھک دیا کہ وہ یا موذی کام نہیں کرنے دیتا مگر ابھی نہیں۔ کہ چھپا چھپو جان کے پیرے پیدا ہوئے۔ ایسی اولاد سے بے اولاد ملی تھی۔ اور یہ کہہ کر میں چار تاپے جٹا جٹ پٹے کے مار دے میان نے رجا ہی چار پانچ کوس کا سفر کر کے آیا تھا پری جھاڑ رہا تھا یہ کیفیت دیکھی تو چوچو شریف تھانیک نہاد جہت نہ پٹے کو ہمارا چھائی سے لگایا۔ سوہن چوہا۔ پیار کیا جیسب میں سے مٹھائی لگا کر دی۔ صحن میں لیسکر لگا پڑے تاکہ بچہ مل جاوے۔ یہی اونیہ۔ اور پرون کو لٹکتی ہوئی

یہ نام بداعتقاد لیڈین کا نتیجہ ہے۔ پس اس سے
بڑھ کر ملوثوں! تم میں سے وہ میاں جیویدی

اے خدا! تو خود ہمارے ملک کے میاں بڑی کے
 تعلقات کو دشمن سلوک سے مزین کر دے تاکہ اسے
 خدائے بنگالیوں اور مسلمانوں سے تباہ نہ ہو۔ ویرانہ آیت
 شرم آمین !!!
 خاکِ رنجیدہ سبھی کے نام سے چھاپا

بقیہ اور اس کے حساب کتاب کر رہیں

بن صحابہ نے دی آپ واپس گئے تو ان کے نام چنچلہ لکھو گئے تھے
اب یوں سے کہ ان کے جراب نہیں آئے تھے راہ مہربانی جلد جاب
سے تمنا کی کہ ان کے لئے ان کے نام دیجے باوجود ان کی کائی
جو کہ ہے۔

المختصر في تاريخ العرب
من قبل الفتح الإسلامي

سلسلہ حقہ کے نئے نمبر

میاں رحمت خان صاحب - شملہ
 میان کرم الدین صاحب - خوشاب - ضلع شاہ پور
 میان حسن خان صاحب - کیرنگ ضلع پوری
 محمود بخش صاحب - سرلویا کانن ضلع گنگ
 میان تراب علی صاحب - کیرنگ ضلع پوری
 میان محمد علی صاحب - امرت سر
 چودھری پیر محمد صاحب - پاک ۱۲۷۷ کہنوالی
 مستری فتح الدین صاحب - " " "
 میان کرم الدین صاحب - فٹان گران - ضلع جہلم
 میان امام الدین صاحب - بدوہی ضلع سیالکوٹ

میمرا

میرے پاس اصلی میرا ہے جو میرے ہاتھی علاقوں سے
 بڑی محنت کے ساتھ میرا ہے۔ وہاں ہنگامان ملتے ہیں اس میں
 کو دیکھا اور پسند کیا اور میرا ہے۔ اپنے ہاتھوں کو
 اطلاع آئی باجوہ۔ وہ اپنے فیوض کے صاحب کے دو گرا۔ اگر کوئی صاحب
 یثابت کرے۔ کہ میرا نہیں۔ تو میں قیمت میں اس پر بدوگنا
 راستی کے قدر دان اسے خرید فرماؤں۔ میرے پاس پیش روی
 لگتی دکھائی دیتی ہے۔

اسٹور ہاؤس، کراچی، رقبہ بان، ضلع گورداسپور

چھوٹا درجہ احمدیہ کی فہام علیہ

یہ ہی مفید عام فہم احمدی کی کتاب ہے جو حضرت یح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ مضامین اخبار الحکم
 ۲۶ جنوری و بدوہی ۲۶ جنوری و بدوہی ۲۶ جنوری و بدوہی ۲۶ جنوری
 شائع ہو چکی ہیں ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیئے قیمت ایک آنے کا ل یعنی
 ہر سہ جلد ۳ روپے ۲۰ پینس مگر چار آنے کا ل خریدنے والوں کو محصول
 معاف ہے اور چھ آنے کا ل کے خریدار مل کو محصول ہی معاف اور تیری
 جلد مجموعہ فہم احمدی کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دیگی مجموعہ شائع
 احمدیہ کے سنیو کا پتہ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ مقام
 (جنگ بنگیاں تحصیل گجر ضلع راول پنڈی پنجاب)۔

مفصلہ ذیل کتب و قریب سے خریدو

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی
 ہے جس میں یح موعود کی لغات اور یح محمدی کی صداقت
 کو دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور مخالفت
 کتبوں مثل بیف شتیائی و وہ ورائی کو زیر نظر کر لیا گیا ہے
 اور بطور ضمیمہ دہمہ الدین امنا اس کم پر لطیف تبصر
 لکھی ہے۔ جس میں سے سن مولوی یح ہی لکھا گیا ہے
 قیمت ہر جلد شنگائیے۔

مصنف حضرت اقدس یح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام - حضرت اقدس کی آٹ گریڈی کی
 تفسیر اس میں سدرج بن اور ایسے طریق سے پہنچی
 گئی ہے کہ آئندہ جو تفسیر طبع ہوں وہ بھی اس کے
 ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت: مجلد ۸ ہر غیر مجلد ۲

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

برائین احمدیہ
 بدوہی صاحب کتب پتہ جس نے
 اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپے انعام مقرر ہے
 احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے چونکہ
 اس میں جو بیگزینیان ہیں وہ اب پوری چوڑی ہیں اس لئے
 ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے
 بہت عمدہ نقیص کاغذ خوش خط و سیرائی لگی ہے۔

قیمت: مجلد ۱۴۰ ہر غیر مجلد ۲
 مصنف اکمل آٹ گریڈی - اس منظوم
 طرہ احمدیہ
 پنجابی رسالہ میں تمام احمدیہ عقائد و نماز
 و روزے کے سائل کا بالادلائل ذکر ہے۔ صرف پچیس
 جلدیں باقی ہیں۔ قیمت ہر

حضرت یح موعود علیہ الصلوٰۃ
 والسلام - حضرت اقدس کی آٹ گریڈی کی
 تفسیر اس میں سدرج بن اور ایسے طریق سے پہنچی
 گئی ہے کہ آئندہ جو تفسیر طبع ہوں وہ بھی اس کے
 ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی

یہ کتاب ۱۴۰ صفحہ حجم کی نامی محمد طور الدین
 صاحب اکمل آٹ گریڈی نے تصنیف کی



طالب علم کی روایت

دوسروں سے نقد و تحسین اختیار کرنا جو ہر انسان کی فطرت ہے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔

ارحمانی روایت



ایک نثر و بیان

ملا وہ قیامت و ہولناکی کے لئے جس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔

سابقہ انعامات حل معمرہ

زیر کے اصحاب کو دئے گئے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔

انعام بنیویں لکھ شفاخانہ

مگر امون مشین بنیویں لکھ شفاخانہ۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔

خدا شام ہو کہ اس کی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔ اس کے لئے اس کو انعام و عطا کی ضرورت ہے۔ وہ کم از کم خود کو اپنی بات میں تسلیم کرے۔ اور دوسروں کو اس کے لئے جگہ دے۔

لئے کا پتہ: ڈاکٹر جوہر ایلم برجن نید فیزیشن امرتسر (پنجاب)

بدر پریس قادیان من میان معراج الدین عمر کیسے چہا پا۔

تنبوخی نے خلیفہ دارون رشید کے پاس ابو یوسف رحمہ اللہ کی بانی ہونے کی وجہ سے بھیجی ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد کو جس سے بعد اس کے لئے توفیق ہوگی۔
 مدبر کو خلیفہ دارون رشید کا لٹا کے متوفی ہو گیا۔
 پڑی۔ دارون نے توفی دیا کہ قسم نہیں توئی اس نے
 تکرار میں جیت سادہ پیر پیش کیا اور اپنی سائیلی میں
 کو رکھ دیا۔ ایک روز بھی خلیفہ کے پاس گیا۔
 دیکھا کہ مغموم بیجا ہے۔ وجہ دریافت کی۔ کہا کہ ایک شخص
 کے متعلق بہت غصہ ہو رہی ہے۔ کسی فقیر کو لاؤ۔ یہ سردار
 امام ابو یوسف کو لے گیا۔ خود دارون کا بیان۔ چنانچہ جب
 بن الیمان کے دروازہ میں داخل ہوا تو ایک کزن بن
 ایک حسین زوجان قید دیکھا اس نے میرے سامنے
 گڑ گڑاتے ہوئے کہتا ہوں پھیلے ہوئے مگر میں اس کا دنا
 کچھ نہیں سمجھا۔ اور گیا تو خلیفہ نے پوچھا کہ بادشاہ کسی
 ذاتی پر اپنے ذاتی معائنہ پر حد شرعی جاری کر سکتا ہے
 یا نہیں۔ خلیفہ نے سنتے ہی سجدہ کیا۔ پھر دربار
 کیا کہ تم کہاں سے کہتے ہو۔ میں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ارشاد ہے ادا والحدود بالثبوتات یعنی جب
 شہر ہو جائے تو ملزم ہر سراسر اسے شرعی جاری نہ کرو۔
 دارون رشید نے کہا کہ معائنہ کے بعد کیا فیہ روکنا
 ہے؟ میں نے کہا کہ معائنہ ہی گویا ایک قسم کا علم ہے
 اور کوئی شخص اپنے ہی علم سے جرم کو نہ ان دیکھتا۔
 خلیفہ نے مکرر سجدہ شک کیا اور کہا، انعام کثیر دیکر رخصت
 کیا خلیفہ نے دوس نوں وازار کو دیا اور اس نے
 بھی برویہ کہ میرے پاس بہت کچھ بیجا احساس و افہام کی
 بعد خلیفہ میرے حال پر مہربان ہوا کہ مجھے نئی انتظام
 بنا دیا۔

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو یوسف رحمہ اللہ مہنوز
 طالب علم ہی تھے کہ سخت مرعض ہو گئے امام اعظم رحمہ اللہ
 ان کی عبادت کو گئے۔ ہم ہی ساتھ تھے جب واپس ہو
 کر ان کے گھر سے نکلے تو امام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا
 کہ اگر یہ جوان مر گیا تو روئے زمین کا عالم تر شخص مرے گا۔
 حماد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک روز زفر میرے والد
 (امام ابو یوسف) کے دست چپ اور ابو یوسف رحمہ اللہ دست
 راست پر بیٹھے ہوئے تھے ایک مسکین بحث کرنے
 لگے۔ ابو یوسف رحمہ اللہ کی دلیل کو زفر کاٹ دینے اور زفر
 کی دلیل کو ابو یوسف رحمہ اللہ غلط ٹھہرا دینے تھے۔ لیکن ظہر کا

وقت آگیا جب مؤذن اذان دی۔ تو امام اعظم رحمہ اللہ نے
 دونوں کو خاموش کر دیا اور زفر سے مخاطب ہو کر فرمایا
 کہ جس شخص میں ابو یوسف رحمہ اللہ ہو گا۔ وہ ان تم سردار نہیں ہو سکتا
 سکتے رہنا۔ اب ابو یوسف رحمہ اللہ کو کوئی دی اور جو کچھ کہے
 امام بن ابو یوسف رحمہ اللہ کے بعد نہ فرما کر ہی رہے۔
 بنی ہر بن ابو یوسف رحمہ اللہ کے پاس گیا اور دیکھا کہ وہ
 کے پاس گیا اور دیکھا کہ وہ خاموش بیٹھا اور ابو یوسف رحمہ اللہ
 پوچھا کہ کچھ فرمایا۔ ابو یوسف رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ وہ
 فرمایا کہ آتا ہے تو یہ جواب دیتا ہے کہ وہ وہاں
 اگر کتاب آویں۔ اس کتاب کو ابو یوسف رحمہ اللہ نے
 ہنس پڑا۔ کہا کہ یہ کتاب اس شخص کی ہے جس نے
 یہ قطع نہ کیا۔

جب تک لا ذرا عداۃ فیوں بنفستہ
 دشت۔ ان فسادہ کا نام لا ذرا عداۃ
 دشت۔ لا ذرا عداۃ فیوں بنفستہ
 فحش نہ لپ المردن۔ ایک کلمہ
 مجبور قوت کی بیرون گئی اور اسے ایک کو خود قوت کی
 پر اور نصف شخص کے خاموش رہنے پر بہت تعجب آیا
 حالانکہ یہ قوت کے لئے خاموشی سزا پر ہے اور دیکھ کے
 بولنا ہی سزا پر دانش۔

شیخ سعدی نے اسی کے حال مطلب کے اس شعر میں لکھا
 دو چیز تیرہ عقل است۔ دم فرو بستن
 بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی
 دوسرے شعر میں اسی مطلب کو ایک اور پیر میں لکھا ہے
 کمال است و نفس ان سخن
 تو خود را بہ گفتار ضائع کن

کتاب مجلس الانیس میں ہے کہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ خط انکب
 سچ بنے ایک شخص برابر بیٹھا ہوا دزدانہ لنگہ سے پڑھنے
 لگا۔ جب خط لکھا جا چکا تو انہوں نے پوچھا کہ کوئی غلطی تو
 کہیں نہیں رہی؟ اس نے سادہ لوحی سے کہا نہیں۔
 ایک حرف جی نہیں فرمایا تب مجھے
 پڑھنے کی خلیفہ سے بجا دیا۔ یحییٰ بن عبد الصمد کہتے
 ہیں کہ خلیفہ نے ایک باغ کا دعویٰ ابو یوسف کی عدالت
 میں دیکھا لفظ غریب تھا سچا معلوم دیتا تھا مگر حقیقت
 مدعا علیہ جو ایک غریب شخص تھا حق پر تھا ایک روز خلیفہ
 نے کہا کہ آپ میرے مقدم میں کچھ فیصلہ دیا ہوا ہے
 جسے مصدق یہ کہی کہ مدعا علیہ یہ کہتا ہے کہ مدعی حلف

اور مٹانے کے اس کے گواہوں میں مجمع شہادت دی ہے
 خلیفہ نے کہا کہ مدعی سے ایسا حلف لینے کا قاعدہ ہے؟
 ابو یوسف نے کہا ان۔ امام ابن ابی بلی کا یہی مذہب تھا خلیفہ
 نے کہا کہ یہ حلف نہ دلاؤ۔ میں دعویٰ سے دست بردار ہوتا
 ہوں۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کو معلوم تھا کہ خلیفہ حلف نہ لے گا لیکن

اس نے خلیفہ سے مدعا علیہ کو پھانسنے کے واسطے یہ تقریر کی تھی۔
 ایک کتاب کا مصنف تھا جسے کہ دارون رشید کا کزن شہر مبارک
 زہد اور واسطہ کے دربان اسید جہاد ایک شہر کا نام ہے۔
 دارون کے قاضی نے لوگوں کو کہا کہ خلیفہ اور قاضی القضا کے مابین
 میں جو حریف کرو اور انہوں نے۔ دارون رشید کو دیا یہ قاضی خود ہی پاس بل
 کر سیرا۔ خط امام ابو یوسف خلیفہ کی سواری پر آئی تو کہا کہ اسے
 اس پر انہوں نے بار قاضی بہت ہی اچھا اور بہت ہی چاہیے وہاں
 نہ لگے بلکہ یہ سزا پر نہ لگے بلکہ اسے اور اسے لگا یا دارون رشید
 نے ابو یوسف کو مدعا علیہ کے لئے کہا کہ جس قاضی کی طرف ازری اگر شخص کے
 سوا کوئی دوسرا نہ لگے۔ وہ بیشک اچھا نہ ہو گا ابو یوسف نے کہا کہ
 مدعا علیہ کو قاضی ہو گا کہ یہ قاضی خود ہی ہے جو اپنے منہ سے اپنی تعریف
 کرے۔ اب دارون رشید بہت بڑا کما بیشک اسے کبھی معذرت نہ
 دے گا چاہیے پھر ابو یوسف نے پوچھا کہ کیا تم ایسے گونا گوی قاضی
 مقرر کیا کرتے ہو کہ مدت تک امیدوار اور منتظر لاچار نہ رہا ہونے
 میں اس سے یہ جنگ دی۔

ایک مذہب دارون رشید نے پوچھا کہ میں نے کہا کہ وہ لوگ کبھی
 سامنے آکر شہادت دیتی ہیں اور تم ان کی شہادت مان ہی لیتے ہو
 یہ بنا دی ہوتی ہیں ابو یوسف نے پوچھا کہ ان پر یہ راقول ہے۔ رشید نے
 پوچھا کہ کیونکر۔ کہا جو لوگ مستور الحال یا انداز میں وہ نہ ہم سے واقف
 اور نہ ہم ان کے واقف۔ اور جن شخصوں کا جوڑ علانیہ ظاہر ہو چکا ہے
 وہ نہ چارے سامنے آسکتے ہیں اور نہ ہم ان کی شہادت قبول کر
 سکتے ہیں پس باقی یہ بنا دی لوگ ہی رہ گئے ہمارے رشید بولا
 سچ ہے۔ اصلیت یہی ہے۔

ہال بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ابو یوسف نے غیر فحاشی اور ایام اللہ کے
 حافظہ سے اور فقہ توالان کے اقل علوم میں تھی۔

طلحہ بن محمد بن جعفر کہتے ہیں۔ ابو یوسف مشہور الامراض النفس
 شخص میں ان کے زمانہ میں ان سے بڑھ کر فقیر اور کوئی نہ
 تھا علم و حکمت۔ قدر عظمت میں اعلا درجہ پر پہنچے ہوئے تھے
 پہلے شخص میں جنہوں نے لفظ غریب میں اصول تحریر کئے
 اور اس کی کچھ کچھ بیٹھایا۔

عمار بن ابی مالک کہتے ہیں کہ اگر ابو یوسف رحمہ اللہ نہ ہوتے تو کوئی
 شخص ابو یوسف رحمہ اللہ بن علی بن ابی طالب کا نام ہی نہ جانتا انہیں لا
 دارون کے احوال کو پہچاننا یا دارون کے شائع کیا۔

ان نوٹوں کی اشاعت میں دیر ہو گئی ہے

ناظرین! اسی قسم کی ایک اور خبر پر میں پہلے کسی پرچہ
بدریں ریاکار کر چکا ہوں۔ وہ خبر علی پور سے متعلق تھی اور
اس مرض کی نوعیت ہی اس سے مختلف تھی تو کیا یہ پے
در پے اور نئی نیا بین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کے نشان نہیں۔ جنہیں خدا نے حکیم و علیم
ہمینوں پہلے سے مطلع فرما چکا ہے کہ بار و اسرار
میں نئے نئے امراض و بیماریاں نمودار ہوں گی۔ مگر آہ استغنی
دنیا کے نیر و ناز این بدست کم رنگ ایستہ انوار الابدانہ
جو مامور دوزخ کی آواز پر کارن و ہرین اور قد است باہیہ فیہ
کی مردوں کو سمجھتے۔ مالا نادر وہ طرح طرح کے لطایف
پیرایوں میں برابر تھپتھپ کر رہا ہے کہ لوگو! ان آئینے دین
کی چوٹی موٹی رتہ اناب سے ہی عبرت پکڑو اور اپنی اصلاح
کرو۔ ورنہ زلزلہ عظیمہ جو بڑی بھاری مہجبت ہو گا اور جس
شے نے عظیم کہا گیا ہے وہ نوقیامت کا فوٹہ ہو گا جس میں
رجوع اور توبہ قابل پذیرائی نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ فرقانی
کے وقت میں ذیون کا تائب ہونا اس کی طرح کو کہہ
فاما نہ پیونچا سکیا۔ بجز اس کے کہ اس کا جسم ڈوبنے نہ
پائے۔ یہ وہی اس لئے کہتا و ورون کے لئے موجب
عبرت ہو۔

جبر کو آسمان کا تانہ بن

عید میلادِ مسیح کے موقع پر
امریکہ کے تمام واس میں
ایک ترانہ گایا جاتا ہے جس میں
مسیح کی بعض فضیلتیں ہیں۔

[illegible]

صلیبتی کی شکست فاش | امریکہ میں نسا ہے کہ بیرونی حلقہ کے

لوگ پریزیڈنٹ کی دست درازوں کے بہت شاک ہیں
ان طالبی و نقرئی سکون پہلے یہ جہد کند ہوتا تھا کہ
God and me
یہ سب ہم خدا پر بردار کرتے ہیں مگر پریزیڈنٹ نے
میں سے اس توکو کو القط کر دیا کہ یہ بالکل معنی
و اعلیٰ ہے۔ یہ سکون سے مذہبی جذبات کو کیا واسطہ؟
اسپر تم وہی جماعتیں صغیرین رکھ کر یہ صحیح مذاہب کی

مگر شغنائی نہ ہوئی کہ اصل میں پریزیڈنٹ لاد پلٹ پہنچے
ہیں خواہ انہیں اس بات کا علم ہو یا نہ ہو مگر اس میں
شک نہیں کہ جس خدا پر اگھے بھی دنیا کا بھروسہ تھا وہ
اور اس کی خدائی آبِ مرجئی ہے پھر بھروسہ کس پر کریں؟
اور گو پریزیڈنٹ موصوف کو اس جھوٹے اور خالی مجبور
کی موت کا علم ہونا نہ ہو نا ایک جُدا بات ہو لیکن کم از کم
ایمان و عقیدہ تو انہیں اس کی خدائی بریقیناً نہیں رہا
ورنہ ایمان و عقیدہ کے ہوتے کوئی معمولی آدمی بھی
ایسی جسارت نہیں کر سکتا کہ قوم کے مزعومہ خدا کا نام
مٹا کر اس ناراضی و برہمی کا موجب ہو جس سے ملک و
ملت میں نقص امن کا بڑا بھاری اندیشہ ہو سکتا ہے
چہ جائیکہ ایک سلطنت جمہوری کا ستارچ ایک ایسی فاش
غلطی کا کار نہ صرف ملک و قوم کی بلکہ اپنی عزت و آبرو اور
خیر و عافیت تک کو معرضِ خطر میں ڈالے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ پریزیڈنٹ صاحبِ اداون کہ خیال
جمال کا کرتوت پادریوں کے مصنوعی خدا کو خوب سچ سمجھ کر
اور اس کے وجہ البصیرت پر ایمان و یاس نہ مٹا کر ان
مذکورہ وجوہ پر روشن فوج

[illegible]

۱۔ سیدنا ابوبکرؓ نے فرشتوں کی تسبیح پیر دی
 کوئی چاہی تو۔ ۲۔ دھرم ولی اللہ کو انجمن اور پرنسپل اندکچھ منہ بند
 کرنے اور توجہ دینے سے اہم ہوا۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
 اس کے بعد یہ وقت صبحا صبحا صبحا یا کو جو کچھ دوسرے اس کا
 گنا مانو۔ اس کے پیچھے چلے جاؤ انکار نہ کرو اپر بندہ کو
 بہت خوشی ہوئی۔ شام کو وقت پیر ملا۔ یہ سب ہوئی
 اور دیکھا کہ کئی مردہ شو اور اہل سنت جماعت اور گرو بیٹھے ہیں
 اور ولی اللہ صاحب ہر ایک کے سوال کا جواب الہام کے ذریعہ
 ہے ہر مومن اور قطب صاحب کا فیصلہ سند ہے مینو کا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادریانی کا مزید بیویں : اب بیہم ولی اللہ کو

نہ ہوتی بنایا یہ کہ اس کی ایک قطچہ سب غریبوں میں لگا کر دے۔ کہ خود آواز نکالے کہ غریبوں کے لئے ہے +

بند اول

لے فکد بند آج گہنا جرخ کی شکست
لے طبع ہوا رنگ کے نی پر تری جودت

مضمون سننے جتنی بندش کا مزاج
پیشہ شہر پہ وہ نور کے سا چہرین کا ماحول

بند دوم

لے طبع دکھ آج جیس اپنی روائی
لے فکر ہو اظہار کلاست سہانی

انداز جد استے الگ طرز بیان ہو
شیدائے سحر سے سحر کے ہر اک پیر جان ہو

بند سوم

لے طبع روان آج تیرا جوش داکم ہو
مضمون ہر اک نادر دنیا سب رقم ہو

ہر صفحہ قرطاس پہ ہو نور کا عالم
انکھوں میں پہرے طبع سر طور کا عالم

بند چہارم

ہاں طبع روان زور طبیعت کا دکھا دو
وہ نظم قسم ہو جو مزاج سب کو جھکا دو

نقشہ وہ کھینچے حمد نہ اوندھلا کا
پرست ہو غلغلہ علی صل علی کا

بند پنجم

ہر نقطہ ہو غیرت وہ خال رخ خوبان
ہر لفظ درخشندہ ہو شل میرنماں

ہر مصرع موزون سے نمودار ہو جدت
ہر شعر کے مضمون سے نمودار ہو جدت

بند ششم

خوش فکر کمان ہیں وہ سخندان میں کہاں
وہ نکتہ درونکے شناسان میں کہاں

جو وجد میں آجائے میں اشعار کو شکم
بیوش ہوں اس نظم گہر بار کو شکم

بند ہفتم

ہیں اب وہ کمان شوق میں جن کے متعالی
ہیں وہ کدھر صاحب جو میں فکر میں عالی

جو سنتے چلے آئے ہیں مضمون خیالی
وہ لوگ کمان ہیں جو تعبیر کے ہیں عالی

سہمے عام ہمارے زکوردہ اس ہر دم میں
حالی نہیں یہ نہیں میرے اس حال میں

بند ہشتم

سہمے ہر قدر فکر و انداز میں
اوس کے یہ تصور ہیں جو تیرے خیال میں

خالی وہی راز حق غفار وہی ہے
مجموع ہیں سب جہتوں میں فکد وہی ہے

بند نهم

وہ فرائض ہیں جو اوس کا دلکشا ہے
اوس کا شہنشاہی کا مہر ہے خیالات

اوس کو جو میں انسان کی سانی نہیں آتی
اعجاز ہے یہاں فکر و خیال میں ہوتی

بند دہم

وہ رازتہ دلیت ہو کہ شریعت کے بنیادی
وہ ذات ہے وہ نور کو شکر ہے جو خالی

اور فلک دار حق جو قرآن میں آیا
ہر دم میں اوس ذات کے جو نشان میں آیا

بند یازدہم

وہ ذات ہر اک قسم کے نقشہ ساز ہے پاک
انسان کو جو معرفت اس ذات کی کیا مالک

جز عجز کوئی چارہ بیان ہو نہیں سکتا
اس ذات کا واسطہ بیان ہو نہیں سکتا

بند دوازدہم

کیا کہئے کہ وہ ذات کہ ہر اور کمان ہے
وہ ذات ہر اک ذرہ عالم میں عیان ہے

جو چشم بصیرت تو وہ جلو نظر آئے
ہو اس کی عنایت تو وہ یکتا نظر آئے

بند سیزدہم

لوح و قلم و عرش اسی نے کئے پیدا
عالم ہوئے سب اس کی ہی قدرت کے ہویدا

موجود جہان و ازلی وابدی ہے
وہ کہ معبود وہ ذات صدی ہے

بند چہار دہم

ہر چیز کا خالق ہے وہی خالق کیمت
ہر روح کہ ہو تادہ یا اور ہوں اشیا

پیدا ہو رہا ہے اُسے اک روز قہر
بس ایک اسی قادر مطلق کو بقا ہے

بند پندرہم

وہ کدھر صاحب جو میں فکر میں عالی
ہیں وہ کدھر صاحب جو میں فکر میں عالی

وہ کدھر صاحب جو میں فکر میں عالی
ہیں وہ کدھر صاحب جو میں فکر میں عالی

تیم صرف شئی سے یا کوردہ بن جائے۔ کسی ہی جائزہ سے۔ نتیجہ
جسد طیباً۔ (۲) جمع بین الصلوٰتین ہر ایسے زمانہ میں
نہی ہو سکتی جو مجبوری ہو۔ جائزہ ہے۔ ترمذی میں مذکور
نہی ہو سکتا ہے۔ (۳) سفر وہی جسے لغت عرفی سفر کہیں سفر
انفست پر کرتی ہے۔ احادیث میں سفر کے حدود و قیود
مذہب میں۔ سفر مجمل نہیں ہو (۴) تم ملن کا ارادہ اقامت
ہو ماضی میں ہو مہانا ہے۔ (۵) مؤلف اور بخاری (۵) آیات
میں سے واقعی تہذیب و ادب کے جسکی کیفیت مفصلہ
فہرست ہے مگر فی آت داد و منین بلکہ زمانہ ممتد میں اپنے
لہذا اوقات میں۔ اور یوم بمعنی مطلق زمانہ اور حسین الف
احد سنہ اور پورا آن واحد (تک یوم ہونی شان)
ایک برس (لکم ميعاد یوم) بدر کی جنگ کا وعدہ حدیث
میں ہے۔ دن ہماری سلطنت رہیگی۔ یہ پیشگوئی خلفائے
عباس کے انجام تک رہی۔ ایسے ہی مشتاق کا یوم یوم آو
بعد یوم میں ۱۰۰ سال ہے۔ (۶) پانی کی طہارت کی
باب شریعت نے فطرت پر چھڑ دیا ہے۔ جو کہ اپنی اپنی
عرف و عادات اور طبائع سے مفہوم ہوتی ہے۔ مگر ہر
لوگ اپنے طبائع کے موافق پانی کو گندہ یا پاک جانتے
ہیں۔ اور نفیس تنفس اپنی فطرتوں سے سمجھ جاتے ہیں
ادویث میں مقادیر مختلفہ ہی لئے ہیں۔ احتیوین کا عمل
عبت و عادات فطرت پر ہونا چاہیئے۔ (۷) نواقض و منو
اجماعی من السیین بول دہرا ہا میں اختلا فی بین یدید اللہ
بکم الیسار علی کل ما ہے۔ محمل لائل کے مقابل مخالف حدیث
نہیں آئی اس لئے شاہ ولی اللہ نے حجۃ الوداع میں اسے
ناقض سمجھا مبرا فی صلیت۔ (۸) جہر ہم اللہ کا عمل احتیوین میں
ہی مختلف ہے، حضور نے کبھی توجہ نہیں دہرائی۔ حکیم الامت احمد
سے اعلیٰ سزا سورہ کے پہلے ہی یولانا کریم اللاتہ مرحوم ہر دو
میں جہر۔ کئی سب جگہ غفلت ہے۔ دلیل وجہ (۹) ظہر پہلی
شل میں پڑ ہے۔ نو دوسرے میں سن پڑ ہے۔ یعنی
بڑی مذہب شریعت میں نہیں ہے۔ مگر گھڑی سے باطل

سنہ اولیٰ نے اور سنہ باریکیہ ان میں اوقات مختلف کر کے
 قضاء کے ساتھ یہی ساتتین حضرت علیہ الصلوٰۃ نے
 فرمیں پڑھیں۔ نفس کے ہزار۔
 (۱۰) امام کے ساتھ بعد از رکعت اولے سے یا تیسری
 رکعت میں توقف دین دیدہ و رسولہ سے اس کے پڑھتے جانا
 کوئی منع نہیں ہے۔ منع کی کوئی سند نہیں ہے اور سلام
 پھیرنے تک۔ پھر ہے۔ (۱۱) مسئلہ ترتیب قضا و ادا
 کی کوئی سند نہیں۔ میں اس کا قائل نہیں۔ (۱۲) مسئلہ کہ اگر
 دو کراسم دیکھا ان سے وہی ذکر مراد ہے جو یہاں
 رسول اللہ انا دیث سے قرآن سے ثابت ہے۔
 مفروضہ ذکر الہی بنی نے یا کمال ولی نے بعلواسم
 نہیں کیا اور نہ یہ مانور ہے۔ (۱۳) مذاہب قبر عالم برنج
 پر تمامہ شجہ امامتہ فاقبرہ۔ بنی کریم نے قبر نماہری پر
 جا کر اس لئے یوں فرمایا۔ کہ ہاں کاشن تحریک تہی ہم
 ایک جاس ہے اتر جانا ہے اس میں تجدید ہوتی ہے
 (۱۴) قیامت کے دن یہی جسم بدل گئے جو عند الموت ان سے
 لگ جوتے ہیں۔ من نے القبور وہی قبر کے فرمیں
 سارے اجزا یا بعض اجزا کا سوال احاطہ علی علم الہی
 (۱۵) سات ہزار سال کو قیامت آئے گی۔ قیامت معوی
 لبرے اور کبرے قیامت انگلی ضرور خراج و جنت و نذر
 سب ہوں گے۔ احاطہ علی ما علمہ اللہ کا سوال یہ ہوتا ہے
 (۱۶) نفی کلمات کامل توجہ (تحریر بالمشافہ فی المشافہ)
 پر دو چیزیں تصرّف بالروح فی الارواح والنفوس
 ہے۔ مگر اکثر کھانیان یا مور من اللہ کو درجہ لقا کو پہنچ
 پائے۔ باذن اللہ کام کرتا ہے اس میں اور صاحب توجہ
 ایک یہی فرق ہے۔ کہ صاحب توجہ اپنی نسبت
 سیالی کا یقین نہیں کر سکتا۔ اکثر نام کام مرتا ہے حقیقہ
 سے نقل ہے کہ فلان آدمی گویا ہے ایسے ایسے کام کرتا ہے
 مگر نام نام اور مر جائیگا۔ ایسا ہی ہوا۔ سید جمال الدین
 صاحب عروۃ الوثقی (اجبار مصر) جس کا شاگرد شیخ عبد
 ہے بڑا صاحب قوت روحانی تھا یعنی قدرت اس کی
 ح میں مکمل تھی۔ مہر ایک سلطان کو ماتحت کر لیتا اور دنیا
 ہر سے اؤپر کر دیتا تھا آخر نام کام ہی جوانی میں مر گیا
 اور اسلام سے اسے کچھ تعلق نہیں ہے ان خدا کو
 لوگوں کا پیار ہے گو رنار کی راہ سے ناواقف ہیں
 (۱۷) عمل تعویذ دم جو واقعی موثر ہیں ان کا گروہی توجہ ہو
 سے لوگ اپنی لغت کے متعلق کچھ نہیں کر سکتے۔

دعا والے غیب طور سے کامیابی پر کامیابی دیکھتے ہیں
(۱۸) قرآن میں دوبارہ آئین آنے کی فلاسفی یہ ہے
کہ ہر جلیس میں اپنے اپنے مذاق اور نصرت اور حالت کے موافق
ہر ایک جامع فیضان پائے صرف ایک ہی مضمون سے
یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا۔ بعینہ لفظ بار بار لانا مشغولہ کا بھی
دستور ہے جو نصوص کے خلاف نہیں ہے بلکہ میں
فصاحت، گوہر، جہ اور مواقع الگ الگ ہیں اور بعض
الفاظ میں ایک خاصیت اور تاثیر ہوتی ہے۔ جو اس موقع
کے موافق اور محل کے مناسب ہوتی ہے دوسرے
الفاظ میں نہیں ہوتی۔ مضمون گو ایک ہی ہونا کبیر کرنی
بھی مطلوب ہوتی ہے جو اسی لفظ سے پیدا ہوتی ہے
(۱۹) حضرت مسیح پر وہی آیات نازل ہوں تو معانی اور
ہوتے ہیں۔ زیارت النبی مثل ہے اور یہ مثل معانی اور
اعیان بلکہ ذات الہی جانہ کا بھی ہوتا ہے شاہ ولی اللہ
حضرت ختم الرسالہ کو ∇ پیر Δ \square محمد انسانی صفت
پر دیکھ کر حضور سے تعبیر پوچھی۔ تو آپ نے اوپر کا تعلق الہی یا
یہ کہ تعلق خلق محمدؐ اور پیر حالت ثانیہ عکس ادلی اور
حالت ثانیہ ہر دو برابر تاویل فرمائی۔ ممکن ہے کہ یہ
میں یہ کہو کہ محین وہ بعینہ نہ لے بلکہ اس کا مثل ہو چنانچہ
پوچھیں تو مرئی انکار کرتا ہے۔ الشیطان لا یتمثل بل
بعینہ صورت متعلق ہے۔ اگر فرضاً بعینہ معرفت کا
نوع ہے تو بحسب یض بہ کثیراً و بعدی بہ کثیراً
اس سے گرا ہی پیدا ہو گئی ہے۔ یعنی مرئی تو وہی نوع
پاک ہے۔ مگر کلام کا مثل رائی کے خیال کے مطابق تھا
(۲۰) اگر منت مانے اور غیر اللہ کا ذکر بطور تعبد کہہ
لیے سمجھے کہ اگر نہ دون تو فقیر ولی مجھے سنت مزہب پیٹنگ
دے دون تو میری شکل مل ہو جائیگی تو وہ نذر غیر اللہ
ہوتی۔ اور ایسی اشیا ماحل بہ لغیر اللہ میں
داخل ہو کر حرام ہیں۔ یعنی میت و خنزیر کے برابر ہے
وئی ہو یا کھرا۔ عہد بسم اللہ اکبر پڑھ کر فوج کریں۔
مرد اگر کھلے حرام ہے۔ تغیر غریزی میں اسکی تفصیل
پہلا سپارہ۔

عرض محزون گرفتار قبول افتد زجر عز و شرف
این بد اور امتنا این بداد و اخیال
العبد قاضی محمد یوسف احمدی محزون از پشاور

استغاثی رعنا

جس میں احلیہ

بے جلد

نہایت خوشخط و مٹی کا غنڈہ پرانی پرانی
کے مطابق چھپی ہوئی

تا اطلاع ثانی بجائے صدمے

کار میں ملیسگی

دنہ کے خریدار کو بکر اور اسنے کے

خریدار کو بکر فی نشے کے حساب سے

دیجا دیگی

جنکو ضرورت ہے وہ جلد سے گواہ

و فرما اختیار بد سے خریدو

قصیدہ

در شان اقدس حضرت خاتم الانبیا ربنا خیرا غلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اسے غلام احمد و عیسیٰ بن مریم را مثال
بن مریم عیسیٰ ہم فردون ترمہ فیض و کمال
مجھے احمد بر زمین مسدوی موعود و کاشن
کاسر چوسہ پلچا قاتل و قاتل مثال
سعدین علم و حیا و مخزن خلق عظیم
کای عرفان آہی مصدیر علم و کمال
مسطح دی آہی مہبط روح الامین
بین الامم ایزد منظر رب العجل
رحمۃ للعالمین خورشید گردن دردی
ما تباب رشد و خولی و رابیل شلال
چون طلوع مہر نو شد ہر اصلاح ام
از این شرق آید کفر و ظلمت را زوال
قرص خورشید و غمزدن ناشی ندید
زرافشان شد چرویت باہمن و جلال
لیکن زراں ہے غماہند تاگرد و سیاہ
مہر و لعلت بیام و دہ و دقت ہلال
چون رو کج را پسندیدند زان شد آسماں
نار نشان بر سر چرخش دین بدسگال
شمارت اعمال شان اللہ جہان آرد ہر
قطر و طاعون و زلازل و دغ و غم و غم و طلال
اسے درینا گشتادے چشم زین مردم کو
خود بدیدے تاچہ شادنام پر چنگ و جلال
کیچہ و جہوئی آہنم ڈری و سعدی پوشد
دان محی الدین لکھو کے راچہ شاد کوئی
ابن پنین باشد دغا نین جنین باشند
کروم پاکش بمر و کافے بوقیل و قال
زان سبب دگر پاکش بود مارا رجوع
باسح السعد و نا بود مارا مقال
یک نظر از لطف خود کن سوی با بجا پرگان
السلش گویان ہر خواہیم کاسات البھار
ازینا بیج دعا بیتا گریو شانی ہما
جہنم بہر فرقا ازینا سفر آید زلال

ذبحون تھا۔ الہیت کے مدعی کو مغتری والی سزا نہیں ملتی۔
محمد علی مدعی ہوا تو جلدی ہی ناکام مرا۔ ہمارا ہمد کا دعوی
۴۰ سالہ ثابت نہیں ہے۔ صداقت کا یہ نشان ہر ایک باطل
پرست بن موجود ہے ایسا شخص جو حضرت آدم کے
دعویٰ کو یا ہمدی وغیرہ کا منکر ہے گو بزرگ ہے
سائق ہے۔
(۲۱) غیر ہمد سے استدرا و سلع پر موقوف ہے جو موتی
کو پیسہ پہلے تو بوجہ خلق بقید بغیا ہوئے ہے اور پھر بعد از
میت بند ہو جاتا ہے۔ اِنَّكَ لَا تَسْمَعُ الْوَقْوَ۔ اعاد
میں سلع موتی پہلی حالت والا ہے۔
(۲۲) ہلا صرین و اقل پڑھنے میں اختیار ہے
(۲۵) منت میں نفع باطل ہے۔
(۲۶) لاکھ لاکھ الہادی و لہبھا فی الصخرۃ
(۲۷) ٹانگہ کا جھکون وغیرہ مقاموں میں نظر و نقش ہے۔
(۲۸) قرانی جس کا مسیح نے حکم دیا وہ صدقہ تھا اس کے
صدقہ دے احکام ہیں۔
(۲۹) اگر ازل عمر کی حد نہیں تو منی فقہ مفتوح کے
مسائل میں غلط ہے۔
(۳۰) اصحاب کہنت کہ زندہ کرنا غلط ہے تو اللہ
اعلم بہا بش۔ ا۔ جہاں ہے۔ و لیسوا فی کھفہم کا
(۳۱) اذ قتلتم نفسا فادراوتم کی تفسیر میں مجھے تاں کر
(۳۲) انیل کی نسبت کتاب کا لفظ قرآن کریم میں نہیں جو
انیل کے معنی بشر ہے اس میں صرت بشر ہے
اگر کوئی شریعت میں اس کوئی نشان باقی رہتا۔
(۳۳) وہ بے یقین تھا کہ الہام کیون ہوا۔ جواب۔ غلام احمد
ہے اس غلامی کے باعث وہ خاص مکالمہ ایک فصل
ہے۔ الہام میں شعرا سابقین اور حکماء کے اقوال
سب آسکتے ہیں۔
(۳۴) قیامت کے نزع جادین عند الموت کے ہی ذرا
ہوں گے
(۳۵) من نام ارحمی فلیصلنا اذا ذکرہا تذکرہ کے
بعد پھر۔ جی دگر ہے۔

بہا یا دارال!

بہا یا صامت کریں کہیں کہہ دیتے ہیں پیر
کی حق ضرورت ہے

ہندوستان کی برہمنی پٹیلی اور ہندی اور سیون ہندو
سرمہ اول کے زمانہ میں مشرقی اور جنوبی اوس کا کوئی حصہ
بالکل غنہ و قساوت سے اور راجہ اور سرداروں کے ظلمت اور
فجورانک سے بچنے کے لیے نظر نہیں آتی۔ سبب بلادن سے
تو یہ فرقہ ظالموں کو ہی نہ کہتا تھا۔ اُسے تو نیم میں رہتی
تھی۔

اکتوبر سولہم سے سرکاری طور پر اموات پبلک اذواج شروع ہوا۔ پہلے کے باشندے اعلیٰ ادل لاپرواہ تھے مگر مرض کی نذر جبکہ ان میں عام سراسیمگی پھیل گئی ادم لاکھ کے قریب ہندوستانی سے باہر نکل گئے بیماری کی زیادتی کے دلوں پر بڑے پیشنوں کا منظر نہایت عجیب تھا ہر مذہب و ملت کے ہندوستانیوں کا گروہ ٹھٹھکے لئے چلا رہا تھا اور گاڑیوں میں گھسنے کی کوشش کرنا تھا۔ ہندوستانیوں پر پیشلین چھوڑا رہی تھیں۔

[illegible]

اموات برآمد ہوئیں۔ بنگال اس کے بنگال کے اعداد
 ۱۸۵۳ء اور ۱۸۵۴ء کے ۱۳۱۴۰ اور ۱۳۱۵۰ ہوئے
 مگر تخفیف عارضی ثابت ہوئی کیونکہ ۱۸۵۴ء میں ملک کی
 تعداد اموات ناگہان سے پسند ہو گئی اور ۲۴۳۵۵۹-۱۸۵۴
 وچ دسٹر ہوئیں۔ اس میں بڑی تعداد ممبئی پریسیدنسی وچ
 ۱۸۵۲-۱۵ بنگال ۶۲۵۲۱- پنجاب میں ۱۹۹۴-۱۹۹۵

مین ۸۵۱۲۶۳ - سنہ ۱۹۵۹ء میں ۱۰۲۳۹۰ تعداد اصوات
پائی گئی۔ سنہ ۱۹۵۵ء میں اکبر بنیان تحفیف ہوگئی ان بارہ
ہسینوں میں کل تعداد اصوات ۹۵۰۸۴۳ برآمد ہوئی۔

یہ کمی باستانشنائے صوبہات متحدہ اور پنجاب کے باقی ملک کے ہر ایک حصہ میں محسوس کی گئی کیونکہ صوبہات متحدہ میں ۸۳۲۵۸ اور پنجاب میں ۳۶۴۶۲۵ اسمات پبلک واقع ہوئیں یہ کمی

۱۹۷۰ء سے جاری رہی اور اس سال صوبہ پنجاب متحدہ دار
پنجاب تک بھی اس کا اثر پہنچا۔ غرضیکہ اسی ایک سال کے
عرصہ میں تعداد اموات میں بمقابلہ سال گذشتہ ۵ لاکھ سے

میں نے اس سڑک پر اپنی سواراوت کی اور اسے روک دیا۔ وہ اس سڑک پر
 پہنچے کہ وہاں گزشتہ سال کے اسی موسم کی تھی، اور اس وقت اس کے
 کچھ بہت عزیز تھے، بلکہ اس کے اسی سڑک کی تھی
 اور اس وقت اس کے بہت کچھ اس کے سواراوت کی تھی۔
 اس نے اپنی لاکھوں سالوں کے اسی سڑک پر اس کے اسی سواراوت کی تھی۔
 اس سال بہترین سواراوت کی تھی اور اس کے ایک سال سے زیادہ
 نہیں گزرے تھے۔

حجاز ریلو کی مشکلات

ہو رہی ہے ایک نازہ شکل پیدا ہو گئی ہے جو موجب تشویش کا ہے
اس کی خبر قہرہ کے ایک مصری اخبار نے ظاہر کر دی ہے وہ کہتا
ہے کہ علاقہ حجاز میں بے چینی کا عالم طاری ہے اس موبائے گداز

راٹب پاشا نے چند مہرے بامعالی کو خبر دی تھی کہ انوار عرب جو کہ معتدل اور دینہ منورہ کے درمیان آباد ہیں کہ شریف کی ریلو کی سخت مخالفین ہیں اور وہ آمادہ ہیں کہ بڑا سلسلہ کے ریلوے کی

توزیع کو روکین گے۔ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ریڑھے کے
بن جلنے سے بیشک برباد ہو جائیں گے ان کا گذرہ قدیم
زمانہ سداوتوں کے کرایہ بہ خص ہے حالانکہ ریل کے اجراء

سے کوئی آدمی انڈسٹن کی سواری کا روادار نہ ہوگا۔ قسطنطنیہ
میں راغب پاشا کی رپورٹ کو باور نہ کرتے تھے چنانچہ حقیقت
حال دریافت کر لے کر ایک دستہ ترکی فوج کا زیر کمان مارشل

پاشا حجاز کو بھیجا گیا اور فوج شرف ریلوے کے رستہ کی دیکھ کر
بہال کرنی تھی جبکہ جرمن کی ایک عظیم جماعت نے حملہ کر کے ترک
فوج کو مارا ہر گناہ بابت زمین آیا کہ راجب پاشا کی ریلوے واقعہ صبح

تہیٰ یمن بعد میں شبہ پیدا ہوا کہ بدون کا محلہ راجپ پانٹالی
انگنچت اور سازش سے کیا گیا تھا اور یہ شبہ یہاں تک غالب آیا
کہ راجپ پانٹالی گوری حجاز سے قسطنطنیہ میں واپس بلا گیا تو

۱۱۱۔ اے مسلمانو! خدا کی شان و انوار کے پیلار و ستاروں کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ کے حکم و نواہی کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہو، ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی اجر و ثواب کی امید ہے۔

احباب الاحبار

مشن کوئی کی بی۔ اسے کلاس کا ایک طالب علم ہر وار کو پیلنگ
دیا اسے راوی بن ڈوب مارا۔
کوہ مری کشمیر کی سرک ٹوٹنے لگی اور کھل درختوں سے دوڑنے پل
تیرے کھڑے گئے صرف ایک جگہ خطرہ ہے۔
داتا گھبانی کے قریب مسودہ زیریوں نے فوج پیش
سے مقابل کیا مگر فیری قتل باقی فرار ہو گئے۔
نعم محمد کے لئے ناک کا انتظام بھی کیا گیا اور
کے جملوں کا انتظام بن گئے کچھ رنگا بن گئے۔
کا پور میں ایک عورت کو اپنا حقیقی بچہ ہلاک کرنے
سے جرم میں پھانسی کی سزا دی۔ اپیل خارج۔
آکر آباد کی خبر کو مقام ہمدانی میں سخت آگ لگی جس سے
ایک سو خانہ ان بے خانان ہو گئے یا فوس!
ہندوستان کی برٹش قلمرو میں ۱۱ لاکھ ۸۹ ہزار نو سو
میں دیسی رجسٹرڈ میں ایک لاکھ ۲۹ ہزار
ہمارے حضور شاہ فیصلہ اور ملک فیصلہ الگ بند رہنے
شاہ عالم میں کل سرگرم احوال پایا۔
روساتھ میں برٹش بارو خانہ کی توسیع کے لئے
تین سو ایک سو اراضی خرید لی گئی، تاریخ رک
معدان موراکو نے فیض کا فریخ پورٹ افس
سما کر دیا۔ برٹش وچرس ڈاک فائز ہی ٹوٹ لئے
یہاں کے حکام نے معافی مانگی۔ کینڈا نے بھی
ایکٹن بڑھ جانا ت کہ برٹش کو لمبہ میں مدعو کیا۔
جاپان نے کوریہ کے علاوہ علاقہ جاپان کا زمین
قبضہ کیا ہے چین بہت سیج اڑھا ہے۔
علاقہ کوریہ اور چین کی قلمرو کے درمیان چین نے
غیر ملکیوں سے فریاد کی ہے۔
اوماوہ کے متصل ایک پہاڑ اڑھنے سے
وضع سالٹی دب گیا۔ ۵۰۰ آدمی بھی ضائع ہو گئے۔
تو نامین حاجی ناسم و لدا ناجوان کے گودام میں
خفت آگ لگی نقصان قریب دو لاکھ ہے۔
اس نے نامین چنگی جوازی تہت لکڑی کا لکڑی لکڑی
نیا پیر ہی حادثہ سے ڈوب گیا۔
مکان کے درون لکڑی عرق ہو گئے اس پر جوں
سوارہ تھے ہتھوڑے جھانکاتے مٹھوس ہیں۔

منظر ہے کہ صرف سیپی بن سوادی مرے اور ایک نراندھی
ہوئے سینکڑوں ماسخ سے نمیوں کے لئے دغاوت
کی جا رہی ہے۔

آکھون ٹوٹان۔ آکھون سخت ٹوٹان آیا اور اس سے
برنسٹ بیک کے زیادہ نقصان ہوا ہے کئی اسٹیشننگ پر
چڑھ گئے اور سینکڑوں کشمیری غرقاب ہو گئے۔
شفاق الارض۔ مادہ کے قریب موضع سمٹ میں
شفاق الارض واقع تھا اور ۱۲-۱۵ آدمی دب کر مر گئے۔
برطانی۔ اس دھکی کے مطابق جو لکھنؤ داروں نے
مزدوروں کو دی تھی اگر ان کے جہاز سازوں نے
۲۵۔ اپریل تک کام شروع نہ کر دیا تو برطانیہ عظمیٰ کے تمام فوج
جہاز سازی بند کر دے جادین گئے۔ لکھنؤ داروں نے
نوٹس دیدی ہے کہ ۲۔ سٹی کو تمام لکھ کے کارخانے جہاز سازی
بند کر دے جادین گئے۔

امیر صاحب کابل کا جواب۔ معاہدہ روس اور انگلستان
کے متعلق جو تادیب نے مجھے امیر کابل کے پاس بھیجی تھی
اب خبر نکل ہے کہ وہ واپس دیکھی ہے اور کھدیا گیا ہے
کہ اگر روس اور انگلستان کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں تو
پہلے مجھے سے استعواب کر لیتے لیکن اب جبکہ مجھ سے
کسی قسم کا استعواب نہیں کیا گیا تو میں قطعاً ہی نہیں کر سکتا
چاچھی ہوئی گرہنٹ آف انڈیا کی مہمان نوازی کا
پتہ خالی گیا۔ نہ بھی امیر صاحب کابل ہندوستان کی ضیافتیں
ڈکار کیوں موبیوں پر ناؤ لے رہے ہیں۔ (سپاہ)
موسمندی لوگ ۱۱ ہزار بجلی سہ میں سو موٹر روز
جنرل دلکس صاحب بہاؤ نے ۱۳۰۰ فوج کے ساتھ ہندو
کی طرف پیش قدمی کی اور معلوم نہیں کہ کارگزاری کیا تھی صرف
آٹا ہی سٹا ہے کہ جاری طوف ایک گدہ سپاہی از مر قتل ہوا
اور دو دیرین زخمی ہوئے۔ موسمیوں کا بڑا نقصان ہوا
ہندوستان میں حضور شاہ فیصلہ کی سگڑ مبارک کی
تعطیل اور جوں کو سنی جاوگی۔

پشاور شہر کی ہندویتی میں بیفہ پوٹا۔ تمام شہر پانی
کے کوٹن حکم بند کئے گئے۔
حکام پشاور نے موسمیوں کا جو کہ طلب کیا تھا کوئی
نوٹس دیا جائے۔ تعیل نامکن ہے۔
کاسی پور جوین جٹ پریس کے کارخانہ میں ۵۰۰ کوڑا
لگی نقصان قریب دو لاکھ روپہ ہے۔

پیغمبر اسلام صلعم سے ایک جرمن ڈاکٹر کی عقیدت

احمد انصاریت کے حامی ہیں
جرمن ڈاکٹر کی عقیدت ہے۔ جرمنی کے ایک شہر
ڈاکٹر کوخ لکھتے ہیں کہ جوتے

مجھ کو نوش در کا داد الکتب کے لئے تیرہ صوف علاج ہونا دریافت ہو
گیا ہے اس وقت سے بن اس عظیم الشان نبی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
کی خاص طور پر قدر و منزلت کرتا ہوں اس انکشاف کی راہ میں مجھ
کو اون ہی کے مبارک قول کی شمع نور بیز نے روشنی دکھائی۔ میں
نے اٹل کی وہ حدیث پڑھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس برتن میں گڑ
موند ڈالے اس کو سات بار دھو ڈالو۔ چہرہ تر پانی سے
ایک دفعہ مٹی سے۔ یہ حدیث دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ محمد مصمم
جیسے عظیم الشان پیغمبر کی شان فضول کوئی نہیں ہو سکتی۔ حضور
اس میں کوئی مفید دانہ ہے اور میں نے مٹی کے عصفوں
کی کیا وہی عقلیں کر کے ہر ایک عنصر کا دار الکتب میر
الگ الگ استعمال شروع کیا۔ اخیر میں نوش در کے تو
کی نسبت آنے ہی مجھ پر شکست ہو گیا کہ اس مرض کا بھی
ہے۔ ان حضرت نے مٹی سے برتن دھونے کی
کیون دلائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نوش در ہمیشہ مٹی میں
موجود رہتا ہے اور اگر آپ نے بعض نوش در ہی سے
دھونے کی ہدایت فرمائی ہوتی تو یہ اوقات اس کا مانا
مکمل ہوتا۔ اس لئے مٹی جو ہر وقت اور ہر جگہ پائی جاتی
ہے تو برتنوں کی صفائی کے لئے بہترین ذریعہ ہی امداد
طرح آنحضرت سے۔ اور علیہ السلام کی حدیث الحجت
فیہ جہنم فاطمہ! حراھا بالما۔ پر اکتفا ہونا کہ
حالا کہ کہ آپ کی غرض اس ارشاد سے یہی تھی کہ صوفی
سینار کا علاج آب سرد سے کرو چنانچہ اب تحقیقات سے
کو دیا ہے کہ بخار کا علاج ٹنڈا پانی ہی نہیں بلکہ آب
ہے۔ غرضیکہ ان حضرت سے اسد وادیہ وسلم کی ہمت
سی حدیث میں فن طب کی جان اور اصل الامن میں
اور تحقیق و تفتیش ان کی صداقت کاملہ کا لہر تھی
ہے۔ میں اس جلیل القدر پیغمبر کا ادب و احترام
کرتا اور کہتا ہوں کہ ایتھانے افیش آدم سے بیک
کوئی طبیب و حکیم دنیا میں آپ کا ہمپا پیدا ہی
نہیں ہوا۔

اللہم صل علی محمد و آلک
تعلیم الاسلام دلی سکول نادیاں کے جو طلباء نے حضرت محمد کا شہر
رہ گئے تھے ان میں سے اسد وادیہ کے فضل سے خواجہ عبدالعزیز
اور فیض احمد ہوئے۔ گویا پھر۔ حقیقی پرست ایک فیض مبارک

میرا

میرے پاس اصلی میرا ہے جو بیٹے پہاڑی ملاوٹوں سے بڑی محنت کے ساتھ تیار کیا ہے۔ یہاں بزرگانِ ملت اس میرے کو دیکھا اور پسند کیا اور خرید بھی ہے۔ اب تو بہتوں کو تا اطلاع ثانی پانچ روپے فی تولہ کے حساب سے دو لگا۔ اگر کوئی صاحب یہ ثابت کر دے کہ میرا نہیں ہے تو بین قیمت ہی واپس دے دو لگا سکتی ہے۔ قند دان اسے خریدیں نیز میرے پاس پشاور کی سنگی دکا ہر قسم کی بھی ہے۔

احمد نواز - مہاجر - کابل از قند بان منع گورہ پور

مجموعہ ولی احمدیہ کی خاک عایت

یہ مہرِ مقید عام فائدہ احمدی کی کتاب ہے۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی ندرت متناہی اخبار الحکم ۲۷ جنوری اور اخبار بدر ۳۰ جنوری شمارہ ۴ میں شائع ہو چکی ہے۔ ہر احمدی کے پاس ہونی چاہیے۔ قیمت ایک لکھ کال یعنی ہر سہ جلد ۳ لکھ ۳۰ روپے لیکن ملکہ چار لکھ کال خرید کر پورا کتب خانہ حاصل کیا جائے۔ اور پھر لکھ کال کے خریدار کو معمولی بھی معاف اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو معاف دی جاوے گی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے لئے لکھ کال پتہ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاک خانہ مقام چنگ بنگیال تحصیل جٹو خان (ضلع راولپنڈی پنجاب)

یہ کتاب ۱۰ صفحہ عربی و فارسی خطوں پر لکھی گئی ہے۔ صاحبِ کتب اعلیٰ آف گوئی نے تصنیف کی ہے جس میں مسیح موعود کی وفات الہیہ محمدی کی صداقت کو مکمل عقیدہ و تقلید سے ثابت کیا گیا ہے اور مختلف کتابوں میں شائع شدہ چشتی دورہ ورائی کو زیرِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے اور بطور نمونہ وعدہ اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات ہم جن سے سن غمور السبح ہی نکال دیا ہے۔ جلد منگائیے قیمت ۱۰ روپے۔

لکھنؤ اتار کے نمبر کے بارے میں یہ خبری نہ کلنگ اتارا

کتاب شیخ عبد الصمد صاحب سکن سنوڈ (پٹنہ) نے تالیف کی ہے نہایت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رسالہ جو جس میں اعلیٰ صداقت و دلائل وبراہین

ایک سچی شہادت

دماغی کاموں کی کثرت کی وجہ سے پانچ سال پہلے میرا دماغ بہت ضعیف ہو گیا اور قدرتی حافظہ میں ذوق آئے لگا تھا طبیعت میں تسکین معلوم ہوتا تھا اور کمرہ میں اعتدال کی وجہ سے جو شک بھی ہو گیا تھا کہ میری باتوں کے کل اعضاء کو درمیانے جاتی ہیں انگریزی اور دماغی عمل مختلف المبادی کے کو گوئی کہ بہت کم مدد مند ہو گیا ماضی میں آخر کار یکہ نشی محمد بن صاحب کی جو بہت ستوی ہوئی استعمال کیا اور اس وقت ہی دفعتاً فوٹو آستانہ کرنا ہون ان گوئی کو استعمال سے میری کل شکایات مند جہ بالافزائے ہوئے تھیں جو ان گوئی کے زیادہ مقوی دماغی استعمال میں نہیں آئی میری تحریک پر بہت سے دوستوں نے ان گوئیوں کا استعمال کیا اور ایسا ہی مفید پایا جیسے کہ میں جن حکیم شمس محمد دین کا شکوہ ہوں کہ انہوں نے مجھ کو ایسی دوائی دی کہ تمام مجھ کو عالم مہر مال کو شل دبدار لگا دیا (راجہ نادر) مابین پورنہ اسٹیشن صاحب دیو پور کشن دھرم صاحب چٹ در ناظرین یہ جو وہ شہادت جو گزشتہ عالیہ کا ایک معزز افسر نے ذاتی تجربہ کے جواب مقوی کی تعلق سے رہا ہے یہ گویاں تمام عصبی نظام پر از حد مفید اثر کرتی ہیں ادا اعضاء کو دماغی دماغ اور معدہ کے عصبین بلا سائنڈا کی حکم رکھتی ہیں جن لوگوں کے دل دماغ مطالعہ کتب و دیگر امور متعلقہ غرض دنگو مشلا کار بار دماغ حساب فیہ کیوہ سے کر دہ ہو گئے ہوں اور تھوڑا سا کام کرنے کے لئے جلتے ہوں فٹ و اسان گوئی کے استعمال سے یہ تمام ضعف دور ہو کر آئندہ کیلئے گشتوں کا کام کر کے کلی طاقت پیدا ہو جائیگی اور جو کہ قسم کی کردہ یافت نظام عصبی کی لکھی ری طاقت ہوتی ہے قیمت فی سیکڑہ ۱۰ روپے میں لگی عمر علاوہ برین اور کئی امراض بطنی و ظہری کی کثرت مجرب اور مفید اور دیکھ سکتی ہیں اور انجمن سر مجرب - دہند جالا - بیل فاش چشم - دہ - پانی انجمن سے جاری رہتا ہے - جمع بین اور ضعیف ہو کر لکھی ہوئی ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰ روپے دوائی سوزاک کہنے یعنی قدر فی جس عارضہ جربان دہندہ کیلئے ہم سفوف مطح ہنم دیرینہ فتور ہنم حسین ترش دکار لکھے اور گاہ گاہ بخار موس ہونا طبیعت ابدی حسین ادکار لکھ رہتی ہو۔ بہت پہلو اور فہم معدہ میں گاہ گاہ سوزش ہوتی ہو اور دیندہ ہی طرح سے نہ آتی ہوں ان تمام شکایات کے لئے یہ سفوف اکیہ کا حکم رکھتی ہے یہ قوتی ہو کر پتہ - خوش خط ہر حالات و مفضل عمر نام اور ڈاک خانہ درج ہوں - محصول ڈاک و جوائی ٹکٹ بذریعہ دار

المشہد حکیم محمد دین احمدی دروازہ دیرنگہ ضلع گوالیار

سلسلہ حقہ کے نمبر

امام الدین صاحب تروالی پاکوٹ	فخر الدین صاحب ہیکمار اکوٹ
چودہری عبدالرحمن صاحب	شاہ محمد صاحب حاتمہ زید کا
چودہری ورد داو	ضلع سیالکوٹ
علی رضا صاحب بازار کشتی کوٹہ	شمس الدین صاحب سید پیکل
میران بخش صاحب بمبھ	سعد دیو جہاڑی لاہور
اسدنا صاحب ہر کے دلا	صافق صاحب لابی پور
منسح شاہ پور	قدرت مدفن صاحب بعدا
عطا محمد صاحب ہر کوٹہ ضلع شہید	ضلع گنداپور
محمد خان صاحب	میان حاکم صاحب جٹ
نذیر احمد صاحب	کھٹیاں ضلع سیالکوٹ
شیخ نجی بخش صاحب دہر کوٹہ	میان سلا بخش صاحب بنگ
صوبہ - شجولان ضلع سیالکوٹ	اجنالہ ضلع امرتسر
ستری جہاڑی صاحب نظام آباد	میان احمد الدین صاحب گجراتی
محمدین صاحب کبیہہ باجوہ ضلع لاہور	حال وارڈ لاہور
مولانا بخش صاحب	میان جہاڑی صاحب سیالکوٹ
فضل شاہ صاحب	پٹان کوٹ
ابراہیم کا لافطانی ضلع لاہور	نقشہ خان کنسل فیہ زپور
نظام الدین	میلان فضل احمد صاحب سکندر
ابراہیم صاحب ٹاسن برہم پور	میرزا احمد حید صاحب
لشہ صاحب دہر کوٹہ گجرات	محمد پڑیا سان - لاہور
غلام الدین صاحب جلال پور جٹان	میان احمد صاحب حید
ساجد - نارووال	المیہ ملک فیہ ۲۹۵ لکھ پور
المیہ امجدی صاحب پٹواری	علی محمد صاحب
کلاس وار ضلع سیالکوٹ	غلام محمد صاحب
اسلام دین صاحب دہر پورال	امام بخش صاحب
حال دار دہشتی - شری پور لاہور	سہاہ ملک لابی
عیسیٰ	سہاہ بیکم لابی
میان عبد الفتی صاحب	میان عبد المید صاحب
سہاہ ہیاگن المیہ لابی	شاہ کوٹ ضلع جلعندر
فضل دین صاحب	نادر خان صاحب دہر کوٹہ
جیات محمد صاحب شجور گجرات	ضلع گجرات
میان جان	غلام نبی صاحب کمپور میر
نور علی	گورنمنٹ ہرین شہ
حید علی	



انصافی روپیں سکیم حافق

عربی ایکٹس اور دیات جوہری

پاکستان کا جغرافیہ

مختصر و جامع اسسٹ

ایبٹ السلطنت غازی شاہ ہندوستان و انگریزوں
وہاں کے ارب و عظیم حکماء کے بیان و انگریزوں
وہاں کے عوام کا نام و انگریزوں
وہاں کے عوام کا نام و انگریزوں

اعراض - ادراس چشم - اسهال - کم شکم - کمی باه - سرعت رقت - سستی - نامردی - اقسام - آشک - سوزاک - درد کمر - پیچش -
سندش حیض - تب - بند سستی - گمانی - بخار - قسم - درد دانه - مارگزیده - عقرب گزیده - نرزد - ریش - زکام - بخار - زرد کان - پویش - سستی
زخم - قسم - مریخ - رطاعتون - درد سر - درد شقیف - علامه - جلاب - درد دانت - بواسیر - قسم - پیچش - بخاری - رنگ - شانه - درد شکم - درد معده - پیچش
زنجبیل - درد - دوا - عصاره - جزام - بالچهر - قبض - رکاوٹ - بل - جریان - ریش - زنجبیل - سلی - ملینا - ادرام - قسم - ضیق - انفس - پاک - کس - شایع - خوب - صبر - ادرام
کلا - تب - کانی - سستی - جسر - سستی - کام - بخار - عصاره - جزام - بالچهر - قبض - رکاوٹ - بل - جریان - ریش - زنجبیل - سلی - ملینا - ادرام - قسم - ضیق - انفس - پاک - کس - شایع - خوب - صبر - ادرام
کلا - تب - کانی - سستی - جسر - سستی - کام - بخار - عصاره - جزام - بالچهر - قبض - رکاوٹ - بل - جریان - ریش - زنجبیل - سلی - ملینا - ادرام - قسم - ضیق - انفس - پاک - کس - شایع - خوب - صبر - ادرام

کتابخانه

معاذہ قیمت واپس کر دیئے گئے کہ اس شخص کو دیا جاوے گا
جو اس پاکستان کی ادویات کو غیر مفید اور سیرے سیرے
بابت کہے۔ اگر (خدا انکرہ) اس شخص کو دیکھ گئے
ایک ہزار روپیہ ادا کرنے میں پس و پیش گوئی تو ہو جیسا
اس اعلان کے وہ پیریدہ عدالت وصول کر سکتا ہے۔
ب۔ آپ کو قسم ہے کہ انوائسٹ کریم پاکستان کی
دریافت کے ذمہ دار ہیں۔ جو خبر

سابقہ انعامات حلِ عتمہ چارہ
ذیل کے اصحاب کو دئے گئے۔

گرامو قون مشین قیمتی پچاس روپیہ بنام سردار
نجانگ صاحب بمقام ڈاری ضلع منٹگری۔ -
سوئے کی جی پی گھڑی قیمتی ایک سو روپیہ بنام
مالہ ایشور داس ایجنٹ لالہ گوہند رام صاحب پلیڈر لاہور

الغمام ميسون سالگره شفاخانه جوہر

گراموفون مشین قیمتی بچاس روپیہ بنام بابونیر و ذوالدین
صاحب پوسٹاٹر کنگڈن خان سیٹ ملک برہما

معنی کا پتہ :- ڈاکٹر جوہر ایل - ایم ایس سرجن اینڈ فزیشن - امرتسر پنجاب

بدرپریس نادانان میں معراج الدین پر دوپٹے کے لئے چھا لگ گیا

LIBRARY A.A.I.I. LAHORE
REGISTERED NO
BOOK NO

بسمہ الرحمن الرحیم



گورنمنٹ پبلشرز برائے پاکستان
(۱۹۷۳ء)
نور محمد صاحب محلہ مملکت
سینٹ ڈیوڈ مارچیان

D. G.

اخبار پر قادیان
رہنما
سینٹ پیرس
کے

کتاب

اسے جہان منتظر خوش ہو کہ سوئے قادیان ربرڈ نبرائل ۲۰۰۸ آگیا موعود عیسیٰ مہدی آخر زمان

مورخہ ۲۲- بیس اشانی سہ ماہی علی صاحبہا الثقیۃ والسلام مطابق ۲۲- مئی ۱۹۷۳ء

صفحہ ارض پر ندین سہ نشان لاہور ایڈیٹر نور محمد صاحب مملکت بڑھ گئی چیت چاکم جی شان لاہور

اگر جو افلاکات بہت بڑھ جائیں گے۔ تاہم خریداروں پر ہم بہت بوجھ ڈالنا نہیں چاہتے۔
ہم ایک ماہ تک انہیں اس طرح ہرگز نہیں خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
خریداروں کو قادیان کے منتقل کرنے کے لئے ہرگز نہیں خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
ہم نے ہرگز نہیں خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
مرتب ۱۵ روز جہان ریسہ قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
اختیار ہو گا کہ ہم ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
کے ساتھ ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
اخبار پر ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
اس وقت یہ وقت ہے۔ کوہان سے معنوں دمان جلسے اور ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
تو اس میں دیری ہو جائے گا اور ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔

مہررت ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں اخبار کے شروع ہونے کے سبب ہفتہ گذشتہ میں
اور غرض انہی اخبار کی سب سے پہلی پر ہوش خط سے ظاہر ہوئی ہے جو اخبار کے
وقت پر نہ نکلنے کے سبب ناظرین نے ہم کو لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ ہفتہ گذشتہ میں
اخبار لاہور میں آئے ہوئے ہیں اور کئی ایک تقریریں بھی ہو چکی ہیں یہ بہت ہی ضروری
ہو گا کہ اخبار بہت جلد نکلے اور یہاں اس کے برخلاف ہو اگرچہ اب ہرگز خریدیں گے۔
گئی ہے وہ ہفتہ گذشتہ اس دیری کا عوض عمدہ طریق میں پورا کر کے گی اور ہرگز خریدیں گے۔
درست آئے والا معاملہ افشاں شد ہو جائیگا۔

بدر لاہور نگلیکا آلودہ و تجویز ہے۔ کہ بعد اخبار جب تک کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
لاہور میں رونق افروز ہیں۔ انشاء اللہ اسی جگہ سے نکل کر دیکھا
تا کہ ناز و غبر میں دستانوں کو جلدی سے مل سکیں۔ اسی انتظام کے سبب اخبار کسی
قد و دیو سے بھی نکلے گی۔ اخبار ہمارے قادیان لاہور سے نکلے گا اور
چھاپنے کے واسطے سرکاری منظمی اور خاک خانہ کی منظوری اور طبع کا انتظام
اور دفتر کے کفایت اور جرات کا پان لانا ضروری تھا وہ ان سب کاموں پر ہرگز
ساخت اور محنت کا طرح ہونا مددگار۔

بدھ ہفتہ میں تین بار اس کے ساتھ ہم نے ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
کہ اخبار لاہور میں نکلے گا۔ ہفتہ وار کی بجائے اس
کو ہفتہ میں تین بار کر دیا جاوے گا۔ اس کے واسطے

تبدیلی انتظام اسباب میں اس امر کا اعلان کیا گیا تھا۔ کہ اخبار کے منبر میان
معالی ملین صاحب خود مقرر ہو گئے ہیں۔ یہ انتظام آذربائیجی
طہر پر ہے۔ اور جو کہ میان صاحب موصوف کے دیگر مشاغل
اندکار و بار اس قدر میں کہ وہ اس کام کے واسطے کافی وقت نہیں نکال سکے اس واسطے
۱۰۔ مہررت ناظرین! ہفتہ گذشتہ میں ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔
بدر لاہور نام منبر ہوئی چلے گئے۔ کسی خاص شخص کے نام پر نہیں ہوئی چاہیے اندر میں
ہر حال نام سوان معراج الدین عمر ملک اخبار بدھ قادیان ہوئی چلے گئے۔ تمام معنی آؤ
براہ راست اخبار قادیان روانہ کر دیں گے۔ اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ

اخبار کے قادیان میں ہرگز خریدیں گے۔ انہیں قیادت پر ہرگز خریدیں گے۔

ہیں وہ بڑی شہرت حاصل ہو چکا ہے۔ ان کے احباب لاہور کا
بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا۔ ایسے وسیع لوگوں کو بڑے
برداشت کرنا خوش ہے کہ ہمارے عزیز دوستوں کو
مشکلات میں ڈالے۔

چشم معرفت

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مہدوی کی

تازہ تصنیف حسین آپکا وہ لکچر آریون کے چارمین

پڑھا گیا تھا ان اعتراضات کے جواب جو بعد میں

آریون نے کئے تھے چھپ کر شائع ہو گیا

ہے علاوہ آریون کے جواب کے حضرت کے دعویٰ اور

دلائل اور اس طرح حقیقت اسلام پر لطیف دلائل

اور قرآن شریف کی آیات کے معارف اور قیامی

کثرت کے اس کتاب میں بیان ہیں یہ ایک ضخیم کتاب

ہو گئی جو اور اس کی جلدیں طیارہ مہدی میں لیکن

جو صاحب چارمین کہ جلد کا منتظر ہے اسے اس طرح

کریں وہ جلد میں لے سکتے ہیں قیمت کتاب

بہت کم ہے اور جلد کی قیمت سینے سے جو

کتاب کو اس طرح دعائیں بنام مہتمم کتابت خرقہ

میں موعود و قادیان ضلع گورداسپور جانی پڑھیں

جو صاحب وی بی ملو آنا چاہیں ان کے واسطے منہ

ہر گاہ وصول کے واسطے کم از کم محنت پہلے سمجھیں

متصل حضرت جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
اسٹنٹ سیرین کا مکان بنی دلا ہے۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب اور حضرت مولوی
علاء الحسن صاحب بھی اس جگہ مقیم ہیں۔

آج (۱۰ مئی ۱۹۸۸ء) تک جبکہ میں بچہ دستور
لکھ رہا ہوں۔ حضرت اقدس کی ایک تقریر ایک عام جلسہ

میں ہوئی تھی۔ جس میں شہر کے عائد اور رؤساء عوام نے
اور اس کے علاوہ چند ایک تقریریں اتفاقی طور پر منعقد

میں سے پہلے یا کسی معزز کی ملاقات کے وقت ہوتی
ہی ہیں۔ جو کہ انشاء اللہ مطالبات گنجائش مفضل یا مختصر درج

اخبار کی جائیں گی۔ اس اثنا میں ایک انگریز سلیح اور
ہیئت وہاں ہی حضرت کی ملاقات کے واسطے دو دفعہ

آگاہا جس نے بہت عمدہ سوالات کئے۔ ان سوالات
میں جو اہمات انشاء اللہ جلد درج اخبار میں آئے گے اس

انگریز کا نام پروفیسر ریگ ہے۔ یہ صاحب مجھے اتفاق
سے ریل کے اسٹیشن کے قریب ملے تھے اور یہ سننے

حضرت کے حالات ان کو سنائے تھے اس واسطے
ان کو حضرت مسیح موعود کی ملاقات کی تحریک پیدا ہوئی

تھی۔ حضرت اقدس کی ایک عام تقریر انشاء اللہ
انتظار کے روز ۳۱ مئی کو احمدیہ بلڈنگ

کے میدان میں شامیون کے نیچے ہو گی۔

جماعت احمدیہ لاہور کو اللہ تعالیٰ اس بھارتی
اور فاطمہ داری کے واسطے جزائے خیر دے

جو کہ انہوں نے اس وقت اپنے سر پر
اٹائی ہوئی ہے۔ ہر دو وقت کثرت مہانت سے ایک کثیر

خرج کھائے وغیرہ کا ہوتا ہے اور لاہور کی جماعت اس
کتاب کو برداشت کر رہی ہے۔

اگر احباب احمدیہ لاہور ارادہ رکھتے
ہیں تو کتب تک حضرت میں تمام

اعزازات کی وہ برداشت کریں گے اور ان کے اس
نیک ارادے اور نیت کا ثواب ان کے واسطے بہر حال ہر گاہ

ہے۔ لیکن ہماری رائے میں اگر ہمارے دوستوں
بلکہ ان بانی کی دوکان کی تجویز کو دین چاہی روٹی پکائے

اور گوشت اور مٹھی وغیرہ کے ساتھ منہ بھر کر
حضرت انشاء اللہ اور قابل اعتبار آدمی جو کہ کثرت سے

آپنا لے لیں جو اپنا خرچہ برائے اللہ برداشت کر سکیں

روپیہ اس جگہ وصول ہوتا ہے۔

چونکہ ہمارے جگہ لاہور میں عارضی طور پر
تعمیل خطوط

ایا ہے اس واسطے جو احباب کوئی پرانا
پرچہ منگوانا چاہتے ہیں یا اپنے حساب کتاب کے متعلق کچھ

دریافت کرنا چاہتے ہیں یا کوئی کتاب منگوانا چاہتے ہیں
ان کے خطوط کی تعمیل اس جگہ نہ ہو سکے گا۔ احباب کو چاہیے

کہ اسے خطوط کو ہمارے قادیان پہنچنے تک ملو
رکھیں۔ ان برائیت احمدیہ اور قریشین کسی دوست نے

منگوانی ہو۔ تو وہ اس جگہ سے ہی روانہ ہونے لگی۔
لاہور میں بہت صحت پسند ہے۔

دفتر اخبار بدھ احمدیہ بلڈنگ لاہور
خط کے الفاظ پر لفظ لاہور نہ لکھا جائے صرف لاہور

لکھا جائے۔ اس طرح خط جلدی ہو جائیگا۔

حضرت اقدس لاہور میں

یہ قیام کے معلوم ہے کہ خط ۱۰ مئی ۱۹۸۸ء
۱۰ مئی ۱۹۸۸ء کو قادیان سے چل کر لاہور میں

پہنچ گئے۔ اور لاہور میں احمدیہ بلڈنگ میں آپ
کا قیام ہے۔ احمدیہ بلڈنگ ریلوے اسٹیشن کے

قریب اس ٹرک پر جو اسٹیشن سے سوچید وازہ کو
جاتی ہے۔ اگلی دروازہ کے قریب بربٹر شائق

ہے اس ٹرک کو ٹیلون والی ٹرک بھی کہتے ہیں
یہ اسٹیشن سے جو گاڑیاں اور ٹرک ٹم ٹم ہو جی
شاہ عالمی اور لاہور دروازہ کو جاتی ہیں وہ اس مکان

کے پاس سے گزرتی ہیں اور درجہ سی سواری دیکر
آوی اسٹیشن سے اس مکان تک ٹم ٹم کر سکتے ہیں

احمدیہ بلڈنگ میں دو معزز احمدی ہر اور دن کے مکان
میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل

ایل بی ویل چیک کر رہے ہیں اور حضرت سید ڈاکٹر محمد حسین
شاہ صاحب اسٹنٹ کمپل ایکٹریز پنجاب میں۔

انہیں مکانات میں حضرت احمدان کے خدام اور ہاٹ
نہام پڑھیں۔ اسی جگہ ایک مکان برادری بخش صاحب

اتھوڑی کا بن رہا ہے۔ جس کا کچھ حصہ طیارہ چوک ہے
لوہا کی جن دفتر بدھ کو لگیا ہے۔ اور اسی کے

حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے کم از کم محنت پہلے سمجھیں

ڈائری

القول الطیب

فائدہ بخش کلام

۱۲- نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ قرآن مجید ایک ایسی غذا کی مانند ہے جو ہر مریض کو شفا بخشتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہماری جماعت کے لوگ بھی ایسی غذا پکھنیں ان کا طرز تقریری ایسا ہی ہو کہ جیسا وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے لئے مفید اور اعلیٰ درجہ کے فائدہ رکھتا ہے۔ اصل میں کلام کی مدد کی ہی ہے۔ کہ وہ ہر قسم کے لوگوں کے مطابق مال ہو۔ فرمایا۔ خدا نے اسلام کو دوسرے لوگوں کے لئے نہ بنایا بلکہ اس میں وسطیٰ راہ اختیار کی گئی ہے جو افراط و تفریط سے بالکل غلطی پر ہے۔ ائمہ و وسطاء کو نشانہ دہی کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو جوہر بنایا ہے۔

دوسرے کے جواب

فرمایا جواب دہ قسم کے ہونے میں ایک تحقیقی دوسرے الزامی۔ اللہ تعالیٰ نے ہی بعض جگہ الزامی جو ان لوگوں سے کام لیا جو ہمیں مقررہ کو اپنے مذہب کی کڑوری معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب عیسائین نے کہا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے اور ویل یہ کہ وہ ہم کو نواری کے پیٹھے پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کما آدم۔ یعنی اگر ہی اس کے بیٹا ہو تو کیا نبوت کے قواعد بطریق اولیٰ پیدا ہونا چاہئے۔

چھوٹ

چھوٹ وغیرہ دراصل اس بات کا نشان ہے کہ ان لوگوں کو وہ ہے جو انہر رنگ سے ہی جاتا رہتا ہے۔ اسلام کی بنیاد پر نہ تھی ہی اس لئے اس نے ایسی باتوں کو جو مذہب میں نہیں رکھا چنانچہ کہنے کے متعلق فرمایا۔ یہ ہیں عینک جنم صبر۔ ان کا کلاما جمیعاً ادا شاناً

مخلصانہ بیان

بیان میں جب تک دعا نیت اور تقویٰ و طہارت اور سچا جوش نہ ہو اس کا کچھ نیک نتیجہ مرتب نہیں ہوتا ہے۔ وہ بیان جو کہ بغیر دعائیت و خلوص کے ہے وہ اس پر نادر کے پانی کی مانند ہے جو موقف بہ وقتہ جوش سے پڑا جاتا ہے اور جوش ٹپکے اُسے سجائے پاک صاف کر دیتا ہے۔ مخلصانہ بیان چھوٹی اصلاح کنی چاہئے پھر دوسرے اصلاح کی طرقت توجہ ہونا چاہئے۔ حد متعلق فرمانا۔ اے مخلصانہ الذین آمنوا علیکم انفسکم۔ یعنی اؤ مومنو! پہلے اپنی جان کا فکر کرو۔ اگر تم اپنے وجود کو مقید ثابت کیا چاہو۔ تو پہلے خود پاکیزہ وجود بن جلاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ بتیں نہ تھیں اور عملی زندگی میں ان کا کچھ اثر نہ کو مائی نہ سے۔ ایسے شخص کی شکل میں طرح سے ہو کہ کوئی ٹھہرے۔ جو سخت تاریکی میں بیٹھتا ہے۔ اب اگر یہی

تاریکی ہی نے کیا تو سو سے اس کے کسی پر گڑبڑ سے اور کب ہو گا سے چراغ بن کر جانا چاہئے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے دھندلکی جائے۔

حقیقی علوم

حقیقی علوم پر نازان ہونا سمجھنا ہے چاہئے کہ تواریط طاقت روح کی نشاۃ حیات خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ سب سے سائنس یا فلسفہ یا منطق پڑایا۔ اور ان سے کہ مدد کی بلکہ پر کہ اید ہم پر دج منہ یعنی اپنی روح سے مدد کی۔ صحابہ کرامی۔ پتہ ان کا بھی (سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہی آتی۔ مگر جو حکمت باتیں انہوں نے بیان کی وہ بڑے بڑے علماء کو نہیں سوچ سکتے کیونکہ ان پر خدا کی خاص تائید تھی تقویٰ و طہارت و پاکیزگی سے اندر و بی طور پر مدد تھی ہے۔ یہ حقیقی علوم کے ہتھیار کو درمختصر میں ممکن بلکہ اغلب کو غلبہ کے پاس ان سے ہی زیادہ تیز متبہا ہوں پس ہتھیار وہ چاہئے جس کا مقابلہ دشمن نہ کر سکے وہ ہتھیار سچی تبدیلی و دل کا تقدس و نظریہ ہے۔ جسے نقل المار ہو دو دوسروں کے قول ان کو کیا فائدہ رہتا کہ بگا۔ صاحب باطن کی بابت اگر اس وقت بظاہر تو یہی کہہ دیتے تو ہی وہ غالی ہوتا۔ جانی بلکہ انسانی زندگی پر ایک دفعہ اثر کرتی ہے۔ یہ سخن کہوں برہنہ یا نہیں دلا جو ہم پر

طریق اصلاح

۱۳- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعلق ذکر کیا۔ فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت ہو۔ تو اس میں کوئی چیز نہیں چاہئے وہ فرماتا ہے۔ اللہ ہوا اضلاع جانی دار ہی کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ مگر کن ہیودہ اعراض من پڑے میں وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں۔ پہلی نگاہ باطن پہلے سے جب انسان کا دل پاک ہو جائے۔ تو پھر یہ معمولی اصلاحیں خود بخود ہوجاتی ہیں۔ اگر پہلی ہی ایسی باتوں پر اعتراض کر دیا جائے تو انسان اعتبار میں آجاتا ہے اور بہت سی بری باتوں سے محروم رہ جاتا ہے بعض قسم میں سب پر ہی ایسا اعتراض کرتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نہیں چاہئے۔ جب انسان نے ایک طاقت کو اختیار کر لیا۔ تو اہستہ آہستہ دوسری صداقتوں کے اختیار کی توفیق ہی حاصل ہو جائیگی۔ تدریجی احکام اس لئے نازل ہوتے رہے۔ شراب کی حرمت یکدم نازل نہ ہوئی۔ کہ وہی طبعاً تیار نہ ہوئی تھیں ایسے لغو معترفوں سے ہیں امید نہیں۔ کہ وہ کبھی فائدہ حاصل کریں وہ اگر آنحضرت معلوم کے زمانے میں ہی ہوتے تو ان پر ہی اعتراض کر۔ سب سے نہ کہتے اعدا فرمودہ ہو جاتے۔ ہر نبی اور اس کی جماعت پر ایسے اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ بعض ادا ان کے کہنا یا ما لہذا الوسول یا کل الطعام ویسئ فی الاسواق۔ طعام سے مراد اچھا مکلف تھا کہ کیا اسے جب انکار صدمے گند جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوچتے ہیں اس پر ایک روشنی ڈال کر کہ ایک شخص کہتا تھا کہ اگر قرآن سے حضرت کی صداقت کا ثبوت مل جائے تو میں اس قرآن کو بھی نہیں مانتا اگر خدا اپنے نشانوں سے یہ ثابت کر دے۔ تو میں اس خدا پر ہی ایمان نہ لائوں۔ یہ لغتی قول۔ انہی روئے

کی خاصیت تبلی پر دلالت ہے۔

حضرت عیسیٰؑ ایک شخص جس نے جہان کا مرکز بن گیا تھا اور اس کا کہنا کہ آپ ایک فاحشہ سے عطر کیون ملایا اور نہون سے لگا کر دیکھ تو باقی سے میرے پاؤں وہ ہوتا ہے اور جو آندوں سے - خدا اس کے نزدیک نلوں کی قدر مولا کو اور میں ہی کتنا مہل کائنات کل کے جو فقیر اور فریسی میں ان سے ایسی کینچیاں پیچھے بہشت میں جائیں گی۔ درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے شریک کیا۔

منقول پر چلو ایک شخص نے مسکے پوچھا۔ مرغی کی ایک انار کر لیتی۔ مرغی پر فک رہی ہے۔ فتح کر لی جاسکے۔ فرمایا اسے مسائل میں اصول کے طور پر یاد رکھو۔ کہ دین میں صرف قیاس کرنا سنت سے ہے۔ قیاس وہ یا تو ہے جو فرقان و حدیث سے مستطیع ہو۔ ہمارا دین منقولی طور سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پس اگر حضرت مسیحؑ اور علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جائے جو ان کے منہ سے نہ جاری تھے کے لئے ایمان میں غلط ڈالنے کی۔

لا تفرقوا لہما تصف السنکم هذا حلال وهذا حرام آیتوں کے زلزلہ کی نسبت سال ہوا۔ **آیتوں کے زلزلہ** فرمایا حقیقتہً اسی پر ہو۔ کہ اندر سے انکو حکم میں کہ منہ سے ہی فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یوحنا الی اجل مسیحی۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے۔ جو کامل اختیار رکھتا ہے۔ معصوم اللہ مایں شاء۔ ہمارا ایمان ہے۔ منہ سے رشی کی طرح نہیں وہ ایک حکم میں دیتا اور رات کو اس کے بدلے کے کامل اختیارات رکھتا ہے۔ ما نشم من آیتہ والی آیت اس پر گواہ ہے۔ آخر سلفہ نیرات ہی کوئی چیز ہے۔ تمام نبیاء کا کام کا جمعی سلسلے ہے۔ کہ صدمہ فاستغفار سے روکا ہوتا ہے بلکہ پہنچتے ہیں وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے میں معتد ہو چکا ہے۔ اب اس کی اطلاع جب کوئی نبی ہے۔ قرآن و پیغمبر بن جاتی ہے۔ مگر اندھنوں کے لئے ان کے سے یہ نصرت کہتے مائلوں پر اپنی رحمت سے رجوع کرنا ہے اسلئے ہمارا عقیدہ نہیں کہ وہ عید کی پیشگوئی میں نہیں بلکہ دل جاتی ہیں دیکھو جن میں نے زلزلہ کا ذکر کیا ہے مان ساندہی تو بہ استغفار و تضرع و صدقہ کیطون

توبہ دلائی ہے جس سے یہ ملا ہے کہ یہ عقیدہ ٹال سکتی جو السوس لگ چکی عداوت میں ایسے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اسلام کے مسائل کو بھی پہل گئے ہیں۔ وہ ماکات اللہ جہد ہم وہم یتغفروا و توبہ بہترین اور ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ اور درایت کو۔

۱۵۔ مئی ۱۹۷۲ء - ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔

بہت سبب سے اس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ یہ فقہ فہم مجید
میں ہونا چاہیے کہ اس کے لئے ہی آیا ہے۔ مثلاً حضرت یوسف
نے کہا کہ تو فہم مستحق اور خود ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے بارہا اور فہم فہم دو دنوں باپ فضل سے ہیں
کسی نیت کی کتاب میں ہی اس کے خلاف سے دباؤ ہے
یہ قضاہ تعالیٰ کے کلام کی شہادت ہوئی۔ اب
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فعلی شہادت کی طرف دیکھو جو
آپ کی رویت ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے صلی اللہ علیہ وسلم
کی رات میں کوئی کلمہ نہیں کہا۔ اب اس میں تو کسی
مسلمان کو شک نہیں کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو چکے ہیں
پس نیت شدہ گدہ میں جو پشت باپ کا ہے۔ کسی کو دیکھنا
سوا اس بات کے اور کیا ہے کہ نہ کہتا ہے۔ کہ وہ ہی
موجود ہے۔ غرض یہ وہ شہادتیں ہیں۔ آپ خود ہی انصاف
کرہیں کہ ان سے کیا بات ثابت ہوئی ہے۔ پس کیا دوسرے
کہ جیسے کے لئے خصوصیات پیدا کی جائیں۔ پادری
جیسے کے خدا ہو سنے کی دلیل بیان کرتے ہیں کہ
وہ مرد سے زندہ کرتا تھا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وہ جسملہ النبی قضی علیہ الموت۔ اب خدا کے
کلام میں تناقض نہیں۔ کہ ایک آیت میں کہے مرد
دیارہ دنیا میں نہیں آتے اور دوسری میں کہے کہ مرد
زندہ ہوتے ہیں۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ اس کے ہاتھ پر وہ
زندہ ہوتے ہیں۔ لہذا جیسے کہ اور سب کو معلوم ہے
کہ اس سے مراد روحانی مردوں کا زندہ ہونا ہے پس
مسلمان جو پادریوں کی متابعت میں ہیں۔ جیسے کہ وہ
زندہ گو سنے کے قائل ہیں۔ فعلی کہتے ہیں۔ یہ کہتے
ہیں۔ کہ جو شیطان سے پاک ہے وہ معرفت میں
اور اس کی رائے ہی ہے۔ دیکھو اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر ہشام ہے۔ ایسے ہی اور بہت
سوی خصوصیات ہیں۔ جو مسلمانوں نے عین کلمہ
کہا ہیں جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہشام لازم
آتی ہے۔ اور ہم اس بات کو کہی ہی گوارا نہیں کر سکتے
کہ اس سبب اس سے بڑھ کر کسی کو بنا پاوے جو
جیسے اسے چاہے فضل ادا علی تھا (اللہم صلوا
علیٰ سیدنا محمد)

مکالمات اکبریا | پھر ان مسلمانوں کا ہم سے اس بات
اختلاف نہ ہو کہ ہم اس بات کے قائل ہیں

ہم کہ خدا کے کلمات و خطابات اس امر کے
لوگوں سے قیامت تک جاری ہیں اور بالکل پر ہے
کیونکہ نبی تمام اولیاء ائمہ کا مذہب رہا ہے۔ یاد رکھو
کہ دین اسلام ایسا دین نہیں جس کے کلمات چھپے ہوئے
ہیں اور آگے کے لئے اس میں کوئی نہیں۔ اگر یہ بات
ہو اور اس کا مدعا دار ہی قصور پر ہی ہو۔ تو یہ بتاؤ کہ
اس میں اللہ و رسول سے دین میں فرق کیا رہ گیا۔ اسلام
میں اگر کوئی چیز باہر الاستیسا ہے تو یہی کہ اس کے پیرو
کے انہی کلمات و خطابات سے شرف ہوتے ہیں
خدا تعالیٰ کے قائل نہ انداز میں ہی ہیں۔ مثلاً جو
پھر برہم جو سچ۔ یہ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ کے
ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا فیہدہ ہے۔ یہی قضاہ
کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت و پیروی و
تقدیر رسالت اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور ان
امانات کا وارث جو اس کے برگزیدہ انبیاء پر ہوتے۔ اس
اس کام فہم فہم کہ ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

یعنی وہ نہیں ایک زمانہ دیکھا۔ پس دوسرا
خدا سب اس میں ایک باب الاستیسا ہی جہاں میں خود ضروری
ہے۔ ہم اپنی بات کا ذکر نہیں کرتے۔ ہمارے معاملہ کو
الگ دیکھ کر کوئی نہیں سمجھائے۔ کہ اگر اسلام ہی خدا تعالیٰ
ہی کے کہ آیا تھا جیسے کہ یہودی کہتے اور برہم جو سچ کے
لوگ اس کے قائل ہیں۔ قوت بڑا خیریت کا جوہر ڈالنے
کی کیا ضرورت تھی۔ ایک طرف تو مانتے ہیں کہ اسلام ایک
زندہ مذہب ہے اور دوسری طرف اس میں کوئی باب الاستیسا
نہیں بتاتے انداز کے جو کلمات اللہ تعالیٰ ہیں۔ وہ ہی
مردوں میں بتاتے ہیں۔ قیاد لہذا کے لئے کہ نہیں
ممنوع سے صلح کی طرف جانا خدا تعالیٰ کی ہستی کا

اعلیٰ اقرب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا ہی ایک ذریعہ
کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ پچھلے قصے تو دوسرے غائب
ہی سناتے ہیں اس کے مقابل میں اگر وہی دوسرا
گذشتہ قصے سنو۔ تو اس میں بہتری کیا ہوگی اور اس بات کا
کیا ثبوت ہے۔ کہ جو کہہ تم کہتے ہو۔ وہ تو یہ ہے کہ جو
دوسریاں کرتا ہے کہ ہمارے رہنے کے یہ یہ مجھ
دکھایا۔ وہ خط ہے دیکھو انجیل میں ایسے معجزات کا
ہی ذکر ہے کہ مجھے کھلیب دیا گیا۔ تو یہ سب
قرآن کے نقل سے۔ یہی عقل کا تو یہاں اگر خاتمہ
کہ ایک فہم میں تمام مردوں کے کس طرح سبب سے اللہ تعالیٰ

ان کے خطبے کے بعد یوں سے بیٹھے کہ کوکین دیا
پس ایسے قصور کے مقابل میں اگر وہی طرف سے
ہی قصور ہی ہیں تو کسی مخالفت پر کیا اثر ہو سکتا ہے۔
پھر ایک صاحب نے پوچھا۔ شوق فقر کی نسبت خدا تعالیٰ نے
ہیں۔ فرمایا ہمارے لئے ہیں ہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خوف
تھا۔ جسے اس کے تعلق اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھا ہوا
ہے۔

پھر حضرت کی نسبت سوال فرمایا۔ فرمایا۔ ہمارے میں
جو اصحاب الکتاب بعد کتاب اللہ ہمارے ساتھ تمام صلح کا ذکر
کے اخیر میں غایتاً لکھا ہے۔ اب تو خود کہہ کر وہ کیا
ہے۔ قرآن مجید میں ہی اس کے لئے روایات لکھی ہیں
وہما جعلنا اللہ یار النبی اور نیلہ۔ پھر وہ سب سے صاحب
پوچھا کہ اسلام میں جو اور فرماتے ہیں۔ مثلاً انہی نے خود شہادت
چستی۔ قادری۔ کیا جیسا ان کا باہم اختلاف ہے پس
ایسا ہی یہ ایک فرقہ ہے یا اس میں کچھ اضافہ ہے۔

فرمایا۔ ہمارے نزدیک تو سب سے جو وہ خود شہادت
حالات میں اس تعلیم سے دور ہیں۔ چنانچہ اگر مسیحیہ اللہ علیہ وسلم
نے اسلام کے متعلق فرمائی۔ یہ سب میں کی بدولت تائید کرتا
ہیں ایسے روایات اور ذکر کے طریقہ نکال رہے ہیں
میں جو آخرت سے ثابت نہیں۔ ان میں ایک ذکر آ رہا ہے
جو کا قیود ہے کہ آدمی کو مل ہو جاتی ہے بعض مجنون
ہو جاتے ہیں۔ جنہیں پھر ولی اللہ کہتے ہیں۔ اسلام میں
ایسی باطل کہ ہے والی تعلیمات نہیں اللہ پر وصول
الی اللہ کا طریقہ ہے۔ قرآن مجید میں تو یہ فرمایا۔ قد
افلح من ذککھ قد خاب من دجا۔ جب انسان
حق اللہ کے لئے کہے اللہ اسے جذبات کر دے
ایک ہے۔ کہ اس کا خیر و دین دنیا میں کامیابی اور عزت
ہے۔ فلح و قسم کی ہے۔ نہ کہ نفس حسب ہالیت
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے آخر کار ہی جہاد
ملتی ہے اور دنیا میں ہی آرام ہوتا ہے۔ فنا و خدایک
کہ ہے وہ پیام میں جو گناہ میں لالت پاتے ہیں۔ جی
کا خیر کہی اچانک نکل۔ بعض شرابیوں کو میں نے دیکھا جو
کو اللہ میں فعل اللہ ہو گیا۔ مفلح ہو گئے۔ وعظ ہو گیا۔
نہ کہ خدا تعالیٰ جو ایسی بدیہ سے روکتا جو
تو اللہ کے لئے ہے۔ جیسے ذکر اگر کسی کو
کہہ رہا ہے۔ تو اس میں جلد کا پڑا ہے کہ ذکر اگر
کا پس خلق جہاں وہ دینی پانی ہے۔ قرآن تعالیٰ

کمال رحمت سے بہرہ ور ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ اگر ان لوگوں سے ان کی ہونے سے نہ پہلے تو اس میں پڑھنا نہیں ہو سکتا۔ حاصل کلام دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو پہلے ہی سے پڑھ رہے ہیں۔ دوسرے وہ جو ابھی شروع کر رہے ہیں۔ ان کے نزدیک اس کا ایک منہ کا ایک منہ ہے۔ وہ سب سے پہلے ہی پڑھ رہے ہیں۔ انہی کے ہونے کے بغیر یہ حکم ہوتا۔ اذکار کا طریقہ ہے۔ دوسرے وہ لوگ جو تقریباً پانچ سو برس پہلے ہی سے پڑھ رہے ہیں۔

فقیر ذرا اس کے طرح کے طریقے نکال بیٹھے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

ہمارے ان لوگوں کے لیے
ایک طرح کا فرمایا

فرمایا۔ ہم کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

اس شخص سے عرض کیا کہ وہ آپ کو اس کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

اس شخص سے عرض کیا کہ وہ آپ کو اس کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

یہ سب سے پہلے ہی میں کہہ چکا ہوں کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

اس شخص سے عرض کیا کہ وہ آپ کو اس کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

اس شخص سے عرض کیا کہ وہ آپ کو اس کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

تعلیم نسوان

اس شخص سے عرض کیا کہ وہ آپ کو اس کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تم اجتناب و معصیت سے پرہیز کرو۔ اور وہ سیاتی راہ اختیار کرنی لازم ہے۔ پھر اس معزز طاقت کو جو اس نے دیکھنا شروع کیا ہے۔ اس کو اس طرح کے طریقے سے پڑھنا چاہیے۔

4

بلاؤں سے بچنے کا سامان کر کے جب بلا نازل ہو جاتی
 ہے تو اس وقت نہ سائنس کام دیتی ہے اور نہ دولت
 دوست ہی اس وقت تک ہیں جب تک صحت نہ ہو۔ پہلو
 پانی دینے کے لئے ہی کوئی نہیں ملتا۔ آفات بہت
 رہتی ہیں۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی
 تو بگڑ کر وہ انسان کے گرد و چوڑیوں کے بڑھکر بلائیں
 میں ہیں لوگوں کا تعلق خدا سے ہے جس طرح وہ بلاؤں
 سے بچائے جاتے ہیں وہ سب ہرگز نہیں بچائے
 جاتے تعلق بڑی چیز ہے۔ بزرگساز و حق طریق عباد
 سے۔ کوئی انسان نہیں ہے جس کے لئے آفات
 جمع ہو جو نہیں۔ ان مع العسا ایسا۔ انسان کو ایسا
 نہیں رہنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ ظہر کر دیگا کہ راستہ کون ہے۔

نشی و شوی رسا

بہر گمان کار و دشواریست

ایک منٹ میں کچھ کا کچھ کر دیتا ہے۔ نوامید ہم مباحثہ کر رہیں باد و فوس۔ ناگاہیک خروش بمنزل رسیدہ اند۔ امن اور محنت کے زمانہ کی قدر کر۔ جو امن و محنت کے

ملازم کسی ہو | فرمایا ملازمت اگر چاہیاست سے
 رو کے تو ایک نعمت ہے جو ہر طرح
 سے قابل شکر ہے اور اگر برخلاف اس کے ہو
 کا خرقہ کرے تو ہر ایک لغت ہے جس سے بچنا لازم
 تعلیم سے | تعلیق پیدا کرنا شے بدار

یہ معاہدہ صرف رجوع کرنا ہے نہ اس کی تکلیف
بیاری کے زمانہ میں مرد کرتا ہے۔ پہلے دل سے تفرغ
بل معاہدہ ہے جس پر کوئی بیرونی حملہ آور نہیں ہو سکتی۔

۱۵۔ سنی مسلمان۔ عبدالحکیم کی کتاب
 ذکر تھا کہ بہت سے اعراض کئے
 دے۔ ہم نے جو کہہ کر دیا کہ چکے بخین بڑھیں
 تباہین فصل بھی جا چکی ہیں۔ اب بحث میں ڈرامہ نویسین
 نازل ہے۔

فرمایا ہر ایک شخص کی فطرت جتنا ہر جاتی ہے
 میں تو سمجھ نہیں آتا کہ کس طرح کوئی شخص ایک آدمی کی
 سال مریدی کرنے کے بعد اور اس کے ماتحت تعلیم
 حاصل کرنے کے بعد اور اس سے فائدہ اٹھانے کے
 بعد اور اس کے حق میں ایسی گندی گویاں بھل سکتا ہے
 اور تو سمجھ میں نہیں آسکتا کہ ہر ایک شخص کی فطرت
 ہر جاتی ہے۔ عرب صاحب عبدالمہدی نے عرض کیا کہ
 چشمدہ سے کیا پہن۔ عبدالمہدی نے آپ کے متعلق پیشگی
 ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جلدی
 نہ پیا کہ لوگ خوب جہنم میں کہ وہ ایک ہر ہر
 ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ کل جمل علی سائلہ

تو م اخلق حمیدہ اسی گھنٹا کے کاپر تو فرماں۔ جو
چمکے دل سے اس کے پاس آئے مریم۔ وہ ان میں
اعمال کے غیر میں ایک فرمان رکھ دیتا ہے۔

خونِ آبی | صوفی کہتے ہیں۔ جس شخص پر چالیس دن
گزر جائیں اور خدا کے خوف سے ایک ذرہ
بہاس کی آنکھوں سے آنسو جاری نہ ہوں۔ تو اس کی
فضیلت اندیشہ ہے کہ وہ بے ایمان ہو کہ موسیٰ۔
اب ایسے ہی بندگان خدا میں کہ ۴۰ دن کی بجائے
چالیس سال گزر جانے میں اور ان کی اس طرف توجہ ہی
نہیں ہوتی۔
انشاء خدا انسان وہ ہے۔ جو بلا کئے سے پہلے

نعمت ہے جو ہمارے اندر بڑھ رہی ہے۔ تو جو کچھ نظامہ ہوا اس کے تصور سے بھی بڑھ رہا ہے۔

مسلمہ اذن کو عیسائیوں سے باوجود اقتلاف سے
ایک قسم کا اقبال ہے۔ مگر ہندو تو بالکل اٹک رہے۔
بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ صلیب علیہ السلام نے
انعام سے کام نہیں لیا۔ کوئی پوچھے کہ کتنے مسلمان
ٹوٹا کر دیارِ پرکھڑے پہنچ کر تودہوں کے محل میں
لوٹ کر رہ گئے۔

خط کتابت | پر ایک صاحب کو چاہیے کہ نہ عظیم الشان اور نہ چھوٹے ہنس لوگ حضرت محمدؐ کی خدمت میں نہ آئے۔

من ہی خطہ کھینچے میں ادعا پناہا پتہ نہیں لکھتے وغیرہ کر کے
میں کہ ایک دلوہ ہر دم نے پتہ لکھا تھا کہ تا تب خطوط کو ٹیڈ ہو گا
مگر بیان اس کثرت سے خطہ کھینچنے میں کہ سب پتے یاد رکھنا
مکن ہے اس واسطے ہر دم حب کو چاہی کہ ہر خط میں اپنا
راہ پتہ لکھ کر دے یکے بعد دیگرے راست علی نام کے پیچھے
خطوط حضرت کی خدمت میں لایا کرتے تھے مگر کسی خطہ پر ہر دم صاحب
پتہ نہ لکھتے تھے جواب تو یہ کہ ہر دم کو کثرت پتہ کر کے رکھنے رہتے
تھے نہ ان کا نام نہ پتہ نہ کب سے نہ کچھ نہ ہوتا تھا اور اس طرح

”میربے ناکایت کدہ خفی خط پر تیرے منسل جو پہلے ہے۔ محمد صادق علی احمد۔“

فونوگرام میں نظم | ایک شخص نے عرض کیا کہ کیا
 جانو ہے کہ حضور کی نظیر
 لونو گرام میں بند کس کے لنگن کو سنائی جائیں۔ فرمایا
 احمدیہ جنت پر موقوف زمین تبلیغ کی خاطر اس طرح
 ہے نظم فونوگرام میں سنائی جائے گی۔ یہ سناؤ
 ہے ہر اوقات لوگوں کے دلوں کو تری اور رقت
 حاصل ہوتی ہے۔

افریقہ میں انجنین اور پیمبر کی ضرورت
ہر جگہ سے خبریں آ رہی ہیں کہ انجنین اور پیمبر کی ضرورت
ہر جگہ سے خبریں آ رہی ہیں کہ انجنین اور پیمبر کی ضرورت

ترجمہ سید عبدالرحمن صاحب
مقتطیسی قوت
 آذیری سیکرٹری یونین کلب پٹنہ
 قیمت سبز و ایک چھوٹا سا رسالہ جس میں علم مصر پر م کے
 ابتداء اور ترقی کا واس کے فوائد سے امراض کے اور
 کرنے کا طریقہ عمدی سے بیان کیا گیا ہے کتب فہرست
 سے چھوٹے چھوٹے پرے گرافس میں مختلف مخرجات
 کے ساتھ تمام ضروری اصطلاحات بیان کیا گیا ہے۔ قوت مقننہ
 سے امراض کا علاج بھی طبیعت کی ایک شرح سمجھنا چاہیے
 اس کے عامل اگر وہ ایک سے بازر میں اور من فیر سے
 م کریں تو غفلت ہی کو بہت فائدہ پہونچا سکتے ہیں حقیقی
 لم توبہ تو وہ ہے جس میں انسان اپنے خدا کی طرف
 مکتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان پائدار اور
 ری راحت کا حالت بنتا ہے۔ لیکن دنیوی اور ظاہری
 کے رنگ میں جس کا تعلق اخلاق یا مذہب کے ساتھ
 میں علم توبہ ہی بمخلہ مفید علوم کے ہے۔

کراٹ قیمت ار۔ اس میں کراٹ کے متعلق تمام قواعد، اصطلاحات وغیرہ کا عملی سے خاکہ ہے لیکن دی ڈیپارٹمنٹ کے طلباء کو چاہئے کہ اس کتاب کو غور پڑھیں۔ اخیر میں کراٹ کے متعلق ہول چال کے باوجود انگریزی فقرات بعد ترجمہ ہی درج ہیں۔ الغرض
The Book is small but concise -

تا اطلاع ثانی تہم خط و کتابت اس پر
پرہیزی ہے۔

دفتر اخبار بدر احمدیہ بلڈنگ نوکھا

نفت۔ لفظ ۱۱ ہجری لکھا جاوے۔ در خط دیرین قلم ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
 لاہور تشریف آوری کی خوشی و شکر تیرہ مین
 معراج الدین عمر صاحب پر پورا شکر دے رہا میں اپنے
 کی تمسق مین

انتہائی رعایت کی ہے

جو اصل لاگت ہے بہت کم ہے۔

بہارِ احیاء

بے جا

نہایت خوش خط و مٹی کا غنڈہ پر پرانی برہمن

نیمطابق چھپی ہوئی تا اطلاع نامی مجلے

صمہ کے پیرین میگی

ہفت نسخے کو خریدار کو عطا اور ۱۰ نسخے کے خریدار

کو علم فی سفر کے حساب سے دیجاوے گی

المجتمعة للزنايد

دستین بجائے ہر ہر

مجلد بحالہ ۸ / ۴

مفتی خیر بداحمدیہ بڈنک نکھالک

کھتری سماچار مشین پریس لاہور میں چھاپا

معدت سے جتنے اولیاء اللہ ہوئے اور انہیں الایسر یا
میری و خورشید اصغر علی۔ ان سب کی نسبت بھی جی سرائ
ہو کر کہ ہے۔ خدا جو جہاں حکم فرما جو جہاں

دن کا بچہ تھو (سستی) شہید جان لاسٹ
ہو کر سو اور غم سے مراد کہ وہ گنہگار اور گنہگار کی حالت
کی ہو وہ کسی کو نہ کہہ سکتے اور ان تین اکثر سرائ فی الارض
اس کی ترویج کرتا ہوں جو چاہتے ہیں۔ کہ۔ بہت سہم آتے
کا اصرار ہے کہ ہے۔ جس کے خلاف احمدیوں کا سفیر

(۵) اگلی ایک بیگم کی بھی صحیح ہوئی ہو۔ تو میں ایمان کو
محررت، اپنے بیگم ایمان تو مراد پوری ہو چکیں۔ مگر کہ
اگر انہوں نے یہ ایک پکار سے جلسے میں۔ آپ
بہت سے بڑا اصرار میں بیگم کی پر ہے جس میں پیش
کرتی۔ ان کے والد ایک اور نے خادم مسیح کو دیکھا کہ آپ
کئی آٹھ گھنٹے

ان در مسجد کو مستعد سے پڑا ہے۔ یا میں تو
مردوں میں جی پائی باقی میں۔ چوں میں تمہیں کئی وقت
و اس نے دیکھا کہ علی صاحب! آپ خود کریں
یہ جلسہ آپ تمام دنیا پر کرام اور ہمارے سید و مولے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیر کیا ہے
یا حضرت مرزا صاحب پر! ایک مدعی علم و فضل کے
موجود ہے یہ کہتا ہے کہ میں تو خشیت برادران رہی۔
دیکھا مامورین اللہ سے بعض کا نتیجہ کہ کفر کا یہ بیجا

ایک اور صاحب اُن سے ہے۔ آپ نے گالیوں کا ایک
لمبا فقر و یاد کر رکھا تھا۔ جو ایک دم میں کہہ جاتے تھے
آپ نے ایک اشتہار پڑا۔ جس میں حضرت اقدس اپنی جہا
کو نصبت کہتے ہیں۔ کہ تم کمال ایمان پیدا کرو۔ اور
کھٹکی کی مجلسوں سے الگ رہو اور آپ کے عجبت خلق
چھانٹی۔ چنانچہ کہا کہ اس سے ثابت ہوتا کہ مرزا یوں
میں ایمان نہیں۔ جہی تو کہا گیا کہ کمال ایمان پیدا کرواد
وہ۔ کھٹکی کی مجلسوں میں بیٹھے ہیں۔ جہی اس سے
منع کیا۔ کئی اس بندہ خدا سے پوچھے۔ کہ کسی چیز سے

نہی اس کے وجود پر دل ہے۔ تو لا تعالیٰ اللہنا
کہتے وقت تمام مخالف جہاں اس میں خود باسدوث
ہے۔ ایسی بے ہودہ دلیل ہے۔ پھر اپنے ایک نظم
حضرت صاحب کی پڑھی۔ جب
ہو کہ ہن اسیا۔ مگر ہن۔ جسے جو کہ مقام احمدی

پر پوسٹ پر قلم کیا کہ ایمان انہوں نے تین گنت ملایا
عبد اہل صاحب کو کئی۔ نے اور دی۔ نعل کفر کا جاش
یہ ان لوگوں کی سمجھ کا یا نیک نیتی کا ثبوت ہے۔

پھر مولوی غلام احمد خاوری نے (سپت) اس کی
عالی بیان کیا اور اسی کے انہیں میں عجیب عجیب باتیں
کہیں جس سے کسی ناواقف کو غور و انوار کی گمان ہو سکتی
تھا کہ ایک طرف تو کہہ جاتے تھے کہ اس کو جو کہہ جاتی
تھیں۔ کیا چیز ہے۔ دوسری جانب پھر خود ہی مولانا نے کئی
کیا خواب نبوت اور الیہ والی جہت سے کہ آپ اپنے خواب
پر ناز ہیں۔ پھر اور جی نبوت کا علم آپ نے اپنے منہ سے

کر کے جاتے تھے۔ حضرت مرزا صاحب کو کبری صورت
میں دیکھنے کا بار بار ذکر کرتے اور یہ خیال کہ تھے۔ کہ مامور
میں اللہ کا چہرہ اپنے کا کام دیتے تھے۔ پھر ایک طرف تو کہا کہ
میں نے طلب حق کے لئے استخارہ کیا۔ دوسری طرف تو
یہ کہ میں نے مرزا صاحب کو کہا کہ میں تمہارا سخت مخالف ہوں

ایسا استخارہ کو کل خیالات دشمنی سے پاک ہو کر کیا جاتا ہے
کہ کا اہست کا خیال ساتھ رکھ کر اور سپیٹ ہی ایک راستے
قائم کر کے پھر ایک طرف تو کہا کہ کوئی خدا کا بندہ اوشے
ہوئی طاعت مرزا صاحب سے کہے۔ وہ اپنا مسعود
ہو ثابت کریں۔ سب سے پہلے ایمان لائے دلائل
ہوں۔ دوسری طرف تو بار بار کہنا کہ اگر مرزا ہیں جگہ میں
اس کو انہوں کہ آسمان پر سے جلسے اور پھر آسمان سے بھیج
اتارے اور کہے کہ اسے غلام اللہ تو مجھ پر ایمان لائے

میں ہرگز نہ مانوں۔ مجھ اس منافع کلام سے سخت حیرت
ہو رہی ہے۔ پھر مولانا کو بار بار پڑھا کہ یا کہ تم کہہ کر
نہیں۔ مگر منٹ میں مرزا کے خلاف عرضی ہو۔ اور
یہ مولوی اصغر علی رائے ایک کتاب سے عبارت پڑھی
اور کسی تو خشیہ فتنے کا ذکر کیا۔ اور ان کے ضال و
مضلل ہونے کی یہ دلیل دی کہ وہ کہتا تھا۔ میں تمہارے
اختلاف اٹھانے یا ہوں اور عقائد فاسدہ کی اصلاح کرنے

اسی طرح مرزا کہتے تھے۔ پس یہ چوتھا ہے۔ کیوں جناب
اگر یہ قول کسی کے کذب کی دلیل ہو سکتا ہے۔ تو مامور
ان اہل بیگم کو لا جین کم بعض الذی
بجستہ فتنہ فیہ۔ کہے والے پر ہی جی فتویٰ
کے ڈگے۔ پھر بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کو زجر و
قرع چاہیے باز آئیں۔ تو وہ جب القل میں۔ مجھ پوری
اصغر علی صاحب کے خوفناک خیالات و عقائد سے

جودہ احمدیوں کی نسبت دیکھتے ہیں دیکھتے ہیں کہ وہ
کسین اسلامیہ کالج کے بہت سے احمدی لاکرن کے
لئے لکھتے ہیں وہ ثابت نہ ہوں کیونکہ جو احمدیوں کو واجب
سمجھتا ہے اور اس کا جائزین اعلان کرتا ہے وہ احمدی
طالبان کو محبت و شفقت سے کیا پڑا۔ نے گا کہ کسین

یہ عقیدہ عملی صورت میں رنگ نہ لائے۔ انہیں حمایت اسلام
کی کارکنائی کی خدمت سے توجہ دیکھ رہے۔ کیونکہ
ہماری جماعت کے بہت سے طلبہ العلم ان سے
پڑھتے ہیں۔ پھر حمایت اسلام کا لازم اور نمک خوار ہو
کر انہوں نے حمایت اسلام کی توہین سنی اور خاص کر

رہے۔ جب جعفر علی صاحب باغیہ نے دو بار بار
میں دیکھنے کا بار بار ذکر کرتے اور یہ خیال کہ تھے۔ کہ مامور
میں اللہ کا چہرہ اپنے کا کام دیتے تھے۔ پھر ایک طرف تو کہا کہ
میں نے طلب حق کے لئے استخارہ کیا۔ دوسری طرف تو
یہ کہ میں نے مرزا صاحب کو کہا کہ میں تمہارا سخت مخالف ہوں

ایسا استخارہ کو کل خیالات دشمنی سے پاک ہو کر کیا جاتا ہے
کہ کا اہست کا خیال ساتھ رکھ کر اور سپیٹ ہی ایک راستے
قائم کر کے پھر ایک طرف تو کہا کہ کوئی خدا کا بندہ اوشے
ہوئی طاعت مرزا صاحب سے کہے۔ وہ اپنا مسعود
ہو ثابت کریں۔ سب سے پہلے ایمان لائے دلائل
ہوں۔ دوسری طرف تو بار بار کہنا کہ اگر مرزا ہیں جگہ میں
اس کو انہوں کہ آسمان پر سے جلسے اور پھر آسمان سے بھیج
اتارے اور کہے کہ اسے غلام اللہ تو مجھ پر ایمان لائے

میں ہرگز نہ مانوں۔ مجھ اس منافع کلام سے سخت حیرت
ہو رہی ہے۔ پھر مولانا کو بار بار پڑھا کہ یا کہ تم کہہ کر
نہیں۔ مگر منٹ میں مرزا کے خلاف عرضی ہو۔ اور
یہ مولوی اصغر علی رائے ایک کتاب سے عبارت پڑھی
اور کسی تو خشیہ فتنے کا ذکر کیا۔ اور ان کے ضال و
مضلل ہونے کی یہ دلیل دی کہ وہ کہتا تھا۔ میں تمہارے
اختلاف اٹھانے یا ہوں اور عقائد فاسدہ کی اصلاح کرنے

اسی طرح مرزا کہتے تھے۔ پس یہ چوتھا ہے۔ کیوں جناب
اگر یہ قول کسی کے کذب کی دلیل ہو سکتا ہے۔ تو مامور
ان اہل بیگم کو لا جین کم بعض الذی
بجستہ فتنہ فیہ۔ کہے والے پر ہی جی فتویٰ
کے ڈگے۔ پھر بیان کیا کہ اس قسم کے لوگوں کو زجر و
قرع چاہیے باز آئیں۔ تو وہ جب القل میں۔ مجھ پوری
اصغر علی صاحب کے خوفناک خیالات و عقائد سے

نوٹ ملے جو محبت اور اخلاص حضرت اہل اللہ صلی
خدا میں صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ساتھ ہے وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ آپ باوجود ایک ایسا
طبییب ہونے کے جو کسی بڑے شہر میں رہ کر کم از کم ایک
روپیہ ماہوار بلا تکلف بغیر کسی اشتہار و پسنے کے کما سکتے

صغیر ہنگو دیار بیکس

روح کے اقسام

پرو فیسر - کیا جو کچھ مجھ کو یوں
میں اور دوسرے پر ندون میں
ہے اس کا نام ہی روح ہے
مسیح و عہد - روح تین قسم کی ہے۔ روح نباتی
نباتی - انسانی - حقیقی کلمات کی جامع حقیقی زندگی کی وارث
انسان کی نفس ہے۔ یہ حیوانات کی نفس اس سے کم درج
نباتات کی اس سے کم۔ نباتات میں بھی ایک قسم کا سانس
ہوتا ہے۔ ایک ہوتا ہے۔ جب کسی گہر میں لگا جائے
جب بہت قریب آجاتا ہے تو وہ اپنا رخ کسی اور طرف
پھیر لیتا ہے۔ چوٹی مٹی ایک بولی ہے۔ اس میں
ہی سوراخ ہے۔ اب اس سے زیادہ ان معاملات میں
پڑنا اور کتنے حقیقت میں چوپختہ کی کوشش فصول ہے
تو کار زمین را سخو سا خنی
کہ با آسمان نیز پروا فدا

ہے۔ مگر وہ بھی کیسے فرما رہا ہے۔ تو کیا اس کی غلطی
قابلِ حافی نہیں، چکی یہ عقیدہ صحیح ہے۔ کہ انسان بغیر
اس کے نجات نہ پاسکے گا۔ جیسا کہ اس کے لئے ایک
نیکوکار ہو۔

کہ اس فضل پر اس کی نجات ہے۔ دنیا میں دیکھ لو کہ
 نفع خریدی نہ کہ ہے۔ پھر اس پر محنت کرتا
 ہے کہ اس کا نتیجہ پاتا ہے۔ کسی کفارہ کی بدورت
 میں پڑتی۔ اس طرح دنیا مزرعتہ الاخرۃ
 ہے۔ روکے دیا پاؤں گے۔ اللہ تعالیٰ غنیمتِ حیم
 ہے۔ اس کی رحمت رب پر عام ہے۔

تہذیب کے نمونہ دکھایا جا کر حتیٰ پھر فری شرافت - مسانت -
علیت کا جنازہ پڑھا گیا - اس قدر مخالفت فاحشہ کہیں
تک نہیں لے سبے لفظ سنا لی گئیں - کہ میں نہیں خیال کر سکتا ہوں
کہ بڑھکرا اور کون تو میں امیر جگر روز لفظ تھا جاہل و ابل
کیا جانا - میں مخالف سے مخالفت تقریر و تحریر کو نہایت
مٹھنڈے دل کے ساتھ سننے پڑھنے کے لئے تیار ہوں
اور میرے دوست خوب جلسے میں - کہ
مکالمات میں - کہ وہ عوامیتا میں امن ہو گونگ
نعم ہے جو شریعت میں اور غیظ کہا یا ہم نے
کے اصول پر میں کہ قہر کو نہیں مہر گناہم اندوہ ہے
کہ نہ پڑتا ہے کہ ایسے سختی سے کی بھیجے ان عوامیتا
ہرگز اسید نہ تھی -

مولوی احمد علی صدیقی کو مین عالم سنسٹا چننا اور پھر ایسا
تھا کہ بعد ازاں خود ہی برصغیر کے جہازوں پر سفر کیا۔
انہوں نے اہم ترین کے ساتھ ساتھ، رکیک باتوں سے ہم کو
جن کو ایسے ہی علم و فضل سے انسید نہیں کر سکتے تھے
اور ان کے ہونے کے بعد چھاپا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ کسی کے لئے یہ ہیں بلکہ کہ کسی کے لئے
تھا کہ کسی کے لئے یہ ہیں بلکہ کہ کسی کے لئے

(۱) آپ نے بیان کیا کہ مرزا صاحب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کر کے یمن، ہر پاسے لشکر کو بھیجی اور کافر یمن کے قیدی یمن، یمن افسوس کرتا سمجھتا اسے کہ تم نے مجھ پر جو جبر و ستم کیا ہے اس کا کیا بدلہ دے گا؟ کہی کہ وہ کہتا ہے کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے اس کا بدلہ دے دیا۔

جو بگھٹی دلیشیں میار
۱۲۔ کہا۔ میں نے ایک احمدی سے کہا خدا صاحبِ ج
ہم کہتے ہیں۔ وہ میں تو ان وقت ہے یا غیر میں
ان کی آواز کی طرف باطل۔ اگر غیر تو یہی باطل۔ اس میل
ہو جو بہت ناز تھا مگر محقق و جہل مرکب کا پردہ اٹھ جائے
سے اس کی کڑوری کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔

جیسے حضرت اقدس شریع موعود والا زمین آسمان میں
 پہنچے مکان کے کچھ ذرا صلہ پر ایک مہینہ ان زمین چند وقت بھی
 روزانہ شام کے وقت جمع ہوتے رہتے ہیں۔ ان میں
 شامل ہوئے واسطے لوگ قابل ذکر نہیں۔ جو عکس ہوں
 ہوتا ہے اس کا نمودر شاید ہی کافی ہو گا۔ کہ ایک دن میں
 لغات سے وہاں گھنٹا۔ چونکہ وہ زمین پر لپ۔ شریک ہو
 اس واسطے شریک پر زمین چند منٹ کھڑا ہو گیا۔ لہذا یہ کئی
 صاحب دستہ کہ رہے تھے۔ کہ لوگ قرآن قرآن سے پہرستہ
 ہیں۔ قرآن سے کہیں ہوتا ہے۔ قرآن نور شیطانی ہے۔ یہ بھی
 کہ لڑا ہے۔ عربیہ چار سو آٹھ کو پہر لڑا۔ تم کو کیا۔ پہنچے۔ کہ
 جس نے سب پر پڑا۔ جو ادب۔ یہ تھا۔ کہ مہینہ صاحب
 بن اور زور تھا کہ وہ ایسے ہوتے۔ درتیمس موعود کے اندر
 ضرورت ہی کیا تھی۔ ایک دن اسی میدان میں شہر کے
 سے ہوا ہی ہی جمع ہوئے تھے۔ جن کی تقریر
 ہمارے غور نگاہ سے عجوبے کی خاطر جا کر رہا تھا۔ اور
 کی رپورٹ درج ذیل ہے اس کے پڑھنے سے ناظرین
 معلوم ہو جائیگا۔ کہ ہمارے مخالفین کس دھمک کا حالت
 میں لیکن بالمقابل حضرت مسیح موعود کا سلسلہ اپنی روزانہ
 میں اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ اب آپ کو ایسے بہرہ ور امور
 رفت تو بہ کسے کی ضرورت نہیں۔ سچے معلوم نہیں کہ شاید
 کہ کہ خبری ہی ہوئی ہے یا کہ نہیں۔ کہ مخالف کیا بکواس کر لے
 تھیں۔ اب ہر تعالے کے فضل و کرم سے یہ سلسلہ
 لوگوں کی مخالفت کی زد سے بہت اونچا نکل گیا ہے
 مال وہ رپورٹ یہ ہے۔ (ایڈیٹر)
 ۲۰ مئی کی شام وہ بڑی۔ جبین لاسہر کے علماء کی

نہیں۔ بلکہ وہ ایک قسم کی دائمی زندگی رکھتا ہے۔ تمام قسم کی راحت و خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے۔ جو شخص اس کو جھوڑ لے۔ خود وہ کسی پر سے چھوڑتا ہے۔ اس حالت میں اس کے کہا جاتا ہے کہ اس نے گناہ کیا۔ یہ خدا سے محض انسانوں کی فطرت پر نظر کر کے جو اعلیٰ ان کے حق میں معجز پڑتے ہیں۔ ان کا نام گناہ رکھ دیا اور ان میں سے بعض ناپسندیدہ ایسے ہی ہوتے ہیں جن کی بنی کی حکمت تک انسان نہ پہنچ سکے۔ جو شخص چوری کرتا ہے وہ بیشک دوسرے کا نقصان کرتا ہے مگر اس کے ساتھ اپنی ایک زندگی گانی کا ہی نقصان کرتا ہے۔ اسی طرح جو زنا کرتا ہے۔ وہ بھی دوسرے کے حق میں دست اندازی کرتے کے علاوہ اپنا نقصان ہی کر رہا ہے۔ پس جس قدر باتیں انسانی پاکیزگی کے خلاف ہیں جن سے انسان خدا سے دور ہو جائیں۔ وہ گناہ ہے بعض باتیں ایسی ہیں جو عام سمجھ میں نہ آسکیں مگر نقیض رکھو کہ خدا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ علم والا ہے۔ وہ ان کے لئے حکم و نواہی کی بات بخیر کرتا ہے۔ جو اس کی فطرت کے لئے بہت ضروری ہو۔ جیسے ڈاکٹر بیمار کے لئے کچھ تجویز کرنا۔ اسے اس پر اس پر اعتراض کیسے تو یہ اس کی فطرتی سہجہ ہے۔ بیمار کو تو ڈاکٹر کا مشورہ نہ کرنا چاہیے نہ اگر اندھے کو بینہ کرنے والی منتر اشیا کی نسبت مانجنا تو یہ بھی اس کا اختیار تھا۔ مگر وہ رب العالمین سے اس لئے اس لئے جدا ہوا۔ جیسے بیمار کو دینے والے پرہیز ہیں اور ان کو توڑنا گناہ ہے۔ اسی طرح روحانی سلسلہ میں ایسے پرہیز ہیں جن پر کار بند رہنا خود اسی کے لئے مفید ہے۔ غریب یاد رکھو کہ انسان کی سچی پاکیزگی اور سچی راست اور آرام کا موجب خدا کی محبت اور اس کا وصل ہے۔ جن باتوں کو خدا اپنے تقدس کی وجہ سے نہیں چاہتا۔ ان کا نہ چھوڑنا گناہ ہے۔ پر یہ بھی ہم دیکھتے ہیں کہ گناہ والی چیزوں کو تقریباً تمام قومیں گناہ انتہی میں مشابہت میں چوری۔ جوش۔ زنا۔ گناہ ہے اور سب کو تسلیم ہے۔ کہ یہ اللہ کے تقدس کے خلاف انسانی فطرت کے معترض ہیں۔ پس ہر ایک شخص اپنے گناہ کو محسوس کر لیتا ہے ایک شخص کسی کے پیر کو دیکھتا ہے وہ خود محسوس کر لیتا ہے کہ میں نے بڑا کیا۔ مجھ کو گناہ ہے۔ تو سمجھتا ہے۔ کہ نیکی کی پس گناہ کی چھان شکل نہیں۔ اور نہ اس کا بہت بڑا ہون بن

کوئی ایسا افتخار ہے۔ شیطان کے بارے میں جیسے کہ میں نے کئی مرتبہ بیان کیا۔ انسان کی سرشت میں دو چیزیں رکھی گئی ہیں۔ ایک فطرت نیکی کیطورت کھینچتی ہے اور دوسری بدی کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ اس لئے اس کا تائید میں چکر پڑا ہوا اور بدی سے رکھنے کا ثواب پانے اور اسی اطاعت کا انعام حاصل کرے۔ دوسرے فطرت میں اس بدی کے محرک کو شیطان کہتا ہے کہ اس کے فطرتی کے قائل نہیں۔ بلکہ ہم تو شیطان کے ساتھ فرشتے کے ہی قائل ہیں۔ ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ پیسے میری کہتے ہیں۔ بلکہ ہم حقیقی خیر کو فرشتے اور واقعی شر کو شیطان سے تعبیر کرتے ہیں

انگریز۔ گناہ کا درجہ ہی کیوں ہے باعثِ وجود گناہ

مسیح۔ خدا کسی بدی کا ارادہ نہیں کرتا نہ وہ بدی پر راضی ہے۔ مگر اس لئے انسان کو نیکی و بدی کا اختیار دیا۔ تاہی پر ثواب کا مستحق ہو۔ کیونکہ اگر دنیا میں گناہ کا وجود نہ ہوتا۔ تو خیر کا بھی نہ ہوتا۔ اس بات کو خوب سمجھ لو۔ کہ اگر گناہ نہ ہو تو خیر ہی نہ ہو۔ نیکی کیلئے یہ بھی کہ اگر چوری کا موقع ہو۔ تو چوری نہ کرے۔ زنا کا موقع ہو۔ زنا نہ کرے۔ ایب دیکھو۔ چوری زنا کا وجود ہوتا۔ یہی تو اس کے لئے گناہ نام بن گیا ہوا۔ پس بدی کے پیدا کرنے میں چھلکتی ہے۔ حاصل ایسی نیکی کی خدمت میں ملے گی ہے۔ دوسرا جواب یہ بھی ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو ماننا اور اس سے ملیم جانتا ہے۔ اسے اس کے خلوت پر اعتراض کیسے کا کوئی حق نہیں۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے۔ سو اس طرف کیوں جانتا ہے۔ اس طرف کیوں نہیں جاتا۔ تو یہ غلط ہے اس کے بعد پھر زنا و فحش کے طور پر فرمایا۔ ایک شخص پوچھنے کے سوا نہیں بول سکتا۔ جس کو پسند نہیں ہے اور دوسرا وہ ہے جس کی آواز ہی نرم ہے تو اب نرم آواز کا ثواب پہلے ہی کو ملے گا۔ منہ سے ایک ہی حالت رکھتا ہوا ہی نہ سکتا۔ تو اس کے لئے کوئی کام نیکی چھری نہ سکتا۔ اصل میں اطاعت و تفریط کی حالت ہی نیکی بتاتی ہے۔ پھر چونکہ اس کے اختیار دیا گیا ہے۔ کہ ہر چیز میں خیر و شر کی کھینچ ہے۔ اس لئے دراصل بدی نیکی بنانے میں دوسرے رہی ہے۔ جن کہتے ہوں کہ اگر بدی کی طاعت انسان میں نہ ہوتی۔ تو نیکی کا وجود ہی نہ ہوتا۔ مثلاً پرند میں وہ ایک ہی طرز پر ہیں اب ان کا کوئی کام نیکی کا نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ بری کا نہیں سمجھتے

ان میں اگر اخلاق خیرہ نہ ہوتے۔ تو کس طرح اس کے خلائق کو اخلاق حمیدہ لیتے۔ جب ہم کہتے ہیں فلاں نیک ہے۔ تو بدی کا تصور اس کے ساتھ ضروری ہے یعنی فلاں بدی کے خلاف اس میں اخلاق ہیں۔ اگر ایک ہی مخلوق پر انسان کو پیدا کیا جاتا۔ تو دوسرے پہلو پر ثواب یا قیاب نہ ہوتا۔ اس لئے ہر انسان کو دونوں پہلوؤں پر تامل کیلئے ہے۔ جب ہی نیکی طرف جانے سے انعام ملتا ہے۔ کیونکہ اس نے نیکی کی۔ مگر اس نیکی کا وجود جب ہی ہوا کہ پہلے اس میں انتقام کی قوت تھی۔ اگر کسی کے ہاتھ میں نہیں اور وہ کہے کہ میں نے فلاں سے گناہ کو ترک نہیں مارا۔ تو یہ نیکی نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کوئی انکار کرے۔ کیونکہ بدی سے عفو و مشورہ کا انکار نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک قوت جو انسان کو دیکھی ہے۔ وہ بذاتہ خیر ہی نہیں بلکہ اس کا بد استعمال و خلاف موقعہ عمل اس سے بدی پیدا کرتا ہے۔

ایسا نہیں چھلکے کہ بعد انگریز کے دل میں ایک سائنس کا مسئلہ پیدا ہوا کہ دنیا میں دو طاقتیں ہیں مثبت اور منفی۔ مثبت کو استعمال کرتے جاتے ہیں۔ تو منفی ٹھہرتی جائے گی۔ اسی طرح اگر ہم نیکی کو استعمال کریں گے۔ تو بدی بڑھ کر دنیا کو تیر کر دے گی۔

اس پر اسے سمجھا دیا گیا کہ اللہ اور انسان کے درمیان ایک خاص تعلق ہے۔ انسان اللہ کو ملنا چاہتا ہے۔ اس میں جدائی دینے والی چیز گناہ ہے۔ جن جن تعلق بڑھتا جاتا ہے۔ قریب ہوتا جاتا ہے وہ ان تک کو ایک خاص نقطہ پر پہنچ کر جھٹ ایک دوسرے سے مل جاتا کہ

انگریز۔ برے دوسل ہیں (۱) **نجات عیسوی** عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ شیطان سے دنیا گراہ ہو گئی۔ خدا کچھ دہ بارہ اگر اس سے نزدیک مسیح۔ ہم تو اس کو نہیں سمجھتے ہیں۔ جو اس کے قائل ہیں ان سے پوچھا جائے۔

انگریز۔ دنیا کے علم نگار سے **ترقی ہی تسزل** یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کر رہا ہے مگر حیلان کہتے ہیں کہ انسان اپنے سے اونٹنے کی حالت کو پہنچا۔ پہلے اس نے گناہ کو پیدا کیا اور وہ گناہ سے اتنی حالت کو پہنچا مسیح۔ ہمارا یہ یوں سا عقیدہ نہیں بلکہ ہم اپنے فطرتی استعداد کو کھینچ رہے ہیں۔ (۲) آدم کو جو جنت سے اتارا

چونکہ رسالہ کی چھپوانی کا انتظام قادیان میں عمو
طہ سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا
ہے۔ کہ لاہور میں چھپوانی کا بندوبست کیا جاوے
اس لئے ماہ جون کا رسالہ بروقت شائع نہیں ہو سکیگا
اجباب مجھے معذور سمجھیں۔ انشاء اللہ جون و جولائی
کا پرچہ اکٹھا شائع ہوگا۔ دما تو فیہی اے یا باللہ
الحمد للہ العظیم۔

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲) - میں اور باہو و ایک زمیندار جاند اوہو
 و مکانات کے حضرت مہدی کی خاطر ایک گاؤں میں رہتے
 ہیں اور ایسے عشق (اگر یہ لفظ بولنا درست ہے) سے
 سہنے ہیں۔ کہ اگر کوئی اور ایک لاکھ روپیہ روزانہ بھی
 تو وہ ایک روٹ کے واسطے الگ نہیں ہوتا چاہتے۔ ان
 اپنے امام کا حکم تو پیر جان ہی قبایں سہے ہر ایک سفر
 کیا ہر ایک سختی سے سخت تکلیف برداشت کرتے کیور سے
 طیار ہیں۔ یہ وہ محبت کا رنگ ہے جو کوئی مرید اپنے مرشد کے
 لئے نہیں دکھا سکتا۔ لیکن باہو و ایسی محبت کے آپ کے
 و حفظ زیادہ تر عظمت اہل کے بیان اور تقویٰ کے اور عظمت
 کے طریق سکھانے پر اور عنایت اسلام کے دلائل پر
 مشتمل تھا ہے اسی ضمن میں حضرت رذا صاحب کا ذکر بھی آ
 جاتے تو جاکے ورنہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کے بیان
 کرنے میں وہ اکثر ایسے محو ہوتے ہیں کہ اپنے امام کے
 خاص بیان کی طرف ہی کم آتے ہیں چہ جائیکہ مخالفین کا ذکر
 پیغمبر بیٹھیں اور ایسے لوگوں کے تہ کہے سے اپنا
 سامعین کا وقت ضائع کریں۔ ان حضرت مسیح موعود

14 " " - إني مع الرسول قوماً

سبعیت
 لاهور میں سلسلہ سبعیت بدست کثرت سے جاری ہے۔ اور اس قدر مریدین سلسلہ ختمین ان تہذیب سے ایام میں داخل ہوئے۔ کہ ہم سرورست ادین کے اسمار کو بخدا میں درج کرنے کی گنجائش نہیں دے سکتے۔ لیکن مذکورہ رفتہ کو نشتر کی جاہلئے گی۔ کہ وہ سب نام درج ہوں گے۔ یا بعد اس مخالفت کے جو بعض ہمارا ان اب تک کہ سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ خدا کے کاموں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

احمد علی خان { ہمارے انیسویں مہینوں کی دہائی
 اصدیہ بلڈنگ میں ایک ماہ باقی کی دہائی
 کا انتظام کیا گیا ہے۔ جان سے گھبراہٹ نہ کیجیے
 اور احباب کو انشاء اللہ تکلیف نہ ہوگی۔

حضرت کی تقریرات اور اس کا طے ۲۱۔ بی

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا
درس قرآن شریف روزانہ احمدیہ پبلنگ
کے میدان بن ہونے سے یہ درس ابتداء قرآن شریف کو
شروع کیا گیا ہے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب

تفسير

تمام احباب کہ جن سے کہنے پہے تعلیم الاسلام دہلی سکول
میں تعلیم ہونے میں رہی جاتا ہے کہ وہ ہر ایک قسم کا مذہب
متعلق اخراج است خراج ذمہ و بورڈنگ تمام احباب صدر
انجمن احمدیہ روانہ کیا کریں کہ کوئی نہ تکم صدر انجمن احمدیہ بورڈنگ
کے احباب و کتاب و دفتر احباب میں تبدیل ہر ایک ہے۔
اور کسی احباب کے نام مذہب اس قسم کا روانہ نہ کیا جاتا
۲۔ جناب سیکرٹری سب کمیٹی تیسرے سے درخواست پیش
کی تھی کہ عمارت نو درسد و بورڈنگ جس جوار بننے
والی ہے ختم ہونے میں ہیں پر چند ہر ذیل فوائد بیان
ہوئے۔

اور خیر کما ہوگا۔ جسے موجود جماعت بہ آسانی برداشت کرے گی اور عمارت ہی اس قدر پراپی ہوگی۔ کہ بعینہ میں نئے والی جماعت سے نئے تابعین اپنے سراپہ اور اپنی زبان کے نشین کے مطابق عمارت پر رہنا سکے گی۔

۱۔ ڈیڑھ لاکھ روپے ختم مکان نسبتاً محفوظ رہتا ہے۔
۲۔ ختم مکان نسبتاً ٹھنڈا ہوتا ہے۔ خراج کم ہوتا ہے۔
۳۔ باعث حفظان و صحت کے قواعد کے مطابق بنوائے جاسکتے ہیں۔

۳۔ اور یہ کلمات مثلاً علیکذا وغیرہ میں ہی بزرگ نام ہی پسند عام ہے۔ اب یہ عاجز موافق فیصلہ صمد نین احمدیہ احباب احمدی کی خدمت میں متمسک ہے موصلاً ذیل امور کی نسبت اپنی رائے سے اس خاکہ پر جلد مطلع فرمادین۔

۱۔ بورڈ ونگ پختہ بننے یا غام ؟ (۲) مدرسہ پختہ بننے
 غام ؟ (۳) ایک راستے یہ بھی ہے۔ کہ بورڈ ونگ
 ملافی بنے۔ یعنی ہمارے ایک اینٹ پختہ ہو اور
 بسے کچا ہو۔ والسلام

فلیف رشید الدین ایل۔ ایم۔ ایس اسٹنٹ سکری
 بعض معزز احباب
 شہر ناظم
 ان کو

تھا اس کے اندر تو ہم نے ہی شہر میں ایک اور بڑی عمارت کو نظر آئی جس کے دروازے پر لکھا تھا کہ یہ ایک عمارت ہے جس کے اندر ایک عمارت ہے جس کے اندر ایک عمارت ہے۔

نہیں استعمال کرتے نہ استعمال کے لائق ہیں کیونکہ
محبت کا لفظ سو زوگوار کہتا ہے۔ غضب کو کہتے ہیں
تکلیف دہن میں آتا ہے۔ اشتعال و کمر جو پختا ہے اس
کو کہتے ہیں انھیں انھیں معنوں کے ساتھ استعمال
نہیں کرتے۔ (ایمان یہ نکتہ حکیم الامت کا دوسرا قابل غور
نکتہ ہے کہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے اسامی میں
محبت اور غضب کا لفظ نہیں۔ بلکہ اچھا سم فاضل و
صلحت مشتبہ نہیں۔ ان فعلی رنگین ہے۔ حالانکہ
یہ وہی الحقیقین۔

پرو فیسر نے اس پر زیادہ تفریح چاہی کی اسلئے
طیبت کا جائزہ دے کر کہیں کہتا ہے۔

مسیح موعودؑ۔ مسیح اسی بنا پر کہتا ہے
کہ جو اس کا علم ہے یا غضب۔ ہمیں کی بھی تشریح نہیں
کے کہتے ہیں۔ جیسا انسانیت کے متعلق کہتے ہیں اس کا
وہی نظام پر از حکمت ہے۔ اس کے نظام میں
آپنی اس سے زیادہ درست انداز نہیں کہتے انسان
اس کے دقت مصلحت میں دخل دے۔ قیامت آج
چیز لا۔ نہ والی نہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس کے بلطف
کے ہر انسان کے لئے اگر تکلیف کا حصہ ہے تو
اس کے لئے ہی ہے۔ یہ عالم حق و وفاقی جو
یہاں کے ایک وسیع عالم ہے۔ جہاں ہر انسان
کیلئے ایک قسم کی خوشحالی دی جائے۔ پس جو یہاں
دیکھ جائے گا۔ وہ اس کے جہاں میں اس کا عرض پایگا
پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ اصل مدد
عالموں کو ہی تکلیف دہتی ہے۔ تکلیف وہ ہی خالی
ہوئی۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ گھر اور و قریب
قسم کے و رند کے اسے کہہ جاتے ہیں۔ پس کوئی
دکھ سے خالی نہیں۔ کسی کو کسی رنگ میں تکلیف ہے
کسی کو کسی میں۔ پس یہ کہتا ہے۔ کہ کہیں ایک خاص
گروہ کو تکلیف میں رکھا گیا۔ کیونکہ ہم مخلوقات کسی دیکھی
طرح دکھاتا ہے۔ چوہا کو کھانے کے لئے پکڑ
ہے۔ تو ہانکے کے کوئی اور قسم کی تکلیف ہے۔
انسان اگر حیوان کو ذبح کرتا ہے تو اس کے لئے لحد
قسم کی تکلیف ہوگی۔ پس ان دکھوں کے تدارک و تلافی
کے لئے دوسرا جہاں ہے اس عالم کے بعد جب
دوسرا عالم آئے گا۔ ان تلافی ہوگی۔
ہے اگر کوئی ناگوار کیا تو جواب

کہ وہ مالک ہے اور مالک کو سب اختیار ہے۔
تکلیف دہن میں آتی ہیں۔ انسان کو کوئی تکلیف
تکلیف دہن میں آتی ہے۔ خدا کی راہ میں مجاہدہ و شہادت سفر
جان دینا۔ اب جو انسان کو یہ تکلیفیں کہان میں انسان
تو مری تکلیفیں انہیں کہتا ہے۔ ایک قصار و قدر کی تکلیفیں
اور دوسری شری تکلیفیں۔

پھر دیکھو کہ انسان کے جو اس میں تیزی بہت ہے
وہ دیکھو کہ جلدی محسوس کرتا ہے جیسا کہ میں یہ احساس کم
ہے۔ جیسے خدا نے حیوانات کو عقل نہیں دی دلیسا
ہی انہیں مستی کی حالت میں رکھا ہوا ہے۔ وہ جو ذوق کے
وقت تڑپتا ہے تو جیسا کہ خواص کا لفظ ہے احساس
مصابہ تو حاصل صرف انسان کے لئے ہے جس کے
وفاقی قوی بہت زیادہ تیز ہوتے ہیں۔ دیکھو نیچے جس کا
میں ہے۔ جیسے کوئی انگلی بھی لگدے تو سخت تکلیف
ہوتی ہے پس یہ نہ سمجھو کہ دیکھ کر صرف ایک خاص طبقہ کے
لئے ہیں بلکہ سب کے لئے ہیں۔ اس لئے خدا کے نفاذ
پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

پرو فیسر۔ جس طرح آپ نے فرمایا ہے ان تکلیفیں
کا عرض دیکھا۔ کیا اسے جانوروں کو بھی دیکھا۔
مسیح موعودؑ۔ ان ہم یقین کہتے ہیں کہ کوئی
دیکھا۔

پرو فیسر۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ اولاً
کے جانوروں کے متعلق ہی مرنے کے بعد باقی رہیں
مسیح موعودؑ۔ ان کہیں نہ رہیں گے۔

پرو فیسر۔ آدم جوں و
انسان کہتے ہیں۔ یہ جان کے درمیان پیدا ہونے
ہے۔ کہ اگر کوئی اسے ہی اسی قوم کی اولاد میں جیسا کہ شہد
ہے اور عیسائی کہتے ہیں۔ کہ ایک آدم کی سب اولاد میں
مسیح موعودؑ۔ یہاں بات کے نقل نہیں
کہ ایک ہی آدم تھا۔ کئی آدم تھے۔ اپنی جملہ فی الاثر
خلفہ سے ہی بنی ظاہر ہے۔ کہ آدم کسی کا بائبلین
تہا ہم تخت کی پر ہی نہیں کہتے کہ اس سے پہلے
کچھ نہ تھا۔ جو کچھ ہے اس آدم سے ہے اندہ ہم اس
بار کے قائل ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ زمانہ ہندو مذہب سے ہے
بلکہ پہلے سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے
کہ اگر کوئی آدم کی اولاد میں ہی الدین عربی کہتے ہیں
میں جگہ کی کثرت میں دریافت کیا کیا یہ آدم ہے۔

جانب طار کوکس آدم کی تلاش کر لے ہے ہزاروں آدم گذر
ہے کہ میں

پرو فیسر۔ کیا حضورؐ
داروں کی تصویر

مسیح موعودؑ۔ ہمارا مذہب یہ نہیں کہ انسان کی
وقت بند رہتا۔ پر دم کٹ گئی اور انسان بن گیا یہ صورت
دہوتی ہے۔ بائبلت مری پر ہے۔ ہم قائل ہو سکتے ہیں اگر
کئی ایسا بند پیش کیا جائے۔ جو رفتہ رفتہ انسان بن گیا ہو
ہم ایسے قصوں پر اسے ایمان کی بنیاد نہیں رکھ سکتے۔
موجودہ زمانہ کا عام نظارہ جو ہے وہ یہی ہے کہ نیکو
بند پیدا ہوتا ہے اور انسان سے انسان۔ ہم جہاں
خلاف کے وہ کہتے ہیں۔ واقعی بات ہی معلوم ہوتی
ہے کہ انسان ہی سے انسان پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے
آدم ہی بنا ہوا۔ اس کے متعلق یہاں یہ فریب ہے۔ کہ وہ ایک
مخلوق پر ہے۔ جو اسی موعودؑ سے پیدا ہوتی ہے
اس کے نظارہ ہم نے چند صورت میں دیدے ہیں
یہی قانون غریب کی تعلیم ہے ایسی ڈاکٹری فیکولٹی کو
معلوم ہوتا ہے۔ وہی نظارہ ہوتا ہے۔ اس میں نوع
ہوتی ہے۔ وہ نشو و نما ترقی پاتی پاتی بڑی ہو جاتی ہے
جیسی تو دنیا یا۔ نشو و نما مالا خلتا آج۔ یہ بات
بالکل صحیح نہیں کہ روح ابتداء سے ہی آتی ہے اسلئے
ظہا تھا۔ لے کی حکمت پر بہت سے اعتراض ہوتے
جائے ہیں پس ہم کسی ثابت شدہ چیز سے انکار نہیں
کرتے۔

پرو فیسر۔ مسیح موعودؑ
اسلام سائنس کی مطابق

مسیح موعودؑ۔ اسی لئے تو خدا نے زمین
بھیجا تا ہم دنیا پر ظاہر کریں۔ کہ مذہب کی کوئی بات سچی و
ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔

پرو فیسر۔ امریکہ میں مصالحت
نامہ لے رہے ہیں۔ ان کی رائے
ہے کہ جنٹلی ہے۔ سچانے آری ہے۔ چانچو
پیدا ہوتا ہے زمین سے۔ زمین میں زندگی کی کیفیت تھی
آپ کیا لے ہو اور کہتے ہیں عقل بشری ہے
مسیح موعودؑ۔ زندگی اور نوری کا شریہ تو

بات تو یہ ہے۔ مگر ہر ایک کے لئے یہ
 میں۔ انسان کے قلب کی حالت کچھ ایسی ہے کہ
 میں اللہ تعالیٰ نے بہت سے عجائبات ڈال
 کہے ہیں۔ جیسے کٹوین کو کہو داؤد لے۔ تو آخر بہت
 کی محنت کے بعد مصفا پانی نکل آتا ہے۔ اسی طرح
 بہت تک۔ مجاہدہ پورے طور سے انتہا تک نہ پہنچنے
 اور معاف فرما دیا جائیگا۔

[illegible]

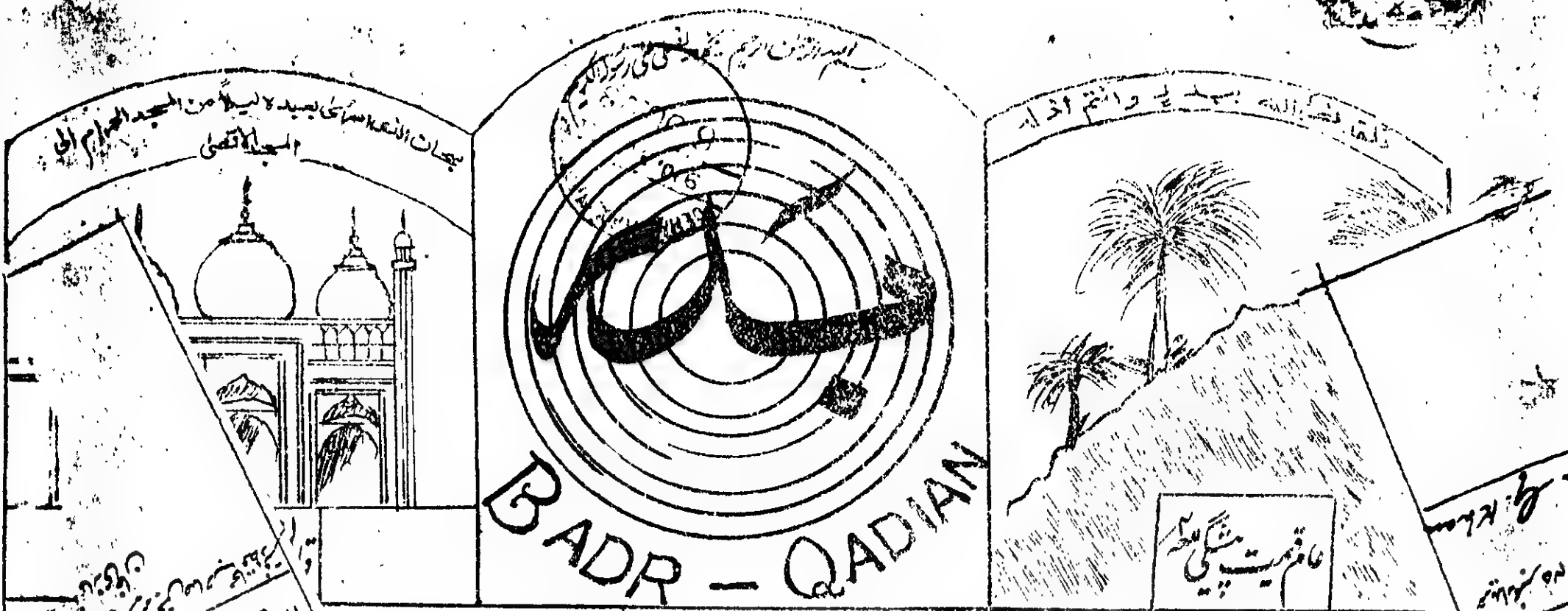
و نیز حضور و ایستادن کی شادی کی تقریب بن ایک
عالی شان و عورت شریفه کے و ایستادن کی لاج بن دی
جگہ کی

کو عجمانی سنو کہ ہے سماوی

4

خداوند یزدان خلق کرد و بچید - بر خیز و نهی الی ۴۸۸
خداوند یزدان ۴۸۹ - بخت بست منا بر خیز و نهی صا حبیب خلق کرد
و نهی صا حبیب

کھڑی سماچار شین پر لٹا ہو رہا تھا۔



قیمت از مساعین قادیان میں ہے

چرگوٹم با تو گر کئی چہاد قادیان بینی

برجہ ذہریل ۲۸۸

دو ہینی شفا بینی غرض دار الامان

مورخہ ۲ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ علیہا جہا النخبة والسلام مطابق ۲ جون ۱۹۰۸ء

جلد ۱

نمبر ۱۲

سلسلہ جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

ایڈیٹر و مدیر محمد صادق عفی عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

اطلاع از جانب صاحبان

برادران - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت سیدی و مولائے عالی جناب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام تاریخ ۲۲ ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۳۸۷ھ مطابق ۲۶ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۸ء بروز منگل بوقت ظہر اپنے صبح کے بمقام لاہور حاضر ہوئے۔ میں اس دار فانی سے جہاں رہنے پر اتنی بیماری اسہال رحلت کر کے اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے جنازہ ... بذریعہ ریلوے گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے نکال لایا گیا۔ اور نیشن ٹالس سے رات کے آخری حصہ میں اجازت جنازہ کو اپنے کندھوں پر اوٹھا کر قادیان لائے۔ اور دار الامان قادیان میں بعد نماز جنازہ پانچ بجے شام کے دریاں تاریخ ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۸ء مقبرہ ہشتی میں دفن کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و قریب حضرت مسیح موعود و مہدی اجازت حضرت ام المؤمنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی۔ والا سناقت حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ متہدین میں سے ذیل کے اصحاب موجود رہتے۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ بشیر الدین صاحب۔ محمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب و فاضل کسار و فاضل کمال الدین) موت اگرچہ بالکل اچانک تھی۔ اور اطلاع دینے کا بہت ہی کم وقت ملا۔ تاہم انہما۔ جالندھر۔ کپورت تھلہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ جموں۔ گجرات۔ بٹالہ گورداسپور مقامات سے معزز اصحاب آئے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ ایک کثیر جماعت نے قادیان اور لاہور میں پڑا۔ حضرت قبلہ حکیم الامت سلمہ کو مندرجہ راجا عتوں کے اصحاب اور دیگر کل حاضرین قادیان نے جن کی تعداد اوپر دی گئی ہے۔ بالاتفاق خلیفۃ المسیح قبول کیا۔ یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور وہاں حکیم الامت خلیفۃ المسیح و المہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔ جن دنوں کے متعلق سر دست یہ لکھا جاتا ہے کہ ہم قسم کے چندے حسین چندہ نگر خانہ بھی شامل ہے۔ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام حسب معمول منتخبے جاویں۔ بیعت کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

خواجہ کمال الدین یا دیگر مقرر می انجمن احمدیہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَاطِئَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - تین بار

بآج میں نور الدین ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود اور مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز قرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت اور احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اوپر عمل کرنا کی کوشش کروں گا اور شاعت الاسلام میں جان و مال بقدر وسعت و طاقت کا سہرا بہوں گا اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کروں گا اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت قائم رکھنے اور قائم کرنے میں سعی کروں گا۔ (۱) استغفر اللہ ربی من کل ذنب الذی الذیہ (ترجمہ) ربت اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِی وَاَعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِی فَاغْفِرْ لِی ذُنُوبِی فَاِنَّکَ اَلْغَفُورُ الرَّحِیْمُ ترجمہ: میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنی گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تیرے گناہوں کی بخشش دے دے اور میں نے

وصال حبیب

جلد آپ کے ساقی اب کچھ نہیں ہو باقی

و شہرت تلافی حرم و ہوا ہی ہو

۲۴ مئی روز منگل کو ساڑھے دس بجے

مکہ منیر کے مین نے مختلف شہروں کے دوستانہ

نامہ روز کچھ خط و کتابتیں بھیجیں۔ بچے ہون گے جلدی میں اس

وقت جعفر بن ابی طالب نے بھی لکھی تھی۔ کہ خدا کا مسیح اپنا ہم پورا

کے کے ہر باقی حصہ دوسروں کی واسطے ثواب حاصل کرنے

کا موقع پانے کے لئے چھوڑ کر آج اپنے خدا سے ملا

یہ کہ وہ بھائے خود کے طرز پر رکھے گئے تھے۔ مگر چند روز

کے نام ان کے ساتھ تھے۔ مگر یہ بھی لکھی تھی اس خبر اور اس

کے تعلق کو کبھی تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے

واسطے اس وقت یہ مضمون لکھا جاتا ہے۔

باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ کا

انبیاء کی وفات کی ہے اس کے سوا سب

ہو جائیں اور سرور انبیاء ہی فوت ہو گئے۔ مگر اللہ علیہ السلام

سب فوت ہو گئے۔ یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے

لہذا اللہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب

تو جس اصلاح کی واسطے بعثت ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات

غیر حقیقت کے ساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان رحمت

ہیں اور انسان ایک دن مرتے ہیں اور ایسا ہی سب نبی

فوت ہو گئے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا ایک خدا ہے اس کی

توحید کو دنیا میں قائم کرنے کے واسطے وہ پیدا ہوئے

ہے۔ ماہنامہ رسالت کا اکثر حصہ انہوں نے لکھا

میں گذار دیا۔ آپ کی آخری تقریر بھی اس پر مشتمل تھی اور آپ کی

آخری تقریر یہ ہے (جو مختصر انشراحہ ماہ جون شہر

میں لاہور میں پڑھی جاوے گی) اور اس میں ہی وفات مسیح

کو ثابت کیا گیا اور آپ کی توجہ اس امر میں ایسی پڑھ رہی تھی کہ

یورپ امریکہ میں بھی خود بخود ایک ایسی ہوا چل گئی ہے

کہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہو رہے ہیں۔ اور آخر

مسیحیت حضرت مسیح موعودؑ کے کتب و بیان کے تکرار و تکرار

مطالعہ فروری ۱۹۸۵ء میں لکھا تھا

مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے ہی اس بات کا ثبوت

دیا۔ کہ خدا کا مسیح مثل تمام انبیاء کے فوت ہو جائیگا

اور فوت ہو گیا۔

یہی کچھ حکمت الہی ہے۔ کہ انبیاء

قبل از وقت وفات کے مجبور اور خدام پر ادون کر

لینے کی وفات ہمیشہ ایسے وقت میں واقع ہوتی رہتی ہے

جبکہ سبب محبت کے اور سبب بعض آئندہ ہونے والے

امور کے انتظار کے وہ بھی امید کرتے تھے۔ کہ ان

کا رسول محمدؐ درمیان میں سے چلا جائیگا۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام بھی اسرائیل کو دعوت کے پہنچے سے اس

وعدے پر چھڑا کر لائے تھے کہ ان کو فلسطین کا بادشاہ بنا

دیں گے۔ مگر پھر اس کے وعدے کی زمین فتح ہوئی

و دنیائے جہنم میں رہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا توجہ

حال تھا۔ اس کے ذکر کی ضرورت ہی نہیں کہ بقول عیسیٰ

کے تو میں سل کے اندر ہی صلیب پر مر گئے۔ اور

دعا صل اون کا پتہ جانا اور باقی زندگی کا ایک قسم کی تنہائی

میں گذرنا ہی وہی صورت نامیدی کی کہتا تھا۔ ہمارے نبی کریم

خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تو ایسی ہی وقت اور

اجانگ سمجھی گئی تھی کہ حضرت عمرؓ کو اس کے کھڑے ہو گئے

تو کہو کہ گھر کا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مر گیا ہے میں اس کو

قتل کر دوں گا۔

انبیاء کی وفات کے عموماً

قبل از وقت کیون سمجھی جاتی

یہ سب ہوا کرتا ہے۔ کہ خدا اقدس کے بہت سے

وعدے جو اس نبی اور اس کے متبعین کے متعلق ہوتے

ہیں۔ اور ان کی نسبت کوئی ایسی تصریح نہیں ہوتی۔ کہ ان

میں سے کون کون سے وعدے اس کی زندگی میں

پورے ہو جائیں گے اور کون سے اس کی وفات کے

بعد لیکن عام طور پر لوگ یہ خیال کر لیتے ہیں کہ سب وعدے

اس نبی کی زندگی میں پورے ہونے والے ہیں لہذا پیشتر

اس کے کہ بہت سے وعدے پورے ہوں اور اس

نبی کی وفات بہتوں کی واسطے موجب حیرانی اور بعض کے

لئے موجب تباہی ہو جاتی ہے چنانچہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو قیصر و کسری کے ملکوں کے فتح ہوجانے

وغیرہ کے وعدے تھے وہ ہنوز پورے نہ ہوئے تھے

کہ آپ کی وفات ہو گئی اور نیز ایک کاذب نبی مسیح نام زندہ ہو

تھا اس واسطے مسیح عرب ایسے سخت ابتلا میں پڑے

کہ فوراً مرد ہو گئے حالانکہ خدا کے تمام وعدے سچے تھے

لیکن ان کے پورا ہونے کا وقت ہنوز نہ آیا تھا اور آپ کی

وفات کے بعد سب پورے ہو گئے۔

قریباً اب ہی صدر خدا کے اس زمانہ

وفات مسیح موعودؑ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمد

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا ہے۔ اور

اگرچہ آپ کی عمر وعدہ الہی کے مطابق پچیس سال تک پہنچی اور خدا کا

کی موعودہ پیشگوئیوں پوری ہوئیں اور ہزار نشان ظاہر ہو چکے

اور لاکھوں انسان راہ ہدایت پر آپ کے اور دین اسلام کو تمام

ادیان پر غالب کرنے اور تمام باطل دینوں کی تیغ لکھی کرنے کے

جس کام کی واسطے اہل مسیح آیا تھا وہ پورا کر چکا تھا۔ اور اگرچہ بہت سی

پیشگوئیوں میں اس کے ذکر آئے گئے۔ یہ ظاہر کرتی ہیں کہ اب آپ کو

وصال کا وقت بہت قریب ہے۔ تاہم ہم میں سے کون چاہتا تھا

کہ ہمارا حبیب ہم سے جدا ہو یا کون اس جدائی کے خیال کو یہی

اپنے دل میں لانا چاہتا تھا۔ وفات کے چھ روز پہلے آپ کو الہام ہوا

تھا۔ کہ اللہ جل جلالہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تاریخ کا

وقت آگیا۔ ان کی تاریخ کا وقت آگیا اور موت قریب ہو۔ باوجود اس

صحیح الہام کے کسی کا دل نہ چاہا کہ اس کے وہ وعدے کرے

جس کا ظاہر ہو گئے۔ ایسا ہی ممکن ہے کہ کیا کہ حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو وقت میں گذرنا تھا اس وقت ہی ان لوگ بعض

پیش گوئیوں کے متعلق اعتراض کریں اور جس وقت سیدہ بیچا

ہو کہ کھڑے ہو دیں لیکن یاد رہے کہ خدا اقدس نے جس

سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اور خدا

کی تمام باتیں سچی ہیں۔ حکم الہیہ کثرت پر نگہ یا جاتا ہے۔ جب

ہزارا نشان پورے ہو گئے۔ تو ایک دو اگر کسی کی سمجھ میں نہ

آدین۔ تو اس سے کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ دیکھو۔

کوئی جو ہزارا تجربہ سے بجا کو دور کرنے والی ثابت ہوئی ہو

اگر کسی اور خارجی سبب سے کسی یا پراس کا اثر ظاہر نہ ہوتا تو معلوم

ہو تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا حماقت ہوگی۔ کہ کوئی نہیں بخاروں کے

واسطے مقید نہیں ہے۔

آپ کی اس وفات کی وفات کے

وفات کے متعلق پیشگوئی

متعلق بہت سی پیشگوئیوں

حبیب چلی تھیں جن میں سے بعض بطور اختصار اس جگہ

کی جاتی ہیں۔

۱۔ سب سے پہلی پیشگوئی تو وہ ہے۔ جو آج سے میں سال

زائد بعد گذرنا جب شائع ہوئی تھی اور جس کے مطابق آپ نے

قریباً پچیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

۲۔ لاہور جلسے سے پہلے آپ کو الہام ہوا تھا کہ
مباحثہ ایمن انڈیا کیے روزگار
اور لاہور میں الہام ہوا تھا۔ مکن نتیجہ برسرِ ناپائیدار
۳۔ ۱۶۔ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء کو الہام ہوا تھا۔ ماقم کدہ۔ اور فتح
ہی ایک جنازہ دیکھا گیا تھا۔

۴۔ لاہور میں وفات سے چھ روز پہلے الہام ہوا تھا۔
الرحیل ثم الرحیل۔ الموت قریب

یعنی کوپح کا وقت آگیا ہے اور موت قریب ہے۔ اس الہام
کا پہلا حصہ اخبار بدین میں حضرت کی وفات سے پہلے چھپ چکا
تھا۔

۵۔ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۷۸ء کو الہام ہوا تھا۔
سائیس کو ایک واقعہ (دھارے متعلق) واللہ خیر و باقی
اس کے مطابق آپ کا جنازہ ۲۴ کو میان قادیان
میں پہنچا اور مقبرہ بدین میں آپ کو دفن کیا گیا۔ اس الہام کے
ساتھ خدا تعالیٰ کا باقی رہنے والا ہونا ظاہر کرنا ہے
کہ اس میں آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے۔

۶۔ ۱۴۔ پانچ سنہ ۱۹۷۸ء کو آپ کو الہام ہوا تھا کہ اے عجمیت
ان ہمو لدا۔ ان کی لاش کفن میں پیٹ کر لاسے میں چنانچہ
ایسی ہی اتفاق واقع ہوئے۔ کہ باوجودیکہ لاہور میں صندوق
طیار کیا گیا تھا۔ اور بالکل آپ کو صندوق میں رکھا گیا۔ مگر پھر
صندوق سے نکال کر صرف نعین میں پینا ہوا آپ کو جہان فیروزان
میں چار پائی پر اٹھا کر لاسے۔

۷۔ اسی تاریخ کا الہام ہے۔ انت الذی طار الی دوحہ
تو وہ ہے۔ جس کی روح میری طرف اڑ آئی ہے۔

۸۔ ان کے علاوہ رسالہ الوصیت میں جو ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۷۸ء
کو شائع ہوا تھا۔ حضرت صاحبِ صفت انکی یا ہے۔ کہ
اب میری اجل قریب آگئی ہے۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے
ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔

۹۔ پھر اس رسالہ الوصیت میں لکھا ہے۔ خدا نے مجھ کو
میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کہ کے
میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں
اور نہ مایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلائے
کے بعد تمہارا عمارت آئیگا۔ اور مجھے ایک جگہ
دکھلائی گئی۔ کہ یہ میری قبر کی جگہ ہوگی۔

۱۰۔ ۲۰۔ دسمبر سنہ ۱۹۷۸ء کو آپ کو الہام ہوا تھا کہ

خدا نے اُسے لیا
وقت رسید

غرض اس قسم کے بہت سے الہامات میں
جنہیں سے بعض بطور نمونہ کے اس وقت تکھے گئے
ہیں۔ سب ضرورت آئندہ زیادہ تفصیل کے ساتھ لکھے
جائیں گے۔

آپ کا سال لاہور میں ڈاکٹر سید
تجمل بکھین و مبین محمد حسین شاہ صاحب کے مکان

پر ساڑھے دس بجے کے قریب ہوا تھا۔ کوئی اڑائی بجے
تک غل میٹے اور کفن پہنانے سے فراغت ہو گئی تھی
تین بجے کے قریب ایک کثیر جماعت نے جنازہ پڑھا اور اس
کے بعد جن ورجو احمدی اور غیر احمدی آپ کی زیارت
کیا اور سب آتے رہے چار بجے کے قریب آپ کا جنازہ
احمدی احباب جن کی ایک کثیر جماعت تھی۔ کندھوں پر اٹھا
کر لائی پر لائی جہان کے پہلے سے ریزرو گاڑیوں کا انتظام
کیا گیا تھا۔ اور پہلے چلے گئے قریب جو گاڑی لاہور
سے روانہ ہوتی ہے اس میں جنازہ اور اہل بیت مسیح موجود
اور تمام خدام جنہیں سے بعض کے نام حاشیہ میں درج

۱۔ سید عبدالجبار برہی۔ پیر منظور محمد۔ اہل بیت حضرت
اقدس بعد صاحبزادگان حضرت میرزا مراد۔ صاحبزادہ
ڈاکٹر سید محمد حسین۔ محمد صادق۔ راقم۔ عطاء بن عبد الغفر
مغل۔ رفیع فضل الرحمن۔ اہل بیت۔ عبدالکرم کپڑا
ڈاکٹر عبد قویب بیگ۔ حضرت مولوی نور الدین۔ حضرت مولوی
محمد احسن۔ حافظ احمد۔ سید محمد حسین قریشی۔ بابو
خلال محمد۔ غلامیہ ریویہ الدین۔ شیخ عبدالعزیز۔ بابو
حامد علی۔ میر محمد سعید۔ نور احمد۔ نور احمد۔ نور احمد۔

چودھری فتح محمد۔ بابو عبدالحمید۔ ملک مبارک علی۔ عرب۔
عبدالحمید۔ محمد میری ضیاء الدین۔ سید فاطمہ احمد عبدالحمید
ظفر احمد۔ ولی احمد۔ عبدالرحمن وغیرہ طالب علمان نظام قادر
محمد عارف۔ تقار محمد۔ سید محمود عالم۔ شیخ کریم احمد
سید حیدر شاہ۔ الہی بخش۔ مرزا عبدالنجم۔ منشی عزیز دین
عبد اللہ لغیب۔ مرزا عبدالغنی۔ عبدالعلی۔ محمد رفیع
شادی خان۔ جنیل احمد۔ مولوی عبدالرشاد۔ احمد نور
نور محمد۔ محمد حسین کاتب۔ سید گلزار حسین۔ قاضی
محمد ظہیر الدین۔ عبدالحی طالب علم۔ محمد صادق طالب علم
مرزا محمد اسماعیل۔ نور احمد۔ عبدالرحمن۔ بابو محمد شرف
بی۔ اے۔ ماسٹر محمد شریف بی۔ اے۔

بہت سے دوست اور شاگرد اسے بھی ساتھ لے گئے۔

میں بنا کر دوڑا کر ہوئے۔ راستہ میں امرت سر سے بہت
سے احباب شامیان بنی بخش صاحب سوداگر اور ڈاکٹر
عبد اللہ صاحب وغیرہ ساتھ ہوئے۔ رات کو جس جگہ
کے قریب بنالہ میں اترے جنازہ گاڑی میں رہا جس کے
پاس خدام موجود رہے۔ صبح کے دس بجے کے قریب
بہت سے دوست جنازہ کو شانہ بشانہ اٹھا کر صبح انہیں
کے قریب قادیان پہنچ گئے۔ آپ کا جنازہ باغ میں رکھا گیا
اسی جگہ حضرت کے دفن کرنے سے پہلے بالاتفاق تمام
احباب نے حضرت مولوی صاحب کو اپنا امام بنانا اور آپ کے اہل
پرست کی اس کا مفصل ذکر آگے آئے ہیں قبل نماز عصر
تمام جماعت نے جنازہ پڑھا جنہیں سے بہت سے
سیالکوٹ۔ وزیر آباد اور کپڑا بندہ اندوچہ مقامات سے اگر
شامل ہو گئے ہوں۔ جنازہ پڑھانے کے بعد حضرت مولوی
صاحب نے ایک وعظ کیا جس میں ضرورت امام اور آئندہ ضرورت
پر تقریر فرمائی۔ بعد اس کے نماز عصر پڑھی گئی اور نماز کے
بعد جنازہ فرخ کے مکان میں رکھا کہ تمام دوستوں کو زیارت کرنی تھی
ادقت قریب بارہ سو کے موقع پر جمع ہوئے

۱۔ اس کے آپ کو قبر میں رکھا گیا۔ اور خدا کے پیوستہ کیا گیا
۲۔ اسے خدا ہمارے گنہگاروں کی بخشش میں نیکی کی توفیق
۳۔ میرے تیرے مسیح نے جو جہالت بنائی ہے۔
اس میں اتحاد اور یکگاہت پیدا کر دے اور کونیک اور پاکیزہ
نہ بنے بنا اور اس کو روزِ نازل ترقی عطا کر اعدہ و قوت
ہم میں بھیج جس کا ہم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ اور ہم کو اپنے
امام کی تعلیم پر اور اس کے جانشین کے احکام پر عمل
کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیرے کزور بندہ ہیں
اور توفیق دے تو انا اور ہم کسبے والا خدا ہے اور سہی کہ
تیرے آگے آسان ہے۔ آمین۔

احباب کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس
بعد اہل بیت و خدام ایک ایک سے

۱۔ میں مقیم ہوں۔ اسی اثنا میں یہ تجویز ہوئی۔ کہ آپ لاہور میں
ایک پبلک ٹیکسٹ ہو چکا ہے اس ٹیکسٹ کے کچھ نمونے آپ معروف
ہو گئے اور جیسا کہ آپ کی عادت تھی آپ ایسے دینی جذبات
میں بالکل الگ بیٹھ کر بہت قہر اور محنت کے ساتھ فرشتہ
ہو جایا کرتے تھے۔ اس ٹیکسٹ کے کچھ نمونے آپ ہر شق معصوم
ہو گئے۔ ۲۵۔ منی پیر کے دن آپ فریسا رامن ٹیکسٹ
کے کچھ نمونے میں معروف ہوئے۔ چنانچہ شام تک اس معصوم کو
ختم کیا۔ طبیعت سے کزور ہوئی اس سخت محنت کے

سبب آپ پر مجال نور و اطراف کا دورہ ہوا جب کہ چہرہ
 بھی چہرہ وانی نعمت کی وقت ہو کر تاشا۔ مگر یہ دور وایہ سخت
 تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق اہمات اپنے
 خدا سے جاملے۔ بیماری کی کیفیت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 شہ صحت کے چہرے کے گہرین آپ شہر سے جوئے تھے
 اور جن کے مکان میں وفات پائی تھیں وہ ہے جو کہ جرجویل
 ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب کہ آپ سب
 صاحبان کو معلوم ہے کہ حضرت امام و مولانا حضرت سید محمد
 و جہری معتمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماعیل کی بیوی بہت
 دیر سے تھی اور جب آپ کوئی ومانی کام زور سے کرتے
 تھے تو حضور کو یہ بیماری بسبب کہانا نہ ہضم ہونے سے ہو
 جاتا کہ تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ بعض ساقط
 ہو جاتا کہ تھی اور عوام شاک و غیرو کے استعمال سے
 واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں ہی حضور
 کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵۔ ۲۶ تاریخ سنہ
 کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون
 لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو وہ اپنی حضور
 کو پہر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ
 پہلے مقوی محدود استعمال فرما لے تھے۔ نہایت
 تو بہرہ آگاہ بھی گئی تھی کہ اس سے کوئی نفع نہ ہوا۔ اور قریباً
 گیارہ بجے ایک دست اس نے طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور
 پیغمبر اور مخلص حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا
 مقوی ادویہ دی گئی اور اس خیال سے کہ ومانی کام کی وجہ سے
 یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے تمام بجاوے گا
 ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے
 کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض
 بالکل بند ہو گئی اور سمجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی
 نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور
 برادر دم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب
 کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا صاحب کہا اپنے
 پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسماعیل کا ہو گیا ہے۔ آپ
 کوئی دوائی تجویز کریں۔ پہر سنا نہ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا
 آسمان پر ہے۔ آپ وہاں ہی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع
 کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم جس جگہ
 رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر بہر نبض واپس نہ آئی

یہاں تک کہ آپ کو اس وقت تک کہ حضرت امام و مولانا حضرت سید محمد
 و جہری معتمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماعیل کی بیوی بہت
 دیر سے تھی اور جب آپ کوئی ومانی کام زور سے کرتے
 تھے تو حضور کو یہ بیماری بسبب کہانا نہ ہضم ہونے سے ہو
 جاتا کہ تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ بعض ساقط
 ہو جاتا کہ تھی اور عوام شاک و غیرو کے استعمال سے
 واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں ہی حضور
 کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵۔ ۲۶ تاریخ سنہ
 کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون
 لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو وہ اپنی حضور
 کو پہر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ
 پہلے مقوی محدود استعمال فرما لے تھے۔ نہایت
 تو بہرہ آگاہ بھی گئی تھی کہ اس سے کوئی نفع نہ ہوا۔ اور قریباً
 گیارہ بجے ایک دست اس نے طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور
 پیغمبر اور مخلص حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا
 مقوی ادویہ دی گئی اور اس خیال سے کہ ومانی کام کی وجہ سے
 یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے تمام بجاوے گا
 ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے
 کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض
 بالکل بند ہو گئی اور سمجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی
 نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور
 برادر دم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب
 کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا صاحب کہا اپنے
 پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسماعیل کا ہو گیا ہے۔ آپ
 کوئی دوائی تجویز کریں۔ پہر سنا نہ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا
 آسمان پر ہے۔ آپ وہاں ہی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع
 کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم جس جگہ
 رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر بہر نبض واپس نہ آئی

سبب آپ پر مجال نور و اطراف کا دورہ ہوا جب کہ چہرہ
 بھی چہرہ وانی نعمت کی وقت ہو کر تاشا۔ مگر یہ دور وایہ سخت
 تھا کہ طبیعت برداشت نہ کر سکی اور آپ مطابق اہمات اپنے
 خدا سے جاملے۔ بیماری کی کیفیت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
 شہ صحت کے چہرے کے گہرین آپ شہر سے جوئے تھے
 اور جن کے مکان میں وفات پائی تھیں وہ ہے جو کہ جرجویل
 ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جب کہ آپ سب
 صاحبان کو معلوم ہے کہ حضرت امام و مولانا حضرت سید محمد
 و جہری معتمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماعیل کی بیوی بہت
 دیر سے تھی اور جب آپ کوئی ومانی کام زور سے کرتے
 تھے تو حضور کو یہ بیماری بسبب کہانا نہ ہضم ہونے سے ہو
 جاتا کہ تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ بعض ساقط
 ہو جاتا کہ تھی اور عوام شاک و غیرو کے استعمال سے
 واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں ہی حضور
 کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵۔ ۲۶ تاریخ سنہ
 کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون
 لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو وہ اپنی حضور
 کو پہر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ
 پہلے مقوی محدود استعمال فرما لے تھے۔ نہایت
 تو بہرہ آگاہ بھی گئی تھی کہ اس سے کوئی نفع نہ ہوا۔ اور قریباً
 گیارہ بجے ایک دست اس نے طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور
 پیغمبر اور مخلص حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا
 مقوی ادویہ دی گئی اور اس خیال سے کہ ومانی کام کی وجہ سے
 یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے تمام بجاوے گا
 ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے
 کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض
 بالکل بند ہو گئی اور سمجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی
 نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور
 برادر دم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب
 کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا صاحب کہا اپنے
 پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسماعیل کا ہو گیا ہے۔ آپ
 کوئی دوائی تجویز کریں۔ پہر سنا نہ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا
 آسمان پر ہے۔ آپ وہاں ہی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع
 کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم جس جگہ
 رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر بہر نبض واپس نہ آئی

یہاں تک کہ آپ کو اس وقت تک کہ حضرت امام و مولانا حضرت سید محمد
 و جہری معتمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسماعیل کی بیوی بہت
 دیر سے تھی اور جب آپ کوئی ومانی کام زور سے کرتے
 تھے تو حضور کو یہ بیماری بسبب کہانا نہ ہضم ہونے سے ہو
 جاتا کہ تھی۔ اور چونکہ دل سخت کمزور تھا۔ بعض ساقط
 ہو جاتا کہ تھی اور عوام شاک و غیرو کے استعمال سے
 واپس آجاتی تھی۔ اس دفعہ لاہور کے قیام میں ہی حضور
 کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی۔ لیکن ۲۵۔ ۲۶ تاریخ سنہ
 کی شام کو جب کہ آپ سارا دن پیغام صلح کا مضمون
 لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے۔ تو وہ اپنی حضور
 کو پہر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہ
 پہلے مقوی محدود استعمال فرما لے تھے۔ نہایت
 تو بہرہ آگاہ بھی گئی تھی کہ اس سے کوئی نفع نہ ہوا۔ اور قریباً
 گیارہ بجے ایک دست اس نے طبیعت از حد کمزور ہو گئی اور
 پیغمبر اور مخلص حضرت مولوی نور الدین صاحب کو طلب فرمایا
 مقوی ادویہ دی گئی اور اس خیال سے کہ ومانی کام کی وجہ سے
 یہ مرض شروع ہوئی۔ نیند آنے سے تمام بجاوے گا
 ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔ مگر تقریباً دو اور تین بجے
 کے درمیان ایک اور بڑا دست آگیا جس سے کہ نبض
 بالکل بند ہو گئی اور سمجھے اور حضرت مولانا خلیفۃ المسیح مولوی
 نور الدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور
 برادر دم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب
 کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا صاحب کہا اپنے
 پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت دورہ اسماعیل کا ہو گیا ہے۔ آپ
 کوئی دوائی تجویز کریں۔ پہر سنا نہ ہی فرمایا۔ کہ حقیقت میں تو دوا
 آسمان پر ہے۔ آپ وہاں ہی کریں۔ اور دعا بھی۔ علاج شروع
 کیا گیا۔ چونکہ حالت نازک ہو گئی تھی اس لئے ہم جس جگہ
 رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا۔ مگر بہر نبض واپس نہ آئی

سیخ خاصری تو مر گیا تھا پر ہمارا
 مسیح قیامت تک زندہ رہے

خاتم النبیین تھے اور آپ تریسٹھ سال کی عمر پاکر خدا سے
 جاملے۔ تاہم آپ قیامت تک زندہ رہیں گے کیونکہ آپ کے فیوض اور
 برکات اور آپ کا دین زندہ رہے۔ وہ بھی نہ مرے گا۔ اسی طرح
 حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود
 خاتم الاولیاء ہیں اب کوئی شخص دلی نہیں ہو سکتا۔ مگر وہ
 جو آپ کا سچا پیچ اور فرمان بردار اور آپ کے انوار سے
 برکت حاصل کرنے والا ہو اور قیامت تک ایسے لوگ
 پیدا ہوتے رہیں گے۔ جہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے انوار و برکات سے بواسطہ حضرت مسیح موعود و مہدی موعود
 ہو کر خدا تک پہنچیں گے۔ اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔
 پس حضرت مرزا صاحب مرثیہ گئے بلکہ وہ زندہ ہیں اور
 قیامت تک زندہ رہیں گے۔

یہ امر سچ ہے کہ قابل ہے کہ حضرت
 ہمارا مسیح فوت ہوا | مرزا صاحب کی حیات جسمانی کا خاتمہ
 پروردگار نے کیا | ایک بڑی بہاری کامیابی کو اپنا ساتر
 لے لئے ہے۔ کیونکہ اس وقت چار لاکھ کے قریب
 آدمی آپ کا پیغمبر ہیں اور یہ بات بہت کم انبیاء کو حاصل ہوئی
 ہے کہ وہ اپنی عمر میں اتنی بڑی جماعت کو اپنے ماتحت دیکھ
 لیں۔ پھر سینکڑوں دشمن آپ کے سامنے ہلاک ہوئے۔
 بہت سے سپاہی گرنے والے نامرادی کے ساتھ غائب ہوئے۔
 گئے۔ آپ نے ایک بڑی کامیابی دیکھ کر وفات پائی۔ اور
 آپ کے بعد آپ کی جماعت برقرار اور اپنی جگہ پر قائم رہے
 اور یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ثابت ہو گیا۔ کیونکہ انیسویں
 ہجری میں یہاں تک کہ وقت خدا تعالیٰ نے اسے سنبھال لیا
 اور گرنے نہیں دیا۔

یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت نے آیا انھیں کہا
 ہے کہ اگر میں جو ہٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤں گا یا کسی
 مخالفت کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا سو آپ کی اس قدر
 کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا۔ اور آپ کے بعد آپ کے
 قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم
 رہنا اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے
 ہن آپ فوت ہوئے اور آپ کی روح اللہ تعالیٰ کی طرف
 ہوئی جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں درج تھا۔ ہاں ہاتھ
 کی مثال آپ کے مخالفین نے دیکھی جیسا کہ جہاں جہاں
 جو مسیح بننا تھا۔ مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابا ابوالحسن
 جو موسیٰ بنی تھا۔ مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور
 ڈاکٹر ڈوئی جس کے ہزاروں مريد تھے اور جس کے

پاس کروڑوں مريد تھے۔ حضرت کی پیشگوئی سے ایسا قاتل ہوا
 اس کا نام نشان مرثیہ لیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی
 انشاء اللہ اور مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک کذاب کی
 طرح زندہ ہیں۔ کہ وہ ہلاک ہوں گے اور ان کا کوئی نام بچا
 باقی نہ رہے گا۔

فوت ہونے کو تو دنیا میں کون ہے۔ جو فوت نہیں ہو
 جاتا ہمیشہ سے ہی سلسلہ چلا آتا ہے۔ جو پیدا ہوتا ہے آخر
 ایک دن فوت ہو جاتا ہے۔ پر مبارک ہیں وہ جن کے ذریعہ
 سے خدا تعالیٰ دنیا میں ایسے سلسلے قائم کر دیتا ہے
 کہ ان سے روحانی فیض پانے والی جماعت ہمیشہ قائم رہتی ہو
 وہ ہمیشہ زندہ رہیں اور کوئی نہیں مرے گی یہی حال حضرت امان
 مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کا
 خلیفہ مسیح | جانشین وہ شخص ہے جس کے جانشین
 کے بچے خدا تعالیٰ نے تمام جماعت کو فوراً جمع کر لیا
 ہے اور پیشتر اس کے کہ حضرت اقدس کو دفن کیا جاتا۔
 تمام جماعت نے بالاتفاق حضرت مولوی نور الدین
 صاحب کو حضرت مسیح موعود کا خلیفہ مان لیا۔ اور آپ کے

اتہ پر بیعت کر لی۔ اور کوئی بے اتہائی واقع نہیں ہوئی
 پس نور سے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی میں ہی
 بہت لوگوں کی نظریں اس طرف جماعت میں تھیں۔ کہ ہمارے
 درمیان حضرت اقدس کے بعد جانشین ہو کر آنا جو درویش
 کا ہے۔ چند دن کی بارگاہ سے کہ غلامی نماز کے بعد
 ہمارے چہرے پر۔ سے رہتا تھا۔ کیا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے
 حضرت صاحب ہمارے درمیان میں۔ سے آئے اور ان
 کو یہ کیا ہو۔ کیونکہ مخالفین کی نظر اس بات پر ہے۔ کہ جو قوت
 لوگوں کو ایک ٹیڑی میں پروئے اور ایک جگہ جمع کر لینے
 کی حضرت مرزا صاحب میں موجود ہے آئندہ زندگی اس
 سلسلہ کی کسی ایسی ہی قوت والے جانشین کے پیدا ہونے
 پر منحصر ہے۔ تو میں نے خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض
 کی تھی کہ یہ قوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے حضرت مولوی
 نور الدین صاحب میں موجود ہے اور ان کے بعد نور اللہ
 کسی اور کو دیا گیا۔ اس واسطے ظاہری نظر میں ہی یہ سلسلہ پورا
 استحکام رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے
 کسی زلزلہ کا خوف نہیں۔ خواجہ صاحب نے میری بات کی تائید
 کی اور فرمایا کہ میرا دل تو طیار ہے۔ کہ مولوی صاحب موعود
 کے ساتھ پر بیعت کرے۔ حضرت مرزا صاحب کی وفات

کے وقت ہی حضرت سید مولوی محمد امین صاحب نے حضرت مولوی
 صاحب موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر جو یہ الفاظ بولا وہ یہی
 تھا کہ آپ صدیق اکبر ہیں۔ حضرت کا جنازہ لے کر گئے
 ریل گاڑی میں ہم سوار تھے اور میں مختلف احباب کو دیکھنے کے
 واسطے راہ کے اسٹیشنوں پر مختلف گاڑیوں پر بیٹھا رہا۔ یہ
 دیکھا کہ سب کے قلوب اس امر کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ کہ
 حضرت مولوی نور الدین صاحب ہمارے امام ہوں۔ اور میرے
 صاحب کے قریب ہی اپنی ٹوٹ بکین ایک یادداشت دکھائی کہ
 یہ الفاظ لکھے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والصلوة دار الامام علی رسول اللہ اکرم
 ہم لوگ حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول رب العالمین
 عالی جناب مولانا مولوی نور الدین صاحب ابوالدین برحق منہ
 بیعت سنتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔
 گر قبول اقدس رہے عذر و شرف
 میر محمد سعید۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ حافظ محمد احمق صاحب
 سید محمد لکھ صاحب۔ شیخ شہزاد صاحب۔ عبد الرحمن صاحب۔
 مخدوم محمد اسرار صاحب۔ سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ مرزا
 خورشید صاحب۔

خداوند موعود | تادوان میں اگر حضرت مولوی
 خط حضرت مولوی محمد امین صاحب
 علی بن عبد ربہ مولوی صاحب موعود کو لکھا۔ جس میں آپ کی اس
 کی تائید کے اقرار و تائید کے واسطے الفاظ میں ہے۔ وہ خط بھی
 قبول فرمایا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے اہل خانہ کو لکھا کہ
 میں سونے والا ہوں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلياً
 حضرت امیر المومنین جناب حکیم الامتہ۔ السلام علیکم
 ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

بعض الامور الخارجية والاخلاص الذي في سويداء
 قلبي يهتكي ان اشيع هذه السطور في الجرائد الثلاثة
 بل في الحكم وقهر يظن هذا من العالم دعي هذا۔

يا امير المؤمنين اعتقد في هذا اهل الامم في جباله
 انك الله المسيح الموعود والسمو وضع صخرة ومثاق
 انك اخلفه اليه ايمانا واشدهم يقينا واخوفهم
 الله۔ كما قال الله اقرأ باسمي۔ واما يخشى الله من عباده العلماء
 واعظمهم غناء واكثرهم مناقب وارفعهم درجة صفت
 المسيح الموعود۔ عين كذب الناس فلهذا اعتقدت انك
 صدیق ثابت۔ كما قال الله تعالیٰ۔ والذين جاءوا

بالصدق وصدق به فالذی جاء بالصدق المسموع
والحمد لله الموعود بحرى الله في حلل الانبياء الذي نوا
الله حثت الفقه كما الله في اول بعثته يا عيسى انا
فقلت وانا نعت الى ومطهر من الذين كفروا
وجعل الذين اتبعوك فرق الذين كفروا الى يوم القيامة
فالذات مصداق لقوله تعالى صدق به وخليفته الصديق
في دمين الله وامته فانما بابتك لتأييد الاسلام بقدر
وسعى وطاقتي بالاخلاص وصدق القلب عسى
رغم المناقذين وكبت الكذابين ولا تنعت ولا تردت
من اول الامر هذا الامر بين الحق الله المسموع
بالرفيق الاعلى وقلت لك في هذا ان مكرونا انك انت
صديق وانت صديقنا نحن تابعوك نعم ما نمت
تفسير بعض الايات التي تفسر هاتلك المعاني وهذا
امر من الناس فيما يشعرون من مذهب حردت
هذا السطور لكلاهم الناس ان في قلبي خلاص هذا
كلا وحاشا انك للمؤمنين ابا دجمل عني يصير الله
عليك حملت اقبال ماضعنا من حمد ومن منقلب
عني عقبية نلت نصر الله شيئا ويجي الله الشاكون
وانا مطيع لامر في دين الله ايدك الله بنصره
نورث الله صدرك بانوار اليقين بآورد الدين دانا
ادجوت الجماعة البقاء ان لا يمزفك منهم احد
وانا شهد ان وفات المسموع الموعود مشاهجة
بوفات الانبياء والمرسلين الذين كانوا اولي العزم
والهمة وان شاء الله تعالى ساكتب رسالة في هذا الباب
ليضم على الناس ان وفاته من هذه العشرات كان ضروريا
لنه ائمة بالانبياء وكافي الالهام بحرى الله في حلل الانبياء
وعيون ذلك من الالهامات الكثيرة فادع لي يا امير المؤمنين
ان يمددني الله في ذلك التعذيب

حرفه هذا السطور يوم الاربعاء سابع وعشرين
من شهر محرم سنة ۱۳۹۱ ع ۱۳۹۱ ع ۱۳۹۱ ع ۱۳۹۱ ع

جب حضرت بروی صاحب المومنین
درخواست بکشد
حضرت بروی نورالین صاحب
صاحب موصوفت سے بڑے بزرگ کن اس کے قابل ہو سکتا ہو
کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
صاحب نے ہی اسی پر اتفاق کیا۔ چنانچہ جب جنازہ بارخ میں دیکھا
ہوا تھا اور سب دوست ہی بارخ میں جمع تھے۔ تو اس وقت

اسباب کے اتفاق سے عاجز راقم (محمود صدق عفی اللہ عنہ)
ایڈیٹر (کڑے) ہو کر مفصل ذیل تحریر پر مبنی جو حضرت
مولوی صاحب کی خدمت میں بطور درخواست کے تھی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم النبیین
محمد المصطفیٰ علیٰ السبع الموعود خاتم الاولیاء۔ آمین بعد۔

مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
مندرجہ رسالہ الوصیت تمام احمکیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت
ہیں اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المهاجرین
حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جہم سب میں سو
اعلم اور اتقی میں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور

قدیمی دوست میں اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام
اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شرع

چرخوں بودے اگر ہر ایک زائمت نورین بودے
ہمیں بودے اگر ہر ایک پر از نور الیقین بودے

کے ظاہر ہے۔ کہ ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام عمری عجمت
موجودہ اور آئندہ منہ سے بیعت کریں اور حضرت مولوی صاحب
موصوفت کا فرمان ہم سے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ
حضرت اقدس مسیح موعود و ہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کا تھا۔

رحمت اللہ (مالک انگلش پریس لاہور) (مجاہزادہ) مرزا
محمود احمد (منقہ) محمد صادق عفی اللہ عنہ۔ سید محمد حسن امروہی
سید محمد حسین اسسٹنٹ جرن لاہور۔ (مولوی) محمد علی
(ایڈیٹر) یو یو آف ریلیجز۔ خواجہ کمال الدین (ڈاکٹر) مرزا
یعقوب بیگ۔ خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ جرن۔ مرزا
ضابطش۔ شیخ یعقوب علی (ایڈیٹر) حکم احمد دین پیل نورین
گجوانوالہ (مولوی) ماسٹر شیر علی سید ہاشم مدرسہ تعلیم الاسلام۔
(ڈاکٹر) عباد اللہ۔ امرتسری۔ اکبر شاہ فاضل نجیب آبادی
(نواب) محمد علی خان (رئیس مالیر کوٹہ) سید احمد نور کابی۔

سید حیدر شاہ قصور۔ (صاحبزادہ) بشیر احمد (حضرت میر)
نامہ نواب۔ (جنون) نے اس موقع پر کہہ دیا کہ اس امر کی
وقت میرا دور و دور منہ اند الفاظ میں تائب کی کہ ہم میں سے
اب سچ کا جانشین بننے اور بیعت لینے کے لائق حضرت

سلہ اس تحریر پر بہت تخطا کیونکہ وہ گئے تھے اور بعض بہرین ہوئے
اور میں سوچتا ہوں کہ نام بطور نواز اس جگہ ثبت کئے گئے ہیں۔

مولوی صاحب موصوفت ہی میں) حافظ محمد اسحق ڈرامنگ لٹر
لاہور۔ عبد العزیز ولد میان چواندین رئیس لاہور (ملک)
سبارک علی تاجر لاہور۔ مولوی عظیم الدنا بھہ۔ نبی بخش (سوداگر) تھرا
سید قاضی آل محمد امروہی۔ منقہ فضل احمد جموں۔ خلیفہ نور الدین
جموں۔ مولوی غلام حسن سب جرن پشاور۔ حاجی الہی بخش
سوداگر گجرات۔ نور الدین چک نمبر ۲۲۲۔ خواجہ حبیب الدین صاحب
حکیم محمد حسین قریشی لاہور۔ بابو غلام محمد فورین ریکو پریس لاہور
(قاضی) محمد ظہور الدین اکمل۔ نواب خان گجوانوالہ۔ سید محمد اشرف
بی۔ اسے (سکن پند واد خان) مولوی رحیم بخش ٹونڈی جنیٹکا
سید عبد الجبار (سکن برہما) سید ہدی حسین مہاجر شہر ترقی
سکن بنارس۔ چودہری الہادو محلانوالہ۔ بابو فخر الدین جہادنی لاہور
ڈاکٹر نبیارت احمد اسسٹنٹ جرن بہیرہ۔ ڈاکٹر محمد دین گجرات
ستری احمد دین بھیرہ۔ مولوی میر محمد سعید حیدر آباد وکن خلیفہ
جب الدین لاہور۔ میان محمد شریف بی۔ اسے مختار
المی فہرست میں سے یہ چند نام بطور اختصار کے لکھے گئے
ہیں۔ بیعت اول کی وقت جو بک باغ میں ہوئی قریباً ۱۲۰۰ آدمی تھے۔
مذکورہ بالا تحریر کے پڑھ جانے

پہلی تقریر حضرت مولوی صاحب
کے بعد حضرت مولوی صاحب

موصوفت نے کہہ دیا کہ ایک تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ
میرے دل کے کسی گوشہ میں کبھی اس امر کا خیال غمیش یا
دشمن نہیں تھا۔ کہ یہ کام میرے سپرد کیا جائے۔ میں چاہتا تھا
کہ حضرت کا صاحبزادہ میان محمود احمد جانشین بنتا۔ اور اسی واسطے
میں ان کی تعلیم میں سعی کرتا رہا۔ یا میرا نام نواب صاحب حضرت
کے واسطے جلسے ادب ہو یا نواب محمد علی خان صاحب جو
حضرت کی فرزند بی بی دافن میں با حضرت مولوی محمد حسن
صاحب جنہوں نے اس قدر نصائح نامیہ حضرت میں کہیں
یا مولوی محمد علی صاحب جنہوں نے دین کے بار میں ایسی
جانفشانی کی یا سید میر جاد شاہ صاحب یا اور کوئی دوست میں
ہرگز نہیں چاہتا۔ کہ یہ بوجہ مجھ پر ڈالا جائے۔ کیونکہ میں اپنے میں
اس کے اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ لیکن جب کہ بلا میری
خواہش کے یہ بار میرے سر سے لگا دیئے گئے۔ میں ڈالا جاتا ہوں۔ اور دست
سپہ مجھے مجبور کرتے ہیں۔ جس کو نہ اقلہ کے گھیراوت سے
سہمہ کر میں قبول کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اور دوستوں سے
دعا کی ہر طرح کی امداد کی خواہش کر رہا ہوں۔ ممکن ہے۔ کہ
بعض باتیں جو میں منواتا ہوں۔ وہ کسی کی مرضی کے برخلاف
ہوں۔ پس اگر تم علید ہو۔ کہ میرا کہنا ہر امر میں مانا تو میں اسے
منظور کرتا ہوں۔ تم پر ہی سچ ہے۔ اور جن کے نام میں نے

لئے میں اور میں کسی کو اپنا امیر نہ مانوں۔
یہ تقریر (جوانشاد احمد بالاستیعاب اسی صفحہ اخبار کا درجہ ہے)
شرع ہوتی جو نہایت ہی رقت آمیز تھی اس پر سب نے بالاتفاق کہا
کہ ہم آپ کے احکام مانیں گے آپ ہمارے امیر نہیں اور
ہمارے سرخ کے جانشین ہوں۔

چنانچہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے بعد بیعت لی اور
بیعت اہل بین قریب ۱۲۰۰ کے آدمی شامل ہوئے۔
مردوں کی طرح عورتوں نے بھی
حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین
صاحب کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی ہے اور سب سے اول
بیعت کنندہ حضرت ام المؤمنین بیوی صاحبہ تھیں۔

مرزا سلطان احمد صاحب
حضرت کے بڑے لڑکے مرزا
کشمیری جاناہ پر پہنچ گئے تھے اور نماز جنازہ میں اور تدفین میں
شامل ہوئے اور بعد اس کے کہ وہ حضرت ام المؤمنین
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہ ادب تمام سلام کر کے عرض
کی کہ میری بعض ذاتی غلطیاں تھیں جنکی وجہ سے میں پیچھے رہ
ورہ میں نے کبھی حضرت کی مخالفت نہیں کی تھی اور میں نے
نہا ہے کہ بعض نادان لوگوں کا خیال ہے کہ میں جاہل اور غیور
کے متعلق نعوذ باللہ کوئی جھگڑا کرنا چاہتا ہوں۔ سو یہ بالکل غلط
ہے۔ میں کوئی ایسا ارادہ کبھی نہیں کرتا۔ اور میں آپ کے دروغ بات
کہتا ہوں۔ کہ آپ میرے واسطے دعا فرماویں۔ کہ میری
کمزور لیون کو اللہ تعالیٰ درخشاں فرماوے۔

اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب موصوف کو اس حدیث کے
عرض بڑی بڑی نیکیوں کی توفیق دے۔ آمین۔

گوڈ فرینڈ ٹرانسپیرینٹ مسیح موعود کا دائمی احسان
گوڈ فرینڈ ٹرانسپیرینٹ مسیح موعود کا دائمی احسان

طوفان سے ہمیشہ اس آدمی کو فتنہ نہ لگا سکا۔ کہ اسے مسلمان بننے سے
ساتھ جھجھا کر ناچاڑی نہ کی تھی اور نہ ہی ایک ایسے عسکری اہل کار
کے امتحان میں وہ تمام عوامی و نجی مسائل کو حل کر دیا۔
نہ اسے ہلاک کر دیا نہ اسے مرزا صاحب جیسا کہ لاکھ مسلمانوں کے
دلوں پر بھاری بنگالہ لگا کر دواج عداوتوں کے دونوں سے جو آئندہ
اس کے دل میں داخل ہوں گے اس اختلاف کو دور کر کے گوڈ فرینڈ
کو بڑا بڑا احسان کیا ہے جس سے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا پر
گذری گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان شکار کو یہ جگہ دیتے
تھے کہ وہ بھی دعا دے گا یہ بھی دعا دے گا یہ بھی دعا دے گا
سے اپنی زندگی کا غائب تھا ہے اور بے گوڈ فرینڈ کو مسلمانوں کو ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

نماز جنازہ
بہ بلا اسے حضرت خلیفۃ المسیح
جنازہ پڑھیں اور اپنی حق کی
وہ آپ کے قائم کردہ مسلمان کی توفیق
کیواسطے دعا میں ہیں۔

رجائے
ہمیں آپ کو یہ نصیحت غرضی اور عجیبہ
میں اپنی زندگی میں
میں اپنی زندگی میں

سید و مولیٰ حضرت نبی المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی

آخری تقریر

جو ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۸ء عصر کو فرمائی۔

وفات مسیح
میں یہ کہتا ہوں کہ اگر وحی والہام نہ بھی
ہوتا تو بھی میرا ضمیر قہقہہ نہیں کرتا۔ کہ

حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تم خود غور کر کے دیکھ لو کہ وہ ایسی
سخت مخالفت تو سوں کا (جو ایک دوسرے کی سخت دشمنی
اور خون کی پیاسی ہیں) اتفاق کسی ایک امر پر بے معنی
نہیں ہو سکتا۔ دیکھو یہودی اور عیسائی دونوں اس بات کے
قائل ہیں کہ مسیح صلیب پر دیا گیا پس صلیبی واقعہ کا ہم
کیونکر انکار کر سکتے ہیں۔ تو اترے جو بات ثابت ہو
اوس کو ضرور ماننا پڑتا ہے۔ پھر خدا کو ایسی کیا ضرورت
پڑی تھی۔ کہ ایک شخص کو دنیا پر معمول لوگوں سے بچنے
کے لئے آسمان پر چڑھ کر جائے۔ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو جب ہجرت پڑی۔ تو انہیں فارمان پناہ دی
مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عیسے امن کا مخصوصیت
تھی۔ جو اوسے آسمان پر چڑھ لیا گیا۔ جو شخص ایسا خلاف
سننے اللہ دعویٰ کرتا ہے۔ بارخوبہ اس کے ذمہ ہر
ہم تو قرآن شریف میں پڑھتے ہیں کہ عیسیٰ فوت ہو چکا
تھی کے معنی مع جسم عسکری اونیہ یا جانا نہیں ہی نہیں
پائے جلتے۔ میں نے تلاش کر کے دیکھا کہ ۳۰ مرتبہ
صحیح سرتہ میں توفی کا لفظ آیا۔ مگر سب میں اس کے
معنی موت کے ہیں۔ پس خدا جلے کے ان علماء کو کیا
ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ موت کا لفظ نہیں
کرتے۔ کہتے کہ اگر طالع اب ہو تو اوس کے لئے یہ کافی ہے
نہ اسے ہلاک کر دیا نہ اسے مرزا صاحب جیسا کہ لاکھ مسلمانوں کے
دلوں پر بھاری بنگالہ لگا کر دواج عداوتوں کے دونوں سے جو آئندہ
اس کے دل میں داخل ہوں گے اس اختلاف کو دور کر کے گوڈ فرینڈ
کو بڑا بڑا احسان کیا ہے جس سے آنا تھا وہ آچکا بلکہ دنیا پر
گذری گیا۔ اس کی زندگی میں تو بعض نادان شکار کو یہ جگہ دیتے
تھے کہ وہ بھی دعا دے گا یہ بھی دعا دے گا یہ بھی دعا دے گا
سے اپنی زندگی کا غائب تھا ہے اور بے گوڈ فرینڈ کو مسلمانوں کو ہمارے علماء کو سمجھ نہیں آتی۔

عیسائیوں نے خدا کے بیٹے ہونے کی ایک دلیل پیش کی
کہ وہ بے باپ پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فوراً اس کی تردید
کی کہ ان مثل عیصیٰ عند اللہ کثل آدم۔ پس ایسا
یہی زندہ آسمان پر موجود نہ رہے کہ عیسائی دلیل ابن اللہ ہونے
کی قرار دیتے ہیں۔ اس کی مثال کیوں نہ بیان کی تا عیسیٰ کسی
بات میں وعدہ لاشریک نہ ٹھہرے۔

تم عیسے کو مرنے دو۔ کہ اس میں اسلام کی حیات ہے
ایسا ہی عیسیٰ موسوی کی بجائے عیسیٰ محمدی آئے دو
کہ اس میں اسلام کی عظمت ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اگر اسلام
میں وحی والہام کا سلسلہ نہیں۔ تو اسلام مر گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی پہلی تقریر

بعد کلمہ شہادت استعاذہ اپنے آیت
دلالت منکم امتیاد دعوت الی الخیر و یجھون
عن اللہ تکم پڑھی اس کے بعد فرمایا۔

سنۃ النبی متعلق وفات انبیاء
میں اس حدیث کی تشریف
ازلی جارا فدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے اس کا
ایک کام ہوتا ہے جو کرتا ہے۔ جب کہ چلتا ہے۔ خدا کا
اوس کو بالایت ہے۔ حضرت موسیٰ کی نسبت یہ بات شہور
ہے کہ وہ ابھی بلا دشام میں نہیں پہنچے تھے کہ رستہ ہی
میں فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
قیصر کسریٰ کی بخیوں کا ذکر فرمایا کہ مجھ دی گئیں میں نے
آپ کے وہ بخیان (چا بیان) نہ دیکھیں کہ چلنے سے ایسی
باتوں میں اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔
یہاں ہی جیسے لوگ تعجب کریں گے کہ پیٹینگو بیان
کی تین ہوا ہی پوری نہیں ہوئیں

میں گویاں گس چ پوری ہوا کرتی ہیں
میں یہ حدیث کی

سننے ہے۔ کہ وہ بتدریج کام کرتا ہے اور پھر جسے مخاطب کرتا
ہے کہ اسے مرا و اس کا منیل ہی ہوتا ہے۔ پہلے بارہ
میں فرمایا کہ تم نے موت سے بالی مانگا اور ایسا ہی اور جگہ
فرمایا۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب وہ لوگ
تھے جو پس خدا کی آیت رنگ رنگ شکلوں میں پوری ہوتی
ہیں۔ اسی طرح اللہ کی یہی سننے ہے۔ کہ بعض مزا عید

[illegible]

بقیہ صاحب کا نام قبل جہانزادہ کا اور چاہیے کہ وہ اپنے نیاں دوسرا کئے، نو بنامہ خلائے مجبور خدیجی
کی بن تیری جماعت کے لئے تیری ہی دُوریت سے ایک شخص کو قائم کرنا اور اس کو اپنی قرب اور وحی مخصوص کو دلگہ
اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کر لیا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سوانِ دوزن کے منتظر ہو
اور ہمیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کی وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان
دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از
وقت آگاہی کے کل انسان پس منہ والہ ابھی پیٹ لین صرف ایک لفظ نہ یا عقدہ ہوتا ہے۔

18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 1044 1045 1046 1047 1048 104

حضرت یزد
میتا کو انوار
ب کو خا کے جا کے
عام اطلال ہو کر ادا
حضرت غنیف صاحب
جس قدر بعد ممکن ہو
کے واسطے مرقاد
خ

تصاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور نرمی محض خدا کے لئے جو جادہ گی اور ہر ایک لمحہ اور عینیت کی وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں ٹوڑو گے بلکہ قدم آگے بڑاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم ہو جاؤ گے تو یہی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک تو تون کو متخلع نہ کرو۔ اگر تو بڑے طور پر خدا کی طاعت جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی نشان دہی نہیں کہتا میں کہ تم خدا کی ایک قوم ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا ہی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کیونکہ میری ہر ایک حرکت اور ہر ایک نفع سے کچھ ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک بات کی اعتدال کرو۔ نہ معلوم کس راہ کو تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پائیکہ میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا نامی ہو اس کی طرف دنیا کو تو ہم نہیں وہ لوگ جو پورے زور سے اس روانہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقع ہے کہ اپنے جہر کو کھلائیں اور خدا سے خاص انعام پائیں۔ یہ دست نیال کو کہ خدا تمہیں ضائع کر دینا تم خود کے ہاتھ کا ایک بیج جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھ جائیگا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور دوسری زمین انیسویں ابتدائوں سے ڈرے کیونکہ ابتداء ان کا نام ہی ضروری ہے تا خدا تمہاری تائید کرے کہ کوئی اپنے دعویٰ بعیت میں صادق اور کون کا دست ہم وہ جو کسی ابتداء سے انحراف نہ کرے کہ خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بخوبی اس کو پہچانے گا پہچانے گی اگر وہ میدان ہوتا تو اس کے لئے چاہتا کہ سب لوگ جو انحراف مبرک کر گئے اور ان پر سے کچھ زلزلے آئیں گے اور حادثہ کی آنکھیں ان پر لگی اور توین رہی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ انکار فرماتے ہیں مگر اور کون کے دروازے پر کھولے جائیں گے خدا نے جسے مخاطب کرے خدا کی بات پر ایمان کو اطلاع دے کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ رہے گی طواری نہیں اور وہ ایمان اتفاق یا بڑی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطلاع کے کسی درجہ پر نہیں رہتا۔ لوگ خدا کے پیسہ پر وہ لوگ ہیں اور خدا اذات ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صریح کا قدم ہے۔

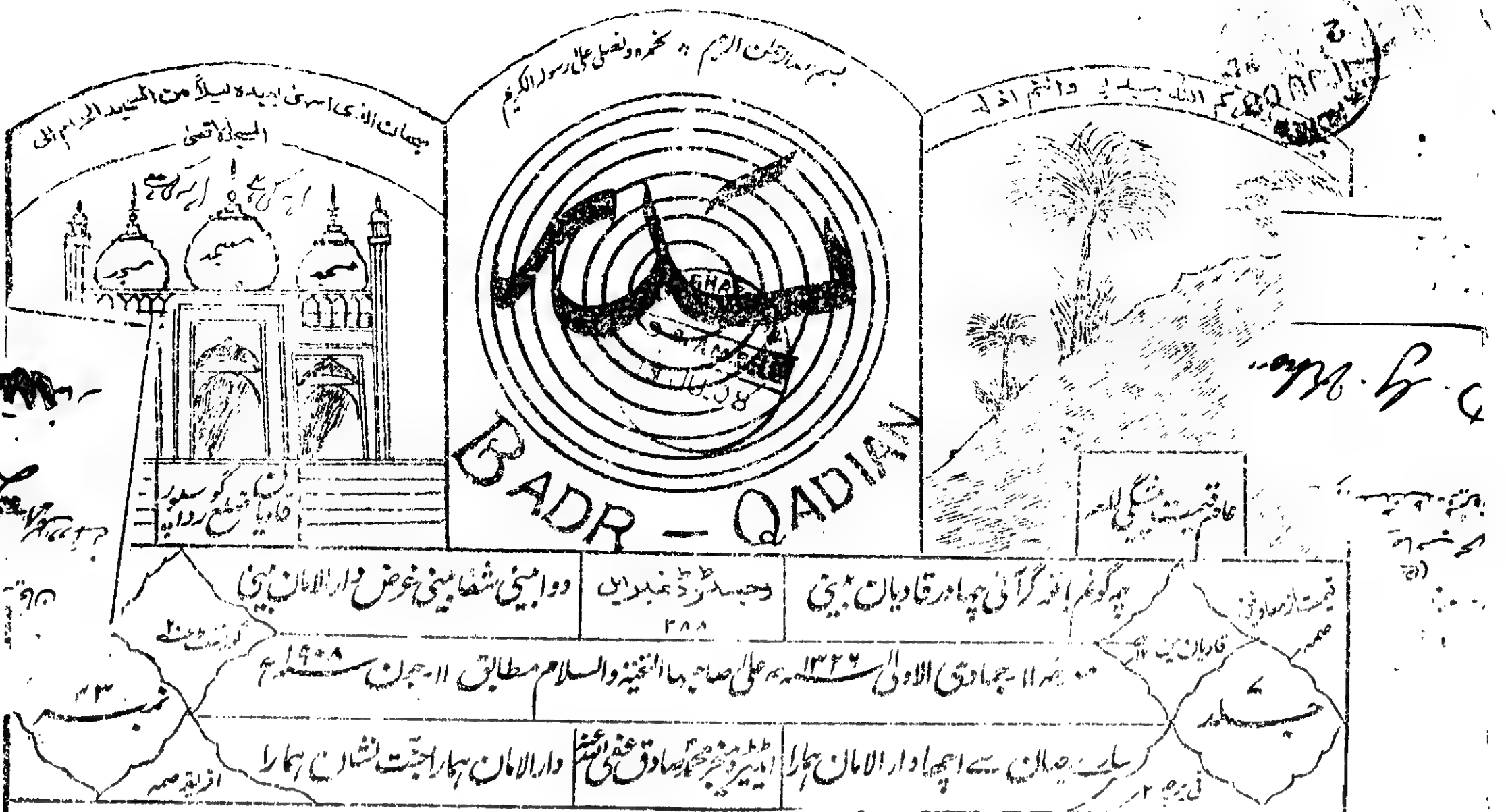
ماتہ سننے والوں کو خدا تم سے کیا چاہتا ہے پس یہی کہ تم ایسی قوم ہو جاؤ اس کے ساتھ کہ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں نہ کھلا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی نہ نہ ہے۔ یہ کہ چاہتے ہیں اور اب بھی وہ جو نہ ہے یہ کہ وہ چاہتے ہیں اور اب بھی وہ خدا ہے جسے یہ سنتا تھا یہ خیال غامض ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر رہتا نہیں بلکہ وہ سنتا اور رہتا ہے اس کی تمام صفات انہی اہلی تہیک کوئی صفت بھی متعلق نہیں اور نہ کہی ہوگی وہ وہی واحد لاشریک ہے۔ جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی ہمیشہ ہے ہر ایک کوئی نامی نہیں اور جس طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمت نہیں ہر ایک کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں۔ وہ قریب ہر جہاں دور ہونے کے اور دور بہت باوجود نزدیک ہونے کے وہ مثل کے ہر پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتے ہیں مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب کو پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور کوئی بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ زمین پر نہیں۔ وہ جمع ہے تمام صفات کا کہ خدا کو اور ظہر ہے تمام محاورہ حق کا اور حقیقہ ہے۔ تمام خوبوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدا ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا اور مستحق ہے ہر

اطلاع
یہاں سے کوئی ذرا دین صاحب کا توفیق
اور توین میں کوئی ذرا دین صاحب کا توفیق
اس واسطے کہ توین میں کوئی ذرا دین صاحب کا توفیق
اور توین میں کوئی ذرا دین صاحب کا توفیق
یہاں سے کوئی ذرا دین صاحب کا توفیق
بائیں آؤں۔
ادام
تاریخی مدد

ہر ایک کمال سے اور منزہ ہے ہر ایک فریب اور ضعف سے اور مخموم ہے اس امر میں کہ زمین دے اور آسمان دے اسی کی عبادت کریں اور اس کے آگے کوئی بات آجونی نہیں اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی بدائش ہیں اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پاسکتے ہیں اور وہ راستہ ان پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہا ہے اور اپنی قدرتیں اور کجوں دکھاتا رہا ہے اسی سے وہ شناخت لیا جانتا ہے اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح منتی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے یہاں کہ تم دیکھتے ہو کہ خدا ایک نظامہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم کر دیتا ہے اور ہر ایک غائی اور معدوم کو وجود دے دیتا ہے پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں میں۔ ناہن ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے انداز ہے وہ جو اس کی عین طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کہتا ہے اور کہتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالفت ہیں یا اس کے موافق ہے کہ بر خلاف ہیں اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس کا۔

پوچھنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو ذاتانہ بند ہے کھولا ہے اور تمام توفیق اور تمام کتب میں جو چاہئے گزریں ان کی آگ طور پر یہی کی حاجت نہیں یہی کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور عادی ہے اور یحییٰ اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سپاہیان جو خدا تک پہنچنا چاہتے ہیں ان کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے۔ پالی تہی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نہایت پر تمام نبوتوں کا ماتہ ہے۔ یہاں سے کہ کوئی کچھ چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے انجام ہے۔ لیکن یہاں سے کہ کوئی ذاتی فیض رسائی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں کے زما۔ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ساتھ معاملہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے تھا۔ مگر اس کا دل پروردگار ہی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کا تمامہ محمدیہ کی اس میں ہر ایک ہے۔ ان آیتوں اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تمامہ کا محوریہ کی شک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی جگہ اس فیضان سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور ہر جہاں وہ مکالمہ مخاطب اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت ادھی باقی نہ ہو اور کچھ طور پر امور فیض پر مشتمل ہو تو وہی اور سب سے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرما گیا کہ کہہ سکتے خیرامۃ اخوجبت للناس اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اہل البصر اعظم صراط الذین انعمت علیہم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالمیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی سعادت میں صرف یہی خرابی نہ تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور نام تمام رہتی۔ اور سب کے سب اندر جان کی طرح رہتے بلکہ یہی نقص تھا۔ کہ

ملہ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ نبوت تشریفی کا دروازہ بعد از حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سدود ہے اور ان کو یہ کہہ کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے۔ یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہر روز ۱۲



حضرت میرزا صاحب آپ بھی زندہ ہیں؟

خدا تعالیٰ کی عظیم بقا قدرت سے یہ کہ مخدومی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی علیہ السلام نے جو اقدس مسیح و موعود صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئے ہیں ان میں سے پہلے ایک
مضمون لکھا تھا اور جو موت حضرت مرزا صاحب ابومرین فوت ہوئے اس وقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مضمون پھر سے صاف کر دیا۔ یہ ہے کہ اس پڑھنا اور سمجھنا
۱۔ سے پہلے خاص فائدہ کا موجب ہو گا۔ ایڈیٹر۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ : شُكْرًا وَتَضَلُّعًا

کیا کسی نئی یا مجبور کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول
ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصول کون انہو کے لیے بھی ہو سکتے ہیں؟

کیا کسی نبی یا مجرب کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے منہ خور کبھی ہرگز نہیں؟

دلائل القویۃ۔ اس کے متعلق قابل غور بات یہ ہے کہ آیا کوئی انسان جس کے فتاداران پر موت بھی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت پر مبتلا رہتا ہے۔ اگر نام و نشان دونوں کا مرث جائے اور کوئی انبیاء نہ رہے۔ اور نہ کوئی آل کے اھولوں پر پہنچنے والا باقی رہے۔ اور واضح ہو کہ ایسی موت بھی انبیاء اور رسول پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے ہر جہول۔ ان بیجسم خاک جو ہر وقت ہی درمیان تشریف لائیں رہتے ہیں۔ اور کوئی لمحہ ظالی نہیں۔ کہ اس کے اجزاء پرفنا وار دے ہو۔ یہ تو ایک دن اس خاکدان میں جائے گا۔ جس سے اس کے اجزاء نکلے جتنے ٹکڑے، اتنی جسامت جو حق تعالیٰ نے انسانی جسم کو ڈھال کر بنایا تھا۔ ابھی کو دنیا پر موت آتی۔ روحی و قیوم خدا۔ کے خلق میں ختم ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسے کہ نفس بل احیا دانستہ ظاہر ہے انکی نسبت مدت کی پیشگوئی کرنے والے خود دیو۔ نے اور مردہ دل میں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا فرمایا تھا اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا فرمایا تھا۔ اب کسی شترکینہ کی پیشگوئیں۔ سے ان پر ہرگز موت وارد نہیں ہو سکتی۔ دلن تجدد لسنة اللہ قبل ما یذکر۔ اس بات کا ثبوت کہ دراصل حضرت اقدسؑ کو یہ نورانی جسم حاصل ہو گیا ہے ہم زمین و نیل سے مدد مانع ہو۔ کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات بینات قرآن شریف ہی میں ہیں۔ جیسا کہ والنور الذی انزلنا میں ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پیران پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اس پر چلا دیتا ہے اور بہر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ مسلک قیامت تک پوری دنیا میں جاگرتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے۔ جیسا کہ نور انبیاء میں سے ظاہر ہے۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ نور السموات النور سے ظاہر ہے اور پہلوں کے بعد تمام

کونین پڑا جائیگا۔ اور سہرست اس کو اسطے کوئی ادائیغہ نہی
مقرر نہیں ہوئی۔ جب ہوگی۔ دوستوں کو بذریعہ اخبار یا اگر وقت کم ہوا
تو بذریعہ خطوط خواہر کمال الدین صاحب لاسہرستے کر دیں گے۔

ایہا، الافغان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں حضرت اقدس حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجلس عشاق کی خاطر و نیز اس لئے ہی کہ حضرت کے الفاظ و طرزِ خط و خطہٴ نظر میں۔ حضور کے اعلیٰ خطوط کو جو اپنے وقتاً فوقتاً اپنے بخیر فرمائے میں چھپوا کر ہائیون کینڈست میں تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر میں وہ عجیبات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی باریوں میں تجویز فرمائے ہیں اور جو کچھ اسکے میں بنظرِ غائدہ عام لکھ دئے ہیں پس کیا ہی بہتر ہو کہ ایسے نسخہ جات جس میں بہائی کے پاس حضور کے تلمیسی مہیو و ہون اور وہ چاہیں کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جاویں۔ تو مہربانی کر کے مجھے عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیج دیں بعد نقل میں بڑی احتیاط سے ان کے پاس بھیج دیئے گا ورنہ وارہوں لیکن اس

حکیم محمد حسین قریشی - حویلی کابلی مل - لاہور

بہارین اجمیہ اور دہلی کتب خانوں کے خاص عنایت کا

اشتراک آخری صفحہ پر ملاحظہ ہو

ضرورت

بدریں قلوبہ یمنون کی ضرورت ہے اور ایک غنوصیس
کاتب کی ضرورت ہے۔ غنوصہ حسب لیاقت ہوگی۔ باقی امور
بذریعہ خدا و کتابت سے طے ہونے چاہئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیحؒ کی ڈاک اس قدر ہوتی ہے
 کہ وہ ان خطوط کے جواب خود نہیں لکھ سکتے
 بعض دوسرے خطوط میں یہ خواہش ظاہر کرتے ہیں کہ حضرت اپنے
 ہاتھ سے خط کا جواب لکھیں ایسی خواہش اگرچہ بیجا محبت کے
 لئے تاہم حضرت خلیفہ صاحب کے حالات اور مصروفیت پر احباب کو
 شکہ کرنی چاہیے۔

اور شروع و ختم جو نمازوں میں نہیں ملتا ہے اور وہ قتل و قاتل اور کسر و جرح سے بچتا ہے اور جو اسلام کا لفظ ہے علی الدین کلمہ کا لغتہ سے مراد یہ ہے کہ یہ اور وہ صد اوقات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیاء سابقین علیہم السلام سے ہوا۔ اسے دلوں میں بخون کی طرح چمکا گئی ہے۔ اور وہ عزم سے دس قرآن شریف کے بعد جو چین، لیبیہ، مصر اور وہ مضامین ریلوے کے بھاری ٹرکوں سے کھڑے ہو کر چکے ہیں اور یہ کہ وہ آیات مینا حضرت مرزا صاحب کی ججیم کہ مرزا صاحب نے اپنا اور مرزا صاحب نے اپنا جان کی خبر تیس سال قبل دی گئی تھی اور وہ رونق جو قادیان میں یا جہان کہیں فرم مبارک حضرت سید مودود کا پڑھا تھا اس سے بہت بڑی ہے۔ باتیں ہرگز ہرگز فنا نہ ہو سکی۔ تو اب تاریخ کی ہر جگہ پر اور اسلام کی تاریخ سے ان کا مذاق نہ کیسے ممکن نہ ہو سکتا ہے اور نہ آئندہ ہو گا۔

احمدی جماعت انشاء اللہ عزیز قیامت تک قائم رہے گی
 ان کے ساتھ ساتھ ہم احضرت اقدس ہی زندہ رہیں گے
 مہاشاہہ ارشاد فرماتے ہیں : سلام و شلواں یکساں ۔

وہاں اٹھایا تھا جس وقت کہ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی وقت ہو، محمد اکابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ الرسول الخ اور من کان بعید جہلاً الخ کا کہنا والا آیا، شخص ہوتا تو ایسی ہی ایک بزرگ کی پرست سے ساری احمدی جماعت بہت سے

ہی بادل بھی ہے اور پہر ہر وقت پر لیتے ہوئے گولیاں
ہے۔ اور پہر تمہیں اس وقت دنیا اور آخرت میں رسائی
ہوگی اور سودا دانت پیسنے کے کچھ چارہ نہ ہو گا۔ سنو
اشعار حضرت یحییٰ مودود علیہ الصلوٰۃ والسلام دائمہ ابد
آنان کہ گشت کو چہ جنان مقام شان
ثبوت است بر جریۃ عالم دوام شان
ہرگز غیر و آنکہ دانش زندہ شد بعشق
میر و سے کنایت مراش مرام شان
سے مژدہ دل مکوش سپہ رجواہل
جہل وقتہور تست نہ فی کلام شان

والسلام علی من اتبع الهدی
خليفة رشيد الدين - ۲۵ - مئی ۱۹۴۸ء

لاہور میں ہوجھڑت اقدس میں اس موعود کا
ایک بچہ پیغام صلح پڑھا جانا ہے ۱۲ دسمبر

انیسا اور رسول کو اس فیصلہ سے ان کے مراتب کے مطابق حصہ قرار دیا اور ملتا رہنے کا چنانچہ تیرہویں صدی ہجری میں جب قرآن شریف کا علم دنیا سے اٹھ گیا تھا اور اس غفلت نوزاری کا کافی وارث نہ رہا تھا تو اس وقت کے چھوہویں صدی کے سربراہ یک مجدد و جوت فرمایا۔ اپنے تلاش کر کے دیگر لوگوں کو دنیا میں قرآن شریف کے ساتھ کس کو زیادہ محبت ہے اور کہاں پر اس کے وقایق اور عقائد بیان کئے جاتے ہیں اور کون جماعت قرآن شریف کی محبت اور عشق میں موجود رہی ہے اور کہنے لگوں کہ یہ جو بچہ اپنا اشارہ اسلام میں ہی خیر کر رہا ہے، اگر انصاف سے کوئی دیکھتا تو سوہنے حضرت اقدس مرزا صاحب اور احمدی جماعت کے اور کسی کو دنیا بھر میں نہ پا سکے گا جس سے ثابت ہوا کہ وہ نورانی جسم ہیں اور بیان کیا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود نے عطا ہو گیا ہے اور ان پر کبھی موت وار نہیں ہو سکتی۔ کتب بیان واضح ہیں ہے کہ اگر قیامت کے روز نکالے جائیں ایسا شخص زندہ رہا جو اس بات کا یقین رکھتا ہے کہ جو چوبیس صدی ہجری کے سربراہ شخص نے دعویٰ کیا وہ اسلام ہونے کا کیا تھا۔ اور وہ نہ حقیقت اس میں بیاہی تھا۔ اور مزید برآں اس کے دعوے مسیح موعود اور احمدی مسعود ہونے کے برکت ہے۔ اور ایسے شخص کے پاس پورا دیکھتا ہے حضرت اقدس کے ہی موجود ہیں اور ان کے یقین کامل رکھتا ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ نے مزید اس سے جماعت فرماتا ہے کہ بہت بہت ہیں۔ گئے۔ تو حیات الہی حضرت مرزا صاحب کی ثابت ہو گئی۔ اب ان کی سب سے بڑی اپنی حوالہ نفس سے کسی کا فرشتہ کی کوئی بشارت ہوئی ہے کہ وہ تو اس سے حضرت اقدس مرزا صاحب کا اور احمدی سلسلہ کا کیا بگڑتا ہے۔ یہ ہیں تو وہ نہ تھا۔ نے سے بہت ہی امیدیں ہیں اور ہم اسی پر اتار کر رہے ہیں۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب اب ہرگز ہرگز فوت نہ ہوں گے۔ یہ ہم نے اپنے منہ سے نہیں کہہ سکتے۔ ان کے ارشادات جو ہیں۔ وہ رنگ و رویش ہیں۔ مرآت ہے کہ جس میں اور وہ ان کے طویل سے ہم میں پیدا ہو گیا۔ اور وہ ہمارے ہمارے گئے پیچھے چلنا ہے۔ اور وہ تائید روح القدس جو ہر وقت اللہ کے ساتھ ہے۔ اور وہ سوڑ و گوار

صادق کا خط

لیستہ صادق و متون کے نام

اللہ لآم غیکم ورحمة الله وبرکاته۔

خدا کے صادق رسول کے
بین خط کیون لکھتا ہوں

سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہوا ایسے وقت میں جبکہ تمہیں اپنے
مشتہاد وادی کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل
اس صدمہ سے اندھ گھبراہٹ میں میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک
چند روزی کا خط لکھوں جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو
نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل بھی اس حادثہ سے تمہاری طرح دھڑلے
ہوا ہے بلکہ اس واسطے بھی میرا غرض ہے کہ ضروری ہوا کہ تم جاننے
ہو کہ میں ایک خط نویس ہوں تمہارے پاس سے ایسے امام کی وقت بھی
خط نویس کی کام میرے پر ہوتا اور اب اس کے خلیفہ نے
خدا کی مدد اور نصرت اس کے ساتھ ہو میرے پر وہی
خط نویس کا کام قائم رکھا ہے میں تمہارے دونوں کے اس
جوش اور محبت سے آگاہ ہوں جو تمہارے ان خطوں سے
ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت میں لکھا کرتے تھے اور میں نے ان خطوں کو بھی پڑھا
ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر اپنے دل کے رنج
کے اظہار میں لکھے ہیں اور ان پر جوش اور مخلصانہ الفاظ کو
بھی دیکھا ہے۔ جنہیں تم نے خدا کے مسیح کے خلیفہ کے
ہاتھ پر رحمت کی ہے پس میں آپ کے اجازت چاہتا ہوں کہ میں
آپ کو ایک خط لکھوں۔

پیارے ہائیو امیر خط کیا ہے ایک ڈیڑھ
یہ خط کیا ہے؟ کا اظہار ہے تیرے سال کے بعد خدا کا ایک
بنی دنیا میں آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا میں رہا اور دنیا سے چلا بھی
گیا۔ ہر ہفت روزہ کے منکورات کا وہ ہے جس نے اس کو نہ
پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور نہ ہونے اس کی طرف توجہ بھی نہ
کی اور ایسے بھی ہوئے جنہوں نے اس کی مخالفت کی
اور اس کو دکھ دیا اور اس کی ساری عمر میں ان بدقسمتوں نے
سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے نصیب
میں نہ ہوا کہ وہ خدا کے پیارے سے ایک نیک دعا
لے لیتے۔ ان لوگوں کی مثال ہے جس کا ذکر حدیث قدسی
میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیار ہوئے دن انسان کو کہہ گا کہ
ابن آدم میں مریض تھا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ بیٹھے

تھستے کیا نام لکھا رہا تو نے مجھ کو دنیا کی خبر سے بانی
لکھا تھا پڑھنے نہ پایا۔ انسان کہے گا تو یہ عالم میں
میں کہ طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجھے کہنا کہلاتا اور
کس طرح تجھے بانی پاتا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ میرا فلاں بندہ کیا
ہوا تھا اگر تو اس کی عیادت نہ کرتا۔ تو مجھے اس کے
پاس پاتا۔ اگر تو فلاں بندے کو کہلاتا اور پاتا۔ تو اس
کہانے اور پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہیں
کہ کس کس بندے کی طرف خدا تعالیٰ اس میں اشارہ
کرے گا مگر اس میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ
کے خاص بندوں اس کے مصلحت اور اس میں کی عیادت
کرنا اور ان کو کہنا اور پانی دینا۔ خدا تعالیٰ ہے وہ
کسی چیز کا ممکن نہیں کہ اس سے پیار کر لیا کے
اپنی محبت کے جوش میں اس کی عیادت کرے اور اس کو
روٹی کھلائے لیکن چونکہ ان ان افراد ان سے اللہ
وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ میں ہی کر
سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندوں کو
دنیا میں بھیجا ہے تاکہ اس کے نام پر جو کوئی ان بندوں
کے خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے انھوں
انہیں صدمہ ہوا انھوں نے جنہوں نے خدا کے برگزیدہ کو
سوائے گامیوں کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے اعتراضات
کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا میں آیا اور چل دیا
پہنوں نے اپنے واسطے سوائے ہم کا کچھ نہ بننے
کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر نہ کہ ہو تم پر میرے
بھائیو! کہ خدا تعالیٰ نے ایسی تاریکی کے زامین تمہاری
دشمنی کی اور تمہیں اپنے ہمدی کے ذریعہ سے ہدایت
یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روجوں کو
بدیوں سے اور بد اعمالیات سے نجات دی۔ خدا کا
فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے
رسول کے سامنیوں میں کہے گئے اور خدا نے
تمہیں ایک خاص کام کیلئے برگزیدہ کیا۔

لیکن میرے پیارے تم غم نہ کرو اور
ضرورت تھا کہ ایسا ہو
خیر مت بنو کیونکہ ضرورت تھا کہ ایسا
ہونا کہ تم آسمان سے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنوں سے دیکھ
اٹھو اور ان کو اربابین سن کر پختہ ہو جاؤ اور ان کا تمہارے
ساتھ ہی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم
حضرت محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوئی تھی کہ ان حضرت
جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو قبل از وقت

سمجھا اور مخالفوں نے اعتراض کئے کہ تیسرا کسری کی
چاہیان جن کے متعلق پیشگوئی تھی کہ محمد مصطفیٰ علیہ السلام
کے ہاتھ میں ہو گیا ہوگی وہ کہاں ہیں۔ اور ایسے جو بہت کا ذکر
کرتا تھا وہ زندہ تھا اور ان حضرت علی علیہ السلام فوت ہو گئے
پس عرب کے لوگ بگڑے۔ کہ اگر محمد مصطفیٰ علیہ السلام صلی
نبی ہوتا تو وہ ایک کا ذب مدعی کی زندگی میں کیوں مر جاتا ایسا
ہی اسودھنی ہی اس وقت کا ذب نبی موجود تھا اور وہ زندہ
تھا۔ کہ حضرت علی علیہ السلام وفات پا گئے پس یہ بات
دشمنوں کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کی ہون
نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہو گئے
اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تھا
مگر انہوں نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنوں کی خوشی
چند روزہ تھی۔ اور تھوڑے عرصہ میں سب ہلاک ہو گئے
اور خدا تعالیٰ کے سب وعدے پورے ہوئے اور کوئی
مخالف باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم بھی اس وقت
صبر سے کام لو اور صحابہ کا پاؤ۔ تم پر ہونو ایسی تکلیف
نہیں آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تھی۔ پر چونکہ ہمارا مسیحی
تھا۔ اس واسطے ضرور ہوا کہ ہم بھی اپنے امام کی وفات
وقت اس قسم کے ابتلاؤں میں پڑیں جس قسم کے ابتلاؤں
میں اصحاب رسول اللہ صلی علیہ وسلم پڑے تھے

اس وقت جو اعتراضات
اس وقت کے اعتراضات
مخالفین کی طرف سے ہوئے
ہو رہے ہیں ان میں سے بعض اس قسم کے ہیں
جو محض گامیوں اور استہزار کے رنگ میں ہیں ان کی طوط
توجہ کی ضرورت نہیں۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت
کی زندگی میں ہی نادان لوگ کیا کرتے تھے اور ان کے
جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہیں۔ اور بعض اعتراضات
اس قسم کے ہیں جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعود پر
کئے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

- ۱۔ آپ نے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر میں بانی۔
 - ۲۔ اور فوت ہو گئے۔ ۲۔ نکل والی پیشگوئی پوری نہیں
 - ۳۔ پانچویں لڑکے والی پیش گوئی پوری نہیں
 - ۴۔ ثار اللہ آپ کی زندگی میں نہیں مرا۔ ۵۔
 - عبدالکیم آپ کی زندگی میں نہیں مرا۔ ۶۔ عبدالکیم نے
 - جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہو گئی ہے۔
- ان امور کے متعلق اگرچہ مسطور مضامین بعد میں
لکھے جائیں گے۔ تاہم میں مختصر طور پر چند باتیں اس جگہ

بیان کر دیتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب و جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجہ کثرتِ شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

احوال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو اہل ایمان تھا اس میں یہی اندازہ تھا کہ تالیسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ نہ ہو اس کے مطابق جیسے گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے آپ کی عمر ۷۷ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے یہاں لکھے کہ انہوں نے غلطی کوئی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ مدیخون اور سنوں کی گنتی کی طرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور ہمیشہ ٹھیکٹا ٹھیکدیا کرتے تھے۔ خود میں نہ مانتے تھے کہ آپ نے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپ نے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ٹھیک تاریخ لکھانے کے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے اخبار ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے نصیح اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۹۰ سالہ عمر بھی لکھا ہے۔ جس کے رو سے تقریباً ۷۷ سال کے بعد آپ کی عمر ۷۷ سال بنتی ہے اور جو جوئی کے متعلق آپ کا اشتہار ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھیانوہ سال سے زیادہ لکھی ہے اس سبب اب لفظ قریب ہی نہیں کے آپ کی عمر ۷۷ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لائے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۲۶۷ھ یا ۱۲۶۸ھ میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۱۲۶۷ھ - ۱۲۶۸ھ - ۱۲۶۹ھ اور ۱۲۷۰ھ پانچ سال وہ اور ۷۷ سال پہلی صدی میں سے ہونے لگے اس میں دو سال قریب کے بڑائے جائیں۔ تو ۷۷ سال ہونے سے عرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۷ یا ۷۸ بہر حال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہی نہ ہوتا آدھ آپ کی عمر تالیسی سال کے قریب یہی ہوتی ہوتی۔ تب بھی کوئی جگہ اعتراض

کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت سالانہ صورت اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بحمد اللہ مایشاء و دیشیت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الکی میں خود لکھ دیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس مجاہد نقل کی جاتی ہے۔

”اور یہ امر کہ الہام میں یہی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑ جائیگا۔ یہ درست ہے۔ گویا کہ ہم بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے غور کے لئے جو آسمان پر پڑ جائیگا اسی طرف سے ایک شرط یہ بھی تھی جو اس وقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایضا المداۃ قوی قوی فان المداۃ علی عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا کہ آپ کو خبر نہیں کہ بحمد اللہ مایشاء و دیشیت نکاح آسمان پر پڑ گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی رساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پر تھی کہ نہ تھی۔ جبین بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا مطلق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر شکل تھا کہ اس نکاح کو ہی منسوخ یا لکھی اور وقت پر ڈال دے؟“

اس کے بعد مخالف کو کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود لکھ دیا تھا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچواں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کیونکہ الہام دیر سے ہوا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچواں لڑکے کی نشاندہی ہے اور میری وجہ عاجزانہ و محدودیت کے ہاں نہ تھا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ پانچواں لڑکا جو کیونکہ پوتا ہی نہ لکھی ہوتا ہے۔ ایسا ہی ابنہ شدہ ہے

پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

نثار اللہ

نثار اللہ کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ان آپ نے اس کے حق میں دعائی تھی۔ سرور تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق انشاء اللہ دُعا کو قبول کر لیا اور اس کے آثار نمودار ہونے لگے اور نثار اللہ اپنے کثیر کردار کو پہنچا اور ہر در پہنچے گا۔ اس موقع پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے ہر شے ایسے لفظ لکھے کہ جو کذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ چوک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ ان کا سلسلہ اسطرح سوچا کہ ان کی قائم کردہ دنیا میں شکم کٹری ہے۔ چار لاکھ جماعت موجود ہیں دین اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ان بڑاگ اور فنا ہونے کی مثال آپ کے بالمقابل چہ اعدین جوئی نے دکھائی تھی جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ دُعا نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس ہندہ ہزار ائمہ کا سرپرست اور ہر کوڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ ابھی بخش اکوٹھ لکھنے کا مطلقہ تھے تو غرق ہونے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہونے لگا ہونے اور ایسا ہی انشاء اللہ نثار اللہ اور عبدالمکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اور ان کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مرنے نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور ہرگز مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مرجائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

صداقان را نذر حق نا بد ندام
کاذبان مُردند شد ترکی تمام

مُردن اکڑنے اس وقت بڑے وجل اندر ہے کام

لیا ہے وہ بالکل سید کذاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہی اپنے آپ کو مسیح اور مرسل من اللہ اور رحمتہ للعالمین کہتا ہے۔ اس سے بڑی پہتی سے ایک چوٹا سا رسالہ لکھا ہے۔ جہاں زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا ہے جیسے کہ جیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جہاں ایک توبہ وجل لکھا ہے کہ مرتد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تفسیر و تفسیر لکھی ہے۔ لہذا وہ آپ ہی خدا ہے۔ ادا آپ ہی رسول ہے آپ ہی

نثار اللہ قریب ۲۱-۲۲ سال قبل فوت ہوئے۔ ان کا سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ان بڑاگ اور فنا ہونے کی مثال آپ کے بالمقابل چہ اعدین جوئی نے دکھائی تھی جس کا کوئی نام لینے والا باقی نہیں رہا۔ دُعا نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا مالک اور دس ہندہ ہزار ائمہ کا سرپرست اور ہر کوڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ ابھی بخش اکوٹھ لکھنے کا مطلقہ تھے تو غرق ہونے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہونے لگا ہونے اور ایسا ہی انشاء اللہ نثار اللہ اور عبدالمکیم ہوں گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اور ان کا روحانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کاروبار زندہ ہے وہ مرنے نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور ہرگز مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسد اور بغض میں مرجائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور آپ ہی کہہ رہے۔ اسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں بکثرت
پہنچا کر وقت ضرورت کے مطابق دوسری طرح لکھ لیتا ہے۔
حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور
دستی خطوں میں چند بار لکھے پاس موجود ہیں بکثرت۔
حضرت اقدسؒ ۱۲ سالوں مطابق ۴۰ اگست کو فوت
ہوں گے۔ چنانچہ یہ اخبار وغیرہ میں اس کا یہ شیطانی الہام چھپ
ہی گیا تھا۔ اور یہ اخبار سنہ ۱۳۰۷ ہجری میں دیا ہے۔ کہ
عبدالکلیم نے اگر تک لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی بد
ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر کانٹے دیال نے
اس چھٹی کتاب میں بجائے کو کے تک لکھ دیا ہے
واہ رے دیال۔ صنعت ہو تو ایسی ہو۔
اس سے ہی بڑھ کر ایک اور قریب اس مرتبہ اپنے
رسالہ میں کیا ہے۔ کہ حضرت اقدسؒ یحییٰ موعودؑ کے الہامی
الفاظ پر اکتفا کرتے۔ کہ بجا ہے حضرت اقدسؒ کی ان
عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد و تدقیق
سے لکھا تھا۔ اس جگہ یاد رکھنا چاہیے کہ عبدالکلیم جو
یا ثناء اللہ ہو اگر وہی ہو۔ ہیں اس کے متعلق امدت نے
کی اس وحی کے الفاظ کو سچے پچھے دیکھنا چاہیے۔ جو خدا
نے اپنے رسول پر نازل کیا تھا۔ نہ کہ اس اجہاد و تدقیق
کی طرف جانا چاہیے۔ جو مامورین اللہ یا آپ کے کسی خادم
نے اس پر بطور تشبیح کے لکھ دیے۔ کیونکہ پیشگوئیں
کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی
ہے اور قبل از وقت ممکن ہے۔ کہ نبی کو جی ادون کے
متعلق اجتہاد و تدقیق لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی جرح بجا لگے کہ کے یا مہ کی طرف
سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالکلیم
کے متعلق تھے۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں ناظرین
خدا انصاف کر سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے
کہ عبدالکلیم آپ کی حیات میں ہلاک ہو گا۔
"خدا کے مقبولین میں قبولیت کے نمونے اور امتیاز
ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے۔
میں ان پر کوئی غائب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی
کچھ بھی ہوئی تو ان پر آگے سے پر تو نے
وقت کو پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ دہشت خدائی میں
صادق و کاذب۔ انت تروا کل معصم صادق
یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالکلیم کے متعلق ہے
اور یہ اپنے وقت پر انشاء اللہ پوری ہو گی اور کاذب کا

نام مرث یا یگار اور کوئی اٹھا کر لکھنے والا باقی رہ گیا۔
باقی راہیہ امر عبدالکلیم نے پیش گوئی حضرت اقدسؒ
کی وفات کے متعلق کی تھی۔ اس کے متعلق اول تو یہ کہنا
چاہیے۔ کہ جبکہ حضرت اقدسؒ نے خود ہی رسالہ امین
میں اپنی وفات کے متعلق پیشگوئی کی شائع کر دی تھی۔ کہ میری
وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ وہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا
کر سکتا تھا۔ اس میں کوئی ہمارے ہی نہ ہی اور نہ کسی الہام
کی ضرورت ہے۔ دوم عبدالکلیم نے اول تین سال کی
پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی
کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے یہ پیشگوئی کی کہ ہم اگست کو
مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس
نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یعنی ۴۰ اگست
دارے الہام کو خدا تعالیٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔
پس عبدالکلیم ہر حال میں جھوٹ ثابت ہوتا۔ اور تب وہیں
جو حضرت اقدسؒ نے لکھا تھا۔ کہ عبدالکلیم کی پیشگوئی
چودہ ماہ والی جو ٹی ثابت کرنے کے واسطے عمر
بڑائی جائے گی۔ سو جب عبدالکلیم نے خود ہی وہ
پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی طرف توجہ کرنے کی
ضرورت نہ رہی اور اس کو شیطانی الہام ثابت کرنے کا
جوش رہا۔ وہ اس کی ۴۰ اگست والی پیشگوئی کے
صاف چھوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فاجحہ اللہ

ہمارا مسیح زندہ

اس جگہ حضرت مولوی نور الدین صاحب
کے خطبہ جو کہ خلاصہ لکھ دیا ضروری
معلوم ہوتا ہے۔ جمیع حضرات موصوف نے ثابت کیا
ہے کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں مسیح نہیں آپ نے
فرمایا۔ ولا تغفلوا لمن یقینی فی سبیل اللہ اموات نام
بل احيائہم و لکن لا تشعرون۔
حیث شریف میں آیا ہے المبطون شہید
تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرنے میں کہ حضرت
یحییٰ موعودؑ کی قونی اسہال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین
یہ اسہال پیٹھ کے سببے جاوین یا پرانی بیماری جو موجب
پیشگوئی آپ کے لاشی حال تھی۔ پس یہ قونی شہادت ہے
مگر اس قبیل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے
سرمہ اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہمارے سید مولیٰ
کی قونی بحالت مبطون ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔
آپ نے آخری لیکچر جو تیار کیا تھا اس کا نام پیغام صلح ہے

اب صلح دین سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح
کا پیغام دے کر یہ بھیجا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے
اور ہر گز نہ فرمایا۔ کہ الریحل۔ ہم تجھے اسی جنگ کی حالت میں
رفع دینا چاہتے ہیں۔
اپنے منشی میران بخش صاحب کے لکھنے والے امانی
سنایا یہ پہلے علم ذہاب میں ایک ایک فقر ہوئی۔ پھر
شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان کچھڑا پر چھا
موتہ تھا۔ جہاں میں اپنا نام مقام کے بھینے پر پانچواں
موتہ وہ تھا۔ جب کہ تمام امریکی و عورتوں کی اور انہیں اپنی
عقائد سے خبردار کیا۔ دارالسلطنت میں پانچ غمگین
میں تو تبلیغ کر دی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا کام تھا جو آپ
نے باقی رہ گیا تھا۔ پس خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے
مومنہ اخیر فاروقین کو جو میں تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ
کے جہاد میں شہید بن جائے۔ اسے میت اور اموات سے
نکھو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی احمدی کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ
اپنے سین کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے۔ کہ اسے زندہ کہا
جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔
درحقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے اجزا
منفرد ہو جاتے ہیں مگر دیکھو اس کے مرید ہنزلہ اچھا کر
ہتے وہ بجائے اس کے کہ منفرد ہوں۔ انہیں وہ وہ
کی رت ہوئی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تین انعام ہونے
کے لئے کہہ دو کہ اٹھ لے بی مرزی ہیں۔ کہ یہ اپنے اختیار
سے اور کچھ فقار و قدر سے۔ خون کی قسم کہ ہے خون
اندکار و دشمن کا۔ ارتداد کا۔ پریض وقت جمع ہوا تھا
کرنا ہوگی۔ روز ر کہنے سے باخیر اس فدا کرنے
پر قادر اٹھا۔ پھر اپنے مالوں کو خدائی راہ میں خرچ کر کے
کھنڈا۔

کیونکہ ہم سب اسی رمار کے لئے ہیں۔ جس طرح معافی
ہو دے راضی کریں۔
یہ معائب یہ کہہ بشی کی نعت میں ہیں۔ یعنی ابعد ہوت
نہیں ان کا انعام ملے گا۔ معائب کے بدلے بہتر سے بہتر ہوا
خاص رحمتوں کا وعدہ کیا ہے ہدایت کی راہ میں ہولہ لے لے۔

نکات

حسین کا نام اللہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھنا پڑا اور فرمایا کہ لا قتلوا بعدی حضرت عمرؓ
نے مسجداً کتاب اللہ کے تحت قیام دینی کہ آپ اطمینان رکھیں ہم
آپ کے فشار کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے
جب آپ نے سمجھا کہ وہ سیری و اہیت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر
کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھی۔

یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا جو
وحدت | لو انفلتت مافی الارض جمیعاً الفتن بیننا و بینکم
دونوں میں تائیف کا پیدا کرنا یہ ایک اعجاز ہے جو خاص صبح
کے وقت سے ظہر ہوتا۔ ورنہ ساری دنیا کے انہماک ہی
جمع کر دین تو ممکن نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ بدین عرصہ سے شروع ہے جب کبھی
ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان
کی ماتحت اسے نکھدیتا ہوں۔

۱۔ یسوع موعود اس لئے آیا کہ صلیب کے صلیب کی تمام
عمارت کی بنیاد یسوع نامہری کی زندگی پر ہے آپ نے اس
کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر
وفات یسوع کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال
صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح
طرح کی مشکلات آپ کے اس قول میں مطلق ذوق نہیں کا
پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اس لئے
تقریباً تمام مفسرین اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلمہ کوڑن
سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات یسوع کی نسبت کوئی ذکر
نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے جلتے دو ہیں
مرد صاحب کا بیچ موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی
بیلا حیات و حیات یسوع پر ہوتی۔ ان کے علاوہ تمام
دانشمندان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے
تھے کہ یسوع مسیح۔ اور اب وہ ذمہ نہیں۔ خود آپ
کی تعلیم کا اثر مردوں پر اس قدر ہوا کہ جہاں میں سے
اپنی شقاوت ازی و بد عملی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی
باوجود سخت مخالفت ہونے کے اس عقیدے سے نہ ہٹے
کیسے مریض ہے۔ جہن کے چنانچہ دین اور پٹیل کے
عبدالکیم کے علاوہ شمس ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور

سے وفات یسوع کے عقیدہ پر قائم رہا ہے پس وہ ہر قل
والی بات بالکل برعکس نکلتی ہے کہ آپ کی قوت تدبیر اور اثر
تعلیم کو دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔

پھر جسے میرے آگے نے قول سے ثابت کیا
کہ یسوع مریض کا ایسا ہی فعل سے اُس پر شہادت دی کہ یسوع
ہو اس کے لئے ہی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی سہارک و مفید ہے وہ زندگی جسکی وفات
کسی بڑے اسلامی مسدود کر دے شیعہ اب تک
صدیق اگر کی مخالفت پر حضرت میں اور حضرت علیؓ کی
نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کہ
صحابہ میں سخت اختلاف ہوا۔

۳۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہے کہ یسوع
کی وفات کے بعد تین سو سال کے وہ لائق فرزند ارجینٹا پرورد
ہتے ہیں کہ اس پرورد صالحہ عربیہ نقو سے باطن و ظہر سے
خضوع و عبادت الی اللہ عالمانہ قوت بیان و تکریر پر
بطحا عجائب پیش کیا جا سکتے ہیں۔ ان کے بجائے باپ
قابل التعظیم میرزا ناصر آباد و امادوناب محمد علی خان یسوع
طرح اس بات کے قابل تھے۔ کہ اگر وہ خلیفہ بنائے
جاتے۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کرتی مگر ایک ایسے
شخص کا جو اس قوم سے رفاہی النسل نہیں بلکہ
عربی نسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے نہ اختلاف
امیر المومنین تسلیم کیا جاتا کہ یہ نہیں جانتا۔ کہ اگر اہل
کاغلام اپنی قوم میں یہ وحدت کی روح پھونک سکتے
تو کیا خود احمق میں یہ قوت تدبیر نہ تھی۔

۴۔ حضور کے وصال کے بعد اگر احمق احباب کے منہ
سے یہ فقرہ بیان نہ نکلا۔ کہ "اب دمی نبی ہو چکی۔ اس قول
سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسدود مل رہا بعض صحابہ
سے بھی اپنی روایت کئے گئے ہیں جن سے استدلال
کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
دعی نبی ہے حالانکہ اس سے دہریہ مطلب تھا جو ہمارے
احقری بہائموں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات الہی
ہے کہ اب کوئی دعی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت

نہ دے یونہی مبالغہ کے رنگ میں نہیں کہا دعی بات جو صاحبزادہ
والا تبار عرب کی شکل سلطہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور میں
ایسے نکات بیان کرتے ہیں جو نہایت جنت کی طرح ماحول علی قلبہ
ہو جاتے ہیں سو اس بات کے تسلیم کر لینے چاہئے ہوتا کہ یہ
خاص فضل خداوندی ہے

کو حسب وعدہ ہمارے لئے نہ بھیج دے۔

۵۔ ہمارا یسوع جیسا کہ نادان مخالف سمجھا ہے اگر دنیا پرست
ہوتا اور دنیا کے لئے آئے ہوتا تو یہ دوکان نکائی ہوتی۔ تو
ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کہ چونکہ
ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور دولت
کا ٹکڑہ کسی غیر کے سپرد کر جائے۔ اور یہ تو حسب طے میں کتاب
اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک ہی فرماتے تو سب احمدی اس
پر عمل کرنا اپنی سعادت و دین سمجھتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں
کیا حالانکہ اپنی وصیت بھی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ نہ بابا خدا کی طرف سے مامور ہوتا
اور دنیا کی ذرا ہی ہوس میں نہ تھی۔ اللہ صلی علیہ وسلم

۵۔ آپ علم عام ہی کیا فرماتا تھا ایک چوٹی سی دلیل سے
مخالف کو ساکت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعویٰ کر دے اس کی
دلیل ہی اپنی کتاب سے دو۔ صرف ایسی اصل کو تاہم میں
لیکھ کر کوئی گفتگو کرے تو انجیل و وید و اے جہاں گتے نظر
آتے ہیں۔ دوسرا اصل یہ کہ جس مذہب میں ہمارا اس کا کوئی
ابتدائی نشان دکھلا دے اس کے مخالف میں بھی کوئی مذہب
نہیں آ سکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی
وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہوئے مگر یہ سب بغیر اتفاق
تسلیم کیا کہ اپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔
دین اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالہ ہی انشا رہا
وہ لنگا یہ کامیابی ہی آپ کی حقیقت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل پر نبی
کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرنے پر ہی مگر کوئی اون میں نہ
ایسے ہیں کہ جو سوائے معذوبہ چند جو غیریت میں المسلمین
کے مصداق ہیں اپنی ماننے والے نہ بنا سکے۔ مگر ایک نبی آیا
جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی
نہ ہو گا اور پھر اس سے بڑا لاکھ ان کا اپنا متبع بنایا
کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں کیا میں اس کلمہ اللہ کی قوت
قدرت و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور
ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں۔ ہمیں اس دستور العمل کی ضرورت
ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں اکرام اور ترقیات کے اعلیٰ
مدارج پر پہنچ جاویں میری مذہب یسوع کی تعلیم پر ہے بھی اس تعلیم
سے اعلیٰ کوئی تعلیم دیکھا تو نہ دلت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد
ہے۔ پس بنی اس بات کو کہ کون کونساں پیشگوئی معروض القاریں انکی

۱۱ جون ۱۳۷۱

کی ہے اگرچہ بعض فیض الایمان کے خلاف ہو اور اول مرتبہ سے قلب کو کئی تہہ اس بات کا واقع نہیں ہوا جو اس کے بعض نکات کی تفسیر جواب کہتے ہیں میری سہجہ میں نہیں آئیں اور اسی وقت کہ حضرت مسیح موعود کو ہتکنا نے بہان کے رفیقوں سے ملجھ کر کھلا اعلیٰ کی رفعت میں پہنچا دیا۔ میں اس وقت کہ آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ آپ ہمارے صدیق ہیں اور ہم آپ کی تابع ہیں۔ ان آپ جو بعض نکات کی تفسیر ہی فرماتے ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آئیں یہ تو اپنا مذاق ہے۔ جو زمانہ محل کے موافق آپ کے مذاق میں تفسیر آجاتا ہے یہ امر دوسرا ہے اس سے کہ عہد یہ چند سطرین میں نے اس لئے شائع کی ہیں کہ بعض دہی لوگ میرے قلب کی حالت کو مختلف اس تحریر کے لگان دیکھیں۔ کلام حاش۔

اس لئے اب آپ کو ضروری ہے کہ ہم سب مومنین جمعیت کے لئے شل شفیق باپ کے جو بادیوں تاکہ جملہ مومنین ہندو آپ کے خیال کے رہیں کہ کونسا پائے اس وقت وہ بوجہ نہایت ہے۔ جسے اٹھانے سے ہم سب عاجز ہیں۔ اس پر ہی غارتی اس جیت اطاعت کے پیڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کے اہل درجہ اس بات کو کہ مسیح موعود آئے ہیں۔ کچھ ضرور نہیں ہو چکا کہ گیارہ اور جو کوئی اس نعمت کا شکر تہذیب کا کہ آپ نے ایسے بوجہ کو اٹھایا بجا دے گا اور آپ کی نصرت میں ہم سب متوجہ ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں جزائے اس عطا فرما دیگا انشاء اللہ تاکہ دین کی تائید میں جو کہ وقت میں آپ کا فرمانبردار ہوں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت کے ساتھ آپ کی تائید کرے اور آپ کے سید مبارک کو اپنے انوار سے روشن اور موز کرے اور میں یہ بھی امید رکھتا ہوں کہ جماعت میں سے کوئی شخص اس بارہ میں آپ پر کسی طرح کی تکتہ جینی یا عیب گیری نہیں کریگا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کی وفات انبیاء و ائمہ کی وفات کے ساتھ مشابہت ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک۔ سارہ وفات الانبیاء کے بارہ میں کہہ دیں گا۔ تاکہ لوگوں پر درخشاں ہو جائے۔ کہ جس شان کدائی سے حضرت مسیح موعود کی وفات واقع ہوئی ہے (کہ چند امور منتظر الوقوع ہیں اور آپ کی وفات ہو گئی۔ اس طرح سے اس وفات کا وقت غیب میں آنا ضروری ہے تاکہ حضرت مسیح موعود کی ممانعت دیگو دنیا کے ساتھ نہایت سے اور اس وفات کدائی سے واقع ہونا ان کی وفات

کا آپ کی صداقت و عادی اور صداقت ماموریت کر دیکھیں کہ الہامات الوہیہ وغیرہ میں مندرج ہو چکا ہے۔ اور دیکھو جو جری السنی علی الانبیاء وغیرہ الہامات کو اور سوسے اس کے احادیث سے الہامات میں ہیں آپ کو اس لئے اطلاق کی ہے کہ آپ دعا گار اس رسالہ کی تحریر میں مدد تعلق میری تائید کرے۔ ۲۷ مئی ۱۹۷۷ء روز چار شنبہ سید محمد احسن احمد مہوی

تاریخ وفات حضرت مسیح موعود
برادر محترم جناب مفتی صاحب ایدگ اندر حضرت العزیز السلام علیکم درجۃ اللہ بکارتہ۔ خدا تعالیٰ کے ان خاص فضلوں سے جو عاجز اکمل پر ہیں ایک۔ فضل ہے جو آج رات کو دیکھ کے بعد ہوا کہ سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کی تاریخ وفات میرے دل میں آئی

قل یا عیسیٰ انی متوفیک ویدا فاعلک الی
اس کے اعداد ۲۶ و ۳۷ ہیں۔
ذات فضل اللہ یوتیت من یشاء
عاجز محمد طہور الدین اکمل

تاریخ وفات
ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے۔ میں نے چند اشعار درج ذیل ہیں۔
بس و ہمدی موعود و مسعود و کہ قدر حق و رشید از جہش
دین عالم خدا اور از ستارہ کہ یاد خلق فیضان کاش
کہ بت ہے اسلام کہ نمود اظہار جبروت و جلالت
چرا و مامور و مغفور و ہند از پند شد مغفور سال انتشار ۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات
جو جناب خواجہ یوسف شاہ صاحب گنیری
مجموعہ اشعار و ہمدی موعود و مسعود و کہ قدر حق و رشید از جہش
دین عالم خدا اور از ستارہ کہ یاد خلق فیضان کاش
کہ بت ہے اسلام کہ نمود اظہار جبروت و جلالت
چرا و مامور و مغفور و ہند از پند شد مغفور سال انتشار ۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات
ایک قطعہ تاریخ وفات حکیم محمد حسین صاحب احمدی احمد آبادی نے تحریر فرمایا ہے۔ میں نے چند اشعار درج ذیل ہیں۔
بس و ہمدی موعود و مسعود و کہ قدر حق و رشید از جہش
دین عالم خدا اور از ستارہ کہ یاد خلق فیضان کاش
کہ بت ہے اسلام کہ نمود اظہار جبروت و جلالت
چرا و مامور و مغفور و ہند از پند شد مغفور سال انتشار ۱۳۲۶ھ

غلام احمد صاحب دیوانی رحمۃ اللہ علیہ
دے۔ مرزا غلام احمد خاص۔ رفت زین جانگو بعالم نور
تا بلع دین احمد عسکری۔ ملے رسمہاے فوق و فخر
رہنماے اطاعت خالص۔ کہ تبلیغ قیصر و مغفور
برز بانس دم مسیحائی۔ حیدر اوقسم لواصع طور
در زمان مذاہب شتہ۔ ماند دایم مظہر و منصور
حرب اور و نہ شب بزد قلم۔ نے پیشیر و دشمن و سا طور
اہل دنیا بخلق ماتم۔ مر جا گفتہ اند اہل قبور
سفلگان اجائے شادمانیت۔ ترک ابن دار لازم است حضور
اویہست عادی کفار۔ محی دین محمدی زین دور
اے مخالفت خشن حکم باشد۔ خالق الخلق خود بوم نشور
در دہانت زبان چو گلگلیت۔ گل کند بے گمان شمع شعور
باد میکن درابر حست حق۔ زانکہ ہست میں طریقہ ماثور
گفت اہل تجوش من و شب
سال چہرہ ز رطنتش مغفور
۱۳۲۶ھ

انجمن سرگودہ نے خبر و تیار کیا
جناب ایڈیٹر صاحب غلام
برکاتہ۔ انجمن احمدیہ سرگودہ کا جلسہ آج بروز اتوار تاریخ ۲۳ مئی
بمقام مسجد احمدیہ سرگودہ منعقد ہوا۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و
مغفور کے صحابہ و محاسن مختلف اصحاب نے بیان فرمائی۔ اور
حضرت صاحب کے لئے نماز جنازہ مکر پڑھی گئی۔

عاجز اقم نے یہ تجویز پیش کی کہ نہایت مرزا صاحب کی روح
مبارک کو ثواب پہنچانے کی غرض سے۔ عہد احباب سب توفیق
چندہ دین۔ چنانچہ اس تجویز کے مطابق مغفور ذیل احباب نے چندہ
عطا فرمایا۔ اور انجمن یہی قرار دیا کہ صدر انجمن احمدیہ اس رقم کو جہاں
چاہے۔ خرچ کرے۔ فہرست چندہ حسب ذیل ہے۔
صافظ عبدالعلی صاحب صدہ۔ ناشی محمد سعید صاحب انور
سرگودہ عمر۔ مولوی عبداللہ صاحب امین ہنر جملہ کوٹون عمر
مولوی محمد علی صاحب بدوکی صاحب مینا کوٹہ۔ عمر۔ محمد ہری
غلام حیدر صاحب۔ ۳۳ جنوبی عمر۔ چارہری غلام محمد صاحب
محمد کیدار عمر۔ مولوی محمد صدیق صاحب سرگودہ ۸۔ محمد
راجہ خان صاحب سرگودہ۔ عمر۔ حاجی عبداللہ صاحب
نقل نویس سرگودہ عمر۔ بابو احمد دین صاحب اسٹیشن
ناشر غا۔ مولوی فضل الہی صاحب سرگودہ عمر۔
عاجز عبداللہ۔ صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۷۷ء

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا خلیفہ المسیح ہونا ارادہ الہی ہے

میں ایک چم گزشتہ پرچم میں
لکھ چکے ہیں حضرت
مولوی صاحب موصوف

کے خلیفہ ہونے کے متعلق حضرت کی وفات سے پہلے ہی لوگوں کے دلوں میں تحریک ہو رہی تھی اور انکی وفات کے بعد تو ہر جگہ سے ایسے خطوط آئے کہ پیشتر اس کے کہ جہاں سے کوئی اطلاع جاتی لوگوں نے باہر سے خود بخود کچن شروع کیا کہ حضرت مولوی صاحب کے اوتار پر مین بیعت کرنا ہوں۔ نمونہ کے طور پر چند خطوط کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ قدرت الہی کا تماشا نظر آوے کہ جب خدا تعالیٰ کسی کام کو چاہتا ہے تو وہ کس طرح سے اپنے فرشتے دنیا میں بھیجتا ہے۔ کہ وہ لوگوں کے دلوں کو اس کام کی طرف متحرک کریں۔ قادیان میں حضرت کے چار صاحبزادے دو صاحبزادیاں ایک داماد سب لائق اور متقی موجود تھے مگر کوئی اخلاص نہیں تھا۔ اندہ باہر سب سے حضرت مولوی صاحب کے اوتار پر بیعت کر لی۔

۱۔ مولوی غلام محمد بن صاحب گجرات سے ایک خط آیا جس میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے اور وہ میرے پاس آئے ہیں۔

۲۔ قاضی صاحب اللہ صاحب سوگڑا صاحب سے ایک خط آیا جس میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت صاحب کو دیکھا ہے اور وہ میرے پاس آئے ہیں۔

۳۔ شیخ نور احمد صاحب سیٹ آباد سے لکھا۔ خدا تعالیٰ آپ کو فرمائے کہ آپ مسیح موعود کی دنیا میں سربراہ ہیں۔

۴۔ خدا داد صاحب رسالہ نگار گجرات سے لکھا۔ بڑی بیعت بعد اہم آخر زمان علیہ السلام حضور اپنے دست مبارک پر منظر فرمادیں اور غالباً باقی جماعت کا بھی یہی خیال ہوگا۔

۵۔ چودھری غلام احمد صاحب گجرات سے لکھا۔ حاضرین اجلاس متفق ہو کر آپ کے اوتار پر بیعت کی ہے یہ منسلک ہے عاجز اور دیگر غرضیات الوہیت کے بموجب آپ کے اوتار پر بخیر بیعت کرے۔

یہ چند خط بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔ سب جگہوں سے بیعت کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں۔

خلفہ کا جواب نہیں دیا جا سکتا
چونکہ میرے خطوں کی کثرت سے آپ سے آگے نہیں۔

اس واسطے سب کا جواب دینا مشکل ہے سب دوستوں کو یقین کرنا چاہیے کہ ان کی درخواستیں بیعت کی قبول ہو گئی ہیں سب کو پہلے ہی کہ رسالہ الوہیت کو بغور پڑھیں اور دوسروں کو بتائیں

اور ارادہ کی جہاتوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کو تازہ و ناباز اور رسالہ الوہیت سنایا جاوے کیونکہ رسالہ الوہیت میں حضرت صاحب نے سب کچھ جو واقعہ لکھا ہوتا اسی واسطے گزشتہ پرچم اخبار ہر کے ساتھ رسالہ الوہیت شائع ہی کیا گیا تھا۔

احباب کو خود اپنا چاہیے
حضرت خلیفہ المسیح کا حکم ہے کہ تمام بیت کنندوں کے واسطے ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے کچھ نہ کچھ فرصت لے لکھ ملاقات کے واسطے سب قادیان آئیں کیونکہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے اور ایمان بن تقویت پیدا ہوتی ہے۔

سلسلہ حقہ کے نمبر

شکر دیوبند گجرات پسرور	دیوان خان صاحب لوگوں کو بھون
صالح سیالکوٹ	مولوی عبداللہ مدرس قلعہ دیار
اعظم الدین صاحب کھنڈ باجوہ	گوجرانوالہ
پسرور ضلع سیالکوٹ	سیال محمد علی صاحب
محمد دین صاحب بھرہ	اعلیٰ سوات گجرات
صدر پولیس جتوں	عالم خان کابل - لاہور
اعلیٰ شیخ بنی نقشب صاحب	دین محمد کابل گڑھ پوٹیا پور
دھرم کوٹ گجرات	عبداللہ صاحب
میان جمال الدین خان صاحب	قطب الدین صاحب
لاہور بازار میرزاں کوٹہ	سکون
فروشان	محمد دین چٹھی ران گوجرانوالہ
میان غلام محمد خان بھرہ	محمد دین احمدی چک نہروہ
ڈاکٹر شگلہ رام پور کشمیر	نہر جمل شاخ شمالی
سید عمر شاہ صاحب فکڑکٹ	احمد علی صاحب کوٹ آغا
نیکو گڑھ منسلک گوجرانوالہ	تحفیل پسرور حال چک نہروہ
محمد رمضان خان صاحب گجرات	سوارخان چک نہروہ نہر علم
اعظم الدین صاحب گجرات	حاکم خان
مردان	اعلیٰ شیخ محمد عبدالحق سرور آباد
الہیہ دیوبند موہا راہین گجرات	مالی صاحب منشی محبوب علی
ضلع دیوبند	پورب سوات منوگیر
میان عبدالرشید خان صاحب	میان محمد حسین صاحب
محمد جمال نگر شاہ جہان پور	نیکو خان علاقہ کبیری غل
نواب گجرات پسرور سیالکوٹ	میر پور جتوں

مسات کرم بی بی امیر برادر	عبدالحق خٹہ دلی چور پور
صاحب یعنی شرف پور - لاہور	عبدالحق صاحب - چک بکٹ کشمیر
بد الدین صاحب	ابوبکر
محمد دین صاحب	محمد اسماعیل صاحب جلال پور
دین محمد صاحب	مسات دلائی بی بی والدہ عبدالعزیز
محمد علی صاحب	جلال پور - شاہ پور
عبدالحق صاحب	مسات فاطمہ بھٹی عبدالعزیز
احمد الدین صاحب	جلال پور - شاہ پور
علی صاحب	امیر پور عبدالعزیز انبیا پور
عبدالحق صاحب	عبدالرشید گجرات
خوشیالا کابل گڑھ	غلام علی بی بی بنت
محمد عبداللہ مدرس چک بکٹ	عبدالحق بی بی بنت
احمد الدین سلطانہ کچھوہ	محمد بخش ملازم سکوت پوٹیا
بد الدین - سرہند	محمد بخش
مناب علی چک اسکندریات	میان اللہ دہ صاحب قادیان
ذریں	بنامہ علی کلاڑی انبالہ
ب	راجہ صاحب
فتح - مان پور ضلع لاہور	خدا داد
مورین صاحب دیوبند	شاہ محمد
صاحبی	ڈاکٹر محمد عظیم اہل سنت
حیدر	رسالہ نمبر ۱ جن
جلال	امیر مولوی معین الدین صاحب
عمر خان کابل گڑھ	کوت جوبنگ
دولا - صریح جالندھر	عبداللہ خان خانان
فضل داد نبرہ اسرار پور	بھٹنڈہ
غلام محمد جتنگی سیالکوٹ	محمد الدین صاحب لارنوالی
امیر چودھری حاکم خان صاحب	سزاہ - سیالکوٹ
موضع نمبر ۱ سرگودھ	محمد الدین صاحب لارنوالی
غلام محمد خلیفہ رسول پور فاطم آباد	میان عبداللہ صاحب منٹو
نواب دین صاحب کابل فیر پور	کمال دبرہ حیدر آباد منڈہ
جیت بخش برائے عالمگیر	منٹو چک نہروہ سرگودھ
منسل دریا کے جہلم	لال دین
خوشی محمد نگر - پوٹیا	الادین
صاحب دین محمد امیر لارنوالی	منٹو چک نہروہ
کشمیر	نئی بخش صاحب پٹنار
محی الدین سرور کاشمیر	دیر غازی خان
نور الدین	

نام خوش خط ہو بعض دست حضرت کی ڈاک میں یاد رکھی
ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور تاکید
خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا
جاتا ہے۔ لیکن نیچے نام ایسی طرح لکھا ہوا ہوتا ہے جو بالکل
پڑھ نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پتہ نہیں ہوتا۔
اس سے جواب لکھنے میں بہت دقت ہوتی ہے۔ یہ بیکار
دفعہ جب کوئی پتہ نہیں لکھتا کہ جواب کون کون سے نام تو
نہایت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے
اور اس سے بڑھ کر اور کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے
سب دوستوں کو چاہیے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور
پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ
ایک دفعہ جہم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھ دیا تھا۔ تو
بس قادیان والوں نے اس کو خوب یاد کر لیا کہ اگر یہ غلطی
ہے یہاں خط و کتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور
پتوں کا حافظ بننا مشکل بلکہ محال ہے۔

قوتِ ایمان و شجاعت حضرت سید محمد

تو وہاں حق سے دور ہوتا ہے
یاں دل حیرت زدہ ہو جاتا ہے
اسے سچ پاک اور ہمدانی دین
ہم کو سولا کی رضا منظور ہے
انوریت میں تو جب فرما چکا
تیری رحمت، تیرے ہی شہور ہے
پیش ازین تو کر چکا سب انتقام
اور صفت میں یہ سب مذکور ہے
تیری قدرت میں میں گواہ ہوں
اور دل رقت پہ میں مجبور ہے
پر بھیجئے تھے تجھے یاد رکھا
اس طرف جاسے میں تو معذور
نوشہاں میں دشمن مفوم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کل نفس ذائقہ الموت کا
حق سے جاری ہو چکا منشور
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس نے مفور
وہ رسول پاک ختم المرسلین

جو خدا سے پاک کا اک نور ہے
اپنے مرنے سے یہ ثابت کر گیا
قوت پر ناست افور ہے
اس کا خادم تھا سچا اور غلام
بس کی کوشش حق کے ان کو جو
لپٹتا تھا کہ وہ قورمیں پرچا
وہ تو عند اللہ ہیں ماجور ہے
حق سے دی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے سرور ہے
رحمتیں ہیں حق کی اس پر صدقار
قرب حق میں ہم سے بیجا دور
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
میں مخاطب ہیں وہ اقوام ہند
بہتری جن کی اسے منظور ہے
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
اور انھوں میں شیش پر نور ہے
وہ تو سچ ہیں عزت افروز ہیں
اور ہم میں ایک ایسا نور ہے
دین حق کو ثابت ہو چکی
شجرہ ہائے ابرار کا قدور ہے
وہ خلیفہ ہیں دینی ہیں اسلاف
اور ان میں سے ہے سیدنا
چو گویا ہے ہمارا سچا دوست
نور چمن سے ہے سیدنا نور
فکر کیا ہے ہر تاجر و تاجر
ماوراء النہر ہی مقور ہے
خدا کا بار بار شاہ ازبک کا شہ

برادر صادق - السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ
حضرت علامہ احمد رضا
۱۳۵۲ھ
"مسکن" کے چھپنے پر
خدا اے الہی! اس کے اعداد میں میں سال صاف
بتا یا ہے۔ یہ تقسیم خدا کا دوسرا فضل ہے
کے عاجز بندے اکل پر ہوا
محمد بن عبد اللہ بن اکل

فروخت مکان

عرب صاحب عبد الحمی نے
ایک مکان بربل شکر ملک
مشرق قادیان - قریب پل ڈاب بنایا ہے جسکی زمین
قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیڑھ
ساون اور بیڑمیان ہیں۔ دیواریں سب طیار ہو چکی ہیں
صرف چھت باقی ہے۔ بلکہ یہ سبب نہ ہونے روہر
کے اب تک بنوا نہیں سکے۔ اور اب وہ یہ سبب
مقروض ہو جائے۔ اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں
ان کا بیان ہے کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرید کر چکے
ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی بتلائے ہیں انہوں
نے خرید کی تھی۔ لیکن یہی پریت خرید ہوا۔ اب وہ
فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب خرید کرنا چاہتے
ہیں عرب صاحب سے خط و کتابت کریں۔ قرضہ کو جلد
ادا کرنے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاکھ سے
بھی کم پر فروخت کرے۔ لے لے طیار ہیں۔

ادب و علم

سینہ ستائیدہ صاحب بدر - برادر
عرب صاحب مستورنگ - پوستان قادیان
اس صاحب علم کے سنے ہر وقت اپنا مضمون - لکھتے
تھکے لکھتے تھکے ایک ایک روپے نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ
وہ انعام علی محمد صاحب علم تھکے مل کو دیدیا گیا۔ اکل

کو تھکے ایک ایک روپے نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ
عرب صاحب مستورنگ - پوستان قادیان

نور دین کی سزا - انعام و ہمدانی کے علاوہ
میں ایک - سب سے سب سے سب سے تک مدد دلا
۶۰ ہجرت اڑائے گئے اور جہان کہیں دشمن نے مقابلہ
کیا اس کو شکست دینے میں دشمنوں نے یہ خیال کیا کہ
فوج دوبارہ ان کے علاوہ میں ہلین آئے گی اس
لئے وہ جہان ادا کرنے اور شرائط قبول کرنے سے
بے پروا ہو گئے۔ اگر ان کی سخت مدد ملی تھی کیونکہ وہ
اپنے مورچہ بنا گاؤں میں پہنچنے نہ پاتے تھے۔
کہ کراچی فوج جا پہنچی تھی۔ نتیجہ یہ ہے کہ کافی بندوق دیا
گیا۔ چھ سو ستر ہجرت فوجوں نے ہر دو گاہ پر اسے
بدلی۔ سب سے مدد لے گئے۔ دس ہزار فوج جہان ادا
میں لایا گیا ہے۔
ظہان خبرائی ہے کہ شاہ ایران پانچ ہجرت دیا۔

۶۰ ہجرت

بدینہ پرست قایمان میں میان معراج الدین عمر کیلئے چھاپا گیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مرزا صاحب کی بھی زندہ ہیں ؟

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ محمدی حضرت فلیضہ رشید الدین صاحبہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال سے صرف دو روز پہلے ایک شخصوں کو کہا تھا اور جو وقت حضرت مرزا صاحبہ پر عین فوت ہوئے اس وقت وہ اس واقعہ سے بیخبر اپنا مصحف محمد کے صاف کردار سے پڑھ رہی تھیں اور اس کے پڑھنا اور باتیں دانتوں سے نکل رہی تھیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکز نمبر دیکھو دلش زندہ شد بعشق چہ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما۔

اگر عادتاً میں اردو اخبارات کو نہیں دیکھتا۔ لیکن کل بتایا کہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کو کسی نے میرے ہاتھ میں ایک حدیث امرت سرکار اخبار دیدیا۔ اس میں حضرت وارث الہیات الدائم مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ دعلیٰ بچہ صلوة و سلاماً دائماً ابدیاً کی وفات کی پیشگوئی دیکر شہزاد کیا گیا تھا۔ اگرچہ ان دنوں انیوالی بالکل کا ہوا ہے۔ سوا صاحب کے اور کچھ نہیں ہے۔ مگر قارئین شریف نے اس کا جواب یوں دیا ہے کہ میں نے بصورتیکہ اللہ تعالیٰ علیہم

دلائل السوء۔ اس سے متعلق قارئین غور بات یہ ہے کہ کیا کبھی خدا کے فرستادوں پر موت ہی وارد ہو سکتی ہے یا نہیں موت کے یہ مطلب ہے کہ نام و نشان اون کا مٹ جائے اور کوئی نام نہ نہ ہو۔ اور نہ کوئی ان کے احوال پر پچھلے والا باقی رہے۔ سو واضح ہے کہ ایسی موت کبھی انبیاء اور رسل پر وارد نہیں ہوتی اور نہ ہمارے پر ہوگی۔ ان یہ قسم خاکی جو ہر وقت ہی موعود قیام و قیامت میں ہے اور کوئی لمحہ غالی نہیں کہ اس کے اہل ارادہ پر فنا وار نہ ہو۔ یہ تو ایک دن اس خاکدان میں جا ملے گا جس سے اس کے اجزاء نکلے ہتے مگر وہ نورانی جسم جو مقربین اور ستاروں کی آہی کو عطا ہوتا ہے اس پر کبھی فنا نہیں آتی۔ وہ حی و قیوم خدا کے عشق میں فنا ہو کر دائمی زندگی پاتا ہے پھر اس کے بعد موت کسی قسم کی وارد نہیں ہو سکتی جیسا کہ نص بل احیاء سے ظاہر ہے اور کبھی نہایت موت کی پیشگوئی کرنے والے خود جو ملے اور مردہ دل ہیں۔ یہی نورانی جسم سب انبیاء اور مقربین کو عطا ہوا تھا۔ اور یہی حضرت اقدس مسیح موعود کو عطا ہوا ہے اب کسی شریکینہ کی پیشگوئیوں سے ان پر مرکز مرگ و موت وارد نہیں ہو سکتی۔ دل و جسد لسنۃ اللہ قیام پلا۔ اس بات کو ثبوت کے دراصل حضرت اقدس کو یہ نورانی جسم حاصل ہوگا۔ ہم ہمیں دینا ہے۔ سو واضح ہے کہ قرآن شریف میں نور سے مراد آیات و منات قرآن شریف ہی کی ہیں۔ چنانچہ انور اللذی اذ لنا میں ہے۔ جب کوئی شخص قرآن شریف کے اصولوں کی صداقت پر یقین کامل سے قائم ہو جاتا ہے۔ پھر ان پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو اس پر چلا دیتا ہے اور پھر ان کے شاگرد آئندہ لوگوں کو سکھاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ یہ سلسلہ قیامت تک پہنچ جاتا ہے۔ تو اس شخص کو ایسا نورانی جسم حاصل ہوتا ہے۔ کہ وہ مستقل طور سے اس کے ساتھ ہمیشہ رہتا ہے جیسا کہ نور آیت شریف سے ظاہر ہے۔ سب سے اعلیٰ اور افضل یہ جسم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا تھا۔ جیسا کہ اللہ نور السموات الخ سے ظاہر ہے اور پھر ان کے بعد تمام

کیا کسی نبی یا مہدی کی وفات سے اسکی صداقت پر مبنی اصول ضائع ہو سکتے ہیں یا ایسے اصولوں کے ماننے والے کبھی مر سکتے ہیں؟

صادق کا خط

اپنے صادق دوستوں کے نام

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

خدا کے صادق رسول کے
میں خط کیوں لکھتا ہوں

سلامتی اور رحمت اور برکت تم پر ہو ایسے وقت میں جبکہ تمہیں اپنے
مردودادی کی جدائی کا صدمہ اٹھانا پڑا ہے اور تمہارے دل
اس صدمہ سے اندم گھٹن ہیں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ تم کو ایک
ہمدردی کا خط لکھوں۔ جو تمہارے واسطے تسکین کا موجب ہو
نہ صرف اس واسطے کہ میرا دل ہی اس حادثہ سے تمہاری طرح درد
ہوا ہے بلکہ اس واسطے ہی میرا خط لکھنا ضروری ہوا کہ تم جاننے
ہو کہ میں ایک خط نویس ہوں تمہارے پیارے امام کی وقت ہی
خطوط نویسی کا کام میرے پر ہوتا اور اب اس کے خلیفہ نے
خدا کی مدد اور نصرت اس کے ساتھ ہر میرے ہمدرد ہی
خطوط نویسی کا کام قائم رکھا ہے میں تمہارے دلوں کے اس
جوش اور محبت کے آگاہ ہوں جو تمہارے ان خطوں سے
ظاہر ہوتا تھا جو تم حضرت خلیفۃ المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی خدمت میں لکھا کرتے تھے اور میں نے ان خطوں کو بھی پڑھا
ہے جو تم نے اب حضرت کی وفات پر بہنے دلوں کے رخ
کے اظہار میں لکھے ہیں اور ان پر جوش اور مخلصانہ الفاظ کو
ہی دیکھا ہے۔ جنہیں تم نے خدا کے سچ کے خلیفہ کے
ہاتھ پر بیعت کی ہے پس میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ میں
آپ کو ایک خط لکھوں۔

یہ خط کیا ہے؟
پیارے ہاتھو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد
کا اظہار ہے تیرے سو سال کے بعد خدا کا ایک

بنی دنیا میں آیا۔ وہ آیا۔ اور دنیا میں رہا اور دنیا سے چلا ہی
گیا۔ پر ہندو کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اس کو نہ
پہچانا۔ اور نہ مانا۔ اور یہ بتوں نے اس کی طرف تو یہ بھی نہ
کی اور ایسے بھی ہوئے جنہوں نے اس کی مخالفت کی
اور اس کو دھوکہ دیا اور اس کی ساری عمر میں ان بدقسمتوں نے
سوائے آزار دہی کے اور کوئی تجویز نہ کی اور ان کے پیچھے
میں نہ ہوا کہ وہ خدا کے پیادے سے ایک نیک دعا
لے لیتے۔ ان لوگوں کی مثال ہے جن کا ذکر حدیث قدسی
میں آیا ہے۔ کہ اسد حق الی قیامت کے دن انسان کو کہیگا کہ اے
ابن آدم! میں مریض ہوا تھا۔ تو میری عیادت کو نہ آیا۔ بیٹے

تجسس کرنا مانگا تھا تو نے مجھ کو نہ دیا کیونکہ تجھ سے پانی
مانگا تھا تو نے نہ پلایا۔ انسان کہے گا تو رب العالمین
میں کس طرح تیری عیادت کرتا اور کس طرح تجھے کرنا کہلاتا اور
کس طرح تجھے پانی پلاتا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ میرا فلانا زندہ ہوا
ہوا تھا اگر تو اس کی پیار بری کرتا۔ تو مجھے اسکے

پاس پاتا۔ اگر تو فلان بندے کو کہلاتا اور پلاتا۔ تو اس
کہانے اندیا پانی کو آج میرے پاس پاتا۔ معلوم نہیں
کس کس بندے کی طرف خدا تعالیٰ اس میں اشارہ
کر دیا گماں میں کیا نیک ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ
کے خاص بندوں اس کے مرسلین اور مامورین کی عیادت
کرنا اور ان کو کرنا اور پانی دینا۔ خدا تو غنی ہے وہ
کسی چیز کا محتاج نہیں کہ اس سے پیار کر لیا جائے
اپنی محبت کے جوش میں اس کی دعوت کریں اور اس کو
روٹی کھلائیں لیکن چونکہ انسان آخر انسان ہے اور
وہ اپنی محبت کا اظہار انسانیت کے رنگ میں ہی کر
سکتا ہے اس واسطے خدا نے اپنے خاص بندوں کو
دنیا میں بھیجا ہے تاکہ اُس کے نام پر جو کوئی ان بندوں
کو خدمت کرے وہ خدا کی خدمت سمجھی جائے انفس
اپنے صدمہ اور افسوس۔ جنہوں نے خدا کے برگزیدے کو
سوائے گاہیوں کے کوئی تحفہ نہ بھیجا اور سوائے احترامات
کے کوئی دعوت سامنے پیش نہ کی وہ دنیا میں آیا اور جل ہوا
پر انہوں نے اپنے واسطے سوائے جسم کا کندہ بننے
کے اور کسی بات کی طیاری نہ کی۔ پر ہمارا کہ جو تم میرے
ہاتھو! کہ خدا تعالیٰ نے ایسی تاریکی کے زمانہ میں تمہاری
دیکھیری کی اور تمہیں اپنے مہدی کے خلیفہ سے ہدایت
یافتہ بنایا اور اپنے مسیح کے طفیل تمہارے روجوں کو
بدلوں سے اور بد اعتقادات سے نجات دی۔ خدا کا
فضل تم پر زیادہ سے زیادہ ہو کہ تم آسمان پر خدا کے
رسول کے ساتھیوں میں کہے گئے اور خدا نے
تمہیں ایک خاص کام کیلئے برگزیدہ کیا۔

ضرورت تھا کہ ایسا ہو
لیکن میرے پیار و تم غم نہ کرو اور

ہر ناما کہ تم آزلے جاؤ اور خدا کے لئے دشمنوں سے دیکھ
اٹھا کرو اور ناگوار باتیں سن کر پختہ ہو جاؤ اور ناگوار
ساتھ ہی وہ سنت پوری ہو جائے۔ جو صحابہ رسول کریم
حضرت محمد مصطفیٰ کے ساتھ ہوئی تھی۔ کہ ان حضرت
جب فوت ہوئے۔ تو سب نے آپ کی وفات کو قبل از وقت

سمجھا اور مخالفوں نے اعتراض کئے کہ قیصر و کسری کی
جہان بن کے متعلق پیشگوئی تھی۔ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے ہاتھ میں دیباہیگی دکھان میں۔ اور سیدہ جنت کا ذکر
کرتا تھا وہ زندہ تھا اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے
پس عرب کے لوگ بکڑے۔ کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم (صحت
نبی ہوتا۔ تو وہ ایک کاذب مدعی کی زندگی میں کیوں مر جاتا ایسا
ہی اسودھنی ہی اس وقت کاذب نبی موجود ہوتا اور وہ زندہ
ہوتا۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پس یہ بات
دشمنوں کے ہاتھ ایک بڑی بات بن گئی اور صحابہ کو انہوں
نے طعن و تشنیع شروع کی اور بہت سے مرتد بھی ہو گئے
اور وہ وقت اصحاب رسول پر بڑے دکھ کا وقت تھا
مگر انہوں نے سب برداشت کیا کیونکہ دشمنوں کی خوشی
چند روزہ تھی۔ اور تھوڑے عرصہ میں سب ہلاک ہو گئے
اور خدا تعالیٰ کے سب وعدے سچے ہوئے اور کوئی
مخالفت باقی نہ رہا۔ سو میرے دوستو! تم ہی اس وقت
صبر سے کام لو اور صحابہ کا پاؤں۔ تم پر ہندو ایسی تکلیف
نہیں آئی جیسی کہ اصحاب رسول پر تھی۔ پر جو کچھ ہانا میں تمہاری
تھا۔ اس واسطے ضرور ہوا۔ کہ ہم ہی اپنے امام کی وفات کے
وقت اس قسم کے ابتلاؤں میں پڑیں جس قسم کے ابتلا
میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑے تھے

اس وقت کے آخری احوال
اس وقت جو اعتراضات

ہو رہے ہیں ان میں سے بعض اس قسم کے ہیں
جو محض گاہیوں اور استہزاء کے رنگ میں ہیں ان کی طوں
کو جو کچھ ضرورت نہیں۔ بعض اس قسم کے جو خود حضرت
کی زندگی میں ہی نادان لوگ کیا کرتے تھے اور ان کے
جواب بہت دفعہ دئے جا چکے ہیں۔ اور بعض اعتراضات
اس قسم کے ہیں جو خاص طور پر واقعہ وفات مسیح موعود پر
کئے جاتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ آپ نے مطابق پیش گوئی اسی سال کی عمر میں پائی۔
اور فوت ہو گئے۔ ۲۔ نکل والی پیشگوئی پوری نہیں
ہوئی۔ ۳۔ پانچویں لڑکے والی پیش گوئی پوری نہیں
ہوئی۔ ۴۔ ثناء اللہ آپ کی زندگی میں نہیں مرا۔ ۵۔
عبد الحکیم آپ کی زندگی میں نہیں مرا۔ ۶۔ عبد الحکیم نے
جو پیشگوئی کی تھی وہ پوری ہو گئی ہے۔

ان امور کے متعلق اگرچہ مبسوط مضامین بعد میں
لکھے جائیں گے۔ تاہم میں مختصر طور پر چند باتیں اس جگہ

بیان کرتا ہوں جن سے ظاہر ہو جائیگا کہ مخالفین کے اعتراضات محض ضد اور تعصب اور جہالت پر مبنی ہیں یا جان بوجھ کر شرارت کی راہ سے کئے جاتے ہیں

اسیال کی عمر

حضرت اقدس کو اپنی عمر کے متعلق جو اہل ایمان تھا اس میں بھی اشارہ تھا کہ اسی سال کے قریب عمر آپ کی ہوگی۔ پانچ سال کم یا پانچ سال زیادہ نہ ہوگا۔ اس کے مطابق میرا گذشتہ اخبار میں لکھا جا چکا ہے کہ ابھی عمر ۷۷ سال کے قریب ہوئی اور جن اخبارات نے وہ سال لکھے ان میں سے غلطی کمالی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ تاریخوں اور سنوں کی گنتی کی طرف بہت توجہ نہیں کرتے تھے اور ایسے امور پر ہوش نہ تھا کہ یاد کرتے تھے۔ خود میں نے سب سے کہ اپنے فرمایا ہم اپنی عمر کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عمروں کے لکھنے کا کوئی طریقہ نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی ایسی یادداشت نہیں۔ پس آپ کی عمر کے متعلق ہیکہ طور پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ آپ نے کبھی اس طرف توجہ کی کہ اس کی ہیکہ تاریخ لکھا۔ میرے کہے پیچھے پڑ جائیں۔ خدا کے انبیاء ایسے امور میں پڑنا اپنے واسطے تفصیل اوقات خیال کرتے ہیں۔ آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ ۷۷ سالہ عمر بھی لکھا ہے جس کے رو سے قمری ماہ کے کھاندے اب آپ کی عمر ۷۷ سال بنتی ہے اور جو روٹی کے متعلق آپ کا اشتهار ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھیانوہ سال سے زیادہ لکھی ہے اس سبب اب مجھے قمری ہجری کے آپ کی عمر ۷۷ سال ہوتی ہے۔ لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے جنازہ میں شامل ہونے کے واسطے تشریف لائے پر فرمایا تھا کہ میرے پاس جو یادداشت ہے اس کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۲۳۶ھ یا ۱۲۳۷ھ میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۱۳۶۷ھ - ۱۳۶۸ھ - ۱۳۶۹ھ اور ۴۰ پانچ سال وہ اور ۶۰ سال پہلی صدی میں سے

۱۳۶۷ھ سال اس صدی کے کل ۵ ۶۰ ۸۲ ۱۳۶۷ھ سال ہوئے اس میں دو سال قمری کے بڑے لگے جائیں۔ تو وہ ۷۷ سال ہوئے۔ عرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۷۵ یا ۷۶ بہر حال اسی کے قریب ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہی نہ ہوتا تو آپ کی عمر اسی سال کے قریب نہ ہی ہوتی ہوتی۔ تب بھی کوئی بگاڑ اعتراض

کی نہ تھی کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق ہوئے تھے اور جن کی اشاعت سال الہیہ اور اخبارات میں ہو چکی تھی اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے تھے۔ ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہ محو اللہ مایشاء۔ دیشیت

نکاح والی پیشگوئی

اس پیشگوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی حق حقیقت لکھی میں خود کھدیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت کتاب اس میں نقل کی جاتی ہے۔

”اور یہ اور کہ امام بن ابی جبار اس عورت کو نکاح آسمان پر پہنچے گا۔ یہاں تک کہ اس عورت کو نکاح بیان کر چکے ہیں۔ اس نکاح کے طور کے لئے جو آسمان پر پہنچا خدا کی طرف سے ایک شرط یہ تھی جو اس وقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ کہ ایسا الہام تو فی قلوب ذلک المبلو علی عقبہ۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فرما دیا یا تاخیر میں پڑ گیا کہ آپ کو خبر نہیں کہ محو اللہ مایشاء دیشیت نکاح آسمان پر پڑ گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی شیطان و دساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیے کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پر پڑنے سے کچھ کم تھی۔ جبین بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا ہے۔ کہ چالیس دن تک اس قعر پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر شک ہوتا کہ نکاح کو ہی منسوخ یا لکھی اور وقت پر ڈال دے“

اس کے بعد مخالف کہ کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت نے خود کو یاد کیا تھا کہ اب اس کے پورا ہونے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

پانچواں لڑکا

پانچواں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرمایا ہے۔ کہ یہ لڑکا الہام دیر سے تھا۔ کہ خدا نے مجھے ایک پانچواں لڑکے کی بشارت دی ہے اور یہ جب صاحبزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا تھا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہی وہ پانچواں لڑکا جو کیونکہ تو ابھی لڑکا ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی اب اشارہ اللہ

یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

شمارہ شمار

شمارہ شمار کے متعلق حضرت اقدس نے کوئی پیشگوئی نہ کی تھی۔ ان کے اپنے اس کے حق میں دعائی تھی سوا اللہ تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے مطابق اشارہ الہام دے گا تو قبل کریگا اور اس کے آثار خداوندی ہوں گے اور شمار الہام اپنے کفر کو اور کو پیشگوئی اور ضرور ہو جائے گا۔ اس موقع پر اس امر کو بخوبی یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت اقدس نے کہیں اور کسی جگہ اپنی حیات یا وفات کو معیار اپنی صداقت یا کذب کا قرار نہیں دیا بلکہ آپ نے ہمیشہ اپنے منظر سے کہ جو کاذب ہوگا وہ ہلاک ہوگا۔ وہ فنا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ حضرت صاحب نہ ہلاک ہوئے اور نہ فنا ہوئے۔ کیونکہ ان کا سلسلہ اسطرح موجود ان کی قائم کردہ بنیاد حکم کمری ہے۔ چار کاذب جماعت موجود ہیں اسلام کی خدمت کے واسطے جو سلسلہ انہوں نے جاری کیا تھا وہ بدستور جاری ہے۔ ان ہلاک اور فنا ہونے کی مثال آپ کے بالمقابل چراغ دین جو دنی نے دکھائی تھی جس کا کوئی نام نہیں ہے والا باقی نہیں رہا۔ ڈوٹی نے دکھائی۔ جو اتنے بڑے کارخانے کا الگ اور دس پندرہ ہزار روپیہ کا پیر ہو کر اور کروڑوں روپے کا مالک ہو کر یکدم ایسا غرق ہوا کہ اس کا نام و نشان مٹ گیا۔ ابی بخش اکوٹنٹ نے دکھائی۔ فقیر مرزا نے دکھائی۔ غلام دستگیر قصوری نے دکھائی وغیرہ وغیرہ یہ سب ہلاک ہوئے فنا ہوئے اور ایسا ہی انشاء اللہ ہوتا ہے اور عبد الکریم ہون گے۔ لیکن حضرت اقدس زندہ ہیں اور کارو معانی فیض زندہ ہے۔ ان کا تمام کار و بار زندہ ہے وہ مر نہیں گئے۔ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے۔ اور ہرگز مخالف ان کے سلسلہ کو ترقی پاتے ہوئے دیکھ کر حسانہ بغض میں مرجائیں گے۔ اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

صداقان راوند حق نابہ دما
کاذبان مردند شد ترکی تمام
مردد اگر لڑنے اس وقت بڑے و جل اور فیصلہ کام
لیا ہے وہ بالکل میلہ کتاب کا بروز ثابت ہوا ہے۔ کیونکہ یہ ہی اپنے آپ کو مسیح اور مسیح من اللہ اور رحمۃ للعالمین کہتا ہے۔ اس نے بڑی بہتی سے ایک چوٹیا رسالہ لکھا ہے۔ جبین زیادہ تر گندی گالیوں سے کام لیا جو جیس کہ ہمیشہ سے اس کا شیوہ ہے۔ جبین ایک توبہ و جل کیا ہے کہ مرد نے خود اپنے شائع کردہ الہامات میں تغیر و تبدل کیا ہے۔ گویا وہ آپ ہی خدا ہے۔ اور آپ ہی رسول ہے آپ ہی یحییٰ

یہ کہ جو حقیقت لکھی

یہ کہ جو حقیقت لکھی

اور آپ ہی کہہ رہے ہیں۔ اسی الہام کو پہلے اور الفاظ میں کہتا ہوں
پہر اسی کو وقتی ضرورت کے مطابق دوسری طرح کہہ لیتا ہے۔
حضرت کی وفات سے پہلے تو اخباروں اور رسالوں اور
ذاتی خطوں میں جو ہمارے پاس موجود ہیں کہتا رہا کہ
حضرت اقدس ۲۱ سالن مطابق ۴۰ اگست کو فوت
ہوں گے چنانچہ یہ اخبار وغیرہ میں اس کی شیطانی الوہام چھپ
ہی گیا تھا۔ اور یہ اخباریں پڑھ کر فوراً ہی دیا ہے کہ
عبدالعلیم نے اگر تک لکھا ہوتا۔ تو اس کی پیشگوئی دست
ہوتی۔ اب ان باتوں کو سن کر کاسے دجال نے
اس چوٹی کتاب میں بجائے کو کے تک لکھ دیا ہے
وہاں سے دجال۔ صحت ہو تو ایسی ہو۔

اس سے بھی بڑھ کر ایک اور فریب اس مرد سے اپنے
رسالہ میں یہ کیا ہے۔ کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہامی
الفاظ پر اصرار کرنے کے بجائے حضرت اقدس کی ان
عبارتوں کو نقل کر دیا ہے۔ جن کو آپ نے اپنے اجتہاد اور تفہیم
سے لکھا تھا۔ اس جگہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ عبدالعلیم ہو
یا شاہ احمد ہوا کوئی اور ہو۔ یہیں اس کے متعلق امدت لائے
کی اس وحی کے الفاظ کو سب سے پہلے دیکھنا چاہیے۔ جو خدا
نے اپنے رسول پر نازل کی تھی۔ نہ کہ اس اجتہاد اور تفہیم
کی طرف جانا چاہیے۔ جو ماحول میں امدت آپ کے کسی خادم
نے اس پر بطور تشریح کے لکھے ہوں۔ کیونکہ پیشگوئیاں
کی اصل حقیقت ان کے پورا ہونے کے وقت ظاہر ہوتی
ہے اور قبل از وقت ممکن نہیں۔ کوئی کوئی ادن کے
متعلق اجتہادی غلطی لگے جیسا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی ہجرت بجائے مکہ کے یامہ کی طرف
سمجھی تھی۔ غرض حضرت کے جو الفاظ الہامی عبدالعلیم
کے متعلق تھے۔ وہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں تاہن
خود انصاف کہہ سکتے ہیں کہ کیا ان میں کوئی ایسا لفظ ہے
کہ عبدالعلیم آپ کی حیات میں ہلاک ہوگا۔

۱۔ خدا کے مقبولین میں قبولیت کے نونے اور امتین
ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے
ہیں ان پر کوئی غائب نہیں آسکتا۔ دشمنوں کی
کچھی ہوئی تو اتریں آگے سے پر تو نے
وقت کو نہ پہچانے دیکھا نہ جانا۔ دیت خدائی میں
صادق و کا ذیپ۔ انت مزی کل مصلح و دق
یہ خدا تعالیٰ کی وحی ہے۔ جو عبدالعلیم کے متعلق ہے
اور یہ اپنے وقت پر انشا اللہ پوری ہوگی اور کاذب کہ

نام مرث جائیگا۔ اور کوئی اس کا ذکر کرنے والا باقی درمیان
باقی رہا کہ عبدالعلیم نے پیش گوئی حضرت اقدس
کی ذات کے متعلق کی تھی۔ سو اس کے متعلق اول فریہ دیکھنا
چاہیے۔ کہ جب کہ حضرت اقدس نے خود ہی رسالہ الوہام
میں اپنی ذات کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ کہ اب میری
وفات قریب ہے۔ تو پھر ہر کہ وہ اس پیشگوئی کو سن کر جو چاہتا
کہہ سکتا تھا۔ اس میں کوئی جہادری نہ تھی اور نہ کسی الہام
کی ضرورت ہے۔ وہ عبدالعلیم نے اول تین سال کی
پیشگوئی کی۔ پھر اس کو منسوخ کر کے چودہ ماہ کی پیشگوئی
کی پھر اس کو بھی منسوخ کر کے پھر پیشگوئی کی۔ کہ ہم مالک
مرزا صاحب فوت ہوں گے۔ پہلی دو پیشگوئیاں اس
نے خود ہی منسوخ کر دیں اور تیسری یہ تھی۔ کہ اگست
والے الہام کو خدا تعالیٰ نے شیطانی ثابت کر دیا۔
پس عبدالعلیم ہر حال میں مجبوراً ثابت ہوا۔ اور تیسری
جو حضرت اقدس نے لکھا تھا۔ کہ عبدالعلیم کی پیشگوئی
چودہ ماہ والی جو ٹہنی ثابت کرنے کے واسطے عمر
بڑھائی جائے گی۔ سو جب عبدالعلیم نے خود ہی وہ
پیشگوئی منسوخ کر دی۔ اس کی حرارت تو جو کرنے کی
ضرورت نہ رہی اور اس کو شیطانی الہام ثابت کر دیا۔
جو نشان رہا۔ وہ اس کی ۴۰ اگست والی پیشگوئی کے
صاف چوٹا ہونے سے پورا ہو گیا۔ فالحمد للہ

ہمارے مسیح زندہ

اس جگہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب
کے خطبہ جو کہ خلاصہ لکھنا ضروری
معلوم ہوتا ہے۔ یہیں حضرت موصوف نے ثابت کیا
ہے کہ حضرت مرزا صاحب زندہ ہیں۔ یہ نہیں آپ نے
فرمایا۔ ولا تقولوا للمیت یقول فی سبیل اللہ اعداء اللہ
بل احياء و لكن لا تعلمون

حدیث شریف میں آیا ہے المیہ طون شہید
تمام لوگ بالاتفاق اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حضرت
مسیح موعود کی توفی اس حال سے ہوئی۔ خواہ بقول مخالفین
یہ اس حال میں ہے کہ کچھ جاوین یا پرانی بیماری جو وہ جب
پیشگوئی آپ کے لاشی حال تھی۔ پس بقول شہادت ہے
مگر اس قبیل کے ساتھ فی سبیل اللہ کی قید موجود ہے۔
سو ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ہمارے سید موعود
کی توفی بحالت مبعوث ہونے کے فی سبیل اللہ ہوئی۔
اپنے آخری یکپہر چوتھا کیا ہوا اس کا نام پیغمبر صلی ہے۔

اب صلح میں ہو سکتی ہے۔ جہاں جنگ ہے آپ نے تو صلح
کا پیغام دے کر یہ بھیجا۔ کہ اب اس جنگ کا خاتمہ ہے
اور ہر سنے فرمایا کہ الرحیل۔ ہم۔ تجھے اسی جنگ کی حالت میں
رہنے دینا چاہتے ہیں۔

اپنے منشی میران بخش صاحب کے مکتب پر فیصلہ آسانی
سنا یہ پہر جلسہ انعام مذاہب میں آپ کی ایک تقریر ہوئی۔ پھر
شہر کے جنوبی حصہ میں ایک عظیم الشان کچھ ہوا۔ پھر چوتھا
موقعہ تھا۔ یہاں زمین اپنا قائم مقام کے بھیجا۔ پھر پانچواں
موقعہ دو تھا۔ جب کہ تمام امرا کی دعوت کی اور انہیں اپنی
عقائد سے خبردار کیا۔ دارالسلطنت میں پانچ دفعہ ہنگام
میں تو تبلیغ کر دی۔ اس سے زیادہ اور کیا کام تھا۔ جو آپ
نے باقی رہ گیا تھا۔ پس اندیشے نے فرمایا کہ اسے
موسمہ اخیر دارم کو کہ جو میں تبلیغ و تبلیغ کے ارادہ
کے تھا وہ زمین شہید ہوا تم اسے میت اور اموات سے
نہ کہو بلکہ زندہ کہو۔

میں ہرگز کسی آخری کے لئے جائز نہیں سمجھتا کہ وہ
اپنے مسیح کو مردہ کہے بلکہ ضرور ہے کہ اسے زندہ کہا
جائے۔ یہ میرا حکم نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔
و حقیقت انسان پر جب موت آتی ہے تو اس کے
متفرق ہو جانے میں گمراہی اس کے مرید ہونے اور ان
ہتے وہ بجائے اس کے کہ متفرق ہوں۔ انہیں و دعوت
کی روح ہوئی گئی۔

اس کے آگے خدا تعالیٰ فرمائیے کہ تعین انعام ہونے
کے لئے کہہ دیا کہ اٹھائے ہی ضروری ہیں۔ کچھ اپنے اختیار
سے اور کچھ خداوند قدر سے۔ خون کئی قسم کہہ سے خوف
اللہ کا دشمن کا۔ ارزاؤ کا۔ پر نفس و فتنہ جمع ہو اختیار
کرنا ہوگی۔ روزہ رکھنے سے باخیر اس قدر کہ اپنے
پر قائم اٹھا۔ پھر اپنے مالوں کو خدا کی راہ میں خرچ کر کے
گھٹاؤ۔

کیونکہ ہم سب اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے ہیں جس طرح وہ ماضی
ہو رہے ہیں۔ راضی کریں۔
یہ موصوف۔ یہ وہ کہہ بشی کی حق میں ہیں یعنی مبعوث ہوتے
ہیں ان کا انعام دیگا۔ مصائب کے بدستور بہتر سے بہتر ہوں
فاس رحمتوں کا وہ کہہ۔ ایکہ ہر اس کی تاجین کہہ دیئے گئے۔

نکات

محمد بن عبد اللہ ﷺ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت

میں کچھ لکھتا ہوں اور فرمایا کہ لا تفتلوا بعدی حضرت عیسیٰ
نے مسیح کا نام لے کر قتل دیا اور آپ اطمینان رکھیں ہم
آپ کے منشا کو خوب سمجھتے ہیں۔ کتاب اللہ پر قائم رہیں گے
جب آپ نے سمجھا کہ وہ میری ہدایت کو خوب سمجھتے ہیں۔ تو پھر
کچھ سمجھتے کی ضرورت نہ سمجھی۔

یہ خدا کا خاص فضل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وعدت لو انفقت مافی الارض جمیعاً الا فتن ینزلہم
دون بن تالیف کا پیدا کرنا۔ ایک اعجاز ہے جو خاص مسیح
کے ہاتھ سے ظاہر ہوا۔ ورنہ ساری دنیا کے اموال بھی
جمع کر دیں تو وہیں نہیں جمع ہو سکتے۔

ذوق کی باتیں

یہ سلسلہ پندرہ عرصہ سے شروع ہے جب کبھی
ایسی کوئی بات میرے دل میں آتی ہے۔ تو میں اس عنوان
کی ماتحت اسے لکھ دیتا ہوں۔

۱۔ مسیح موعود اس لئے آیا کہ صلیب کے صلیب کی تم
عمارت کی بنیاد مسیح ناصری کی زندگی پر ہے آپ نے اس
کی موت کو ایک عالم پر ثابت کر دیا آپ کی کوئی تقریر کوئی تحریر
وفات مسیح کے ذکر سے خالی نہ جاتی تھی یہ عزم استقلال
صرف نبیوں کا حصہ ہے باوجود مخالفت شدیدہ اور طرح
طرح کی شکست کے آپ کے اس قول میں مطلق فرق نہیں کیا
پھر چونکہ یہ بات پورے جوش اخلاص سے نکلتی تھی اس لئے
تقریباً تمام مسیحیوں اس کے قائل ہو گئے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ اب جب ہم مخالف کلموں
سے گفتگو کرتے۔ تو وہ وفات مسیح کی نسبت کوئی ذکر
نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہتے کہ اسے بدلنے دو یہ ہیں
مذاہب کا مسیح موعود ہونا ثابت کر دو۔ حالانکہ اس کی
بنیاد حیات و حیات مسیح پر تھی۔ ان کے علاوہ تمام
دشمنان یورپ و امریکہ بھی اس بات کو تسلیم کر چکے
ہوئے کہ مسیح موعود تھا۔ اور اب وہ زندہ نہیں۔ خود آپ
کی تعلیم کا اثر مریدوں پر اس قدر ہوا کہ جہان میں سے
اپنی شقاوت اڑی و بد علی کی وجہ سے مرتد ہوئے وہ بھی
باوجود سخت مخالفت ہونے کے اس عقیدے سے نہ ہٹے
کیسے ہو چکا ہے یہ جہن کے چراغ دین اور پیشا کے
عبد الکیم کے ملائے ظاہر ہے۔ کہ وہ بڑے زور

سے وفات مسیح کے عقیدہ پر قائم رہے پس ہم قتل
والی بات بالکل نیک نغلی۔ پھر آپ کی قوت تدبیر اور اثر
تعلیم کا دشمن کو بھی قائل ہونا پڑتا ہے۔
پھر جیسے میرے آگے نے قول سے ثابت کیا
کہ مسیح موعود کا ایسا ہی فعل سے اس پر شہادت دی کہ جو مسیح
ہو اس کے لئے ہی مرنا ضروری ہے۔

۲۔ کیا ہی مبارک و عقیدہ ہے۔ وہ زندگی جسکی وفات
کسی بڑے اسلامی مسئلہ کو حل کر دے۔ نبییم اب تک
صدیق اکبر کی وفات پر محترم ہیں اور حضرت علی و فاطمہ کی
نسبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بیعت نہ کی اور کہ
صحیہ میں سخت اختلاف ہوئے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے ایک نظارہ دیکھا ہے کہ مسیح
کی وفات کے بعد سید محمد و ان کے وہ انبیاء فرزند موجود
ہیں جن کے اس شہرہ سالہ عمر میں تقوے سے وہ رستہ شروع
خصوصاً مذہب الی اللہ و عالمائے قوت و بیانیہ و تحریر کو
بطور اعجاز پیش کیا جا سکتا ہے۔ ان کے بھائے باپ
قابل التعظیم میرزا غلام احمد علی خان یہ سب
طرح اس بات کے قابل تھے کہ اگر وہ خلیفہ بنائے
جاتے۔ تو قوم انہیں بطیب خاطر قبول کرنی لگا ایک ایسے
نفس کا جبرئیل قوم سے ہے رفاہی النسل نہیں بلکہ
عربی النسل ہے نہ خاص علاقہ قرابت رکھتا ہے بلکہ انتہا
امیر المومنین تسلیم کیا جاتا کہ ان میں یہ نہیں بتاتا کہ اگر اعدا
کا غلام اپنی قوم میں یہ وعدت کی روح پونک سکتا ہے
تو کیا خود احمد میں یہ قوت نہ تھی۔

۳۔ حضور کے وصال کے بعد کراچی احمدی اہلک کے منہ
سے یہ فقرہ بیان نہ نکلا۔ کہ "اب وحی بند ہو چکی۔" اس قول
سے میرے نزدیک ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا بعض صحابہ کا
سے ہی یہی روایت کئے گئے ہیں جن سے استدلال
کیا جاتا ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
وحی بند ہے حالانکہ اس سے وہی مطلب تھا جو ہمارے
احمدی بھائیوں کا ہے یعنی موجودہ صورت حالات ایسی
ہے کہ اب کوئی وحی نہیں جب تک خدا تعالیٰ دوسری قدرت

دی یہی مسئلہ کے نگ میں نہیں کہا واقعی بات پر صاحبزادہ
والا تبار کسی شکل مسئلہ اسلامی پر تقریر یا تحریر فرماتے اور زمین
السنو کا بیان کرتے ہیں جو نماز جنت کی طرح ماحول علی قلب ثر
ہو جاتے ہیں تو اس بات کے تسلیم کر نیکے چاند میں ہوتا کہ یہ
خاص فضل خداوندی ہے

کو حسب وعدہ ہمارے لئے نبی بھیجے۔

۴۔ ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست
ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دوکان لگائی ہوتی۔ تو
ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے کسی کو مقرر کر جاتا کیونکہ
ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی لمبائی اور محنت
کا ثمرہ کسی غیر کے پروردگار دے۔ اور یہ تو سب طے ہے کہ آپ
اگر ایسا کوئی حکم ملکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو اب احمدی اس
پر عمل کرنا اپنی سعادت دلدین سمجھتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں
کیا حالانکہ اپنی وصیت بھی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہ کیا پس صاف ثابت ہے کہ وہ ہر خدا کی طرف سے مامور تھا
اور دنیا کی ذرا بھی ہوس نہیں نہ تھی۔ اللہم صل علیہ وسلم

۵۔ آپ کے علم نام بھی کیا نہ تھا اب ایک چوٹی سی دلیل سے
مخالف کو سکوت کیا جا سکتا۔ مثلاً یہ کہ جو دعویٰ کرے۔ اس کی
دلیل بھی اپنی کتاب سے دو۔ صرف اسی اصل کو کہتے ہیں
لیکن کوئی گفتگو کرے۔ تو انجیل و وید و اسکے بھائے نظر
آتے ہیں۔ وہ سارا اصل تھا کہ جس مذہب میں ہو اس کا کوئی
انتہائی نشان دکھلاؤ اس کے مقابلہ میں بھی کوئی مذہب
نہیں آسکتا۔

۶۔ یہ عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ سیدی و مولائی کی
وفات پر مخالفانہ آرٹیکل شائع ہونے لگے۔ مگر یہ سب بالاتفاق
تسلیم کیا کہ اپنے اپنے کام میں اچھی کامیابی حاصل کی۔
زمین اس کے متعلق تمام اخبارات کے حوالہ ہی انشا اللہ
دہنگا) یہ کامیابی بھی آپ کی حقیقت کا ثبوت ہے۔

۷۔ یہ امر قابل غور ہے کہ باوجودیکہ انبیاء بنی اسرائیل پر نبی
کے بعد دوسرے کی پیشگوئی کرنے پر جو مگر کئی اون میں جو
ایسے ہیں کہ جو سوائے معدودے چند جو غیریت میں المسلمین
کے معدودے ہیں اپنی ماننے والے بنائے گئے۔ مگر ایک نبی آیا
جب کہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی
نہیں آگا اور پھر اس نے قاتل لاکھ انسان کو اپنا قاتل بنالیا
کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں کیا کہ ان میں اس کلمہ اللہ کی قوت
قدیرہ و روحانیہ پر ایمان نہیں لانا چاہیئے۔

۸۔ لوگ آجکل بعض پیشگوئیوں پر گفتگو کرتے ہیں مگر میں کسی اور
ہی عالم میں ہوں میں کہتا ہوں۔ میں اس دستور العمل کی ضرورت
ہے جس سے ہم دنیا و آخرت میں اکرام اور ترقیات کا اعلیٰ
مدارج پر پہنچ جائیں میری فکر مسیح کی تعلیم پر ہے جو اس تعلیم
سے اعلیٰ کوئی تعلیم دے گا و ضرورت تو تعلیم کی ہے۔ جو اصل مقصد
ہے۔ پس بنی اس بات کو کیا کہ ان پیشگوئیوں کو معروض التواہین لگائی

اس کی بنا پر جو کچھ لکھا ہے

ڈاڑی

القول الطیب

(وفات سے قریب) گھٹنے پیٹنے کی تقریر

لاہور - ۲۵ مئی ۱۹۷۷ء

سلسلہ نبوت ایک شخص سرحدی آیا بہت شوخی سے کلام کرتے لگا۔ اس پر فرمایا۔ تین۔ نے اپنی طرف سے کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو دین و ایمان سمجھا ہوتا ہے نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے جس شخص پر بیشکوی کے طور پر خدا تعالیٰ نے کی طرف سے کسی بات کا اظہار کچھ نہ ہو۔ نبی کہا جاتا ہے۔ خدا کا وجود خدا کے نشانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔ فتویٰ میں لکھا ہے۔ آن نبی وقتہا باشد اس کے مرید محی الدین ابن عربی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے حضرت مجدد نے بھی یہی عقیدہ ظاہر فرمایا ہے پس کیا سب کو کافر کہو۔۔۔ یاد رہے۔۔۔ سلسلہ نبوت قیامت تک قائم رہے گا۔

مجدد کی ضرورت اس پر اس سرحدی نے سوال کیا کہ ورنہ ہم کیا نقص رہ گیا تھا جسکی تعمیل کے لئے آپ شریعت لئے فرمایا۔ احکام میں کوئی نقص نہیں۔ نماز۔ قبلہ۔ زکوٰۃ۔ کلمہ یہی ہے۔ کچھ مدت کے بعد ان احکام کی بجا آوری میں سستی پڑ جاتی ہے بہت سے لوگ توحید سے غافل ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سر نو شریعت پر قائم کرنا ہے سو برس تک سستی واقع ہو جاتی ہے۔ ایک لاکھ کے قریب تو مسلمان مرتد ہو چکا ہے۔ ابھی آپ کے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں۔ لوگ قرآن چھوڑتے ہیں۔ سکت نبوی سے کچھ غرض نہیں اپنی رسوم کو اپنا دین قرار دے لیتے اور ابھی آپ کے نزدیک کسی کی ضرورت نہیں۔

اس پر اس شخص نے کہا کہ اس وقت تو سب کافر ہو گئے کوئی تیس چالیس ہزار رہ جائیں گے۔ فرمایا کیا مہدی کے ساتھ جوں کر لڑا لی کہیں گے وہ ب کا ذریعہ ہوں گے۔

آپ کی اصلاح کی پھر اس شخص نے پوچھا کہ آپ نے کیا اصلاح فرمائی۔ فرمایا۔ دیکھو چار لاکھ

سے زیادہ آدمیوں نے میرے ہاتھ پر فسق و فجور اور دیگر گنہگاروں اور فاسد عقیدوں سے توبہ کی۔ انسان جب فسق و فجور میں پڑتا ہے تو کافر کا حکم رکھتا ہے۔ کوئی دن نہیں گزرتا۔ جب کئی اشخاص توبہ کرنے کے لئے نہیں آتے۔ ہر امر میں اللہ کی طرف رجوع کرنا ایک بڑی بات جو مسلمان صرف ہی نہیں جیسے تم سمجھتے ہو۔ نیکی کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ ریاکاری کے ساتھ عمل باطل ہو جاتا ہے یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ عمل کرنا مشکل ہے دنیا کی طرف لوگوں کی توجہ ہے۔ ہر صدی کے سپر اسی قسم کی تملیوں کو دیکھتے اور توجہ الی اللہ دلائے کے لئے مجدد کا وعدہ دیا گیا ہے اگر ہر صدی پر مجدد کی ضرورت نہ تہی۔ بلکہ بقول آپ کے قرآن کریم اور علماء کافی ہے۔ توبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض آتا ہے۔ سچ کہیو اے حج جاتے ہیں زکوٰۃ بھی دیتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں۔ پھر بھی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا۔ مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں پس اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تہی تو پیشگوئی باطل جاتی ہر غیب کا حال تعالیٰ

دیکھو انہی کو محسوس نہیں۔
وہیل المسلمین الذین ہم عن صلاتہم ساهون
یعنی ان کے اور نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں۔ پس ظاہر ہی پاتا ہے اور وہی چاہتے ہیں کہ لانا ہے جو نیکی کو اس کے کارنامہ کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی مردوں کی ضرورت کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاوے گا۔ اگر تین خدا کی طرف سے ہوں۔ تو یاد رکھو کہ میرا کام زمین گے۔

فضل امروہی کی ایک تقریر

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد حاسن صاحب امر دہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گزشتہ اخبار بدھ میں شائع ہو چکا ہے۔ اصل مضمون کا ترجمہ تقریری جو حضرت مولانا نے کیا ہے یہ دیکھنا طریقی کیا جانا ہو۔ ایڈیٹر۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم + محمد وفضل علی سلا اللہ علیہ

حضرت امامیر تمام جہات مومنین کے اور حکمت نظری و علمی سے کام لیتے والے مولانا نور الدین صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعض امور خارجہ اور اندر ملک ساز کا جو شوق قلبی ہر دو محو ہوئے ہیں کہ ان چند سطحوں کو میں اخبارات میں شائع کر دوں۔ اور وہ سطح یہ ہیں کہ۔ میرا اعتقاد آپ کی جانب عالی من اول بعثت وبعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ ہے کہ بیشک آپ اللہ کے ساتھ بڑی الفت اور انس رکھتے والے ہیں گویا کہ جسم الفت اور امان کے انیس تھے۔ اکثر مسطوروں اور دینی معارف اور یقینی اسرار میں بمنزل اداون کے قلب ہلکے تھے جو جماعت احمدیہ میں دربارہ اخلاص و ایمان آپ سے بے نیاز ہو کر رہ گئے۔ آپ کا یقین و عرفان سب سے زیادہ بڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کا خوف آپ کو سب سے زیادہ ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے جو علم راہ بانی ہیں۔ پھر بھی ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدد آئیگا۔ مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں پس اگر میرے وقت میں ضرورت نہ تہی تو پیشگوئی باطل جاتی ہر غیب کا حال تعالیٰ

دیکھو انہی کو محسوس نہیں۔
وہیل المسلمین الذین ہم عن صلاتہم ساهون
یعنی ان کے اور نمازیوں پر جو اپنی صلوٰۃ کی حقیقت سے بیخبر ہیں۔ پس ظاہر ہی پاتا ہے اور وہی چاہتے ہیں کہ لانا ہے جو نیکی کو اس کے کارنامہ کے ساتھ کرتا ہے۔ یہ بات اس زمانہ میں بہت کم لوگوں میں موجود ہے پس ان اندرونی مردوں کی ضرورت کو دور کرنے کے لئے میں اپنے وقت پر آیا۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہیں تو یہ سلسلہ تباہ ہو جاوے گا۔ اگر تین خدا کی طرف سے ہوں۔ تو یاد رکھو کہ میرا کام زمین گے۔

اصل مضمون حضرت مولانا مولوی سید محمد حاسن صاحب امر دہی ثم قادیانی نے زبان عربی میں لکھا تھا جو گزشتہ اخبار بدھ میں شائع ہو چکا ہے۔ اصل مضمون کا ترجمہ تقریری جو حضرت مولانا نے کیا ہے یہ دیکھنا طریقی کیا جانا ہو۔ ایڈیٹر۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم + محمد وفضل علی سلا اللہ علیہ

عاجز عبد العلی - صدر مجلس انجمن احمدیہ سرگودہ
مورطہ اسم - مئی ۱۹۰۸ء

نام خوش خط ہو بعض دست حضرت کی ڈاک میں یا بدلی
ڈاک میں ایک نہایت ضروری اور ناکیدی
خط لکھتے ہیں۔ خط بہت صاف اور پاکیزہ ہوتا ہے اور بخوبی پڑھا
جاتا ہے۔ لیکن یہ خط نام ایسی طرح لکھا ہوتا ہے جو بالکل
پڑھنا نہیں جاتا اور بعض دفعہ نام کے نیچے پورا پڑھنا نہیں ہوتا۔
اس سے جواب لکھنے میں بہت وقت ہوتی ہے بلکہ بعض
دفعہ جب کوئی پڑھنا نہیں لکھا کہ جواب کچھ میں تو کس کے نام تو
نہایت حسرت کے ساتھ خط کو پھاڑ کر پھینک دینا پڑتا ہے
اور اس سے بڑھ کر کوئی تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے
سب دوستوں کو چاہیے کہ اپنے ہر خط میں اپنا نام اور
پتہ واضح کر کے لکھا کریں بعض دوست خیال کرتے ہیں کہ
ایک دفعہ جرم نے اپنے نام کے ساتھ پتہ لکھ دیا تھا۔ تو
میں قادیان والوں سے نہاس کو خوب یاد کر لیا ہوں گا مگر یہ غلطی
میں یہاں خط و کتابت کی ایسی کثرت ہے کہ سب ناموں اور
پتوں کا حافظہ بنا شکل بلکہ محال ہے۔

خطِ شریف

تو وہاں خط لکھنے والے جو ان مسرور ہوتے
ہیں وہ دل جیتا کرتے ہیں اور ہر دور میں
اس طرح ایک اور عمدہ ہی دین
ہم تو مولانا کی رضا منظور ہوتے
اور ان کے دل میں تو وہ چاہتے ہیں کہ
پیش ازین تو کر چکا سب انتظام
اور بہت میں یہ سب مذکور ہے
تیری فرقت میں میں گویا ہم حنین
اور دل رقت ہے میں جھجھکتے ہیں
پر سب کچھ ہوتے بختے یاد رکھنا
اس طرہ جاتے ہیں تو معذرت
نوش میں دشمن اور میں مغوم دوست
اور تو اس امر میں مامور ہے
کل نفس ذائقہ الموت کا
حق سے جاری ہو چکا نشور ہو
زندگی پر کیا کسی کا اختیار
حق کا دشمن کس سے مفرور ہو
وہ رسول پاک شہم المرسلین

جو خدا سے پاک کا اک نور ہے
اپنے منے سے یہ ثابت کر گیا
فوت پر ناستت ماثور ہے
اس کا خادم ہوتا سیما اور فلام
جس کی کوشش حق کے کان تک پہنچا
اپنے آقا کے وہ قدموں پر چلا
دور عند اللہ میں ماجوس ہے
حق نے وی اس کو حیات طیبہ
اور وہ مرفوع ہے مسرور ہے
رحمت میں حق کی اس پر صبر نثار
قریب حق میں ہم سے بیٹھا دور ہو
آخری اس کا پیام آشتی
آخری لکچر ہے جو مسطور ہے
میں مخاطب اس میں وہ اقام ہند
بہتری میں کی اسے منظور ہے
دل کے آئینہ میں ہے تصویر یاد

اور انجمن میں شیخ پر نور ہے
وہ تو سچے بخت اللہ دوس میں

اس میں ایک ان کا لفظ ہے
دین حق کے ذات پر جس کی

تھوڑے ہل اس کا کیا متدبر ہو
وہ فیض میں دہی میں اس کا نام

ان کی سیت سے ہے مسرور ہے
تو گویا حق سے سیما کا سال

تو تو دین سے سلسلہ محو ہے
فکر کیا ہے یہ تاریخ وفات

مادہ تاریخ ہی منظور ہے
۱۳۳۶ھ

خاکسار میر جاد شاہ از سیالکوٹ ۳۰ جون ۱۹۱۵ء

برادر صابوقی - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت کلمۃ اللہ کا الہام ہے

”مسکن“ ۱۳۳۶ھ
نہد اعلیٰ نے اس کے اعداد میں ۱۰۰ سال سال

بتایا ہے۔ پانچویں عدد اکا دوسرا فضل ہے۔ جو اس
کے عاجز بندہ اکمل پر ہوا

محمد ظہور الدین اکمل

فروخت مکان

عرب صاحب عبدالحی سے
ایک مکان بربلہ شرف
مشرق قادیان۔ قریب پل وایب بنایا ہے جسکی زمین
قریباً سات مرلہ ہے۔ اور اس میں کمرہ برآمدہ ڈیڑھ
صحن اور سیڑھیاں ہیں۔ دیوہ میں سب طیار ہو چکی ہیں
صرف چھت باقی ہے۔ جو کہ بہ سبب نہ ہونے روپیہ
کے اب تک ہونا نہیں سکے۔ اور اب وہ بہ سبب
مقروض ہو جانے کے اس کو فروخت کرنا چاہتے ہیں
ان کا بیان ہے کہ مبلغ چھ سو روپے وہ خرچ کر چکے
ہیں۔ زمین قریباً دو سو روپے کی بتلاتے ہیں انہوں
نے خرید کی تھی۔ لیکن پہلی پر بہت خرچ ہوا۔ اس
فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحبان خرید کرنا چاہتے
ہیں عرب صاحب سے خط و کتابت کریں۔ قریباً چھ
اداکر نے کی خواہش میں عرب صاحب اصل لاگت
پہلی کم پر فروخت کر کے لئے تیار ہیں۔

اصلاح

سجیت ایڈیٹر صاحب بدر۔ برادر عبدالحی
صاحب مستونگ بلوچستان قادیان کے
اس مطالبہ علم کے لئے جو سچے اچھا مسنون لکھے۔
کتاب انگریزی اور ایک روپیہ نقد انعام مقرر فرمایا تھا چنانچہ
وہ انعام علی محمد طالب علم تھوڑا سا کو دید با گیا۔ اکل۔

کو تو میں ایک زلزلہ پڑا اور یہ ہے شام کو ایک اور
جہاں پر۔ سچے چاہنے کے بعد وہ ہو کر۔

موتہا یوں کی سزا۔ تمام موہند یوں کے علاقہ
میں ایک سے۔ دوسرے سے۔ دوسرے سے۔ دوسرے سے۔

۱۰۰۰ بجے اڑانے گئے اہل جہاں کہیں دشمن نے مقابلہ
کیا اس کو شکست دی گئی بعض فرقوں نے یہ خیال کیا کہ

فوج دوبارہ ان کے علاقہ میں نہیں آئے گی اس
لئے وہ جرات ادا کرنے اور شراکت قبول کرنے سے

بے پرواہ ہو گئے۔ مگر ان کی سخت غلطی تھی کیونکہ وہ
اپنے مورچہ بند گانوں میں پیچھے نہایت تھے۔

کہ سڑکی فوج چاہے چنی تھی نتیجہ یہ ہے کہ کافی جوق دیا
گیا ہے جو سڑکی سے فوجوں کو نہ ہونگا۔ جرات سے

جلدی سے دھکیل گئے۔ دس ہزار نقد جرات و فساد
میں لایا گیا ہے۔

تھوڑا سا خبر آئی ہے کہ شاہ ایران پانچویں دیہات کی

کون بڑا نہیں کر سکتا۔ بہت دیر سے اس کا رویہ ہے۔

اینجا

[illegible]

درستین

درتکین حضرت اقدس کی تمام کتابوں کا مجموعہ ہے۔
 چھوڑ کر موم کو دینی کتابوں کے لئے وقف کیا۔

مکتبہ اسلامی

یہ اس کے ثابیت کی ہے نہایت اعلیٰ و عالیہ و عظیمہ
و عالیہ الصلوٰۃ والسلام چنانچہ یہ ہیں آپ کی بڑائی
بہت ثابیت کی گئی ہے۔ یہ ۱۵۲۰ء کے قریب
بہت بڑا گواہ ہے۔

کوشش بیدار

کوشن لیڈر | جبرتی نظم سے نکلنے والے شہریدار المیزان صاحب
 عزت مجید و نوجوب - جید و نیکر نام کی راکٹ
 اور حضرت مسیح موعود کوشن اور مارکی حدائق

سرالشہادۂ وقین

سر الشہادین | معضلہ مولانا مہدی احمد صاحب دہلی
 اردو جوی رسورڈیشن - ستریشنگ کی
 رنگین صباغہ عبد اللطیف صاحب رینی مددگار کی شہادت
 کے واقعات ثابت کئے ہیں عنایت اللطیف کتابچہ اس کے
 نکات روپے کوچی گران نہیں - قیمتہ ار

غلامی اور عصمت انبیاء

غلامی اور عصمت انبیاء

وہ لوگ آفت بھیج کر کے متفرق
 مصلحین تھے احمد بن حنبل

پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احیاء
 خاندان بہت عمدہ چھپوا کر اس کا رخنامہ میں ہر اسے فروخت ارب سال
 کے ہیں متفرق مصلحین کو یکجا کی گھوڑ پر بہت عمدگی سے جمع
 کیا ہے۔ قیمت غلامی ۳۰۔۔ عصمت انبیاء ۲۰۔۔

طریقہ احمدیہ

مرثیہ احمدیہ | مصنفہ اکمل آن گوئیکی۔ اس منظوم پنجابی رسالہ

یہ تمام احمدیہ تحفہ اور دوا اور دُر کے مسائل کے بدلائل ذکر ہے۔
چونکہ جلد میں باقی ہیں۔ قیمت اور

حضرت شیخ مولانا عبدالمعین دہلوی و انصار اسلام اور علیہ السلام
 امام کا سب سے بڑا دشمن ہے اس کے امام نے ہر
 قبائل جمہیت سے موجود وہ مخالفی فریب کا اعلان کیا ہے اور قابل دید
 ہے کہ تعمیر ہو

پیش کی جان

جبریت کی چیرائی

میں نے سوچا کہ کیا یہ اور میرا حیرت و دلہی
کی تردید میں نہایت نامیاب نو حیرت کی
نمایاں ہوں۔ اسے اس کلام کا متناظر ثابت کر کے اسے نادم
کر دیا۔

۱۔ ان کے لئے دو مہینے کا عہدہ
 ۲۔ ان کے لئے دو مہینے کا عہدہ
 ۳۔ ان کے لئے دو مہینے کا عہدہ
 ۴۔ ان کے لئے دو مہینے کا عہدہ

۱۲۱

یہ کتاب بنیادی فکر میں ہے۔ روحیت سے کہیں
 زیادہ شیعہ ہے۔ قیمت ۵۰

10/10/19

[Handwritten signature]

60

100

شوقی

طالب علموں کی تعلیم پر غور و خیر

تاریخ

شادی

بہارِ حیات کی خاص مایہ

یہ وہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہرست مصنفین اخبار الکرام ۲۷ جنوری و بدو دفعہ ۱۸۸۷ جنوری سنہ ۱۲۸۷ ھ میں شائع ہو چکی ہے ہر احمدی کے پاس جوئی پاس بیٹہ قیمتۂ ایک آنہ کا مکمل یعنی ہر سہ جلد جمع اور حصول ۳ روپے لیکن اگر چار آنہ کا مکمل خریدیں تو انچھ حصول ۱۷ ساعاں پر اور چھ آنہ کا مکمل خریدیں تو مکمل حصول ۲۱ ساعاں اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت دیگی۔ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کے لئے کا پتہ

حق

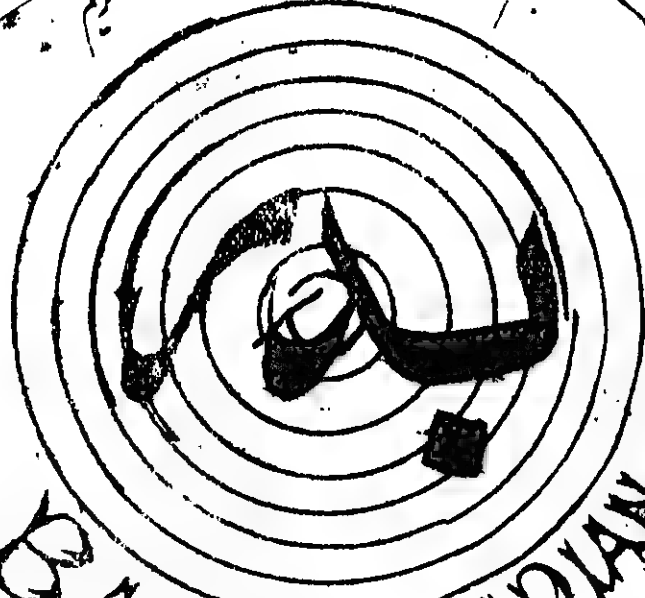
مولوی محمد فضل خان احمدی - ڈاک خانہ و مقام
چنگہ نگیل تحصیل گوجرانولہ ضلع راول پڑی پنجاب
پیرا - عمدہ نمبر احمدیہ جریبی سے پانچ سوے فوٹ کے قریب منگوانے۔

بدست پرستق دیان مین میان معراج الدین عمر کیلہو چہا پائیگی۔

ظہور المسیح | یہ ۱۷۰ صفحے کی کتاب ہے اکل صاحب کی
تعمیل ہے۔ اس میں مسیح موعود کی روایت

اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالم زناغ
 بن دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے لکھتے
 وقت محنت کتابوں مثل سیف چشتیائی درہ و راجی غایت المقصود
 لوزیر نظر کہ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا انکم
 سورہ وزرا کی تفسیر بطور ضخیمہ و خصوصیت سے قابل دید ہے
 عجیب عجیب لکناک ہیں۔ مخدوم الملت مولانا عبد الکریم مرحوم
 نے اسی کتاب کی نسبت لکھا کہ

میں پرستے پڑھتے دل کے تواجد اور نقص



قانون ضلع گورداسپور

SADR - QADIAN

عام قیمت پیشگی للہ

سرچہ گویم باتو گرائی چھا ور قادیان بینی رجسٹر و ٹمبر ایمل دو ابینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

مؤرخه اجمادی الاولیٰ ۱۲۳۱ھ علی صاحبها التیمتہ والسلام - در طابق ۱۰۹۱ھ

سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

برادران - السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

دوسری قسط

سوائے عزیز و امیکہ نہ سے سنت الہیہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلائے۔ تاخلفوں کی دو مجبوری خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو تراک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ تمکین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے۔ جس سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی۔ جتنا کہ میں نے جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔

میں خدا کی طرف سے ایک قدرت سے رنگ میں غا ہر سوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا منظر ہوں گے

سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے۔ کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہوگی

اس عبارت کے آخری الفاظ جن کو جلی قلم سے لکھا ہے۔ جماعت کے خاص توجہ کے قابل ہیں۔ ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو ضروری قرار دیا ہے۔ بالفاظ دیگر اللہ تعالیٰ کے اس منشاء کو ظاہر فرمایا ہے۔ کہ دوسری قدرت کے نزول کے لئے ہر ایک جگہ میں اجاب اکٹھے ہو کر دعائیں کریں۔ اس حکم کی تفصیل کے لئے حضرت مولوی صاحب نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جہاں ہمارے دوست ہیں۔ وہ ہر روز یا جس طرح ممکن ہو۔ ایک دفعہ اکٹھے مل کر نماز میں یا غارتے باہر اس موعود قدرت ثانی کے نزول کے لئے دعائیں کریں بلکہ ایسے مقامات میں بھی جہاں کوئی دوست تنہا ہوں۔ انہیں یہ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ کسی دوسرے دوست کے ساتھ جو قریب ہو۔ مل کر دعائیں کریں۔ اکٹھے ہو کر دعا کرنا منشاء الہی کے ماتحت خصوصیت سے حضرت اقدس نے لازمی قرار دیا ہے۔ اور اس حکم کی تفصیل سب اجاب پر فرض ہے۔

محمد علی از قادیان

ہمارے ہم عصر

مفصلہ ذیل عنوان کی تحت ہم ان راؤن کو لکھیں گے جو سیدی و مولائی حضرت جری الصدفی صلی اللہ علیہ وسلم والکنار کی رحلت فرمائی پر بارہ سہ سو پچھرون نے ظاہر فرمائی ہیں۔ تاکہ لوگ دیکھیں۔ کہ باوجود اس قدر سخت مخالفت و عداوت کے تمام اہل الرائے نے بالاتفاق تسلیم کر لیا ہے کہ آپ کا مبارک وجود ایک خاص وجود تھا اور اس میں ایسی ہی قہرین تھیں۔ جو معمولی لوگوں میں نہیں پائی جاتیں اور آپ کی زندگی نہایت مقدس و مطہر تھی پھر سب نے یہی مانا ہے کہ آپ کے دل میں اسلام کا ایک خاص دروہ تھا اور آپ کی عمر اسی اسلام کی اشاعت میں صرف ہوئی اور آپ کی کوششیں اسلام کے دشمنوں کے خلاف بار آور ہوئیں اور آپ نے اسے اسے حکم اصولوں سے اپنے خصم چمکایا کہ وہ بالکل خاموش رہ گئے اور آپ کا میابی کے ساتھ اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ انکار وکیل لکھتا ہے۔ وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قدم سر ہوتا ہے۔ اور زبان ہر دور وہ شخص جو داعی عجائبات کا مجسمہ تھا جسکی نظر فتنہ اور جی آواز خوش تھی۔ جسکی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُبلے ہوئے تھے۔ جسے ہتے اور جسکی مدھمکیاں بجلی کی دوہڑیاں تھیں۔ وہ شخص جو زمینی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت کے خوف شکنگان خواب میں سی کو بیدار کرتا رہا۔ خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا۔ یہ تلخ نبوت یہ زلزلہ کا پالہ موت۔ جس نے فریاد اے کی تھی تیرے خاک پہن کی۔ ہزاروں لاکھوں نہادوں پر تم کا بیان بن کے رہی اور قضا کے حملہ سے ایک جی باگتی جان کے ساتھ جن آرزوؤں اور تمنوں کا قتل عام کیا ہے۔ مددائے ماتم۔ دتوں اس کی یادگار تازہ کر دی گئی۔

میرزا غلام احمد صاحب قدوسی کی رحلت اس میں نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے اور مسئلے کو خدا کا نامور اپنے ساتھ بہت سے برکات اور نیراتھن توڑ کی دل سے نکلی ہوئی دعا تھی۔ دیکھ کر گیس ہے۔ (پور) لے موہر کا پالہ چھوڑ کر کیلئے ہے خدا سے برگزیدہ نبیوں کیلئے جام وصال ہے اور وہ اس امر الحزن و رزا اللہ تعالیٰ کرے۔ (پور)

لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو۔ ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزند ان تاریخ بہت کم منظر عام پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا کے کسی حصہ میں انقلاب کر کے دکھا جاتے ہیں۔ میرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات کو شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو ان تسلیم یافتہ اور دشمن خیال مسلمانوں کو محسوس کر دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات سے وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ اور انکی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برعکس ایک نفع نصیب جنرل کا فرض پورا کرتے رہے۔ زمین مجبور کرتی ہے۔ کہ اس احساس کا کلمہ کھلا اعتراف کیا جائے تاکہ وہ ہمیشہ با شان تحریک جس نے ہم سے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ ہی جاری ہے۔ اور اگر شور و جی مزاحم صبح و صبح ہو تو کچھ ترقی کے ساتھ مشترک زمین کی داہی شرکت کے ساتھ اور جامعہ اسلامیہ کے مبارک اصولوں کیساتھ میرزا صاحب اس پہلی صفت عشاق بن نوادر کے تھے جس نے اسلام کے لئے یہ ایشاد گوارا کیا۔ کہ سائنس و تمدن سے لیکر ہر ذرات و خزان کے سارے نظام ایک مقصد پر۔ ان ایک شاہد عرش کے بیان و فانی پر رہا کہ اس نے۔ سید احمد غلام احمد رحمت اللہ علیہ آل حسن وزیر مین اور ابو الفصوریر السالغون الاوتوں کے زمرہ کے لوگ۔ تھے جنہوں نے باب مدافعت کا اقتراح کیا اور آخر وقت تک مصروف تھے یہی ہے اختلاف طبائع اور اختلاف مباحج قابلیت کے ساتھ ان کے لازخدا ہی مددگار تھے۔ اور اسی لئے اثر اور کامیابی کے لحاظ سے ان کے رتبہ ہی الگ۔ الگ۔ میں تاہم اس نتیجہ کا اعتراف بالکل ناگزیر ہے کہ مخالفین اسلام کی صفیں سب سے پہلے اپنی حضرات نے برہم کیں۔

میرزا صاحب کا لڑیچہ جو عیسویں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے فخر میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لڑیچہ کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ تین دن سے تسلیم کرتی ہے اس لئے

کہ وہ وقت ہرگز نوبہ قلب سے نیا دنیا نہیں ہو سکتا جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گہر چکا تھا اور مسلمان جو عاقلہ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب سائنس میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اسکی حفاظت پر مامور تھے اپنے تصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے اور اسلام کے لئے کچھ نہ کئے تھے یا کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے اقتدار کی۔ حالت تھی کہ ساری سچی دنیا اسلام شیع عرفان حقیقی کو سربراہ منزل موامعت سمجھ کے مٹا دینا چاہتی تھی اور قتل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گرمی کے لئے ٹوٹ پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا کہ توہوں کے مقابلہ پر تیر ہی تھے اور حملہ اور مدافعت دونوں کا قطعی وجود ہی نہ تھا چو کہ خلاف اصلیت بعض شامت اعمال سے مفیدہ شدہ ام کا نفس ناطقہ مسلمان قرار دئے گئے تھے۔ اس لئے سچی آبادیوں اور خاص کر انگلیوں میں مسلمانوں کے غلوں پر ٹیکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا اور اس سے پادریوں نے سبیل پڑائیوں کے داعیان راہ فساد سے کم فائدہ نہ اٹھایا۔ قریب تھا کہ خوفناک مذہبی جذبہ ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خود و سر برزی کے سبب بارہ تیر۔ راتیں سے ان میں نسل بعد نسل منتقل ہوتا چلا آتا تھا دران ہو جائے کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پہنچے اڑاے جو سلطنت کے سایہ میں ہو چکی وہ سے حقیقت میں اسکی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور ترقی کا میابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم و جادو ان سو کر اڑنے لگا۔

کچھ شہ نہیں ان حضرات نے ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام اپنے حریفوں کا خواہ ان کے ساتھ زندہ قوموں کا پوٹیکل جذبہ ہی شریک ہو۔ ہمیشہ سے نفع نصیب مقابل رہا ہے اور انشاء اللہ دنیا کے آخری سانس تک رہیگا۔ انہوں نے مدافعت کا چلو بدلی کے مغلوب کو غلبہ بنا کر دکھا دیا اور اگر آج ہم اپنے ننھے اور پیرائے اختلافات سے قطع نظر کر کے محض اسلام کی خدمت غایت المقصود قرار دے لیں تو یقیناً اس جو شیلے اور تسلیم کی خدا داد طاقت سے چشم پوشی کر نیو اے لاٹ پادری (بشپ) کی زندگی میں جس نے ایک سچی مشن کی پچاس سال کی جوبلی کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے دوسری جوبلی کیلئے دلی کی مسجد عظمیٰ کے تھیوڈرل بنائے

جانیگا اور عمارتیں ناروا نظر کیا کرتا۔ وہ وقت آجائے کہ اسلام کی روحانی فتوحات سینٹ پال کے گرجہ کو مریم دیسج کی پیش کی بجائے ایک خدا کی عبادت گاہ بنا دیں اور ناقوس کلیسا کے بدلے آئندہ ان لا الہ الا اللہ و احمدات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ قدسی فصیح گو بھنے گئے۔

پھر چند پادریوں نے اسلام کی مخالفت میں لٹریچر کا ہمالہ بنائے کھڑا کر دیا ہے مگر کافد کے تو دون کیلئے صرف چند شرارے کافی ہیں۔ برعکس اس کے مسلمانوں کا لٹریچر اگر کشتی اور غم کے غم میں تو پک گور ہے تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والے دونوں کے لئے مندرجہ کا نور کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے اور اسے عیسائی آبادی کی زبانوں میں منتقل کر کے کثرت سے شائع کیا جائے کیونکہ ترقی علم و حکمت کے ساتھ مذہب وہاں وبال و دوش ہوا جاتا ہے اور دنیا طلبی کے انہماک سے وہاں روح کی تشنگی غیر محسوس بنا کر ہی ہے اسلئے کہ عیسائیت اس فطری جذبہ کو جو دنیوی حشر کے بوجھ میں دب گیا ہے ابھارنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ فخر اسلام ہی کا حصہ ہے کہ اس حالت میں ہی وہاں جب کبھی اس کی بجلی ٹکس ٹکس ہوتی ہے وہاں میدان میاب ہونے لگتے ہیں۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت انیوالی سٹون کو گرنا بار بار سامان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنا ان کی پہلی صفت میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض و افیت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یا دیگر چھوڑا جو اس وقت تک سناٹا ہی رنگوں میں زندہ رہا ہے اور عیسائیت اسلام کا جذبہ اور شہار قوی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔

اس کے علاوہ آریہ سلج کی زہریلی کھلیان توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب اس وقت سے کہ سوامی دیا نند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی عقلی کی زور خوانی بابا بجا آغاز کی تھی اور ان کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ ان حضرات کے عمر بہر سوامی جی کا فانیہ تنگ رکھا جبکہ اجیر میں لگ کے حلالہ کر دئے گئے۔ اس وقت سے آخر عمر تک مرزا صاحب برابر آریہ سلج کے چہرے سے انہوں صدی کے ہندو ریفارمر کا چہرہ یا مجمع ائمہ کے میں مشہور رہے۔ ان کی آریہ سلج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعوی پر بہت صاف روشنی پڑتی ہے آئندہ ہماری مہفت کا سلسلہ خدا کسی درجہ تک وسیع ہو جائے۔ ناممکن ہے

کہ یہ تحریریں نظر انداز کی جاسکیں۔

فطری ذہانت، عشق و مہمانت اور مسلسل بحث و مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شن خاص پیدا کر دی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پرانگی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلبہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ تبلیغ و تفتیش کا یہ کام ان میں پیدا ہو گیا تھا۔ کہ مخاطب کسی قابلیت کی شرب و کثرت کا ہوا ان کے برجستہ جواب ہے ایک دفعہ مرزا صاحب نے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذہب کا عجیب خانہ ہو اور بس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اسکی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ نہیں مل سکتی مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حکم و عدل ہوں لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت خصوصیات ہیں اور یہ نتیجہ تھی۔ اور ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا نقص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ اخلاشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کر دے۔

۱۔ ہم کہتے ہیں روح القدس کی تائید اور مہبت و فیضان آئی ہے۔ ۲۔ میں کہتا ہوں کہ یہ ثبوت ہمارا اپنی نبوت کا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار

اس عنوان کو پڑھ کر شاید ہمارے بھائیوں کو حیرت ہو۔ کیونکہ ایک عظیم الشان انسان جس کے ذریعہ خدا کا نام اپنے نام کو دنیا میں چمکایا۔ اور جس کے معجزات اور خارق عادت نشانوں نے مذہب کو جو محض قصہ کہانی ہو گیا تھا۔ از سر نو زندہ کیا۔ اور جو اس وقت دنیا میں ایمان کو دایس لایا جبکہ ایران شریار پر جا چکا تھا۔ بسو تمام مخالفین پر اقامت حجت کر کے اسلام کی صداقت کو

دنیا میں آفتاب کی طرح روشن کیا۔ اس کی یادگار ہمارا فانی اہل کیا قائم کر سکتے ہیں۔ خود خدا بتائے نے اس کے نام کو معفو و دنیا پر اس طرح نقش کیا ہے۔ کہ وہ کبھی مٹ نہیں سکتا اسلام کی جو خدمتیں اس نے کی ہیں اور ابطال باطل میں جو آج تک کوششیں کی ہیں۔ وہ قیامت تک اس کی یادگار ہیں۔ پھر یہ سلسلہ جس کے لئے قیامت تک یہ وعدہ ہے کہ جاعل الذین اتبعوا حق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ یہ خود اپنے بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عظیم الشان یادگار ہے۔ پھر اس سلسلہ کی تمام خدمتیں جو اعلیٰ کلمہ اللہ کے لئے قائم کی گئی ہیں۔ وہ بھی اسی کی یادگار ہیں۔ لیکن ایک بڑی بھاری ضرورت ابھی باقی ہے جسکی طرحت خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو میری آخری ایام میں بہت تھی۔ اور پھر اس وقت اللہ تعالیٰ نے اس مسیح کے خلیفہ کے دل میں ہی ہی بات ڈالی جو جس کے لئے چاہتا ہے حضرت مولوی صاحب کے ارشاد سے بدرجہہ عزیزہ خدا اپنے سب بھائیوں اور سبھی بھائیوں کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

جس ضرورت کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔ وہ ہے داعطین اور مبغضین کا تیار کرنا اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے انہیں دنیا کے مختلف حصوں میں بھیجنا جو نیکو زمانہ ایک علمی زمانہ ہے اسلئے ضروری ہے کہ ایک مبلغ یا داعظ سارے اختیار اپنے ساتھ رکھتا ہو جس سے وہ دشمنوں کے ہر قسم کے حملوں کا ویدہ کر سکے اور اسلام کی صداقت کو روشن دلائل کے ساتھ دوسرے لوگوں کے سامنے پیش کر سکے۔ یہ کام ایک اتنا بڑا اور اسام کام ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے بایون کہہ کر اس کو ایک اعلیٰ پیمانہ تک پہنچانے کیلئے ہزاروں نہیں لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمیوں کی متفقہ کوششیں بیکار ہے۔ حضرت مسیح موعود کا اصل کام تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہی تھا۔ اور جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں کیا تھا۔ کہ لیظمتی علی الدین کلد ضرور ہے کہ اب وہ آپ کے پیروں اور غلصین کی کوششوں سے پورا ہو۔ اسلئے اس تبلیغ دین اور اشاعت اسلام کو نہ صرف جاری رکھنا بلکہ اس کی توسیع کرنا ہمارا کام ہے۔ سب سے پہلے یہ ضرورت ہے کہ تبلیغ کے کام کے لئے قابل آدمی پیدا ہوں یہ ایک دن کا کام نہیں۔ مگر اس میں ہی شک نہیں کہ اس کام میں ایک دن کا توقف بھی نہیں ہونا چاہیئے۔

جلد نمبر ۲۴ اخبار برصغیر ۱۸ جون ۱۹۰۸ء

حضرت خلیفہ مسیح موعودؑ چلے بہترین کہ حضرت موعودؑ
میر کی یادگارین اعلیٰ پایہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا
جاوے بہین واعظین اور مبلغین تیار کئے جاوے
ہوتے دولوں میں حضرت اقدسؑ سے رسالہ الوہیت شائع
فرمایا تھا اور خدا کی طرف سے خبردار یہ اعلان کیا تھا کہ
وہ اہل جو خدا سے ابتداء سے آپ کے لئے مقررہ
رکھی تھی اس کا وقت بہت قریب آگیا ہے اس وقت
بھی آپ کے ارشاد کے مطابق ایک مدرسہ دینیہ
تاسیس کیا گیا تھا مگر کئی وجوہات کے سبب جن میں شاید
سب سے بڑی وجہ فنڈ کی کمی تھی۔ وہ مدرسہ اب تک ناقص
حالت میں رہا ہے اگرچہ دو تین سال کے عرصہ میں
چھ ہزار روپے جمع کر سکے تھے۔ کہ وہ اپنے کمال کو
پہنچے۔ جس لئے اور مبلغ اور واعظ اس سے نکلے
میں کام کرنے لگیں مگر یہ سچی بات ہے کہ جس
قدر ترقی اس عرصہ میں اس مدرسہ کو کرنی چاہیے
تھی۔ اس قدر ترقی ہی نہیں کر سکا۔ دینی مدرسہ کو
اہل پادشہ پر چلانے کے لئے ضرورت ہے
اہل مسکن کی پھر ایک بڑی لائبریری کی۔ پھر ایک
اعلیٰ درجہ کے شاف کی پھر کئی تعداد وظائف کی
جس سے ایک خاص تعداد طلباء کی تعلیم پاسکے
کیونکہ جب تک پڑھنے والوں کی تعداد بہت نہ ہو
اس وقت تک لائق آدمیوں کے ملنے کی امید
زیریں ہو سکتی۔ لائبریری کے متعلق حضرت خلیفہ مسیح
موعودؑ نے فرمایا ہے کہ ہم اپنی کتابوں کا بڑا ذخروہ
کل ہی دیدینگے۔ انجن تشیخ الاذعان ہی اپنی لائبریری
کو دیئے گا کہ وہ ہر کتاب کو قریب سے قابل آدمی جو
اس جماعت میں مل سکتے ہیں انکو اس سب سے کام پر
لگایا جائے۔ لیکن اس کے لئے اور وظائف کے
لئے ایک ماہوار مستقل خرچ کی ضرورت ہے۔ جو آہستہ آہستہ
موجودہ نئی سکول کے خرچ کے برابر ہو چکے رہے گا۔
بلکہ اگر اس کو کل کے درجہ پر پہنچایا جاوے اور مختلف
وباؤں کے سکھانے کا انتظام کیا جائے تو کسی
صورت میں کل کے خرچ سے کم خرچ ہو گا۔
مگر ہر دست کام شروع کرنے کے لئے قریباً دو ہزار روپے
ماہوار آگے پہنچے جاوے گا۔ اور دوسری طرف
اس کی عمارت کے لئے روپے لگا رہے گا۔ یہ بھی خیال
رکھنا چاہیے کہ اگر کافی سرمایہ جمع کر کے اس کام کو شروع

کیا جائے تو ممکن ہے کہ کوئی ایسی صورت ہو جائے
کہ سرمایہ تجارت میں لگا کر اس کی آمدنی سے یہ مدرسہ چلتا رہے
یہ حال یہ وہ تجاویز ہیں جو اب ہم حضرت مولوی صاحب کے ارشاد
سے قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں اگر کسی دل میں
یہ خیال پیدا ہو کہ یہ بڑے بہاری اخراجات ہیں اور
موجودہ اخراجات کے ہوتے ہوئے قوم ان اخراجات
کے بوجہ پر برداشت نہ کر سکے گی۔ تو یہ ایک کمزوری کا
خیال ہو گا۔ اگر خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ یہ کام ہو۔
اور ہم ایمان رکھتے ہیں۔ اور یقین کرتے ہیں کہ مسئلے
ایزدی اس وقت اشاعت اور تبلیغ اسلام کا موید ہے
اور کام ہو کر رہیں گے تو پھر اس قدر روپیہ کا فراہم ہونا کچھ
مشکل امر نہیں۔ خدا چاہے تو ایک ہی اپنے بندے
سے دو یا سا کام کر سکتا ہے۔ دوسری طرف یہی
ضروری ہو گا۔ کہ وسائل آمدنی کو دیکھ کر اخراجات کو بڑھایا
جاوے۔ یہ حال یہ دینی مدرسہ جسین قرآن کریم اور
سنت کی تعلیم اعلیٰ پایہ پر دی جائے گی۔ اور اسی
نئے علم کلام کے مطابق جس کے اصول حضرت
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قائم کر گئے ہیں۔ اصول
باطلہ کی تردید سے طلباء کو آگاہ کیا جاوے گا۔ اور
اصول اسلام کی تعلیم اون کو دی جاوے گی یہ مدرسہ جو
خلیفہ نے چاہا تو دنیا میں اسلام کی اشاعت کا ایک
بڑا بہاری ذریعہ ہو گا۔ انتخاب کی ایک یادگار ہو گی۔
اس کے لئے ہمیں بذریعہ عہدہ مناسب احباب کی
خدمت میں القاس کر سہیں کہ وہ یکجہت اور مستقل
چند عہدہ استطاعت دین اور انہیں اپنی متفقہ
کوششوں سے اس تجویز کو کامیاب بنانے کی
کوشش کریں۔ دما توفیقنا لا بائد۔
اس وقت ایک اور تجویز بھی حضرت مسیح موعودؑ کی
یادگار کے لئے کی گئی ہے۔ جو بالکل شایع
تسکیم بھائی ماسٹر غلام محمد صاحب جی۔ آئے پیش کی ہے
اور وہ یہ ہے کہ بعض جاعتوں کی طرف سے جو اس
قدر استطاعت رکھتی ہیں کہ بچوں میں پڑھانے والے
طلباء کو وظائف دے کر جاوے اس تجویز کو ہی
حضرت خلیفہ مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ اور
فرمایا ہے کہ جو احباب پسند کریں اس قدر روپے
شامل ہو جائیں۔
آخر میں میری راتھاس سب احباب کی خدمت

میں سے کہ وہ مخالفین کو پریشان نہ کریں اور استہزاء کرنے
دین اور اپنے کام میں جو حضرت دین اور اشاعت اسلام
کا کام ہے لگنے نہ دیں۔ ہر ایک شخص جو کہ اسے اسی کا بدلہ
پائیگا۔ اور یہ کہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے کہی جاتا ہے
کہ ایک گروہ کو خدا اپنے کام کے لئے امداد سے نام کے
چمکانے کے لئے اٹھا کر کھڑا کرتا ہے اور ایک دوسرا گروہ
اس کے مقابل ہستی اور استہزاء کے لئے کھڑا ہو جایا کرتا
ہے مگر خدائی وعدہ ہی سچا ہوتا ہے۔

ان جندنا لہم العاقبت
والسلام
محمد علی محمود احمد۔ محمد علی خان۔ رشید الدین

درو دل لغزین میدان طبع بہار حیرت اشیا
اردن برین مخلوق دیکھنے کے لئے
ہمیں کہیں باہر جانے کی ضرورت نہیں بلکہ سچی قادیان والا
قدیم کا میلہ کافی ہے۔
یہ وہ راستہ ہے جس میں قوم کے عادات و اخلاق صاف
و مذاق کا مجسمہ اپنی کریمہ منظر و حیا و سوز صورت کے ساتھ ظاہر ہو
کر قادیان میں جنتاں صداقت کے طلوع کی ضرورت کو
بتاتا ہے۔ آوارہ گردان باوہ ضلالت کو گری کی چھوٹی ہستی
رات اس ناپاکی اور بدفطرتی اور بیجاہت کے اظہار کیلئے
کافی معلوم نہیں ہوتی جس میں انسان بہت کچھ تشویش آخرت
جمع کر سکتا ہے اس سیاہ روت میں پنج نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ
اضطرابی حرکات میں جو بیجاہت کے حقیق منڈاس میں گزرتے
ہوئے اور ادا دھڑکتے پادشہ مار رہے ہیں یہ راگ نہیں۔
بلکہ ایک شرف نگاہ کی فلسفیانہ نظریں عروس شرافت کے
جنازہ پر ماتم کی شیون زآ آہ و بکا ہے۔ پر خدا کا شکر ہے
کہ یہاں ایک قوم ہے جو ان میں رہ کر ان سے الگ ہے۔
پیام صلح ۱۱ جون بروز اتوار پنج بجے نیورسٹی الائنمنٹ ہال میں
پیام صلح کی آخری تحریر پیغام صلح پڑھی جائیگی۔
سلاست دوید بازا آئید
تعلیم اسلام کی سکول قادیان
سے طلبہ العلم سرکیشن ہاؤس
پر ایک ماہ کیلئے اچھے گروہ میں جائے ہیں ایک جلسہ کیا گیا
جس میں حضرت مولوی نور الدین صاحب نے انکو نصیحت دے کر
کہا ہے کہ یہی تمہاری اور کوششوں کے چھلن کے دیکھتے ہو تو
سب سے پہلے تمہارے کیلئے اپنی پڑائی کیلئے کوئی نگران نہ ہو گا کہ نہیں
چاہیے کہ ایک نمونہ کو دیکھیں اور انہیں ان کے اعراض و امور کا بڑی

جس میں سے کسی نہ ہونے کے ساتھ جو اب دین اور دین و شرف اور اصول کے خلاف ہونے سے کام لیں۔ استہزاء و تشویش میں نہ لگیں۔

ڈاکٹر مرزا اور اسکی نبوت

کے متعلق ذیل کا مضمون چارے پڑوش مخلص دوست
منشی احمد دین صاحب ہیں انہیں نے گوجرانوالہ سے بھیجا کہ
اس میں منشی صاحب موصوف نے ڈاکٹر مرزا کو چھوٹا ثابت
کرتے ہوئے یہی لکھا ہے کہ وہ تمام الہامات جو اس نے
اپنی طرف سے شائع کئے ہیں اس کے خود تراشیدہ اور
افتراب ہیں۔ اگرچہ ان الہامات کی سب سے ہووگی اور جو ہر
نویبی ظاہر ہوتا ہے جو منشی صاحب نے خیال کیا ہے۔ مگر
ہماری رائے میں ڈاکٹر مرزا کے الہام خود تراشیدہ نہیں ہیں
شیطان اور حدیث النفس میں۔ مرزا کے خطوط اور رسالوں
اور اخباری رسائل میں سے ظاہر ہوتا ہے کہ حق کی عداوت کے
سبب وہ کچھ بخیر سمجھ گیا ہے اور اس کے دل و دماغ
میں جہنم اور کبر اس قدر پر گیا ہے کہ اپنے ہی گندے
خیالات اس کی زبان پر الہام بن کر جاری ہو رہے ہیں
اور شیطان انہیں امداد کے ساتھ شامل ہونے سے وہ سب
جانتے ہیں۔ ڈاکٹر مرزا نے نگت ہے جس کو وہ دیکھی یقین کر
لیتا ہے۔ یہ بیان نے ۱۶ سائز ان کو کے الفاظ کو
مترجم۔ یہ لکھو اگر اسے اچھا ذیل کیا مگر اس کی قسمت
نہیں سزاوم جاتی کہ وہ سمجھ جائے۔ کاش کہ اب
بھی اپنی غلطی کو پہچانے اور توبہ کرے اور پرج جائے
امین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبداللہ بن علیؑ

عبداللہ بن علیؑ کے اعلان کا بیان

امام ہمام مسیح موعود و مہدی موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب
قانونی ۲۶ مئی ۱۹۷۷ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ یہاں اللہ
وہاں آئیں و اجھڑت۔

عبداللہ بن علیؑ ۱۹ سال حضرت اقدس ممدوح الصفات کا
مرید رہے۔ منشی عین مرزا تھا۔ اور جماعت سے خارج کیا گیا
وہ ایک رسالہ اعلان حق لکھ کر حضرت اقدس کو اپنی پیشگی پوز
کاشکار ظاہر کرتا ہے۔

عبداللہ بن علیؑ نے آیام ارادت بن تفسیر القرآن لکھی
اور جابجا حضرت اقدس کی تائید اور ان کے دعوای کی
تصدیق قرآن شریف کی صداقتات سے کی۔ پھر اس

سے آیام ارادت میں چند رسالے حضرت اقدس کے خلاف
لکھے۔ اور ان کو دجال اور ضال بنایا اور اپنے آپ کو مسیح
اور کیا کیا ظاہر کیا ہے۔ عبداللہ بن علیؑ کے بہت سال ارادت
اور ارادت و تصانیف اور ایک امر بن علم یقین اور
حق یقین اور عین یقین اور اس سے ہی دو سال ارادت اور
مرتد و تصانیف اور ایک امر بن علم یقین اور
ایک ایسا حیرت انگیز اور خطرناک نظارہ ہے کہ اس کے
تفسیر میں جان کر۔ اسے کیا کچھ ضرورت نہیں ہے۔

عبداللہ بن علیؑ نے بہت سال ارادت اور قوالہ
ارادت کے بدلے کے لئے جو امور اچھا اور اچھے رسالوں
میں لکھے ہیں وہ اور ہیں حیرت انگیز اور خطرناک ہیں لیکن
اس وقت پھر ان تمام باتوں سے الگ ہو کر عبداللہ بن علیؑ کی
مریت اور پیشگی پوز کے متعلق کچھ لکھنا۔ یہ ہے۔ جن کا
شکر گزار وہ حضرت اقدس کو ظاہر کرتا ہے۔

عبداللہ بن علیؑ نے اپنے ہیٹ کو ارادت اور قوالہ کے چند اچھے
دو تون بن لکھے۔ یہ ہیں۔ اس کی بعض باتوں
پر کتبہ جاتی گی۔ ابتدا تو بات عدولی تھی اور خلیل اور صلاح
ہی لیکن لکھ کر اس کو اپنی قرآن دانی اور عہدہ داری کا غور
اور سامعین کی ویسی حالت جو اسے کا خیال تھا کہ لکھ کر
اور سامعین کے فیما بین مکرار ہوا۔ فزت بر این جابجا
کہ لکھ کر اور عبداللہ بن علیؑ نے امام ہمام کی عداوت میں خلو و کتا
کی اور اپنے ہیٹ کو قیالات اور کتا و ضد کی وجہ سے عبداللہ بن علیؑ
بن علیؑ کو حکم دیا کہ وہ لکھے۔ اور ان کے ارشاد
و اصلاح پر بھی اس کو ان سے رجوع کرنا مشکل ہو گیا۔
اس لئے منشی تندرہ میں عبداللہ بن علیؑ جانتے سے خارج کیا
گیا۔

عبداللہ بن علیؑ نے الذکر الیکم خبر بر سر ۲۴ مئی ۱۹۷۷ء
میں خلو و کتا۔ مذکورہ بالا شائع کی ہے اور اس کے پڑھنے
سے مذکورہ بالا واقعات ثابت ہیں۔ پٹیل کے اکلون کا
اعتراف صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے لکچروں میں
رسول کی عظمت اور اطاعت کا مطلق ذکر نہیں کرتے بلکہ
ذرا ہی سے خدا اور خدا کے احکام اور خدا کا منشا معلوم
ہوتا ہے۔ عبداللہ بن علیؑ نے بڑے بڑے رسول کی عظمت
کو مطلقاً غیر ضروری قرار دیا اور جب امام ہمام مسیح موعود نے
اس کو اسی جرم میں جماعت سے خارج کر دیا تو وہ خود مسیح
بن بیٹھا۔ اور مسیح کو دجال اور ضال قرار دیا۔
اس خط و کتابت سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ

عبداللہ بن علیؑ نے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چند ایک تجاویز بھیجے
کہ انہی جماعت کو یہ کرنا چاہیئے اور وہ کرنا چاہیئے۔ ایسا ایسا
کرنا چاہیئے۔ لیکن مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو پہلے
اس فاسد عقیدہ کے چور ٹہرنے پر مجبور کیا۔ جو رسول کی عظمت
اور اطاعت کے منافی تھا۔ اور جس کو اس نے نہ چھوڑا۔
عبداللہ بن علیؑ نے مرزا کو مسیح موعود کے برخلاف اور
بھی چند رسالے لکھے اور جابجا مخالفت کے لکچروں نے اور
اس قدر دریدہ دہنی اور بزبانی سے کام لیا کہ اعادہ آن کر دیا
اگلے۔ اس نے مرزا صاحب کو ابتدا میں ہی سے خطا کار
اور کچھ کا کچھ ظاہر کیا۔

پٹیل کے اکلون عبداللہ بن علیؑ کے لکچروں پر کتبہ جاتی ہیں
کرتے یا حضرت اقدس اس کی تجاویز کو مان لیتے۔ تو وہ اپنی
مسیح ہونے کا یا مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر معترض اور مدبدہ
دہن ہونے کا ناپاک ملکہ اور جس مواد اپنے اندر مخفی رکھنا
لیکن اللہ تعالیٰ کی نشیبت اسی طرح تھی۔ جس طرح کہ حضور میں
آیا۔ عبداللہ بن علیؑ کے تفسیر القرآن نے عبداللہ بن علیؑ کو اس امر پر ابھری
کہ اگر تم مسیح موعود اور مامور میں اللہ کے مشیر بننے کی صلاحیت
رکھتے ہو۔ پس یہ کتبہ بھی بلا ہے۔

عبداللہ بن علیؑ نے ۱۲ جولائی ۱۹۷۷ء کو ایک الہام شائع کیا
کہ مرزا صاحب تین سال کے اندر فوت ہو گئے اور اس کی
عبارات یہ ہیں۔

مرزا مسیح موعود و مہدی موعود حضرت مرزا غلام احمد صاحب
قانونی ۲۶ مئی ۱۹۷۷ء کو فوت ہو گئے ہیں۔ یہاں اللہ
وہاں آئیں و اجھڑت۔

خدا تعالیٰ کی ذات اس الزام سے بری اور پاک ہے
کہ وہ پہلے مسیح کو دجال اور ضال کا بیس سال تک مرید بنائے
اور پہلے مسیح کو بیس سال مرید بنائے۔ کہے۔ تعالیٰ اللہ
عما یصلحہ۔ یہ سالہ بعد کا الہام الہام نہیں تھا حضرت
ایک ڈکٹر سلا اور دیکھی تھی۔ جو خود حضرت اقدس امام ہمام کے
پاک اور سچے الہامات سے بنایا گیا تھا۔ جنوری ۱۹۷۷ء میں
حضرت اقدس نے رسالہ الوصیۃ لکھا جس میں متواتر اور کثیر الہامات
اس امر کے شائع کئے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری
عمر اب توڑے دن لگتی ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب نے
اپنی وفات کے قریب ہونے کا الہام شائع کیا۔ تو عبداللہ بن علیؑ
کو بھی یہ سوچی۔ کہ وہ آپ کی وفات کا الہام شائع کرے۔
چنانچہ ۱۲ جنوری ۱۹۷۷ء کو اس نے ایسا کیا۔

دیں ہے۔
 "مرزا کج سے چودہ ماہ تک موت اور بین گویا جادو لگا۔
 پہ جب اس کو معلوم ہوا کہ اپریل سنہ ۱۲۸۷ء کے اخیر میں
 حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اور اپنے
 اہل کے معالجہ کے لئے ایک ماہ کے واسطے لاہور
 تشریف لائے ہیں۔ اور نیز اس کو معلوم ہوا کہ لاہور پہنچنے
 کے چند روز بعد میں احمدیوں کا یہ حال ہے۔ کہ مرزا صاحب
 دو ایک ماہ اور بھی قیام فرمادیں گے اور نیز لاہور میں سکون
 بنوانے کا بھی خیال ہے۔ تو اس لئے خیال کیا۔ کہ لاہور
 جیسے شہر میں جہاں ایک دفعہ مرزا صاحب آئے۔ اور
 لوگوں نے طرح طرح کے سب و شتم کی جہالت کی۔ وہی حالت
 کے واسطے مرزا صاحب کا آنا ناممکن سمجھا۔ اور لیا
 علیل ہوں گے۔ پھر اس لئے خیال کیا۔ کہ اگر لاہور
 میں زیادہ قیام پذیر رہے۔ تو اس کے بعد جلاوطن کیا
 ہی زیادہ استحکام و دجاؤ لگا۔ اس لئے اس کو لاہور
 مدت قیام کے قریب قریب ڈھانڈا گیا۔ اور اس
 کہ مرزا ۱۲ سالوں کو مرض مہلک میں مبتلا رہا کہ کب تک
 جائے گا۔ اور اس سے اس کا مقصود و مرض یہ تھا کہ مرزا
 لاہور میں زیادہ قیام نہ کریں۔ یہ الامام ۸؎ کو
 لئے پیرہ اقبال کو بھیجا۔ چہ یہ پیرہ ۱۵ سالوں کے
 پرچہ میں نسل نہ آ۔ اللہ تعالیٰ جو عظیم فیضیر ہے اس کو
 عبدالحکیم کے منہ ویسے مخفی نہیں ہے۔ اور اس کو
 اپنے ان کا پورا کرنا جو اس نے اپنے مسیح کو بتلائے
 ہوئے ہوں۔ بہول نہیں کیا تھا۔ اس لئے ۵۰ روز بیشتر
 کو جبکہ مسیح موعود اپنے مخالف عبدالحکیم کی چودہ ماہ والی
 پینگوٹی کے اندر ہی رہے۔ فرمایا جس کا مطالبہ مسیح نے
 اس طرح رکھا۔ کہ تیرا دشمن جو کہتا ہے۔ کہ جلاشی سنہ ۱۲۸۷ء
 سے چودہ ہجریہ تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں اس کو
 میں جو ہٹا کر دنگا۔ اور تیری عمر کو بڑا دوں گا۔ اب عبدالحکیم

[illegible]

ایچ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ عبد الحکیم معلم اور مقدس انسان نہیں

دیوید آندریاس

پروانہ وار جان ہی کر دینگے سہم نشا
نوازی شمع حسن سے ایسی رنگ بین سے

باب ۱۰ خیال نہیں کیا تھا کہ اسکو علیحضرت عیسیٰ علیہ السلام
 واری نور الدین صاحب مداحم ابراہیم نے جو کچھ اسکی گذشتہ
 نقطہ ہستہ کی نسبت کہہ چکا تھا وہی نکلتا تھا اس سے عبرت
 پکڑتا نہیں۔ یہ کہانی اور تصانیف کی بات ہے کہ چھپس سال کی
 سخن گوشتہ اسالامانہ اور اسکی کو خود اپنی زبان سے
 خاکہ کش مارا گیا ہے اور پھر عداوت اور تعصب
 اور نفرت اور کینہ اور حسد اور کینہ اور کینہ اور کینہ

نیکو ارستہ چہنوں نے اپنے اخلاق کریم کی وجہ سے دنیا میں اسلام کو پھیلایا ہے۔ وغیرہ۔ مگر موجودہ زمانہ کے متعلق جو غلط فہمی پکڑیں نہیں کر سکتے۔ خدا بارہ قلائد امتہ قدخلت لہا ماکبتہ و لکم ماکسبتہ۔ اور اولیاء اور بزرگوں کو اس موجودہ زمانہ سے تعلق ہی کیا وہ اپنے وقت پر آئے اور اپنا کام کر کے چلے گئے اب زمانہ موجودہ میں ہی کسی مجدد یا خادم دین کی ضرورت جو یا کو خیال ان کے یہ زمانہ و جالوں ہی کے آنے کا زمانہ ہے ضرورت کا احساس تو دلوں میں موجود ہے حالانکہ موجودہ پیکار کر رہے ہیں۔ کو کسی مصلح کی ضرورت ہے چنانچہ کج ہی پیسہ اخبار میں ایک انگریز کا مضمون تھا اس کی جگہ پر اپنے لیکچر میں بیان کیا کہ زمانہ پیکار کر رہا ہے کہ ہندو و مسلمان۔ عیسائیوں اور یہودیوں کو اتفاق کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ کہتا ہے۔ کہ مسلمان یہودی اور نصرانی سب کے سب بلا امتیاز انسانی گروہ میں اتحاد و اتفاق دیکھنے کے مشتاق ہیں اور ہمدی موعود کے آنے کا انتظار دیکھ رہے ہیں جو کہ دیر یا سویر عالم وجود میں آکر تمام انسانوں میں یگانگت کا رشتہ قائم کرے گا میں اس ہمدی کے متعلق اپنی ذاتی رائے یہ رکھتا ہوں کہ وہ اہل قلم میں سے ہوگا۔ اور اسی ضرورت کے لیے کہ وہ اس سے اقوام عالم کے دونوں میں یگانگت ہو سکے گا۔

پیر اخبار ۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء

غرض اس امر کا احساس تو ہر ملک و ملت کے لوگوں میں پایا جاتا ہے مگر چلے بیٹے تھا۔ کہ ضرورت کی مطابق کوئی پیدا ہی ہوتا۔ اور وہ اسلام کا نور اور برکات دکھا کر زندہ معجزات سے اسلام کے فیوض اور زندگی کا شجرہ دیتا۔ نہ یہ کہ اس زمانہ پر ہونے والی خاموشی اختیار کی جاتی اور کہا جاتا۔ کہ اب اسلام زندہ نہیں بلکہ مردہ ہے اور کوئی دلی یا بزرگ موجود نہیں جو نشانات دکھا کر اسلام کی زندگی کا ثبوت دے۔ مانا کہ اخلاق فاضلہ جی کسی مذہب کی صداقت کی کسی قدر دلیل ہو سکتی ہیں اور ان کا بھی کسی قدر اثر ویرانی لوگوں پر ہوتا ہے۔ مگر صرف اخلاق فاضلہ ہی حقیقی اور زندہ ایمان نہیں دے سکتے بلکہ وہ درجہ ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے پر کامل ایمان عطا کرتا ہے اور گناہ سوز زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ وہ صرف خدا کے اپنے تازہ نشانوں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جو اسے مامروں کی معرفت دنیا میں ظاہر

کرتا ہے۔

فہرست

موجودہ صورت میں قریب نسبت مسلمانوں کے ہمین ہندوؤں سے زیادہ امید نظر آتی ہے کیونکہ وہ تعلیم کی ترقی کی وجہ سے اور کچھ تجربہ کی وجہ سے بہت کچھ سیکھ رہے ہیں۔ ہمارا تو خدا کبھی بھی یہ نشانہ نہیں کہ لوگوں کے مسلمان بزرگوں کو گامیاد میں باہر کی عزت نہ کی جاوے اور اسی طرح ہم ان سے کبھی بھی چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھی ایسا ہی کریں خدا ایمان نہ دلوں نگران کو برا ہی نہ کہیں اور کہیں کہ سچا ملت نہیں یہ موجودہ زمانہ میں پھوٹ اور اتفاق کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کو بند کر دین۔ اور بالکل ممانعت کر دین کہ باہم ایک دوسرے مذہب کی مخالفت میں ہتک آمیز کلمات اور کتب میں بالکل بند کر دی جاوے اور چاہے ہی نہ جاوے اور ایک ایسی ہوا چل جائے۔ کہ آپس میں محبت ہو اور اتفاق بڑھے جس طرح سے ایک ہوا چلے چل گئی تھی۔ کہ پھر پھر ہی اسلام سے متفق ہوا جس طرح کی ایک ایسی ہوا چل جاوے کہ باہمی اخوت اور اتحاد بڑھے اور اتفاق اور بغض و تعصب دلوں سے نکل جاوے

فہرست

قاعدہ کی بات ہے انسان کو ایک غفی امر پر مبنی اعتقاد ہوتا ہے اس پر اتنا اعتقاد نہیں رہتا جب وہ ظاہر ہو کر سامنے آ جاوے۔ مثلاً ان ہندوؤں کی ویری دیتا جتنے ہی ہیں اور ان پر ان کو کامل اعتقاد ہے۔ اگر وہ ان کے دوبرہ چلوں تو ان لوگوں کے دلوں میں ہرگز ان کی اتنی وقعت نہ رہے۔ یہ فیصلہ ہی کا کام ہے۔ کہ وہ اپنی شکل بھی دکھا دیتے ہیں اور اپنی عظمت ہی دلوں میں برقرار قائم کر دیتے ہیں۔ یہی جو کو آج کل لوگ خدا ماننے میں اگر وہ یہاں آجہاں اور لوگوں کے حلقوں میں بیٹھیں تو ممکن نہیں۔ کہ ان کی پرانی خدائی کی عظمت ہی لوگوں کو دلوں میں رہ سکے۔ چہ جائیکہ وہ کچھ اور خدائی کا دیر بچھا سکیں کیونکہ لوگوں نے جس خیال سے ان کو خدا تسلیم کیا ہوا ہے ظاہر ہو جائے پر ان میں وہ باطن نہ پا کر فریاد ہے کہ انکار کر دیں۔ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جب کسی خاص شخص کے متعلق کوئی اعتقاد پیدا کرتا ہے تو ساتھ ہی اس کی ایک خیالی تصویر بھی اس کے ذہن

میں آجاتی ہے۔ جب تک وہ اس کی نظروں سے غائب تھی جب تک تصویر لگ رہی ہے وہ شخص یا چیز اس کے سامنے آ جاتی۔ پہلے اور ان کے سامنے کو بہت خیالی بہت باتوں کے خیالات پاتا ہے تو اس کے دل سے اس کی عظمت اٹھ جاتی ہے۔ یا کم از کم یہ عزت نہیں رہتی چنانچہ خیال ان لوگوں کے مضمون ہی تھا کہ اس کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ اصل میں وہ شخص ان کے دل کی خیالی تصویر کے مطابق نہیں ہوتا۔ جو کچھ انہوں نے سمجھا ہوتا ہے وہ نہیں بلکہ کچھ اور ہی ہوتا ہے۔ تو یہ اعتقاد اور بظن ہو جاتے ہیں۔ اور اصل میں یہ دین ہوتا ہے۔ یہاں ایسے آئینہ اہل غلو سے کام لیا جاوے۔ مگر اتنا ہی ایسی ذات احد وجود ہوتے ہیں کہ وہ اپنا وجود لکھا کر اپنی عظمت قائم کرتے ہیں۔

۲۲۔ مئی ۱۹۰۸ء قبل عصر

۲۳۔ مئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو ستورات حضرت امام الزمان مسیح موعود ہمدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے در و دولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم ہمارا راج کے درشن کے واسطے آئی ہیں۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں اطلاع کی گئی۔ چنانچہ آپ نے عنایت لطف اور مہربانی سے ان کو اجازت دی اور وہ گہر میں جا کر حضور کو خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت اقدسؑ ان کے دلوں مضمون رسالہ پیام صلح کے لکھنے میں مصروف تھے تو بڑی دیر کے بعد اپنے فرمایا کہ اب درشن ہو گئے اب تم جاؤ۔ مگر انہوں نے عرض کی کہ ہم کو آپ کوئی وعظنا دین ہم اس وقت حاضر خدمت ہوئی ہیں چنانچہ آپ نے ان کے اصرار اور اصرار کیوجہ سے ان کو نوین مخاطب کیا۔ (جو کہ اپنے ہم پٹی کو قبل عصر بیان فرمایا۔)

فہرست

اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں میں اگر وہ ایک باتیں نہ ہوں تو آپ لوگ آریہ وغیرہ لوگوں سے سود رہے اور اچھے ہو۔ ان میں سے پہلی بات تو یہی ہے کہ خدا کو جو کہ ہمارا تہملا پیدا کنندہ اور پروردگار ہے۔ اس کو واحد لا شریک جان کر اس کی عبادت کرو۔ اس کی عبادت میں کسی دوسرے دیوی۔ دیوتا۔ پتھر یا پھاڑ۔ سانپ یا کسی دوسرے عصبیت ناک دندے گنگا مائی یا جمن کوئی درخت ہو یا نباتات غرض

کوئی بھی بہت اُس کے ساتھ نہ لڑے۔ کیا جاوے اور اُسے
ایک ایک لڑاکو کے پوجا کرو۔ یہ جو قوم لوگوں نے سو کر ڈرو پونا
نہا۔ کچھ نہیں۔ ان کی کیا ضرورت تھی اور یہ کیوں بنائے گئے
ہیں؟

ہم نے مذہب عام فرمایا اور تو کسی کے بھی نہیں ہیں۔
حضرت اور میرا۔ نے فرمایا کہ اتنا جان سکران
مستورات۔ نے خلیفہ کی غرض سے عرض کی کہ
یہ بات آپ ہمیں سمجھا دیں۔

اس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ دیکھو گدا قسم کے جوتے
ہیں۔ ایک تو رنگدار۔ دوسرے تو رنگدار۔ رنگدار کا تو قاعدہ ہوتا ہے
کہ ایک آواز کی اور لگنے عددانہ پر چل دئے۔ کسی نے
کچھ دیر یا تو شیک در نہ خیر۔ بلکہ ایسے لوگوں کو بعض لوگ
پیچھے سے آکر بھی خیرات دیتے ہیں اور ان کا کام صدارت
اور آگے بڑھنا ہوتا ہے۔

مگر یہ خلاف ان کے خرگدا دھڑا مار کر بھیج دیتے
ہیں اور ایک ہی دروازے پر بیٹھ رہتے ہیں۔ جب
تک ان کا سوال پورا نہ کیا جاوے اور آخر ایسے گدا کو ملنا
ہے اور ہرگز مناسب ہے۔ یہی حال خدا سے مانگنے والوں کا ہے
خدا سے بھی وہی پائے۔ تیرہ ہیں جو خرگدا بن کر خدا ہی کے
دروازے کے بندہ رہتے ہیں اور پتے ہو کر استقلال سے
خدا کے بندہ بننے سے ملنے لگتے ہیں۔ غیر مستقل اور علیہ باز جو
جلدی ہی نا امید یا بدظن ہو جاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محو مہم رہتے
ہیں۔ صدق اور ثبات کے ساتھ خدا کی ذات پر کامل ایمان
اور یقین بھی ضروری ہے۔

یہ امر صدق اور اخلاص کے خلاف ہے۔ کہ
جلدی ہی خدا سے یابوس ہو کر اور دن کی طرف اپنی حالت
کو لے جانا۔ اور در بدر مارے مارے پھرتا۔ کبھی کسی
بُستہ کے حقدور میں التجائیں کرنا۔ کبھی کسی دیوتا۔ جھڑپاڑ
جنگل کے درخت یا گنگا مائی کی طرف حاجت کو لے جانا
اس امر کی دلیل ہے۔ کہ ایک خدا پر ہر دوسرے نہیں اور اس کو
ساری حاجتوں کا پورے کرنے والا ہونے پر کامل ایمان
نہیں۔ یا جلدی سے تنگ کر اُس سے نا امید ہو کر اور دن
کی طرف دامن حاجت پھیلانا خرگدائی کے بالکل خلاف ہے
ایک چوڑا کر دوسرا اور دوسرا چوڑا کر تیسرا خدا بنانا
اور اُن سے اپنی حاجتیں چاہنا بالکل غلط راہ ہے بلکہ
چلے گئے۔ کہ ایک کو پھڑو اور اوس سے اپنی ساری حاجتیں
چاہو۔ اور وہ سب کا حاجت روا ہے۔ شرط صبر و استقلال

اور ایمان ہے۔

اتنا حصہ نہ کرادیں۔ نے عرض کی کہ بات تو یہی
ہے مگر حضرت اقدس نے کے نشان کو ایک۔ کہ غفہ
اقدس چلے رہے ہیں۔ کہ جلی جانیں پر نہ رہے۔
عرض کی کہ ہم دور سے آئی ہیں پکھا ہوا۔ کی
خواہش ہے۔ اور صرف درشن اور باتیں سننے کو
آئی ہیں۔ اب فرمائیے۔ کہ پریشاد سے باز رہنا
کیسے کیا کریں؟

فرمایا

پرتھو بے شک اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو
کہ اے سچے اور واحد خدا۔ اے کہ تو ساری مخلوق
کا پیدا کر نیوالا۔ اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات
واقف ہے تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرہ
تیرے تصرف میں ہے تو جو چاہے سو کر سکتا ہے
تو ہمیں گناہ اور پیر شٹ زندگی سے نکال کر سید
راستہ بنا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو
جاوے۔ ہر یوں سے ہمیں بچا۔ بیان ہمارا خستہ بار
میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ یہ ہم سے قدر ہو جاوے
ان کا تو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دور کرنا ہماری
طاقت سے دور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں
پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاوے اور
کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے۔ پہلے ہرگز نہ
کے چل۔ سے بچا اور تیرے نیک کر سون کی توفیق عطا
فرما۔

اس طرح سے خدا سے سچے دل سے اور نیک
نیتی سے خرگدا کی طرح کی بن کر اسی سے نہ کسی اور گنا
کیا کرو۔ اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس
طرح کی سچی ٹپ اور دعا سے ایسا ملے گا اور ایک گنا طون
کے سب گند مہرے جائیں گے اور شانتی اور سکھ کی زندگی
شروع ہو جاوے گی۔ فقط

فرمایا

ان عورتوں کی حالت سے دیکھتا تھا کہ شریف اور فحش
عورتیں ہیں۔ لاہور جیسے شہر میں ایسی شریف اور
نیک عورتوں کا وجود دشمنیت ہے۔

خلفہ

صدائے اکمل

مختلف آواز۔ دین میں مختلف

خلاق و تکرر و تکرر و تکرر

کے اصحاب اصحاب کے

بائیں کچھ کچھ رہے ہیں۔ رہے جو میرے قلب کی کیفیت پر
ہیں اس کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں۔ کوئی جان مشورہ دینا
ہے۔ کہ ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ کوئی یہ کہتا ہے۔ کہ اب
میرزا کے دعویٰ ہوں۔ کے ساتھ ہی میرزا دین ہو
جائیں گے۔ پر سچ ہے۔ السعد للقیس علی نقیب
میں کہتا ہوں کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ یہ بالکل بول گئے
کہ قوت ایمانیہ اور جوش اخلاص و ثبات مومنہ کس چیز کا نام
ہے۔ اُن لوگوں کے نہ ہونے والے پورے پورے پتے
والے سن رہے ہیں اور کان کھل کر سن رہے ہیں۔ کہ انشا و اللہ
احمدیوں کا قدم ہن خدا کی پاک جماعت کا قدم اس جتنا بلند
پر مستحکم ہو گیا ہے۔ جہاں تھامی دعوت تھی۔ کے تیرہ ہزار
پہنچ سکے۔ انشا و اللہ تعالیٰ۔ تم کہیں نہ آؤ اور اپنا خاک
پھینک کر اپنے منہ پر ڈالتے ہو۔ اگرچہ ایک آواز
نکلے تھی۔ کہ روح شیطان اس بات سے نا امید ہو گیا۔ کہ
جزیرہ محبوب میں اس کی فرمانبرداری کی جلد ہے۔ نہ تو یہاں
سے ہی یہی آواز نکل رہی ہے۔ آج دنیا کے تمام
غرائب اس بات سے یابوس ہو جا دیں۔ کہ تھوڑی ان
میں ہر حامل ہوں گے۔ فاعلم للہ رب العالمین۔

کہا وہ جو مصفا چشمے کا پانی پی لے۔ تم نہیں پھر
سنا اس پیرے باا ہا ہتے ہو۔ جہاں سے پانی پینا
تو درکنار کھڑے ہونا ہی مشکل ہے۔ کہ وہ جو جنات منعم
میں رہتے ہیں۔ تم انہیں اس جنگ میں۔ لے جانا چاہتے
ہو۔ جہاں اوام باطلہ و عقائد فاسدہ کی جہانگیر کے سوا
کچھ نہیں۔ دیکھو قوم خراب کان کھول کر سن لو۔ کہ احمدی
انشاء اللہ تعالیٰ لے جاؤ ہیں۔ اور راکب ہیں۔ وہ
ایک دنیا کو اپنی تقابلی قوت قدسیہ سے انشاء اللہ
اپنی طرف کھینچیں گے۔ پر خود تمہاری طرف
کچھ کچھ نہ جائیں گے۔ وہ انسان پرست نہیں بلکہ
خدا پرست ہیں۔ کسی انسان کی موت ان کو طاق حق
سے ڈگمگاہیں نکلی۔

سنو! ایک اشہری اس عقیدہ پر قائم ہے۔ کہ ہم
وسطہ و مقدس وجود۔ جسے لوگ مرزا قادیانی کہتے تھے
خدا کا برگزیدہ نبی ہے۔ وہ اکثر انبیاء نبی اسرائیل سے
افضل ہے۔ وہ دوسری ہر مذہب سے ہے۔ وہ

وقت بیدار قیام و طاعت

برایان

کامن احمدی | قیمت ۱۰

کوشش لیلیا

ہندی لکھنؤ مسطورہ ماسٹر فیلڈ اور ایسٹیم صاحب
نہایت عجیب و دھچپ جس میں لیکچرار کی بارگاہ
اور حضرت مسیح موعود کوشن و تار کی صداقت کا ذکر ہے۔ نیست

بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی تین آ
عصمت انبیاء
طریقہ احمدیہ | مصنفہ المل آف گو بی سی۔ اس منظوم

یہاں پر میری رائے یہ ہے کہ اگرچہ یہ ایک نیا ہیرو ہے مگر اس کے لئے چھاپا گیا۔

۱۔ یہ مضمون اس وقت تک نہیں لکھی جہاں اس میں
ایک سالہ مباحثہ اصولی بتائے گئے ہیں۔ جو اس کے زیر نظر لکھنے
پر آمادہ ہوئے۔ اس کی سہولت میں بہت کچھ مدد مل چکی ہے اور
اس مضمون میں وثاقت بھی اور سچائی اور سادہ و سادہ بیان کا ثبوت
دیا گیا ہے اور اس کی افادہ عمل کے وقت کو اس کی
تائید شدہ ایسے طریقوں میں لکھنا چاہئے کہ ایک دو سو سو سے
تائید نہیں ثابت ہو کر اپنی زبردستی پر کر رہے ہیں۔ چنانچہ
کا مینا سپرنگ کی گرا حائل ہو سکتی ہے۔ اور جس طرح
کی تعلیم اور ان کا مابہر اقامت زدیگر علماء سے پیش کیا
تجربہ مل سکے اس مباحثہ کے لئے مندرجہ بالا
مضمون کے ساتھ نہایت ہی مفید ثابت ہو گا۔ ۱۰
معدہ کاغذ پر قریباً ۲۶۲۲۰ صفحہ حجم ہے۔ باوجود
چھپنے کے کثیرہ کے قیمت صرف ۲ روپے لگی ہے۔

دفتر بزرگ قادیان سے طلب کی جائے

ظہور المسیح

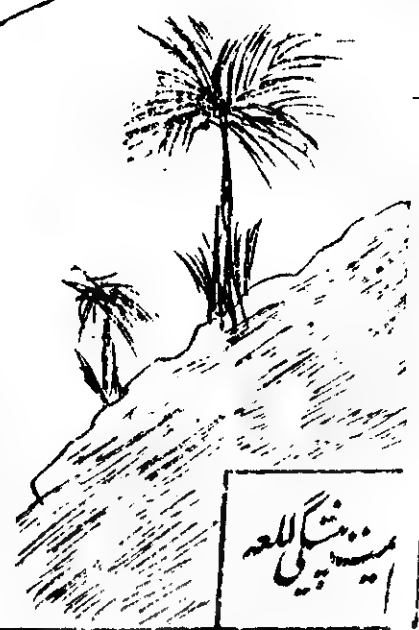
۱۰۰۔ ہاتھ کی کتاب بھی اکمل صاحب کی
 تصنیف ہے اس میں مسیح موسوی کی
 اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں
 دلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت کیا گیا ہے۔ اور اسے لکھتے تو
 نہایت کتابوں۔ مثل سیفِ شبت تیاقی۔ درہ درانی۔ غایتِ
 کوریزہ نظر رکھ یا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ ان لن یؤ
 ۱۰۱۔ عنہم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ترمیم و تفسیر
 قابلِ ورجہ۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملک
 مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص

مہر احمد مسیح احمد نور ساج کا بیٹا باخیر کی تولد کے حساب سے منکوار

بدلتے ہیں قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

سبحان الذي لا يشركه شيء لا اله الا هو
الحق المقيم



ایہ منشا للہ

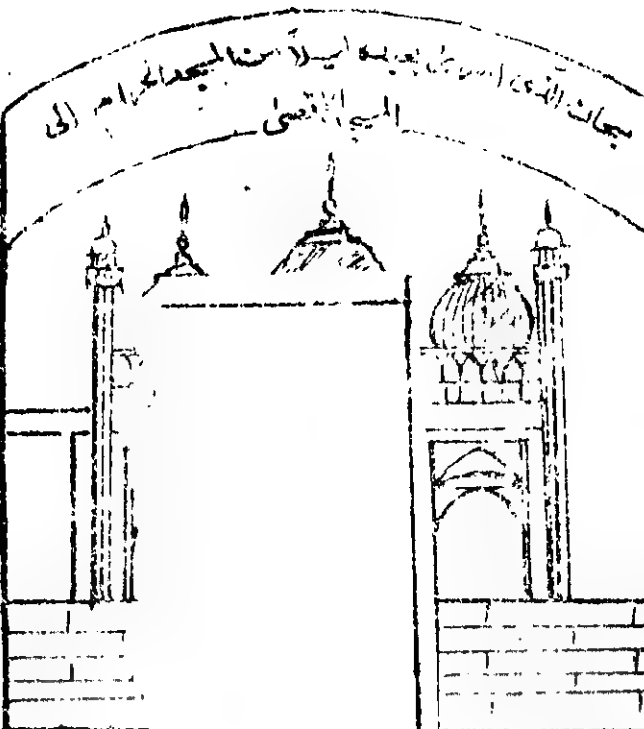
۱- حضرت امامان صلوات الله علیهم

خود را بفرستد میان غریب و بگردد و در وقت
در روز و در شب

D. G. Khan



QADIAN



جبر و تنبیل ۵۲۷ و لایمی شفق بینی نعره و زار الان

چگونہ باتو گرائی چادر قادیان مینی

میس از معاویہ

مؤرخ ۲۵ جمادی الاولی ۱۲۲۶ ھجری علی الصابغہ التحیة والسلام مطابق ۱۲ جون ۱۸۷۱ء

سرلکے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا ایڈیٹر و مخرج محمد صادق عفی عنہ دارالامان ہمارا حنیف نشان ہمارا

ایک نئی قابل دید کتاب
معیار الصادقین

یہ کتاب قاضی اکمل آف گر یکی نے لکھی ہے اس میں
ایسے سات اصول بتائے ہوئے ہیں جن کے زیر نظر
رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد
سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح ادمیح موعود
کے دعوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور
مخالف علماء کے عقاید کو اپنی کتابوں سے ایسے طرز
میں نکھلے ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر
اپنی تردید آپ کر رہے ہیں پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی
کیلئے حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم
اور ادب کا بابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے غرض
کہ آجکل کے علمی مذاق رکھنے والے مصنف مزاج لوگوں
کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہو گا۔ ۲۰ پونڈ کے
عہدہ کاغذ پر تقریباً ۷۰ صفحہ ۲۶×۲۰ حجم ہے۔ باوجود
ضخیم کثیرہ کے قیمت صرف ۳ روپے لگی ہے۔

دفتر بدرقا دیان کے طلبہ کھائے

میں نے

[illegible]

تخلیف مسیح کا تازہ خط

ہر ایک کامل انسان ہمیشہ اعتراف منوں کا نشانہ بناتا ہے۔
 آدم علیہ السلام کو شیطان نے زمین بلکہ الملائکہ نے ہی
 مفدا اور سفاک کہا۔ موسیٰ علیہ السلام کے مذہب کا تذکرہ
 تو بہت ہی میں نہیں بلکہ قرآن کریم میں ہی ارشاد ہوا
 وَلَا تَكْفُرْ بِاللَّذِينَ اتَّخَذُوا مَوْسَىٰ قَبِيلًا ۚ اللَّهُ
 مَتَّاقِلُوا دَكَاتٍ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيحًا۔
 اعدا اذنا تبرہ۔ قول الامراء اور ان کے عقائد و وجہ
 ہونے کا ذکر فرمایا۔
 مسیح علیہ السلام کو جو کہا گیا۔ وہ تو انہیں مسلمان ہی سمجھتا تھا
 کے بیان کو سن کر زیادہ کیا کہہ رہا تھا۔ ہمارے سرکار حضرت خاتم النبیین
 رحمت رب العالمین کی نسبت جو کہ یورپ و امریکہ و ایشیا
 افریقہ اور ہندوستان سے لائے اور اس کے بائوٹن نے کہا
 اگر اس ناپاک کا خدا کا انبار بن جانا تو کچھ جھگڑے کیا کم اور بجا
 رہتا۔ فلیست هذا باطل قادر و کسرت فی ایمانا
 مرزا صاحب مغفیر کے مقابلے آپ کی زندگی
 میں مخالفوں نے ناخون تک زور لگایا اور پکڑا گیا۔
 ہو گئے اور ہم لوگوں کے سامنے ہزاروں۔ الی پیشگوئیوں
 پوری ہوئیں اور ہمیں شاہد کہیں ہیں۔ جن پیشگوئیوں
 کا اعتراف ہے اگر وہ پوری ہو جائیں تو کیا مخالفان
 لینے۔ والتجرتہ تشهد علی الشہد۔
 بہر حال کہہ لکھ۔ میں اپنے دل خیال کے ایک تھکان
 سوالات کے متعلق ظاہر کرتا ہوں جاپنے سمجھ میں کر لوگ
 کرتے ہیں۔
 اول یہ کہ توسیع مدت حیات پر لوگ اعتراض کرتے
 ہیں۔
 جناب میں! سنہ تولد کا پتہ لگانا اس ملک خاص کر چارے
 جیسو گولن میں آیا شکل امر تھا یا کہ نہیں۔ کیسے وقت بے ریب
 مسلمانوں کو یہی یہ خیر حاصل تھا کہ ان کی تاریخوں اور تاریخوں
 میں اچھے اسلاف کا سنہ تولد اور وفات کیسے مفصل درج
 ہوتا رہا ہے مگر جناب پر تو کھٹوں کے عہد میں وہ فرما
 تقری گزری ہے۔ یہ ناخجری و یومنا بالعواق جہان سے
 وہاں وہاں سے وہاں پہنچتے پہنچتے رہے حضرت امام
 نے اس نظارہ کو جو آپ کے خاندان پر گذرا ہے بہت

ہی مدناک پر ایہ میں بیان فرمائیے دیکھو
 مگر پر ہی ہمسکو پتہ لگائے جسے مرزا سلطان احمد
 افسر مال فرزند اکبر حضرت مرزا نے ہی بیان کیلئے کہ مرنا ہی
 ۱۳۶۷ء و ۱۳۷۷ء میں پیدا ہوئے پس اس صورت میں
 شمسی حساب سے ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴ اور قمری حساب سے ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴
 حضرت امام کی عمر ہوتی ہے۔ اب میں نفرت الحق خیمہ ہرین احمیہ
 ایک کتاب حضرت امام کی تصنیف جو اس کے صفحہ ۹ و ۱۰ کو ہے اور
 جو الفاظ وحی کے دوسرے کے متعلق ہیں وہ تو جو ہر اور چھپائی
 کے اندر اندر کی تعیین کرتے ہیں و پیش کرتا ہوں اور اس قسم
 بیان کے بعد میرے نزدیک کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا اس
 وحی الہی کا امین ذکر جو بانی مرث خیال ہے۔
 ان برادر ہی عرض کر دینے کے قابل ہے کہ کچھ یوں اور عام
 تسکات میں تحریر میں علی العموم عمر کے متعلق تخمینے کے کام
 لیا جاتا ہے تو قریب چوبیس یا پچھنچھ یا تین غالب ہوتا ہے وہی
 لکھا جاتا ہے میرا خیال ہے اس واسطے عمر کے متعلق دروغ حلفی کے
 مقدمات سننے میں نہیں آتے یہ اگر حضرت کے کہیں اس
 رنگ پر ہونے کے متعلق مختلف الفاظ بیان کئے ہوں تو صریح
 وحی کا تذکرہ استعمال نہیں فرمایا۔ نفع والی پیشگوئی پر
 حقیقہ الوحی میں ۳۸۸ و ۳۸۹ میں حضرت امام خود فرام فرماتے
 ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں ایضا المرأۃ قبل نبی فان البلاء
 علی عقبہ (عائشہ زوجہ) پس احمد ایک جب بیوا کے اندر
 مر گیا تو پس اند و گھبراے اور بعض کے خط معجز دنیا کے ہر
 جئے آئے جو انکے جو در میں تو خدا تعالیٰ نے اپنی شرط پوری کئے
 کیلئے اس پیشگوئی میں تاخیر والدی پھر لکھا ہے کہ مخالف احمد ایک
 کے دادا کا ذکر کرتے ہیں مگر احمد ایک کے وقت پر مے کا ذکر
 نہیں کرتے۔ ۳۸۸۔ و عید کی پیشگوئیوں کا دورا ہرنا جو جب
 نصوں قرانیہ اور حدیثیہ کے ضردری آہیں کیونکہ وہ کسی بلار کر
 نائل ہوئی خبر دیتی ہیں اور بہ اتفاق ایک لاکھ پچیس ہزار پچیس
 کے ہر ایک بلا۔ صدقہ انجیر است اور دعا اور نضرع و ناری سے
 رہم ہو سکتی ہے ۳۸۹ حقیقہ الوحی۔ یہ اس کا بسط سے ذکر کرتے
 لکھا ہے کہ عید کی پیشگوئیوں میں ایک بلا ہوتی ہے اور جطر بلا
 کا واقع ہونا ممکن ہے کہ دور ہونا بھی ممکن ہے۔ تتمہ حقیقہ الوحی
 کے صفحہ ۳۸۹ میں فرمایا ہے کہ جس جب ان لوگوں نے امر شرط کو
 دینی نبی فان البلاء علی عقبہ (پورا کر دیا تو نوح فرسخ ہو
 گیا یا آخر میں پڑ گیا کیا کچھ خبر نہیں کہ یحییٰ اللہ علیہ السلام
 و شیت الی تتمہ حقیقہ الوحی۔ ۳۸۹ اس کے علاوہ ڈاکٹر
 عبد الحکیم اور مولوی ثناء اللہ کے اعتراضات میں میں

پیغام صلح

۱۱ جول کو، جو صبح برادر م خواجہ
 کمال الدین صاحب کلیل جھکوت
 پنجاب کے حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکچر سنی ہزار آدمیوں کے
 مجمع میں سنایا حاضرین کافی اثر دیکر گویا کچھ کا خلاصہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ
 رب العالمین کی پس علی اسکی جسمانی تربیت کو ایسے ہی روحانی تربیت
 بھی کسی خاص قوم یا زمانے یا مکان کیلئے محدود نہیں بلکہ اسے ہر قوم
 میں نبی بھیجے اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہے گا (۲) اتفاق
 بڑی مبارک چیز ہے اگر ایک ہندو کسی مسلمان کو دیکھ پھنچتا ہے تو اس کے
 معنی میں کہ جس شاخ پر وہ پھنچا ہے اسی کو کاٹتا ہے (۳) جو روحی اختلاف
 معمولی بات ہے باقی بڑے بڑے اختلافات شائے جاہلین اور
 امین کو پیشکل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم ہندو مذہب میں ہی پائی جاتی ہے
 ہم لوگ اس بات کے خال میں کہ اسلام کا دور از بد مذہبیت ہوا۔ ہندوؤں
 میں ہی اوتار پیدا ہوئے ہیں اور انہیں لوگ قبول کرتے رہے جابجہ
 سری کشن پھر باہم انکس ہی یہ پیغام دینا کیلئے مامور ہو کر اسلام بجا
 مذہب ہے۔ (۴) اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ذلیل میل و جل بندہ جو
 اسلئے ایک قوم کو دوسرے قوم کے نبی کا پتہ نہ لگا اور ہر جب امتداد دینا
 سے تعلیم میں فرق دیکھا تو سرور سے دوسرے نبی ہی کے منکر ہو گئے ہر مذہب
 میں سہواً بعد اس کے پیدائش کی طرف سے کچھ غلطیاں پڑ جاتی ہیں
 جو اخیر میں جو مذہب بن جاتی ہیں۔ بدہ نہ ہی جہاں کی کوشش کی کہ
 صرف وہی الہی کتاب نہیں بلکہ اور ہی میں اسلئے اُسو و ہر یہ کہا
 گیا جس طرح یو رہا ہو عیسیٰ کو خدا نہ ماننے اُسے پادری دہرے کہتے ہیں
 (۵) صلح نہیں ہو سکتی جب تک اصل وجہ اختلاف کو دور نہ کیا جائے وہ
 پوٹیکل اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہی اور وہ یہ کہ ہر مقدس
 نبی کو گامیان دی جاتی ہیں۔ (۶) وید میں شرک کی تعلیم نہ تھی
 ہندوؤں کا شرک ہونا اب شرک ہے اور ہر لوگ کے حکم کو ہی اسی
 سے منسوب کیا جاتا ہے یا انہم وید کو خدا کی طرف سے ماننے میں
 پس آپ لوگ تو ان جمید کو کیوں خدا کی طرف سے زمانہ میں صہیں سراہا
 تو عید کی تعلیم ہے اور تازہ نشا اُن کے ساتھ اس بات کی گواہی موجود ہے
 کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ (۷) اگر ہندو صاحبان ہم سے صفائی
 کرنا چاہتے ہیں تو یہ کہہ دیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ
 کی رسالت اور نبوت پر ایمان لائے ہیں اور انکو سچا نبی مانتے ہیں
 اور انہو ایک ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے ہم ہی لکھ دیتے
 ہیں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوئے

مقامی لوگ کہتے ہیں کہ میں نے ہندوستان میں ہندوؤں کے گھر گئے اور ان سے جو باتیں کہیں
 جہنم سے اپنی کوششوں سے افریقہ میں ایک اسلام بھیلا۔ (۱۵) اسلام کا پیغام بظاہر دیکر انہیں
 ہر ایک کو کھینچنے لگا۔ وہ تو انہیں مسلمان ہی سمجھتا تھا
 کے بیان کو سن کر زیادہ کیا کہہ رہا تھا۔ ہمارے سرکار حضرت خاتم النبیین
 رحمت رب العالمین کی نسبت جو کہ یورپ و امریکہ و ایشیا
 افریقہ اور ہندوستان سے لائے اور اس کے بائوٹن نے کہا
 اگر اس ناپاک کا خدا کا انبار بن جانا تو کچھ جھگڑے کیا کم اور بجا
 رہتا۔ فلیست هذا باطل قادر و کسرت فی ایمانا
 مرزا صاحب مغفیر کے مقابلے آپ کی زندگی
 میں مخالفوں نے ناخون تک زور لگایا اور پکڑا گیا۔
 ہو گئے اور ہم لوگوں کے سامنے ہزاروں۔ الی پیشگوئیوں
 پوری ہوئیں اور ہمیں شاہد کہیں ہیں۔ جن پیشگوئیوں
 کا اعتراف ہے اگر وہ پوری ہو جائیں تو کیا مخالفان
 لینے۔ والتجرتہ تشهد علی الشہد۔
 بہر حال کہہ لکھ۔ میں اپنے دل خیال کے ایک تھکان
 سوالات کے متعلق ظاہر کرتا ہوں جاپنے سمجھ میں کر لوگ
 کرتے ہیں۔
 اول یہ کہ توسیع مدت حیات پر لوگ اعتراض کرتے
 ہیں۔
 جناب میں! سنہ تولد کا پتہ لگانا اس ملک خاص کر چارے
 جیسو گولن میں آیا شکل امر تھا یا کہ نہیں۔ کیسے وقت بے ریب
 مسلمانوں کو یہی یہ خیر حاصل تھا کہ ان کی تاریخوں اور تاریخوں
 میں اچھے اسلاف کا سنہ تولد اور وفات کیسے مفصل درج
 ہوتا رہا ہے مگر جناب پر تو کھٹوں کے عہد میں وہ فرما
 تقری گزری ہے۔ یہ ناخجری و یومنا بالعواق جہان سے
 وہاں وہاں سے وہاں پہنچتے پہنچتے رہے حضرت امام
 نے اس نظارہ کو جو آپ کے خاندان پر گذرا ہے بہت

۱۱ جول کو، جو صبح برادر م خواجہ
 کمال الدین صاحب کلیل جھکوت
 پنجاب کے حضرت شیخ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکچر سنی ہزار آدمیوں کے
 مجمع میں سنایا حاضرین کافی اثر دیکر گویا کچھ کا خلاصہ ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ
 رب العالمین کی پس علی اسکی جسمانی تربیت کو ایسے ہی روحانی تربیت
 بھی کسی خاص قوم یا زمانے یا مکان کیلئے محدود نہیں بلکہ اسے ہر قوم
 میں نبی بھیجے اور ہر زمانے میں بھیجتا رہا اور بھیجتا رہے گا (۲) اتفاق
 بڑی مبارک چیز ہے اگر ایک ہندو کسی مسلمان کو دیکھ پھنچتا ہے تو اس کے
 معنی میں کہ جس شاخ پر وہ پھنچا ہے اسی کو کاٹتا ہے (۳) جو روحی اختلاف
 معمولی بات ہے باقی بڑے بڑے اختلافات شائے جاہلین اور
 امین کو پیشکل نہیں کیونکہ اسلام کی تعلیم ہندو مذہب میں ہی پائی جاتی ہے
 ہم لوگ اس بات کے خال میں کہ اسلام کا دور از بد مذہبیت ہوا۔ ہندوؤں
 میں ہی اوتار پیدا ہوئے ہیں اور انہیں لوگ قبول کرتے رہے جابجہ
 سری کشن پھر باہم انکس ہی یہ پیغام دینا کیلئے مامور ہو کر اسلام بجا
 مذہب ہے۔ (۴) اصل بات یہ ہے کہ چونکہ ذلیل میل و جل بندہ جو
 اسلئے ایک قوم کو دوسرے قوم کے نبی کا پتہ نہ لگا اور ہر جب امتداد دینا
 سے تعلیم میں فرق دیکھا تو سرور سے دوسرے نبی ہی کے منکر ہو گئے ہر مذہب
 میں سہواً بعد اس کے پیدائش کی طرف سے کچھ غلطیاں پڑ جاتی ہیں
 جو اخیر میں جو مذہب بن جاتی ہیں۔ بدہ نہ ہی جہاں کی کوشش کی کہ
 صرف وہی الہی کتاب نہیں بلکہ اور ہی میں اسلئے اُسو و ہر یہ کہا
 گیا جس طرح یو رہا ہو عیسیٰ کو خدا نہ ماننے اُسے پادری دہرے کہتے ہیں
 (۵) صلح نہیں ہو سکتی جب تک اصل وجہ اختلاف کو دور نہ کیا جائے وہ
 پوٹیکل اختلاف نہیں بلکہ مذہبی اختلاف ہی اور وہ یہ کہ ہر مقدس
 نبی کو گامیان دی جاتی ہیں۔ (۶) وید میں شرک کی تعلیم نہ تھی
 ہندوؤں کا شرک ہونا اب شرک ہے اور ہر لوگ کے حکم کو ہی اسی
 سے منسوب کیا جاتا ہے یا انہم وید کو خدا کی طرف سے ماننے میں
 پس آپ لوگ تو ان جمید کو کیوں خدا کی طرف سے زمانہ میں صہیں سراہا
 تو عید کی تعلیم ہے اور تازہ نشا اُن کے ساتھ اس بات کی گواہی موجود ہے
 کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ (۷) اگر ہندو صاحبان ہم سے صفائی
 کرنا چاہتے ہیں تو یہ کہہ دیں کہ ہم حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ
 کی رسالت اور نبوت پر ایمان لائے ہیں اور انکو سچا نبی مانتے ہیں
 اور انہو ایک ادب و تعظیم کے ساتھ یاد کرینگے ہم ہی لکھ دیتے
 ہیں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوئے

البلاغ المبين

۱۔ ہنسی سننے کا وہ دگرگیزہ نظارہ آخر دم تک بچے یا درمیگا۔ جب خصلے ہاتھوں سے معطر کیا ہو امیج گیارہ بجو معزز و سادہ و امرا و لاہور کے سامنے ایک تقریر فرما رہا تھا تقریر کیا تھی معرفت کا ایک سمندر تھا جو اپنے پورے جوش میں تھا۔ عرفان کا ایک بادل تھا۔ جواہر رحمت بنکر اپر برسا وہ ایک آخری پیغام تھا۔ جو دار الخلافہ میں اس عواطف و الخلافہ اپنے قادر و توانا مالک الملکوت سلطان البحر و کثرت کی طرف سے پہنچایا۔ بارہ بج گئے اور اپنے فرمایا کہ مہمان کا وقت گزر جاتا ہے۔ چاہو تو میں اپنی تقریر بند کر دوں مگر سب نے یہ کہہ کر کہنا تو ہم روز کہتے ہیں زمین روحانی غذا کی ضرورت ہے چنانچہ تقریر ایک سبب فہم پر ہی اور تھکا خواجہ کمال الدین صاحب پیڈر چٹکوت کی مساعی جید کو شکور کرین چھوڑنا۔ اپنے ایڈورسٹوں کے لئے حضور سے نیاز حاصل کرنے اور ان کے کلمات طیبات سننے کا یہ موقع دعوت کے رنگ میں نکال دیا۔

نحو اس وقت اس بات کا اظہار مناسب **اللہ تعالیٰ کا شکر** یہ معلوم ہوتا ہے کہ تین قسم کا شکر: چاہیے سوربہ مقدم اللہ کا شکر ہے جس نے زمین پر ایک چلو ہے امن بخشا ہے اور صحت و تندرستی بخشی ہے اور طرح کے اسباب ہمارے لئے اشاعت دین کے ہتھیار کئے ہیں اور درجہ بخت پر سب بات تو یہ ہے کہ اگر ہم اپنی نعمتوں کا شمار کرنا چاہیں تو بس قدر یہ نعمتیں ہرمانی روحانی حالت پر محیط ہو رہی ہیں وہ گنتی نہیں جاسکتیں۔ و ان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوها۔ مہیا کہ اس نے سورہ فاطر میں خود فرمایا کہ میں رب العالمین۔ رحمن۔ رحیم ہوں اور حق بخت ہے ہم اپنی ان نعمتوں سے دیکھتے ہیں کہ اس دنیا کا بقا اور جاری آسودگی انہی صفات کے ساتھ ہے اگر وہ ذات پاک رحمانیت کو استعمال میں نہ لائے تو دنیا تباہ ہو جائے مگر ان کے معنی خدا کے کلام سے یہ ثابت ہوتے ہیں کہ کبھی بغیر کسی عرض کے اور سوا کسی عمل کے رحمت کرتا اور اسباب مہیا کرتا ہے۔ مثلاً دیکھو خدائے جب یہ نظام بنا کر ہے سورج سے چاند ہے۔ آواز ہے پانی ہے ہوا ہے ہمارے امراض کے دھبیہ کے لئے قسم قسم کی بوٹیں

میں اب کوئی تباہی نہ ہے کہ اس کے کس عمل کا اجر میں ہر ایک شخص جو عمیق فکر کرے اس پر خدا کا رحمان ہونا ثابت ہوتا ہے۔ انسان کی زندگی داسودگی کے لئے جو کچھ چاہیے تھا وہ اس کے پیدا ہونے سے پہلے ہتیا کیا۔ جو کچھ آسمان میں ہے اور زمین میں اور ہر کچھ ہمارے وجود میں پایا جاتا ہے۔ سب اس کی رحمانیت کا نتیجہ ہیں۔ کیونکہ جب ہم ان کے بیٹ میں تھو۔ اس وقت جو کچھ اس کے انعام ہوتے وہ کسی عمل کا نتیجہ نہیں ہو سکتے۔ تلخ کا سکر یہیں سے رو ہو جاتا ہے۔ مگر میں اسے چھڑنا نہیں چاہتا غرض خدا کی بے شمار نعمتیں ہیں جن کو کسی ترادین قول نہیں سکتے طوری طور سے ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا رحمان ہے۔ ہمارے اس ملک میں بہت قسم کے فتنے ہیں جو کچھ ان کو عطا کیا گیا وہ کسی گذشتہ کرم کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ سچ بات یہ ہے کہ جو کچھ ہے۔ یہ خدا کے فضل اور اس کی رحمانیت نے دیا ہے کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا کہ میرے اعمال کا عوض ہے خدا نے اسی سورہ فاطر میں فرمایا کہ وہ رحیم ہے۔ یعنی کوششوں پر یکہ نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ مثلاً ایک کسان کا شکاری کرنا ہے آباشی کرتا ہے اب عادت الدجاری ہے۔ وہ کسی کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ایک دانے کے عوض کئی دانے دیتا ہے کسی پریشہ حکمت یا شکر کار کی برائی کی وجہ سے فضل برباد ہو جائے۔ تو یہ معلوم بات ہے۔ یہ شافروناور کا لحدوم کا حکم رکھتی ہے اسی طرح پر خدا کا نام رب العالمین۔ ہے۔ رب کے معنی پرورش کرنے والے ہیں۔ عالم روحانی و جسمانی کی دہری پرورش کرتا ہے۔ اگر اس نے ایسے قوی انسان میں نہ رکھے ہوتے۔ تو ان ان انعامات سے کہ ان متوقع ہو سکتے۔ ایسا ہی روحانی ترقی بغیر اس کے فضل کے ناممکن ہے۔ پھر فرمایا کہ میں مالک یوم الدین ہوں۔ جزا و سزا دینا اسی کے اختیار میں ہے اسی عالم سے ہر آدمی کا معاملہ شروع ہو جاتا ہے۔ جو نقب زنی کرتا ہے شایدا ایک دفعہ نہیں تو دوسری دفعہ دوسری دفعہ نہیں تو تیسری دفعہ مزید بکڑا جاتا ہے یا کسی اور رنگ میں اسے شامل باقی ہے (یہ سزا کی کم ہے کہ جو دوست کے لئے جوری کرتا ہے اور پھر ہی ہوشیہ نفس اور غریب ذلیل رہتا ہے) ہم نے

اس عالم میں غیب خود کر کے دیکھ لیا کہ ہر گری سے کئی کرنا ہے تو نیک نتیجہ پانے سے خالی نہیں رہتا اور جو بدی کرنا ہے ضرور وہ نتیجہ بھگت لیتا ہے دیکھو جو نا کرتے ہیں اونکو آتشک ہر جاتی ہے۔ شراب پینے والوں کو روف ہو جاتا ہے۔ کسی کی اسیر یوں میں پھڑپھڑے نکل آتے ہیں۔ اللہ خدا کے اس تدارحان میں کہ کسی کی طاقت ہے جو ان احسانوں کو شمار کر سکے ان جس قدر قوی ہے کر آیا ہے وہ کس کا عطیہ ہیں۔ انسان اگر سچ کر دیکھے تو سب قوی اللہ کے زیر قدرت میں چاہو تو ایک دم میں قلب کی حرکت موقوف ہو جائے اور انسان فوراً ہلاک ہو جائے مگر مرنے کو کس کا عمل عیبت ہے۔ دنیا کی محبت میں سب گرفتار ہیں آخرت کی فکر کم لوگوں کو رہتی ہے میں کہتا ہوں کہ اگر ایسے لوگوں کو اللہ کی طرف سے پورا نہ آجائے تیلے لئے بہشت طیار ہے۔ چاہو تو دنیا کی نعمتوں میں رہو اور چاہو بہشت کی سبب مثل نعمتوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ تو وہ سب لوگ دنیا کو قبول کریں۔ یہ دنیا پرستی کا نتیجہ ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ دنیا فانی ہے کئی دست گند جاتا ہے۔ زمین۔ عوینہ۔ بھائی۔ لٹکے ہوئے سب آخر کار ایک دن بد ہون گئے اور کسی کو گور کے ہو چکے اگر کوئی غور کر لیا تو اسے تو دنیا فانی ہونے کا نقشہ اکھون کے سامنے پھر جائے پھر سچے کہ میں وہ کوششیں جو دنیا کے لئے کر رہا ہوں کیا وہ خدا سے ہیں کج رنگ اگر دنیا میں کوشش ہو رہی ہے مگر مقررہ وقت موت سے باز رکھنا ناممکن ہے عین لوگ شاید ہماری تقریر کو معنی میں نہ لیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ انسان غلطی پر ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ نجات ذکر و تجارت کرو۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا کی محبت میں خدا سے منہ پھیر لیں اچھا نہیں۔ ابتداء میں پیدا کر لیا ابھی دی ہے۔ اور آخر بھی اسی سے واسطہ پڑتا ہے تو پھر کیونکر انسان کے لئے اسے غافل ہونا نتیجہ خیر ہو سکتا ہے غرض خدا تعالیٰ کے احسانات شامد انداز سے باہر میں نہ کر اس کو کہتے ہیں کہ انسان خدا کے آگے سچے عمل سے اقرار کر کیری ہی رحمتیں اور تیرے ہی فضل میں اور پھر عمل رنگ میں اس کی اطاعت و عبادت سے اظہار شکر کرے **شکریہ گوشت** | دوسرے شکر گوشت کا۔

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم طالب علم ہیں بلکہ یہ بات
ہمارے اصول میں داخل ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کے
اصول کا انکار کرتے ہیں کھنوں کا زمانہ جنھوں نے
دیکھتے تھے وہ خوب جانتے ہیں کہ ہم لوگوں کے باب
داد کی کیا حالت تھی اور اسلام تو ایک حریف کوئی
باور اندازان نہیں دے سکتا تھا اگر کوئی دیتا تو مجرم قرار دیا
جاتا پھر کوئی عدالت استعمال کرے تو وہ بھی مجرم۔ اب
آزادی اس قدر ہے کہ ایک مسلمان اپنے مذہبی فریضے
بڑی آزادی سے ادا کر سکتا ہے۔ روزے رکھ کر کوئی نہیں
پڑھتا۔ نہ کوئی صومہ۔ کوئی مانع نہیں جس قدر چاہو علوم دینی کو
حاصل کرو۔ مخالفوں کو جواب دو۔ کوئی تمہیں منع نہیں کرتا
ابھی مال میں فائز کثیر حاصل ہے میری ملاقات ہوئی۔ تو
اوس نے کہا کہ کسی آزادی ہے کہ عیسائیوں کے خلاف
مذہبی طور سے کچھ کہنا یا لکھنا روکا نہیں گیا پس اگر کوئی مسلمان
اس قدر شہسٹ سے نافرمانی کرے کہ وہ میرے نزدیک اصرار
کا لگا دے گا۔ حدیث صحیحہ جو منہ لیں شکر اللہ منہ
لشکر اللہ۔ خدا کو سچا شکر گزار رہی ہے جو چہ انسان
کا شکر گزار ہے۔ جب گورنمنٹ کے خلاف ہوا یعنی انچو
لیکٹمن کے توہراس سے پہلے ہی دن پھر
بایک۔ انھوں نے ہم تو اس گورنمنٹ کے احسان کو
دل سے محسوس کرتے ہیں دیکھو میں نے بہت

تکلیف کشید کی ہیں اور عیسائیوں کے خلاف بہت

لیکن گورنمنٹ نے برا نہیں منایا۔ یہ اسی لئے کہ مذہبی
آزادی ہے رکھی ہے بلکہ تمدنی کا یہ حال ہے کہ
ہماری کتابوں کے بعض نسخے ذریعہ مارٹن منگو کے
لگنے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ گورنمنٹ نہ ہو تو ایک دوسرے کو
چیر کھا دین۔ اسامی بادشاہوں نے کیا کچھ کیا اور برا متکثر
نیک بنتی ہے۔ انصاف کرتے ہیں کسی کو دانستہ پکڑتے نہیں
بہت۔ دوسرے کہ ایک جنتیں پادری نے مجھ پر اقدام قتل
کا مقدمہ کیا۔ اس میں ایک مسلمان مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب
یٹاوی نے بی گواہی دی۔ مگر وکس ڈپٹی کمشنر نے اس مقدمہ
میں خوب چھان بین کی۔ آخر میری عید الحمید ہو دل اٹھا۔ کہ مجھ
پادریوں نے سکھایا۔ اس پر اس صاحب نے مجھے کہا کہ آپ کو
مبارک ہو آپ پر ہی ہر گئے۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں
مسلمانوں کی نسبت کچھ برائی تھی۔ تو کبھی میری مدد نہ
کرتے۔ اگر کسی مسلمان بیانی کی یا ہندو کی عدالت میں یہ
مقدمہ ہوتا۔ تو مجھے وہ کبھی نہ چھوڑتا۔ ان میں جس قدر

انصاف اختیار کرتا ہے اسی قدر روشن ضمیر ہو جاتا ہے
اور اس پر حق بات منکشف ہو جاتی ہے۔ بانی یہ کہتا کہ
ہمیں جو دوسرے نہیں ملتے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ
جینک انسان پر کوئی بات مقرر نہیں ہوتی۔ زمین پر نہیں
آتی۔

تیسرا اشارہ آپ سب صاحبوں کا ہے۔
شکریہ ناظرین جنہوں نے تشریف آوری کی تھی

گوارا کی خدا کرے جس طرح جسمانی طور سے باہم ملاقات
ہوئی۔ روحانی طور سے بھی ہمارے دل جلا دین۔
جسمانی ملاقات تو کچھ چیز نہیں زبان سے کوئی فتح نہیں
ہوتی۔ دونوں کے فتح کرنے والا تو دل ہے۔ جو قوم
زبان پر جمع خیر کرتی ہے وہ فحش نہیں ہوتی دیکھو
صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس کوئی
کامیابی کا راز سامان جنگ نہ تھا مگر بھی قلبی خلوص
تھا اور حق کا جوش جس سے آخر منظر و منظر ہر مسئلے۔

بے نظیر طور سے کامیابیاں حاصل کیں ہر ایک شخص جو خدا کو
خوش رکھتا چاہتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا اوسے
کامیابیاں بخشے۔ وہ قریب آئے۔ نہ کسی پیوڑ۔ حدیث
کرے۔ فرمایا۔ قد اخل من ذلکھا و قد اخل
من شھھا۔

وہ پانچ وہ جنوں نے کینس
کر لیا اور تباہ ہو گیا وہ جس نے اسے خواب کیا۔ فلاح
دین دنیا و دوزخ کو شامل ہے جو شخص اپنے نفس کی
ناپاکی کو چھوڑ دے۔ وہ آخر کامیاب ہوگا۔ بیشک کوئی
فلسفہ میں طاق ہے کوئی ہیئت میں کوئی سائنس میں
شہرہ آفاق ہے یہ قبول ہے مگر نہ کینس بڑی مشکل
چیز ہے۔ علوم ظاہری دماغی اس کو تیز کرتے ہیں مگر
ان کا قلب کے ساتھ کچھ علاقہ نہیں۔ جو علوم ظاہری حاصل
کرتے ہیں بیچر سلیم الطبع کے آخری نتیجہ بھی ہوتا ہے
اون میں کبر آتا ہے۔ اون کو سچا انکار اور سچی نرمی
نصیب نہیں ہوتی۔ کبر لپی بڑی بلا ہے کہ انسان اس
کی وجہ سے ہر قسم کی نرمی سے رک جاتا ہے۔ اب اس
کے آگے جو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ قانون قدرت

میں داخل ہے کہ ہر ایک چیز ضرورت سے پیدا
ہوتی ہے۔ جس قدر کڑے۔ جو تیان
بوٹ۔ آلات معشیت ہیں یہ کیونکر پیدا ہوئے اس کا
جواب یہی ہے کہ ضرورت سے۔ پس جب ضرورت پیش
آتی ہے۔ تو وہی ضرورت رہنما ہو جاتی ہے آپ کے

جانتے ہیں کہ مذہبی طور سے اسلام پر حملہ ہوتا ہے۔ ان علما
سے متاثر ہو کر بعض دین سے لگتے بعض مذہب سے
لگتے بعض مکرر یہ جملے کئی قسم کے ہیں۔ بعض منقولات
کے اسلوب سے کہتے جاتے ہیں۔ بعض معقولات کے
پتھیاروں سے۔ یہ نکتہ چینی اور علوم جدیدہ کا حملہ برا
سخت حملہ ہے جو کچھ آج کل تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم ہی
در اصل بڑی غلطیوں میں ڈالتی ہے۔ میرا تجربہ ہے۔

کہ اکثر لوگوں کو یہ ناقص تعلیم مذہبی طور سے مفید نہیں
پڑتی۔ پڑھنے والے خلیج الرن ادب سے قید ہو جاتے
میں کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ مگر پر ہی انھیں کبھی عزت
چاہیئے نہیں کرتے۔ اسلام کو معمولی بات سمجھتے
ہیں۔ اوس کے منہ سے دہریت کی برائی آتی ہے
اس آج آج سے لگے یا کل لگے۔ جدید فلسفہ کا حملہ

پادریوں کے حملہ سے بڑھ کر ہے۔ بیرونی حملہ
کے علاوہ ایک اندرونی حملہ بھی ہے سائنسوں میں
کاجوں میں مسلمان طالب علم پڑھتے ہیں اور دہریت
اور اندھیری کے عقائد حاصل کرتے ہیں۔ اگر پہلے ہی
مذہبی تعلیم کا خیال رکھیں۔ یہ نقص

بڑھ کر نہ ہوگا۔ ہزار کی زندگی بن
دیا جائے۔ فسق و فجور میں مبتلا کر کے شراب کی
عادت ڈال دیا جائے پھر اسے کہیں کہ پردہ کہ تو اس کو
یہ ممکن نہیں۔ یا کم از کم مشکل ضرور ہے۔ کیونکہ اس کی تو
عادت پڑ چکی ہے اسی طرح ہوش سنبھالتے ہی پادریوں
کے یا آریوں کے مدرسوں میں اپنی اولاد کا بھیج دینا اور
پھوٹن سے اس بات کا طلبگار ہونا کہ یہ سب مسلمان
ہوں۔

ابن خیال است و جمال است جنوں
جن کا نون میں ہمیشہ اسلام کے برخلاف صدائیں
پڑتی رہتی ہیں وہ کیونکر اسلام کی عظمت کو قبول کر سکتے
ہیں۔ اسلام ہر ایک پر غالب ہے جدید فلسفہ اس سے بھی قوی
کر جائے۔ مگر پہر ہی (میں سچ کہتا ہوں) قل شریف
اس پر غالب ہے بن لوگوں نے فحش نہیں کیں۔

قرآن مجید کو تہہ نہ نہیں پڑا وہ کیا جانتے ہیں انوس
کی بات ہے کہ قرآن مجید کبھی پڑا نہیں اور اس پر اعتراض
کئے جاتے ہیں۔ دیکھو میں مثال کے طور پر بیان کرنا ہوں
قرآن کی قطعی تعلیم ہے روحانی فلسفہ سے پڑھتے۔
قرآن شریف میں وعدہ کیا ہے۔ کہ مرنے کے بعد جو

قوت غصبی کو بھی بڑا نہ کہنا چاہیے۔ کیونکہ موقعہ و محل مناسب پر اس کا استعمال حرام نہیں بلکہ اس کی بدستوری حرام ہے۔ ان میں ایک حکم تھا کہ غصبی بن جاؤ۔ اگر ایک تک عیسائی اسپر عمل کرتے تو کبھی کا خاتمہ ہو گیا ہوتا۔ یہ دوسروں کو کیا کہتے ہیں اپنی کتاب پر پہلے تو عمل کر لیا ہوتا ایسی باتوں سے قرآن شریف کی غفلت معلوم ہوتی ہے اصل میں سچا حکم وہی ہے جس پر عمل ہو سکے اور عمل کرنے سے کوئی قیامت لازم نہ آوے۔ اور جس کلام میں ایسی باتیں ہوں کہ اس پر عمل کیا جاوے تو دنیا کا انتظام بگڑ جائے۔ تو وہ کتاب پھر اس کی طرف سے نہیں ہو سکتی۔ ہم نہ بغیر پر اعتراض کہ تم میں نہ قورات پر بلکہ یہ سمجھنا چاہیے۔ بنے ہیں کہ اب ان کتابوں پر عمل کرنے کا موقعہ و وقت نہیں رہا۔ یہ دراصل ایک خاص فائدہ کے متعلق کتاب میں ہے۔ اس فائدہ ان کو دوسرے تمام سے کچھ غرض نہ تھی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے خود کہا کہ میں بنی اسرائیل کی کہوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔ قرآن مجید سے ہی اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ و در مسوالات الی بنی اسرائیل۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ مختص القوم و مختص الزمان تعلیم لائے مگر قرآن مجید مختص القوم و الزمان نہیں بلکہ دل یا ایہا الناس اتی رسول اللہ امیکم جمیعاً۔ فرماتا ہے۔ یعنی آپ تمام جہان کے رسول ہیں۔ اور ایک جگہ فرمایا لاخذکم بہ و من یبلغ

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسانی فطرت کا پورا نقشہ قرآن شریف پر افسوس کہ لوگوں نے توجہ نہ دی کہ کتاب میں (بخیل قادات وغیرہ) جو عقیدے اگر قرآن نہ آتا تو بالکل مر جانیں کیونکہ یہ محدود تہمیں اور ان کی تعلیم بھی محدود۔ جن کا تعلیم ہی ناقص رہے وہ دوسرے کو کیا کوئی کر سکتا گی۔ کیا یہودی کیا عیسائی سب کا ہی عقیدہ ہے کہ نبوت ان کے گہر تک محدود ہے۔ گویا عیسائیوں کے حال سے مطابق حضرت عیسیٰ تک تو انسان ہوتے اور اس کے آگے سب حیوانات تھے۔ قرآن کہتا ہے۔ کسی قوم کی خصوصیت نہیں۔ فان من امتی الا انما فیہا ذلذیل۔ یہ کیسی پاک الہی تعلیم ہے بر خلاف اس کے اور سب قومیں کہتی ہیں نبوت آگے نہیں پیچھے نہ گئی۔ اگر یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلے زاد میں چاہیے کہ کلام ہوا۔ اور پھر بس۔ مگر میں کہتا ہوں۔ شہید مسکے بود مانند دیدہ۔ سنی ہوئی

دیکھی ہوئی کے برابر نہیں ہو سکتی پہلے رسول آتے تھے مگر اب خدا کا کچھ پتا نہیں چلتا۔ کہ وہ زندہ ہی ہے یا نہیں۔ یہ تو کہتے ہیں کہ دعائیں سنتا ہے مگر نہیں معلوم کہ بولتا کیوں نہیں اگر قوت نطق جاتی رہی ہے تو قوت سمع کے باقی رہنے پر کیا دلیل ہے۔ فطرت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ بکری سے بھیڑ بے کام نہیں رہے سکتے۔ انسان قصوں سے تسلی نہیں پاتا دل مجبور کرتا ہے کہ عیسیٰ شاہد ہو۔ اگر خدا نے کسی زمانہ میں وحی والہام کیا ہے۔ تو اب بھی اس کے وحی والہام کی اشد ضرورت ہے کیونکہ جس قدر تفرق قوموں میں اب ہے۔ پچھلے زمانہ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اگر ایک فرقہ کے لئے نبی کی ضرورت ہے تو کیا اب جو ایک فرقے کے ہتھ فرتے ہو گئے ہیں ان کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ ضرورت کی وقت خدا کی طرف سے یہ سلوک ہوا ہو۔ حالانکہ ہر ایک چیز کے پیدا ہونے کی ان ضرورت ہے ایک معمولی مثال رہوے تصادم کی ہے کچھ حادثات ہوئے جھٹاپے سالن ہیل کو دیئے گئے جن سے یہ حادثات رک سیکھن اذقل از وقت خبر ہو جائے دنیا میں جتنے سالان میں وہ سب ضرورتوں نے پیدا کیے ہیں اب جبکہ یہ حال ہے کہ انہی حد سے بڑھ گئی ہے تو کیا وجہ ہے کہ مصلح پیدا نہ ہو حالانکہ اس سے پہلے سنہ اندر ہی نبی کی اس قسم کی برائوں کی اصلاح آئی تھی نبی کو بھیجا کرتا ہے تو اب وہ اس سنت کو کیوں چھوڑے۔ لوگ کہتے ہیں کہ بہت سے فرقے ہو گئے ہیں مگر میرے نزدیک وہ یہ ہیں کہ ہر فرقہ خطا کا ہیں۔ دہریت کی رگ سب اہل مذاہب میں پائی جاتی ہے اگر کسی میں زندہ ایمان ہو تو عمل کی تحریک ہی ہونے لگتی ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کے سوا کوئی عبادت نہیں اور اس کے ساتھ یہ کہ اللہ کے رسول ہیں جہاں تک میں نے دیکھا اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دوسروں کو اپنا شریک کر کے توحید پیلاتا۔ تو یہ بھی شریک ہے۔ خوب غور کرو محمد رسول اللہ ماننے سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ تمہیں ملتا ہے اسی راہ سے ملتا ہے شریک اسی بات کا نام نہیں کہ پھر وہ یا انسانوں کی پرستش کی جائے بلکہ ایک شریک فی الاسباب ہی ہے ایک شخص جو خدا سے بڑھ کر کسی سبب کو سمجھے وہ بھی شریک ہے چلو ایمان ہے کہ اگر محمد رسول اللہ ساتھ نہ ہو تو توحید کامل

ہی نہیں ہوتی۔ خدا را بہ خدا باید شناخت۔ ایک شہر مقلد ہے خدا کی طرف سے آئینا لاگو یا خدا ہی ہوتا ہے۔ انسانی گورنمنٹ کی طرف سے بھی جو امور ہوتا ہے نائب کہلاتا ہے جس کو کہ کو کج ہم پیش کرتے ہیں وہ کسی مذہب میں نہیں۔ عیسائی گناہ کے قائل ہیں وہ عیسیٰ کو بھی خدا کہتے ہیں۔ روح القدس کو بھی۔ یہودی بھی طرح طرح کے شرکوں میں مبتلا ہیں۔ اور آریہ بھی کہتے ہیں کہ جو اور پر کرتی خود بخود پہلے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی سے سچی نام لیں ہے جب اسے میں کہ ان کے ظاہری قوی خدا کی طرف سے میں تو کیا وجہ روح میں قوی ہونگے وہ خود بخود ہوں گے جب خود بخود ہوتے تو یہ جوڑنا جائز خدا کے سپرد کیوں ہوا وہ معجزات جن سے خدا کا ثبوت ملتا ہے ان کے تو یہ منکر ہیں دید میں کسی معجزہ کا ذکر نہیں پس بتاؤ کہ خدا کے وجود پر کیا نشانی رہ گئی ہے اگر کہیں کہ صرف جوڑنا تو یہ تو ایک معمولی انسان ہی کرتا ہے۔

یہ بڑا فضل خدا کا ہے کہ خدا کی تعلیم اس قدر درست ہے کہ وہ قدرت کے قوانین کے خلاف نہیں یہ کلام ایک قول ہے اور فعل کیا ہے۔ بنی من اسلم و جہ۔ اللہ دھو محسن۔ اب جب ماں لیا تو کچھ کرنا بھی چاہیے ان کو پر عمل رنگ میں اس کو بجا نہ لانا ایسا ہے جیسو مرغ کے تمام پر توڑ دئے جاوین خدام سے کیا جاتا ہے اسلام جو بڑے سینک نظر ان کو دیکھ کر آگے سرٹانے کا نام ہے دیکھو یہاں ہے وہ جانتا ہے کہ میں مارا جاؤں مگر پھر بھی زمانہ داری کی راہ سے شمشیر کف میدان میں جاتا ہے۔ اس کا نام اسلام ہے۔

صرف قول ہی نجات کے لئے کافی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس قول کے ساتھ اجتہاد بھی ضروری ہے چنانچہ فرمایا احب الناس ان یتوکوا ان یقولوا امانا و مع لا یفتنون۔ صدر اول۔ کے مسلمان تھے جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کیا تھا ہم مسلمان ہیں انہوں نے اسلام کی اشاعت میں اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔ یاد رکھو کہ کوئی دین ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے لئے رو مانی قربانیات نہیں۔ خدا کی رضا رندی ہائی نہیں ہو سکتی۔ جب تک خدا کو مقدم نہ کر لیا جائے۔ معمولی نماز روزہ کیا چیز ہے جو بطور عادت ادا کیا جائے۔ ششوی رومی میں ایک شعر ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ ہم اپنے کو اپنے میں غلبہ کرتے رہتے ہیں مگر کو ہٹا نہیں پھرتا۔ آخر کوئی توجہ ہمارے جائے کہا رہا ہے۔ انسان کو اپنے اعمال پر نازان نہ ہو چاہیے۔

کیونکہ اعمال جبط بھی ہو جایا کرتے ہیں۔ نیکی کے منافع کرنے کیواسطے ریاکاری ہے دیکھو چندہ ہوتا ہے اگر فخر کے ساتھ دیا جائے تو سب خیرات ضائع ہو جائیگی وہ خدا کے لئے ہرگز نہ سمجھی جائے گی اس موقع پر مجھے ایک نقل یاد آئی ہے۔ ایک بزرگ نے بڑے مجمع میں بیان کیا کہ ہر روپے کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے اٹھ کر اس کے رکھ دیا اس بات پر جب اس کی بہت تعریف ہوئی تو وہ اٹھ کھڑا ہوا چند منٹ کے بعد اکر کہا کہ حضرت مجھ سے بڑی غلطی ہوئی وہ روپیہ میری ان کاٹھا اور وہ واپس طلب کرتی ہے مجھ نے اسے بڑی لعن و لعن کی کہ یہ بہانہ بتاتا ہے بناوٹ کرتا ہے دیکر چھٹایا اور یہ جیل گھر لیا جب پھر رات گزر چکی تو وہی شخص بزرگ کے گھر پہنچا اور پھر وہ روپیہ پیش کیا اور کہا یہ روپیہ مجھے تعریفین سننے کے لئے نہیں دیا تھا۔ آپ کو قسم ہے خدا کی جو کسی کو بتلاؤ۔ بزرگ یہ سنکر رو پڑے واقعی جس کام میں ریاکاری ہو وہ ایسا ہی ہے جیسے کسی پاکر مصفا و شیرین کھانے میں کتا منہ ڈال دے سب سے بہتر آفت یہی ریاکاری ہے جب دنیا کی ملوثی ساتھ ہوتی ہو تو نیک اعمال پر ثمرات عمدہ مرتب نہیں ہوتے انسان مکمل تو ہے نہیں۔ پس جب انسان کا نفس مطمئن ہو جاتا ہے تو وہ کسی کی پرداہ نہیں کرتا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ خیرات ہمیشہ خفیہ ہی دینی چاہیے کیونکہ قرآن مجید میں دو نو طور پر جواز آیا ہے مطلب تو یہ ہے کہ نفس کی ملوثی نہ ہو بعض وقت علانیہ دینے میں یہ بات ہوتی ہے کہ اس سے ریس پڑتی ہے اس نیت سے علانیہ دینا بہت ثواب کا کام ہے بلکہ جو اس کے پیچھے دین ان سب کا ثواب اسکو بھی ملیگا۔ ہماری شریعت میں بہت سے باریک امور بیان کئے گئے ہیں تا اخلاص کی قوت پیدا ہو جائے یہ اخلاص کی قوت ایک موت ہے بعض لوگوں کو ریاکاری اور عجب بن مزا آتا ہے مگر اخلاص والا ایسی باتوں سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ اسے اس سے کچھ غرض نہیں ہوتی کہ کوئی مجھے برا کہے یا اچا۔ وہ ایک ہاتھ سے کرتا ہے اور دوسرے کو خیر نہیں ہوتی۔ یہ خیال کر دو کہ سو سال تک عبادت کرنے کی بجائے جنت ہوتی ہے بلکہ خدا تو نکتہ نواز ہے وہ ایک نیکی سے بخشنے تلے صرف اخلاص چاہیے۔ ابوبکر صدیق ایک بوڑھی عورت کو جو کچھ کہنا نہ سکتی تھی۔ حلو ادا کر کھلا آتے تھے کسی کو خیر نہ ہوتی تھی جس دن وہ فوت ہوئے اس نے کہا آج

یقیناً ابوبکر ٹپڑ چکے یہ اخلاص ہی اخلاص میں سی کوئی تلوای نفع کرنے والی نہیں مسجد میں یوں تو کئی نمازی ہوتے ہیں مگر ان میں سے بہت میں جنہیں معرفت کا کچھ حصہ نہیں دیا گیا۔ پیشانی میں نور ایمان نہیں کیونکہ ان میں اخلاص نہیں۔ وہ مسلمان میں صرف اس لئے کہ مسلمانوں کے گھر بیدار ہو گئے میں نماز کی تحقیر نہیں کرتا بلکہ میں یہ سمجھنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ نماز جس کا نام خدا نے نماز رکوع وہ یہ معراج ہے یہ نماز پڑھنے والے جو میں اسے کوئی پوچھوں کہ سورۃ فاتحہ کے کیا۔ مجھے میں تو وہ نہیں جانتے۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ میں جو تعلیم ہے اس کے سامنے دنیا کی تمام تعلیمیں میچ ہیں۔ اسے خیر منتر کی طرح نہیں پڑھتا چاہیے۔ میں نے اپنی جماعت کو بار بار سمجھایا ہے کہ اپنی زبان سے دعا کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو۔ کوئی اگر دو میں دعا کرے یا انگریزی میں سب جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ خدا کا کام اور توبہ دعائیں عربی میں پڑھی جاویں۔ ہنزدی ہے کہ اگر اپنی نماز کو باخلاص کر لیا جاتا ہے اور اس میں ذوق پیدا کرنا چاہتا ہے تو چاہیے کہ اپنی زبان میں دعا کرے ورنہ نماز مرنے کی ٹھونگیں ہو جائیگی۔ نماز کے بعد دعا کا کیا فائدہ ہے جو دعا ہو نماز ہی میں کرنی چاہیے دعا میں تضرع ضروری ہے دعا عیبی کوئی چیز نہیں۔ خدا کے تمام فضیلتوں کی جاذب دعا ہے۔ نماز کا اصل یہی ہے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فویل للصلوات الذین ہم عن صلاتہم ساهون۔ ان نمازوں کی تباہی جو نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں پس نماز کے فائدہ کلام کا سمجھنا نہایت ضروری ہے صحابہ تو عربیے رہتے تھے تو انکو ضرورت نہ تھی مگر ہماری لئے ضروری ہے کہ اسے سمجھ کر نمازوں میں حلاوت پیدا کریں۔ ہماری عبادت کی تدا کو کوئی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ فرماتا ہے انسان ہی کی بہتری۔ یہودی اور اسی کو بلاؤں سے محفوظ رکھنے کے لئے ہے لوگ اس قدر غفلت میں ہیں کہ دن ہی گزرتا ہے اور رات بھی رہے مگر نہیں جانتے کہ خدا بھی ہے۔ یہ بات سن لو کہ دنیا فانی ہے۔ بلکہ بھی ہے بھائی بھی۔ سب تہ فانی ہیں۔ مال و دولت ہے۔ یہ سب کچھ۔ لیکن جب تک خدا کو اپنی پر نہیں جانتا تو کچھ بھی نہیں۔ کاش یہ باتیں جو ہے دل سے کہی گئی ہیں دونوں میں پڑ جاویں۔ تضرع کا لفظ

اختیار کرو۔ ہر دن پیش۔ سے گزار دیا خدا کی راہ میں تعلیم اور ہمارے آخر کار۔ بخداوند۔ پس ہر وقت دعا کرو رہنا چاہیے۔ دنیا کی آفات سے بچے۔ ہو۔ ایمان سوتا رہے اور رضوان الہی حاصل ہو۔ رضوان و قرب الہی حاصل کرنے کے لئے تہی طریق ہیں۔ ایک تو تشریح احکام سے ترقی ہوتی ہے۔ اسی لئے تشریح محمد بن زبائن مگر یہ وہ تکالیف ہیں جن سے انسان بچ سکتا ہے دوسرے وہ تکالیف ہیں جو خدا انسان کے سر پر ڈالت ہے کسی کے ہاتھ میں تازیانہ دیکر اسے کہتا ہے کہ تو اپنے بدن پر آب مار تو وہ جتنے الامکان میسر آ کرے گا کیونکہ انسان اپنے تین دکھ نہیں دینا چاہتا پس جو تکالیف اختیار ہیں ان سے بچ کر وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچتا۔ مگر جو تکالیف خدا کی طرف سے ہیں وہ جب انسان پر پڑتی ہیں اور وہ ان پر صبر کرتا ہے تو اس کی ترقی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ فرمایا۔ ولنبیو لکم بشارۃ من الخوف والجموع ونقص من الاموال والعثرات۔

ہم آزمائے رہیں گے کبھی خوف سے کبھی نقصان مال سے کبھی نقصان جان اور عثرات کی ناکامی سے دیکھو ایک شخص تخریری کرتا ہے۔ چھ ماہ کی محنت پر کھیتی سرسبز ہوتی ہے اوپر سے اسے پڑے سب کچھ تباہ ہو گیا۔ یہ فقر و فاقہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میری طرف سے خوشخبری دیدے۔ ایسے لوگوں کو جو کچھ میں ہم تو اللہ کے سونے کے لئے یعنی وہ رضا کے مقام میں ثابت قدم ہیں۔ یہ انا کہہ سکتا ہوں کہ ان کا حصہ ہے اگر یہ کہیں کہیں کہ وہ سب کچھ خدا کی طاعت سے نہیں لستے خوف کہ تکالیف دو قسم کی ہیں۔

ایک وہ حصہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے مگر اس میں بہانوں کی گنجائش ہے۔ صوم و زکوٰۃ و صلوٰۃ و حج جب تک پورا افلاق نہ ہو انسان ان سے پہلو تہی کر سکتا ہے پس اس کو کھانے کے لئے تکالیف مادیہ کا درود ہوتا ہے۔ تاکہ جو کہ انسانی ہمت سے پورا نہیں ہوتا۔ وہ خدا کی مدد سے پورا ہو جائے۔ آری بہت سے تکالیف کسی پچھلے کرم کی سزا میں ہیں۔ ہم کہتے ہیں باریک ترقی کے لئے ہیں۔ درجہ چہتہ کرنا بھی ایک سزا ہو گا اسی کی طرف اشارہ ہے۔ بل من اسلام و جہد لہ کا اسلام کہتا ہے پس دونوں رکھ دینا۔ یہ عبودیت کے مقام

اعلیٰ درجہ سے اور تمام اسلامی تعلیم کو سبب بپری ہے
 پھر فرمایا۔ ان الله يامر بالعدل والاحسان واثار
 ذی القربے۔ اور تمہارے عمل کا امر فرماتا ہے لوگوں
 سے عدل کرو۔ پھر اس سے ترقی کر کے احسان احسان
 کیا ہے نیکی کر کے یہ خیال نہ کرنا کہ میں نے اس سے
 نیکی کی اور یہ کہ ایسے شخص سے نیکی کرے جو کوئی حق نہیں
 رکھتا احسان میں یہ نقص ہوتا ہے کہ اگر وہ شخص جس کو
 احسان کیا گیا ہے کبھی کوئی ایسی بات کہے جو اس
 کے خلاف طرح گزرتے تو دل میں آجاتا ہے کہ کچھ
 ہے اور یہ احسان نہائی انسان کی فطرت میں بھی ہے اگر
 اس کی اساتذہ کیسے فرمایا۔ کہ اگر تم اعلیٰ درجہ کی نیکی کرنا
 چاہتے ہو تو ایسی نیکی کرنا کہ کسی فتنے کے
 سے نہ دیکھو ان کی عمر بعض وقت ہی سہ ماہوں میں
 ہے اور وہ سپینیک کی بہت قربت کرتی ہے جو ان کے
 اس بات کی کوئی امید نہیں ہوتی کہ اس کے بڑے بننے
 تک میں زندہ رہوں گی اور یہ میری خدمت کرے گا بلکہ بعض
 برحقانہ مجتہد ذاتی چھ پیشاب کرے تو وہ کسی
 جگہ نہیں ہے اور اس سے سو کھمبے میں لڑتی ہے یہاں
 ہو تو جانتی رہتی ہے کہ ان باتوں میں اس کو کسی ذاتی
 نفع کی امید ہے ہرگز نہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ احسان کی منزل سے آگے بہت سی ہی نوع انسان
 کی ایک منزل ہے۔ جن میں حقوق کی خدمت ہلاکی اپنی ذاتی
 منفعت کے کی جاتی ہے۔ دوسری جگہ پر فرمایا۔ لا نوبہ
 منکم جن اعاد الاشکوار ہم نے تورات کو بھی دیکھا
 اور انجیل کو بھی مگر ایسی پاک اور کامل تعلیم کوئی نہ پائی۔
 ہر طرف فکر کو دوڑا اسکے تھکا یا ہم نے
 کوئی دین۔ دین محمد سانا پایا ہم نے
 اس زمانے میں تاریکی بہت ہے خدا کی بات پر عمل کرنے
 کے لئے جو قوت و کار ہے اس میں کمزوری ہے
 جب یہ حال ہو جاتا ہے۔ تو خدا کی یہ قدیم عادت چلی
 آتی ہے کہ جب گناہ پھیلے اور پاپ بڑھ جائے تو
 ایمان تازہ کرنے کے لئے ایک مجدد مبعوث کرنا ہے
 یہ خدا ہی کے مبعوث کردہ شخص کا منصب ہے۔ دنیا کے
 کسی سفلی مصلح کا یہ کام نہیں۔ دونوں پر قابو پانوالے قصیر
 خدا کے خاص بندوں کو دے جانے میں تارکوں کے
 زلے میں رد مافی مصلح مشر جریغ کے جوتا ہے اسی
 لئے نبی ایم سی اللہ علیہ وسلم کو سرا جانیسرا کیا گیا ہے

اس چراغ میں بھی بہت حکمت ہے۔ چراغ والا اندر اندر
 میں چلا جائے تو یکدم سب مکان ہنگام اٹھتا ہے
 پھر ایک کو اس کی طرف رغبت ہو جاتی ہے پھر اس
 چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہو جاتے ہیں
 اور اس پہلے چراغ میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوتا۔
 آفتاب نہیں فرمایا کہ اس میں یہ بات نہیں کہ اس سے
 دوسرا آفتاب پیدا ہو۔
 یہ قانون قدرت ہے کہ جب زمانہ بدل جاتا ہے
 اور دنیا پر معاصی کا غلبہ ہو کر سخت دلی اور سیٹ کاری پھیل
 جاتی ہے تو خدا تعالیٰ کی قومیت تقاضا ذاتی
 ہے کہ کسی ایک ان پر دست مہم دے کہ معرفت عطا
 کرتا ہے اس سے کہ وہ دنیا میں آئیں اور دنیا سے
 اس آئیں سے یہ مراد نہیں کہ ایک کو تائیں ہو دیکھو
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک میں بڑی تاثیر
 تھی مگر اس سے فائدہ خود بخود نہیں آتا بلکہ اس سے
 کچھ فائدہ نہ آتا یا باران کے درخت خشک جھڑا غلام
 نیست۔ دباغ ڈالو نہ آید و در شورہ بوم و خرس غایت
 ان کا مطلب یہ ہے جو زمین پر ہیں کرتا ہوں۔ یہ کوئی ذاتی بات
 نہیں۔ قوم سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک
 برابر دھجی ہوئی رہی۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
 معتقد پیدا کر کے کا وعدہ ہے۔ تہجد ہر۔ سے کہنے میں
 کہ کچھ ایسا پکڑا ہوا اور پھر اس سے خوب دھویا جائے حتیٰ کہ
 اس میں ذرا میل نہ رہے اور بالکل نیا بن جاوے اس کی
 طرح جب ایمان کمزور ہو جائے۔ تو اعلیٰ شہد سے بڑھ
 جائیں تو ایک شخص آتا ہے جو ان مشادوں کو دور کرتا
 ہے اور قوت ایمانی پیدا کرتا ہے۔ یہ وعدہ آنحضرت
 کی زبان پر خدا سے دیا۔ جو ہر صدی میں پورا ہوتا رہا پہنچ
 اس چودھویں صدی میں ہی اسی وعدہ کے مطابق
 آئیوا آگیا۔ ۵۷ برس گزر چکے مگر یہ اپنی تک اپنی
 بد نظریہ میں میں۔ اب تک یہ مشہور کر رہا ہے کہ میں
 پہنچ رہا ہوں دیکھو گایان دینا ہوں۔ سنو! میرے نزدیک
 بڑا ہی خبیث۔ ملعون اور بد ذات ہے جو خدا کے برگزیدہ
 و مقدس لوگوں کو گایان سے پرہیز کرتے ہیں کہ میں
 معجزات سے منکر ہوں۔ حالانکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ جس
 دین میں زندہ مجھ است نہیں وہ دین قائم رہ سکتا ہی نہیں
 عقلی دلیل سے کوئی کمان تک قائم رہ سکتا ہے۔
 جب تک خدا کی خاص تائید و نصرت شامل حال نہ ہو

اگر خدا نے پہلے کام کئے تو اب بھی کر گیا ہوتا ہے کہ اس
 پہلے زمانے میں خوارق دیکھائے مگر اب نہیں دیکھا سکتا
 کیا خدا بڑا ہو گیا۔ کیا اس کی تصرف جاتا رہا جواب وہ پہلے زمانے
 کی طرح نہیں کر سکتا۔
 سنو! میں اس بات میں صاحب تجربہ ہوں۔ جیسے پہلے
 نشان ظاہر ہوتے تھے اب ہی ویسے ہی نشان ظاہر ہوتے
 ہیں جیسے پہلے وہی والہام سے بعض عباد و مخصوص تھے
 تھے اب بھی ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے جس دین
 میں وحی و الہام کا سلسلہ نہیں وہ مردہ ہے اگر یہ دین
 مردہ ہے تو تم کس دین کو ایسے کہ دو۔ یہ تو مومن میں نہیں
 کرتے ہر۔ کیا مردہ وہ۔ وہ۔ کہ ان کے لئے کیا خدا کا ذکر
 کی رہنمائی کر سکتا ہے۔ میں نے پڑھا ہے کہ ان کی دین اسی
 زمانہ سے جس طرح نبی کریم کی تائید تھا خدا اسی
 طرح زندہ ہے۔ یہ طرح کہ وہ پہلے تھے اور کوئی ایسا ہے
 کہ وہ مردہ دین اور مردہ خدا کا پاس نہ کرے۔
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ان صحیح نہیں مانتا۔
 تو نہ ماننے والے مسلمان کہنا ہے خدا تعالیٰ نے ایک
 قوم کو اپنے لئے چن لیا اور ان میں سے اہل مقصود تک
 پہنچانے کا وعدہ کیا۔ اب کیا یہ مناسب ہے کہ وہ اس کی
 شان کے مطابق نہ رہیں۔ یہ میں چھوڑ دیتا۔ مثلاً ایک
 شخص نے وعدہ کیا کہ کلمہ میں پہنچا دیئے گا اب اسے
 پورا نہ کرے تو کیسی بڑی بات ہے انسان خدا کے حضور
 اٹھتا ہے کی طرح۔ یہ وعدہ اور اسے اپنی رہنمائی سے نازل
 مقصود تک پہنچا دینا اور قیامت تک ہادی بھیجتا رہیگا
 قرآن شریف میں اسی لئے مختلف ہم کیا ہے جس سے
 قیامت تک خلفاء کی بعثت ثابت ہے میں ہی اسی آیت
 کے وعدہ کے مطابق آیا۔ اس لئے موعود کہلایا۔ میں مسیح
 بھی ہوں مگر نہ بطور تاسخ بلکہ بات یہ ہے کہ اخیر زمانے
 میں اللہ کو معلوم تھا یہ اُمت عیسائیوں و یہودیوں کی طرح
 ہو جائے گی اور ان کا ایمان حلق تک رہ جائیگا۔ ایسے
 غیر المعصوب علیہم ولا الضالین دعا سکھائی پس مصلح کا نام
 بھی مہیج ہونا چاہیئے تھا۔ بات تو صرف یہ ہے۔ مگر یہ
 لوگ میری سخت مخالفت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مسیح کو
 کیوں مردہ کہتا ہے کسی کا گتہ مر جائے یا بل کر ہی ہوتی ہے
 مر جائے تو افسوس آتا ہے مگر کیا یہ ماتم نہیں کہ دین مردہ
 ہو گیا۔ کیا یہ صحیح ہے۔ کہ جو کچھ تھا وہ پیچھے رہ گیا۔ اب آگے
 کچھ نہیں۔ یہ الزام کہ میں نبوت کا دعوے کرتا ہوں اور

مجھے فاکر پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بنوں اور نبی ایجاد کروں۔ ان ہمتوں کا جواب بجز لعنت اللہ علیہم انکا زمین اور کیا دون۔ میرا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ جو کچھ دین زندہ ہے اسے اسے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفسد کے لحاظ سے مصلح پیدا کرتا ہے۔ جس سے خدا کا لہر مخاطب کرتا ہے جب خدا کسی سے بکثرت ہر کلام ہوا اور اپنی غیب کی بات کرتے ہیں اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت کے ہر حقیقی نبوت نہیں بناد کا لفظ خود اس پر شاہد ہے۔ ابناء کے معنی میں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ میرا گزیرہ دعویٰ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں تم جسے مکاتیب الہی کہتے ہو جو ہم اسے نبوت کہہ سکتے ہیں یہ لفظی نزاع ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ لا تقولوا لانا نبی بعدا اگر اسلام میں نبوت (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو پھر آپ لوگوں کے پاس کئی ماہ الامتیاز نہیں آؤ کوئی نصرت الہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے جس بل غین آپاشی نہ ہو وہ آخر دیر ان ہو گا جس دین میں دجی نہیں وہ ہی ایک دن تباہ ہو گا۔ حضرت محمد و سر شہدی ہی ایسے مکالمہ کے فائل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرتا ہے تو اسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے کہ جب وہی بات پنجابی میں کہی جائے تو ماننے میں اور جب پنجابی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانو اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے تاہم تازہ نشونوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے نہ بھیجتا تو آخر یہ دین ہی دیگر ادیان کی طرح قصوں کے رنگ میں رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے وہ کبھی نابود نہیں ہو سکتا۔

میں دیکھتا ہوں ہزاروں دشمن ہیں جو ہم پر افتراء کرتے وہ بتانے باندھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ خدا کے رسول کی تائید کرتے لعنت کے کام لیتے ہیں۔ کیا ان کی سب سے بڑی نشان کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مددگار اصل بات یہ ہے کہ جب سمجھدار لوگ حق سمجھ لیتے ہیں تو دوسرے خود بخود ان جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ ذلیل ہوتے ہیں لیکن ظہور علی الدین کلمہ کے ہی ہیں معنی ہیں۔

ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگزشت نہیں جو کہتے ہیں کہ میں نے علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہے اور بفضل الانبیاء مکین مدفون ہے۔

اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی علیؑ آئے تو پھر تو وہ خاتم الانبیاء ہو گیا اگر کوئی کہے کہ تم ہی نبوت کے مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں دلسانی نہیں ہوں حضرت علیؑ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی ہو اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے اور فوض سے ہے۔ پھر وہی علیؑ کیونکر آ سکتا ہے جبکہ سورۃ نور میں جو آیت اختلاف ہے اس میں وعدہ اللہ الذین امنوا منکم لکھا جو اور صحیح بخاری میں بھی اکرم منکم ہے ہر علیؑ علیہ السلام تو فوت ہو چکے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں معراج کی رات مردوں میں دیکھ چکے جو بشت میں ہوں انہیں زندوں سے کیا تعلق جس بات پر خدا نے اپنے قول سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار کرنا حاصل میری تخریب کرنا نہیں۔ میں کیا ہوں اور میری تخریب کیا۔ واصل یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تخریب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ سوال کی میں تردید کر چکا۔ مجھ کو بار بار فرمایا آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا ہے۔ کہ سو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے من شیطان سے کوئی پاک نہیں کیا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاک نہ تھے۔ میں ایسے شخص کو مسلمان کیوں کہوں جب کہ ایک آریہ ہی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوتر نہ تھے سب مجھے تو ان دونوں میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں تو اپنا رسول پیارا ہے ہم عیسیٰ کو کیا کریں اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرت کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکا۔ پس یہ بات ہے جس پر ہمیں کافرا کہا جاتا ہے وہ حال کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ ہی کافر ہے مجھ پر افسوس آتا ہے کہ میں ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے جس کی میں کہتا ہوں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ بنی ہیں۔ اور ان کا فیض نجات قیامت تک جاری ہو

آپ ذرا اپنے ہائیوں سے دریافت کریں کہ میں کیا لکھا دیکھا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے۔ اس قدر گالیوں دینے میں جو بڑے بڑے چاروں سے بھی سبقت لیتے ہیں میں انسان بھیڑیہ کی طرح ہیں وہ رہو خطر میں ہے جس کا کوئی نگہ بان نہیں۔ پس مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے اور دوسرے ادیان پر انعام محبت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔ جب پادری ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے کہ انہیں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب یہی پادری ہیں کہ ہمارے سامنے نہیں آتے حالانکہ ہم ڈنکے کی چوٹ کھاتے ہیں۔ کہ اؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہیں معجزہ دکھائے گا طیارہ ہے۔ انا نحن فذلنا اللہ کو دانا لہذا فظنون کا وعدہ اس بات کا تقاضا ہے کہ خدا ایسا انتظام کرنا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی اندرونی ہر دو حالتوں کے اعتبار سے خوش کن نہیں کسی شخص کے گھر میں بڑا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے لئے ہوئے پودے کو بوہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام انہی راہوں سے ترقی کرے گا جن سے اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی کام کی نہیں۔

اے صاحبان! یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے خدا نے مجھے بھیجا ہے میں جانتا ہوں کہ اس مجلس سے کئی لوگ ایسے اٹھیں گے جو وہی دل اور وہی سینہ لے جاویں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ آسمانی کاروبار کا مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے نہیں ہلاک کرنا ہے اگر ایک چپڑاسی کی ہی کوئی شک کرے تو گو رہنٹ اوس سے سخت باز پرس کرتی ہے۔ تو وہ خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا جو اس کو کہہ دیئے دے سزاؤں سے محفوظ رہ سکتا ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ کاروبار ان کا ہے تو تمہیں اس کے خلاف کوشش کی نیکی ضرورت نہیں خود بخود گرو جاؤ گا کیونکہ وہ فراہم کا ہے۔ خدا خاب من اختبأ ومن اظلم ممن اذنی علی اللہ کذباً الا ان جو خیر خدا اپنی پیادہ سے نبی کی نسبت فرماتا ہے کہ وہ نقول علیہا بعض الا تادیل لا خدا نامہ یا مین تم قطعاً مانتے ہو اگر ہم پر افتراء کرتا تو اس کی رگ جاز کا ٹوٹو سیسا کہ

مجھے فکا پڑی ہوئی ہے کہ میں الگ قبلہ بنوں اور نئی ایجاد
کروں۔ ان تہمتوں کا جواب بجز لعنتہ اللہ علیہ الکا ذین اور
کیا دون۔ میرا دعویٰ تو صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ دین زندہ
ہے اس لیے ہر صدی کے سر پر موجودہ مفاسد کے لحاظ
سے مصلح پیدا ہوتا ہے۔ جس سے خدا کا لہجہ ظاہر کرتا ہے
جب خدا کسی سے بکثرت ہمکلام ہو اور اپنی غیب کی باتیں
کرتے ہیں اس پر ظاہر کرے تو یہ نبوت ہے مگر یہ حقیقی نبوت نہیں
نبا کا لفظ خواہ اس پر شاہد ہے۔ انا کے معنی میں خدا
سے خبر پار پیشگوئی کرنا۔ میرا ارادہ یہ دعویٰ نہیں کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو کر میں نبی ہوں تم جسے
مکالمہ الہی کہتے ہو وہ اس سے نبوت کہہ لیتے ہیں یہ نفی
نزل ع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ لا تقولوا لانا نبی بعد
آل محمد انہم من نبوت۔ (خدا سے الہام و اعلام پانا) نہیں تو
پھر آپ لوگوں کے پاس کوئی ماہ الامتیاز نہیں آؤ تو کوئی نصرت
الہی کا نشان نہیں دیکھ سکتے جس بل غین آپا شہی نہ ہو وہ
آخر ویران ہو گا جس دین میں وحی نہیں وہ بھی ایک دن تباہ
ہو گا حضرت محمد و سر نہدی ہی ایسے مکالمہ کے قائل ہیں۔
میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی خدا سے خبر پار پیشگوئی کرتا ہے تو
اوسے عربی میں نبوت کے سوا اور کیا کہیں گے تعجب ہے
کہ جب وہی بات پچالی میں کہی جائے تو ماننے میں اور جب
پچالی کی بجائے عربی لفظ اختیار کیا جائے تو نہیں مانو
اگر یہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

اب میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں صرف اتنا کہنا چاہتا
ہوں کہ خدا نے ہمیں تجدید دین کے لئے بھیجا ہے
تا ہم تازہ نشانیوں کے ساتھ دین کو تازہ کریں۔ اگر خدا مجھے
نہ بھیجتا تو آخر یہ دین ہی دیگر ارباب کی طرح قصوں کے رنگ
میں رہ جاتا یہ یقیناً سمجھو کہ جو خدا کی طرف سے آتا ہے
وہ کبھی نابود نہیں ہو سکتا۔

میں دیکھتا ہوں ہزاروں دشمن ہیں جو ہم پر افتراء
کرتے وہ بتانے باندھے ہیں اور بیکارے اس کے کہ خدا
کے مرسل کی تائید کرتے لعنت کے کام لیتے ہیں۔ کیا
ان کی ساری عزت ان کا کافی نہ تھا کہ ایک زمانہ تھا جب میرے
ساتھ کوئی بھی نہ تھا اور اب چار لاکھ سے زیادہ میرا مددگار
اصل بات یہ ہے کہ جب محمد اور لوگ حق سمجھ لیتے ہیں تو
دوسرے خود بخود ان جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے وہ
ذلیل ہوتے ہیں لیکن خدا علی الدین کلمہ کے ہی ہے
معنی میں۔

ان لوگوں کے دلوں میں نبی کریم صا
کی ہرگز عزت نہیں جو کہتے ہیں کہ میں نے علیہ السلام زندہ
آسمان پر موجود ہے اور افضل الانبیاء مکہ میں مدفون
ہے۔

اتنا نہیں سوچتے کہ اگر وہی علیؑ آئے تو پھر تو وہ
خاتم الانبیاء ہو گیا اگر کوئی کہے کہ تم ہی نبوت کے
مدعی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں دوسرا نبی نہیں ہوں
حضرت علیؑ علیہ السلام براہ راست خدا کے نبی تھے
اور میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسیے
اور فیوض سے ہے۔ پھر وہی جسے کہتے ہیں کہ اسکا ہے
جبکہ سورۃ نور میں جو آیت استخلاف ہے اس میں
وعد اللہ الذین امنوا منکم لکھا جو اور صحیح بخاری
میں بھی آتا کہ تم سے پہلے علیؑ علیہ السلام تو نبوت ہو
چکے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں معراج
کی رات مردوں میں دیکھ چکے جو برشت میں ہوں
انہیں زندوں سے کیا تعلق۔ جس بات پر خدا نے
اپنے قول سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے فعل سے شہادت دیدی۔ اس سے انکار
کہ نا حاصل میری تخریب کرنا نہیں۔ میں کیا ہوں اور
میری تخریب کیا۔ دراصل یہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تخریب ہے۔ باقی رہے الزام جو مجھ پر لگائے
جالتے ہیں۔ سوال کی میں تردید کر چکا۔ مجھ تو بار بار فرمایا
آتا ہے کہ ایک مومن کا بدن تو یہ کہنے سے کانپ جاتا
ہے کہ سوا حضرت عیسیٰ اور ان کی ان کے مس
شیطان سے کوئی پاک نہیں کیا ان حضرت سلم بھی
پاک نہ تھے۔ میں ایسے شخص کو مسلمان کیوں کہوں
جب کہ ایک آریہ ہی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
پوتر نہ تھے مجھے تو ان دونوں میں کچھ فرق معلوم نہیں
ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں تو اپنا رسول پیارا ہے
ہم عیسیٰ کو کیا کریں اور اس کی زندگی ہمارے کس مصرت
کی جب ہمارا سید و مولیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
وفات پا چکا۔ بس یہ بات ہے جس پر ہمیں کا ذکر کیا جاتا
ہے وہاں کہا جاتا ہے اور یہ کہ جو اس کے ساتھ
مصافحہ کرے ملاقات کرے وہ ہی کافر ہے مجھ
افسوس آتا ہے کہ میں ان لوگوں کا کیا بگاڑا ہے جس کی
میں کتا ہوں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ
نبی ہیں۔ اور ان کا فیض نبوت قیامت تک جاری رہی

آپ ذرا اپنے ہاتھوں سے دریافت کریں کہ میں
کیا زندہ کیا ہے جو مجھ سے اس قدر سختی کی جاتی ہے
اس قدر گالیوں دیتے ہیں جو بڑے بڑے چاروں
سے بھی بدقت لیگئے ہیں انسان بھیڑیہ کی طرح ہیں
وہ ریڑھ پر ضرب دیتے ہیں جس کو کوئی گدبان نہیں پس
مصلح کا وجود ضروری ہے جو پیچیدہ مسائل کو صاف کرے
اور دوسرے ادیان پر تمام حجت۔ دیکھو ایک زمانہ تھا۔
جب باوری ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہتے
کہ انہوں نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا۔ اب بھی باوری ہیں
کہ ہمارے سامنے نہیں آتے حالانکہ ہم دیکھنے کی
چوٹ کھڑے ہیں۔ کہ آؤ اسی نبی کا ایک غلام تمہیں
معجزہ دکھائے گا۔ کوئی عیار ہے۔ انا تخت نزلنا الذکر
وانا لہ لہما فظنون کا وعدہ اس بات کا متعین ہے
کہ خدا ایسا انتظام کرتا کیونکہ اسلام اس وقت بیرونی
اندرونی ہر دو حالتوں کے اعتبار سے خوش کن نہیں
کسی شخص کے گھر میں ہوتا ہو تو وہ اسے پانی دیتا ہے
پس کیا خدا تعالیٰ اپنے حبیب کے گھر گئے ہونے
پوچھنے کو یونہی چھوڑ دیتا۔

یاد رکھو کہ اسلام اپنی راہوں سے ترقی کر رہا ہے
اس نے پہلے کی یہ خشک منطق اس کی ترقی کیلئے کسی
کام کی نہیں۔

اے صاحبان! یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے
خدا نے مجھے بھیجا ہے میں جانتا ہوں کہ اس مجلس سے
کئی لوگ ایسے نہیں گئے جو وہی دلہ اور وہی سید
لے جاویں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ آسمانی کاروبار کا
مقابلہ کرنا دانشمندی نہیں بلکہ اپنے ہاتھوں سے
اپنے تئیں ہلاک کرنا ہے اگر ایک چٹراسی کی ہی
کوئی ہتک کرے تو گورنمنٹ اس سے سخت باز پرس
کرتی ہے۔ تو وہ خدا احکم الحاکمین کی طرف سے آتا ہو
اس کو دکھ دینے والے سزاؤں سے محفوظ رہ سکتے ہیں
میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ کارہ بارات ان کا
ہے تو تمہیں اس کے خلاف کوشش کرنیکی ضرورت نہیں
خود بخود گرجا گھر کا کیونکہ وہ فنا چکا ہے۔ خدا خاب من
افترای دمت اظلم مہم افترای علی اللہ کذباً لا یش
جو خیر خدا اپنی پیاسے نبی کی نسبت زمانہ کی کو قنقل
علیہا بعض الا تادیل لا خدنا منہ یا میں تم قطعاً مانتے ہیں
الہم برا فرما کر تا تو اس کی گس جان کاٹ دیتا ہے یا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدومہ ونفلی علیہ رسولہ الکریم

میزان الحق بحجاب اعلان الحق

جیتلے وہ جو مرچکا انسان کے لئے
مرزا بھلا ہے اس کا جو اپنے لئے جیتے
ناظرین کو معلوم ہو کہ حضرت اقدس مسیح الزمان علیہ السلام
۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو ایک رسالہ الوصیت نامی شائع کیا ہے
جس میں اپنی وفات کی نسبت مندرجہ ذیل الفاظ الہامات بالتغیر
لکھے ہیں۔

ان قلب اجلك المقدور ولا ينقى لك من المخزيات
ذمك - قل ميعاد ربك ولا ينقى لك من المخزيات
شيد - زما من ربك اجنى الذم لا ندم او توفيتك
توت وانا راض منك جاء وقتك وبقى لك الايات
باهات جاء وقتك وبقى لك الايات اينما تاتي
ما تودون واما بغيرت ربك فبخدمك - ان
من يتق الله ويصبر فان الله لا يضيع اجر المحسنين
بہت توترے دن رہ گئے ہیں اس دن سب پر
اوسا چھ جائے گی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ الی اخرہ
الدریل تم الوصل۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان مہ
الہام پر الہام ہونے لگے کہ مرزا صاحب میری پیشگوئی
کے مطابق فلاں فلاں تاریخ فوت ہو باوین گے۔
جناب عزیز عبدالحکیم خان کا الہام متعلق وفات مرزا صاحب
اخبار اہل حدیث میں درج ہوا تو ایڈیٹر صاحب المحدث
نے بعد اندراج الہام یہ بھی ساتھ لکھ دیا کہ عبدالحکیم خان الہام
مرزا صاحب کے الہامات کا مؤید ہے نہ کہ مخالف۔ دیکھو
اخبار المحدث اور سرورہ ۲۶ اگست ۱۹۰۷ء۔

پھر جب مرزا صاحب سورہ ۲۶ مئی ۱۹۰۷ء مطابق
لپے الہامات کے مقام لاہور فوت ہوئے۔ تو اس پر ڈاکٹر
عبدالحکیم خان نے ایک مضمون جنوان اعلان الحق شائع
کیا اور میں نے بڑے زور شور سے اپنے الہامات پر
نہ اہل حدیث کے اصل الفاظ ہیں۔ حقیقت میں عبدالحکیم خان
کا ارادہ مرزا صاحب کی تائید میں جو وہ بھی تو اپنی موت کو قرب
منازلت میں تہو کی وصیت کر چکے ہیں۔ مختصراً

فخانیہ ہے اور یہ نہیں سوچا کہ رب استغنی کے اپنے الہامات
اپنی وفات کے متعلق شائع ہو چکے ہیں تو اس کے بعد
میرے یا اور کسی فاضل مفتی کے الہامات کی کیا وقعت ہوگی
البتہ اگر مفتی کے الہامات کی اشاعت سے پہلے ڈاکٹر صاحب اور
کے الہامات شائع ہو جائے تو کچھ سمجھنے کا مقام ہوتا مگر
اب ایسا کون احمق ہوگا جو ان کے الہامات کو پرکاردے کہ باری
تھو کر یگانہ مگر ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہم خیال جاتے
باہر ہو کہ غفلتیں بھلتے کہتے ہیں کہ کو جاری فتح ہوئی
اور اس پر ہی بس نہیں کی بلکہ اعلان الحق کے صفحہ ۹ پر چند
اور پیشگوئیوں کے بعد پھر عام مرزا یوں کو یہ اعلان دیا ہے
کہ اگر تمام مرزائی میرے ساتھ مقابلہ کریں گے تو کے سب
ہلاک ہو جائیں گے یہ خیال بن تو ایسے غیور طاغوت اس کو
دو ہی سے سلام چاہتے تھے مگر چونکہ اس میں عوام کا انجام پر
مقی تشبیہ ہو سکا اندیشہ ہے۔ سب سے پہلے میں بڑی خوشی سے ڈاکٹر
صاحب کے اس اعلان کو قبول کرتا ہوں اور مرزا صاحب کے لئے
تیار ہوں اور میں یقین کرتا ہوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب
بیشک مامورین اللہ مثیل المسیح اور مہدی دین مسیحین تھے
اور ان کے مقابل میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایسا جو جیسا کہ
حضرت مسیح علیہ السلام کے مقابل میں بیٹھتا تھا اور حضرت
غلام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں بیٹھتا تھا
وہ ایسا مرزا صاحب کے مقابل میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہے
اور جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیت دنا افتخر بیننا
وبین قومنا بالحق وانت خیر النبیین اور فانتظروا
ان فی معکم من المنظلمین پڑھتے پڑھتے فوت ہو گئے
اور سیکہ وغیرہ مدعیان الہام زندہ رہ گئے اور عوام شہداء
میں پڑ کر مرتد ہو گئے تو وہی معاملہ اب بھی ہے اور یہ
قدیم سے سنتہ اللہ ہے کہ ہر امورا و رہنمائی کیونکہ کچھ ایسے
واقعات پیش آ جاتے ہیں کہ عوام تذبذب اور تردد میں پڑ
جاتے ہیں جیسے کہ مسیح ابن مریم کا واقعہ جو اہل بن مصل
لکھا ہے اور یہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
احب الناس ان یتراکان یعزوا منا وہم لا یفتنون
ولقد فلنا الذین من قبلہم فلیعلمن اللہ الذین
صدقوا ولیمکن الکذبین (سورہ عنکبوت)
کیا مان کیا ہے لوگوں نے کہ یہ چوڑے جادوین انجوسی
پر کہ منہ سے کہیں یوں ایمان لائے ہم اور وہ نہ آزمائے جاویں
لے ڈاکٹر نے بڑا غضب کیا کہ اپنے قرأت تو لکھنے اور
حضرت مرزا صاحب کے الہامات متعلق وفات آپ نے نہیں لکھے۔

اور البتہ تحقیق آزمایا تھا کہ ان لوگوں کو کچھ پہلے ان سے تھے۔
بس البتہ ظاہر کر دیگا۔ مرزا ان لوگوں کو کہ سچ بولے ہیں اور البتہ
ظاہر کر دیگا جہد نون کوئے اور ممکن ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنی الہامات پر
غور ہو کر اپنے پلو کچھ کچھ سمجھ کر میرے ساتھ مباہلہ منظور کریں
اس لئے میں صرف انکی اطلاع کی غرض سے چند اپنے الہامات
یہاں لکھ دیتا ہوں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ مجھ یا غیر سے
کس بات میں فوقیت رکھتے ہیں۔

(۱) الہام سورہ ۱۱۱ اکتوبر ۱۹۰۷ء یعنی ابن موسیٰ ہل یستعظم
نبات ان ینزل علینا ما نلک من السماء (۲) یلین والقرآن
الحکیم۔ انما لمن المسلمین علی صراط مستقیم تنزیل الحزین
الرحیم۔ لئن لدرقہما ما اندر آبار ہم فہم فاعلون نقد
حق القول۔ علی اکثر ہم فہم لا یمنون الی مالی لا
اعبد الذی (۳) موسیٰ علیہ السلام (۴) انی مع سلیمان
(۵) ولیدنا لیلہ اللہ الرسول (۶) پھیل گیا تاخیر یا ابراہیم
(۷) امیر المؤمنین محمد یحییٰ (۸) خلک من اہل الغیب
لوحیہ الیہ۔

خواب سورہ ۱۱۱ مئی ۱۹۰۷ء اور کچھ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے
اور اس میں میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے
کہ اسے محمد بن عبد کو معلوم ہو کہ الہامات کے مثال ایک بڑے
ریگستان کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان میں بہت سی
سنبل کر قدم رکھنا چاہیے تم کو معلوم ہے کہ صاحبزادہ عبداللطیف
اسی بیابان میں ایک محنت جان قربان کر کے منزل مقصود کو
پہنچ گیا اور وہ دوسرا عبدالحکیم (ہلاک ہو گیا پس تم کو چاہیے
کہ بسطط ممکن ہو اس میدان میں ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو
جاؤ۔ تمت بالخیر اقامہ الہام اس کے بعد چند روز تک میری حالت
جو ہوئی اس کی تحریر کی بیان ضرورت نہیں اور الہامات ۱۹۰۲
پر سے ہو چکے ہیں ایک میں چند غافلین کی ہلاکت کا اشارہ
ہوا اور دوسرے میں قادیان میں بیماری آنے کا اشارہ ہوا۔
باقی القاب و خطاب جو ان الہامات میں میری نسبت ہیں
ان کی تاویل جو ڈاکٹر نے اپنے الہامات میں کی ہے وہ ہی میرے
لئے کافی ہے۔ اور اگر میں اپنے سب الہامات دروید و تحریر

لے میر خیال میں الہامات کو ریگستان اس لئے تشبیہ دی ہے
کہ ریگستان میں اکثر راستہ گم ہو جاتا ہے۔ محمد بن عبد
الکریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے
قاس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان کی سعادت اور برکت سے حصہ مل
جائے گا مختصراً ناخذ از رسالہ عبدالحکیم خان۔

کردن جو اکثر پوسے ہوئے ہیں اور بعض باقی میں تو ڈاکٹر صاحب کی سخت ندامت ہوگی اور وہ یقین کریں گے کہ ان کی مثال اس چم سے کی طرح ہے کہ جو صرف ایک ہمدی کی ریخ سے پر ہنسی بن بیٹھا تھا اور میں ملقا تحریر کرتا ہوں کہ وہ دفعہ ویدار خدا تعالیٰ ہی نصیب ہوا ایک دفعہ بندہ خواب میں دوسری دفعہ بحالت کشف دیکھا کہ چند مخالفین مرزا صاحب کی توہین کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان مخالفین کو مخاطب کر کے سب اب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ فاذا نزل بھرتی من اللہ جو چند روز میں بکے بعد دیگرے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔ اور صرف ایک اون میں سے سخت بیمار اور مصائب کے بعد تائب ہو کر صحتیاب ہوا۔ خدا شاہد حال ہے کہ جب اس پر گریبان میں منہ ڈالتا ہوں تو ان الہامات کو قلم لکھنے سے رک جاتا ہوں مگر صرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی خاطر مجبوراً لکھ دے گئے ہیں تاکہ ان کو معلوم ہو جائے کہ مقابل ان سے بڑھ کر علم ہونے کا مدعی ہے۔

اب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو پہلے ہیے کہ جو سنت میرا اشتہار ان کو پہنچنے فوراً اپنا مضمون مبادیہ چار پر بند کر دے جسری چند پرچے میرے پاس بھیج دیں پھر اس کے بعد میں ہی اپنا مضمون مبادیہ چار پرچے ان کے پاس بند کر دوں جسری بھیج دوں گا۔ اور یہی معلوم ہو کہ جو سعادیا صورت ہلاکت یا فذب ڈاکٹر صاحب مقرر فرمادین گے مجھ کو منظور ہوگی بشرطیکہ طرفین کے لئے مساوات ہو۔

اب آپ کا کوئی حق نہیں ہے کہ جب تک میرے ساتھ فیصلہ نہ ہو سکے آپ کسی اور احمدی کو مخاطب کریں۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہے کہ مجھے ان سے کوئی ذاتی بغیرگی نہیں ہے مگر چونکہ ڈاکٹر صاحب نے خود ہی تمام مرزائیوں کو اپنے مباہلہ سے ڈرا رہا ہے اور رکوت میں التباس حق ... کا اندیشہ ہے۔ اسلئے میں نے ہی بالمقابل اعلان دیدیا ہے کہ اگر ڈاکٹر صاحب واقعی مسیح ابن مریم ہو کر قبالی نژاد کو پاش پاش کرنے آئے ہیں اور مرزائی جیسا کہ ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں گمراہ ہیں تو میں بھی ہلاک ہو جائوں گا اور ڈاکٹر صاحب کی مسیحیت پہلے سے زیادہ متیقن ہو جاؤ گی۔ امید کہ ڈاکٹر صاحب اب اس مقابلہ میں تاخیر فرمائیں گے تاکہ مرزائیوں کا خاتمہ ہو کر آپ کے مسیحیت کا علم بلند ہو جائے آپ کے رسالہ کا ناقابل کا میں نے رد بھی لکھ دیا ہے مگر جواب مبادیہ سے خود فیصلہ ہو جائیگا اسلئے اس کا طبع کرنا ملتوی کر دیا گیا ہے کیونکہ اس مبادیہ میں اگر میں مرگیا تو میری تحریر بھی خود ہی رد ہو جائیگی خواہ اب نہ سے کیوں نہ چھپی ہو۔ اگر خدا تعالیٰ نے آپ صلیبو

نہایت ہی اہم ہے کہ اس کی ساری ساری توجہ فرمائی جائے۔ رومو جیادین گئی اب قلمی مقابلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آسمانی ہائیکورٹ کے فیصلہ کی ضرورت ہے۔

براج الاخبار کے اقرض کا جواب

پیر میں حضرت خلیفۃ المہدی کی زبان سے لکھا گیا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسری کی مصلحت کا ذکر فرمایا مگر آپ نے وہ چاہیں نہ دیکھیں اور چلے گئے اس پر سران لکھتے ہیں کہ یہ بالکل غلط ہے۔ ہم کئی سال ... سے وہ حدیث بعینہ نقل کرتے ہیں۔

کتاب العزوات من تسم الافعال جنود ۵۰ ۲۰۸ من النبوا بن عاذب قال لما کان حیث اسونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الخندق عرضت لثانی بعض الخندق صخرة عظيمة ستديدة لاتاخذ منها المعامل فاشتكتنا ذلك الى رسول الله صلعم فجاور رسول الله صلعم فلما رأى حالنا القى ثوبه واخذ المعول فقال بسم الله ثم ضرب ضرباً فكسر ثلثها وقال الله اكبر اعطيت مفااتيح الشام والله اني لابيها قصورها الحرة الساعة ثم ضرب اثنا ثنية فقطع الثلث الاخر فقال الله اكبر اعطيت مفااتيح فارس والله اني لابيها قصور المداين الابيض ثم ضرب الثالثة وقال بسم الله فقطع لقيه الحج وقال الله اكبر اعطيت مفااتيح اليمن والله اني لابيها ابواب صنعاء من مكاني هذا الساعة

پھر فرخ الباری میں یہی حدیث اسناد حسن سند صحیح ہے اس کو پڑھنے والے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے شام - فارس - یمن کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے پائیں؟ اس کے جواب میں سترض کا قول نقل کیا جاتا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اس کی ساری ساری توجہ فرمائی جائے۔ رومو جیادین گئی اب قلمی مقابلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اب آسمانی ہائیکورٹ کے فیصلہ کی ضرورت ہے۔

دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ملکہ شام پہنچانے کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ تو بات میں سے جو حوالہ دیا گیا ہے وہ بھی چار خلاف نہیں کیونکہ اس میں لکھا ہے۔ میں تجھے دیا کہ تو اسے اپنی آنکھوں سے دیکھے۔ آپ نے دیا پر غور کریں۔ کیونکہ ہمارا سوال یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو وہ ملکہ ملا جو کیا انہوں نے اپنی آنکھ سے اسے دیکھا ہے نہ کہ اس کے آگے ہے۔ پرتو اس پار جا کر اس میں داخل نہ ہو گا مگر داخل ہونے نہ دیکھنے کا نفی تو نہیں داخل نہ ہوتے۔ مگر دیکھتے تو یہ سننے۔ پھر یہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے۔

یا قوم ادخلوا الارض المقدمتہ التي کتب اللہ لکم ولا توفدوا علی ادبارکم فتنتقلبوا خاسرین یہاں کتب اللہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ زمین لکھی گئی تھی مگر نہ تو یہ کوئی جنگ میں مر گئے ہیں ہمارا مدعا ثابت ہو گیا جو یہ ہے کہ جس سے وعدہ کیا جائے اسی کو ملنا ضروری نہیں۔

اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ گایان میں بن کا جواب ہم "اسلام" سے دیتے ہیں۔ (اگل)

یہاں کتب اللہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اور اس کے ساتھیوں کے لئے وہ زمین لکھی گئی تھی

کے نزدیک ان کے نظم و ضبط کی بڑی عزت تھی۔ محمد قاضی کے مرنے پر ان کی بیٹی بیگم بیگم بیگم

دفتر بدین قادیان طلب کے

ظہور المسیح یہ ۱۴۰ صفحہ کی کتاب اکل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح عیسیٰ کی صداقت کو عالمی رنگ میں دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے اور اسے سمجھنے کے وقت غفلت کتابوں مثل بیعت چشتیائی - درہ درانی - غایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیتہ وعد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور تفصیل خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم المصطفیٰ مولانا عبدالکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے توجہ اور ترقی کے مضبوط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۷ روکھجی ہے۔

برائین احمدیہ

یہ حضرت جبری السفی ظل الانبیاء علیہ التعلیٰ والثناء کی سب سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہائی عالم پر بھجوا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہیں جو کچھ برے ہو کر و مومن کے اذیاد یا بیان اور مخالفت پر جنت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۷۰۰ صفحے کے ڈبئی کاغذ پر نہایت خوشخط اسٹیل جیپی ہونی کتاب بے جلد بجائے پتھر پر (۱۵۷) کے پتھر اور مجلد بجائے چھ روپے کے تین روپے میں دی جاتی ہے۔ یہ موقع پر نہ ملے گا۔

بلدہ سنگو اور۔ حضرت اقدس کی تمام نظموں کا جو کہ پتھر سے پتھر پر شکیلین دل کو موم کر دیتی ہیں (مجموعہ مجلد ۸) کی بجائے ہر اور بے بجائے ۷ روپے کے ہر

نری ہند کلک اٹار کلکی اٹار کے طور کے بارہین ایک کتاب شیخ عبدالصمد صاحب سنگو (مؤر) ریاست پٹنہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ و سنجیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سالہیہ ان کی صداقت دلائل و براہین ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲۷ صفحہ پرست ۸ روپے۔ اجاب جلدی سنگو میں

شرن لیلیا ہندی نظم۔ منظومہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت عجیب و دلچسپ۔ جیمین ایکھرام

کی طاقت اور حضرت مسیح موعود و کاشن ادکار کی صداقت کا ذکر جو قیمت ۸ روپے

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امر و مہدی - سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رنجی اشدیہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گراں نہیں۔ قیمت ۸ روپے

غلامی اور عصمت انبیاء دیو لوی آف ریمینز کے متفق مضامین شیخ احمد دین صاحب پشاور سید نقشبند نوری پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کاغذ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ مشرق مضامین کو یکجا ہی طور پر بہت عمدگی سے چھپ کر قیمت غلامی ۳ روپے۔ عصمت انبیاء ۷ روپے

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبدالصمد اتم کا سبیلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸ روپے

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور مزاجرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی حیراتوں سے اس کے کلام کا متاثر ثابت کر کے اسے نام کی گئی ہے۔

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں دلائل کتابیہ۔ جیمین سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۸ روپے

فتحین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ۔ قیمت ۸ روپے

مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی خاص رعایت بروہی مفید عام فقہ احمدی کی کتاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان و قلم سے نکلی ہے جس کی فہم مضامین اخبار الحکم ۲۹ جنوری و پندرہ روزہ ۳۰ جنوری شدہ میں شائع ہو چکی ہے ہر احادی کے پاس ہونی چاہیے قیمت ایک سو کامل یعنی ہر جلد ۳ روپے لیکن ملکر کامل چار سو خرید کر ملکر حاصل معاف اور پتھر کامل کے خریدار کو کوئی عافیت اور تیسری جلد مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی ہر ایک ایسے خریدار کو مفت ملے گی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ کی قیمت ۸ روپے

المشہد مولوی محمد فضل خان احمدی ہر اکھانہ مقام چنگر گلیاں تحصیل ٹبرہ خان ضلع راولپنڈی

بدین پریس قادیان بن سیان مولوی عبدالرحیم عمر پراشر کے لڑ جہا باگی۔

سفرنامہ کشمیر

تمام اخبارات بالاتفاق تسلیم کہ جکین کرشنک لاء کے علمی تحفین میں سفرنامہ کشمیر ایک لاجواب اور دل خوش کن تحفہ ہے کشمیر کے تعلق باج تک کی کتاب اردو زبان میں بطور سفرنامہ کشمیر تصنیف نہیں ہوئی جن لوگوں کی کشمیر کی سیاحت۔ اس کے رسم و رواج۔ باشندوں کے حالات احساس کی قدرتی دلچسپیوں سے حظ اٹھانے کا شوق ہو وہ اس ضرور ملگا ہیں۔ اکثر علم دوست اور شوخین حضرات جو اس سال کشمیر گئے ہیں سفرنامہ کی ایک ایک جلد بھی بطور رہنما ساتھ لے گئے ہیں۔ کاغذ اچھا ہے۔ چھپائی سب عمدہ۔ حجم یک صد صفحہ۔ قیمت مع فریج ڈاک ۸ روپے

المشہد میجر کشمیری سیسگرن - لاہور

۱- اگست ۱۹۳۸ء

کا انتظار اس لئے بے پناہ ہے کہ جابا رہے کہ لاہور کا مشہور پرنٹنگ اور صلیب کل اخبار پتھر فولاد اپنے قد و وزن کے اعتبار سے دوبارہ جاری ہو نہ والا ہے اس اخبار کے اجراء کے دو بڑے اغراض مقصود ہیں۔ پہلے کی شکایات اور کے ساتھ گورنمنٹ کے قانون کی پٹیاں اور ہندو مسلمان کے اتحاد و اتفاق کا سامی ہونا جو کہ پتھر فولاد کی تحریر میں سے واقف ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ اخبار کس آزادی اور سانس اور مناسب نکتہ چینی کے ساتھ گورنمنٹ اور پبلک کی خدمت بجالاتا رہا جو قیمت سالانہ ۷ روپے۔ درخواست جلد بھیجے نہ کہ عجمان وطن کے حالات کا سلسلہ جو اخبار کے ساتھ لازمی طور پر شائع ہوا کرے گا۔ شروع ہی سے آپ کے پاس پہنچنا رہے۔

المشہد میجر اخبار پتھر فولاد - لاہور

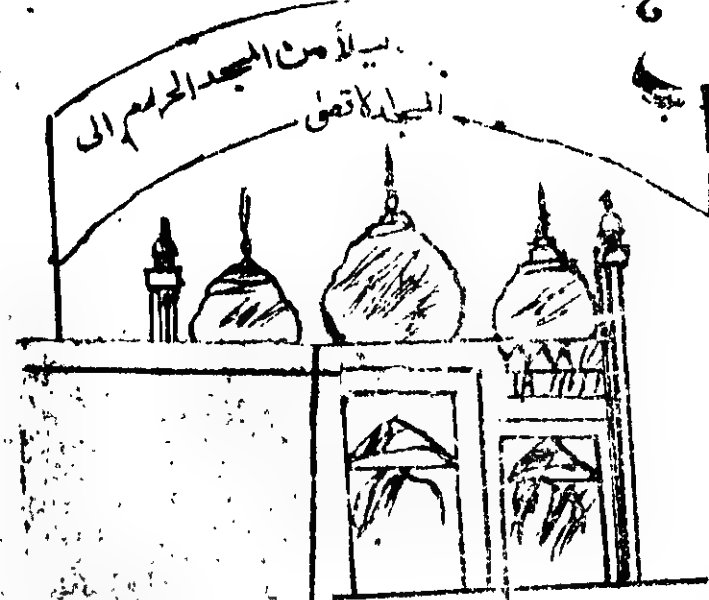
نظم مستورات { سورت کے ہجر پر ۸ روپے }
کامن احمدی { (الاولاد) قیمت ۸ روپے }
آنہ و کشمیری { طالب علموں کیلئے بہت مفید قیمت ۸ روپے }
کامن احمدی { قیمت ۸ روپے }

مہیلا - میرا اٹھ روزہ مہاجر کابی سے پانچ روپے نوکے سب سنگو اور

بدین پریس قادیان بن سیان مولوی عبدالرحیم عمر پراشر کے لڑ جہا باگی۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم



خداوند قادر مطلق
خداوند مہربان
خداوند بخشنده

قادیان ضلع گورکھ پور

QADIAN

پیشگی لکھ

امروز قوم من نشاء مقام من

رجب ۱۲۸۸

دوڑ سے بگریہ یاد کند وقت نورم

جلد ۲

مورخہ ۲ - جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ علی صاحبہا التیہ والسلام مطابق ۲ جولائی ۱۹۶۵ء

میر ۲۶

سارے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا ایڈیٹر و منیجر محمد عتیق علی

جس سے مراد وہ ہے کہ عظیم باطل کو مٹا سکتی ہے افسوس لوگ ہماری ہادی سے اگرچہ ان کی ملاقات نہ تھی۔ مگر وہ آج سے شاگرد اور ائمہ برس پہلے ان کے رسالہ ہمارے ہاتھ میں چھپنے کے لئے اپنے بعض مسلمان بھائیوں سے کہتے تھے کہ ہمارے ہاتھ میں آجی

ہماری ہادی سے اگرچہ ان کی ملاقات نہ تھی۔ مگر وہ آج سے شاگرد اور ائمہ برس پہلے ان کے رسالہ ہمارے ہاتھ میں چھپنے کے لئے اپنے بعض مسلمان بھائیوں سے کہتے تھے کہ ہمارے ہاتھ میں آجی
مگر وہ ان پر قائم رہے یہ امر عجیب ہے۔ اور سوچنے کے قابل ہے کہ ان کی یہ مخالفت اور بدنامی سب سے زیادہ ان لوگوں کی طرف سے ہوتی رہی کہ جو اسی معبود کی پرستش اور اس کی کلام کی پروردی کا دم بھرتے ہیں۔ کہ جس کی ستائش اور پس کے دین کی حمایت کے لئے مرزا صاحب مرحوم اپنی طاقتوں کو نہایت جوش اور سرگرمی کے ساتھ خرچ کرتے رہے ہم لوگوں نے نہایت دلی دکھ کے ساتھ معلوم کیا کہ ان کی وفات سے پہلے بہت افسوس ناک اہم اور پیچیدہ موقعیں ہوئی ان کے گزرتے مخالف اپنی نہایت اونے اور خرابی کا اظہار کرنے سے باز رہے۔

ہم لوگ مرزا صاحب کی اس افسوس ناک وفات پر ادون کے کئے اور ان کے عزیز پروردوں کے ساتھ اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور آپ کے بہت شکور ہوں گے اگر آپ ہمارے اس اظہار کو ادون تک پہنچا دیں گے۔

الق

آپ کا دلی خیر خواہ گورکھ سنگھ - بی۔ اے
سکریٹری دیوبند

ہمارے محرم گذشتہ اشاعت آگے

جنت و دوزخ کا ارگن نکلتا جو۔ میں اپنی پو پو ہادی شری دیو گورکھ سنگھ کی ہدایت کے موافق یہ چند طور آپ کی خدمت میں تحریر کرتا ہوں۔

دیوبند۔ کے بانی اور پریسڈنٹ اور ہم کی ایک ان کے پیروں نے جوان دوزخ اس مقام میں ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر کو بہت افسوس کے ساتھ سنا ہے اگرچہ مرزا صاحب کے ذاتی طور سے ہماری کوئی واقفیت نہ تھی لیکن پھر بھی ہمیں ہمارے ان کی کئی خوبیوں سے اور خصوصیتوں کو اور طے سے جاننے کا موقع ملے ان کے لحاظ سے ہم لوگ انہیں تعظیم کا مستحق خیال کرتے ہیں۔

وہ اسلام کے مذہبی لٹریچر کے خصوصیت عالم تھے۔ سوچنے اور سمجھنے کی اچھی طاقت رکھتے تھے کتنی ہی بڑی بڑی کتابوں کے مصنف تھے ہمارے

انبیاء الازلہ

آج کل کے زمانے میں آج کل کے زمانے میں آج کل کے زمانے میں آج کل کے زمانے میں
تھا کہ زلزلہ ہماری زندگی میں آج کل کے زمانے میں آج کل کے زمانے میں
کے کچھ وہ کلمات طیبات نقل کرتے ہیں جو ۲۰۰۰ سنی کے
جد میں قبل از دھال حضرت محمد نے فرمایا تھا۔
فرمایا۔ حقیقتہ الہی پروردگار اللہ تعالیٰ نے ان
حکم فرمایا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ یثرب الی اجل
مستحق۔ ہمارا خدا قادر مطلق خدا ہے جو کامل انصاف
رکھتا ہے۔ بھلا اللہ مالیشا۔ ہمارا ایمان ہے ہوشی
کی طرح نہیں وہ ایک حکم میں دیتا اور اس کو اس کے بلو
کے کامل انصاف رکھتا ہے۔ مانتے ہیں انہی والی ایک
اپر گواہ ہے آخر صدقہ خیرات ہی کوئی پیر ہے تمام انبیاء
کرام کا اجماعی مسئلہ ہے کہ صدقہ و استغفار سے رزق بلا ہوتا ہے
بلا کیا چیز ہے یعنی وہ تکلیف وہ امر جو خدا کے ارادے
میں مقدر ہو چکا ہے اب اس بلا کی اطلاع جب کوئی نبی دے
تو وہ پیشگوئی بن جاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ ارعہ الراحمین کہ
وہ نضرے کے لادون پر اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اسلئے
ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ وہ عید کی پیش گوئی ان اہل نہیں بلکہ
وہ مل جاتی ہیں۔ دیکھو جہان میں سے زلزلہ کا ذکر کیا ہے۔ ان
ساتھ ہی توبہ استغفار نضرے و صدقہ کی طرف توجہ دلائی ہے

کون رنجور ٹی غم

مردداکر نے لاہور میں جو لکچر
 خلط علیہ الامر اس کے متعلق ہمارا نامہ رنگ
 لکھتا ہے کہ اُس نے کہا کہ میرے الہام یقینی اور
 قطعی نہیں ہوتے مگر تمام الہامات سچے ہوتے
 اس پیشگوئی میں مجھ سے سو ہو گیا ہے کہ میو نہ نکلا
 کی بجائے "کو" نکھدیا تھا۔ مجھ پر معلوم نہیں تھا کہ کو کو
 تاریخ تھی یہ میو اپنی طرف سے ۲۱ سادہ سمجھ کر لکھ دی
 زبان کی کہنے اور لکھنے میں خلط ملط ہو گیا۔

تاریخ وفات
ابجد سے زمانہ بعثت شروع ہوا
ہوتا ہے آپ کی تاریخ بھی الماسون سے جیسا
اکمل صاحب نے نکالی ہے نکل کھنی جو مگر خاص کر حضور
کے اہم مقدس بن اس عاجز نے غور کی ہو تو (مرزا غلام احمد
نبی و مہدی و مسیح و عیسا کے اعداد کی تاریخ نکل آئی ہے جو

[illegible]

پیغام صلح

بسم اللہ الرحمن الرحیم : بخیرہ و نصرتی علی رسولہ الکریم
اسے میرے قادر خدا اسے پیارے رہنما تو ہمیں وہ
راہ دکھاجس سے تجھے پائے میں ازل صدق و صفا۔ اور ہمیں
ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض
یا دنیا کی حرص و ہوا۔

اما بعد : اے سامعین ہم سب کیا مسلمان اور کیا ہندو
بادجو و صدہا اختلافات کے اس خدا پر ایمان لائے ہیں شریک
ہیں جو دنیا کا خالق اور مالک ہے اور ایسا ہی ہم سب انسان کے
نام میں بھی شریک رکھتے ہیں یعنی ہم سب انسان کہلاتے ہیں
اور ایسا ہی باعٹ ایک ہی ملک کے باشندہ ہونے کے ایک
دوسرے کے پڑوسی ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ صفا سے سید
اور نیک بننے کے ساتھ ایک دوسرے کے رفیق بن جائیں
اور دین و دنیا کی مشکلات میں ایک دوسرے کی ہمدردی کریں اور
ایسی ہمدردی کریں کہ گویا ایک دوسرے کے اعضاء بن جائیں۔

اے جو طواغیت! وہ دین دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی
تعلیم نہ ہو اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ
ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا مثلاً جو
انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں کو دی گئی ہیں
وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شاہیوں اور جینیوں اور
جاہلیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں بکے
لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا
سورج اور چاند اور کئی اور ستارے روشن چھانے کا کام دے رہے
ہیں اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں اس کی پیدا کردہ عناصر
یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام
پیدا کردہ چیزوں انج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قوتیں فائدہ
اٹھا رہی ہیں پس یہ اخلاق ربانی ہمیں سبق دیتے ہیں کہ ہم بھی اپنے
نہی نوع انسانوں سے مروت اور سلوک کے ساتھ پیش آئیں اور
تنگ دل اور تنگ غرض نہ بنیں۔

دوستو! یقیناً سمجھو کہ اگر ہم دونوں قوموں میں کوئی قوم خدا کے
اخلاق کی عزت نہیں کرے گی اور اس کے پاک نفعوں کے برخلاف
اپنا چال چلن بنا لے گی تو وہ قوم جلد لڑاک ہو جائیگی اور نہ صرف اپنے
تین بلکہ اپنی ذریت کو بھی تباہی میں ڈالے گی جس سے کہ دنیا پیدا ہوئی
ہے تمام ملکوں کے راستباز یہ گواہی دیتے ہیں کہ خدا کو
اخلاق کا پیرو ہونا انسانی بقا کے لئے ایک آب حیات ہے

اور انسانوں کی جسمانی اور روحانی زندگی اسی امر سے وابستہ
کہ وہ خدا کے تمام اخلاق کی پیروی کسے جو سلامتی
کا پتہ ہیں۔

خدا نے قرآن شریف کو پہلے اسی آیت سے شروع کیا؟
جو سورہ فاتحہ میں ہے کہ الحمد للہ رب العالمین یعنی
تمام کامل اور پاک صفات خدا سے خاص ہیں جو تمام عالموں کا
رب ہے عالم کے نظمین تمام مختلف قومیں اور مختلف
زمانے اور مختلف ملک داخل ہیں اور اس آیت سے جو
قرآن شریف شروع کیا گیا ہے حقیقت ان قوموں کا رد
ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی عام ربوبیت اور فیض کو اپنی ہی
قوم تک محدود رکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو ایسا خیال
کرتے ہیں کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہی نہیں
اور گویا خدا نے ان کو پیدا کر کے رسی کی طرح پھینک دیا ہے
یا ان کو بھول گیا ہے اور بارگود بازندہ اس کے پیدا کردہ
ہی نہیں جیسا کہ مثلاً یہودیوں اور عیسائیوں کا اب تک
بھی حال ہے کہ جس قدر خدا کے نبی اور رسول آئے
ہیں وہ صرف یہود کے خاندان سے آئے ہیں اور خدا
دوسری قوموں سے چھ ایسا ناراض رہا ہے ان کو گمراہی
اور غفلت میں رکھ کر پھر ہی ان کی پروا نہ کی جیسا کہ انجیل
میں بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام فراتے ہیں
کہ میں صرف اسرائیل کی بھڑوں کے لئے آیا ہوں اس
جگہ ہم ایک فرض محال کے طور پر کہتے ہیں کہ خدائی کا
دعوت نہ کر کے پھر ایسا تنگ خیالی کا کلہ بڑے تعجب کی
بات ہے کیا مسیح صرف اسرائیلیوں کا خدا تھا اور دوسری
قوموں کا خدا نہ تھا جو ایسا کہ اس کے منہ سے نکلا
کہ مجھے دوسری قوموں کی اصلاح اور ہدایت کے کچھ غرض
نہیں۔

غرض یہودیوں اور عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ تمام نبی
اور رسول انہیں کے خاندان سے آتے رہے ہیں اور
انہیں کے خاندان میں خدا کی باتیں اترتی رہی ہیں اور
پھر جو جب عقیدہ عیسائیوں کے وہ سلسلہ الہام اور وحی
کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ختم ہو گیا اور خدا کے الہام
پر مہر لگ گئی۔
انہیں خیالات کے پابند آریہ صاحبان ہی پائے جاتے
ہیں یعنی جیسے یہود اور عیسائی نبوت اور الہام کو اسرتی
خاندان تک ہی محدود رکھتے ہیں اور دوسری تمام
قوموں کو الہام پانے کے حق سے جواب دے رہے

میں ہی عقیدہ نوع انسان کی بدقسمتی۔ سے آریہ صاحبان نے
بھی اختیار کر رکھا ہے یعنی وہ بھی ہی اعتقاد رکھتے ہیں
کہ خدا کی وحی اور الہام کا سلسلہ آریہ ورت کی چار دیواری سے
کبھی باہر نہیں گیا۔ ہمیشہ اسی ملک سے چار رشتی منتخب کئے
جستے ہیں اور ہمیشہ وہی بار بار نازل ہوتا ہے اور
ہمیشہ وہی ک سنکرت ہی اس الہام کے لئے خاص کی
گئی ہے۔

غرض یہ دونوں قومیں خدا کو رب العالمین نہیں
سمجھتیں ورنہ کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ جس حالت میں
خدا رب العالمین کہلاتا ہے نہ صرف رب اسرائیلیان
یا صرف رب آریان۔ تو وہ ایک خاص قوم سے کیوں ایسا
وفاقی تعلق پیدا کرتا ہے۔ جہاں صریح طور پر فطرتی اور
پیش پات پائی جاتی ہے پس ان عقائد کے رد کے
لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا
کہ الحمد للہ رب العالمین۔ اور جابجا اس نے قرآن شریف
میں صاف صاف بتلایا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے
کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے ہیں

بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کے
فراموش نہیں کیا اور قرآن شریف بن طرح طرح کی مثالوں
میں بتلایا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں
کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا
ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو
روحانی تربیت سے بھی فیض کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن
شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے وان من امة الا
خلفا فیہا مذہب۔ یا کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی
یا رسول نہیں بھیجا گیا۔ سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول
کرنے کے لائق ہے کہ وہ سب تمام خدا جس پر ایمان لانا
ہر ایک مذہب کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے۔ اور
اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی
خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب
قوموں کا رب ہے اور تمام مسکالوں کا رب ہے اور تمام ملکوں
کا وہی رب ہے اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور
ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے۔ اور اسی سے
تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک موجود کا وہی
سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں

اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے یہ اس لئے ہوا کہ کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقع نہ ملے اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا یا فلاں قوم کو اس کی عیادت کتاب ملی۔ تاہم اس سے ہدایت پاوین مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی دینی اور الہام اور ہجرات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں غنمی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خلیفہ کے یا خلافت میں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں۔ لہذا اسے جو ملن بھائیو! یہ مختصر رسالہ جس کا نام ہے پیغام صلح یا رب نام آپ صاحبوں کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اور بعد قلم دعا کی جاتی ہے کہ وہ قادر خدا آپ صاحبوں کے دلوں میں خود الہام کرے۔ اور ہماری ہمدردی کا راز آپ کے دلوں پر کھول دے تا آپ اس دستاورد خفہ کو کسی خاص مطلب اور نفسانی غرض پر مبنی تصور نہ فرماوین عز و جلال آخرت کا معاملہ تو ہم لوگوں پر اکثر غنی رہتا اور اندر پر عام عقیدے کا راز نکلتا ہے جو نیچے پڑے

میں مگر دنیا کی نکی اور بدی کو ہر ایک کی اندیش فعل نہ کر سکتی ہے۔

یہ بات کسی پریشیدہ نہیں کہ اتفاق ایک ایسی چیز ہے کہ وہ بلائیں جو کسی طرح دور نہیں ہو سکتیں اور وہ مشکلات جو کسی تدبیر سے حل نہیں ہو سکتیں وہ اتفاق سے حل ہو جاتی ہیں پس ایک عقلمند سے بعید ہے کہ اتفاق کی برکتوں سے اپنے سینہ محدود رکھے۔ ہندو اور مسلمان اس ملک میں دو ایسی قومیں ہیں کہ یہ ایک خیال محال ہے کہ ان کی دست مثلاً ہندو جمع ہو کر مسلمانوں کو اس ملک سے نکال دیں گے یا مسلمان اس کے ہر ہندوؤں کو جلا وطن کر دیں گے۔ بلکہ اب تو ہندو مسلمانوں کا باہم چلی دامن کا ساتھ جو رہے نہ اگر ایک ہر کوئی تباہی آوے تو دوسرا بھی اس میں شریک ہو جائیگا اور اگر ایک قوم دوسری قوم کو محض اپنے نفسانی تہذیب اور شیخت سے حقیر کرنا چاہے گی تو وہ بھی ذریعہ خسارت سے نہیں بچے گی۔ اور اگر کوئی ان میں سے اپنے نفسانی ہمدردی میں قاصر رہے گا۔ تو اس کا نقصان وہ آپ ہی ٹھائیگا۔ جو شخص تم دونوں

قوموں میں سے دوسری قوم کی تباہی کی فکر میں ہے اس کی اس شخص کی مثال ہے کہ جو ایک شلخ پر بیٹھ کر کسی کو کاٹتا ہے آپ لوگ بفضلہ تعالیٰ تعلیم یافتہ ہی ہو گئے اب کینوں کو چھوڑ کر محبت میں ترقی کرنا زیبا ہے اور بے مہری کو چھوڑ کر ہمدردی کو اختیار کرنا آپ کی عقلندی کے مناسب حال ہے۔ دنیا کی مشکلات بھی ایک ریگستان کا سفر ہے کہ جو عین گرمی اور تمازتِ آفتاب کے وقت کیا جاتا ہے پس اس دشوار گزار راہ کے لئے باہمی اتفاق کے اس سرد بانی کی ضرورت ہے جو اس جلتی ہوئی آگ کو ٹھنڈی کر دے اور نیز پیاس کو بوقت مرے سے بچا دے ایسے مارکِ قسمت میں یہ راقم آپ کو صلح کے لٹو بلاتا ہے جبکہ دونوں کو صلح کی بہت ضرورت ہے دنیا ہر طرح طرح کے اجتلا و نازل ہو رہی ہے میں نے ان کے اس سے میں خود پڑ رہا ہے اور مطالعہ کرنے بھی ابھی چچا نہیں چھوڑا اور جو کچھ خدا نے مجھے خبر دی ہے وہ جی جی ہے کہ اگر دنیا اپنی بد عملی سے باز نہیں آئے گی اور بڑے کاموں سے توبہ نہیں کرے گی تو دنیا پر سخت سخت بلائیں آئیں گی اور ایک مالاہی پس نہیں کرے گی۔ دوسری بلائی ہو جائیگی

دیوانوں کی طرح ہر جگہ سو رہے ہوں بہاؤ! قبل اس کے کہ وہ دن آوین جو شیار ہو جاوے۔ اور چاہیے کہ ہندو مسلمان باہم صلح کر لیں اور جس قوم میں کوئی زیادتی ہے جو وہ صلح کی مانع ہو اس زیادتی کو وہ قوم چھوڑ دے ورنہ باہم عداوت کا تمام گناہ اسی قوم کی گردن پر ہو گا۔

اگر کوئی کہے کہ یہ کیوں کہ دفعہ میں آسکتا ہے کہ صلح ہو جائے مگر کچھ باہم مذہبی اختلافات صلح کے لئے ایک ایسا امر مانع ہے جو دن بدن دلوں میں پھوٹا اٹتا جاتا ہے۔

میں اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ حقیقت فریبی اختلاف صرف اس اختلاف کا نام ہے جسکی دونوں طرف عقل اور انصاف اور ائمہ شہودہ پر بنا ہو ورنہ انسان کو اسی بات کے لئے تو عقل دی گئی ہے کہ وہ ایسا پہلوا اختیار کرے جو عقل اور انصاف سے بعید نہ ہو اور امور مجسوسہ شہودہ کے مخالف نہ ہو اور جو ٹھے چھوٹے اختلافات صلح کے مانع نہیں ہو سکتے بلکہ وہی اختلافات صلح کا مانع ہو گا جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی

کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حمل کیا جائے۔ ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم دیگر تعلیم کی کسی نہ کسی شلخ میں موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نوین مذہب آریہ سلج کا یہ اصل رکھتا ہے کہ دیدن کے بعد الہام الہی پر ٹھہر لگ گئی ہے مگر جو ہندو مذہب میں وقتاً فوقتاً آتا پیدا ہوتے رہے ہیں جن کے بلخ کو ڈرہا لوگ اسی ملک میں پائے جاتے ہیں انہوں نے اس ہر کو اپنے دعوے الہام سے توڑ دیا ہے جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک اذین بنگالہ میں بڑی ہندگی اور عظمت کے ساتھ ملنے جلتے ہیں۔ جن کا نام سری کرشن ہے وہ اپنے علم ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور ان کے پیروں صرف ان کو علم بلکہ ہر شکر کے اتے ہیں مگر اس بن شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں بابائے مانک صاحب میں جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے اور جن کی بیرونی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو نہ کہ کھلا تر تہذیب جیسی لاف سے ہم نہیں ہیں۔ بادشاہ صاحب اپنی جنم ساکیوں اور گرجتھ میں کھیلے کھیلے طور پر الہام کا دعوے کرتے ہیں جہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکی میں نکلتے ہیں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ دین اسلام سچا ہے۔ اسی بنا پر انہوں نے حج بھی کیا اور تمام اسلامی عقائد کی پابندی اختیار کی اور بلاشبہ بات ثابت ہے۔ کہ ان سے کرامات اور نشان ہی صادر ہوئے ہیں اور اس بات میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ باوانانک ایک نیک اور برگزیدہ انسان تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو خدا کے عطا و جمل اپنی محبت کا شریک پلا تا ہے۔ وہ ہندوؤں میں صرف اس بات کی گواہی دینے کے لئے پیدا ہوا تھا کہ اسلام خدا کی طرف سے ہے جو شخص اس کے معتبر کات دیکھے جو ڈیرہ بابائے مانک میں موجود ہیں جن میں بڑے زور سے

کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی ہے۔ اور ہر وہ برکات دیکھے جو بقیہ تمام گروہر سہاے خلیفہ فیروز پور میں موجود ہیں جن میں ایک قرآن شریف بھی ہے تو کس کو اس بات میں شک ہو سکتا ہے کہ باوانانک صاحب اپنے اپنے پاک دل اور پاک فطرت اور پاک مجاہدہ سے اس راز کو معلوم کر لیا تھا جو عاشری پنڈتوں پر پونہ ہندو اور انہوں نے الہام کا دعوے کر کے اور خدا کی طرف سے نشان اور کرامات

دکھلا کہ اس عقیدہ کا خوب کھنڈن اور رد کر دیا جو کہا جاتا ہے کہ دیکھ کے بعد کوئی اہم نہیں اور نشان ظاہر ہوتے ہیں بلاشبہ انا تک صاحب کا وجود ہندوؤں کے لئے خدا کی طرف سے ایک رحمت تھی اور یوں سمجھو کہ وہ ہندو مذہب کا آخری اوتار تھا جس نے اس نفرت کو دور کرنا چاہا جو اسلام کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں تھی۔ لیکن اس ملک کی یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہندو مذہب نے ادا نانک صاحب کی تعلیم سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا بلکہ ہندوؤں نے ان کو دیکھ دیا کہ یوں وہ اسلام کی تعریف جاری کرنا ہے وہ ہندو مذہب اور اسلام میں صلح کر لئے آیا تھا مگر افسوس کہ اس کی تعلیم پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اگر اس کے وجود اور اس کی پاک تعلیموں سے کچھ فائدہ اٹھایا جاتا۔ تو کج ہندو اور مسلمان سب ایک ہوتے۔ ہائے افسوس کہ میں اس تصور سے رونا آتا ہوں کہ ایسا نیک آدمی دنیا میں آیا اور گزر ہی گیا مگر نادان لوگوں نے اس کے فوڑے کچھ روٹنی حاصل نہیں کی۔

بہر حال وہ اس بات کو ثابت کر گیا کہ خدا کی وحی اور اس کا اہم کبھی منقطع نہیں ہوتا۔ اور خدا کے نشان اس کے برگزیدوں کے ذریعہ ہمیشہ ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور اس بات کی گواہی دے گیا کہ اسلام کی دشمنی نور کی دشمنی ہے۔

ایسا نہ تھا اس بات پر جب تجرہ ہون کہ خدا کی وحی اور خدا کا اہم ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا اب بھی بولتا ہے اور جیسا کہ پہلے سننا تھا اب بھی سنتا ہے یہ نہیں کہ اب وہ صفات قدیم اس کی عقل پر گئی ہیں۔ میں تجھیں بتاؤں کہ جس سے خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور میرے ہاتھ پر اس نے اپنی صمد نشان دکھائے ہیں جو ہزار گواہوں کے مشاہدہ میں آچکے ہیں اور کن بون اور فیاردون میں شائع ہو چکے ہیں اور کوئی ایسی قوم نہیں جو کسی نہ کسی نشان کی گواہ نہ ہو۔

اب باوجود اس قدر متواتر شہادتوں کے یہ تعلیم رکھنے کی خواہ مخواہ ویدوں کی طوط منسوب کی جاتی ہے کہ یوں کہ قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ بہترین کہ تمام سلسلہ خدا کے کلام اور اہم کا دیدون پر ختم ہو چکا ہے اور پھر بعد اس کی صرف قصوں پر مدار ہے اور اسی اپنے عقیدہ کو ہاتھ میں لے کر وہ لوگ کہتے ہیں کہ ویدوں کے سوا جس قدر دنیا میں کلام الہی کے نام پر کتابیں موجود ہیں وہ سب نفوذ باسدانوں کے افترامیں ملا کہ وہ کتابیں ویدوں سے بہت زیادہ اپنی سچائی کا ثبوت پیش کرتی ہیں اور خدا کی نصرت اور مدد کا

ان کے ساتھ ہے اور خدا کے فوق العادت نشان ان کی سچائی پر گواہی دیتے ہیں پھر کیا وجہ کہ وید تو خدا کا کلام مگر وہ کتابیں خدا کا کلام نہیں اور پھر خدا کی ذات عین دھرتی اور نہان و نہان ہے اس لئے عقل بھی اس بات کو جانتی ہے کہ وہ اپنے وجود کے ثابت کرنے کے لئے صرف ایک کتاب پر کفایت نہ کرے بلکہ مختلف مکون میں سے نبی منتخب کر کے اپنا کلام اور اہم اون کو عطا کرے تا انسان معیشت البشیان جو جلد ترشہات میں گرفتار رہ سکتا ہے۔ دولت قبول۔ سے محروم نہ رہے اور اس بات کو عقل سلیم پر گزرتی ہے کہ اپنے لئے تیر نہیں ہے کہ وہ خدا و تمام دنیا کا خدا ہے جو اپنے آقا کے مشرق کو مغرب کو روشن کرتا ہے اور اپنے بند سے ہر ایک ملک کو ہر ایک ضرورت کے وقت میراب فرماتا ہے وہ نفوذ باسدانان تربیت میں ایسا تنگدل اور بخیل ہے کہ ہیشہ کے لئے ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم اور ایک ہی زبان اس کو پسند آگئی ہے اور میں یہ نہیں بتا کہ یہ کس قسم کی منطق اور کس نوع کا فلسفہ ہے کہ ہر مشرک ایک آدمی کی دعا اور راز تہ

مگو اس بات سے تحت نفرت کرتا ہے کہ مجھ کو ویدوں کے کسی اور زبان میں دلوں پر اہم کہے پنلا سٹی یا تو اس سربستہ معما کی طرح ہے جو اب تک کوئی انسان اس کو حل نہیں کر سکا۔

میں وید کو اس بات سے منفرہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی معجزہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف اختلاف عقل بلکہ ہر مشرک کی پاک ذات پر غلبہ اور کیش بات کا دماغ لگائی ہو بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب کسی الہامی پر ایک زمانہ دراز گزر جاتا ہے تو اس کے پیروں کو بڑا بات نادانی کے اور کچھ باعزت اغراض نفسانی کے سہوا یا عدا اس کتاب پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا دیے ہیں اور چونکہ حاشیے چڑھانے والے متفرق خیالات کے لوگ ہوتے ہیں اس لئے ایک مذہب کے ہندو مذہب پیدا ہو جاتے ہیں۔

اور یہ غیب بات ہے کہ جس طرح آدمیہ صاحبان بر عقیدہ کہتے ہیں کہ ہر مذہب فائدہ افزا اور آریہ ورت تک ہی اہم الہی کا سلسلہ تھپڑا رہا ہے اور ہیشہ ویر نہ سکتا ہی اہم الہی کے لئے خاص ہی ہے اور وہ ہر مشرک کی زبان سے ہی پورے خیال اپنے فائدان اور اپنی

کتابوں کی نسبت ہے ان کے نزدیک ہی خدا کی اصلی زبان عبرانی ہے اور ہیشہ خدا کے اہم کا سلسلہ بنی اسرائیل اور انہیں کے ملک تک محیط رہا ہے اور جو شخص ان کے فائدان اور ان کی زبان سے الگ ہونے کی حالت میں نہی ہے کا دعوے کرے اس کو وہ نفوذ باسد جو خیال کرتے ہیں پس کیا یہ توار و تعجب انگیز نہیں ہے کہ ان دونوں قوموں نے اپنے اپنے بیان میں ایک ہی خیال پر قدم مارا ہے اس طرح دنیا میں اور بھی کئی مذہب ہیں جو اسی خیال کے پابند ہیں جیسے پارسی جو اپنے مذہب کی بنیاد وید سے لگتی اور پہلے بتلاتے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خیال رک ہیشہ کے لئے اپنے ملک اور اپنے فائدان اور اپنی کتابوں کی زبان کو ہی خدا کی وحی اور اہم سے مخصوص کیا گیا ہے جس تعصب اور کی معلوم ہوتا ہے پیدا ہوا ہے چونکہ ہیشہ زمانے دنیا پر ایسے گزرے ہیں کہ ایک قوم دوسری قوم کے حالات سے اور ایک ملک دوسرے ملک کے وجود سے بکلی ہند آگئی ہے اور میں یہ نہیں بتا کہ یہ کس قسم کی منطق اور کس نوع کا فلسفہ ہے کہ ہر مشرک ایک آدمی کی دعا اور راز تہ

۱۱۔ قوم نے یہی خیال کر لیا کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہدایت ملتی ہے وہ اپنی ہی ہے اور خدا کی بات صرف اپنی کے فائدان اور اپنی کے ملک کے دیکھی ہے اور باقی تمام دنیا اس سے بے تعبیر پڑی ہے اس خیال نے دنیا کو بہت نقصان پہنچایا اور دراصل باہمی کینوں اور بغضوں کا بیج جو قوموں میں بڑھتی گئی یہی خیال تھا ایک مدت تک تو ایک قوم دوسری قوم سے پرہیز رہی اور ایک ملک دوسرے ملک سے نفرت اور ستور رہا یہیں تک کہ کئی مذہب کی فتنوں کا خیال تھا کہ وہ ہا یہ کہے پرست کوئی آبادی نہیں۔

یہ چونکہ خدا نے درمیان سے پرہیز کیا اور زمین کی آبادی کے متعلق کسی قدر معلومات لوگوں کے وسیع ہو گئے تو وہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ وہ تمام خصوصیتیں جو الہامی کتابوں اور اپنے رشتوں اور رشتوں کی نسبت لوگوں نے اپنی ہی دلوں سے تراش کر اپنی عقیدہ میں داخل کر لی تھیں وہ ان کے دلوں میں خوب راسخ اور پختہ کے نقش کی طرح ہو گئیں اور ہر ایک قوم یہی خیال کرتی تھی کہ خدا کا صمد تمام ہیشہ اپنی کے ملک میں رہا ہے اور چونکہ ان دلوں میں اکثر قوموں پر وہ شیان خصوصیتیں غالب تھیں، ایک بالائی رسم کے مخالفت کو توار کے ساتھ جو ابدیا جاتا تھا اس لئے کہ ان کی مجال تھی کہ ہر ایک قوم کی خود ستا ہی کے جو شرع کو

مختار کے ان کے ورثین ملک کتا۔ گوتم بدھ سے صلہ
 کا رازہ کیا تھا۔ اور وہ اس بات کا قائل نہ تھا کہ جو کچھ ہے وہ پر
 اس کے گیمہ نہیں اور وہ قوم اور ملک اور خاندان کی خصوصیت
 کا قریبی تھا جس پر مذہب اس کا نہیں تھا کہ گویا وہ پر ہی سب
 کچھ سے مراد ہے اور ہی زبان اور ہی ملک اور ہی برہن پریش کے
 اہم کے لئے پیشہ کے لئے اس کی عدالت میں رجسٹرڈ ہو چکا
 ہیں۔ لہذا اس نے اس اختلاف سے بڑا دکھ اٹھایا اور اس کا
 نام ایک دھرم اور ناسک مت والا رکھا گیا جیسا کہ آج کل پورے
 امریکہ کے تمام مشن جو حضرت عیسیٰ کی خدائی کو منظور نہیں کرتے
 اور ان کے لئے اس بات کو نہیں مانتے کہ خدا کو ہی سولی سے
 لٹکتے ہیں وہ نام گسٹ حضرت پادری صاحب کو کچھ خیال میں دہریہ
 سمجھتے ہیں۔
 سوائے قوم کا یہ بھی دھرم تھا کہ گویا اور جیسا کہ شریعہ
 کا دستور ہے۔ عام لوگوں کو نفرت دلانے کی بہت سی
 چیزیں اس پر لگی تھیں آخر انجام یہ ہوا کہ بدھ آریہ دھرم
 جو اس کی زاد بوم اور وطن تھا کھلا گیا۔ اور اب تک ہندو
 لوگ بدھ سے نفرت رکھتے ہیں۔ ان کی سیالپ کی بڑی نفرت اور حقارت
 کی افکار سے دیکھتے ہیں۔ سب قول حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کہ میں نے عورت نہیں مگر اپنے وطن میں۔ دوسرے ملک
 کو جاتا ہوں۔ بدھ نے یہ کہہ کر بڑی کامیابی حاصل کی۔
 وہاں تک کہ میں کیا جاتا ہے کہ میرا حصہ دنیا کا بدھ مذہب کے پر
 سہ ہے اور کثرت پیروں کے لحاظ سے اس کا اصل مرکز
 چین اور جاپان ہے۔ اگرچہ وہ جنوبی روس اور امریکہ تک
 پھیل گیا ہے۔
 اب پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے دیکھیں
 کہ جن قانون میں ایک مذہب دوسرے مذہب سے بے خبر
 ہوتا اس بے خبری کے عالم میں یہ ایک لازمی امر تھا کہ ہر
 ایک قوم اپنے مذہب اور اپنی کتاب پر ہی حصر رکھتی ہوگی
 اس حصر کا اثر کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب ایک ملک دوسرے
 ملک سے وجود سے اطلاع پائی اور ملک مختلفہ کے لوگ
 ایک دوسرے کے مذہب سے مطلع ہو گئے تب ان کے
 لئے یہ مشکل نہ رہی کہ ایک ملک کا مذہب دوسرے ملک کی
 مذہب کی تصدیق کر سکے کیونکہ ہر ایک مذہب کے لئے جو
 شرع و قانون کے خصوصیتیں اور تفصیلات مقرر ہو
 سکی تھیں ان کا دور کرنا کچھ مشکل کام نہ تھا اس لئے ہر
 ایک ملک دوسرے مذہب کی تعظیم پر آمادہ
 کی۔ اور نہ وہ اس کے مذہب سے ہجرت کر کے نہایت

کا بھٹا کھڑا کر دیا اور سدا پیغمبری کو اپنے خاندان تک ہی
 محدود رکھا اور اپنے مذہب کی انہی ہی تاریخ بتلائی کہ وہ
 کی تاریخ بتلانیوالے ان کے سامنے شرمندہ ہیں۔
 اور عرب انہوں کے مذہب سے مدد ہی کر دی کہ ہمیشہ کہ
 لئے خدا کا منجھکاہ ملک شام ہی قرار دیا گیا اور ہمیشہ انہیں
 کے خاندان کے برگزیدہ لوگ اس لائق قرار پائے کہ وہ
 ملک کی اصلاح کے لئے بھیجے جائیں مگر حکم وہ اصلاح
 نبی اسرائیل تک ہی محدود رہی۔ اور انہیں کے خاندان پر ایم
 اور خدا کی وحی کی ہر گز گئی اور جو دوسرا لکھے وہ کاذب کلام
 ایسا ہی آریہ دھرم میں ہی بیحد ہی خیالات شائع ہو گئے
 جو اسرائیلیوں میں شائع ہوئے اور ان کے عقیدہ کے رو
 سے پریشمر صرف آریہ دھرم کا ہی راہ ہے اور راہ ہی ایسا
 جس کو دوسرے سکون کی خبر ہی نہیں اور بغیر کسی دلیل کے
 یہ مانا جاتا ہے کہ جب سے پریشمر ہے اس کو آریہ دھرم کی ہی
 ایک دھوا پسند آگئی ہے وہ ہرگز چاہتا نہیں کہ دوسرے
 ملکوں میں ہی کبھی دورہ کرے اور کبھی ان بیچاروں کی خبر
 بھی لے جن کو وہ پیدا کر کے بھول گیا۔
 دستور برائے خدا سے جو کہ دیکھ کر کیا یہ عقائد ایسے
 ہیں جن کو ان کی فطرت قبول کر سکتی ہے یا کوئی کائنات
 ان کو اپنے اندر جگہ دے سکتا ہے بن نہیں سمجھ سکتا کہ کس
 قسم کی عقند ہی ہے کہ ایک طرف خدا کو تمام دنیا کا خدا ماننا
 اور پھر ہی منہ سے یہ ہی کہنا کہ وہ تمام دنیا کی ربوبیت کے
 سے دست کش ہے اور صرف ایک خاص قوم اور ایک خاص
 ملک پر اس کی نظر جمے عقند ہے! خود انصاف کو
 کہ کیا خدا کے جماعتی قانون قدرت میں اس کی کوئی شہادت
 ملتی ہے پھر اس کا روحانی قانون کیوں ایسی طرفداری پر
 مبنی ہے۔
 اور اگر عقل سے کام لیا جاوے تو ہر ایک کام کی بھلائی یا
 بُرائی اس کے نتیجہ سے ہی معلوم ہو سکتی ہے پس عجیب
 بات کے بیان کرنا کی ضرورت نہیں کہ خدا کے ان بزرگ
 نبیوں کی ہر ایک اور انکو گالیان دینا جن کی قلامی اور اُحاث
 کے حلقہ میں ہر طبقہ کے کرور انسان داخل ہیں اس کا
 نتیجہ کیا ہے اور انجام کار اس کا پہل کیسے ہو سکتا کوئی
 ایسی قوم نہیں کہ جو ایسے نتیجہ کو کچھ نہ سمجھ سکے نہ چکی ہو۔
 لے عزیزو! قدیم تجربہ اوبار بار کی آزمائش نے اس امر کو
 ثابت کر دیا ہے کہ مختلف قوموں کے نبیوں اور رسولوں کو
 توہین سے یاد کرنا اور ان کو گالیان دینا ایک ایسی نہ پر ہی

کہ صرف انجام کار ہم کو ہلاک کرتی ہے بلکہ روح کو ہی ہلاک کے
 دین اور دنیا و دوزخ کو تباہ کرتی ہے وہ ملک آرام سے زندگی
 پر نہیں کر سکتا جس کے باشندے ایک دوسرے کے ہرگز
 کی عیب شماری اور اذالہ حیثیت عرفی میں شغول ہیں اور ان قوموں
 میں ہرگز سچا اتفاق نہیں ہو سکتا جہاں سے ایک قوم یا دوزخ
 ایک دوسرے کے نبی یا رشی اور اتار کو بدی یا بدزبانی کے
 ساتھ یاد کرتے رہتے ہیں اپنے نبی یا پیشوا کی ہر گز کرنا
 کہ اس کو خوش نہیں آتا۔ خاص کر مسلمان ایک ایسی قوم ہے کہ
 وہ اگرچہ اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں بناتی مگر انجناپ
 کو ان تمام برگزیدہ انسانوں سے بزرگتر جانتے ہیں کہ جہاں
 کے پریشمر پیدا ہوئے ہیں ایک سچے مسلمان سے صلہ کرنا کسی
 حالت میں مجاز اس صورت کے ممکن نہیں کہ ان کے پاک نبی کی
 نسبت جب گفتگو ہو تو بڑی تعظیم اور پاک الفاظ کے ساتھ کیا جائے
 اور کچھ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی
 نہیں کرتے بلکہ ہم ہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جس قدر دنیا میں
 مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں اور کہ وہ لوگوں نے
 ان کو مان لیا ہے اور دنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت
 اور عظمت جان گزین ہو گئی ہے اور ایک زمانہ دراز اس
 محبت اور اعتقاد پر گزرا گیا ہے۔ تو بس ہی ایک دلیل اپنی
 سچائی کے لئے کافی ہے کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ
 ہوتے تو یہ قبولیت کر دہ لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلی۔
 خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت و دروں کو ہرگز نہیں دیتا۔
 اور اگر کوئی کاذب ان کی کسی پر بیٹھتا پاسے تو جلد تباہ ہوتا اور
 ہلاک کیا جاتا ہے۔
 اسی بنا پر ہم دیکھ ہی خدا کی طرف سے لئے ہیں اور اس کے
 رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ
 وہ دیکھ کر تسلیم پورے طور پر کسی فرقہ کو خدا پرست نہیں بنا گیا
 اور نہ بنا سکتی تھی اور جو لوگ اس ملک میں بت پرست یا
 آتش پرست یا آفتاب پرست یا گنگا کی پوجا کرنے والے
 یا ہزار دیوتاؤں کی پوجاری یا جین مت یا شاکت مت والے
 پائے جاتے ہیں وہ تمام لوگ اپنے مذہب کو بدی کی طواف
 منسوب کرتے ہیں اور وہ بد ایک ایسی مجمل کتاب ہے کہ یہ تمام فرقہ
 اسی میں سے اپنے اپنے مطلب نکالتے ہیں تاہم خدا کی تعلیم
 کی موافق ہمارا مجتہد اعتقاد ہے کہ وہ انسان کا افراتہ نہیں ہے
 انسان کے افراد میں یہ فرقہ نہیں ہوتی کہ کرور لوگوں کو
 اپنی طرف کھینچ لے اور ہر ایک دہشی سلسلہ قائم کر دے اور
 اگرچہ ہم نے وہ دین چھوڑ کر پرستش کا ذکر تو نہیں نہ پڑھا۔

باعتدال میں تازمات نہیں ہیں اصل تازمات یہ ہیں کہ
 ۱۔ ہر ایک شخص کو اپنی جگہ پر رکھنا اور اس کے ساتھ
 کیوں نہ ہو کہ اس کے پاس ہمارے حقوق کے مطالبہ ہو۔
 ہندوؤں کے ساتھ ساتھ ہمارے حقوق اور ان کے ان کی
 کامیابی کی خواہش کے لئے ہمارے حقوق اور ان کے ان کی
 کی دینی دین کے اس کے ان کے قدم پر قدم رکھا مگر
 الگ ہو کر اور ان کے مقابل پر ایک مسلم ان کے قدم کو دسی مگر
 ان کی شرارت کو قبول نہ کیا۔

صاحبو! اگرچہ اصل مذہب یہی ہے اس کے
 سوا کچھ نہیں اگرچہ وہی ہندو مذہب کہہ لیا اللہ اللہ محمد رسول اللہ
 پڑھ کر مسلمانوں سے اگر فطری طور پر ہوا تو یہ مسلمان ہی ہندو
 بن کر آگئی واپس وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع
 ہوئے اور اسلام کو ان کے دین تو بن کر تازمات نام اب
 پونہ کیل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے ہندو ہو جاتے
 کہ گویا کبھی نہ تھے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ تمام ہندو
 اور کینوں کی جڑھ دراصل اختلاف مذہب کے یہی اختلاف قدیم
 سے جب انتہا تک پہنچا رہے تو خون کی ندیاں بہانا
 رہے لے مسلمانوں جبکہ ہندو صاحبان تہیں جو جانتے
 مذہب کے ایک غیر قوم جلتے ہیں اور تم ہی اس وجہ سے انکو
 ایک غیر قوم خیال کرتے ہو پس جتنا اس سبب کا اندازہ ہوگا
 کیوں کہ تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہو سکتی ہے
 دن ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے
 میل جول ہی ہو جائے مگر وہ دلی صفائی جسکو درحقیقت
 صفائی کہنا چاہیے صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جسکا آپ
 لگ وید اور وید کے رشیوں کو پہچاننے سے خدا کی طرف
 سے قبول کر لو گے اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے عمل کو
 دور کے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق
 کریں گے یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ تم میں اور ہندو صاحبان
 میں سچی صلح کرانے والا صرف یہی ایک اصول اور یہی ایک
 ایسا پانی ہے جو کہ درقون کو دہر دیکھا اور اگر وہ دن آگئے
 ہیں کہ وہ دن بچھڑی ہوئی تو میں باہم مل جائیں تو خدا ان کے
 دلوں کو بھی اس بات کے لئے کھول دینگا جس کیلئے ہمارا دل
 کھول دیا ہے۔

میں اس کے ساتھ ضرور ہوگا کہ ہندو صاحبان کے ساتھ
 سچی ہمدردی کے ساتھ پیش اور سلوک اور مروت اپنی
 عادت گرد اور ایسے کاموں سے اپنے تئیں باز رکھو جو
 سے انکو دیکھ جو پہنچے مگر وہ ہمارا مذہب

وہاں سے ہون اور نہ فاضل مذہب جس اگر ہندو صاحبان
 اپنے صدق دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی مان
 لیں اور اپنا ایمان لاویں تو یہ تفرقہ کہ جو لگے کہ جو سے جو
 انکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے
 ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اس کو استعمال ہی کریں۔
 بہتر یہی چیزیں ہیں کہ ہم حلال تو جانتے ہیں مگر کبھی ہمنے
 استعمال نہیں کیں۔ ان سے سلوک اور احسان کے ساتھ
 پیش آؤ ناچار سے دین کی دسیا میں سے ایک صیت جو
 خدا کو وہ بلا شریک جانتا پس ایک ضروری اور مفید کام
 کے لئے غیر ضروری کو ترک کرنا خدا کی شریعت کے خلاف نہیں
 حلال جانتا اور چیز ہے اور استعمال کرنا اور چیز۔ دین یہ ہے
 کہ خدا کی منیات سے پرہیز کرنا اور اس کی رضا مندی کی راہوں
 کی طرف توجہ دینا اور اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور ہلائی
 کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس
 نبیوں اور رسولین کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے
 نبی اور صلح ماننا اور ان میں تفرقہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان
 سے خدایت کے ساتھ پیش ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے
 مگر جو لوگ باحق خدا سے بخوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے الفاظ سے یاد
 کرتے اور انجانب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی
 سے باز نہیں آتے ہیں ان سے ہم کیوں کر صلح کریں
 میں سچ کہتا ہوں کہ ہم شورش زمین کے سانپوں اور
 یا باغیوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان
 لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے نبی پر جوہین
 اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے
 ہیں خدا میں اسلام پر مروت دے ہم ایسا کام کرنا نہیں
 چاہتے جس میں ایمان جاتا ہو۔

میں اس وقت کی خاص قوم کو جو موجودہ ملامت نہیں کرنا
 چاہتا اور نہ کسی کا دل دکھانا چاہتا ہوں بلکہ نہایت افسوس
 سے آہ بچھا کر مجھ پر کہنا پڑا ہے کہ اسلام وہ پاک مذہب ہے
 مذہب نہیں ہے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا اور
 تو میں وہ قابل تعظیم کہ ہے جس نے تو میں میں صلح کی بنیاد
 ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو نبی اور تمام دنیا میں یہ
 فخر خاص کہ قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی
 نسبت میں یہ تعلیم دی کہ لافضی بین احمد یہ منہم
 تخت المسلمون۔ یعنی تم اسے مسلمانو! یہ کہہ کر ہم دنیا
 کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں یہ تفرقہ

نہیں ڈالتے کہ بعض کو ان میں اور بعض کو دکرین اگر ایسی سلوکار
 کوئی اور ایسی کتاب ہے تو اس کا نام ہو۔ قرآن شریف نے خدا کی
 عمارت جو کہ کسی خاندان کے ساتھ مخصوص نہیں کیا۔
 اسرائیلی خاندان کے معنی نبی ہے کیا یعقوب اور کیا اسحق اور کیا
 موسیٰ اور کیا داؤد اور کیا عیسیٰ سب کی نبوت کو مان لیا اور ہر
 ایک قوم کے نبی خواہ ہندو گندے ہیں اور خواہ فارس میں
 کسی کو مکار اور کذاب نہیں بلکہ صاف طور پر کہیا کہ ہر ایک قوم
 اور سب میں نبی گذرے ہیں اور تمام قوموں کے لئے صلح
 کی بنیاد ڈالی مگر افسوس کہ اس صلح کے نبی کو ہر ایک قوم گالی
 دیتی ہے اور حقارت کی نظروں سے دیکھتی ہے۔

لے جو ملن پیارو! میں نے یہ بیان آپ کی خدمت میں اس
 لئے نہیں کیا کہ میں آپ کو دکھ دوں یا آپ کی دل شکنی کروں
 بلکہ میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بن تو مولیٰ
 نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب
 میں اختیار کر لیا ہے کہ دوسری قوموں کے نبیوں اور بزرگوں
 اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بیجا مداخلت ہے جس
 کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں خدا کے گندگار ہیں
 بلکہ وہ اس گند کے بھی مرتجب ہیں کہ نبی فرم میں نفاق اور
 دشمنی کا بیج بوئے ہیں آپ دل تمام کر اس بات کا مجموعہ جواب ہیں
 کہ اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دے یا اس کی ماں پر کوئی
 تہمت لگا دے تو وہ اپنے باپ کی عزت پر آپ حملہ نہیں کرتا
 اور اگر وہ شخص جسکو ایسی گالی دی گئی ہے جواب میں اسی طرح
 گالی دے تو کیا یہ کہنا ہے عمل ہوگا کہ بالقابل گالی دے
 جلتے کا دراصل وہی شخص موجب جس نے گالی دینے میں
 سبقت کی اور اس صورت میں وہ اپنے باپ اور ماں کی عزت
 کا خود دشمن ہوگا۔

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس قدر میں طریق
 ادب اور اخلاق کا سبق سکھایا ہے کہ وہ فرماتا ہے کہ لا
 تسبوا الذین یدعون من دین اللہ فلیست الذین
 حمدوا بخلیو علم۔ سورۃ الانعام الجز وء یعنی تم مشرکوں
 کے بتوں کو بھی گالی مت دو۔ کہ وہ ہر تمہارے خدا کو گالیان
 دین گے کیونکہ وہ اس خدا کو جانتے نہیں اب دیکھو کہ باوجودیکہ
 خدا کی تعلیم کی رو سے بت کچھ چیز نہیں ہیں مگر پھر بھی خدا مخلوق
 کو یہ اخلاق سکھاتا ہے کہ بتوں کی بزرگوں سے بھی اپنی زبان
 بند رکھو اور صرف نرمی سے سمجھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ مشغول
 ہو کر خدا کو گالیان لگالیں اور ان گالیوں کے تم باعث ہر
 جاؤ۔ پس ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کے اس

عظیم الشان نبی کو گامیان دیتے اور توہین کے الفاظ سے اس کو یاد کرتے اور دشنام طوقین سے اس کی عزت اور جلال میں جھلکتے تھے۔ من وہ بزرگ نبی جس کا نام یہ ہے سے اسلام کے عظیم الشان بادشاہ تھے اترتے ہیں اور اس کے احکام کے آگے سر جھکا تے اور اپنے تئیں اس کے ادنیٰ غلاموں سے شمار کرتے ہیں کیا یہ عزت خدا کا ہے کہ نہیں خدا وہ عزت کے مقابل پر حقیر کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو خدا سے لڑنا چاہتے ہیں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وہ بزرگ پیر ہیں جن کی تائید اور عزت ظاہر کرنے کے لئے خدا نے دنیا کو بڑے بڑے نمونے دکھائے ہیں کیا یہ خدا کے ہاتھ کا کام نہیں ہے جن میں کوڑا انسانوں کا محمدی درگاہ پر سر جھکا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک نبی اپنی نبوت کی سچائی کے لئے کچھ ثبوت رکھتا تھا لیکن جس قدر ثبوت اُن جناب کی نبوت کے بارے میں ہیں وہ آج کل ظاہر ہو رہے ہیں انکی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔

آپ لوگ اس دلیل کو نہیں سمجھ سکتے کہ جب نبی گناہ اور پاپ سے پاک ہو جاتی ہے اور اللہ کے ترازو میں بدکار یاں اور بدچلیاں اور بے بکیران ایک کامن سے بہت بڑھ جاتی ہیں تب اللہ کی رحمت تھا سنا کرتی ہے کہ ایسے وقت میں کسی اپنی نبی کو جو بیکار زمین کے شانہ و شرف کی اصلاح کی جائے بیماری طیب کو چاہتی ہے اور آپ لوگ اس بات کے سمجھنے کے لئے سب زیادہ استعداد رکھتے ہیں کیونکہ بیکار بقول آپ صاحبوں کے دید ایسے وقت میں نہیں آیا جب لوگ کا طوفان برپا تھا بلکہ ایسے وقت آیا جب زمین پر کان کا کوئی سیلاب نہ تھا تو کیا آپ اللہ کی نظر میں یہ بات قیاس سے دور ہے کیونکہ یہ وقت میں کوئی نبی ظاہر ہو چکا کہ وہ کاغذ سیلاب ہر ایک ملک میں اپنی تیز رفتار کے ساتھ جاری ہو۔

میں نہیں امید رکھتا کہ آپ لوگ اس تاریخی واقعہ سے بے خبر رہیں گے کہ جب ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں پہنچے تو وہاں سے عورتوں کی نو دہ زائد ایک ایک زناہ تھا کہ کوئی پہلو دنیا کی آبادی کا بد چلی اور بد عقیدگی سے خالی نہ تھا اور جیسا کہ بذلت عیالند صاحب اپنی کتاب سفیر تہذیب پرکشش میں لکھتے ہیں اس زمانہ میں اس ملک کا یہ قسمت میں ہی بہت بڑی نے خدا پرستی کی جگہ لے لی تھی اور ویدک مذہب میں بہت سا بگاڑ ہو گیا تھا۔

ایسا ہی بادی فنڈل صاحب معصیت میزبان الحق جو میرا مذہب کا سخت حامی ایک یورپین انگریز ہے وہ اپنی کتاب میں لکھتے

ہیں لکھتا ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہذیب میں سب قوموں سے زیادہ بگڑی ہوئی عیسائی قوم تھی اور ان کی چڑیا عیسائی مذہب کی ماراؤنگ کا موجب تھیں اور خود قرآن نے بھی اپنے نزول کی ضرورت کے لئے یہ ثابت پیش کرتا ہے۔ ظالموں نے اللہ والہ واجر۔ یعنی بھل بھی جھگڑا گئے اور دیباہی جگر لگتی اس آیت کا یہ مطلب کہ کوئی تو من خواہ دشنام دے کہتی ہیں اور خواہ قتل مندی کا دعویٰ کرتے ہیں خدا سے خالی نہیں ہیں۔

اب جبکہ تمام شہادتوں سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگ کیا تھے اور کیا مغربی اور کیا اریہ درست کے۔ ہمارے دامن اور کیونکہ ریگستان کے باشندے اور کیا جزیرہ دن میں اپنی سکونت رکھنے والے ریگسب بگڑ گئے اور ایک ہی زمین تھا جس کا مذہب کے ساتھ تعلق نہ تھا ہوا اور چمکدین نے زمین کو ناپاک کر دیا تھا تو کیا ایک عقل مند کو یہ بات سمجھ نہیں آ سکتی کہ وہی وقت اور وہی زمانہ تھا جسکی نسبت عقل تجریر کر سکتی ہے کہ ایسے زمانہ میں ضرور کوئی عظیم الشان نبی آنا چاہیو تھا۔

روایہ سوال کہ اس نبی نے دنیا میں کیا اصلاح کی اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ایک مسلمان ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلاح کے بارے میں دیکھتا ہے میں زبردستی کہتا ہوں کہ ایسا صاف اور ملاں ہوا ہے کہ کوئی عیسائی دیکھتا ہو اور نہ کوئی ہندو اور نہ کوئی آریہ۔

پھر اللہ تعالیٰ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی اسطاعت نبی اور ہر ملک اس زمانہ میں الہی مانت ہوا تھا کہ مشکل کہہ سکتے ہیں کہ وہ انسان تھے کون سی بدی تھی جن میں رہتا تھا اور کتنا شر تھا۔ ہمارے زمانہ میں لڑکچہ نہ تھا چہرے کی لڑائی ماناں کا کام تھا اور ناحی کا غلن کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا جیسا کہ ایک بچہ کو پیروں کے نیچے بھل دیا جائے کہ قیمتی چون کو قتل کر کے ان کا مال کما لیتے۔ تھے لوگوں کو زبرد و بگڑ کرتے تھے مڑا کا کے ساتھ فخر کرتے اور علانیہ اپنے فسادوں میں ان گن دی باتوں کا ذکر کرتے تھے شراب خوری اس قوم میں اس کثرت تھی کہ کوئی گھر ہی شراب سے خالی نہ تھا اور قاربانہ میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے جو انوں کے عمارت اور سانچوں اور پھیروں کے تھگ۔

پھر جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی اصلاح

کے لئے کھڑے ہوئے اور اپنی باطنی تربیت سے ان کے ذہن کو صاف کرنا چاہا تو ان میں تھوڑے ہی دنوں میں ایسی تبدیلی پیدا ہو گئی کہ وہ دشنام طوقین سے ان سے اور پھر ان سے مذہب انسان اور مذہب انسان سے باخدا انسان اور آزاد خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے مودہ ہو گئے کہ انہوں نے ایک بے حس عضو کی طرح ہر ایک مذکورہ مذمت کیا وہ انوں سے ان کی تکالیف سے عذاب دے گئے اور سخت بیداری سے انہوں نے ان سے مارے گئے اور جلتی ہوئی ریت میں ٹٹائے گئے اور قید کئے گئے اور پھر کے اور پھر کے اور پھر کے اور پھر کے ایک پیر بچائے گئے مگر انہوں نے ہر ایک تکلیف کی وقت آگے قدم رکھا اور پھر سے ان میں ایسے تھے کہ ان کے سینے ان کے پیچے قتل کئے گئے اور پھر سے ایسے تھے کہ بچوں کے سامنے وہ سولی دے گئے اور جس صدق سے انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں دین اس کا تصور کر کے رونا آتا ہے اگر ان کے دلوں پر یہ خدا کا تصرف اور اس کے نبی کی قوم کا اثر نہ تھا تو پھر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو اسلام کی طرف کھینچ لیا۔ اور ایک فوق العادت تبدیلی پیدا کر کے ان کو ایسے شخص کے ساتھ بر گزشتے کی رغبت دی کہ جیسے اور مسکین اور بے زری کی حالت میں مکہ کی گلیوں میں اکٹلا اور تنہا پھرتا تھا آخر کوئی مدد ملی طاقت نہ تھی جو انکو مفلی مقام سے اٹھا کر اوپر کر لے گئی اور عجیب تر بات یہ ہے کہ اگر ان کے ان کی کفر کی حالت میں ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن اور ان کے خون کے بدلے سے تھوہیں میں تو اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ نہیں ہوا کہ کیونکہ ایک غریب مفلس تنہا ایکس نے ان کے دلوں کو ایکس اپنے سے پاک کر کے اپنی طرف کھینچ لیا یہاں تک کہ وہ فخریہ لباس پہننے لگے اور ناٹ پین کہ خدمت میں حاضر ہو گئے بعض نا سمجھ جو اسلام پر بہادری کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب لوگ جبراً تو اسے مسلمان کئے گئے تھے تو افسوس ہزار افسوس کہ وہ اپنی بے انصافی اور حق پرستی میں مدد سے گذر گئے ہیں اسے افسوس ان کو کیا ہو گیا کہ وہ عداوت کو اپنے سے منہ پھیر لیتے ہیں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عجب کے مکہ میں ایک بادشاہ کی حیثیت سے تھوہیں نہیں ہر لے ہو تائید گمان کیا جاتا کہ چونکہ وہ بادشاہی جبروت اور شوکت اپنے ساتھ رکھتے تھے تو اسلئے لوگ جان بچانے کے لئے ان کے جھنڈے کے نیچے آ گئے تھے پس سوال تو یہ ہے کہ جبکہ آپ نے اپنی غریبی اور کمپنی اور نہ مائی کی حالت میں خدا کی توحید اور اپنی نبوت کے بارے میں منادی شروع کی تھی

نہیں وقت اس کو اس کے خدائے رب آپ پر ایمان نہ آنے
 اور اگر ایمان لائیں تو اسے خیر پہنچا کر دے۔ کس
 بارہ سے کوئی شکر یا شکر یا شکر اور وہ طلب کی گئی تھی لے
 حق۔ یہ طلب ہو رہا تھا کہ یہ سب باتیں ان لوگوں کی خواہش
 میں نہ تھیں۔ ان کے دل میں تو یہ تھی کہ اگر کوئی شخص صلی
 علیہ وسلم ہی ایک سچے نبی کا ہوتا جس کا باب پیدا ہوتا ہے چند دن
 بعد ہی فوت ہو گیا اور ان سب باتوں کا پتہ نہ ہو سکتا تھا۔
 تیرہ وہ پتہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا بغیر کسی کے سہارے
 خدا کی پناہ میں پروا نہیں پاتا اور اسے مصیبت اور غم کے ایام
 میں نہیں لوگوں کی بکریاں بھی چرائیں اور بچہ خدا کے کوئی متکفل
 نہ تھا اور پچیس برس تک پیش کر بھی نہ سکتے تھے ہی آپ کو اپنی
 لڑکی ندوی۔ کیونکہ صیحا کہہ دیتا تھا آپ اس لائق نہ تھے
 کو غمان داری کے اخراجات کے تحمل ہو سکیں اور نیز محض اسی
 تھے اور کوئی حرفہ اور پیشہ نہیں بدل سکتے تھے پھر جب آپ پالیس
 برس کے سن تک پہنچے تو ایک دفعہ آپ کے دل خدا کی طرف
 کھینچا گیا اور غامض سے پندل کے فاصلہ پر پہنچے جس کا نام
 حرا ہے آپ کیلئے وہاں جلتے اور غار کے اندر چپ
 جاتے تھے اور اسے خدا کا ذکر کرتے ایک دن اسی غار میں آپ
 پونہ پندرہ روز باوجود اس کے کہ وہ نبی خدا تعالیٰ آپ پر ظاہر ہوا
 اور آپ کو تمنا ہو کہ دنیا سے خدا کی راہ کو چھوڑ دیا اور زمین گند
 سے بھر دیا۔ اس لئے میں نبی پر اپنا رسول کر کے بھیجتا ہوں
 اس تو اور لوگوں کو حتم کر دے وہ خدا سے پہلے خدا کی طرف رجوع
 کریں اس حکم کے سننے سے آپ ڈرے کہ میں ایک اسی معنی
 ناخدا آدمی ہوں اور عرض کیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا تب خدا
 نے آپ کے سینے میں تمام روحانی علوم بھر دئے اور آپ کے دل کو
 روشن کیا۔ وہ آپ کی قوت تفسیر کی تاثیر سے غریب اور عاجز
 ایک آپ کے ملکہ اطاعت میں آئے شروع ہو گئے اور جڑ سے
 بڑھنا شروع کیا۔ انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی یہاں تک
 آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا۔ اللہ کی مردانہ کئی عورتیں بڑے عذاب کے
 ساتھ قتل کر دئے گئے اور آخری حملہ یہ کیا کہ آن حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کر دیا مگر جو
 ضابطہ آپ اس کو کوئی بار سے خدا نے آپ کو اپنی وحی سے
 اطلاع دی کہ آپ اس سے نکل جائیں اور میں ہر قدم میں تمہارا
 ساتھ ہوں گا پس آپ نے نہایت سہولت سے ان کو قتل کرنے سے
 اور قتل کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ دشمنوں نے تعاقب
 کیا اور ان کے سرخ رمال کو ایک غار میں پہنچے اس شخص نے
 غار کا نام نہایت نشان پہنچا دیا اور وہ کہ اس غار میں تلاش کرو

اس کے آگے قدم نہیں اور اگر اس کے آگے گیا ہے۔ تو
 پھر اس میں پڑھنا ہوگا جو کچھ خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون
 قدرت کر سکتا ہے خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت خدائی
 کی کہ منکبہ تھے اپنی بانی سے غار کا تمام منہ بند کر دیا اور ایک
 کبوتری نے غار کے منہ پر ٹھونسا بنا کر اندر دیکھ دیا اور
 جب سرخ رمال نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب
 دی تو ایک بڑھا آدمی بولا کہ یہ سرخ رمال تو بالکل ہو گیا ہے
 میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں
 جبکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیویاں نہیں لے سکتے تھے اس پر
 کوس کر سب لوگ منتشر ہو گئے اور غار کا خیال چھوڑ دیا۔
 اس کے بعد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پونہ پندرہ روز پر
 درمیان پہنچے اور دینار کے اکثر لوگوں نے آپ کو قبول کیا اس
 پر کہ والوں کا غضب بھڑکا اور افسوس کیا کہ ہمارا شکار ہمارا
 ہمارے ہاتھ سے نکل گیا اور یہ کیا تھا دن رات انھیں
 منسوب ہوں میں لگے کہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 قتل کر دیں اور کچھ ہنوز اگر وہ مکہ والوں کا جو آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم پر ایمان لایا تھا وہ بھی مکہ سے ہجرت کر کے مختلف
 ملک کی طرف چلے گئے بعض نے حبشہ کے بادشاہ کی
 پناہ لے لی تھی اور بعض مکہ میں ہی رہے کیونکہ وہ سفر کرنے
 کے لئے نادارہ نہیں رکھتے تھے اور وہ بہت دکھائے
 گئے قرآن شریف میں ان کا ذکر ہے کہ کہہ کر وہ دن رات
 فریاد کرتے تھے۔
 اور جب کفار قریش کا صدر سے زیادہ ظلم کیا اور انہوں نے
 غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا اور بعض عورتوں
 کو ایسی بے پردی سے مارا کہ ان کی دھماکیں دور سوں سے
 باندھ کر وہ اونٹوں کے ساتھ وہ سنے خوب جکڑنے لگے اور
 پھر ان اونٹوں کو مختلف جہات میں دوڑایا اور اس طرح
 پر وہ عورتیں دنگڑے ہو کر گر گئیں۔
 جبے رحم کا فزون کو کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا تھا
 جہاں پہنچے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنا رسول پر اپنی وحی نازل
 کی کہ ظالموں کی زیادہ میرے تک پہنچ گئی آج میں اجازت
 دیتا ہوں کہ تم ہی ان کا مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جو لوگ بیگناہ
 لوگوں پر تلوار اٹھاتے ہیں وہ تلوار سے ہلاک کئے جائیں گے
 مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زبانی کہنے والوں کو
 دوست نہیں دیکھتا۔
 یہی حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظہور
 برے پر ایمان بیان کیا گیا ہے۔ بے شک خدا علیم ہے

مگر جب کسی قوم کی شرارت سے گذر جاتی ہے تو وہ ظالم کو
 بے سزا نہیں چھوڑتا اور آپ ان کے لئے تباہی کے لئے
 سامان پیدا کر دیتا ہے میں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفین
 نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور
 سے پھیلا ہے خدا تو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ لا اکوہا
 فی الدین۔ یعنی دین اسلام میں جبر نہیں تو پھر کس نے
 جبر کا حکم دیا اور جبر کے کون سے سامان تیار کیا وہ لوگ جو
 جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں ان کا یہی صدق اور سچائی کا
 ہونا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے باوجود دین سوادمی
 ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزاروں
 پہنچ جائیں تو کوئی لاکھ دشمن کو شکست دیدیں اور دین کو
 دشمن کے حملے سے بچانے کے لئے بھڑون بکریوں
 کی طرح سرکھ دین اور اسلام کی سچائی پر اپنی خون سے گھریں
 کر دیں اور خدا کی توحید کے پھیلانے کے لئے ایسے
 عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اٹھا کر اذیت کے رنج
 تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر
 ہر ایک قسم کی صعوبت اٹھا کر چین تک پہنچیں نہ جنگ کے طور پر
 بلکہ محض درویشانہ طور پر اور اس ملک میں پہنچ کر دعوت اسلام
 کریں جس کا نتیجہ یہ ہو کہ ان کے بابرکت و عظمیٰ کئی کروڑ
 مسلمان اس زمین میں پیدا ہو جائیں اور ٹاٹ پوشی و شیش
 کے رنگ میں ہندوستان میں آئیں اور بہت سے حسد آریہ دت
 کو اسلام سے شرف کریں اور یورپ کی حدود تک لا لائے
 کی آواز پہنچا دیں تم ایمان کہہ کر کیا یہ کام ان لوگوں کا
 ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں جن کا دل کا زور اور
 زبان مومن ہوتی ہو۔
 نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نور ایمان سے بھر
 جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔
 پھر ہم اس طرف رجوع کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم کیا ہو
 واضح ہو کہ اسلام کا بڑا باری مقصد خدا کی توحید اور جلال
 زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلی استیصال کرنا اور تمام تفرق
 فرقان کو ایک کھمپر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے اور
 پہلے مائیں جس قدر دنیا میں گذرے ہیں اور جس قدر نبی
 اور رسول آئے ہیں انکی نظر ہر وقت اپنی قوم اور اپنے ملک تک
 محدود رہی اور اگر انہوں نے کچھ اخلاق ہی سکھائے تو تو اس
 اخلاقی تعلیم سے ان کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ اپنے
 ہی قوم کو ان کے اخلاق سے بہرہ یاب کریں چنانچہ حضرت
 مسیح نے صاف صاف کہا کہ میری تعلیم صرف نبی اسرائیل تک

محمد دوسرے اور سب ایک عمر تھے جو اسرائیلی خاندان میں داخل
 نہ تھی تیری عاجزی سے ان سے نہایت چاہی قہاروں نے اس
 کو روک دیا اور پھر وہ غریب عورت کتیا سے اپنے تین مشابہت
 دیکر دوبارہ ہدایت کی مستعدی ہوئی تو وہی جواب اس کو ملا کہ میں
 صرف اسرائیل کی بھیڑوں کے لئے بھیجا گیا ہوں آخر وہ چپ رہ
 گئی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں نہیں کہا کہ میں
 صرف عرب کے لئے بھیجا گیا ہوں بلکہ قرآن شریف میں یہ ہے
 قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً یعنی
 لوگوں سے کہہ دے کہ میں تمام دنیا کے لئے بھیجا گیا ہوں
 مگر یاد رہے کہ حضرت عیسیٰ کا اس عورت کو صاف جواب دینا
 یہ امر ایسا نہیں ہے کہ اس میں حضرت عیسیٰ کا کوئی گنا تھا
 بلکہ عام ہدایت کا ایسی وقت نہیں آیا تھا اور حضرت عیسیٰ
 کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی حکم تھا کہ تم خاص نبی اسرائیل
 کے لئے بھیجے گئے ہو اور وہاں سے تمہیں کچھ غرض نہیں
 پس جیسا کہ ابھی بیان کیا ہے حضرت عیسیٰ کی اخلاقی
 تعلیم بھی محض یہودیوں تک محدود تھی بات یہ تھی کہ تورات میں
 یہ احکام تھے کہ دانت کے بدلہ دانت اور آنکھ کے بدلہ آنکھ
 اور ناک کے بدلہ ناک اور اس تعلیم سے صرف یہ غرض تھی کہ
 تاہم یہودیوں میں عدل کا سلیقہ قائم کیا جائے اور تعدی اور زیادتی
 سے روکا جائے چونکہ باعزت اس کے کہ وہ چار سو برس تک
 غلامی میں رہ چکے تھے ان میں ظلم اور سفلہ پن کی فصلیں بہت
 پیدا ہو گئی تھیں پس خدا کی حکمت نے یہ تقاضا کیا کہ جیسا کہ انتقام
 اور بدلہ لینے میں ان کی فطرتوں میں ایک تشدد تھا اس کے
 دور کرنے کے لئے ایک تشدد کے ساتھ اخلاقی تعلیم پیش
 کی جائے سو وہ اخلاقی تعلیم انجیل ہے جو صرف یہودیوں کے
 لئے ہے نہ تمام دنیا کے لئے کیونکہ دوسری قوموں سے
 حضرت عیسیٰ کو کچھ بھی غرض نہ تھی۔

مگر واقعی بات یہ ہے کہ اس تعلیم میں جو حضرت عیسیٰ نے
 پیش کی صرف یہی نقص نہیں کہ وہ دنیا کی عام ہمدردی پر مبنی
 نہیں بلکہ ایک نقص یہ بھی ہے کہ جیسا کہ تورات تشدد و
 انتقام کی تعلیم میں افراط کی طرف مائل رہا ایسا انجیل عفو اور گنہ
 گشتی کی تعلیم میں تفریط کی طرف جھک گئی ہے اور ان دونوں
 کتابوں نے انسانی رذلت کی تمام شاخوں کا کچھ لحاظ نہیں کیا
 بلکہ اس رذلت کی ایک شاخ کو تو تورات پیش کرتی ہے اور
 دوسری شاخ انجیل کے ہاتھ میں جو اور دونوں تعلیمیں اعتدال
 سے گری ہوئی ہیں کیونکہ جیسا کہ ہر وقت اور ہر موقع پر انتقام
 لینا اور سزا دینا قرین مصلحت نہیں ایسا ہی ہر وقت اور

رقیمۃ الوداد

ہر موقع پر عفو اور درگزر کرنا انسانی تربیت کے شعار ہے
 بالکل مخالف جو اسی وجہ سے قرآن شریف نے ان دونوں
 تعلیموں کو رد کر کے یہ فرمایا ہے جزاء سینیۃ سینیۃ
 مثلھا ان عفو دا صلح فاجرا عسىٰ اللہ یعنی بری کا
 بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی جلتے جیسا کہ تورات کی تعلیم
 مگر جو شخص عفو کرے جیسا کہ انجیل کی تعلیم ہے تو اس صورت
 میں وہ عفو مستحسن اور جائز ہوگی جبکہ کوئی نیک نتیجہ اس کا
 مرتب ہو اور جسکو معاف کیا گیا کوئی اصلاح اس کی اس عفو
 سے متصور ہو ورنہ قانون یہی ہے جو تورات میں مذکور ہے

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ زیادہ افسوس اس لئے ہے کہ عیسیٰ نے خوشیاں
 منگتے ہیں میں بہت سوچا ہے مگر مجھے سمجھ نہیں آیا کہ
 وہ کیوں خوشیاں کرتے ہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ خوشیاں
 کریں کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پیارے امام کی ذات
 آپ کے سمیت کے دعویٰ کی منافی ہے اگر ان کے ہنسنے کی یہ
 وجہ ہے تو وہ پہلے اس شخص کو کوب ہٹائیں جو ملہ سال
 یہودیوں میں منادی کرتے کے بعد پہلے ہی پر لٹکا یا گیا اور
 جو چند مرد اکٹھے کئے تھے وہ بھی پاس سے ہٹا گئے
 اور بعض نے لعنتیں بھیجیں عیسیٰ اپنے مسیح کا ہمارے مسیح
 کے ساتھ مقابلہ کریں اور اگر کچھ شرم اور حیا ہو تو شرم کے آکر
 دُوب کر جائیں اگر وہ شخص جس کو مخالفوں نے پکڑ کر صلیب
 پر لٹکایا اور جس کے خاص مرید بھی اس پر لعنتیں کرتے ہوئے اس
 بیزاری ہو گئے سچا سچ ہو سکتا تھا تو کیا وجہ ہے کہ ہمارا ادا
 علیہ علی بنیا الف الف مصلحت سچا سچ نہ ہو سکے جس نے
 حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ اللہ صلیب کے سال زندگی بسر
 کی اور سارے موطن میں ہمیشہ کامیاب رہا جس پر مخالفوں
 نے ہزار ملن وار کئے مگر ہمیشہ غائب و غاسر رہے اور
 اس امر کے خود عیسیٰ کو آدم میں انہوں نے ہی ایک جھوٹا
 مقدمہ قائم قتل کا ہمارے مسیح پر دائر کیا اور چاہا کہ جس
 طرح قاتل اسے جلتے ہیں اس طرح ہمارے مسیح کا انجام ہوا
 اور سر توڑ کوششیں کیں مگر کیا نتیجہ ہوا۔ عیسیٰ نے
 شرمناک نہایت اٹھائی اور اپنے ماتھے پر ایک ایسا
 دغ لگوا یا جو قیامت تک دور نہیں ہو گا ہمارا امام نے
 قبل از وقت اپنی فتح کی خوش خبری شائع کی اور ایسا

یہی ہوا۔ اب عیسیٰ کی ذرا اسی عالم میں اپنے خلاف ہمارے کام
 ساتھ منکر کریں اور۔ سچے مسیح کے برخلاف ہی آجکل کے
 عیسائیوں کی طرح اس کے مخالفوں نے ایک قانونی کارروائی کی
 اور جو کچھ ان کے نتیجہ ہوا اسکو دنیا بھاری ہر کامیاب ہوا اور مسیح
 صلیب پر لٹکا دیا۔ اور کوئی اور نہ تھا۔ امیز کاروانیان کیں۔
 اب عیسیٰ اسی امر میں اپنے مسیح کا ہمارے مسیح کے ساتھ مقابلہ
 کریں اور انصاف کے کے بتلا دیں کہ کیا ان کا مسیح ہمارے مسیح
 کے مقابل میں کھڑا ہو سکتا ہے جو حیرت آتی ہے کہ عیسیٰ
 کس منہ کے ساتھ خوشیاں مناتے ہیں خدا کے فضل سے ہر
 امام کے اتباع نے ہی وہ نمونہ دکھایا ہے جس کے آگے انجیل
 کے حواریں کا نام لینا ہی ایک عیسیٰ کے لئے موجب شرم
 ہونا چاہیے ہمارے مسیح نے ایک جماعت قائم کی جو اپنے جان و
 مال سے آپ کی خدمت کے لئے تیار تھی اور اب بھی تیار ہے اور
 ہمارے مسیح کے اوتے غلاموں میں سے بعض نے وہ بے جا شہادت
 کا نمونہ دکھایا کہ جو اری تو کجا خود انجیل کا مسیح ان کا مقابلہ نہیں
 کر سکتا مولوی عبداللطیف کے واقعہ کا مسیح کے صلیب کے واقعہ
 سے مقابلہ کر دے مولوی عبداللطیف مرحوم نہایت جوانمردی
 اور انتقامت سے جان دی مگر عیسائیوں کے خداوند نے کس
 قہر و اضطراب کیا اور دعا کی کہ ابھی یہ بیچارہ مجھ سے ٹال دے
 غرض جس امر میں عیسیٰ اپنے خداوند کا ہمارے امام سے
 مقابلہ کریں ان کے خداوند کو ہمارے امام سے کوئی ذلت
 نہیں۔ کسی منصف مزاج آدمی کے سامنے یہ دو کے واقعات
 پیش کرو اور جو کارروائی اصل کی عیسائیوں کے خداوند
 کی اس کا ہمارے امام کی کارروائی سے مقابلہ کرنا اور جو عیسیٰ
 عیسائیوں کے مسیح نے قہم کی ان کا ہمارے مسیح کی قائم
 کردہ جماعت کے مقابلہ کرنا اور ہر دو کے انجام پر نظر کرنا تو
 ہر ایک انصاف پسند آدمی کو کہہ پڑیگا کہ عیسائیوں کے مسیح
 کی کامیابی کو ہمارے مسیح کی کامیابی سے کوئی نسبت نہیں
 جو عیسیٰ نے خوشی کرتا ہوا آپ دیکھیں اس قہم اتنا تو چھین
 کر تو کیوں خوشی کرتا ہے مرنا نہ ایک نہ ایک نہ بنے ہے
 مرنا تو کوئی الزام اور عیب کی بات نہیں کامیابی پر نظر کرنی
 چاہیے تو اپنے خداوند کی کامیابی اور ان کی جماعت کی حالت
 کا ہمارے مسیح اور اس کی جماعت کی حالت اور تعداد اور انتقام
 سے مقابلہ کرنا اور ہر دو کے نتیجہ شرم اور حیا جو تو چھے اپنے
 خداوند کی کامیابی کو دیکھ کر شرمندہ ہونا چاہیے کہ انکو ہمارے
 مسیح کے مقابل میں کیا کامیابی ہوئی یہی کامیابی کہ ایک شاگرد
 نے پکڑ دیا۔ ایک نے لعنتیں دیں اور سب بھاگ بھاگ اور

ہمارے مسیح ان کام کے گیدے نہ بنے اس نے عقلی طور پر نقلی طور پر اور شہادت کے ذریعہ اپنے دعوے کو ثابت کر دیا اور جو کام اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کو ایسے کمال طور پر پورا کیا کہ ہمارے نبی صلیب کی زندگی
 کے سوا اور کچھ انکارنا گناہ نہ رہا کہ ان کو ان کا خدا کا شکر ہے۔

201

یہ حضرت بڑی امام نے حلال کیا علیہ السلام اور اس کی تائید ہے
تفسیر میں ہے کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
بشادی ان کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
از واداروں اور فقہین پر حضرت کے قیام کا موجب ہو گیا ہے
تقریباً ۶۰۰ شخصوں کے قریبی و دوری کے ساتھ اس کے بعد اس کے بعد
چچی کی کتاب سیکھ کر مجاہدہ پانچویں (۱۵۰۰) کے بعد اس کے بعد
مجاہدہ مجاہدہ کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد
پھر اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

یہ کہ بے قاضی اکل اکت گویا کیلئے بھی ہے اس
میں اپنے سات اصول بتائے ہو گئے ہیں کے زیر نظر
رکھئے۔ ماسوا میں اللہ کی شاخت میں بہت کچھ مد
مل سکتی ہے اور بھی نہیں میں وفات میں اور میں موجود
کے وہاں ہی کا غیرت باقواں مجھے یہ ہے دیا گیا ہے اور
مخالفت علماء کے عقاید کہ ان کی کتابوں سے ایسے طرز
میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر
اپنی تردید اپنے گرد پڑیں پھر میرا یہ ہے کہ کلامیہ اب نزدیکی
کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور میری حضرت مرزا داسا صاحب کی تعلیم
اور ان کا مابہ اقربا تیار تھے علماء سے کہ پیش کیا ہے غرض
کہ انھوں نے کہیں نہ کیا ہے میرا یہ ہے کہ ان کے خلاف
لوگوں کے سامنے یہ سالہ سالیانہ ہی میں ثابت ہو
وہ لوگوں کے سامنے نہ تھا قریباً ایک ہجرت جو ہے اور جو
چند شہرہ کے فیوض میں ہے اور یہ بھی ہی ہے

[illegible][illegible]

سندی از آنکه سر سید محمد عبدالرحمن صاحب دینیه
 امین پهلاد پاسبان و غایب به یوزن یک پهلاد و یک پاسبان است و در صورت
 ج. سو عودا کین اوزارک عداقت کا ذکر است - قیامه
 نصفه سوره فاعل نوی محمد حسن سر سید فاضل
 سر الشهادتین - سر سید فاضل است - قیامه کونی - سر سید

میں نے اس وقت تک اس کے لئے کوشش نہیں کی تھی کہ اس کے لئے کوئی اور طریقہ نہ ہو۔

غزالی اور ابن عربیہ

تفسیر ہدایت نغمہ فیضی اور کتبہ جہاد باریت سعدیہ از مولانا سید محمد قادیان
ہست محمد مجاہد اکبر اس کے خاندان میں یہ سادہ اور خدمت اور مصلحت کے
میں متفق و موافقین کی کجی بجائی ہو رہی ہے بہت مشکل ہے۔ یہ سب کچھ کیا گیا ہے
رت نواہی سار حضرت امیر

حدیث بتصریح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور
عمرہ الہدیٰ التماسی سے ملتا ہے کہ یہاں سے

نے صرف قرآن مجید سے موجودہ ویسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔

یہ کتاب پنجابی طرز میں ہے۔ وفاتِ یحییٰ کا بیان سنائیۃ اعمہ، قیمت ۴۰

مدرس قایمان بن

المسرح
چشمیورج

نقل و نقل سے ثابت کیا گیا ہے اور اس سے کچھ وقت ٹھٹھ
 نابل میں سب سے زیادہ اور اورانی - غائب الغرض کہ کوئی نظر کرے
 یا کیا ہے کہ یہ وہی اللہ اللہ بن امیرا مستکم
 سورہ نور کی تفسیر بطور نمونہ ہے کہ یہ ہے قابل دید ہے عجیب
 بات ہیں - محمد دم اللہ مولانا عبدالکیم صاحب اس کتاب کی
 نسبت لکھا ہے کہ
 بن پڑھتے پڑھتے مل کر تو اجدا ورترا آتے ہیں کہ
 ضبط نہیں کر سکتا قیامت صرف ہر کر دیگی جو۔

۱۵- اپریل سنہ ۱۹۱۷ء
۲۱- سہ ماہی تاج لیبی غار
۱۶- اپریل سنہ ۱۹۱۷ء
۱۳۴- مولوی سکندر علی صاحب
۱۵۲- حاجی حبیب طاہر صاحب
۱۳۷- عبدالرحمن صاحب ۱۳۷۹ء از افریقہ
بیت نور عالم خاں صاحب ۲۰۱۱ء للعصر
۲۱- اپریل سنہ ۱۹۱۷ء
۱۳۱- مولانا صاحب خیر الدین صاحب
۱۳۱- مولانا صاحب خیر الدین صاحب
۱۳۱- مولانا صاحب خیر الدین صاحب
۲۲- اپریل سنہ ۱۹۱۷ء
۱۳۷- سیان عبدالکریم صاحب
۱۹۵- محمود یار صاحب

میان محمد ابدین محمد پریم قایم الانسین

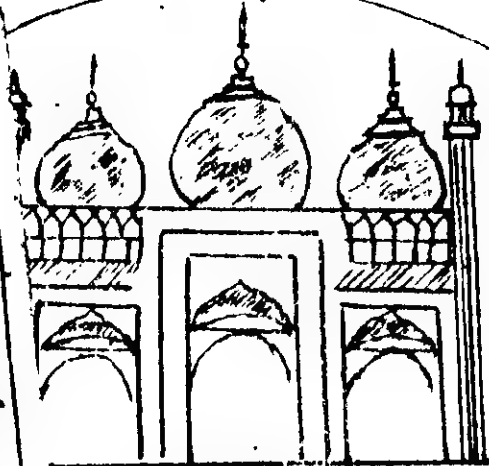
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِحَمْدِهِ وَفَضْلِ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

جلد ۱۰ نمبر ۱۰

چکر پبلشرز پرائیویٹ لمیٹڈ
۲۸۸
پتھر صاحب محلہ
سٹیشن - ڈیرہ غازی خان

د. ی

سجرات الذی امر علی بعدہ لیسلا من المسجدا لاقصی



عام قیمت پتہ کی لئے

قیمت از غریب طلبا غیر مذہبی	جبر و غیر جبر ۱۹۲۶ء	امروز قوم من نشانہ مقام من
نمبر ۲۶	مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ ۹ جولائی ۱۹۲۶ء	سارے جہان اچھا دارالامان ہمارا
اولیہ صمد	دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا	ایڈیٹر و پبلشر محمد صادق حقانی

ایڈیٹر ریل

(ماخوذ از کلام خلیفۃ الامام)

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے کرنے کے لئے مفضل ذیل باتوں کی ضرورت ہے
(۱) فاصلہ - یعنی استقلال و انتقامت و برابری و جفاکشی سے کام لو (۲) واستغفر
لذنبک - اپنی کرداریوں کے لئے جناب الہی سے حفاظت طلب کرتے رہنا (۳) وسیع
بجہد و بک بالعتی و لا بیکار - صبح و شام تسبیح و تحمید میں مشغول رہنا (۴) فاستعذبا
و تخشعون کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے استعاذہ جناب باری سے کرتے رہنا (۵)
ادعونی استجب لکم ہر وقت دعائیں مشغول رہنا۔

افعال کا حسن - ایک تجربہ صحیح و عقل سلیم سے معلوم ہوتا ہے - دوم - اللہ جل شانہ خود فرمائے
کہ یہ نیک کام ہے۔ پس ہر نیک تو وہ بہترین جن پر نعم داد و اک نہیں چل سکتا اور ذکر و
حسے انسان نیک تو جہت سے مگر رسم یا غفلت یا کسی اور وجہ سے بھول گیا یا چھوڑ چکا ہو

اللہ تعالیٰ نے پہلے رکوع میں تین باتیں بتائی ہیں - یہ کتاب - کتاب اللہ ہے - اس میں کوئی
شک اور شک کی راہ نہیں (۳) دنیا کے سب تقویوں کے لئے (خواہ کس مذہب کے ہوں)
آئندہ ترقیات کے لئے پوری ہدایت ہے - اتنا رکاز اس نے درجہ یہ ہے (۱) غیب پر
ایمان لانا (۲) دعا سے کام لیتے رہنا (۳) مخلوق سے ہمدردی خدا کے لئے
سے انہیں بھی دینا - پھر اس سے دوسرا درجہ - (۱) اس بات پر ایمان لانا کہ رسول اکرم صلی
پر اللہ کی تمام رضا مندی کی راہیں کھل گئیں (۲) ہمیشہ اس صفات الہی پر ایمان رکھنا

کہ وہ ایسے آدمی مبعوث کرتا ہے جنہیں اپنی رضا کی راہ میں بتائیں (۳) آئندہ بھی ایسے گھڑی
آنے والی ہے جنہیں ایک شخص پر اللہ کی رضا ظاہر ہو پہلے تو ہدایت ان کے لئے ہوتی ہے
پھر وہ ہدایت پر سوار ہو جاتے ہیں۔

پس انجام ان لوگوں کا یہ ہے کہ منظر و منظور ہوتے ہیں آخرت کے میں ہر ذرہ کا ذکر
ہے کہ وہ علاج پائیں گے مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسے نفی کا نشان یہ ہے کہ وہ اس دنیا
میں ہی منظر و منظور ہو۔

پھر

ان لوگوں کا حال بتا یا ہے جنہوں نے خطا ناک راہ میں خستہ پاکی میں ایک جہ جو حق بات کو
سنتا ہی نہیں چاہتے - دوم وہ جن تو بیٹے میں مگاس انداز و عدم انداز کو برابر سمجھتے
ہیں - سوم وہ جو اس رسول کے پیروں کی حالت پر غور میں کرتے کہ اب کیا ہے کیا ہو گئے
کیونکہ ہر شخص اپنے گناہوں کے نیک و بد کا جانتا ہے اس علم توجہ کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ
انہیں ایمان نصیب نہیں ہوتا ہے۔

خلیفۃ المسیح کی بیعت واجبہ

کوئی یہ نہ سمجھے کہ جب ہم حضرت میرزا غلام احمد صلیم کو
مسیح موعود و مہدی مسود ماننے میں تو اب علامہ الزین
کی بیعت کی کیا ضرورت ہے یا وہ کہہ کہ کوئی قوم ترقی نہیں
کر سکتی جب تک کہ اس میں وحدت نہ ہو اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے جب تک ایک
بزرگ کے تحت میں ہو کہ کل کام نہ کئے جاتیں جو بیٹے ریڑ سے یہ سمجھ کر جدا ہوتی ہے کہ
ساتھ ساتھ مقید کیوں پہروں - وہ ایک دن بھیڑیے کے قابو میں آجاتی ہے - جو شلخ اپنی
تین ہری سمجھ کر جڑ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھیں گی۔

ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمہ دار ہے پس کسی انجمن کے سکریٹری یا کسی جگہ کی جماعت کے
امام کا بیعت کر لینا سب کے لئے کافی نہیں ہو سکتا ہر ایک کو بیعت کیلئے خط لکھنا چاہیو تا وہ اس شخص

یادہ نقشبندی کی دہلی جسے دیجائی تھی۔ وہ تواب

ایک گندہ مراسلت کی (جو کسی شہر پر کسی انجمی

تھمنا آخری فیصلہ کے بارے میں دئے جاتے ہیں کسی دلیل کے بغیر

[illegible]

لاہور کے جلسہ پیغام صلح کے بعد انجنیئر احمدیہ بھیجے گئے
 تجویز کی تاکہ پیغام صلح بھر دیا و ان کو بھی پڑھ کر سنایا جاوے جس اتفاق
 سے ہمارے کرم و معظمت مفتی محمد صادق صاحب تشریف لواتے
 مفتی صاحب موصوف عرصہ سے اہل وطن کو خطاب کرتا چاہتا
 تھے اور ایک لیکچر دینا چاہتے تھے یہ موقع بہت مناسب تھا اور
 زیادہ لطف یہ ہوا کہ ۲۶ - تاریخ جون کو جو ہی تھا اور شہنشاہ معظّم
 حضور ایڈورڈ ہفتم نلد احمد ملکہ کا جنم دن ہی تھا ان سب مبارک
 تقریروں کا جمع ہونا نہایت مبارک تھا چنانچہ ۲۶ جون ۱۹۰۷ء
 بروز جمعہ شام کے ۷ بجے حکیم فضل الدین صاحب کی بیٹھک پر
 مفتی صاحب موصوف نے لکچر "اہل وطن کو ایک خطاب"
 پڑا جس کے ضمن میں پیغام صلح کو بھی پڑھ کر سنایا گیا جلسہ میں
 شہر کے معزز ہندو مسلمان رؤساء و عو کئے گئے تھو اکثر دن نے
 ان میں سے تشریف فرما ایک مجلس کی رونق افوازاں ہوئی اور ہندو
 مسلمان یکساں نہایت تہذیب سے تسات کے ساتھ ایک جلسہ میں
 جمع اور لکچر کو سننے ہوئے نظر آتے تھے جو نہایت شرف کا مقام
 تھا۔ جلسہ کے پریزیڈنٹ جناب دیوان گنپت رائے صاحب
 آنریری مجسٹریٹ بھیرہ تارا پائے جو شہر بھر کے نہایت قابل
 اور مصنف مزاج اور ہر دلعزیز میں سے پہلے مولوی محمد مصدق
 صاحب نے دورانِ جمیعہ کا ایک دم شروع نہایت خوش الحانی سے پڑا جو
 نہایت دلکش اور موثر تھا بعد ازاں مفتی صاحب موصوف نے اپنا
 لکچر شروع کیا۔ لکچر نہایت قابلیت سے لکھا گیا تھا جس سے پہلے
 اہل وطن کے ساتھ ہمدردی کا اظہار تھا پھر منہاج نبوت کا بیان
 تھا۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہونے کا
 ثبوت تھا۔ پھر حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام کا تذکرہ۔ آپ کی وفات
 پر اعتراضات اور ادا کے جوابات کا تذکرہ فرما کر پیغام صلح
 کو پڑھ کر سنایا۔ بعد اس کے شہنشاہ معظّم حضور ایڈورڈ ہفتم کے
 لئے نہایت خلوص سے دعا کی گئی اس دعا کی بوقت حاضرین جلسہ
 نے ہاتھ اٹھائے اور اکثر ہندو مغزین نے بھی دعا کے لئے ہاتھ
 اٹھائے اور سب آئین کبی جو ہم سبھی مصالحت کے لئے ایک نیک
 خال تھی۔ بفضل لکچر اور دعا پر بدشامین چہرہ بانیگی۔ مفتی صاحب
 کے بعد بھیرہ سونیپٹی کے وائس پریزیڈنٹ بخشی رام لہریا
 صاحب نے تقریر فرمائی جس میں بخشی صاحب موصوف کو پیغام صلح

کی تائید کی اور اس صلح پر اظہارِ مسرت فرمایا اور شہنشاہ معظم
کیلئے دعائیہ الفاظ فرمائے اصغر حضرت خلیفۃ المسیح بر لاہور کو
نور الدین صاحب کے خلیفہ مقرر ہونے پر بوجہ اپنے قدیمی تعلقات کے
ہنایت خوشی و تعجب فرمائی اس کے بعد کراچی سکول کے ماسٹر ہری رام
صاحب نے تقریر فرمائی جس میں انھوں نے پیغام صلح کی تائید
کی اور یہ فرمایا کہ گائے کا تختہ الٹنا ہے کہ اگر احمدی لوگ گائے
کا استعمال جو بدھ دین - توہنہ اور احمقوں میں ہمیشہ کرتے رہے
مصاحبت ہو جائے اور سچا اتفاق پیدا ہو جائے پھر انھوں نے
شہنشاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ بھی فرمائے بعد ازاں
پریزیڈنٹ نے تقریر فرمائی جو ہنایت اعلیٰ درجہ کی تھی انھوں
نے بڑے زور سے پیغام صلح کی تائید فرمائی - فرمایا کہ پیسے جتنے
سنا تھا کہ پیغام صلح لاہور میں پڑھا گیا ہے اور اس کے محل
ملائے سمجھ کر دی گئی تھی - مگر آج جب میں نے اس پیغام کو
سنا تو مجھے ہنایت خوشی ہوئی اور اس کی معقولیت اور فواید
میرے دل میں خاص اثر کیا اس میں شک نہیں کہ ہندو
و مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے کا ذریعہ اس سے بڑھ کر اور
بہتر نہیں ہو سکتا اور یہ کہ اگر احمدی لوگ اگر گائے کا استعمال
کو بدھ دین تو وہ دلائل و قیاس میں صلح ہو جائے بالکل سچ
ہے مگر میں کہتا ہوں کہ احمقوں نے تو یہ سب کچھ کرنے
والی ظاہر کر دی ہے اور وہ نہ صرف گائے کا استعمال
کرنے پر بلکہ ہر ایک شر ط پر جو پیغام صلح میں پیش کی
ہے - خود عمل کرنے کو تیار ہیں اب جو دیر ہے وہ
بظاہر و کبریا سے ہو چاہئے کہ اہل شہر وہی ان شر
طوں کی گئی ہیں - عمل کرنا شروع کر دیں تا سچا اتفاق پیدا
ہو جائے - اور حقیقی صلح پیدا ہو جائے اس کے بعد صاحب
دین نے اپنی قدیمی تعلقات جو حضرت خلیفۃ المسیح مولانا
نور الدین صاحب سلمہ راہ سے صاحب موصوف کے
ظاہر فرما کر حضرت مولانا کی خلافت پر اظہارِ مسرت فرمایا اور
خوشی ظاہر کی اس کے بعد شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے
پیغام صلح کے پڑھنے کے لئے کونیک فال قرار دیا و بکراؤ
شاہ معظم کے لئے دعائیہ الفاظ فرما کر اپنی تقریر کو ختم فرمایا
کے بعد مفتی صاحب نے اٹھ کر پریزیڈنٹ صاحب کی تقریر
فرمائی کہ احمدی لوگ ہر طرح آمادہ ہیں اب صرف دیر اگر
مے تو فریقِ ثانی کی طرف سے ہے مگر خوشی کی بات کہ
ین الیسوسی الیشن قائم ہو گئی ہے جس میں معزز
علمان شامل ہیں اور جو ان سب باتوں کو عملی رنگ میں
کوشش کر رہے ہیں - وباللہ التوفیق - پس رُوسا

میں سے جو صاحبِ عالمین اس ایسوی الٹن بنائے گئے ہیں اس
 کے بعد یہ اجازت پر یزیدؓ صاحبِ علم و برکت کی گدگد
 اندھا لے گا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے محض اپنی فضل سے
 ان محض اپنے فضل سے یہ علم کو نہایت کامیابی عطا فرمائی اور
 علم کے مقصد میں امید سے بڑھ کر کامیابی ہوئی۔ لوگوں نے
 نہایت خوشی اور توجہ سے لکچر کیا۔ کسی قسم کا شور و شر نہ ہوا۔
 بلکہ میں خاموشی اور تہذیب کی حکومت تھی اور لکچر کا بدلہ پر
 نہایت عمدہ اثر پڑا جب تک لکچر ختم نہ ہو لیا کوئی شخص لکچر سے
 جانا نظر نہ آیا۔ اور ہر شہنشاہ معظم کے لئے ہندو اور مسلمانوں
 کو مل کر دعا لگوانا اور آئین کہنا مذہبی مصالحت کی عجیب سرستیز
 چمک دکھاتا تھا اور نیز یہ ظاہر کرتا تھا کہ دونوں قوموں کو اپنا
 شہنشاہ ہے سچی ملی محبت اور وفاداری ہے کہ ایک جگہ جمع
 ہو کر دونوں قومیں اپنے شہنشاہ کے لئے دعا کیوں اسلئے ہاتھ
 ملائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور پھر شک ہے اور ہمیشہ ہمیشہ
 لکھ کر کرنا ہمارا فرض ہے کہ وہ اپنے عاجز اور بکس بندہ پر
 اپنے فضل و کرم کرتا اور اپنے فضل اور نعمتوں سے کامیابی
 لے رہا ہوتا ہے یہ سب کچھ اس کے پاک رسول حضرت محمد
 ﷺ سے ہی ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کے سچے خلیفہ
 حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طفیل ہے جس کا مع
 خیام بھیجی کو بنا گیا اور یہ بات ہی قابل تذکرہ ہے کہ مخالفین
 نے اس جلسہ میں طرح طرح کی روک تھام کی ڈالنے کی کوششیں
 کی اور جلسہ میں بھی گرم جوشیں اور بجائے قرآن کریم و حدیث
 پڑھنے کا وعظ ہونے کے کفرانے پڑھ گئے اور جملہ
 یہ کامیابی سے بڑھا اور صادق کامیاب ہو کر رہا۔
 کاروبار و مواصلات ہرگز نہ باشتہ تمام
 مواصلات راستہ حق باشد نہان و راستیں
 لکچر کا اثر جو کچھ ہوا اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں لکچر کے
 دن ایک ہندو وکیل صاحب سے ملاقات ہوئی جنہوں
 نے عجیب و غریب تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہندو
 نہ بڑے مذاہب ہیں۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی۔
 لے چاہتا ہے کہ اب یہ تینوں قومیں آپس میں صلہ و
 کے ساتھ زندگی بسر کریں اور تینوں قوموں کے درمیان
 تکرار کرنے کے لئے یہ رضوی تھا کہ تینوں قومیں ایک
 س کے جھنڈے کے تلے جمع ہوں جو تینوں قوموں کے
 اقتدار ہو وہ شہنشاہ کے لئے کرن ہر عیسائی
 و مسلمانوں کے لئے لکچر ہو اور ضروری ہے کہ وہ
 دل ہی ہوتا کہ تینوں قوموں کے مقتداؤں کی عورت

اور میرے کفر و انکاری سے کون کون سا کلمہ نکلیں گے۔

اور جن جانب اللہ مومنوں کے کائنات ہی دین پر غلبہ ہو جائے اور یہ وہ خدائے کبریا سے مقرر کردہ مقتدا ہوگی وہ جس سے ملک قوم کے لئے قابل قبول ہو اور جہاں قیامت قیامت اس کو اپنے اپنے نیک بن مقتدا بھیجیں وہ ان کو اکیلا قیامت قیامت کے مقتدا وں کا مظہر مومنوں کی وجہ سے قیامت قیامت کی وحدت کا باعث ہی نہیں ہے اور اس طرح آپس کے اختلاف مٹ جائیں اور اس حکم اور عدل پیشوا کی سب کراہت کریں اگر آپس میں ہونے تو ہندوستان کے سارے دکھ کٹ جائیں اور سارے آپس کے جھگڑے مٹ جائیں اور ہندوستانی کی ترقی اور بہبودی کے دن آجائیں یہ سچ ہے کہ جو بات حضرت مرزا صاحب نے نکالی ہے اگر اس پر عمل کیا جائے اور جیسا ان کو خدا نے وحی کی ہے کہ وہ کرشن مسیح اور مہدی مین۔ اگر اس کو لوگ مان لیں تو ہندوستان کے دن چہرہ پاؤں اور لوگوں میں بھی مصالحت اور محبت اور گورنمنٹ سے سچی وفاداری پیدا ہو جائے اور پھر ہر ایک قسم کے فساد اور دکھ سے ہندوستان کو ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے۔ واقعی ہر ایک دکھ سے نجات کا ذریعہ اگر کوئی ہے تو وہ یہی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب نے دنیا کے آگے پیش کیا ہے لیکن انہوں نے اسے بعض ایسے جوہر دنیا میں ہی موجود ہیں۔ جو محض اپنی ذاتی وجہوں سے کیوں اسلئے فرقہ بندیوں میں ہی خوش رہتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ اتفاق ہو اور دنیا کے دکھ کٹیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر کس پرسی کی حالت میں چاہیں گے اور یہی اونکو منظور نہیں۔

یہ تقریر سن کر مجھے نہایت مسرت ہوئی۔ میں عرض کیا کہ خیر اگر وہ غرض وجود دنیا میں ہیں تو آپ جیسے عالی خیال لوگ ہی خدا کے فضل سے دنیا میں موجود ہیں۔ یہی کے کام کے لئے سہی کرتے ہیں نہ ہر نی چاہیئے خدا تعالیٰ کی بھلائی کا مددگار بننا ہے اور نیک آخر کامیاب ہوتے ہیں غرض اس ملاقات کا میرے دل پر خاص اثر ہوا اور ایمان بڑا تازہ ہوا۔ اسے خدا کے برگزیدہ مسیح تھے پر سلام۔ اسے پیے نجات دہندہ تھے پر سلام۔ تو نے جو کچھ عظیم الشان کام دنیا پر کئے ہیں وہ قیامت تک یادگار رہیں گے اور آسمان پر تاراج کر چکیں گے۔ مگر آہ! آج قوم کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہے۔ وہ نہیں دیکھتے نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہیں۔ مگر ان وہ جنکو خدا نے اپنے فضل سے بصیرت عطا فرمائی ہے۔ اب ہی دنت ہے۔ اسے قوم آنکھ کھول

دروکھ اور کجہ در نہ پیچھے پھینکنا ہے سے کچھ ہاتھ نہ آئیگا خدا کے سچ نے کیا سچا شاعر فرمایا ہے۔

امروز قوم میں نشا سد مقام میں
روز سے بگڑے یاد کند وقت خوشترم

راقم۔ ایک احمدی از جمہیرہ

بدخواتین

مورخہ ۳۰۔ اپریل کے مہینہ میں بھائی احمد حسین خان صاحب کا مضمون قیل کے عنوان پر دیکھا ایمان بیوی میں کیا سلوک ہونا چاہیئے (چونکہ اس کا ایک حصہ ستورات کے متعلق ہے دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ میں ہی اپنی ناقص سمجھ کے مطابق کچھ عرض کر دی ہوں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میرے قابل عزت بھائی ایڈیٹر صاحب اپنی زہین ہر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر شکوہ مضمون فرمادیں گے۔

سب سے اول تو محترم بھائی صاحب کا یہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں کہ وہ گلے لہے اس غیب فرقہ کی خبر گیری کرتے رہتے ہیں اور جب کم فرصتی کے مرض سے آفاقی ہوتے تو ستورات مضمون اپنی دلچسپی کے لحاظ سے عمدہ تھا مگر جو انہوں نے پچھلا میں یہ نئے تصویر کا دسرا رخ دکھایا ہے وہ دیکھ کر تجربے اور مشاہدے کے بالکل برخلاف ہے مجھ کو یہی یہ دیکھنے یا سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کہ مرد بیچارہ مقببت کا مارا محنت مزدوری کر کے پیسے کمال لائے تھری پتہ کو گودی میں اٹھائے اور چوڑھے کے پاس بیٹھ کر منڈیا پکائے اور ہر روز روئے چلائے اور وہ بیچارہ سالن میں چھپ کر لائے بیوی پاس بھیجی ہوں ہی بڑا لائے۔ جنہا میں یہ تماشا نہ دیکھا اور نہ (سوئے بھائی صاحب کی زبان) سنا۔ بالقرن اگر بھائی صاحب کو کہی اس واقعہ کے کچھ حصے کا اتفاق ہوا تو معدوم ہے چند روز معاملہ ہے جسکو ہم تصویر کا دسرا رخ نہیں کہہ سکتے اور بیوی جو کہ اپنے شوہر کے ساتھ ایسا برتاؤ کرتی ہے ضرور پاگل ہے۔ میں قسم کھیتی ہوں کہ اگر اپنے پاس کا بار عظیم مردوں کے سر پر پڑتا تو اس کی انجام دہی میں وہ سخت ہی بودے بنتے۔ ان پرورش کے شکلات کو پیش نظر رکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے پاؤں تلے پست ہے۔ اس

آزمائش میں ثابت قدم رہنا عورتوں ہی کا کام ہے اخیر میں بھائی صاحب نے یہ بھی نتیجہ نکالا کہ ذریعہ اول کیوں ایسا خدو اور بد مزاج ہے اور ذریعہ ثانی کیوں ایسا علیم بڑا ہے۔

آدم پر مطلب! اب میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ میان بیوی میں کیا سلوک ہونا چاہیئے۔ میان کا بیوی کے ساتھ وہی سلوک ہونا چاہیئے جو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خرم محترم کے ساتھ کیا کرتے تھے جہاں تک کہ اگر بیوی صاحبہ روٹی پکھانے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کا مسک دیتے۔ غرض ذرہ ذرہ کام میں بیوی صاحبہ کو امداد دیتے۔ جب میں ہندو۔ آریہ۔ عیسائی مذہب پر نظر کرتی ہوں تو بے اختیار بلند اسلام پر قربان ہونے کو جی چاہتا ہے کہ ان کی حیائش گناہ کا بیش خیمہ بے پردگی اور بے آزادی اور کھانا اسلام کا باعصمت اور باعزت رہنے کا عمدہ ذریعہ پر وہ کون کتا ہے مسلمان ستورات کے لئے یہ وہ قید ہے میرا دل تو یہی گڑھی دینا ہے کہ یہ پردہ بلند اسلام کا وہ ہماری احسان جو جس کا ہم شکر یہ نہیں ادا کر سکتیں اور جس کی نظیر کوئی اور مذہب نہیں دیکھا سکتا۔ کہ ان ہندوؤں اور آریوں کا مذہب کہ فرقہ انارٹ کو کشتی سمجھتا ہے۔ دہلی سمجھا اور ان کی گناہوں نے ان کو ذرا کشت از سرسی کر۔ نے کسبت دیا کھانا اسلام کی پاک تعلیم کہ مرد اور عورت کو ایک جیسے حقوق عطا فرمائے قرآن پاک نے دھڑکتی وغیرہ کا نفع فح کر دیا کیا انجیل دکھا سکتی ہے کہ اس نے عورتوں پر کیا کیا احسان کئے ہیں البتہ ایک احسان مذہب اسلام سے بڑھ کر عیسائیت نے کیا جو وہ کیا ہے بے جا آزادی جو ان کو خدا سے دور کرنے اور جہنم کے نزدیک کرنے کا بڑا عمدہ ذریعہ ہے وہ اسلام ہی ہے اور قرآن کریم ہی ہے جس کے فرقہ انارٹ جہاں گن و گناہ میں۔ قرآن کریم نے مستورات کو باپ کی اور خاندان کی جائیداد میں حصہ دلا ہے۔ کیا کوئی مذہب اس کے ساتھ مقابلہ کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔

میان اور بیوی کا آپس میں ایسا سلوک ہونا چاہیئے کہ وہ ہر وقت ایک دوسرے پر خوش رہیں کہی کوئی بخش اور بد مزگی درمیان میں آنے نہ پائے اور یہ قیاسی حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ عورتوں آپس میں غلط فہمی اور ہی نیک سلوک کریں بیوی اپنے مہمان کی اس واسطے عزت اور محبت نہ کرے وہ ملدار خوب صورت یا ذی وجاہت ہے کہ کوئی کوال وغیرہ کی میراث نہیں بلکہ وہ اس لئے اس کی عزت توقیر اور افت کرے کہ یہ خدا کا حکم ہے اور میں اپنے اللہ کو خوش کرنے

مراسلت

برادر اکمل فدو کمل - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
نظم لاہور کی قدردان کا شکریہ ہے یہ چند اشعار جو میرا
اتجلا موزون ہو گئے اور کسی خاص دلوں میں زبان پر آ گئے
میں اندر میں چاہیے اور ہی وقتاً فوقتاً خدمت ہوتی
رہیگی۔ خاکر شائق سیرناغلی المیر کوئلہ
اسے اکمل محنت دان سلامت
لے بلبل نغمہ خوان سلامت

لاہور کی نظم چھپ گئی ہے
کتا ہوں بصد زبان سلامت
تا دیر رہیں مے سخن کے
اللہ یہ قدردان سلامت

سنتا رہوں صد مبارک اون سے
کہتے رہیں مہربان سلامت
جیسے کا بیان ہے جان اباں
ایمان بیکہے جان سلامت

تاثیر و مبعس سے تین
زندہ ہوں - مہربان سلامت
کتا ہوں و فور عشق بن میں
اے عیسیٰ لہو جان سلامت

انور نیاب ٹوٹ آئین
حسن رنج دستان سلامت
زندہ رہے تیرا نام تا دیر
اسلام کی آستان سلامت

قندیل بہشت میں رہے جان
فردوس کا آشین سلامت
اللہ رہے وہ زور بازو
اللہ کے پہچان سلامت

دائیم رہیں جانشین ترے
اے مہدی خوش بیان سلامت
غالب رہیں تیرے نام لہوا
پیرو ترے میری جان سلامت

ہو جلوہ نذر دین جہان میں
اسلام کا شمع دان سلامت
مہدی سچے بند کے اور مہدی

مہدی کا یہ راز دان سلامت

قائم رہے باہمی اخوت
یہ مجمع دوستان سلامت
آباد رہے زمین اسلام
جب تک رہے آسمان سلامت

پھایا رہے ہم یہ ابر رحمت
حریت کا یہ سا بیان سلامت
آسیب خزان کفر سے ہو
ایمان کا گھستان سلامت

چشم بدغیر سے ہمیشہ
ہو گشت قادیان سلامت
ثاقب نہ عدو رہے نہ اہل
یہ تیر نہ یہ کمان سلامت

ایک نئی نظم

یہ نظم مہبان محمود کی ہے - اسی
نامکمل، تین پیش کرنے سے میرا مقصد ہے تاکہ دیکھیں
کوشا عری کو بطور پیش نہیں خاندان کیا گیا بلکہ جب کہی قلب پر فغان
کیفیت طاری ہوئی ہے تو اس کا اظہار کیا جاتا ہے اور پرہیز
خیال نہیں ہونا کہ اسے مکمل ہی کرنا ہے۔

یا الہی رحم کر اپنا کہ میں بیمار ہوں
دل سے تنگ آیا ہوں اپنی جان بیزہوں
بس نہیں چلتا تو پر میں کیا کروں ناچار
ہر کیفیت کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں

ہو گئی ہیں انتظار یار میں انہیں پسند
اک بت سین بدن کا طالب دیدار ہوں
کرم فانی ہوں نہیں رکھتا کوئی پرعامی
دشمنوں پر میں گراں ہوں دست پر یار ہوں

کچھ نہیں مل گیا صدمہ خانہ کا علم
نشر جام مئے وحدت میں میں شرمسار ہوں
اس کی دوری کو بھی باتا ہوں مقام قرب میں
خواب میں جیسے کوئی سمجھ کہ میں بیدار ہوں

کیا کروں جا کر حرم میں مجھ کو تیری بے تلاش
دار کا طالب نہیں ہوں طالب دیدار ہوں
صبر و تمکین تو الگ دل نگاہ میں باقی رہا

راہِ الفت میں لٹا ایسا کہ اب ناوار ہوں

اب تو جو کچھ ہوا حالہ کر چکا دلدار کے
وہ گئے دن جبکہ کہتے تھے کہ میں دل دار ہوں۔

ایک اپنی نظم

یہ نظم مہدی کے لکھی ہوئی میرے بستے میں پڑی ہوئی تھی۔
میں اپنے بخت پر کسو اسطے نہ ناز کروں
جناب حق بن نہ کیوں خم سر نیاز کروں

حضور مہدی آخر زمان نصیب ہوا
تو نغمہ ہائے طرب کس لئے نہ ساز کروں
نہ موعلا شریعت تو ہی مری مرضی
میں اپنے کعبہ دل کی طوط ناز کروں

اگر حوادث ارض مسما میں مجھے
تو دار امن و اماں لہجائے ملاذ کروں
ہزار سال کا تیرہ سو برس کے بعد
نئی کا چہرہ جو دیکھا تو کیوں نہ ناز کروں

خدا کے فضل سے اک ناخدا ملا ہے مجھے
نہ چاہیے مجھے اندیشہ ہمارا کروں
علاشان جو عرش عظیم تک پہنچی
میں کس زمین میں تری دیح اب طراز کروں

مقابلہ میں ترے آگیا جو کوئی حریف
اسے نصیحت سے ترک میں متاثر کروں
سائیں آپ کو کچھ اپنا حال زار مگر
خلافت شیعہ عشاق کشتہ راز کروں

گنوا کے صبر کی مصلحت نہ ہو ٹھیک نہیں
در شکایت غمہائے قلب باز کروں
مال طبع کا خطرہ ہے ورنہ فوری سخن
یہ چاہتا ہے ابھی اور کچھ دراز کروں

مرا ہو مسکن و مدفن اسی جگہ یارب
جو کوئی آزار کروں میں تو پیرا زار کروں
سہمے ابد اسے حقیقت پسند طبع میری
کبھی پسند میں مسلک مجاز کروں

بروز کہ مدینہ ہے قادیان موجود
غریب ہو کے میں طے کیوں رو حجاز کروں
دعا کرو کہ ہو نیکی کے کر نیکی توفیق
بدی سے صحبت بر سے میں احترام کروں

یہ دعا ہے میری التجا ہے اکمل ہے
مجھے وہ اندیشہ ہے میرے آستانہ کی۔

مشائش کی نشانی

اہل حدیث مروجہ ۲۹-۳۰ پانچ شے نام کے مضمون کا جواب
 ایڈیٹر الملک نے الملک مورخہ ۲۱-۲۲ مارچ سنہ ۱۹۷۸ء میں دیا ہے جس کا
 جواب اب انبار بر نمبر ۲۷ جلد ۲ میں ۱۹-۲۰ اپریل سنہ ۱۹۷۸ء کو
 اہل حدیث میں اس طرح سے دیا ہے کہ الملک کی عبارت نقل
 کر کے اس کے مختلف فقرہوں یا الفاظ پر نمبر لگائے ہیں اور
 ان نمبروں کی پابندی کے ساتھ مختلف رہنما کس کسے ہیں
 اپنے مضمون نمبر ۱ میں میں یہ ظاہر کر چکا ہوں کہ ان مسئلہ
 متناہی میں مولوی صاحب کے دیگر اعتراضات کا جواب
 اس وقت نہیں دوں گا۔ صرف حضرت صاحب کی وفات
 کے متعلق مضمون پر بحث کروں گا اسی لئے الملک مطبوعہ
 ۱۰-۱۱ مارچ کا صرف اسی قدر غروری حقہ نقل کرنا
 چاہتا ہوں۔ مہر مولوی صاحب کے نوٹ مضمون ادا ان
 کے مضمون میں اور باقی وہ تمام نوٹ جن میں بے جا معن
 وطن غیر متعلق فضول گوئی یا گالی گلوچ شامل ہیں ترک
 کر رہا ہوں۔ الملک کی عبارت حسب ذیل ہے جو اہل حدیث
 کی عبارت نقل کر کے بعد بطور جواب لکھی گئی تھی اس
 مضمون پر ہے۔ بے جا معن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب
 کی ضرورت نہیں اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی
 شامہ حضرت مسیح موعود و مرزا صاحب کی تخریب پر ایسا
 یقین اور ایمان نہ رکھتے ہیں کہ وہ اپنے خدا تعالیٰ کی قسم
 کھاتے ہوئے کہ تیار ہیں اور اس مباحثہ کے واسطے حضرت
 مرزا صاحب کو بلا لیتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے
 ہیں کہ اس مباحثہ کا نتیجہ کیا ہو گا اور اس مباحثہ کے واسطے
 امرتسر یا جالندھر میں ظفرین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں اس
 مضمون کے جواب میں مولوی شامہ صاحب کو بشارت
 دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس میلے کو
 متناہی کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ
 شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات
 کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاظمین
 اور اس کے علاوہ اور ان کو اختیار ہے کہ اپنے چوٹے
 ہونے کی حالت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے
 لئے چاہیں خدا سے مانگیں۔ لیکن خدا کے رسول چونکہ
 رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی
 ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس
 واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور طعنے آزاروں کی

جو ہمیشہ شامہ سے خود میں آتی ہیں حضرت آدمؑ
 نے پہلی ہی اس پر ہم کر کے فرمایا ہے کہ یہ سب مالہ چند
 روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر
 شائع ہو جائے اور امید ہے کہ میں اچیس روز
 تک انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب شائع ہو جائے گی
 اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل مسلک حقہ کے ثبوت میں
 خلاصہ بیان کئے گئے ہیں اور دوسو سے سدا آمین
 نشانات ہیں۔ کچھ گئے ہیں یہ کتاب مولوی شامہ کو
 بھیج دی جاوے گی اور وہ اس کو اول سے اخیر تک
 بغور پڑھ سکے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی
 ہر دفتر سے شائع ہو گا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیتے
 کہ ہم نے مولوی شامہ کو اللہ کے پیچھے مبالغہ کو منظور کر
 لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات
 جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف
 سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افتراء ہے تو لعنت اللہ علی الکاظمین
 اسی طرح مولوی شامہ اللہ ہی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے
 کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے تمہارے
 ساتھ یہ لکھیں گے کہ میں نے اس کتاب کو ادا دل سے آخر
 تک پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف
 سے نہیں اور مرزا فلام املا کا اپنا افتراء ہے اور اگر
 میں ایسا کہتے ہیں جھوٹا ہوں تو لعنت اللہ علی الکاظمین
 مولوی شامہ نے اس مضمون کی نقل کر کے تمہارے
 مختلف جگہ نمبر لگائے ہیں جن کی کل تعداد ۲۹ ہے انہیں
 سے صرف نمبر ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ کو
 تعلق ہے۔ انہیں کو میں نقل کرتا ہوں۔ ہر اول دوم
 سوم چارم میں اپنے بالکل مستند جوشے کام لیا ہے
 کیونکہ میں نے آپ کو مباحثہ کے لئے نہیں بلایا بلکہ
 اپنے یا آپ کے حکم سے آپ کے تابعدار مرید ایڈیٹر الملک نے
 مجھ کو قسم کھاتے کے لئے کہا جس کو میں نے منظور کیا کہ
 افسوس ہے کہ میں نے تو قسم کھاتے پر آمادگی ظاہر کی ہے
 مگر آپ اس کو مباحثہ کہتے ہیں حالانکہ مباحثہ اس کو کہتے ہیں
 جو قرعین مقابلہ پر نہیں کہتے ہیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز
 عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباحثہ اس کو کوئی نہیں کرتا
 پس اوش سے سنئے۔ اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے میں نے
 جو کہا ہے وہی کہئے دروغ گوئی
 سے کام نہ لیجئے۔ بسنے حلف اٹھانا کہا ہے مباحثہ نہیں
 کہا میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو
 منظور کیا ہے۔ میں نے نصیحت اللہ علی الکاظمین کہنا
 لکھا ہے۔ قسم اور ہے اور مباحثہ اور ہے۔ قسم کو مباحثہ

کہنا آپ جیسے راست گوؤں کا کام ہے اور کئی نہیں
 نمبر ۸ میں ہی اپنے اپنے دجال ہونے کا ثبوت لیا
 ہے۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اسے جناب ہم نے
 آپ کو کب قسم کھاتے کے لئے کہا ہم تو آپ کو قسم کھاتے
 ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تو ترک
 پر رکھیں۔ ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار
 کرنے کے لئے منع کیا گیا ہے ہر قسم آپ کو کیوں قسم
 دین اور کیوں اعتبار کریں ان آپ نے ہم کو قسم کھاتے کو
 لئے کہا اس لئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں
 نمبر ۹۔ یہی فصل ہے۔ ہم قاضی وعدہ پر قائم ہیں جو ہم
 نے ۲۹-۳۰ باب کے اہل حدیث میں شائع کیا ہے جس کو
 اپنے ہی منظور کیا۔ زائد یا توں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانو
 ہیں جب کتاب آپ کی لکھے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائیگا
 سرورست تو جہان سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے کہنے
 کے مطابق ہم قسم کھاتے کو تیار ہیں۔ قسم کے الفاظ بھی ہم
 نے لکھے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں۔ باقی فضول
 ان رہنما کس کے اخیر میں مولوی صاحب اپنے کل مغز
 کالباب مفصل ذیل الفاظ میں لکھتے ہیں۔ مختصر یہ ہے کہ
 جہان سے بات چلی ہے اس کو یا نہ کیجئے اس کے مطابق
 ہم قسم کھاتے کو تیار ہیں سب سے یہ بنا دو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا
 ہو گا۔ کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے۔ کہ تم معمولی معمولی بات
 کو اپنی پیشگوئی کی صداقت بتا دیا کرتے ہو۔
 شامہ اللہ کے اس جواب کو جب ناظرین پورے غور
 سے پڑھیں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ کلب باب
 اور فقرہ میں ہے۔ جن پر میں نے خط لکھ دیا ہے۔
 یعنی یہ کہ مولوی صاحب نے مباحثہ کے لئے نہیں بلایا ہے
 مباحثہ اس کو کہتے ہیں جو قرعین مقابلہ پر نہیں کہتے ہیں اور اس
 کا نتیجہ بھی یہی ہے کہ ان کو نہیں بتایا گیا ہے اس لئے
 وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔

اب ناظرین کو چاہئے۔ کہ میرے سابقہ مضمون نمبر
 اور اس کو ملا کر غور کریں اور دیکھیں۔ کہ اولاً مولوی صاحب
 بالقابل قسم کے واسطے بلایا تھا اور صاف الفاظ میں لکھا گیا
 تھا۔ کہ تم معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کس کی حاکمیت کرتا اور کس کی
 قسم کو سچا کرتا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے یہی
 اپنی کلام اتہم والے مباحثہ کے دعوے کو منظور کر لیا تھا لیکن
 اب وہ مباحثہ کی تعلیم بیان کر کے مباحثہ سے انکاری ہیں
 لیکن ناظرین کو یہ معلوم کہ کتب ہو گا کہ آگے چل کر مولوی
 صاحب نہ اپنی اس تعلیم کا جو انہوں نے مباحثہ کی بابت خود
 بیان کیا ہے کچھ لحاظ کریں گے اور گو اپنی تک وہ یہی کہتے

میں کہ میں اس کے نتیجے سے اطلاع دے اور اسی کو پھر دہرائیں گے لیکن اپنے ان بیانات پر بھی وہ قائم نہیں رہیں گے اور خود ان کی اپنی تحریرات ان کی پریشانی کا ثبوت دین کی جرح کرنے والوں کے لئے زیادہ ایمان کا باعث ہو گا اور وہ کچھ لینے کے کامد کے خلاف کس حالت میں گرفتار ہیں۔

اشتراک مطبوعہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ جو احکم مورخہ ۱۰۔ اپریل اور بدین میں بھی حضرت صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا اور جس کی سرخی تھی "مولوی ثناء اللہ صاحب نے آخری فیصلہ" وہ اشتراک جس کی بنا پر ثناء اللہ صاحب نے حضرت صاحب کی وفات کے متعلق یہ اشتراک لکھا ہے جو میرے اس مضمون کا محرک ہوا ہے۔ ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ کے اہل حدیث میں قادیانی کرشن جان شہر اچھڑاتے ہیں "میں" کے سرخی سے ثناء اللہ صاحب نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں چند تمہیدی فقرہ دن کی بعد حضرت صاحب کے مذکورہ بالا اشتراک کو نقل کیا گیا تھا اور میرا اس کا جواب اس وقت تک نہیں دیا تھا۔ اس مضمون کے تمہیدی الفاظ مقصد ذیل ہیں۔

اگر کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے واسطے بلایا جس کا

جواب اہل حدیث ۱۹۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ میں منقول دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں حسب ازاد خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ تم پہلے بتا دو۔ کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہو گا اس کے جواب میں کرشن جی نے ایک اشتراک دیا ہے جو بقول شخصے سوال از آسان جواب از ریمان "یہ میں مولوی صاحب

کے تمہیدی فقرے اصل مضمون پر بحث کرنے سے پہلے ان تمہیدی فقرہ کی ہم پر تال کرنا چاہتے ہیں۔ اس جگہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ جس کا جواب انہوں نے اہل حدیث ۱۹۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ میں منقول دیا ہے۔ لیکن جس جواب کا اس جگہ حوالہ دیا گیا ہے

اور جس کی نقل میں سابقہ نمبر ۲ میں دے چکا ہوں اس میں مضمون کا ۲۲ سطر پر یہ فقرے بطور جواب کے موجود ہیں۔ یہ میں نے تو قسم کھانے پر آگاہی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہیں۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مباہلہ پر قیمن کہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ کیسی عجیب بات ہے کہ کسی واقعہ کا نام اگر ہم مباہلہ کہیں تب تو ثناء اللہ صاحب کے نزدیک جھوٹے بے ہوش بدعواس اور خطی بنیں۔ لیکن ثناء اللہ صاحب ہی ہفتہ کے بعد ہی

واقعہ کو مباہلہ بیان کر کے تو اپنے واسطے کوئی نام تجویز نہ کر سکا کیا یہی مولویت ہے۔ اب ثناء اللہ صاحب نے کو انہوں سے نصت نامی اپنے واسطے تجویز کر کے شائع کر دے تاکہ ہر ایک شخص اس کی ایما نڈاری کا قائل ہو سکے۔ ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ جھوٹے ہوش بدعواس اور خطی جو مباہلہ کا لفظ کہتے

کے سبب سے وہ استعمال کر چکے ہیں ان میں سے کون کون سے معز نام اپنے واسطے تجویز کرتے ہیں اور اس اختلاف کو کس طرح اٹھاتے ہیں۔ ناظرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان تمہیدی الفاظ میں ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ کا لفظ سہرا نہیں لکھا ہے بلکہ اس کے معنایں پڑھنے سے بچنے یہ

معلوم ہوا ہے کہ یہ اس شخص کی عادت ہے۔ کہ ہمارے مضمون جس مضمون پر قلم اٹھاتا ہے اس میں جس جس موقع پر لکھتا ہے اور لکھن طعن کرنے کا اس سے موقع مل سکتا ہے وہ کسی موقع کو اور نہیں رکھتا ہے۔ اولاً چونکہ ایڈیٹر

الحکم نے مباہلہ کا لفظ استعمال کیا تھا اور جیسا کہ مضمون مذکور میں میں ظاہر کر چکا ہوں کہ اصل اردن کا ایسا لکھنا بجا تھا لیکن کسالی مولوی نے جو ہر قسم کی نکتہ چینیوں کا شیکسٹارم اس بات کو گوارا نہ کیا اور کسی قدر گالیان دینے کے بعد کہی

کہ تم اس کا نام مباہلہ میں رکھتے ہو مباہلہ کی تعریف تو یہ ہے۔ لیکن دوسرے ہی ہفتہ میں جب کہ وہ وفات دی تھے اس مضمون پر میرے لکھے تبھی تو گالیان دینے کی واسطے کچھ اور خیال داغ میں پیدا ہوا جس کے سبب جھٹ اسی معاہدہ

مباہلہ بنا دیا۔ ثناء اللہ صاحب اس خلاف بیانی کو آٹا دینے پر غور نہیں کر سکے گا اس لئے کہ اس کا سبب سوائے مامورین اللہ کی مخالفت کے اور کچھ ہی نہیں ہے۔ ثناء اللہ صاحب نے تحریرات میں دیکھتا ہوں کہ عرصہ دراز سے یہی رویہ اختیار کر لیا ہے۔ اس موقع پر بھی اس نے یہی خیال کر لیا ہو گا کہ

کہ جو جی میں آوے اچھٹے جاؤ۔ کون میری تحریر کی اس قدر گہری نظر سے پر تال کر کے بیٹھے گا کہ میں سے یاد رکھنا چاہیے۔ کہ الہی ارشاد "الذین یہینون ارادوا بانک" بالکل سچ ہے اور اپنے اپنے وقت پر ہر حصے دار کو اس میں سے حصہ مل جائے اور اسی طرح سے ثناء اللہ صاحب

درہ اس کو خود کرنا چاہیے کہ جس حالت میں وہ خودی مباہلہ کی تعریف بیان کر کے میں گالیان دے چکا تھا۔ اور اس کی بیان کردہ تعریف کے موافق دوسرے واقعات بھی پیش نہیں آئے تھے تو صرف ایک ہی ہفتہ کے بعد کس طرح سے یہ نکتہ یا گیا کہ خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ یہ خاکسار

فصل ہے کہ وہ اپنے برگزیدہ کے خلاف اور مقابل کو ذلیل کرنے کے واسطے خواہی کے ہاتھوں سے کیے کیے سامان ہٹا کر دیتا ہے۔ ایک دفعہ بعد میں مولوی صاحب کہتا ہوں کہ اپنی تحریرات میں بابا صاحب حضرت صاحب کے اختلافات دہستے زعم کے موافق (آپنی بیان کئے ہیں میں ان میں سے ان چند اختلافات پر جو مضمون عدان کے سلسلہ کے میں تدبیر گئے۔ روشنی ڈالوں گا۔ لیکن آپ

نے اہل محضہ مل سے غور کریں کہ بابا صاحب کی بات کی ہر کیا ہے کہ بڑا بڑے کے سبب سے غلط الحواس ہے اس لئے ایسے اختلافات مامورین آتے ہیں لیکن آپ تو نہ جان

ہیں اس لئے غلط الحواس ہی نہیں ہو سکتے ہیں اس پریشانی کی کیا وجہ ہے۔ محض اس سبب کہ آپ اس اختلاف کا سبب سمجھتے ہیں اور میں دوبارہ اس پر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش آوے ہم یہ بھی ظاہر کر دیتے ہیں کہ مذکورہ بالا کے علاوہ مقصد ذیل مقامات پر بھی اپنی واقعات کو اپنے مباہلہ کے نام سے تعبیر کیا ہے گو آپ کی تعریف بیان کردہ کے مطابق مباہلہ اس وقت تک نہیں ہوا تھا۔

مرتبہ بات اگست سنہ ۱۳۸۷ھ سطر ۱۴ پر لکھا ہے کہ اپنے مجھے مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ پھر اہل حدیث مطبوعہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ سطر ۵ کا لفظ ۲ سطر ۱۴ پر لکھا ہے۔ ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔

پھر اشتراک مورخہ ۱۳۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ پر لکھا ہے کہ مرنا صاحب نے کسی مخالفت سے ایسا کہا مباہلہ نہیں کیا تھا۔ ثناء اللہ صاحب نے ضرور چاہیے کہ جب ان اختلافات کو مٹانے کی کوشش کرے تو سب سے پہلی بات اس کے مباہلہ کی تعریف بیان کی ہے اور دوسرے ہمارے بیان کردہ امور کو

ضرور کر کے تاکہ نتیجہ فیصلہ میں ہو۔ صرف مرتبہ یا اہل حدیث کے ناظرین کو خلاف واقعہ بیانات سے خوش کدینا دیکھ کر ہو۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مذکورہ بالا تمہیدی فقرہ میں ایک انداز میں بھی بحث طلب ہو اور یہ کہ مولوی صاحب کو ابھی تک

اس حلف یا مباہلہ کے نتیجے سے اطلاع نہیں دی گئی ہے اس پر سے وہ دریافت کرتے ہیں کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا میں اس کے متعلق ہی آگے چل کر بحث کو نکالوں اس وقت سرسری طور پر صرف اس لئے میں نے اس بات کو ظاہر کر دیا ہے کہ ناظرین اس بات کو ذہن نشین رکھیں تاکہ اصل موقع پر صحیح نتیجہ پر وہ بہ آسانی

پہنچ سکیں۔ اور ثناء اللہ صاحب کی پریشانیوں کو دیکھ کر اس سے عبرت حاصل کریں۔ اب میں پہلے مقصد کی طرف رجوع کر کے ظاہر کرنا چاہتا

ہوں کہ مذکورہ بالا تمہیدی فقرہ کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے اشتراک مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ کو نقل کیا ہے چونکہ وہ اشتراک احکم اور بدر کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے اس کو دوبارہ اس جگہ نقل کرنے کی جہان ضرورت نہیں ہے مولوی صاحب کے جواب کی ضروری حصہ کو آئندہ مضمون میں نقل کر کے مفصل بحث کر دوں گا۔ حضرت صاحب کے اشتراک مورخہ ۱۵۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ کا جواب مولوی صاحب نے ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۳۸۷ھ کے اہل حدیث

میں، ممبروں میں کھاسے ان میں سے نمبر چارم نمبر اور ششم جہاں بکھل بکھل ہوا اور ان کی طرف توجہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ان کو ترک کرنے کے بعد باقی جواب مولوی صاحب کا حسب ذیل ہے۔ جواب اس ساری ساری چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہو غلامیہ ہے کہ کرن ہی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا پتھر سے پہلے طاحون سفید وغیرہ سے مر جائے اس جواب میں آپ نے کئی طرح سے دجل اور فریب کا کام لیا ہے اول یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی۔ اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔ دوم یہ کہ اس مضمون کو بطور اہام کے شائع نہیں کیا بلکہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کسی اہام یا وحی کی بناء پر پیشگوئی نہیں ہے بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اگر تم مر گئے تو تمہارے دام انتادہ خس کم جان پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے۔ کہ حضرت صاحب کا یہ اہام نہیں تھا بلکہ محض دعا تھی یہ بھی کہہ دینگے۔ کہ وہ مائیں قبولیت سے بیرون کی ہی قبول نہیں ہوئی بلکہ وہ آپ ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دیدیں گے کہ قبول ہوئیں۔ آپ نے ۳۰ سال کے اندر فیصد ہر جانے کی دعا کی تھی۔ جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قبول نہ ہوئی تو میں آپ کو کا فر مردود و کتاب اور وہاں سے ہونگا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔ سوم یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت رہ سکتی ہے جبکہ مولوی غلام دستگیر تصدی مرحوم مولوی انجیل علی گڑھی اور ڈاکٹر ڈوٹی امریکن اسی طرح سے مر گئے۔ تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا ہے آپ کی اسی طرح اگر دعا قبول ہو گیا تو کیا نتیجہ۔

ہفتہم۔ آپ نے اپنے پہلے گذشتہ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۴۔ اپریل کو فقرہ نمبر ۱۴ میں لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی سہ اگر یہ فقرہ اس قابل نہیں کہ اس کی طرف توجہ کیا جائے لیکن دیکھا نہ صرف یہ ہے کہ یہ ناخدا ترس مولوی کس قدر ظالم طرح ادا اعتراضات کا ٹھیکیدار ہے کہ کئی حالت میں ہی نکتہ چینی کے بغیر نہیں رہ سکتا ہے حضرت صاحب کے مضمون اور انچو جواب کی سطرین ہی اگر گن لیتا تو اسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے ریکس کا حجم اگر دیکھنا نہیں تو ڈیڈ ہا تو ضرور ہو لیکن بدوز و حدودیدہ ہوشمند والدہ معاملہ ہے۔

خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔ مگر اب آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔ مرنا تو توبلا سکتے ہو یہ نہانت اور مخالفت کیوں کر ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں پڑا ہے لویہ وافیہ اختلافات کثیرا۔

مذکورہ بالا جواب کے اخیر میں مولوی صاحب نے اپنے کل مضمون کا خلاصہ اور نتیجہ وغیرہ بیان کیا ہے جس پر بھی زیادہ وضاحت سے بحث کرنی ہے اس لئے اہل میں مذکورہ بالا جواب پر نمبر وار مختصر بحث کرنا ہوں تاکہ ناظرین ساتھ ساتھ واقعات کو اچھی طرح سے سمجھتے جائیں اول۔ میرے سابقہ مضامین میں ناظرین دیکھ چکے ہیں کہ اہل حدیث مورخہ ۲۹۔ مارچ ۱۸۹۸ء میں مولوی صاحب نے کس قدر مستعدی ظاہر کر کے لکھا تھا کہ انہیں ہمارے سامنے لاؤ۔ جس نے رسالہ انجیل اہم میں مباہلہ کے واسطے دعوت دی تھی مباہلہ کے لئے اسی مستعدی کو دیکھ کر حضرت صاحب کی طرف سے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۸۹۸ء کو شائع کیا گیا تھا تاکہ اسی طرح سے نثار اسد بھی بالمقابل اپنی قسم کو شائع کر دے مولوی صاحب کی اس مستعدی کی تردید یا مزید تشریح جو مولوی صاحب کو بعد میں سوچی تھی حضرت صاحب کو ۱۵۔ اپریل ۱۸۹۸ء کا اشتہار شائع کرنے سے پہلے نہیں پہنچی تھی اس لئے مولوی صاحب کی ترمیم کہ وہ خیالات کے موافق کسی منظوری کی ضرورت نہیں تھی اس میں شک نہیں ہے کہ احکم ۳۱۔ مارچ ۱۸۹۸ء کا جواب دیتے ہوئے مولوی صاحب نے ۱۹۔ اپریل کے اہل حدیث میں انجام اہم دلی دعوت مباہلہ کا ذکر ترک کر کے یہ ضرور لکھا تھا۔ کہ ہم آپ کی قسم کا اعتبار نہیں کرتے اور نہ آپ کو قسم کھاتے ہیں اور یہ مباہلہ نہیں ہے بلکہ میں نثار اسد اہم قسم کھاتے ہیں اہل حدیث ۱۵۔ اپریل کا اشتہار احکم مطبوعہ ۱۴۔ اپریل کے ہمارے سامنے نثار اسد کے ۱۹۔ اپریل والے مضمون سے پہلے حسین اپنی ترمیم کہ وہ اشتہار ۱۵ کو شائع کیا تھا ناظرین سے شائع ہو چکا تھا یہی وجہ تھی کہ مولوی صاحب کے جواب میں خیالات کی بابت اس اشتہار میں اشارہ تک ہی نہیں ہے۔ دوم۔ یہ حضرت صاحب کی صداقت کا نشان ہے کہ ہمیشہ جب اہام کے ذریعہ کسی سے مباہلہ کرنے سے قہس کا ذکر بھی کر دیتے تھے اور اس وقت پر چونکہ اہام اہی نہیں ہوا تھا اس لئے صاف طور

پر اس کا بھی اظہار کر دیا۔ اب دہری آپ کی یہ نکتہ چینی کہ یہ کارروائی چونکہ اہام کی بناء پر نہیں ہے اس لئے حجت نہیں ہو سکے گی یہ اس وقت درست ہوتی جبکہ آپ نے ان پیشگوئیوں پر جرح و دفع نہ کی ہوتی جو اہام کی بناء پر کی گئی تھیں اور پوری ہی ہر گئی تھیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں پر صیاتی مصنفوں نے بہت کچھ نکتہ چینی کیا کی میں لیکن اگر اہل کی نکتہ چینیوں سے آپ کی اعتراضات کا مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے کہ آپ نے ان کے ہی کان کاٹے ہیں اور آپ کا نمبر ان سے کئی درجہ آگے ہیں۔ سوم یہ آپ کی خوش فہمی ہے دنیا میں آج تک کبھی کسی نبی کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کہ اس کی پیشگوئی سے تمام نے ان کو سچا مان لیا ہو البتہ بہت سے سعید ہر ایک واقعہ سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں یہی حال مولوی وغیرہ کی پیشگوئی کا ہے کہ بہت سی سعید روحوں نے اس فائدہ اٹھایا۔ البتہ راستی کے مضمون اور نکتہ چینی کے ٹھیکیداروں نے کبھی پہلے فائدہ اٹھایا اور نہ اب فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہفتم اس نمبر کو فضول سمجھ کر میرا ارادہ تھا کہ اسے ترک کر دوں اس لئے کہ مضمون زیادہ اس کچھ تعلق نہیں ہو لیکن مولوی صاحب نے اس میں احمدیوں کو خاص طور پر مخاطب کر کے جواب طلب کیا ہے اس لئے مجھے ضروری سمجھا کہ ان کی غلط سے ناظرین پران کی مولویانہ منطق کا اظہار کر دیا جاوے تاکہ آپ کے تضاد مضامین پیش کر کے مولوی صاحب جے بغیل سچا کر کے ہیں اور ان کا منہ بھی سلوم ہو جائے کہ وہ کس حیثیت کے ہوتے ہیں۔ ایڈیٹر احکم نے لکھا تھا کہ خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں انکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہو کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس پر مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں گویا احکم کی اس تحریر اور حضرت صاحب کی دعا میں باہمی مخالفت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جوتہ للعالمین کی یہی بڑی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب راستی کے مضمون سے توجہ اٹھائی اور توجہ کے ذریعہ سے ہلاک کرنا چاہا تو جو جہور ارحمہ للعالمین کو یہی مقابلہ کے لئے توجہ اٹھائی پڑی جس کے ذریعہ سے انکی ہلاکت رونے ہوئی اگر مولوی صاحب اس وقت موجود ہوتے تو ضرور اعتراض کرتے کہ جوتہ للعالمین جو کہ تو کو تو لو اس سے ہلاک کیوں کرتے ہو مولوی صاحب ایسا ذکر کہ اس خدا کے رسول کی یہی خواہش تھی اور ضرور ہی کہ کوئی ہلاکت میں نہ پڑے۔ کھڑے فتنے۔ ملل غضب کر لینے اور خدا جانے کیسے فتنے اس متعلق لگائے ایک غصہ تک معمولی طور پر جواب دے گئے تاکہ حجت پوری ہو جاوے کوئی ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب ہلاک کرنے کے لئے قلم اور زبان کے استعمال کرنے کا کوئی پہلو اس کے مقابلہ میں باقی نہ رہا گیا تو مجبوراً ادھر ہی طرز پر زبان اور قلم ہی سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اور اس طرح سے اس کے رحیم و کریم ہونے

میں کچھ نہیں لکھا تھا کہ ان کی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس پر مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں گویا احکم کی اس تحریر اور حضرت صاحب کی دعا میں باہمی مخالفت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ جوتہ للعالمین کی یہی بڑی خواہش تھی کہ کوئی شخص ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب راستی کے مضمون سے توجہ اٹھائی اور توجہ کے ذریعہ سے ہلاک کرنا چاہا تو جو جہور ارحمہ للعالمین کو یہی مقابلہ کے لئے توجہ اٹھائی پڑی جس کے ذریعہ سے انکی ہلاکت رونے ہوئی اگر مولوی صاحب اس وقت موجود ہوتے تو ضرور اعتراض کرتے کہ جوتہ للعالمین جو کہ تو کو تو لو اس سے ہلاک کیوں کرتے ہو مولوی صاحب ایسا ذکر کہ اس خدا کے رسول کی یہی خواہش تھی اور ضرور ہی کہ کوئی ہلاکت میں نہ پڑے۔ کھڑے فتنے۔ ملل غضب کر لینے اور خدا جانے کیسے فتنے اس متعلق لگائے ایک غصہ تک معمولی طور پر جواب دے گئے تاکہ حجت پوری ہو جاوے کوئی ہلاکت میں نہ پڑے لیکن جب ہلاک کرنے کے لئے قلم اور زبان کے استعمال کرنے کا کوئی پہلو اس کے مقابلہ میں باقی نہ رہا گیا تو مجبوراً ادھر ہی طرز پر زبان اور قلم ہی سے مقابلہ کرنا پڑا۔ اور اس طرح سے اس کے رحیم و کریم ہونے

آئینہ صداقت

مولفہ مفتی محمد صادق ایڈیٹر قادیان

اس سال میں حضرت اقدس مسیح موعود کی وفات پر جس قدر اعتراضات مخالفین نے کئے ہیں ان کے جواب دئے گئے ہیں اور آپ کی کامیاب زندگی کے دلائل دئے گئے ہیں اور دوسری اخبارات اردو انگریزی میں جو کچھ آپ کی وفات پر رائے زنی لگی تھی اس کو جو کچھ کیا گیا ہے اور آپ کی وصال پر جو یار خیم لکھی گئی ہیں ان کو ایک جگہ جمع کیا گیا ہے اور انہیں آپ کی تعلیم کا نمونہ دکھایا گیا ہے یہی تقطیع پر اس رسالہ مختصر کو ۱۲۸ صفحہ میں چھاپا گیا ہے ہر ایک احمدی کو چاہیے کہ اسے اپنی بایں رکھو اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کر کے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اعتراض دور ہو کر رشتی پیدا ہو بسبب جلدی کے رسالے کے چھپوانے پر غیر معمولی اخراجات اٹھانے پر ہم میں بادیوں ان سب باتوں کے قیمت صرف ڈیڑھ ساندنی رسالہ رکھی گئی ہے لیکن ایک روپیہ میں ۶۷ رسالے بھیج جائیں گے غیر احمدیوں کو صرف اودھانہ کا ٹکٹ آنے پر ایک رسالہ بھیجا جائے گا۔

ایڈیٹر کی ڈاک

چونکہ ایڈیٹر صاحب (مفتی محمد صادق) ۲۰ تاریخ

ماہ جون ۱۹۰۸ء کو جلسہ پیغام صلح لاہور پر تھوڑا دیر سے وطن کو بحیرہ چلے گئے اور واپسی پر سرگودھہ - ڈنگہ - لالہ موسے - بھجرات - وزیر آباد - سیالکوٹ - بھجرات لالہ لاہور میں تقریریں کرنے کے واسطے انکو ٹھہرا پڑا اس عرصہ میں انکی تمام ڈاک قادیان میں جمع ہوتی رہی ہے امید ہے کہ ادن کے دوست خطوں کا جواب نہ مل سکنے کی وجہ سے آگاہ ہو کر انہیں معذور سمجھیں گے۔

اطلاع

بعض شکلات کے سبب یاد آگاہ پر یہ اخبارات کا شائع نہ ہو سکیگا۔

رسیدز

۲۲ - اپریل ۱۹۰۸ء بابو فضل کریم صاحب ۲۰۲۱ لکھنؤ
 ۱۹ - مئی ۱۹۰۸ء محمد حسین ملا
 ۱۹۱۹ - مئی ۱۹۰۸ء خدابخش صاحب
 ۱۹۲۱ - مئی ۱۹۰۸ء مولوی علی محمد صاحب
 ۱۹۲۱ - مئی ۱۹۰۸ء حاجی امیر الدین صاحب
 ۲۵ - اپریل ۱۹۰۸ء بابو کریم بخش صاحب
 ۱۹۱۹ - مئی ۱۹۰۸ء فتح محمد صاحب
 ۲۱ - اپریل ۱۹۰۸ء قاضی عبدالریم صاحب
 ۲۱ - مئی ۱۹۰۸ء خواجہ حفیظ الدین صاحب
 ۱۹۱۹ - مئی ۱۹۰۸ء محمد ظفر صاحب
 ۲۰ - اپریل ۱۹۰۸ء امام الدین صاحب
 ۱۹۱۹ - مئی ۱۹۰۸ء محمد رفیع صاحب
 ۱۹۱۹ - مئی ۱۹۰۸ء محمد عبدالعزیز صاحب

۱۰ - مئی ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۲۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۳۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۴۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۵۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۶۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۷۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۸۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۱ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۲ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۳ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۴ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۵ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۶ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۷ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۸ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۹۹ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب
 ۱۰۰ - جون ۱۹۰۸ء فاضل کریم صاحب

سماں جمعہ

(گدشتہ اشاعت سے آگے) برہم چارک بکھتا ہے۔

۱۰ مرزا صاحب کے وجود ان کے تین چار لاکھ خریدوں کے لئے نہایت مبارک تھا۔ لیونکو انہوں نے اپنے خریدوں کی زندگی پر نہایت غیر معمولی اثر ڈالا۔ اگرچہ جم مرزا صاحب مرحوم کی تمام عمر ہی تعلیم اور خیالات سے فکری اتفاق نہیں رکھتے اور ان کے دعووں کو درست سمجھتے ہیں۔ لیکن ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ وہ کیا بلحاظ ایقت اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت ایک بہت بڑے پاس سے انسان تھے ان کے ہم عصرت خریدوں سے ہمارا تعلق ہے اور ہم ان کی زندگی میں مرزا صاحب کی زندگی کی کثیر صفات طور پر دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی دنیا کو ایک قومی نقصان خیال کرتے ہیں اور ان کے کچھ کھیا خریدوں۔ دوستوں۔ رشتہ داروں اور ماحول سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

یونین گزٹ لکھتا ہے۔ مرزا صاحب کی وہ اعلیٰ صفات
 وادب و ہونہر سے آریاؤں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی
 ن میں واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ مرزا صاحب نے مسلمان
 بالکل رنگ بدل دیا تھا اور ایک جدید لکچر کی بنیاد ہندوستان
 بن قائم کر دی۔ بحیثیت ایک مسلمان جو نے کے بلکہ ایک

تحقیق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اسی
 سے بڑے بڑے آریا اور پڑے پڑے باورزی کی یہ جہاں
 تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔ جو
 بے نظیر کتابیں آریاؤں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد
 میں لکھی ہیں اور جیسے دندلن مکن جواب مخالفین اسلام کو
 لئے ہیں آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب نہیں
 ملتا۔ دیکھنا نہیں دسواے اس کے کہ آئید ہنایت بد
 مذہبی سے ان کو یا پیشوایان اسلام یا اصول اسلام
 کا گلیان دین اور کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا ہے
 جتنے میں اگرچہ مرحوم پنجابی تھے مگر ان کے قلم میں اس
 در قوت تھی کہ آج سارے پنجاب میں بلکہ بلندی ہند میں
 ہی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں تھا۔ ایک پُر جذبہ
 و قوی الفاظ کا انبار ان کے دماغ میں بھرا ہوا تھا اور
 یہ وہ لکھنے بیٹھتے تھے تو نہ چھ تے الفاظ کی ایسی آمد
 دتی کہ بیان سے باہر ہے۔ اگرچہ مرحوم کے اردو
 میں ادب میں بعض بعض مقامات پر پنجابی رنگ اپنا جلوہ
 دیا اور کوئی زبان عربی فارسی وغیرہ سے کہیں ان کے اس میں پنجابی ہی ہے

دکھا دیتا ہے تو یہی ان کا بُر زور لٹریچر اپنی شان میں نرالا اور واقعی ان کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک نئے جد کی حالت ظاہری ہو جاتی ہے اور اُردو علم ادب میں ترقی کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہنچی کہ سولے خال خال مقام کے ان کا اُردو لٹریچر سکتا اور پاک ہو گیا ہے مرحوم نے اگرچہ باقاعدہ تعلیم عربی علم ادب میں اور صرف نحو کی کہیں حاصل نہیں کی۔ تو یہی اپنی خدا داد ذہانت اور طبیعت کی جدت سے اتنی قابلیت عربی میں پیدا کر لی کہ وہ بے تکلف عربی لکھ لیتے تھے اور عربی بولنے میں انکو ذرا تامل نہیں ہوتا تھا۔ مرزا صاحب نے جو نمایاں ترقی انجمن قوت بازو سے حاصل کی۔ اس کی نظیر ہندوستان میں بہت کم ملے گی۔ ان کے مریدوں میں عامی اور جاہل ہی لوگ نہیں ہیں بلکہ قابل اور لائق۔ گرجا ایٹ لینے والے ایم۔ اے اور بڑے بڑے فاضل مولوی ہی میں موجود دانہ کے ایک ذریعہ پیشوا کے لئے یہ کچھ کم باعث فخر نہیں ہے کہ قدیم اور جدید تعلیم یافتہ ان کے مرید بن جاویں۔ مرزا صاحب ترقی کے انتہائی عروج پر پہنچ گئے تھے اپنے آزاد۔ بے پورے اور مستقل مزاج رہنے مرزا صاحب ادب کے لئے کرا علی تعلیم یافتہ مریدوں تک کچھ ایسا ہوتا کہ ان کی ہر حرکت پر اور ان کے ہر لفظ پر اور ان کے ہر دعوے پر آستانہ صدقائی صدائیں اداں کے مریدوں سے بلند ہوتی تھیں۔ ان ہی آوازوں سے ہر شخص یہ توجہ لگا ل سکتا ہے کہ مرحوم کو اپنی زندگی میں خدا کی طرف سے کتنی کامیابی نصیب ہو گئی تھی۔

درس الہیات

جناب یحییٰ صاحب بدر - تسلیم جواباً:
مولوی نواز الدین صاحب کی یہ تحریک
اک قادیان میں اس مقصد کے لئے ایک رسالہ
دریات کے لحاظ سے اشاعت اسلام کے
لئے کرے اس قابل ہے کہ تمام مسلمان
کا خیر مقصد کریں۔ میں بھی الحمد للہ مسلمان
کی حیثیت سے اس تجویز کے متعلق
دلیل میں ظاہر کرتا ہوں۔ یہ تجویز کسی خاص
کے مافی نہیں اور اگر اس کی نسبت
تربیز رنگان قادیان کے مہتمم میں
ہے۔ کہ مشترکہ فرض کے لئے مشترکہ

میں کہیں کہ آپ نے محمدی کے ساتھ عربی
ان کا معارفہ ذکر کیا۔

شش مکیت

زمیندار۔ معقول روزگار ہو۔ احمدی ہو
چنے کوئی بیوی نہ رکھت ہو۔ مستورات کو
زمینداری میں امانت دینے سے ہوں فضل
دن۔ ضلع یا لکھنؤ۔ گجرات۔ مگر انوار جہلم
بن سے ہو۔ کچھ تعلیم یافتہ بھی ہو۔ ان اوصاف
ان لڑکے کے رشتہ کے لئے جہ سے
بہت جلد۔ پندھ میں روز مہلت ہو
اکمل قادیان

معيار الصادقين ۳۰ - ظهور المیح ۶ - برامین احمدی
مجلد ۳۰ - غیر مجلد ۸ - در زمین مجلد ۶ - غیر مجلد ۴
کرتن لیسلا ۱۰ - سر الشاہدین ۱ - غلامی ۳
عصمت انبیاء ۲ - جنگ مقدس ۸ - فقہین ۴
اسلام کی پہلی کتاب ۳ - نظم مسلمات ۱ - کامن احمدی ۱
نیک کشمیری ۱ - شری نہ کلک اوتار ۸ - جرت کی جراتی ۳

میان مہلج الدین عمر کیلئے بد پرئیں نادیاں بن میجر کے انتہام سے چسپکہ شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ وفضل علی رسولہ الکریم

واللہ اعلم بالصواب

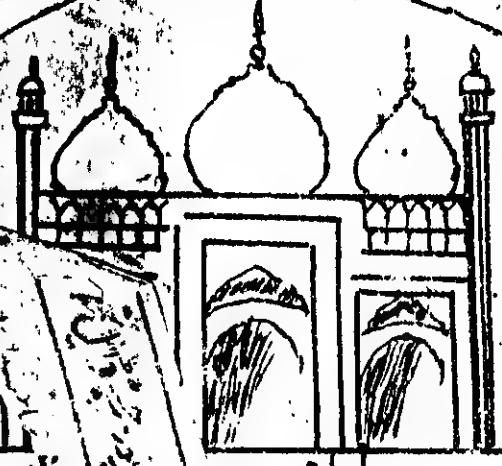


BADSHAH QADIAN



1908

پیشگی لکھ



قادیان ضلع

امروز قوم بن شناسد مقام من

مورخہ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا السلام مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ء

جلد

سارے جہان اچھا دارالان ہمارا

ایڈیٹر و پرنٹر صاحبہا

دارالامان سراجیت نشان ہمارا

ضرورت اعظمت

چند روز کی بات ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح کے دل میں اس بات کا جوش ڈالا کہ جماعت میں واعظین پیدا ہوں جو علوم دینیہ سے اچھی طرح واقف ہو کر اور مسائل شرعیہ سے آگاہ ہو کر اور دلائل حقیقت اسلام کا ہر ہو کر مختلف ملکوں میں پھریں مخلوق الہی کو راہ ہدایت پر لاویں آپ اسی خیال میں تھو کہ اگنی کیا تجویز ہو کہ حکمت الہی سے حضرت مسیح موعود کا ایک پورا نام اشتہار سنہ ۱۹۰۸ء کا چھپا ہوا ایکو کہیں سے مل گیا ہمیں حضرت موصوف نے ایسے واعظین کو طیار کر کے کیوں اسے ایک امتحان مقرر فرمایا تھا جو غالباً کسی سبب سے اس وقت نہ ہو سکا مگر اب اس کیلئے وقت آگیا ہے اس لئے خلیفۃ المسیح کا منشاء ہے کہ وسمبر آئندہ کے جلسہ میں ایسا امتحان قادیان میں ہو اور جو دستہ اس میں شامل ہو سکیں وہ ابھی کو مطلع فرما دیں تاکہ اولاً نام ایک جہیز میں درج کر لئے جاویں وہ اشتہار

فیل میں برج بابل بسم اللہ الرحمن الرحیم غمدہ وفضل

اشہار مفید اختیار

چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں سے کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعوے کے متعلق جو نشان اور دلائل اور ہر اہل قریہ قطعہ خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس میں بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مغتریانہ اعتراض کا جواب دے سکے اور خدا تعالیٰ کی حجت جو ان پر وارد ہو چکی ہے بوجہ احسن اس کو سمجھا سکے اور نیز عیسائیوں اور آریوں کے دساوس شائع کردہ سے ہر ایک طالب حق کو کلمات کے سکے اور دین اسلام کی حقیقت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کر سکے پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے ختم لائق اہل علم اور زیرک و دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جاوے کہ وہ وسمبر سنہ ۱۹۰۸ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے طیار ہو جاویں اور وسمبر آئندہ کی تعطیلات پر قادیان میں پورے ہفتہ اور مندرجہ بالا میں تحریری امتحان دیں۔ اس جگہ اسی غرض کے لئے تعطیلات مذکورہ میں ایک جلسہ ہو گا اور مباحث مندرجہ کے متعلق سوالات دئے جائیں گے ان سوالات میں وہ جماعت جو اس تکلیف ان کو ان مضامین کے لئے منتخب کیا جاوے گا اور وہ اس لائق ہوں گے کہ ان میں سے بعض دعوت حق کیلئے مناسب مقامات میں بھیجے جاویں اور اس طرح سال ہالی جمع انشاء اللہ اسی غرض سے قادیان میں ہونا مرید گاہ جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر تعداد جماعت طیار ہو جائے مہذب ہے کہ ہمارے احباب جو زیرک اور عقل مند ہیں اس امتحان کیلئے کوشش کریں اور وہ ہمارے

مدیر قادیان میں میان مولج الدین عمر پور پریس ریز پرنٹر صاحبہا مطبعہ و اخبار چھاپا گیا۔

مفت بزرگ سے خرید فرماؤ

ایک نئی قابل دید کتاب

معیار الصافین

یہ کتاب قاضی اکل آف گوئی نے لکھی ہے۔ اس میں آیت
سات اصل بتائے گئے ہیں جن سے نہ صرف طور و رنگ سے بلکہ
میں انکی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور انکی
نظم میں وفات صحیح اور صحیح سے جو کچھ کہہ رہے ہیں کہ
قلان مجید سے دیا گیا ہے اور وفات علی سے کہہ رہے ہیں کہ
کی کہ ہیں سے ایسے ہزاروں لکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنے
کے میں قفس ثابت ہو کر اپنی ترویج آپ کر رہے ہیں یہاں
بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیوں کر حاصل ہو سکتی ہے اور
حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کی ماہر الامتاز دیگر
علم سے پیش کیا ہے غرض کہ آپ کے علی مذاق کو خوش
ہوئے مصنف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت
فی مفید ثابت ہو گا۔ ۲۰۰ روپے کے کاغذ پر قریباً ۱۰۰
جیم ہے باوجود خرچ کثیر کے قیمت صرف ۳ روپے لکھی

دفتر بزرگ سے طلب کریں

برائین احمریہ

یہ حضرت بری الدین علیہ التیہ والثناء کی سب سے پہلی
تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی داک کل عالم پر بھادی ایک
میں وہ الزامات میں جو آج پر سے ہو کر مومنوں کے اذیاد ہیں
اور غافلین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تفہیم
کے کوئی کاغذ پر نہایت خوش خط اور اسے اپنے چچی مومی کتابت کے جلد
بجائے ہوئے پانچویں حصہ کے عیار اور جلد بچائے ہوئے روپیہ کے
قین ۱۰ روپے میں دی جاتی ہے۔ یہ مکتوب پر دیگہ ہندو شاگرد
حضرت اقدس برائی کے ہاتھ لکھا ہے جو کہ پتر سے
۱۰ روپے میں دی جاتی ہے۔

ملکان اقبال کے ظہور کے بارے میں
شہری نہ کہ گنداپا تیار
یہ کتاب شیخ عبدالحمید صاحب
ساکن سورت (ریاست گجرات) نے
تصنیف کی ہے۔ اس میں حضرت سید محمد مودود علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر بیان ہے۔ کوشش کی صداقت باللائ دہر میں ثابت کی گئی
ہے۔ قیمت ۲ روپے۔ احباب سورت میں

خیران

کیا آپ خیال ہے کہ بد فرائین کوئی خزانہ جمع ہو کر کم کاغذ فرین
مکتبہ ندوین۔ ملازمین کو مخازین دین۔ مکتبہ سورت کے ماہوار اپنے پاس
سے خرچ کر کے آپ کو روانہ کرتے ہیں اور آپ چپ چاپ پڑھتے
ہیں اور قیمت روانہ کرتے کہ نام نہ لیں۔ جب خط جلتے جواب نہ
دین دی جاتی جاتے واپس کر دین صاحبان یہ کتب کی چٹکی ہنسنے
ہے کہ بدر کے خریدار اکثر ایسے ہیں جو قیمت وقت پر دیدیتے
میں ورنہ اخبار تو نامزد دن کی ہر بانی سے بند ہو گیا ہوتا۔ اب
صورت حال یہ ہے کہ سال میں سے چھ ماہ گزر گئے ہیں
صاحبان نے تا حال قیمت نہیں دی ان کے نام اخبار مورخہ
۱۹۷۷ء آگست ۱۰ شہ دی پی کیا جائے گا جن کا دی پی واپس آیا
ان کے نام اخبار بند کر دیا جاوے گا۔ اور کیا کریں۔

تنگ آم بہ بند آمد

مینجر

عربی مفید محرابیات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کر یا آپ کے احباب ہو تو
بذریعہ قیمت طلب پارسل منسگو اگر تجزیہ کریں لیکن یہ بھی
مردری۔ ہے کہ اپنی مرضی کے مفصل حالات لکھ بھیجیں
تاکہ تجزیہ اور یہ میں طبی تشخیص کے۔ نظر رکھا جاوے اس کے
علاوہ اور امراتوں کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے
اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو کہ باقی ماندہ دوائی کو محفوظ
کے کے واپس کر دین تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھی پاوے
ہر ایک دوائی کا حصہ نوٹراک بذریعہ خرید کر بھیجا جاوے۔

یہ گولیاں بعض کیواسے ایک گولی
مصری گولیاں
شدید فیض کی حالت میں دو اور بتوں
کیواسے چارہ تمام انگریزی اور یونانی
قبض کش و گولیاں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں قیمت
فیروز جن

خونی نو اسیر کیواسے ایک ایسا مفید تریاق ہے
تزیاق البواسیر
جس سے جڑھ کو کئی نہیں ملا۔ تین ہفتہ
کیواسے

تزیاق النخاریر
میں بول کے نامی اند خارجی نہایت عمدہ علاج
ہے جسکو باستقلال استعمال کر سکتے
خازیر کا زہر ملاوہ جاتا رہتا ہے اور دم
بجی تحلیل ہو جاتا ہے چالیس یوم کیواسے (حصہ ۱)

زیابیطس کا علاج
زیابیطس اور کثرت بل بل میں بہت بلکل
معالجات سے افضل ثابت ہوا جو قیمت ۲ روپے
کیواسے

یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام پ خصوصاً
تحفہ روزگار
تباق اور صفادی حیات وغیرہ مل ہو سکتے
میں اور حرارت غریزی کے بڑھانے اور دیگر گدہ اور مثانہ کو نکالنے کے
واسطے اور عام کافذی کیواسے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولد ۱۰ روپے
جوان اور رقت جہر میں اور بنیچ کیواسے جو دوائی
ایک صوبان
ہو۔ فی خوراک ۱۲ روپے۔ خوراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کمنہ
سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ
حب صبح بعد از ہر بار کی موجب گریبان جو اعلیٰ درجہ مفودت
مرکب ہیں۔ فید بن عیر۔ اسیر ضیق النفس۔ کمانی اور
الشریکیم محمد زمان صالح غلطان زوب محمد علی بن صاحب دین مالک کرکڑہ انفاقان
صنم گوراس پورچلب

یہ کتاب قاضی اکل آف گوئی نے لکھی ہے۔ اس میں آیت سات اصل بتائے گئے ہیں جن سے نہ صرف طور و رنگ سے بلکہ میں انکی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور انکی نظم میں وفات صحیح اور صحیح سے جو کچھ کہہ رہے ہیں کہ قلان مجید سے دیا گیا ہے اور وفات علی سے کہہ رہے ہیں کہ کی کہ ہیں سے ایسے ہزاروں لکھا ہے کہ ہر ایک کو اپنے کے میں قفس ثابت ہو کر اپنی ترویج آپ کر رہے ہیں یہاں بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیوں کر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کی ماہر الامتاز دیگر علم سے پیش کیا ہے غرض کہ آپ کے علی مذاق کو خوش ہوئے مصنف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت فی مفید ثابت ہو گا۔ ۲۰۰ روپے کے کاغذ پر قریباً ۱۰۰ جیم ہے باوجود خرچ کثیر کے قیمت صرف ۳ روپے لکھی

(ایڈیٹر)

آئینہ صداقت

خاکسار محمد علی - اردو جہانگیر

ایک مشہور شریف کیا کرتا ہے

ایک مشہور شریفیت کیا کہتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کھنڈہ و نضل علی ولایہ
 مکرری و مخدومی جناب

نفی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہودی صفت نام
 کے سلطان بخلین مارے نے جن کے سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت
 قدس سرہ تاریخ موعود ہمدی مسعود علیہ الذمۃ و السلام کے بعد
 ختم ہونے چاہیے۔ کاش اگر یہ تعصب دگی ٹپی کراناڑتے

آخر اس کا کوئی علاج ہی ہے ظاہری یا باطنی ؟ (بدیہ)

سادہ فرسے کیا روئے جو اپنے کمر جا۔
روزِ ماکت ہر جا جو نہ ہاٹا ہٹا۔
آتشِ سج - سادہ ہے کہ منہ پر گز نہ دونا چاہیے کیونکہ وہ آتش
گھرجاتا ہے۔ دن پا پین کو رونا چاہیے۔ جو علی گلی کتا
ہے۔ راقم آپکا تعجب اور نرا انداز ۲۰

رسید زر

۱۹۲۸
میرزا محمد علی صاحب
کتاب الدین صاحب
محمد بن صاحب
غلام حیدر صاحب
میان میران بخش صاحب
دردی
۱۸۱۳
میرزا ابوالبرادر صاحب
نور محمد صاحب
محمد صدیق صاحب

عبد سرور خان صاحب
محمد تقی صاحب
فدا بخش صاحب
احمد حسن صاحب
بخشی کتاب الدین صاحب
خواجه محمد رمضان صاحب
حارث الون صاحب
غلام نبی صاحب
میان فخر محمد صاحب

شمارہ کی پریشانی

شمارہ کی واسطے دیکھو اخبار بر نمبر ۲۸ جلد ۶: جون شمارہ گذشتہ اشاعت کے آگے

الحمدیہ مطبوعہ ۲۹-۱۰ اپریل شمارہ کے جس مضمون پر بعد میں سینے عیش کے آگے اس کے اخیر میں بطور نتیجہ ملاحظہ شمار اسد صاحب لکھتے ہیں۔

مختصر یہ کہ (۱) میں نہاری درخواست کے مطابق ملف اٹھانے کو تیار ہوں (۲) اگر تم اس کے نتیجے سے مجھ کو اطلاع دو (۳) اور یہ تمہاری تحریر مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی اسے دانا منظور کر سکتا ہے۔

شمارہ ۲۹، پھر کل مضمون کا خلاصہ میں مذکورہ بالا الفاظ میں بیان کیا ہے یہ نہ صرف اسی مضمون کا خلاصہ ہے بلکہ اس بار میں ان کی کل تحریرات کا لب لباب اور نتیجہ ہے جو تمہارے نظروں پر نہرنگا دے گا میں اور اب اسی سلسلے سے اپنی بحث کرتا ہوں۔

(۱) اگرچہ اسی مضمون کے قریبی الفاظ میں مولوی صاحب لکھ چکے ہیں کہ کرشن جی نے خاک رکو مبارک کیواسے بلایا تھا لیکن چند سطریں ہی لکھنے کے بعد کل مضمون کا خلاصہ کرنے کے وقت پھر مولوی صاحب کو کچھ ترودہ انگیز ہوا اس لئے کہ ۱۸-۱۹ اپریل شمارہ کو خود مبارک کی تعریف بیان کر چکے ہیں۔ کہ مبارک اس سے کہتے ہیں۔ جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں اور فقرہ نمبر ۸ پر بھی لکھا ہے کہ ہم آپ کو قسم کھلاتے ہیں اور نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں خواہ آپ اتنے تو جو ... پر کہہ دیں اس لئے پریشانی کی حالت میں پھر مبارک کا لفظ لکھتے ہوئے جھجکے اور لکھ دیا کہ نہاری درخواست کے موافق ملف اٹھانے کو تیار ہوں لیکن اس آدمی سے کوئی یہ تو پوچھے کہ اگر نہاری درخواست صرف اتنی ہی تھی کہ مولوی صاحب صرف قسم کھائیں اور فریقین کی قسم کا کچھ ذکر نہ تھا اور ہماری تحریرات سے مولوی صاحب کو جی نہیں ہوئی تھی کہ ہماری درخواست صرف اس قدر ہے تو پھر مولوی صاحب کو حضرت صاحب کی قسم پر اعتبار کیا ہے اعتبار کی بحث ہی کرنا کی کیا ضرورت تھی۔ لیکن اب دیکھا یہ ہے کہ اس ملف اٹھانے

لے ہوا کے لائق اور عزیز مصنف کی مولانا نہ تذبذب کی ناظرین کو رادہ دینی چاہیے کیونکہ نہ ہو جو ہوئے۔

کی آواز کی گونج کی طرح سے ہوتی ہے اس پر تامل ہم آگے چل کر کریں گے (۲) فقرہ نمبر ۸ بالکل مناسب ہو گیا ابھی تک بیخود لگتی اس ۲۹-۱۰ اپریل کی تحریر تک مولوی صاحب کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دی گئی ہے اور مولوی صاحب نتیجہ معلوم کرنے کے لئے پریشان ہیں لیکن ان کی عبارت جو ۱۹-۱۰ اپریل شمارہ کے اہل حدیث میں نقل کی ہے وہ حسب ذیل ہے اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دے گا عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو گا کہ اس میں کسی انسانی ہمت کا دخل نہ ہو بانی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا مولوی شمارہ ۲۹ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی مبارک کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنتہ اللہ علی الکاذبین ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے

لعنت کو قائم مقام اہل تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا۔ جو صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتی ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ شمارہ ۲۹ کے مضمون ہی زمانہ بر وقت ایمان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا۔ ناظرین خیال کر سکتے ہیں کہ کن صاف الفاظ میں نتیجہ بیان کیا گیا ہے لیکن مولوی صاحب کے

نزدیک ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں دی گئی ہے اس لئے غیر ہم ہی اس تحریر کو نظر انداز کر دیتے ہیں ۱۵-۱۰ اپریل شمارہ کے اشتہار میں حضرت صاحب نے جو الفاظ اپنے واسطے استعمال کئے ہیں وہی بالمقابل مولوی صاحب کے لئے شمارہ ۲۹ میں کتابا مفری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا اور اگر میں کذاب اور مفری نہیں ہوں تو آپ مکذبین کی سزا

نہیں بچیں گے اور وہ سزا انسانی ہمتوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ اسی اشتہار کے مضمون پر جرح و دفع کرتے ہوئے مولوی صاحب نے مذکورہ فقرہ نمبر ۸ لکھا ہے کیا ابھی تک ان کو نتیجہ سے اطلاع نہیں ملی ہے اور وہ اس سے بے خبر ہیں۔ ۱۹-۱۰ اپریل اور

پھر ۲۹-۱۰ اپریل کے دو متفرق بیانات میں وہ نتیجہ کے بدلے جانے سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن ناظرین دیکھیں گے کہ مولوی صاحب جو اپنے تین مضامین بیان کرتے ہیں۔ مطمئن کسی بات پر نہیں ہیں بلکہ ہر وقت پریشان حال ہیں اس بات کی آزمائش کے لئے ناظرین کو مولوی صاحب کے

۳۱-۱۰ مئی شمارہ کے اشتہار کے ان فقروں کو پڑھنا چاہیو جو مضمون نمبر ۸ کے شروع میں میں نقل کر چکا ہوں اندر یہ بھی خیال کر لینا چاہیے کہ دو دنوں موقوفوں پر حضرت صاحب کے

۱۵-۱۰ اپریل شمارہ کا اشتہار ملاحظہ کریں لیکن ۲۹-۱۰ اپریل کو

تو وہ نتیجہ دیانت کہتے ہیں اور ۳۱-۱۰ مئی شمارہ کے نتیجہ پر بحث کر کے لکھتے ہیں کہ نتیجہ گرا حضرت صاحب نے بنا ہوا ہے۔ ان مضامین تحریرات کا جواب مولوی صاحب اگر شاہد پر دیویں کہ سابقہ تحریرات میں وہ اپنی قسم کے نتیجہ کو دیانت کہتے تھے اور حال کی تحریر میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے وہ حضرت صاحب کی دعا کے متعلق لکھا ہے تو یہ جواب دہرا نہ بیکار خود ہشیار جیسا جواب ہو گا۔ اس لئے کہ فریقین کے لئے ایک ہی طرح کے الفاظ بیان کئے گئے ہیں جب ایک فریق کے واسطے وہ الفاظ کافی نہیں سمجھ گئے تو ایک سال کے بعد انہیں

الفاظ سے دوسرے فریق کے لئے اپنے نفسانی اغراض کی تکمیل کے لئے چر سیکوئیان کرنا عجیب ایمان داری کا اگر مولوی صاحب عزیز کریں تو معاملہ بہت ہی صاف ہے اور وہ خود اپنی ہی تحریرات کی رو سے کذاب جھوٹے دعا باز

مفسدہ اندہ اور نا فرمان ثابت ہوتی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ ۲۹-۱۰ اپریل شمارہ کے اہل حدیث میں حضرت صاحب کے اشتہار کی اسی عبارت پر جس سے مولوی صاحب نے اپنے منہ پر مطلب نتیجہ لکھنے کی کوشش کی ہے منہ پر کلام پر نائب ایڈیٹر

حاشیہ چڑھا کر لکھا ہے کہ آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن تو کہتا ہے کہ یہ کاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ ویدیم فی طعناتہم یجھون وغیرہ آیات تمہاری اس دہل کی

تکذیب کرتی ہے۔ جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دعا باز مفسدہ اور نا فرمان لوگوں کو لمبی عمر دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بڑے کام کریں پھر تم یکے سے من گھڑت اصول بیان کرتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عرصہ نہیں ملتی کیونکہ نہ ہو دعوے کو صیح کرشن اور محمد احمد بلکہ خدا کی کتاب ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔ مولوی صاحب

کے اس اصول کے موافق ہمارا ہر طرح سے حق ہے کہ ہم خود انہیں کے بیان کردہ نتیجہ سے یہ سمجھ لیں کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ اور شمارہ ۲۹ کے دہرا نہ کی وجہ سے اسے ہی مہلت دی گئی۔ پس اب اپنی سابقہ تحریرات کے برخلاف جو نتیجہ وہ نکالتا ہے وہ غلط ہے۔ جھوٹا

دعا باز۔ مفسدہ اور نا فرمان ہونے کے سبب اس کو لمبی عمر دی گئی ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بڑے کام کر لے ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ نہ صرف وہ (شمارہ ۲۹) خود بلکہ اس کا نائب ایڈیٹر بھی کس قدر پریشان حال ہے۔ کیا اب نائب ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تھا کہ اپنے نوٹ کا لحاظ

اب نائب ایڈیٹر کا یہ فرض نہ تھا کہ اپنے نوٹ کا لحاظ

کہا۔ جو قرآن شریف کے حکم کے موافق اس نے لکھا تھا اور شاہ رحمہ اللہ کے اس مٹی سنہ ۱۱۸۵ھ کے اشتہار پر ایسا انداز سے حاشیہ چڑھایا کہ میری بیان کردہ اصول کے موافق تیار رہے کہ جو تیار دغا باز مغفد اور نافرمان ہونیکے سبب مہلت دی گئی ہے تاکہ وہ انہی سلسلہ کی مخالفت کر کے اپنی بدکرداری کا مزید ثبوت نہ کرے۔ جب سے حضرت صاحب کا یہ اشتہار شائع ہوا تھا۔ شاہ رحمہ اللہ کے تمام ہم مشرب اس سے کچھ ایسے متاثر ہوئے تھے کہ خطوط بھی جرح شائع کئے جاتے تھے وہ اسی مضمون کے ہوتے تھے۔ چنانچہ مرقع بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۸۱ کسی مولوی بنام صوفی عبدالحق سرہندی کا مضمون چھپا تھا جس میں وہ لکھتے ہیں: مرزا صاحب اور مرزا بھٹو سے یہ سوال ہے کہ اگر جوڑے کا سچے کی زندگی میں مرنا اگر واقعی ضروری اور قانون الکی ہے جیسا کہ آپ کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے۔ تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نہ باشد کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسی جنرل رول کے زیر اثر ہیں جن کہتا ہوں۔ اسی نظیر کے موافق اس زمانہ کا رسول بھی اپنے ہم عصر سید سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اس جنرل رول کے زیر اثر نہیں ہے جس کے وجوہات کسی قدر گذشتہ مضامین میں ہی بیان ہو چکے ہیں اور زیادہ تفصیل آئندہ مضمون میں پورے طور پر بیان کر دی جائے گی۔

اب میں پر شاہ رحمہ اللہ کے خلاصہ کی طرف رجوع کر کے اس کے فقرہ نمبر ۳ پر بحث کرتا ہوں جو یہ ہے کہ یہ یہ تحریر تیار کی جیسے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے جبکہ حضرت صاحب کی تحریر کو منظور ہی نہیں کیا گیا تھا تو مولوی صاحب کو یہ ہرگز حق نہیں کہ وہ اس تحریر کے متعلق کسی قسم کا نتیجہ بیان کریں۔ لیکن ملاں آں باشد کہ خاموش نشود۔ بھلا مولوی صاحب کب خاموش رہ سکتے ہیں اور بڑے زور سے خود ساختہ تاریخ استنباط کر رہے ہیں۔ ان کا ایسا کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ بات ہے کہ اوہوں نے اپنے سابقہ خیالات میں ترمیم کر کے اب حضرت صاحب کی اس تحریر کو منظور کر لیا ہے اس وجہ سے ایسا کرنا وہ اپنا حق سمجھتے ہیں یا یہ ہے کہ منظور کرنے کے کی بھی ضرورت نہیں بغیر منظور کئے بھی وہ ایسا کرنے کے مجاز اور حق دار ہیں اس لئے ان دونوں نتیجوں کی بابت اب ہمیں غور کرنا ہی کہ آیا ان کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ اولاً اگر انہوں نے سابقہ خیالات میں ترمیم کر لی ہے۔ تو اس

م کی ان کی کوئی تحریر ایسی پاس ہم نے نہیں دیکھی اور ان کا حوالہ دینا اور سامنا ہی یہ ہی بتا دین کہ پہلے وہ یہ لکھ چکے ہیں کہ حضرت صاحب کی اس تحریر کو کوئی دانا منظور نہیں کر سکتا ہے اب اسے منظور کرنے کے سبب دانا کے بالمقابل کرنا مغز نام اپنے لئے تجویز کیا ہے چونکہ منظور ہی کی بابت ابھی تک ہم نے کوئی تحریر نہیں دیکھی ہے اس لئے اس پہلو پر سر دست مزید تحریر کی ضرورت نہیں ہے تا وقتیکہ مولوی صاحب خود اس کی بابت کچھ روشنی نہ دالیں۔ البتہ دوسرے پہلو پر کس قدر تفصیل سے ہم بحث کرتے ہیں۔

یہ ایک عام دستخط ہے کہ ایسے موقع پر مقابل یا بعض کاموں نہ بند کرنے کے لئے اس کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر ہوشیہ گفتگو کی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ ایک آریہ کی تردید جن دلائل سے کی جاتی ہے وہ غیر آریہ یعنی عیسائی وغیرہ کے لئے کافی نہیں ہو سکتی ہے اسی طرح ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم شاہ رحمہ اللہ کے اصولوں کو مدنظر رکھیں تاکہ انہیں پھر چون و چرا کی گنجائش ہی باقی نہ رہے اور اگر ملاوٹوں کی طرح وہ خاموش نہ رہ سکیں تو ان کا ایسا کرنا حجاب دینا نہیں بلکہ منہ چڑھانا سو اس غرض کو ہوا کرنے کے لئے مرقع نمبر جلد ۱ صفحہ ۱۱ کی عبارت پیش کرتے ہیں جس میں ذیل ہے۔

وہی نے مرزا صاحب کے حسب نشانہ دماغین کی پس جب اس نے دماغین کی توہیر پر پیشگوئی یا مبالغہ نہ کیا بلکہ یوں کہیے کہ بغیر مبالغہ کے ڈاکٹر وہی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب کے مبالغہ کی تردید اور کوشش کی تکذیب کرنا ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی ہی اگر وہ مبالغہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب ثابت ہوتا کہ ان کے مبالغہ یا دغا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرہ ہے اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرزا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب کے حسب نشانہ نہ تو وہی نے دغا کی اور نہ اوں کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرہ ہے جس کو مرزا صاحب کی صداقت یا نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے۔

مرزا بھٹو کی حیا اور شرم پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیشگوئی لکھتے ہیں حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہوئی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنی وہی نے

حسب درخواست مرزا صاحب نے دماغین کی چونکہ یہ بات بہت ہی درنہج ہے کہ اذافات الشرطافات المشروط یعنی جب شرط متحقق نہیں تو شرط وہی ثابت نہیں۔ یعنی جب وہی نے دماغین کی۔ تو مبالغہ ہی نہ ہوا۔

یہ عبارت (جو حاشیہ مضمون کے اخیر میں نقل کی گئی ہے) ایسی صاف اور صریح ہے کہ مزید تشریح اور توضیح کی چندان ضرورت نہیں ہے قبل اس کے کہ اصل مضمون کے منظور کچھ لکھا جا سکے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی فاضل صاحب کی مولویانہ منطق کو جو صرف ایک فقرے میں تمام کی تمام بھری ہوئی ہے بیان کیا جاوے اور وہ فقرہ یہ ہے کہ اگر وہ (وہی) مبالغہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب ثابت ہوتا کہ ان کے مبالغہ یا دغا کا اثر نہیں بلکہ اپنی اجل سے مرہ ہے یا اب خیال کیا جاسکتا ہے کہ مبالغہ نہ کرنے کی حالت میں اس کے پہلے مر جانے پر نہ تو ایسا بہت عذر ہو ہی سکتا ہو اور اگر بعض وجوہ (جو وہی کے معاملہ کی بابت موجود ہیں اور جن کا ذکر ہم اپنے موقع پر کریں گے) اس کے ساتھ شامل نہ ہوں۔ تو چون و چرا کے لئے کچھ نہ کچھ گنجائش نقل سکتی ہے لیکن مولوی صاحب کی یہ فاضلانہ منطق کہ مبالغہ کرنے کی حالت میں اس کا حضرت صاحب کی زندگی میں مر جانا دغا کا اثر ثابت نہیں کرتا۔ کہ مولوی صاحب کی کھلی کھلی بے غیرتی کا ثبوت ہو لیکن چونکہ ایسے مولوی فاضل کے دماغ کا نتیجہ ہے جو مغر ہی ہے واقعی قابل داد ہے کیا یہ حیا سوز منطق جو دماغ اس نابینائی کا نتیجہ ہو جو مامور من اللہ کی مخالفت میں بے جا ہٹ دھرمی اور ضد سے واقع ہوئی ہے مولوی صاحب کو بھی یاد اور بے شرم جیسے معزز خطاب کا مستحق ثابت نہیں کرتی یہ وہ الفاظ ہیں جو وہی والی مضمون کے اخیر میں مولوی صاحب نے اول ایڈیٹر ریویو اور پھر کل احمدیوں کے واسطے استعمال کئے ہیں اب اس کا جج ہم خود مولوی صاحب ہی کو مقرر کرتے ہیں کہ اپنے ہی الفاظ میں سے جو جواہرین پسند نالین اس جملہ معترضہ کے بعد اب ہماری بحث کا دغا مولوی صاحب کے اس فقرہ پر ہے جس پر ہم نے سابقہ مضمون کے اخیر میں خط کھینچ دیا ہے۔ اور ناظرین کے اعتقاد کے لئے یہ نقل کر دیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ مرزا صاحب کے حسب نشانہ نہ تو وہی نے دغا کی نہ اوں کے چیلنج کو قبول کیا اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا۔

تصدیق نذر بچہ رویا صالحہ

انہی کی جانب سے مفتی صاحب
سلسلہ تعلقہ

میرے ذیل کے چند الفاظ کو آپ نے اخبار اخبار گمراہ میں جگہ دیکر
شکریہ فرمادین۔

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کیلئے

ایک تازہ شہادت ہے

آسمان بار و نشان الوقت میگوید زمین

این در شام از پے تصدیق من ایستادہ اند

اللہ تعالیٰ نے ہزار در ہزار نشانات کے امان و مولانا مسیح موعود و

مہدی مسعود علیہ الرحمۃ کی تائید کی اور دنیا پر آپ کی صداقت کو

سورج کی طرح روشن کر دیا ان میں سے کچھ تو ایسے تھے جو کہ بوجہ

پیش گوئی قرآن کریم اور حدیث شریف ظہور میں آئے اور کچھ ایسے

تھے جن کی خبر کہ اللہ تعالیٰ نے اس پاک اور برگزیدہ انسان

کو اپنی تازہ وحی کے ذریعہ سے دی تھی اور کچھ ایسے تھے

جن کے ذریعہ سے بعض انخاص کو آپ کے سچا ہونے کی

گواہی دہر رہی ہے الہامات اور کشفوں کے ہوتی رہی

چنانچہ ذیل میں موخر الذکر قسم کے نشانات میں ایک یہ ہے

جو کہ میں اس لئے لکھتا ہوں کہ شاید کوئی فائدہ اٹھاوے

اور وہ مفصل ذیل ہے۔ میرے بزرگ اور کرم بہا بیچا

سیدنا دوسین شاہ صاحب تحصیلدار حال میچر کورٹ آف

دارٹس کورٹ فتح خان محمد سے بڑا ہی پیارہ اور مانوس رکھتے

ہیں اور ان کی اور میری مثال رک رک دو قالب والی ہے

آپ کو میرے بیعت کرنے کے وقت بہ سبب ماورقہ

کے سخت ابتلا آیا۔ مگر چونکہ سعید فطرت رکھتے تھے اور

میں نے ہی بہت دعا کی اور حضرت اقدس قدس سرہ سے

بھی دعا کرادی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو حضرت اقدس

کے صدق کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے خواب

آنے شروع ہوئے پہلا خواب آپ کو یہ آیا جیسا کہ

آپ نے حال میں ہی مجھے لکھا ہے کہ اپنے آسمان پر چاد دیکھا

اور دیکھا کہ اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام

مبارک لکھا ہوا ہے اس کے بعد اپنے تسوے سے اپنی

زبان کو روک لیا اور دل ہی دل میں حضرت اقدس کی محبت

پیدا ہونے لگ گئی اس کے بعد آپ کو خواب میں حضرت

اقدس کی ملاقات ہوئی تو حضرت اقدس سے انہوں نے

پوچھا کہ کیا آپ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ آپ سے ہمیں تو اپنے

قرین بار اللہ تعالیٰ کی قسم کھائی اور کہہ کھائیں اپنے

دعاویٰ میں سچا ہوں۔ اس پر میرے پہاڑی صاحب کی

اور میری محبت اس سلسلہ کے ساتھ ہو گئی اور میں اس کو

یعنی اس تبدیلی کو محسوس کرنا نہ تھا۔ اگرچہ بہ سبب چند ایک

اللہ تعالیٰ کی نامعلوم مشاؤون کے اپنے بیعت رواجی

ذکی مگر دل سے بیعت ہو چکی ہوئی تھی اس کے

بعد حال میں اپنے مجھ کو بعد انتقال حضرت اقدس

علیہ الرحمۃ خط لکھا ہے کہ جسین بچہ بیچہ چاند والی اپنی شہادت

کو نقل کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ دو مہینہ کا عرصہ گزرا ہے

کہ میں نے خواب میں حضرت اقدس کی بیعت کی اور اس لئے

میرا دل چاہتا تھا کہ میں آپ سے جلدی ملوں اور اسی خیال

میں تھا کہ آپ کے وصال کی خبر پہنچی جس سے اونحو صدہ

ہوا۔ ایک انصاف پسند دل کے لئے یہ ایک شہادت

ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جو کہ ہر ایک

میرے بزرگ بہا بیچا صاحب سیدنا دوسین شاہ صاحب سے جو

کہ بفضل تعالیٰ زندہ ہیں دریاقت کر کے فائدہ اٹھا سکتا

ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ایسے نشانات سے

فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ تاکہ یہ ادن بند الون سے

بچا لے جا دیں جنہیں کہ یہ گرفتار ہیں۔ آمین

سید محمد حسین اسٹنٹ سرجن اڈالامہ

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

دبر کا تہ۔ میری چچی مطبوعہ

مورفہ۔ جولائی ۱۹۲۲ء لہجہ ان

آپ نے پڑھ لی ہوگی جس میں نے تجویز کی تھی کہ انگریزی پیغام

یکہ ہر ارکانی اور اردو کا بیان پانچزار مفت شائع کرنے

کے طبع کرائی جا دیں۔ جس دل چاہی اور محبت کے ساتھ اس

مبارک پیغام کی پبلک بن مانگ ہے۔ جس کے متعلق

آٹھ دن سے مجھے جھٹکیاں مل رہی ہیں اس کو دیکھ کر میں نے

پسند کیا ہے کہ میں آپ کے جواب کا انتظار نہ کروں اس

لئے انگریزی ترجمہ کی تین ہزار کا بیان میں سے طبع کرانے

کا حکم دیدیا ہے۔ اور اردو دس ہزار کے لئے نیز تجویز

کی ہے۔ یہ کا بیان ہندوستان میں مفت تقسیم ہوگی

آپ کی خدمت میں جیسے کہ پہلے عرض کرچکا ہوں پر

عرض کرتا ہوں کہ آپ میں سے اکثر اہل صاحب کم از کم ایک پیغام

کی متعدد کا بیان کے لئے مفت تقسیم کریں۔ لاگت جواب

حساب کرنے پر معلوم ہوتی ہے۔ تین چار پیسے کے

درمیان فی کاپی ہوگی۔ والسلام جواب جلد غایت ہو

خواجہ کمال الدین اکیل چٹکورت پنجاب عزیز منزل لکھا

پیغام

حضرت مسیح موعود نے جو آخری پیغام
اپنے اہل وطن ہندو کو دیا ہے

اس کی اشاعت ہند کے چار کونوں میں اس کثرت سے ہوئی

چاہیے کہ کم از کم ایک دفعہ ہر ایک ہندواریہ اس کے

مضمون سے آگاہ ہو جائے اس واسطے حضرت خواجہ صاحب

نے اس کو اردو اور انگریزی میں کثرت کے ساتھ چھاپنے کی

جو تجویز کی ہے وہ نہایت ہی عمدہ ہے امید ہے

کہ دوست جلد اس کی طرٹ توجہ فرمادیں گے اس کی منتظر

خواجہ صاحب موصوف کی تازہ یاد دہانی اور پر درج ہے

مخدومی خواجہ صاحب کی یہ اپیل ان درستی کی خدمت

میں نہیں۔ جو بشکل ضروریات زندگی کو ہم پہنچاتے

ہے اور نہ ان کا یہ منشا ہے کہ دیگر چند دن میں کسی

کر کے احباب اس کام میں اور ادین بلکہ ان کی یہ

خواہش ہے۔ کہ جو دوست مشائخ اس موسم میں آم کھاتے

کے عادی ہیں۔ وہ اپنے اخراجات فروٹ میں سے

ایک یا دو روپے کم کر کے اپنے ہندی اہل وطن کے

واسطے پیغام صلح کا پیش ہاتھ خرید کر کے ارسال فرمادیں

(ایڈیٹر)

پچھلے دنوں سڑقاری

سرفراز حسین صاحب قباغان

سے ہر چھوڑ کر واپس آگئے

تھے کہ وہ ان اسلام پھیلنے کی کوئی امید نہیں لیکن اب

جناب عبدالقادر صاحب تائب کا کہہ شملہ سے ایک خط

اخبار صدائے ہند لاہور میں پہچا ہے۔ جس میں ایک

مصری عالم کے سفر نامہ عربی کے حوالے سے یہ خوش خبری

سنائی گئی ہے کہ جاپان میں بارہ ہزار جاپانی مشرف اسلام

ہو چکے ہیں۔ وہ سند نامہ سنگایا گیا ہے۔ اس کے

پڑھنے پر ضروری حالات یہ ناظرین کے جائیگو

انشاء اللہ تعالیٰ۔ اب جناب آف صاحب نے اپنے

مضمون میں حضرت مسیح موعود کو بھی مخاطب کیا ہے کہ

وہ جاپان کو مسلمان بنانے کی طرٹ توجہ کریں اس کے

جواب میں آنا کہنا ضرورت کافی ہے کہ یہ سلسلہ یونیورسٹی

سے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک ملک میں اپنے اپنے

وقت پر پہنچنے لگا۔

لے عالمگیر

ترمیم کی ضرورت پڑ گئی ہے اور یہ ترمیم ہی ہے جو کہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ان میں کرنا چاہتے تھے۔ غرضیکہ وہ کام جو ہم نے کرنا تھا وہ ہمارے ایمانی خود بخود و تبسبب لیم کی مدد و شہی کے کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اگر جیسا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی رحمت و جنت میں ہی تو ہے ہمارے زیادہ زیادہ نزدیک ہوتے جاویں گے اور ایک دن وہ ہو گا کہ شاید مقدر اس تعصب ہی ہو گا کہ ان کو ہمارے ساتھ ملنے سے روکیگا اور بس۔ ورنہ اصول وہی ہو جائیگا جو کہ قرآن میں تعلیم ہوتے ہیں کیونکہ یہ لازم اس ہے کہ اگر کوئی انسان سچے طور سے اپنی عقل کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں استعمال کرے تو اس پر سچا رستہ کھل جاتا ہے اور یہ قرآن کریم کا بھی فقرہ ہے۔ اور پھر خدا کرے کہ وہ دن آجائے کہ تعصب بھی دور ہو جائے جس کی طرف کہ ہمارے امام نے لگائے جیسے مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کر کے اشارہ کیا ہے اور ہم ایک مذہب ہو جاویں یہی حال حضرت عیسیٰ صا جان کا ہے جو سچے تمام بائبل کے اصولوں کو ناکمل خلاف عقل اور ناقابل عمل سمجھ لیا ہے اور بسبب دین کو ایسا گنہگار پائے گا اور ان کے سامنے اور کوئی بنیاد دین نہ ہونے کے دہشت کی طرف جھک گئے ہیں مگر آخر وہ فطرت جو کہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہی پیدا کی گئی اور جس کو کہ اللہ تعالیٰ کی پاک شش ہر وقت اپنی طرف کھینچنا چاہتی ہے وہ ان بھی ان کو صین نہیں لینے دیتی اور آخر فتلاشی ہوتی ہے اور ان اصولوں کے قدم مار رہے ہیں جو کہ سچے ہوں اور اصل کامیابی گزار ہوں سو وہ علی سطح اسلام کے نزدیک آئے جاتے اور امید ہے کہ جلد ہی سب مذاہب جس جوں دنیا ترقی کرتی جائیگی اصل مراد مستقیم کو پائیں گے اور ایک ہو جاویں گے اور طبع پر یہ ثابت کر رہے ہیں اور کہیں کہ وہ تعلیم جو اسٹریٹسٹ ازم اپنے اندر رکھتی ہے اتنا کامیاب نہیں ہو سکی۔

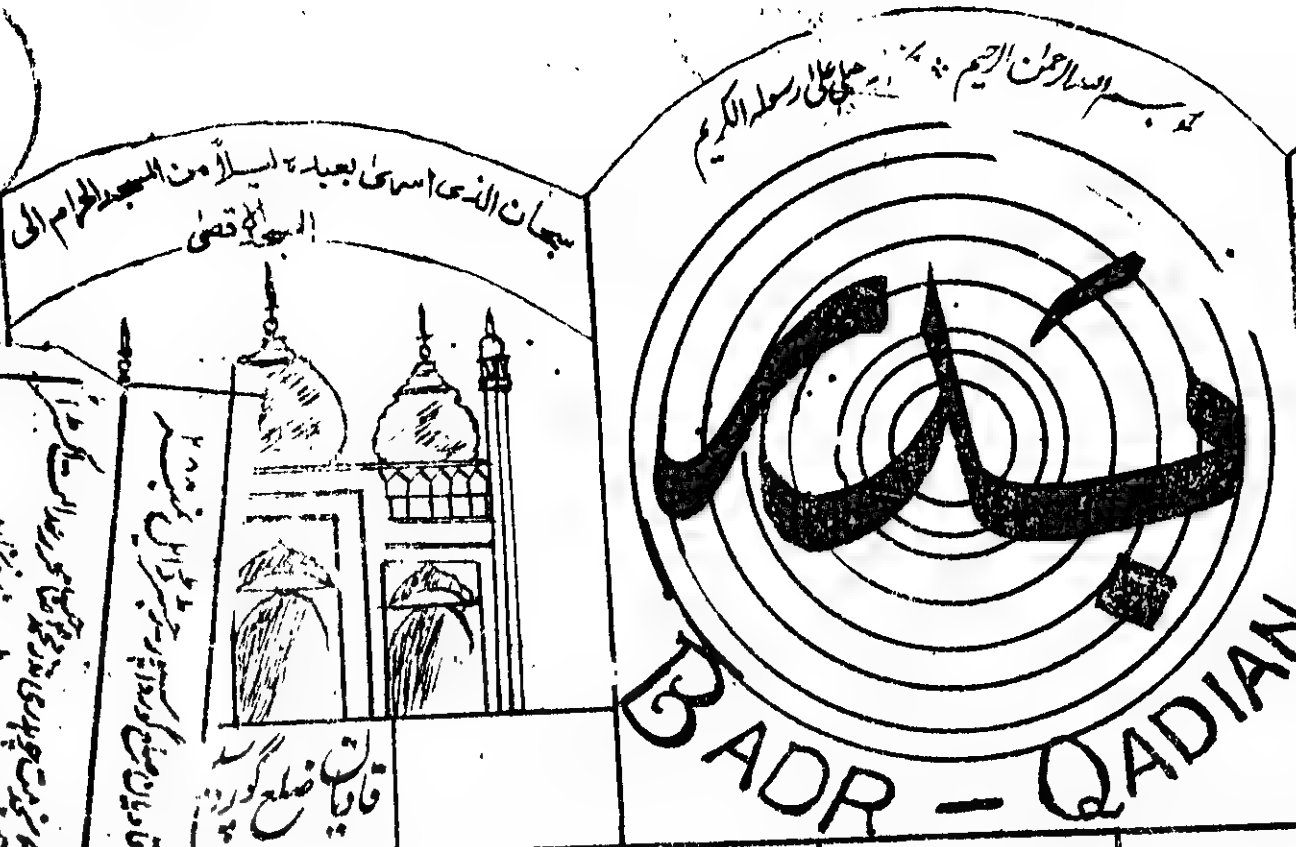
پھر اگر مشاہدہ کو اس امر میں جج بنایا جائے تو بھی اس امر کی جرح ہے اور یہ بیان کیا ہے تاہم ہوتی ہے دیکھو روزانہ زندگی میں اگر خدا کو دیا جاوے تو وہ جو جیسی روز و ہضم چیز بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کر لی جاوے تو آخر کار دست و پے اور درد پیدا کر کے تکلیف کا باعث ہوتی ہے اور یہی کی فرحت افزا سیر میں بھی اگر انسان ذرا زیادتی کر لے تو بجائے روحانی اور جسمانی فرحت ہونے کے تھکا کر بخارا اور تکلیف پیدا کرتی ہے علم کھتے پڑھنے میں بھی جو کہ انسان کا تنہائی میں مونس ہوتا ہے اور عقل کو اور فہم کو تیز کر لے اگر زیادتی استعمال کی جاوے تو آخر انسان بسا اوقات پاگل ہو جاتا ہے۔ خود داری جیسے پاک اصول میں بھی اگر انسان زیادتی کر لے تو آخر تکبر سمجھ کر ایک نقص پہنچاتی ہے کسی پر ایک امر میں محبت اور مہربانی جیسے اچھے اخلاقوں کو بھی اگر حد سے زیادہ استعمال کیا جاوے تو آخر انصاف سے گرا دیتے ہیں غرض کسی قسم کی افراط اور تفریط کی جاوے یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ ضرور اس کا نتیجہ ناقص قصبہ غرض کیا تواریخ دنیا اور کیا مذہبی اور کیا عام مشاہدہ روزانہ ہم سب کے مجبور کرتے ہیں کہ ہم یکہیں کہ وہ اصول جو اپنے اندر

اسٹریٹسٹ ازم کھتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ یہی بات ہے جو کہ بے قبول پرکاش اسٹریٹسٹ کے رعب آغاز کیا تھا اور اس کے سارے پیر و ضروری تھا کہ ان کے نقش قدم پر قدم مارے جائے۔ وہ بھی اسٹریٹسٹ ہیں اس لئے ہی ہے کہ اب اس کی ترقی بقول ہمارے بھائی عزیز صاحبان بند ہو گئی ہے اگر نینٹ ویا نند صاحب انصاف کے کام میں لستے اور دیگر مذاہب کی کتاب کا ٹھنڈے دل سے مطالعہ کرتے تو ضرور دیکھتا کہ ایسا سمجھا رہا کہی سلام کو قبول کرنا اور ضرور سب بیوں کے افضل محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سمجھتا۔ مگر افسوس جو کہ وہ اسٹریٹسٹ تھے انہوں نے باقی تعسبات کیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اس لئے اصل صداقت کو نہ پاسکا اور ان کے ہنر بھی ان کو نظر آئے۔ یہ نینٹ جسٹ کے اسٹریٹسٹ ہونے کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے کثرت از دلیج جیسی بابرکت تعلیم کے بجائے نیرنگ جیسے بے غیرت مسئلہ کو پسند کیا۔ اور ایک رب العالمین رحمن رحیم۔ قادر خدا کی جگہ ایسا خدا تجویز کیا جو کہ انسان جیسی طاقت بھی نہیں رکھتا۔ اور اگرچہ ملتے ہیں کہ وہ خود اپنے ایک طرز کو اس کا گناہ ماف کیسے ہیں مگر ایسا خدا مانا جو کہ ہرگز ان کا ایک گناہ بھی نہیں شکتا اور اگرچہ خود کسی انسان یا حیوان پر ہر بان ہو جاوے تو اس کو اس کے حق سے زیادہ انعام دیکھتے ہیں اور دیتے ہیں مگر خدا ایک ایسا مانا جو کہ سوا خدا کے تو ان کے ذرا بھی اور خدا سے نہیں کی سکتا اور کسی پر اس کی محنت سے زیادہ مہربانی اور بخشش کی سکتا غرض یہ سب کچھ خلاف عقل مانا مگر اسلام کو اور اسلام کی بانی کی تعلیم کو نہ دیکھا اور اس سے غایہ نہ تھا بلکہ ان کی گایاں بسبب عالمی کے دیگر ہمیشہ کے لئے ملک میں ایک فساد کا بیج بویا اور اس طرح سے وہ نیت ان کا ہمدردی بنی نوع انسان جو کہ ہر ایک انسان کی فطرت کا تقاضا ہے انکارنگ لائی یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ نینٹ جسٹ خدا کا اسٹریٹسٹ تھے اگر اس پر بھی کوئی کارہ متاخر مادیں کہ ہمارا دعوے غلط ہے تو میں ان کی کھد میں ایک اور ثبوت بھی پیش کر سکتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اگر گریس میں جب پارٹیاں بدستھی سے بن گئیں تو آخر مدبران ملک نے زیادہ افسوس کو پسند کیا جو کہ ماڈریٹس کے نام سے ناموس ہوا اور سب کے اسٹریٹسٹ کو بیک آواز ناپسند کیا۔ یہ کیونکہ اس لئے کہ ان کی خیال اور لئے میں فرق کبھی کیا نہیں ہو سکتا۔ اور آخر بعض سمجھا رہا کہ یہی ماڈریٹ ہو گئے۔ اوس لئے اس ترقی کو جو اسٹریٹسٹ کے ذریعہ شروع ہوئی تھی نقصان پہنچا دیا یہی وجہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے جب انسان کی تریات کو دنیوی اور دینی کو کمال دینا چاہا تو آخر وہ سب قانون جو کہ اپنے اندر ذرا بھی اسٹریٹسٹ کا اثر رکھتے تھے منسوخ کر دیئے اور ان میں سے اچھی باتیں چن کر ایک ایسا قانون بھیجا جس میں کہ افراد و تفریط ہرگز نہ تھی اور پھر دعوے کیا کہ یہ مراد مستقیم ہے اور اصل سچی کامیابی اور نجات کی راہ ہے اور یہی وجہ غلط اس کے ہے جو کہ یہ سچائی کی ترقی کو بند کر کے باعث ہوئی ہے۔

بالآخر میں نے اپنے آریہ بھائیوں کو عرض کیا ہوں کہ اب بھی وہ منہج میں ہیں اور تعلیم کا فائدہ اٹھا کر سب مذاہب کو ٹھنڈے دل سے اور صبر اور استقلال سے پڑھیں تو امتیاز ہے کہ وہ انشا اللہ تعالیٰ اصل راہ کو پا لیں گے اور وہ وہی ہو جو کہ ہر نبی دنیا کو سکھائی ہے اور وہی ہے جو کہ خدا میں آفرین کے ماسخوں کو ان کے پاک نبیوں اور شیوہ نے دی تھی یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے صرف انکو اس لئے نئی معلوم ہوتی ہے کہ بسبب ان کی فطرت اسٹریٹسٹ ہونے کے وہ اس میں غور کرنا بھی برداشت نہیں کر سکتے میں پھر آخر میں نے اپنے آریہ بھائیوں کی خدمت میں عرض کر کے سے رہنمائی کی کہ وہ ضرور ضرور حضرت امام زادہ مولانا حضرت مسیح موعود و مہدی عود کی آخری نصیحت کو نیک طہ سے پڑھیں اور اس میں ایک انصاف پرند انسان بن کر غور کریں تاکہ فائدہ اٹھا سکیں کیونکہ یہ اس انسان کی لکھی ہوئی ہے جو کہ امت و سط کا سردار تھا اور جس کا اندر ہر دی تھی حق ان کو ش کوٹ کر بھری تھی اس لئے آپ کو غلط نہیں کرتا تھا کہ وہ مسلمانوں کی گھڑی پیدا ہوا تھا اور اس لئے تعصب رکھتے تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اسلام کو سچی اور اصل فلاح کے حصول کی راہ یقین کرنا تھا اور میں چاہتا تھا کہ آپ اپنے انسان کو سچی وجہ سے اس کی بھائی تھے کسی تکلیف میں نہ تھے بلکہ اپنے آپ کے پڑ جاویں اور وہ ہم کو ایک ایسے گڑھے میں گرتا ہوا دیکھ نہیں سکتا تھا جس میں گنا ہمارے لئے بڑی بڑی چوڑی تکلیفوں کا باعث ہو۔ وہ سب کو مکمل انسان اور اپنے جیسا انسان بنا ہوا دیکھنا پسند کرتا تھا اور اس کے یہ ترتیب تھی کہ دنیا میں خدا پوجا جاوے اور اس کے سچے پیروں کی عزت کی جاوے تاکہ لوگوں ان کی پیروی کرنے کی ترغیب ہو جو کہ اس دنیا اور ائمہ آخرت میں کبھی سیاب ہو گئے اور جن کا نام کہ لیتے تھے تقدس ذاتی کے باوجود کی جگہوں میں عزت سے لیا جاتا ہے اور اس لئے پھر وہ بھی یعنی ماسو کے سارے وہی درجات حاصل کر سکیں کیونکہ اللہ کی درگاہ میں ہر ایک ایک گناہ بے نیازی ہے اور اس کو کسی چیز کی کمی پہنچے پرواہ نہیں۔ میں مستحق بننا ہمارا فرض ہے اس کی دلی خواہش تھی کہ دنیا سے گناہ دور ہو جاوے اور امن اور چین اور صلح دنیا میں پھیل جائے۔ آخر میں صلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی کشش کو دنیاوی محبت کی کشش پر غالب آجاوے اور ہم کو اس محبوب حقیقی کا وصال نصیب ہو جس کے لئے کہ ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ آمین!

اے خداوند من گناہم بخش سو درگاہ خویش باہم بخش
روشنی بخش در جہل حجاب ہم پاک کن از گناہ ہم
دستائی و دلربائی کن بہ نکلے گرہ کشائی کن
درد و عذاب مرا سزیز توئی
و آنچه خواہم از تو نیز توئی

خاکسار
سید محمد حسین اسٹنٹ سرجن



نصرکم اللہ بیدروانتم اذل

سجنان الذی اسمی بعدہ لیسلا من المسجد الحرام الی



قاپا ضلع گورداس

BADR - QADIAN



Badar Qadian

ز قوم من نشانہ مقام من رجب ۱۲۸۸ ہجری ۲۸۸

مورخہ ۳ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التھیوات السلام - مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۰۸ء

سارے جہان سے اچھا ارالامان ہمارا ایدہ پیر محمد صادق حقانی مدظلہ دارالامان ہمارا اجنت نشان ہمارا

اعلان
تمام اقسام کا روپیہ خواہ وہ لنگر - مدرسہ - صدقات - خرچ خداک
بورڈران وغیرہ وغیرہ کا ہویا کسی اور منعلقہ انجن کا ہو صرف
اس پتہ پر آنا چاہیئے۔ محاسب صدر انجن احمدیہ قادیان

نامہ نگار حبان
کی خدمت میں التماس ہے کہ ہر ایک مضمون جو اخبار بدر میں چھپو
کیواسطے آوے۔ وہ کاغذ کے نصف صفحہ پر لکھا ہونا چاہیئے۔
اور ایسا کھلا کھلا ہو جس پر تصحیح کی گنجائش ہو جو مضمون ایسا لکھا ہوا
نہ ہوگا وہ درج اخبار نہ ہو سکیگا۔
ایڈیٹر کو خدمت کہان کہ نامہ نگاروں کے مضامین کی رسید یا بصورت
نا قابل اشاعت سمجھا جانے کے واپس کرے ان جو مضامین قابل اشاعت ہونگے
وہ شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہون گئے۔

خط کا جواب
جو صاحبان ہر حال خط کا جواب چاہتے ہیں - وہ واپسی کارڈ
یا دو پیسہ کا ٹکٹ خط کے ساتھ ارسال کیا کریں۔
برائین اور دشمنین کی رعایتی قیمت کی مبادا گذر چکی ہے۔
یکم اگست شروع سے ہر دو کتب اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوا
کریں گی۔ بعض برائین احمدیہ مجلد ۱۲ بے جلد ملخص
اور دشمنین مجلد ۸ بے جلد ۶ بے جلد ۶

شیخ غلام احمد صبا واعظ
شیخ صاحب کے وعظ کے پرتاثر اور مفید ہونے کے
متعلق احباب حضرت اقدس مسیح موعود کے ان
الفاظ کو پڑھ چکے ہیں جو کہ آپ نے اپنی وفات
سے چند روز پہلے فرمائے تھے اور اخبار بدر میں ٹپ چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ص
کی زندگی میں شیخ صاحب موصوف یہ ارادہ کر چکے تھے کہ ائیدہ زندگی کا کچھ حصہ باہر
وعظ میں اور کچھ حصہ قادیان میں گزار کریں گے۔ چنانچہ اب پیر شیخ صاحب بعد حاصل
اجازت از غلیفہ صاحب تبلیغ حق کے واسطے باہر نکلتے ہیں۔ یکم اگست کو یہاں سے
روانہ ہوں گے۔ اور امرت سر - محلا نوالہ - جالندہ - جگہ - گریام - کاٹھ گڈھ - رام پور
لوویانہ - مالیر کوٹہ - ناہجہ - انبالہ - پٹیالہ - سہارن پور - دیوبند - مظفرنگر - میرٹھ
دہلی - شاہ جہان پور - رام پور - بریلی - اجمیر - اندلڈھ - الہ آباد سے ہو کر حیدر آباد
جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک ارادوں میں برکت دے اور
اون کی حفاظت کرے اور ان کے ذریعہ سے لوگوں کی حق کی طرف راہنمائی کرے
امید ہے کہ ہر جگہ احباب ان کا خیر مقدم کریں گے۔

ایک اور دینی مسافر
ابوسعید عمر صاحب اطمینان ہے کہ وہ تبلیغ حق
کیواسطے ہمارے مختلف مقامات میں دورہ کریں گے
خدا تعالیٰ اون کو اس کام میں برکت اور
منفعت دے۔

(پریس قادیان میں میل معلولین عمر پرور پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منجھریلیج و اخبار ہمایا لکھا)

اسے ایک اخلاص نشان بے خط سے کچھ اقتباس

من و چون کا قاس کا ہو
کے رہو لگا اور دنگا ہی
تو ہی اسی کا کھلاؤں گا۔

پندرہ کتاہوں کا خیالی کو۔ آپ قیام خلیفہ المسیح کو کہیں۔ کہ
پہلے جان بھر کر کہتے اگر ضرورت ہو تو بھگدین ذرا قادیان اسکتا
میں فوس نہ میرے پاس ونا داری توت کے لئے اور کوئی
چے جس کو پیش کر سکوں۔ صرف ایک چوٹی ہی جان ہے اس کے
باجیز ونا کارہ شے کے پیش کر تہیں۔
گرتے بل اقدار ہے عوا و شرف
پہلے قادیان سے چلا آیا تو کہ باہر باک کچھ کا دنگا پر آرام
بھیج کر قادیان میں زندگی کے دن گزار دنگا۔ اگر شرف رات ہی
کے برفلاوت ہو تو یہی ہم امانی میں جو مرضی خدا ہو۔ کچھ جرم
اور عید ہلا ہی کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب جب عظیم
خان دہلی سے ہماری آنکھوں کے سامنے گذر گیا تو وہ
کئی کئی بے۔ چارے صادق آپ بلا تکلف تھا۔ خلیفہ المسیح
قدست میں یہ کہیں کہ ابوسعید
ابن ابی قحیفہ۔ ابوسعید عربی از رنگوں

اردو المائت ۱۹

بہت دل جانی ہیں۔ جو میر پرست
یکہ لی جاوین یا اور پرست کا بادیں لیکن ایسی جنتیان اہل ہند کو اسطو
جگاؤ اکثر قری اور ہندی تاریخین کی ہی ضرورت رہتی ہے چندان
غید نہیں ہوتیں اس ضرورت کو رفع کرنے کے لئے نیاز علی خان
صاحب تاجرتب ملک مطہر افغانی امرت سرے ایک جنتی
بھاپ کر شائع کی ہے جو بہت نفید ہے قیمت موت ار ہے اور
صاحب موصوفے ذکر ہاہ جنت بریل سکتی ہے۔

صدر یقی عربی کی ایک جلد مفت

ایک جلد مفت تقسیم کرنے کی ذمہ داری ہے۔ قواعد صدیقی عربی
بھنے کے بعد پانچ چھ ماہ میں قرآن مجید پڑھا سکتے ہیں آدھ کا کچھ
بے محصول ایک آدھ پندرہ انقلاب گجرات سے مفت ملکتا
میجر افتاد بگجرات

ضرورت نکاح

ایک نوجوان نہایت ہی خوش نکل نہایت
زمیندار و مسلح مزاج ایک ایسی خاندان
کا آدمی جو کہ دوشیزا را دلہنڈی میں سب پرستار ہے۔ اس کے کو
ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے خط و کتابت
میں نام ہو۔ امیر احمد قریشی اراک دیوان

ایک غلطی کی اصلاح

اخیر بد نمبر ۵ جلد ۴ مرفہ ایڈیٹر
ابن مرین اٹھارہ کا ایک مجرب نسخہ
فرمودہ حضرت امیر السلوۃ والسلام کا غلط چھاپا گیا تھا
۵ پہلی جگہ ہے شکست خالص۔ نہ لکھی غلطی
۵ دوا خوب ہے کہ آدھ باہم ملا کر دو دوڑتی
پروٹ و وقت کہا کر کہ اور خدہ خدہ سے بوجھت
نمازین دعا کریں اور فکر اور غم سے جہان نکلیں جو اپنی
بچا یا جاوے کہ اس کا دل پڑا ہوتا ہے اور دل سے تمام
۵ سلام

فاک رحمت نصیب احمدی محمد دفر سکرری و سب

لائل لوی میں جلد

۵ پانچ شہرے۔ بروز جمعہ شریف صاحب الکرم خاں نے تمام
سیح موعود علیہ السلام انجن احمدی شائع لائل پور نے بعد نماز جمعہ
ایک جلد کیا اور تمام برادران احمدی مصلحتات کو بولایا اور جناب
مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد کو انجن نے اپنے تمام
پر شریف لائے کی تکلیف دی جلد کی غرض در تعلیم اسلام
جدید کی امداد ہے مولوی صاحب موصوفے کمال محبت سے تمام
جماعت کو امام پاک ارشاد پہنچایا اور امام پاک کے اہام
نوحی الہم من السماء کے موجب جماعت کے دل کھول کر کاغذ
میں حق لیا اللہ تعالیٰ انکو جزا کے خیر سے چند شہر ادبیر و کتابت
۵ لائل لوی نقد و وعدہ کا تھا۔ تفصیل اسرار و رقم چند
نقد و وعدہ۔

شیخ محمد اسماعیل صاحب لائل خانہ و پریزڈنٹ انجن احمدی لائل پور
شیخ دوست محمد و محمد حسین صاحب آرٹ دار لائل پور
منشی ذوالدین صاحب نقشہ نویس سکرری انجن احمدی لائل پور
منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس نقیب انجن احمدی لائل پور

میری عبدالرحمن صاحب محکمہ نذر
میان خدا بخش صاحب بیچندہ سر منشی احمد علی صاحب کاکہ کلپ
ملکہ کوٹ خدا یار علی۔ میری محمد حیات صاحب سر۔ مرزا محمد
علی۔ بالو غلام حسن صاحب سفر کیر پریویشن لائل پور
میان محمد عالم صاحب۔ میان خدا بخش صاحب تحسیدار
میان بہادر صاحب سر۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب مسکن سکرری
انجن احمدی لائل پور۔ میان سلطان خان صاحب
بالو محمد دین صاحب گروس کمرک نشین لائل پور۔ میان میر بخش
صاحب مقدم نشین لائل پور۔ شیخ شمس الدین صاحب
ولایت حاجی عریات صاحب جینوئی مال لاہور مار۔
شیخ محمد دین صاحب دو کار گرانہ لائل پور۔ میان الم الدین
صاحب ولایت حاجی سکھ کوٹ جبکہ نمبر ۲۰۴
نقص۔ انجن تمام صاحبان کا شکریہ ادا
کر رہے مگر خاطر کہ بالو غلام حسین صاحب سکرری پور
شیخ شمس الدین صاحب حال وار و لاہور کی نہایت ہی مشکو جو
ابھی سلسلہ عالمی میں داخل نہیں ہیں صرف حسن ظن اور اس سلسلہ سے محبت
رہتے ہیں دل کھول کر اودھی جو۔ اللہ تبارک ان کو جزا دے
تمام برادران احمدی کہیں التماس ہے کہ ان صاحبان کے حق میں دعا
نزدادین اللہ تعالیٰ اور شرف بیعت بخشنے۔ آمین
فاک شیخ محمد حسین احمدی لائل پور

صباک

۵ سید جاہت حسین صاحب گلگت سے اطلاع دیتے
ہیں کہ جناب فاضل عبدلطیف صاحب ایڈیٹر اخبار دار السلطنت
گلگت دار و گمانہ ٹی اینشیا ایک سو ساٹھ لندن کے منبر خوب
ہو امیر حسین شاہ صاحب۔ گز جوائ کل ہنگام
الخطبہ۔ مہارین اور اچھے عمدہ پرین اور عمدہ مفواد
پاتے ہیں۔ ہندوستان میں شادی کرنا چاہتے ہیں سید صاحب
ہندوستان کو کہتے ہیں۔

جلتہ شجند

۵ سیدستان انجن تشخیز الاذان۔ السلام علیکم
در حتمہ الامور۔ بتاریخ ۱۰۔ جب الرجہ لائل
مطابق ۱۰ گشت ۵ بروز جمعہ ۱۰ تشخیز الاذان کا قاس اجلاس
ہو گا حسین نام میرا انجن مذکور کس طور پر دعویٰ کیا گیا ہے
سب میرا انجن تشریف لاکر ممنون ہیں گے۔

منشی محمد حسین صاحب لائل خانہ و پریزڈنٹ انجن احمدی لائل پور

ثناء اللہ کی نشانی

(گذشتہ سے پیوستہ)

پہلے اہل حدیث مورخ ۱۲۲۱ھ میں مشہور شدہ مکتبہ کے مضمون کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ "وہ اس میں شک نہیں کہ مکتبہ افراس کے مطابق آپ کے مقابلہ پر ہی وہ ساری مکتبہ جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جسے میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور بیش گئی کی ہے ایسے آپ کی نسبت کی تھی ناظرین ملاحظہ فرماویں یہ دوسرا موقع ہے جو علم و دانش کا دعویٰ مولوی لکھتا ہے کہ میری نسبت کی ہے۔"

پہلا جواب میرے ناظرین کی خاطر نظر انداز کیا تھا اس لئے خیر یہ مکتبہ ہم اور دیگر ذکر دیتے ہیں۔ لیکن جس کی عقل ہی مخالفت میں اندھی ہو گئی ہو اس کا علاج ہی کچھ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مرقع بابت جون سنہ ۱۲۱۸ھ کے ہمراہ ایک نکتہ پیش کیا ہے جس میں لکھتے ہیں۔ "مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگیوں کی تھی۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں جو ہوتا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائیگا۔"

اس جگہ اس جیادار مولوی نے یہودیوں کی بیگانہ کاری سے اپنے صرف پیشگیوں کا لفظ استعمال نہیں کیا ہے بلکہ ایک فقرہ جو پیشگیوں کے رنگ میں رنگین کر کے گھڑا گیا ہے وہ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دیا ہے اگر اس ظالم کا قصداً اس سے دریافت کیا جائے کہ حضرت صاحب کے اشتہار میں لفظ مر جائیگا کس جگہ لکھا ہے تو جواب سوائے اس کے کچھ ہی نہیں ہو سکتا ہے کہ جس فرسے اثر کے تحت کام مولوی صاحب نے ذکر کیا ہے اسے اترسری سانپ کی پھیلنے کے سوا اور کہیں اس کا نشان نہیں مل سکتا ہے اگر ہم اس موقع پر ہی یہی فرض کریں کہ اس جگہ ہی اتفاقاً ہو مولوی صاحب نے یہ الفاظ حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دیں تب ہی اس اترسری سانپ کی پھیلنے کے نکالے بغیر کام نہیں چل سکتا ہے اس لئے کہ دسمبر ۱۲۲۰ھ کے رقع صفحہ ۱ پر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ "ناظرین کو معلوم ہو گا کہ مرزا جی نے میرے ساتھ مبارک کالک ملائی اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں اور مرزا میں سے جو ماسچے کی زندگی میں مر جائیگا۔ جملہ خبریہ اور انشائیہ کے ماقص مولوی سے میں دریافت کرتا ہوں کہ یہ خلاصہ جو آپ نے کیا ہے کس فقرہ یا لفظ پر

انتباہ لکھا ہے اشتہار میں دعا ہے الفاظ موجود ہیں لیکن خلاصہ کرنے میں مولوی صاحب نے یہ غلط کیا تھا کہ گویا حضرت صاحب کے اشتہار انتباہ میں لفظ "مر" جا بیگا موجود ہے کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس قسم کا خلاصہ کس آیت یا حدیث کے موافق کیا گیا ہے سچ ہے کہ اندھوں کے پڑانے اور بھانپنے کے لئے کچھ نہ کچھ ترکیب کی جاسکتی ہے لیکن جس کی عقل اور سمجھ کی آنکھیں پوٹ گئی ہو اس کا علاج کوئی نہیں کر سکتا۔" الحمد للہ مورخہ ۱۵ ر شوال ۱۳۲۵ھ صفحہ ۲ پر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"مرزا صاحب قادیانی نے میرے مآخذات صحیحہ کو بجا خود میرے ساتھ مبارک کالک اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں مر جائیگا اور خاکسار میں سے جو ماسچے کی زندگی میں مر جائیگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہو گیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھر گھر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی یہی تم کو تیز ہے اور وہاں ایسا پیشگیوں کے ذوق کو بھی سمجھتے ہو۔ برعکس خود

کہ دو مردوں پر اس طرح بہتان باندھ کر اپنی گورن انگریز بعد اور غافیت خراب کر دیا کہ ایسے تحریف کو میرے مفسرین کیلئے بھی کسی طرح کی ضرورت نہیں۔ سابقہ مضمون میں لفظ پیش گئی پر بحث کر کے دیکھ چکا ہوں کہ اپنی مخالفت تحریرات میں ایسے فقرے تراش جن سے پیشگیوں کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دی اور پھر یہ دے پکا بچانی شروع کر دی کہ میری بابت یہ اور وہ پیشگیوں کی گئی تھی۔ اگر مولوی صاحب کو باوجود مفسر اور مولوی ٹال ہونے کے جلد انشائیہ اور خبریہ کی تیز بینی تھی تو ناظرین اختیار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کر کے دریافت کر لیتے۔ کہ الفاظ "وہ" سے اٹھائے۔ تاہم ذکر خیر صدر فرماؤ آفت میں متباہ کر۔" جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں میرے مرزا جی کا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ۔ ہم سخی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو میں کیا فرق ہے اگر اتنی تعلیف ہی برداشت نہیں کر سکتی ہے تو مرقع جلد انیس یا آگست ۱۲۲۰ھ کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو اس

جھوٹ اور خیانت کے مرکز مرکب نہ ہوتے لیکن وہ ایسا کیون کرتے اس لئے کہ وہ جھوٹ کو کویں دیکھنا کوئی اس سے بچھ جانے کے مصداق ہیں۔

لفظ پیش گئی کے متعلق کافی اور کچھ جگہوں میں اصلاحات کا منتظر ہوں کہ مرزا صاحب جواب دیتے ہوئے اپنی اظہار حالت کا کیا ثبوت دیتے ہیں اس کے بعد اب میں لفظ مبارک کے متعلق بھی کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔ کہ مختصر طور پر یہ ہے کہ اس کا اشارہ تذکرہ کیا ہے لیکن اس موقع پر یہ دیکھنا ہے کہ اس لفظ مولوی صاحب اور ایک نئی نشان کے ساتھ ہی باجیا استعمال کیا ہے جسے ہم انہیں کے پیش کردہ اصولوں اور تعریفوں کے موافق نہیں سمجھ سکتے کہ اس کا مطلب کیا ہے ان کے تمام مرقع کو مبعوثہ اور نشان کے اب بیان کرتے ہیں جو یہ ہیں۔

اہل حدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۲۲۰ھ پر اہل سری لکھا ہے۔ "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مبارک کالک اشتہار" اس کے بعد آگے چل کر لکھتے ہیں۔ "مرزا پر ہمارے مبارک کالک اشتہار" پھر اہل حدیث مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۲۲۰ھ پر لکھا ہے۔ "کوئی کم فہم مولوی یہ نہ سمجھا کہ مبارک احمد کے مرے کو الحمد للہ ۱۱ اکتوبر کے پرچہ میں ایڈیٹر نے مرزا صاحب پر اپنے مبارک کالک اشتہار کیا ہے۔ میرا مبارک کالک علم الہی میں سبب بنتا تھا۔ پھر مرقع بابت دسمبر ۱۲۲۰ھ میں۔ "مرزا صاحب قادیانی پر میرے مبارک کالک اشتہار" پھر اہل حدیث مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۲۲۰ھ کو لکھتے ہیں۔ "مرزا صاحب کو میرے مبارک کالک اشتہار" پھر مرقع بابت جون سنہ ۱۲۲۰ھ میں لکھا ہے۔ "وہاں قادیانی پر میرے مبارک کالک اشتہار" اسی پرچہ میں اور آگے چل کر لکھتے ہیں۔ "اس امر کا اظہار اہل حدیث مورخہ ۱۱ اکتوبر میں کیا ہے کہ یہ میرے مبارک کالک اشتہار تھا ان تمام مذکورہ بالا موقعوں پر مولوی فاضل صاحب لکھ دیا وہ مسلسل میرا اور ہمارا مبارک کالک بیان کرتے ہیں لیکن انہوں نے نہ بالتحال قسم کھائی ہے اور نہ حضرت صاحب کی دعا کو قبول کیا ہے اس لئے ہم میں نہیں آتا ہے کہ میرے مبارک کالک کے معنی ہیں اس کے ساتھ ہی جبکہ ان کی نکتہ جینیوں پر نظر کیا جاتا ہے کہ جو دہلی کی بابت کی میں تو ہمیں ادبی تعجب ہوتا ہے کہ مولوی صاحب خود ہی پیشگیوں اور مبارک کالک تعریفیں بیان کرتے ہیں اور خود ہی بڑی بڑی موٹا گانیاں کرتے اور بال کے کمال لکھانوں کے بعد اصل قائم کرتے ہیں اور خود ہی ادان اصولوں کی پردہ نہیں کرتے اور وہ اصول ان کے ہونہ پر پڑتے ہیں الفاظ کے متعلق اس قسم کی بحث کرنے کی ضرورت بھی اس لئے پیش آتی ہے کہ مولوی صاحب کی نکتہ جینیوں کا بڑا حصہ مرقع لفظ

مرزا صاحب قادیانی نے میرے مآخذات صحیحہ کو بجا خود میرے ساتھ مبارک کالک اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں مر جائیگا اور خاکسار میں سے جو ماسچے کی زندگی میں مر جائیگا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آئیگی میں دریافت کرتا ہوں کہ کیا ایمان بالکل سلب ہو گیا ہے اور انصاف کی آنکھ بالکل پوٹ گئی ہے کہ نہ ایک دو دفعہ بلکہ مسلسل متعدد دفعہ اپنی طرف سے فقرہ گھر گھر حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کیا جاتا ہے جملہ انشائیہ اور خبریہ کی یہی تم کو تیز ہے اور وہاں ایسا پیشگیوں کے ذوق کو بھی سمجھتے ہو۔ برعکس خود کہ دو مردوں پر اس طرح بہتان باندھ کر اپنی گورن انگریز بعد اور غافیت خراب کر دیا کہ ایسے تحریف کو میرے مفسرین کیلئے بھی کسی طرح کی ضرورت نہیں۔ سابقہ مضمون میں لفظ پیش گئی پر بحث کر کے دیکھ چکا ہوں کہ اپنی مخالفت تحریرات میں ایسے فقرے تراش جن سے پیشگیوں کا مفہوم نکلتا ہو مولوی فاضل صاحب نے حضرت صاحب کے اشتہار کی طرف منسوب کر دی اور پھر یہ دے پکا بچانی شروع کر دی کہ میری بابت یہ اور وہ پیشگیوں کی گئی تھی۔ اگر مولوی صاحب کو باوجود مفسر اور مولوی ٹال ہونے کے جلد انشائیہ اور خبریہ کی تیز بینی تھی تو ناظرین اختیار یا مرقع میں سے دہلی اور دیگر مقامات کے اہل زبان اور اردو دانوں سے ہی مشورہ کر کے دریافت کر لیتے۔ کہ الفاظ "وہ" سے اٹھائے۔ تاہم ذکر خیر صدر فرماؤ آفت میں متباہ کر۔" جو اشتہار میں موجود ہیں اور وہ الفاظ جو ایجاد شدہ ہیں میرے مرزا جی کا مصیبت آئیگی وغیرہ وغیرہ۔ ہم سخی ہیں یا نہیں اگر نہیں تو میں کیا فرق ہے اگر اتنی تعلیف ہی برداشت نہیں کر سکتی ہے تو مرقع جلد انیس یا آگست ۱۲۲۰ھ کا صفحہ ۱۱ ایک دفعہ پڑھ لیتے۔ تو اس

عجاibatِ عالم

ایک معزز انکار سرکار کے بھائی ہونے کا مجھے چار پرچہ بار
فقہی ہوا ہے۔ میں نے ایک شخص کو ان دنوں کے جو رشتے تو ہیں
تھا ہے اور اگر استغفار اللہ ربی اور تو بہ استغفار اور کچھ ایسے الفاظ
کا وظیفہ شروع کر دیتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور وہ نماز
پڑھ کر چلا جاتا ہے۔ بسنے اپنے معزز میزبان سے اس کی نسبت
دو یافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ایک ملازم جو دن کو تقریباً
۳۰ میل کی گشت کرتا ہے۔ رات کے ۱۲ بجے کے قریب سوتا
اور گیارہ بجے اٹھ کر دیا ہے چناب پر چلا جاتا ہے وہاں غسل
کر کے نماز تہجد پڑھتا ہے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر تین بجے
کے قریب یہاں پہنچ جاتا ہے گری کا موسم یا سخت سردی اسے
پھر سے ہون یا نہیں اس کے معمول میں کبھی فرق نہیں آیا ہے
یہ شخص ہمیشہ تمام سال کے عجب اس میں ہے نماز تہجد
اور تمام ہی نہیں جانتا تھا۔ ایک روز وہ دیا ہے چناب کے قریب
ایک بزرگ اسے ملا جس نے اسے کہا کہ یہ بدعنوانی چھوڑ
اور نماز پڑھا کر۔ اس وقت تو اس نے صاف جواب دیا کہ
اس کے کہنے میں کچھ ایسی تاثیر تھی۔ کہ یکدم اس کی تمام حالت
بدل گئی وہ بزرگ اگر وہ باتوں کے کنارے رہتا ہے اور
کبھی پہنچے دوسرے پہنچے اس شخص کو مل جاتا ہے جب
اس انداز میں آتا ہے تو اس کا دل خود بخود محسوس کر جاتا ہے
اور اس وقت وہ اسے ملنے کے لئے روانہ ہو پڑتا ہے
یہ ملاقات رات ہی کو ہوتی ہے بلکہ اس شخص کا بیان ہے
کہ وہ دریا کے پار ہوتا ہے اور ایک نعرہ کے ساتھ یکدم
وہ کے کنارے پہنچ جاتا ہے۔ مجھے معزز میزبان نے
یقین دلایا کہ یہ جوش نہیں بلکہ مجھے ہی کئی باتوں کی خبر ایسی
بزرگ نے اس شخص کی معرفت قبل از وقت دی ہے اور
وہ صحیح نقلی ہے۔ یہ بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کے مصدق ہیں اور انہوں نے اپنے مرید کو یاد دہا کیا ہے کہ
وہ ہر گونہ نجات یافتہ نہیں ہو سکتا جو مرزا صاحب کو مسیح نہیں
مانتا اور وہ بزرگ کہتے ہیں کہ میں کئی دفعہ قادیان ہوا کیا ہوں
اور اہر قادیان میں جناب مسیح کے جنازہ میں شریک ہوتے
تعب ہے کہ میں کچھ معلوم نہیں وہ شخص (مرد) کہتا ہے
کہ میرا پر ایک نوجوان ہے۔ اور کسی بڑے امیر کا لگا ہے
والہ اعلم بالصواب۔

سلسلہ خبرانی میں ایک نئی

ایکجاو

(اکمل کا سلام - بھنور امام الانام)
رات میں حسب معمول اپنی چار پائی پر لیٹا تھا۔ دیر سے نفق
مشرق سے سرنگا لکڑی تیرگی عالم کو جھانکنا شروع کیا اس وقت
جو کچھ میرے قلب کی کیفیت تھی وہ غفلت میں نہیں آ
سکتی اس بد رکھ چلتا ہوا چہرہ دیکھ کر غصہ اپنا بد آستانہ نظر
نہت یاد آگیا اور بسے اختیار میری زبان سے نکلا۔
چاند کو اب دیکھ کر میں سخت بے جا ہو گیا
کیونکہ تھا کچھ کچھ نشان آئینہ جمال یا
ایک شاعر ایسی حالت میں بھور ہوا تھا۔ اس بات پر کہ اس کا
جوش شعور کی صورت میں نہ نکل جائے۔ ہوا پانی کو
مخاطب کیا اور اس قدیمی مگر سننے پر کارب سے کے ذریعہ
یہ سلام بھیجا جوش و زور خود حاضر کر رہا تھا۔
اے چاند تیری چاند سی صورت عجیب
یاد آتا ہے کہ دیکھ کے وہ الجھتا ہے۔
یہ تیری روشنی مری آنکھوں کا نور ہے
ہاں ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی مل کا سر ہے
کچھ کچھ نہا سبت ہے تجھے صبر حال ہو
میں ہلکا م تم سے ہوا اس خیال سے
بسے میں تیرا رخ ہے میری جی میں ہے
دو دن گھر میں مل جل رہا ہے کبھی چرخ ہے
فق ہو گیا آگ نکاس کی یاد میں
چہرہ سفید پڑ گیا کس وقت اور
ٹھٹھے جگہ ہوا تاکس کے فان میں
گردش ہے رات دن تری کس اشتیاق میں
وہ کوئی زمین ہے جس میں نہ تو گیا
ہر جا پہ مل چکا ہے تیرے سوز کا دیا
آخر یہ جدوجہد یہ دن رات کا سفر
کس کیلئے اٹھایا ہے نغمی سی جان پر
ہاں ہاں گھٹتے گھٹتے تو کبھی شمع کچھ ہو
بھر بڑھتے بڑھتے رشک بھلی طور ہو
کیا راز ہے تمہارے زوال و کمال کا
تبدیل ہونا صورت بد و ملال کا
جب لف کہو لیلیٰ خیمے بوقت شام

تسے بے نظارہ بنایا فلک کو بام
یہ کیا معاملہ ہے تباہی مجھے مزدور
جو سچی بات ہے وہ سادہ و سچ مزدور
اے چاند ایک بات ہے بسے تو میں کہوں
میری شب و رات کے مونس اس ہی دن
پیغام بھیجا میری کوئی کوئی یا میں
بہاؤ یا نہیں؟ بسے کرن کی تار میں
ہاں ہاں مزدور کام ہے بسے جان کیجیو
نالا کام ناتواں پر انسان کیجیو
اکس طرح پھر بار ہے دار امان کا
وہاں تہذیب ہے میری مسیح الزمان کا
اس مقبوضہ پر نور کی چادر چڑھاؤ
پھر یہ پیام اکمل محزون سنائیو
کھنکھارے خدا کی فی - ہدی زبان
سے وہ کہتے ہیں کیواسطے پیدا ہوا جہاں
جس کا ظہور فانی شہر آشرف ہے
جس کا مکان غیرت ہے صد کردہ طوری
تعمید جس کی ہوتی ہے عرش عظیم
جس کی عجیب راز میں رب کریم ہے
جس کے قدم کیواسطے کل دنیا ہے
آنکھیں بھجائی ہیں راہ میں اور سر نہاؤ
بعض انبیاء سے بڑے ہی جوانی شان
جو تیرے ہونے خدا کی کمان میں
شہر ہے جس کو فضل کے سارے جہان میں
بھجوا گیا مسیح - محمد کی شان میں
صد ہا درود و تحفہ ہو صد سلام ہو
رحمت خدا ہے پاک کی نازل عام ہو
منظور یہ دعا ہے پروردگار ہو
اکمل کی جان راہ میں تیری نلد ہو
محمد ظہور الدین اکمل آف گزلی از گجرات

یاد کل حضرت مسیح علیہ السلام

(یعنی)
مدرسہ منیر کے متعلق بعض ضروری تجاویز
برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جو تحریک

خاک راقم اور بعض دیگر ممبران مجلس معتمدین نے ارشاد حضرت خلیفۃ المسیحؑ وہ گذشتہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی یادگار کیسے کی تھی کہ ایک اعلیٰ پیمانہ پر ایک دینی مدرسہ قائم کیا جاوے جس کی غرض نہ صرف علم دین سکھانا ہی ہو بلکہ خصوصاً دین اسلام کے واعظ تیار کرنا۔ دینی تحریک مجلس معتمدین صدائنجمن احمدیہ میں پیش ہو کر ایک سب کمیٹی تجویز کی گئی جو جس کے سپرد یہ کام کئے گئے ہیں کہ وہ مدرسہ دینیہ کے لئے پودہ فراہم کرے اور اس کے لئے سکیم اور بجٹ تجویز کرے اور مدرسین متیار کرے جو کہ خاک راقم کو اس سب کمیٹی کا سرکاری قرار دیا گیا ہے لہذا التماس ہے کہ آپ سر فیمل امور کو اپنی اپنی انجمنوں میں پیش فرما کر بہت جلد اطلاع دین کہ ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے۔

اس وقت نین باقی بن بن کے متعلق سب کمیٹی نے غور کے رپورٹ کرنی ہے۔
۱۱) فراہمی سرمایہ۔ اس کے متعلق کئی اطلاع مختلف انجمنوں کی طرف سے اب تک نہیں آئی مگر امید ہے کہ اس سال پر پہلے ہی سے انجمن اور احباب غور کر رہے ہیں گئے اور ایک محتاکار روائی بھی ہو چکی ہوگی مگر تجویز کی تکمیل کے لئے ضروری ہے کہ اس کارروائی سے سب کمیٹی کو اطلاع ہو۔ لہذا التماس ہے کہ جو کچھ کارروائی کسی جگہ ہو چکی ہے یا جس جگہ کوئی کارروائی نہیں ہوئی وہاں بھی تحریک کو اب پیش کر کے ۲۵ جولائی تک یا زیادہ سے زیادہ اخیر جولائی تک خاک رسار کو مطلع فرماوین کیونکہ آگست سے پہلے پہلے سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ کو مکمل کر کے مجلس میں پیش کرنا ہے۔ یہ اطلاع ہر ایک انجن اور ہر ایک ایسے دست کی طرف سے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہتا ہو ان کی ضروری ہے کہ یکجہت چند مکان اور لائبریری کیسے کس قدر ہوا۔ اور مستقل ماسوا کس قدر اس جگہ ایک بات ضروری بیان کرنے کے قابل ہے اور وہ یہ کہ جس قدر چندے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔

اشاعت اسلام یعنی مسکینین۔ مسکین فائدہ رتیامی مقبول تعمیر کے پہلے دئے جاتے ہیں ان میں حتی الوسع کچھ ایزادی بھی ہونی چاہیے اور کسی قسم کی کمی اس وجہ پڑا تو نہیں ہونی چاہیے کہ ایک نیا چندہ یادگار کیسے قائم کیا جاوے۔ سب شاخیں اس سلسلہ کی حضرت مسیح موعودؑ کی اپنے ہاتھ کی لگائی ہوئی ہیں اور خدا کے فضل سے منفید اور بابرکت ثابت ہوئی ہیں۔ ان کی خبر گیری میں کمی

قسم کی کوئی بھی نہ کی جاوے بلکہ پہلے سے ہی زیادہ تو جان کی طرف سے رکھی جاوے۔ مذکورہ بالا چند دن میں سے بعض چندے جیسے لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ اشاعت اسلام کے چندے ایسے ہیں جن کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے خاص ضرورت سمجھ کر حکم دیا تھا۔ پس اس حکم کی تعمیل اب ہر سے ہی زیادہ توجہ اور اخلاص کے ساتھ ضروری ہے اس بات کی طرف میں خصوصیت سے احباب اور انجمنوں کو اس لئے بھی توجہ دلائی ہے کہ چند ماہ سے خط کی وجہ سے یہ سب تنگی کی حالت میں ہیں جیسا کہ آمد و خرچہ کو نقصان سے جو ہر اور چاہیے جلتے ہیں ظاہر ہے اب چونکہ خدا نے ایک متکلف قسط کی تنگی کو دور کر دیا ہے اس لئے امید ہے کہ چارے احباب اس کمی کی طرف جو واقع ہوئی ہے خاص توجہ کر کے اب اسے پرار کرنے کی کوشش کریں گے باقی یادگار کا چندہ سوس کے لئے اخلاص اور محبت سے جو کچھ دیا جاوے خدا تعالیٰ اس میں بہت بڑا ڈالیکا اور دین توفیق رکھتا ہوں کہ وہ بابرکت نام حیر اس چندہ کی تحریک کی گئی ہے ایسا نام ہے کہ خود ہی جماعت کے دلوں میں ایک جوش پیدا کرے اللہ ہے اور جب خود خدا تعالیٰ اس کام کو چاہتا ہے تو سو کر ہی رہیگا۔ اس وقت میں بھی اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ میرے کم کم اور محمدوم فیخ رحمت اللہ صاحب تاج لاہور اور خدا کر سید محمد حسین صاحب اسٹنٹ رحمن لاہور نے اس چندہ کے لئے ایک ایسا نمونہ دکھایا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اس سلسلہ کے غلصلین کے دلوں میں الہام کر رہا ہے کہ وہ اس کی اعانت میں اپنی مالوں اور جائیدادوں کو قربان کر دین چاہئے شیخوفا صاحب نے تو یہ پاس روپے ماسوا کا وعدہ فرمایا ہے اور سید صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ اپنی پرکیش کی آمدنی کا قریب نصف حصہ اس غرض کے لئے دیا کریں گے سید صاحب کی پرکیش چونکہ لاہور میں خدا کے فضل سے بہت وسیع ہو اس لئے امید ہے کہ ان کی طرف سے ایک بڑی بہاری رقم مستقل طور پر اس چندہ میں پہنچتی رہے گی جہاں اللہ احسن الجزار یہ وہ نمونے ہیں جو آخر دنیا کو دکھا دیں گے کہ اس سلسلہ کا ہادی اپنے اندر کیسی تڑپ اور کیسی ہی بجا جوش اعلائے کلمہ دھند رکھتا تھا۔

(۲) مدرسہ اور نئے مدرسہ دینی کی کمی کے متعلق ہے بحث تو چند دن کے تخمینہ کے بعد ہی تجویز ہو سکتی ہے

اور سکیم ہی اگرچہ ایک مذکورہ سرمایہ کی حالت پر غور کیے ہی تیار ہو سکتی ہے مگر اس کے لئے میں اس بات کو بھی پسند کرتا ہوں کہ سب کمیٹی کے سامنے اہل الارے احباب اور انجمنوں کی طرف سے اس کے متعلق بھی کچھ راہنہ ہوں۔ جن سے سب کمیٹی کو فیصلہ پر پہنچنے میں مدد ملے اس وقت تک میرے ذہن میں یا ممبران سب کمیٹی کے ذہن میں کوئی خاص تجویز نہیں ہے کہ یہ مدرسہ کس طرز پر چلایا جائیگا۔ مگر صرف غور کے لئے میں چند باتیں بن اس جگہ پیش کرتا ہوں اور یہ بھی ساتھ ہی عرض کرتا ہوں کہ انجمن یا احباب کی طرف سے جو راہنہ پہنچیں وہ مدلل ہوں تاکہ ان پر غور کرنا آسان ہو۔

اس وقت ہی مدرسہ تعلیم اسلام کی ایک شاخ دنیات با عربی کی ہے جسکی تعلیم سال گذشتہ میں غور کے بعد یوں تجویز کی گئی تھی کہ پرائمری پاس شدہ طلباء اس مدرسہ میں داخل کئے جائیں اور ان کو مولوی مولوی عالم اور مولوی فاضل کے استاذوں کے لئے تیار کیا جاوے یعنی علاوہ ضروری تعلیم دنیات کے جس سے وہ دنیا میں تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ یہ امتحان جو ریورٹری کے امتحان میں ان سے پاس کر کے جاوے۔ تاکہ سبیل معاش کے لئے ہی ایک صورت ملازمت کی وقت ضرورت نکل سکے مگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ چھ سال میں ان استاذوں کے پاس کرنے کے ساتھ بہت کم وقت ایسا نکلیگا۔ جو ان طلباء کو کافی ادا کرنے کے لئے قابل بنائے کیونکہ زیادہ حصہ اس کے وقت کا امتحان کے کدس تیار کرنے میں صرف ہو گا جو قابلیت نہ بان میں ادن کو پیدا ہوگی وہ ہی دنیات کے لئے مفید ہوگی اور ایسا ہی ممکن ہے کہ آخری امتحان یعنی مولوی فاضل کے بعد خاص مخلصان دے کہ چند ایسے طلباء کو جو خاص قابلیت رکھتے ہوں داخلہ بننے کے لئے تیار کیا جاوے اور ان کی تعلیم کا سلسلہ اس کے بعد دو یا تین یا چار سال تک جاری رکھا جاوے اسی شرح میں طب کی پڑوائی ہی ضروری رکھی گئی تھی تاکہ ایسے داغیلین جہانی علاج سے ہی لوگوں کو فائدہ پہنچائیں اور خدا دل کے گزارے کی ہی ایک صورت ہو جائے علاوہ اس کے مروجہ مضامین سے ہی جیسے جغرافیہ تاریخ سائنس انگریزی سے ہی تھوڑی تھوڑی واقفیت ضروری قرار دی گئی تھی۔ یہ تو موجودہ شلخ دنیات یا شلخ عربی کی حالت ہے جس پر ہمارے احباب غور و بحث کر سکتے ہیں اور آمد جن پر غور ہو سکتا ہے۔ یہ میں کہ زمین ضرورت و قسم کے داغیلوں کی ہے اصل وجہ ہر ایک اس

- ۶۔ ان رحمت اللہ قریب من المحسن ۱۳۲۶
- ۷۔ فسلام علی یوم ولدت ولیم الوت ۱۳۲۶
- ۸۔ و سلام علی یوم ولدت ولیم الوت ۱۹۰۸
- ۹۔ لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ موتی
- ۱۰۔ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ موتی بل می ۱۹۶۵

چوہدری محمد حسین صاحب

گرواد قانہ لگوئی سکھیا لکھ
نے چچہ ماہ کی رخصت حاصل کی
ہوئی ہے آپ کو حضرت اقدس
سے بڑا خلاص ہے۔ یوں تو خدا کے فضل سے صلح بالکوٹ کی
ساری جماعت دینی خدمات کی بحالی اور دینی مہکت یوں نے بین
مشہور ہو چکا ہے ان کے چوہدری صاحب موصوف کو بھی اس بات
کا بہت دلی خوش رہا ہے کہ کوئی دینی خدمت ان سے ہو جائے چنانچہ
آپ کی بڑی خواہش یہ تھی کہ یہ رخصت کے ایام صلح مذہب وادین نہیں
کوئی خدمت ہو جائے اس وجہ سے انہوں نے اول تو صلح
سیالکوٹ میں بغرض ذرا ہی چندہ و تبلیغ سلسلہ عالمی دورہ کیا
اور باقی وقت کے لئے سندھ انجمن احمدیہ نے ان کی دلی خواہش کے
مطابق اجازت دی ہے کہ وہ دیگر اضلاع میں بھی وہ بغرض
تبلیغ و ذرا ہی چندہ دورہ کریں۔ چنانچہ چوہدری صاحب نے تبعہ
ڈاکٹر احمد حسین صاحب صلح لائی پور و سرگودہ کا دورہ شروع
کیا ہے اسی طرح وہ انٹارنسٹا دیگر اضلاع کا دورہ بھی کرنا چاہتے
اس دورہ میں سب سے مقدم مدرسہ دینیہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہو گا۔
حضرت اقدس کی یادگار میں قائم ہو گا اور اس کے ساتھ دیگر خدمات
کے لئے بھی چندہ فراہم کریں گے احمدی احباب کو یکشت چندوں
سے ادا ہوا چندوں سے سلسلہ کی ادا داری پانچ ہے۔ اس کے
متعلق صد انجمن احمدیہ کی تمام سرکاری صاحبان انجمن احمدیہ
کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کی مدد کریں ادا
وزارت نہ ہو تو سرکاری صاحب صلح کا کوئی دافع آدمی ساتھ کریں
جسے انجمن سہولت ہو۔ خلیفہ رشید الدین

روپیس بھیجتا تھا۔

بعض لوگ دیکھ کر یہ بھیج دیتے تھے
ایسا کرتے تھے ان کو دیکھ کر میں اپنا
نام پتہ بھیج دیتے تھے بہت وقت پیدا ہوتی تھی ایسا ہی ایک شخص نے
۱۶ مئی کو یہاں وصول ہوا وہ مئی آؤ دینے لگا کہ چونکہ مئی کی رات
چھب بجی تھی اس واسطے جس صاحب نے مئی میں چار روپے سال کی رقم
اور اس کی رسید بھیجی ہو تو وہ اطلاع فراوان کتاب میں جمع کر کے مئی میں بھیج دیتے

پاس وقت نہ ہی شاید اس طرح کوئی مفید نتیجہ نکل سکا غریب
لینڈ لکھنی ہی ایسی راؤن کے پہنچنے پر اس سے پہلے ہی اپنی
طرف سے ہی ایک تجویز غریب لکھنے پیش کرے گی جس پر مختلف
انجمنوں کے جرح قرح کے بعد اسے مجلس میں پیش کیا
جاوے گا اس سہولت میں ۱۵۔ اگست تک یہ کارروائی غالباً
مکمل نہ ہو سکیگی مگر تاہم ضروری ہے کہ انجمن کوئی راک
دینا چاہتی ہیں وہ اس معاملہ کو جلدی اپنا اہل الرائے ممبروں
کے سامنے پیش کر کے مطلع کریں۔

(۳) تیسرا امر قابل غور اس درجے کے مدرسین کا ہونا کرنا ہے
چونکہ یہ کام ایک بڑی بہادری ذمہ داری کا کام ہے اس لئے
لائق سے لائق آدمی اس کے لئے تلاش کرنے ضروری ہے
اپنی تک کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ اس طرح پر ایسے استاد
ہوں گے لیکن یہاں میں اس لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ
اپنی جماعت میں اگر کوئی ہمارے احباب میں سے اس دینی
خدمت کے لئے آنا چاہیں تو ان کے لئے یہ عمدہ موقع ہے
جو صاحب اس کے لئے درخواست کریں وہ یہ بھی ظاہر کر
دیں کہ ان کی استعداد کس قدر ہے اور کس حد یا درجہ تک
تعلیم دیکھتے ہیں۔

خاک و محمد علی ۱۲ جون ۱۹۰۸ء

قطعات تاریخ وفات حضرت اقدس علیہ السلام

(انچوہدری رحم علی صاحب)

۱۔ عیسیٰ باچوں بچی بپر و بدہ شد غریب آفتاب شد فلور
بر سال وصلی احمدی ۱۳۲۶ در دل من فگندہ شد مغفور
۱۳۲۶
۲۔ دیگر جس سے سال بدائش وفات نکلتا ہے
۱۲۵۰
۳۔ غلام احمد موعود شان ایزدی ۱۳۲۶ فلان اس رسم میں ان کا سن نکلتا ہے
اسی طرح سے بتاؤں میں ان کا سال بدل ہے نبی عبد الہی غلام احمد
۴۔ چونکہ بعض بخیروں سے آپ کی عمر ۷۰ سال کی
معلوم ہوتی ہے اس واسطے سال پیدائش ۱۲۵۰ خیال کیا
گیا ہے۔

۵۔ تائیس مئی کو ایک طاقتور جان رسول اللہ خلیفہ واقعی
۶۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں اس دن سہا پڑ
اور اسی چھا جائیگی ۱۹۰۸

یہ سوگاہ ہو گا اور بعد اس کے تمہارا خاتمہ ہو گا
۱۳۲۶

ملک میں کام کر سکیں اور دوسرے جو دیگر ملک میں کام کر سکیں۔
اول قسم کے داغین ہی پر دو قسم کے ہوں گے ایک وہ جو دہاتا
میں کام کریں اور دوسرے وہ جو شہر میں کام کریں غیر ملک میں
کام کریں اسے داغظ لاؤنا ایسے ہوں گے جنہوں نے اعلیٰ درجہ
کی تعلیم حاصل کی ہو اور کسی دوسری زبان میں خاص قابلیت پیدا کی
ہو جس قسم کے داغظ بکار ہوں گے جن کی تعلیم ہی الگ
الگ ہونا چاہیئے ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض داغظین ایسے ہوں
جن کو پرائمری یا مل کے بعد چند سال تک تعلیم دینی دیا جائے
اور کسی خاص امتحان پورے کر کے لئے انہیں تیار کر دیا جائے
بلکہ دینی تعلیم کے ساتھ کیمتھرب کی تعلیم دیا جائے اور بعض
طلباء اس مدرسے میں ایسے ہوں جن کو انٹرنش کر بعد دینی
تعلیم پر خصوصیت کے ساتھ لگا دیا جائے اور بعض ایسے ہوں
جن کو بی۔ اے یا ایم۔ اے پاس کرنے کے بعد نالغ دینی
تعلیم دی جائے اور پرائمری سے ہر ایک اس کی قابلیت
اور قابلیت کو مطابق کام لیا جائے بلکہ ایسا ہی ہو سکتا ہے
کہ بعض کو ڈاکٹری کی پوری تعلیم دیکر پھولین دینی تعلیم دیا جائے
اور تبلیغ کا کام ان سے لیا جائے یا ایسا ہی اور کوئی مفید
پیشہ جس کا اثر بھی بلکہ پرنیک ہو۔ دینی تعلیم کے ساتھ یا اس
چھلے یا بعد جیسا مناسب ہو لکھا جائے یہ امر بھی غور کے
قابل ہے کہ اگر مینا کا مدرسہ کی موجودہ صورت سے ہر ایک طالب علم
کو مدرسہ دینیہ میں داخل کر لیا جائے تو آیا انجمن کے پاس بالفعل
اس قدر ذلت ہیں کہ ان سب کو مدرسہ کے وقت تبلیغ کو کام
پر لگا کر ان کو گزار دے سکے اور اگر یہ صورت نہ ہو تو
پہر آیا اس دینی مدرسہ میں خاص خاص لوگوں کو داخل کیا جائے
جن کو تبلیغ کے کام کے لئے موزوں سمجھا جائے کہ کوئی اس
میں ہی شک نہیں۔ کہ اگر کوئی قابلیت خاص دیکھنے کو بغیر طلباء
کو دینی مدرسہ میں داخل کیا جائے تو بہت سے طالب علم ایسے ہی
ہوں گے جو آخر تبلیغ کے کام کے قابل نہ ہوں گے اور اگر
ان کو دینیات کے سوا کچھ نہ سکھایا گیا جس سے سبیل معاش
اپنے لئے پیدا کر سکیں تو پھر ان کی کیا حالت ہوگی۔ میں بالفعل
کوئی ایک اے پیش نہیں کی بلکہ واصل مختلف خیالات کی
کچھ ہی پیش کی ہے شاید انہیں سے کوئی بات کسی صاحب کے
لئے رائے قائم کرنے میں مدد۔ اور اس طرح پر کوئی مفید
رائے اور مفید مشورہ مل سکے مگر یہ ضروری ہے کہ عموماً
ایسی رائیں انجمنوں کے ذریعہ سے آئیں اور مختصر مگر دل
ہوں کیونکہ اگر سب دوست الگ الگ رائیں دین لگے تو
کئی ہزار رائے کو پڑھنے کیلئے نہ ہر ایک کو پڑھنا پڑے

مامورین اللہ کی شناخت کے معیار

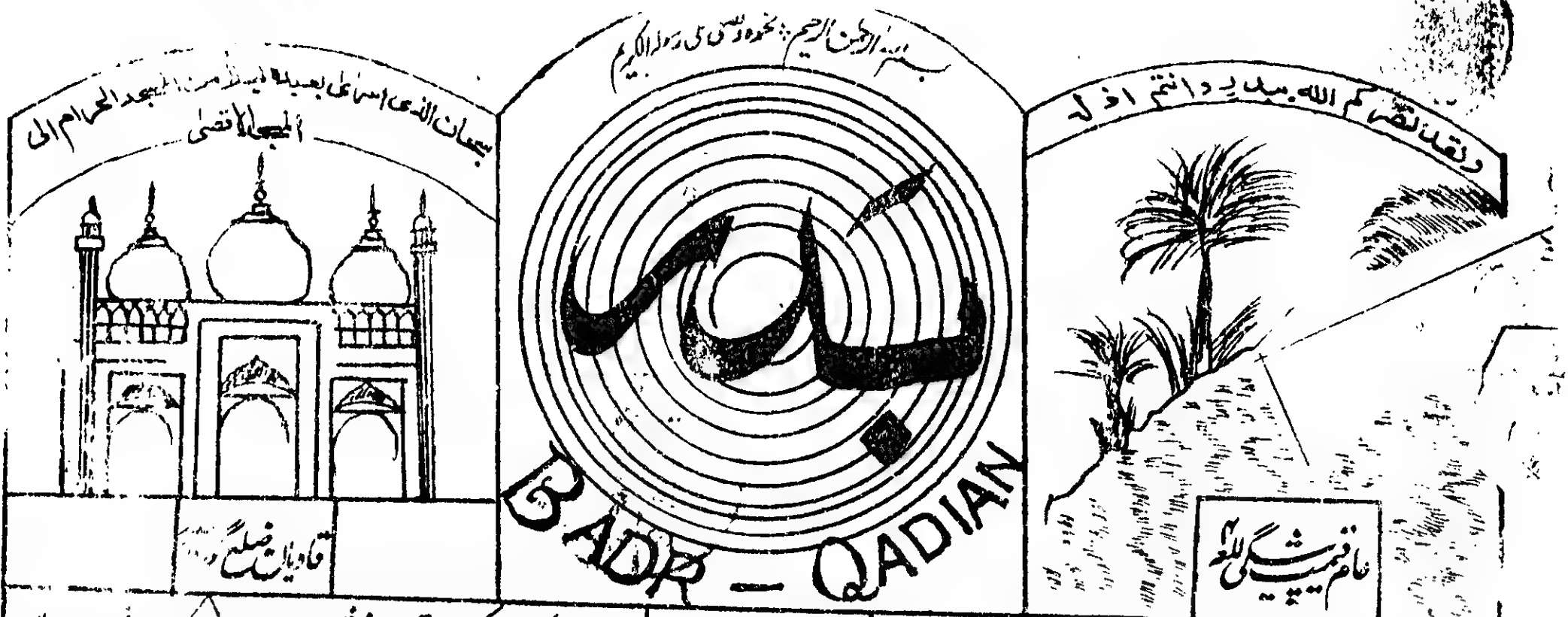
(سلسلہ کیسے دیکھو اخبار بدر مطبوعہ ۱۹- اپریل ۱۹۷۰ء)
نمبر ۵

مامورین اللہ مستجاب الدعوات ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو شہادت
اس کی دعائیں قبول کرتا ہو اور کسی اور کی اس قدر دعائیں قبول نہیں
ہوتیں اور جب کسی سے اس کا مقابلہ پڑتا ہے تو ہر حال اس کی دعا
قبول اور اس کے مخالف کی رد ہوتی ہے اور یہ اس لئے ہوتا ہے
کہ اس میں اور اس کے غیر میں ایک کھلا امتیاز ہر ادا اس کا مقرب
بارگاہ ایزدی اور منجانب اللہ ہوتا ہے ہر عالم اسباب میں ہی ہر
ظاہر ہے کہ جو کسی کا مقرب ہوتا ہے اس کی بات وہ زیادہ سنتا اور
منظور کرتا ہے بمقابلہ اس کے جس کا تعلق اس سے کم ہو یا بالکل نہ ہو
اس لئے جب کسی کو کسی سے کوئی غرض ہوتی ہے یا حصول مدعا نظر
ہوتا ہے اور براہ راست اس شخص تک رسائی نہ ہو سکی ہو تو وہ
کوئی ایسا شخص حصول مدعا کے لئے ذریعہ تلاش کرتا ہے جس سے اس
کو قریب حاصل ہو اور پھر اس کے ذریعہ سے عموماً اس کا مدعا حاصل
ہو جاتا ہے اور اس امر واقعی سے کسی کو بھی انکار نہیں کیا کہ یہ ایک ہی
بات ہے اور ہر ایک کے روزمرہ کے تجربہ میں آپ کی ہے ایسا ہی جب
مامورین اللہ کی اس تقرب الی اللہ حاصل ہوتے ہیں کہ کسی قدر کو
نہیں تو لا رہے ہر مقدس کی جناب الہی میں رسائی ہوتی ہے کسی
دوسرے کو ہرگز نصیب نہیں ہوتی اور چونکہ بمقابلہ دوسرے کی اسکی
دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اسی کی تائید اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو
یہ اس کی شناخت کا ایک بڑا معیار ہوتا ہے اور اس کو اس کے
منجانب اللہ ہونے میں کوئی ہی شک و شبہ نہیں رہتا۔ مگر انہوں
کو کچھ طبع۔ مغرور اور دل سے غور و فکر نہ کرنا اسے لوگ اس نعمت کی
کے پائے سے محروم رہتے ہیں اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ انکو ہستی باقی
میں کامل یقین نہیں ہوتا اور ان میں ایک قسم کے دہریہ پن کی پرک
ہوتی ہے ورنہ اگر ان کا خدا تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین ہو جو شک و شبہ
کی گرد سے بالکل پاک صاف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس معیار کو وہ
اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت نہ خیال کریں جبکہ ہم دیکھتے
ہیں کہ دنیا کا اعلیٰ رتیبہ کا آدمی حاکم ہوا یا بادشاہ اپنے مقرب کی

پسند اور دلچسپی زیادہ بات مانتا اور اس کی ہر طرح عزت کرتا ہے
جس سے ہم ان جانے ہیں کہ وہ واقعی مقرب سلطان ہے تو کیا
وہ کہ جب روحانی امور میں ہم دیکھتے ہیں کہ بمقابلہ اور لوگوں کے
خدا تعالیٰ ایک شخص کی زیادہ سنتا اور مانتا ہے اور دوسرے اس کے
مقابلہ میں بالکل محروم اور غالی رہتے ہیں تو پھر کیوں ہم اس کو مقرب
بارگاہ ایزدی تصور نہ کریں اسی صورت میں ہم اس کے مقرب ہونے
میں شک کریں گے جب کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین نہ ہو
دیکھو کس قدر لوگوں نے حضرت امام علیہ السلام کے ساتھ دعا
میں مقابلہ کیا اور ان پر یہ دعائیں کیں کہ وہ ہلاک ہوں نیست ہوں
ہو جاؤں اور دنیا سے ان کا سلسلہ اٹھ جاوے مگر خدا کی قدرت
وہ سب دعائیں انہیں کے اوپر الٹ کر پڑیں اور وہ خود غصہ
سے حرمت غلط کی طرح ملنے لگے کہ یہ میں ضرورت نہیں کہ ہم ایسا
اور ان لوگوں کا نام لکھیں جو حضرت پر مقابلہ یا بدو عا کے خودی
جلو زریں زمین ہو گئے کیونکہ بہت دفعہ ان لوگوں کے نام ظاہر
کئے جاتے ہیں اور دنیا اور کو باقی ہے موت دکھانا یہ ہے
کہ اگر بمقابلہ حضرت امام پاک کے انکو جناب الہی میں قرب یا کوئی
عزت حاصل ہی تو کیوں نہ وہ بچائے گئے کیا خدا یہ چاہتا ہے
کہ اس کے راستباز اور مقرب تباہ ہوں اور جو مسخ یا متغیر
الی الصداق فرمیں ہو جیسے وہ حضرت اقدس کو غور و فکر
کرتے ہیں (وہ ان کے مقابلہ میں زندہ رہے اور دل بدل
زیادہ عزت اور فرخ حاصل کرے اور اس کا سلسلہ دنیا میں
بڑے اور پوئے اور پھلے۔ سوچئے اور غور کرنے کا مقام ہو
لوگو اسوجہ! کیا تم میں سوچئے اور غور کرنا کیا مادہ نہیں رہا اور کیا
تم میں کوئی ہی رشیدی نہیں جو اس سادہ سے حصہ لے وقت گذرتا
جاتا ہے اور پھر اہم نہیں آئے گا اس سادہ سے حصہ نہ تو تاکہ تمہارا
خاتمہ بالآخر ہو اور دائمی آرام حاصل ہو مامورین اللہ اللہ تعالیٰ تعصب
ہلاکت کی راہ پر آؤ غور کرو اسی وقت ہو کہ جو کچھ کچھ کا لغو
سر پر آجائے پھر کچھ بن نہیں آئے گا محض ہمدردی کی راہ سے
الفاظ دل سے نکالکر حال ظلم ہونے میں مانع شفق کی بات کا
برآمد نہیں دل میں ایک سخت قلع اور دھڑکے کہ آپ حق کر
نہیں سمجھیں اور بیچاؤں اور جہالت کی موت سے بچ جاویں
جو ہرگز دل کیسے تیار ہی یا اندر دم کو ملاق کی انہیں روحانی
کھل تادہ تیرے فرستادہ کو پہنچائیں۔ آمین۔

مامورین اللہ کا یہ فرض اور ذمہ داری ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے
انبیاء اور راستبازوں کی ہر کو عوام خدا کے برگزیدہ نہیں سمجھتے
بلکہ خوف و خطر تصدیق کے چنانچہ دیکھئے جب غیب زد اور
صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت
کی آپ تصدیق کی حالانکہ یہودی انکو بھی نہیں مانتے تھے بلکہ
بہت بُرے اور نازیبا الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے
تھے ایسے ہی دیکھئے ہمارے حضرت امام علیہ السلام نے حضرت
کرشم علیہ السلام اور حضرت راجندر کے سچے راستباز اور نبی اور
مصلح ہندو کی تصدیق کی جو باوجودیکہ یہ الفاظ مخالف مسلموں
کو سخت چبھتے ہیں مگر اپنے کسی کی پرواہ نہیں کی اور حق الاکبر اپنے
و خطر اٹھا کر دیا اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ بہ عہدہ سنبھالنا
خدا کے بندے ایسے ہی ہونا چاہتے ہیں ان کا الٰہی ہی ہر لمحہ
خدا داری پر غم داری۔ کلا بخافوت لومۃ لایم ان کی شان ہوتی ہے
مامورین اللہ کی شناخت کا ایک ہی معیار ہوتا ہے کہ ان
کی دعائیں قبول ہوتے ہیں زندگی بڑی پاک اور بے لوث ہوتی ہے
نیک بد اور ہر طبقہ کے لوگوں کے نزدیک ایک اور بے شرفی
مانا جاتا ہے چنانچہ جب تک حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
حکم الہی سے دعویٰ نبوت نہ کیا وہ سب کے نزدیک نیک اور جید
پاک انسان مانے گئے تھے اور ان کے لفظ۔ مشہور رہتے
پھر نادان لوگوں کو جنہوں نے جناب کی۔ دست کو قبول نہ کیا یہ
سمجھ نہ آئی کہ جو شخص اپنی زندگی کے پہلے چالیس سال نیکی اور
پاکدامنی میں صرف کرتا ہے وہ اس زمانے کے بعد جبکہ قدرتا
نفسانیت کا زور کم ہو جاتا ہے۔ نیز کہ نفسانی سکار اور منصوبہ باز
ہو سکتا ہے۔ جناب سہل خدا مطلع ہے ہر شخص اور دلائل کے اپنی
صداقت کی ایک یہ دلیل ہی کفار عرب کے آگے بیان کی کہ کیا جو
چالیس سال اپنی زندگی میں تم میں نہیں گذرے کہ تم نے میرا
کبھی کوئی جھوٹ یا فریب دیکھا یا سنا۔ سو میری صداقت کی یہ
ایک بڑی دلیل ہے کہ میری پہلی چالیس سالہ زندگی تم میں نہایت
ایمانداری پاکبازی اور پاک دامنی میں گذری ہے مگر نادان
بدقسمت آدمیوں نے نہ سمجھا کہ اور انکا راہ کفر کی حالت میں
ہی اس جہان۔ لہذا گئے۔ ناغہ ہوئے الی الابد۔ کیا
ایسا ہی حال اب نہیں ہوگا۔ بعینہ ایسا ہی ہو رہا ہے۔ لوگ
کیوں پہلے منکران کے حالات سے سبق حاصل نہیں کرتے

بد پریشانیوں میں نہ ملے، مولانا الدین عمر پور پراکٹر پریسٹر دیش کے حکم کو بہ تمام نفی محمد صادق مینو مطبعہ داخا رہا پانگیا



امروز قوم من نشاند مقام من
رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ روزے بگہ یاد کند وقت خوشترم
فادیان من
مورخہ ۸۔ رجب ۱۳۴۶ھ علی صاحبہا التحیۃ سلام۔ مطابق ۶۔ اگر ۱۹۰۸
جلد ۳
سارے جہانک اپچا دارالامان ہمارا
ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عینی
دارالامان ہمارا حجت نشان ہمارا
نمبر ۳۵
نمبر ۲

بقایا و ازوجہ کرین پی پی آف من

تمام ان اجابتیہ تین جن کے ذمہ کچھ بقایا اخبار بدہ کا تمام حساب لکھ کر بھیجا گیا ہے
ساتھ ایک ساہ کار ڈوبی ہے جن پر ان کا نام نمبر رقم مطالبہ بطور جو مہرانی فرما کر توبہ سے
پہن اور جلدی جواب سے مشرف کرین ایسا ہو کہ ہم دی پی کرین اور آپ غلطی نہ
ہا پس کہ کہ ہمیں دہر نقصان پہنچائیں جسے کچھ حساب میں شامل ہو یا اور کوئی وجہ
اتن وہ لکھ بھیجے اور جو دی۔ پی وصول کر لیا گاہ بھی اطلاع دے۔ کارخانہ کو روپے کی سخت
ضرورت ہے اسلئے کسی آئندہ کے وعدہ پر ان مناسب نہیں رہنے والا دہ کر لیا ہے
کہ جو صاحب قیمت کا بقایا یا چندہ سالانہ اسی مہینے میں نہ دیدینگے ان کے نام
اخبار بدہ کر دیا جائے کیونکہ اس طرح ان اصحاب کبھی اخبار وقت پر پورے حجم کے ساتھ
باقاعدہ نہیں بھیجا جاسکتا جو پیشگی قیمتیں دیکھنے میں بہتر ہے کہ سب اجاب جن سے

مطالبہ کیا گیا ہے رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر شکور کرین کیونکہ آجکل کا دی پی سسٹم
ایسا صاف نہیں کہ اس کے خریدار کا نام و پتہ صحیح طور سے معلوم ہو سکے اور پھر
رجسٹرڈ مل ہی جائے اسلئے کہ ڈاکخانہ والے اتنی جلدی لکھتے ہیں کہ بہت سے حروف
چھوڑ جاتے ہیں دوسرا وہ جس کا مقام پڑھ نہیں سکتے اسے جو چاہتے ہیں لکھ کر
ہیں۔ سوم وہ خبر خریداری نہیں دیکھتے جو بہت ضروری ہے پس یہ بہت مفید اور
ہمیں ممنون کر نیوالی بات ہے کہ جو رقم آپ سے مانگی گئی وہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر
خط کے جواب اور منی آرڈر کے کوپن پر نام اور پورا پتہ مع نمبر خریداری کے
خوشخط لکھنا چاہیے۔

ہمارا مدرسہ

خدا کے فضل سے خوب ترقی کر رہا ہے اس دفتہ دس پچھلے ماہ کا
دہ وظیفہ جو مبلغ ... مین انٹرنس کے رہے اول رہنے والے
طالب علم کو ملا کر تھے اسی مدرسہ کے طالب علم عبد العلی نام کو ملا
ہے۔ علاوہ ان سب ایک کے دوسرے تمام رشکے سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہیں۔ یہ نتائج
اس بات کی کافی ضمانت ہیں کہ تعلیم الاسلام کوئی سکول میں پڑائی کافی محنت اور پوری توجہ کے
ساتھ ہوتی ہے کم کم مولوی شیر علی صاحب ہڈی نارنگی خدمات قابل شکر ہیں۔ مدرسہ کے چندہ
کی طرف اجاب کو پوری توجہ کرنی چاہیے اہ جون کا گورنورہ آمد و خرچ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے
کہ سکول کی مالی حالت اطمینان بخش نہیں۔ باقاعدہ طور سے ماہوار چندہ بھیجوانے چاہئیں۔

(بہترین فادیان من ہاں معراج الدین عمر برادر پٹر پٹر پٹر کے حکم سے باہم مفتی محمد صادق منیجر مطبعہ و اخبار چھاپا گیا)

شمارہ شش ماہی

گوشہ اشاعت آگے

میں مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ انہوں نے کدو اور حضرت مٹا کی دکانوں پر کس نے اور جہاں سے ایک سال کے بعد یہ اس سال بیان کر دینے کو باب دعویٰ دعوت مبادلہ وغیرہ کو قبول کیا جاوے گا تو پیش گوئی باسباب اور غیر قائم نہیں رہتا۔ ہتھ پیر اور دکاندار کے اسی واقعہ کو کہی میرا اور جہاں مٹا بیان کرتے ہیں یہاں اور کبھی عوام الناس کو دیکھ دینے کے لئے ایسی ہی عبارت کا ارتکاب کرنا کہ اپنی طرف سے الفاظ اور فقرہ خود اور حضرت مٹا کے لئے جو اس کے لئے تھا کہ طرف سے سب کر دینا اور پھر یہی ان تمام مشن میں پانچواں بول کے لئے راز کا کھل بنانا۔ الہی ارشاد "افق من بین من ادا ادا ادا تلت" کے مصداق میں ہے۔ یہ اس میں ہے کہ اس کی جواب دینے ہوئے اس میں صاحب نے اپنے ایمان کو منافع اور کائنات کا خون د لیا ہے۔ مولوی صاحب نے یہی طرح سے کچھ بیان کیا اور کہتے ہیں کہ حضرت یا ذلت کا مفہوم اور اس سے متفرق ہونا مختلف طریقوں سے ہے مختلف ہی ایسی بازاری حریفان یا مردی کی جھگڑا میں آتے ہیں کہ ذیل سے ذیل حرکات کردہ مرکب ہو کر یہاں اور یہاں ان ذیل افعال اور حرکات کے انہیں خطاب کیا جاوے گا کہ وہ ذلت یا جبرتی نہیں سمجھتے لیکن اس کے مقابلہ میں اپنے ہی ہوتے ہیں کہ ان کیسے لے لیسے الفاظ استعمال کرنا تو رکن اگر کثرت ہے ان افعال کا اشارہ ان کی طرف کیا جاوے تو وہ خود بخود کھینچنے اور اپنے تئیں ہلاک کر دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اب ہم اس بات کے متنبہ ہیں کہ آپ ہم سے ان مسئلہ وارد مذاہن کو پڑھ کر کس قسم کا فائدہ اٹھاتے ہیں کیا اپنی شقاوت قلبی کا ثبوت دیتے ہیں یا ہماری پیش کردہ کلام الہی کے مصداق ہوتے ہیں مولوی صاحب کا شراپ فخر کریں اور سمجھیں کہ وہ خدا کی مافی اور شہادت تھی کہ حضرت صاحب کو اپنی طرف بلائے اسی کے نفرت اور مستو قدرت میں مخالفوں کی قلبی ہی بندھتیں۔ اسی سبب سے اس قسم کے تقریرات آپ سے ہر دو نہیں۔ جن کی پریشانی کا نمونہ اب تک میں دیکھا چکا ہوں اور جس پر غور کرے یہ اگر ایسا فوری سے کام لیا جاوے۔ تو اپنی غلط فہمیاں یاد کر کے

سے رجوع کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔ جس کے علاوہ عبدالمکرم خان کے دست و قلم پر ہی وہی تعریف ہو اور جس کا اہل آپ نے منع مذہب الفاظ میں کیا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کی رحمت سے انہیں رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی کجواد پیش گوئی کے مرنے کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جس کا انہوں نے کیا۔ چنانچہ اس میں کہ اہل حدیث میں ان کے اہتمام سے بیچ میں کہ ۱۲ سالوں سے یہ ہے۔ اگر کسی کو مرزا اور کجواد اور اعراض نہ ہوتا جو ایڈیٹر سپر انٹنڈنٹ کے لئے دکان پر لیتا یا میں ڈاکٹر صاحب کے اس اہتمام پر کیا ہے کہ ۱۲ سالوں کو کسی بنیاد پر ۱۲ سالوں تک ہونا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیش گوئی کے ساتھ اور جو وہ ڈاکٹر اسی اجمال پر چور سے رہتے اور ان کے بعد جاری کے اندر ایسی کثرت نہ کر دیتے تو اس پر اعتراض پیدا نہ ہوتا۔ اسی پریشانی کے لئے ۱۲ جہاں مشن صفحہ ۱۱۰ بات یہ ہے کہ کائنات میں لغت میں کثرت ہی ان کیوں نہ ہو جو اس سے طوعاً و کرہاً ہو گیا کا اظہار اسے کرنا ہی پڑتا ہے عیسائی مورخوں نے باوجود کثرت جو سنہ کے اسلام بانی اسلام صلح اور پھر خلیفہ اسلام کی تعریف میں ہیں صحیح واقعات کو نہ چھپا سکا تو آپ پر کثرت ہی مشن کیوں نہ گزرتا ہو۔ پھر یہی ڈاکٹر صاحب کی بابت آپ کی تلمیح ہے۔ یہ مذکورہ بالا فقرہ ہے اور یہ کچھ پہلے لیکن پھر ہی آپ نے ڈاکٹر کے معادین پوری اخلاقی جڑ سے کام نہ لیا اگر ایمان داری سے آپ اپنے ان تہذیبی ریاکاری کی دیکھیں گے جو ۱۵۰۰ مئی سنہ ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں ڈاکٹر صاحب کی اس پیش گوئی کو شائع کرتے ہوئے اس مضمون کے شروع میں آپ نے کہتے ہیں تو معلوم ہو گا کہ ان ریاکاری کے مقابلہ میں زیادہ معلوم تین اسے اپنا دست بچھ کر نہ دیتے تو کم از کم کتاب اور سفری وغیرہ تو ضرور لکھتے رہتے کہ واقعات کے ان کا حقد اثر ثابت کر دیا ہے خیر ہماری عرض اس بیان سے یہ ہے کہ الہی تعریف تھا جو آپ کے اور ڈاکٹر کے دست و قلم پر ہوا اور یہی تعریف اس کلام الہی کا مصداق ہی جو حقیقہ الہی صفحہ ۱۰۰ پر مبین الفاظ موجود ہے۔ قرآن اجلک المقدد ایتۃ العرش یدۃ و دۃ ولا یبقی لك من المخنیات ذکرا قی یصلحد بک ولا یبقی لك من المخنیات شیۃ۔ یعنی اب تیرا وقت فریب گیا ذل العرش تجو لانا ہو اہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے تیرے رب کا دمہ کم ہو گیا جو اہم تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امراتی نہیں چھوڑیں گے۔

آب الٰہیات میں وہاں سے علیحدہ ہو کر غور کیا

جاوے تو سمجھیں آگے ہے کہ تیرے لئے کوئی رسوا کنندہ امر نہیں چھوڑیں گے۔ "و اتنی خدا کا کلام ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ ایک شخص سے ۱۲ سالوں کو لکھا گیا ہے اور نہ کیا تھا اگر کوئی کہہ لے تاکہ لکھا جاتا تب البتہ تھوڑا بابت رسوا کنندہ امر ہوتا لیکن الہی کلام کی تاثیر نے اپنا جبرتی اثر کیا اور صرف دو حرفی لفظ "کہ" ذرا سے دشمن کو روکا دیا اور اس طرح سے رسوا کنندہ امر کی بھیجی کر دی۔ بعینہ اسی طرح سے شمارہ کے مقابلہ و عا کرنے سے رو کر دیا لیکن چونکہ وہ بہت ہی منہ زور تھا اس لئے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ صفات الفاظ میں اس کیلئے فقرے شائع کر دئے جن سے بہت صاف اور صریح الفاظ میں حضرت صاحب کی دعا سے ہی انکار ظاہر ہوا اور اس انکاری فقرہ کو اس میں ایسا فراموش کیا کہ باوجود اس کے کہ ان تجربات پر اکثر قلم اٹھا لیکن اس انکاری فقرہ کی طرف کبھی اشارہ تک نہیں کیا۔ حتیٰ کہ حضرت صاحب کے وصال کے بعد ہر جہاں مشن ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں صرف سرری اور قلماء طور پر لکھا یا کہ اس قاعدہ کو فلک سے گزیر کر دیا ہو مگر نہ صاحب پر قبلی ڈگری ہے۔ پھر صرف اتنا ہی نہیں ہوا بلکہ وہ وقتاً فوقتاً اس باری میں مختلف طرح کی پریشانیوں میں جن کا میں اچھی طرح ذکر کر چکا ہوں۔ مبتلا ہوتا رہا اور ان تمام کا اپنے شائع کردہ اقوال سے الہی تعریف کا ثبوت کیا کہ اس کلام الہی کا مصداق پر مگر وہ جیسوں ارشاد ہوتا کہ ہم تیرے لئے کوئی امر رسوا کنندہ باقی نہیں چھوڑیں گے۔

دوسرے دست و قلم پر تعریف اس طرح سے کر لینا کیا سوا خدا کسی اور کا کام ہے اور کیا وہ خدا اپنے استیلا فرستادہ کے سوا کسی اور کیسے ہے ہی اس قسم کا تعریف کرنا ہے کیا اس کی کوئی نظیر مل سکتی ہو اگر نہیں مل سکتی اور بنے شک نہیں مل سکتی تو ضرور جی کر کے لڑا ان رسوا کنندہ امور کی بجائی کی گئی وہ خدا کا فرستادہ تھا اور اپنے قول میں ہی سچا ہوتا کہ میں ہندی اور سچ ہوں۔ ایک دفعہ اور میں مولوی شمارہ صاحب کی فرستادہ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ ان کا ایک یہی ارادہ تھی کہ میں اپنے لئے کوئی نشان اپنی میاست میں دیکھ کر کہ میرے مستفیض ہوں چنانچہ صرف موقع اور اہل حدیث ہی میں اس کا ذکر نہیں ہی بلکہ ان سے گذر کر ۲۶ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء میں صفحہ ۱۰۰ پر آپ کا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اسی قسم کی خواہش ظاہر کی گئی تھی اب آپ کی اس خواہش کے موافق وہ نشان ظاہر ہو گیا اور خاص آپ کے شائع کردہ تقریرات کے ذریعہ سے اس کا ظہور ہوا ہے چاہو یہ قبول کر کے اپنی سعادتمندی کا ثبوت دو یا توبہ کر کے شقاوت قلبی اظہار کرو۔ (باقی آئندہ) عبدالعزیز احمدی دہلوی

صاحب کلیل غفر فرادین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نسخہ نقی علی سوادیکم

(قرن ثانی) یلیت قومی معلوم حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی نسبت کسی قسم کی رائے ظاہر کرنے کے موقع پر اکثر روشن خیالی کا دعویٰ کرنے والوں میں ہی تھیں اس قدر زور دیا جاتا جو کہ انسان حیران رہ جاتا ہے میں میرا ہوا کرتا تھا کہ میری قوم لوگوں نے باوجود اس قدر ذہنی علوم میں ترقی کر کے اپنی ہی علوم میں اس قدر فاش ہو کر کیا کیا ہے مگر اپنے ہر اذن کو دیکھ دیکھ کر اور آئے دن کے تجربے سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ جن لوگوں کو کین مشہور صاحب الرائے لوگوں میں سے تھا اور دیکھتا تھا وہ مذہبی معاملات میں ایسی فاش ہو کر کہ آئے ہیں کہ بے اختیار یہاں شاعر پر ہر کدول کرتا ہے۔

فلسفی کو عقل سے جو ذرا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خود و ان رو بہمان تو
از جرم تو از زبان بچیس کا کلام نہ شد
ہر کہ اگر گد شد شد از احسان و بالین تو

اخبار وکیل صاحب نے ہی اپنی رائے ظاہر کی تھی مخالفت سے جواب کہ وہ وہی رائے ظاہر کر سکتا جو وہی انہوں نے کی اس جواب حکم میں اخیر اگر شاہ خان صاحب نے بول دیا ہے مگر ایک نکتہ پر جس کو میں جانتا ہوں کہ ساری ٹھوکر دن کی جڑوں میں چند سطریں نذر ہوسکتی ہیں۔ دل سے ان کے پیش کرنا ہوں کیونکہ دکن کے ساتھ کہیں بیکہ دل بنگل ہی رہی ہے جو علامتہ کا اشارہ کافی ہے اگر وہ خانہ کس است میں اس است وکیل سے زور دیا جو کہ گویا حضرت اقدس مرزا صاحب سے سرسید کے فتنہ میں ہیں۔ اور سوائے دوسرے ہر وہ دین تھا اور سب سے اور کوئی زیادتی نہیں ہو تو تعجب آتا ہے کہ کس قدر حجاب میں جو انجمن پر پڑا ہے یا تو تعصب کا یا د حاییت اور مذہب کے کچھ سے لائمی کا حضرت مرزا صاحب اور سرسید کی مذہبی تحریروں میں بعد المشرقین کا فرق ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ سرسید کی تحریروں پر اکتفا کر کے سے خدا کی معرفت سے جو مذہب کی جڑوں سے کچھ ہی باقی رہ جاتا ہو میرا فخر تو یہی مویا نہ نہیں ہے بلکہ انہیں رائے شمس ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر کارخانہ عالم کو دیکھ کر صرف اس قدر اتنی معرفت پیدا ہو سکتی ہے کہ اس کا بنائے والا کوئی ہونا چاہیے یہ نہیں کر سکتے کہ وہ ہی "ہی" اب اس کے بالمقابل میری رائے کے ہی دلائل میں اور اگر وہ عقل کا بالعمیل کہنا جاوے اور خدا کی ہستی سے دلائل کو بغیر حقیقت بھی دی جاوے تو معرفت کیا کہہ سکتے ہیں کہ خدا ہوا یا نہیں ہے مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا

اور اگر ہے ہی قعدہ کیسا ہے اور اس کی صفات کیا ہیں اب اس کا پتہ نہ خدا ہے اور وہ کیسا ہے۔ استیجاب دعا کے اور عالم ہی کے ذریعہ لگ سکتا ہے کہ وہ واجب الوجود دانا الموجد کے اور وہ عقل کے سننے سے اور قبولیت کے آثار ظاہر کرنے سے اپنے مسیح و معلم اور قادر خدا ہونے کا ثبوت ہے۔ اب استیجاب دعا اور اہام ہی سے سرسید کو ہندو ہے بن باتوں پر دلائل کی یا سننے کا یہ موقع نہیں رہتا صرف اتنا کہ کھانا چاہتا ہوں کہ جو شخص دعا کی قبولیت کا منکر ہو اور اہام کو تعجب انسانی ناختم ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ خدا کی ہستی کا یقینی ثبوت اس کے پاس کیسا ہے۔ کائنات عالم سے دلائل تمام کرنا لکھتیا میں سے جو جب خدا تعالیٰ تو اپنے قول اور نہ اپنے قول سے اپنے تئیں کسی پر کیا کرنا ہے۔ تو ہم کس طرح ان لیں کہ خدا ہے اور وہ کیسا ہے۔ غرض خدا کی معرفت پر جو مذہب کی جان ہوتا پانی پہر مانتا ہے۔

اب حضرت مرزا صاحب کو دیکھو کہ راز و رانین باتوں پر ہے کیونکہ ہی باتوں میں جو یقین اور عرفان کے مدجون پر انسان کو پہنچا دیتی ہیں اور احمدی جماعت میں ہر ایک شخص نے فردا فردا استیجاب دعا اور اجنبی دوستوں کے ابہام الہی کے ہی نظارے خود مشاہدہ اور تجربہ کئے ہیں جماعت میں خدا پر مذہب ایمان پیدا کر دیا اور معرفت الہی کا وہ سبق دیا جو انشا اللہ تعالیٰ بھی نہیں ہوں کہ ہی وہ جوتی کہ اسلام کی بنا ہی دعا اور اہام پر تھی تا زمانہ ایمان پیدا ہو۔ قرآن مجید خدا کا الہامی کلام۔ وہ فلسفہ ہی تھا

تو کتبہ اور دعا پر ہی ختم ہوتا ہے اور اندر غیب و غریب تعلیمات دعا میں جو خدا کی طرز عبادت تھو وہ خود دعا ان حضرت معلم سے ہر ایک فعل اور ہر ایک حرکت کی دعا ثابت ہے پھر خود

یہ سب لغو تھا ایک محض فطری جوش تھا غرض وہ وقت صاحبوں سرسید اور حضرت مرزا صاحب کی مذہبی تحریروں کو ایک بنا دینا کسی صریح غلطی ہے میں یہاں دو صاحبوں کی مذہبی تحریروں پر مفصل رد یہ نہیں کرتا کیونکہ اگر کیا جاوے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوتی ہے مگر مجھ کو مشتے نونہ از خدا ہے فلما تھا کہ مذہب اسلام کی جڑ جو دعا ہے میں سے ہے اور حضرت مرزا صاحب میں کس قدر فرق ہے اور میں خود پر یہ لگ جاتا ہے کہ معرفت کے کو یہ میں کس کا قدم ہے اور کون ہے جس کے وجود نے خدا کی ہستی پر یقین پیدا کر دیا۔ اور کون ہے جو مذہب اسلام کی

اصل حقیقت ہے اور ہے میں اس غرض نہیں کہ سرسید صاحب کے اصول کو ماننا چاہیے یا نہیں۔ میں تو صرف یہ بتانا نہیں کہ کس قدر ظلم کہ سرسید صاحب اور حضرت مرزا صاحب کے مذہبی اثر کو ایک تیار کیا جاوے۔ کیا دنیا ہے ان الفاظ میں کیا ہے۔ ہوشیار پور کے کہ یوں کے ساتھ حضرت مرزا صاحب کے جس کی خدا اب تک دیکھ کے کہ ان میں کو کج رہی ہے وکیل کو خوب یاد رہ گا۔ اس میں مجوزہ شوق القہر کا ثبوت ہے حضرت مرزا صاحب نے دیا تھا کہ کیا سرسید کا یہی مذہب تھا۔ بلکہ وہ تو سرسید سے مجوزہ کے ہی منکر تھے اور حضرت مرزا نے صرف مجوزہ دین پر ایمان رکھتے تھے بلکہ خود مجوزہ دکھانے کی سعی تھی۔ چنانچہ فراموش نہیں رہے۔

کہ امت اگر چہ بے نام و نشان است
یہاں لکھ رہا ہوں محبت

اور اصل حضرت اقدس مرزا صاحب کے وجود نے جو حرکت کئے کہ پاش پاش کر دیا مگر کچھ اور وہ ہوتی کے زمانہ میں دنیا سے مجوزہ انتہائی ایمان تھا تھا کہ کچھ سچوات کہانی کے رنگ میں جس کے یہ کچھ ہوا ہے مجوزہ دین پر مشتمل تھی لوگوں کو

کہا تھا اس سے خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو کینا میں جو کچھ اور ان کے آئینہ پر عینک کوئی اور ان کے گماں کا کلی بنایا کے مجوزہ دین پر مشتمل بطور دین کے تھا۔ اور اس طرح جو حرکت کا سرکلنے کیسے ایک عظیم انسان فاضل اور جلا اچس۔ نے دنیا پر محبت تمام کر دی۔ کیسے صاحب اور افسوس کہ ہستی کے بلا سہیے اور مجبور نہ دیا یا وہ کے کہ حضرت مرزا صاحب اور سرسید کے مذہبی اثر پھر میں کوئی فرق نہیں۔ اس دعوے مددیت ہی کا فرق ہے العجب تم العجب۔ سرسید دعا کے منکر الہام کے منکر معجزات کے منکر کہ حضرت مرزا صاحب استیجاب دعا اور اہام اور مجوزہ است دیکھنے کے مدی۔ سرسید فلسفہ کے ماتحت مذہب کو چلانے والے تھے حضرت مرزا صاحب مذہب کے ماتحت فلسفہ کو چلانے والے تھے وغیرہ وغیرہ۔ دونوں میں آسمان و زمین کا فرق۔ وکیل نے اتنی اس بحث کو چھیڑ کر اپنے مذہبی معلومات کی پردہ دیا کرانی۔

پھر آپ نے فرقہ کی شکایت کرتے ہوئے کہ حضرت مرزا صاحب نے تفرقہ ڈال دیا۔ مجھ کو خطہ۔ کہ اگر فرقہ دہی ہی تعریف ہو تو حضرت رسالت پاک پناہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدا تعالیٰ پر ایمان کہ معرقت ہونا چاہیے گا کفار قریش نے ہی کہ معقلہ کو دیران مکانات کو دیکھ کر ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی الزام

لگایا تھا (نحوہ باند) اور چونکہ یہ سب کچھ خدا کے حکم سے
 تھا اس لئے اصلی باعث غور و تأمل خدا تعالیٰ ہی تھیں لیکن یہ خیال
 درست نہیں۔ بات یہ ہے کہ امام حسن علیہ السلام کے وقت میں یہ
 ہی رہتا ہے کہ خدائی جماعت بننے کے لئے یہ ضروری
 ہوتا ہے کہ تمام قوم میں سے سلیم الفطرت اور سعید الواسع
 چھانڈ لئے جائیں۔ پھر ان کا ایک خوش نما گل و ستہ بنائے
 گئے۔ ان کے قریب ہونے میں تفرقہ اور جدائی ڈالنی پڑتی ہے
 تب کہیں بنا کر ایک گٹھ بندھتے ہیں۔ ایک قبیلے میں سے
 لئے پندرہ رئیس اور دوسری قبیلے کے لئے پندرہ رئیس
 نام ان دنوں وقت کہیں کسی گٹھ کو بنانا ہے کہ کوئی
 وہ تفرقہ نہ پڑے جس کا نتیجہ حقیقی اتفاق ہو۔ اس جوڑا اتفاق
 سے ان کے درمیان ہوتا ہے۔ جو کچھ دلی کے جہتوں پر چڑھتا
 ہے کہ صورت و زبان سے اتفاق اتفاق کیا جاتا ہے۔ اگر
 دلی صورت و زبان میں کسی کا مصداق ہوتا ہے۔ یعنی دل ایک
 صورت ہے۔ زبان اور پڑے ہیں۔ وہ خود اپنے ہوتے ہیں
 اس لئے اصل ہم سے چاہتے ہیں اس اتفاق اتفاق پر کہہ سکتے
 ہوں کہ یہی کیفیت تشریع و تفسیر۔ لغویہ کی شکایت ہے
 بل پادشہ اپنے تھا کہ اپنے نفس اتفاق پر نظر کر دینا تھا کہ
 ہم نے جو اتفاق اتفاق کے لئے سوچا تھا۔ وہ کہاں تک رہتا
 ثابت ہوتا اور اس سے کتنا فائدہ ہوتا۔ اگر وہ نہ ہوتا تھا
 ثابت ہوتا چاہے کہ اوقات کے ثابت کر دیا ہے تو پھر اس خدائی
 نسخہ کو آزمانا چاہیے کہ جو پیشہ خدا کے امور کو استعمال کیا
 ہے اور پیشہ باندہ خدائی کا یہ سب ہوئے ہیں اتفاق کے
 لئے یہ ضروری ہے کہ کوئی اصل سبب میں مشترک ہو جو وہ
 مذہب ہو۔ خواہ توہم۔ یہی ہے کہ با شیعہوں یا شیعہوں میں
 اتفاق کا باعث ان کی قرینیت ہے۔ وہ ایک قوم کے ہونے
 پر۔ اسلام چونکہ ان دنیا کا مذہب تھا اور ان میں ہر ایک قوم
 میں شامل ہوتا تھا۔ لہذا قرینیت تو اصل میں مشترک نہیں تھی
 تھی۔ البتہ مذہب اس مشترک تھی۔ اتفاق اور اتفاق کی بنیاد
 اس پر جم سکتی تھی اور یہی اس کا سبب تھا کہ مذہب کا نشیونما ہوا۔
 اتفاق ہی قائم ہوا اور جس روز سے وہ انتشار کر گیا اور مسلمان
 اپنے مذہب سے دور جا پڑے اور نفسانیت نے گھیر لیا اسی
 روز سے تفرقہ اندازہ خدائی شروع ہو گیا۔ چنانچہ اس زمانہ میں
 اس قدر تفرقہ و فتنہ کا زمانہ ہوا کہ اسلام کے اندر سے
 کہ ایک مفسد کو اصلی چہرہ اسلام کا ہرگز نہ سمجھ سکتے تھے اس
 تفرقہ سے مذہب کی بنیاد کو کھرا کھلا کر دیا تھا۔ ایسا وقت
 میں ضرور تھا کہ خدا جو اس مذہب کے محافظ بنا ہی تھا

ایک انسان کو حکم اور عدل بنا کر بھیجتا تھا وہ اصل اسلام کا
 چہرہ لوگوں کو دکھلا دے۔ اور سب شرک اور برعادت کو
 محو کر کے اور تمام فرقہ بندیوں کو توڑ کر دین داعیہ تمام مسلمانوں
 کو قائم کر دے اور یہ صاف بات ہے کہ جن لوگوں کی خلاف
 مرضی اس کا ذیصلہ ہو گا وہی اس کے دشمن ہو جائیں گے
 غرض یحییٰ اور باطل کا مقابل ہونا ضروری تھا اور اس وقت
 جبکہ اس آزادی کے زمانہ میں مختلف فرقے اپنی تربیت
 کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ایک دوسرے کی ضد ہونے
 کی وجہ سے سب فرقے ترقی نہیں کر سکتے صرف ایک ہی
 ترقی کر سکتا ہے جو اپنے اندر سب کو جذب کر لینے کی کشش
 رکھتا ہو گا اور وہ وہی ہو گا جس میں روحانیت اور جس کے
 ساتھ ملتے والے کی تفریق ہونے لگی اور جو حق ہو گا اور اصل
 اسلام ہو گا کہ جو حق کے آگے باطل نہیں ٹھیکر سکتا۔ اگر
 اسلام کا خود بخود فائدہ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس طرح فاش
 ہے اس لئے اس کو پاک کر دے اور باطن اصلی بہار پرا جائے
 اسی اصل پر حضرت اقدس مرزا صاحب کا مولود (مکملہ ۴۷)
 بیعت ہے کہ یہ اتفاق کہ دین کو دنیا پر مقدم کیا جائے اس میں
 یہی امر تھا کہ دین کو داعیہ داعیوں اللہ جمیعاً کا
 مسودہ بن کر اگر مسلمان کہیں گئے تو ان میں سچا اتفاق
 پیدا ہو جائیگا۔ کیونکہ اسلام نے کل دنیا کے لئے اصل
 مشترک مذہب ہی رکھا ہے اور جب تک مذہب کو مقدم
 کر کے اس پر سب کا اتفاق نہ ہو گا حقیقی اتفاق پیدا ہونا
 ناممکن ہے۔ ظاہری میل و ملاقات اور دلوں میں تفرقہ
 جیسا کہ آجکل مرجع ہے یہ راہستہ ہے جو سخت گناہ و
 نیچرل کا یہ قول غلط ہے کہ مذہب کچھ ہی ہو اس کا دل سے
 تعلق ہے ہمارے معاملات پر اس کی کوئی اثر نہیں پڑتا
 چاہے پیٹے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم کر کے ہم کو مسلمانوں کی
 قوم کو دنیوی ترقی دینی چاہیے کیونکہ اسلام مذہب کا نام
 ہے کسی قوم کا نام نہیں اگر قوم غیر مذہب کے ترقی کرے تو
 اسلام کی ترقی نہیں کہی جاسکتی بلکہ ایک خاص قوم کی ترقی
 ہو گی جس کو اسلامی ترقی سے کوئی واسطہ نہیں اسلام چونکہ
 عالمگیر مذہب تھا اس لئے اس نے تمام قوموں کو اپنی
 قومیت کو توڑ کر ایک کر دیا اور ایک عالمگیر اخوت قائم کرنے
 کیلئے مذہب کو ان کا اصل شعلہ ٹھیکر لیا۔ پس دنیوی
 فوجی ترقی اسلام کے تقابلی بلکہ دنیوی ترقی اسلامی ترقی ہے
 جس پر مذہب کا دل نمایاں ہوا اور یہ ضرور ہے کہ ترقی کے
 لئے اتفاق ہو اور اتفاق مذہب میں ہی ہو سکتا ہے

ایک امر کا اظہار

جب کل فرقہ بندیان توڑ کر ایک حکم اصل امام کے حضرت
 تھے مسلمان جمع ہوں اور یہی حضرت اقدس مرزا صاحب نے کیا
 اور بفضل تعالیٰ ہدایت کامیابی کے ساتھ اس کام کو انجام دیا
 اور اس کا حیرت انگیز ثبوت خود حضرت مرزا صاحب کی وفات
 پر کل جماعت میں اتفاق کا قائم رہنا بلکہ پہلے سے ہی زیادہ
 ترقی کرنا ہے جسکی انہیں ہون وہ دیکھے اور جس کے کان پر
 وہ سنے اور جس کا دل ہر وہ سہجے اور رات دن خدا تعالیٰ
 کی نصرت میں اس کے ساتھ رہنے دیکھئے واسے انشا اللہ العزیز
 دیکھیں گے۔ بل جی۔ ہر ہمارے ہمارے چکے چکے بات اور سچے
 بڑے کہ یہ خدا کا فضل ساتھ ہے۔ حبیب اللہ رحمہ اللہ
 راقم مسیح موعود کے در کا غلام عاجز بشارت احمد علی نقی

تمام بھائیوں کی اطلاع اور فائدہ
 امام کے لئے میں اس امر کی بڑی
 ضرورت کے ساتھ بیان کرتا ہوں
 کہ مخالفین سلسلہ احمدیت کے ساتھ جو اکثر ہائیوں کو وقتاً فوقتاً
 گفتگو کا موقع ملتا رہتا ہے۔ ان کو اگر حضرت اقدس علیہ السلام
 کے عبادی اور ثبوت کی خاطر مدیون کے جوابات کی بڑی
 ضرورت پڑتی ہے اور قرآنی آیتوں کا پتہ مانگا جاتا ہے۔
 سو شکر ہے کہ وہ تمام سوالات پر جوابات جنہیں مدیون
 کے حوالے اور قرآنی آیات دیے ہیں۔ وہ اسلام کی ہر کتاب
 میں لکھے گئے ہیں اور ایک بچہ بھی مخالف کے سوالوں کا
 جواب رسالہ مذکورہ سے پڑھ کر اس کو سکتا کر سکتا ہے ہونے
 سنا ہے کہ مولوی سکندر علی مدرس قادیان نے ایک جگہ
 مخالفین کے کئی اعتراضوں کا جواب صرف اس رسالہ
 سے پڑھ کر دیا اور انہی تسلی کر دی۔ پس جو لوگ بڑی بڑی
 کتابوں سے جوابات کا کھانا اور مدیون کے صفحے تلاش
 کرنا نہیں سمجھتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ یہ رسالہ نہایت مفید ہے
 میں نہیں خیال کرتا کہ کچھ اوقات اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے متعلق کوئی ایسا سوال ہو گیا ہو جس کا جواب بطور سوال
 جواب کے کتاب مذکور میں نہ دیا گیا ہو۔ یہ کتاب دفتر بدر سے
 مل سکتی ہے۔ حضرت ہم مرزا کا سر فخر الدین احمدی چھاپی لاہور
 ایک نوجوان احمدی تمام جو قادیان کا رہنے والا
 خطیب اور قتل آمدنی والا ہر شادی کرنا چاہتا ہے پہلی
 بیوی سے اولاد نہیں ہوتی علیٰ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوتا
 اولاد کی خاطر دوسری شادی کرنا چاہتا ہے لیکن کچھ ہوا کی
 قوم کی ہر شخص مذکور کی سیکھ سال کی اندر آمدنی چھپیں
 سہی صورت میں کم نہیں۔ درخواست اور خط و کتابت ختم مفتی فضل الرحمن

پیشہ و زبان کی عمر ہو

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نحمدہ و نصلی علی ہر سولہ لکرم

ڈاکٹر عبدالحکیم کی نسبت ایک منصفانہ فیصلہ وما یدکر الا الالالباب

امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایک سرکاری معزز شخص نے اگرچہ غیر عمدی ہیں۔ مگر محقق اور نہایت معقول آدمی ہیں میں نے گورنر ہائے گنگو کے ضمن میں کسی نے ان سے یہ کہا کہ ذرا ان (یعنی اس عاجز سے ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیشینگوئی کی نسبت تو پوچھ کر دیکھو کہ وہ آجکل نہایت درجہ زیر بحث ہے۔ اس سچ ان صاحب نے فرمایا کہ ایسا سوچنا سوال کرنا کمال درجہ کی نادانی ہے اس کی پیشینگوئی سچ ہو یا جھوٹ۔ وہ خود اقرار ہی ہے کہ وہ بیس سال تک شیطان کا دوست اور محبوب بن کر رہا۔ شیطان اس سے ہر کام ہوتا رہا اور اس نے شیطان کے کلام کو خدا کا کلام سمجھنا شروع کر دیا اور لوگوں کو بھی کھتا رہا کہ خدا اس سے ہر کام ہوتا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ کہتا ہے کہ وہ سچا بھی ہوتا تھا۔ تو اب کیا دلیل ہے کہ دو تین سال سے خدا اس سے ہر کام ہونے لگا۔ اور شیطان سے دوستی جاتی رہی۔

یہ بات ثابت ہو چکی کہ وہ خدا کے کلام اور شیطان کے کلام میں فرق نہیں کر سکتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میں بیس سال تک دھوکہ میں رہا۔ تو اب کونسا معیار اس کے فرق کرنے کا مل جائے گا۔ نہ کہ کوئی پتہ لے لیا جائے کہ وہ اپنی ہی بات کہتا ہے۔ تو اب اس کے سچے ہونے سے تو اب کوئی دلیل نہیں کہ اس کے الہامات کو کوئی وقت دیکھائے۔

جو عرصہ دراز تک شیطان نے تعلق کا خود اقرار ہی ہوا اس پر سے امان اٹھ گیا۔ مومن اور عقلمندانہان کا کام نہیں کہ اس کی باتوں پر توجہ کرے۔ آج امریوں کا حق ہے کہ وہ اس پیشینگوئی کو بھی جو اس نے حضرت سرورِ اصحاب کی وفات کی نسبت کی تھی شیطان سمجھیں اور بتلاویں

میں یہ تقریریں کر ان بزرگ کی فراست اور طبع سلیم پر عیش کرنے لگا اور بات بھی سچ ہے کہ جو قلب بیس سال تک مرکز شیطان بنا رہا اور علم کو پتہ نہ لگا۔ اور پیشینگوئیاں قبول اس کے پوری بھی ہوتی ہیں تو اب کوئی وجہ نہیں کہ اس نے مرکز الوہیت مانا جائے اور جس حالت میں کہ خود خدا تعالیٰ نے اس کے قلب پر مہر لگا دی ہو یہ عجیب حضرت امام علیہ السلام سے خود الوہیت میں پیشینگوئی کر دی تھی کہ بہت تھوڑے

دن گئے ہیں اور میری موت قریب ہے تو پھر کسی شخص کا حضرت کی نسبت موت کی پیشینگوئی کرنا نہایت لغو تھا۔ باقی رہا یہ عباد کا تقرر۔ تو خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت اور فضل ہے کہ اس پیشینگوئی میں یہ شیطان کا محبوب کی طرح جھوٹا ثابت ہوا خدا تو جھوٹ اور سچ میں کئی طرح فرق کر کے دکھا دیتا ہے پہلے تو تین سال کی پیشینگوئی کی اس کو خود ہی منسوخ کر دیا۔ پھر ۱۴ ماہ والی پیشینگوئی کی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اپنے وسیع صادق سے وعدہ کیا کہ میں تیری عمر بڑھا دوں گا۔ تاکہ یہ پیشینگوئی کرنے والا جھوٹا ٹھہرے۔ عمر کے بڑھانے والا وعدہ خود ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت امام علیہ السلام کی وفات کے دن تھوڑے رہ گئے تھے اور سب پہلے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی نے اس کو بذریعہ رسالہ الوہیت کے مشہر کر دیا تھا۔ مرتد ڈاکٹر کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے عمر کو بڑھا دینے کا وعدہ کیا اور خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ پورا ہوتا رہا جب تک خود مرتد ڈاکٹر نے یہ پیشینگوئی کے رنگ کو بدل دیا۔ ماہ کی شہادت میں خود مرتد نے اس پیشینگوئی کے رنگ کو بدلا اور ایک تاریخ مقرر کر لی یعنی ۱۲ ماہ ساون کو موت واقع ہوگی اب مقابلہ کا رنگ بدل گیا۔ معاذ کے بجائے تاریخ مقرر ہوئی اللہ تعالیٰ جو حکیم ہے اس کو کوئی فعل نفع نہیں پہنچا رہا تھا۔ معاذ کی خاطر یہ بتا دیا کہ مقابلہ ۱۲ ماہ ساون کو ہوگا۔ ۱۲ ماہ ساون کو کوئی ضرورت نہ رہی۔ پھر زائد تعالیٰ نے بڑا اعلم ہے۔ جانتا تھا کہ مرتد نے تاریخ مقرر کر لی ہے۔ اس لئے صدق اور کذب کے معیار کے لئے ایک تاریخ اللہ تعالیٰ نے مقرر کی حضرت اقدس کے پہلے ہی الہام ہوا تھا۔ ۲۰۔ کو ایک واقعہ ہمارے متعلق)

واللہ حنیئ و یقینی -
سمان اللہ و سجدہ کیا سچا کلام ہے واللہ خلیق و یقینی ایک طرف تو بتلا رہا ہے کہ یہ موت کی طرف اشارہ ہے اور دوسری طرف بتلا رہا ہے کہ وہ تاریخ موت کی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اتقے ہونے کی ایک تہی کا دن ہے۔ دیکھو کیا عجیب

حضرت امام علیہ السلام کی وفات ۲۶ مئی کو ہوتی ہے اور ۲۷ کو خدا تعالیٰ کے اتقے ہونے کا نظارہ لوگوں نے دیکھا کہ کل سلسلہ سے بالاتفاق حضرت مولانا مولوی ذوالعزیز سلمہ رب کو اپنا امام اور خلیفہ المسیح مان لیا اور آپ کے ساتھ بیعت کی گئی خدا تعالیٰ نے بتلا دیا کہ اگرچہ خدا کا وسیع دین سے حضرت کو گھڑا تو باقی ہے اور اس کے باقی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ سلسلہ جو اس نے اپنے ماتھے سے بنایا تھا۔ اس کے بقا کے لئے اس

اپنی قدرت کا کرشمہ دکھایا کہ کل جماعت نے بالاتفاق ایک امام مان لیا اور اس طرح تقریب سے جو ایک موت ہوتی ہے سچ گیا اور اس طرح اس سلسلہ کے خدا کی طرف سے ہونے پر اور قیامت تک اس کا دامن دراز ہونے پر ایک مہر لگ گئی۔

اب دیکھو یہ ہوتا ہے سچ اور جھوٹ میں فرق۔ ایک تاریخ حضرت امام علیہ السلام نے خدا سے خبر پا کر تاریخ کی اور ایک تاریخ مرتد ڈاکٹر نے۔ اب دیکھو اس کی بات سچ ہوئی اور کون جھوٹا ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ نے کس طرح مرتد ڈاکٹر کی شیطان کی بات کو جھوٹا کر کے دکھا دیا اور اس طرح اپنے نشان کی عظمت کو دو بالا کر دیا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما امر مملنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمئی الی القی الشیطن فی اٰمنینہم فینسخ اللہ ما یلقی الشیطن ثم ینسخ اللہ الیہ واللہ علیم حکیم لیجعل ما یلقی الشیطن فتنۃ للذین فی قلوبہم مرض والقا سۃ قلوبہم وان الظالمین الی شقاق بعیدہ ولعلہم الذین اوتوا العلم انہ الحق من ربہ فیومنون بہ فتمت لہ قلوبہم و ان اللہ لہاد الذین امنوا الی صراط مستقیم یعنی سچے سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر جب انہوں نے دنیا میں پاکیزگی کو پھیلانا چاہا کہ کیونکہ نبی اپنی طرف سے کچھ نہیں چاہتا ہے۔ وہ تو وہی چاہتا ہے جو خدا چاہتا ہے، شیطان نے ان کی اس خواہش پر بروک ڈالی (خواہ مخالفت کے رنگ میں خواہ اپنے پیاروں کو شیطان کے تقاضوں کے کرنے سے پھر اللہ تعالیٰ جو کچھ شیطان نے روک ڈالی تھی یا اپنے دوستوں کو القا کیا تھا اس کو مٹا دیتا ہے اور اس کو باطل کر دیتا ہے۔ پھر اپنے نشانوں کو مستحکم کر دیتا ہے اور اللہ کامل جاننے والا اور کامل حکمت والا ہے۔ یہ اس لئے ہوتا ہے کہ جو کچھ شیطان ڈالتا ہے اس کو ان لوگوں کے لئے ذریعہ آزمائش بنا دے جن کے دلوں میں مرض ہے اور جن کی سختی میں اور یہ نشان لگ کر لوگ پر لے دھکی مخالفت میں پڑیں اور وہ لوگ جن کو علم دیگیا ہے جان لیں کہ وہی سچی ہے اور ترسے رب کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ پس وہ لوگ اس پر ایمان لائیں اور ان کے دل خدا کے آگے گڑاویں اور بے شک اللہ پراخت دینے والا ہے سچا کرستہ کی طرف ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں

اب دیکھو یہ خدا تعالیٰ نے قاعدہ لایا ہے کہ سولہ سولہ انہوں کے وقت ان کے شوق کو ناگوار کرنے کے لئے شیطان مختلف قسم کی دھوکے ڈالتا رہا ہے۔ انہیں تو خدا تعالیٰ کے حکم کے قلب میں گھس کر ان کو سخت دھوکے نہایت بڑا مادہ کرتا ہے اور کہیں اپنے بت پیاروں کو القائے شیطانی کرنے لگتا ہے غرض کہ مطلب یہ ہوتا ہے تا دنیا میں نبی

اور دیگر تاریخیں حسیل میں مہربانی فرما کر اپنے اخبار کو ہر بار
شائع کریں۔ شاید کوئی اسی مذاق اور دلچسپی والی روح سے
فائدہ اٹھا کر فلاح دارین حاصل کرے اور عاجز و عندالہ عاجز ہو

اقول عجیبی سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ خدشہ نہ وسوسہ کہ عیسیٰ مسمیٰ بوجہ
وعدہ وحی متونی و مرفوع الی اللہ شہ است

(۲) وہی عجیبی ہم اچسہ معرفت ویکنے

(۳) بیت۔ تاریخ کوچ مہدی وادہ ہے کرم سنہ مہدی

پیش نام صلح وادہ ہے برپا گیا ہے مہدی

(۴) کی کرم سنہ رب سے سال فوج مہدی پر جو جوش

رب سنہ فرمایا لکھو جی امام کرم رض

دوم عیسوی سنہ کی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ خدشہ نہ وسوسہ کہ عیسیٰ مسمیٰ مہدی

حسب وعدہ وحی اللہ متونی و مرفوع الی اللہ شہ است

(۲) حضرت سرور انا حب اب بھی زندہ ہیں

(۳) اور وہ جوان ہے جو اربعون سنہ کے

باز میں ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے ایک

لطیف اور پر معارف مضمون لکھا تھا۔ فالحمید علی اللہ

خلیفہ صاحب کو بھی مبارک ہو۔ کہ ان کے مضمون کے

عنوان میں تاریخی سرائی بھی تھی تھا جو اس عاجز کے

دل میں ڈال گیا۔

تاریخی تاریخیں

(۱) دریں امر نہ خدشہ نہ وسوسہ کہ عیسیٰ مسمیٰ مہدی

بحسب وعدہ وحی حق متونی و مرفوع الی اللہ

شہ است ۱۹۶۵ ہجری

۱۵۰ عیسوی

۱۰۲ مسمیٰ

۵۳ بوجہ

۸۵ وعدہ

۲۳ وحی

۱۴۵ عیسوی

۱۸۱۵ متونی و مرفوع الی اللہ شہ است

۲۳۸۳

۱۰۴۸ نفی

۱۳۲۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مختصرہ و فضلی علی رسولہ الکریم

تاریخ عجیب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کے ارسال

کردہ بارہ جلدیں بالابتداء صدقات ہجری مہدی علیہ السلام

پوسچے۔ وصول کئے۔ الحمد للہ۔ صادقاً و آئینہ صدق

ایک ہفتہ واقعی اس مہم با مسمیٰ ہے اور جو نکات اس میں حضرت

موجودہ مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارسال اللہ

ہونے کی ہجری اور مہدی و مہدی بھی مہدی مہدی۔ اور

جائزہ کو بھی۔ اس میں سنہ کی تاریخیں ہیں۔ اس لئے عاجز

کا دل فوراً تاریخیں نکالنے کی طرف رجوع کر گیا اور ساتھ

یہ خیال بھی دل میں گہرا گیا کہ اس کی تاریخیں ہوں۔ کہ

اگر اس کے الفاظ متونی و مرفوع الی اللہ شہ است

اور نیز متونی کا نام اس میں ذکر کیا ہو۔ اور ان کے

متونی ہوں یا نہیں ہوں۔ صرف یہی نہیں کہ الفاظ متونی

نکل آئے اور پس۔ یعنی نہ تو پتہ لگے کہ یہ تاریخیں

شخص کے نوشتہ ہونے کی ہیں اور نہ تو پتہ لگے کہ

ایک تاریخ ہو۔ تو ہونے کی تاریخ ہے یا کسی دیگر تاریخ

مثلاً مسطور سے ہے۔ تو یہی تاریخ نکل آتی ہے لیکن

چونکہ اس میں متونی کا نام ذکر نہیں کیا گیا۔ اور نہ تاریخ

کوئی ہے اس لئے سنہ ۱۹۶۵ میں مہدی و مہدی

ہی اس کے۔ نہ ہی مہدی ہے۔ تو اس کے پیمانہ کار بھی

اس پر مضمون کا کلچر چپان کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی

۱۳۲۵ امرتسری ملا بھیم گدیوہ کے لڑا حقین کہ تاریخ

پس عاجز نے اپنے امام ہمام علیہ الف الف الف

صلوٰۃ والسلام کی تاریخیں ایسے الفاظ میں بتوفیقہ تعالیٰ

نکالی ہیں کہ کوئی دوسرا اپنے لئے تجویز نہ کر سکے۔

اور نیز یہ کہ اس سے آپ کا اپنے دعاوی میں صادق

ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ تاریخیں چونکہ آئینہ صدقات

کے دیکھنے پر نکالی گئی ہیں۔ اس لئے آئینہ کی تاریخ بھی

ساتھ ہی نکالی لازمی اور ضروری سمجھ لی۔ اور جناب کو صد

صد مبارک ہو۔ کہ جناب کی کتاب کے نام ہی سے

کتاب کی تاریخ نکل آتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے

۱۳۲۶

بیت ۱۳۲۶

۱۳۲۶

۱۳۲۶

۱۳۲۶

۱۳۲۶

اور رسول اپنے مشن کو اور اپنے مقصد کو پورا نہ کر سکیں۔ مگر اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے کہ ہم ان روکوں کو اٹھا دیتے ہیں اور القائے شیطانی کو

باطل کرنے دیتے ہیں۔ تاکہ دنیا دیکھ سکے کہ خدا کی وحی جی

ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اور شیطانی میں کیا فرق ہے۔ اسے اور طرح

خدا کے نشانات کو استکمال ہوتا ہے اور ان کی جناب دو بالا ہوتی

ہے اور علم دے لوگوں کی بہت اور ایمان کی ترقی اور فشیخ و فشیخ

کابائت ہو جاتا ہے۔ اور دون کی مرضیوں کے لئے امرتسری ہونے کے

لئے وہ ایک فتنہ اور زبیر کی تاریخ ہو جاتا ہے۔ الحمد للہ اس طرح

ہمارے زمانہ میں بڑا شیعہ فتنہ اتارا۔ مرتد اکثر کے القادوس کو

خدا تعالیٰ نے ہر طرح باطل ثابت کیا۔ مگر کافر رہتا تو اس کے لئے

جھوٹا ثابت کرنے کے لئے سربراہی جاری رکھی اور اگر وہ رنگ

پیش نیکی کا نہ ہوتا۔ تو عمر بڑھاتی جاتی یہاں تک کہ مسیحا

گذر گئی ہو۔ مگر مرتد ڈاکٹر نے خود پیش نیکی کے رنگ کو بدلا

اور ان کا فقر کیا ہے۔ مولیٰ اسی رنگ میں حق اور باطل کا

فیہ کیا ہے۔ مہدی مہدی کے لئے ایک تاریخ کا فقر کیا۔ اور یہی

رنگ میں حق اور باطل کا فیصلہ کیا۔ مگر وہ اسے بے حیائی مرتد

ڈاکٹر پتا۔ تو ایک سنہ رسالہ میں جو اس نے اب شائع کیا ہے

وہ عجیب بھی ہے بھائی۔ کوئی ایک ایک لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

یہ سنہ بعد جنگ ہے جو بڑھ کر ہر بار کا مصرعہ ہے۔

ڈاکٹر اور ہم کھلا کر افعال العجب ہم العجب۔ بھائی اگر کسی بھی

دو یا انما۔ وحی الہی کے بعد استراق سمع اور ان الشیطان

ایو سون الی او کیا کھدھ لیا دیکھ کہ قرآن کریم

موجود ہے اور شیطان کا دوست ہونا خود ڈاکٹر صاحب کا

اقرار موجود ہے۔ اب ملے صاف ہے۔ اور مہدی مہدی حضرت صاحب

کی وفات کی نسبت وحی دنیا میں ہر جگہ تھی۔ استراق سمع اور وحی

شیطانی کے لئے مضبوط وحی شیطانی دنیا میں ہر جگہ تھا اگر چاہا

تو کیا عجیب۔ اور مضبوط وحی شیطانی کا ہونا خود مرتد ڈاکٹر کا اقرار ہے

مخبروں نے یہ خطاب نہیں دیا۔ وہ خود اقرار ہی ہے کہ میں

ایسا نہ ہوں۔ پس کیا وجہ کہ اب نہیں ہے۔ ہے اور ضرور

ہے پرانی دوستی جھوٹی آسان نہیں۔ فائنٹ ہو و

جیالوا کا بصدار۔ اور بات اصل وہی ہے جو ہم نے

اوپر لکھی کہ صدق اور کذب میں خدا نے فیصلہ کر کے دکھا دیا۔

وہی علیہا السلام البتہ ایہ ایمان

ملاقات

سچ سچ کے در کا منہ

بشارت احمد عفی اللہ عنہ

۱۹۶۵

۱۹۶۵

۱۹۶۵

(۳) بلاشبک - محاسبہ دہدہ وحی بلیلی جی متونی ورفوع
۱۹۶۵
الی اللہ شہدہ است
۱۹۶۵
(۳) امام ہمدی وصیت کر کے اور حقیقۃ الوحی بھما کے چلاؤ
(۴) بیت - فوت ہو جائیں سمیت ہمدی اودہ کم نے بکھینے
کرشن اوتارا بروزیسے ہمدی گیارہ لے لیں ہے۔ فقط
الاقم - عاجز کم الدین مدرس سردار حکم سنگ ایدو اسکول
ڈنگ ضلع گوجرات

نہوایا کوئی زمین نہیں خریدی۔ کوئی نقدی نہیں چھوڑ گئے
دوسرے بیرون کی طرح کوئی گھوڑیاں اور بھینسین اور اونٹ
نہیں رکھ لے۔ پھر براہین کیسے لے لی بار اشتہار ہو چکا جو
قیمت واپس لینا چاہے لے لے۔ اب باوجود اعلان کے
کوئی حقدار نہ ہوا اور آپ اعتراض کئے جائیں تو اسے ہر ان
مولوی صاحب انصاف نہیں۔ آپ ہی کوئی دعویدار نکالے
جو قیمت واپس لینا چاہتا ہو۔ مٹی سست گراہ چست
تو ٹیک نہیں۔ منارۃ المسیح کی نسبت اگر کچھ چندہ ہوا
تو احمدیوں سے۔ احمدیوں کو اپنے آقا پر لڑا اعتبار ہے
اپنے کوئی شکایت کئے نہیں گئے اور انہوں نے فین
کے لئے دیا اودا سی بن خرچ ہوا۔ باقی دست گز کے چندہ
کی نسبت اعتراض ہے اور مجھ سے مطالبہ کر لیا ہے
نبیوں نے ایسا کیا ہے۔ جناب سن! اکتیو الصلوٰۃ کے
ساتھ اقدار الزکوٰۃ لازمی طور سے آتا ہے۔ پھر خزن
اموالہم صدقہ کا ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے اپنے
ہی بتائیں۔ کہ رسول کی نصرت مومنین پر فرض ہوتی ہے
یا نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاد کے لئے جو
کچھ اخراجات فرماتے تھے وہ سب آسان سے گرا کرتا تھا۔
یا مومنوں ہی سے لیا جاتا تھا۔ آپ دراجنگ تو کے چندہ
ہی کیا۔ کیسے۔۔۔ کیسے ایک طرف۔۔۔ ما سئلکم علیہ
من اجمعو کا اعلان ہوا۔ اس سے اور دوسرے طرف چندہ
وصل ہوا۔ اس سے پس یہ اعتراض تو یہ کیا خدا کے پیسے
ایسا ہی نبی اکرم پر۔ یہاں ہی جو کہ۔ رسول خدا دین اللہ
کی اشاعت کے ذرائع میں صرف ہونا۔ آپ بدظنی سے
کام لیں یہ آپ کا حق نہیں۔ کیونکہ دین سے واسطہ نہیں
اور لینے والے ہمارے تمام۔ نہ جہن اس کا شکوہ نہ کسی
شکایت۔ پس آپ کا اس پر اعتراض کیونکہ مسیح نہ سکتا ہے
پھر میں پوچھتا ہوں کہ واقعی حضرت یوحنا اللہ نے نبی اپنی
تیلیج کا اجر کسی سے نہیں مانگا۔ نبیل کی اولاد کا ورثہ سے
مردم رہنا۔ وراثت سلیمان اور یرثانی ویرث من کل قبیلہ
کے خلاف ہے۔

پھر ہستی مقبرہ پر اعتراض ہی انصاف سے بعید ہے۔ کیونکہ
جو عشر وصیت کیا جاتا ہے اس کا انتظام ایک کمیٹی کے ہر
جس کا فرض اشاعت اسلام ہے حضرت کو اپنی زندگی میں ہی
اس سے کوئی تعلق نہ تھا بلکہ آپ کو یہ معلوم نہ تھا کہ کس نے
وصیت کی جو اہل اس مال کو آپ کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
شخص نے کیا کہ حضور یہ وصیت کا مال ہے تو آپ نے فرمایا

کہ کمیٹی والوں کو دو۔ میں اس سے نہیں لینا۔ (اکل)

اشعار متضمن تاریخ فوات حضرت ابراہیم علیہ السلام

ذیل کی نظم جناب مولوی احمد دین صاحب دہلی
نے لکھی ہے جس کا پڑھ کر اسید ہو کہ ناظرین محظوظ ہو

ہزار سرت داندوہ و غم بکرد لہور گشت مرسل حمان ز شہیم متور
معین دین و سچ زمان عارف حق غلام احمد ختار و ز خدا مامور
مثیل معنی نعران دہدی ہمدان شہدایت عزتین بر سر زائشہور
مطیع حکم خداوند آسان رزمین ہر وقت ہم دعا و برضا ہوا و سرور
امام دین کفر شریخی توان دیون پس محمد عربی بدیدہ پُر نور
خلیفہ شہ فیروز اوراد و خضر رسل مودیش برابین با نشان مہر
نبی و مہدی وحی خداؤ ذی الجبروت بتقیل شہد الی حکم اوجہور
نصیر ملت اسلام و واقعہ قرآن نذر از سوسے بزوان پاک و زور
ہوادیکہ نیاید کسے برابر او منظر یک از وجود و شمس مغرور
گرفت علم لونی ز ایزد بی چون نیافت درین بستان بوجہ متور
زہر تو نصاریٰ خطاب صلی بابت نزل کرد و بتیکہ بود دین و زور
بکشت نہ سبب بلبل بہ تیغ تیز دلیل بگشت روس ضلالت بہت و مقہور
شکست میں بھی بوجہ بران ہر وہیلی نعران نہایت کسور
ز آسان بہمن کار کردہ ہر نزل ہاک کھرا زود و زابتدار متور
رحیل سوئے جان کو گشت چرخ غلغلا ز کاڑھ صبی خود کردہ بردار منظر
پیام حق برسانید بصیرت رسال حکم خالق کون و مکان کوہ و در
جہن بر است دلیل صداقت قریش ثبوت آیتہ دیگر نشان نیست مغرور
بمیرا کلمہ معرّی درین مدت کو کتاب مجید است انجین ہرور
فلک چشم جہان میں خود نخواستہ دید چنان امام زمان گنج فیض لاگور
بود شقہ سعید اکبر و شمس باختر بودی نقش اکس کہ باشد او مغرور
جامعہ کو کردہ ہر صد ہزار گشت کہ بر وفات ہے اندازہ غم عالم محور
ہر مریں و آوازہ بکلیت علم زفقار و عدت باری مل پر محور
چہ حاجت است شایم امنین و تلمیذ کہ بہت سال دقاتش بکلمہ مغفور
۱۳۲۶

خاکسار احمد دین شادریال گجرات

۱۵۔ نوٹ - میوزی کتاب کی ایک معتبر لغت یعنی تاحی من دیکھا
ہے کہ نعران اس کی زبان کا نام ہے جو جان حضرت مسیح پیدا ہونے سے پہلے
انجیل میں نام نہ تھا بلکہ یہ کلمہ مسلمان عرب اس کو نعران ہی بتو
میں۔ اس لئے ضرورت شری کیسے جائز ہے کہ باجو نام کے
نعران لکھا جاوے۔

کیا ان حضرات علیہ السلام کے بعد کوئی رسول آسکتا ہے؟

قرآن شریف میں اس کا جواب نفی میں نہیں مل سکتا۔ فرقہ قدیم کا ایک قول البتہ قرآن شریف میں صریح ہے۔ ان حضرات کے بعد تھا کہ حضرت یونس کے بعد کوئی رسول نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ حضرت اور مرثا بقیہ ایسے۔ قرآن شریف میں اگلی امتوں کے قصے بیغایہ بیان نہیں ہوئے۔ وہ سب پیش گوئیوں کے رنگ میں ہیں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس امت میں نہ اس عقیدہ قوم فرعون کے لوگ پیدا ہوں گے اس واسطے پہلے سے ان کے متعلق یہ قصہ ہی بیان ہوا ہے۔ قرآن میں مضمون اسی کے متعلق جو چہلے دوست فرشتے محمد امین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اہل قرآن کی خاطر لکھا ہے۔

چکڑ الوی کا سوال اور چکڑی کا جواب

اسلام علیکم درجۃ السید برکاتہ۔ آپ جانتے ہیں کہ میرے والدہ بزرگوار کی شہادت ہوئے کے بعد چکڑ الوی ذوق میں عجیب قسم کی کھلبلی مچ گئی ہے۔ اگر ایک چکڑ الوی خانہ کے پٹھن کے لئے پانچ وقت قرآن مجید سے ثابت کر لے لے لے۔ اگر اس فرقہ کا ایک شخص ہر رکعت میں صد جیسے کہے جائے سمجھتا ہے۔ تو دوسرا فوراً اس کی تردید کے فی رکعت ایک سجدہ کو ہی سبب قرار دیتا ہے۔ اگر ایک اہل قرآن یہ لکھو کہ اسے کہ صبح کی نماز دو رکعت ہو اندھام کی تین اور باقی غبار اور عصر اور عشاء کی چار چار رکعت تو قدر سمجھٹ بھل اٹھتا ہے کہ نہیں نماز تو صرف دو رکعت ہے قرآن یا چار رکعت والی بات محض جھوٹ اور غانا ساز ہو لیکن انہیں میں کا ایک تیرا ہی ہے جو سب پرانی پھیر کر باجائے بلند بیل اٹھتا ہے کہ یہ سب جھوٹے ہیں۔ قرآن مجید میں تو صرف یہ لکھا ہے کہ نماز صرف چار رکعت ہے۔ پرچہ ہے لایسر الا مطہرون۔ غرض حضرت امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ یہ فرقہ چکڑ الوی ہے۔ دوسرے مخالفین کی نسبت زیادہ برباد شدہ فرقہ ہے۔ دیو دیو صفحہ سطرہ ایسی صفائی سے پورا ہوا ہے۔ کہ کسی عقل مند کو ہنسا کر

گنہائش ہی نہیں۔ تہوڑے دلفن کی بات ہو کہ شہر گمراہوں کو چکڑ الوی کے سب سے سب جو تعداد میں سات یا آٹھ سے زیادہ نہیں مولوی عبد اللہ صاحب چکڑ الوی کے خیالات سے متفقہ اور بے زار ہو کر ثابت ہو گئے ہیں بلکہ ان میں سے چار آدمیوں نے جن کو اس گروہ کے رہنما قرار دیا جائے جمع کے دن جلتی مسجد میں جا کر عام لوگوں کے سامنے علانیہ باؤا زبند توبہ کی۔ اب ایک شخص نے جو عبد اللہ صاحب چکڑ الوی کا ہم خیال ہے۔ مجھ پر ایک سوال کیا ہے جسکو فائدہ عام کیلئے ہم جواباً مختصر طور پر ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ قرآن میں حضرت یونس علیہ السلام کی نسبت ذل یبعث اللہ من بعدہ مامولاً ہے اس واسطے کہ یہ تہذیب کے وہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان میں فتنہ انگیز پیدا کیے۔ قرآن مجید میں حضرت یونس علیہ السلام کی کتاب میں یہ کہہ کر میں دیا تھا کہ وہ اپنی طرف سے ایسا کہتے تھے کہ کوئی رسول نہیں ہوگا لیکن ہم جو کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ اسلام علیہ کے بعد کوئی رسول نہیں ہوگا تو صرف اس واسطے کہ قرآن شریف میں خاتم النبیین لکھا ہے۔

جواب

و لقد جاءکم یوسف الخ لایۃ من ہوم۔ چنانچہ جواب ۱۰ ترجمہ۔ اور تحقیق اس سے پہلے یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کھلی کھلی باتیں (دلائل و نشانات) لیکر تمہارے پاس آیا تھا لیکن جو باتیں وہ (ہماری طرف سے) کہتا تھا پس لیکر آیا تھا تم لوگ ان باتوں کی نسبت شک میں ہی رہے تھے یہاں تک کہ جب وہ فوت ہو گیا (احساس کی تعلیم بہ سبب تحریف تبدیل کے ضائع ہو گئی) پھر تم لوگ کہنے لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ آئندہ اس کے بعد ہرگز ہرگز کوئی رسول ہی مبعوث نہیں کریگا۔ اس کے جواب میں خدا فرماتا ہے کہ جو لوگ مسروٹ اور مرتاب ہوئے ہیں وہ اسی طرح کی باتیں ہی کہہ کر رہے ہیں (اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو حد سے تجاوز کر رہا ہے اور پھر کسی نبی صمد اور علم کے جھگڑے کر رہا ہے وہ تو ہیں۔ اسی طرح ہے ہی گمراہ کیا کرتا ہے۔ میرے خیال میں وہ لوگ حضرت یونس کی نسبت خاتم النبیین کا لفظ نہیں بولتے تھے بلکہ وہ آئندہ کسی اور رسول کے آنے کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ ذل یبعث اللہ من بعدہ مامولاً ہے اودیہی باتیں وہ اس واسطے کہتے تھے کہ وہ مدد جس کے بولیں اور دنیا پرست ہو گئے تھے اور خدا کے نزدیک

مسروٹ اور مرتاب ٹھہر چکے۔ تھے اور گمراہی کا سارا نمونہ حاصل کر چکے۔ تھے اور طویل دلت گذر جانے کے باعث فحش قلوبہم کے وہ مصداق ہو گئے تھے۔ جس غرض کیلئے رسول آیا کرتے ہیں۔ اس غرض کو یہ سبب غفلت کے وہ بول چکے تھے۔ اول تو قرآن کریم سے حضرت یونس علیہ السلام کی کتاب کا کوئی پتہ نہیں چلتا۔ دوسرے یہ تعلیم حضرت یونس علیہ السلام کی باتیں کہ مجھے خاتم النبیین کہہ دیا میری نسبت ہے۔ یہ کہہ کر کہ ذل یبعث اللہ من بعدہ مامولاً ہے۔ ان قرآن شریف میں اس واسطے کہ حضرت یونس کی نسبت ان لوگوں نے خاتم النبیین کا لفظ نہ بولا۔ انہیں ان باتوں پر کہ ذل یبعث اللہ من بعدہ مامولاً ہے لیکن یہ ہی اللہ تعالیٰ کا حکم تھا بلکہ ان کا اپنا افتراء تھا۔ ہمارے ہی کہ رسول عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اللہ کریم نے خاتم النبیین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور آپ کو یہ ایسا عظیم درجہ بخشا گیا ہے جو کسی اور نبی کو نہیں بخشا گیا اس لئے ہمارا یہ دعوئے ہے کہ جو شخص ان حضرت سے علیہ السلام کو خاتم النبیین نہیں سمجھتا اور آئندہ کسی نبی کا پیدائش سے متعلق نبی کی آمد کا منتظر ہے وہ قرآن کریم کا منکر ہے۔ کیونکہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن کریم ہے۔ اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے۔ جو صاحب شریعت ہو یا بلا واسطہ متانت حضرت علیہ السلام علیہ وسلم دہی پاسکتا ہو لیکن وہ نبی جو انبار کا نتیجہ ہے کہی قطع نہیں ہوگی۔ اسی لئے نام قرآن مجید میں اس بات کا اشارہ تک بھی نہیں کیا۔ کہ آئندہ خدا تعالیٰ کی کلام کہنے والی صفت (نور و باند) معطل اور بیکار ہو جائیگی۔ اور یہ کہ آئندہ خدا تعالیٰ کسی صلیق انسان کے ساتھ خواہ وہ کتنی ہی عبادت کرے اور مرثا باطرح ہو کر خواہ وہ کتنا ہی اس کے حضور گرا گڑا لے۔ ہرگز ہرگز کلام نہ کریگا اور اپنی دہی ہرگز اس کی طرف نہ بھیجیگا۔ بلکہ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے۔ یتلقى المدح من اممہ علی من یشاء من عبادہ لا یمنع یعنی اللہ تعالیٰ اپنے امر سے نوح یا وحی القا کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اور پھر لکھا ہے۔ ان الذین قالوا ربنا انزلنا فی الاخرۃ یعنی ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کے کلام پر چلتے ہیں انتقام دکھلاتے ہیں۔ فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ایسے لوگوں کے اسی دنیا میں ہی رفیق بن جاتے ہیں اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کی ہر رکعت میں یہ دعا مانگتے ہیں کی ہمیں جانب کی ہے۔ کہ صراط الذین انعمت علیہم (سورۃ فاتحہ)

اشتر جدید

الانصاف کے عنوان سے ایک مضمون عصر کے کسی مذہبی نامہ نگار کے قلم سے نکلا ہے۔ بین الانصاف کا خون کر دیا گیا۔ اگر انصاف اسی کا نام ہے تو جلال بن یوسف کو لوگ یونہی مہم کہہ رہے ہیں آج کے لپٹے چند خیالات پہنچے یا توہمات کو مکالمہ کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ نفس لوامہ کی جگہ تک دونوں پہلوؤں کو اس پردہ میں دکھاسکیں۔

آپ ایک طرف لکھتے ہیں مرزا صاحب کی فطالت کا اصلی غرض دنیا پر کوئی اثر نہیں۔ الا اشد مخالفین یا مردین میں۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو ہر آپ خود ہی فرامین کہ آپ کس گروہ میں سے ہیں کیونکہ تنازعہ ہوئے بغیر تو آپ ہی نہیں رہ سکتے۔ کیا یہ گروہ جھوٹ اور افتراء ہے کہ نادانی فتنے کا اخطا اس وقت سے شروع ہو چکا۔ جب عصر میں قادیانی تحریک کا مضمون شائع ہوا یا ڈاکٹر عبدالحکیم کے رسلے شائع ہونے لگے۔ کیا یہ بات صحت کے لیے یا دافعات کے لیے ثابت ہو چکی ہے۔ کیا ایک مثال ہی ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ عصر کے مضمون یا عبدالحکیم کے کسی رسلے کو بڑبڑا کر معتبر دستند احمدی مرتد ہو گیا ہو۔ یا فتنے میں جو دن دگنی اور مات چوگنی ترقی ہو رہی تھی۔ اس میں کسی قسم کا فرق پڑ گیا ہو۔ بلکہ میں خدا کے فضل سے اس بات کا ثبوت دیکھتا ہوں کہ پہلے دو چار سالوں میں جس قدر جو ق در جو ق لوگ اس فتنے میں داخل ہوئے ہیں اس سے پہلے مرگے نہیں ہوئے۔ پھر عبدالحکیم کو بڑبڑا کر خود اپنی پیش گوئی کے صحیح نکلنے پر بھی کیا مبالغہ ہوئی پہلے تھی۔ کیا وہ ہو گئی۔ کیا دو چار معتبر احمدیوں نے بھی اس سلسلہ سے قطع تعلق کر کے اس کی بیعت کی۔ یہ فرمایا تھا خدا کے نبی نے کہ معتبروں میں قبولیت کے نشان اور نمونے ہونے میں پھر اس سے بڑھ کر ایک اور افتراء معلوم ہوتا ہے کہ نامہ نگار نے بتانے باندھنے کا ٹھیکہ لے لیا ہے آپ بلا تحقیق پھر کسی وجہ وجہ کے با ثبوت بلا دلیل یہ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے بعض دعویٰ کو مولوی لکھنوی صاحب نہیں مانتے کیا تم لوگ کسی ایسے شخص کی مثال دیکھتے ہو جو کسی سے اختلاف ہی رکھتا ہو۔ اور پھر اس کے بعد محض اس کی سیسے اپنا نام اعزاز و فلاح آدم کو چھوڑ کر ایک جھوٹے گادوں میں مدد دینا نہ زندگی بسر کرے اور وہ مجاہدانہ سطح پر کچا ہو۔ یہ فقیرانہ طرز معاشرت رکھے کیا ایسی قربانی

من بعد لا دوسو لا چھو کا یہ مطلب میرے خیال میں ہے کہ آئندہ کوئی رسول نہ ہو گا اور خاتم النبیین ﷺ کا یہ مطلب ہے کہ آئندہ ایسے لوگ ہوتے ہیں۔ گے جو ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی فیض حاصل کر۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے خبریں پانچواں ہو گئے اور یہ درجات وہ انحراف صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل کیا کریں گے۔ اور اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت ان کی تصدیق کیا کرے گی اور اسی سہجائے نبوت کے لئے وہ سچے سچے مایا کریں گے اور خدا فرماتا ہے۔ دشمن جو خود را خدا را اس لئے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر ابرہہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اولاد نہیں وہ محض چوٹے ہیں کیونکہ یہ تو خاتم النبیین ﷺ ہے۔

یاد رہے کہ خاتم اور خاتم میں بڑا باری فرق تو خاتم اور چیز ہے اور خاتم اور چیز۔ خاتم کی رت کی زیر کیا تھا کے معنی میں ختم کرنے والا۔ یہ لفظ قرآن شریف میں نہیں آیا۔ بلکہ قرآن شریف لفظ خاتم رت کی ذیل کے ساتھ جس کے معنی میں مہر۔ مثلاً ابدال کے معنی اگر بدل کرنا ہے تو ابدال کے معنی ادب اور اللہ کے معنی۔ ابدال کے معنی باطل کہہ سکتے ہیں۔ تو ابدال کے معنی میں بہادر آدمی۔ ایسے ہی اتباع کے معنی تابع ہونا اور اتباع کے معنی تابعدار لوگ۔ اجزاء کے معنی جزو دنیا جزو دنیا اور اجزاء جمع ہے جزو یعنی کسی چیز کے ٹکڑے احکام کے معنی مضبوط کرنا اور احکام جمع ہے حکم کی اطلاق کے معنی قسم دینا اور احکام کے معنی ہم قسم ہم وعدہ وگ اطلاق کے معنی پرا نا ہونا اور پرا نا کرنا اور اخلاق جمع جو خلق کی۔ آئندہ کے معنی گورنر یعنی کان اور اذان کے معنی اعلان اور ایسا ہی (آئندہ) کے معنی ہیں کسی کی جو کرنا اور آئندہ جمع ہے شرح جمع کی معنی پیالہ۔ غرض قرآن شریف میں جو لفظ بولا گیا ہے وہ خاتم ہے نہ کہ خاتم۔ اور خاتم النبیین ﷺ کے اتر دے اعزاز میں جواب ہے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ یا کان محمد ابیا احمد من دجا لکم وکنتم دسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شے علیما

فاکرا محمد علیہ السلام معنی اللہ عند ازار آپ

بقایا داران اپنے بقائے حاضرین

اور اللہ تعالیٰ علیہم السلام کی تفصیل ہی خودی اللہ کریم نے کئی جگہ قرآن کریم میں فرمادی ہے چنانچہ ایک جگہ فرماتا ہے ومن یطع اللہ والرسول فادخلنا من الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصلوات علیہم والصلوات علیہم یعنی اللہ تعالیٰ علیہم وہ لوگ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صلوات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی نسبت انعام الہی ان پر یہ ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہم کلام ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف ان کو بخشا ہے۔ اسی دنیا میں فرشتے ان کے رفیق ہیں جتنے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں ان کو مدد اور نصرت دیتی ہے اور ان کے دشمنوں کو آہستہ آہستہ تباہ و برباد اور ناکام ہلاک کیا جاتا ہے۔ غرض ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر اتباع کرنے سے ہر ایک انسان اپنی استعداد و وسعت اور مقدر کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے نعم لہ لوگوں کے فیض اور بھلائی حصے لے سکتا ہے اسی واسطے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو وعدہ دیا ہے کہ ہمیشہ تم میں سے بوقت ضرورت رسول ہوتے رہیں گے۔ جیسے فرمایا۔ یٰٰدٰی اٰدَمُ اٰمّا یا نبینکم ورسولاً مستکم ۱۱ اور پھر قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام اور ان کے منکر دن کے جس قدر قصص جات موج ہیں۔ محض اس لئے کہ ہم ان کو جب کہی آئندہ ہمارے پاس آئیں تو ان قصوں سے ہم عبرت پکڑیں جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لقد کان فی قصصهم عبرۃ لاولی الابصار غرض میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے دل سے خاتم النبیین ﷺ سمجھتا ہوں لیکن ان کی نسبت یہ فقرہ بولنا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ دوسو لا چھو اپنی ذلت اور ہلاکت کا موجب خیال کرتا ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ جس قول کو خدا تعالیٰ مسرفوں اور گمراہوں اور فرعونوں کی طرف منسوب کرتا ہے جو مومنوں کو بھی وہی قول بولنے کی ہدایت کرے بلکہ فرعونوں کا واقعہ ہمارے لئے عبرت کی جگہ ہے نہ کہ ہم ان کی اتباع کریں کیونکہ وہی خدا نے ان کو یہ حکم دیا تھا کہ تم حضرت یوسف کے بعد دن بیعت اللہ من بعدہ دوسو لا چھو کہنا اور نہ ہی ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ان مسرفوں اور مبالغوں کی طرح ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ﷺ کے بعد دن بیعت اللہ من بعدہ دوسو لا چھو کریں۔ خاتم النبیین ﷺ اور دن بیعت اللہ من بعدہ دوسو لا چھو۔ دونوں قرآن کریم کی آیات ہیں اور میرے خیال میں ہر دو آیات آپس میں ہم معنی اور ہم مطلب نہیں ہیں بلکہ ان کے معنی ایک دوسرے بالکل الگ تھلک ہیں دن بیعت اللہ

لیتے کہ اس کی پیشین گوئی کروائی جائے۔ زندہ خدا کبھی حسن نیت سے ہی کام لے لیا کرو۔ اس طرح تو ہر ایک ہمدردی کے فعل کی وجہ سے ارادے میں لیا جاسکتا ہے۔ دوسرا واقعہ آپ سمجھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کا استقبال راولپنڈی میں تین سال کے قریب ہوا۔ حضرت اقدس راولپنڈی کیسے گئے؟ ہمیں تو معلوم نہیں اور ہمارے حلقے اور میری قواس قسم کے مواقع شدہ واقعات کو یاد کرنے سے قاصر ہے۔ کیا آپ کسی خواب کا تذکرہ تو نہیں کر رہے۔ حضرت مرزا صاحب کے استقبال کا تذکرہ اگر ہوا۔ تو خدا کی اس پیشگوئی کے اظہار کے لئے جو براہین میں پیش ہیں وہ سب سچے ہیں۔ کہ وہ باتوں میں کل پنج عین "اور لا تھدھم یخلق اللہ ولا تھتم من الناس۔ آپ تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ کہیں داخل ہوئے۔ ان کے ذکر کو بھی وہ مائیت کے خلاف سمجھتے ہوں گے۔ رد و نیت شاید اسی کا نام ہے۔ کہ آدمی اگر یہ سچا ہے۔ حالانکہ حدیث میں ہے کہ مومن اگر ایسا نہیں رہ سکتا اور خدا کے حضور باطن میں ایک جذبہ رکھتا ہے۔ جسکی وجہ سے لوگ ان کی طرف دھڑلے پڑتے۔ آئیں۔ یہ الزام کہ شریعت میری ہے۔ کیا کیا ہوا معاوضہ۔ اور خلافت تحریریں نہ لکھیں۔ یہ ایک بہتان ہے۔ یہ جواب ہمارا ہے۔ پس نعمت اللہ علیہ السلام کلام دین ہے۔ یہ کہتے صاحب زندہ ہیں ابد۔ سے تصدیق کر لیں۔ پھر وہ خطابی کو کھانکین گئے۔ کہ یہ اللہ ماکس کی طرف سے نبوتی ہے۔ یہاں تک کہ یہ ایک شہرہ راز ہے کہ وہ حضرت کیسی ہیں۔ ان سے انہی خط لکھا کہ مجھے اپنا پاسور سے فوراً لے کر مجھے مذہب کی اشاعت کروں آپ کے جواب لکھا تھا کہ ہمیں کیسے کہہ کر ٹھوڑا کر دیتے ہیں۔ ہمارا کام ملائکہ کے سامنے ہے۔ فانیانی تحریک ختم ہو چکی۔ یہ غلط ہے۔ یہ ان کیسے کہ قادیانی تحریک کے اب آواز ہوا۔ کیونکہ پچیس برس تک صرف شیعہ پڑھتا رہا۔ اور اب وہ بیحد حرکت میں آئیگی اور اپنا کام کرے گی۔ اللہ تعالیٰ (اکمل)

مخالفین کے اعتراضات اور جوابات

ذیل مضمون جو مولیٰ غلام رسول مسیحی بہت اوجہ اور محنت سے لکھا ہے کی قدر کریم کہ بعد نامہ عام کو اسے دوح اخبار کیا گیا اور ایڈیٹر سوال نمبر ۱۔ مرزا صاحب عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فتنے

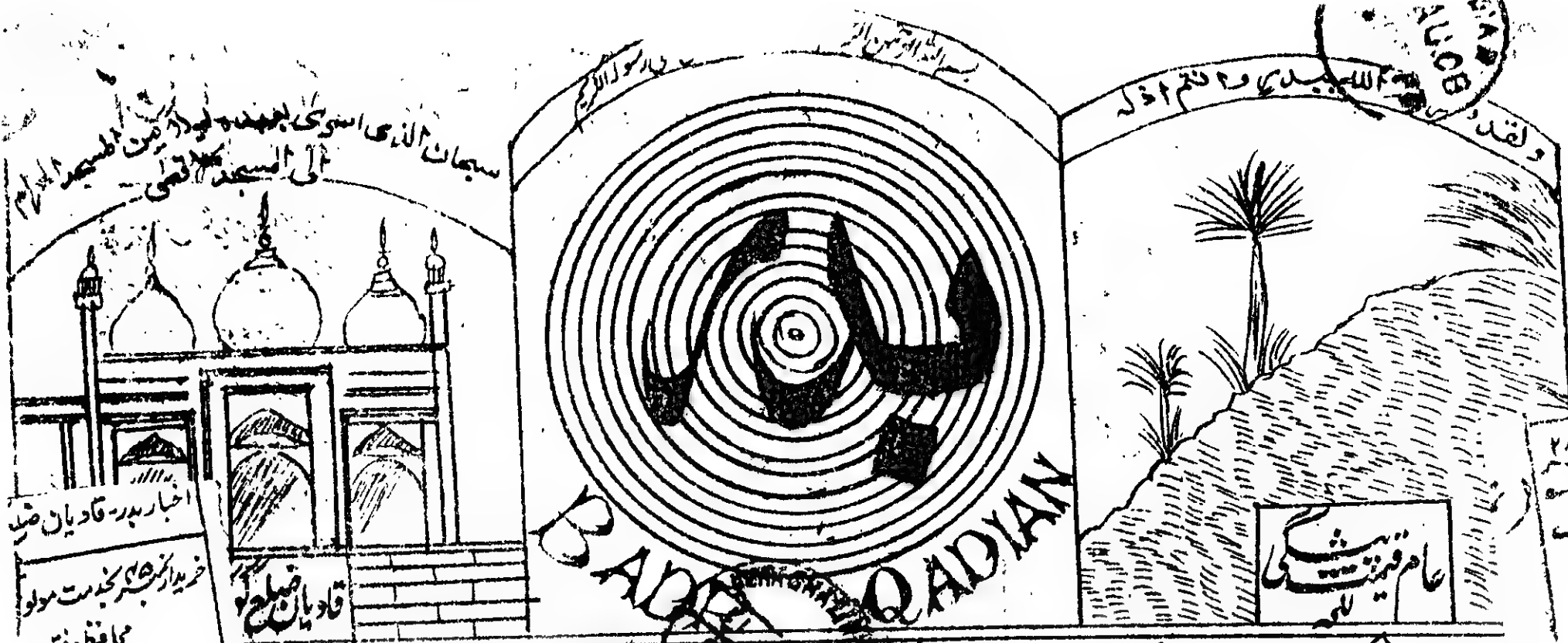
ہوئے اگر آپ سچے ہو تو دشمن کی ایسی زد کے نیچے کیوں آئے جس سے شہادت ادا ہوئی۔ پھر طرزیہ کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے لیکن عبدالحکیم جس کی نسبت آپ نے مبارک کے طور پر بت کی پیشگوئی شائع کی تھی وہ زندہ موجود۔

جواب ۱۔ یہ محض غلط ہے کہ آپ عبدالحکیم کی پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے بلکہ آنحضرت کی وفات تو خود اپنی پیشگوئی کے مطابق ہوئی۔ یہ وہ عبدالحکیم کی شہادت کی کوادس باوجود کہ اسے خبر تھی کہ مرزا صاحب اپنی ذات کے متعلق پیشگوئی کی صورت میں کہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اسے اور ہر اس پیشگوئی کو دی جو بلاخر میدان مقابلہ میں عیاں صدق کذب کی پرکھ سے جھوٹی ثابت ہوئی اور کچھ تو جب نہیں کہ اس کے اہم خیالات نے اس کی پیشگوئی کا منہ حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی سے ہوا ہوا یا ہو کیونکہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الہی ارشاد ہی قوی ہے تو سچے فائدہ دہندہ وہی اب صلی اللہ علیہ وسلم کے وار د ہوئی ہے وہ سرور قریب باطن کے ساتھ غلط لکھتے ہوئے۔ یہ شہادت نہیں کیوں کہ ہر ملکہ اس کے ہم معنی طور سے عبدالحکیم کی اس پیشگوئی کو خود ساختہ اور افراط اور تکرار اور ہر طرح تو فرار نہیں دیکھتے ان کے کہتے ہیں کہ اس کی دماغی بنا دیکھنا ناممکن اور غلط ہے۔ کہ وہ غلط تہورات تھوڑے ہیں۔

کی عداوت اور دشمنی کے تو مشن پھر آخر اخذات اعلام یا شیطان الہام کی صورت میں قالب ساز کی طرح ہر اترے یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مرزا صاحب نے تین پیش گوئیوں کی تھیں لیکن ان میں سے پوری ایک ہی نہ آئی اور یہ تین پیشگوئیاں بھی اس نے مرزا صاحب کی پیشگوئی پر اس کے لئے کی تھیں وہ زندہ نہ رہا۔ مرزا صاحب نے اپنا بارگاہ میری وفات کے متعلق خدا سے فرمایا ہے کہ بہت تھوڑے دن میں جو میں اس دن سب پر ایسا ہی چھا جائیگی۔ یہ ہو گا یہ ہو گا یہ ہو گا پھر تیرا واقعہ ہو گا۔ یہ ہو گا یہ ہو گا۔ جو میں دفع فرمایا یہ مرزا صاحب کی تین پیشگوئیاں کی طرح ہی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک مدت تین پیشگوئیاں نہ لے تب تک تیرا واقعہ نہیں ہو گا اور جب وہ تین پیشگوئیاں کر لیا تو اس کے بعد پھر تیرا واقعہ ہو گا۔ اب دیکھو کہ یہ پیشگوئی کیسی پوری ہوئی۔ مرزا صاحب اگر خبر ہوتی کہ میں ان تین پیشگوئیوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئی کو پورا کرنے لگا ہوں تو کیا وہ جانی دشمن ایسا کر سکتا تھا۔ مگر قرآن مجید نے خدا تعالیٰ کی حکمت علیوں پر کہ اس نے دشمن کی آنکھ میں کیسی مٹی ڈالی کہ وہ باوجودیکہ کہیں نہ دیکھ سکا۔

چشم باز گوش باز در این دہا
خبرہ ام از چشم بندہ خدا
یہ قواس کی تین پیشگوئیاں کی نسبت پیشگوئی تھی جو پوری ہوئی
ان ان تینوں کے ہم لکھنے کے متعلق ہی خوب کہہ لکھ لیا
فرمایا کہ یہ حقیقت الہی صفر ۲۵۰
واللہ یصدقہا کل خیط۔ مکاتیب۔ لیلین سچیل
ادمشد با معلوم۔ یعنی خدا ایک کلمہ کا تقدیر دیا
جائے گا خواہ وہ نرم کرے یا سخت کرے۔ اب دیکھو غلط کیا
کو جس کے اطلاق تین برس سے دو تین برس ہو رہا ہے اس مراد عبدالحکیم کی تین پیشگوئیاں معلوم ہوتی ہیں۔ میں کہ وہ کون سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پھر ان تینوں کی نسبت خدا کی ساتھ اور قسم کے ساتھ یہ فرمایا کہ تینوں پیشگوئیاں جو ایک قسم کے کہ وہ سب میں اور خواہ وہ نرم میں یا سخت میں ثابت جائیں گے یعنی مرزا صاحب کی تینوں پیشگوئیاں جو ایک قسم کے کہ وہ سب میں اور خواہ وہ نرم میں یا سخت میں ثابت جائیں گے یعنی مرزا صاحب کی تینوں پیشگوئیاں جو ایک قسم کے کہ وہ سب میں اور خواہ وہ نرم میں یا سخت میں ثابت جائیں گے

یہی کیسی پوری آئی۔ اور اس میں اس بات کی طرف ہی اشارہ فرمایا کہ اس کی تین پیشگوئیاں جو ایک قسم کے کہ وہ سب میں ایک طرح کی تینوں کی بلکہ بعض سخت دہائے کی طرح ہو گئی اور بعض نرم دہائے کی طرح۔ چنانچہ مرزا صاحب کی تین سال والی پیشگوئی اور اس کی چودہ ماہ والی پیشگوئی اگر وہ خدا کے قادرانہ تصرف سے خود ہی رو کر کے نہ توڑ دیتا تو بیشک یہ دونوں پیشگوئیاں کہہ کے سخت دہائے ہو گئے ہوتیں۔ حضرت مرزا صاحب تین سال کے اندر ہی فوت ہوئے اور چودہ ماہ کے اندر ہی لیکن خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا لہ کے تصرف کا انہماک کرنا اس کے دل کو پیرا جس کو خود اس نے اپنی ان دونوں پیشگوئیوں کو ہر گزت ال تیری پیشگوئی سے رد و بدل کے تو دیا۔ اور جو کچھ تیری پیشگوئی حسین اس نے یہاں تک کہ مرزا صاحب کی اگست مطابق امر سا کہہ جائیگا کہ آپ کی وفات اس کے پہلے ۲۶ مئی کو واقع ہو گئی۔ گو یہ پیشگوئی ہی اس کی ایک کلمہ کا ذکر تھا مگر یہی سبلی رد پیشگوئیاں کے مقابل پر نرم دہائے کے لئے اور نسبت ان کی اتنا سخت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہ یہ ہر دو جملہ کی معافی سے پورا ہوا اور حضرت مرزا صاحب کے مرزا صاحب کے وہ الہامات جو آپ کے مرزا کے مقابلہ میں دل میں سب سے پہلے جوئے کی پرکھ کیسے نمود فیض شائع کیے۔ ان سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ سچے جوئے کا فیض آپ کے جوئے کی موت اور سچے کی معافی کو قرار دیا تھا بلکہ الہامات کے تحت خرقہ عین صادق و کاذب لکھا کہ یحییٰ اس کے تیرے قریب اللہ جوئے میں حق کو کے دکھلا اب اس کے ثوابت نہیں ہوتا کہ سچے جوئے کی پرکھ کیسے کازہ رہا



جسٹس صاحب بی س
غازی خان
کے

امروز قوم من شناسد مقام من
مورخہ ۵-۱۲-۳۲
۱۲-۱-۳۲
دار الاماں ہمارا جنت نشان ہمارا

۲- اگست کو
یاد رکھئے!
کیونکہ اس روز تمام بقایا داران
اخبار بڈر کے نام (جنہیں
ہم پرائیویٹ طور پر ان کے حساب سے
مطلع کر چکے ہیں) رقم قابل الوصول
کے وی پی کے جائینگے
ضروری درخواستیں
(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے
گئے ہیں۔ ان کے جواب ضرور
ہی بھیج دیجئے۔ جواب میں اپنا نام اور
نمبر ضرور لکھئے۔
(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ
منی آرڈر بھیج دیں۔ تاکہ ہم وی پی
سistem کی موجودہ ناگزیر تکلیفات
سے بچ جائیں۔
(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ
فوراً اطلاع دیں۔
(۴) وی پی واپس کر کے ہمارے نقصان نہ ہو
(۵) جن اجاب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی رقم
سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی
قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں

(بد پرپس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پورہ پرنٹر پرنٹر دیاشر کے حکم سے بہ اہتمام منشی محمد صادق خیر مطبع لغبار چھاپا گیا۔)

اسٹریلیا سے ایک خط

ذیل ذیل جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ اسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر محسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے جو جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کر لی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حقہ میں سے سو روپیہ رسالت پر دل عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہو گا کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح پس پڑا۔ ابتداء کیونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرسلے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھلا ہے۔ کوئی دوسرے یا نہ دیک کسی پر جنبش نہیں آئی یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور پینے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل آئیڈیٹر مکملی و محمد علی برادر م۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی کہ ہمارے معصوم امام اس جہان سے رحلت کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون میں نے یہ کہہ کر اپنے ذہنی زخم کو دور کیا کہ اس کی زندگی کی غرض میں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے گرج کر گیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی۔ جبکہ ہمیں ضرورت تھی۔ جب میں اکیلا ہوا تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس ہنسناک خیر کو صحیح قانون یا غلط۔ جو سکتا ہے کہ افواہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکنے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ اوں کو دو بیارنگ لائق تھیں۔ میں کچھ ہی فیصلہ کر سکتا تھا۔

عبدالعلیم جیسے دشمن خوشی کے مارے چھوٹے نہیں سائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمان کو ہلا دیں۔ جنہوں نے پاک امام کو اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیوں میں سے ایمان کو بہت کچھ منسوب کرتی تھیں۔ مگر میں اوں کے

جو سامنے دکھائے۔ یہ چھ نبیوں کی وہ پیشگوئیوں میں ایک کانی بن سکھائی ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر خطہ ہی ہوا کرتا ہے ان میں نے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض سے اس کے پاک اور اعلیٰ سچائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا دل یقین ہو گیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس کجسم کی بوجہ نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہنچائی ہیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ تھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے۔ جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کو مطابق ٹوٹ رہی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں۔ جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جگہ تک نیت سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے غالی از دلچسپی نہ ہو گا اور جس میں عجائبات روزگار۔ یعنی ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مذہب دنیا میں ہو رہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے ارد گرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کوششوں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللہم صل علی المسیح الموعود وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمد کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپ کے دیر سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کر کے میں بہت ہی غم محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا بد قسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہو کر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کر سکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میری دل پر ڈنگ کا کام کرے گی۔ اور مجھے ہمیشہ زخمی

کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوس ناک خرد افی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں اس پر افسوس ہوں۔ کہ وہ بڑی دیرری اور محنت کو کام فرمادیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فائدہ کو ہمیشہ یقین میں رہیں بڑے بڑے استیلاؤں کے لئے تیار ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہم نہایت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجہ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیے۔ جو تادمین خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں۔ ہم کبھی امید نہیں کر سکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم ٹھٹھے پھل کاٹیں گے۔ میں یہ یاد رکھنا چاہتا ہوں کہ اس کو اپنا دائرہ بنانا چاہیے۔ کہ تمام مضامین لکھ کر کشش کی محک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اسکے پاک نبی اور اس کے یح کی برکتیں تم پر اور ان احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کو خدا تعالیٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ برائے نوازش خاکر کا سلام پاک امام کو پہنچا دیں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی اوں کے کہنے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے عزیز حکیم مولوی نذیر الدین حکیم الامت کو۔ و محمد علی محمد صادق و سید محمد حسن صاحب احمدی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

۱۔ پیسا کا صادق
حسن بن موسیٰ خان احمدی برن شریٹ
۲۰ جون سنہ ۱۳۰۰

قابل ترجمہ خریداران

تمام اصحاب کی خدمت اتنا س ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا پتہ خریداری ضرور لکھیں اور نیز بجا اب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکایت صاف۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مُحَمَّدٌ وَآلِہٖ عَلٰی سُلٰلِہٖ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ
 الْحَمْدُ لِلّٰہِ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ اور
 ہمارے حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا
 اطمینان ہوا۔ اور آپ کے دُور آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ
 تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی
 خواہش ہے کہ آپ تکلیف اٹھا کر ایک دفعہ اغویم باہر شاہین جیٹا
 کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے ہیں۔ اور میں بھی
 ان کے لئے پانچ وقت دعائیں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص
 ہیں۔ ان کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بلف خطہ
 ان کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پوچھا دیں۔ باقی خیریت ہے
 والسلام
 راقم مرزا غلام احمد از لاہور
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 مُحَمَّدٌ وَآلِہٖ عَلٰی سُلٰلِہٖ
 اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗ
 آپ کا عایت نامہ سید سیدنا جہانگیر اکرم اللہ خیر باد شاہین جیٹا

ایک اور خبر گیری میں آپ کو سنت ہو گی کہ لاہور
 بہت شرمندہ ہوں کہ اُن کے ایسے بزرگ خدمت میں سے
 قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور
 جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں جرحیں
 تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیں گے اور
 دعا بھی کرتے رہیں۔ دعا اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میں غلام
 مع اپنی بیوی کے لاہور میں آئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ
 اُن کے بعد اُس جگہ مکان جہاں وہ سوتے تھے کسی
 دوسرے کے سٹلنے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ
 آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار
 اپنی جماعت کے آدمی کو سلاویں جو خیر خواہ اور ہمدرد
 خواہ شیخ محمد نصیب کو سلاویں اور اگر وہ نہ آسکیں۔ تو
 اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلاویں۔
 خواہ مرزا محمود بیگ کو سلاویں۔ بندوبست قابل تسلی
 ہونا چاہیئے۔ باقی سب خیر مرتب ہے۔ چوتھے روز
 ڈاکٹر آیا آتی ہے۔ دعا شروع ہے۔ اور شفاء اللہ تعالیٰ
 کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین فہم آمین
 مرزا غلام احمد از لاہور ۱۳ مئی ۱۹۱۷ء

سب ایجنٹ کہتے ہیں کہ حضرت اقدس سے ایک تہ تک خلاف رہا۔ مگر میرڈوئی کی موت جب ان اہلکاروں کے روبرو ہوئی۔ کترین کی ہدایت کا سبب ہو گئی۔ چنانچہ واپسی پر یکم اپریل سنہ ۱۹۸۰ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ جسٹری شدہ ارسال کر کے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجئے۔

.....

حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیکر علاوہ چند نصیحتیں لکھ کر دعا فرمائی اور پھر تسبیح فرمایا کہ

میری طاقت تمہارے ضعف کو ذیل کر گئی خادم
نے اپنا عقیدہ یکم اپریل ۱۹۵۷ء پرچہ البدیع شائع کرایا
ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک
مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا
اور اعلیٰ حضرت کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی
قَالَ يٰعِيسٰى اِنِّى مُتَوَفِّىْكَ ۚ وَ اَفْعَلٰى اِنِّى سَمِعْتُ

اس کے بچے ۱۳۲۶ کے ہجری میں پیدا ہوئے۔
اس مضمون کو پرچہ مشرق کے ادیب سرکار نے
کو لکھ بھیجا۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب مشرق
شائع کروا دیا تھا۔ بحمد اللہ کہ جس تاریخ کو حضرت نے عالم روم
میں تسلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے
اعلایا فرمایا۔ خدا جزا و خیر دے گا۔ آمین۔

مگر اخبار بندر والہم دور یو یو آت ریلینگز اور شعیخہ الافان کے ساتھ
خریداروں سے لاکھ لاکھ جادو کے بصورت نامہ لکھنے کے لیے امیر اور اس
آپس قیمت بلا دروغ واپس ہوگی۔ محمولہ اکسبند خریدار کا نام مل
کے خریدار کے لئے خاص رعایت ہوگی۔ جو بدنامی سے خط و کتابت مل
ہوگی۔ نامی حکماء کو محمولہ اکسبند پر مضمون مفت ملے گا۔
المستشرق محمد امین احمدی کا مقام ذاتہ نامہ مستحق و خلیفہ امیر
نوٹ میں یو یو آت بندر سے ذکرہ بالا قیمت پر مل سکے گا۔

ایک نوجوان احمد کی حجام بنو قادیان کا رہنے والا اور مولانا
آمدنی والا سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں
ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی
کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی بیوی۔ عمر شریف
مذکورہ کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی ۱۵۰ روپے فی ماہ ہے۔
موتور میں کم نہیں۔ درخواست اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب
قادیان کی معرفت ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو کہ جبلِ ثواب
میں کاروبار کرتے ہیں۔ بعض شرعی ضروریات کے سبب دستان
ہے علاقہاتِ دہلی اور اس کے قریب جہاز میں لے جانا چاہتے
ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر نذر محمد صاحب

(۲۶) ایک نوجوان نہایت خوش شکل و خصلت اور جوانی میں ہی اپنے
صالح اعمال ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی ہو کر پیدا ہوا تھا۔ اس نے اپنے
سب سے بڑے شہسوار کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان سے ایک عورت
کی ضرورت تھی۔ خط و کتابت سے یہ بات سامنے آئی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک مقرر کی چند باتوں کا جواب

اپنے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی نگاہ کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت میں ایک اعتراض ہے۔ ان آپ نے اس کو منبر دین میں ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ میں ایک شرع قائم یا زندہ کرنے لیا ہوں۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیکے بڑا ائمہ اور سے مجھے اطلاع دینی ہے اور انہیں غیبی میرے اشارے حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو پھر یہ نبی یا نہ

مہندون کی مانند ایک شخص ہے جس کے بھادو کا انکار واجب کفر نہیں ہے اور نبی ہے تو پر بعد از نبوت اس کی موجودگی میں اس شرع کا قائل جانے چاہیے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھوں مرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے ذیوی امور کے فیصلہ کا دوا دہا کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر کہیں جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے پیچھے ہے تو کیا عقل اس کو مؤید تائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے تو کیا وہ تائید مسلمان کے لئے واجب العمل ہوگی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہیں یا ان کا کوئی فائدہ منظور ہو سکتا ہے۔ کیا آپ سے امید کیوت میں کہی ایسا ہوتا ہے۔

الجواب

واللہ یتلم الحق و الصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال رود اور دوچار ہو جائے اس کے شعور و عقل کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو اس حقیقت کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تعجب ہوتے ہیں ان کی توجیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل پہ ان مہماتوں سے متاثر ہوا جو کہ تہدی کی نسبت ان میں کلفا کلابون مٹا کر لگا۔ اور یہ کہ لگا اور وہ کہ لگا حتی کہ ال کی اس قدر کثرت ہو جاوے گی کہ کوئی حد قبول نہ کر لگا وغیر ذلک۔ تو اس متاثر ہر کہ پہلے تو اپنے تائید غیبی کے سوز مقرر کر لے کہ جس سلطنت میں وہ ادا دین کے مردین ہوں۔ پہلے اس کی غایت کر کے اس کے قواعد و جوہر سے باہر ہو جاوے اور اس کو تباہ کر

عنان حکومت اپنی ہمتیں لے لین اور ہر اس کے بعض خاص ان چنانچہ کہ قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہیں اور ہر شرع قائم کرنے کو اس بات پر منحصر کیا جو کہ ان چنانچہ امور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف میں لے گئے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس شخص کے تشکیک میں کھینچا ہے حالانکہ ایک بوجہ ہی جانتا ہے کہ تائید غیبی انبیاوت حکومت اور گورنٹ کو امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا اخصامان چند ذیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ماتھے سے لیکر اپنے تصرف میں کرنے پر ہے۔

پہلے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنی تائید غیبی کے لئے کو میں پہلے امیاد پر ان سے کوئی انصاف تو عائد نہیں ہوتا جو کہ میں خود و تائید غیبی تسلیم کرتا ہوں کیا آپ کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلے ہیچ لیتے کہ جب میں تائید غیبی کیسے یہ امر ضروری قرار دیتا ہوں کہ انہی اقوام کی حکومت کے اقتدار سے ایسا باہر ہو کر اس کا اور اس کے مریدوں کی اس لئے اسے اپنے ذیوی امور میں ہی حکومت کی صورت ہرگز کہی نہیں رجوع نہ ہو تو پر میں ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دہنگا کہ وہ علماء اسلام نے نہایت کفر اقوام کے جیل خانہ میں مدت تک قید ہو کر اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض۔ کے ادا سے ہی روکے جاتے۔ ہر میں یا جو کفر اقوام کی طاقت قتل کیلئے اور پھر اہل لام کی توجیہ کے مطابق ایسے نبی کوئی ایک دو تین بلکہ انہوں نے کچھ ایسے کہ بعض وقت ایک ہی دن میں بیسیوں لاکھ قتل کئے گئے ہیں اور بلے دیئے۔ حضرت مسیح اور حضرت یحییٰ کے پروردگار

حضرت یحییٰ جن کے ہر پر ہیت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اتر آئی تھی اور ان کے ساتھ کہ ہوا کیا اہل اسلام نے نہیں مانا کہ پہلی قوم تک قید خانہ میں تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے منہ پر جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر بلا و قتل ہو کر ہر شے کیلئے ان کاموں سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے قوال اسلام کی تسلیم کے مطابق حدی کر دی کہ کوئی اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق وہ ہر دور کے رد اس اور دوسرے حکام کے اتہامین گرفتار ہو کر حالات میں ڈالے گئے اور ہر ان کے در سے کہیں ہلک کر چلے گئے اور دہزارا کے قریب گزر چکا ہے اور وہ زندہ ہیں اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مریدوں کی خبر لیتے ہیں اور نہ تبلیغ کرتے ہیں انبیا و بعد سو قریب تائید غیبی ہونے کے ان مردود و غافل ہر دور کیسے دم بخود ہوئے ہیں کہ اس قدر عرصہ از گزرے ہے پر بھی اپنے

مؤمن کی خبر تک نہیں لیتے اور ہر کہتے کہ تہہ کہیں قیامت قائم کرے یا ہوں قیامت تو جو کہ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ جو ہے حدی قیامت جب مسیح کے قیامت قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو سخی یہ کہ کہ انبیاوت منتہی اور مسیح اس لغت سے غفلت کو چھوڑا ہے آیا تھا ساری پرانی ہی پھر دیا۔ تو پر اس سے تعجب نہ لگا۔ کہ ایسے نظام کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت لے لیں جو جو دین اور مومن اللہ مومن سے انکار کرے اصل بات یہ ہے کہ شریعت میں جس طرح عبادت کے احکام بیان ہوتے ہیں اسی طرح انتظامی اور ذیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہیں لیکن سنت الہیہ ہی جاری رہی ہے کہ کہی تو نبوت اور سلطنت کو حق کر دیتا ہے اور کہی ان کو بعد اجداد کر دیتا ہے اور جب جہاں تو ہے تو بعض وقت سلطنت کے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات بہت دور ہوتے ہیں۔ تب رعیت کو اپنی ذیوی امور میں سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ ہر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان ذیوی امور میں رجوع کرنا پڑتا ہے سلطنت سے تعلق رکھتے ہیں سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات بعد زمانہ کے باعث لوگوں کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تو قیوم باریہ خیال کر کے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کو کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر توجہ دینا چاہیے کہ بعض انبیاء کو حکام کے ماتحت کیا کیا روکا دین پیش آئیں۔ حتی کہ بعض کے لئے وہ روکا دین اس قدر مستہوین۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد ہی بڑے بڑے عرصہ دازنگ وہ قائم رہی ہیں۔ لیکن تجدیدین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کے خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجدد دین ہی کے حال پر غور کریں کہ کیا میں قدر مجدد دین۔ اسلام اس وقت تک آئے ہیں۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہیں یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کہی اپنے کاموں میں روکا دین نہیں پیش آئیں یا ان کے ذیوی امور بادشاہوں کے قوانین و آرا پر کبھی فعل نہیں ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہیں بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو مسائل میں نام بھی درج ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں میں قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خدا تائید کے حکم سے ان مسائل کی اصل حقیقت دنیا بظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید نصرت کرتا ہے بیان تک کہ محمد خداوند کریم

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کر کے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات و کرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خدا داد قدرت قدیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو نعم تیری وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کو ہاتھ سے اس حد تک نشہ و نہا پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے۔ ان اس میں ہی شک۔ نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہے لیکن جو جس طرح پہنچا۔ وہ عظیم الشان ہے جب اللہ سے توبت منظر آئے اور کلمہ تیری جماعت کے بارے میں وقت میں چلا گیا۔ جو کہ نظر ہر ایک نامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کو راولپنڈی جماعت کو کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت پر عیسوی ہو گئی۔ کہ جس ایک افسر نے انکو صلیب پر قتل کر دیئے تاکہ کھدیا تھا پس جب صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب و غریب تعلق رکھ رہے تھے اس وقت آپ کے ہرگز ہمنیال لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ اچھا تو اسے قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود مختار پر بھیجئے اور ۱۲ عیار یوں کو تخت و تاج دینے انہیں کو خوش کر اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار نہ رہیں وغیرہ لوگ۔

وجاہل الذین اتبعولہ فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کا زمانہ اگر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ میں وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلاں پیش آئے ہیں۔ کہ جو ہر احکام پر بغیر وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کر کے اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسیٰ کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کر نیکی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ میں نکل دینی ہے اور ہر اس ملک کے متعلق بہت احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جو جہین حضرت موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ کہ اس وقت تمہیں یہ کرنا پڑے کہ پر تو ان مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اس کو تیرے میں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت انکو دئے گئے تھے۔ پر انکو پھر بھی یہی ناصری کے حالات کی طرف

توجہ دلاؤں گا۔ کہ کونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو یہی اسی کے ہرگز ہونے کے باعث کہا گیا ہے۔ پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہرگز ہونے پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت یح ناصری کی نسبت شانزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنا وہاں خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ نبوی اور انتظامی امور میں وہ خود ہی اسی سلطنت کے ماتحت رہے جس سے یہود کو چھوڑنا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا۔ کہ کتب سابقہ میں صامت لکھا تھا کہ یح سے پہلے ایسا ہی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین نازل ہو گا اور وہ زمین آید۔ پہلے اعتراض کا جواب تو یح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ ایسا ہی آگیا ہے اور وہ یہ کہ زکریا کا بیٹا ہے یعنی ایسا کا خلیل مراد تھا۔ پر یہ یہود نے اس جواب پر بھی اعتراض کیا کہ اس سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتب۔ اللہ کی تائیدیں کرتا تو اور دوسرے کا جواب یح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعے یہ معنی بتائے۔ کہ یح خدا بادشاہ پر آخر ایک وقت آئے گا۔ کہ مسیحوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تائیدیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ معنی یح ہی تسلیم نہ کیا۔ اور سلطنت ہی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر اراکین اور لوگ بھی ہو گئے۔ اور اب تک بھی سلطنتیں بڑی شان و شوکت کے موجود ہیں۔ اور یہ یح کو خدا کے عالم الغیب کے خبر دی تھی۔ کہ

وجاہل الذین اتبعولہ فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ (یہ یعنی تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کر کے یح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

نورانی طرح محمدی یح کی نسبت یہی ایک قویہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہ ان سے ہی اترے گا۔ دوم یہ کہ وہ اگر کھار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہو گا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی دوا اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آدم کمان ہے اور پرورد عظیم الشان بادشاہ کمان ہے تو اس نے یح کے بھیجے والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنت اللہ سے ثابت

کیا۔ کہ آسمانی پر نبوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جاسکتا ہے نہ آسمانی ہے اور کہا خدا نے پہلے یح کی طرح مجھے ہی وجاہل الذین اتبعولہ فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو یح کی طرح نبوت اور کشت کے ساتھ زندہ رہ کر دیکھوں گا ان نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ یح کی طرح یا شاہ میرے پر ملک برکت فرمائیے گا اور میرے ایلح قیامت تک میرے مخالفین پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جواہرین پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی جو یہ کہیں کہ ان کے دونوں جواہرین پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس خدا نے وہاں پر سب کچھ کر دیا وہی زبان پر بھی ضروری کر دیا تھا۔ بالآخر میں آپ کے بھیجتے کہ اس میں اور خدا خوب جانتا ہے کہ خدا کی سے اور اللہ البصیرت تو اس میں ہم لوگ نادان نہیں خود غور فرمیں۔ فریب اور غریب کے گزرتے محتاج نہیں اور ہر اپنی عورت اور دوستاں رشتہ دار اور خصوصاً اپنے یاروں کے۔ ہرگز ہر دشمن نہیں اور نہ ہم لوگ ان سے اپنے وطنوں اور روئے کاروں۔ سے ہرگز یہاں پر کسی سگے کو دیکھتا تھا اور نہ ہرگز ہر کوئی کہا یا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے ہر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ والا بالاسد شمس تالک کہ ہر ہم نے بٹا تجرہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو کتنا اللہ سنت اللہ۔ سنت الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا یح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدائی نظام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے دین اور دل کو حب و بغض سے بھلے کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لا حول اور دور و شریعت اور اللہ اللہ پر ہر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو میں ہے وہ آپ پر کھول دے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نماز میں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم یہ متفق علیہ طریق ہے حق و باطل کو اسی کو علم ہے اور ہم ہی اسی کے عاجز بندے ہیں اور ہی معرفت الغلوب۔ اور غدار الذین اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاہدوا فینا لخصدینہم سبیلنا امن یحب المضطہ اذا دعاه۔ فقط خاتم حمد۔ محمد در احمدی۔ حکم حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام

ساجد احمد کس طرح بن سکتا ہیں؟

پنجاب کے اکثر شہروں میں جہاں براہِ راست
کثرت کے ساتھ ہیں سہرے ایک دو مساجد ایسی جگہوں
کے قریب ہیں جہاں مخالف کسی قسم کا اثر اور فساد
میں کوئی گہرا اثر نہیں ہے۔ لیکن جہاں ایسی مسجد ملے اور
انسانی اثر ہو تو پھر وہاں سجدہ میں نماز پڑھنے میں
والتفاسد کی وجہ سے اپنی سجدہ بتائیں نہ کوئی
مشکل اور سختی کوئی ایک نفس بیٹے مکان کے
کل یا کسی مسجد کو اس امر کے واسطے وقت کرے
اور اپنی دوست کو پند کرے اس میں شائبہ
کسی مسجد یا لیں کوئی جہت زیبا نش آرائش
کو ضرورت نہیں مسجد کی زینت تو پاک و
تہوں کے ساتھ ہے۔ یہی سنت اصحاب
کی ہے۔ الحمد للہ کہ ہماری جماعت میں اس کے نونے
قائم ہو چکے ہیں۔ انبار میں ایک دوست نے اپنا
مکان وقف کر دیا تھا۔ ایسا ہی سوجھ بوجھ سے خبر
آئی ہے۔ جس کی تفصیل ذیل کی مراسلت میں دی ہے
اللہ تعالیٰ ایسے دوستوں کے اسوال اور جائیداد میں
برکت دے۔ قیامت تک ان کے واسطے یہ ثواب
جاری رہے گا۔

خدا تعالیٰ کا حامی اور مددگار ہر تک ہے۔ خدا نے جب چاہا کہ
مسجد علیہ ائمہ کے مشن کی شامت اس گاؤں میں ہو
اور اس ملک کے مخالفین جو اس کے معدوم کرنے کے فکریں
لگے ہوئے ہیں ان کے منصوبوں کو روکا جائے اور تکفیر اور
فتویٰ تکفیر کی ناکامی ہر ایک اہل بصیرت کی نگاہ میں روزِ روشن
کی طرح ظاہر ہو جائے۔ تو اس گاؤں میں ابتدائیوں ہوا کہ
ملا جلال الدین چک پر گئے سوجھ بوجھ منظر منظر بنائے
گئے مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبدالواحد صاحب
ڈاکٹر مرحوم دھنن کو جنت نصیب کرے گا تھا۔
تاریخ ۲۲۔ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ کو آخر میں جناب حکیم
محمد حسن صاحب نے شیخ عبدالرحمن صاحب باری گدام خارجہ
و تیر محل جناب احمدی لوگ سکنا لایا چک سکنا و زند

جلال الدین چک پر گئے سوجھ بوجھ منظر منظر بنائے
گئے مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبدالواحد صاحب
ڈاکٹر مرحوم دھنن کو جنت نصیب کرے گا تھا۔
تاریخ ۲۲۔ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ کو آخر میں جناب حکیم
محمد حسن صاحب نے شیخ عبدالرحمن صاحب باری گدام خارجہ
و تیر محل جناب احمدی لوگ سکنا لایا چک سکنا و زند
جلال الدین چک پر گئے سوجھ بوجھ منظر منظر بنائے
گئے مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبدالواحد صاحب
ڈاکٹر مرحوم دھنن کو جنت نصیب کرے گا تھا۔
تاریخ ۲۲۔ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ کو آخر میں جناب حکیم
محمد حسن صاحب نے شیخ عبدالرحمن صاحب باری گدام خارجہ
و تیر محل جناب احمدی لوگ سکنا لایا چک سکنا و زند
جلال الدین چک پر گئے سوجھ بوجھ منظر منظر بنائے
گئے مگر ہر صورت میں مضبوط بنایا ہوا جناب شیخ عبدالواحد صاحب
ڈاکٹر مرحوم دھنن کو جنت نصیب کرے گا تھا۔
تاریخ ۲۲۔ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ کو آخر میں جناب حکیم
محمد حسن صاحب نے شیخ عبدالرحمن صاحب باری گدام خارجہ
و تیر محل جناب احمدی لوگ سکنا لایا چک سکنا و زند

رب نہ ڈال سکے۔ یہاں تک کہ بروز عید الفطر تھینا
پچیس آدمی کی جماعت سے نماز مسجد ائمہ میں ادا کی گئی
اور مولوی سید وزارت حسین صاحب سرکار افسر اور
سید ارادت حسین صاحب زمیندار کی تحریک اور مخلصانہ جوش
سے مبلغ پچاس روپیہ چہرہ واسطے تیاری چار دیواری کے
موجودہ ضروریات مسجد کے جمع کر دیا۔ خیر العید الفطر کے
اب ذرا حالت مخالفت کی سنئے۔ سکنا کے چمکسن کھیر
سے سرکار میں درخواست افسر اعلیٰ کے پاس بائیں مضمون
بھیجی گئی کہ شیخ عبدالرحمن کے گدام میں چہرہ بدلو کرنا ہے
جو پبلک کے پھیلنے کا موجب ہے۔ اس سلسلے گدام مذکور
اٹھایا جائے گا اور یہاں کے اسپتال جناب ڈاکٹر صاحب
سے بھی کپورت کر دی۔ خیر العید الفطر شیخ عبدالرحمن صاحب
ڈاکٹر صاحب نے ۳۳ روپیہ اور ۳۳ روپیہ چار دیواری پاسے پر دھرایا کہ
مقدمہ مذکور مخالفت کی وجہ سے چلا ہے۔ ان کے وار کو ہزار روپے
پر بھیج دیا جائے گا۔ باوجود تمام چاروں صاحب بہادر ڈاکٹر صاحب
ڈاکٹر صاحب نے حسب استعداد ہر دو فریق بائیں شخص کو منظور کیا
تین شخص مری کی جانب سے اور دو دعا علیہ کی طرف سے
تاریخ کے روز مولوی نصیر الدین احمد صاحب نے ٹی کلکٹر بوجہ
اس کے کہ ان کو نوٹس نہیں ملے تھی۔ چوری میں شریک نہیں
ہوئے۔ دعا علیہ نے شاہ سہمی احمد کے پاس درخواست مہلت
کے لئے دی۔ شاہ صاحب مذکور نے درخواست کو نہیں لیا
اور فرمایا کہ مجھے حق نہیں ہے۔ دعا علیہ نے گواہان کو واسطے
انہار کے پیش کیا۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ گواہان کے لفظ
لینے ہمارا کام نہیں ہے اور اس کے بعد اسپتال سرکاری
میں تشریف لے گئے۔ جہاں جناب ڈاکٹر وارث امام صاحب تشریف
فرماتے۔ دعا علیہ نے صاحبان جیوری سے یہ عرض کی کہ یہ
گدام ہمارا اس جگہ تیرہ چوہہ برس سے اس جگہ پر ہے۔ ان
شاہ صاحب مذکور نے فرمایا کہ جب تم نے تیرہ چوہہ سو برس
کا مذہب تبدیل کر لیا۔ تو تیرہ چوہہ برس کا گدام بدلنے میں
کیا حرج ہے۔ خیر اس کے بعد جناب شاہ صاحب تشریف
لے گئے اور باقی جیوریوں کو یہ فرماتے گئے۔ ہم رپورٹ
لکھ کر رکھیں گے۔ آپ لوگ اگر دستخط کر دیکھیں گے اس کے
بعد ہر طرف سے مبارکبادی کی دھوم صاحبان چمکسن کی
آپس میں ہونے لگی۔ قاضی سید حفیظ الرحیم جو اس معاملہ میں
بہت کوشاں تھے کہ جس میں گدام اٹھ جائے۔ فرمانے لگے
دیکھا حق یوں غالب آئے ہے۔ اور محمد عبدالرزاق مختار باری زبان
نذرت بیان سے یوں ارشاد فرماتے لگے۔ کہ اب بھی کچھ نہیں

بگڑا ہے۔ عبدالرحمان اپنے برعقیدہ سے توبہ کر کے باسلف
پچاس روپیہ بطور جزیرہ ہم لوگوں کو دین۔ تب یہ گام رہ جائیگا
اور جناب قاضی سید مظہر عالم صاحب دجاس عاجز کے والد بزرگ
ہیں (ہیں) فرمائے گئے کہ اب آپ مرد گھٹی (یعنی جہان مودہ
جلتا ہے) میں جگہ واسطے گام کے تجویز کیجئے۔ بیچارہ عبدالرحمان
مدعا علیہ ان سب باتوں کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور منوچہر جاکر حضور
جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے برادر کے
دی گئی کہ جو رہے کل حاضر نہیں۔ اس لئے مہلت نہیں دی گئی
گیا کہ نہیں لیا گیا۔ شاہ صاحب یہ فرمایا کہ تیرہ چودہ سو برس
کہ جب اندھ سب بدل دیا۔ تیرہ چودہ برس کا گام برس
میں کیا حرج ہے اور بھول چلا دیکھل و بابو دیو کی نندن صاحب
تتمہا رنجنا صاحب مدعا علیہ بحث کیا۔ روشن دماغ مجسٹریٹ نے
تتمہا احمد صاحب کی اور پورٹ کو سن کر کہ یہ حکم معاورہ فرمایا کہ
یہ کل کارروائی ناقابل التلافی ہے۔ دوسرا جوری پھر سے
مقرر کیا جائے اور اور پور پور الدین صاحب موصوف و
بابو سید احمد صاحب (آئندہ مجسٹریٹ) دیا
داریج باب۔ سب انکسٹر تھا نہ سورج گڈھ و موڑلی سا
ساکن تیلہ پکڑا۔ دشمنی کچھ اصل ملازم شاہ سہی احمد صاحب
جوری، قدر ہوئے۔ تاریخ مقرر کردہ کو جوری لوگ گام پر
تشریف لائے اور چونکہ گام کی جانب پچم چند ہندو جات
وغیرہ کا مکان ہے۔ جو کہ قاضی حفیظ الیم صاحب بحیثیت
زمیندار اپنے اون لوگوں کو حق بات کہنے سے روکتے تھے
مگر اس تاریخ کے آگے کے قبل پنج روز قاضی صاحب مذکور
معدد پسر اپنے ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے نصرت
ہو گئے تھے اس لئے ان سب لوگوں نے بن کا مکان
گام کے قریب تھا۔ بلا خوف و دہشت حق بات کہہ دی کہ گام
سے ہم لوگوں کو کوئی تکلیف نہیں ہے اور مذہبی عداوت
کی وجہ سے چلا گیا ہے۔ گام نہیں اٹھنا چاہیے۔ جناب
شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہاں جوری کی
رپورٹ کی مخالفت میں ہم بابو وکیل و دیگر مختاروں نے از
جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف
نے رائے جو یوگنی بہال رکھی۔ العاقبتہ للیقین فقط
منظور عالم عرف نسیم احمد احمدی از سورج گڈھ نوکھیر

عظیم الشان تصاویر کے
عجیب و غریب واقعات کے
قبل اس واقعہ کے
کھینچنے کے بن جٹا
کو خاص طور پر اس

واقعہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس واقعہ سے نصرت
بکھڑیں اور عرت حاصل کریں اور استغفار اور دعاؤں میں
کثرت کریں کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت میں بالکل نیا ہے
اور ہندوستان میں کیا بلکہ مالک غیر میں ہی سیر خیال میں ایسا
سننے میں نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو محفوظ رکھے۔ آمین
اس تصادم کے واقعات کم و بیش جملہ اخبارات میں شائع
ہو چکے ہیں اور جو خاص خاص باتوں کے واقعات بھیج
شائع ہوئے ہیں لیکن مجھ کو حسن اتفاق سے اس موقع
کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ میسر آ گیا تھا۔ اس واسطے
مفصل کیفیت نظر ناظرین کرتا ہوں۔

۶۔ مئی ۱۸۸۷ء کی صبح کے دن دھج کے، ہ منٹ
پر یہ تصادم ٹرین ۱۷۱ و ۱۷۲ اودھ روہیل کھنڈ کی
میں قریب غازی آباد کے واقع ہوا۔ حادثہ کیا تھا حقیقت
میں غصہ ابھی تھا اور بالکل قیامت کا منور نہ تھا بن ٹرین
نے بچشم خود اس کو دیکھا ہے وہ اس وقت ذکر کرتے ہوئے
کا سبب اسٹیشن میں ہر دو ٹرین مسافروں سے پوری ہوئی
تھیں۔ ایک بارات میں مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک
اڑاکا جرج لافٹ ٹکٹ تھا سوار ریوے سے تھے دوسری
بارت میں ۱۲ مسافر مسدوری اسٹیشن سے سوار ہوئے
تھے۔ تصادم ایسا شدید واقع ہوا کہ ایک ٹرین کا انجن
معدہ چھ گارڈیوں کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑھ گیا اور اس
پر نیا تاشہ رہ گیا۔ گلیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتھ
تھی وہ پھٹ گئی اور باؤر ہی پٹ گئے بس پھر کیا تھا آگ
اپنا کام شروع کر دیا۔ جو غریب ساؤکچہ زخمی تھے اور گاڈیلز
کے نیچے دبے ہوئے پڑے تھے اور اگر آگ نہ لگتی تو
شاید ان کو مدد مل سکتی تھی اور ان کی جانیں بچا جاتی
مگراگ کیا تھی۔ قہر آبی تھی زخمی چلاتے تھے کہ کوئی ان
کی مدد کو پہنچے اور ان کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تھی
اس موقع پر دو واقعہ قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے
ہیں ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تھا۔ باپ نہ معلوم کس
طرح باہر گاڑی کے پکڑا گیا تھا جس گاڑی میں لڑکا تھا اہل
میں آگ لگی ہوئی تھی۔ بیٹا زندہ تھا اور مدد کا طالب چیخ
پر چیخ کر مدد مانگتا تھا۔ باپ آگ بجھنے چاہتا تھا کہ آگ میں کود
جاوے مگر اور لوگوں نے ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ یہ قوت وہ تو
پنج نہیں مکتا ہے تو ہی اس کے ساتھ جلیگا آخر یہ کہیا
زندہ آگ میں جلیگا۔ ایک شخص کا بھائی حقیقی گاڑی کے
نیچے دبنا تھا۔ نصف ڈیڑھ دب گیا تھا اور نصف اوپر کا

دبے سالم تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کا ل چلا آگ کوئی اس کو بچا ہے
اس کے بڑے بھائی نے دوسرا روپہ پکڑا۔ دیکھنے کو دھڑکیا
مگر کوئی شخص نہ بچا۔ مگر آخر بڑے بھائی کے سامنے آگ میں
چلنا ہوا رکھ ہو گیا بڑے عمر۔ تصادم ہے عجیب نظارہ
تھا کوئی اگر میں جل رہا ہے کوئی زخمی یا پھر اسے کئی کا ہاتھ
کہیں کل سواٹنگ رہے کسی کی کہہ پڑی پھٹ گئی ہے مغز کل
آیا ہے کوئی کسی حالت میں کوئی کئی حالت میں۔ خاص ایک
ایک کو خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچا۔
بہت سی غصین چلیا ہوں براہد جو میں جو جگہ شل
کھنڈ کے ہو گئیں تھیں۔ اور کچھ بچا فی نہیں جاتی
تھیں۔ کہ مسلمان کی غصہ ہے۔ یا ہندو کی ہے۔
اور جو جل کر راکھ ہو گئیں اون کا پتہ ہی نہیں
کہ کس قدر تھیں۔ بہر حال اس کی تحقیقات ہو رہی
ہے۔ کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آگ اس قدر
تیز تھی کہ روپیہ اور اشرفی جو۔ بٹے ہوئے ہمارے
ہیں۔ وہ بھی جل کر راکھ ہو گئے ہیں۔ دیکھنے میں
صورت روپیہ کی موجود ہے۔ لیکن ہاتھ لگانے سے
راکھ ہے۔ مثل گشت ہے۔ اسباب مثل زبور صندوق
برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے
قبضہ میں موجود ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر فیصلہ کر رہے
ہے جابجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام
جاری کئے ہیں۔ وہ ٹھیک ٹھیک پتہ و سکونت
اون لوگوں کی دریافت کر کے اطلاع دے۔ جو
اس حادثہ میں ہر دو ٹرین میں سوار تھے۔ صاحب
مجسٹریٹ بہادر فیصلہ کر رہے ہیں کہ کونش حقیقت میں
بے حد قابل تعریف ہے۔ ان کے لئے اس واقعہ
کے اصلی واقعات کو ریوے کی کمیٹی کو شائع کرنے پر
مجبور کیا۔ اگر صاحب موصوف اس بات میں کوشش
نہ فرماتے۔ تو شاید ملازمان ریوے کیا کچھ ہمارے
کرتے۔ فقط والسلام

الق
ایک واقعہ کار

خط و کتابت کرتے وقت
گذاش
جوابی کا رد معہ نمبر خبریاری
آنا چاہیے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معات
ادب کے ذمہ بنایا ہے وہ جلد ادا فرمادیں۔

وہ آئے وہ آئے آگئے اب جہنم سے
کیوں کا پتا ہے پھول کی تیری خوشبو
کیوں دم خفا ہے اور نکلے کو جان تری
اس بان پر جس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیلاب وار بجو کہیں بھی نہ تھا فرار
تو نے جو ہر مار کئے لقمہ لقمہ تر
کھا یا یہاں سارا اگلنا پڑا تجھے
نقاب کی بات سن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ توبہ ابھی جا کے توڑ دے

پرائی ما دواشت

مئی ۱۹۷۷ء میں لاہور میں نوجوانوں کو غائب کر کے حضرت
مولوی نوزال میں صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں
سے کچھ اقتباس سامی جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اڈیشہ

ہماری کتاب | اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز
بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔
کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے
عربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور ان کی ضروریات سے بالکل
ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور
تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔
جس کا بنائے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ
یکے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اس کے حضور پیش ہے
ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے
فرعون نے پوچھا تھا کہ تمہارا مال؟ القرون الاولیٰ پہلے
لوگ جو گزر گئے۔ ان کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے فرمایا علم ہما عند ربی۔ لا یفیل ربی ولا ینسی
اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ اذلی ابدی خدا سب
باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اس سے چھپی ہوئی نہیں اس
کو سچے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اس کو بھولی ہوئی نہیں
سروا خفی | اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو
تمام سچے علوم سے آگاہی حاصل ہے۔

یعلم اللہ و خفی۔ وہ خدا اس اور خفی کو جانتا ہے
سروا ہے جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے تاہم اس وقت
کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے
دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر
نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں ستر

کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ ستر کو بھی جانتا ہے۔ لیکن
اس سے بڑھ کر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ خفی کو بھی
جانتا ہے۔ خفی وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً
دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا
ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں کہ وہ کیا
ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس خفی کو بھی جانتا ہے
پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس ستر اور
خفی سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اس کے واسطے
ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے
تھے اس وقت سے خدائے علیم نے ان کی ضروریات
روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی
پہلوں کو حقیر نہ جانو! | اس زمانہ کے نو قلمیاد
لوگ بد قسمتی سے آگے
آدمیوں کو دنیاوی فحش۔ کمر کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر
اس قسم کے مضموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں
جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے
جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے
ہم کیوں کر کسی سے چھپے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے
کہ لایا تیبہ الباطل من بین ید ید یہ وہ کتاب ہے
تذیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے
اس میں کسی راہ سے جھوٹ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب
باوجود ان غیبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے
کہ وہ کس ملک میں اتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اتری
جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں
اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی
نہ کوئی یادداشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو
علم ان میں رہا ہے۔ ایک تو یہ سبب تجارت پیشہ ہونے
کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ
علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر
تھا۔ اور ان میں سے کا ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ
اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مایہ فخر اور یہی ان کا سب
مایہ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب
سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس
بحث میں پڑنے کی گنجشہ نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری
کتاب اس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔
اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لایا تیبہ الباطل
کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں

ہو سکتی۔ یہ کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی
تجربہ جو کہ کسی دور کی ترقی علوم اس میں نہیں ہے اور نہ ہو سکتی
ہے۔ جو اس کتاب کی تفسیر کے۔ مہن بین ید ید۔ نہ
اس وقت ولا مہن خذہم اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی
ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا وامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت
بڑا دعویٰ ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہو گا۔
جو اس کتاب کا باطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچا پایا | تیرہ سو برس کی ترقیات کو
میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔
یہ ترقی سائنس میں ہو یا ہونے لگا۔ کرام میں ہو۔ ہر ایک
دانشمندان میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی
خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علم جدیدہ کا ترجمہ عربی میں
ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے
ان سب کو پڑھا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا پایا ہے
جو شرف قرآن کو داتا ہے میں رکھے اس کے واسطے کوئی شکل
نہیں۔

جماعت کنگلہ | انیسویں صدی کے آغاز میں
انگلینڈ میں ایک جماعت تھی جس نے علم کو
کی جماعت کا اس وقت کا یہ حال تھا کہ اپنے فضل و کرم سے
کی جماعت کو اس مایہ سنبھال عطا فرمایا ہے
گرمی کے لیے جب مولوی ابو سعید عرب متباداتہ فیہ نام
السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ عرصہ دراز کے بعد بنایا دیا۔ حالانکہ
پہنچا اور ان کا آگاہ کیا تھا۔ سو گزہ خورہ۔ کیرنگ وغیرہ مقامات
حالات کیا عرض نہ کرت کروں تمہارا سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور
کرکھاپے خدا تبارک و تعالیٰ کے نام سے نہ ہلکا تھا۔ مقام سو گزہ خورہ وغیرہ
کی جماعت بات و سابق ثابت قدم اور پرجوش ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال سے پچہترین دن پہلے
بات ہے اور کتب کا تقاضا ہے۔ وگرنہ فالین کی تحریرات اور رسالوں کا اثر
ابھی تک شمر بار نہیں ہے۔ ان کے اشراج مکتوبہ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ
کے مکتوبہ پر زبیر ترمذی حاضر ہو کر سمیت کی ہے۔ پس علم ثبات اور
استقامت فرماتے ہیں۔ خداوند اقل ہم کو اپنی ہر صیات پر چلاؤ اور ہم
بھائی غلام نبی صابغہ غیرہ بخیرت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام
عاجز بندہ العام رسول احمدی سنگی عفا اللہ عنہ

آئینہ صد اوقات برآئین حق و باطل اور حق و باطل کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تشریف بنگال ایک ملناوار

قوم کے ظلم سے تنگ آ کر میرا بدحواس
شور مچا کر رہا تھا کہ میری قوم نے
چانگام میں الایق خشک ملاں مولویوں نے اس کو بدحواس
اور شور مچا رہا ہے۔ کیا تاہو ترشہم نہیں آتی چاکرہ گاہم
لوگوں سے بہت سی بحثیں ہو چکی۔ یہ مسعودی کا دواستہ
بپایہ ثبوت ہو چکا ہے۔ گئے۔ اور سراج محمدی کی دواستہ
انبات پر۔ بے شمار دلائل پیش۔ کئے گئے۔ مگر تم نے ایسا کیا
سے ایک لمحہ کے لئے کام نہیں۔ رحمت اپنے سہوہ لیا۔
بن کر عوام کو خوش کرنے کی ارادہ ہے۔ یہ ہماری تکفیر اور
تذلیل ہو کر رہا ہے۔

اس بات کو ہم نے دیکھا ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو خدا کا
 گونیت دنا اور کوئے کے لئے بڑے بڑے شجر بن گئے ہیں اور
 مختلف پہلوؤں سے انھیں یقین ہے کہ وہ سچے ہیں اور اس لئے
 باتوں سے تندرست تھے۔ گناہوں کے بخونہ بخونہ
 حاکم پیش نظر کے اخیروں کے پیدائش ہو کہ تمام کو
 کانت ہاتھ پر سر جلد بحث نہ اسوں اور یوں کے رو برو
 مولوی اشرف علی نے قتل کا فتوہ پڑھ کر سنایا اور تاکید
 ہم خیال مولویوں اور عوام کو بار بار ہوش دلانے والے کلام
 سے ترغیب دیتے تھے۔ اس جگہ سے عاجز کو باہر جانے
 نہ دین۔ یعنی میرا خن سے مقام بحث کو ہمیشہ کے لئے
 قابل یادداشت نشان بنا رکھیں۔ شاید کہ پولیس سپانٹر
 موجود نہ ہوتا۔ تم لوگ کچھ نہ کچھ کہہ رہے۔ جیسے کہ مولوی
 موصوفیہ یہ بھی کہا تھا۔ ایک کے خون کا عوض ایک ہی
 شخص پہاڑی میں جا دیگا۔ پرواہ کیا ہے سارا جھگڑا تو
 مٹ جائیگا۔ اب کو تو سہی رقم لوگوں نے میری مخالفت
 میں کیا باقی رکھی ہے۔ افسوس تقویٰ سے تم اس قدر ہو
 مشرق سے مغرب۔ اب تک تم ایسی گندی تقریر سے پیش
 آئے ہو جو کوئی نیک دل شریف انسان کسی حالت میں سنا
 بھی گوارا نہ کریگا۔ پھر بھی تم کو میں نے ہوسے سے ہی برا نہ کہا
 صبر اور استقلال کے دائرہ سے ایک قدم باہر نہیں۔ کہہ
 ہمارے امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر
 ہے کہ بعد و اات چند یم کی زندگی میں علمی و علمی اور
 فرد تن سے اوقات بسر کی اور جانفشانی سے دین
 کی خدمات میں لگے رہیں۔ اور عام خلق اس سے ہمدردی

رکھیں ہم دنیا میں جنگ بعدل کے لئے نہیں آئے بلکہ
 صلح اور فلاح کیلئے آئے ہیں۔ اے میرے پیارے
 کرم مولویو! تم کو بار بار سمجھاتے ہیں تم سے زیادہ اگے
 ست فرسوس۔ مگر تم نے غور نہ کی۔ گریبان میں مونہ ڈالکر سچ
 کو دیکھو۔ کیسی گیس گستاخان تم سے سرزد ہو چکی ہیں۔ ہم صبر کر
 لیتے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہم ایک کا مالک۔ خدا جل جلالہ خدا مانتا ہے
 عصاف اور موجب محال انتقام لینے والا ہے۔ تم راج
 کے دن پرے نکال دو۔ اگر یہ کہتے ہو کہ ہمارا مسیح تو نہایت
 ہو گیا لازم ہے کہ اول سے دوسری سے منکر ہو جاویں۔
 مغویہ مذہن فلک۔ اولیٰ مذہم ہاؤش، فزوش، یودی
 سیر کے مولویو! تمہیں یں اس وقت سے جانتا ہوں کہ یہ
 جناب رسول اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہایت
 توفیق یافتہ تھے اور نہایت نیک اور درگاہ اعلیٰ ہوں کہ
 خدا نے ان کو ایسا ہی ایک بہادر و درگاہ دے دیا۔ ہونکہ
 وہاں خدا کا رسول تھا۔ خدا نے ان کو قبل از ولادت
 پر ہم اور میں کو ایمان دینا کا مل اور اتنا عین نبی مصطفیٰ
 ہو کر پیش کیا کہ یہ سید الانس اور یوروشیم کے بہادر ہوں اور
 امریکہ کے نگلی اوچون اور افریقہ کے بلند سار تک کلمہ لا الہ الا
 محمد رسول اللہ ہے۔ کھڑیہ اگر کراں پ۔ دیکھتے۔
 انہیں لوگ ان کے قد و قامت اور محنت اور صبر اور پامند کے
 تار پڑتے۔ جن کی بدولت دنیا میں جا بجا اللہ اکبر کی صد گونہ
 پڑی ہے۔ یہ انہیں لوگوں کے کشمشوں کا پہل ہے
 جن کو تم ہوشیار پر جاننے کے لئے بار بار کہہ گئے تھے
 یاد ہے۔ ہم ابن کی روحانی اولادوں میں سے ہیں ہمارا
 رنگ وریشہ میں وہ صدیقین موجود ہیں۔ جو صحابہ میں نہیں
 ہمارے میں وہ صدیق اکبر موجود جو بعد ولایت نبی کریم صلعم
 خلافت نشین ہوئے۔ اب ہم مالمسیع ابن مایم
 الاممول قد خات من قبلہ الوصل سف
 پڑھ کر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں پوری
 تسلی اور اطمینان قلبی کے ساتھ پورے زور ہو کر بیٹھے ہیں
 تمہارے جیسے دنیا کے خلیفہ بدولت کے رعب اور
 دجل سے ہم بے خوف ہیں۔ انشاء اللہ العزیز قریب
 کہ ہم دنیا کے سامنے ایک روشنی کا ستارہ دکھائی دینگے
 کہنا ترخوت دلانے والے مورتی ہمارے سامنے پیش
 کرتے۔ ہر تمہارے ظاہر سامان اسباب کو ہم فخر حقیقت
 اور خرم خاشاک سے بدتر سمجھتے ہیں۔ حاشاء کلا۔ تم سمجھتے
 تمہاری دہکیوں سے ہم گھبرا جائیں گے۔ ہرگز نہیں

منصور علاج کی مانند اگر دار پر پہنچ کر قتل کر ڈلوایا خون زندہ مولوی عبد اللطیف صاحب کابولی کی طرح سنگسار بھی کرو۔ خواہ کہ والد ہرگز نہ کہو دنگا۔ کہ عیسے آسمان میں مجسم زندہ ہے بلکہ آج سے تاج شرف خدایتعالیٰ کے دو در تک یہ کہتا جاؤ دنگا۔ علما فوت شدہ میوں میں داخل رہیں اور ہمارے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں سے معبود اور ہندی مسعود برحقہ میں چنانچہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے۔ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اسی طرح ہمارا یسوع بھی زندہ ہے۔

اسے ظالم طرح پر بند ہوئے۔ تم ایک سید جنگل و شہی سے بابت خانوروشی
نشانِ تعلق و غارت سے کہ منصف بنے کرتے ہو نہ معلوم تو اس غارت
نہ گشتِ زینا ایسا نہ جیون کے جیسے کہ اس کا تے ہو۔ البتہ
سلطنتِ انجلیف میں تمہارے فتوے کو گنجائش ہو جاتا مگر
یہ تو برائے گورنمنٹ کی مہاسن حکومت میں رہنے یقین رکھو
یہاں تم کو خدا نخواستہ اور کہیں گاہے تمہارے ظلم کی حدود انتہا نہ
رہیں بہتر ہے کہ ظالمانہ خواہش کے بیدار نہ ہو کہ خدا سے معافی مانگو
تمہارے ظلم سے غیر اقوامِ عبرت یافتہ بین ملک تم اب تک
ظالم ہی بنے رہے۔

اسے آسمان زمین کے بنائیو اسے خدا تو یہ ایک کافری
اور نیک و بد نگہ جزا اور سزا پر مالک ہے۔ ان تمام جہاں کا یونانیوں
کے اخیر انجام تیرے ہی فیصلہ پر موقوف ہے۔

ربنا افتخر بيننا وبين قومنا بالحق وأنت

غیر الفاتحین

اسرار احمد کبیر نور محمد احمدی دکاندار بازار - پشاور

وی پی آتے ہیں

۲۷۔ اگست ۱۹۴۸ء کا پیرچہ ان تمام خریداران کی خدمت میں جن کی قیمت سلی مولان کی باقی ہے یا بچھے سالوں کا کچھ بقیہ ان کے نام ہے۔ دی پی کیا جائیگا تاکہ تمام یقائے صاف ہو کر حساب پاک ہو۔ جو صاحب دی۔ پی کے وصول کرنے سے انکار کریں گے ان کے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔ دی پی دس روز تک ڈاک خانہ میں رکھا جاسکتا ہے۔

منحصر بدار

سوانح عمری حضرت محمد مصطفیٰ

مترجم شریف ہے پرکاش دہلی
پرچارک براہمہ دہرم
کتاب پرچہ دیو کر کے

کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معبود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت میں فرمائی تھی جو لفظ بلفظ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

۱۔ اس پر ثواب نامہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ میں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افتراء کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسے وقتیں آریہ قوم میں سے اس منصف مزاج پیدا ہونا جو ہر مذہب پر یکجہت میں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں قیمت بھی بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دوسرا جلد چھاپا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کا عمدہ نمونہ ہے اور قیمت صرف ۵ روپے وزجہ کی قیمت ہے اور کتب خانہ براہمہ دہرم میں لوہاری دروازہ سے مل سکتی ہے۔

مصنف جناب مولوی محمد امجد علی صاحب
تذکرہ اہل حق و باطل
رضویہ نیرغوی ایم۔ اے۔ ایس۔ سی۔ پریس
بڑا دہلی کا بیچ صوبہ گجرات ہندوستان میں

۲۔ جسے اللہ تعالیٰ ہر علم کی سوانح عمری ہے۔ سکر ایک جہاں ہزار ہوں کے لیے ہے کہ ایک دفعہ محبت رسول پر مشافہہ کرے۔ تو پورا کونہ بغیرہ چھوڑے۔ وہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خلق القرآن اس بات کو سید صاحب موصوفہ نے خوب لکھا ہے۔ جہاں آیات قرآنی یا ان کے تلامذہ کے ساتھ نہایت اذیت و تہمت کی ہے۔ رست کو میں کیا ہے بالخصوص انڈیا کی مسلمانوں پر چھپنے ہے کہ اس کتاب کا ہر ذریعہ ہے۔ ان حضرات کے حالات پر نادان لوگوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جواب بھی ساتھ ہیں۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دعائے خلیل و یتیم۔ الابن۔ جہاد اکبر (مراد کہ میں ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشاء پر داری انہی درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان عجوبہ کے قیمت صرف ۵ روپے ہے اور صاحب مصنف سے مل سکتی ہے اگر صاحب مصنف دوسرے ایڈیشن کی قیمت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگا دیں اور لکھنے کی واسطے کسی ایسے کتاب کو منتخب کریں

جہاں کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

نحیالات آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقع نہیں۔ اردو لٹریچر میں جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انہیں اردو بھول نہیں سکتی۔ حال میں خیالات آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آزاد صاحب کی دکنی زبان و بیان۔ خمارستان کو ڈنر۔ ولایت کے شوق سفر نامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہیں جن کا لطف ان کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے ان کی تعریف میں آنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد میں کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پرینٹنگ کو دیکھتے نامی مطبعوں کی فہرست میں داخل کرتی ہے قیمت صرف ۵ روپے اور قاضی ابوالمظفر مولانا بخش صاحب رضوان ساکن نبرہ امام بڑی لین قصائی ٹولہ کلکتہ سے مل سکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسوان

مولانا سرفراز خان شاہ صاحب پریس
رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اردو قاعدہ اور اردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی کتاب ہمارے دیکھنے میں آئی ہے یہ سلسلہ اگر کوئی کبھی اس سلسلہ پر تنقید کرے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے جوڑ کر کہیں کیونہ نہیں مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کا عمدہ نمونہ ہے۔ ہر سرفراز خان کو ان کی اس کہ مبالغہ پر مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے اسے ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن میں اس امر کو ذکر بھی فرمادہ۔ سے خالی نہ ہو گا کہ منہ خاتون صاحبہ کا ہجاری سال ۱۳۰۵ میں انہوں نے ان کے درمیان کو ثبت۔ انشاء کے قابل۔ منہ خاتون عمدہ اور مفید۔ دوسرے میں قیمت سالانہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ ہے۔ لکھنے کا پتہ دفتر رسالہ العزیز اگر ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائٹل پر جو رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور توثیق درج کرتے ہیں۔
کل بے حجاب چند نظر آئیں بیبیان
دل ان کو دیکھ غیرت تو می سے گڑ گیا
پوچھو جو ان سے آپ کا پردہ کدھو گیا
کہنے لگیں کہ عقل پر مردوں کی پڑ گیا

تذکرہ بہادران اسلام

مصنف مولوی کرم الدین صاحب
ڈنگوی۔ یہ ایک نیکو کتاب
۲۵ صفحہ کی ہے جن میں
ابتداء اسلام کے بہادران سے لیکر انجیل کی تک ذکر

پارٹی تاکہ حالات مسیح میں۔ عرب۔ مصر۔ واکش۔ یمن۔ ایران۔ افغانستان کے کچھ۔ تہذیب و تمدن کے بہت دل چسپ اور قابل پرست۔ یہ لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبدالرحیم و عبدالرحمان صاحبان تاجران کتب سبب پینٹ سے قیمت بڑھ کر مل سکتی ہے۔

سلطان میو

عرف شیر میو۔ یہ ایک تاریخی ڈراما ہے جس میں جناب نئی غلام شاہ تیسویں صاحب ہنایت عمدہ پر ایر میں ہزار اور غیرت مند مسلمان میو مرزوں نے کیونکہ حالات بیان کئے ہیں قیمت فی جلد ۵ روپے پنجاب پریس یا لکھنے چھپ سکتی ہے۔

آزادی مصر

مصطفیٰ کامل پاشا کی بیسی جلدوں میں
لٹریچر سوسائٹی بلک ٹاؤن نے اردو میں
علیگڑھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

ہدایت دومیت کی تردید

مصنف جمیس ڈنٹن کلار
صاحب جس کو لالہ رام
نران گیتا باقارب نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں خدا تعالیٰ کی برتری کے ثبوت عقل اور فلسفی دلائل سے دئے گئے ہیں۔ قیمت چار روپے۔ دفتر براہمہ دہرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر فیمیناوی

یہ کتاب ہی مذکورہ بالا پتہ سے مل سکتی ہے اور قیمت صرف ۵ روپے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک غزالی ہستی پر بحث کیا گیا ہے۔

روحانی گلہ شہ

یہ کتاب بہم دہرم کا تہذیب نمبر ۱۱ ہے اور اس کا اثر اس سے اس میں براہمہ دہرم کی تعلیم کا بنا پر گناہ اس کی سرامانی اور کئی دہشت کی تہذیب پر بحث کی گئی ہے۔

پرکالت

یہ عین مرے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب نے شہرہ پرکاش دیو جی پرچارک براہمہ دہرم نے مختلف مذاہب موجود کے عقائد متعلق بعد الموت اوقیات کو درج کیا ہے۔ قیمت ۵ روپے

بقایا دار اپنا حساب صاف کریں

دور اخبار بند کر دیا جائیگا کیونکہ ہمارے مزید خرچ برداشت نہیں کر سکتے
عبدالرشید فریدی پاپی دینی و دنیوی مسائل کے واسطے معاذ خواستگار

مخالفین کے اعتراضات اور ان کے

جرات

(مولوی غلام رسول صاحب رائے کی)

گذشتہ سے جو ہے

سوال نمبر ۲۔

سوال نمبر ۲۔ انا کہ درزا صاحب اپنی پیش گوئی میں اپنے
فقہ اہل اہل کے بالمقابل عبدالحکیم کی پیش گوئی میں بھی جھوٹی
نکلیں۔ مگر پھر بھی بد تو منورہ پلا رہی ہے کیا کہ اس کا دشمن اس کے
سلسلے میں ماننا ہے کہ آپ اپنے دشمن کے ساتھ میرے خیال
میں اس طرح منا آپ کی کسر نشان یہ مافوق ہے۔

جواب ۔ اس سے آپ کی کشتی نہیں رہتی بلکہ اس سے تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبدالحکیم کے آپ کے بعد چند روز تک ہمت پائے میں دو حکمتیں یقیناً جو ہمارے حضرت اہل کی عود و شان کا موجب ہوئیں اور عبدالحکیم کی فلت اور سرائی کا اہل یہ کہ عبدالحکیم کو آپ کے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہیں بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتوں کے اس شخصیت سے اس کو فیل سیٹھ کذاب ثابت کیا اور جس طرح سید پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرید تھا۔ اسی طرح عبدالحکیم بھی پہلے حضرت یحییٰ موعود کا مرید تھا جیسے سید مرید ہونے کے بعد مرید ہو گیا۔ ایسا ہی عبدالحکیم ہی۔ پھر جیسے سید نے بعد ارتداد کے دعویٰ نبوت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبدالحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام ”اِنَّا لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ“ شائع کیا کہ بیت رسولؐ کو پھر جیسے آنحضرتؐ سے اللہ علیہ وسلم ذات پاگلوں اور سید آپ کے بعد الوفات کی بحال کا۔ میا بی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ میں حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہ گیا تھا۔ اسی طرح مرید صاحب نے دجال اور فیل سید میان عبدالحکیم پر پیچھے رہ گئے۔ تاہم اللہ تعالیٰ حضورؐ کی اس جانی دشمن کو حضورؐ کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دیکھا کہ حسرت اور حسد کے گرم غور میں جلائے گئے اور پھر علاوہ ان مشابہتوں کے ایک عدوی مساوات کی مشابہت بھی سید کی اس سید ثانی میں پائی جاتی ہے۔ اس طرح ہر کہ

جتنے اعدا و مسلحہ کے نام کے مین آئری

عبدالکیم کے۔ یعنی سیلہ کے نام کے اعداد ہی

۱۵۔ اس اور عبدالکیم کے بھی ۱۵۰۔ بیوٹی موٹی
نچاریلے مشابہتیں ہیں جن کی وجہ سے عبدالکیم اس وقت
سید ثانی یا سید وقت ثابت ہوا ہے۔

سوا ایک نہ گنت توبہ تھی جس سے عبدالحکیم... بڑے بڑے لوگوں کی
کی نمائندگی کا شرف حاصل کیا اور پراسی قدر نیکو بن گئے کہ
مثلاً آپ نے دیوبند مقابلہ کو اس کی مثال ثابت کیا جس کی
پاک جو وقت میں نہ ہو تو یہاں سے عبدالحکیم کے میلانی پتہ
سے حضرت یحییٰ سعیدی دکنی تھیں انحضرتؐ آباد ہوا یہاں کے
زندہ رہے جس نے میرا اور ان کی دونوں عزت بڑی اور ہمارے
جواہر کا کیا ثابت ہوا۔ دوسری حکمت یہ تھی کہ عبدالحکیم
اور... و... ان کے لئے تھی کہ وہ پوری ہوگی تو میں اپنے
سے دور فرماؤں۔ مگر وہ تو کہ... اور ان کے پورا ہونے
کے اندکار میں لگاؤ تھا کہ پوری ہوگی تو میں اپنے
خوشن کو اپنی پیش گوئی کا ثبوت دے دیا اور ان کے بھائی
اور خاندان میں ملنا ملنا کہ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے
جاتا۔ تو وہ وقت اور سوائی جواہر کو اس پیش گوئی کے
پورا ہونے سے نصیب ہونی تھی۔ وہ کس طرح ہونی اور
مقابلہ میں ہمارے حضرت اقدسؐ کی پیش گوئی کو پورا ہونے
دیکھ کر وہ حضرت اور وہ سوز و گداز جو اس کی قسمت
نہ ہوا وہ کس طرح ہوتا۔

سوال نمبر ۲۳۔ میرزا صاحب کی فریگٹی بنی
کون سا اس عورت سے نکاح کر لیا۔ اگر آپ تو فرماتے ہاں گئے اور نکاح
کی بات تو روایت ہی کرتی۔

جیسا کہ نمبر ۲۲۔ اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی درست رہی تھی۔ بدیہہ کہ نفس الہام سے یہ امر خوبی ثابت ہو۔ دیکھو اس امر کی عبادت یہ ہے۔ ایسا المذنبہ سببی توبی فان الیہ ارجع و استغفرہ۔ لفظ توبی توبہ سے یہ امر خوبی واضح ہو جاتا ہے۔ کہ وہ بلا جبر کا وہ۔ ولایا ید اور نہ کما ایک۔ چلو نکاح کے ساتھ ہی تعلق رکھتا تھا۔ اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تھا۔ لیکن جب انہوں نے توبہ سے فائدہ اٹھالیا۔ تو وجہ تفسیر مسئلہ اذافات الشراط فان المشروط وہ بلا ہی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤں کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر اتم کردہ کی صورت میں رہتا تھا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شہادت اعدائے نچو گھر کی

مذہبی کیسے دوسرا عاروب تھا۔ جو آڑھل گیا۔ اس اعتراف کا جواب
 تو حضرت اقدسؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۳
 میں خود مفصل ذکر فرمایا و یا تھا امداد اپنے صاف لکھ دیا تھا۔ کہ اس شخص
 کو اب خدا تعالیٰ نے مفسوخ کر دیا ہے۔

سوال نمبر ۴۴۔ - میرزا صاحب! السلام تھا کہ آپ کو دروازہ
جرائنی ملے گی۔ لیکن آپ بوڑھے سی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۱۰۔ ہاں آپ کی یہی ایک الہام تھا جس میں
خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو بخود ملے جائیں گے
اور انوار آپ پر آپ کو ملے ہی گئے اور اپنے اس کا ذکر ہی کیا ہے۔
یہ سب حقیقہ الہی صغیر و بزرگ نشان و اسرار ہیں اور شایعہ مراد ہیں
کہ آپ کو یہ روش و ان کی طرح ظاہر ہی شباب کی حالت میں ظاہر
ہوئے بلکہ الہام کے منظور بن کر انوار الہیہ بہت سے برس کے بعد جوانی
میں ہی انوار الہی کے نور میں جن سے مراد روحانی جمال و قوی ہیں
جو ان کے ہر ایک نور سے اپنے اپنے فعل میں ایک نور کی طرح بہرہ
ہوئے۔ وہ مقام نشان اور منور تھا ہے مثلاً قوت باہرہ اپنے
عمل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے عمل کے لئے اور ایسی ہی
قوت و افکار و مقام کامیابہ اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چرخ
سوائے کے متعلق اپنے تفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام
نور الیث انوار الشباب کی بشارت دی ہے تب سے ہی میرا
دلی طاقتیں اور میرے سارے فرائض ایسے مضبوط اور ایسے
میزر ہو گئے ہیں کہ میں تعین و تالیف کا اس قدر کام لے
سکتا ہوں کہ ہر روز دو دو جز و نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ
سے لکھ کر کتاب خانہ میں رکھتا ہوں اور صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی
تالیف لکھ کر میری عمر دی ہے پورے طور پر میسر آ گیا۔

سوال نمبر ۲۰۔ آپ کی پیش گوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا
 سو بھڑک کے قائم مقام ہو گیا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی
 ملے۔

جواب نمبر ۱۵۔ اس ستمگر کو جو نور نے خود کو بولایا، دیکھو
حقیقۃً الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۱۲۔ جہاں مواب الرحمن
صفحہ ۱۱۱ کی پینڈی کی جہاں پونوں لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اُس
کی تفصیل فرماتے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ و بشراتی بنامی
فی حلیۃ من الاحیاء میں جہاں پونوں لڑکے کی بشارت ہے وہ
پانچواں لڑکا ان چار لڑکوں کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہوئیو الاہیات
جو محمود احمد کے گھر پیدا ہوئے اور جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ اور
طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہاں خدا تعالیٰ
حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہیں کہ وھبناہ اسحق و
یعقوب۔ یعنی ہم نے ابراہیم کو اسحاق و یعقوب دو نوزن عطا

سوال نمبر ۹۔ اپنی عمر سی سال سے
 بھی کم واقعت ہوئی۔ پھر خدا تعالیٰ کے علم میں اپنی عمر اسی قدر مقدر
 تھی تو خدا تعالیٰ نے آپ کے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا
 اور انہی یا پھر بار بار بخشش زیادہ کا وعدہ اس اصل مدت کے ساتھ
 کیوں کیا یا جبکہ سال وفات کا ادوں سے کچھ بھی علاقہ نہ تھا
 جواب نمبر ۹۔ ابتداء سے۔ کیونکہ آپ تنہا
 اور اکیسے تھے اور وہ زمانہ آپ کے رسولانہ عزم اور استقلال کے
 کا زمانہ تھا جس میں علماء کی طرقت سے آپ کے لئے فتاویٰ تکفیر
 تیار ہوئے تھے اور خلافت کا وہ بازار گرم ہوا کہ
 الامان! دشمنوں نے آپ کے استیصال اور آپ کے قتل کر دینے
 کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور فریسی گمانوں سے بھی
 کئی جگہ کٹھ پتھر آپ کا اس وقت کئی دشمن قویوں اور کامیابوں
 کے سامنے اکیلا میدان میں نہایت بقا ضاعے بشریت بن گیا

ایسی حالت کا محرک ہو سکتا تھا جس وقت تسلی کا موجب ہو سکتی
 اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپ کو تسلی
 دیجی کہ واللہ یصلک من الناس اطفال اللہ بقائت اسی
 یاس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے محکمہ
 خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہیں کر سکیں گے
 کیونکہ تو اپنی طبیعت سے وفات پا سکیا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ
 غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دفن تک دراز
 کر رکھا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اتنے
 اس سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بھی پورا علم نہیں
 دیا گیا کہ وہ سالم ایک گھنٹہ تک بھی زندہ رہے گا۔ پھر ابتداء کے
 دعوے کی وقت جو چالیس سال کے قریب کا زمانہ تھا آپ اس
 وقت سے ایک ایسے زمانہ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی
 کرنا جس میں ایک انسان پیدا ہو کر اپنا پورا نبی دیکھ سکتا ہے
 کیا یہ انسانی افزا ہو سکتا ہے؟ اور چالیس برس کے قریب
 کے وقت میں اسی برس کے قریب تک کے لئے پیشگوئی
 کو خاص کر دینا اور پھر باوجود اور اعداد شمار کے اسی یا اس
 کے قریب کے عدد کو ہی خاص کر دینا یہ بھی تو غیب سے ہی ہے۔
 کیا کسی کی مجال ہے کہ یہ سارے سارے ان سوال کو ان ہی
 یاس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتیں کیوں بیان فرمائی
 گئیں جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتوں سے ایک مدت
 ہی خاص ہو سکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی
 کو رشتہ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجہری الا علی اللہ
 کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت
 کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول
 ایسے نہیں ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر فونی
 عمر اور دنیوی آرام کے خواہاں ہوں بلکہ ہر صورت وہ دین
 اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور وہ ہرگز پسند
 نہیں کرتے کہ وہ کبھی بھی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح
 دیں۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے ہم اپنی
 اس ملازمت سے سبکدوش ہوں اور یہاں رخصت ہو کر اپنے
 خدا سے جا ملیں لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے
 لئے کفایت کرے کہ تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب
 کو بھی دی گئی۔ جو ٹھیک ان ہی سال سے پانچ چار سال زیادہ
 تھی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد
 الہامی ان اللہ یجمل کل عمل اولہ ان ذالعرش
 یں عودت۔ اپنے ذمہ لے کر حضرت مرزا صاحب کو

محض اپنے فضل سے پچھتر سال کی عمر میں ہی اس سبکدوش کر
 دیا۔ خدا کے علم میں بیشک مرزا صاحب کے قوس کے لحاظ سے
 اور آپ کی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رُوس سے اسی برس یا اس
 سے بھی زیادہ کا ہی تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے
 ایک تھکی دار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجھے کو دیا جاتا
 ہے جس کو پورا کرنے کے لئے صبح سے شام تک وقت کافی
 ہے۔ پھر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو
 امداد دیکر شام تک کام کو عصر تک ختم کر کے اس کو فارغ کر
 دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کی وقت ہی
 فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی ہر بانی کی وجہ سے ہو گا ورنہ
 کام کا وقت مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک
 ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۔ آپ کے تحفہ گزروں میں لکھا ہے کہ دانیال
 نبی کی اس پیش گوئی کا مین مصداق ہوں جس میں لکھا ہے کہ
 مسیح ۱۲۹۰ سے بیکر ۱۲۳۵ تک مہلت سے کام کر لیا لیکن آپ سچے
 ۱۳۳۵ کے ۱۲۲۵ تک زندہ رہے۔ ۱۳۳۵ کے ابتداء
 میں ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی میں بھی لکھا
 ہے کہ مسیح موعود زمین میں چالیس سال تک رہے گا مگر آپ سچے
 چالیس سال کے دعوے سے پیش کے بعد عدد ۲۰ سال تک سچے
 پھر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی
 رہتے تو کیا وجہ کہ آپ کے وہ دن پیشگوئیوں کے مطابق زندگی
 نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۔ اس کا جواب موصول دہی جواب ہے۔ جو
 سوال نمبر کے جواب میں گذرا یعنی وہ سال سے ۸۵ سال تک
 دس سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر میں
 ہی داخل ہیں جن کو ۱۳۳۵ کے ساتھ ختم کرنے سے ۱۲۳۵
 ہوتے ہیں اور چالیس سال جو احادیث میں مذکور ہیں۔ وہ
 آپ کی قلمی خدمت کے ابتداء سے لیکر آخر سال تک چالیس سال
 ہی بنتے ہیں۔ (دراصل دانیال کے الفاظ میں نہیں کہ وہ
 ۱۲۳۵ تک ضرور زندہ رہے گا بلکہ اس کے قریب لفظ میں کہ
 مبارک ہیں وہ جو ۱۳۲۵ تک انتظار کرتے ہیں اس میں
 وہ کی حمیرہ بریدین یا ناظرین کی طرف پھرتی ہے جس کا ظہور
 کہ درمیان میں بعض ابتلا ہوں گے لیکن ۵۳۵ سال تک
 ایک خاص ترقی پر پہنچے گا۔ (ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہت سی مقبولہ قادیان میں تھا آپ نے
 کین فوت ہوئے۔
 جواب نمبر ۱۱۔ لاہور میں وفات پانے کے متعلق

آپ کے الہام ہے۔ اگر آپ قادیان میں وفات پاتے تو وہ کس طرح
 پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہیں۔ "لاہور سے لیکر افسرناک خیر"
 دو کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔ "بجائزہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ
 اور علاوہ اس کے آپ سفر میں پھر لاہور جیسے دار الخلافہ شہر میں
 وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں بلکہ مسیح کے لئے مساحت
 کی موت اور ایک خلیفہ اللہ کیلئے دار الخلافہ میں تو نہایت موزوں
 اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپ کا وجود لاہور میں فوت
 ہونے کے قادیان میں دفن ہونا بہت سی پیشگوئیوں کو پورا کرنا جو
 اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے کہ آپ کا جنازہ
 قادیان نہ لایا جاسکتا۔ والسلام۔

ضرورتِ مدرسینِ قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جامعہ اے احمدیہ
 نے اپنے اپنے شہروں میں درس قرآن شریف جاری کیلئے
 پارکس کی تجویزیں ہیں۔ بعض جگہ تو مقامی اصحاب میں سے کوئی
 ایک اس کام کیلئے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو انگریزی
 طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند
 ہے کہ ان کیلئے باہر سے کوئی ایسا آدمی بھیجا جادے جو ان
 کے درمیان رہ کر انہیں باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس
 اس کیلئے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جامعین اپنے
 ہی درمیان میں سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کر کے
 اور اس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اٹھا کر چھ ماہ یا
 سڑست کم از کم تین ماہ کیلئے قاریان بھیج دے اور وہ
 صاحب بیان سے تعلیم حاصل کر کے اپنے وطن کو واپس جائیں
 اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دین ایسے مدرسین
 کے طیار ہونے کے واسطے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے
 بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہیں جن
 میں اُمید کرتا ہوں کہ ان میں اس قسم کے آدمی ہیں جو یہ دنیا
 میں درس قرآن شریف کا دیکھتے ہیں۔ ان میں سے وہ اصحاب
 جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی کیاقت اور فرصت رکھتے ہوں
 وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرما دیں
 اور ایسا ہی وہ انجمنیں بھی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع
 فرما دیں۔ تو اُمید ہے کہ بہ آسانی انتظام ہو جائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشیخ الاذان

آج ۷ اگست صبح منجے تشیخ الاذان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے کول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چودھری فتح محمد صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا یہی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشیخ عام طور سے توجہ دانی نہیں کرتے ہیں مگر اس موقع پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔ چودھری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپ نے میر تقی میر جو عود علی الصلوٰۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور ماوہ پرستوں کو دسی و الہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسائی کی موت ثابت کر کے انکیر دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہو گئے پھر قدسی اور اہم پروردگار عیسیٰ کے خلاف اس مذہب کا باطل ہونا یا بیوقوف کو یہ پتہ چلا کہ (۳) اویس کے تاسخ اور نبوک کے مفاسد کو دکھایا کہ تاسخ مان کر خدا کو سب شکستہاں نہیں کہہ سکتے۔ نیوک ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر نکالہ دعا طلبہ انہی کو اسلام کی روح اور اس کا تاقیام جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ پیر نادھیا اسلام کے منور چہرے سے نمایاں (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک ہمدرد عاشقوں کی جانت بنائی۔ جو رواجی ایمان سے علی ایمان کو پہنچنے پر چودھری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصافین کو دیکھ لیتے تو ان کو صبح کی خدمت کی ملک نہ ہوتی مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود انشا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمد کے لئے کوئی چیز نہ تھی نہ ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے۔

کیونکہ یہ کچھ کچھ نشان اس میں جہاں یا رکھا۔ اپنے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو انتہائی دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ طاقت کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا کہ یہ سب کچھ دماغاً تقویٰ

منہم اللات یومنون باللہ العزیز المجید کی بنا پر ہر سب سے پہلے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور صبح کی شکایات کا ذکر کیا اور ان اینٹوں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دین۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ باہر گراں جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا مشا رہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کو کائنات میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ڈرنی چاہئے کہ ہم لوگ کے ہیں کیونکہ اس سے پہلے ہی یوسفؑ۔ اسحاقؑ۔ داؤدؑ۔ عیسیٰؑ علی بن ابی طالبؑ کی حالت ہی میں وہ کام کے۔ بن کی اسید برون سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد اپنے عام مفاسد زبانی بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پڑھا تھا جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا کہ ذیل کے زرد مال کا ایک بڑا حصہ خدا پر توڑ کر انسان پرست بنائے اور ہم کے بیٹے کی خدائی منوائے کے لئے طرح طرح سے۔ پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرمائے اور دردمند ملی سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک اعلیٰ انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک حبیب اس کی ذات بابرکت سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد اپنے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن مجید سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حزم۔ خوش اخلاق۔ صبر۔ تحریروں و تقریریں مشاقی پیدا کرنے کی اور رسالہ تشیخ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی پھر اتفاق و اتحاد کی اور سب سے بڑھ کر جو لطیف بات کہی کہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی پھر مکمل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے۔ ہم کو اس تعلق میں ہر ملک۔ یہ ملک نہیں۔ یوں کا اصل ملک آخرت ہے۔ پس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی انشیار کا زور ہو ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان و مال کی پرمانین کرتے افسوس ہو اگر ہم دین کے لئے صرف مل سے ہی دریغ کریں۔ تقریر ایک عمارت ختم ہوئی بہتر تاکہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جیسا کہ اس سے زیادہ جوش اور انداز ہم پایا کرتے ہیں۔

اللہم یمد امامنا بقصۃ الحسنین (واکمل)

ضرورت ملازمت

ایک شہید غنی جنکشی بیان عبدالحق صاحب آدمی ہے بخیر اور مٹی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ پاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکھتے ہیں ہند کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیو طیار میں راہید ہے کہ دوست ان کا خیال رکھیں گے اور چنانچہ موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دعوہ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سرورست۔ ہوشیار پور۔ کا جگہ۔

جائیداد اور راہون حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اویس علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دارالامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد و احکام منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام درجات سکے لئے چندہ فراہم کرنے۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ ہو۔ وہاں احمدی اجاب کی فہرست مکمل کر کے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ جو انجمن رہا کر کے اجاب شیخ صاحب جو صوف کے اعراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور قرابہ دارین حاصل کریں۔

والسلام
خانیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سیکریٹری
صدر انجمن احمدیہ قادیان
۱۰ اگست ۱۹۷۷ء

بقایا داران

کی خدمت میں خط و رسالے کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور حورہ ہمارے ساتھ ہوں۔ ان کی خدمت میں دسی لی گیا جائیگا کہ باقی فرما کر واصل فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں رہنے کی آمد ضرورت ہو ورنہ اخذ کیا جائے۔

عجیب و غریب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے اہل گھر ہو تو بڑی قیمت طلب یا اس منکر اگر تحریر کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرضی کے مفصل حالات لکھیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ میں کو نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور بھی کچھ بھی بڑی بڑی خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی دوائی سے

نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے ڈاک میں بھجوا کر اس کے عوض دوسری دوائی بھی حاصل ہے۔ ہر ایک دوائی کا مخصوص نام ہے۔ ہر دوائی کا ایک کوئی خاص اثر ہے۔ اس کو لیاں قبضہ کے واسطے ایک کوئی بلغمی دوا کی حالت میں دوا اور دواؤں کے واسطے چار تمام انگریزی ادویہ دانی

قبضہ کا کوئی دوا اور دواؤں کا ایک دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

ترباق البیاض اس کی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

ترباق الخضر اس کی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

اور دواؤں کی قیمتیں یہ ہیں۔ چالیس روپے کے واسطے صبر

ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلغمی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

ذیابیطس اس کی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

تحتہ روزگار اس کی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

حارث غریزی کو بڑھانے اور بڑھانے کے واسطے اور

کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی دوا ۲ روپے

اگر تیرہ سال کی ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

اگر تیرہ سال کی ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

سوزاک قدیم و جدید و خوراک ایک بہت قیمت

حب صبر مرگ اور شیرازی حب گویاں جو اعلیٰ دوا کی ضرورت

ہیں۔ فی دوا ۲ روپے

اگر تیرہ سال کی ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلغمی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

ذیابیطس اس کی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

تحتہ روزگار اس کی دوا ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

حارث غریزی کو بڑھانے اور بڑھانے کے واسطے اور

کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی دوا ۲ روپے

اگر تیرہ سال کی ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

اگر تیرہ سال کی ہے۔ اس کی قیمت فی دوا ۲ روپے

شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سورت ریاست پٹنہ کی تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت پر لائیں ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۲۰ صفحے قیمت ۲ روپے

کرشن لیلہ ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب

انہایت دلچسپ عجیب جس میں بیکرام کی بات

اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۲ روپے

سر الشماقین امر وہی۔ سورۃ یسین سے پیش گوئی کے

رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کا بلی کی شہادت

کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے

الحاکم روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ۲ روپے

علامہ امیر محمد صاحب انبیاء اور یو آت ریلیجی کے مقرر

مفسرین کو شیخ احمد دین

پیشتر یہ نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدائے حق فادین

بہت عمدہ چھپوا کر اس کا رخاں میں بڑے فروخت لارسل کئے ہیں۔

مسترق مفسرین کو کچھائی طبع پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۲ روپے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور

جنگ مقدس بحوالہ آئمہ کرام کا بلاس میں ہمارے علم کے

دوران مجید موعود عیسیٰ کے بڑے بڑے بطلان کیا ہے۔ قیمت ۲ روپے

فتح الدین اس کی کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا

بیان۔ نہایت عمدہ ۲ روپے

حیرت کی حیرانی مسیح موعود کی تائید اور رد احقر دہلی

کی تردید میں نہایت دلچسپ حیرت کی حیرانی

اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے نام کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ روپے

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں

عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے

اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۲ روپے

نظم مستورات استورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲ روپے

کامن احمدی (الداد) قیمت ۲ روپے

انہ دو کشتری طالب علموں کے لئے بہت ہی عمدہ قیمت

کامن احمدی قیمت ۲ روپے

معیار انصاف و تقین یہ کتاب قاضی اکل احمد گوہر کی تصنیف کی ہے۔ اس میں ایسے مسائل اور اصول بیان کئے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طریقوں میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی۔ کیونکہ حاصل ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا ماہر الامتیار دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرض کہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہو گا۔ قیمت ۲ روپے

ظہور المسیح ۱۲۰۰ صفحہ کی کتاب قاضی اکل صاحب

کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موعود کی

وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا

اور اس سے لکھتے وقت مخالف کتابوں میں سیف و شمشیر

دورہ درائی۔ غایت مقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔

وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات (سورہ نور) کی تفسیر

بطور مختصر خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب لکھتیں

تقدم اللہ مولانا عبدالمکریم اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو

ضبط نہیں کر سکتا قیمت صرف ۲ روپے گئی ہے۔

برائین احمدی

یہ حضرت جبریل اللہ فی حل الانبیاء علیہ السلام کی پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھجک کل عالم

پر بھجلی۔ اسی میں وہ علامات ہے۔ جو آج پور ہو کر مومنین

کے اور زیادہ ایمان اور مخالفین پر حیرت کے قیام کا موجب ہو

نہے ہیں۔ تقریباً چھ سو صفحے کے ڈیڑھ کاغذ پر نہایت خوش

خط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب رعایتی بے جلد چار روپے

مجلد چار روپے ۱۲ میں دی جاتی ہے

حضرت اقدس کی تمام نظموں کا جو کہ پھر

در شریں سے پھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں، مجموعہ

مجلد ۸ اور بے جلد ۶

شرعی منہ کلنک اوتار لکھنی اوتار کے طور کے

ہارے میں یہ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَيْتِ بَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



مقامیت پیشگی لگے

ہرگز نہیں دیکھو دلتش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریۃ عالم دوام ما
مورخہ ۲۲ - رجب ۱۳۲۶
۲۰ - اگست ۱۹۰۸ عیسوی

سائے جہان سے اچھا دارالامان ہمارا
ایڈیٹر منیر محمد صادق غنی
دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

تین ہزار دو سو تیس روپے

دو آنہ ، پائی

کیا ہے؟

LIBRARY A.A.I.I. LAMORE.
REGISTER NO.
BOOK NO.

حضرات! یہ اخبار بدلتہ کا بقایا ہے۔ جو آپ صاحبان کے ذمہ پر ہے۔
(اگرچہ کہ غلطی سے بعض صاحبان کے حساب میں غلطی ہی فرض کر لی جائے تب بھی بقایا تین ہزار کے قریب ہوگا)

پس

اکلا پرچہ
دی پی
ہوگا

یاد رکھئے گا

۲۰ اگست ۱۹۰۸

کوئی صاحب دی پی کو اپس نہ فرمائیں

اگر حساب میں غلطی ہو تو دی پی اپنی امانت میں رکھ کر بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں ہمارا سادہ کارڈوں کے جواب جلد میں (۲) بذریعہ مینی آرڈر قیمت بھیجیں تو عنایت

(بدرپرس قادیان میں بیان معارف الدین عمر برادر ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیر علیہ اخبار چھاپا گیا)

بھیرہ میں غریبوں کے ساتھ تعصب

ہمارے آریہ بھائی تو انگیز افسروں کی شکایتیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر ہمارا تجربہ ہے کہ وہ یہیل کو جو دیکھتا ہے وہ ان کے بھائی بندوں کی حکام سے ہی اکثر ہوتا ہے۔ غور کا مقام ہے۔ گزشتہ شورش کے وقت لائل پور لاہور۔ راول پنڈی وغیرہ ہر جگہ حکام اس بات کے قائل ہو گئے تھے کہ احمدی لوگوں نے کسی جگہ فسادین عقد نہیں کیا۔ بلکہ ہر جگہ سرکار کی خیر خواہی کی اور امن کو قائم کیا۔ بھیرہ کے احمدی خود ہی غریب جماعت ہے اور ان کے امن پسند ہونے کی بڑی دلیل ہے کہ جب تک وہ احمدی ہوتے۔ کوئی الزام آج تک کسی قسم کے شر اور فساد کا ان پر نہیں لگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ باوجود شرعی اجازت کے وہ کسی مسجد میں نماز پڑھنے نہیں جاتے اور نہ شریک جمعہ مسجد میں جو سب کے لئے عام ہے۔ پڑھتے ہیں اور نہ عید گاہ میں جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں جس کے متولی اور امام احمدی ہیں۔ غیر احمدی ہی کسی اس مسجد میں مداخلت نہ کرتے جتے۔ مگر ایک متعصب غیر احمدی تانیدار کے شہرین آپس کے جب چند لوگوں کو یہ حوصلہ ہوا کہ احمدی لوگ کسی اور کی مسجد میں تو جاتے نہیں جو ان کے ساتھ نہ ہو کی جاوے۔ چلو ان کی مسجد میں ہی جا کر ان کو تنگ کریں۔ گزشتہ چند ماہ کے تھوڑے عرصہ میں مجھے دو بار بھیرہ جلسے کا اتفاق ہوا۔ اور ہر دو دفعہ میں نے نئے تانیدار صاحب کے تعصب کو محسوس کیا۔ پہلی دفعہ میں نے اپنے ہی مکان پر ملنے مولوی حکیم نور الدین صاحب کی کہانی زمین اندرون دروازہ پر وعظ کرنا چاہا۔ تو اوس نے بلا وجہ روک دیا اور دوسری دفعہ میں نے گنج میں وہ مسنون پڑھنا چاہا جس کے پڑھنے کے واسطے لاہور میں ہم کو یونیورسٹی ہال سرکاری ملا تھا اور جس کے سامنے کیوقت جناب رائے بہاؤنچ صاحب پر تو چند رنج چینی کورٹ پر ریڈیٹ ہوئے تھے تو تانیدار نے اس مرتبہ اس تعصب کے سبب روک دیا کہ ہم احمدی ہیں۔ نیز ہر دو بار میں نے ممبر کیا اور یہی نہ چاہا کہ اخبار میں ان باتوں کو پرچہ نوٹس لیا جاوے کیونکہ یہ ایک سرکاری ملازم ہے۔ لیکن اب معلوم

ہوا ہے کہ ان باتوں کے درگزر سے دلیر ہو کر میان محمدین صاحب کو بیت کچہ جرات ہوئی ہے۔ جس کا بہن افسوس ہے۔ سنا گیا ہے کہ میان محمدین کے برخلاف بھیرہ کے غریب اچیلین نے صاحب ڈپٹی کمشنر کے پاس درخواست دی ہے کہ تانیدار نے ہمیں چند گھنٹے اپنے پاس چیرا بٹھا رکھا اور گندی گلابان دین اور دھماکا کر اقرار نامہ پر دستخط کرنے کے واسطے ان کو راضی کیا۔ صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جناب دیوان بہادر جو امر مل صاحب کے پاس فٹنس کے واسطے ارسال کیا ہے۔

مگر ہماری رائے میں جب تک ایسے متعصب تانیدار کو جو مذہبی عقائد کے سبب ایک قوم کو تکلیف دینے کے تجربے تبدیل نہ کر دیا جاوے۔ یہ مقدمہ از روئے انصاف چل نہ سکیگا۔ حق کی گواہی ایک بہت مشکل امر ہے۔ جب تک کہ میان محمدین وہاں موجود ہے۔ بھیرہ کے لوگ ایک غریب جماعت کے حق میں کب گواہی دینے لگے ہر ایک شخص تانیدار سے ڈریگا۔ امید ہے کہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ڈپٹی اس عرصہ میں پر پوری توجہ کریں گے۔ ہماری عادت نہیں کہ ہم کہیں سرکاری حکام کے برخلاف کچھ لکھیں۔ مگر سخت مجبوری کے سبب ایسے ایسا کرنا پڑا ہے۔

ہم نے مانا کہ میان محمدین صاحب اس فہرہ کے آدمی ہیں۔ جو اس امر پر عقیدہ رکھتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مہدی نہ تھے بلکہ ایسا احمدی انبوا الہی ہے۔ جو تمام غیر مسلم لوگوں کو قتل کر ڈالے گا اور ہم نے مانا کہ میان محمدین صاحب اس فرقہ کے پیرو میں جن کا عقیدہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں جہاد جائز ہے۔ لیکن ان اختلافات کی وجہ سے غریب احمدیوں کو تکلیف پہنچا نامناسب نہیں ضرورت سمجھی گئی تو مفعول آئندہ لکھا جائیگا۔

مدرسہ دینیہ

میں نے جولائی میں اجابہ کینیت میں چند امور پیش کئے تھے۔ اور انہیں جولائی تک ان کا جواب نہ ملا تھا کہ مدرسہ دینیہ کے متعلق کوئی سکیم تجویز کی جاسکے۔ مگر اب تک صرف دلی کے اجاب کی طرف سے اطلاع آئی۔ (۱) جماعت تملہ۔ (۲) مدرسہ دینیہ کے لئے زمین تملہ اور لاہور۔ (۳) جماعت کرناٹک۔ (۴) کشت چند ہاس کے

علاوہ کل ممبران اپنے موجودہ چندہ کو ڈیڑہ کر دین گئے زائد رقم دینی مدرسہ کے لئے منتقل مدد ہوگی۔ (۳) میسرنا محمد شطیع از ڈیرہ اسماعیل خان عارود پور ہماوار مدد دیں گے۔ پشاور سے بھی جواب آیا ہے مگر ہنوز قیمن چندہ نہیں ہوئی اور جیسا کہ میں اس سے پہلے لکھ چکا ہوں ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور دینے رحمت اللہ صاحب معقول امانت کا وعدہ فرمایا ہے بلکہ ڈاکٹر صاحب موصوف نے تو اس کام کو شروع بھی کر دیا اور اس طرح اس کا روبرو میں ہر طرح سے سبقت کا فخر ان کو حاصل ہے۔ میں نے ۳۱ جولائی کے بعد ۱۱ دن تک اور انتظار کیا ہے مگر اور کہیں سے جواب نہیں آیا۔ میں یہ جانتا ہوں کہ اس کی وجہ زیادہ تر جماعت پر پہلے سے چندہ تعمیر کا اور دیگر عداوت کے چند دن کا بوجھ ہے۔ مگر تاہم میں یہ خیال نہیں کرتا کہ ان تین جماعتوں اور ان تین اجاب کے علاوہ باقی بڑی بڑی جماعتوں اور ذی رحمت اجاب میں سے کوئی اس مبارک تحریک میں شامل نہ ہوگا۔ سرگودہ سے کسی قدر رقم آچکی ہے۔ اور قادیان میں بھی ایک معقول رقم جمع ہوئی تھی۔ مگر جماعت کے ایک کثیر حصہ کی طرف سے ہنوز ہم جواب کے منتظر ہیں۔ اس لئے اپنی تک سب کیٹی کوئی کام شروع نہیں کر سکی۔ بعض اجاب یہ دریافت کیے۔ کہ یہ چندہ کیسے دینا ہوگا۔ سو جلد احمدی اجاب کی اطلاع دے۔ گئے۔ لے یہ لکھا جاتا ہے کہ وہ جمعہ جلد ہی اسے شروع کر سکیں اچھا ہوگا۔ مدرسہ غالباً نو برس سے جاری ہوگا۔ مگر ابتدائی اختیاج لاہور میں اور مکان کے کثیر رقم کو چاہتے ہیں۔ اور جس قدر رقم ہمارے رنگ میں جمع ہوئی۔ وہ آئندہ کسے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ میں امید کرتا ہوں کہ وہاں جہاں جو وہ کچھ اجاب کرنا چاہتے ہیں اس کی اطلاع ۱۲ اگست پہلے پہلے کریں ورنہ مجبوراً جو اطلاع آچکی ہے۔ اس پر توجہ اور توجہ دینے کی بنیاد رکھنی پڑے گی۔ والسلام۔

فانک محمد علی۔ ۱۷ اگست ۱۹۰۴ء۔

ضرورت نکاح

ایک معزز شریف مانڈانی نوجوان احمدی ۱۱ ستمبر کو ایک پنجاب میں کا دیوار کے تہ میں بعض شرعی منویات سے بہت متاثر کے علاقہ میں دلی اور اس کے قریب وہاں ایک نکاح فرما چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار برہنہ ہو۔

سے ایک امام برپا ہوا جیسا کہ قریبت میں لکھا ہے کہ نبی اسرائیل اس بیعت کے صدر سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جلوت سے پانچ دن تک تھے رہی ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کی وقت تمام عواری تشریف لے گئے اور ایک دن میں سے فریدی ہو گیا۔

سوائے عزیز و ایک قدیم سے سنتہ الشریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدریں دکھاتا ہے تا مبالغوں کی وجہ سے خوشیوں کو پامال کر کے دکھلائے سوا ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میری تمہارے پاس بیان کی نگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا نام تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہو گا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو تمہارے خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے مسجد لگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا برائین اصمیرین وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت یہ وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو میرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو میرے لئے کہ تم پر میری جلالی کا دل آوے تا بعد اس کے وہ دن آئے جو دائمی وعدہ کا دل ہو وہ ہا با خدا وعدوں کا سچا اور وفا دار اور صادق خدا ہے وہ ب کتبہ تہن دکھائی گا جس کا دل سے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بائیں میں جن کے نزدیک وقت پر فرود ہے کہ یہ دنیا قائم ہے۔ جیسا کہ وہ نام آئین پوری نہ ہو جاوین جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے ملک میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت میں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں کھڑے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعائیں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر جس کے لوگوں سے یہ بیت لینا خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان

۱۰۰ لیسے لوگوں کا انتخاب مومنون کی اتفاق رائے پر ہوگا۔

بقیہ حاشیہ کا کلم نمبر ۲۰ جس شخص کی نسبت چالیس مومن قفقاز کرگیز کرکرو
اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں کی بیعت لودہ بیت لینی کا مجاز
ہوگا اور پہلے شیخ کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیسے نمونہ بناؤ خدا نے مجھ
خبر دی کہ میں تیرے بھائی کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کا قائم
کر دوں گا اور اس کو اپنے قرب اور رحمی سے مخصوص کر دوں گا اور اس کے ذریعہ سے
حق ترقی کرے گا اور چوتھے لوگ چنانچی تئیں کرینگے سو ان دونوں کے مفقود ہو
اور مومن یا نہ رہتے کہ ایک کی شناخت اس کی وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت
نہیں ہے کہ وہ حملی انسان دکھائی دے یا بعض دہو کہ دینے دکان خلائق
کیونکہ سے قابل اعتراض نہیں ہے جب کہ قبل از وقت ایک کامل انسان
بننے والا ہی پیٹ میں صرف ایک لطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

تہیں پیدا کیا۔ اس میں یہ تفسیر ہوئی کہ اسے اہل بیت کی دوسرے
کو تکلیف نہ دے کہ وہ بتا دیں خدا ترانہ شکل و رازن ہے جس نے تجھے
پیدا کیا اور ہر الہام ہوا۔

۱۱) یا ایہا الناس اتقوا اللہ خلتکم ترجمہ ہے کہ
اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ
کرد اور کوئی بات نہ کہو جس سے خدا کو جھوٹا کہیں۔ جس تہین
پیدا کیا اور ہر میری طرف سے بلکہ رکھائیت الہام ہوا۔
(۱۲) لیسے سیرے اہل بیت خدا زمین شریعت سے محفوظ رکھے اور
تجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۱۳) انت انتی وانا منک انت اللہی طار الی اللہ
یعنی تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس خدا ترانہ کتبہ سے ظاہر
ہو گیا ہوں تو وہ ہے جس کی شریعت سے میری عورت پروردگار

اخبار بدیع مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

خدا کی تازہ دہی۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ۔ عجبت ان تقولوا
کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ (۱۴) ان
کی لاش کو زمین لپیٹ کر لائے ہیں۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ۔ یہاں یہ تفسیر ہے کہ خدا تعالیٰ

یہ تفسیر ہے کہ خدا تعالیٰ

۱۳) موت قریب ہے۔ یہ یوں ہے کہ جہاں جہاں موت قریب ہے
۱۴) یہاں یہ تفسیر ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان الہامات میں حضرت
کو مخاطب فرمایا کہ ان کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دین
اور وہ خود ان کی وجہ سے جو حضرت اقدس کی مذہبیت و خلافت
و جہاد پر حجت کاوا تھا ایک ہی دن پیش آئے وہاں تمام اس کی
تائید و تائیس بتلائی اور مومنین کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول
نہیں ہو جائے۔ مگر ہم غم نہ کرو کیونکہ اس جس کو اس سلسلہ کا چلنا
منظور ہے۔ وہ باقی رہے گا اور انہوں کی حالت کی نسبت یہ
پیشگوئی فرمائی کہ خیر خیال سنیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب
سے جہاد فرمایا تھا سب سے کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔
تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو غامض

۱۵) خیر خیال سنیں گے۔

۱۶) ان الہامات میں حضرت

کو مخاطب فرمایا کہ ان کی وفات قریب ہونے کی متواتر خبریں دین

اور وہ خود ان کی وجہ سے جو حضرت اقدس کی مذہبیت و خلافت

و جہاد پر حجت کاوا تھا ایک ہی دن پیش آئے وہاں تمام اس کی

تائید و تائیس بتلائی اور مومنین کو یوں تسلی دی کہ اگرچہ رسول

نہیں ہو جائے۔ مگر ہم غم نہ کرو کیونکہ اس جس کو اس سلسلہ کا چلنا

منظور ہے۔ وہ باقی رہے گا اور انہوں کی حالت کی نسبت یہ

پیشگوئی فرمائی کہ خیر خیال سنیں گے۔ چنانچہ خداوند عالم الغیب

سے جہاد فرمایا تھا سب سے کم و کاست ویسا ہی وقوع میں آیا۔

تفصیلات مندرجہ بالا کے بعد حضرت اقدس کو غامض

۱۷) خیر خیال سنیں گے۔

۵۔ جزوی مستند۔ موم امیر خان کی بیوی دن اس
خاندان فوت ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی بیوی کی پیشانی پر ۱۶
یا ۱۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مشاہدہ کیا اور اس کی پیشانی
پر ۱۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔

اس روایہ میں امیر خان سے مراد سردار اور قوم کا نام
ہے جس سے تہذیب و تمدن ذات ستودہ صفات
امام تمام علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے۔ یہ کہلا یا کہ اس سردار
کی بیوی کے کمرے میں ۱۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ ۱۶ یا ۱۷ کے
امداد سے تعلق ہے۔ مگر اس بیوی کا خاندان جہاد فوت
ہو گا اس کو اسی تعلق کے بعد سے جو چنانچہ ایسا ہی واقع
ہوا۔ حضرت امام تمام علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۵۔ مئی ۱۹۰۸
کو بیمار ہوئے۔ ۱۶۔ ۱۷۔ کو آپ کے وفات پائی اور ۲۷ کو
آپ دفن کئے گئے۔ ذیل کے الہامات میں حضرت
اقدس کو مخاطب وفات بتایا گیا۔

الحکم نمبر ۲۲ جلد ۱۰ مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

۱۴۔ جزوی مستند۔ ۱۳) ہم کہہ رہے ہیں کہ یاد دہانی

(۱۵) ایک دفعہ میں کہ قیل از موت کئی حق نصیب

ہوئی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی

طرح میں قہر و شہادتوں سے مغلوب کیا گیا تھا۔

دوسرے معنی میں کہ قیل از موت کئی حق نصیب

کو خود بخود دل لگوں۔ کہ ہمارے طوفان میں ہمارے

اپنے تہذیب سے۔ یعنی اس الہام کے کہ ہم کہہ رہے ہیں

یاد دہانی و اوقات یاد دہانی کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت

سے یہ ثابت ہوئے کہ کہہ رہے ہیں مراد و اوقات اور مدینہ

احمدیہ بلکہ لگ لگاتار کہ الہام میں اس بات کی طرف

صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مین فوت نہیں ہوئے

بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ مین فوت ہوئے اسی

طرح یہ بروز بخیر علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان مین فوت

نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر مین فوت ہوگا جہاں اس کے

انصار رہتے ہوں۔

روایہ و الہام مندرجہ ذیل اس کے نزدیک

اخبار بدیع نمبر ۱۰ جلد ۱۰ مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ

روایہ و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ یہ مانگہ۔ فرمایا اس کو تعلق

کوئی تفسیر نہیں ہے۔ پھر خود کی من دیکھا کہ جنازہ کھڑا ہے۔
اس الہام میں مانگہ سے مراد وہ مقام کو ہے
جہاں آپ کے وفات پانا پہلے بتایا گیا ہے یعنی صحیحہ و غلطی
ساتھ ہی جنازہ آتے ہوئے دیکھا اس بات کی طرف اشارہ
ہے کہ جس جگہ وفات ہوگی۔ وہاں سے جنازہ قادیان
لایا جائیگا۔ کیونکہ آپ کے قادیان مین یہ خواب دیکھا تھا کہ جنازہ
آتا ہے پھر چونکہ لاہور سے بتایا گیا کہ لاش صندوق مین انیلا
ہی اور اس کے بعد صندوق سے نکال کر سر کفن مین لپیٹ کر
قادیان تک انیلا ہی ہوئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ الہام ہوا تھا
کہ ان کی لاش کفن مین لپیٹ کر لائے ہیں۔ اس الہام کا پتہ ہم
اوپر لکھ آئے ہیں۔ پھر چونکہ قادیان آپ کا وطن ہے اور وہاں دفن
کے لئے جنازہ بھی پیش آتا۔ اس لئے مانگہ کہ الہام دوبارہ
ہوا۔ دیکھو۔

اخبار بدیع نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۳۸۸ھ
خدا کی تازہ دہی۔ مانگہ کہ قریب جگہ آپ کو قادیان مین
کشفی طور پر پہنچی دیکھا دی گئی تھی چنانچہ اس کا مفصل ذکر

اخبار بدیع نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۳۸۸ھ

۱۴۔ جزوی مستند۔ ۱۳) ہم کہہ رہے ہیں کہ یاد دہانی

(۱۵) ایک دفعہ میں کہ قیل از موت کئی حق نصیب

ہوئی۔ دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی

طرح میں قہر و شہادتوں سے مغلوب کیا گیا تھا۔

دوسرے معنی میں کہ قیل از موت کئی حق نصیب

کو خود بخود دل لگوں۔ کہ ہمارے طوفان میں ہمارے

اپنے تہذیب سے۔ یعنی اس الہام کے کہ ہم کہہ رہے ہیں

یاد دہانی و اوقات یاد دہانی کہ خداوند خدا کی فعلی شہادت

سے یہ ثابت ہوئے کہ کہہ رہے ہیں مراد و اوقات اور مدینہ

احمدیہ بلکہ لگ لگاتار کہ الہام میں اس بات کی طرف

صاف اشارہ پایا جاتا ہے۔ کہ جس طرح حضرت محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن مین فوت نہیں ہوئے

بلکہ اپنے انصار کے شہر یعنی مدینہ مین فوت ہوئے اسی

طرح یہ بروز بخیر علیہ الصلوٰۃ والسلام قادیان مین فوت

نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسے شہر مین فوت ہوگا جہاں اس کے

انصار رہتے ہوں۔

روایہ و الہام مندرجہ ذیل اس کے نزدیک

اخبار بدیع نمبر ۱۵ جلد ۱۰ مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۳۸۸ھ

روایہ و الہامات حضرت مسیح موعودؑ

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ یہ مانگہ۔ فرمایا اس کو تعلق

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ یہ مانگہ۔ فرمایا اس کو تعلق

۱۷ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ یہ مانگہ۔ فرمایا اس کو تعلق

ہے۔ پرتے وقت کو پہچاننا دیکھنا جانا۔ دت فرق بین
صادق و کاذب۔ انت مونی کل مصم و صادق ۶
اب اگر ناظرین اس وحی الہی اور شریعت حضرت اقدس
پر ایک گہری نظر ڈالیں گے۔ تو انہیں یہ بات صادق و کما فی
دیہائگی۔ کہ اس پیشگوئی میں تو یہ اشارہ بھی بیان نہیں کیا
گیا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں فوت ہو
جائے گا پس حضرت کی سمجھ پر انہوں نے صرف اپنی دل سے
ایک بات تراش کر ادسی کو اعتراض کی بنیاد ڈھرایا۔

حیرت خیز اور تعجب انگیز بات یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی
میں یہ تو بیان کیا گیا کہ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب
خدا کے مقبول یعنی حضرت مرزا صاحب کو نہیں ہوگا۔ مگر
عبدالحکیم نے بویہ کہا تھا کہ مرزا صاحب میری زندگی میں
مر جائیں گے۔ اس کی تو یہ نہیں کی گئی۔ پس حضرت اقدس
مرزا صاحب

کی پیشگوئی کا اصل یہ نکلا کہ حضرت مرزا صاحب عبدالحکیم کی
زندگی میں فوت ہو جائیں گے اور آپ کے اس طرح فوت ہو جانے
پر عبدالحکیم یہ کہیگا کہ مرزا صاحب چونکہ میری زندگی میں فوت ہو
گئے اس لئے وہ کاذب تھے اور میں صادق ہوں اور وہ شریر
تھے اور میں صالح ہوں۔ سو خداوند عالم الغیب فرماتا ہے۔ کہ
اے ڈاکٹر تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق
کر کے دکھلاؤں گا۔ میرے عقیدوں میں قبولیت کے نونے
اور علامتیں ہوتی ہیں اور اہل ملائمتوں میں سے ایک علامت
یہ ہے۔ کہ وہ عذاب کی موت اور ذلت کی موت نہیں مرتے
مگر تو ذلت کی موت مرتیگا اور اس طرح صادق اور کاذب میں
کھلا کھلا فرق دنیا کو نظر آ جائیگا۔ چنانچہ واقعات پیش آ رہے
یہ بات اہل نظر کے نزدیک ثابت ہو گئی۔ کہ حضرت مرزا صاحب

۱۵۔ اس فقہ وین عبدالحکیم خان صاحب جو اندیشہ کی کچی ہوئی توار
آسمانی عذاب قرار دے کہ جو غیر ذریعہ آسمانی مہر و کلام ہوگا۔
یعنی تو نے یہ غور نہ کیا کہ کیا اس زمانہ میں اور اس زمانہ وقت میں
امت محمدیہ کی کسی مجال کی ضرورت ہے یا کسی مصیبت اور مجتہد کی۔
تو یعنی اسے یہ خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھانا چاہتا ہے کہ
صادق اور مصیبت کن ہے اس فقرہ الہامی میں عبدالحکیم خان کو اس قدر
کا تو یہ جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے لئے شریعت شرعیہ ہو جائیگا پس
چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہرتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو صادق
نہیں ہو۔ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا۔ وہ
المشہر۔ میرزا غلام احمد مسیح سو غوغا ماری۔ وراثت شیعہ
مطابق ۲۲ جلدی ۱۱۱۱

خدا کے مقبول اور صادق بندے سے اور مرد و اکثر متین
کاتب۔ آئندہ زمانہ کے واقعات ڈاکٹر کے کذب و فساد کی تلخی
اور بھی کھل دین گے اور دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیگی۔ کہ
فرشتوں کی کچی ہوئی توار ڈاکٹر کا کام کس طرح تمام کر رہی ہے۔
مذا صاحب نے ایک عورت سے بنا
اعتراض نمبر ۳ نوح ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر
اس عورت سے نکاح نہ ہوا اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس
لئے یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے۔

حضرت اقدس مرزا صاحب اپنی کتاب
حقیقۃ الوحی میں اس اعتراض کا جواب خود
دی لکھ چکے ہیں اس لئے اس اعتراض کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ لکھنے
کی ضرورت نہیں ناظرین حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲-۱۳۳ میں
یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

”اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسان
پر میرے ساتھ ہو جائیگا۔ یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم
بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ختم کیلئے جو آسان پر ہو گیا
خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو ایسی وقت شائع کی گئی
تھی اور وہ یہ کہ ایچا المذاتہ قوی قوی خان البلاء علی
عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو
نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں ہو گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ جیسا
ماشاء و بیشک نکاح آسان پر ہو گیا یسویں پر۔ مگر
آخر وہ سب کا رد وافی شرطی تھی۔ شیطان و سادس سے ایک
ہو کر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کیا یونس کی پیشگوئی نکاح پر ہونے
سے کچھ کم تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ آسان پر فیصلہ ہو چکا کہ
کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب
نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کچھ شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ
خدا جس نے اپنا ایسا مطلق فیصلہ منسوخ کر دیا۔ کیا اس پر
مشکل تھا۔ کہ اس نکاح کو ہی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دیا
پس جب حضرت اقدس خود ہی تحریر فرما چکے تھے
کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں ہو گیا۔ اور واقعات نے ثابت
کر دیا کہ یہ نکاح فسخ ہو گیا اور آخری الہامات حضرت اقدس
بھی یہی شہادت دی کہ وہ شرط نکاح اذافات الشرط
فات الشرط کے مطابق منسوخ ہو گیا۔ تو اب اس پیشگوئی
پر مخالفین کا اعتراض قابل التفات نہیں ہو سکتا۔

مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۲۹۰
اعتراض نمبر ۴ کے استہار میں جو اخبار بدرد مورخہ
۱۵۔ اپریل میں شائع ہوا ہے اور جس کا عنوان ہے۔

۱۵۔ مولوی شہار اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ یہ پیشگوئی کی تھی کہ
مولوی شہار اللہ میری زندگی میں ہی طاعون مہینہ وغیرہ ملک باری
سے ہلاک ہو جائیگا۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے
ہدین بلکہ مفید و کذاب ہو گیا۔ اب چونکہ مولوی شہار اللہ زندہ
بہلا چکا موجود ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے
خود مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گیا کہ وہ خدا
کی طرف سے نہیں تھے بلکہ مفید و کذاب تھے۔

جواب۔ اسی استہار میں جس کا عنوان معترض نے دیا ہے
حضرت اقدس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”یہ کسی الہام یا وحی کی بنا
پر پیشگوئی نہیں۔ بلکہ محض دعا کے طویر میں نے خدا سے فیصلہ
چاہا ہے۔“ اور اس عبارت سے پہلے اسی استہار میں حضرت اقدس
نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے۔ ”اور اگر میں کذاب اور مفتری
نہیں ہوں اور خدا کے حکام اور مطالبہ سے مشرف ہوں اور
میرے موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ
سنتہ اللہ کے مطابق آپ مکتبین کی سزا سے نہیں بچیں گے“
اب حضرت مرزا صاحب کی عبارات منقولہ بالا سے روز
کی طرح ظاہر ہے۔ کہ حضرت اقدس نے مولوی شہار اللہ کی
موت کے بارہ میں الہام یا وحی کی بنا پر کوئی پیشگوئی نہیں کی تھی
ہاں اپنے دعا ضرور کی تھی۔ پس آپ کے الہام یا وحی پر کوئی
اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ باقی رہی یہ بات کہ آپ کی دعا
قبول نہیں ہوئی۔ تو یہ بات اگر صحیح ہی مان لیجائے۔ تاہم
حضرت اقدس پر شرعاً کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کیونکہ
یہ کسی کا عقیدہ نہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کی سب دعائیں
قبول ہو جاتی ہیں۔ بلکہ تمام اہل اسلام کا متفق علیہ عقیدہ
یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی اکثر دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔
اور بعض دعائیں جو حکمت الہیہ کے منافی اور تقدیر مبرم
کے خلاف واقع ہوتی ہیں وہ قبول نہیں ہوتیں۔ دیکھئے
حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے لئے طوفان سے
بچ جانکی دعا کی۔ مگر وہ قبول نہیں ہوئی۔ پس اگر مرزا صاحب
کی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو اعتراض کا موقعہ کیا ہے
بائیں ہمہ دم دکھلائیں گے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی یہ دعا بھی
جس رنگ میں خدا نے چاہا۔ سنتہ اللہ کے مطابق قبول ہو گئی۔
ناظرین۔ ۱۵۔ اپریل ۱۲۹۰ کے دعا یہ استہار کو
پڑھ کر بہ آسانی یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس مرزا صاحب
کی اس دعا کا لب لباب یہ تھا کہ آپ کا مورثین اللہ اور مسیح و دعو
ہونا دنیا پر ظاہر ہو جائے اور مولوی شہار اللہ جو سچائی کا دشمن
اور حق کا اشد مخالف ہے۔ اس کو خدا کی طرف سے بڑھاپا

و توبہ نہ کرے مخالفت کی سزا ہے۔ سورہ اصلی دعا آپ کی قبل ہو گئی۔ جیسا کہ آگے چل کر ناظرین کو معلوم ہو جائیگا۔ مگر یہ زائد شرط جو دعا کا کوئی اصل جزو نہیں یعنی یہ بات کہ مولوی شہزادہ آپ کی زندگی میں ہی فوت ہو جائے قبول نہیں ہوئی۔ کیونکہ یہ زائد شرط مصلحت الہیہ کے خلاف تھی جیسا کہ الہامات حضرت اقدس اور واقعات باعد ظاہر ہے۔

اب حکیم و حمید قادر مطلق خداوند خدا کی قدرت قابل دید ہے۔ کہ اس نے اپنے برگزیدہ رسول کی عزت قائم رکھنے و صداقت ظاہر کرنے کے لئے ایک طرف تو شہزادہ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس نے ۲۶۔ اپریل شہزادہ کے پرچہ الہامی میں بجواب اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل شہزادہ یہ لکھ دیا۔ کہ یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی۔ ۲۔ یہ تحریر تمہاری ہے مجھے نظر نہ نہیں۔ نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

اور شہزادہ کے نائب اس جواب کے نیچے ایک نوٹ لکھوا دیا۔ جس پر شہزادہ نے کوئی جرح نہیں کی۔ وہ نوٹ یہ ہے۔ آپ اس دعوے میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ سکتے ہیں۔ قرآن نو کہتا ہے کہ ہر کارون کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سو من کان فی الضلالۃ فلیمد خطا۔ الرحمن مد ۱ (پ ۱۶۷) اور انما نسی لہم لید و اودا انما (پ ۹۶۲) اور دیمد ہم فی طغیانہم لیمحون دینہم وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سو میں متعنا ہو کار و ابار ہم حنہ طلال علیہم الصمیر (پ ۱۶۷) جن کے صاف ہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ چھوٹے و فاباز مفسد اور نا فرمان لوگوں کو لمبی عمرین دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی بُرے کام کریں۔ پھر ہم کیسے من گھڑت اصل بتلاتے ہو۔ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیونکہ وہ دعوے توحید کرشن اور محمد اور احمد بلکہ خدا کی کاسے اور قرآن میں یہ آیات ذالک بلعنہم من العلم۔

اب شہزادہ کے جواب اور اس کے نائب کے اس نوٹ سے یہ ثابت ہوا کہ شہزادہ نے اس طریق فیصلہ کو جو دعائیہ اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل شہزادہ میں حضرت اقدس نے پیش کیا تھا۔ منظور نہیں کیا بلکہ بزعم خود قرآنی معیار کے مطابق اس کو نہ مانا بتایا اور چیلک کو یہ بتایا کہ اگر شہزادہ مرزا صاحب کی زندگی میں مر جائے۔ تو رکاس ملے گا۔ مرزا صاحب کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ مرزا صاحب کے چوٹے ہونے کی دلیل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ چھوٹے و فاباز مفسد اور نا فرمان

لوگوں کو لمبی عمرین یا کرتا ہے۔

جب شہزادہ اور اس کے نائب نے مرزا صاحب کے جلد اور شہزادہ کی زندگی میں فوت ہو جانے کو ان کی چٹائی کی دلیل قرار دیا اور لمبی عمری کے صورت میں اونکو جو فاباز مفسد نا فرمان بتایا تو خدا تعالیٰ نے اسی رنگ میں شہزادہ اور اس کے مصغیر دن کو ذلیل کرنا پسند فرمایا۔ ثبوت اس کا یہ ہے۔ دوسری طرف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل شہزادہ کے بعد بتایا ۲۱۔ اپریل شہزادہ یہ وحی نازل فرمائی۔ مہدیکم ایاتی خلا تستجدون (ترجمہ) قریب ہے۔ میں تمہیں اپنے نشان دکھلاؤں گا پس شہزادہ جلدی نہ کر دے۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵۔ اپریل شہزادہ اس وحی میں نشانات دکھلانے کا تو وعدہ کیا گیا ہے مگر جلدی کی مخالفت کی گئی ہے۔ پس یہ صاف اشارہ اس بات پر جو کہ شہزادہ کیسے جو عذاب کی موت کی دعا کی گئی جو وہ میں پوری کر دکھلاؤں گا ایسی جلدی نہیں جیسی تم نے دعا میں چاہی ہے یعنی تمہاری زندگی میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ دوسرا الہام میں بنائی گئی اور وہ یہ ہے۔ کل یوم ہونی شات۔

(یعنی ہمیشہ ممانعت کرنا لازمی امر نہیں ابتلا بھی درمیان میں) دیکھو اخبار بدر مورخہ ۳۰ اکتوبر شہزادہ مگر اس دعا سے جو آپ کی اصل غرض تھی اس کے پورا کرنے کی دوسری الہامات میں آپ کو بشارت دی گئی اور وہ یہ ہیں۔ لایھد نبی و لدقی من دب کہیم۔ تیری بنا توڑی نہ جائے گی اور تو رگیم سے دیا جائیگا۔ وضعنا عذک و ذلک الذی انقض ظھرك و دفعلنا ذکوک۔ دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴ اکتوبر پھر مخالفین کے انجام کی نسبت حسب ذیل میں توبہ دلائی۔ ۳۰۔ اکتوبر شہزادہ ۶۔ ات الذین کفروا و صدوا من حبس اللہ سبنا لہم غضب من ربہم۔ ترجمہ۔ تحقیق وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور خدا تعالیٰ کی راہ سے روکا ان کو ان کے رب سے غضب ہو چکا۔

غرض ۱۵۔ اپریل شہزادہ دے دعائیہ اشتہار کے بعد جب آپ کو یہ الہام ہوا کہ مہدیکم ایاتی فلا تستجدون۔ نو اس الہام سے متنبہ ہو کر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی شہزادہ کو دیکھ کر کے مقابلہ میں ایک اعلان شائع کیا۔ جو اخبار بدر مورخہ ۲۶۔ جون شہزادہ کے مضمون میں موج ہو۔ اور وہ یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اعلان
برورم

(من اظلم من افتر علی اللہ کذابا و کذاب بائعہ)۔ انہوں نے اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا مہم ہونے کا دم مارتے ہیں۔ جب خدا تعالیٰ کا کلام ان کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افتراس ہے انہیں لوگوں پر اس مہم کہنے کے لئے میں نے کتاب حقیقہ۔ الوحی تالیف کی ہے کہ تک یہ لوگ ایسا کریں گے۔ آخر ہم ایک فیصلہ کیسے ایک دن ہے اور ہم ایک قصار قدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے اس وقت میں فوض کے طور پر خدا تعالیٰ کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں

اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میر مولوی ابوالوفا

شہزادہ امرت سہری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزالی نم اور سہری اور جعفر زلی۔ لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسٹنٹ سرجن ٹراوڑی ملازم ریاست پٹنہ میں اور وہ کلام یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ انا احافظک کل من فی الدار و احافظک خاصۃ۔ ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الہی یہ ہے۔ کہ میں ہر ایک شخص کو جو میرے گھر کے اندر و طاعون سے بچاؤں گا اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجاب اللہ سے پراسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہرگز ہی یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا فتر ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنۃ اللہ علیہ امن کذب وحی اللہ جیسا کہ میں ہی قسم کرتا کہ یہاں ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ و لعنۃ اللہ علی من افتر علی اللہ۔

اور میں اُس پر کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی

فیصلہ کرے اور یاد ہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ کہ ہر ایک شخص جو حجت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہیگا بلکہ یہ ذکر ہے کہ والذین امنوا و لم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئک ہم الامن و ہم ممتداف۔ پس کامل پروردی کرنا ہے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا ظلم نہیں خدا کو ہے جائے جائیں گے اور مژدور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پائیں گے اور طاعون ان کے لئے تجھیں اور ظہیر کا موجب ہوگی

اب میں دیکھ چکا ہوں کہ اس میری تحریر کے مقابل

بعض تکذیب کن قسم کھاتا ہو مگر یہ امر ضروری ہے
کہ اگر ایسا کذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ
بھی دعویٰ کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ

رہونگا اور مجھ بھی خدا کا کسی طرف سے یہ الہام ہوا ہو
تاویکھ لے کہ افترا کی کیا جزا ہے۔ والسلام علی من اتبع الهدی

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد

اس اعلان کے مضمون کا ظاہر ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ
طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۳۰۴
حسب ایسے کہی قائم نہیں رہے اور اسی لئے آپ نے اس اعلان
میں تحریر فرمایا کہ میں ایسا کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی
فیصلہ کرے پس اب انصاف کسی معترض کو یہ حق حاصل نہیں ہو
سکتا کہ اشتہار دعائیہ مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۱۳۰۴ کی بنا پر حضرت
اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائے
ظاہر ہے کہ اگر حضرت اقدس اسی طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار دعائیہ
پر قائم رہتے تو پھر اس کے چند روز بعد ہی دوسرا طریق فیصلہ
جس میں مولوی ثناء اللہ کو بالخصوص اور سب سے پہلے مذکور کیا ہو
کہیں پیش کرتے۔

پہر ایک اور لطیف نازک بات جو اس دوسرے طریق فیصلہ
مندرجہ اعلان مطبوعہ ۶ جون سنہ ۱۳۰۴ سے ظاہر ہوتی ہے وہ
یہ ہے کہ آپ نے اس اعلان میں یہ تو تحریر فرمایا کہ میں وہی الہی کے
مطابق سن سے محفوظ رہا مگر کیا چون۔ ثناء اللہ وغیرہ جو اسکو
وہی الہی نہیں سمجھتے اگر قسم کھا کر کہیں کہ یہ انسانی افترا ہے تو
میں ایسا کہتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے مگر
اس اعلان میں یہ نہیں لکھا کہ ثناء اللہ وغیرہ اگر قسم کھا کر کہیں
کہ یہ وہی الہی نہیں انسانی افترا ہے تو وہ میری زندگی میں ہی
طاعون کی موت سے مرہون گئے اس قطع طعن پر ثابت ہوتا
ہے کہ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ۱۵ اپریل سنہ ۱۳۰۴ یعنی اس
امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہی عذاب کی موت سے طع
ہو جائیگا جو رع کر لیا ہوتا۔ مگر مولوی ثناء اللہ اس وقت کے مسطور
پر جو ۲۶ اپریل سنہ ۱۳۰۴ کے بے جواب حدیث میں چھپا ہوا یعنی
اس بات پر کہ خدا تعالیٰ جو کچھ دانا باز۔ مفید اور نافرمان لوگوں
کو ایسی عذراں دیا کرتا ہے۔ قائم رہا۔ پس حضرت اقدس مرزا صاحب
کی موت اور ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے ثابت ہوئی کہ

ثناء اللہ اپنے انکار کے مطابق آپ پر جہنم دانا باز مفید
اور نافرمان رہے اب ثناء اللہ کو چاہیے کہ اس مصرعہ کو درج
زبان کرے۔

میں الزام اور بخود دینا تھا قصور اپنا کھل آیا
اس مضمون کے ختم ہونے سے پیشتر اخبار بد الزم
ہی کے پاس پہنچ گیا۔ اخبار مذکور میں انجیم مفتی محمد صادق صاحب
ایڈیٹر اخبار بد نے ہی معترضین کے اعتراضات کے جوابات
تحریر فرمائے ہیں لہذا مناسب مقام پر یہ کہ بقیہ اعتراضات اور
ادل کے جوابات اخبار مذکور سے ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں
مرزا صاحب کی پیشگوئی حقیقت الہی
میں بھی ہے کہ میری عمر اسی سال سے
چار پانچ برس کم یا چار پانچ برس زیادہ ہوگی مگر مرزا صاحب نے
صورت ۶۹ برس کی عمر پائی اس لئے یہ پیشگوئی ہوئی نکلی۔

جواب۔ حضرت اقدس کی عمر وہی الہی کے مطابق
۵۷ سال کی ہوئی اور جن اخبارات نے ۶۹ سال لکھے ہیں انہوں
غلطی ہوئی کہائی ہے۔ حضرت اقدس کی عادت تھی کہ وہ غور
اور سنون کی گنتی کی طرف توجہ نہیں کرتے تو اویسہ امور ہمیشہ
تخمیناً لکھ دیا کرتے تو خود میں نے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہم
اپنی عمر کے متعلق کچھ ٹھیک نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس وقت
بچوں کی عمریں لکھنے کا کوئی طریق نہ تھا اور ہمارے پاس کوئی
ایسی یادداشت نہیں رہی کہ آپ کی عمر کے متعلق ٹھیک خبر
پر خود آپ کو معلوم نہ تھا اور نہ کہی آپ نے اس طرف توجہ کی
کہ اس کی ٹھیک تاریخ لکھ لئے کے پیچھے پڑ جاویں۔ خدا کے
انبیاء ایسے امر میں پڑنا اپنے واسطے قیصر اوقات نبال
کرتے ہیں آپ نے تخمینہ کے طور پر ایک جگہ سنہ ۱۲۸۷ء بھی
لکھا ہے جسکی رود سے قریب ماہ کے لحاظ سے اب آپ کی
عمر ۶۲ سال بنتی ہے اور جو دوئی کے متعلق آپ کا اشتہار
سنہ ۱۲۸۷ء میں شائع ہوا تھا اس میں آپ نے اپنی عمر چھپا دی
سے زیادہ لکھی ہے اس حساب سے بلحاظ قریب سینوں کے
آپ کی عمر ۶۹ سال ہوتی ہے لیکن ان سب سے زیادہ صحیح قول
مرزا سلطان احمد صاحب کا معلوم ہوتا ہے جو کہ انہوں نے
جنازہ میں شامل ہونے کی واسطے قشربٹ لائے پر فرمایا تھا
کہ میرے پاس جو یادداشت جو اس کے مطابق آپ کی پیدائش
سنہ ۱۲۸۷ء یا سنہ ۱۲۸۳ء میں ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے ۳۶۔
۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹ اور ۴۰ یا پانچ سال وہ اور ۴۰ سال چھپائی میری
وزن سے اور آٹھ سال اس حدی کے کل ۶۰+۵+۸
۶۰ سال ہوئے۔ جس میں دو سال نہ تو کچھ کے بڑھائے

جائیں تو وہ ۷۵ سال ہوئے۔ غرض عمر کے متعلق کوئی اعتراض
دارو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ۵۷ یا ۶۰ سال بہر حال انہی کو قریب
اور مطابق دی گئی ہے لیکن اگر ایسا بھی نہ ہوتا اور آپ کی عمر
انہی کے قریب ہی ہوئی ہوتی تب بھی کوئی جگہ اعتراض کی نہتی
کیونکہ تازہ الہامات جو حضور اقدس کو اپنی وفات کے متعلق پہلے
ہوئے اور جن کی اشاعت رسالہ الوصیت اور اجامات میں ہو چکی تھی
اور اس کے بعد کے بہت سے الہامات جو وفات کے متعلق ہوئے
تھو ان سے پہلے الہام کا منسوخ ہونا سمجھا جاتا۔ بحوالہ
مبشرات و مثبت۔

مرزا صاحب نے اپنی وفات سے چند مہینے پہلے
اعتراض نمبر ۶ پیشگوئی کی تھی کہ میرے ان ایک لڑکا
پیدا ہوگا۔ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔

جواب۔ حضرت اقدس اس کی بابت خود فیصلہ فرما
چکے ہیں۔ مدت ہوئی کہ آپ ایک الہام ہوا تھا کہ خدا نے مجھے
ایک بچہ جن لڑکے کی بشارت دی ہے اور پھر جب صاحبزادہ
محمد احمد کے ان لڑکا پیدا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ یہی وہ بچہ جن
لڑکے کی بشارت ہوئی تھی کہ یہی الہام ہے اب انشاء اللہ
یہ پیشگوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اب ناظرین باشکین خود بنظر انصاف ملاحظہ فرما
سکتے ہیں کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی وفات کے متعلق مخالفین نے جو چند اعتراضات حضرت کو کرنا
کرنا کی نیت سے شائع کئے تھے وہ تحقیق کے بعد بالکل غلط اور
بے بنیاد ثابت ہوئے پس ان اعتراضات سے حضرت اقدس
کی ذات الکی شکوک کو نقص عائد نہ ہو سکا۔ ان آپ کے الہامات
مطہرۃ من الذین کفرُوا اور لا یبقی لك من المعنیٰ
شیئاً وغیرہ اور پورے ہو گئے۔ سچ ہے کہ
عدد شود بسبب خیر چون خدا نواہد
خمیر مایہ وکان شیشہ گر سنگ است

اب مخالفین کو چاہیے کہ ذرا دل میں غرائز اور انصاف سے
کام لیں کہ علیم ذہیر خداوند تعالیٰ نے اس جبر الہی فی
ملک الانبیاء کو قبل از وقت کس قدر و صیرغ غیبی باتوں سے
اطلاع بخشی تھی اور آیت کریمہ فلا یظہر علی غیبہ احدًا
الا من اراد فی من رسول پر نظر ڈال کر مسیح موعود کو
رسول اللہ ونبی اللہ بان لیں درغیب یاد رکھیں کہ وہ
اپنی موت کی ہر گھنٹہ سے الہی نور کو چھپا نہیں سکتے اور ان
کے تعقب و عناد کے گرد سچائی کے چمکے ہوئے سورج پر نازک
نہیں ڈال سکتی۔

مصدقان اور حق تابدوام

کا زبان موند وشد ترکی تمام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اپنے دل سے یہ خیال منسے لگاتے
قالین کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کی وفات سے یہ سلسلہ
غیت و نابود ہو جائیگا۔ وہ خوب سمجھ لیں کہ یہ سلسلہ خدا کا قائم کردہ
سلسلہ ہے اس لئے کسی کی وفات سے اس سلسلہ کا کچھ نہیں بگڑتا
وہی و قیوم خدا جس سے تیرج موعود کو یہ سلسلہ قائم کرنے کے
لئے دنیا میں بھیجا اسی نے حضرت مسیح موعود سے یہ وعدہ فرمایا
ہے۔ جو براہین احمدیہ میں درج ہے اور جو یہ ہے۔

وجہ اصل الذین اتبعوا فوق الذین کفروا
الی یوم القیامت۔

پس وہی سچا اور قادر توانا ہی و قیوم خدا اس سلسلہ کا محافظ ہے
اور اسی کی نصرت و تائید سے اندھی دنیا بھی دیکھ لے گی کہ احمدی
لوگ بغضہ تعالیٰ منکرین و مخالفین سلسلہ احمدیہ پر کس قدر جلد
پہر قیامت تک کے لئے حیرت انگیز و معجزانہ طریق پر وہ دائمی
غلبہ حاصل کرتے ہیں جسکی ابتداء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ
نصروہ میں کی تاریخ خلافت راشدہ سے ہو چکی ہے۔ اسے خدا
تو ہماری عاجزانہ دعائیں سن لے اور ہم پر رحمت کی نظر ڈال
اور ہمیں وہ کثرۃ قدرت کھلا جس کے دکھانے کا تو اپنے
مقدس رسول سے وعدہ فرمایا ہے۔ اللہم آمین۔

القیامت

فکارتہ صادق حسین مختار عدالت و سکریٹری انجمن احمدیہ لاہور

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

المجدد کی نسبت ہم نے ۹ جولائی کے پڑھنے ایک نوٹ
لکھا تھا۔ و قریح گھونٹ شیر باد کی طرح ہضم ہو گیا۔ ابھی المجدد
نے پھر میں کچھ لکھنے پر مجبور کیا ہے۔ المجدد کا نام ہی ہماری
مخالفت میں اس کی تردید کے لئے کافی ہے کیونکہ اس کی بنا
اس بات پر ہو کہ ایک مجدد تیرہویں صدی میں ہوا پس ہمارا سارا
یہ سچ کہ جب پیشگوئی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم صدی
کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے اور اسی بنا پر حضرت
شیخ احمد سرہندی کا دعویٰ تجدید ہوتا۔ تو کیا وجہ ہے کہ چودھویں
صدی غالی جلسے۔ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب ہم کسی
شرعیہ و متین نقشبندی سے چاہتے ہیں۔
اس المجدد میں کچھ تو حضرت شیخ احمد کی سوزنچہ

ہے۔ مجدد و صاحب کے مناسب فضائل سے ایک نمائندگی تو
اصولاً ہمیں اتفاق ہے مگر جس طرز میں یہ حالات لکھے جا رہے
ہیں وہ نہایت قابل اعتراض ہے۔ ابو الفضل کے ساتھ نہایت
بڑا دکھا گیا۔ اس میں مجدد صاحب کی صنعت ثابت ہے۔ حدیث
معاذ بن جریب سے۔ جس کا واسطہ جنوں کے ذریعہ ملا گیا
پھر صداقت اسلام پر ایک معنون ہے جس میں بعض
احادیث کو حضرت امام ابوہنیفہ پر منطبق کرنے کی بے ضرور
کوشش کی گئی ہے۔ نعمان بن ثابت کا زمانہ ایسا نہ تھا جب
ایمان تریا پر چلا گیا۔ پس انصار رجل من انصار فارسی کی
حدیث خواہ خواہ ان چپ چپان کرنا ٹھیک نہیں اگر نعمان
بن ثابت کے بارہ حروف ان کے امام اعظم مہرے کے
ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔

مرزا غلام احمد کے مسیح۔ موعود کی کرشن چو
کے ثبوت میں۔ ان کے بارہ حروف تسلیم نہ کئے جادیں۔
میرے دوستو! یہ شاعرانہ تخیلات مذہبی امور میں قابل استدلال
نہیں۔

جب ایڈیٹر المجدد نے پشتین کی ایک کتاب پر اعتراض
کیا کہ اس میں تصویریں ہیں تو ہم نے ایک چوٹا سا نوٹ لکھا
تاکہ پہلے بے دلوں کے تون کو دکھا اور جو تصویر شیخ کے
ذریعہ مشابہتی قلوبہم کے مصداق بن رہے ہیں ایک
ایک لمبا چوڑا بے سر دیا معنوں چپا ہے۔ میں حیران ہوں
کہ اس شخص کو کیا ہو گیا کہ از سر تا پا راز شامد بہین بار بار
تصویر پرست کہتے ہو مگر کیا اس کا ثبوت دے سکتے ہو وہ ہم
نہیں یقین دلاتے ہیں کہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی
تصویر محض لید کے قیادہ شاسون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا فرمودہ علیہ ان لوکل پر جو یہاں آنے میں موافق رکھتے
ہیں نہ لکھ کر کے لئے چھپوائی گئی تھی۔ نہ شخص کے دل
میں اپنے ٹخن کے دیکھنے کی خواہش ہوتی ہے یہ بات
خود تہائی فطرت سے ثابت ہے۔ کہ کوئی مسلمان زیارت نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاق میں جس ایک سامان موجود تھا
اور اس سے ہم نے ایک دینی خدمت لے لی خصوصاً اس صورت
میں کہ تصویر کی صورت لذاتہ نہیں بلکہ لغیرہ ہے تو اس میں
کیا قیامت آگئی۔ ہر ایک احمدی کے پاس میرے آفاقی
تصویر پرست نہیں اس کی کوئی تعلیم نہیں کرتا۔ کوئی اُسے
سجد نہیں کرتا۔ کوئی اُس کا تصور تم لوگوں کی طرح اپنے
دل میں نہیں لکھتا۔ یہ بیان سچا بیان ہے ولعنتہ اللہ
علی الکاذبین۔

میں نہیں ایک داتون دن۔ ایک دفعہ کارڈوں پر کسی نے
معنوں کی تصویر چھپوا دی آپ نے سنا کہ بعض احمدیوں نے ایسے
کارڈ منگوا لئے ہیں۔ آپ نے ان کے جلائکا ارشاد فرمایا جسکی
فورا تعمیل ہوئی۔ رو بہ بر تصویر کا ہونا اور کل نقشبندیوں
کا اسے اپنی پاس رکھنا روز روشن کی طرح اظہر ہے اس کے
ٹوٹنے میں یہ دلیل کہ ضرورت ہے۔ ہے ہمارے طرز عمل کے لئے ہی
دلیل بن سکتی ہے کیونکہ ہم میں سے اگر کسی کے پاس تصویر ہے
تو ضرورت کے لئے ہر قسم کے رو بہ بر پیسے کے لئے ضرورت بیان کر
ہوا اور ایک دفعہ ہی یہ نہیں بتا سکتے کسی نے تم میں سے
گورنمنٹ میں عرضی دی ہو کہ یہ ہمارے مذہب کے خلاف بات ہے
ہمارے لئے اور قسم کا سکھ ہو۔ تاکہ کم از کم یہ تو ثابت ہو جاتا کہ
تم لوگ مجبور ہی اسے رکھتے ہو۔

ایک طرف تو واذکر ہم لبتک اور سچو قسم آیت
ذکر اللہ کا ثبوت دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف یہ کہا جاتا ہے
کہ صوفیا کو کرام کر نزدیک کر تہا اور واسطہ اور فنا فی الشیخ

کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ گویا اللہ کا حکم بعد اس کی تعمیل بالکل
عجز ہے جبکہ اس میں تصور و فنا فی الشیخ کا عمل نہ ہو۔ ... پھر یہ
بھی معلوم ہو گیا کہ ذکر اللہ کی تمارے دلوں میں ہی وقعت نہیں
کیونکہ وہ تو بغیر تصویر شیخ محض ہے یعنی جو کچھ ہے وہ
واسطہ اور تصور ہے۔

نقشبندیو! اللہ تمہارے حال پر رحم کرے اور تمہیں فہم
سلیم دے تاکہ کم از کم قرآن کی صریح مخالفت سے بچ جاؤ۔ کاش! تم
لا الہ الا اللہ کے معنی سمجھتے اور یہ خیال کرتے۔ کہ صوفیاء کے
نزدیک تو غیر اللہ کا خیال ہی ایک بت ہے اور اس لا الہ الا اللہ
اس کی نفی ہی مقصود ہے مگر تم کہو کہ زبان پر لا الہ الا اللہ ہے
اور دل میں اپنے پیکاربت۔ بت پرستوں سے جا کر پوچھو
وہ ہرگز نہیں کہتے کہ یہ جسد بے روح نہیں کچھ نفع مضر پہنچا
سکتا ہے بلکہ وہ ہی تہا ہی طرح ہی کہتے ہیں۔ کہ ابتداء میں
سلک کی نظر مرئیات اور محسوسات پر منحصر ہوتی ہے اور مولیٰ الیم
کی ذات کے بعد ہوتا ہے اس لئے پہلے محبت شیخ سے پیدا ہوتی
ہے من حیث اللہ مظهر لفیوضنا نہ سبحانہ محسوس
بالحواس الظاہیۃ لا اللہ سبحانہ غیر محسوس۔ بڑے
بڑے برہمنوں سے پوچھو یہی کہتے ہیں کہ پہلے بتدی لوگوں کے
لئے ... صرف تصور کو جاننے خیال کو یکسو کرنے کے لئے ہے
اس کے بعد یہ پردہ اٹھ جاتا ہے اور اس صورتی میں محبوب مرنی
کی صورتی نظر آتی ہے بنی اسرائیل نے ہی اسی خیال بالکل ہی

بلکہ پر اصل لانا لگا تھا۔ ان میں بڑے دعویٰ سے کہنا ہوتا
 کہ شیخ کا تصور بڑے جدوجہد سے پکایا جاتا ہے اور اکثر تہمت
 سلسلہ کے ہی تعلیم دینے میں اب اگر تکلیف کے ساتھ صورت
 کرنے کی تعلیم دینی ناقص شیخوں کا کام ہے اس کے لازم تھا کہ
 سر پر ہی ہے۔ وہ جو بوقت تہارے تھروٹ کا منصب رکھتے
 ہیں وہ زیادہ ملزم ہیں کہ جملے الٹی جہت کے اپنی جہت میں ڈالتے
 ہیں اور اپنا تصور یا تصویر اس دل میں جو اللہ کا گھر ہے رکھنے
 پر مجبور کرتے ہیں۔ میں تو ایسے لوگوں کو دلائل امین اللہ
 حبیب اللہ کا مخالف سمجھتا ہوں۔ اگر کسی کا تصور اور اس کی تصویر
 کا پکھار دیا جائے کہ پہلی منزل میں غرضی ہو تا تو قرآن مجید
 میں ہی یہ حکم ہوتا کہ اسے لوگوں اور رسول کی تصویر دل میں رکھاؤ
 مگر وہ ان تو لکھا ہے۔ خاتمو ذی۔ یعنی میرے پیچھے پیچھے
 آؤ۔ یہ نہیں کہ میری تصویر پکھاؤ۔ الحمد للہ کہ صیباہ کام اس علم
 میں نہیں پڑے ورنہ وہ بھی اگر یا ابھار اللہ اذین امین اصبروا
 وصابروا ودرابطہ کے ہی۔ یعنی کہ اسے مومنو
 شیخ کا تصور پکھاؤ تو پھر جہاد فی سبیل اللہ کوئی نہ کرنا سب سجد
 میں گھونٹ ڈال کر بیٹھ جاتے اور اللہ اللہ کرتے۔
 اس طرح قلب کے مرتق میں گرفتار ہو کر دائم الغریب بن جاتے
 وایں میں نسل آ جاتا اور اس اللہ سلطان کو قلب کا جاری ہوتا
 تصور کرنے لگ جاتے تو پھر اسلام کا خاتمہ ہوتا۔
 بندہ خدا یہ رابطہ اس کے لئے رابطہ (تصور شیخ) کہ ان
 سے لگائے۔ رابطہ اور رابطہ میں فرق نہیں کر سکتے اور
 پھر اس رابطہ کے لئے شیخ کہ ان سے لگلا۔ جلالہ جی دیکھ
 یعنی اس میں ہی اس کے لئے اقیما علی الہما دیکھ میں
 بارہ تیرہ سو برس تک قوی ہی معنی ہوتے چلے آئے ہیں مگر اب
 ایک شخص جو دہریہ میں پیدا ہوا جس آیت میں رابطہ
 کے معنی تصور شیخ کرتا ہے۔ کسی تفسیر سلف میں خواہ نقشبند
 سے پہلے یہ معنی دیکھائے ہوتے۔ رابطہ کی تفسیر خود قرآن مجید
 کرتا ہے۔ من دباط الخیل تو ہوں با۔ الایہ۔ معلوم
 ہوتا ہے کہ تصور شیخ کو تم خود ہی اچھا نہیں سمجھتے۔ اس لئے
 اس تصور کو تم جہت راستہ اور دوسرے الفاظ میں چھپانا چاہتے
 ہو اور چونکہ اصل مقصود تصور ہے اس لئے وہ چھپ نہیں
 سکا۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ رابطہ اور تصور شیخ اور کجائت پر ہی
 اس کا ظاہر ہے کہ رابطہ و تصور شیخ آپ کے نزدیک ایک ہی ہے
 یا کم از کم لازم لازم۔ پھر خود تہارے طرز عمل سے ثابت ہے
 کہ ذکر کے ساتھ تصور شیخ ضرور رکھتے ہو۔ محمد عظیم بہن بار بار
 لکھتے ہیں کہ ان باتوں کی کیفیت کثرت کے سوا کون کے نہ

سے بالاتر ہے۔ شاید اسے معلوم نہیں کہ ہم تو تہارے
 گھر کے بھیدی میں نقشبندی سے ہمارے گھر میں پرورش
 پائی ہے۔ میرے آبائے خود اس سمیرزی فن کو کیا کچھ
 لوگوں کو نقشبندیہ خاندان کی من گھڑت انتہائی منزل
 پر پہنچایا۔ اور ان کو وہب طلسات دکھائے جو دکھائے
 جاتے ہیں اور اس بات کے گواہ موجود ہیں۔ جو اس فیضان
 کے قائل ہیں مگر آخر جاکر الحمد للہ کہ ان پر ہی کھل گیا
 کہ یہ طریقہ سنت نبویہ سے بعید جو۔ اثر ہوتا ہے کچھ نظر ہی
 آتا ہے۔ مگر اس تمام کرشمے کا راز قلب کی یکسوئی اور
 تخیلات میں۔ اعادنا اللہ منہ۔
 اس سے آگے جماعت علی شاہ کی شان میں ایک
 قصیدہ ہے جس کے دو شعر علماء کرام کے ملاحظہ طلب
 ہیں۔

جو با پابند شریعت وہ تری بیعت میں
 دیکھ کر مجھ کو انا الحق نہ کہتا منصور
 ربت ارئی کی نہ سوس کو جی ہوتی خواش
 دیکھ امت وہ اگر سر چشم مسرور
 ایک باتی کی شان کو پھر اس کے کہ اللہ اس کی نسبت شہادت
 ہے۔ منہ رویتے بڑھاتے بڑھاتے حضرت موسیٰ سے ہی
 آگے لیجا اگر کفر تین تو پھر جہان میں کوئی کفر نہیں وہ
 موسیٰ جس کے ذکر سے قرآن مجید کا اکثر حصہ پڑھے۔ جو
 صاحب شریعت ہے جسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شیل
 ہونے کا فرض حاصل ہے جسکی نسبت خدا تعالیٰ قریشہ بخیا و قیام
 ہے وہ اگر جماعت علی کی آنکھ کا سرور دیکھ لیتا تو ربت ارئی نہ
 کہتا گویا سرور۔ کا لاسرہ۔ اس فدا سماعت والارض البالین
 سے جس نے جماعت علی کی آنکھ پیدا کی۔ زیادہ اچھا ہو
 تعالیٰ شہد ذلک۔ استغفر اللہ۔ لاجل ولا قوۃ الا
 باللہ لے اسلام کیا تو جہان سے رخصت ہو گیا۔ اسے
 علماء کرام کیا تم سب ہی مر گئے۔ کوئی تم میں سے نہیں
 جس کے پہلو میں دل۔ اور دل میں نور ایمان اور اس نور
 میں غیرت کی چمک ہو۔ اسے آسمان تو کیوں ٹوٹ نہیں
 پڑتا اور اسے زمین تو کیوں نہیں پھٹ جاتی کہ تیرے منہ
 پر اس احسن الخلقین کے حضور میں ایسے کفر کے جاری ہیں
 تا زیانہ نقشبندی کے نام سے ایک اور مضمون
 شروع ہوتا ہے جس میں اس شخص کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔

جس کا نام میں جاسطو میں گہرا ہوا ہے الحمد للہ نے
 سج لکھا ہے۔ کہ حضرت حسن بصری اور پیر عبد القادر جیلانی

اور حضرت نقشبند صاحب مہدی و حمزہ اللہ علیہما السلام
 لکھے ہیں کوئی نہ کہ میں چھوٹا۔ مگر اس وقت اور گاہ
 کی مثال یہاں پر صادق آتی ہے ہم اس شخص سے جسکی
 طرف یہ پیشگوئی منسوب کی جاتی ہے پھر جیسے میں کہ وہ خود
 مرویدان میں کر لیکھے اور غلبہ بیان ہے۔

(۱) کیا واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اس بار میں کوئی
 اطلاع ملی تھی۔ (۲) کیا آپ نے بادشاہی مسجد میں کہہ کر
 مرزا ہلاک ہو جائیگا تو یہی الوام کی بنا پر تہا با پائی
 تک چلائی تھی (۳) کیا ۲۵۔ ۲۶ کی درمیانی رات کو واقعی
 آپ نے صبح مرزا صاحب کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔
 اس کا جواب یقیناً نفی میں ہو گا یہ جو اس المجددین اور شگوفہ
 چھوڑ گیا ہے کہ ۲۵ و ۲۶ مئی کی درمیانی رات میں کہا کہ
 ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے۔ یہ فقرہ ایک معمولی فقرہ ہے۔

تاہم میں خود بنفسہ شہادت دیتا ہوں کہ یہ ہرگز نہیں کہا گیا یا پھر
 مولوی ابراہیم سالکوی نے ہمارے مخالف ہی ہی کہتے ہیں کہ
 جماعت علی نے کہا کہ ۲۴ گھنٹے کی مہلت دیتا ہوں جس سے
 ظاہر ہے کہ اسے برخلاف اس کے ۲۴ گھنٹے تک زندہ رہنے
 کا یقین تھا۔

چونکہ حریت میری فطرت میں داخل ہے اس لیے میں
 اپنے سینے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہوں۔ میں اس لکھنے
 میں جو مسیح منزل کے سلم سے ہر شام کو نکلتا تھا۔ فرمایا روز جانا
 رہا اور میں نے اول سے آخر تک ان سب کی تقریریں سن کر دیکھا
 ہے جماعت علی شاہ کے کلام شننے کا تین مشتاق تھا۔
 میرا اس پر حسن ظن تھا وہ اٹھا اور اٹھتے حضرت صاحب کے
 ممالی دی جس سے مجھ یقین ہو گیا کہ اس شخص میں روایت
 ہرگز نہیں کہ وہ کسی کو برا کہیں۔ اپنی صوفیانہ میں سے وہ
 گذر میں جو اپنے نہیں کتے سے بدتر کہتے۔ مگر ایک صوفی
 ہونیکا دم بہر نوالا ہے جو ایک جماعت کا اپنی آنکھوں کے
 سامنے جب سنت نبویہ شام کو وقت سرجو دیکھتا ہے
 اور پھر انہیں ملعون کہتا ہے کیا یہ طریق طریق صلحا و شیعہ
 شیعہ القاتہا کاش بہت سے معلوم ہوتا کہ جس پر لعنت ڈالی
 جائے اگر وہ اس کا مستحق نہیں تو وہ لعنت خود لعنت بھیجے
 دے پر عود کرتی ہو اس شخص کو ملعون کہنا جس نے اپنی
 زندگی خاتم النبیین سید للعصومین کے نام پر قربان کر دی
 جب سچے مسلمانوں کی ایک عظیم الشان کثیر التعداد جماعت
 اس مبارک نام پر درود بھیجتے والی چھوڑ گیا ہو اس کی
 نسبت یہ کفرنا لفظ بولنا۔ تکاد السموات منظر ہن

جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ سب سچ ہے۔ میں جو صوفی ہوں میں کفر نہیں

منہ و منتق الا دین و تحس الجبال ہذا۔ اگر تیرنگی
و تیرنگی ہوتی تو اس سے دوسرے روز شائع کیے نہ یہ کہ
تیسرے المبتدین تین ماہ بعد شائع کیے نہ یہ کہ
پیغام صلح کی نسبت ہی کچھ لکھا ہے۔ مگر وہ ایسا معاذ
ذیلات سے لبریز ہے۔ کہ اس کی تردید کی ضرورت نہیں
ہے۔ بلکہ شورش کی طرف تم اشارہ کر رہے ہو اس کی تردید
اسی ہے۔ مگر من موجود ہے۔ مضمون ختم ہونے پر انشاء اللہ
منفصل لکھا جائیگا۔ فی الحال تم جو سر اٹکنا چاہتے ہو۔
اگلے نو۔ محمد ظہور الدین امل۔

پیغام صلح بارشانی اور اسکی اشاعت

پیغام صلح پہلی دفعہ چھپ کر ہفتہ عشرہ میں ختم ہو گیا۔
اب دوسری دفعہ اس کی دس ہزار اور دس ہزار انگریزی
کاپی چھاپی گئی ہے۔ ایسا ہی اس کا ہنگامہ اور ہر ہی ترجمہ
صوبہ بہار میں کرایا ہوا ہے۔ جو عنقریب ہر تیرے ناظرین ہر گاہ
میں اور ان احباب کا دل سے شکور ہوں۔ جنہوں نے فو
فردا پیغام صلح کی متعدد کاپیاں اس کی اصلی ناگت پر
مجھے سے روپیہ روپیہ دو دو روپیہ کی سنگو اکراپنے اپنے
سرکار میں اسے تقسیم کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مجھے یہ طریق
ہدایت ہی مفید اور کارآمد نظر آتا ہے۔ ایک تو بہت
تھوڑی سی رقم سے کثیر التعداد کتاب چھپ جاتی ہے۔ ہر
اگر یہاں سے بلا قیمت اسے بھیجا جاوے تو ایک تو ہم کو
پورا پورا اعظم اس بات کا ہونا مشکل ہے کہ کسی دوسرے شہر میں
اس قیمتی تصنیف کے دیکھنے کا اہل کون ہی مدرسہ اگلا ہے
یہاں سے بلا طلب بھیجا جائے تو بلا اوقات جس کو یہ
کتاب بلا قیمت بھیجی جاتی ہے اس کی انگاہ میں اس کی وقعت
بہت ہی کم ہو جاتی ہے۔ اس علاوہ بہاری خیر خیر معصومانہ کا
ہے جس سے ہم بہت ہی آسانی سے طریق مجوزہ کے ذریعہ
سبکدوش ہو جاتے ہیں۔ ایک دست ایک دو روپیہ کی
لاگت کی کتابیں بلا تکلید سنگو اگر بطور تحفہ اپنے شہر کے
اون ہندو احباب کو تقسیم کر سکتا ہے جو اس کے معلمین
اس کے اہل ہوں گے اس طرح نہ صرف معصومانہ سے
ہی نجات ہوگی بلکہ یہ کتاب اس کے ستن اور اہل کو بھی
پہنچے گی۔ وہ اس کو بطور تحفہ قبول کر کے نہ صرف مشکوری
ہوگا۔ بلکہ اس کو اس توجہ اور شوق سے پڑھیں گے جو

بصورت دیگر بذریعہ پاک مفت کتاب مل جائے نہیں ممکن
نہیں۔
ہمارے احباب پورے طور پر اسی طریق پر توجہ نہیں کی
کل جماعت احمدیہ میں۔ صرف ایک مد خط پر مشکل آیا
ہوگا جس میں میرے دوستوں نے اس طریق کی اہمیت کو
نہیں سمجھا۔ والا وہ اس قدر لاپرواہی نہ دکھلاتے۔ گویا
دس ہزار کتاب میں سے قریباً ڈیڑھ ہزار کاپی کی خریداری
یا اشاعت کا سامان قوم نے نہیں کیا ہے۔ چونکہ اب
اس کی اشاعت کا وقت بہت ہی قریب آگیا ہے اس لئے
میں اپنے دوستوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اول تو
اگر وہ اپنی ضروریات زندگی اور قومی چندوں کے دینے کو
بعد ایک دفعہ مد پیہ سچا سکیں۔ تو ضرور ایک آدھ یا زیادہ
روپیہ۔ اس کتاب کو مجھ سے منگوا کر اپنے اپنے ہندو
احباب میں تقسیم کریں۔ کیونکہ یہ کسی صورت میں منظور نہیں
کہ قومی چندوں میں کس طرح کی دقت ہو۔ اور اگر وہ
یہ نہیں کر سکتے تو پھر اس قدر تکلیف تو ضرور گوارا کریں
کہ مجھ سے وہ متعدد کاپیاں مفت ہی منگوا کر اپنے شہر
کے ہندو اہل الرائے میں تقسیم کر دیں اور محمولہ اک
کی خفیف رقم اپنے ذمہ وال لیں۔ اور جب وہ مجھ
سے کتاب میں طلب کریں تو محمولہ اک کے لئے ٹکٹ خدین
بند کر دیں۔

اس وقت انگریزی پیغام صلح چھپ کر تقسیم ہو رہی
اوردہ کے شائع ہونے میں ابھی ہفتہ عشرہ باقی ہے۔
پیغام صلح تو چھپ چکا ہے لیکن اس کے ہمراہ جو کتاب شائع
ہونے لگی۔ وہ ابھی زیر طبع ہے۔ اس دوسری کتاب کا نام
کشرن اوتار ہے جس کا پہلا حصہ اب شائع کیا جا رہا ہے اس
میں علاوہ اور امور کے ایک لطیف اور مکینانہ بحث
مسئلہ تنازعہ پر کی گئی ہے اور اس اعتراض کا جواب فلسفیانہ
طور پر دیا گیا جو جاریہ لوگوں نے حضرت اقدس کے دعوی
کشرن پر کیا ہے کہ آپ اس دعوے کے کرنے میں تنازعہ
کے قائل ہیں۔ کشرن اوتار پیغام صلح کے بعد اپنی طرز کی
پہلی کتاب ہے جس نے ہندو مسلمانوں کی مذہبی اختلافات
مساکر ملک کو حقیقی چشمہ روحانی پر لائے کی کوشش کی ہے
اس کے حصہ اول میں جواب زیر طبع ہے۔ اس حقیقت
کو سرمد گیل کے حوالہ سے کھولا گیا ہے جس کے ماتحت
سری ہر راج کشرن جی علیہ الصلوۃ والسلام وقتاً فوقتاً
زمانہ میں ظہور فرما۔ یہ میں یہ کتاب نہایت ہی محبت اور

پریم سے لکھی گئی اور انہی کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ملک اور
قوم کیلئے مفید ثابت کریگا۔ اس کے ابتدائی حصہ میں وید
اور اس کے مختص بہ زمان و مکان الہامی ہونے پر بحث کی
گئی ہے اور ملک کو دکھلایا گیا ہے کہ کہیں قرآن کو ہم کل
دنیا کے لئے ہے۔ اور وید کے ساتھ کہیں اس ملک کو قبول
کر لینا چاہیے۔ اگرچہ اس کا حجم پیغام صلح سے متن دہائی گنا ہوگا
اور اس کے لکھنے میں بہت ہی محنت برداشت کرنی پڑی ہے
لیکن یہ بھی ہے

سرمد نعمت نذر ہوں مری قیمت یہ ہے
کہ رہے چشم خردار پہ احسان میرا
جن احمدی احباب نے مذکورہ بالا طریق اشاعت کی فو توجہ
کی امید ہے کہ کشرن اوتار کو دیکر کہ بہت جلد اس طرف توجہ
کریں گے۔
خواجہ کمال الدین دکیل بی۔ اے۔ چیکورٹ پنجاب
احمدیہ بڈنگ عزیز منزل نو لکھا ہلاہوم۔ ہر گشت
فونٹ۔ جو ہندو صاحبان نصف آدھ کا ٹکٹ بچے بھیج دیں
اون کو مفت پیغام صلح اردو یا انگریزی گہر میں پہنچ جائیگا

تاریخ حیات و وفات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ چند
تاریخ حیات و وفات جناب حضرت اقدس ارسال خدمت میں جو کسی دیگر
ستونی پر گزرتے ہیں جنہوں نے درج اخبار فرامین شائد
کسی طالب حق کیلئے مفید ہو سکیں۔ والسلام
(۱) علیہ السلام محمدی بموجب وعدہ دی زمین متوفی و مرفوع الی اللہ
(۲) میرزا غلام احمد قادیانی عیسیٰ محمدی زندہ جاوید ہیں
(۳) علیہ السلام متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ است
(۴) عیسیٰ زلمن حسب وعدہ آتی متوفی و مرفوع الی اللہ شدہ
(۵) مرزا غلام احمد فردوس مسکانی ہیں
راقم غلام حسین پٹواری حضرت کیلیا نوالہ (گجرات نوالہ)

ضرورت ناظر

محمد کو ایک ناظر کی ضرورت ہو۔ جو
حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔
جوان عمر۔ خواندہ انٹرنس کم انڈل پاس۔ بر روز کار۔ قوم کا
بلوچ۔ منہج دیرہ اسماعیل خان اور غازی خان خاص کرتل۔
ذیل۔ فیرہ ہر دو۔ سنگڑ۔ ضلع سیالوالی۔ لیہ۔ پتھر منظر گڑھ
ضلع خاص اور سوان۔ مگر احمدی جماعت کا ہو۔
خط و کتابت بنام ع۔ معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

میرا بھائی غور ہوئے

(کیونکہ وہ پڑھ نہیں سکتا)

داخل ہو کر میرے حقیقی بھائی محمد رمضان نے ایک کتاب شائع کی جس کا نام زمانہ محمدی رکھا۔ اس کتاب میں معصیت بد تہذیب اور ہنس آمیز اور توہین دہ کلمات حضرت اقدس مسیح موعود و محمدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں استعمال کئے ہیں اور چند حدیثیں بھی لکھی ہیں۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا بھائی جس جاہل ہے۔ اردو بھی پڑھ نہیں سکتا۔ عربی فارسی تو الگ رہی۔ اس کی کتاب کے نکلنے پر میں نے سوچا کہ سیدہ رسالہ میں اس کو ایک مدد دے کہ اس کا اتنا ہی اثر نہ ہو جتنا کہ جو حدیثیں اس نے لکھی ہیں۔ ان کے معنی تو بیکے بنو دیئے عبارت ہی صاف پڑھ سکتا ہے۔ اگر نہیں پڑھ سکتا ہے تو اپنی حدیثوں میں سے ایک حدیث بھی جو انہی ہم کہیں گے۔ دو مضمت عالموں کے روبرو صاف اور صحیح پڑھ سکے اور وہ دونوں مفسرین عالم اس کی محنت غنائی کی شہادت دے دیں تو ہم ایک سو روپیہ انعام دے دیں۔ ذکر کو دینے کے لئے تیار ہیں اور ایک ہجرت تک اس کو بہت ہے۔ بعد ایک ماہ کے بصورت عدم ہو اب وہی اس سوال یا شرط کے ہم اس سے یہ چاہتے ہیں کہ جو محنت احمدی میں سہ کے دل سے داخل ہو کر بعیت فلیفہ المسیح کی اختیار کرے۔ ورنہ ایک سو روپیہ بیت المال دے دیں۔ احمدی میں داخل کرے۔ اب ایک ماہ بیٹھے یکم تاریخ شدہ سے انیس سو اسی بیٹھے یکم تاریخ شدہ تک گذر گیا۔ اس سے اتنا بھی کسی آدمی کو نہیں کہہ سکتے کہ وہ ایک حدیث پڑھتا ہو یا کوئی قریر میرلطون روایت کرتا ہے۔ میں صرف یہ لکھا ہوا ہوتا کہ میں ایک حدیث جو تم کو پڑھتا ہوں۔ تم ایک صد روپیہ سیدان میر سے لے کر اس کا سیدان میں آتا تو دیکھنا کہ اس کو چار سو روپے سے بچاؤ نہ کی۔ وہ جانتا تھا کہ میں محض جاہل ہوں۔ اب اس کو چاہیے کہ یکصد روپیہ بیت المال احمدی میں داخل کر دے یا حضرت اقدس فلیفہ المسیح کی بعیت اختیار کرے۔ اور اگر ان دونوں شرطوں میں سے کوئی جی پوری نہ کر لیا۔ تو یا دیکھے کہ خدا کی لعنت کے نیچے جو بہتر تو یہ ہے کہ قید کرے۔ اب بھی وقت بھر وہ وہ وقت آتا ہے کہ جو حال حق کے مخالفوں کا ہوتا ہے اس کا ہی ہو۔

والسلام

خاکستر شری احمد دین ازبھیرہ

نہرہ سے دوچار بائیں

چاہئے کہ سے کچھ پہلے میری آنکھ کھلی تو یکدم میری نظر اس روشن تیار سے کی طرف پڑی جو اچکل افق مشرق پر عروس فلک کی زینت بن رہا جو بارش ہو چکی تھی مطلع صاف تھا اس لئے اس کا کھرا ہوا رنگ کچھ عجیب دلاویز تھا۔ آشفہ مزاج اکمل کا دل بے اختیار ہو گیا اس وقت شش و انداز ترنگ میں جو کچھ کہ گیا وہ یہ ہے۔ ایسی حالتیں جو کچھ میں کہ جاؤں اس کی اصلاح نہیں کیا کرتا۔

الماس کا یہ ٹکڑا کیسا چمک رہا ہے

ماتھے پر آسمان کے چھوٹے ٹکڑے

آنکھوں میں میری آجا اور دور سے دیکھنے والے کیائن رہا ہے جو کچھ کہتے ہیں کہنے والے

کیوں دور دور ہم سے پھرتا ہے نور کا

ہم تو دہری میں تیرے شوق طرزا لے

سب صبح کے سارے بیا روٹنی جی تیری

کیا شکل چاری چاری تیرے سر پہ تیری

یہ صبح صبح رہیں حور سائیں کہیں

یہ دور دور ہو پتہ تیری تو اس فضا میں کبھی

نہیں ان کے سارے پتہ تیری تو کبھی کہیں ہے

کون کا نام لایا تو کس کو خبر رسالان ہے

میں خوب جانتا ہوں جس کا پیام بہرست

جس مہربان کی خاطر پیرائی تیرے ہے

انہیں قیسمت اب وہاں ظہور صراحت

پہلیگا کوئی دم میں دنیا پر نور وادی

ہو جائیگا جلال و شکوہ عا وور

پہنچے فیض اس کا فلاک زمین پر

میرا ہی ایک صداؤں رہتا ہے آسمان پر

قرآن میری جاں ہوا اس پکار داستان پر

وہ نیر رسالت دانتا بہ قدرت

بھیلی ہو اک بیان میں جس کی ضیا وند

جو نور ہے خدا کا جو طور ہے خدا کا

فرز تر مصلط کا ادبی رہو ہرٹی کا

فلک قدم سے جبکی انوار حق ہو چلا
اک اک اداسے جس کی شان خدا ہو چلا

میرے عزیز تارے اس کی خبر سنا

اس نیر جہان کے حالات کچھ بتا

کب پر طلوع ہو گا الہام کے افق پر

کب پر رجوع ہو گا اسلام کے افق پر

کب آئنگی بہارین۔ اصحاب کے چمن میں

کب گائیں گے طارین۔ اصحاب پر دھن میں

کب وہ کلام عتق آویز گوش ہو گا

ان کب وہ جام وصلت دلیبر کا فرش ہو گا

کب پیا پیا چہرہ شتاق دید ویکھیں

کب صائیں فرقت۔ وصلت کی عید پھیریں

نہرہ! او پیاری نہرہ لایا یہی داستان ہے

اور اس طرف کو لے لے وہ پوری اذان ہے

تیرا سفر ہے لباب جاؤ تم خوشی سے

اکل بھی بار بار ہے مسجد نماز پڑھتے

محمد ظہور الدین۔ راکل، ان گوئی

میں اپنی قوم سے ملتے ہوں کہ اللہ دعا فرماتا

وہاں کہ اللہ تعالیٰ میرے تبادلہ کے کام کو سر انجام

پہنچا ہے اور افسانہ بلا دست اس کو منتظر فرما کر حکم جاری

کر رہیں۔ ہمارے اشارت علی خان احمدی سکندر یوٹری

رجائی اعلان مجرمہ قسا و احمہ کا

اسلامی احکام کی صحیح تعمیل میں علم سے ہو سکتی ہے اس غرض کیلئے یہ کتاب پانچ سو سال فقہ کا مجموعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان و قلم سے نکلا ہوا معارف و اشارات حضرت فلیفہ المسیح چھاپا گیا ہے کہ احمدی اصحاب حضرت مسیح موعود کی منشاء کے مطابق اسلامی احکام کی تعمیل کریں یہ کتاب مسائل شرعیہ میں مختلف علماء کے اختلافات کو رفع کر نہیں یا دگار زمانہ ہے ہر احمدی کے جس اس کے ہر نازی ہو فیت ایک روپیہ اس آئمہ مقررہ اگر کسی اصحاب اللہ کو جلدی خریدیں تو محصول معاف ہو گا خریداری کی دوزخ استیمن نامہ مولوی محمد فضل خان احمدی ڈاکٹر چنگا گلیا تحصیل گوجران ضلع راولپنڈی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تبادل القلیب نمونہ

یہ اقرار کجا احمدیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر کیا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے کمال شکر کا مقام ہے کہ یہ اقرار احمدیوں کی طرف سے صرف بانی ہی نہیں ہے بلکہ علمی حالت میں ہے جو یہاں پہنچا ہے پہلے شہداء اور یوں ہی عبد الرحمن صاحب اور صاحبزادہ علیہ السلام صاحب کا علمی نمونہ تو روزِ روشن کی طرح عوام پر ظاہر ہے۔ حال میں ایک مازہ شال گوش گذار احباب کرتا ہوں۔ عزیزِ مہمانی فلام تادریخان راجپوت احمدی سکس سنس گروہ منعہ جلعندہ چودھری میں سالہین اور بھائی کے مین کمال پرہیزگار خدا پرستانہ عقیدت ان کے پاس حال کے کہ انہوں نے اپنی شادی کے موقع پر اپنا نمونہ دکھایا جو درج ذیل ہے۔ عزیز موصوف کے اکابر نے یہاں چودھری امیر خان صاحب پرستار جو انگریزی میں نہ نہ نوری اور سخت طبیعت میں کمال پرہیزگار اور گھر کے کاروبار کے ذمہ دار ہیں۔ عزیز موصوف کی تاریخ شادی تو یہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۳۰۷ بروز جمعہ مقرر تھی برات موصوف بڑا دین جانی تھی شادی سے پہلے عزیز نے بارہ اپنے بھائی امیر خان صاحب کا فخر کی خدمت میں بذریعہ تحریر (جو بہ نوبتِ طبیعت) پورے پورے طویل پر فرمایا کہ میں فلام سنت رسول اکرمؐ ہرگز شادی نہیں کروں گا اگر بد رسومات کروں تو چھتاؤں گے مگر چودھری امیر خان صاحب نے جن کا دل کہ سنت رسول سے بیزار تھا اور جن بد رسومات کو ترک کرنے کی عرض ہمارے نبی اکرمؐ علیہ السلام کو بوجہ تمنا لطف کفار و ظالم چھوڑنا پڑا تھا۔ ایسا ہی امیر خان صاحب نے اسی بنا پر اپنے عزیز بھائی سے وطن چھوڑنا چاہا اور چاہا کہ اسلامی رسوم کی بجائے رسومات کفار جاری ہوں تاکہ راجپوتی جو کہ آجکل کفر کے جامہ سے مزین ہے اس کی بے حرستی نہ ہو (خدا رحمت بھیجے ایسی راجپوتی پر جو اسلام سے دور ہو) چنانچہ بوجہ شادی انتقال اور باجا وغیرہ منگوایا۔ اور عزیز موصوف نے بھی جو کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا وعدہ مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر کر چکا تھا اسلامی جوئی کی چھکار دکھائی۔ اور رسولی فرمان کی بجا آوری میں شادی سے صاف انکار کر دیا۔ اس پر چودھری صاحب

سچے ایک عدوت تھا نہ چال چلی کر بلجے والوں کو کہنا کہ تم
 بڑودہ میں ہم سے آگے کسے پیڑ پرخ جاؤ اور بوجھ پر اپنی
 کام شروع کر دینا اور عزیز دوست سے کہا: اگر آپ حسین
 تنگ کر سہیں آپ کا اختیار ہے تمہارے اصرار پر جتنے
 جبراً تمہارا آپ کا ہمارا دیا ہے لیکن تم تو زمین دین و دنیا بے
 دیکھا کرنا چاہتے ہو۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور خواہ مخواہ
 اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہو اور سنت رسول سنت
 رسول لئے پڑتے ہو۔ کیا راجپوتی کچھ بھی چیز نہیں، ہم
 ایسے اسلام کو سو سلام کرتے ہیں جو ایسی زمین میں خوشیوں کو
 پہونچانے والے اور تماشاؤں کے چاؤ سے باز رکھے۔
 زمین تو اسلام کھائیت شعاری کی قید میں ڈالتا ہے ہم تو
 کسی اور مذہب میں ہوتے تو بہتر ہوتا۔ جب زمین دولت اور
 ثروت دیتے رہے تو کیا وہ ہے کہ ہم ایسے موقعہ سے بے جا کھریں
 خیر چار ناچار چودھری امیر خان صاحب اپنی مساند پر
 چال کے کھڑے ہو کر اپنی بھائی کو ہر اوپر دیکھ کر براست
 دفع الوقتی سمجھ کر بڑودہ کو اسلامی رسوم سے بے جا
 بڑودہ سے چودھری صاحب کو بھی تاکید پڑا کہ اگر وہ دیکھنا نہیں
 سنان نہ آئیں اس سے ایک تو ہماری راجپوتی کو دین
 لگدنگ (چنانچہ لگ) اور بد شراب احمد لون کا کٹا کرنا
 پڑیگا۔ نیز بلچ تھپکے بغیر شادی کیا ہوتی ہے۔ جب اس کا
 نام ہی شادی ہے تو اگر بلچ رنگ نہ ہوں تو شادی کی ہوتی
 خاک۔ یہ تو قائم ہوا۔ لڑکا کسان تک انکار کر لگا آخر جوانی
 کی حالت ہے۔ اس عمر میں شادی کی ہرنگ تو ب کچھ
 کر لیتی ہے لوگ تو پندرہ ہزار روپیہ دیکر بیاہ کر اس میں کیا
 اسے محنت کی کھیر ہی نہیں نہ ہوگی۔ غرض کہ برات موقع
 بڑودہ بلا شیطانی کارخانہ کے پیو گئی اور کفر کا اسلام کے
 آگے کچھ چارہ نہ گیا۔ جب برات بیٹھ گئی اور شربت وغیرہ
 مہمانوں کو پلا لیا تو پھر شیطان کا آخری و در حساب ارشاد
 چودھری امیر خان صاحب شروع ہوا۔ تب عاشق عزیز
 اسلام نے مصلحت وقت دیکھ کر ایسے کفرستان سے جہاں
 کہ اسلامی مخالفت بڑے شوق سے ہو رہی تھی۔ محض کیسے
 رات رات اپنا اسلامی فہم کے چاند سے مدد لیکر نہ جان کا
 خوف کیا نہ بیوی کی خواہش کی۔ دیکسی رشتہ دار کا ناجائز تھا
 کیا اور نہ ہی اپنے ظالم بھائی کی پردہ کی شیطانی محفل کو چھو
 اور دل میں یہ کہہ کر کہ تو ماشد اے موجود ہیں آپ شادی نہیں
 دوسرے روز کا ٹھکانہ ضلع ہرنی پور میں جماعت احمدیہ
 میں داخل ہوئے۔ اسے عزیز آپ کو یہ سحر مبارک ہو

خود کا مقام ہے کہ عزیز کا یہ عالم جو انی مسسبال کا چاؤ مرشد
دارون کا سمجھاؤ۔ بڑے بھائی کا بابا۔ جان کا بچاؤ۔ اتنی باتوں
کے ذریعے ہوتے ہیں ایسا حوصلہ جو یحییٰ خوشنودی خدا و رسول
و مسیح موعود کے لئے تھا۔ اس سے زیادہ اور کیا پاک نمونہ ہو سکتا
ہے جبکہ ادنیٰ اونے ابد عات کے رفع کرنے کے لئے خدا نے
احمدیوں میں یہ پاک جوش دیا ہے تو یہ کہو کہ یہ سلسلہ اپنے کمال کو
یہ پہنچ گیا۔ خدا انہر ازہر اور برکتین ہمیشہ اپنے بند و مسیح موعود کے
شامل حال کرے جس لئے کہ دوبارہ اسلام کی تسخیر ہم میں ہوئی
دوسری طرف منافقان احمدیہ کا نمونہ ہی قابلِ خود ہے کہ باوجود
رسول کے خادم۔ کہ یعنی عزیز موصوفت اتنے اصرار و کوشش کے باوجود
نئے سمجھنے کے یہ بھی انہیں بندہ کے اپنی کیفیت کو دیکھ کر ہنسنے
اور نہ دین کے سچ اور نہ دنیا کے۔ اس انہیں غور کرنا چاہیئے
کہ اس امر میں ان کی دین و دنیا کا ہم یہی جوا نہیں لئے کیا۔ یا
اس میں قائم رہتی تھی جس پر عجز و موصوفت عمل کرنا چاہتا تھا۔
فقہانہ کو آئینہ دیکھ لے فوج و شہرت کا لانی چاہیئے۔ خصوصاً انہیں
قوم کو۔ کیونکہ ایسی بدعات میں یہ قوم زیادہ گرفتار ہے۔

ابن میں مختصر اُجابہ احمدیہ کا ٹھکانہ گھر کے محل کے سامان نواز
کا حال بھی لکھے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اُن صاحبان نے عزیز موصوف
کو اپنے عزیزان سے یہ واقعی عریضہ بھیجا اور اپنے سانیہ الطاف
میں اپنے ہمارے کو لیا۔ بلکہ میں نے چودہری سوہنے خان - چودہری
حسین خان - پشاور دہلوی عبدالسلام و جمال الدین وغیرہ کی
زبانی یہاں تک بھی سنا کہ ہم اپنے ہمارے شادی کریں گے اور
ہم پر واجب بلکہ فرض ہے کہ ان کی شادی کریں۔ صرف اس کی
اجازت دیکر رہے اور ہم ان کو اس وقت تک یہاں رکھینگے
جب تک کہ اس کے جائی چودہری امیر خان صاحب خود بیان
آکر ان سے اپنی ناشائستہ حرکات کا اقرار کر کے ایک معافی
طلب نہ کریں گے۔ ہم کہ یہ ہماری جان زیادہ عزیز ہے ایسے
مومن کم ملتے ہیں اور وہ نے تو ابھی اقرار کیا ہے کہ میں دین
کو دنیا پر مقدم نہ کہوں گا۔ انہوں نے دین دنیا پر مقدم کہہ دیا کہ
خدا اور میں جزا اے خیر ہے۔

الراقم خاک را میر محمد خان احمدی صاحب پٹواری سکنہ ربانیہ۔
ضلع نوشہرہ

ضرورتِ تسخیر

میری ایک قریبی رشتہ دلربوہ عورت قوم خرتیشی کے واسطے شغف کی
ضرورت تھی۔ عمر ۲۲ سال پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ سال
دو تین سال۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ س۔ معرفت ایڈیٹر مدرسو

ضرورت طارنت

میان عبدالحق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و نجاش آدمی ہے۔ جو رادرنشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ مگر ڈاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شامی رکھتے ہیں۔ ہندوستان کے کسی حصہ میں مزدور ہو اور صاحب تنخواہ مل جاتے۔ جانیکو طیار میں۔ اُسید ہے کہ دوست ابن کا خیال رکھیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دیں گے۔

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں۔ لڑکی حجام ہو۔ عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ درخواستیں اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمن صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

میرا کی عاتی قیمت فیتولہ صمدیہ

مگر اخبار ہر روز و الحکم در یو لوفت ریچرڈ اور تشیخ الاذہن کے نو خریداروں کے بعد روپے لے جاوین گے بعدت ناپند ہونے کے پورا میرا داپس آنے پر قیمت بلا دینے داپس ہوگی۔ محصول اک بزمہ خریدار ہوگا دس تولہ کے خریدار کیلئے خاص رعایت ہوگی جو بزرگ خط و کتابت طر ہوگی نامی حکم کو محصول اک آئے۔ پرنو نہ مفت۔ المشفقہ۔ محمدین احمدی اذہم داتہ۔ مانہ وضع ہزارہ لوٹ۔ یہ میرا دفتر ہد سے مذکورہ بالا قیمت پر مل سکتا ہے یہ بوجہ

کتب حضرت اقدس مسیح موعود

حضرت اقدس کی جن کتب کی اشاعت کا اشتہار دیا گیا تھا ان کے متعلق جو درخواستیں آئی ہیں وہ بسبب کتابوں کے تاحال مکمل نہ ہو سکے کے تعیل نہیں ہو سکتیں جن اداقی جو باقی ہیں ان کے چھپنے کا انتظام مہتمم صاحب کر رہے ہیں جب چھپ جائیں گی۔ ارسال خدمت ہوگی۔ کانڈین مہر سے اشتہار کریں۔

ایک لطیف مضمون لکھ کر بھیجا ہے جو کہ انشا اللہ شائع ہوگا۔ ہر اگست کے پرچم میں درج ہوگا۔ کیونکہ موجودہ پرچے میں اس کے واسطے جگہ نہیں ہے۔

ماثر عبد الرحیم صاحب نے ایک لطیف نظم پر بی زبان میں لکھی ہے وہ بھی انشا اللہ لکھنے اخبار میں درج ہوگی

ایک کے نظیر سالہ

اپنے سلسلہ کے رسالات تعلیم الاسلام۔ ریویو۔ الحکم و بدو جو کچھ خدمات دینی کر رہے ہیں۔ وہ ظاہر ہے لیکن رسالہ تشیخ الاذہن بعض اندیسی خرمیان رکھتا ہے۔ جو کسی دوسرے اخبار یا رسالہ کو نہ حاصل ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اس رسالہ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا بانی اور ایڈیٹر حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کا فرزند ارجمند الامام صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب ہے جس کے پاس حضرت مرحوم کی بعض پرانی یادداشتوں کے علاوہ آپ کی اس حصہ زندگی کے احوال و اقوال کی تفصیل کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جو کہ آپ اندرون خانہ گزارتے تھے ان وجوہات سے اس رسالہ کو ایک قیمتی بنادیا ہے کہ وہ نہ صرف بچوں اور نوجوانوں کے واسطے تشیخ الاذہن کا موجب بلکہ بزرگوں اور بڑھوں کے واسطے بھی اہم ہمسما درلغ اور دل کے لئے ایک ضروری مطالعہ ہے قیمت سالیانہ عوام سے عام اور طلباء سے ہر ہے۔ ہر قری مہینہ کی ۱۰ تاریخ کو عمدہ کا فدر بہت اہتمام سے چھاپا جاتا ہے۔ اور دفتر بنجر رسالہ مذکور واقع قادیان سے مل سکتا ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زمیندار اور صلح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل مادل پنڈی میں سب پوسٹا شری ہے۔ اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت کہ خط و کتابت میرے نام ہو۔

امیر احمد قریشی اذ قادیان

ہم نے سلسلے کے بعض نادان لوگوں نے لاہور میں بخر اڑائی ہے کہ جماعت احمدیہ میں نفرت ہو کہ مدگر وہ ہو گئے ہیں بلانڈیں ہمیشہ یہ ظن کرتے ہیں۔ کہ حضرت کی وفات پر سلسلہ درم برہم ہو جائیگا۔ اور اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہ تھا تو آپ کی وفات کے بعد کیا پہلے ہی تباہ ہو جاتا۔ مگر جس کا محافظ خدا ہو۔ اسے کون تباہ کر سکتا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد کوئی اختلاف رہے اور بارہ خلافت جماعت میں ہو جی جاتا۔ تب ہی سلسلہ کی صداقت پر اس کے سبب کوئی شبہ نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت نامی سے تمام جماعت کو اس حال میں ایسا اتفاق عطا کیا ہے۔ کہ تمام مرد و زن چھوٹے بڑے مہاجرین انصار سابقین و متاخرین ممبران موعود و مہدی معہود سب نے اپنی بیت اولاد و اقارب اسیح موعود و مہدی معہود سب نے بہ اتفاق حضرت مولوی نور الدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی اور۔ ب دلی غم و غم سے ساتھ ہر وقت آپ کی اطاعت اور ان کی فرمانبرداری کو اپنی سعادت سمجھ رکھا ہے۔ اور خدا کے فضل پر ہم امید کرتے ہیں کہ انشا اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

ہندوستان باہر کے خریداروں کو

اطلاع

ہندوستان سے باہر کے خریدار صاحبان نام دی۔ پلی نہیں پاسکتا۔ اس واسطے آئندہ فریقہ۔ آسٹریلیا۔ انگلینڈ چین و دیگر ممالک غیر جہاں جہاں ہمارا اخبار جاتا ہے ان کی خدمت میں بغیر کسی قیمت وصول ہونے کے اخبار جاری نہ کیا جائیگا۔ ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیگی موجودہ سال کی قیمتیں جن ذمہ ہیں خود بھیج دیجئے۔

ہر اگست نہ مکر پرچے کو مضامین

فتنی ظہیر الدین صاحب مصنف رسالہ دیکڑہوئی نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر جو اعتراضات ہوئے ہیں ان کے جوابات میں

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دھاتی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پائل منگو اگر تجربہ کین لیکن یہی مژدی ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز اندیزین طبی تشخیص اندیزہ کہ نظر رکھا جاسکے علاوہ ادویات کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے غنی میں دھری دوائی بھی جاکر بہر ایک دوائی کا معمولہ ایک ہزار خریدار ہو۔

مصری گولیان یہ گولی قبض کیواسطے ایک گولی یا شدہ قبض کی حالت میں دو اور دس گولیاں کیواسطے چار تمام اگر بڑی ادویاتی قبض کنڈر گولیاں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی دین ۴۰۰ غنی ہوا کر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس کے تریاق البواسیر سر بر ہر کوئی نہیں ہے۔ قیمت ہفتہ کیواسطے (۲۰) تریاق الحنازیہ کہ جس کا ادویاتی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے مادہ جانا بہت ہے اور دم ہی جمل ہو جاتا ہے۔ ۴۰۰ روپے کیواسطے صبر فواید بیسٹ اور کرکٹ بول میں بہت بلکہ کل معالجات فواید بیسٹ افضل ثابت ہوا ہے۔ قیمت ۲۰ روپے کیواسطے (صبر) یہ ایک ایسی دوائی ہے جس کے اکثر اقسام بہت خصوصاً تھوڑے وقت کا تپ دق اور مغز دق حیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں اور حرارت عزیز کو برائے اور دیگر گروہ اور زمانہ کے نکالنے کیواسطے اور عام کر دین کیواسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولد عٹہ

اکیر جریان جویان اور رقت جوہر منی اور بنہرہ کیواسطے عمدہ دوائی ہے۔ فی خداک ۲۰ روپے اور خراک کافی ہیں۔

آتشک جدید و کھنہ - خوراک دو ہفتہ - قیمت صبر سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ - قیمت صبر حب صرع - اگر کسی دوسری یا کسی مجرب گولیان جو اعلیٰ ادویہ کے مغزات سے مرکب ہیں فی دین ۴۰۰

اکسیرق النفس کہانی اور دہم اور قلت اشتہار وغیرہ میں بہت مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے عام فوٹ - ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب و ملت کو لوگ فائدہ اور بھلاکتے ہیں ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے

المشہر

حکیم محمد زمان معالج فاندان نواب محمد علی خان صاحب

رئیس مالیر کوٹہ - قادیان ضلع گورداسپور۔

ساکن سوز ریاست پٹنہ (سٹنٹ کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۲ صفحہ - قیمت ۸ روپے سنگو این۔

کرشن لیللا ہندی نظم - مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دل چسپ و عجیب - جیمین لیکچر کی ہفت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرت (۱۰) روپے

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب نائل امری سونہ لیلین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کا بی کی شہادت کے واقعات ثابت کے میں نہایت لطیف کتاب ہے اس کے نکات و مضامین کو ہر گراں نہیں۔ قیمت ۸

غلامی عصمت انبیار دیو لو آت ریلچر کے متفرق معائن کر شیخ احمد دین صاحب پشتر ہینہ نقشہ زبیر پٹ ورنے بہ اجازت صدر انجمن احیاء قادیان بہت عمدہ چھپو اگر اس کا رفا میں برائے فروخت ارسل کے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا کی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳ عصمت انبیار

جنگ مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ کا مبادلہ - اس میں ہمارے امام نے صرت قرآن مجید سے موجودہ میسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸

فتح الدین یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان نہایت عمدہ قیمت ۴

حیرت کی جمرانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ و حیرت کی عباراتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹

اسلام کی پہلی کتاب احمدی بچوں کے لئے اردو میں دلا کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقاید کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴

نظم مستورات استورات کے ہرچہ پر۔ قیمت ۸

کامن احمدی (الافاد) قیمت ۱۰

آزاد کشمیری طالب علمین کیواسطے بہت عمدہ ہے قیمت ۸

معیار الصادقین یہ کتاب قاضی اکمل آفٹ گولیکی نے لکھی ہے اس میں ایسے سات اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر کہنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعویٰ کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے اور مخالفین علماء کے عقاید کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا بہ الامتياز دیگر علماء سے پیش کیا ہے جو شک آج کل کے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ہو گا۔ قیمت ۳

ظہور المسیح یہ ۱۲۰ صفحہ کی کتاب قاضی اکمل آفٹ گولیکی کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح مجہدی کی صداقت کو عالمائے رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے کچھ وقت مخالفوں کی کتابوں مثلاً سیف چشتیانی درہ دہائی - فائیت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے آیتہ و عد اللہ الذین امنوا منکم (سورہ نذر) کی تفسیر بطور فہم و بصیرت قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مقدم الملک مولانا عبد الکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرت ۴ روپے دی گئی ہے۔

برائین احمدیہ


یہ حضرت جری احمدی ملل الانبیاء علیہ التتہ والثناء کی سے پہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دہاک کل عالم پر بٹھادی۔ اسی میں وہ الہامات میں جو آج پورے ہو کر مومنوں کے اذیاد ایمان اور مخالفین پر حیرت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً ۶۰۰ صفحہ کے ڈبھی کا فخر پر نہایت خوشخط اور اعلیٰ چھپی کتاب رعایتی بے جلد چار ہند پیر جلد چار روپے ۱۲

در شہین حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پچھلے سے چھپ چکا ہے) مجموعہ ہے۔ قیمت ۴

شری نہر کلک انار کلکی اوتار کے نہر کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب

الحمد لله رب العالمين


سبحان الذي اشرف عبده ليلة من السجدة الحرام الى



اخبار بدو - قاد


قاديان ضلع

بسم الله الرحمن الرحيم



الامداد

ولقد نصركم الله ببدو و انتم اذلة



مہتمم پیشگی لکھ

ع گورداسپور جے پٹوال نمبر
 ل ی عزیز بخش صاحب بی
 یرہ غازیخان
 B. G. K.

ہم کر نیر و انکہ دلش زندہ شد عشق
 رب سر و این تخت ثابت است بر جبریدہ عالم دوام
 بیان ہے
 ۲۲ - ۲۲ - ۲۲ علی صاحبہا التحیت والسلام مطابق ۲۲ - ۲۲ - ۲۲
 سارے جہاں سے اچھا دارالامان ہمارا
 ایڈیٹر مفتی محمد صادق علی
 دارالامان ہمارا جیت نشان ہمارا
 جلد ۲

حضرات!

خدا کے لئے وی اپنی واپس کریں!
 اگر آپ کو حساب میں کچھ تامل ہو۔ تو وی پی امانت میں رکھ کر بذریعہ
 خط و کتابت فیصد کر لیں۔ ہم نے یہ وی پی برٹے غور و تامل کے
 بعد صحیح حساب کر کے کیا ہے!
 ہم ایک ماہ قبل اطلاع دے چکے ہیں۔ پس آپ کا فرض تھا کہ ہمیں اپنے عہدہ
 سے اطلاع دیتے۔ اب اپنے آپس کریں گے تو ہمارا سخت نقصان ہوگا۔
 آپ خود ہی خیال کر سکتے ہیں کہ جس اخبار کا صد مائے خریداروں کے ہوتے ہوئے بغیر خدا کے فضل
 کے کس طرح چل سکتا ہے؟
 وی پی دس دن تک امانت میں رہ سکتا ہے جس کے پاس وی پی ہو۔ وہ امانت میں رکھئے!
 خط و کتابت کے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں!

الحمد لله رب العالمين

الحمد لله رب العالمين

(بدو پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے براہ تمام مفتی محمد صادق منیر مطبعہ واجبہ چھاپا گیا)

ابوبکر بن محمد جمال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعدہ ایک خط ملا بعدہ
اب اودھر کمالکت میرے ساتھ اتنی نہیں کیونکہ میں اہل تہذیب
جو تہی اہل کو مستفاد دیا ہر شخص نے اہل سے پرہیز
میرے بارے میں اودھلنے لے یہ جواب دیا کہ یہ شخص جو
پن سے نیک اور غص اور کب فخر تھا اس سے بھلا
لوگ جو مخالفت کرتے تو رکات ہو گئے اور دوسرا سب
تھا کہ ایک شخص بنام ابو بکر قرظ تھا اس نے حضرت اقدس
رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب استفعا یہی اس کے تہذیب

و عامد { چاہے ایک دوست ایک مریض نہ
میں مبتلا میں اور چاہے وہ ایک بیمار نہ

بین جسکو خدا توفیق ہے وہ دینِ مذکور کے ایڈیٹر
 ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست اہل
 الخطیبہ اسکاں پنپاکے واسطے جو آجکل رنگین ہیں
 کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی
 رکھتے ہیں ادا کی ضرورت ہے چارے دوست قریب پنپاکے
 میں آئیو اسے میں اور اسی جگہ جو دعائیں رکھیں گے۔
 فی الحال بالکل مجبور ہیں خط و کتابت صرفت ایڈیٹر سے

لنور پور سے تحریر
فراتے میں۔

الحمد لله رب العالمین
 حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نے میری امت کو جو کوئی چیز سے منع کیا جس میں میری امت نے اس سے منع نہیں کیا، اس نے میری امت کو گمراہ کیا۔
 یہاں صرف ایک بہائی مفتی عبد المجید خان مین تبارک نے ۲۲ اگست ۱۹۷۷ء بروز ہفتہ انتشار اشد العزیز و مہم سالہ جاری لکھی۔

ترجمہ عمدۃ الاحکام و جدید شریعت

علی بن ابی طالبؑ کے ہدایت و نصرت سے جو کچھ
 لکھا ہے اس کتاب میں تمام مسائل متعلقہ و غور و نظر سے
 رفدہ سے سچ خرید و فروخت و عیوب پر ادا و بیت مختصراً
 جمع کی گئی ہیں۔ اس کتاب کے مولف حافظ محمد عبدالغفور

فارسی تہذیب جنہوں نے کل امامیہ تفریق علیہ صبح افکاری
شریف احمد صبح سلم خلیفہ سے جس کی تہذیب - دارا و مہین
میں جو صحیحین میں موجود ہیں - بشترین کتاب - کتاب کے مکمل
اکتوبر تک خاص رعایت کی ہے - یہی قیمت جو اس کے
کے چکر کردی ہے - ہر کمرہ کے ہیں - حضرت خلیفہ علیہ السلام
اس کتاب کے بہت سے نسخے خرید کر کے ہر ایک کے پاس
میں پڑھنے کیواسے قیمت کے ہیں - قیمت ہر ایک کے ہر ایک
و عبد الرحمن پسران مولوی رحیم بخش صاحب مسجد جامعہ
لاہور سے مل سکتی ہے -

سینٹ لکس ہائی اسکول
سینٹ لکس ہائی اسکول

مملکت صاحب ہی چشمہ فیض جناب است و صاحب مملکت کی طرف سے
اسلمیم جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مہاراجہ کی طرف سے
نکاح کوئی کوئی صورت صدقہ نہ ہے یہ خاک رو رو سے نہ ہوگی اگر
لاہور یا قادیان حاضر ہو کر شریک ہونگے تو کسی کو کثرت
نقد میں ٹیکہ و جوگی خویشوں کا نقشہ بدوئے کمال و خداوندانہ
نوازی میں قطع نہ ہوا۔ ایسے مجسم صفات کہیں نہ ہوں گے کسی
مگر کسی کو بار و بین ملے۔

نمونہ یاد کریدی حضرت علیاں میں لایا
 میری دیر کریدی حضرت گدھاں میں لایا
 دنیا و روح اور سچا رہبر سائنس آگے لایا
 آگے ساڈا آشتانی ہوئے دو عالم میں لایا
 جہان گناہوں میں کیا مادے بجا ہے کہ گناہوں کے گھر لایا
 کیا فرغم ہے میری اس کا علاج ہے کہ گناہوں کے گھر لایا
 حضرت صاحبزادگان کو ہی ہمارے گناہوں کے گھر لایا
 یہ کہتا سب نہ جو خوب اون کی مزار میں رکھ دے گناہوں کے گھر لایا
 جب کہ لے اس خاکسار کی طرف سے ذات حق میں لایا
 تاجدار دلا رام از گھر لایا

ایک سترہ شرح غلامانی از جوان احمدی بیست و چھ
 میں گاہدار کہتے ہیں بعض شیعہ علماء کے
 ہندوستان کے مختلف حصوں کے
 کرنا چاہتے ہیں۔
 خط کتابت معرفت ایڈیٹر اسلام آباد

(ایڈیٹر۔ نامہ نگار کی کسی رائے کا ذمہ دار نہیں۔)

جواب - تبصرہ کے جس فقرہ پر آپ نے اعتراض کیا ہے اس کے الفاظ تو اب یہی وہی ہیں جو آج سے سینکڑوں برس پہلے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کے الفاظ تھے اور وہ یہ ہے - **الم تر کیف فعل ربك بما مصاب الفيل** **الم يجعل كيدهم في تضليل** - بہتر دیکھا گیا آپ اپنے نانی الخنجر کو ٹھاکر کرنے کے لئے اس طرح سے اعراض کرتے - کہ یہ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے - **الم تر الخ من كل ترجمہ وہ خود ہی تبصرہ**

میں یہ لکھتے ہیں کہ تو نے دیکھ لیا اور یہ کیا صحیح جواب
 ہو کہ اصحاب الفضل کو دیکھا تو نہیں اور الہام ہوتا ہے دیکھ لیا
 اگر آپ ایسا سوال کرتے جو کہ آپ کے سوال کا خلاصہ ہو تو مجھے
 بھی جواب دینے میں اختصار سے کام لیتا ہوتا اور صرف اتنی
 کہنے سے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی
 وحی آئی ہوئی تھی اور انہوں نے بھی اُن اصلی اصحاب الفضل
 کو نہ دیکھا تھا۔ میں جواب دینے سے سیکدوش ہو جاتا لیکن
 افسوس کہ آپ کے سوال میں کچھ ایسا ٹیڑھا بن اختیار کیا ہے
 کہ جس کے سید ہوتے ہی ٹٹ جائیگا خطرہ ہے آپ کو
 یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام
 جو پیشگوئیاں تیچھے چھوڑ گئے وہ صرف اس واسطے
 ہیں تاکہ ان کے اشد مخالفوں کا مونہ اچھی طرح سے کالا ہو
 سکے اور یہ ہمارے امام مہام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
 سچائی کا ایک بہاری ثبوت ہو۔ اب دیکھ لو کہ اس آیت قرآنی
 میں جو دوبارہ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ٹھکائی ہے مخاطب
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن حقیقی طور پر
 دیکھئے دائے کوئی اور تھے اور جو نبی اور بادی حضرت
 ابو بکرؓ صدیق اور حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں مخالف
 پر پڑی وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں
 سے تو نہیں دیکھی جن کی نسبت آپؐ کا اخرا میں ہے اور
 یہی وہ بات ہے جو اسی الہام ہی میں موجود ہے اور جسکو
 خلیفہ مسیحؑ نے بیان کیا ہے یاد رکھو کہ ہم لوگ حضرت مرزا
 صاحب عالم علیہ کو عالم الخبیہ سمجھتے تھے تو اور نبی آپ
 باقی نہیں اور نہ ہی خدا کے سوا کسی عالم الغیب ہے
 اللہ تعالیٰ جس قدر حکم اون کو دیتا تھا اسی قدر وہ بتا دیتے تھے
 اپنی طرف سے ایک لفظ بھی کم یا زیادہ نہیں کرتے تھے
 آپ کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو اس قرآنی محاورہ کی خبر نہ تھی
 اور یہ تاویل جو مولوی نور الدین صاحب نے کی ہے اون کے
 دہم لگان میں بھی نہ تھی اصل مضمون سے کوئی تعلق نہیں
 رکھتا۔ کیونکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ آیا یہ قرآنی محاورہ ہے یا
 نہیں اور ہمارے پاس اس کی سچائی کے ثبوت کے لئے
 کوئی دلیل ہے یا کہ نہیں یونہی انہی شاپ بولتے جانا
 جیسے بھی بر ولالت کرتا ہے اور اس سے حضرت مرزا صاحب
 کی عزت اور عظمت میں ایک ذرہ بھڑک بھی فرق نہیں آسکتا
 جیسا سوچو تو یہی کہ وہ سب سوالات جو موجودہ زمانہ کے
 سائنس دان اور فلاسفر قرآن مجید پر کرتے ہیں کیا
 حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سوالات

کو سنا رہا ہو یا کہ وہ ان سوالات سے محض لگا رہا ہے یہ بتانے کے لئے ہے اور جو باتوں کا زمانہ یہ زمانہ ہی نہ تھا اور اس میں وہ کب سے ایسا تھا سوالات ہی نہ تھے تو پھر کس طرح یہ ہو سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ایسے سوالات کے جوابات کے لئے کبھی خیال ہی آیا ہو؟ ایسی باتوں کے بیان کرنے سے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوٹو گراف فوٹو گراف وغیرہ مشینوں کا علم نہیں کر سکتے تھے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کن کن اقسام کے آوازوں سے سائیس دان تجربے کرتے ہیں اور کن کن علوم اور تجارب کی بنیاد پر وہ قرآن کریم پر اعتراض کرتے ہیں اور قرآن کریم کی کن کن آیات میں ادن کو جواب موجود ہیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ایسا تو ان سے ان کے افضل الرسل خاتم النبیین اور رحمت للعالمین سمجھنے پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر بالفرض مان لیا جاوے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ جوابات یاد نہیں تھے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح نے مخالفین کو دئے ہیں۔ تو اس سے حضرت اقدس کی شان میں کوئی کمی نہیں آ سکتی اور نہ ہی ان کے دوسرے صحیحہ و ہدیہ کو کوئی ضعف پہنچ سکتا ہے اور اسی معیار پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ نہ ہی خلیفۃ المسیح اس بات کا علم کر سکتے ہیں کہ کون سے چند گئے چند دن چند ماہ چند سال بعد کیا کیا سوالات چون سنئے اور امداد کے کیا جوابات دیئے گئے اور کن کن جواب دیئے گئے اور کون کون سے اور کون کون سے سوالات امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سرسری ہیں باندھے ہیں اور آیتہ لا یفتنہ ما فیس الذل بلہ علم اللہ کے صریح خلاف عقل کیا ہے کہنے افسوس کی بات ہو کہ اپنے باوجود حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ نہ کرنے کے محض اٹکل سے کام لے کر ایک پاک اور مطہر وجود پر ناجائز حاکمیت کی کوشش کی ہے۔ دیکھو ہمارے امام علیہ السلام نے مخالفین کا مونہہ کالا کرنے کے لئے اس قرآنی محاورہ کو اپنی کتاب شہادت القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان کے صفحہ ۲۰۳ میں کج سے تقریباً چند برس پیشتر کس غلبی سے بیان کیا ہے اور وہ لکھتے ہیں۔ ”پس اس سے ظاہر ہے کہ کسی قوم موجودہ کو مخاطب کرنے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ وہ خطاب کے موجودہ کتب ہی محدود نہ ہو بلکہ قرآن کریم کا وہ یہی محاورہ بابا جاتا ہے کہ ایسا وقت ایک قوم کو مخاطب کرتا ہے مگر اصل مخاطب کئی اور لوگ ہوتے ہیں جو گذشتہ ایک صدی میں رہے ہیں مثلاً اللہ جل شانہ سورۃ البقرہ میں

یہ وہ موجودہ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ یا بنی اسرائیل اذ کذبتم فی الذی انعمت علیکم وادفنا بعدہم فی ادفنا بعدکم وایا بنی فادھبون۔ یعنی اسے بنی اسرائیل اس نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر انعام کی اور میرے عہد کو یاد کرو تا میں ہی تمہارے عہد کو یاد کروں اور مجھ سے ڈرو۔ اب ظاہر ہے کہ یہ وہ موجودہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیہم السلام کے معصاق سے انہی کو کوئی انعام ہی نہیں ہوا تھا اور ان سے یہ عہد ہوا تھا کہ تم نے خاتم الانبیاء پر ایمان لانا۔ پھر بعد اس کے فرمایا۔ واذ نجینکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب یذبحون ابنائکم ویسحقونکم فیکرمکم وفی ذالکم بلاء من ربکم عظیم۔ واذ فرعون اذ یبکی فاجبتناکم واخلقنا آل فرعون وانا منتظرون یعنی وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تم کو آل فرعون سے نجات دی وہ تم کو طعن طعنے دیکھ دیتے تھے تمہارے لوگوں کو کوا ڈالتے تھے اور تمہاری لڑکیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے تمہارا بڑا امتحان تھا اور وہ وقت یاد کرو جبکہ ہم نے تمہارے پیچھے کے ساتھ ہی دنیا کو پہاڑ دیا پھر ہم نے تم کو نجات دیدی اور فرعون کے لوگوں کو ہلاک کر دیا۔ اور تم دیکھتے تھے۔

اب سوچنا چاہیے کہ ان واقعات میں کوئی واقعہ ہی نہ ہو دیون کو پیش نہیں آیا تھا کہ ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود تھے نہ وہ فرعون کے ہاتھ سے دیکھ دئے گئے نہ ان کے بیٹوں کو کسی نے قتل کیا نہ وہ کسی دریا سے پار کئے گئے۔ پھر آگے فرماتا ہے۔ واذ قلتم یوسعی بن نون الا حیۃ فی ذی اللہ جہۃ فاخذکم الصاعقۃ وانا منہ ظالمون۔ تم بے شک انکے من بعد موتکم ہلکم تشکرون وظلمنا علیکم الغمام واذلنا علیکم اللہ المستوفون۔ یعنی وہ وقت یاد کرو جب تم نے موسیٰ کو کہا کہ ہم تیرے کہے پر تو ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک خدا کو ہمیشہ خود نہ دیکھ لیں۔ جب تم میری امانت بھری اور تم دیکھتے تھے اور میری قوم کو زندہ کیا گیا تاکہ تم تشکر کرو اور ہم نے بالوں کو تم پر سائبان کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ اتارا۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ ایمان ہو دیون سے جو قرآن مجید میں مخاطب کئے گئے وہ ہزار برس پہلے فوت ہو چکے تھے اور ان کا حضرت موسیٰ کے زمانہ میں نام و نشان بھی نہ تھا پھر وہ حضرت موسیٰ سے ایسا سوال کیونکر کر سکتے تھے کہ ان دنوں پر بھی گرا۔ کہ ان دنوں میں من و سلویٰ کیا گیا کیا وہ پہلے حضرت موسیٰ کے زمانہ میں اور قابون میں موجود

تھے۔ اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہی بطور تاریخ موجود ہوئے اور اگر یہ نہیں تو بجز اس کابل کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ من و سلویٰ کے وقت ضروری نہیں کہ وہی لوگ حقیقی طور پر واقعات منسوب کے معصاق ہوں جو مخاطب ہوں۔ کلام الہی اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ ایک قاعدہ ہر گز ہے کہ باوقات ایک واقعہ ایک شخص یا ایک قوم کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور دراصل وہ واقعہ کسی دوسری قوم یا دوسرے شخص سے تعلق رکھتا ہے۔ اب میں اس جواب کو زیادہ طویل نہیں دینا چاہتا میرے خیال میں ایک شریف انسان کیسے کہے۔ جواب کافی ہے جو میں نے اوپر درج کر دیا ہے۔

سوال دوم۔ مولوی محمد الدین صاحب کو چاہیے کہ جب اعتراضوں کی بوجھاڑ مرزا صاحب کی پیشگوئی پر تیری زندگی اور بات پر تو اس کے جواب میں وہ قرآن سے کوئی ایسی فطرت پیش کرتے ہیں سے ثابت ہوتا۔ کہ نیک پیشگوئی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فریضہ سے کی اور یہ وعدہ کہہ کے کہ میں تیری زندگی میں یہ کام کروں گا پھر وہ کام تو نہ کیا ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہوں۔

جواب۔ پہلے سوال کا جواب آپ میں پہلے اب دوسرا بھی فرمائیں۔ اعتراضوں کی بوجھاڑ اگر آج مرزا صاحب زعلیہ العلویہ فالسلام کی پیشگوئیوں پر مبنی ہے تو یقیناً یاد کرو کہ کل انہیں معترفوں کی اولاد ہمارا کام ہمارا پر انشاء اللہ تعالیٰ رحمت کی بوجھاڑ کرے گی میرے خیال میں آتنا تو آپ ضرور جلتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت بہت سے وعدے قرآن مجید میں کئے ہیں مثلاً لکھا ہے کہ انا لنصرہن رسولنا والذین امنوا فی الحیوة الدنیا۔ کتب اللہ لا یغتبنا انا ورسولنا۔ فان حزب اللہ ہم الغالبون۔ انما ان حزب الشائین ہم الخاسرون۔ اور مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ یہ کافر لوگ کہتے ہیں کہ اسے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تو خدا کا رسول نہیں اور باوجود اس کے کہ ان کو اس بات کا علم ہی ہے کہ تو بڑا راستباز اور پاک باطن آدمی ہے۔ پھر بھی یہ کہتے ہیں کہ لست موسیٰ۔ تو اس کے جواب میں تو ان کو ہماری طرف سے خدا تعالیٰ کی طرف سے کہہ دے کہ تحقیق ہم تو اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ان پر ایمان لے آتے ہیں اسی دنیا

میں ہی خدا کیا کرتے ہیں اور سچی بات ہے کہ ہم اور ہمارے رسول ہی آخر کار غلبہ پا جائیں گے میں یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہمارا رسول ہے اور یہ اللہ اس پر ایمان لانے والوں کا جو گواہ ہے اللہ کے نزدیک ان کا نام خیر ہے ہے اور یہ اہل بات ہے کہ یہ لگ ہی آخر غالب ہو جائیں گے اور تم لوگ جو ان کی مخالفت کرتے ہو تو فریب الشیطان ہو۔ اور یہ اہل بات ہے کہ آخر تم غالب اور خاسر ہو جاؤ گے۔ اب لکھو کہ یہ کس قدر استعداری پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے اور خدا کا کی سہی کے لئے یہ کیا عظیم الشان ثبوت ہے اور نہ صرف اسی بلکہ قرآن شریف ایسی پیشگوئیوں سے بھرپور ہے اور اس کے بعد مخالفوں کو پورے یقین اور وثوق سے سزا گیا ہے کہ ان عذاب دہک لواقعہ مالہ من حافضہ۔ انا تو عددن لواقعہ۔ یعنی ان لوگوں کی کرشمین شرارتوں اور بے درجہ کتہ چینیوں کے سبب جو خدا کے وعدے دے گئے ہیں بالضرر تیرے رب کا عذاب ان پر واقع ہو گا آدمی کی یہ طاقت میں نہیں جو اس عذاب کو روک سکے وہ تو یقیناً آئے گا۔ اب آپ خود سوچ لیں۔ کہ یہ پیشگوئیوں کس طرح سے پوری ہوئیں اور کس طرح سے تدریجاً اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور کر دیا ہے اس سوال کے جواب میں کہ یہ سب پیشگوئیوں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی پوری ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایک اصول بتا دیا ہے مبارک دے جو اس پر غور کریں۔ چنانچہ لکھا ہے وان ما فریقنا بعض الذی فندھم اذ فو قینا فاما علیک البطلہ وعلینا الحساب۔ چنانچہ ہم صاحب اختیار اور ذرہ ذرہ کے مالک اور فانی ہیں جن باتوں کو چھوڑ دیتے کرنا چاہتے ہیں ان کو ختم کر دیتے ہیں۔ اور جن کو ثابت اللہ ہوتا کرنا چاہتے ہیں ان کو قائم رکھتے ہیں اور جس قدر پیشگوئیوں اور وعدے ہم نے تیرے فریضہ سے کر رکھے ہیں۔ وہ سب سب تو نہیں لیکن ان باتوں میں ان سے تیری زندگی میں ہی پورے کر کے تجھ کو دے دیں گے یا تجھے ذات دیدینگے۔ اور اس کے بعد پورے کر کے دکھا دیں گے تیرا کام تو مرث ہی ہے کہ جو وعدے ہم تجھ کو دیتے ہیں وہ تو ان لوگوں تک پہنچاؤ باقی رہا ان سے حساب لینا وہ تیرا کام نہیں ہم خود اس سے ان باتوں کا حساب لیں گے اب دیکھو اس آیت میں جو پیشگوئیوں بعد از وفات پوری ہوئی تھیں ان کی نسبت

دوسری جوابتے خاموش ہونے والے ہوتے تو پھر انشاؤں
دوسرے سوال سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ظاہر نہ کرتے۔ سو حضرت
امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش کے متعلق بعض لوگوں نے
عجیب عجیب تاریخیں حساب جل نکالی ہیں۔ لیکن شاید آپ ان
کی ہڈیاں پر داہ نہیں کرتے اس لئے جو تاریخ میں نے بھی نکالی ہے
اُس کو میں فرضی طور پر پیش کر دوں گا۔ نہ اس کوئی طور پر۔ اور آپ غالباً
یہ بھی مانتے ہوں گے کہ مرزا صاحب کا سن وفات بھی ہر کسی
لوگوں نے حساب اعداد جل نکالا ہے لیکن میرے نزدیک
سب سے اول نمبر ”مغفور“ کا لفظ ہے جس سے سن وفات
نکلتا ہے اور یہ لفظ بھی بڑا ہی پیارا لگتا ہے اور حضرت خلیفۃ
میں بھی اسی کو اپنے مسنون میں بار بار استعمال کیا ہے لیکن
اس خط کے ساتھ میری محبت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب میں
دیکھتا ہوں کہ آج سے تقریباً تیس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے
میں حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا تھا کہ جو چاہے
کرے کہ تو مغفور ہے۔ اب میں اصلی جواب لکھنے سے پیشتر
دی ان کے چند آیات مجھ کو الحاحات و بہتر ترجمہ حضرت اقدس
ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اصیبت معلوم کیے میں آسانی ہو
فرمایا اللہ تعالیٰ۔

سے يقول العدل است. موسلا - من اخذ من مادن
او خیر علوم۔ دانا من الظالمین مستحقون الی مع الاقام
ایناک بقتلہ۔ یوم یبعث الظالم ہے بیدار ہو یا الحق اخذت
روح الرسول۔ بیلا۔ دقاوا سیقلب الامور ما کا ذوالی
الغیب مطہرین (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

یا عیسیٰ الی متوفیک ورافک الی وصال الذین
انتعواک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ۔ اس
ماثلہ ذانی قد نصرت لک (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲)
دانا من یذک بعض الذی قد جم او متوفیک
(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳)

ثانیں حوالہ دے کر یہاں من خالاک او قتلک علیہ
منیا۔ تری لسلالہ علیہ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)
ترجمہ دشمن کہہ گا کہ تو خدایا کی طرف سے نہیں ہے ہم اس کو
ناکوتیہ پکڑیں گے۔ یعنی ملاں قلعہ سے اس کا دم بند کر دیں گے
اور ہم اس کے ان ظالموں سے بدلہ لیں گے۔ میں اپنی فوجوں
سے اسے تیرے پاس ناگمانی طور پر آؤں گا۔ یعنی میں گھڑی
نیز۔ مرنے والے کی اس گھڑی کا بچہ علم نہیں اور اس دن
”یا عیسیٰ“ تمہارے گارڈ کا کاش! میں اُس خدا کے چہرے ہوئے
میں نہ تھاغت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا اور کہتے ہیں کہ

یہ جماعت متفرق ہو جائے گی اور بات بگڑ جائیگی حالانکہ ان کو
غیب کا علم نہیں دیا گیا۔ (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۳)
اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھا دوں گا
یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مخالفت کو شش کر دیں گے
کہ کسی طرح کوئی ایسے امور پیدا ہو جائیں کہ لوگ خیال کریں
کہ یہ شخص ایماندار اور راستباز نہیں تھا سو وعدہ دیا کہ میں
علاماتِ نبیہ سے ظاہر کر دوں گا۔ کہ وہ میرا مقرب اور میرا
طرف اس کا رفع ہوا ہے اور بداندیش نامہ اور میں گئے اور
پہنچا ہوا۔ کہ میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر فحاش
تک غلبہ دوں گا۔ جو چاہے کہ کہ تو مغفور ہے۔ (اربعین
نمبر ۳ صفحہ ۲۰ و ۲۱)

اور ہم قادر ہیں کہ تیری موت سے پہلے کچھ ان کو اپنا ترجمہ
دکھادیں جس کا ہم وعدہ کرتے ہیں یا تجھ کو وفات دیدیں
(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲)

تیری عمر انسی برس کی ہوگی یا دو پارک یا چند سال
نیا دہ اور تو اس قدر عمر پائیگا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ
لیگا کہ یہ اللہ مانتے ہیں اس سے ہر چکا ہے۔ اور ان کو
انسان میں شائع کیا گیا (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۰)

اب دیکھو کہ جس وقت ہمارا امام ہمام خیر الامام
حضرت مسیح الزمان دہمدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی عمر میں سے تقریباً تیس برس گزر چکے تھے اور چالیس برس
کے قریب قریب عمر ہو چکی تھی لیکن قریباً تیس برس
چونتیس برس کی عمر جو وقت حضرت مغفور کی تھی اس وقت
یہ امام ہوا تھا کہ تیری عمر انسی برس کے قریب ہوگی۔ اور
مومنین کے لئے اس میں ایک بڑا بھاری موفت کا نکتہ
ہے لیکن یہ ہے۔

ونزل من القنات ما هو شفاء ورحمۃ
للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خساراً
آپ ملتے ہیں کہ کوئی انسان یقینی طور پر یہ نہیں جانتا کہ
اس وقت جہان میں کیا ہو رہا ہے اور اس کے بعد کیا ہوگا
یا ہو نیوالا ہے۔ بھلا یہ تو دکنار کن جانتا ہے کہ کل تک
اس کے ساتھ کیا حادثہ گذرے گا اور وہ زندہ رہے گا یا مرے گا؟
یہاں ہوگا یا وہاں ہوگا؟ ہر خدمت ایک انسان اپنے اندر غور
کے دیکھ لے اسے کیا خبر ہے کہ موجودہ وقت کے بعد کیا ہو نیوالا
ہے؟ آبادہ زندہ رہے گا یا مرے گا۔ ندرست ہی رہے گا یا
بیمار لکھی ہوگا یا دیکھی۔ بوڑھا ہوگا یا کہ جوانی میں ہی رہی
ملک بقی ہوگا؟ اب سوچ کر بتاؤ کہ ایک راستباز شخص ک

تیس برس کی عمر میں یہ دعویٰ کرنا کہ میرا خدا جو ذرہ ذرہ کا
مالک اور زمین و آسمان و مینا کا خالق اور حاکم ہے۔ مجھے
حکومت ہے کہ آج سے بعد میں تجھے تالیس برس تک اور زندہ
رکھوں گا اور تیری عمر انسی برس کے قریب ہوگی اور یہ ایسا دعویٰ
ہے جو عقل مند انسان کی ہستی کو جڑ سے ہلا دیتا ہے اور ایک
غبی سے غبی انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب تک کسی کے
ساتھ وہ قادر و قادر نامہ ہماروں کے پیدا کر نیوالا خدا ہم کو
نہ ہوتا ہو اور وہ قادر ہے جس کے ہاتھ میں دنیا کی جاتی اور
سماتی ہے وعدہ نہ دیتی ہو۔ تب تک کسی انسان کا یہ جو عمل
ہی نہیں پڑ سکتا۔ کہ وہ ایسا دعویٰ کرے۔ کہتے افسوس
کی بات ہے کہ چاہے تو یہ تاکہ دعویٰ سے ہی آپ
لوگ سمجھ لیتے کہ یہ کسی دوائے کی پڑ نہیں۔ بلکہ کسی
زندہ حی کو ہم مالک اکل ہستی کا تمام ہے۔ لیکن یہ رونام
کس کے آگے نہیں کہ آپ لوگ ان سے کہتے ہوئے غلامان
نشان سے ہی کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔ میرے خیال میں یہ
ایک ہی ایسا نشان ہے جس کی تمام دنیا کین کوئی تغیر نہیں
اگر کوئی ہے تو پیش کر دو۔ کوئی پید طبع چھٹا انبیاء کے تمام
معجزات کو چھٹا کرنا چاہے تو نا بھی سے چھٹا سکتا ہے۔
لیکن ہر آدمی کے نشان ہی انکار کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔
یہ ایک ایسا زبردست نشان ہے جس نے آپ لوگوں
کی گردنوں کو توڑ دیا ہے اور ممکن نہیں کہ اب آپ سر اٹھا
سکیں۔ سوچو تو بھی کہ اگر آپ کی بے سبھی سے ایک ذرہ بڑا
کی آپ کو کمی معلوم ہوتی ہے تو کیا اس سے نشان میں فرق
آسکتا ہے؟ دیکھنا تو یہ ہے کہ ایک تیس برس کا بچہ ان
دعویٰ کرے کہ میرا خدا مجھے فرماتے ہے کہ تیری عمر چالیس برس
سے ہی اوپر ہوگی پس اس برس سے ہی اوپر ہوگی ساتھ برس
سے ہی اوپر ہوگی۔ ستر برس سے ہی اوپر ہوگی اور انسی برس
کے قریب ہوگی۔ کیا ان سب دوائوں سے اس کی عمر
تجاوہ کر گئی ہے یا نہیں۔ ہر قسمی سے یہ کہہ دینا کہ اس برس
کی کون عمر ہوئی ہے چاہے تھا کہ ۷۰ برس کی ہوئی یا ۷۵
سچ کہتے ہیں کہ ایسی بے ہودہ نکتہ چینوں سے آپ خدا
کے نزدیک ہی بری الذمہ ٹھہر سکتے ہیں؟ جواب تو میں
کافی دے چکا ہوں اب میں اس بات کو ثابت کرنا ہی ضروری
سمجھتا ہوں کہ حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی
عمر ۷۵ برس سے اوپر تھی۔ میرے خیال میں خاتم الصلیح
کا سر الصلیب لہمدی۔ مسئلہ ۱۸۷۳ء میں پیدا ہوئے تھے
اور میرے پاس اس کا ایک بڑا بھاری ثبوت ہی ہے۔

اور وہ لڑا وہوں سے عبد الصمد ہم سے قسم دوانے کے لئے
 چار اشتہارات شائع کئے تھے۔ پس اشتہار انعامی لکھنؤ
 اشتہار انعامی دہلی و ہزارہ پیر۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ اور اشتہار
 انعامی چار ہزار روپیہ۔ ان میں سے اشتہار انعامی تین ہزار
 روپیہ ۸ ورق اور بیس صفحے پر شائع ہوا تھا اور سرفہ کتب
 سلسلہ ۸ کو لکھ کر مطبع گلزار محمدی لاہور میں منشی گلزار محمد
 کے اہتمام سے دس ہزار کی تعداد میں چھپ کر شائع ہوا
 تھا۔ اس اشتہار کے صفحہ ۲۰ سطر ۳۲ و ۳۳ میں عبد الصمد
 کے جواب میں عمر کی کمی بیشی کے سوا ہر بار سے ملزم
 سے یہ عبارت لکھی ہے۔ اگر آپ چوتھے برس کے
 نو میری عمر ہی قریباً ۶۰ برس کے ہو چکی۔ وہ خداؤں کی
 لڑائی ہے ایک اسلام کا اور ایک مسیحیت کا۔ جن جو
 سچا اور قادر خدا ہو گا وہ ضرور اپنے بندہ کو بچا لے گا
 اب دیکھو کہ اس جگہ بعد از تحقیقات حضرت مغفور نے یہ
 لکھا ہے کہ میری عمر ہی قریباً ساٹھ کے ہو چکی یہ نہیں لکھا کہ
 قریباً ساٹھ کے ہے یا ہو چکی یا ہو نیوالی ہے بلکہ یہ لکھا کہ
 کہ ہو چکی۔ اب یہ وجہ اصوائے آپ کے جیسا کہ آپ نے اپنے
 میں ان لیا اور نیز جو وجہ اصولی تمام دنیا کے میں رہتی کرتا
 ہوں کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی سے یہ استدلال کر لیں کہ
 حضرت مغفور کی عمر سرفہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو ۶۶ یا ۶۷
 برس بلکہ جو وجہ اصول آپ کے اس سے اوپر تھی۔ ممکن ہو
 کہ آپ ماضی کی بجائے مستقبل کا استعمال کر کے یہ کہیں
 کہ مرزا صاحب (معاذ اللہ) غلطی لگی۔ اصل میں ان کی
 عمر اس وقت ۵۵ یا ۵۶ برس کی تھی اور اس وقت
 لکھنا تو وہ یہ چاہتے تھے کہ میری عمر قریباً ساٹھ کے
 ہے مگر غلطی سے یہ لکھا گیا کہ قریباً ساٹھ کے ہو چکی جو
 اس لئے یہاں میں مختصر طور پر کہہ اور یہی لکھنا چاہتا ہوں
 ان تو آپ اس سوال کو ایک دو دفعہ غور سے پڑھیں
 اسید ہے کہ آپ کو خود ہی شرم آجائے گی سو دوسرے
 کہ یہ ان عمر کی بحث ہے جو کہ بیان لکھا گیا ہے وہ ایک
 تک بعد از تحقیقات لکھا گیا ہے۔ میرے عبد الصمد
 کو حضرت مغفور یہ نہیں کہنا چاہتے تھے کہ میری عمر اگر
 ساٹھ سے اوپر ہو گئی ہے تو میری ہی پچاس سے اوپر
 ہو گئی ہے۔ بلکہ یہی لکھا تھا کہ ساٹھ کے عدد سے قودون
 گذر چکے ہیں۔ ان تناقض ہو گا کہ تمہاری عمر اگر ۶۰ برس
 اوپر ساٹھ برس ہے۔ تو میری دو تین برس اوپر ساٹھ ہوگی
 یا یوں کہہ لو کہ حضرت مغفور نے اس کو لکھنا تھا کہ میری

اور میری عمر میں کئی آٹھ برس دس برس کا فرق نہیں بلکہ
 صرف دو تین برس کا فرق ہے اس لئے یہ بات ایسی نہیں
 جو مجھے قسم کھانے سے روک سکے۔ اگرچہ میں نے بین دلائل
 سے اس بات کو ثابت کر دیا ہے کہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو
 حضرت مغفور کی عمر ۶۶ برس کے قریب ہی ہو سکتی ہے
 کام سے کاتم اس لئے میں آپ کو توڑی دیر کے لئے خوش
 کرنے کے واسطے تقریباً ڈیڑھ برس سے زیادہ کی عبارت
 کرتا ہوں اور سرفہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضرت مغفور کی عمر
 ساٹھ برس اور چھ ماہ ہی نہیں بلکہ ساٹھ برس اور ساڑھے چار ماہ
 سمجھتا ہوں۔ اب اگر ۵ اکتوبر ۱۸۹۹ء سے لیکر ۲۰ مئی ۱۹۰۰ء
 تک حساب لگایا جائے تو قریباً ۱۸ برس سات ماہ اور
 بیس دن ہوتے ہیں اور اگر اس میں ساٹھ برس چار ماہ اور
 پندرہ دن جمع کر لیں جائیں۔ تو یہ کل ۴۲ برس اور کچھ دن
 اوپر ہوتے ہیں مگر یہ حساب ٹھیک ہے اور مسلمانوں کے
 ان قریبی حساب راہ مجھے اس لئے قریبی حساب حضرت
 مغفور کی عمر ۶۶ برس سے اوپر ہوئی اور اب میں حق رکھتا
 ہوں جو کہہ دوں کہ خدا کا بھیجا رسول بعد ۶ مئی ۱۲۲۹
 یا ۱۲۵۰ ہجری میں پیدا ہوا اور ۱۲۶۶ ہجری میں

۱۲۶۶ھ

ذوالروزین محمد ممدی دوسی دانا موالی
 باقی رہ حضرت آدم کی عمر سے چالیس برس کم ہو گیا
 اعتراض۔ سو یاد ہے کہ جو انسان خدا کا قائل ہے اور
 مانگتا ہے کہ وہ ایک ایسا عاکم ہے جس پر اور کوئی حاکم نہیں
 تو اس کے لئے یہ اعتراض اعتراض ہی نہیں رہتا۔ ہمارا
 ایمان ہے کہ جس طرح خدا عزوجل کو بڑا ہو سکتا ہے اسی
 طرح لکھا بھی سکتا ہے۔ قرآن مجید میں صاف لکھا کہ
 وما یعلم من معمر ولا یستقص من عمارہ الا انی اشد بصر
 اور یہ آیت حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی لکھی ہے اور پھر
 لکھا ہے۔ واما ما ینفع الناس فیکمل فی الارض
 اور پھر لکھا کہ یحییٰ اللہ ما یشاء و یشیت
 لکھا ہے۔ واللہ فاللہ علی امرہ ولکن اکثر الناس
 لا یعلمون۔ آپ کا یہ کہنا کہ خلیفۃ المسیح نے آیت
 کو نہیں لکھی۔ عربی عبارت لکھی ہے، سمجھی پروا
 کرتا ہے لہذا وہ جواب خلیفۃ المسیح نے اہل حدیث والوں
 کو دیا تھا۔ اسی لئے حدیث پیش کی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ
 آپ اطاعت الرسل کے قائل نہیں۔ تبھی تو صحیح حدیث کو
 عربی عبارت کہ دیا۔ اس لئے اس کے جواب میں تین

صرف انا کہتا ہوں کہ آپ میرا رسالہ روچکر الہی بغور پڑھیں
 ان اس رسالہ کے متعلق اتنا اور کہنا چاہتا ہوں
 کہ اگر مولوی عبد اللہ صاحب نے اس کا جواب لکھ
 تو پھر جواب جواب میں انہیں مسائل کو نسبت تفصیل کے
 ساتھ بیان کر دیا جاوے گا۔ لیکن خدا کی قدرت کہ ان کا مسئلہ
 ہی برباد ہو گیا۔ مثلاً ۱۸ پر میں نے یہ لکھا تھا کہ اودین اسلام
 کا ضابطہ تعامل اسلام ہے۔ جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ چلا
 آیا اور جن جن ممالک میں قرآن مجید پہنچا گیا وہ بھی رد و
 پکڑنا گیا اور پھر وہ پاک کتب جن میں تعامل اسلام قلمبند کیا
 گیا اور جو احادیث صحیحہ سے نامزد ہیں پھر صفحہ چالیس پر لکھا تھا
 کہ اس خدا کے آپ واقف کس طرح سے بن گئے ہیں آیا آپ نے
 اپنے علم اور لیاقت سے اس کو معلوم کیا ہے یا اس نے خود
 آپ کو بلا دیا ہے اور یہ جو جزائز کا مسئلہ ہے یہ بھی اپنے خود ہی
 اپنے لئے مڑھ لیا ہے۔ یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ میری
 ان باتوں پر عمل کرو ورنہ سزاؤں کے اور وہ آسمان پر پر فرشتوں
 کی طرح میچر رہے ہیں۔ یا اس نے خود آپ کو بتایا ہے کہ اس میں یہ
 طاقت ہے اور جب وہ محدود ہے تو تمام جہان کا علم اس کو
 کس طرح سے حاصل ہوتا ہے؟ اور پھر صفحہ ۱۹ پر لکھا تھا بلکہ

نہانی العظیم الخبیر ہے اور قیافہ
 سے علوم جو تباہ ہے کہ قرآن مجید کے علاوہ ہی خدا کی طرف سے
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض قانون کی خبر دیتی تھی پھر
 ایسے فقرات کو اردو کی آسان عبارت سمجھ کر بغیر تدبیر فکر کے
 نہ پڑھ جانا کہ کوئی ان مسائل کو آسان عبارت میں لکھنے کی وجہ
 کہ ایک تباہ نام فہم ہر جاتی۔ دوسرے بھی اتنا علم ہی نہ تھا جو
 ایسے دقیق مسائل کو ضرور مکلف اور دقیق عبارت میں لکھتا
 میں آپ کے ساتھ اس بارہ میں متفق ہوں کہ عربی بولی بول لینا
 یا عبارت لکھ لینا جو ایمان نہیں۔ ان یہ بات آپ کو بھی نئی
 پڑی گی کہ عربی بولی سیکھئے ہوئے عالموں کا ہی یہ سپر احسان ہے کہ
 آج ہم بھی دین کی بات کو ایک حد تک سمجھ سکتے ہیں اور اگر وہ
 عربی بولی کو پڑھتا اور سیکھتا چھوڑ دیتے۔ تو آخر یہاں تک فہم پہنچ
 جائیگی کہ دین ہی اتنے سے جائیگا کہ کوئی قرآن شریف عربی بولی میں
 ان میں یہ جانتا ہوں کہ صلیت اور حقیقت جو وہ ایک ہی ہے
 خواہ اس کو کسی بولی میں بیان کیا جاوے یا نہ میں اپنی مغفون کو
 ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم میں سے نفاق کو
 دور کر دے امداس کی بجائے اتفاق کو پیدا کر دے۔
 آمین یا رب العالمین
 راقم خاک محمد ظہیر الدین عفی اللہ عنہ از امداد

قرآن میں آپ کی تعریف کونسی طرح اچھی مشاطہ و فائز
 فاسطاطا سنو یعنی سو قہار لفظوں سے ہوئی ہے
 اس وقت تک جو آپ دنیا میں اپنے پیرو چار لاکھ کے
 قریب چھوڑ گئے ہیں۔ یہ ابھی بطور بیچ ہونے کے ہے۔
 پھر جب عیسیٰ نبی کے بارہ حواریوں سے اس کی اتنی کھیتی
 بڑھی۔ تو اب سمجھ لو۔ کہ چار لاکھ سے مسیح الاسلام کی قوم
 اور اور آپ کی کھیتی کو کس قدر ترقی کے لئے امید ہو سکتی ہے۔
سوال نمبر ۱۰۰۔ مرزا صاحب نے پیغام صلح لکھا۔ مگر
 باوجود علم ہونے کے آپ کو اتنا بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ یہ لکچر
 سنا نا بھی نہ ملے گا۔ اور آپ پہلے سے ہی چل دیئے۔

جواب نمبر ۱۰۰۔ خدا انصاف۔ ذرا آپ ہی غور فرمائیے
 کہ جو آپ سنا نا ہو۔ وہ پیغام کیسا بے لفظ پیغام میں تو
 صریح اس بات کی طرف بطور پیش گوئی کے اشارہ پایا
 جاتا ہے۔ کہ آپ اس پیغام کے سنائے جانے سے
 پہلے ہی رخصت ہو جائیں گے۔ اور آپ کے اس لکچر کو پھر آپ کے
 بعد بطور پیغام کے پبلک کے سنائے پڑے گا۔ سنا یا جائے گا۔
 اور آپ اس وقت نہیں ہوں گے۔ تب ہی تو یہ پیغام اس
 وقت پیغام کے معنی پر صادق آئے گا۔ دیکھا! آپ کیسے
 ملہم ثابت ہوئے۔ کہ آپ کو قبل از وقت بتلایا گیا۔ تب ہی
 تو اس لکچر کا نام پیغام صلح رکھا۔ فاعتبروا وابتدوا

الم آقا
 عاجز خاکپائے حضرت مسیح موعود غلام رسول احمد علی۔
 ساکن راجیہ کے ضلع گجرات پنجاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَى سُلُوكِ الْكَافِرِ
ڈاکٹر مرتد کے پہلے خیالات
 جناب قلمی مکرری مفتی متادام غفرلکم
 اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 آنکھ ذیل کا مضمون ارسال خدمت ہے
 اپنے اخبار گوہر بار میں فرج فرما کر منہ کو شکور فرماویں۔

میں نے رسالہ الذکر الحکیم علامہ مرتد ڈاکٹر عبد الحکیم دیکھا اور
 اس کا کچھ حصہ پڑھا جس میں اس کو پڑھتا گیا۔ میں حیران
 اور شہد ہوتا گیا۔ میرا دل یقین نہیں کرتا تھا۔ کہ یہ
 رسالہ جس میں حضرت اندس علیہ السلام کی سچائی خرابوں۔
 الماموں اور استغابوں سے پر ہے زور شور سے ساتھ لکھی گئی ہے
 اسی شخص کا لکھا ہوا ہے۔ جو کچھ حضرت صاحب کی شان پاک
 میں اس قدر گندے اور نازیب سے کوسوں دور الفاظ

استعمال کر رہا ہے۔ کہ الامان۔ یہ رسالہ شروع سے لیکر آخر
 تک حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں
 لکھا ہوا ہے۔ اور مرتد ڈاکٹر حضرت صاحب کا مسیح موعود
 ہونا بڑے دعوے سے ثابت کرتا ہے۔ لیکن دو جگہیں
 خاص کر قابل غور ہیں۔ اور وہ یہ ہیں (۱) صفحہ ۳۳ میں لکھا
 ہے۔ میں نہیں بتا سکتا ہوں کہ ہمدردی کسے دیتا ہوں کہ
 میں اپنی ذاتی سمجھ پر کچھ بھروسہ نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ تمام
 روشنی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے بذریعہ
 خوابات عطا کی۔ اور یہ تمام فیض اطاعت محمد و قرآن و مسیح
 الزمان ہے۔ یہ اتنی افواہیں۔ جو ان ذہنوں میں سے ہو کر
 نکل چکی ہیں۔ میں اس قابل نہیں ہوں۔ کہ جو کچھ
 جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ذریعہ مجھ کو ملتا ہے
 وہ بلا واسطہ انجناب مجھ کو مل سکتا۔ اور پھر صفحہ ۳۶ و ۳۷
 میں یوں تحریر کرتے ہیں۔ "کل بتاریخ ۳۱ مئی ۱۹۰۷ء وقت
 دوپہر میں خواب میں ایک شخص سے ملا۔ اس نے کہا کہ مرزا صاحب
 کمال کے آدمی ہیں۔ پھر میں نے اپنی زبان سے کہا کہ مرزا
 صاحب اپنے واسطے آپ ہی ایک ایسی طرح دلیل ہیں جیسے
 کہ حضرت ختم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے
 لئے تھے۔ جو طینتیں کہ آج مرزا صاحب کو نہیں مان
 سکتیں۔ وہ اسی قسم کی طینتیں ہیں۔ جو حضرت
 سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول اللہ نہیں
 مانتی تھیں۔ جو لوگ آج حضرت مرزا صاحب کو جھٹلاتے
 ہیں۔ اگر حضرت احمد مجتبیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وقت میں ہوتے۔ تو ضرور ان کو بھی جھٹلاتے۔ یہ تقریر
 اس شخص نے سن کر کہا کہ اگر تم ایسا عام طور سے ظاہر
 کر دو گے۔ تو اکثر مولوی تمہیں کافر کہیں گے
 میں نے جواب دیا کہ مجھے اس بات کی کیا پروا ہے۔
 اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اُنٹھ کر

یہ خواب جلدی سے ایک کاغذ پر لکھ لیا۔ اور اپنے دوستوں
 محمد آمین اور سربراہ الدین احمد کو سنا بھی دیا۔ اور پھر اس
 آگے لکھتا ہے کہ اے مولوی صاحبان! جو مرزا صاحب کو
 دیوانہ یا مرتد یا کافر بتلا رہے ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مسلمانوں
 کے گھر میں پیدا ہونے کی وجہ سے قرآن کو آسمانی کتاب
 اور جناب سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
 رسول مانتے ہو۔ ورنہ تمہارے مادے ایسے نہیں ہیں
 کہ تم خدائی روجوں کو پہچان سکو۔ آپ لوگوں نے قرآن کو
 آسمانی کتاب مان کر بھی کوئی زندگی حاصل نہیں کی۔ آپ

لوگوں میں اپنی سمجھ پر غرور اور خدا سے دوری اور خود مکنی
 دنیا داری۔ تکلف۔ رسم پرستی۔ کینہ جوئی۔ حسد اور رشک۔
 اسی درجہ کی ہے۔ جیسے کہ عوام غیر اسلام میں پایا جاتا ہے
 میں پوچھتا ہوں کہ اسے خدا کے بندوں کا نام اپنے رب رحیم
 سے فیصلہ کے لئے کیوں اسے عائنیں کرتے کیا تم یہ سمجھتے ہو
 کہ استخارہ فضول اور بیفائدہ شے ہے اور خواب بے
 معنی اور باطل شے ہے۔ اور خواب میں ہمیں کچھ خبر نہیں
 مل سکتی۔ اگر آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ تو میرا قول کہ آپ نے
 مسلمان ہو کر بھی کوئی نئی بات حاصل نہیں کی۔ سچ ہے
 پس میری عیسری دلیل کے موافق تم خدا سے دور ہو۔ خدا
 تمہارے ساتھ نہیں۔ تمہیں اس سے جواب ملنے کی امید نہیں
 تمہیں اس بات پر ایمان نہیں کہ خدا قریب ہے اور یقیناً
 کی بیکار کو سنتا ہے اور وہ اپنے بندے کو خواب میں یا پس
 پردہ جواب دے سکتا ہے۔ یہ ایمان تمہیں بھلا تمہیں خدا کی ذات پر
 کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبکہ تمہارے دلوں میں غرور علم خود مکنی
 ریا کاری۔ بیاعتقاد۔ دنیا داری اور خود پرستی بھری ہوئی
 ہیں۔ اپنے آقا سے انعام کی امید اسی نوکر ہوئی ہے۔ جو اٹھک
 اور ادب کے ساتھ خدمت کرتا ہو۔ تمہارا تو یہ حال ہے۔
 کہ میں اگر آپ کی نسبت آپ کے سامنے کچھ بے ادبانہ
 کلام کروں۔ تو آپ فوراً طیش میں آجائیں اور سبحان
 مہربانی اعلیٰ اور سبحان مہربانی العظیم
 بھلا دیں۔ اور کچھ غصہ نہ رہے کہ اپنے بادشاہ
 کے حضور میں جوش مارنا کس جگہ جائز ہے۔ اس جگہ پر میں
 اپنی چند خواب جن سے جناب مسیح الزمان مرزا صاحب
 کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں۔ جو لوگ
 عجائبات الہی پر سننے والے اور خدا سے دور اور شیطان
 کے نزدیک ہیں۔ وہ بیشک ہمیشہ گنہگار و مجرم
 کریں۔ بھی تو کیا کریں۔ اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ دیکھ یہ چراغ
 کیسا روشن ہے۔ بھلا وہ کیا سمجھے گا۔ مگر جو اہل دانش ہیں۔ وہ
 بہت کچھ سیکھ لیں گے۔ مغزوروں کے واسطے کہیں خدا نہیں
 مگر مسکینوں کے لئے ہر جگہ ہے۔ اندھوں کے واسطے کہیں روشنی
 نہیں۔ مگر سبکدوشوں کے واسطے بہت کچھ روشنی ہے۔
 پس اے ناظرین! آپ خود ہی اس کی مذکورہ بالا باتوں
 سے نتیجہ نکالیں اور فیصلہ کریں۔ اور اب میں مرتد ڈاکٹر
 سے صرف اتنا پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ جب تو خود ہی اس بات کا
 اقرار ہی ہے۔ کہ وہ تمام روشنی جو مجھ کو بذریعہ خوابوں اعلیٰ
 اور استغابوں کے حاصل ہوئی۔ محض محمد صلعم و قرآن و مسیح الزمان

تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ
الصلوة والسلام۔ یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت بدلائل ثابت
کی گئی ہے حجم ۱۲ صفحہ قیمت ۱۱ روپے صاحب
کرشن لیبلا انڈیا نظم مصنفہ ناصر عبدالرحیم صاحب
انمائیت ویک پی عجیب جس میں بیکہرام کی بلاکت
اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔

میت صرف اور محبت (۱۰۰)

مصنف مولانا مولوی محمد حسن صاحب

فاضل مروجی - سورۃ یسین سے پیشگوئی

کے رنگ میں صاحبزادہ عبد الطیف مختار صلی اللہ عنہ کا بلی کی شہادت کے

واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے۔ اس کے

نکات رو بہ کو بھی گراں نہیں۔ قیمت اس
ریوایۃ فیاریہ پر جسے متصرف
علائی اور عصمت انبیاء
مضامین کو شیخ احمد دین حسن
بشیر علیہ نقضہ نویس پیشاور نے یہ اجازت سمجھ کر
احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں بیک وقت
۶ سال کے ہیں۔ متصرف مضامین کو یکجا ہی طور پر
جمع کیا گیا ہے۔ قیمت علائی ۱۲ عصمت انبیاء ۱۲

جنگ مقدس اور عبد اللہ رحمہ اللہ کا مباحہ اس میں امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کی کئی قیمتیں

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات میں ۲۷
۲۷ ہے۔ قیمت ۲۔

حیرت کی حیرانی
کی تائید اور مزید اجازت دہلوی
میں نہایت دلچسپ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے
تہذیبی اثرات کے ساتھ ساتھ نامور کی گہرے قیمت و

اسلام کی پہلی کتاب

تظم مستورات استعداات کے لیے پر قیمت

آئندہ ڈاکٹری
طالب علموں کے واسطے بہت عمدہ ہے

مصری گولیاں حالت مردہ بعد دستوں کے واسطے جاتا تھا اور یہی

یونانی ادویات مفید مذکور ہیں قیمت فی درجن ہر

ترباوی الخفا نہ سمجھا استقلال استعمال کرنے سے فائدہ کیا وہ ہر لڑکے کو ملے
جائزہ پہلے اور ورم بھیجیں ہر جائزہ ہے۔ ۲۰ روپے کو ملے۔
ڈاکٹر اور کثرت بول میں بہت مشکل حال کیا ہے

فراہم بیس ثابت ہوا ہے قیمت ۲۴ یوم کو اسے

حضرت سرسبز علی گڑھی کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی لبر
عام کنز و زوہد کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی لبر
شیرین اور رقت جو ہر منی اور شہیج کے واسطے بہت
اکسیر حیات ہے۔ فی خوراک ۱۲۰ اور خوراک کافی ہر

آتشک جدید و کهنه - خوراک و وجعته - میت
سوزاک قدیم و جدید - خوراک ایک ہفتہ - میت
برگی اہل ہسپتالی میری بگیاں جو اعلیٰ و کتبہ
حصہ صبر - سید و کتبہ - فدر - کتبہ

کاشی اور دروازے کی آواز سن کر

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

تفتیہ اسرار
رشتیں مالک کو لہ۔ قادیان ضلع گورداس

معيار الصاوقين
یہ کتابی باتوں کو لکھی ہے لکھی ہے
ایسے سات مہول تباہ کنے میں جن کے بغیر
مومن اللہ کی شرافت میں نہت ہو کر بدلے لے لے اور
وفا کے معیار اور معیار کے عاقل و ثقیل قرآن مجید کا یہاں
علماء کے مقابلہ میں ان کی باتوں کے بغیر نہیں لکھی
دوسرے کے ساتھ تفسیر ہو کر ان کی توجہ پر آپ کو دیکھیں
بنا یا کر لکھا گیا ہے کہ ان کے خلاف جو مکتبہ اور حضرت
میرزا اسحاق علی قادیان کا مابعد امتیاز دیگر علماء سے
پیش کیا ہے عرض کر دیکھیں کہ جس کے نصف مزاج
اور کون کے یہ نہ نہایت ہی مفید ہو گا۔

۱۰۰۰ مسیح
 یہ ۱۰۰۰ مسیح کی قیامت
 ان کو اسکی نصیحت ملی ہے اس میں سچ و سوری کی وفات
 و مرن کی شدت کو جان کر عین پیش آیا گیا ہے اول سے کہتے
 کی تدبیر میں یہ تہمتیں اور دہائی غایت المقصود کو ذریعہ
 تیر و عبد اللہ الذی امنوا منکم (سورہ نور کی تفسیر)
 لا یجوز ہے عیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملک مولانا امجد
 کی نسبت لکھتے کہ:-
 میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد
 تراقص کو ضبط نہیں
 کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ روپے
 دی گئی ہے۔

برافسین احمد

یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ فی حلال الانبیاء علیہ السنتہ والہ
سہلی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی ہر
جملہ حوی۔ اسی میں وہ امامت ہیں۔ جو آج پورے
از ویاد ایمان احمد بن الفین پر حجت کے قیام کا مو
تقریباً ۱۰۰ حصے کے دشمن کا غنہ پر شاہد خود
موسیٰ کتاب ہے۔ حجت دعا تھی ہے جلد جاریہ میں
لہر آنے میں دیکھا جائے۔

حضرت اقدس کی تمام تصنیفوں کا مجموعہ
در شہین
موسم بردی میں شائع ہوگا۔ مجلد ۱۰۰
۱۰۱

سرکارِ عالی

دارالامان

حضرت امیر المومنین سے مہر جو کر کے بارگاہ کا مقصد ابتداء سے
سنا مقرر کیا ہے آپ کے ایک دفعہ لاہور میں فرمایا تھا کہ اگر سنا
ہر جہ کو بھی ایک رکعت سنیں تو تہذیبی مدت میں تمام قرآن مجید
سن سکتے ہیں۔

۲۔ قادیان آجکل جزیرہ نہیں تو جزیرہ ناصر دینی ہوئی جو
مذاہب کے یہاں کے رہنے والوں کو تہذیبی و جبری انعام
سے ممتاز کی ہے۔

۳۔ سیدی و مولائی حضرت یحیٰ کا ایک پڑا نام ہے ملا ہے
جس میں غائب کی وہ ظہیرین روح میں جو اپنے بدو شباب میں
نکھین کوئی تین ہزار کے قریب شعر ہو گا ان کے پڑھنے
سے عجیب لفظ حاصل ہوتا ہے اور ایمان از سر نو
کمزور کہ آپ کا دل اتنا آویں سے دین کے لئے درو مند
بنایا گیا ہے۔ سب باتوں کا اصل ان شعروں میں
موجود ہے۔

۱۔ باوجود اس کے کہ ایک اہل علم و تحقیق ہے اور
افسوس! بار بار عرض کیا گیا کہ جس مہربان نے دی لی

دعوت نہ کرنا ہو۔ وہ اطلاع دے۔ اور باوجود اس احتیاط
کے کہ جنہوں نے اجازت دی انہی کو دی۔ پی بھیجا گیا۔
اور باوجود اس کے کہ جو قبایا قابل اہل علم تھا اکثر اس
کے نصیحت کو دی لی سمجھ گئے۔ پھر بھی وہی پی واپس
رہی ہیں۔ انصاف !!!

نکاح طائیفہ والو کو طلاق
نکاح کے متعلق
مرتب اس خط کی
تقریر ہو چکی۔

جس کے ساتھ ہر وقت ہوں۔ میجر

ہندوستان باہر کے خریدار و نچو طلاع

ہندوستان سے باہر کے خریداروں کے نام دی۔ پی
نہیں کہ یہ ملک اس سے آئندہ افریقہ۔ آسٹریلیا انگلینڈ
چین وغیرہ ملک تہذیبی و جبری انعام ہمارا اخبار جاتا ہے

ادنیٰ کی خدمت میں بغیر شکی قیمت وصول ہونے اخبار
جاری نہ کیا جاوے گا ہر سال کی قیمت پیشگی آنی چاہیے سو جو
سال کی قیمتیں جن کے ذمہ ہیں وہ ضرور بھیج دیں۔ میجر

ضرورت ملازمت

میان عبدالحق صاحب ایک ہوشیار اور محنتی و جفاکش آدمی
ہے۔ جو اور منشی کا کام بھی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک میں ملازم
رہ چکے ہیں انگریزی حروف تہجی سے بہت مہارت ہے۔ ہندوستان
کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے تو
تیار ہیں امید ہے کہ دوست اور ان کا خیال رکھیں گے۔ اور
جہاں موقع ہو عاجز کو اطلاع دیں گے۔

ضرورت نکاح

ہمارے ایک عزیز جو ان دوست کے جو آجکل رنگون میں کاروبار
کرتے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ مہر کی آمدنی رکھتے
ہیں ناطک کی ضرورت ہے ہمارے دوست غریب پنجاب میں
آئندہ اسے میں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال
بالکل مجبور ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو۔

۲۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان انگریزی دوست جو
تج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں یعنی شرعی مہر عیادت کے
سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اوس کے قریب
جہاں میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار ہر ہو
۳۔ جو کہ ایک ناطک کی ضرورت ہے جو صاحب ذیل اوصاف کا آدمی
ہو۔ جو ان عمر۔ خاندانہ انٹرنش کم از کم ڈل پیس برسر ہو
قوم کا بلوچ۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان اور غازی خان خاص
کر تہل ذیل۔ ذہرہ مرد۔ سنگھ ضلع بٹالہ۔ لیہ۔ بہک
منظر گزارہ اور سادہ ان۔ مگر انگریزی جانتا ہو۔

خط و کتابت بنام معرفت ایڈیٹر اخبار ہر ہو۔
۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار جو عورت قوم قریشی کے
عاصی نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکی کا
ایک لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام
م۔ س معرفت ایڈیٹر ہو۔

۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع و زبند اراد

صلح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈیڑھ لاکھ روپے
میں سب ہوشیار ہے اوس کے لئے ایک اعلیٰ و معزز شریف خاندان
میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔
امیر احمد قریشی از قادیان

میرا کی عاقبتی قیمت فتیولہ صمدی

مگر اخبار ہر و الحکم و دیوانہ میجر اور شیخ لاڈل خان کو
نئے خود اردن سے لکھ روپیہ لے جائیں گے بصورت نامہ
ہونے کے پورا میرا واپس آئے پر قیمت بلا وین واپس ہوگی
محصولہ ڈاک بذریعہ دار ہو گا۔ دس توڑ کے خریدار کے لئے نہیں
رعایت ہوگی جو ذریعہ خط و کتابت ہوگی۔ نامی کو محصولہ ڈاک لکھنے
پر غور و محنت۔

المشہور
محرمین احمدی از مقام داتہ۔ انہو دہلی
ڈوٹ۔ یہ میرا دفتر سے ذکر کردہ بالا قیمت پر لی سکتا ہو
میجر ہر

رئیس

۱۳ اگست ۱۹۰۶	۱۴ اگست ۱۹۰۶
عبدالحکیم صاحب ۲۰	لاہور شاہ صاحب نمبر ۱۱۱
دولت علی صاحب ۲	دولت علی صاحب نمبر ۱۹۹
طالب علی خان صاحب ۲۰۰۰	عبدالمطلب صاحب نمبر ۱۱۱
مد علی صاحب ۱۱۳	صاحب جاوید صاحب نمبر ۱۱۱
مد علی صاحب ۱۰۵	صاحب سرمد صاحب نمبر ۱۱۱
عبدالحکیم صاحب ۱۱۳	صاحب غلام صاحب نمبر ۱۱۱
نظام الدین صاحب ۱۱۳	صاحب محمد بخش صاحب نمبر ۱۱۱
عبدالحق صاحب ۱۱۳	صاحب محمد عبدالحکیم صاحب نمبر ۱۱۱
محمد شریف صاحب ۱۱۳	صاحب محمد عثمان صاحب نمبر ۱۱۱
نور الدین صاحب ۱۱۳	صاحب غلام قادر صاحب نمبر ۱۱۱
امام الدین صاحب ۱۱۳	صاحب احمد خان صاحب نمبر ۱۱۱
محمد فضل صاحب ۱۱۳	صاحب سید صادق حسین صاحب نمبر ۱۱۱
غلام جید صاحب ۱۱۳	صاحب عبدالحکیم صاحب نمبر ۱۱۱
سید محمد شاہ صاحب ۱۱۳	صاحب محمد فاضل صاحب نمبر ۱۱۱
فضل کریم صاحب ۱۱۳	صاحب شہزاد صاحب نمبر ۱۱۱

میرزا شاد و سگ بانگ زند

مخالفین سلسلہ احمدیہ ہمیشہ

رفاتوں کا اظہار فرماتے رہتے ہیں۔ لیکن اچکل ان ناخدا تیس حضرات کے ایک ایسی شرارت اور کینگی اختراع کی ہے کہ جس سے سخت جبریت اور ان معاندین کی بہت فطرت پر نہایت تعجب ناظرین اخبار کی ضیانت طبع اور میران سلسلہ احمدیہ کی اطلاع کے لئے بطور توجہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

کئی روز پہلے مظفرنگر سے حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں ایک جوابی کارڈ آیا۔ جس کا بھیجنے والا کوئی شخص رستم علی ہے، اس نے اپنے کارڈ میں لکھا کہ میں حضرت فرامجا کامرید ہوں۔ لیکن اب حضرت مرزا صاحب کی وفات کے بعد میرا اعتقاد باطل ہو گیا۔ اور مجھے کو اس طریقہ پر رہنا منظور نہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کارڈ میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے بذریعہ خط انجم مولوی محمد اقبال صاحب کٹرٹی جوعت احمدیہ مظفرنگر سے اصلیت دریافت کی۔ انہوں نے جو کہ جو جوابی کارڈ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کارڈ رستم علی کا لکھا ہوا معلوم نہیں ہوتا یہ کارڈ الکی ایک ذات شریف کی معلوم ہوتی ہے جس کے ترائن قریہ موجود ہیں رستم علی وہ شخص ہے جو پہلے کسی زمانہ میں برادر مہر نئی دلاشیر صاحب احمدی کے ہمراہ کبھی کبھی مطالعہ کتب میں شریک ہو جاتا رہا اور ایک گونہ حسن ظن سلسلہ سے رکھتا تھا لیکن کبھی اس نے نہ تو احمدیوں کے ساتھ ملازمت کی نہ اپنے آپ کو احمدی شہور کیا۔ نہ یہاں شہر میں کوئی شخص اس کو احمدی کہتا ہے نہ درحقیقت وہ احمدی ہے نہ اس نے کبھی شریک بیعت پر عمل کیا خط کا جواب مشکاکے کے لئے اس نے عبد القیوم کا فریہ پتہ میں لکھا ہے۔ جو ذرا بیک کا لازم ہے۔ اور ذرا بیک سلسلہ کا مخالف ہے۔ رستم علی کو ہرگز ضرورت نہ تھی کہ وہ عبد القیوم کے پتے سے (جو ایک دور دراز جگہ کا باشندہ) خط کا جواب لکھا کرے۔

اس مظفرنگر کے رستم علی والے خط کے علاوہ بین بخش و کسی میرزا کا وہ خط جو اس نے اپنے ایک احمدی شریک کو لکھا تھا میو دیکھا اور ساتھ ہی اس کی وہ تحریر بھی بیٹھے چکی جو اس نے اخبار میں درج کرانے کے لئے یہاں بھیجی تھی اپنی ایک تحریر میں تو بین بخش ہم کو اور ہمارا امام کو پیٹ بھر کر نمایاں دیتا ہے اور دوسری تحریر میں جو اس نے

شرارت سے یہاں بھیجی تھی مخلصانہ اور سہروردانہ عبارت لکھتا اور اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے میں بخش کا مدعا اس پر تیز ویر تحریر سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس کا مقصد جو اس نے حضرت اقدس کی وفات پر لکھا تھا یہاں کسی احمدی اخبار میں شائع ہو جاوے اور لوگوں کو اس کے احمدی ہونے کا یقین آجائے اور پھر کچھ وہ کسی اخبار کے ذریعہ سے سلسلہ کی مخالفت کا اظہار کرے جس سے لوگوں کو اس کے قریہ ہونے کا گمان ہو حالانکہ یہ کوئی پوشیدہ امر نہیں کہ میں بخش کبھی سلسلہ احمدی میں داخل نہیں ہوا اس کی دونوں تحریریں میرے پاس موجود ہیں اگر ضرورت ہوئی تو میں ان کو شائع کر کے ناظرین کو مطلع اور تائید کا موقع دوں گا۔

غیب اتفاق ہے کہ اس قسم کی شرارت ملو خطوط میں سے کوئی خط بھی اس وقت تک کسی حقیقت و اصلیت قریب ثابت نہیں ہوا۔ ہمارے مخالفین ہماری تباہی کے لئے ہر ایک ریل سے ریل تبدیل کر رہے ہیں تاکہ وہ ہر جگہ میں اور مطلق نہیں شرارتیں ہماری طرف سے سوائے صبر اور امان کی شرارتوں کو ہوا نہ بخدا کر کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ ہم تو اپنے مخالفوں کے لئے ہی دعا ہی مانگتے ہیں کہ خدا ان کو چشم بصیرت عطا کرے تاکہ وہ نور و نار میں تیز کر سکیں۔

اے ظالمو! ذرا اتنا ہی سمجھو کہ اگر واقعی یہ سلسلہ کسی فریب چالاک پر مبنی ہے تو خدا تعالیٰ خود ہی اس کو تباہ کرے اور حق و باطل کو متبیس نہ ہونے دے۔ لیکن اگر یہ خود خدا تعالیٰ کا قائم کیا ہوا سلسلہ ہے (اور ہر شک خدا تعالیٰ ہی کا قائم کردہ ہے) تو تمساکا چالکوں اور شہواتوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ قوی ہے کہ جب کہ تم ہم کو جھوٹا سمجھ کر ہماری مخالفت کرتے ہو تو پھر خدا کیوں جھوٹ کا ارتکاب کرتے ہو؟ اگر تمہارا خدا تعالیٰ کے اوپر ایمان ہے۔ اور تم معہ اس کی صفات کاملہ کے خدا تعالیٰ کو مانتے ہو۔ تو پھر کیوں اسی سے دعائیں نہیں مانگتے۔ اور کیوں خدا تعالیٰ ہی پر پھر ورنہ نہیں کرتے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دغا۔ فریب۔ چالاکوں اور شرارتوں کا دامن پکڑنا سراسر شرک ہے ایمانی اور جہالت کی بات ہے ہم تو تم سے اعراض کرتے ہو سلام کہتے ہیں۔

امیر شاہ خان نجیب آبادی ثم ثانی

مولوی محمد علی صاحب الکوٹلی

جو زبان پنجابی شاعر بھی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سر دست جتوں۔ پونچھ۔ وزیر آباد اور گوہر والا کے شہروں اور دیہات میں بغرض تبلیغ جائیں گے۔ ان کو بموجب قواعد منظور شدہ جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام خدمات کے لئے چندہ فراہم کرنے اور جہاں انجمن باقاعدہ نہ ہو۔ وہاں انجمن قائم کرنے کی اجازت ہے جہاں مولوی صاحب موصوف جاویں۔ وہاں کے تمام احمدی احباب مولوی صاحب موصوف کی ہر طرح سے امداد کریں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین
اسٹنٹ سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

مناجات سود

اے میرے مولیٰ میرے مالک میری جانکی پیر
بتائے رنج و غم ہوں جلدے میری خیر
دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ دشمن ہو گئے
اب کسی پر تیرے بن پڑتی نہیں میری نظر
امن کی کوئی نہیں جاخوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بکس ویر
لاٹھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤ کیا کروں
دل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظم
جیکر ہر شے پاکیزہ تیری مرے مولیٰ تو پھر
میں سے تو جانا رہے بتا کہ وہ جائے کھر
کام دیتی ہے معصا کا آیت لا تقنطلو
ورنہ معصاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کھر
بیکسی میں رہیں رنج و مصیبت ہے پڑا
سب مستحق مہر و طاقت ہو گیا زبرد

بیمہ اگست ۱۹۷۷ء	اسٹنٹ سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان
دلاور خان ۲۰۷۷ء	فرزند علی شاہ ۱۹۷۷ء
محمد خان ۱۹۷۷ء	سید محمد شاہ نور ۱۹۷۷ء
سید احمد ۱۹۷۷ء	الکی بخش فیروز دین ۱۹۷۷ء

کیا بڑا رسی

(منقول از شیخ الانان)

فرمایا کہ وہ بیان کیا ہے مگر کوئی شخص کسی چیز کو یا
صبر کسی انسان کو خدا پر مقدم کرنے جب تک ہر ایک
چیز پر خدا کو مقدم نہ کیا جائے تو وہ شرک کہلاتا ہے دیکھو
ہمیں دو دفعہ دتہ ہیں آیا ہے ایک دفعہ تو موسیٰ عبد الہیم
صاحب کی وفات پر جبکہ نہایت زور سے رونا لٹکنے کے
بعد الہام ہوا۔ ان المنايا لا تبطش سہامہا اور پھر یہی
دعاؤں کا مقابلہ جاری رہا تو الہام ہوا کہ یا ایہذا الناس
اعبدوا الذی خلقکم۔ یعنی اسے سجدہ کر۔ اُس
خدا کی پرستش کرو جس نے تم کو پیدا کیا ہے پھر بارگاہ
کی دعاؤں کے وقت بھی یہی الہام ہوا کہ ان المنايا لا تبطش
سہامہا اور پھر الہام ہوا کہ یا ایہذا الناس اعبدوا
الذی خلقکم۔ یعنی اس شخص نے مرا موزوں ہے
اور خدا کے الٰہی ہے۔ اس کے سامنے کو پیدا کیا ہے تو
زندہ نہ رہتا اور وہی ہے۔ اسی سے دل رگا رہا۔ پھر ایچ اچھا
قوی ہے کہ خدا سے خاص تعلق رکھتا ہے اور دوسری
سب چیزوں کو اس کے مقابلہ میں بیچ سمجھا جاوے
اور جو شخص اولاد کو باو الہی کو یا کسی اور چیز کو اس عزیز
رکھے کہ ہر وقت اپنی زندگی اس پر ہے تو وہ بھی ایک چیز
ہے۔ نہایت بڑی۔ کہ یہی تو شیطان کہہ رہا ہے۔ ذن کی طرح
بُت لیکر بیٹھ رہا ہے اور اس کے آگے سجدہ کرے۔ مگر
نیا دہ پیار و محبت۔ یہی عبادت ہی ہوتی ہے۔ ہمیں تو
بچپن سے اس بات کی سمجھ آگئی تھی اور اب بھی ہمارا
رہا مبارک احمد فرمت ہو گیا ہے اور اگر ایک مبارک کی
جگہ اکبر مبارک احمد ہی آجائے اور خدا تعالیٰ فرمائے کیا
انکی طرف جاؤ یا ہماری طرف تو قسم بہ خدا ایک منٹ کے لو
یا ایک ٹیکنڈ کے لئے بلکہ اس کے ہزار دین حصہ کے لئے
کبھی مل میں یہ خیال نہ پیدا ہو۔ کہ اس کی طرف نہ جائیں
اور مبارک احمد کی طرف چلے جا دیں۔ اولاد چیز کیا ہے
بچپن سے ماں اس پر جان فدا کرتی ہے مگر بڑے ہو کر
دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے لڑکے اپنی ماں کی نافرمانی کرتے
ہیں اور اس سے گستاخی سے پیش آتے ہیں۔ پھر اگر فرزند
ہو نہ ہو تو وہ درد اور تکلیف کی وقت وہ اس کو ہٹا
نہیں سکتے۔ فوراً سب بیٹھ میں درد ہو۔ تو تمام باہر

آجائے میں نہ بیٹا کام آسکتا ہے نہ باپ نہ ماں نہ کوئی
اور عزیز اگر کام آتا ہے تو صرف خدا پس ان کی قدر
محبت اور پید سے فائدہ کیا جس سے شرم لازم آئے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انما اموالکم و اولادکم فتنۃ
اولاد اور مال انسان کے لئے فتنہ ہوتے ہیں دیکھو اگر خدا
کسی کو کہے کہ تیری کل اولاد جو مہلکی ہے زندہ کر دینا ہوں
مگر پھر میرا حق سے کچھ تعلق نہ ہو گا۔ تو کیا اگر وہ فتنہ
ہو۔ اپنی اولاد کی طرف جائیگا خیال ہی کریگا؟

پس انسان کی نیک نیتی میں خدا کو سرکشتہ پر مقدم
رکھنے پر جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر براستہ ہے۔ وہ
خیال ہو کہ یہ کچھ تو وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا
اس کے سپرد کر چکا ہے۔ اور یہی نیک نیتی کی نسبت حدیث
میں آتا ہے کہ اگر وہ شہل کے دریاؤں کے برابر ہی عبادت
کرے تو وہ جنت میں نہیں جائیگا پس ایسا شخص جو خدا
سے زیادہ کسی چیز کی محبت کرتا ہے اس کی عبارت نماز
روزہ بھی کسی کے کام کے نہیں حضرت ایوب کی طرف
دیکھو کہ وہ کیسے صابر رہا۔ خدا تعالیٰ نے اون کا ذکر
قرآن شریف میں بھی کیا ہے۔ کہ وہ میرا ایک صابر بندہ ہے
پہلی کتاب میں اون کا ذکر بالتفصیل لکھا ہے کہ شیطان
خدا تعالیٰ سے کہتا کہ ایوب کیون صبر نہ کرے اور اس کو
تو نے مال دیا ہے۔ دولت دی ہے غلام دیے ہیں۔
لو کہ جا رہے ہیں۔ اولاد دی ہے۔ بیوی دی ہے۔
صحت دی ہے۔ تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تو اس کو مارنا
اس پر پہلے تو اونکی بیٹھ کر بیان ماری گئیں۔ پھر اور بڑے
بڑے جانور مارے گئے مگر پھر بھی حضرت ایوب نے صبر
سے کام لیا۔ اس پر شیطان نے کہا کہ ابھی اس کے
پاس دولت اور غلام اور اولاد ہے وہ صبر کیون نہ کرے
اس پر اس کے غلام ہی سرگئے پھر انہوں نے صبر کیا یہاں
تک ہوتے ہوتے سب کچھ ہلاک ہو گیا ایک ہوا ایک
لان کی بیوی رہ گئی۔ پھر بھی شیطان نے کہا کہ ابھی ان کی
صحت و دولت ہے اس پر انکو جزام ہو گیا یعنی کوڑ ہو گیا
پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ پس جب وہ اس طرح
صبر اور صادق ثابت ہوئے تو خدا تعالیٰ نے اون کو اگر
سے بھی زیادہ مال و دولت و غلام نوٹ دیا اور اولاد
عطا فرمائی اور صحت بھی عطا فرمائی پس جب انسان صبر
کام لے۔ تو اس کو سب کچھ ہی مل رہتا ہے انسان کو

پا ہے۔ کہ جو کام کرے خدا کی رضا کے مطابق کرے۔
شیخ سعدی صاحب کا عمدہ فراموش نہیں کہ سہ
کہ سب سے حکم شہ آج خور دن خطاست
اگر خون نیتو سستہ بریزی رواست
یعنی اگر تم خدا کے نشان کے خلاف پانی پیو۔ تو وہ گناہ ہے
لیکن اگر اس کے حکم کے مطابق خون کر دو۔ تو وہ جائز ہے
پس میں تم کو بچاؤں کہتا ہوں کہ خدا کے سوا جس چیز کی انسان
خواہش کرتا ہے نہ وہ اس کو ملتی ہے نہ خدا کیلئے اس کے
سوا ہر ایک چیز فانی ہے لیکن جو شخص خدا کو پسند کرتا ہے
اوس کو خدا ہی ملتا ہے اور دوسری چیزیں ہی جتنی میں اون کی
جو خواہش ہوتی ہے۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

اب میں جو کچھ خدا کیلئے کہتا تھا وہ کچھ حکم کو چاہئے
کہ اپنے دین کی حفاظت کرو۔

رسالہ عصمت
بعض اہم ترین چیزیں ہیں جن سے انسان کو
نام سے نا آشنا ہوں سوا ان کو رسالہ مذکور سے واقفیت کرانے
کیونکہ اسے ان چند سطروں کو مغز بہتر بنا دے تو تین کالوان میں شائع
فرما کر مجھے شکوری کا موقع دیگا۔ سب سے اول تو یہ بتاتی ہوں
کہ رسالہ عصمت عمدہ دلائلی کا انداز پر بہ اہتمام شیخ محمد اکرام مخزن پریس
دہلی میں شائع ہوتا ہے کھائی چھپائی ہی اعلیٰ سے۔ مگر چند ایک
ماہ مضامین ایسے ہیں جن پر یہ کار کرنا اپنا فرض منصبی جانتی ہوں
اگرچہ میری مغز بہنوں کو ناگوار گزرے مگر میں ان کی ندامت کی
نہیں کرتی۔ کیونکہ جس نے مسیح الزمان کے مبارک ہاتھوں پرین
کو دنیا پر مقدم کرنے کی بیعت کی ہے وہ کسی حالت میں اٹھا
حق سے رگ نہیں سکتا۔ آدم بر مطلب۔ سب سے اول بیگم صاحبہ
جنہرہ جشان کا مضمون میرا دل چاہتا ہے کہ خط لکھیں جس کو رسالہ
مذکور سے بڑے فو سے شائع کیا ہے۔ بیگم صاحبہ کے چند ایک
خیالات ایسے ہیں جنہوں سے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا ہے
اور اگر رسالہ عصمت نے ہی آزادی کی ترقیب مسورات میں پہلائی
تو خبر نہیں کیا انجام ہو گا۔ وہ اپنے قیمتی سفر نامے میں لکھتی ہیں
کہ جہاں پر سفر کر کے کہیں سے ہی پہچان ہو گئی انہوں نے جہاں سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
بدر خواہین

پوچھا۔ کہ پردہ سے نکل کر ایسا سفر کرنے سے آپ پر کیا گزرتی ہوگی۔ میں نے کہا بیشک گمان گذرنا ہے مگر اتنا نہیں جتنا آپ کا خیال ہے کیونکہ میری ایسی عادت ہے۔ جیسے وقت آئے گناہ لیتی ہوں۔ سڑ گھر کھلے سے سڑ رو میٹھ چڑھتے سے ہی طاعت کرائی۔ بڑے حلیم الطبع اور معقول آدمی میں یہ میں مسلمان ستورات کے خیالات آئے انگریزیت تیل ستیاناس کیا مسلمانوں سے قومی غریت بالکل منقور ہو گئی بیگم صاحبہ کی اسلامی حیرت نے غیر آدمیوں کے ساتھ اس طرح بے جہان باتیں کرنے کی کیونکر اجازت دی۔

سو سوہے گند دل میں طہارت نہیں رہی نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی اے عقل کے اندھو! کیا یہ وقت ہماری۔ کے آئے ہنہین ہوا۔ تو اور کون سے وقت کا انتظار رہے افسوس ہنہین بیگم صاحبہ نے اسلام کے اس زرتین اہول پروردگار کو بدیدہ اور لغو ٹھہرایا جسکی غیر مذہب والے مسٹر ٹیبل کے الفاظ سے بھی وقعت چمکتی تھی۔ کیا لوگو! یہی مسلمانوں سے۔

دائے برہنہ واسے برا بھلا من عار و انکفر از اسلام من میری سچ میں نہیں آتا۔ کہ ایسے واپس سے سفر سے پہلے عرصے کے سفر انا کو کیا فائدہ دیو چاہیگا۔ پہر آئے کچھ بن بن کہ الگوبٹ کی زندگی نرالی ہے۔ کیا ناکار کر سکتے تھے تو کہ گئے تو آدمی پر ہیچ کر خوش گیلیاں از ائین۔ پادری صاحب نے اوپر دے دے مکرورن اہل کو دیکھا کہ ہم میں موجود ہتے مسلمانوں کا حالت زار پر کیا انکس افسوس کیا جاوے۔

مسلمان باقی نہ اسلام باقی۔ فضلہ گیا دین کا نام آتی۔

مرد مذہب دے پادری جہانوں میں ہیں اپنا کام کئے جانے

میں مسلمان کو جسک اس کے جب باغی ہو۔ یہ عاید خدا

پابندی نہیں ہے غافل ہو کر خوش گیلیوں میں تعریف ہو گئے۔

تھے ایک مضمحل خاتون پروردگار۔ نہ چہ چین اس کے

یہ عجیب پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم کو صرف اردو کیا جاوے۔

اور اس کو متن سے صاف رکھا جاوے۔ ہے جو کہ زبان عربی سے

لاہر لاری اور لغت کا انہار ہے اور اس خوش ناگدہ تر قدرت

پر خود راہ تبر کرنے سے احتراز کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ

دی شہر پڑے ہے۔ جو کہ نودۃ العیام کا مرکز ہے۔ ہنہین

عربی کا از سر نو زندہ کرنے کا وہ کیا ہے اگر ان کے مبارک

خیالات کو کامی آفر شہر چنے پر پڑ رہا ہے جیسا کہ معزز خاتون

کے مضمون سے ظاہر ہے۔ تو غریب بجائے نرندو اور

شاہد کہنے کے اوس کے ملنے اور بار بار کرنے میں ہی شہر میں اول نمبر پر رہیگا۔ جو غیرت اسلامی اور محبت کلام مجید سے سخت مجبور کیا ہے کہ میں اس مضمون کی صدقل اور سچی نر پڑے تر و بد کروں۔ جو کہ فشاں دہد علیحدہ مضمون کی صورت میں ارسال خدمت ہوگی۔ پھر آگے سنر محمد اکرام رجو کہ اس رسالہ کی سعادت کا مضمون ذیل کے عنوان پر ہے۔ لاہر اور طہ کے زمانہ جلے۔ فاضل ایڈیٹر ویرن مدفستانی کرتی ہیں۔ کہ لاہر کے جلے ٹرے شاندار ہوتے تو۔ ہنہین شلا مار باغ میں اگر مکتی تھیں۔ بیسیوں کو چلنے پھرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ باغ کی روشنیوں پر ہنہین کامل مل کر ٹھلنا ایک دوسری سے خیالات کا تبادلو کرنا ایک خاص لطف رکھتا ہے۔

میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ان جلسوں کے فائدہ کیا لگا کوئی رسومات برعات کا قلع قمع کیا کو۔ سنے عمدہ لکچر اور وعظین دین۔ کوئی غیر مذہب براتام محبت کی کوئی ستراست کی اصلاح ہوئی۔ اگر باغ کی روشنیوں پر ہنہین تو بن کیا گیا۔ اسے برگزیدہ خدا تیرا ہے اولی سے لیکر اعلیٰ اور جابل۔ سے لیکر عالم کے دل میں سچی رطب ڈال گیا ہے۔ کہ بغیر ذکر الہی کے آرام نہیں ملتا۔

ہن پر آگے لکھا ہے کہ جیسے ولی آئی ہوں ان کے نام و نشان نہیں۔ مگر اب اس سہراب جی کی بدولت ایک کتب کھل گیا ہے اور کچھ عورتیں اس کی ممبر ہی بن گئی ہیں۔ ہلالان کعبوں سے مسلمان نواسین کہ کیا فائدہ پہنچے گا۔ ہی کہ وہ بھی مسوان بیوں کی طرح آزادی اپنے ہو جائیں گی۔ اور پردہ کو تمید خیال کہ نہ لگین گی۔ کہ اس کہ یہ لوگ خدا کے پیچھے مسیح سے دین کو دنیا پر غم کہ یہ سننے کا سبق سیکھتے تو ان کے سب کام سوز جاتے۔ ہلا یہ کذب اور انہین کیا فائدہ لے سکتی ہیں۔ جب خدا کی مرضی کے مطابق نہ ہوں۔ البتہ ان سے اٹھنے نقصان پہنچیں گے۔ یہ کوئی گرتے اسلام کو پرش دلائے کی دوا میں نہیں بلکہ زیادہ بے ہوش کرنے اور غیرت اسلامی کو جلانے کے نسخے ہیں۔

دوئی دی کار آمد ہے جو خدا کا برگزیدہ مسیح بتا گیا ہے۔ میں۔ اسلامی پرچم کے حال سے

گرمین مکتب است ہین لہن۔ کار عملان تمام غماہ شد

ایسے رسالوں پر نظر ڈالنے سے میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی ہے کہ ان کی زہریلی ہواؤں سے محفوظ رہنے کیلئے ایک عاجز از تجویز۔ تاخرین الحکم و بعد اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاوے احمدی تنویر میں ذوق علم اور عظمت کلام مجید جاگسین کرنے اور ان کی اخلاقی مکت کی اصلاح کرنے کے لئے ایک لہجہ رسالہ نکالا جاوے جو کسی لائق احمدی خاتون کی زیر اہمیت شائع ہو اور احمدی جماعت میں جو ستورات کے رسالہ نہ ہونے کی کمی ہے اسے پورا کیا جاوے۔ امید ہے کہ سب احمدی برادران جلد ہی اپنی اپنی مبارک ہائے کا اظہار کے مجھے مشکوری کا موقع دین گے۔ والسلام راقہ عاجزہ الہیہ ملک کرم الہی بہروری تعیم عالی عالم پر

ایسا برا اخوان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میں حضرت اقدس حضرت مولانا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص عاشق کی خاطر ویزاں لئے ہی کہ حضرت کے الفاظ و طرز لفظ محفوظ رہیں حضور کے اون خطوط کو جو آپ نے وقتاً فوقتاً مجھے تحریر فرمائے ہیں چھپا کر جہانوں کی خدمت میں تعیم کرنے کا ارادہ کیا ہے اور ان کے اخیر میں وہ نحو بات جو حضور نے وقتاً فوقتاً اپنے بعض دوستوں کی بیاریوں میں تجویز فرمائی ہیں اور جو مجھے مل سکے ہیں نظر فائدہ عام نکھنے ہیں اس کی ہی تہریر کو ایسے نسخہ ہات جس جس ہائی کے پاس حضور کے قلم موجود ہوں ان وہ ہیں کہ اس مجموعہ کے ساتھ شائع ہو جائیں۔ تو ہر بانی کے کچھ عاریتاً صرف نقل کرنے کے لئے بھیجیں بعد نقل میں بڑی اعتنا سے اون کے پاں بھیج دیئے گا فائدہ دار ہوں۔ لیکن اس میں دیر نہ ہوئی چاہیے کہ چونکہ کاروائی ہے اور سادہ ہی یہی ملکہ میں نہ کن شکایت ہے۔ لئے نسخہ تجویز ہوا اور اس کے نتیجہ کیا ہوا ایسے تمام نحو بات اس پر سے لے چاہیں۔

حکیم محمد حسین قریشی۔ حوبی کاہل لی لاہور نوٹ۔ یہ خط حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا آپ نے اس کو پسند فرمایا۔ کہ میرے نام جو خطوط حضرت اقدس کے آیا کرتے رہتے وہ سب میں سے جو مجھے ملے ہوئے ہیں اور شیخ یعقوب علی صاحب کے پاس ہیں۔ قریشی صاحب چاہیں تو ان سے بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ ایڈیٹر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مردہ بدست زندہ

جیسے احمدی جماعت کے آقائے نامدار کا لکھا ہوا پیغام صلح اور ان کے وصال کے بعد لاہور میں پڑا گیا تھا۔ بے احمدیوں کی طرف سے اہلین کے برخلاف کوئی مضمون نہیں نکلا اور اس انتظار میں رہے کہ شاید آخر کو ایک فیصلہ ہو نہ معلوم پیغام صلح کے مضمون کی طرف آ رہے صاحبان کیسے غور فرمائیں گے مگر مجھے افسوس ہے کہ اس دوران میں جبکہ احمدیوں نے اہلین کے برخلاف لکھنے سے اپنی قوم کو روکے رکھا تو اہلین نے احمدیوں کی خاموشی سے فائدہ اٹھایا ہے اگرچہ پھر آ رہا ہے ایسے معاملات میں نہیں پڑے مگر آ رہیں گا ایک پرچہ جو کسی مردہ آریہ کی یادگار میں جاننا ہر سے شائع ہوتا ہے کو پیش رفتوں سے باز نہیں آیا۔ اب کی دفعہ کے پرچہ میں جو اگست سنہ ۱۹۸۷ء میں شائع ہوا ہے ایک مضمون مردہ بدست زندہ شائع ہوا ہے اگرچہ اس مضمون کی بدزبانی کئی سمجھ اور قیوموں کو اجازت تو تھی کہ اس کو پڑھ سکیں لیکن چونکہ وہ تو صرف جہلا کے لئے لکھا گیا ہے اس لئے میں کم از کم ان جہلا سے یہ دریافت کرونگا۔ کہ میرے اس عزیز کا جواب ضرور دے دیں۔ اگر ان کی عقل کچھ باقی ہے اور وہ گدہ ہون کی طرح بوقوف نہیں ہو گئے تو وہ ضرور ایڈیٹر صاحب کو بخیر کریں گے کہ وہ اس تحریر کا جواب دیکر مضمون فراموش نہ کریں۔ ایڈیٹر صاحب کو یاد رہے کہ مرزا صاحب احمدیوں کی جماعت پر یہ مثال صادق نہیں آتی جو انہوں نے سرخ پر بھی ہے بلکہ ان کے دہرم ویر پندت لیکچر احمدیوں کے نظریں پر صادق آتی ہے کیونکہ یہ رسالہ ایک مردہ کی یادگار میں ہے۔

ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں غلط نکلیں اھلین کا بطلان روز روشن کی طرح جہد خاص عام پر بخوبی ثابت ہو گیا۔ مگر مردائی دلی بطلان سے اہلین کی صحت کو ثابت کرنے پر وہ اہلین کیلئے سر و پلے ذریعہ سے آمادہ ہیں۔

ناظرین غور فرمادیں کہ ایڈیٹر صاحب نے کہاں تک جو شہ ہے کام لیا ہے اول تو وہ تحریر فرماتے ہیں کہ جہد خاص عام پر بخوبی ثابت ہو گیا اور مرزا صاحب جہد خاص عام سے علیحدہ کرتے ہیں۔ کیا احمدی

لوگ جہد خاص عام میں داخل نہیں ہیں تعجب ہے کہ اس خاص و عام کے کیا معنی ہیں جس میں تین لاکھ کی جماعت شامل نہ ہو۔ پھر ایڈیٹر مذکور رکھتے ہیں کہ مرزا ابی ریکس تاویسین پیش کرتے ہیں یہ ایک لفظ ہے جس سے بڑے بڑے قوی دلائل کو انسان ریکس بنا سکتا ہے جب تک ایک انسان مفصل دلائل بیان کرے اور ان کی تردید نہ کرے تو کون سمجھ سکتا ہے کہ آیا واقعی ریکس دلائل میں باقوی سے رسالہ تنبیذ الاذیان ایڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے بھیجا یا تھا اور رسالہ ریویو آف ریلیجنس بھی اور ان کے پاس جانتا ہے کیا وجہ ہے کہ انہوں نے ان سب دلائل کو جو اور ان میں مرجع میں ریکس کہہ کر ٹال دیا جہاں تک میں سوچتا ہوں۔ یہی سمجھ میں آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب اس کا جواب نہیں دے سکے اس لئے ریکس تاویلات کہہ کر انہوں نے اپنا پیچھا چھوڑا ایسے۔ میں ان دلائل کو جو پہلے بذریعہ تنبیذ الاذیان و مسنگزین ایڈیٹر صاحب کے پیش ہو چکی ہیں اس جگہ دہرائے کہ تحصیل اہلین سمجھتا ہوں۔ اس لئے میں اور ان کو دوبارہ پیش نہیں کرتا۔ چونکہ مراد رسالہ مذکور ایڈیٹر صاحب کو بھیجے جا چکے ہیں اس لئے اس بات کا اسید وار ہوتا ہوں کہ باقاعدہ ان دلائل کا جواب غایت فراموش گئے تاکہ میں پھر کچھ عرض کر سکوں۔ پھر ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جن کو خدا نے انجھن دی ہیں وہ پیشگوئیوں کو صحیح و مستند نہیں سمجھ سکتے۔ جن کا خدا گنگا ہے کسی کی آواز سن سکتا ہے اور کسی کو جواب دے سکتا ہے خواہ کوئی گدہ ہے کی طرح شور ڈالے وہ کیوں کر مان سکتے ہیں کہ خدا ہی کبھی کسی کی آواز کو سن سکا کوئی جواب دے کر کہے اور اپنے پیارے بندوں سے مکالمہ ہو جاتا ہے۔

پھر ایڈیٹر صاحب نے حضرت اقدس کی پیشگوئیوں کو کسی زمانہ کی پیشگوئیوں سے نسبت دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زمانہ ماضی و حال کے واقعات سے تئید کا استدلال کیا جا سکتا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں کن واقعات کو مد نظر رکھ کر کی گئی تھیں۔

العیاذ باللہ العید والعید اقرب۔ اور کیوں کہا گیا تھا۔ الا اے دشمن نامدان و پیرا

بئرس انریٹن بر ان محمد
کیا وہ نامدان دشمن جس کا نام نیکو تھا اور جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی تلواریں کے ذریعہ اصل جہنم ہوا جس کی یادگار میں تیرا پرچہ نکلتا ہے۔ میرے سید و مولانا حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یاد وہ عمر والا تھا یا کسی ہولناک مرض میں گرفتار تھا۔ کاش۔ نادان کچھ غور کرتے یہ خدا کی باتیں ہیں ان کی تکفیر اپنی نہیں۔ کیا فرشتے نے محمد صلعم کی تلواریں کے اس مکفر کو تباہ نہ کیا اور اس کو یونہی چھوڑ دیا جس نے خدا کی باتوں کی سخت قرین کی تھی پھر کیوں گستاخی کرنا چاہے۔ خداوند وہ تو اسے جو کسی کو دیکھ کر عبرت پکڑتا ہے پھر ایڈیٹر رکھتا ہے کہ ظاہر احارین کو اس کی جہدان حضرت نے ہوگی۔ کہ مرزا صاحب کی روح ہیست بین جلتے گی یا دوزخ میں مگر ان کو سید مد پر ہی مری کی دکان کی جاری رکھنے کا فکر پڑا ہوا ہے۔ اسے اہل نادان تو نہیں سمجھتا کہ بحث اس بات میں کی جارہی ہے کہ ان کی کو اخلاص ہو جو دوزخ ہیست ہے قائل ہیں یا یہ بھی مانتے ہیں کہ اہل باجستہ خدا کے مامور و مرسل اور نبی ہوتے ہیں تو جب ہم سب آپ کو خدا تعالیٰ کا مامور و مرسل اللہ نے حلق الانبیاء تسلیم کرتے ہیں تو پھر اس فضول بحث کے کیا معنی کیا یہ بھی نعوذ باللہ لیکچر ام کی طرح یا باوا و یا سند لیون ایسے خدا کے قائل تھے جو ہمیشہ کے لئے انجالت نہیں دے سکتے۔ نہیں وہ خدا کا برگزیدہ اس خدا کا قائل تھا جو قادر مطلق اور مالک الكل ہے اور اس کی منشا کے مطابق وہ سال تک تبلیغ کر کے اسی مالک کو بلا ملا جس شخص نے خدا کی راہ میں جان دیدی۔ اس کے متعلق یہ چہ بگو کہ ہو سکتا ہے کہ وہ جنت میں جائیں گے یا کمان۔ یہ تیری نادانی ہے کہ اس فضل فقرہ کو جہ مضمون کو دیا ہے۔ پھر آپ سلسلہ پیری مری کی نام سے یاد کرتے ہیں۔ کاش کہ تو باوا صاحب کی ایک بڑی اصلاح کو جس کا نام اوس نے نیوگ رکھا ہے یاد رکھنا یہ ایسی غلط اصلاح ہے۔ جسکی بدولت ہر ایک ایسا آریہ مرد جس کو شادی نصیب نہیں ہوتی یا جس کا کسی وجہ سے اپنی بیوی سے تعلق نہ رہا ہو فائدہ اٹھا سکتا ہے اور بھی ہر ایک عورت جو اپنے خاوند سے تعلق نہیں پاسکتی اس پاک اصلاح کے ذریعہ تسلی حاصل کر سکتی ہے۔

اس مختصر مضمون کے جواب میں پرنس رائڈنگا پیر و اب کے لئے حاضر ہو گا۔

نوٹ۔ کوئی آئینہ نش یہ نہ خیال کرے کہ اس مضمون میں کچھ سختی کی گئی ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہے جو اصل مضمون سے سخت ہوا اگر کوئی لفظ سخت ہی لکھا گیا ہے تو چونکہ وہ فیصلے سے منہ ہوا تھا۔ اس لئے میں نے لکھ دیا ہے و اسلام
عبدالرحیم از قادیان

کچھ نقشبندیوں کے متعلق

پہلے میں اپنی وہ تحریر صحیح نقل کرتا ہوں جو المجددین غلط بلکہ پر
اعلام لکھی گئی رہنما سمجھو تو میرے پیش رو کدین اور شاہل علم کے ہم
پر چھوڑ دیں (۱) وادکر اسم ربک وادکر اللہ کثیر المطلق فی
حق ذکر اللہ تعالیٰ اور محل فان کان مطلقاً فہم لا یجوز الذکر بخلافہ
ایزدیندان - گاڈ گاڈ پر شہر اوم - ایشورہ - یعنی بالاسنتہ
البحیثہ دایضاً باصفات التي اجار فی کلام الہی -
(ب) علم فان العطارہ - ذکر بے تعلیم گفتن بدعت است فہم
انہ لیس المراد ذکر مطلقاً - وان کان محلیاً وہو الحق فانہ مثل
واقیمو الصلوۃ و اتوا الزکوۃ - فی بیانہ فی کلام اللہ و کلام رسولہ ص
وسنتہ بالحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر وغیرہ
من الاذکار السنونہ -

(ج) وادکر اسم الذات (اللہ) علی حرکت مضغۃ القلب او علی
نفس فی مقامات اخرا کہ علمہ نہیں فی السنۃ النبویہ - فہذا
تفسیر بالای او بدعت بالشرہ - وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
عمل عملائیس علیہ امرنا فہو رد - ۱۲ شکوۃ

(د) والذکر بالنفس او الحریۃ النفسیۃ او النفس اوج تصور
الشیخ اور جس النفس علی امرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہذا
رد -

(۵) وقال السید البیہقی فی فتوح الغیب مکتبہ ۳۶ - ولا تخرع عن الامام
عملا وعبادۃ کا قول اللہ و رہبانیتہ اندھوہا مکتبہ علیہم و قال
والسلام علیہ وعلیٰ آلہ و سلم و اللہاک مع غیرہا وہما رتقی العبد
الی حالۃ الولایۃ والبدلیۃ والوحدیۃ - ثم قال - قل ان کثرتم تجون
اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ فیتن ان طلق الہجۃ اتباعہ قولا وفعلا ۱۲
فاخبروا ایہا النقشبندیۃ فان البدعات کثرت فیکم مثل وظیفۃ
یا شیخ عبدالقادر شہید رفقہ و الکلمات الغیر السنونہ من الصلوۃ
والاذکار والوظائف والذکر السنون ہوا الذی جاری فی الاضافۃ
الصحیحۃ والقرآن الکریم فہذا الذکر جری نیکم لیس سنن شی و الا
فارونا -

(۶) واما الجاوی فی الحدیث - حتی لا یقال فی الارض اللہ اللہ نہیں
فیہ ان یخل علی حرکت القلب او النفس اللہ اللہ و کثرت و بمعنی
التمیز فی ذکرہ او ذکر المحدثین سکتا او ہو عبادۃ خدا و اسنی
المصائب بحدت حرف السادی اور علی حدت خبرہ خالق مشا
کما بیل علیہ اعراب نہ کہانی الایۃ الکریمۃ - قل اللہ ثم ذریہم
ولا یقسم النقشبندیۃ ہندہ المعانی و ہذا فان تفسیرکم علی التعلیل

نذکرکم ہندو والکوائف ہندو لاشک فیہا وقد قال النبی صلیہ وسلم
فی حقہا فہو رد فان فیہا - (۱) والا حدیقین لا ینکرون
ذکر اللہ بل علمہم السبح الموعود علی الصلوۃ والسلام الذکر فی کل
عمل دنی کل حال - علی اجار فی السنۃ و امرہم بالاستغفار
والدعوات والقرآن والصلوۃ علی رسول اللہ صلیہ وسلم -
(ب) فہو رد ان الذکر علی مضغۃ القلب امر اللہ و کثرت و ہذا
بتوہ ولا نبی بعدہ -

(ج) وایضاً لا بدی البتۃ التشریعۃ الا النبوۃ بمعنی الوحی
والاہام فقد نسبت بالکتاب والسنۃ و اقوال الشیخ
علیہم الرحمۃ -

(د) فالسبح الموعود فی اللہ (۵) واما جواب رسالکم فغیر
ضروری لان اجوبہ ہذا الرسالۃ قد کتبت فی رسالۃ
اجار اما الا الماد و فہذا بکتاب فی السبۃ احیاناً - ۱۲ -

ابین عبدالرسول حبیب جواب لکھتا ہوں و بالاسنتہ
رقی مطلق اور محل میں ذکر نسخہ نہیں اور نہ ان میں تفصیل
ہے (ج) انصار و معصومین مطلق اور محل میں تفصیل کے
لئے ہے اونی الزنک ادہام او تفصیل میں ہیں - جیسے
آیتہ لا مسحوا برؤسکم میں شافعی مسح بعض سر مطلق کہتے ہیں
اور اس بنا پر مسح ایک شعر کا ہی کافی کہتے ہیں اور حنفی اسکی
محمل بتاتے ہیں اور سنت النبی کو جو بیلہ لاس میں وارد ہوا اسکی
بیان ذکر پھر کرتے ہیں جیسے ہی ہم نے دونا احتمال جن کا
افصال ظاہر ہے وادکر اللہ کے بابت بیان کہہ کے ذکر
نامور کے مطلق ہونے کو رد کیا اور ذکر اللہ کو مثل اقیوم الصلوۃ
کے محل ثابت کیا -

مجربے آخر نامور کے عربی ہونے سے ذکر اللہ کی
تخصیص علی سے ثابت کی گئی اجماعی اندھندی وغیرہ بانہ
میں حمد و تعالیٰ ہی جو یقیناً ذکر اللہ ہے ان حضرات کے
نزدیک ممنوع ہوا اور ذکر نہیں ایسا ہی امر معروف نہی عن المنکر
وغیرہ امرات سانی ہی بدوین عربی ناجائز ہونے کیونکہ ان
کے نزدیک الفاظ السنۃ عجیبہ کا جوہر امر و ماہر عربی ہونے
کے احتمال ہی نہیں -

(ق) فان کان محلاً و ہذا الحق فانہ مثل واقیمو الصلوۃ و
اتوا الزکوۃ فی بیانہ فی کلام اللہ و کلام رسولہ و سننہ میں تفسیر
بے تعلق ہوا -

(ج) ظاہر ہے کہ ان کان محلاً کی جزاء فی بیانہ فی کلام اللہ
اور ہوا حق میں اپنی دلیل فانہ مثل واقیمو الصلوۃ کے محل میں
ہے اقیوم الصلوۃ مثال ہے - وادکر اللہ کے محل

میں اور وادکر اسم ربک کی تفصیل کلام اللہ کلام رسول اللہ
مسنونہ ہے آئیں اسے اپنے فہم اور علم ادب پر بری کر دیں
انہ کے دونوں علم اصول اور علم ادب کے ادا فیست پر دلالت
میں کرتے ہیں -

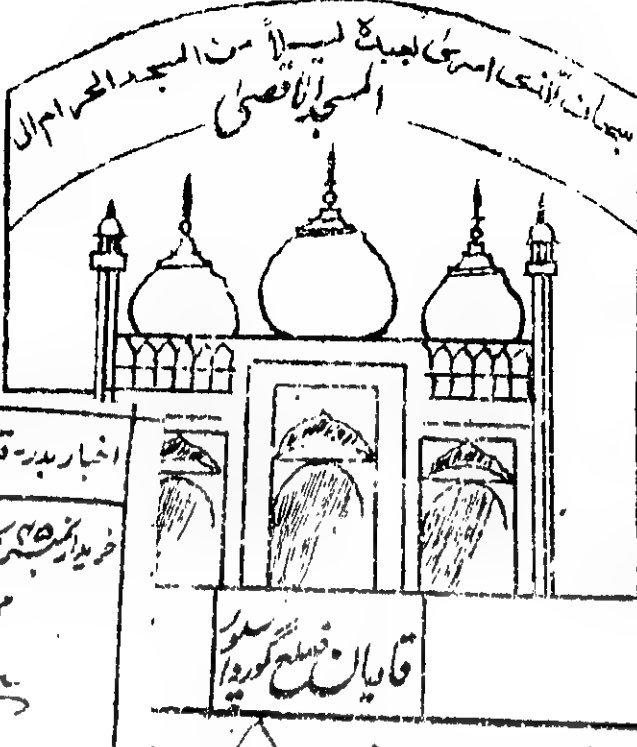
(ق) (۱) اسم محمدیوں کو اپنی اسماء حسنی کا ذکر جائز ہے - اسماء حسنی
کتاب حدیث میں مفصل مروی ہیں

(ج) پہلے میں اس کا ذکر اللہ کرتے ہیں جو اسکی بیان امام شافعی
میں نہیں ہے جو تحریک مضغۃ قلب مثل لفظ اللہ جعفر عرم نے قرآن
سے ذکر اللہ فرمایا اور وہ بھی با تمجید یا تمکیر یا تہلیل اور تکلیف
صفات اللہ کا امر کیا ہے جو گویا نہ طریقہ کا

(ق) ذکر بے تعلیم بدعت غیر وضو پاک جگہ پلا کر نسخ سے
(ج) ذکر اللہ میں یہ قیدیں کہاں سے لگائیں - وہاں رسول اللہ
یذکر اللہ علی کل حال بخاری شریف میں عائشہ صدیقہ سے مروی
ہی عجیب علم حدیث سے خوب واقف ہے - حضرت تعلیم تو
ذکر صفات اللہ تمجید تسبیح بحکیم و غیرہ ہیں - جیسے سبحان اللہ
الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر -

(ق) ج الا فی الجہد مضغۃ و صحت ملح الجہد کہ
صفات القلب ذکر اللہ اور افضل الذکر لا الہ الا اللہ اللہ اللہ
(ج) حضرت اپنی ہی کتاب میں دیکھو قلب کے لطیفہ ربانی لکھا ہے
یا یہ مضغۃ جہانی صفاتہ اس لطیفہ کے مراد ہے ذکر کی گئی
مضغۃ کی جو کہ اکثر مرض خفقان پیدا کرتی ہے ایہ جو لطیفہ
کی دشمن ہے پس ذکر اللہ سے مراد تو جو قلبی اندھندی سے
جو مطالعہ افعال آئینہ صفات رحمانیہ ہے ادا و ان ہی سے

اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے یعنی نفس مطمئنہ اللہ تعالیٰ ذکر
صفات کاملہ کے مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے بشرطیکہ کہ ذکر
مع اہل حقین پر عمل کر کے خدیق اور کلمات اولیا و صالحین
کا مشاہدہ یا ذکر اور کئی بار کیا جاوے تاکہ مرتبہ علم البیقین اور
بین البیقین سے گذر کر حق البیقین پر رسائی ہو لا الہ الا اللہ
القلب میں ذکر اللہ کو لفظ اللہ سے شخص کہنا چاہیے جو ہی
پر تعجب و شہی و التمسک سے کیا سبحان ربی العظیم و غیرہ اور صاف
اللہ ادا و کار سنونہ جنہیں اسماء حسنی اور صفات علیا و کبرا
میں ذکر اللہ نہیں ہے - کیا وادکر اسم ربک پر عمل اور
تسبیحات نہیں ہوتا بلکہ باسم اللہ ملا صفات یا تمکیر
اجزا و جہر مشاہدہ بان لفظ کو ذکر اللہ کہنا ایک بدعت
مردودہ ہے جو کہ ذہن کلبر کے برخلاف اور اولی کار سنونہ
سے با احتیاط ہے - وادکر اسم ربک کی تفسیر سے محل ہے
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر وغیرہ من الاذکار اپنی جا



دو این تفصیلی غرض دار الامان می

و ما فيها التخييل والسلام مطابق في التفسير مطابقة في الراجح

بیر و بیخ و بن و عاقبت
دارالامان سهار حبت نشان سهار

دستور العمل

الی ان ریاست
 عام قیمت پیشگی
 لکھ
 البور کماگو فی حساب نہیں
 فی ہر
 ہفتہ
 درنہ بعدین
 و بجایگی
 قریبہ جو صاحب قادیان میں وقتی قیمت
 دین ادن کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیے
 پوریا ارسال کر کے بعد اگر دو ہفتہ تک
 رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دیانت کرنا
 چاہیے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ
 آنا چاہیے تمام ترسیل زردنامہ بیان
 معراج الدین عمر پور پریسٹر قادیان
 ضلع گورداس پور ہونی چاہیے
 میخبر بند

وہ الفاظ جہنم حضرت اقدس مسیح موعودؑ بیعت لیتے تھے اہم میں ہاتھ دیکر آپ نے جاتے میں اور طالب کمر کرنا جاتا ہے۔ اسناد ان کا الہ اللہ وحده لا شریک لہ ما شہدات محمد عبدہ ورسولہ۔
 آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں کو توبہ کرنا ہوں جن میں گرفتار تھا اور میں بچے دل سے انکار کرتا ہوں کہ ہمارا تیری طاقت اور کجیہ جو ان تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور میں کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنہ
 واثب الیہ ۳ بار۔ دیت لانی ظلمت نفسی واعدت بذنی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا کانت۔ اسیے رب میں نے اپنی جائز ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا انکار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کر تیرے سوا کوئی بخشنے والا
 نہیں۔ میں اس کے بعد آپ سے حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔
 حضرت خلیفۃ المسیح والمہدیؑ ذکرہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں۔ آج میں خود الدین کے فہم پر تمام اولیٰ شرائط ساتھ بیعت کرنا ہوں جن شرائط سے مسیح موعودؑ و مہدیؑ معہ بیعت لیا کرتے تھے اور نیز انکار کرتا ہوں کہ حقو
 سے قرآن و سنت و احادیث مسیح کے پیڑھے نہ تھے اور اوپر عمل کرنے کی کوشش کر دینا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کرنا نہ ہو گا اور انتظام ذکر و قیامت احیانا طے سے کر دینا اور اسی احوال میں رہتے
 (دعوتِ مہدی میں قادیان میں میان محلہ جہ الدین عمر پور پور ایئر پور مندر و پبلشنگ کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینچر مطبعہ واجارہ جہا گیا)

درمیتہ المسیح

ظہری بارشمن کے علاوہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارشیں مسیح موعود کے مبارک مدینہ پر ہوتی ہیں اور ہری میں۔ یہاں رہتے ہوئے ہمارے ہاں ان انعامات الہیہ کے مورد ہو رہے ہیں اور ہر فیض بھٹک رہی باہر کے لوگوں میں بھی پہنچ رہا ہے۔ روزانہ دس قرآن مجید ایک نعمت ہے جو خاص درمیتہ المہدی کے رہنے والوں کے حصہ میں آتی ہے۔ اس کے علاوہ احباب فردا فردا اور ہر پندرہ انعقاد مجالس اپنی ذہنی استعدادوں کے بڑھنے میں مشغول ہیں۔

نواب محمد علی خان صاحب باہر شملہ کی طرہ بغرض تبدیل آب و ہوا گئے ہیں۔ پیچھے دوڑن اخبار عام کو ایک خط لکھی ہوئی تھی جسکی اس نے تردید کر دی۔

اس ہفتہ پشاور سے سید اختر شاہ اور چوہدری نصر اللہ خان صاحب لکھنؤ میں تشریف لائے۔ صاحب تشریف لائے تھے۔ اور بھی کئی جگہ سے احباب تشریف آئے۔

حضرت فاضل امر دہلی بفضل الہی بخیریت اور خدمات دینی میں مصروف ہیں۔

احوال احباب احمدیہ

انجمن چوہدری مولائش صاحب سیکرٹری کے احباب کے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ سفر کشمیر سے بخیریت واپس وطن میں آگئے ہیں۔

علاقہ کوویاں و جالندھر میں مولوی عبدالقادر صاحب وعظ کا دورہ کر رہے ہیں۔

ہمارے دوست غازی الدین محمد مرست صاحب جو علاقہ ایران میں بڑے جوش سے تبلیغ کرتے رہتے ہیں رخصت پر اپنے وطن کو واپس آئے ہوئے ہیں اور عنقریب قادیان آئیں گے۔

شیخ غلام احمد صاحب خطا و دوتا آیا ہے وہ علاقہ کانگڑہ میں کامیابی کے ساتھ وعظ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت کرے اور ان کے وعظ میں برکت کا پیشا زمین انجمن احمدیہ کا جلسہ ۲۳ اگست کو ہوا۔

انجمن نے احمدیہ کی خدمت میں انعام ہے کہ اپنے ان کے مسلمان کی مختصر پورٹین اخبار میں چھاپنے کے واسطے بیچہ یا کرین تاکہ معلوم ہوتا رہے کہ ہر احمدیہ محبت کیا کچھ کام کر رہی ہے۔

احباب ہجیرہ ظالم طبع لوگوں کے شر سے حامل محفوظ نہیں ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کبھی مسجدین آنا چھوڑ دیا تھا وہ بھی نہیں لیا تھا۔ وہ صرف مذہب کے سبب مسجدین کو داخل ہوتے ہیں۔ اچھا اس بہانہ سے نماز تو پڑھ لیتے ہیں۔ اگر ان مخالفوں میں کچھ غیرت ہوتی تو اپنا روپیہ خرچ کر کے اپنی مسجد الگ بنوا لیتے۔ خواہ مخواہ دوسروں کی تربیت اور امت کے حقوق میں بے جا دخل دینا کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔

لطیفہ

حضرت مولوی نور الدین

صاحب کے پاس ایک مہر

قادیان میں آیا آتے ہی

کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ

مباحثہ کرنے کیواسطے آیا ہوں مگر میں کوئی سماعی یا منقولی

بات نہ مانو لگا۔ ہر ایک امر پر عقلی دلائل سے گفتگو ہوگی آپ نے

فرمایا۔ بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ کون

سے آئے ہیں۔ اور آپ کو کس طرح معلوم ہوا کہ میں

بیان ہوں۔ کہنے لگا کہ میں لاہور سے آیا ہوں میں

نے سنا تھا۔ کہ آپ قادیان میں رہتے ہیں مولوی

صاحب نے فرمایا خوب۔ مگر قادیان ریل کاسٹیشن نہیں ہو

آپ کو کس طرح راستہ کا پتہ لگا کہ میں نے

سنا تھا۔ کہ بلا کاسٹیشن پر سے اتر کر یکے پر قادیان جاتے

ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا آپ نے سنا تھا کہ یکے پر قادیان

آگئے ہیں لیکن آپ پہلے کبھی یہاں نہیں آئے آپ میرے

مکان تک کس طرح پہنچ گئے کہنے لگا کہ میں نے ایک آدمی

سے سنا تھا۔ تب وہ چلکا اور اسے خیال آیا کہ میں نے نہیں

سننے کا غلط بولا ہے اور اس پر اپنا یقین ظاہر کیا ہے۔

فہمت الٰہی کھڑا حیران سا رہ گیا اور کہنے لگا کہ میں ابھی

سفر آیا ہوں اور گھر آیا ہوں آپ کے پیر گفتگو کر دینا مولوی صاحب

نے فرمایا۔ اچھا ہم ہی نماز ظہر کیواسطے جلتے ہیں

خطبہ جمعہ

(کا خلاصہ اپنے الفاظ میں)

شعبان المعظم ۱۳۲۶ ہجری علی صاحبہا التحیۃ السلام

حضرت خلیفۃ المہدی المسیح نے اس جمعہ میں پارہ اول رکعت ۳ کی آخری دو آیت پڑھ کر وعظ فرمایا۔ جو یہ ہیں۔ کَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ كُنْتُمْ اَمْوَئًا فَاحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمَيِّتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ جِمْعًا ثُمَّ اَسْلَوٰى اِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَ هُوَ يَكْنُ شَیْءٌ عَلِیْمٌ۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں اپنے احسانات یاد دلاتا ہے کہ چونکہ انسان کی فطرت سے کہ اپنے احسان کو نہ دیکھ کر گناہ کرتا ہے اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے اور اس کو خوش رکھنا اپنا فرض جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ انسان کو کہتا ہے کہ تم خدا کے ناشکرہ کس طرح بننے ہو اپنا حال تو دیکھو تم مردہ ہوتے۔ یہ جان ذات تو تمہارا نام و نشان نہ تھا خدا نے تمہیں زندہ جاندار بنا دیا پھر تم مر جاؤ گے پھر زندہ کئے جاؤ گے اور خدا کی طرف پھر سے جاؤ گے پھر احسان الٰہی کو یاد کرو کہ اس نے زمین کی تمام اشیاء تمہارا فائدہ کیا اس نے جانیں۔ پھر تم زمین سے لے کر آسمان تک بلکہ عرش تک نگاہ ڈالو ہر امر میں خدا تعالیٰ کے تمام کاموں کو حق و حکمت سے پُر پائو گے کوئی بات ایسی نہیں ہے جس میں کوئی کمزوری یا خرابی نہ لگا دین اس کے اور خدا سب باتوں کا علیم ہے وہ تمہارا افعال کو دیکھ رہا ہے اور اعلان سے باخبر ہے۔

اس خطبہ میں حضرت موصوف نے بالخصوص طلباء مدرسہ کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ خدا نے ان کو نیکی کے حاصل کرنے میں اور تقویٰ کی راہوں پر اپنے آپ کو مستقل کرنے کے لئے عہد موقع عطا کیا ہے آگے چل کر کاجون میں ان کے واسطے بہت مشکلات ہوں گے کیونکہ وہ ان میں نیک محبت اور پندار دوستاؤں کا ملنا شکل ہوگا۔ جس نے ایسے وقت میں اصلاح نہ کر لی وہ آگے کیا کریگا۔

فرمایا۔ استادوں کو بھی چاہیے کہ ان بچوں کو درود مند دل کے ساتھ دعائیں مانگیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اصلاح کرے اگر ایک آدمی ہی تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائے تو تمہارے واسطے ایک بڑی نعمت ہے۔

خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المہدی ولیح موسیٰ حکیم نور الدین صاحب ایضہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہوئے روزانہ

دس گنا شرف

سے نوٹ

۴۴

تہمید

سب حمد و ثناء اس پاک ذات کے لئے ہے جو ہر ایک چیز کا خالق اور مالک اور پالنے والا ہے۔ اسی کے ہاتھ میں تمام نظام عالم کی چابی ہے۔ وہ تمام نظام کا ناظم اور اس کا مالک اور اس پر قادر مطلق حکمران ہے۔ اوس نے قانون بنایا پر وہ قانون کے ماتحت نہیں بلکہ اوس پر حکمران ہے۔ وہ سب مخلوق کے کائنات کی باز پرس کرتا ہے پر کوئی نہیں جو اوس سے باز پرس کرے

وہ تعظیم ہے

جو ہر جہاں میں ہر کیفیت میں ہر زمانہ میں ہر جگہ ہے۔ کوئی نہیں جو اس پر بیعت لیجائے۔ کچھ نہ تھا پر وہ تہا کچھ نہ ہوگا۔ اس نے زمین بنائی۔ اور اس پر ہم کو پیدا کیا۔ اور سورج بنایا۔ اور اس سورج کی واسطے اس زمین جیسے چوٹے بڑے ہزاروں سیارے بنائے اور ہر اس سورج کو اس کے نظام کے ساتھ کسی مرکز کے گرد چلایا اور ایسے ہزاروں سورج پیدا کئے کوئی نہیں جو اس کی مخلوق کی عظمت کے انتہا کو پاسکے یا اپنے خیال میں اس کی وسعت کا اندازہ لگا سکے انسان یکاچہتر ہے جو اس کی حمد کا حق ادا کر سکے یا اسی کی رحمت اور فضل ہے کہ اوس نے انسان کو عقل و فہم بخشا اور ہر اسے خیالات کے اظہار کے واسطے زبان عطا کی اور اس کو بہتے بڑے کی شناخت کے لئے ایک ہدایت نامہ مرحمت فرمایا۔ اسے محسن حقیقی تیرا شکر کیوں کر ادا ہو کہ تو نے انسانوں کے درمیان اپنے بندوں پیدا کئے۔ آدمؑ۔ نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ۔ داؤدؑ۔ عیسیٰؑ

کو پیدا کیا۔ خدا کی برکت اور رحمتیں ہیں اور سب پروردگار

ان سب کے سرور و محمد

پر (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) و خلفائہ و بارک و سلم) آ ہمارے مالک حقیقی تیرا شکر کیوں کر ادا ہو کہ تو نے انسانوں میں مجھ کو سب سے انسان بنایا جو انسانوں کی سرور دی کے لئے تیرے دیار تک پہنچا اور قرآن جیسی کتاب ہمارا واسطے لایا۔ اسے خدا تو اپنی رحمتیں اور برکتیں عظیم درمیان اس فخر بنی آدمؑ پر کر اور اس کے نائب اور برادر ہمارا کام اور سرور

احمد

پر کہ جس نے اس تاریکی کے زمانہ میں ہدایت کا چاند چڑھا دیا۔ اور قرآن پاک کا فہم عملی رنگ میں دنیا کو دکھا دیا ہے چارے خدا کے حقیقی محبوب اور سچے معبود تیرا شکر ہم کیونکر ادا کر سکیں کہ اس پاک کلام کے سمجھنے اور اس عمل کرنے میں امداد حاصل کرنے کی واسطے تو نے ہمیں ہمارے مسیح و مہدی کے بعد اس کا ایک ایسا خلیفہ عطا کیا جسکی عمر ساری اس "نورانہ" کے پڑھنے اور پڑھانے اور سمجھنے اور سمجھانے اور سننے اور سننے میں ایسی مہرت ہوئی ہے کہ اس کا نام

نور الدین

کسی فانی خیال سے نہیں بلکہ ملائکہ کی تحریک سے رکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ آسمان پر پہلے سے یہ مقدر تھا کہ

یہ دجہ دین محمدی کی واسطے ایک نور ہو کہ چمکے اور سب کو اپنی روشنی سے منور کر کے مخلوق آہی کہ ہدایت کی طرف لائے ہر کس زبان سے تیرا شکر ہو۔ اسے پروردگار حقیقی تیرے احسانات کا جو تو نے اس ناچیز راہم پر کئے۔ کہ جب کچھ تھا۔ جب میں تیرے حضور میں ہدایت کے لئے پہنچا۔ اور تو نے جلد تیری آواز کو سنا اور اپنے ملائکہ بھیجے۔ جو ہر خون کے ہاتھ سے چھین کر مجھے نور کی حاضرت میں پہنچا گئے۔ اور آج میں کا عرصہ گزرتا ہے۔ جو مجھے اس حدس مبارک کے سننے کا موقع عطا کیا گیا۔ اسے حق رب توبہ پر ہم فرما کہ تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کریم والا نہیں۔ اللہم انفعنا ما عملنا وعلنا ما یفنعنا و زدنا علماً۔ اسے خدا جتنا علم تو نے ہمیں عطا کیا ہے اوس سے ہمیں نفع بخش اور آئندہ ہمیں وہ باتیں سکھا۔ جو ہمیں نفع دین اور ہمارا علم بڑھا۔ حضرت ابی المکارم و استاد ذی العظیم موسیٰ نور الدین صاحب خلیفۃ المہدی ولیح موسیٰ کے ہمیشہ سے یہ تیرا ہی ہے کہ ایک جماعت قرآن شریف کو پڑھنے پڑھانے والی ہو۔ یہ خواہش آپ کی خدا تعالیٰ نے بہت وسیع پیمانے میں بھری کر دی ہے۔ کشمیر کے ہزاروں میں جب میں آچکے پاس ترجمہ قرآن شریف کا پڑھتا تھا تو میرے ساتھ مسند چند تین چار آدمی ہوتے تھے۔ لیکن اب مسجد اقصیٰ میں حدس کی وقت بعد از اوسط دیر سے دو سو کی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ حاضرین کی کئی سو تک۔ تقوید پہنچتی ہے کہ پورا دن کے ذریعہ سے اور رسالوں اور اخباروں کے

ہمیشہ شامل ہوتے رہتے ہیں جبکہ اخبار بدر شائع ہوا ہے
درس قرآن شریف کا پوچھنا سزا بہت ہمیشہ اس کے حصہ
میں رہا ہے لیکن اس وقت میں جو نمونہ درس قرآن شریف کا
ہم پیش کرتے ہیں وہ اسید ہے کہ پیلوں سے زیادہ مفید
اور مقبول ہو گا اور وہ یہ ہے کہ درس میں صرف وہ باتیں
ملکی جایا کریں جو عام تراجم اور تفسیر میں نہ پائی جاتی
ہوں یا جہاں عام تراجم اور تفسیر میں ایسی عبارت ہو۔
جس سے مخالفین اور معترضین کو اعتراض کرنے کا موقع
مل جائے۔ غرض کہ وہ خاص نکات اور لطائف بیان کئے
جائیں جو حضرت موصوف فرادین اس سے یہ فائدہ ہے
کہ ہفتہ بہر کا درس ایک بار دو ہفتوں کے اخبار میں ختم ہو
سکتا ہے اور ناظرین ایک ترجمہ والا قرآن شریف سامنے
رکھ کر اور ان نوٹوں کو دیکھ کر قرآن شریف کا ترجمہ اور
تفسیر آسانی سمجھ سکتے ہیں اس جگہ اس بات کا ذکر فائدہ
سے خالی نہ ہو گا کہ قرآن شریف کے موجودہ ترجموں میں
شاہ رفیع الدین کا لفظی ترجمہ مبتدی کے واسطے بہت مفید
ہے کیونکہ اس میں ہر لفظ کے نیچے اس کا ترجمہ دیا ہوا ہے
جب ہر لفظ کا ترجمہ معلوم ہوتا۔ تو محاورہ کی عبارت ایک
اُردو خوان خود بنا سکتا ہے ضروری بات تو یہ ہے کہ قرآن شریف
کے لفظوں کے معانی آجادین اس سے رفتہ رفتہ طالب کو
خود بخود ترجمہ کرنے کی استعداد حاصل ہو جاتی ہے۔ الفیہ
جو ترجمہ یا تفسیر حضرت خلیفہ صاحب ایسے طور پر بیان فرما
ہیں جو معمولی تراجم میں موجود ہے اس کو نہ دہرا کر باقی
الفاظ کا ترجمہ اور تفسیر بھی لکھی گئی ہے۔ اس طرح انشاء اللہ
درس کا بہت سا حصہ اخبار میں آسکتا ہے۔ آپ میں اس
سورہ احقاف کے شروع کرتا ہوں۔ و ما توفیقی الا باللہ
العلی العظیم۔

سورہ احقاف

رکوع اول

آیت ۱۔ حلم۔ حمید۔ مجید۔ خدا تعالیٰ کے دو صفاتی
نام کو بطور اختصار لکھا گیا ہے جیسا کہ زمانہ بتی۔ اسے۔
ایم۔ اسے وغیرہ حروف الفاظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔
آیت ۲۔ عذیبا المحکم۔ یہ کتاب اس خدا کی طرف سے
جو عزت والا ہے اور حکمت والا ہے اس واسطے اس کتاب
کے لانے والا رسول اور اس کے متبعین ضرور عزت پائیں گے
اور مخالفین پر فتوح ہوں گے یہ ایک پیشگوئی ہے۔
آیت ۳۔ الا بالحق۔ ان کی پیدائش تین حق و حکمت سے ہر ایک
شے کسی دوسری شے کے واسطے سبب بنتی ہے آج کی بات
کل کے فصل کے لئے سبب ہے۔ ایسا ہی سبب اشیا ایک
دوسرے کے واسطے سبب اور نتیجہ ہیں ان کے جائز استعمال
سے انسان فائدہ حاصل کرتا ہے اور ناجائز سے ضرر
پاتا ہے۔ اجل مسمی۔ اس نفع یا ضرر کے پہنچنے کا
ایک وقت مقرر ہے جو ضرور آئے گا۔
آیت ۴۔ کتب من قبل ہذا۔ غیر اللہ کی پرستش کے
واسطے کوئی نقلی دلیل لاؤ۔ اثرا من علم۔ کوئی عقلی
دلیل بتلاؤ۔ سائنس کے رو سے ثابت کرو۔
آیت ۵۔ لا یستجیب۔ جو دعا کا جواب نہیں دیتا۔ افسوس
ہے کہ اس زمانہ میں نہ صرف غیر مسلم ہی رسکالات و
مخاطبات الہیہ کے منکر ہیں بلکہ مسلمان بھی اکثر یہ عقیدہ
رکھتے ہیں کہ اب الہام کا دروازہ قطعاً بند ہے اگر یہ بات
ہے تو ہر شے اور چہرے محبوبوں میں مابہ الامتیاز جو
اس آیت میں بیان کیا گیا ہے وہ کہاں رہا۔
آیت ۶۔ معربین۔ باتیں تو دربار میں مگواریں کرنے

اسے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ معربین کے معنی کانٹو
والی۔ قطع تعلق کرنا دینے والی۔
آیت ۸۔ لا تملکون۔ تم تو خود ہی سیر و سمن ہو۔ مجبور مارنا
چاہتے ہو اور اگر میں مغربی ہوتا تو خدا ہی مجھے ہلاک کرتا۔ پھر
کیا سبب کریں اب تک بچا چلا آتا ہوں۔
تفصیلات۔ ایک دوسرے کے پاس پہنچتے ہو اور شورش کوٹے
ہو۔

کھن بہ شہیداً۔ خدا ہی کافی گواہ ہے کہ کون تجھے اور کون
جوٹا۔ خدا کی گواہی بہ سہل ہے کہ اس نے صادق کو کامیاب کر دیا
اور جوٹوں کو ناکام کر دیا۔
آیت ۹۔ ید دعا۔ رسول پہلے ہی گڈ چکے ہیں جن دلائل سے
تم نے ان کا رسل ہونا مانا ہے اسی منہاج پر اس رسول کو
بھی دیکھ لو۔
ما ادری۔ مجھ کو کیا خبر تھی کہ میں بنی بنیادوں لگا دوں تم پر بہ سبب انکار
کے عذاب آئے گا یہ وحی الہی کی بات ہے۔ ورنہ میں بھی نہ جانتا کہ کچھ
ہو نہیو الا ہے۔
شاہد من۔ بنی اسرائیل۔ بنی اسرائیل کا گواہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام ہیں دیکھو تو یہ کتب انتشار باب آیت ۱۸
جس میں حضرت موسیٰ نے گواہی دی ہے کہ ایک نبی میری مانند
بنی اسرائیل کے بہائون دینی اٹھیں ایں سے پیدا ہو گا۔

رکوع ۲

آیت ۱۔ اگر دین اسلام کوئی بہل بات ہوتی تو یہ کمزور اور
غریب اور بے علم لوگ (اصحاب رسول) اس معاملہ میں ہم سبقت
لیجاتے۔ انک قدیم۔ پرانے دیکھو۔
آیت ۲۔ عربیہ۔ کہول کو بیان کرنے والی زبان۔ دوسری کوئی
زبان ایسی نہیں جس میں انسانی خیالات جذبات کے واسطے کافی الفاظ
ہوں۔ الذین ظلموا۔ مشرک بت پرست۔
آیت ۳۔ استنقام۔ دینا اللہ میں چاہے نیک کاموں میں جن
خدا راضی ہو نہ کہ بُرے کاموں میں۔
آیت ۵۔ اشد۔ اعلیٰ مضبوطی پر۔
آیت ۶۔ وعد الصدق۔ پکے وعدے۔
آیت ۸۔ حق علیہم العقول۔ وہ ملازم ہو گئے اپنے فوجیوں کے
جن۔ اللہ تعالیٰ جیسا کہ خلق نور ہے ویسا ہی مانعِ ظلمت ہے
صفات بن رحیم و کریم ہونا ہے مگر ساتھ ہی وہ شدید البطش بھی ہے
کہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ خلق نور کے نیچے فرشتے۔ انبیاء و مخلص
مومن ہیں یہ سب نور کے فرزندان ہیں خلق ظلمت کے نیچے۔ ابلیس و غیرہ۔

لے اس مضمون کے لکھتے لکھتے مجھ خیال آیا ہے کہ احباب
پہرہ ہم سب کی دیانت کریں گے کہ ایسا ترجمہ کہاں سے مل سکتا ہے
اور ممکن ہے کہ بعض درست خط لکھیں کہ ایسے ترجمہ والا قرآن شریف
ہم کو بھیج دو۔ یا سکو اور جیسا کہ پہلے ہی جب کہی میں نے
کسی دوست کو لکھا کہ یہ ترجمہ اچھا ہے تو اس نے کہا کہ پھر لکھو
تو اس واسطے بہتر ہو گا کہ اس ترجمہ والے قرآن شریف کا
کچھ ذخیرہ یہاں ہم پہنچایا جائے چنانچہ اس کو واسطے میں
انشاء اللہ تجویز کرتا ہوں۔ ابھی سے یہ نہیں کہا جا سکا

م سکتا کہ ان کی قیمت کیا ہوگی۔ اس سے اگلے اخبار میں
اطلاع دی جا سکیگی۔ لیکن چونکہ بہت تہذیبی تعداد کو لکھی
جاوے گی اس واسطے جو صاحب خریدنا چاہیں ابھی مطلع کریں
محمد صادق عفی اللہ عنہ

آپ کی رائے کیا ہے؟

تین یہی چاہتا ہوں کہ ناظرین اس قسم کے درس کے بوج
اخبار ہونے کے متعلق اپنی رائے سے مطلع فرمادیں۔

آیت ۱۰۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۱۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۲۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۳۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۴۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۵۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۶۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۷۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۸۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۱۹۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۰۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۱۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۲۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۳۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۴۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۵۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۶۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۷۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۸۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۲۹۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔
آیت ۳۰۔ اذہبتم۔ تم غائب ہو گے۔

کلام امیر المومنین

رسول البیان کے بذریعہ اجماعی الاولیٰ سلمہ
کے رسالہ میں پیغمبروں کی موت کی سرخی کی ذیل پر
حضرت اقدس کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے
کہ ہمارا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں۔ اس پر حضرت
خلیفۃ المسیح نے ان کو ایک خط لکھا ہے۔ جو فائدہ عام
کے واسطے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

جناب میں!

ایڈیٹر صاحب البیان
کے نام ایک خط
ہمارا اندر کیا ہے؟
مختصر عرض ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشھد ان
محمدًا عبداً ورسولہ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کاملہ سے موصوف اور ہر قسم کے عیب
نقص سے منزہ ہے۔ اپنی ذات میں کیا اور صفات میں لپکتا
اپنے افعال میں بیس گشتی۔ اور اپنے تمام عبادات میں وعدہ
الشریک۔

۲۔ ملائکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور ان پر ایمان لانا واجب ہے
۳۔ تمام کتب الہیہ

۴۔ تمام رسولوں اور نبیوں۔

۵۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الملکی والمدنی
محمد بن عبد اللہ ابن آمنہ۔ خاتم النبیین رسول رب العالمین
میں۔ اور آپ پر جو کتاب نازل ہوئی کیا معنی اس پر اور
ان تمام چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ قرآن کریم بلا تحریف
و تبدل و کمی و زیادتی کے اسی ترتیب موجودہ پر سب کو حضرت
نبی کریم سے پہنچا۔

۶۔ تقدیر کا مسئلہ حتیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام اشیاء جو ہیں
اور جو ہونگی۔ اور جو ہو چکیں سب کا اللہ تعالیٰ کو اتم و اکمل طور پر
علم ہے۔ جو نیات کا بھی وہ عالم ہے۔ اور نیکی کا ثمرہ نیک
اور بدی کا خیر بد ہوتا ہے۔ جیسو کوئی کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے
و یعفو عن کثیر۔

۷۔ بعد الموت نفس کو بقا ہے۔ قبر سے لیکر حشر و نشر
مراہ جہنم و بہشت کے واقعات جو کچھ قرآن کریم اور احادیث
صحیحہ سے ثابت ہیں صحیح ہیں۔

۸۔ یہ صحابہ کرام کو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہ سے معاویہ و خیرہ
رضی اللہ عنہ۔ کسی کو برا نہیں کہتے اور نہ مل میں اولیٰ کی نسبت
بد اعتقاد ہیں۔ اہل بیت کو بدل اپنا محبوب و پیارا یقین
کرتے ہیں۔ تمام بیان حضرت نبی کریم کی حضرت خدیجہ
و عائشہ سے لے کر اور تمام خاندان نبوت۔ علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ و امام حسن و سبط اکبر اور امام حسین سبط اصغر شہید
اور ان کی والدہ ہول زہرا سیدۃ النساء اہل الجنتہ سب کو
اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ گروہ بدل یقین کرتے ہیں۔ صلوٰۃ
وسلام علیہم اجمعین۔

اولاد ابی ہول مرقی علیہ السلام کو علی بن حسین
زین العابدین اور محمد باقر العلوم اور جعفر الصادق سے
لیکر دید بن علی اور اولاد صادق علیہ السلام میں
حسن عسکری تک سب کو علماء باعلیٰ اور ائمہ دین
مانتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ۔ مالک۔ شافعی اور احمد کو ائمہ فقہا
سے۔ بخاری و مسلم۔ ابو داؤد اور نسائی کو ائمہ محدثین
سے۔ خواجہ عین الدین چشتی۔ اور شیخ عبدالقادر جیلانی
خواجہ نقشبند۔ و شیخ احمد سرہندی۔ شیخ شہاب الدین
سہروردی۔ ابو الحسن الشاذلی کو ائمہ تصوف۔ اس
لئے ان کو مکرم معظم واجب التقظیم اعتقاد کرتے ہیں
کتاب و سنت پر ان کا عمل ہے۔ اگر تبصریح دہان
مسند نے توفیق حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر
لیتے ہیں۔ اور اس لئے ہی سفر میں گیارہ رکعت
فرض اور خضر میں سترہ رکعت فرض۔ اور تین رکعت
وتر کے علاوہ۔ بیس رکعت روتب اور بعض
جاہلیں رکعت تک پڑھتے ہیں۔ ہر رکعت میں الحمد
اور کچھ حصہ قرآن کریم کا۔ اور رکوع و سجود میں تسبیح
و تہجد اور تہنیدین التیمات و صلوٰۃ و سلام و دعا پڑھتے
ہیں تمام رمضان شریف کے روزے رکھتے ہیں۔

چاندی میں ۵۲ قولہ چاندی پر چالیسواں حصہ۔ اور
۵۔ قولہ سونے پر ۱۰ ماشہ زکوٰۃ اور بارانی زمین پر
عشر اور نہری و چاہی زمین پر بیسواں حصہ زکوٰۃ
دیتے ہیں اور حج بیت اللہ کرتے ہیں۔ فضائل
میں ترقی اور رذائل سے بچنے میں لگے رہتے ہیں

مرزا

دین رہ کر کشندم و رہبوزند
نتابم روزہ ابوان محمد

لوگ اور آپ ہم پر کیوں خفا میں۔

۱۔ اس کے مرزائے جوئے مکالمہ آئینہ کا کیا مگر اس دعویٰ
کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنے صفات میں آں گاہ
ہے۔ پس اگر وہ پسے کسی سے ہوتا اور کلام کرتا
ہوتا۔ تو اب وہ کیوں نہیں ہوتا۔

اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین
انعمت علیہم من دنا ہے۔ کہ ابھی انبیاء۔ مدیقین
شہداء اور صلحا کی راہ عطا فرما۔ اور ان طواری میں
ایک راہ مکالمہ کی ہی ہے۔ پس اگر ہم مکالمہ کے معنی
میں تو کیا کفر کیا ہے؟ بنی اسرائیل کو اس لئے عبادت بل
پر ملامت ہوئی اولم یدانہ لایکلمہم

ولا یصلیہم سبیلہ۔ کہ ان کا معبود ان سے بات
نہیں کرتا اور ان کو ہدایت نہیں فرماتا۔

پس اس وقت مسلمان کیوں مکالمات الہیہ سے
انکار کرتے ہیں۔

۲۔ دعوے امامت و تجدید دین۔ اس کی بناء
مکالمات اور حدیث سے اس مانتہستین بھد دھا
دیجھا۔ اور سورہ لڑکی آیت اختلاف پر تھی اور حدیث
مجدد گذرتے رہے۔ پس اس صدی کو کیوں خالی
چھوڑتے ہیں

۳۔ دعوے ہدایت جس کا مدار وہی مکالمات تہو
اور حدیث لا مہدی الا عیسیٰ یصح حدیث
اسفار حدیث میں موجود ہے بھلہ ان کے ابن ماجہ میں
ہی ہے۔ مگر جابائے بہت حقارت و بری نگاہ سے
اس کا نام روایت اور ہذا صاحب کی قوم کے لئے
فرمادیا۔ کہ حدیث کے مرزائے اس روایت کو پیش
کیا ہے۔ حالانکہ یہ حدیث ہے اور پھر کیا مجتہد ہدی
نہیں ہوتا۔ الفات الفات

۴۔ دعوے عیسیٰ ابن مریم ہونے کا۔ اس کا ہوا ہی
مکالمہ آئینہ تھا۔ اور قرآن کریم کی آیت دمیہ انت
عمرات النبی احصنت فرجنا فینما فیہا من بعدنا
و صدقت لکلمات دھکا و کتبہ و کاتب من القائلین
پر تھی۔ اس آیت کریمہ سے پہلے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں
جس سے خطا ہو جائے وہ امراۃ فرعون کی مثل ہے
کرشیطان کے ماتحت ہے۔ وہ تو دعائیں کرے۔

جنتی من فرعون ۱۰۔ اعداس بانیہ میں ذکر ہے دوسری قسم کے مومن کا۔ دوسرا مومن وہ ہے جو محسن ہے وہ مومن ہوتا ہے اور جب اس پر کلام الہی کا نفع ہوتا ہے۔ تو مریم سے ابن مریم ہو جاتا ہے۔

اور تیسری وجہ۔ چون ملائکہ سے پئے قسے بھی دلوہ اند مصلحت ما بن مریم نام من بہا و عا ند چوتھی وجہ حضرت یحییٰ یسوع بن مریم ۵۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ بن مریم مر گئے۔ اس کے دلائل کے لئے آپ نے اپنی کتاب لکھی

۶۔ جو طبیعی موقت مر گئے وہ دنیا میں با بن جسم غیری واپس نہیں آتے۔ دعت وراثتہم بود خدایوم بعثت۔

۷۔ آپ نے ہزاروں پیشگوئیوں کیں جو صحیح ہوئیں۔ جو نظام کرسی کو نظر آتا ہے کہ صحیح نہیں۔ لیکن پر مرزا صاحب نے بہت کچھ لکھا ہے۔

آپ نے بایک محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانا اور اون کے عشق و محبت میں ہزاروں صفحہ لکھا ہے اور یہ لکھا ہے کہ میں نبی ہونے سے پیشگوئی کرنے والا ہوں مجھے اعداوت اور کلام الہی میں نبی کہا گیا۔ مگر نہ نبی تشریح۔ ادنیٰ مذہب تمام صوفیاء کرام کا ہے۔ فتوحات مکتوب باب پر آپ غور کریں۔

آپ کی سخی اور آپ کا مضمون کہ سے کم چار کھ سدا ان احمدین کو دکھ دینے والا ہے۔ اگرچہ آپ کے ساتھ بھی بہت سے اخبار اور رسائل ہیں۔ مولوی صاحب آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں اس پر دریافت طلب امر ہے کہ آپ کا اس بار سے بن دجی نبوت ہوئی ہے کہ آپ کا زمانہ نبوت کا زمانہ نہیں یا آپ کی دہریت کا معنی ہے۔ لہذا الدین۔

بعض دوستوں کی تکریم پر قلم بدر کے خط کا قلم پہلے کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ دوست اس کو پسند کریں گے اور اس کے متعلق کوئی صاحب بارشورہ نہ دیا جائے گا تو وہ جی ہم سننے کیلئے طیار ہیں۔

فروخت کتب بند چوک بھلی فروخت اور شاہ کا سہا بدر کا پاک ڈپو بند ہے۔

المفتی

۱۲ اسامع ایک شخص نے ایک دفعہ بزریدہ حضرت صاحب کے پوچھا تھا کہ بعض صوفی جو سلم کے قائل ہیں یہ جائز ہے یا نہیں فرمایا۔ غیرہ خیر و شرہ شریک اور فسار یا کہ گنا مزا میر کے ساتھ ہے۔

۱۳ حضرت مسیح موعود پر درود ایک شخص نے حضرت مسیح موعود پر درود کا خلیفہ المسیح سے پوچھا کہ نماز میں حضرت مسیح موعود پر درود پڑھنا جائز ہے آپ نے فرمایا۔

۱۴ لفظ آل محمد میں امام کا خیال کرلو۔ اور نماز میں کچھ تفرقہ و تبعل ہرگز مت کر دو۔ تاکید ہے۔ بن آخر نماز میں سلام سے پہلے جس قدر چاہو دعائیں مانگ لو جس زبان میں چاہو مانگو

۱۵ مگر نماز میں قطع و برید ہرگز نہ کرنا نور الدین ۱۹۱۴ء ۱۶۔ اگرچہ مسلمانوں سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ صرف ان اصحاب کی خدمت میں اخبار بھیجا جائے گا جن کی طرف سے قیمین پیشگی وصول ہوگی۔ ۱۷۔ اکثر برسنہ لکھتے ہیں کہ تمام اخبار بند کر کے جائیں گے جن کی طرف سے قیمتیں پیشگی وصول ہوتی ہیں اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے مینبر

مقدمہ شاعری

زمانہ تنقی پر ہے ہر چیز کی ترمیم ہو رہی ہے ہندی زبان اردو کا نقش اولین ہو رہا ہے جسے جب اپنے اعلیٰ معیار کو پہنچتی ہے۔ تو وہی پسندیدہ ہوتی ہے مگر ہندی زبان باوجود پیچھے رہ جانے کے اپنے اندر ایک لذت کہتی ہے۔ اس ذوق سے مجبور ہو کر اکل صاحب نے ماسٹر عبدالرحیم صاحب باقی کو فوری سے ایک ہندی نظم کی فزائش کی تھی جو یہ ناظرین کو۔

چلو چلو ری سکھی درشن کو پید کے آج جیا گہرا دتے، جتھہ سوں بچھرے پر تیم پید سے من منہ پتین زانہ پتہ ۲۔ تکیہ پتہ ہون میں ترس ترس دن گجوت سے موہے برن ترس گھنٹ گھنٹ کو اٹھا و کھلاؤ مدیں۔ جنین پر ان سورا کھیا و تتر ۳۔ سادوں کی گھٹا گھٹا دتے میں سمجھ نہیں جھولان جھولان میں

دل لی لہارا گات ہین۔ مہرے تورا پریم روادتے، ہ گڈیاں کے دھنی لہو موری کھر۔ مولا کے لئے کر تہ پہنچر بن تورے پر اسٹان نگر۔ مورا نا میں جیاب لاگتے۔ ۵۔ سند کٹھ یاد پرت مہرے جتھہ پیرا کی ان پرکت ہو تہہ تن تن دھن جتھہ پر دارون بھہ۔ آمل کا پتہ سادتے، ۶۔ کاری کاری سادوں کی آئی بنیا پیا پیا کر و تہی مہرے پچریا موری تیا پری بنجھہ سار سٹویا قوری دعا سے پار لگا دتے، ۷۔ اجڑ جی کے راج دولارے۔ ہندی سبھا کرشن ہمارے ترے لوکی کے تارن ہارے سبھل جگت گن گادتے، ۸۔ سپنے میں دکھا دو درس پیا بن تورے نہیں مورا لاجیا ناہن ملنے سبھی بھٹا جات ہیا۔ اسے لاکھ کو ڈبھھا دتے،

ڈاک ولایت

ویب صاحب۔ مٹرو جی صاحب کا خط آیا ہے۔ کہ امریکہ میں ایک مذہبی پارلیمنٹ ہوئی ہے جس میں ادوہن نے اسلام کی طرف سے تقریر کی ہے۔ ویب صاحب کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔ کہ

اپنی تقریر کا خلاصہ ارسال فرماوین عیسویت کو نقصان۔ منرا کرمن شہور سیاح امریکہ جنوبی امریکہ سے لکھتی ہیں کہ اس ملک میں لوگوں کے خیالات بدلتے جاتے ہیں اور وہ عیسائیت کو بالکل چھوڑ رہے ہیں۔ ایت دار کا دن گر جا جائے گی بجائے کہیل کوڈ اور دیگر سیرگاہوں میں گذارا جائے (اخبار فری ٹھنکر مطبوعہ لنڈن مورخہ ۹ اگست ۱۹۱۴ء)۔

اب خدا نہیں بولتا۔ پادری جس صاحب نے لنڈن میں ایک سچو دیال ہے جس میں ادوہن نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ لوگ خدا کے کلام کی پرواہ نہیں کرتے خدا ہمیشہ لوگوں سے بولتا آیا ہے مگر انہوں نے اس کی بات نہیں سنی۔ بن اب خدا اتان سے کلام نہیں کرتا اور میں صدیق سے یہ سلسلہ بند ہے (ایضاً)

چونکہ رمضان شریف قریب آ رہا ہے اس رمضان شریف کے واسطے احکام متعلق روزہ نیز شریعی اور غیر افطار کے اوقات ان شاء اللہ تعالیٰ اگلے اخبار میں شائع کرو جائیں گے

اطلاع

بے سلف نقصان اٹھا کر کارخانہ بدین یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ صرف ان اصحاب کی خدمت میں اخبار بھیجا جائے گا جن کی طرف سے قیمین پیشگی وصول ہوگی۔ ۱۷۔ اکثر برسنہ لکھتے ہیں کہ تمام اخبار بند کر کے جائیں گے جن کی طرف سے قیمتیں پیشگی وصول ہوتی ہیں اس واسطے اطلاع کی جاتی ہے مینبر

بدر کا مکالمہ بدر کیساتھ

چودھویں کا چاند کیسا ہی پیارا چاند ہوتا ہے پہلی رات کا وقت ہو مشرق کے سبزہ زار سے ذرا اوپر سر نکالے ہوئے مہتاب اپنے دلربا حُسن کے ساتھ چمک رہا ہو اور نظارہ کن ایک وسیع قطعہ آبِ کنارے بیٹھا قدرت کی خوبصورتی کا مظاہرہ کر رہا ہو اور پانی کا شغاف آئینہ صوفی کے قلب صافی کی طرح نظارہ کن کے سامنے دوسرا چاند لئے کھڑا ہو۔ تو ایسا وقت ایک سیر میں نگاہ کو کیا ہی لطف دے دے گا۔ ناظرین خود ہی غور فرمائیں اور میرے ساتھ اپنے آپ کو اس دلکش نظارہ سے خطرات کے واسطے اپنے خیالات کو ایک مرکز پر جمع کریں اور پھر سنیں کہ میرے ساتھ بدر نے زبان حال سے کیا گفتگو کی۔

میں نے کہا اے چاند۔ زمین کے ساتھ تیرے تعلقات خاص ہیں کیونکہ تو اس زمین کا چاند ہے۔ زمین سوچ کے گرد پھرتی ہے پر تو خود اس زمین کے گرد طواف کرتا رہتا ہے اور اس کے چاروں طرف چکر لگاتا ہوا پہرہ دیتا ہے رات کو بلکہ دن کو بھی تیرے پہرے کا وقت آتا ہے۔ تیرا خدا جس خدا یاد دلا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کا نبی ہی تجھے دیکھ کر پکارا دیتا ہے۔

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت ہلکا ہو گیا کیونکہ کچھ کچھ تیرا نشان اس میں جال پاتا تھا زمین کے ساتھ تیرے تعلقات ایسے گہرے ہیں کہ زمین کی روئیدگی پر تیرا اثر نمایاں رہتا ہے بلکہ اس سے ہی بڑھ کر زمین پر جو بعض انقلابات آتے ہیں ان کو اہل نجوم نے تیری طرف منسوب کیا ہے تیرا زکا فلاسفر شاہ عزیزی مشکلا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

این چہ شورے است کہ در دور قمر ہے بینم ہمہ آفاق پر از فتنہ و شرے میثم
اجتہاد میں ہی انہیں انقلابات کے متعلق اشارہ کیا کہ آج کل ایران کی کشمکش اور کشت و خون کی حالت اس کے سامنے منکشف ہوئی تھی جو اوس کے موعظ سے ایسے پردہ و اشعار سے لکھ کر آج تجھ سے کچھ بات چیت کرنا چاہتا ہوں۔ تو ہنوز جاپان میں سے ہوتا ہوا ہند میں داخل ہوا ہے بعد تو رومی دیر میں افغانستان

ایران سے ہوتا ہوا ترکی میں پہنچ جائیگا اور پھر یورپ امریکہ کا سیر کرنا ہوا واپس ہیشیا میں آئیگا۔ تجھے مسبر نہیں جب تک کہ میں شہر دہن کو دولت میں ایک بار دیکھنے لے۔ غیر۔ تو تو نے جاپان کا حال دیکھا ہو گا کہ چھوٹے سے جزیرے کے رہنے والوں نے روس میں سی و سیح سلطنت کا بیڑا کس بہادری سے غرق کر دیا۔ وہ جسے چھوٹا شمار کیا جاتا تھا بلکہ اس قابل نہ تھا کہ کسی شہر میں آئے اس سب کو درشت میں ڈال دیا اور بڑے بڑے لوگوں کو زرد خطرے کے مراقب سے زرد رنگ کر دیا۔ اس سے آگے چنی لوگ ہیں جنہوں نے ہزار ہا سال کی افیونی پینک سے ایسی انگڑائی لی ہے کہ افیون کے تمام ڈبے سمندر کے اس پار پھینک کر بیدار ہو بیٹھے ہیں آگے ہندوستان ہے اس کا حال تو عجیب ہی ہے اس دامن کی حکومت ہی لوگوں کو پسند نہیں آتی۔ سرکار انگریزی نے امن کو ایسا بڑا دیا ہے کہ وہ امن کی حد سے گذر کر اپنی تک پہنچ گیا ہے۔ رعایا ہے جو سرکار پر ناشین کرتی پھرتی ہے۔ اور سرکار سے جس نے رعایا کے برخلاف مقدمات کرتے ہوئے کئی لاکھ روپیہ خرچ کر دیا ہے۔ ہلا کہی کسی نے زمانہ میں ایسا ہی سنا یا دیکھا تھا کہ رعایا اپنی سرکار پر مقدمات چلائے اور سرکار اپنی رعایا پر عدالتوں میں ناشین کرتی پھرے۔ آگے افغانستان ہے۔ جہاں کہ امیر ہند کی سیر کے بعد انھیں کھول بیٹھے ہیں یا تو ذرا سے اختلاف کے سبب آدمی ذبح ہوتے تھے یا عید کی قربانی میں گائے کو چھڑا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندو رعایا کی گھومنا ہے پھر ایران کو دیکھو رعایا شاہ کو مارنا چاہتی ہے۔ شاہ رعایا کو قتل کر رہا ہے ہزاروں کے کشت و خون ہو گئے آگے ترکی ہے جہاں ترکش پارٹی نے پارلیمنٹ قائم کر لی ہے۔ بادشاہ سلامت خود تختار تختہ پر ہے۔ پر اسنے وزیر قید رکھے گئے۔ مارے گئے۔ یورپ میں خود ایک آفری پڑی ہے ایک بادشاہ دوسرے سے ملنے جاتا ہے تیسرا اس طافات کو اپنے واسطے جنگ کا اشی میم سمجھتا ہے پوپ صاحب باقوساری دنیا کے بادشاہ تھے یا ان کی چار دیوہی میں پناہ یعنی مشکل نظر آتی ہے۔ مرکز کو بادشاہ مولائی عبد العزیز شکست پر شکست کہا کہ بیت اللہ کو بہاگ آئے اور ادن کا بھائی بادشاہ بن بیٹھے۔ یہ اس زمین کو ہوا کیا کہ چاروں طرف ہل چل مچ گئی ہے کوئی ملک نہیں جہاں پہلے کا سا امن باقی رہا ہو۔

ایسے پیارے بدر کیا تو اس کا سبب تھا سبب کیا؟
اس سوال کے جواب میں بدر زبان حال سے کیا کہتا ہے۔ ناظرین ذرا غور سے سنیں۔ وہ کہتا ہے۔ اسے بدر میں تیرے سوال کا جواب ضرور دوں گا اور تیری معرفت ناظرین بدر کو میرا پیغام پہنچے گا۔ کیونکہ تو میرا ہم نام ہے کیا تجھ پر نام البدر سے بدل کر بدر رکھا گیا ہے۔ خدا کے مسخ نے جو تیرا نام ابتداء میں لکھا تھا وہ البدر ہی تھا اور سیر ہی نام کی طرف تو منسوب ہوتا تھا۔ لیکن میری طرح جب تیری حالت گھٹنے پڑنے لگی۔ تب تجھے فتح بدر کی طرف منسوب کرنے کے واسطے تیرا نام بدر رکھا گیا۔ لیکن وہ فتح بدر ہی دراصل کسی چودھویں عدد کی طرف اشارہ کرتی تھی اور اس لحاظ سے پھر ہی تو میرا ہم نام ہے اور تیرے نامیل پر میدان بدر اور سجد اقصی کے نقشوں کے درمیان گول دائروں میں میری تصویر اس بات کا تین ثبوت ہے کہ تجھے میرے ساتھ انس ہے۔ تو نے سچ کہا زمین کے انقلابات کے ساتھ میرا بہت کچھ تعلق ہے اور زمین کے حالات سے بہت کچھ آگاہ رہتا ہوں بلکہ زمین کی نسبت آسمان کے قریب ہونے کے سبب زمین کے متعلق آسمان پر جو کچھ مقدر ہوتا ہے اس سے ہی نسبتاً آپے پہلے باخبر ہو جاتا ہوں ہی سبب ہوا تھا کہ آج سے کوئی تیرہ سال پہلے زمین کے متعلق ہونا حادث کی خبر پاکر میں نے اندر سورج نے مل کر نام کیا اور سیاہ لباس پہنا اور اسی سیاہ لباس کے ساتھ ایک دفعہ مشرق میں اور پھر دوسری بار مغرب میں نمودار ہوئے تھے۔ تاکہ شاید زمین والے ہمارے اس رنگ کو دیکھ کر کچھ ہوشیار ہو جائیں اور اپنی حالت کو درست کر کے معاشرے پر جمع ہائیں پر انہوں نے پرواہ نہ کی اور اپنے کئے کا بدلہ پایا۔
سو سن لو تم اے اہل بد اور لوگوں کو سنا دو کہ زمین پر کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ پہلے آسمان پر مقدر نہ ہوئے اور جب کبھی زمین کے لوگ اپنی فطرت اور سستی سے خدا کو بھلا بیٹھتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ پھر ہی ان پر رحم کرنا چاہتا ہے اور وہ ہمیشہ ایسے وقت میں اپنا رسول ان کے درمیان بھیجتا ہے تاکہ ان کو گمراہ کرے کہ وہ ایمان لائیں اور ان کو عذابوں سے بچ جائیں۔ ایسے وقت میں زمین پر جو کچھ ہوتا ہے۔ اگرچہ ظاہر میں اس کے اسباب کہیں اور تلاش کریں مگر باطن میں ان تمام انقلابات کا مرکز وہی خدا کا ہوتا ہے اور اس کے پیغام شاعت اور اس کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے مثال کے طور پر دیکھو۔ یورپ میں کتنی مدت سے ریل جاری

ہے۔ ٹرکی خود ایک یورپین سلطنت ہے اور مذہب قوموں میں داخل ہے جس قدر مدد و رفت دنیا کی عربین شریفین کی طرف سے اس قدر کسی شہر کی طرف نہیں۔ سلطان ٹرکی خود خادم عربین کہلاتے ہیں لیکن کبھی کسی کو خیال نہ آیا۔ کہ عربین تک ییل بن جلتے۔ لیکن اب جب منشاء اہل ہندو کہ وہ پیشگوئی پوری ہو کہ مسیح موعود کے زمانہ میں آؤٹ بیکار ہو جائیں گے۔ تو لگے سب کے سب ییل بنانے کی فکر میں۔ ترکوں کو بھی جوش آیا اہل ہند نے بھی چندہ جمع کرنا شروع کیا پنجاب کے وہ اخبار جو پیشہ حضرت ہمدی محمود کے برخلاف نہ رہا گئے رہنا جہاں کو در بیان اپنے اخبار کے اجراء کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہیں وہ بھی اس پیش گوئی کے پورا کرنے کے منہ کو زریب تین کرنے کی کوشش میں سرگرداں ہو رہے ہیں۔ غرض اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی تائید اور امداد و نصرت کے واسطے ہو رہا ہے۔ تمہارا بنی احمد جلالی رنگت نہیں آیا بلکہ وہ جمالی رنگ کے ساتھ آیا ہے۔ جن محاک کے در بیان مذہبی آزادی حاصل نہیں ہے۔ رہا احمد کا پیغام .. کیوں کہ پہنچتا۔ ٹرکی کے درحانے احمد کے پیغام رسان کے واسطے چاروں طرف سے بند تھے۔ احمد کا ایک ادنی غلام صادق نام یورپ امریکہ کے ہر ایک شہر کو بے دھڑک تبلیغ کے خطوط کھنکھاتا اور کہتا ہیں بھینچا تھا مگر جب اسے ٹرکی کا خیال آتا تو وہ آہ بھر کر رہ جاتا کیونکہ ٹرکی کے داک خانہ سے کوئی کتاب یا خط اس معون کا گذر نہ سکتا تھا۔ پرخدا کو یہ منظور نہ تھا کہ ایسا ہو اس واسطے اس نے ٹرکی میں ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ تبلیغ کے واسطے تمام راہ کشادہ ہو گئے۔ رنگ ٹرکیس پارٹی تو مدت سے دنیا میں چلی آتی تھی پر اس کو توفیق نہ تھی کہ اپنے مقام عہدین کا سیلاب ہو جائے اور اس کے ممبر یورپ کے مختلف شہروں میں مارے مارے پھرتے تھے۔ اب اسی پارٹی کو خدا تعالیٰ نے یہ اقتدار دیدیا۔ کہ وہ ٹرکی پر حکمران ہو رہی ہے۔

ایسا ہی ایران میں پہلے کہاں ممکن تھا کہ کوئی اہل سنت والجماعت ملک کے اندر پہر جائے اور زندہ جاوے نکل آئے بلکہ بعض علاقوں میں تو جب تک حضرت علیؓ کو خدا نہ کہا جاوے۔ قتل کئے جانیکا خوف تھا۔ خدا تعالیٰ اس علاقہ کو اب صاف کر رہا ہے تاکہ اس میں دین احمدی کو آسانی سے پھیلا یا جاسکے۔

عزت۔ جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب تمہاری بہتری اور کھلائی کے واسطے ہے۔ خلقِ کلمانی الاوض جیداً۔ ہن تم ہی اپنی اصلاح کرو۔ اپنے دلوں کو پاک بناؤ۔ تقویٰ کی راہوں پر چلو۔ کیونکہ خدا کو شقی پیارے میں خدا کسی غلامِ قوم کا خدا نہیں وہ سب کا خدا ہے جو بدی کرتا ہے۔ وہ ذلیل ہو گا غواہ بنی کا بیامو۔ یہود کی طرح ایسا سمجھو کہ خدا تمہارا ہو گیا۔ ہن خدا نیکو کاروں کا ہے۔ نیکو کاری اختیار کرو۔ اپنے ظلم کے احکام کی پیروی کرو۔ دُعا میں معذور رہو یہی تمہارا بڑا اختیار ہے اس سے تم ساری دنیا کو فتح کر سکتے

انتشار اللہ تعالیٰ۔ فقط

چاند کا یہ بیان انقلاب زمانہ کے متعلق بہت تشفی بخش ہے اور اس کی آخر کیفیت قابل عمل ہے ہن اُس کا پہلا شکوہ متعلق نام کے جو ہے اس کے جواب میں اب اخبار کا نام تو بدلتا ہو گیا نہیں۔ البتہ چاند کی اس ہمدردی کے عوض میں جو اس کو ہمارے ساتھ ہے آئندہ اخبار کے نئی ایڈیٹریل مضامین اور نوٹس کا ہیڈنگ بجائے بدترکے البتہ ہو کر لیگا۔ آل خصوصیت کا فائدہ ہی دیتا ہے۔

میں آخرین دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس تمام حل چل کر جو زمانہ میں ہو رہی ہے ہمارے واسطے موجب خیر کرے اور اس کے شر سے ہمیں بچائے رکھے اور خلقت کو راہ ہدایت پر لاوے۔ آمین ختم آمین

یہودی سے تو ہندوی اچھا رہا

اس جگہ ہماری مراد یہودی سے وہ لوگ نہیں جنہوں نے
مسیح نامری کا انکار کیا تھا۔ بلکہ وہ ہیں جن کے متعلق حضرت
خاتم النبیین نے پیش گوئی کی تھی کہ یہ لوگ آخر زمانہ میں یسوع
ساتھ کمال مشابہت پیدا کریں گے۔ مولوی شاد اللہ صاحب
اپنے مرقع میں نوٹ دیتے ہیں کہ قادیانی مشن
بدن کمزور مور ہے ڈاک بھی کم آتی ہے گویا
کہ آپ محکمہ ڈاک کے آفیسر ہیں اور آپ کے پاس باقاعدہ رپورٹ
پہنچ گئی ہے کہ اب یہاں ڈاک پہلے کی طرح نہیں آتی۔
کیونکہ وہ موجب مولوی صاحب موصوف انگریزی عدالت
میں شہادت دیکچکے ہیں کہ مسلمان جتنا پس ہے جو وہ بول
سے اس سے اس کے تقویٰ میں کئی فرق نہیں آتا۔ تو

پیر جوجی میں آیا کہ گندار مسلمان بن گئی ہر بچ نہین کاش کہ
مروا یصاحب یہ بھی فرما دیتے کہ کزوری سے اون کی کیا مراد
ہے کیونکہ یہاں رہتے ہا لون کو تو کوئی تفریق معلوم نہین سوا ہے
اس کے چند حکمون بن کثرت کار و بار کے سبب بعض نئے عہدے
بڑھانے پڑے ہیں چونکہ موجودہ مہاجرین ان کاموں کو سر انجام
نہ دیتے ہتے اس واسطے ان خدمات پر بعض لائق احمدی
برادران باہر سے بلائے پڑے ہیں بال بعض کام جو بعض
دوست ہمدان فرما اپنے طور پر کر دیا کرتے ہتے اون کیواسطے
انجمن اور مجلسین بن گئی ہیں تاکہ وہ کام زیادہ وسعت اور
عمدگی سے سر انجام دے نہ با سکین تب تک کہ اعلیٰ جماعت
کی استقامت اور ترقی کو ایک ہندو نے محسوس کر کے اچھر
نوٹ لکھا ہے ۔ مگر مروا یصاحب موصوف اسے کزور فرماتے
ہیں ۔ وجہ یہ ہے کہ ہندو صاحب نے یہ بات قصصے کام نہیں
لیا ۔ اور مولوی صاحب کو خدا اور عداوت انصاف کی طرف
نہین آسنے دیتی ۔ وہ جہان کے دونوں کی نواہشیں متین ۔ کہ
حضرت مرزا صاحب کا وصال اس سلسلہ کہ ہلاک کر دیا گان خواہ
میں اپنے آپکو نامزد پکار کہسیا نے ہوتے ہوئے ایسے الفاظ کہہ
دیتے ہیں تاکہ اور نہین تو اسی طرح دل پہلے ۔ اب ہم مذکورہ بالا
ہندو صاحب کی رائے کا اخبار عام مورخہ ۲۲ ستمبر سے اقتباس
درج کرتے ہیں ۔

» جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ تقدس نبی میرزا غلام احمد صاحب
قادیانی کی وفات کے بعد ماس جدید فرقہ احمدیہ کو سخت نقصان پہنچے
اور اس کا شیرازہ منتشر ہو گا اور کہ ضرور سار جبرش کے اپنے خیال میں اس فتنہ
پڑیگا۔ جہاں تک اس نمایاں فرقہ اسلامی کے اخبارات اور دیگر
پر غصہ کی جاتی ہو اور ان کی چمکے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس فرقہ
اثر شایان ہونا شروع ہوا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ فرقہ احمدیہ کے اخبار
اور دیگر آدموں میں ببل خوش الحان کی وہ نوا بنجیاں منعقد ہیں
جو فرقہ احمدیہ کی نبیاد کی جان اور امانداری کا خطرہ بھیجی بھیجی جاتی
ہیں مرزا صاحب کے اچوتے اور فیض احمد مل بھائیوں کے خیالات
احمدی بدعتی کی جہلک دکھائی والی دلکش اور پُر اثر باتیں انہیں
وجود جسمانی کے ساتھ ختم ہو گئی ہیں اور ان کی البدیہ کلام کی نازک
اور تشریحات و قیاس کی بلند پروازیوں اب کم ہنر لیکن اور ان
کے بعد ان کی بیونکی ہوئی نئی سوچ کی نشوونما اس سرگرمی سے
ہو رہی کہ دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے مرزا صاحب کے زمانے میں ان
پیر و ان اور مہرمان کی آواز بند تھی کسی مرید کا مقدود نہیں تھا
اور ان کے مقابلہ میں اپنی جہاں فیض اشکارا کرنے کی جرأت کرتا تھا
اب دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ان کے پیر و ان فتنے کے کیسے پکڑے

[illegible]

یہ معلوم ہوا ہے کہ اسی صاحبانِ ہجران سے

حضرت علامہ محمد امجد علی قاسم

تمام احمدیہ جماعت کے نام

(اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم)

اس وقت میں اپنی تمام جماعت کو ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اس سلسلہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کا ایک ضروری جزو گورنمنٹ کی وفاداری تھی یہاں تک کہ کوئی کتاب انکی ایسی نہیں جس میں اس بات پر زور نہیں دیا گیا آپس میں صرف اپنی جماعت کو عام طور پر گورنمنٹ کے احسان اور اس کے برکات یاد دلانے کی یہ نصیحت کی تھی کہ وہ اس گورنمنٹ کے دل و جان سے وفادار اور ہر حال میں فدا کے لئے تیار رہیں۔ جیسا کہ تعلیم قرآنی بل جزا الاحسان والا احسان کا منشاء ہے بلکہ اپنی اس تعلیم سے کہ جہاد اور غازی مہدی کے آئے کا عقیدہ جو ایک دوسرے کے موبد میں دونوں سر اسر تعلیم الاسلام کے خلاف ہیں اس سلسلہ میں شامل ہونیوالے دلوں کو پھر ایک قسم کی بغاوت اور فساد اور شر کے خیالات سے پاک کر دیا تھا۔ ایسا ہی سال گذشتہ میں جب اس ملک ہند کے بعض اطراف میں بعض لوگوں نے فساد اور بغاوت کے خیالات پھیلانے شروع کئے۔ تو اس وقت بھی ہمارے امام نے مجھ و افاضیہ ساری جماعت کو یہ نصیحت کی کہ وہ گورنمنٹ کی وفاداری بت قدم رہیں اور نہ صرف ایسے لوگوں کے ساتھ جو گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو اکٹھے ہیں شامل نہ ہوں بلکہ جسے اللہ اپنے دوسرے وطنی بھائیوں کے اور غلط اور مفسدانہ خیالات کی اصلاح کی کوشش کریں۔ چنانچہ برٹش سلیم کے ائمہ ہند میں جو بعنوان ”اپنی تمام جماعت کے لئے ضروری نصیحت“ اپنے شائع فرمایا تھا اپنے یہ تحریر فرمایا تھا۔ کہ چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بُرائی

لے توجہ اور اس کے اصول اور نظام وقت کی افادیت کو

ہے بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ اور کی طلوع میں پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے میں اپنی تمام جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پورے گیارہ ہزار تکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں۔ جو قریباً چھ بیس برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے اور پرہیز اشتہار میں آگے چل کر یوں تحسیر فرمایا تھا۔ ”سو یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ ایسا شخص میری جماعت میں داخل نہیں رہ سکتا۔ جو اس گورنمنٹ کے مقابلہ پر کوئی باغیانہ خیال دل میں رکھے اور میرے نزدیک یہ سخت بد ذاتی ہے کہ جس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم ظالموں کے پنجے سے بچ گئے جاتے ہیں اور اس کے زیر سایہ ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے۔ اس کے احسان کے ہم شکر گزار ہوں اس تعلیم کے ہوتے ہوئے مجھے ضرورت نہ تھی کہ میں کچھ لکھتا مگر اس وقت بعض اور واقعات ایسے پیش آ گئے ہیں۔ کہ حضرت امام کی یہ تعلیم کی یاد دہانی میں ضروری سمجھتا ہوں۔ اس وقت بنگال میں اس بغاوت کے جس کے متعلق حضرت امام نے فکر ظاہر کیا تھا۔ بسبب ساری کا خطرناک رنگ اختیار کیا ہے۔ اور بعض شریر اور فساد لوگوں نے بعض جوشیلے مگر کم عقل نوجوانوں کو ساتھ ملا کر ملک میں بد امنی اور بد امنی پھیلانی چاہی ہے۔ مگر خوش قسمتی سے اس باخبر گورنمنٹ نے وقت پر اطلاع پاکر مفندوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان مفند لوگوں کی کارروائیوں کو ہم سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور جو یقین ہے کہ یہ جماعت جس کے امام نے گورنمنٹ کے مقابلہ پر کسی باغیانہ رنگ خیال کے دل میں جگہ دینے کو سخت ترین بد ذاتی قرار دیا ہے بلکہ ایسے شخص کو جماعت سے خارج کیا ہے تمام مفیدین کی کارروائیوں کو اسی طرح نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پھر بھی میں اپنی تمام جماعت کو جس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے یہ تاکید اور نصیحت کرتا ہوں اور خصوصاً جماعت کے اس حصہ کو جو بنگال میں رہتے ہیں کہ وہ ایسے تمام مفند لوگوں کی صحبت سے اجتناب کریں۔ بلکہ جس شخص کے خیالات میں کچھ بھی بغاوت

اور فساد کی بُرائی ہو اس سے قطعاً تعلق کریں اور حتی الوسع ایسے مفند لوگوں کے حالات کو گورنمنٹ کے نوٹس میں لانے کی کوشش کریں اور جہاں تک ہو اس گورنمنٹ کی خدمت کو عین اپنی سعادت سمجھیں۔ ایک اور امر بھی اس جگہ ذکر کرنے کے قابل آج کل بہت سے اخبارات کے یہ رویہ اختیار کر رہا ہے کہ وہ باغیانہ اور مفسدانہ خیالات کو پھیلاتے اور پبلک گورنمنٹ یا اس کے یوروپین افسروں کے خلاف اکٹھے رہتے ہیں۔ میں اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ایسی اخباروں کو ہرگز نہ خریدیں اور نہ پڑھیں اور نہ ہی ایسے لوگوں کے ساتھ جو اس قسم کے جرائم بکے سزا یافتہ ہوتے ہیں۔ کسی قسم کی کوئی ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیے کیونکہ ایسی ہمدردی دراصل ایک قسم کا ظلم ہے جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ مفسدانہ خیالات کے پھیلانے کا جرم کوئی برا جرم نہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کو اکٹھے اور مفسدانہ خیالات کی اشاعت کرنا نہ صرف گورنمنٹ کے خلاف ہی کارروائی ہے بلکہ اس کا بڑا اثر عام طور پر ملک کے امن پر پڑتا ہے اور جو لوگ ایسے مفسدانہ خیالات کو پھیلاتے ہیں وہ ملک کے ساتھ بد امنی نہیں کرتے بلکہ وہ دراصل اپنے ہوطنوں سے دشمنی کرتے ہیں۔

پھر یاد رکھو کہ مخفی سوسائٹیاں قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ قرآن مجید میں جو

انما النجوى من الشیطان۔ اور فرمایا ہے یا ایہا الذین امنوا اذا تناجستم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان ومعهیہ الرسول ومناجوا بالبر والتقوی۔

یہ صریح احکام قرآن کریم میں ہیں ہر ایک مسلمان کو ان صریح احکام کا پابند ہونا چاہیے۔ نیز یاد رکھو کہ ہمارے نبی کریم جو ہمارے حقیقی مطلع و مقتدا ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عملی طور پر مختلف گورنمنٹوں میں رہ کر اور صحابہ کرام کہ معظمت کے بے قانون شہر و ملک میں کیسے تیر و برسر کئے کہ عقل حیران ہوتی جو۔ اور جب دیکھا کہ صحابہ کرام پر طاقت سے زیادہ دھکا پڑتی اور بڑھتی جاتی ہیں۔ اور انہیں ناقابل برداشت ہیں۔ تو اپنے صحابہ کرام کو ارشاد فرمایا کہ ملک جس میں جہاں کا بادشاہ میری تہا سبھت کر دو۔ اس میں ایک مخفی

نہایت بڑا اور خطرناک

توجہ دے اور اس کے اصول اور نظام وقت کی افادیت کو

یہی تھا کہ میری قوم کو کسی نہ کسی وقت میرا سلاطین کے ماتحت رہنا پڑے گا۔ اوس وقت یہی سلطنت کے ماتحت رہیں جس طرح صحابہ کرام جنت کے سیدی بادشاہ کے ماتحت رہے۔

پس ہماری اس سلطنت کے ماتحت رہنے کا نونہ صحابہ کرام موجود ہیں جس طرح وہ جنت میں رہے اسی طرح تم ہندوستان میں رہو۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھو۔ کہ ہمارے امام صاحب کس طرح باطرح اور غرض کے لیے آئی کتابوں میں ہم کو تعلیم کر گئے ہیں۔ اس کی خلافت و وزیری سرگراست کرو۔ اجماع قرآن و اتباع نبی کریم و صحابہ کرام کو نہ چھوڑو۔

المختصر

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لیے جو اچکے رنجھن میں کاہل کر تے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ کھتے ہیں۔ ناطک ضرورت سے ہمارے دوست غفر بن جناب میں آئیوے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجبور ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۲۔ ایک مغز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو اچکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب جنت و ن کے علاقہ تاج دہلی اور اس کے قریب و جوار میں کھل کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ناطک ضرورت سے جو حسب ذیل اوصاف کا آدمی ہو۔ جوان عمر بخاندہ انٹرنس کم از کم مٹن پاس۔ برسر روزگار قوم کا بلوچ منسج ڈیرہ اسماعیل خان اور غازیخان خاص کتیل ذیل۔ ذرہ ہرود۔ سنگھ خلیع سیانوالی۔ تید۔ بہکمر۔ مظفر گڑھ اور ساوان مگر احمدی جماعت کا ہو۔

خط و کتابت بنام معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ ۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار جو عورت قوم قریشی کیواسے نکاح کی ضرورت سے عمر ۲۲ سال۔ پہلی اولاد ایک لڑکا ایک لڑکی عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت بنام معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۵۔ ایک نوجوان خوش فیکل شریف الطبع زمیندار اور صلح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ ڈویژنل راول پنڈی میں سب ڈپٹی شریف ہیں اوس کے لیے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان میں رشتہ نکاح کی ضرورت سے۔ خط و کتابت بنام معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لیے جو اچکے رنجھن میں کاہل کر تے ہیں اور قریب ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ کھتے ہیں۔ ناطک ضرورت سے ہمارے دوست غفر بن جناب میں آئیوے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجبور ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

بدرخواستین

مرتب
ابوالفضل محمد منظور الہی احمدی سودروی گنیلر
(سلسلہ ایسے دیکھو اخبار بدر موعظہ ۱۳ خورشیدیہ)

۳ شہر اُم المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

اچکے بابک نام زمرہ اور والدہ کا نام شمس بنت قیس تھا آپ کا پہلا نکاح سکوان بن عمرو سے ہوا تھا جس سے ایک لڑکا عبدالرحمن پیدا ہوا حضرت سودہ اور اہل کاشمیر سکوان بن عمرو و دو سلمان ہو گئے تھے اور جب دوسری دفعہ سلمان ہجرت کر کے حبش کو چلے گئے تو حضرت سودہ بھی اپنے خاوند کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر گئی تھیں جب وہ حبش سے واپس آئیں۔ تو کتب میں اہل کاشمیر کے خاوند کا انتقال ہو گیا سکس ہجری میں بعد وفات حضرت خدیجۃ الکبریٰ آپ بشورہ خلیفہ زور عثمان اہمات المؤمنین میں شامل ہوئیں ان کے گھر مبارک اُسوقت ۵۰ سال کی تھی آپ کا ہم چار نوم بیٹے اندازاً سو روپیہ قرار پایا تھا۔ آپ نے بیعت کبریٰ کیا تم کو۔ حضرت عائشہ صدیقہ نوریدہ ہا تھا۔ آپ نہایت خوش طبع اور عالی فہم تھیں۔ آپ کے ایک حدیث صحیح بخاری میں اور ۱۴ احادیث سنن میں مروی ہیں آپ نے آنحضرت کی وفات کے دس سال بعد شوال ۱۱ ہجری میں وفات پائی آپ کا سلسلہ نسب نبی و پشت میں آنحضرت کے ماتھے سے سودہ بنت زید بن نسیس بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرثد بن عامر بن نضی۔

اُم المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا

آپ حضرت عمر بن خطابؓ کے بیٹی زینب بنت منجوج کے بطن سے پیدا ہوئی پیدائش ششہ ہجری قبل میں ہوئی تھی آپ کے پہلے خاوند کا نام غنیم بن عذانہ تھا جس نے بعد اسلام لانے کے حضرت حفصہؓ کے ساتھ ہجرت حبش کی تھی بعد ازاں مدینہ منورہ کو ہجرت کی وغزوہ بدر کے بعد آپ کے خاوند نے وفات پائی تو ششہ ہجری میں آپ زمرہ اہمات المؤمنین میں جبکہ آپ کی عمر ۱۴ سال امد آنحضرتؐ کی عمر ۵۰ سال تھی داخل ہوئیں آپ کے کم و بیش ۶۰ احادیث مروی ہیں آپ بہت سلیقہ شعار۔ زائدہ اور متقیہ تھیں اور بہت روزہ رکھنے والی اور نوافل

بکثرت پڑھنے والی تھیں قرآن شریف کا وہ نسخہ جو اسلام میں اول ہی مادل مرتب ہوا تھا آپ ہی کے پاس پڑھتا تھا جبکہ لفظی بعد حضرت عثمانؓ کو دیکر مالک اسلام میں تقسیم کی گئیں۔ غرض آنحضرتؐ کا حضرت حفصہؓ کو طلاق دینا ہرگز کہیں سے ثابت نہیں ہوتا جو روایت بیان کی جاتی ہے۔ اس میں راوی کی شبہ نہا ہے حضرت حفصہؓ نے ۱۳ سال کی عمر میں سکس ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ اور وہیں دفن ہوئیں۔

سلسلہ حق کے ممبر

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پریت کو نیا دل کی جو فرست انبار میں درج ہوا کرتی تھی اوس میں سے بہت سے نام ہندوستانی میں جو درج اخبار زمین میں جس کے اخبار و درج کیا جاتا ہے اور اہل کاشمیر کے بعد وہ امام و درج کے ہندوستانی جنھوں نے پہلے حضرت امام مغفورؒ کی بیعت مذکی ہوئی تھی اور آپ کے وصال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔

شمس الدین سیرف شاہ پور	ابو محمد شمس باغ و دہلی
کمال الدین	شمس الدین
کرم دین	شمس الدین
والدہ کمال الدین	احمد دین کپورتھلہ
فتح دین	بکچہ احمد علیہ دہلی
سراج علی خان	پہل شہر پور
الہیہ	نظام الدین بونو وال کنگ
دختر	چک نمبر ۵ لائی پور
دختر	احمد دین
ابو کریم شمس کشمیری شاہ پور	محمد دین
فتح احمد جٹون	سماء سلطان بی بی
حاکم	جانب الدین
نامک موصوف کے پوتے	عبد الصمد خان دھان دھان
ضلع پٹیاری پور	گنگ
نظام الدین سید کیشل دہلی	آئی بخش کیشل لندہ پور بازار
فیروز پور	منجوری
ایوب علی نروانہ ضلع کرم گڑھ	ماظہ رحمت احمد صاحب لہم
پیشا پور	شاہد پور ضلع جوات
والدہ ایوب علی	فرزند محمد سعد السیرت کلاں

آزادی
تجربه

انہیں خیالات پہ پیر و سہارے نہیں بلکہ شریعت اور پاک دل لوگ ان خیالات سے ایک میں آمد و سب میں پدے لگے جاتے ہیں۔ یہی ہے جو بے باق استاد و حاکم ہر بار عیاں و نوکر ہو یا آقا، ایثار جو یا خیر، اراخار و شکر، یہی ہے جو کہ ان چیزیں ہیں۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتا ہے کہ اس کو ہم اچھے انبیاء میں نشاۃ اللہ
میں لائیں گے۔

یہ سچا حکمِ عالم کے متعلق
 فیض ربانی میں سب سے بڑا ہذا اگر کوئی سمجھتا ہے۔ تو
 وہ نالک کا ہے۔ سبحان اللہ گہرے بیچے ایک پیر میں اپنی
 عزیز و دور سے ملنے کی تمنا ہے۔ یہ سب سے بڑا غریب ہو یا امیر
 یا اراکین کے ناموں سے شمعِ حور۔ یہ زمینِ جانِ جان کی قدر بڑھتی جاتی ہے
 مصلحتِ دنیا کی کیفیت ہوئی جاتی ہے۔ لیکن رجسٹری کی فیس گہرا فسی بڑھی ہوئی ہے
 کہ واقعی دو پہر معلوم ہوتی ہے۔ اس سے خیال میں اگر جائے دوڑنے کے ایک آنہ
 کی بجائے تو محکمہ کا ایک نقد ان میں نہیں رہے گا۔

تو کہ روئے ایدوس نامہ ضروری ہے | موسمِ جلالت میں یہ بیمار ہے بیمار ڈاک ! یہ تین
 خصوصاً ان علاقوں میں جہاں سیلاب و غرق
 آئے ہیں وہاں مجھے لگے ہیں۔ جیسے سخت مشقت افراد ہو جاتے ہیں اس لئے
 نہایت سرفروشی ہے کہ ایسے موسم میں ہمارے علاوہ منخواہ کے کچھ ایدوس و یا جابا کرے

وہی پیسہ موجودہ دی پہلی معلوم تجربہ سے جس قدر تکلیف و وثاقت ہوا ہے وہ اخبار درج سے اور دیگر تجارتی کارخانوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہو سکتا ہے۔ جب وہی پیسہ کو آٹھ سو تین سو تالیس روپے (تین سو تالیس روپے) میں اضافہ کیا جائے تو اس سے اداسنی پریشانی اٹھانی پڑتی ہے کہ اسی تیرہ سو چارہ دوسری طرف ڈال دینے کے حکم کے ہیں کہ وہی کثرت کا سبب بنائیں ہیں۔ جب غیر یقین کو سوائے تکلیف کے اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تو یہ یقین خواہ مخواہ طریق جاری کر رکھا ہے بہتر ہے کہ اگر سب سے جاری کر دیا جاوے اور اگر قی اللہ غیر ممکن ہو تو ڈاک کے حکم کو کچھ کم کر دیا جائے۔ تاہم چار سو کے وہ پیشہ صحیح کیا کریں اور اگر وہ پیشہ صحیح کیا کریں جو ہر کارخانہ کو دینا چاہیے۔ پہلے لکھا جوتا ہے تو یہ اس کی ضرورت نہیں۔ تاہم اس صاف اور مکمل لکھا جاوے۔

خدا کے فضل سے قادیان کے وفاتر و بزرگوار و ترقی
قادیان میں ڈاک و دفعہ | کہ سب سے عین اور کام کی کثرت اس بات کی ابتداء ہو رہی ہے
 کہ ڈاک خانہ کے سب پرٹنامٹر صاحب کو ایک اور کلک دیا جاوے اور ساتھ ہی اس کے
 ڈاک کی آمد و رفت و دفعہ گردی جائے۔ یہ تجویز جناب یہ ٹنامٹر جنرل ڈاک خانہ کی

[illegible]

قادیان کی شرک

بٹالہ کا بگنا گفس | بٹالہ کے شیشین پردیل کی سواریاں

آریہ لوگ کا داستان کیمیا

انصارِ پیر
ہم اون لوگوں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے
انبار کی تیرہ شے دی ہیں و مصل فرمائے
اور کارخانہ کی ادراک کی۔ اسے جو

5/11/14

چند روز بعد - چنانچه پیش از این - کجایر میماند

اس مطلع انوار کا مسکن چھند
محبوبہ پر انوار کا مسکن چھند
دلدادد و گنج تدار کا مسکن چھند
آجڑی ہی سرکار کا مسکن چھند
محبوبان تو چار اے سنا کہ جو کاوی
در اس کہ ہے یہ جہ کہ عاشق و ضابطی

اے ریل توجہ دو گھر کا رہ آنا کچھ نہ وہ نشان کا میرے نقشہ تو دکھنا
 بے تاب یوں کا بھی میرے کچھ حال جتنا ہے ہر کے کھڑی میرے بطور کا یہ سنا
 یا شاہ تیرے ہند میں بھیج دیتا ہوں
 ان کو بھی بلا بھیجے شہر آدھ دیتا ہوں

شاہ ایران نے وعدہ کیا ہے کہ نو مہینے میں پادشہت بنائیں گے۔
میرے حفیظ کو اسید ہے کہ طاقتیں بادشاہ تسلیم کر رہیں گے۔

فرائض اور روس کی حالت بیان کر کے اور پہرہ پہنے خیالات کو پاک فرائض بتا کر ہو ا کھانے کی خواہشمند رہے۔

پانویس: الا آباد - ہتبر سلطنت برطانیہ کو چاہئے کہ اس
سلطنت ترکی کی اداروں کے نئے انتظام میں کرے
اور اپنے تعلقات کو اس کے ساتھ بڑھائے کیونکہ سلطنت
برطانیہ کے ماتحت ایک کثیر تعداد مسلمانوں کی ہے اور ان
کے ساتھ سے اسلامی سلطنت کے ساتھ انگریزوں کو بھی
قوموں کی محبت قائم کرنے چاہئیں۔

پھر کہ بہت معقول رہے ہے گذشتہ سالوں میں
برطانیہ کی غفلت سے جو موقع جرمن کو مل گیا تھا کہ ان تعلقات
میں برطانیہ سے بڑھ جائے اب اس کی تلافی ضروری ہے
..... سو جارج کی آواز کہ ہانا خطرناک ہے جو لوگ راج
کو آواز کو دیا اپنا ہتھ میں رہ کر گورنمنٹ کے احاطہ میں
کیا وہ ہمارے آئینہ دست میں فرانس، روس اور فارس اور
شکی سی شرمناک حالت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اور ناپاک خواہشوں کے اظہار کا۔ گورنمنٹ کو فرانس روس
فریس اور ٹکی کا نام سپریم ویکل دی جاتی ہے کیا ان ملکوں
لی حالات ہندوستان کے ساتھ ایک سان ہے۔ اون تمام
محاکمات میں پارلیمنٹ مانگے والے اور دینے والے ایک
ہی قوم کے لوگ ہیں اور بادشاہ کے متعلق العنان ہونے کی
صورت میں ہی حکام وقت اور وزراء اس قوم اور قبیلہ سے
ہیں اس واسطے پارلیمنٹ بل بنانے کی صورت میں ہی وہ حکومت
کو قائم۔ کہنے کی قابلیت رکھتے ہیں برخلاف اس کے ہندوستان
میں حکم اور رعایا فاتح اور مفتوح کا تعلق رکھتے ہیں مفتوح
بھی وہ جن کو فاتح نے رفتہ رفتہ مغربی تہذیب اور حکمرانی کے
طریق سے آگاہ کیا ہے۔ ہمارے ہندو ہما شے باوجود کسی
اختیار نہ پاسکتے ایسے جوش دکھاتے ہیں کہ اپنی سرکار کو روس
اور فرانس کا نمونہ دکھانے کی صریح دہکیاں دیتے ہیں تو
سوراجیہ پارلیمینٹ میں کیا کریں۔ اخیر میں پرکاش صاحب
لکھتے ہیں کہ مطلق برادہ نہ ہوئی جا ہیے۔ کہ ایسے پاک
فرائض کی ادائیگی میں کیا تکلیف پہنچتی ہے۔ ہمارے
نزدیک آریہ ہما شین کو چلہ شے کو اپنے اخبارات کی
ایڈیٹری پر ایسے صاحبان کو متعین نہ کیا کریں جن کی گہری

افسوس ہے کہ سرکار میں قدر رہا یا پھر
نری کرتی ہے اسی قدر غمزد لوگوں کو
جاتی ہے۔ باہر تو باہر قید خانہ میں بھی
راتوں سے باز نہیں آئے وہ بنگالی
سے بنگالی قیدی کو ریلوے کے ساتھ
وہ سرکاری گاڑی تیار نہ کیجیے کہ
قدر انتظام کے ساتھ ہی قید خانوں
میں بیٹھ جائیں اور مقدمہ دن کو
میں ہندو سراجیہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب
میں سٹیشن تین سال کی باسٹے جلی خا
یہ جرمانہ بھی دینا چڑھ گیا سرکار کے
نے سے کیا ہاتھ آیا۔ نری اور

احدال کا طریق اختیار کر کے ملک کو خود مت کر سکتے تھے
اوس سے ہی سہے خواہ مخواہ بے چینی پھیلانے سے
کیا حاصل ہوا۔ کہتے ہیں کہ ایک انارکٹ کو ٹیٹھ میں پکڑا
گیلا ہے انارکٹ وہ فرقہ ہے جو حکومت وقت کے برخلاف
سازش کرتا ہے۔ انارکٹوں کی ابتدا یورپ سے ہے۔
ہند کے انارکٹ بھی انہیں کے شاگرد ہیں۔ یورپین
لوگوں کے واسطے این ہمہ آور وہ تست والا عالم ہے
ورنہ ہندوستان کی پہلی سلطنتوں کی وقت میں ایسی باتیں
کون جانتا تھا۔ مدراس کے اخبار انڈیا نام کے برخلاف
بھی مقدمہ چل رہا ہے ملزم کی ضمانت نام منظور ہوئی ہے

کثرت باران کے سبب
چاروں طرف دھواں ہی پھیل
لگا سب سے زبردست دھواں

بارہ سو اسکان گر گیا ہے۔ نامور مینا ہی جہت سے اسکان گر گئے۔ ایسی ہی خبر بہن رسیا کو شہنشاہ پورہ وسلم وغیرہ تو تھیں آری میر، انیسویں صدی کے زمانہ میں تھے۔ جہت کے زحمت ہو جاتی ہے۔ ریلین جا بجا ٹوٹ گئی ہیں ڈیرہ غازی خان تو بالکل غرق آب ہو جاتا ہے۔ دریائے جہلم کے کنارے سمیرہ کے مقابلہ پر دوسری طرف ایک گاؤں اعدا آباد نام تھا۔ وہ بالکل بانی سے مسمار ہو گیا ہے ایک گہرائی نہیں۔ نا ایسا ہی فاضل کا خلع خیر زمین بالکل تباہ ہو گیا ہے۔

طغیانی سے جاریہ زمین ۱۳ جانین ضائع ہوئیں اور
قیہ باجوہ ایس لاکھ روپے کا مال برباد ہوا اور شمالی اور
جنوبی کیرلین میں ۱۲ جانین ضائع ہوئیں اور بارہ لاکھ روپے
کا مال نقصان ہوا۔

گلبرگِ زمین بارانی پھسلن سے چار حادے ہوئے۔
ہند۔ میں تھوڑے دن کی تعداد پانچ لاکھ سات ہزار
ہے۔

جلیان کے شہر ننگاٹھ میں آتش زدگی سے چار ہزار
مکانات راکھ ہو گئے۔
انگلستان کے ضلع کنٹین سیرہ اپ جس سے
شراب بنتی ہے اس کے تمام باغات تباہ ہو گئے ہیں اس
پر کام کرنے والے ہزاروں آدمی بے کار اور مایوس بہر تے ہیں۔

مضمون حضرت مولوی محمد حسن حبیبی صاحب کے مضمون
خلیفہ صاحب ایک ضروری مضمون آگیا اس واسطے اس کا ایک حصہ اعلیٰ
اجبار کی واسطے رکھا گیا بعد صاحب نے وعدہ فرمایا ہے کہ اس قسم کے خلیفہ

المشتر - احمد نور کا بی ہما جہ ازقا وین صلح محمد

عائقہ المرح مولانا سونوی حکیم نذرا الدین صاحب رضی اللہ عنہ سرسبز حضرت خلیفۃ المسیح
نشاہی نسخن کر مطابق تیار کیا ہوا ہر قسم اول میرا فتور غلہ قسم دوم
سرد قسم اول سرد دوم سرد ہر قسم کی پشادی رنگی اور گلابی موجود
الشمس احمد نور کا بی ہا جہ انقاویان ضلع گوردک اور

رسیدز

۲۴ اگست ۱۹۰۸ء	رسیدز
امیر محمد صاحب نمبر ۹۱۲	رحمت علی صاحب ۱۳
محمد الدین صاحب نمبر ۱۵۱	نور الدین صاحب ۱۸
جان محمد صاحب ۸۵۴	نور الحسن صاحب ۶۰
عبد الحکیم صاحب ۱۹۵۳	چاند خان صاحب ۵۴
محمد صدیق صاحب ۶۸۱	عبد الرحمن صاحب ۲۸
محمد بخش صاحب ۱۶۲۸	رحیم بخش صاحب ۹۹
محمد حسین صاحب ۸۳۲	غلام مصطفیٰ صاحب ۸۹۲
غایت الدین صاحب ۸۸۱	چراغ دین صاحب ۹
غایت الدین صاحب ۲۵۴	مراد بخش صاحب ۱۳۸
۲۴ اگست ۶	غلام محمد صاحب ۱۰۳۱
شادی ۱۲۱۲	عبدالحی صاحب ۱۱۲
غلام الاسلام ۸۵۹	ڈاکٹر مراد بخش صاحب ۱۹۸
مرزا خدا بخش صاحب ۹۳	رحمت علی صاحب ۱۸۳
مرزا غلام رسول ۲۲۳	گلاب الدین صاحب ۴۳
دولت علی صاحب ۲۰۶	یکم ستمبر ۱۹۰۸ء
چراغ دین صاحب ۳۲	سلطان جہان ۱۹۸۲
خزید علی صاحب پوری ۸۵۹	محمد علی شاہ صاحب ۱۹۹۸
سعد دین صاحب ۱۸۴۳	عبد اللہ صاحب ۱۲۶
مولوی غلام اکبر خان ۲۰۸۲	راجہ شاہ صاحب ۱۹۲
غلام حسین صاحب ۱۶۴۱	ام الدین صاحب ۱۲۶
۲۹ اگست ۶	عبد اللہ صاحب ۱۹
عبد اللہ صاحب ۱۵۶	فضل کیم صاحب ۱۹۲
عبد اللہ صاحب ۲۰۸	نظام الدین صاحب ۱
فوز الدین صاحب ۱۳۶۶	سید احمد صاحب ۲۳۹
پاکت علی صاحب ۱۸۹۱	ذیفین محمد صاحب ۱۶۹
محمد الدین صاحب ۸۳	محمد اشرف ۱۰۶۹
مس الدین صاحب ۱۶۳	جلال الدین صاحب ۲۱۲
محمد بخش صاحب ۱۶۱۲	ماشر نور بخش صاحب ۱۲
میں الرحمن صاحب ۸۸	اکبر علی صاحب ۳۹۵
۳۱ دسمبر ۶	مرزا عباس بیگ صاحب ۱
یر الدین صاحب ۲۰۵	مرزا محمد علی صاحب ۱۳۳
یر الدین صاحب ۱۸۲	محمد فضل صاحب ۳۳
نظ الدین صاحب ۱۸	عبد علی صاحب ۳
عبد حسین صاحب ۱۵۶	احمد الدین صاحب ۹۲

انبار کی قیمت کب ادا کرنی چاہیے

یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک خریدار سال بسال ماہ جنوری میں ہی اپنی قیمت ادا کرے ہر ایک صاحب کا اختیار ہے کہ سال کوئی ایک مہینہ اور یا پھر ادائیگی قیمت انبار کیو اسطے مقرر کر سکتا ہے۔ زمینداران کے واسطے آسانی ہوتی ہے اگر وہ ادائیگی قیمت کے واسطے ماہ جون کا مہینہ مقرر کریں۔ کیونکہ وہ آہام فصل کے برداشت کے میں لیکن یہ ضروری ہے کہ اس تاریخ کی قیمت ایک دفعہ پہلے وصول ہو جائے۔ مثلاً جو صاحب چاہتے ہیں کہ اس دفعہ جنوری میں ان کو دی جائے اور اس کے واسطے ضروری ہوگا کہ جون تک کی قیمت اب ادا کریں کیونکہ آئندہ کسی نام بغیر وصولی قیمت پیشگی کے انبار جاری نہ رہ سکیگا۔



میرے پاس مفصلہ ذیل کتابیں سلسلہ حقہ کی تائید میں ہیں اور پر سب مکان بنونے کے میں بیخ چار سو روپیہ کا مقروض ہوں اگر اس وقت احباب ایک ایک روپیہ کی کسی کتاب منگوائیں تو میری امداد ہو جائیگی اور کتابیں ادوں کے کام آجائیں گی۔ یکم ستمبر کی کتاب ارسال نہ ہونے کی۔ خرچ ڈاک سب سب فرم ہوگا

سلسل الفضائل	۶	سلسل التعليم	۲
تعلیم القرآن	۱	رسالہ مذک	۲
النظر	۱۸	چشمی مسیح	۱
کامن احمدی	۱	احمدی کائن	۸
مسیح کی آمد	۱	مکملہ احمدی	۱

الملتہ
عبدالحی عرب قادیان۔ ضلع گورداس پور

بکے پونہ۔ چونکہ کتابوں کا حساب ہوا ہے اس واسطے بدکار بک دپو
رہیگا۔ کوئی اخبار بدکار نیاسیل
ہوگی۔ اس یکم اکتوبر ۱۹۰۸ء
کتابوں کا شروع ہوگا
میں نہیں دیا گیا۔
مینجر

عجیب و غریب تجربے و بات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو با آپ کے احباب کو ہو تو بڑی قیمت طلب پارسل منگو اگر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات کچھ بھیجیں تاکہ تجربہ اور دین طبی تشخیص اور یہ کہ مدائنظر رکھا جاوے اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو تو باقی ماندہ دوائی محفوظ رکھے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض میں دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک سے دوائی کا محض ایک ہضمہ فرما رہے۔

یہ گولی قبض کے واسطے ایک گولی یا تین قبض
مصری گولیاں کچھ نہیں دو اوروں کے واسطے چار تمام انگریزی اور ایرانی ادویات سے مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی جڑ ۳۰
خونی بواسیر کیواسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے
تریاق البواسیر بڑھ کر کوئی نہیں۔ تین ہفتہ کیواسطے (۵۰)

تھریاق انفمازیس جس کو با استقلال استعمال کرنے سے خنازیر کا زہر بلا مادہ جانا رہتا ہے اور دم ہی نہیں ہو جاتا۔ ۵۰ یوم کیواسطے صبر

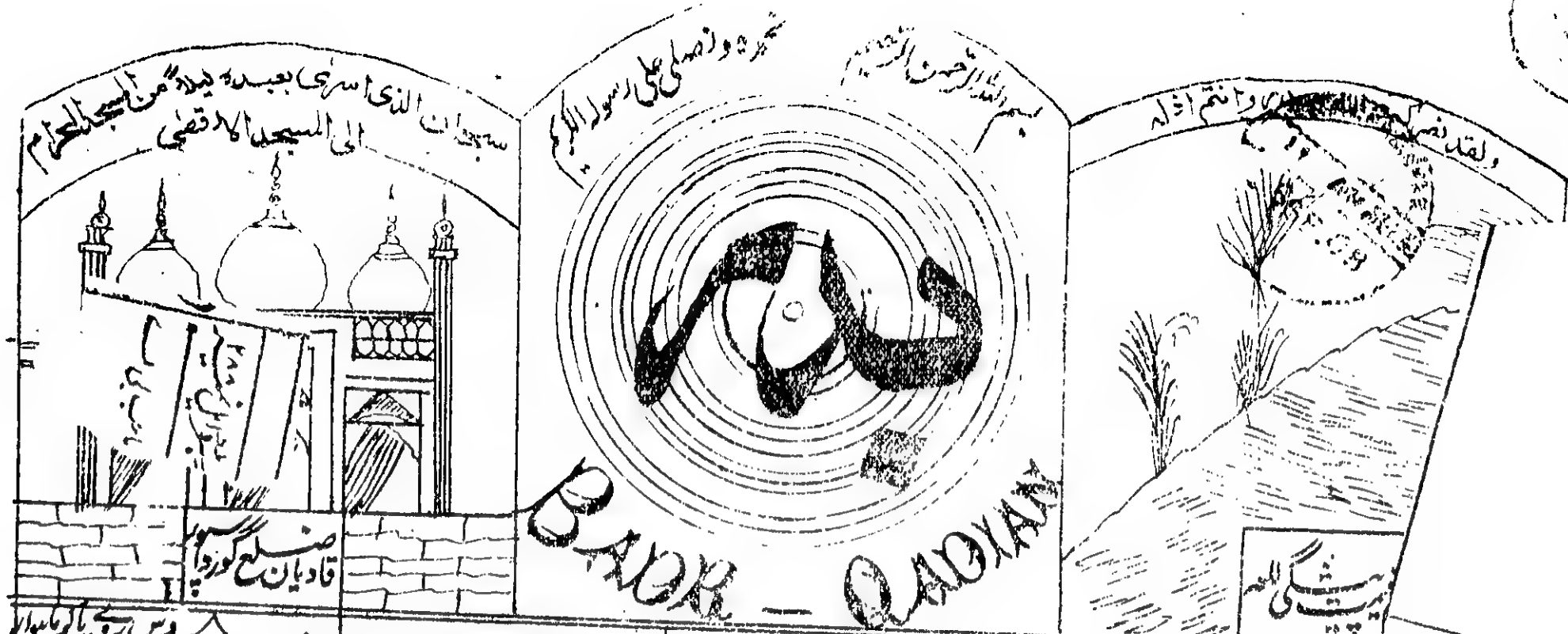
ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات کے
فیہابیٹس افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۲۰ یوم کیواسطے (صم)
یہ ایک ایسی دوائی ہے جس سے اکثر اقسام تب
تھہ روزگار خصوصاً تب وق اور صفراوی صیبات وغیرہ علاج
ہو سکتے ہیں اور حرارت بخاری کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور شامہ کے
نکالنے کے واسطے امداد کمزور دین کیواسطے بہت مفید ہے قیمت فی بوتلہ
جریان اور رقت جہر منی اور نہر سب کیواسطے عمدہ دوائی

اکسیر حریان ہے۔ فی خوراک ۲۰ تا ۴۰ خوراک کافی ہیں۔
آتشک جدید و کمنہ۔ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت (صم)
سوزاک قدیم و جدید۔ خوراک ایک ہفتہ۔ قیمت (۵۰)
مٹی اور ہشیر باکی محبت گولیاں جو اعلیٰ درجہ کے مفو
حسب صم سے مرکب ہیں۔ فی جڑ ۳۰

اکسیر تنفس کہانی اور دمہ اور قنٹ اشہا وغیرہ میں بہت
مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کیواسطے (۵۰)
نوٹ۔ ہماری ادویات سے بلا استثناء ہر ایک مذہب
قت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ان کے بلے میں یہ عایت
رکھی گئی ہے۔

المشہر

حکیم محمد زلمن معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب
رئیس مالیر کوٹلہ۔ قادیان۔ گورداس پور



چو گویم با تو گر آئی چسا در قادیان مینی چو گویم با تو گر آئی چسا در قادیان مینی
 درویشی شقا مینی غرض دارا لاما مینی درویشی شقا مینی غرض دارا لاما مینی
 موزن ۲ شعبان المعظم ۱۲۲۶ هـ علی صاحبها التحية والسلام مطابق ۲۲ شمس ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ اسوج ۱۹۶۲ء موزن ۲ شعبان المعظم ۱۲۲۶ هـ علی صاحبها التحية والسلام مطابق ۲۲ شمس ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ اسوج ۱۹۶۲ء
 جلد ۷ جلد ۷
 دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا
 ایدیتور و نیچر محمد صادق عفی اللہ ایدیتور و نیچر محمد صادق عفی اللہ
 سارے سہ ماہی ہمارے اچھا دارالامان ہمارا سارے سہ ماہی ہمارے اچھا دارالامان ہمارا
 فی رحیم فی رحیم

رمضان المبارک کی سحری و افطار کا وقت

وقت افطار منٹ	انتہائی وقت سحر منٹ	رمضان المبارک	اکتوبر	وقت افطار منٹ	انتہائی وقت سحر منٹ	رمضان المبارک	ستمبر
۶ — ۱۰	۵ — ۱۱	۱۲	۱۳	۶ — ۲۵	۵ — ۲	۱	۲۸
۶ — ۹	۵ — ۱۱	۱۷	۱۴	۶ — ۲۴	۵ — ۲	۲	۲۹
۶ — ۸	۵ — ۱۲	۱۸	۱۵	۶ — ۲۳	۵ — ۳	۳	۳۰
۶ — ۷	۵ — ۱۲	۱۹	۱۶	۶ — ۲۲	۵ — ۳	۴	یکم اکتوبر
۶ — ۵	۵ — ۱۳	۲۰	۱۷	۶ — ۲۱	۵ — ۴	۵	۲
۶ — ۴	۵ — ۱۳	۲۱	۱۸	۶ — ۲۰	۵ — ۵	۶	۳
۶ — ۳	۵ — ۱۴	۲۲	۱۹	۶ — ۱۹	۵ — ۵	۷	۴
۶ — ۲	۵ — ۱۵	۲۳	۲۰	۶ — ۱۸	۵ — ۶	۸	۵
۶ — ۱	۵ — ۱۵	۲۴	۲۱	۶ — ۱۷	۵ — ۶	۹	۶
۶ — ۰	۵ — ۱۶	۲۵	۲۲	۶ — ۱۶	۵ — ۷	۱۰	۷
۵ — ۵۹	۵ — ۱۶	۲۶	۲۳	۶ — ۱۵	۵ — ۸	۱۱	۸
۵ — ۵۸	۵ — ۱۸	۲۸	۲۴	۶ — ۱۴	۵ — ۸	۱۲	۹
۵ — ۵۷	۵ — ۱۸	۲۹	۲۵	۶ — ۱۳	۵ — ۹	۱۳	۱۰
۵ — ۵۶	۵ — ۱۹	۳۰	۲۶	۶ — ۱۲	۵ — ۹	۱۴	۱۱
			۲۷	۶ — ۱۱	۵ — ۱۰	۱۵	۱۲

۱۲ | ۱۵ | ۵ | ۱۶

مہر اوقات ریلوے سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق لکھے گئے ہیں اور لاہور کے مطلع و مغرب کے مطابق ہیں انھیں ہفتے زیادہ محکمات ساتھ لکھے جاسکیں گے۔ مکتوب - دہلی - بمبئی کے اصحاب اس فرق کا اندازہ بھی کر لیں جو مختلف شہروں کے اوقات میں سوچ چڑھنے اور ڈوبنے کا ہوتا ہے۔ اور ہر ایک صاحب اپنی گھر کی جگہ کے مطابق روزانہ کمی بیشی کر لیا کریں۔

دستور العمل - والیان ریاست ستہ - عام قیمت پیشگی للہ - مابعد کا کوئی حساب نہیں فی پرچہ ۳ روپے اخبار وقت پر پہنچنے سے ایک ہفتہ کے اندر اندر طلب پلٹے بعد میں نہیں مل سکے گا۔ رسید و اخبار میں دی جاو گی۔ تمام ترسیل مندر

(یدرپرس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پروپرائٹرز پر سنسٹرو پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق نیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

موتیہ میاں صاحب الدبائح سیریز برائے شریعہ و فرائض کے قواعد و اصول کے ساتھ

خطبہ جمعہ

امیر المومنین نے "یتیم جمعہ کو واذ قال رب اکمل لى صلاتک
الى بى اعل فی الارض خلیفہ یہ خطبہ پڑھا۔"

پہلے اپنے پیچھے رکوعوں سے ربط کے سلسلہ میں
فرما۔

سورة الحمد میں دو گروہوں کا ذکر ہے منعم علیہم ۱۰ بنوعقد ۱۰
علیہم ۱۰ منعم علیہم ۱۰ متقین فرمایا اور بتایا کہ وہ غیر پر
ایمان لاتے ہیں۔ سزا پڑھتے۔ اپنے مال و جان کو
خدا کی راہ میں خرچ کرتے۔ اور یقین رکھتے ہیں کہ
وحی کا سلسلہ ابتدا سے خلق آدم سے قائم رہے
تیا رہے۔ یہ لوگ ہمارے ہمارے ہیں کہ گھوڑوں
پر سوار ہیں اور مختلف فرستیدہ ہوں گے۔ وہ
لوگ ہیں جن کے لئے سنانا اور سمجھنا برابر ہے
انہیں شہدات سے انکار کرتے ہیں بنوعقد ۱۰
غیبہم ہیں ایسے ہی منافق۔

سوم و پنج ٹھٹھی سے گمراہ ہیں یا بد بھائیوں کی وجہ سے یہ ضال ہیں

اب ایک منعم علیہ کی مثال دیکھتا ہے۔
 اللہ نے فرشتوں سے دستور نہیں کیا بلکہ انہیں
 اطلاع دی یہ اطلاع دینا خاص فعل ہے جو
 بعض خواص پر ہوتا ہے کہ میں ایک خلیفہ بنا ہوا
 ہوں۔ خلیفہ کہتے ہیں گذشتہ قوم کے جانشین کو۔ جو
 اپنے پیچھے کسی کو چھوڑے بادشاہ کو (نظام ساری باطنی عظمت
 کو مثال ہے)

یہ ملاکہ وہ تھے جن کے متعلق عناصر کی زمینی خدشات
ہوتی ہیں اور یہ ثابت ہے اس آیت سے آشوب کثرت
ان کثرت میں اٹھایا۔ جو جس سے معلوم ہوا کہ عالین
اس حکم کے تکلف نہیں تھے۔ صوفیوں نے لکھا ہے
تمام عناصر کا مجموعہ انسان ہے۔ ہر عنصر پر ایک فرشتہ
ہوتا ہے وہ اپنے اپنے متعلقہ شے کی ماہیت
کو جانتے تھے وہ سمجھتے کہ یہ تمام عناصر ملنے کے ضرور ان
میں اختلاف ہوگا مگر انہیں معلوم نہ تھا خدا ان کو
مجموعہ کمالات بنا نا چاہتا ہے واقعی ہماری غذا
بھی ترکیب ہے کچھ اس میں چمچ (نک) ہے کچھ نباتات

کچھ حیوانات پس وہ بول اُٹھے کہ وہ فساد کر گیا اور
خونریزی مگر ہم تیری تسبیح و تہلیل کرتے ہیں تیری ذات
کو اس بات سے منبرہ سمجھتے ہیں کہ تیرا کوئی کام حکمت اور
نیک نتیجہ سے خالی ہو۔ فرشتے جو اعتراض کر رہے تھے

[illegible]

نبی کریمؐ کوئی بادل آتا تو مضطرانہ اندر باہر
پھرنے لگتے حضرت عائشہؓ نے عرض کی عرب کا
ملک تو ابر دیکھ کر خوش ہوتا ہے اپنے فرمایا عائشہ
کیا معلوم کہ اس بادل میں کوئی خدا کا عذاب ہو
بدر کے جنگ میں باوجود وعدہ نصرت الہی کے اپنے
ایک جمہور پڑی ڈال لی اور اس قدر عاجزی سے دعا کی کہ
اے چادر گرگنی! سپر البکر بول اٹھے کہ بس کیجھ خدا کا وعدہ ہے
میں نتج دو لگا۔ سپر صوفیوں نے لکھا ہے کہ البکر کو خدا کی نسبت
تنا علم نہ تھا جتنا نبی کریمؐ کو تھا وہ خدا کی غنا و ذاتی کو
چانتے تھے فرشتوں کے سوال سے اتان کو عبرت پکڑنی
چاہئے جسے نہ تو خدا کی صفات کا علم ہے نہ صفات سے پیدا

22

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح و فاضل حسن امر وہی و دیگر
بزرگان امت کی صحت قوم کے لیے مژدہ جہاں فدا
۲۔ ائمہ اربعہ صاحب عربی رنگوں سے تشریف لے آئے
ہیں۔ آپ رمضان کا مبارک مہینہ دارالانان میں اقامت
پذیر رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
۳۔ اخبار ایک روز لیٹ شیل ہوتا ہے جسکی وجہ یہ
ہے کہ کاتب ساٹھ روز سے مفقود الخبر ہے۔ محمد علی
یہاں انیس پرسمین بنی گیا ہے۔ اور مفتی صاحب سفر پر
میں اور تین ناگزیر بخاریں مبتلا۔ ایسی مجبوری کج حال رہنے میں
مجھے اخبار تیار کر دیا گیا۔

ترجمہ شاہ رائق الدین والاقرآن شریف میں جسکو حضرت
خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہے اور جسکو مد نظر رکھ کر درس
قرآن مجید کے نوٹ لکھے جاتے ہیں مجلد دوم پر مجھے
مل سکتا ہے قیمت ساری یا کچھ حصہ نیکی آئی چاہئے ورنہ
دکری پٹی نہ ہوگا۔ (محمد صادق ایڈیٹر)
احوال حباب احمدیہ
مفسر ذیل رباعیات عزیز جمالی محمد تقی خاں پٹیلانے اپنی انجمن
کے جلسہ میں پیش کی۔

(۱) اے اے یوسف! میری گھبراہٹ
 کس صلیب و قتلِ خنازیر کر گئی
 جو نہ پاس کے کیسے مناتے ہو تم خوشی
 بیٹے کو بھی تمہارے وہ بچیر کر گئی

۲۔ روزِ حشرِ جہنم بھی اہل جہاں ہونگے
 غمزدہ بے پرواں پر شفیعِ عالمیاں ہونگے
 خلیفہ سب جینگے جماعتِ اپنی اپنی کو
 سلامِ احمد کے پیچھے ہم بھی آخر کو رواں ہونگے

۳۔ اپنی دوری سے ذلیوں بچہ کو رکھ لیا ہو تا
 اس سے بہتر تھا کہ پاس اپنے بلایا ہوتا
 گردِ اہی صاف تھند میں پیارے احمد

اپنے روضہ کی مجھے شمع بنا یا ہو ۳ محمود الحسنی خان احمدی از پٹیالہ۔

فصل ثلث کا۔ بلکہ اس کا انشاء کر دیا کہ یہ ہے پس وہ کہ با حقیر طرح پر جو خدا عزوجل کی نسبت کرتا ہے، یہ نہیں چاہئے تھا۔ وہ چاہئے تھا۔ وقت بہت ہو گیا تھا اس لئے تو خیر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و خلیفہ علیہ السلام علیہم السلام
حضرت خلیفۃ المہدی دامیہ مولوی حکیم فدا اللہین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے مدد انہ

درس قرآن شریف

نوٹ

سورہ احقاف

گذشتہ سے پیوستہ

رکوع ۳

آیت ۱۔ عاد۔ عادون کا ملک بنیاد اور انینوا سے شروع ہو کر سقط اور عدن تک پھیلا ہوا تھا۔
اخا عاد۔ عادین کا بھائی۔ پیغمبر عادین کی قوم کی طرف اونہین میں سے مامور ہوا تھا۔
احقاف۔ ریت کے ٹیلے۔ جو اس ملک میں ہیں
خلت المنذر۔ اس قوم اور ملک پر اس سے پہلے ہونے والی گندہ کے تھے۔
الاعباد والالہ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہ اصل اصول تمام انبیاء کی عبادت کا۔ ہے کہ نفس ہوا کی پیروی کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور اسی کی عبادت کرو۔
اد دیت۔ دادیان۔ دادی کی جمع ہے۔
آیت ۳۔ عاد ضا مستقبلاً۔ سامنے آنی والا بادل۔
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادل کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے اور کہی اندر جاتے اور کہی باہر آتے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بادل کو دیکھ کر سارا جان خوش ہوتا ہے آپ کی گھبراتے ہیں۔ فرمایا اے عائشہ تو نہیں جانتی۔ عاد کی قوم بادل کو دیکھ کر خوش ہوتی تھی کہ یہ برسے گا مگر اس میں اون کے واسطے عذاب تھا۔
آیت ۴۔ کلنکم۔ خطاب ال کہ کہ ہے کہ تم ہی خوشیاں کر رہو اور اپنے بھائی کو جھٹلاتے ہو تمہارا یہی حال ہوگا۔
تجحدون۔ انکار کرتے رہو۔
حق بہم۔ ان پر لاک پڑا۔

دجعلنالہم سمعاً والبصاراً واذنہم لا یسمون
اونہین جو کس سے دور اندیش اور سمجھدار بنایا تھا۔
یستھزئون۔ خفیف سمجھتے تھے جس چیز کو خفیف سمجھتے تھے۔ وہی اون کو اسلئے موجب ہلاکت ہوئی۔

رکوع ۲

آیت ۱۔ لعلکم برجوعون۔ تاکہ وہ بریوں سے توبہ کر لیں
آیت ۲۔ جہا بانا۔ ریت کا ذریعہ
ضلوا۔ گم ہو گئے۔
آیت ۳۔ نفرا آمن الجن۔ نصیب کے پیروی سے۔
آیت ۴۔ معبد قالمابین بدایہ۔ تدریس میں جو پیشگوئیاں ایک نبی کے آنے کے متعلق ہیں وہ اس نبی اور قرآن سے پوری ہوتی ہیں۔ اور جو پیشگوئی یہ نبی خود کرتا ہے وہ وہی پوری ہوتی ہے۔
آیت ۵۔ لا تستعجل الہم۔ بدو مارنے میں جلدی نہ کرو (سورہ احقاف ختم ہوئی)

سورہ محمد

رکوع اول

آیت ۱۔ صفا۔ صفا۔ صفا
اضل۔ نابود کر دینا۔ ایک دوسرے کو مود پر ہے۔ عافا
ضالما فی الارض۔ وہاں ہی سمجھتے ہیں۔ ان کے عمل کا
ہر جائزین گئے۔ کفار نے تین بار اتفاق کر کے آنحضرت مسلم کے برخلاف جھگڑا کیا اور لشکر لے کر آئے مگر تینوں بار نامراد واپس ہوئے پہلی دفعہ بدر میں وہاں کفار کا جو قافلہ جا رہا تھا۔ وہ محض تجارت کے لئے نہ تھا بلکہ اصلی غرض ریشہ دوانی اور جاسوسی تھی۔ وہاں منہ کی کہانی پیر وہ خود وہ جہین تمام اضراب جمع ہوئے پر جنگ احمد۔
آیت ۲۔ دامنا بما نزل۔ یہ دو تفسیر ہے۔
آیت ۳۔ دامنا بالباطل۔ جوئے دیکھ کر۔
چونکہ دلائل نہیں ہوتے اس لئے اونہین سینہ بسینہ کہتے ہیں۔
آیت ۴۔ حق تضح الحراب اذارھا۔ یہ سب کچھ اس لئے کہ جنگوں کا بوجھ دنیا سے اٹھ جائے۔ یہاں تک کہ لڑائی ختم ہو جائے۔
نفیم۔ مٹ گھیر ہو جائے جنگ شروع۔

لا انتصہ منہم۔ ان سے انتقام لیکر چھوڑ دینا۔
مشکلات صرف اس لئے ہیں تاکہ تم روز آزمائی کو غصہ کے لئے محنت اور مشقت برداشت کر سکو۔
آیت ۵۔ یصلح بالہم۔ ان کے قلب کی اصلاح بغیر کسی اضطراب کے کر دیگا۔

آیت ۶۔ ان تنصر اللہ۔ غیر راہی بدو مارنے خدا کیلئے
آیت ۱۰۔ وللفکھین امثالہا۔ جیسے موسیٰ کے مقابل میں فرعون سے ہوا ایسے ہی ان کا فرعون سے ہوگا (پیشگوئی)
آیت ۱۱۔ مولیٰ۔ لفظ مولیٰ کے کئی معنی ہیں۔ چچا بھائی قریبی رشتہ دار۔ ازاو کرنے والا۔ ازاو کیا گیا۔ نامزد ہو گا۔
پکارا۔ جو کسی کے کامن میں مشغول ہو۔ اس جگہ مولیٰ سے مراد معین و مددگار کے ہیں۔ مومنوں کا معین اور مددگار خدا تعالیٰ ہے مگر کفار کا کوئی نہیں۔

رکوع دوم

جنت تجری من تحتہ الاغصاء۔ وہ درخت ایسے ہیں کہ آبشاری اون کی جڑوں سے اور اون کو ہر گی بجائے اس کے کہ وہ خود پانی کے متعلق ہوں۔
لما تاكل الانعام۔ جانور مٹا ہوتا ہے ذبح کے لئے دودھ کے لئے سواری کے لئے۔ ایسے ہی یہ کافرین ہلاکت کے لئے۔
آیت ۳۔ لمن ذین لاہ سورہ عملہ۔ وہ شخص ان پر نبی فعل کو عمرہ معلوم کرتا ہے۔
واتبعوا اعداءہم اور گری ہوئی خواہشوں کے نیچے رہ جانا ہے۔ جو ان گرتا ہے۔ بدی کی کشش بڑھتی جاتی ہے جیسے کوئی ثقیل جسم زمین کی طرف گرے تو جو ان گرتا ہے وہ کشش بڑھتی جاتی ہے۔
آیت ۴۔ مثل الجنة۔ پہلے جنت فراچکا ہے اب ان میں سے ایک کی مثال دیتا ہے۔ دنیا میں موجود ہے اور صحابہ کو ملا۔ عراق عرب۔ عراق عجم۔ شام۔ مصر۔ وغیرہ ممالک۔
غیر آسن۔ عرب میں ٹھہرے ہوئے پانی پر کائی جم جاتی ہے یہ ایسا نہ ہوگا۔

انھار من لبن۔ کثرت سے دودھ۔
انھار من حمرا۔ انھاروں کا تازہ پھوڑ۔
مغضراتہن جو بہیم۔ معلوم ہوا کہ ناعین مصر و شام و عراق سب مغضراتہن۔ شیعہ کے لئے کاری حرب۔

انہ کے خستہ کا ثبوت اس جہت سے دیا کہ جب پیشگوئی کا ایک حصہ دنیا میں خستہ نہ ہو گا پورا ہو گیا تو آخرت میں بقاعدہ اربعہ مناسب ضرور ملے گا۔

آیت ۵۔ ما ذاق الالف۔ بطور تسخیر کہتے کہ یہودیہ کی باتیں کرتا ہے۔

آیت ۶۔ الالف الساعة۔ اہل مکہ کے زوال کی گہری اشارت اظہار۔ اس کے آثار تو ظاہر ہو رہے ہیں۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ حکمتہ۔ صاف حکم لفظاً معشوق۔ گویا موت آ رہی گئی۔

آیت ۲۔ ادلی لہم۔ دہشکار طاعت۔ فرمانبرداری بڑی چیز ہے نفس کے خلاف ہو پھر ہی اس نے یہی طاعت ہے۔

قول معبود۔ نبی کریم نے فرمایا ہے ہل یکب اللہ الاحسان اللہ اللہ۔ یہی زبان ہی دوزخ میں ڈلوایگی۔ صدق اللہ۔ خدا کے سامنے راستہ بنائے۔

آیت ۳۔ تولیتم۔ حکم پائے جاؤ۔

تقدوا۔ یہ پیشگوئی ہے جب حکومت ہاتھ میں آتی ہے تو اذاعہ طبع رچی کر تم میں۔

آیت ۴۔ اخلایتہم یرون القرآن۔ یہی ہے کہ کرمیت سے پڑھتے ہیں انہی آئی تو قرآن کی زبان۔ ہر ایک میں سوچو کہ وہ دوسرے کے مقابلہ میں تدبر فی القرآن کتنا آگاہ ہے۔

رکوع چہارم

لن یخرج اللہ اضغانہم۔ کوئی انسان نہیں چاہتا کہ اس کی کوئی بدی اگر کوئی کسی پر ظہر ہو۔ کڑھری پر ملا بڑا شکل ہے دل پر اثر نہیں کرتا کہ اپنے ہم چشمن میں ذلیل ہوں۔ پس ایسے مریض اپنے مرض کی فکر کریں واللہ مخرج ما کنتم تکتُمون۔ اس آیت نے مجھے بہت برائیوں اور کبروں اور غلطیوں سے روکا ہے۔

آیت ۵۔ اطیعوا الرسول۔ اپنی طرف سے دیکھو نہ کرنا کسی نئی عبادتیں نہ کرنا جو ہیں پر اللہ اور اس کے رسول کی ہر نہ ہو۔

آیت ۱۰۔ ان تنولوا۔ خدا کے کام تو آخر ہو کر رہیں گے۔ افسوس تو یہ کہ وہ اپنا کام کسی دوسری قوم کے

سور الفتح

رکوع اول

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خواب کی بنا پر کہ تشریف لے گئے وہیل کے نام پر مدینہ نام ایک مقام ہے جب وہاں پہنچے تو کہ دسے مزاحم ہوئے آخر ہی جی جی گفتگو کے بعد مسیح نامہ لکھا گیا جس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ آپ اس سال واپس چلے جاویں (۲) آئندہ سال آئیں۔ تو ہتھکڑ بند ہوں۔ یعنی تو ایران غلافوں میں تیر ترکشتوں میں (۳) مکہ والوں کا کوئی آدمی جائے تو واپس دیدیا جائے کیسے لافن کا کہ آئے تو ہم نہ دین گے۔

سودہ نخل میں یہ سب بطور پیشگوئی مذکور ہے۔ کہ ایک عہد ہو گا کہ پھر ساتھ ہی چاہا کہ یہ تو زمین گے چنانچہ فرمایا۔

واذ فرما بعد اللہ اذا عاہدتم ولا تنقضوا الا عاہدکم چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کہ والوں نے عہد شکنی کی۔

آیت ۱۔ انا فتحنا۔ اس میں مقام مدینہ کا ذکر ہے کیونکہ یہ مسیح فتح مکہ کی پیش خبر تھی۔ بعض کہتے ہیں آپ جاتے ہوئے خبر فتح کیا۔ یہ اس کی طرف اشارہ ہے۔

لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک۔ تاسعہ دہ کرے تیرے ذنب سے وہ قصور جو انہوں نے تیرے کئے ہجرت سے پہلے جب تو کہ میں تھا۔

دما تا حذر۔ اور تیرے وہ قصور جو انہوں نے اس وقت کئے جب کہ تو وہاں سے چلا آیا۔

دوسرے معنی امام نے کئے ہیں۔

انسان جب کوئی کام کرتا ہے اور اس کا نتیجہ پورا پورا نہیں نکلتا۔ تو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح کے عیوب اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ سو اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ جب ہم اسے نفع دینگے۔ تو ہر تمام الزامات اور عیوب اور نقائص جو تیرے طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ یہ سب ٹھانپ دے تو دین گے اور سوائے جاویں گے۔ پھر کوئی ان عیوب کو تیری طرف منسوب کرنے کی جرأت نہ کرے گا۔ جو پہلے ہوئے اور نہ آئندہ کوئی الزام تجھ پر لگا سکے گا تیرے معنی جو بعض مونیہ کے ہیں۔ ذنب چھوٹی چھوٹی فروگزاشتوں کو کہتے ہیں۔

آیت ۴۔ انزل السکینہ۔ اللہ تعالیٰ اتلاؤں کے وقت مومن کے دل پر ایک خاص اطمینان و تسلی نازل

کرتا ہے۔ مدینہ میں بظاہر صلح ہو کر گئی تھی صحابہ قائم ہے جیسے ہمارے مسیح کی وفات پر ہماری جماعت۔

آیت ۵۔ یغذب المنافقین۔ ایک عذاب تو یہ ہے کہ ان کی امیدوں کے خلاف ہو گا۔

آیت ۸۔ شاہدا۔ اپنے اصحاب کا گواہ بن۔

آیت ۹۔ تسجود۔ تو منیر میں اختلاف ہے بعض اللہ کی طرف پھیرنے میں۔ بعض رسول کریم کی طرف اس صورت میں یہ مراد ہے کہ رسول کریم پر کوئی الزام نہ ہو تو ان کی تنزیہ کرے۔

آیت ۱۰۔ ید اللہ فوق ید یم۔ یہ جو تیرے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ وہ بھی تیری مدد کرتے ہیں۔ مگر اللہ کا ہاتھ ان سب کے ہاتھ پر ہے۔

رکوع دوم

المخلفون۔ جب نبی کریم مدینہ کے مقام پر گئے تو کچھ لوگ نہ گئے مدینہ کے پیچھے رہ گئے۔ ہتھ بہ ان کا ذکر ہے انسان سے اعمال نیک ہونے میں ہرے ہی بھلے ہی رکھیں کسی چوٹے سے عمل کا دار بڑے اخلاص پر ہوتا ہے وہ بڑے بڑے مفید نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً ایک پیاسے سے کتنے کو پانی پلایا اور وہ بخش گیا۔ اسی طرح بدیوں کی حالت میں بعض اوقات آدمی کسی بدی کو خفیف خیال کرتا ہے کہ وہ حاصل نتیجہ اس کا بہت برا ہوتا ہے۔ حضرت امیر حمزہ نے اپنی ایک حالت میں اونٹنی کو کاٹا اور اس کا کھجور نکالا۔ آخر ان کا یہی کھجور نکالا گیا۔ پس یاد رکھو کہ ایمان میں خوف والہ جہاں ایک شخص کو زبان و قلم کے چلانے میں احتیاط لازم ہے۔

آیت ۲۔ ظن السوء۔ یہ جو غور کر کے دیکھا ہو جسے جو مذہب میں سب بظنی سے لگتے ہیں بعض کو خدا کی نسبت بظنی ہے۔ تو اس کے صفات کے منکر ہو گئے نہوت کا انکار ہی اسی بظنی سے ناشی ہوتا ہے آریہ دعا سے منکر میں اس کی جڑ ہی پھینک دو۔

بور کا لفظ بڑا خطرناک ہے جس میں ظن سے نقصان اٹھا لینا بظنی کی ہلاکت ہے بہتر ہے

آیت ۴۔ یغفرلک اللہ۔ ایک خاص گمراہ مراد یہ نہیں کہ اندام دہند جسے چاہے بخندے۔

قل للمخلفین من الاعراب۔ یہ بڑی عجیب پیشگوئی ہے اس حضرت صدیق و فاروق کی غفلت ہی ثابت ہوئی ہے۔

فرمایا ہے نبی کریم تیرے ساتھ نہ جائیں گے مگر ایک لڑکھو ہے جو عینک سوا ہے (فاروق۔ روم۔ مصر) ان سے لڑائی ہوئی۔ ان کی طرف تم کو بلایا جاویگا اگر ان خلفاء راشدین کی اطاعت

وہاں سے کوئی ایسا نہ ہو کہ اس کے لئے سزا ہو۔ کہ جو کوئی ایسا نہ ہو کہ اس کے لئے سزا ہو۔ کہ جو کوئی ایسا نہ ہو کہ اس کے لئے سزا ہو۔

عورتوں کی اصلاح کس طرح ہو سکتی ہے | ایک

قابلِ قدر ولی ایمان ہے | سے مجھے خط لکھا کہ حضرت خلیفہ

وہ جو سیرتِ نوح (ع) کا پیروں پر
ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح
کی خدمت میں خط لکھا کہ میری

فرمایا اس کو لکھا جائے کہ یہ دوسو کھربے اونہم ہرگز نہ
 نہیں۔ زمین کو چاہیے کہ منافبات کرے اور امتعالی سے فستے

مولوی فضل مین جہا مرحوم غشاب

فرمایا: (میں نے) تمہارا نام (جوڑ دیا) جوڑ دیا کے بعض طلباء کو

قرآن مجید پر تمام قوانین - تمدنی - تاریخی - طبیعی -

دعوت کے لیے ایک اختلاف کی بھی ضرورت ہے

ایک اپنی نظم

(جو سنت نبویؐ کی حالت میں گھر بھی لٹا تھا)

یہ یوں کہتی اُسید تروے آئیگی۔

خدمتِ دین میں جاں اپنی فدا کر دینا

جیل ہی سر پہ ہے تلوار مرے مہدی کی
جو صدا نکلے وہ ہے چمکنے چلاتے کی
دوڑتی اتنی قدم لینے اجابت اس کی

چیر کر سینہ دکھاؤں دلی بریان اپنا
تارے بس کو مگر دیکھنے دکھلانے کی
کہانے پہنچے سے تو نفرت ہی مگر عادت

ایک چلو ہی میں گہر بار بھلا یا ہر سکو
خوب سے مرے ساقی ترے چمائے کی
آکھڑے کی نہیں ہون کہ بل جان میں

آستان چھوڑنے کا میں نہیں غم خانے کی
معنی پر درجہ میں آواز سے اون کو کیا کام
باطنی لوگوں کو تہی نہیں کانے کی

قلزم عشق سے نکلے من یہ پتے موتی

مگر مجھے اطمینان آئی ہو پتہ دلنے کی

ہوش و حواسِ پاک سے لے کر ان کا تہذیبی طائفہ ہی گھسائے کی۔

البک ماہنامہ ۲۲ مئی ۱۴۳۷ھ

”ماہ صیام“

نماز کے بعد دوسری عبادت جو مسلمانوں کو دینی تہذیب قوموں سے ممتاز کرتی ہے وہ صوم ہے۔

افسوس کہ علم مسلمانوں نے اس مبارک جینے کی عزت و حرمت کا کچھ پاس نہیں کیا یا وہ زمانہ تھا کہ تمام بالغ مرد بلکہ شوق سے بعض نابالغ بھی بجز اس صورت کے کہ کوئی عذر شرعی ہو روزہ رکھتے تھے۔ دیہات میں اگر کوئی توڑگم ہوتا تو مولوی صاحب اس میں پانی ڈال دیتے اور لوگ اس پر ناراض ہونے کی بجائے ناوم ہوتے یا اب یہ زمانہ ہے کہ کھلے بندوں لوگ باہر کھاتے پیتے ہیں اب بعض دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ فیصدی مرد بھی روزہ دار نہیں ملتے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت دلوں میں کچھ نہیں رہی۔ اور دوم لوگ اس بات کو نہیں جانتے کہ روزہ رکھنے کے کیا فائدے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کی اس جہالت سے فائدہ اٹھا کر کئی عیسائی مرد اور عورتیں ادھر ادھر دیہات میں گھومتے پھرتے ہیں اور بڑی نرمی سے پوچھتے ہیں آپ کو روزہ رکھنے سے کیا فائدہ۔ خدا کسی کو بھی کون مار کر خوش نہیں ہوتا۔ یہ بات عام سادہ لوحوں پر بہت اثر کرتی ہو روزہ رکھنے کا مقصد ہے۔ روزہ ایک عاشقانہ عبادت ہے۔ روزے کا مقصد خداوند کریم نے بتلایا ہے کہ بعد کم تتقون یعنی یہ حکم اس لئے ہے کہ تا تم تقی بن جاؤ۔ اور یہ تقویٰ مارنچا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ ثم نبی الذین اتقوا۔ پھر تم تقویٰ کو بات دین گے۔ یہ تقویٰ وہ نعمت ہے جسے یہ حاصل ہو خدا تعالیٰ خود اس کا فیصلہ ہو جاتا اور اس کو وہ رزق دیتا ہے جہاں سے اسے بھی معلوم نہیں ہوتا تقویٰ حاصل ہونے کا ایک طریق یہ ہے کہ جب انسان حلال اشیاء سے حکم الہی رکھتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ حلال اشیاء نہ کرے۔

پھر روزوں کے مفصلہ ذیل فوائد میں دو سر فوائد (۱) مسکینوں کی محبت کا اندازہ ہو جاتا ہے جب اپنے تین ہوک پائیس لگتی ہے۔ تو اس وقت

اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان غریب سکیں لوگوں کو بھی ایسی ہی تکلیف ہوتی ہوگی (۲) پھر کسی مقصد کی وقت صبر و قناعت کا مہلے سکتا ہے اور برداشت کا مادہ پیدا ہو سکتا ہے (۳) اس میں یہ تعلیم ہے کہ تم گناہوں سے اگر چاہو تو بچ سکتے ہو (۴) یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے (۵)

سچی ہوک کے بعد کھانا کھانے سے محبت اچھی رہتی ہے (۶) شک کی توفیق ہوتی ہے کیونکہ جو چیز عین ضرورت کے تحت ہے اس پر بے اختیار الحمد للہ لگتا ہے کئی مسلمان روزہ کھانا کھاتے ہیں مگر کتنے ہیں جو کھانا کھاتے پیتے ہیں (۷) بڑی اور بڑی داری کا سبق حاصل ہوتا ہے (۸) عاقل ہوتی ہے (۹) فرشتوں میں ہماری تعریف کی جاتی ہے۔ (۱۰) شب بیداری کی مشق کرائی جاتی ہے اور یہ سب کچھ ایسا ہے کہ دیکھو تم جہاں خدا کے لئے شوق سے اُٹھ کر کھاتے ہو پس روحانی غذا (پہچ) کیونکہ کیوں نہیں آٹھ سکتے (۱۱) قرآن مجید پڑھنے سے شوق ملتا ہے۔ (۱۲) یہ وہ عبادت ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اس کے اجر میں آپ صحت و طعمہ من اجلی درجہ۔ روزہ رکھنے سے اور میں جس کا بدلا ہونگا انسان اپنی خواہش اور طعام کو میری خاطر چھوڑ دیتا ہے

ماہ رمضان تقریر کی حکمت

انسان میں دو قوتیں ہیں۔ ملکی اور جہشی تمام اعمال صلوٰۃ کی جڑ ملکی قوت کا غلبہ ہے۔ جہشی قوت کو گھٹانے کے لئے ضروری ہے کہ کھانا کم کیا جائے اب اگر یہ حکم دیا جاتا ہے کہ تھوڑا کھاؤ۔ تو بعض کو بے ایمانی کا سوق ملتا جو پرہیز گار رہتے وہ تو تھوڑا تھوڑا کھاتے کہ بیدار ہو جاتے اور بعض وہ بھی کہ دو تین سیر دو دو پانی اور پندرہ سو پانی کھا کر بھی کھتے کہ ہم نے تھوڑا کھایا ہے اور یوں ہی کوئی خاص اندازہ مقرر نہ ہو سکتا تھا اس لئے کھانا تو دہی رکھا مگر فاصدہ دو کھانوں کے درمیان زیادہ رکھ دیا اور پھر اسے سوازی ایک ماہ تک کیا کیونکہ ایک دو روز تو چند وہی برت رکھ لینے میں ماہ کمال اس لئے فرمایا کہ روحانی حالت بھی رفتہ رفتہ ترقی کرے جیسے ہلال سے بدر ہوتا ہے اور جہشی قوت گھٹے جیسے پندرہ روز کے بعد اخیرات تک چاند گھٹتا ہے۔ مہینہ مقرر اس

لئے کیا کہ آدمی سست ہے وہ کسی باندی و مضابطہ کے بغیر کچھ نہیں کرتا۔ اس طرح تو دیکھا تو کبھی شرما شرمی سب کچھ ہو جاتا ہے اور اگر مقرر مہینہ نہ ہو تو کئی لوگ ہیں جو کہیں کہیں اس مہینہ کا مہر ہے اچھے نہیں گئے اور پھر اسی طرح سستی کرنے کے سارا سال ہی گزرجائے۔ پھر چاند کا حساب اس لئے رکھا کہ موسم میں تکلیف برداشت کرنے کا تجربہ ہو جائے۔

روزہ رکھنا چاہیے | لا تقصروا حتی تروا اسہلال۔ جب تک ہلال کی رویت نہ ہو روزہ رمضان نہ رکھو اور فرمایا لا یقتدر من احکم رمضان بصوم یوم او دین پس بعض لوگ جو پرہیز گار کھانے کے لئے شک کے دن روزہ رکھتے ہیں وہ جائز ہیں ایک معتبر گواہ کی شہادت ہلال رمضان کے بارے میں بحالت ابر مقبول ہے۔

رمضان کیسے مبارک مہینہ ہے | خدا تعالیٰ فرماتا ہے

الذین امنوا فیہ القرآن جس کے متعلق قرآن مجید میں حکم نازل ہوا جس میں قرآن نازل ہوا یہ وہ مہینہ ہے اور حدیث میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوتے شیطان تیر ہو جاتے ہیں۔ اذا دخل رمضان فتحت ابواب السماء وغلقت ابواب جہنم و سلسلت الشیاطین (البخاری) یہ بالکل صحیح بات ہے کسی شخص نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ شیطان برابر اپنا کام کئے جاتا ہے ایک بزرگ نے جواب دیا کہ۔

اول البیسے مرا استاد بود بعد از آن البیس پیشم باد بود شیطان تو قید ہے۔ مگر شیطان کی محبت میں بہنے والے لوگ تو زندہ ہیں۔

روزہ رکھنے والا کا وجہ | والذی نفس محمد

الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک کہ روزہ رکھنے والے کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری سے زیادہ خوشبو ہے۔ اور فرمایا کہ روزہ ڈال ہے

روزہ کے لئے نیت ضروری | من لم یجمع الصوم

قبیل الغیر فطر اصیام لہ جوڑت سے پہلے نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں کہ آدمی زبان سے نہ کرے کہ میں روزہ رکھتا ہوں مطلب یہ ارادہ ہو کہ میں روزہ رکھوں گا۔

روزہ کی حالتیں کن

فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یصوم

بقول الذود۔ والعلی۔ فلیس للہ حاجتہ فی

ان بدع طعامہ وشرابہ۔ جو چھوٹ بولنا اور

اس پر عمل نہیں چھوڑتا تو وہ سن سے کہ اللہ کو اس بات کی

ضرورت نہیں کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ پھر فرمایا۔

الاصیام جنہ فلا یرفف ولا یجھل فان امرہ

قائلہ ادشامہ فلیقل الی صائم منین۔ روزہ

پہر میں پس کوئی روزہ دار نہ فحش۔ بکے نہ جو گڑا کرے

اگر کوئی اس سے لڑے یا کالی دے تو اس سے کہہ دے

بما یصاحب من روزہ دار ہوں معاوت کہے۔

لیس الصیام من الطعام والشراب وحدہ وکن

من الکذب والباطل والمغو والحلف۔ یعنی روزہ

صرف کھانے پینے سے رکھنے کا نام نہیں بلکہ جو بولے۔

جملہ خلاف حق اور۔۔۔ اور لغو کا سن اور چوٹی

قسموں سے رکھنا ہی ضروری ہے۔

روزہ رکھنے کا وقت

فرمایا۔ تسبیح و افان فی

السجود برکتہ۔ فصل

ما بین صیام اہل الکتاب اکتھ السجود۔

ترکی لکھا۔ نہ عرک میں برکت سے پہلے کہتے۔ روزہ

اور چارہ سے روزوں میں ہی فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے

میں۔ پس آٹھ پہرہ روزہ رکھ کر اس پر نانہ کر فیو اسے پاؤ

نہیں اکثر مسلمان ہوائی تو ایسے ہیں کہ جب ان کی آنکھ کھلتی ہو

خواہ بارہ ہی نیچے ہوں اٹھ کر کھانا کھا کر پھر سوجاتے ہیں۔

اور ٹھیک اس وقت اُٹھتے ہیں کہ جب سوچ کی روشنی

ان کے سامنے آتی ہے۔ پس ضرور ہے کہ سنت نبویہ اور

حکم الہی کے مطابق عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلاوا شربا

حقاً یبئین لکم الخبط الابین من الخبط الاسود من الخبط

یہ یعنی کھانا جو بھونک خجری سفید دھاری سیاہ دھاری سے

الک بوجائے۔ پس کا ذریعہ وقت کھانا پینا درست ہے کھانا

ایسے وقت کھانا پینا ہے کہ اس کے بعد نماز صبح کو آدمی چلا

جائے۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ چالیس منٹ قبل از صبح کھانا

کھانا ایسا ہے کہ ضعف سعدہ والوں کو ہی اس میں کوئی

وقت نہیں ہوتی صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کا ہی طریق عمل تھا۔ تسبیح قائم فمنا الی الصلوۃ۔ یعنی

سحری کھائی اور پھر نماز کو پڑھے ہو گئے۔ پھر چائیا کھانا فرق

تھا۔ فرمایا خمین آیت۔ یعنی پیاس آئے کا قدر یعنی

آقربا دس منٹ۔ دوسری حدیث۔ کنت التھو فی

اہلی تم یکنون ساعدہ ان احدث صلوۃ الفجر

رسول اللہ۔ میں اپنے گھر سحری کھا لیتا پھر نیچے جلدی ہوتی

کہ خجری نماز رسول اللہ کے ساتھ پاؤں۔ چونکہ چاندنی اور

ابلی وجہ سے اکثر اوقات صبح کا صحیح علم نہیں ہوتا اس لئے

گھڑی سے کام لینا چاہئے۔ اور ہر روز طلوع آفتاب کا

نظارہ کر لیا جائے پس طلوع سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے

صبح صادق جمعین اور احتیاطاً یہ وقت ڈیڑھ گھنٹہ جمعین

اپنی گھڑی کی نسبت تجربہ کر لے کہ ہر روز اس میں کتنا فرق

پڑتا ہے پس اسی کے مطابق روز حساب کر لیا کرے اکثر

مسلمان ہوائی گھڑی جیسوں میں رکھتے ہیں مگر اس سے

دینی کام نہیں لیتے انہیں پوچھا جائے۔ تو وہ نہیں بتا سکتے

کہ دن کس وقت غروب ہوتا اور کس وقت پڑتا ہے حالانکہ

صرف اوقات طلوع وغروب جتنے سے تمام نازدن کے

وقتوں کا صحیح علم ہو سکتا ہے۔

کن حالتوں میں روزہ نہیں رکھنا چاہی

فرمایا۔

ہو سکتا ہے۔ اخیر فیصلہ ہوا کہ اگر انسان رات کو دواں چل کر

گھر نہ آ سکے تو یہ سفر ہے اور سفر میں روزہ بعض صحابہ رکھتے

بعض نہ رکھتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایسے

روزہ داروں کو اذلت العصاة فرمایا یہ خطا کار ہیں۔

میرے آقا صبح التمسین فرماتے تھے خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ

مرض ہوڑا ہو یا بہت سفر چھوٹا ہو یا لمبا۔ پس بالعدم اگر تین چار

کوس ہی جائیں تو یہ سفر ہے بشرطیکہ روزمرہ کا معمول بطور گشت

دو درہ دہیر نہ ہو۔ اور ایک دفعہ کسی آدمی کو بٹالہ بھیجا تھا۔ تو

اسے فرمایا تھا کہ روزہ نہ رکھنا اور خود امرتہ میں سر اجلاس

اس مسئلہ کے اظہار کے لئے بحالت مسافرت چائے نوش فرمائی

تھی آپ فرماتے تھے کہ حالت سفر و مرض میں روزہ رکھنا خدا کے

حکم کی جرح نافذاتی ہے۔ حالانکہ اور مرقعہ کے لئے اجازت ہے کہ

وہ روزہ نہ رکھیں۔ اور اگر کوئی روزہ دار بعد وضع حل ہی

قضا نہیں کر سکتی تو وہ فدیہ دے سکتی ہے ایسا ہی وہ مریض

جو دائم المرض ہے اور شیخ فانی جنہیں امید نہیں کہ ہم روزہ

قضا کر سکیں گے۔ وہ بھی فدیہ دے سکتے ہیں رعورت کو

بحالت حیض روزہ نہیں رکھنا چاہئے۔ والذین یطیعونہ

خذیتہ طعام سکن۔ کے کئی معانی ہیں بعض کہتے ہیں۔ جو

طاقت نہیں رکھتے۔ شلایخ فانی۔ بعض کہتے ہیں کہ جو بیکار ہو کر

میں۔ شلایخ کے معنی خراب ہیں یا جو مزدوری پیشہ ایسے

سخت کام کرتے ہیں جو بحالت ہو کر دیاس ہوئی نہیں کھتے

نہ کہیں تو رات کو بالی پتہ ہو کون مرے۔ بعض اوقات بلی چلائے

ولے کا شکار بعض یہ مئے کہتے ہیں کہ جو فدیہ کی طاقت

رکھتے ہیں۔ وہ دین۔ ہر حال معمول کاروبار کی وجہ سے کسی کو

معاف نہیں ہو سکتا۔ یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ سفر کی حالت میں تو

معاف ہو جس میں آج کل چندان مشقت ہی نہیں اور بعض

جنگلشی کے قانون بن یوں نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ

کاروبار معمول ہے اور سفر تو گاہے گاہے کا معاملہ ہے اور ہر

ان کی قضا تو ہر حال لازم ہے بعض کا خیال ہے کہ پہلا حکم نقلی

روزوں کے متعلق ہے اور فرضی روزوں کا حکم من شمس

منکم الشہار میں ہے۔ اس صورت میں بطریقہ مذکور کے معنی میں

کہ اگر نقلی روزہ باوجود طاقت نہ رکھے۔ تو فدیہ دے۔

روزہ کے نقص

عبدالکمال نے پینے اور چلنے سے

روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر کھانا

گھٹلی یا لہے کا ٹکڑا نکل جائے۔ تو ہی روزہ قضا کرے

ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹا

مگر وہ بخار بخشی چھتر

آپا چیتے ہوئے آیا یا تبا کو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے (۲)
 کان میں پانی چلا جائے یا قصد پانی والے (۳) خواب میں غسل
 کی حاجت ہوئے (۴) خود بخود اچھے یا عمدہ آئے کرے
 سگوندہ بھکر ہو (۵) آنکھ میں دوائی ڈلوائے (۶) خوشبو بگھو
 باغ نکل جائے (۷) غسل کی حالت میں دن چڑھ جاو (۸)
 دانتوں سے خون جاری ہو جائے (۹) بچھینے لگوائے (۱۰)
 سواک کرے (۱۱) سر دوائے (۱۲) اپنی بی بی یا باندے۔

فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ
 کس وقت روزہ کہونا چاہیے
 علیہ وسلم نے لاتزال
 هذا الامم بخير ما جعلوا لفطر یعنی امت بھائی
 میں رہیں۔ جب تک روزہ کہولنے میں غیر معمولی دیر نہ کر لگی۔
 ہر وقت فرمایا۔ اذا قبل الليل من ههنا داد بر الفجار
 من ههنا وغربت الشمس قد افطر۔ جب شمس کی طرف سے
 رات چڑھ آئے اور دھڑبھڑبھ کی طرف دن غروب ہو جائے۔ تو
 روزہ کہونا چاہیے۔ ہم نے تجربہ سے دیکھا ہے کہ جہاں صبح
 ڈوبتا ہے وہ جگہ دوسری شمس کے ساتھ ملنے اور دوسری شمس
 کی طرف رات چڑھنے میں قریب غریب کے غروب ہونے کے
 بعد پانچ منٹ خیر ہوتے ہیں۔

روزہ کہو تو وقت کیا کہنا چاہیے
 اوس وقت پڑھنا چاہیے
 اللهم اني لك سمع
 دلی ذوق افطرت۔ وری کہ ذهب الظماء وابتلت العروق
 وثبت الاثر انشاء الله اذا افطر احدكم فليطعم
 تمر فانه بركة فان لم يجد فحلى ماء فانه طهور
 جب کسی نے روزہ افطار کرنا ہو تو چاہیے کھجور یا چھوٹے
 سے کہوئے کیونکہ اس میں برکت ہے نہ نین تو پانی کیونکہ یہ
 بہت پاکیزہ چیز ہے۔ ہمارے زمیندار سلمان بہائی اکثر
 حقہ کے ساتھ افطار کرتے ہیں میرے خیال میں ایسی کردہ
 چیز سے روزہ کہونا ٹھیک نہیں۔ بلکہ روزوں سے تو اسکو
 چھوڑنے کا سبق یہ کہنا چاہیے۔ افطار کی وقت یکدم نذا
 ہرگز نہیں کہنا چاہیے بلکہ چاہیے کہ کھجور۔ دودھ وغیرہ
 سے روزہ کھول کر سکون و اطمینان سے نماز پڑھیں تاکہ
 اپنے نین معدہ از سر نو اپنے فرض کو انجام کرے نہ کہ نئے
 تیار ہو جائے کہ کئی اہل نماز اس میں متحاس اور چکناچی
 ہو کہانی نہیں پائیے۔ اور کسی روزہ دار کا روزہ کہلاو
 تو نیکو ثواب ملتا ہے۔ جتنا روزہ دار ملے۔

تقریباً ہر مہینہ میں
 تہجد نمازیوں ہی میں کو۔ استقامت
 پڑھنی چاہیے۔ مگر ماہ رمضان میں

اس کا اہتمام ہے حدیث میں یا مہرم بغیر عزیمت آیا ہے
 یہاں مضمون حکم العادل من رب العالمین نے
 بار بار اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ یہ نماز حاصل تہجد
 ہی کی نماز ہے کوئی الگ نماز نہیں آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے دو سر روز اسے اہل رات ہی پڑھنے
 کا ارادہ آپ کا معمول ہی تھا کہ پچھلے گھر میں لیکے پڑتے
 چنانچہ جب صحابہ نے شامل ہو کر جماعت کی صورت بنا
 لی تو فرمایا۔ فصلوا ایھا الناس فی بیتکم فان
 افضل صلاة المرء فی بیتہ الاصلوة المكتوبة
 دینے سے لوگو! تم اپنے گھر میں پڑھو کیونکہ
 قرآن کا دل کے علاوہ دوسری نمازین گہری میں
 بہتر ہیں۔ امیر المؤمنین مولوی نور الدین صاحب پوچھا
 کیا تو اپنے فرمایا۔ کہ اس بارے میں عبدالرحمن بن
 عبدالقاری کے اثر سے کوئی صحیح نہیں یہ وہی روایت
 ہے جس میں حضرت غفرلہ نے فرمایا۔ والقی تمامون
 ههنا افضل من القی تقومون۔ یعنی اس نماز کا
 پچھلی رات پڑھنا افضل ہے رحمت مسیح موعود سے
 پوچھا گیا تھا کہ جب یہ تہجد ہے تو میں رکعت پڑھنے
 کی نسبت کیا ارشاد ہے۔

فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت دائمی
 ہے تو وہی آٹھ رکعات کے اور آپ تہجد کے وقت ہی
 پڑھ کر تہجد تھے۔ اور یہی افضل ہے مگر پچھلی رات
 پہلی پڑھ لینا جائز ہے میں رکعات بعد میں پڑھی گئیں
 مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وہی تھی۔ جو
 پہلے بیان ہوئی۔

چنانچہ اسی سے نفع الفقیہین امام ابن ہمام نے
 نسیم کی پچھلی آٹھ سنت ہے دوسری بارہ ستوب۔
 خصوصاً معمولی طریقہ مسجد کے ملائی معمولی ہمارے ہاں
 قابل اعتراض ہے۔

قادیان میں عموماً حضرت مولوی نور الدین صاحب
 کی فرمائش سے بعض ادب اہل شب میں مسجد اقصیٰ
 میں جمع ہو کر کسی ماحول صاحب کے قرآن شریف آٹھ رکعت
 نماز میں روزانہ سنا کرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول
 اعتکاف تھا تاکہ پچھلے دس دنوں میں اعتکاف
 بیٹھتے تھے جس طمان بہائی کو موقع ملے ضرور اس
 سنت کو زندہ کرے آخر عالم پر کام کرتے ہیں دین

نہا کے لئے وقف کرو۔ یہاں دین تو کوئی جرح نہیں
 ہوگا۔
 مشکک کے لئے مجیدین رہنا ضروری ہے ایک اللہ
 پر وہ والے باہر ضروری حاجات (کھانا۔ پینا
 قضا و حاجت۔ نماز جمعہ کے لئے جائز سے رات
 کلام نہ کرے۔ مسجد میں پیر۔ رسے باکریاں باتوں
 میں مشغول رہے۔ اپنی بی بی کے پاس جانا منع ہے۔
 باقی رسے عید اور عید فطر کے اس کام وہ اٹھا۔ اور
 پھر بیان کریں گے۔

المخطیبة

اس کے متعلق جو مخطیبات لکھیں وہ مخطیبات کے ساتھ چاروں کے کث
 ارسال فرما دیں وہ تعمیل ہو سکیں اور خط بن جو مخطیبات کا ذکر کریں
 اس کا نمبر ہی لکھ دیا کریں۔

۱۱۔ ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے جو اہل رنجوں میں گارڈ
 کرتے ہیں اور قریب ایک سو ماہ کی آمدنی رکھتے ہیں مگر ان کی ضرورت
 ہو سکا اور تہذیب و تقرب پنجاب میں آئے تو اسے بن اعلیٰ بگ
 بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجبور ہیں۔ خط و کتابت
 معرفت اخبار بدہ ہو۔

۱۲۔ ایک مغز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو اہل
 لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان
 کے علاقہ تھانہ دلی اور اس کے قریب جواہر نگر کرنا چاہتے ہیں
 خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدہ ہو۔

۱۳۔ مجھ کو ایک ملاحظہ کی ضرورت ہے جو سب ذیل اوصاف کا آدمی ہو
 جوان عمر۔ خواندہ۔ انٹرنش کم از کم ڈیڑھ سال۔ برسر روزگار و قوم
 کا بیچ۔ فصیح الفہم۔ نادر زبان خاص کر اہل فہم۔
 فہرہ برود۔ شایع مبالغہائی نہ ہو۔ بیکر مظهر کلام اور شان
 مگر اعلیٰ جماعت کا ہو۔ خط و کتابت نام رخ معرفت ایڈیٹر ہو
 ۱۴۔ میرے ایک قریبی رشتہ دار بیوہ عورت قوم قریشی کیہاں سے
 نکاح کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۵ سال۔ چھ اولاد ایک لڑکا ایک
 لڑکی۔ عمر چھ و تین سال۔ خط و کتابت نام رخ معرفت ایڈیٹر ہو
 ۱۵۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زہد بیدار اور صالح
 خزانہ ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ نورانی۔ اول پندہ
 میں سب پوسٹاٹر ہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان
 میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت نام رخ
 ایڈیٹر اخبار بدہ ہو۔

۱۶۔ ایک نوجوان خوش شکل شریف الطبع زہد بیدار اور صالح
 خزانہ ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ نورانی۔ اول پندہ
 میں سب پوسٹاٹر ہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف خاندان
 میں رشتہ نکاح کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت نام رخ
 ایڈیٹر اخبار بدہ ہو۔

مراسلات

تفسیر آیت قرآنی : اذ قاتلتم

از حضرت مولوی سید محمد اسحاق صاحب
فاضل امر وہی

(گذشتہ اثناء سے آگے)

ظاہر ہے کہ ایسا ہی اکثر ہوتا
کتاب ہے کہ قاتل با مجرم جہنم
مذاہیر اپنے جرم کے انفس کے
لئے کرتا ہے مگر کسی نہ کسی طرح
سے اللہ تعالیٰ اس کے جرم

کو علانیہ ظاہر فرما دیتا ہے۔ اور یہ الجہازت جانب اللہ خصوصیت
کسی زمانہ کے ساتھ ہی نہیں رکھتا اس لئے مجدد استغفار یہ کہ
ساتھ یہ مقصود بیان فرمایا گیا ہے اور ہم نے اپنی عمر میں شرف
سے ایسے واقعات نقل و غیرہ کے دیکھے ہیں کہ قاتل اور
اوس کے معاونین نے ہر چند جان توڑ کوششیں کیں ہیں کہ
یہ جرم کی تفسیر پر مبنی رہے مگر حسب الکلم واللہ محض جہا
کنتم تکتون کے وہ قاتل مخفی نہیں۔ ہسکا اور اطوار الیہ
مخفی واقعہ کا جس کے انصار میں جان توڑ کوششیں کی پادریں
اللہ تعالیٰ ان نشانوں میں سے ایک بڑا عظیم نشان نشان ہے

جس سے ہر زمانہ میں نظارہ دیدیکم اپنا تہ کا اہل ہر زمانہ اور
اہل عقل کو نظر آتا رہے۔ فی الحدیث۔ قال علیہ السلام ان
عبدا و اطاع اللہ من دروا سبعین حجلا لا ینظر اللہ
ذالک علی السنۃ الناس و کذلک المعصیۃ ایضاً ان اللہ
اوحي الی موسیٰ قتل یغنی اسراہیل یجھون لی اعمالہم و مل
ان انظرہم ہالہم۔ تفسیر کبیر۔ اور چونکہ اخفاء آیات الہیہ کا جرم ہرگز
نقل نفس کے ہے لہذا اسراہیل اوس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک
علاوہ عذاب آخری کے عذاب مذہبی ہی ہے دیکھو ان حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی یہ عذاب اوس وقت وقوع
ہوا جبکہ یہ جرم مخالفین کا اوس تک پہنچ گیا کہ باوجود جرم
سنانے کے ان کے ظلم سے اہل حق مظلوم و متقلل ہونے لگے
اور زمانہ یسوع و عود میں بھی جبکہ مخالفین کا یہ جرم حد سے بڑھ گیا
اور نشانات آئینہ کا اخفاء کر رکھ سکھا اور آیا گیا۔ تو منجانب اللہ
امراض دہائی مثل طاعون وغیرہ وغیرہ کے عذاب نازل ہوئے
اور فلا یجس لکافر ان یجسد یحلف۔ الامات کا نظارہ
دکھائی دیا۔ کیونکہ اوس زمانہ میں یسوع و عود میں ہی یہود مخالفین
کی طرف سے اشارات احمدیہ اور آیات آئینہ کا انکار اور اخفاء
بڑی کوشش کے ساتھ کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اس کا انکار ٹیپے زور اور جلوئے ساتھ ہی کیا جا رہا ہے کہ
واللہ صخر ما کنتم تکتون۔

نکمنہا سب سے محرم اسرار کجاست

ہاں اہل عقل ایسے واقعات مخفی و روغنی سے شہرہ پذیر ہوتے
سے عبرت ہی حاصل کرتے ہیں جس سے ان کی عقل کی
ترقی و ترقی بہ نسبت کثرت تجربوں کے حاصل ہوتی رہتی ہے۔
لما قال اللہ تعالیٰ لعلکم تعقلون ۵ تحقیق اور اعظم
دافع ہو کہ ادارہ تم باب ما مل سے جس کی اصل قیام
تھی۔ باب نفا مل سے اور اصل مادہ اس کا درجہ ہے
یعنی دفع کرنے کے اور باب نفا مل کی غایت یہ ہے
کہ جو اوس کا فاعل واقع ہوتا ہے وہی اوس فعل کا مفعول
بھی ہوتا ہے پس معنی ادارہ تم کے یہ ہونے کہ تم میں
ہر ایک نے الزام نقل کا اپنے نفس سے دفع کر دوسرے
شخص پر لگایا اور اس طرح پر باہم اختلاف کیا تفسیر یہ ہے
احدھا اختلافتم واختصم فی شأنا من الشأین
ید راعتم بعضہم بعضا یبدل القعد و یزاحمہ و یبغی
اھاراً تم ای یعنی مل داخل منکم القتل من نفس و
یضبطہ الی غیر ذلک صاحبہ فی پراسۃ عنہ۔ اور
فما یصلح من لکما ہے الد ما الذم و باب قطع
و دراصل قطع معاجزۃ۔ اور معنی ثنائی مزید ادارہ تم کے
جو بعض ادارہ تم کے ہے کہ میں روشن ہونے کی نہیں
آئے۔ و دوسرے کہ معنی ادارہ تم کے مجازاً روشنی ہونے کے
یا روشنی ہونے کے آئے ہوں تو اصل معنی جو دفع کرنے کے ہیں
وہی اوس میں ضرور ملحوظ رہیں گے۔ تو ان معنی کے لینے
سے معنی آئینہ کے فائدہ ہوئے جائے ہیں کیونکہ اندرین لفظ
یہ معنی ہر جہاں کے کرم میں سے ہر ایک سے اس روشنی کو
اپنے نفس سے دفع کر دوسروں کی ہر طرف و ابان چاہے
باب نفا مل میں شہادت کا ہونا ضروری ہے انہی نفا مل
کے فاعل میں سے ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور ہر ایک
افعال بھی ہوتا ہے پس جبکہ اصلی معنی دفع کرنے ہی اوس
میں موجود ہیں کیونکہ اصل معنی موجود نہ ہونے کی کوئی وجہ
نہیں ہے اس روشنی کے ہونے میں ہر ایک طرف سے دفع
بھی واقع ہوا اس لئے حسب الکلم اذ الذل و ضلالتنا فظنا
کے وہ روشنی کسی کو ہی حاصل نہ ہوئی پس اس لئے ان
معتون آیات آئینہ کے معنیوں بالکل بے ربط اور بے جوڑ
ہو جائیں گے۔ بیان احیا کا جو آیت کن لا یحیی الموتی میں
ذکر سے اس بارہ حضرت یسوع و عود علیہ السلام کا قول
نقل کر دینا کافی ہے جو انھوں نے تفسیر القرآن میں بھی لکھا
ہے۔ و نہ ہذا۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ وہ مردہ کوئی

بے ہوشی اور غشی کی حالت میں ہو اور گاؤ کا گرم گوشت اس
پر باندھا گیا ہو اور اس سے ہوش آگیا ہو یہ بات چونکہ اپنے اندر
نہیں پہنچ سکتی ہے اس لئے اوس کے اٹنے میں کوئی عذر
نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بعض اوقات ہر سام کے مریضوں کے
لئے یہ علاج لکھا ہے کہ ایک جوان تندرست مرغ کو خوب
دور لایا جاوے۔ اور جب یزدور کر اوس کے نجان میں حرکت
نہر سے پیدا ہو اس وقت اوسے ذبح کر کے ہر سام دے
لے سر پر دو کڑے رکے۔ باندھ دوین تو آرام ہو جائے
اسی طرح ہر اس کی تہین اگر ایسی علمی کہ تہ تو تعجب کی بات
نہیں ہے۔ انتہی۔ اور نیز امام ہام علیہ اللہ ارحمہ و اسلم
منہ ۸۱ عائدہ البشر کے میں فرمایا ہے۔ و اما احیاء الموتی
من دونہ ذلک اللہ ازم الی ذکر ناھا و اما نہ لایا و
لساعۃ واحدۃ ثم احیاء طم من غیر توفیق کا یجند
بیانہ فی قصص القران الکرام فہو امر اخر و مر من
اسرار اللہ تعالیٰ و لا یوحی فیہ آثار الحیات الحقیقیۃ و لا
علامات البویۃ الحقیقیۃ بل حرم من آیات اللہ تعالیٰ
و اعجالات بعض انبیاء۔ و من بہ و انتم قلم
حقیقۃ و کذلک التسمیۃ احیاء حقیقیۃ کا امامتہ حقیقۃ
الی آخر۔

توضیح اس کی یہ ہے کہ وہ زمین جو تلب انسان سے بن
تک جاری ہوئی ہیں جن سے نطق انسانی متعلق ہے اور
مدار نطق انسانی کا آؤ زمین عروق پر ہی پس ہو سکتا ہے کہ
کوئی قبیل ایسا ہو کہ ابھی تک سمیت حقیقی اوس پروردگار
ہوئی ہو اور فہیات الی قصص علیہ الموت کا معنی
ہو اس اور انہیں عروق مذکورہ میں سے کوئی دگ قطع ہو
گئی ہو اور یہ حسب ضرب شدت کے کسی ایک رگ میں یا
زیادہ میں تشنج واقع ہو گیا ہو یا حرارت غریزی تامل ہو کر
ایسی بردوت عارض ہو گئی ہو جس کے سبب زبان قیل
ہند ہو گئی ہو۔ اندرین صورت اوس قبیل پر کوئی ایسا عمل
کیا جاوے یا کسی ایسی دوا دی۔ اس سے ان عروق بارود
میں حرارت ہو جائی جاوے۔ کہ وہ قتل ہو لیں گے۔ تو
اس میں قوا عطیہ اور داکڑی سے کیا استبعاد ہے خصوصاً
جبکہ اہل عقل اور غلبان الہامی ہو اور الہام ہی وہ جو حضرت
موسیٰ جیسے نبی جلیل القدر پر نازل ہوا ہو۔ جو کلم اللہ
موسیٰ تکلم کے مسداق میں۔ پھر معذرا ظاہر اس قصہ شہد
قرآن مجید کے انکار کرنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے اور ایسے
واقعات ہم پر سے شفا قانون سرکاری میں ہی مشاہدہ

کہتے رہتے ہیں۔ آگے جو یہ بات کہ جس پر موت حقیقی
ابھی تک وارد نہیں ہوئی اس کو قتل کس لئے کہا جاوے
سو ایسا استعمال ایک بن میں موج سے خصوصاً زبان عرب
میں ایجاد یافتہ الہ کے ایسا استعمال کثرت آتا ہے۔ من
قتل قتلاً خلاصہ سلب کلام نبوت میں وارد ہوا ہے۔ پس
اسی لحاظ سے داؤد قتلتم نفساً بھی فرمایا گیا ہے اور سبکتہ
وغیرہ کے امراض میں بھی ہر کردار کا نشانہ ہے۔ جسے کہ بعد لاف
زور سے مرض سبکتہ کے سکوت اور وہ پہنچے ہیں معجزہ اکثر
دیکھا گیا ہے کہ سکوت زندہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے کہ
اوس پر موت حقیقی وارد نہیں ہوئی۔

الحاصل اس قسم کا اجارہ ہر زمانہ میں واقع ہوتا رہتا ہے
صدق اللہ تعالیٰ۔ کذا لکھ بھی اللہ الموتی اور چونکہ اس
قسم کے احیاء میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ایک بڑا نشان
ہوتا ہے۔ لہذا اس طرح کا احیاء آیات اللہ میں داخل ہے
صدق اللہ تعالیٰ ویکہم یا قہ۔ اور چونکہ ایسے احیاء میں
فلکات علیہی اہل عقل کو حاصل ہونے میں اس لئے فرمایا
تبارک لکم تعقلون۔ ملاحظہ الحال یہ ہے کہ جس قدر
تصدیر ہوتی ہے اور پرتو قزاق مجید میں مذکور ہوا ہے یعنی کہ
نبی اسرائیل میں ایک نفس کا قتل واقع ہوا تھا اور پھر اس میں
حیات جاریہ کے باہم نہ افق اور تدارک بھی طاق ہوا۔ اور
عمل موسوی مذکورہ قرآن مجید سے اوس قتل کو ایک قسم
کی حیات ہی حاصل ہو گئی اور اس کی زبان کھل گئی۔ اور اس
لئے اپنے قاتل کو بتلادیا اور اس طرح سے حضرت موسیٰ کی بھاری
میں یہ مقدمہ قتل کا اپنے ثبوت کو پہنچا گیا جیسا کہ فرمایا گیا۔
کہ واللہ یخرج ما کنتم تمکتون۔ تو اس میں کوئی استبعاد
نہیں ہے اور نیز دفع اس قصہ کا حوت اذ مندرجہ آیت
سے ہی ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ حوت آؤ سے پہلے اذ مقدمہ
مانا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کتاب کو یہ قصہ
یاد دلایا گیا اور پھر انہوں نے اس قصہ کی تخریب نہیں کی
پس اب کیونکہ اوس کی تخریب ہو سکتی ہے ان جو مقدمہ آؤ
ہو جب محاورات زبان عرب کے کلام پہنچ میں ہوا کرتے ہیں
اون کا ماننا ہی ضروری ہے۔ قرآن مجید میں ہی ہم اللہ سے
لے کر اخیر قرآن مجید تک صدہا مقدرات ماننے لگے ہیں اور
ان مقدرات کی تفصیل کچھ زبان عرب سے ہی نہیں ہے ہر
زبان میں مقدرات ہوتے ہیں چنانچہ وہ مقدرات ان
آیت میں حسب ذیل ہیں فقلنا اضربوہ ببعضنا کے
بعد قصہ بڑا بعضہما فجبی مقدر ہے اور قرینہ اس پر ہے

کہ اگر اضربوہ کی تعمیل مغالطین سے واقع نہ ہوتی۔ تو
حضرت موسیٰ عدم تعمیل امر الہی کی شکایت مقرر کرتے
اور پھر کذا لکھ بھی اللہ الموتی کیونکہ فرمایا جاتا اس لئے
کہ در صورت نہ مقدمہ ماننے الفاظ مذکورہ کے اشارہ الہ کا دہر
ثابت نہیں ہو سکتا اس لئے اس مقدمہ ماننے کے بغیر کوئی
چارہ نہیں اور اسی طرح دوسری جگہ اضرب بعضہما ببعض
بعد مقرب مقدر ہے یعنی ضرب بعضہما فلبعض اور واضح ہو کہ
تعد مذکورہ سابقہ جابتہ انیہ ان اللہ یا مکرہم ان تذبحوا
بقہ سے دما کا دوا ففعلت تک ہے اور یہ قصہ جو
فاذ قتلتم نفساً فاذا انما تم میں مذکور ہے۔ یہ دونوں
امر متحدہ القدر ہیں۔ دو قصہ علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں دونوں
امروں کو جو علیحدہ علیحدہ بیان فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ
کہ امر اول میں ہدایت کی ہے کہ آیت کو چاہئے کہ نبی جس
کام کے لئے بامر اللہ حکم فرماوے اوس کو بلا تاویل عمل میں
لاوے تختہ چینیان کر کر طرح طرح کی موشگافیان اوس میں نہ
کے ورنہ جس قدر موشگافیان کی جاوین گی اللہ تعالیٰ کی
طرف سے قیود اور ہوتی ہوئی جلی جاوین گی اسی نے فی صلعم نے
فرمایا ہے جو صحیح مسلم وغیرہ میں مذکور ہے کہ نبی اسرائیل میں
بیل کو ذبح کر دینے کافی ہو جاتا۔ مگر انہوں نے خواہ مخواہ
کاشتہ کیا تو اودھر سے ہی تشدد ہوتا چلا گیا اس لئے اس
آیت کو تعلیم فرمائی گئی کہ حکام الہی میں زیادہ تر استفسار کرنا
بڑا ہے کیونکہ سوالات کرنے پر جو حکم کہ مطلق ہے وہ مقید
ہو جاتا چلا جاوے گا اور پھر دشواری لاحق ہوگی۔ لہذا قال اللہ
لا تسئلوا رسولکم کما سئل موسیٰ من قبل۔ ویکہو
حضرت ابراہیم علی نبیہ علیہ السلام نے مرث ایک ہی روایا
دیکھا تھا کہ الی اری فی الامام انی انجحد۔ اس روایا
پر حضرت ابراہیم خباب باری میں طرح طرح سے موشگافیان
کر سکتی تھیں۔ مگر کوئی موشگافی نہیں کی اور آمادہ واسطے
فرج و نذر جہنم کے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ مستعدی حضرت
خلیل اللہ کی ایسی پس آئی۔ کہ انی جاعلک للناس اماما
کے مراتب عالیہ پر سرفراز فرمائے گئے اور حاصل اس قصہ کا
یہ ہے کہ امر حق کا انکار کرنا کسی کو نہیں چاہئے اور انکار
کرنے سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہو سکتا وہ امر ظاہر ہو کر رہ گیا
واللہ مخبر۔ جسما کنتم تمکتون۔ پس یہود جو حضرت سلیم
کی بشارات مندرجہ نورات وغیرہ کو انکار کرتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ اوس کو ظاہر فرما کر رہیگا۔ اور اگر ان تذبحوا
بقہ کہ اولایان نہ فرمائے۔ تو پھر فقلنا امزبہ بعضہما

کی ضرب بقہ کی طرف کھین کر رجحان ہوتی۔ جو بعضہما کا مروج ہے
اور اس قصہ سے ثبوت سقیت وحی اور انعام وای بخوبی ہوتا
ہے کیونکہ یہ قوم بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے اس امر کی تعمیل
میں کٹ جتیاں کرنے والے الہام الہی کو جس سے اہل علم
علی الغیب ہوتی ہے بعید سمجھتی تھی اور اگر اودن کو استبعاد نہ
ہوتا تو ایسا ثبوت دہل کیوں کرتے جس کی سبب ماکادوا
لفعلون ارشاد فرمایا گیا۔ لہذا اس مقصود کے ثبات کے
لئے اس امر کو بروت اوباد و لا کہ اودن پر اتنا محبت اس طرح پر
کیا گیا کہ اونہیں بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے ایک ایسا عمل
کرایا گیا۔ جس سے اوس قاتل میں جو حضرت موسیٰ کے علم
الہامی میں سبب حقیقی نہیں ہوا تھا ایک قسم کی حیات پیدا ہو
گئی اور قاتل کا نشان دیگر ہر وہ میت حقیقی ہو گیا اور یہی سر بنا
اس میں کہ یہ عمل بنی کے ہاتھوں سے کیا گیا کیونکہ اگر حضرت
موسیٰ خود قاتل کا نام بیٹے نوچ رہی اودن کو تو وہی رہتا۔
لہذا اس قصہ کے یاد دلانے سے یہ ثابت کیا گیا کہ انبیاء
اور امروں کو جو احکام لینے اور مرد و نواہی الہی پر اطاعت کرنی
ہے اوس کے ثبوت کے لئے یہ قصہ موجود ہے۔ جس سے
ثابت ہوتا ہے کہ ایک امر خفی اور سرگرم کو حضرت موسیٰ کے
ذریعہ الہا ناظر کر دیا۔ اور مقصود اصل اس قصہ کے بیان
کرنے سے یہ ہے کہ جو پیشگو بیان حضرت موسیٰ نے دوبارہ
حضرت خاتم النبیین سے اللہ علیہ وسلم بیان فرمائے ہیں اور تم
اوس کو چھپاتے ہو یہ انکار و منکر قتل نفس کے ہے ہم ان کو
ظاہر کر دیں گے اور یہ قصہ مجمل طور پر مفصل فصل و کتاب
میں مذکور ہے جس کو مفصل قرآن مجید سے بیان فرمایا ہے۔
جیسا کہ قرآن مجید کی عادت ہے کہ کسی جگہ مفصل کو جب مقتضی
حال مجمل بیان فرماتا ہے اور کسی جگہ مجمل کو مفصل۔ اور
کذا لکھ بھی اللہ الموتی۔ سے خواہ وہ موتی روحانی ہوں
یا وہ موتی مراد ہوں جو ہر دہر و حشر زندہ کئے جاوین گے اور
خواہ وہ موتی مراد ہوں جو امراض و کھڑے سے ایک قسم کی
موت اودن پر وارد ہو جاتی ہے یہ تینوں مرادیں آیت میں ہو
سکتی ہیں۔ دوسری مراد اس لئے صحیح ہے کہ قاتل کے حشر
کے لئے ہی اس قصہ سے تمام محبت ہو گیا کیونکہ سب ایک شخص کی
روح اپنے افعال سے بالکل معلق ہو گئی تھی۔ اور بظاہر مردہ
ہو گیا تھا معذرا باذن اللہ اس میں حیات پیدا ہو گئی۔ تو فیض صور
کی وقت حیات کا پیدا کیا جانا مارد مطلق پر کیا دشوار ہے۔ مراد
افل اس لئے کہ اس قسم کا احیاء تم ہر ایک مامور کے وقت میں
ہمیشہ دیکھتے رہتے ہو۔ اور میری قسم کے موتی کا احیاء بھی

کہ لک یحییٰ اللہ الموتی دیر یکم آیاتہ لعلمکم
تعمدوت ۔ اور چونکہ یہ معانی بطور یلین کے ظہر قان مجید
کے لئے ہیں اس لئے ان میں یہ ضروری نہیں کہ تمام ہر بات
قصہ کے پائے جاوین ۔ چند مناسبات کا پایا جانا کافی ہو
جائے اور نہ پھر ظہر اور یلین میں فرق کیا ہو گا اور
مقصود بالذات اس قصہ سے معنوں اس آیت کہ ہے
کہ واللہ مخرج ما کنتم تحتمون ۔ چونکہ اہل کتاب نے ہر چند جانا
توڑ کو کشیدہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بشارتیں ہندو جیسے ہل کا کتمان اور اخفا کریں ۔ جو
بمنزل قتل نفس کے ہے ۔ مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقتاً فوقتاً
اولیٰ بشارتوں کا اظہار ہی ہوتا رہا ہے کہ زمانہ مسیح موعود
کا آگیا ۔ یہیں تمام و کیا پر کشف معانی اولیٰ بشارت
اور پیشینگوئیوں کا تمام دنیا میں ہو گیا ۔ جو آپ کے نبوت کے بارے
میں تہیں ۔ جن سے ہزاروں موتی کا احیا ہوا اور مہر ہوا
اب ناظرین پر واضح ہوا ہو گا ۔ کہ دونوں آیتوں ایک ہی
برہان میں حقیقت کتاب امداد اور نبوت محمدیہ پر کہ اس
پیشینگوئی مندرجہ واللہ بخیر ما کنتم تلکتمون کا
ظہر و اسگیر ہو گیا ۔ جس کو ہر مود اخفا کرنا چاہتے تھے
مگر فاضل ہو کمان دونوں آیتوں میں توازن و جدائی
کی طرف ہی اشارات لطیفہ پائے جاتے ہیں اور وہ یہ کہ
جب اس قسم کے جرائم سنگین نسل نفس وغیرہ کے واقع
ہوں تو بالضرور امن میں تداخل اور تداویجی واقع ہو گا
مگر حکام فوجداری کو چاہیے کہ ایسے مقدمات کی تحقیقات
میں نگہ راہین اور بخوبی سعی تحقیقات کرتے رہیں اور
نفس الامری مقدمہ کی تحقیق میں لگے رہیں ۔ اللہ تعالیٰ
اس مقدمہ مخفیہ کو ظاہر فرما دیر لیکہ کہ واللہ بخیر ما کنتم
تلکتمون اور جبکہ اصل حال مقدمہ کا معلوم ہو جاوے ۔ تو عدل
الہیہ کے جاری کرنے میں کوتاہی نہ کریں ۔ کیونکہ عدل و انصاف
قصاص وغیرہ کے اجراء میں ہی ایک قسم کی حیات حاصل
ہوتی ہے ۔ و فی القصاص حیات یا ادلیٰ الباب ۔
اور در صورتیکہ حکام کی طرف سے ایسے صدق و اخلاص
سے کارروائی تحقیقات عمل میں آوے گی ۔ تو اس کا
نتیجہ یہ ہو گا ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے ہاتھوں
سے آیات الہی ہی ظاہر ہونے لگیں گے ۔ اور ان
کی عقل ہی تیز ہو جاوین گی ۔ اور اگرچہ اس آیت میں
قانون وراثت کا کچھ ذکر مروج نہیں ہے ۔ مگر چونکہ
ائمہ متقدمین تفسیر کے اس آیت کی تفسیر میں قائل کا

موجودہ الارث ہونا حضرت موسیٰ کے وقت سے
لیکر شریعت محمدیہ تک بیان کرتے ہیں کہ کون سے حضرت
موسیٰ نے اوس قاتل کو جو موسیٰ الارث کر دیا ^{موجودہ} اس لئے
اس آیت میں ایک اشارہ ہے اور قاتل اور اراثت کی طرف
یہی موجود ہے کہ اذا ثبتت الشیئۃ بلانامہ
قضیۃ مسلمہ ہے اور نیز اس آیت میں بدعت احمدیہ
کے لئے بڑی قیاسی موجود ہے اور وہ یوں ہے کہ
اگرچہ مخالفین بشارات مسیح موعود کے انصار میں کوشش
کرتے ہیں مگر وہ سب کے سب ناکام رہیں گے کیونکہ واللہ
مخرج ما کنتم نکتون۔ اور اس فقرہ سے ایک
استنباط لطیف یہ ہے۔ یہی حاصل ہوتا ہے کہ جب کوئی
امر دشوار و مشکل پیش آ جاوے۔ تو واسطے تقرب الہی
کے قربانی گاؤ وغیرہ کی کرنی چاہیے تاکہ بعد اس
تقربانی تقرب کے وہ امر مشکل حل ہو جاوے جیسا کہ حضرت
موسیٰ کے وقت میں ایک مقدمہ مخفی و مخفی صحیح طویل
حل ہو کر فیصل ہو گیا۔ واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع
والایہ۔

محمد احسن امروہوی احسن البین

النفس

(از پیشگام حضرت غلیظہ المسیح والمہدی)

رسول کو واسطے استغفار ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ حضرت مرزا صاحب رسول خدا

ستر آیا آپ کے جنازہ میں مغفرت والی دعائیں پڑھی جاویں یا نہ
 کیونکہ استغفار کے معنی میں گذشتہ غلطیوں کے بذریعہ حفاظت
 اور آئندہ ان کے وقوع و تکرار کا ہے حفاظت اور یہاں
 مدلول منقود۔

اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب فرمایا کہ جواز میں مغفرت کی دعائیں پڑھنی چاہئیں کیونکہ کئی استغفار بہت سے پہلوؤں سے ہوتا ہے کچھ اس کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور کچھ اہل و عیال اور متعلقین اور متبعین کے متعلق ہوتا ہے علاوہ اس کے ہر حصہ میں کامل ہونا تو عبودیت کی شان ہے کہ ہر مخلوق سے کامل ملحد پرست ساج و قدوس تبارہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے باقی سب کو استغفار کی ضرورت ہے۔

پہلے سلم

زمیندار کی انلاں کا طرح
فوری ہو سکتا ہے

لاڈل کر زن نے زمینداروں کو سلطنت کے
جسم میں ریڑھ کی ہڈی کھاتھا۔ یہ بالکل
ٹھیک بات ہے مگر غور سے اسے کہ ایسی قیمتی
فائدہ کی قدر کی جائے اور اگر ہم اس میں کسی قسم کا کوئی نقص تو فوراً اس کا علاج کریں۔
زمیندار کی خصوصیت سے مفلس ہو رہے ہیں اور چونکہ دوسروں کو خوراک سنانی
جی تو یہاں تک کہ وہ نے فوسے پاس سے لائی ہوئی اس کا اثر دوسرے غیر کاشتکاروں
پانچ لاکھ روپے کے لیے ہر ایک چیز پہلے سے بہت گراں ہو چکی ہے اور جو لوگ پانچ
دہائیوں میں گزارہ کر سکتے تھے اب جینس بچیں تو وہ اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتے۔
اس وقت ہونے والی ان ملک کی توجہ اس طرف متعلق کرانی جاتی ہے کہ وہ ان کے
انلاں کی وجہ سے زمینداروں اور پھر سب ملکر ان اسباب کے حصول کی طرف متوجہ ہوں
جس میں زمینداروں کی حالت کو انہیں باخبریت حالت میں پہنچا سکیں۔ دو باتوں کی طرف میں
توجہ دواتوں ایک تو یہ کہ زمین تقسیم و تقسیم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جس خاندان کے
قبضے میں ہو گیا زمین تھی۔ اب اس کے افراد میں تقسیم ہو کر ہر ایک کے حصے میں بہت کم رہ گیا ہے۔
اس پر آپ خود سوچ سکتے ہیں کہ کیوں گزارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اس پر مصیبت یہ کہ وہی فرقہ تقسیم
رانی ہیں جس پر زمینداروں میں کارآمد کہے جاسکتے ہیں۔ کھیتی موجودہ ساڈی لکھ بھولوں پر
جاتی ہیں مقرر کر کے کہ اس زمین میں رہی رہے۔ حالانکہ اگر زمین کاشتکارانہ ملک کی ضرورتوں
کو دیکھتے ہیں۔ اور سوچ لیتے ہیں کہ اس زمین میں فائدہ ہو گا۔ پھر وہی ہو سکتا ہے۔ ہمارے ملک کے
کاشتکاروں نے تو وہ زمینیں مقرر کر رکھی ہیں اور پھر ان کی کاشت کا بھی ایک ہی طریقہ
مقرر کر رکھا ہے۔ زمانہ غواہ کنی ہی ترقی کر گیا ہے۔ آلات قلابہ رانی میں خواہ کیا کچھ تغیر ہو گیا ہے۔
مگر ہمارے کاشتکار بجائی کے ٹکڑوں میں ہی مل رہے ہیں۔ اور وہی ذرا آتی اور وہی کھڑے رہے۔
ہاں اگر کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو یہ کہ آگے بڑھ کر فائز ہوتے تھے۔ اب ایک دو مٹر بل
میل باندھ چھوڑے ہیں۔ جن کی کچھ خور پر داخت نہیں کی جاتی۔ یا یہ کہیں کہ پرورش
کے لئے کچھ نہیں ملتا۔ دوم یہ کہ قرض اور سود و سود کا بھوت کچھ ایسا جیٹ
گیا ہے۔ کہ اس نے زمینداروں کو نہایت ہی کمزور کر دیا ہے۔ ان کی تقریباً تمام زمینیں
گرو ہو چکی ہیں۔ قانون انتقال اراضی نے اگرچہ بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے۔ مگر جب تک
پچھلے قرضوں اور رہنوں کا کچھ خاص بندہ درست نہ ہو گا۔ ان کے پیچھے کی کچھ امیدیں ہو سکتی
ہیں کاشتکاروں کی زمینیں گرو ہو چکی ہیں۔ وہ بیچارے تمام برس محنت کرتے رہتے ہیں۔
نصف حصہ تو مرثیہ بنائی میں لے جاتے اور باقی نصف اپنے قرضہ کی وصولی میں۔ کاشتکار
بے فائدہ کیا آیا خاک؟ اسی طرح سود و سود اصل سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ سالانہ پیداوار
بہت سی سود آ رہی ہے۔ پھر قرض و قرض کا ویسا سہرہ پر سود رہتا ہے۔ اس مشکل کو حل
کرنے کے لئے گورنمنٹ کی برادری بہت کچھ فرورست ہے۔ جن مرتبوں کے پاس ایسے سالوں
میں زمینیں ہیں۔ جن جلی آتی ہیں۔ کہ وہ اصل زر قرضہ کو بخوبی وصول کر کے نفع بھی اٹھا
سکتے ہیں۔ وہ کتنے غم انگ ہو جاتی ہیں۔ جب تک کہ یہ نہ ہو گا۔ میں کہیں نہیں کہہ سکتا۔ کہ
زمینداروں کی حالت بہتر ہو۔ پھر تو کی ایک۔ جس میں مقرر ہونی چاہئے۔ اور اصل سے
کسی صورت میں بھی نہیں بڑھنا چاہئے۔ یہ ہماری حالت عام قوموں کی مشترک حالت ہے۔

میں مسلمانوں کے لئے تو قطعی اجازت نہیں۔ کہ وہ کسی قسم کا لین دین سود کے ساتھ کریں۔
پھر زمین کو تقسیم و تقسیم سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو مختلف
کاموں میں لگایا جائے۔ ہمارے ملک میں یہ جو دستور ہے۔ کہ کاشتکار کا بیٹا کاشتکاری
ہی کرے۔ اور لوہار کا بیٹا لوہاری۔ یہ نہایت ہی اصلاح طلب ہے۔ بلکہ ہر ایک پیشے کے
مذاق کو دیکھنا چاہئے۔ اور پھر اسے قابل اور با خیال اس بات کے کہ اس طرح کرنے سے
اس کی ذات کو بڑھ لگے گا۔ اس کام میں لگا دینا چاہئے۔ جس کی وہ قابلیت رکھتا
ہے۔

قرآن کریم میں قوموں کے انلاں کی وجہ لکھی ہے ومن یعش عن ذکر الرحمن
بمخول له معيشة متعذبا کر جو ذکر الرحمن (قرآن) سے منہ پھیرتا ہے۔ اس کی معیشت
تنگ کر دی جاتی ہے۔ پس اس کا علاج بھی وہی ہے۔ جو قرآن و قرآن کا قائل و قائل
و کلا نبجیل کا کھلاؤ من فوقہم و تحتہم یعنی کام اللہ پر قائم ہونے سے
کشتکاروں میں ہو جاتی ہیں۔ میں اس پر زیادہ لکھتا۔ مگر دشمنوں نے ان کی تنگ اختیار کرتا جاتا
ہے۔ اور اس وقت میں یہ مقصود نہیں۔

بعض لوگ بات کا اساطیر اختیار کرتے ہیں جس سے بظاہر
اس دھوکے
میں رہ جاتے ہیں۔ کہ یہ کوئی خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ حالانکہ وہ
در اصل کچھ بھی نہیں ہوتے۔ ان کا مقصد ایسا کرنے سے
صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری ایک خاص وقت قائم ہو جائے۔ اور ہم سے ملنے
والوں پر ہمارا ایک خاص رعب رہے۔ اور وقت بے وقت کسی اپنی غرض کے پورا
ہونے میں مدد ملے۔ بعض مسافر سب میں ایک خاص صورت بنائے ہوئے آ جاتے ہیں۔ رات
کو آرام سے بسر کرتے اور پھر دن گزارنے کے لئے ہی طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ کسی
سادہ لوح بھیلے مانس سے دو چار باتیں ایسی کہہ دیں۔ کہ جس سے وہ سمجھے کہ یہ کوئی
خفیہ پولیس کا آدمی ہے۔ اس طرح انہیں اپنی خاطر تواضع کرانے کا موقع مل جاتا ہے۔
بلکہ کو ایسے لوگوں کی نسبت کامل احتیاط اور پوری ہوشیاری کا کام لینا چاہئے۔

کچھ نہ کچھ غرافت سوائے چند مسشتیات کے ہر ایک جمیہ میں ہوتی ہے۔۔۔
مذاق
ظرافت اپنے صحیح معنوں میں ایک اچھی چیز ہے۔ بشرطیکہ حالت حال
سے نہ برہے۔ بعض اوقات ظرافت کا ایک فقرہ وہ کام کر جاتا ہے۔ جو کبھی سے لیا مضمون
بھی نہیں کرتا۔ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔ ایوان یلدیز میں ایک روز ایک
شعبہ گزشتہ کر رہا تھا۔ ایک تلوار پڑی تھی۔ جسے وہ اٹھا کر نکل گیا۔ سلطان روم
نے جرت کے ساتھ فواد پاشا کی طرف دیکھا۔ پاشا نے ذکر کرنے حسن پاشا کی
طرف وزیر بھر کی جانب دیکھا۔ جو غور و ہرد میں بدنام تھا۔ اور گزارش کی یا امیر المومنین یا تلوار کا
نگل جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہمارے یہاں ایسے لوگ ہیں۔ جو پورا جہان ہضم کر جاتے
ہیں۔ دیکھتے ہیں بات کیسی عظیم بات تھی۔ مگر ظرافت کے ایک فقرہ میں کہہ دی گئی۔

اخبار و نکتہ کی رٹ

آئیڈیگزٹ لکھتا ہے "اسلام کو اگر آپ غور سے مطالعہ فرمائیں گے۔ تو آپ کو پتہ لگیگا کہ محمد بن کا بیٹہ جس کیلئے سرور کو ششیں کرتے ہیں۔ شراب خانہ خراب تک نہیں اس بن شراب کی ندیاں بہ رہی ہیں اور ساقی اور ساتین نہایت خوبصورت چاندی کے لنگن پہنے ہوئے شراب پلا رہی ہیں یہ بہشت کا نمونہ ہے جس پر محمدی بھائی لکھتے ہیں: مذہب اسلام سے ناواقفیت کا قریہ حال ہے اس پر خدا ہمارے صاحب کی تعریف ملاحظہ فرمائے۔

بندہ خدا! تم اعتراض کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لیتے۔ کہ عربی بن "شراب" کسے کہتے ہیں۔ شراب کے معنی میں پیسے کی چیز کیا وہ شراب اور پانی نہیں ہوتا۔ معلوم ہو تمہارے کو تم میں کے تعیلات آڑے آگئے ہیں سنو! اول تو تم شراب کے معنی نہیں سمجھتے۔ دوم بانی اسلام نے فرمایا کہ بیٹہ کی نعمتیں وہ ہونگی جو نہ آئندہ نہ دیکھیں نہ کان نے سنیں نہ دل میں کہی گدیزیں پس اس دنیا پر اس کا قیاس غلط ہے۔

اگر اخبار۔ بڑے بڑے مستند ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ہر انسان انہضام میں سمنے سے دماغ کا فعل سست ہوتا ہے اور اس سے سکتہ اور بے عقلی پیدا ہوتی ہے لہذا بہت بڑے ماہر سائنس نے تمام عمر تجربہ کر کے یہ رائے قائم کی ہے کہ تیند سے ہفتہ کو ذرا ہی دیر میں البتہ تمام کے ساتھ بیٹھنے یا لیٹنے سے ہفتہ کے فعل کو قوت پہنچتی ہے۔

بدر۔ اس نے نبی کریم نے فرمایا۔ اذ اقلند ہند و اذ انش منش۔ صبح کا کہنا کہ کھٹور ٹھٹھ جلتے اور شام کا کہنا کہ کچھ ٹھٹھ

جیون ت۔ میں بارہویہ اعتراض چھپا ہے "مگر کوئی خدا ہے" اور وہ دیکھ کر کہہ رہے ہیں تو خلفت کو یہ ظن ہوا کہ یہ ہے۔ اصل میں اس لاکھود و ذوات کی لاکھود و محنتوں کے مسند کو یہ شخص اپنے دماغ انٹول سے مانا چاہتا ہے ملاحظہ اپنے وجود کے تمام حالات اور کیفیات سے کامل طور پر آگاہ نہیں ہیں کہ ان خبر نہیں وہ کسی دوسرے کی نسبت رائے دینے کا حق نہیں ہے۔

ایک سراج جیسے کسی بڑے کا خون بہتا ہے یا کسی غصہ کو چیرتا بھاڑتا ہے تو ایسے ناراضوں کا اعتراض خدا دان کی لہجہ پر گواہ ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پیٹہ کوئی بارش نہوئی اور اچھے اتنی بارشیں ہوئیں کہ الامان۔ مگر وہ خبریں اس کے نام کو کہنے کے لئے کافی ہیں۔ یہیں لکھا ہے کہ بعض مقامات میں ایسی لکھا بارشیں نہیں ہوئیں۔ کسی بات پر اسے دیکھنے کے لئے تمام جہان کے حالات کو ہمیت محمودی دیکھنے سے بھر وہ بھی اس خیال کو مد نظر رکھ کر کہ خدا تعالیٰ جیون ت کے ایڈیٹر کا ماتحت نہیں بلکہ

رموز مملکت۔ بارش خروان دانند نزل لہ بطائر ایک خوفناک چیز ہے اگر اسی سے کسی ہفتہ چشمے میں کئی بیابان دور ہو جاتی ہیں سب بڑھ کر یہ کہ خدا تعالیٰ اپنی قریبی جلیوں سے آپ ایسے سکروں کو اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔

سراج الاخبار۔ رتلاض جہم کی نسبت بکھا بارش نے نمونہ خسر ہا کر دیا۔ صد ہا مکان پختہ و خام گر گئے یہ کیوں؟ و ان تو نقشبندیوں کے سجادہ نشین رہتے ہیں۔ سنو! سنو! میرے آقا کی زبان سے نقشبند قدرت نے فرمایا تھا کہ صحنوں میں ندیاں چلیں گی لا تبدیل نکلمات اللہ

پیسہ اخبار کے ذریعے معلوم ہوا کہ ایک بڑے عہدہ دار کی دفتر غازی آباد سے لٹان جاری تھی اس کی شادی ہونے والی تھی شادی کا ایک کاسٹن والی چھری سے کسی قافلے نے ہلاک کر دیا **بدر**۔ اُسید ہے کہ ہلو کے فیسر ایسی واردات کے انداد کے لئے کافی انتظام فرمائیں گے ہر گاڑی کے ساتھ چند کنٹینر ہونے چاہئیں۔ جو گاڑی کے پائلڈرز پر پشت کرتے ہیں اور گاڑی کے کمرہ کے ساتھ تمام مسافروں کا ایب کافیکشن ہو کہ وہ اس کو اطلاع دے سکیں۔ وہ شیشہ جو بعض محاریوں میں لگا ہوتا ہے ایسے موثر پرچندان کام نہیں آسکتا۔

اخبار وکیل نے اپنے بعض مضمون نویسوں کو لکھا دی ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف مضمون لکھ رہے ہیں شرفیہ خیال ہے مگر ایسی مخالفت کی ضرورت نہیں ہے اس سے پہلے اس سلسلہ کا جو نقصان کیا وہ نقصان کر سکیں گے۔

بدر کلب

خط و کتابت۔ کیونکہ خریدار و کو اپنا نمبر خریداری نمونہ لکھنا چاہئے اور جو آپ کے واسطے جوابی کارڈ ساتھ بھیجنا چاہئے۔

فصل۔ کہواسطے جو خطا آوے اس کے ساتھ چاندانہ کو ٹکٹ ہونے والے ہئیں۔ ورنہ نہ خط کا جواب دیا جائیگا اور نہ اس خط پر کوئی کارروائی ہوگی۔

نامہ نگاروں کو چاہئے کہ مضمون مختصر لکھ کریں۔ بلکہ معنائیں کے اندر سراج کی تلاش میں ہونی اور نیز ہر ایک مضمون صنف کے دو یا کم کر کے پیش کیا ہونا چاہئے اور دوسرا کامل خالی چاہئے۔ ایڈیٹر کو اتنی فرصت کمان کہ نامہ نگاروں کو اخبار میں کی رسید دے۔ یا نا پسندیدہ دن کو واپس کرے۔ **ناقب** صاحب اپنی نظم مند و چکی نسبت اطلال عدیت میں کہ پہلی چار رباعیان اشرف لاہوری لکھیں۔ صفحہ ۱۰۰۰۰ کبھی کبھ کہیں چاہئے قطع میں پوری کا لفظ رہ گیا۔ **منشی ظفر الدین** اردو کے مضمون سے ایک نکتہ رہ گیا۔ **خاتم الصالحین** حضرت اقدس نے اربعین میں اپنا نام رکھا ہے۔ اس کے اعداد ۱۳۰۰۰ آچکے خاتم الخلفاء اور چودہویں صدی کے مجدد ہونے کا ثبوت ہے۔

بعض صاحب۔ اپنے مقام سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور اطلاع نہیں دیتے۔ دو تین ماہ بعد شکایت کرتے ہیں۔ مین دو ماہ کا اخبار نہیں آیا۔ بھید و آئندہ دہی پر پر بھیجا جائیگا۔ جسکی نسبت اسی ہفتہ اطلاع دی جاوے اگر کسی صاحب کو دو اخبار چلنے ہوں۔ تو براہ مہربانی فوراً اطلاع دیں اور اس کا نمبر بھی بکچھ بھیر ورنہ دو پرچون کی قیمت دینی ہوگی۔

اگر کسی صاحب کا ایڈریس غلط ہو تو وہ بدر یہ خط صحیح کر لیں۔

رجسٹر ڈال۔ نمبر ۲ لکھ کریں بلکہ وہ نمبر جو نام کے پہلے ہے۔

حکیم محمد حسین قریشی اپنی حلدت عید پر کا مایہ نچی نام چاہتے ہیں کتب کا صاحب فرما دیں۔

اخبار بدلی قیمت جن صاحبان کے ذمہ ہے وہ خود ہی ادا کریں گے۔ بعض اصحاب کے نام ڈنگی تقابا سے نصبت کا دی پی ہوا تھا وہ بھی باقی قیمت کراہ کر نو کی طرف توجہ فرما دیں۔

متفرق خبریں

مسٹر بیس چٹری بالقابرجی چیف کورٹ پنجاب سے ۸ اکتوبر سے ریٹائر ہو گئے۔

ملتان آن پر لیبی مسافر کے قتل کے متعلق پولیس نے ایک پولیٹین گرفتار کیا ہے۔ دیکھا جائے گا کہ کون سا قریب نام ایسے قتل و قہر پر شاوین ایک زائر محسوس ہوا۔ نقصانات نہیں ہوا۔

برصغیر سے ۲۰۰۰ ہیل ڈرائیو کو لڑائی ہوئی۔ نقصان روز اور ایک سی ہوائی جہاز بھی ہو گئے ہیں۔

واشنگٹن میں اورانیٹ کے ہوائی جہاز کے تجربہ میں سخت ناکامی ہوئی نتیجہ ہلکے لکلا۔ دونوں سواریاں

دونوں فٹ بندن سے گر گئیں ہوائی جہاز کے پرچھے اثر آئے۔ رایت کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور آنکھ کی

جگہ بھی چھٹ گئی۔ نقصان سے فریج کی ٹری پسی چور چور جھٹی۔ بیہوش پڑے۔ سچھے۔ ہسپتال

میں بھی ہو گئے۔

حضور گورنر نے مسٹر ملک کی سزا کے جواز کا ایک ہزار روپیہ معاف کر دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ

حضور نے مسٹر ملک کی سزا کے سخت کو قید محض میں تبدیل فرمایا ہے۔

ہندوستان میں ٹاک کے پارسلوں کی اصلاح کے قانون پر حکیم اکتوبر سے عمل کرینگے۔ ۸ ٹولنگ

نیویارک اور ریاستہائے متحدہ میں جنگلات کے وسیع رقبہ میں سخت نقصان ہوا ہے۔ وینکون

میں دو موضع تباہ ہو گئے اور چار ٹکڑے آدمی غارتگر ہوا ہو گئے۔

حالات ایران۔ ٹاکمڑ کو طہان سے جو تار موصول ہوا ہے۔ وہ منظر ہے۔ کہ شاہ نے برٹش اور روسی

نوٹ کا جواب دیدیا ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا کہ جواب ناقابل اطمینان ہے۔ جو دستور کی

تجدید کے بارے میں عوامی جھڑپوں کے ہے تاوقتیکہ صوبہ آذربائیجان مطیع نہ ہو جاوے۔

حالات مراکو۔ جولائی سے ۳ ہزار فرینچ سپاہ دارالسفاس سے روانہ ہو چکی ہے۔ ۳ ہزار مزید سپاہ

اکتوبر میں روانہ ہوگی۔ اور جوں جوں پولس کا نظام

درست ہو جاتا ہوگا۔ باقی ۸ ہزار فوج بھی رفتہ رفتہ

بالی جا دیگی۔

ٹرک میں ریگولر ٹرانسپورٹ کی ضرورت منظر پر

کہ چونکہ ٹرانسپورٹ والوں نے اور ٹریل ریلوے سے

غیر واجب مطالبات کیے ہیں۔ اس لئے وزیر

پوسٹ نے ایک اعلان جاری کیا ہے۔ کہ ٹرانسپورٹ

کرنیو اسے یا تو کام پر آجائیں ورنہ ان کو برخاست

کر دیا جاوے گا اور آئندہ ملازم نہیں رکھے

جا دیں گے۔

ایسٹریلیا جو سان فرانسسکو سے سڈنی کو جا

رہا تھا وہ ۱۸۔ جون گذشتہ آئیلینڈ میں تباہ ہو گیا

جہاز والوں میں سے پانچ آدمی لایف بوٹوں میں

سوار ہو کر فیننگ آئیلینڈ پہنچے ہیں۔ جو وسط کو

انہماں کا تار اسٹیشن ہے۔

سینٹ پیٹریک برگ دارالسلطنت روس کے محل

اختیارانہ زمین کی اتنی کافی اشاعت ہے کہ بجز ان

لوگوں کے جو اب تا یا دو سال میں خریداری کی

کریں اور کسی خریداری کی ضرورت منظور نہیں کرتا

سادات کا پہلا نمبر ۳۰ ہزار کی تعداد میں شائع ہوا

جس میں کچھ کم ۲۲ ہزار پرچے خاص قسطنطنیہ میں فروخت

ہوئے۔ سبب یہ ہے کہ دنیا کے ہر گوشہ میں مسلمان

آباد ہیں اور ہر ملک کے مسلمانوں کی زبان جہاں

بجز عربی کے کوئی ایسی زبان نہیں جو ہر ملک میں سبھی

جاتی ہو۔ اور جہد کے مسلمانوں کیلئے باہم مبادلہ

کے یعنی شامی خبریں

حکومت عثمانیہ ایک ہزار تار علموں کو یورپ کے

دارالعلوم میں تکمیل تعلیم کیلئے ارسال کرنے پر غور کر

رہی ہے۔

راتب پاشا حدیدہ کو بھاگ گیا ہے۔ شریف کے معزول

ہونے کی بھی افواہ ہے۔ عثمان پاشا محافظ مدینہ بھی قید کر

دیا گیا ہے بھی راتب پاشا کام خیال اور سخت ظالم تھا۔

شرفائے مدینہ اس کے مظالم سے تنگ آکر مصر

شام میں غربت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔ موسم

اور دیار یکس میں بھی آئین کو عام مسرت سے خوش آمدید

کہا گیا ہے۔

متواتر بارش اور طوفان کی وجہ سے کینٹ کی فصلیں بڑ

ہو گئیں۔ کھیتوں کے مزدور بیکار ہو گئے۔

۵ ہزار سپاہیوں کا ایک فرانسیسی دستہ کل میں معطل

کے کپ پر حملہ کرنے کیلئے بدبخت سے روانہ ہوا۔

غنیہ نے دستہ پر سامنے سے دو پہلوؤں پر حملہ کیا۔ اور

اور دستہ کے بازو کو کمزور کرنے کی کوشش کی مگر چار گنٹ

کی جنگ کے بعد وہ لپ پاپا ہوئے۔ توپ خانہ نے پہلو

کے حملے کو روکے رکھا اس لئے وہ پیل سپاہ کا پیچھے

کے فرانسیسیوں کی جانب ۲۲ آدمی بھی ہوئے موروں

کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔

ریو طرمدن سے بددیوے مارسلے کرتا ہے کہ سوما لی ماط

کے ۶ آدمیوں کو مار گیا اور ۱۱۰ ارنٹ لے گیا۔ اس

نے برٹش علاقہ میں بھی دو گھوڑے چھ سپاہیوں

کو قتل کر دیا ہے۔

اصلی ممیلا اور ممیلا کا سرمہ

امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام د

خلیفۃ المسیح مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ

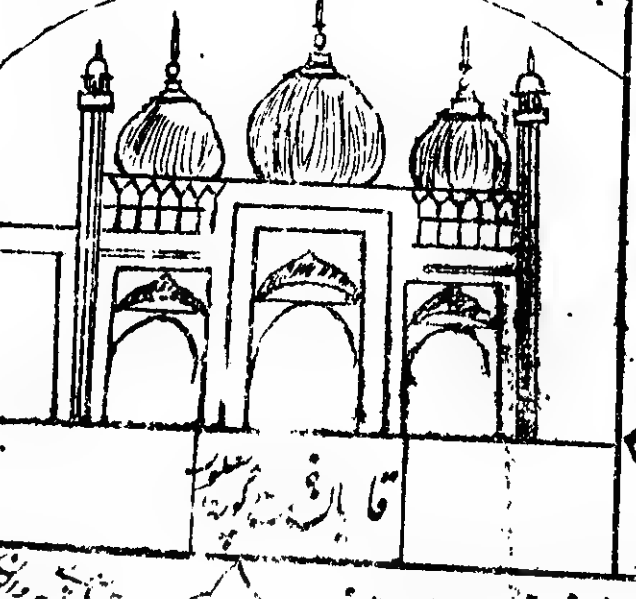
سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار

ہوا ہے قسم اصل ممیلا فی تولد علیہ قسم دوم ملے سرمہ

اصل عمر۔ دوم سرمہ کی پشاور کی لنگی اور کلاہ

بھی موجود ہے۔

المشہد احمد نور کالی ہاجرہ قادیان ضلع گورداسپور



دوایمی تسغایمی عرض دارالامان بیگی

مطابق علم التوبیخه مطابق ۱۶ السوج

دارالامان ہمارا جنت نشین ہمارا

وتنوار حاصل

<p>ما سدا نایم از فضل خدا الهدین دین آمد و ازادیم آن کتاب حق که قرآن نام است آن رسولی که محمد است نام هر دو را بشیر شد الهدین است او خیر الرسل خیر الانام ما از دیباچیم هر روز و کمال آنچه ما روحی دایما می بود اقتدای فعلی او در جهان است آن همه از حضرت اعدی است معجزات او به حق الهود است معجزات انبیاء سابقین همه از زبان و دل بیان است یک قدم دوری از آن طایف</p>	<p>معه طغی مارا امام و شیوا هم برین از دله دنیا بچندیم بادیه خوان ما از جام دست دامن پکش بدست ما دم بجلن شد با جان بدختر شکن هر نعمت را بد شد اقتسام وصل و دلداران دل به دایم آن نه از خود از همن جایی بود هر چه زو ثبات شود و ایمان است سنگدان سخی لعنت است سنگدان سودا لعن خدا است آنچه در قرآن بیانش با یقین هر که انکار می کند انانقیاد است نزد مکرر است خزان و قباب</p>
---	---

مین برات
 م قیمت پیش
 البعد کا کر ٹی حساب نہیں
 پانچ
 اخبار وقت پر نہ ہو پچھ ادب سے ایک سفر
 کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے ورنہ بعد
 میں ملی کیگا رسید زرا اخباریں دیجا
 تکتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت
 کو بہر حال رسید حال کرنی چاہیے وہ
 رسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رس
 چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے
 خط و کتابت کے واسطے جوابی کار
 آنا چاہیے۔ تمام ترسیل زر بنام
 معراج الدین عمر پر و پرائیڈ
 قادیان ضلع گودا سس پور موٹی
 چاہئے۔ - منجر ہند

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود و بیعت یافتہ دیکر آپ فرماتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ شہد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ واشہد ان محمد عبدہ و رسولہ مبارک بنی
کے ہاتھ پر امن تمام ہیں کہ قبلاً کہ ہم جن میں گرفتار تھا اور میں کچھ ملے سے اذکار کرتا ہوں کہ جہاں تک سیری طافت اور مجھ سے ان تمام گناہوں کے بچتا رہونگا اور دین کو فدا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و
آلہ الیہ۔ ۳ بار۔ رب الی ظلمت نفسی داعرت بدنی فاعظم فی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ آئیں۔ رب میرے رب میں نے اپنی جان غلط کر کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کر میرے سر کوئی بخشنے
والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اداس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں کہ میں آج
فردین کے ہاتھ پر امن تمام ... شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے مسیح موعود و مہدی معبود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اذکار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل

(بدر پری قادیان میں معراج دین عمر پروپرائیٹر و پبلشر کو حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق علیخبر مطبعہ و اخبار چاباؤ شائع کیا گیا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
 حَفْظَةُ خَلِيفَةُ السَّيِّدِ الْمَهْدِيِّ مَوْلَى حَكِيمِ فَزَائِدِ الدِّينِ
 صَاحِبِ آيَةِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ فَصَّاهُ مَوْلَى مَوْلَى مَوْلَى

در بیان شریف نوٹ

سورۃ الفتح
 (گزشتہ سے پیوستہ)

ماطین آپ گزشتہ دو اخبار میں درج تھے شریف
 نوٹوں کا طرز یکجہ ہے۔ شریف شاہ رفیع الدین کو
 مد نظر رکھ کر جس کو حضرت خلیفۃ المسیح نے پسند فرمایا ہو
 اور وہ سخت لفظ ترجمہ ہے (حضرت کے فرماتے ہوئے
 ہیں میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نبی پر
 یا ان تراجم سے بہان اختلاف ہو اس کا یہ فائدہ ہو
 کہ گزشتہ دو اخبار میں سورۃ الفتح کا ترجمہ
 اور ایک حصہ سورۃ الفتح کا درج ہو چکا ہے اس
 طرح بہت جلد ایک بڑا حصہ درج کا ہر صفحہ میں درج
 کہ بہت سارے ایک حصہ کے احباب کو یہ طرز پسند
 ہو گا لیکن اگر کوئی صاحب اس میں کچھ تفسیر یا اصلاح
 چاہتے ہوں تو مطلع فرما دیں تاکہ مزید غور کیا جا سکے۔ ایڈیٹر

رکوع ۲ (گزشتہ اشاعت سے آگے)

آیت ۷۔ لیس علی الاعلیٰ الخ جادین جانے کے
 واسطے جو حکم ناکیری ہے اس سے اندھے اور لنگڑے اور
 بیمار سات کہے گئے ہیں۔ شریعت حقہ خواہ کسی کے واسطے
 تنگی اور تکلیف کا حکم نہیں دیتی یہ حکم ان لوگوں کے واسطے
 ہے جو اس کی برداشت کر سکتے ہیں۔

رکوع ۳

آیت ۱۔ لقد رضی اللہ۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان مومنوں
 راضی ہو گیا جنہوں نے اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آقا
 پر بیعت کی ہے۔ لقد کے لفظی معنی ہے قسم ہے اپنی

ذات کی۔ اس میں راضیوں کا ترجمہ ہے جو کہتے ہیں
 کہ صاحب ساقی تھے اور صرف مومنین مومن تھے اس جگہ خدا
 قسم کھاتا ہے کہ وہ ۱۴۰ مسلمان جو اس وقت بیعت میں
 شامل ہوئے تھے سب اپنے مومن اور رضائے الہی
 کے حاصل کرنے والے تھے۔ یہ آیت اہل تشیع کے عقائد
 کی خوب تردید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ حضرت علی اور ایک
 من کے ساتھیوں کے سوائے باقی سب منافقوں کا
 گروہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع نہا اگر وہ
 لوگ منافق ہوتے تو اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی کا ثبوت
 ان کو کہیں عطا کرتا اس جگہ جو وہ سوا صحابہ کے پیچھے مومن
 ہونے اور ان پر انعامات نازل ہونے کا با وضوح
 ذکر کیا گیا ہے اور ان کے مومن ہونے کے چاروں ٹکڑے
 یقین کئے گئے ہیں

۱۔ ان پر بیعت نازل ہوئی۔ صلح حدیبیہ پر جو شرائط مقرر تھیں
 وہ اگرچہ بظاہر مومنوں کے واسطے خوش کن تھیں مگر
 ان کے دل میں اللہ تعالیٰ ایک انشراح ان کی قبولیت
 کے واسطے پیدا کیا۔

۲۔ وہ فتح قرطبہ کا وارث بنے بہت جلد ان کو ایک
 بڑی فتح کا وعدہ دیا گیا اور وعدہ اور انہیں پر پورا ہوا۔
 ۳۔ مغام کثیر کے وہ کام ہوئے۔ حسب وعدہ خداوندی
 بہت سال غنیمت ان کے ہاتھ لگا۔

۴۔ آئندہ بھی .. مغام کثیر کا ان کو وعدہ دیا گیا۔
 جیسا کہ اگلی آیت و عدم اللہ مغام کثیر سے ظاہر ہے
 فتح قسریہ سے مراد فتح کربہ اور اس سے ہی
 پہلے ایک فتح خیبر کی بھی ہوئی تھی۔ غزوہ خیبر شریف
 میں ہوا جس کے متعلق آنحضرت نے فرمایا تھا۔ اللہ
 اکبر خیریت خیر۔ اور انہیں آیام میں مذکور والوں نے
 نصرت الیہ دیکر صلح کر لی تھی۔

آیت ۳۔ کف ایذی الناس عنکم۔ اہل کہہ کہ اس
 بات سے روکے رکھا کہ تمہیں ایذا پہنچا سکیں۔

آیت ۴۔ و آخری۔ یہ ایک وعدہ اور پیشگوئی ہے
 کہ جن دشمنوں پر تم ہنوز غالب نہیں ہو سکے ان پر یہی تم
 بالآخر غالب ہو جاؤ گے۔

آیت ۵۔ ولو قاتلکم۔ یہ جنگ کا زمانہ ہے اگر کفار
 تمہارے ساتھ جنگ کے واسطے آویں گے تو خدا تعالیٰ
 تمہیں فتح دیگا اور کافروں کو ہرگز ہرگز نہ ہوگا کہ وہ ضرر نہ
 کہہ کر بہاگ جائیں گے۔ اس میں ایک پیشگوئی بھی ہے کہ

کفار غلبہ نہ پائیں گے تو کوئی اور کفار اور مددگار
 نہ ہوگا اور وہ ذلیل ہو کر رہ جائیں گے۔
 آیت ۶۔ منۃ اللہ۔ یہ قانون الہی جو پہلے سے
 طرح چلاتا ہے اور قانون الہی کو تو کبھی جو چاہا نہ پائے گا
 جسے خدا تعالیٰ نے جو پیشگوئی کی ہے وہ پوری ہو کر رہے گی
 ہمیشہ سے خدا کے نبی خلیاب اور کامیاب ہوتے چلے گئے
 ہیں اور ان کے مخالف اور دشمن ہلاک اور مغلوب ہوتے
 ہیں۔ یہ ہمیں اب بھی ایسا ہی ہو گا بعض لوگ ایمانی سے اس آیت
 سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ جو کجوات کا ہر نامکن نہیں ہوگا
 کوئی امر خلاف قانون قدرت نہیں ہو سکتا۔ ان کو ہم
 چاہتے ہیں کہ جو کجوات قانون الہی کے برخلاف نہیں ہوتے
 بلکہ وہ بھی عین قانون الہی ہوتے ہیں جس سے انسان
 ناواقف ہے۔

آیت ۷۔ وهو الذی کف ایذیہم عنکم۔ الخ۔ جبکہ
 مسلمان حدیبیہ میں ڈیرا لگائے ہوئے تھے اس وقت کفار
 کا ایک گروہ اچانک مسلمانوں پر غلبہ پڑا مگر وہ گروہ
 گرفتار ہو گیا اور مسلمان ان کے ہاتھوں ان کی اہلیانے

سے بچ رہے اور کوئی کشت و خون آپس میں نہ ہوا۔

آیت ۸۔ ہم الذین کفناہ۔ الخ اس آیت شریف میں
 صلح حدیبیہ کی ایک حکمت اور فائدہ کو بیان کیا گیا ہے کہ
 وہ یہ ہے کہ اس وقت کہ میں بیت سے مسلمان مرد اور

عورت مخفی تھے۔ جنہیں سے بعض کھلے طور پر مسلمان ہو
 چکے تھے اور بعض نہ تھے تھے بلکہ بعض ایسی استعداد کے
 لوگ تھے کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جاتے دابے پر تو ایسے
 وقت میں جنگ چھڑ جاتی تو بلا امتیاز وہ سب کے سب شریف ہو
 جاتے اور مسلمانوں کو جب بعد میں ان کا حال معلوم ہوتا تو
 ایک بڑے سنج کا موجب ہوتا اس واسطے حکمت الہی نے
 پہلے سے اس قسم کے سامان تیار کر دیے کہ صلح ہو گئی اور
 جنگ نہ ہوئے ہائی اور وہ سب کے سب بچ گئے اور اپنے
 وقت پر مسلمان بن شامل ہو گئے اور بعد میں جب کفار نے
 جنگ کا سلسلہ چھیڑا تو وہ مقدس مرد جن سب ان میں
 الگ ہو چکے تھے۔

آیت ۹۔ اذ جعل الذین کفناہ۔ الخ۔ کفار نے اس
 موقع پر بڑی ضد کی اور ایسے شرائط پیش کئے جو بظاہر
 پر بہت سخت تھیں اور کہا کہ ہم ہرگز اس دفعہ عہد نہ کریں گے
 دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول اور مومن کے دشمنوں میں
 ایسی تسکین نازل کی کہ انہوں نے وہ سب شرائط کفار کے تسلیم

کوسح ۲

عبداللہ - محمد رسول اللہ - محمد ہی اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور محمد ہی ہو سکتا ہے۔ دوسرا نہیں ہو سکتا۔ محمد کے معنی ہیں وہ شخص جس میں خوبیاں ہی خمیان ہوں ایسی ہی آدمی اللہ تعالیٰ کا رسول ہو سکتا ہے۔
معاذ - جتنے آدمی آپ کے ساتھ تھے اس میں

بعض نادان لوگ ایسے موقع پر اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بیشک کوئی کوپڑا کرنے کے لئے کوشش کیوں کی جاتی ہے وہ تو خدا کا وعدہ ہے اور بہر حال پورا ہو گا ایسے اعتراضات تمام اہل بیار پر کفار نے کئے اور اس زمانہ کے بد قسمت لوگوں نے ہی یہ اعتراض خدا کے رسول حضرت مسیح موعود پر کئے۔ کہ مثلاً مقدمہ کے وقت آپ نے پلٹ

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

کلام المؤمنین

۲۲ مکتبہ کوثر ناز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح نے طلباء کے مخاطب کے قریب

ہر ایک کچھ دار اور نرم شے کے لئے بہت سے عجائبات ہوتے ہیں نرم چیز کو جس طرح چاہو پھیر دو وہ پھر جاتی ہے اور جس شکل میں اس سے بنانا چاہو اسی شکل کو بہ آسانی اختیار کر لیتی ہے لیکن اس خوبی کے ساتھ اس میں ایک وقت بھی ہو اور وہ یہ ہے کہ اس کو جلد کر کے کہا جاتا ہے اور اس طرح وہ ایک خطرہ بن جاتا ہے۔ بچپن کے عالم کی مشابہت اسی نرم لکڑی کے ساتھ ہے۔ بچہ کی اسی باخلاق نیک لائق معلوم شے پھر اس کی عمر ایک واقعہ نامہ تجربہ کار نامہ سمجھ اور انعامتہ اندیش کی عمر ہے جب بڑا ہو گا تب ہی اس کو تجربہ حاصل ہو گا۔ مدرسہ کے چھوٹے بچوں میں بعض دفعہ ایک خفیہ ہی چوری کی عادت ہو جاتی ہے۔ کسی کانٹا اٹھالیا کسی کا قلم لیا یا اگرچہ بہت چھوٹی سی بات ہے مگر اس کا نتیجہ دوڑنا پھوٹنا ہے کہ نہ انسان جبکہ ایک چھوٹی سی بدکاری کو اختیار کرتا ہے تو پھر اس میں بڑا تباہی پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ بڑے بڑے مصائب میں گرفتار ہوتا ہے ایسا ہی ایک عیب گنہگار ہے پہلے بچہ دوسرے بچوں سے اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر تکبر کرتا ہے رفتہ رفتہ تکبر کی عادت اس کے اندر راسخ ہو جاتی ہے اور بڑا ہو کر بھی وہ تکبر ہی رہتا ہے یہاں تک کہ کسی کو سلام ہی نہیں دے سکتا جسکی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہی لوگوں سے ایسا معاملہ کرتا ہے کہ پھر بھی کوئی سلام کرنا پسند نہیں کر سکتا اسی طرح ایک عیب گنہگار اور سستی کا ہے جو ٹھٹھکے اوڑھے کاموں میں سستی کرتے ہیں تو رفتہ رفتہ سستی ان کی عادت میں داخل ہو جاتی ہے اور اگر وہی کاموں سے بے پروا ہو کر نہ رہیں تو آخرتہ بہتہ دین سے بے تعلق ہوتے جاتے ہیں۔ میں دیکھو ایک ہندو بچہ اگرچہ اس کو ہندو دھرم کے عقائد سے ہزار اختلاف ہو جب کوئی کتاب یا مضمون دیکھ لکھتا ہے تو سرے پر لفظ اوم ضرور لکھ دیتا ہے مگر دین کی طرف سے کوئی توجہ کا نتیجہ ہے کہ اس کا سمان پتھر کے اپنے مضامین کے سرے پر بسم اللہ لکھنا ترک کر دیا ہے بعض بچے سمجھ حال ہوتے ہیں اعلیٰ کی طرف دیکھ کر دوسرے فضول خرچ بننا چاہتے ہیں یہی ایک نقص ہے قدرت کے ماب کو

بیکان نہیں بنایا۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے کوئی لمبا ہے کوئی چھوٹا ہے کوئی موٹا ہے کوئی دھلے غرض سب باتوں میں اختلاف اور فرق ہے ایسا ہی مال و دولت کے معاملے سے بھی لوگ بیکان نہیں ہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے اس کے متعلق قرآن شریف میں ہے کہ لا تمد عینیات الی ما ستعابہ الخ قسم قسم کے کھانا کو جو کچھ دیا گیا تو ان کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھو یعنی ان کی کچھ پرواہ نہ کرو۔ مجھ پر اللہ تعالیٰ کے بڑے احسان میں۔ میں طالب علمی کے زمانہ میں بڑے بڑے مدرسے میں لوگوں کی مجلس میں رہا۔ ایک دفعہ مجھے خیال ہوا کہ بادشاہ بننا چاہیے میں میں میں مجھ کو سوچنے لگا کہ میں بادشاہ کی طرح بن سکتا ہوں۔ بسے منصوبوں کا ایک بڑا سلسلہ میرے دل میں سے گذرا۔ رٹائیوں کے مصائب۔ دیباؤں میں گرنا۔ قلعوں سے کودنا۔ جنگوں میں گذرنا۔ غرض تمام منازل طے ہو کر پہنچنے جا پان سے امریکہ تک فتوحات کیں اور تخت پر بیٹھ گیا اور سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیے تب میں نے دیکھا کہ بادشاہ کے واسطے چاروں طرف سے خطرات اور تفکرات ہیں اس کے واسطے کوئی آرام کی زندگی نہیں اس قدر مصائب جس چیز کے واسطے آجائے گئے وہ اتنی قیمت نہیں رکھتی۔ تب میں نے اپنے شاہ بننے پر افسوس کیا اور شاہی کو چھوڑ دیا۔ اور ایسے خیالات کو ہمیشہ کے واسطے ترک کر دیا۔ یہ جنوں نہ تھا بلکہ خدا کا ایک فضل تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں آج تک کبھی کسی پولٹیکل سوسائٹی میں شامل نہیں ہوا۔ جس سے حکمرانوں کی خیالات پیدا ہوتے اور دنیوی فیشن و آرام اور شان و شوکت کی اشیا رکھی میری نگاہ میں کوئی عزت نہیں پائیں طالب علمی کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے میرے واسطے بڑے بڑے سالانہ امتحان کر دیے تھے میں شاہی کامیوں اور گورنروں پر سوار ہوتا تھا۔ مگر انہیں راستوں میں پایادہ بھی چلتا تھا۔ ہر دوامور کے واسطے بیکان ہوتے۔ خدا کے فضل سے میری دیکھیری کی۔ بچپن کے عالم میں انسان کبیرا واسطے بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ ان کے دو علاج ہیں۔ ایک دعا دوسرے

۱۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ایک روئے خلیفہ بنا دیا ایمان چلو لاکھ انسان کے ملے آپ کے واسطے سچی ارادت کے ساتھ مسخر ہیں۔ ایڈیٹر

محبت صالحین۔ بچپن میں جو لوگ اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہیں وہ بڑے ہرگز آرام میں نہ رہتے ہیں۔ دیکھو ہمیں بڑے بچے میں ایسے عمدہ قوی رکھتے ہیں یہ اسی بچپن کی حفاظت کا نتیجہ ہے۔ بچوں کی واسطے تنہائی اچھی نہیں۔ تنہائی میں بہت سے بڑے خیالات پیدا ہوتے ہیں اس سے بچنا چاہیے۔ اب میں نہیں ایک چھوٹی سی صورت سنا تا بہن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعصیان الانسان لفی خسر۔ قسم ہے زمانہ کی انسان گناہے میں ہے بہت لوگ زمانہ کو کہتے ہیں اور گناہانہ بننے میں لوگوں کی غلطی ہے خدا تعالیٰ زمانہ کی قسم کھاتا ہے۔ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ کیا مبارک زمانہ تھا کیا تعلیم دینکے واسطے لایا۔ مگر انسان کی عمر اس زمانہ میں گنت رہی ہے لوگ کہتے ہیں عمر بڑھتی ہے مگر دراصل گنتی ہے بڑے بچے پگھلنے کی طرح انسان کی عمر گنت رہی ہے ہمارا خدا خدیوین والا ہے اس کو پائے کو واسطے انسان کو چاہیے اپنے میں خوبیاں پیدا کرے پنجابی بن ایک شل ہے۔ جس کے حضرت امام مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے۔

بے مثل پانا چاہیں خود بے مثل ہو
میں کو خیال کرنا چاہیے کہ میرا مولا بدیون سے پاک ہے وہ بدکار کے ساتھ کس طرح تعلق رکھے گا ایمان کا نتیجہ ہے کہ انسان نیک عملوں کی طرف جھکتا ہے جب انسان خود نیک بنتا عمل صالح کرتا تو پھر دوسرے کو نیک بنانا ہی سکھاتا اور میری تعلیم دیتا ہے آجکل لوگوں میں مبرنین ایک گالی سن کر پچاس دیتے ہیں ایسا نہیں چاہیے غضب شہوات اور حرص کی قوت صبر سے کام لینا چاہیے اللہ تعالیٰ تم سب کو ایمان عطا کرے۔ عمل صالح کی توفیق دے حق پر چلائے اور دوسروں کو حق دکھلائے والا اور صبر سکھلائے والا بنا

میرے عزیز بہادر! ان چوبیس سے
موش محفل
بچو۔ جو تمہاری محفل میں بڑی پھرتی سے
خفیہ خفیہ آتے اور کچھ نہ کچھ ایک کرے جاتے ہیں۔
نفرت کے سکھیا کی گویا ان کے لئے تمام مکان
میں بچا دو۔ اور احتیاط و بیدار منبری کی قیام ان
کے دفع کرنے کے واسطے بال دیکھو۔ پھر پھر
دوڑ میں تم دیکھو گے کہ ان کا نام و نشان نہ
رہے گا۔ (اکمل)

کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ یہ خدمات کو نہایت نشاط سے یہاں لائے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے عجب سفر شرج صدر اور جان شاد آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کئی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجا لادیں اور دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور ہمارے آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ آمین

جی نی اندر میاں جی صاحب ریاست کپورت تھلہ میں لوگوں میں نہایت درجہ کے غریب طبع صاف باطن و قوی فہم و تہذیب اور جس قدر انہیں میری نسبت عقیدت اور ارادت و محبت و نیک ظن ہے میں اس کا اندازہ نہیں کر سکتا مجھے ان کی نسبت یہ تر تو نہیں کہ ان کے اس درجہ ارادت میں کبھی کچھ غلط پیدا ہو بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ حد سے زیادہ نہ بڑھ جاوے۔ وہ سچے وفادار اور جان شاد اور مستقیم الاحوال ہیں خدا ان کے ساتھ ہو۔ ان کا نوجوان بھائی سردار علی خان بھی میرے سلسلہ محبت میں داخل ہے۔ یہ راکھ بھی اپنی بھائی کی طرح بہت سعید و شہید ہے خدا تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔

جی نی اندر منشی ظفر احمد صاحب۔ یہ جان صاحب کو گو اندر خلوص سے ہر رات فہم آدمی ہے استقامت کے آثار و انوار اس میں ظاہر ہیں۔ وفاداری کے علامات و امارات اس میں پیدا ہیں۔ ثابت شدہ صداقتوں کو خوب سمجھتا ہے۔ اور ان سے لذت اٹھاتا ہے اللہ اور رسل سے سچی محبت رکھتا ہے اور ادب جبر و حاصل فیض کا ہے اور حسن ظن جو اس را کا مرتبہ ہے۔ یہ دونوں سیرتیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ جزاء اللہ خیر العجزہ۔

پرائی باتوں

گویا ذکر تمہارے اجل بکھرتا ہے نہ فرمایا کہ یہی دفعہ جب حضرت اقدس کپورت تھلہ میں تشریف لائے تو جو ان آپ کے آنے کا مقرر تھا اور اس میں تمام سامان مہیا کرنے کے علاوہ آپ کے استقبال کی واسطے شیش پر اور راستہ میں آدمی کھڑے ہوئے تو اس دن آپ نہ آئے بلکہ دو دن بعد اچانک تشریف لائے اور ایک مسجد میں آکر ٹہرے۔ ساتھ صرف ایک خادم شیخ عادل تھا۔ مسجد کی چابی پر بے تکلف لٹے رہے اور بازار و دودھ روٹی منگو کر کھایا۔ یہاں تک کہ ہم کو خبر ملی تب ہم جا کر آپ کو لے آئے اور ایک بہت بڑا مجمع ہو گیا جب کہ ہم آپ کو خوش ہاں

دکھانے کے واسطے لے گئے۔ تو وہاں ہمارا اہل صاحب اور انگریزا و سپہیں کھیلنے میں مصروف تھیں اور کسی کو جانے کی اجازت نہ تھی جب ہمارا اہل صاحب کو حضرت کے جانے کی خبر ملی تو وہ شخصوں نے اجازت دی کہ مرزا صاحب آ جاؤں چنانچہ آپ گئے مگر ایک طرف کھڑے رہے اور کسی چیز کی طرف توجہ نہ کی۔ ہمارا اہل صاحب نے دور سے مرزا صاحب کو دیکھ کر پناہ دینا دیکھا کہ ان سے ملافا کر دے۔ وزیر نے قہر و فحہ آپ کو سلام کیا مگر آپ کی توجہ اس کی طرف نہ ہوئی

منشی محمد روبرا صاحب

اپنی اس محبت کا ذکر کرتے ہوئے جو ان کو حضرت کے ساتھ تھی اور ان ہر باطن اور خفا کے ان کی یاد میں جو حضرت ان پر اور دیگر اجاب کپورت تھلہ پر کھڑے تھے چشم پر آب ہوتے رہتے اور ہم کو بھی رونا یا منشی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کبھی اپنے پاس کوئی چیز نہیں دینی اپنی ضرورت کو بہت تنگ کر کے جو کچھ بھی جو حضرت کی خدمت میں پہنچا ہر ایک۔ ہمہ شہر و محلوں اور سیری و سعادت میں ہوتی ہے کہ اسے حاضر کرنا آپ کی جدائی کا مجھے صدمہ ہے ہر شہر کے کہ میرے پاس کوئی شے یا روپیہ اب ایسا نہیں ہے جس کو دیکھ کر میں یہ حسرت کہ سکون کہ بیٹھے حضرت کو کیوں نہ ہو دیا۔ میں نے کوئی اپنے پاس نہ رکھی جب کبھی میں جاتا اور آپ کو اطلاع ہوتی تو آپ فوراً مجھے بلا لیتے یا خود باہر تشریف لاتے میں صرف آپ کے دیدار کا عاشق تھا۔ مجھے اب موت کا بھی ڈر نہیں رہا بلکہ مجھے موت کے خیال سے خوشی ہے کہ جب مولگا تو حضرت کے تو ملاقات ہو جائے گی۔ میں نے کبھی حضرت کی خدمت میں اپنے لئے کسی امر کی واسطے دعا کے لئے نہ کیا آپ کے طفیل خود ہی خدا سے دعا مانگتا اور خدا میری امید بر لانا۔ ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں اس کا ذکر آیا۔ تو فرمایا کہ یہ عقیدہ الکی ہے۔ تیسے ایک دفعہ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں ایک امیر کا ذکر کیا کہ وہ عیش و آرام میں بہت بڑا ہوا ہے۔ فرمایا۔ اس عیش و آرام کا انجام اچھا نہیں دیکھو ہوا جب تھوڑی تھوڑی چلتی ہے تو کسی اچھی بھتی ہے مگر جب تیز ہو کر آندی اور طوفان کا رنگ اختیار کرتی ہے تو یہ کبھی نقصان پہنچتا ہے۔

برادر منشی ظفر احمد صاحب

فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ہم جالتہ میں حضرت کی خدمت

میں حاضر تھے۔ آپ قرب ایک دیکھ کر کہ وہ شہر ایسا خدمت میں اور ملازمین کے پاس سے تنگ آ گئے سب رفتہ رفتہ چلے گئے ایک۔ ان کے ہی ارادہ کیا کہ اجازت چاہیں اسی خیال میں سہنے جو حضرت اللہ سے تشریف لائے اور فرماتے تھے کہ اکثر لوگ تو پہلے گئے اب آپ ہی رہ گئے میں بجا بی بی نعل شہر ہو۔

نوان نودن پرا سوون

لیجئے یاد بہت نوان رہتا ہے اور ہمارا سوون رہتا ہے اس بات کو ہم کریم خاویں ہو گئے اور غصہ نہ لینے کے ارادے کو چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ ہم حضرت کپورت تھلہ ایک باغ میں گئے جہاں کتنا کے پھول کھلے ہوئے تھے اور نہایت خوشبودار دے رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا

کہنے اور کہنے میں بڑا فرق ہے

دکھنا ایک خار دار دیا ہوتا ہے جہاں کوئی خوشنویں ہوتی

نہال صاحب عبد المجید خان

جناب نہال صاحب محترم خان کے نذر دار چند میں باوجود چھٹی ممانعت کا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے باپ کا عہد و افسری کی شہر ریاست کا عطا کیا ہے خدا صاحب ریاست میں بہت ہر دلخیز میں ہر طرف نہایت عیش کے ساتھ دیکھ جاتے ہیں حضرت اقدس کے ساتھ آپ کو اپنے باپ کی عزت و اہمیت ہے خان صاحب کی ہمیشہ یہ عمارت رہی ہے کہ ہر عزت و تکرار کا خطن کا جواب اپنے دست مبارک سے کہیں اگر ہم ایک لفظ ہی ہو بعض دفعہ حضرت صاحب خود ان کو جواب لکھتے تھے اور بعض دفعہ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں جواب دوں اکثر یہ حکم خان صاحب کے خط پر تحریر ہی ہوتا کہ جواب لکھا جائے۔ اس صدمت میں خان صاحب کی دل حالت کا اندازہ کر کے میں وہی خط جس پر حضرت نے نیش لفظ میری طرف لکھے ہوئے کہ "جواب لکھا جائے" بھیج دیا کرتا تھا اور یہ امر خان صاحب کے واسطے اس قدر خوشی کا موجب ہوتا کہ میں اگر وہ صفحہ کا لبا خط ہی لکھتا تو نہ ہو سکتا۔ میں کپورت تھلہ میں خان صاحب کو صرف کے ہی مکان پر ٹھہرتا اس سفر میں

میاں محمد یوسف صاحب

سے ہی ملاقات کا موقع ملا۔ میاں صاحب کے سپرد سگری کوہین کا انتظام ہے اور کام بہت اور اہم ذمہ داری ہے جس کو وہ نہایت خوبی سے سرانجام دے رہے

ابن ابی کثیر کے ساتھ بہت محبت تھی۔ باوجود کہ وہ کوفی
کے اخبارین پڑھتے اور دوسروں کو سناتے ہیں اور خدشات
دینی میں دل کھل کر حصہ لیتے ہیں میان صاحب موصوف
ہمارا جو صاحب کے ساتھ یورپ امریکہ کے سفر میں بھی ہوئے
ہیں۔ آپ نے مجھے روس کی بہت سی کچھ ذکر کیا کہ وہاں
بازاروں میں اور گلیوں میں عریض اور یسوع کے بت
نصب ہیں جیسا کہ ہندو لوگوں کے بت ہوتے ہیں جو گذرتا
ہے تو ان کے سر پر تاج ہے عورتیں سجدہ کرتی ہیں نہایت
کثرت سے بت پرستی پھیلی ہوئی ہے انیسویں صدی کے مابین
کو بہت بڑا کاروبار سرکاری اور مملکت طبع فرصت بہت کم
ملی اور زمین دل کھل کر نہ ان کی باتیں سن سکا اور نہ اپنی سن
سکا۔ غیر یاد زندہ صحبت باقی۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت
اور نیکی کے کاموں میں توفیق عطا کرے خدا نے چاہا
تو پھر کبھی ملاقات ہو رہے گی۔ حضرت کے پرانے خادم
منشی عبد الرحمن صاحب

اور ان کے روز خیر شید میان عبد السبع اور سلطان پور کے
ایک رشید نوجوان میان احمد دین اور خان صاحب کے ہاتھ
بیشراحت صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ منشی فیاض علی صاحب
ڈاکٹر فیض قادر صاحب سرور خان صاحب۔ منشی
عزیز الرحمن صاحب اور منشی جمیل الرحمن صاحب وہ ان
تھے اس لیے ان کی ملاقات نہ ہو سکی۔

حاجہ کبیر علی صاحب نے ۱۰ تاریخ کو ایک بچے پہنچا
تھا۔ اور ۳ تاریخ کو صبح ۳ بجے ملہن سے رخصت
ہوئے۔ ۲۲ تاریخ کو صبح ۱۰ بجے ان کا کپڑا بکھڑکا
ہوئے ایک تقریر کی جو اگلے البدر میں صبح ہوگی۔
انشاء اللہ تعالیٰ۔

بدر کے خط کا قلم بعض دوستوں کی تحریک پر قلم پیلے
کی نسبت کسی قدر جلی کر دیا گیا ہے
اس لیے کہ دوست اس کو پسند کریں گے اور اس کے متعلق
کوئی صاحب اور مشورہ دینا چاہیں تو وہ بھی ہم سننے کے
لیے تیار ہیں۔

فروغ شریک کتب بند چونکہ پچھلی فروخت اور شاہ
کا حساب ہو رہا ہے اس
دستخط چند روز تک بزرگ کا یک ڈپو بند رہے گا

المفتی

(از پیش گاہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی)

۱۳ مقتولین جنگ کا
مصلحہ خدا پر چھوڑو
ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ
اس وقت جو مسلمان جنگ
میں مرنے ہیں ان کو کیا
حل ہے آباد شہید ہیں یا
حرام موت۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا جب حضرت امیر تیمور صاحب
میں گئے تھے تو اپنے عہد سے سوال کیا کہ حضرت علی و
معاویہ کے مابین جو جنگ ہوئی تھی اس میں طرفین کو مقتولین
کے متعلق کیا فتویٰ ہے عہد اخوت زدہ ہوتے خاموش رہے
کسی کو جواب دینے کی جرأت نہ ہوئی آخر ایک محدث آیا اور
اس نے کہا کہ مجھے امیر صاحب کے پیش کردہ میں ان کے
سوال کا جواب دوں گا۔ چنانچہ وہ پیش ہوئے اور انہوں نے
امیر صاحب کی خدمت میں کہا کہ حدیث شریفہ معلوم ہوتا
ہے کہ کوئی شخص جنگ ریا کیواسطے کرتا ہے اور کوئی اپنی
شجاعت کے اظہار کے لئے ایسا کرتا ہے کوئی شخص قوی
محبت کے لئے لڑائی میں جاتا ہے اور کوئی صرف تعجب
کے سبب اس میں شامل ہوتا ہے کسی کو سوائے اس کے
غرض نہیں ہوتی کہ عداوت کے ساتھ اس کو کوئی ذاتی عداوت
ہوتی ہے لیکن کوئی ایسا ہوتا ہے کہ صرف اعلیٰ کلمہ اللہ
کیواسطے جنگ میں جاتا ہے۔ غرض الاعمال بالنیات ہے
جناب امیر ان لوگوں کے دل کی حالت اور نیت کو جانو
سننے پیش کر دیں۔ پھر ہم اس پر فتوے لگا دیں گے
میری جواب اب بھی ہمارا ہے۔

۱۳ البے وضو و اذان و قرآن
ایک شخص کا خط مضمون
خلیفۃ المسیح کی خدمت
میں پیش ہوا کہ بے وضو و قرآن شریف پڑھنا یا اذان
دینا جائز ہے۔ فرمایا جائز ہے۔

معذرت
آجکل ہر طرف بھار کا موسم ہے مطبع
کے بعض ملازمین کی بیماری کے
سبب اخبار کی طبعاری اور چھاپائی میں بہت دقت ہوئی ہے
اس واسطے یہ اخبار صرف دس صفحہ پر مشتمل ہوتا ہے تاہم
کوشش کی گئی ہے کہ تمام ضروری باتیں درج اخبار ہو جائیں

جلسہ لائے قادیان

جو عہد نامہ سیر کے آخری نمبر میں تھا
اس کے لئے وہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال
بھی انہیں تاریخین میں ہو گا۔ جو صاحب اس موقع پر کوئی نظم پڑھا
چاہتے ہوں یا کوئی سچو دینا چاہتے ہوں اس کی نسبت انصاف
ذیل اطلاع خاک رکھیں۔

(۱) اس زمین میں ایسی نظم یا شعر جو (۲) مضمن کیا ہو گا۔
(۳) کتنا وقت لینا اس کے سننے پر خیر ہو گا (۴) خود مصنف
پڑھیں گے یا کسی دوسرے صاحب کے پڑھانے کا انتظام کیا
جائے (۵) کونسا دن آخری مفت و سیر میں ایسے ناظم یا لکچر
صاحب کے لئے زیادہ سہولت یا آرام کا باعث ہو گا۔ یہ اطلاع
بہت جلد دفتر سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان میں پہنچنی۔
چاہئے۔ کیونکہ ہر دو گرام کے بھٹے کے لئے اس اطلاع کا آنا
ضروری ہے یہ بھی یاد رہے کہ یہ بالکل بے انتظامی کا طریق
ہے کہ پہلے تو اطلاع نہ دیا جائے اور وقت پر کسی خاص
نظم یا لکچر کے سننے کیلئے زور دیا جائے یا حضرت
امام صاحب کے خاص اجازت لی جائے۔ میں نے حضرت امام صاحب
خلیفۃ المسیح کی خدمت میں اس رائے کو عرض کر دیا ہے۔ اور
اغلیا و مقررہ ہر دو گرام کے خلاف کسی صاحب کو حق نہ نام
اس میں موج نہ ہو گا اپنی نظم یا شعر کہ سننے کی اجازت نہ دیں گے
بہادران مہرانی فرما کر آخر ماہ ستمبر تک سب سے اطلاع دیں۔ و انھم

خلیفہ رشید الدین اسٹنٹ سکریٹری ۲۴ ستمبر ۱۳۲۴
جناب فیض یعقوب علی صاحب ایڈیٹر اخبار اکمل
نیکم نہ
کی اس تحریک پر کہ خاص قوی سرمایہ کے لئے
ایک ہزار آدمی جلسہ سیر پر خود یا دیگر اجاب سے ہی جمع کر کے
پچیس پچیس روپے لاوے۔ مندرجہ ذیل اجاب نے پچیس پچیس
روپے دیئے گا وعدہ فرمایا ہے دیگر اجاب کی تحریکیں کیلئے
درج اخبار فرما کر شکور فرمادیں۔

۱۔ خواجہ احمد صاحب چک نمبر ۴ ڈاک خانہ بہاول۔
تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور
۲۔ منشی محمد بن صاحب گرد اور قافو گوی عکرمہ حوصلہ راضی
جہلم کنال۔ جزاہم اند خیرا۔
خلیفہ رشید الدین اسٹنٹ سکریٹری ۲۴ ستمبر ۱۳۲۴

نامہ نگاروں کو چاہئے کہ مضمن غفر لکھائیں لمبے مضمن کے
کی گنجائش نہیں ہوتی اور نیز ہر ایک مضمن مضمون کے دو کالم کر کے
ایک کالم پر لکھا جانا چاہئے اور دوسرا کالم خالی چاہئے ایڈیٹر کو
اسی فرصت کہان کہ نامہ نگار دو مضمن کی رسید دیا جائے مضمن
کو واپس کرے۔

اس حادثہ سے نوپ کے گنگوہے ہی اڑ گئے ہندو سپاہی

وہ کاجر لے کر چلے گئے۔ چیتا شکر ہاؤس نے ان کو روک کر

جو بیٹھا۔ اس پر مایہ سے جہل و اپدایا ہو گیا ہے۔

ہمارے امام نے صرف دو تین مجید سے موجود جیسا کہ مذہب
بطان کہا ہے۔ قیمت صرف ۴۰ روپے

بسم الله الرحمن الرحيم

ماہِ رمضان میں ایک بے تکبر عبادت

برائین احمدیہ نصرت کے لئے

یہ حضرت جبری اللہ فی علی الانبیاء علیہ السلام و التناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صدا کی آواز کو

کل عالم پر بھادی اور اسی میں وہ الہامات ہیں جو عراج پور کے لوگوں کو مسنون کر دیا اور ایمان اور محافلین پر

حجت کے قیام کا موجب تو یہ ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے دومی کاغذ پر نہایت خوش خط اور کئی نظم

چھپی ہو۔ اصل قیمت کے جلد صمہ۔ مجلد اصلی قیمت صمہ۔

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیے ورنہ وی پی نہوگا

یلم التویر ۹۰۸ سہ بدی کو

۱۱ سطر فروخت کتب کمولا

کے۔

نکھتا ہے کہ :-
 مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور ترائف

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶ روکر دی گئی ہے۔

فتح الدین | بیان - بہت عمدہ - قیمت ۴۲

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی رائے اور درازا حیرت دہانی

کی تردید میں نہایت دلچسپ و مفید عبارتوں سے

اس کے لئے کہ اس کا پس منظر

سعیار الصاوقین | یہ کتاب قاضی کلید آف
گوئی کے لئے لکھی ہے

اسین سات ایسے اصول بتائے گئے

من اللہ کی شرافت میں بہت

بدد مکتبی ہے۔ پیر سادہ بہت
ہی مفید ہے۔ قیمت ستر

اسلام کی پہلی کتاب

حضرت اسلام کا صدائی ہفت ک
احمدی بچوں کے لئے

سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صفحہ

کے اعترافوں کا جواب - قیمت

ہدایت و تحفظ اور نظم مستورات مستورات کے لیے پر قیمتی

آنہ دکھتری طالب علموں کو واسطے بہت عمدہ اہمیت

کامن احمدی (الاداد وائے) قیمت ۴۰

مجلسه اول

اصل میرزا وریہ کے کاسٹر

جنگم اور دین صاحب ری المدفونہ۔ سرحد بھر سائیکہ میں سے ہوا
کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میلانی تولو ۱۷۔ قسم دوم ۱۷۔

سرزمین اعلیٰ عمر - قسم دوم - پندرہم کی پشاور کی سنسکریٹ اور کلاہ - موجود ہے۔

المشاهیر - احمد علی صاحب از قادیان خلع گورداس پید

منصفیہ کتابیں دفتر اخبار بدینہ خرید

مدرستین حضرت اقدس کی تمام نظمیں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر والی بھی سو کم کر دی ہیں) جلد ۸۰ غیر جلد ۸۰ کلکی اور تار کے طور کے بارے میں یہ کتابیں شری نہ کلکتہ اور ان کے بیچ عبد الصمد صاحب ساکن سنور

(ریاست پٹنہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن کی صداقت جہاں ثابت کی گئی ہے۔ حجم ۱۶۰ صفحے۔ قیمت ۸۰ جلد منگوانین۔ بہت عمدہ ہے۔

کرشن لیلہ ہندی نظم۔ مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب۔ جس میں لیکچرار کی طاقت اور حضرت مسیح موعود کرشن اقدار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف ۸۰

سر الشہادتین مصنفہ مولانا مودی محمد احسن صاحب فاضل اموی سورہ ولین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب نے اسے اردو کا لکھی کے شہادت کے واثقات ثابت کئے ہیں شہادت لطیف کتاب ہے۔ اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں یہ قیمت ۸۰

غلامی اور عصمت انبیاء دیو پوٹ ریڈیج کے متفرق مضامین کو بیچ احمد دین صاحب پشتر سید نقشبند زبیر پشاد سے یہ اجازت صد انجن احمدی قادیان جت محمد چمبر اگر اس کا رشتہ میں پراسے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجا کی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی سر عصمت انبیاء ۸۰

جنگ مقبض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ اہم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف دو تین عجیب سے موجودہ جیسا کی مذہب لفظ ان کیا ہے۔ قیمت صرف ۸۰

تکھور مسیح یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد خدیر الدین اکل آٹ گوبکی نے تصنیف کی ہے۔ اس میں مسیح موعود کی وفات اور مسیح بھڑی کی صداقت کو عالمی رنگہ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابوں میں مثل سیف چشتیائی۔ ورہ ورائی نہایت المقصود کو زیر نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ آیتہ و اللہ الدین آمنوا شکم دستورہ میں کی تعبیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ محمد و م اللہ مولانا عبد اللہ رحیم صاحب مرحوم نے اس کتاب کی نسبت

بہت عمدہ ہے کہ۔

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التمجید والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صدا کی آواز کو کل عالم پر بجا دی اور اسی میں وہ الہامات میں عراج کو پور کو مومنوں کے از و یا و ایمان اور مخالفین کے کے اعترافوں کا جواب۔ قیمت ۸۰

جس کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے ڈمی کا غدر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہو۔

اصلی قیمت بے جلد صمہ ۸۰ جلد اصل قیمت صمہ ۸۰ رعایتی ۷۰ رعایتی ۶۰

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا چاہیے ورنہ دی پی نہوگا

نکھلے ہے کہ۔

مین پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراغض

کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ۶۰ روپے گئی ہے۔

یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات مسیح کا

فتح الدین بیان۔ بہت عمدہ۔ قیمت ۸۰

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

حیرت کی چیرائی والد اسلام کی تائید اور مزار حیرت دہلی

کی تردید میں نہایت دلچسپ۔ خود حیرت کی عبارتوں سے

اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے ناوم کیا گیا

ہے۔ قیمت ۹۰

یہ کتاب قاضی اکل آٹ

معیار الصاوقین گوبکی نے لکھی ہے

اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے

میں جن کے زیر نظر رکھنے سے امور

من اللہ کی شناخت میں بہت

مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت

ہی مفید ہے۔ قیمت ۸۰

اسلام کی پہلی کتاب

احمدی بچوں کے لئے اردو

میں مدلل کتاب ہے۔ جس میں

سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صدا

کو ثابت کیا گیا ہے اور مخالفین

کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۸۰

نظم مستورات مستورات کے بھر قیمت

آزاد کشمیری طالب علموں کو اسطے بہت عمدہ قیمت ۸۰

کا من احمدی (الاد و اداسے) قیمت ۸۰

اصلی میراوریہ کا سر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام و خلیفہ المسیح مولانا مودی

جکم لڑین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سر حضرت خلیفہ المسیح کے شاہی انجوز

کے مطابق تیار ہوا ہے۔ قسم اول میلانی قلم ۸۰۔ قسم دوم ۸۰

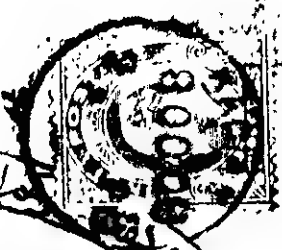
قسم اول ۸۰۔ قسم دوم ۸۰۔ ہر قسم کی پشاور سنگی اور کلاہ بھی

موجود ہے۔

المشاعر۔ اتحاد کالمی صحابہ از قادیان ضلع گورداس پور

یکم اکتوبر ۱۹۸۷ء بدینہ پور سے
۱۱ سطے فروخت کتب کو لا
گیا۔

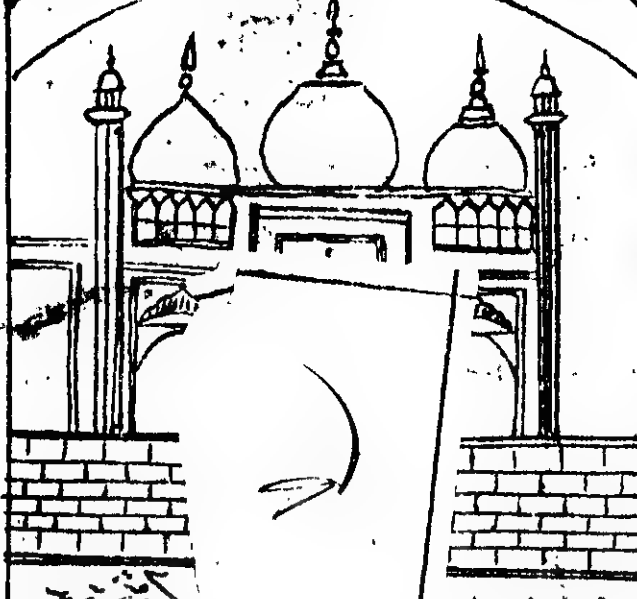
(مدیر پریس ہلالین)



بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم



Handwritten text in Urdu: "خبردار قادیان ضلع کوڑا سہور و سوات و خیبر پختونخواہ" and "مفتی محمد رفیع صاحب دینی" with a signature.

قیمت پیشگی

BADR - QADIAN

قادیان میں چہ گویم با تو گہائی چہا دستاویان بینی
 رجسٹر نمبر ۲۸۸ دوا بینی شفا بینی عرض دارا
 مورخہ ۱۱ رمضان المبارک ۱۴۲۶ ہجری علی صاحبہا التھیة والسلام مطابق ۸ راکتوبرہ ۱۳۸۶
 جلد ۱۲ فی پریم ۱۲

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بموجب آپکی اس مکتوب کے کچھ انجمنہائے احمدیہ اپنی جلدی جلسوں کی رپورٹ کے ہمراہ دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ مفصلہ ذیل سطور پیش کرتا ہوں۔ ماہ گذشتہ میں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام سے درخواست کی تھی کہ کوئی حافظ یمان بھیجا جائے جسے حضرت موصوفہ حافظہ روشن علی کو دارالامان سے بلوانہ فرمایا۔ اور وزیر آباد سے حافظ غلام رسول صاحب کو اور لاہور سے میاں مہر الدین صاحب اور موضع سعد الدین پور سے مولوی محمد غوث صاحب بھی بموجب ہماری درخواست کے یہاں رونق افروز ہوئے ان دنوں میں چونکہ بارش بکثرت ہو رہی تھی اس واسطے تمام سستی یکجہڑ پانی سے رُک جی ہوئی تھی کہ احباب مذکورہ انجمن تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان حضرات نے اس جماعت کی بہتری کے لئے ان رکاوٹوں کو لے کر کے اپنے آپ کو بیان بھیجا یا اگر گت جمعہ کیلئے حافظ روشن علی صاحب اصلاح عقائد اور باہمی اتفاق اور صحبت بر سر اجتناب کرنے پر خطبہ پڑھا جو نہایت ہی موثر ہوا۔ نماز جمعہ کے بعد امام اجازت دی گئی کہ جن جن احباب کو کوئی سہولت یافت کرنا ہو یا کسی کا اندازہ کرنا ہو تو کریں۔ نماز عصر سے تہوری دیر پہلے میاں مہر الدین صاحب نے پورے عرصے سے صحابہ کرام کا نمونہ پیش کر کے حاضرین کو سیروی کی ترغیب دلائی

انجمن احمدیہ
 شیخ سلطان محمد صاحب خلائع دیتے ہیں کہ شیخ غلام احمد صاحب کی سعی سے ہوشیار پور میں انجمن احمدیہ قائم ہوئی۔ پیر حاجی احمد صاحب میرعلی۔ شیخ سلطان احمد صاحب سکریٹری۔ ماسٹر شیخ غلام مصطفیٰ صاحب۔ امین و محاسب ماسٹر شیخ محمد فطیم صاحب ناظر مقرر ہوئے۔ قصبجات۔ ہریانہ۔ نندا چور۔ ضرب دیال پیمانیہ پنڈوری پھلوگوریاں۔ اچھر وغیرہ گاؤں اس انجمن متعلق رہیں گے۔
دعا مدد
 بابو محمد یوسف صاحب احمدی انبالہ بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔
نما جنازہ
 چوہدری مولانا بخش صاحب سیالکوٹ سے اطلاع دیتے ہیں کہ انکے خسر چوہدری نہالے خان صاحب احمدی اعلیٰ نمبر دار موضع ملا ایکسٹوٹات سال عمر میں بھارت بخار فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم نے حضرت اقدس نبی بیعت کی تو اس وقت انکی عمر ایک سو سال تھی اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت میں بھی داخل ہو چکے تھے۔
انجمن احمدیہ ہیلان
 مکرم جناب ادیش صاحب ہیلان

معذرت
 الحمد للہ کہ قادیان میں استفادہ بیماری کا زور نہیں ہے جس قدر کہ باہر سے شریں آرہی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کیوں اللہ کے فضل و کرم میں اپنا ظہور کر رہی ہیں۔ تاہم موسمی بخار پھیلا ہوا ہے۔ عملہ بدر میں کاتب اور پریس میں برد و بیمار ہیں انہوں نے ہی اخبار لکھنا اور چھاپنا ہوتا ہے۔ پھر بھی بہت کوشش کے ساتھ پورا نہیں تو کچھ کم اوراق پر اخبار نکالا ہی گیا ہے تاکہ احباب کو انتظار نہ رہے۔
پیشگی قیمت
 اخبار صرف ان دوستوں کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے جنکی قیمت وصول ہو چکی ہے۔ بقایا داروں کو تمام اخبار بند کیا گیا ہے۔ بدسبب سخت مالی مشکلات کے ایسا کیا گیا ہے۔ امر مجبوری ہے۔
ضرورت
 عمارت صدر انجمن احمدیہ کے لئے ایک لائق تجربہ کار معمار مستری کی ضرورت ہے۔ جو نقشہ کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور کام تعمیر کرانے کے علاوہ اپنے ماتہ سے بھی کام کر سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔
 المشی
 خلیفہ رشید الدین صاحب سکریٹری سیکرٹری تعمیر

بدر پس قادیان میں بیان مواہین عرب و ہند کے حکم سے پانچ ماہی ترجمہ مادی ترجمہ مادی اخبار چایا گیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَحْمَدُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
حَضْرَتُ خَلِيفَةِ الْمَسِيحِ وَالْمُهْدِيِّ مَوْلَايَ
حَكِيمُ نَوَالِدِينَ صَلَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى كَعَلَى
فَرَمَائِي هُوَ بَعْدُ لَنَا

درس قرآن شریف

نوٹ

سورة الفتح

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین! آپ صاحبان گذشتہ تین اخباروں میں درس قرآن شریف کی نوٹوں کا طرز دیکھ چکے ہیں۔ اس میں ترجمہ شاہ فریح الدین صاحب مد نظر کھسک حضرت کے فرمائی ہوئے درس میں صرف وہ باتیں لکھی جاتی ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں اختلاف ہو اسکا یہ فائدہ ہے کہ صاف کہ بہت سا حصہ ہر صفحہ میں درج اخبار ہو جاتا اور اسکو اکثر احباب نے پسند کیا ہے۔ لیکن بعض دوستوں نے رائے دی ہے کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت لفظ ترجمہ ہو۔ اس کے بعد تقریر نوٹ ہوں جو حتی الصبح حضرت خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے ہیں۔ لیکن اخبار میں بمشکل دو صفحات درج ہو سکیں گے اور اس طرح بہت تھوڑا حصہ درس کا ہر صفحہ میں درج ہوا کرے گا۔ ناظرین اپنی قیمتی رائوں سے مطلع فرمادیں۔ ادیٹر۔

الغرض! حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عازم بیت المقدس ہوئے لیکن جب آپ مقام حدیبیہ پہنچے جو مکہ سے نو کوس کے فاصلہ پر ہے تو آپ کو معلوم ہوا کہ کفار مکہ کے لئے آمادہ ہیں اور

آپ کو زیارت کعبہ سے روکتے ہیں۔ آپ کی حالت یہی کہ باوجود مشرکوں کی سختی کے ہمیشہ ان کے ساتھ نرمی کرتے تھے اور کسی معاملہ میں جس میں کسی کو ضرر ہو چاہے کسی نہ فرماتے تھے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معذرت دلائی اور صحابہ کے اہل مکہ کو بھیجا کہ میں جب مکہ کے واسطے نہیں آیا صرف زیارت کعبہ کے لئے آیا ہوں اور زیارت کعبہ واپس مدینہ منورہ کو چلا جاؤں گا۔ حضرت عثمان جب کفار کے پاس پہنچے تو انہوں نے حضرت عثمان کو کہا کہ تم کعبہ کا طواف کرنا چاہتے ہو تو کر لو اور واپس چلے جاؤ انہوں نے جواب دیا۔ میں کیلا طواف نہیں کروں گا جب حضرت رسول کریم کریم گئے۔ تو میں بھی کروں گا۔ اس قسم کی گفتگو میں قریش نے انکو روک رکھا اور یہ خبر شہر ہو گئی کہ حضرت عثمان کو کفار مکہ نے قتل کر دیا اور ممکن ہے کہ انکی نیت قتل کر دینے کی ہو کیونکہ اسی وقت اتنی کفار مسلمانوں پر اگر شہنشاہ کر رہے تھے۔ مگر گرفتار ہوئے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار کی اس شرارت اور فساد کی خبر ملی تو آپ نے اپنے صحابہ کو جمع کیا اور ایک ایک کے درخت کی پچھلی سے بیٹ لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرینکا صدق دل سے اقرار کیا۔ اتنے میں حضرت عثمان چند کفار کے ساتھ جو صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے آئے تھے۔ پہنچ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود کفار کی شرارتوں کے اور فساد کی نیت کے اور سخت شرائط پیش کرنے کے انہیں کی پیش کردہ سب باتیں مانکر صلح کر لی۔ جو اسی آدمی کفار کے حملہ کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے وہ بھی چھوڑ دیے۔ اور ایسی شرطیں مان لیں۔ جس سے کفار کا بڑا غلبہ اور رعب بظاہر معلوم ہوتا تھا۔ اور مسلمان بہت کمزور اور نیچے دکھائی دیتے تھے۔ چنانچہ ایک شرط یہ تھی کہ اُس سال بغیر زیارت کعبہ واپس چلے جائیں۔

پھر یہ کہ دوسری سال آئیں۔ دوتین دن سے زیادہ نہ ٹھہریں۔ اور مسلمانوں کے ہتھیار بند ہوں۔ پھر ایک شرط یہ بھی تھی۔ کہ اگر مسلمان مکہ سے بہاگ کر مدینہ چلا جائے تو اہل مکہ کو واپس کیا جائے۔ لیکن اگر کوئی شخص مدینہ سے بہاگ کر مکہ میں آجائے۔ تو اہل مکہ واپس نہ دیں گے۔ ایک شرط یہ بھی تھی کہ اہل مکہ میں سے جس قوم کی

مذہبی ہو اس قوم سے مسلمانوں کی طرف ہوجا سکے اور جسکی مذہبی ہو اہل مکہ کے ساتھ نہ رہے اور اگر انہوں نے اس کے مطابق قوموں کی باہمی قسمیں رہیں۔ چنانچہ ایک قبیلہ جس کا نام داکل تھا قریش کے عقیدہ و عہد میں ہوا اور خزاعہ اسلام کے طرف دار بن گئے۔

ان شرائط کے بعد غیر فاضل اللہ علیہ وسلم بیرون ادا کی رسم عمرہ مدینہ کو واپس چلے گئے اور اس مقام حدیبیہ پر قرآنی ذبح کر دی اس صلح کا نام صلح حدیبیہ ہوا۔ حدیبیہ سے واپس تھو وقت سورہ فتح نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا کیونکہ یہ صلح عسریب ایک عظیم الشان فتح کی بنیاد تھی۔ شرائط صلح کے مطابق دوسری سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کعبہ کے واسطے آئے اور صرف عین دن قیام کر کے واپس چلے گئے۔

اس واسطے پر بعض کمزوروں کو اتلا ہوا وہ ان کے دل میں دوسو سوہ آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رویہ اسچنانہت نہیں ہوا۔ اور ایک منافق نے کہا کہ واللہ ما حلقنا ولا قصرنا ولا داینا المسجد الحرام قسم ہے خدا کی پیٹنے نہ سر نہ ایا نہ بال کترائے نہ مسجد حرام کی زیارت ہوئی پیشگوئی والی بات کوئی بھی پوری نہ ہوئی۔ اور ہم دیکھ کے دیکھ ہی واپس جاتے ہیں یہ اعتراض اس قسم کا تھا۔ جیسا کہ آجکل بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے کہا تھا کہ لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکی پیدا ہوئی جاہل جلد باز یہ نہیں سوچنا کہ اس پیشگوئی میں کیا سال کی شرط تھی۔ کہ اسی سال حج ہوگا یا اسی سال اسی محل میں لڑکا پیدا ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہ فرمایا تھا کہ اسی سال حج زیارت کعبہ کرو گے چنانچہ اگلے سال زیارت کعبہ ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روایہ کو اللہ تعالیٰ نے سچا کر کے دکھا دیا اور یہ پہلی دفعہ آپکا عازم مکہ ہونا ایک بڑی بھاری فتح تھی بنیاد ہوا۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مرتد ہو کر

کفار کے پاس واپس آجائے۔ تو کفار واپس نہ دیں گے اور اگر کوئی کافر مسلمان ہو کر مسلمانوں کے پاس آجائے تو مسلمان اسے واپس دیدیں گے یہ شرط بعض دلوں میں بہت مشکل گزری کیونکہ اس میں مسلمانوں کے واسطے ایک تکلیف نظر آتی تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں جمع نہیں اگر کوئی شخص مرتد ہو کر کفار کے پاس جاتا ہے تو ہمیں مرتد ہی کیا ہے۔ کہ ایسے آدمی کو اپنے پاس رکھیں۔ اور اگر کوئی مسلمان کفار کے درمیان رہیگا تو وہ دوسروں کی واسطے اسلام میں داخل ہونیکا موجب ہوگا۔ چنانچہ یہ شرط بھی مسلمانوں کو بہت مفید پڑی اور کفار نے اس میں سراسر اپنے فتنے دیکھ کر بالآخر اس شرط کو درمیان میں سے کاٹ دیئے کی درخواست دی اور کہا کہ جو شخص مسلمان ہو اچکے پاس چلا جائیگا اسکو ہم واپس نہ لیں گے۔

اور اس شرط کو بیچ میں سے نکالنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قریش میں سے ایک شخص ابوبصیر نام مسلمان ہو کر حضرت کے پاس مدینہ میں آگیا۔

کفار میں سے دو شخص اس کے پیچھے پیچھے آنحضرت کے پاس پہنچے اور ابوبصیر کو واپس لے لیا آنحضرت نے معاہدہ کے مطابق ابوبصیر کو واپس کر دیا ابوبصیر چاروں ماجار واپس ہوئے مگر کفار مسلمانوں کو سخت دکھ دیتے تھے اور ہر عدا کے ساتھ مار دالتے تھے۔ یہ سارا نقشہ ابونصیر کے سامنے تھا۔ راستہ میں ایک مقام ذوالحلیفہ نام پر چبے پہنچے تو وہاں قیام کرنے کے واسطے ٹھہر گئے۔ ابونصیر نے ان میں سے ایک کی تلوار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تلوار بہت عمدہ ہے ذرا مجھے دکھا تو سہی۔ اس کافر کے سپر موت سوار تھی اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ہندی کو انکی سر سوجھانا تھا۔ اسنے اپنی تلوار کی تعریف سن کر اور تکبر میں آکر تلوار ابونصیر کے ہاتھ میں دیدی ابونصیر تلوار کی جو تعریف کی تھی اسکو سچا کر دکھایا اور ایک ہا وار میں اس دشمن کا سر الگ کر دیا دوسرا شخص ایسا بزدل تھا کہ وہ مارے خوف کو بہاگ نکلا۔

اور ابوبصیر واپس مدینہ میں پہنچ گیا۔ ان حضرت کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے ایسے الفاظ فرمائے جن سے ابوبصیر کو یقین ہو گیا کہ آنحضرت مجھے بھڑکاتا رہا مگر اوس کے

اس واسطے وہ مدینہ سے جدا ہوا۔ کہ تو نہ جاسکتا تھا کیونکہ وہاں مسلمانوں کے واسطے امن نہ تھا اسنے راستہ میں ایک جگہ دریائے کنارہ دیرہ ڈال دیا دوسرے مسلمان بھی کہہ سے بہاگ کر اسکے ساتھ شامل ہونے لگے۔ پہلے ابوجندل بن سہیل آئے پھر اور آئے رفتہ رفتہ واپس ایک خاص جماعت ہو گئی۔ جو کافر تاجر شام کو جاتا راستہ میں اسکی خبر لیتے۔ کفار نے تنگ آکر حضرت کو کہہ دیا بیجا کہ ہم مسلمانوں کو واپس لینے کی شرط کرنے سے شیعان ہیں ہم مسلمانوں کو لینے سے باز آئے آپ ابوبصیر اور اسکے ساتھ والوں کو حکم دیں کہ وہ ہمارے قافلوں کے ساتھ تھوڑے تھوڑے انکو واپس بلا لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کو منظور فرمایا اور ابوبصیر کو کہہ دیا کہ تم قریش کے قافلوں کے ساتھ تھوڑے تھوڑے اور واپس میرے پاس چھ آؤ۔ چنانچہ وہ واپس آ گئے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائی رسم عمرہ واپس چلے آئے واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ اس صلح کا نام فتح لکھا حدیث شریف میں آیا ہے۔ مراجعت کی وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی جمع کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو یہ سورۃ سنائی اور فرمایا کہ اچکی رات مجھ پر ایک سورۃ نازل ہوئی ہے جسے سن دنیا اور دنیا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں جب اصحاب نے سنا تو انہوں نے ایک دوسرے کو ابر مبارکباد دی اور خوش ہوئے اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اس صلح کے شرائط اللہ فتح کہ کاموجب ہوئے اسکی تفصیل یوں ہے کہ قبائل بنی سہیل سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش عقد و عہد میں ہوا تھا اور خزاعہ اسلام کے پہلے اور اسلام کے بعد اسلام کے تھا اسوقت اسلام کے پہلے اور اسلام کے بعد

مقابلہ کے لئے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہم جمع کر دیا۔ دو گروہ بن گئے۔ اب جبکہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی تو اس جنگجو قوم کو پھلا بیٹھنا محال ہو گیا۔ لگے کوئی بہانہ لہانی کا ٹھکانہ کرنے۔

نوفل بن معادیہ بن نفاثہ الدہلی بنو بکر سے ایک نامور سپاہی تھا اسنے خزاعہ قوم پر بخون مارا خزاعہ کے لوگ اسوقت بخوف و خطر و تیر نام چستے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملہ سے چونکہ لڑائی اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے اپنے تو انکی امداد و ہتھیار دینے کی اور حبیب بن اسیر ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھبرا پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ سچا رہے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بہاگ گئے اور انہوں نے اپنے ماموں کو بھجھ کر عمر دین سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سطح عرض کیا۔

يَا رَبِّ اِنِّي نَاثِدٌ مُحَمَّدًا
اے میرے خدا میں محمد کو قسم دیتا ہوں
حَلْفًا بَيْنًا وَاَبْنَاهُ اَلَا تَلِدَا۔
قسم اپنے اجداد اور اسکے باپ و قبیلہ
اِنَّ قَوْمِيْثًا اَحْكَمُوْكَ الْمَوَاطِلَ
ہر آئینہ قریش نے تجھ سے وعدہ فدا کی
وَقَضَوْا اَمِيْنًا قَلْبَكَ الْمَوْكِدَا
اور تو وہاں ان لوگوں کی تیری وعدہ مضبوط
وَرَعَوْا اَنْ كُنتَ تَدْعُوْهُمْ اَحْكَامًا
اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی نہیں بھڑکاتا
فَانْصُرْ هَٰذَا لَقَالَتْ لَٰهُ نَصْرًا اَبَدًا
تو مدد کر اللہ تجھ کو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھاتا
وَاَدْعُ عِبَادَ اللّٰهِ يَا تَوْمَدَا
خلق خدا کو پکارو لوگ برابر مجھے آئیں گے
فِيْهِمْ رَسُوْلٌ اللّٰهُ قَدْ تَجَرَّدَا
باقی آئینہ افشا

سفر کپورتھلہ

نمبر ۲

گذشتہ اخبار میں عاجز اپنے کپورتھلہ جانے اور وہاں دوستوں کے اخلاص اور ان کے متعلق حضرت کی تحریریں اور حضرت اقدس کا ایک خط درج کر چکا ہے اس اخبار میں دو دستوں کا نام رہ گیا تھا یعنی میان وزیر خان صاحب اور مفتی احمد داتا صاحب محمد رفیع بگی خانہ کا۔ اب اس اخبار میں وہ تحریر درج کی جاتی ہے جو وہ ان مکھ کریم نے اجاب کے سامنے پڑھی اور اس کا نام رکھا۔

اجاب کپورتھلہ کو خطاب

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
انا اعطیناک الکوش۔ فصل لہابک داخا
ان شانتک هو الکابتر

پیارے بھائیو اور معزز دوستو! خدا کی رحمت جو تم پر اور اس کا فضل کہ تم میرے پیارے کے پرانے رفیق اور عاشق مزاج خادم اور دلدادہ مرید ہو۔ اسی محبت کے تقاضا سے جو تم کو اللہ کے رسول کے ساتھ بنی اور جسے تم نے بار بار چاہا کہ تمہارے پیارے سچ کا یہ

خادم تمہارے شہر میں دو

اور ایک دور روز تمہارے ان جہان رہے۔ میں یہ بھی چاہتا رہا کہ آپ لوگوں کی اس خواہش کو پورا کر دوں۔ مگر حضرت مخدوم کی زندگی میں آپ کے قدموں سے جدا ہونے کی وجہ سے ایسی ناگوار خاطر ہوئی تھی کہ بغیر سخت مجبوری کے دارالامان سے نکلنا ایک مصیبت معلوم ہوتی تھی اور آپ کے بعد بھی فرائض منصبی اور دیگر خدمات کی مصروفیتوں نے اجازت نہ دی کہ میں کبھی کبھار تہجد میں آسکتا۔ جب صد انجمن کا ڈیوٹیشن بیان آیا تھا تو اس وقت بھی آپ لوگوں نے لکھا تھا کہ میں ڈیوٹیشن کے ساتھ آؤں اور مجھے فرمایا گیا کہ میں ایسا کر دوں۔ لیکن ادن برگزیدہ اورین میں خواہ مخواہ شامل ہو کر ڈیوٹیشن کا مہر سنبھالنے کے لائق اپنے

آپ کو نہ سمجھ کر میں نے یہی مناسب جانا کہ اس کام کو کسی دوسرے وقت کے واسطے اٹھا کر ہوں اب ہی میں قادیان سے روانہ ہوا تو میرے ارادے میں بیان کا انا نہ تھا۔ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی ایدہ اللہ سے صرف لاہور امرتسر تک آنے کی اجازت حاصل کی تھی لیکن بعض وجوہات سے مجھے زیادہ دن باہر ٹھہرنا پڑا اور مجھے خیال آیا کہ ان ایام میں سے ایک دن کیواسطے کپورتھلہ آؤں اور میرا دل غمت میں ہے کہ میرا بیان آنا حضرت امیر المؤمنین کی جنگی اجازت کے بغیر ہے اگر میں راستے سے خط لکھ دیتا ہوں اور امید ہے کہ وہ میرے یہاں آنے کو ناپسند نہ فرما دیں گے اور میرے واسطے دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف کرے اور میرے گناہوں کو بخشے اور تقویٰ کی راہ پر چلائے۔

ماتم پرسی کیواسطے آیا ہوں

کیونکہ تم اس امر کا حق دار ہو کہ تمہارے ساتھ یہ جہاد دی کی جائے تمہارے تعلقات اس پیارے کے ساتھ بہت پرانے تھے تم اس کے پرانے یار اور وفادار دوست اور غماز رفیق تھے اس کی آخری عمر تک رہے تم جس کے پیچھے آئے اور آخر دم تک رہے۔ تمہارے دلوں کو جو صدہ اس کی جدائی سے پہنچا ہے وہ تمہارے ہی دل جانتے ہیں۔ میں اس کا کیا اندازہ کروں۔ مگر میرے دوستو! میرے کام ہو۔ دیکھو تم اس کے عاشق بنے تو وہ ہی اس کے لسی کا عاشق تھا۔ تمہارا عشق بہت بڑا تھا اگر اس کے عشق کا درجہ نہایت اعلیٰ تھا تم اس کے دیدار کے خواہشمند تھے تو وہ ہی اپنے محبوب کے وصال کو آرزو مند تھا اس نے بہت صبر کیا جو اتنے سال تمہارے درمیان رہا مگر کب تک۔ آخر وہ اپنے پیارے کے پاس چلا ہی گیا اور اس کی آخری کلام یہی تھی کہ تم میرے پیارے اللہ اسے میرے پیارے اللہ اور

اور کا آخری فصل

اس دنیا میں اس اپنے پیارے اللہ کے حضور میں نماز پڑھنا تھا۔ یہ خادم اس آخری وقت کے چھ سات گھنٹہ برابر اس کے قدموں میں حاضر تھا اور اس نظارے کو دیکھ رہا تھا۔ کس طرح وہ دنیا و مافیہا سے لاپرواہ ہو کر اپنے محبوب حقیقی کی طرف چلا گیا اور اس نے دنیا کی کسی چیز کو یاد نہ کیا اور نہ کسی کی طرف توجہ کی بس اپنے مولا کا وہ بیان رکھا اور اسی میں فنا

ہو گیا۔ وہ نماز پڑھتا تھا اسی نماز میں وہ اللہ کے حضور میں گیا۔ یہاں سے سامنے نماز کا یہاں کیا آپ کے پاس جا بیٹھا اور میں نیم چھوڑ گیا اس بات کا تو غم نہیں کہ وہ میں ہمارا لی حال ہو گا۔ خدا صلی کی اولاد کو صانع نہیں کرتا وہ کسی نفس کی صلاحیت کا ہی نتیجہ تھا کہ خضر ابرو سی پیسے بزرگ ایک دیوار کے بنانے کی راغب تھی اور مزہ دہری پر دگائے لگے۔ یہ پودا خدا کا لگا یا تھا ہے یہ پہلی گاہ ہر پہلی گاہ اور برا درخت بننے لگا اور لاکھوں فوجیں اس کے سایہ تلے آرام کریں گی۔ ان غم سے تو ان ذاتی تعلقات کے لحاظ سے ہے جو ہم کو اس پیارے کے ساتھ تھے اور نے اپنے حسن و احسان سے ہمارے دلوں کو بھرا دیا تھا اور تم تو اسے اہل کپورتھلہ ان تعلقات کو بہت زیادہ محسوس کرنے والے ہو۔ میں دیکھتا تھا کہ حضرت اقدس تم لوگوں پر کس قدر شفقت کرتے تھے وہ اپنے قدیم دوستوں کو خصوصیت سے یاد کرتے تھے۔ تمہاری ملاقات کے وقت ان کا انداز گفتگو نہ بڑا ہوتا تھا۔ وہ تمہارے ساتھ بے تکلف تھے اور وہ تمہاری ناز و دہری کرتے تھے اچھا وہ پیارا چلا گیا اور تمہیں بھی اشارہ کر گیا بلکہ بتلا گیا کہ تمہیں کس کے ساتھ دل لگانا چاہیے جانے پیارے نے خوش رہو۔ فیض سے محبوب کا دصال تجھے مبارک ہو اور مبارک ہو تجھے جنت کی آرا مگاہ کہ تو نے اپنا جیب کا نام دنیا میں چھکانے کے واسطے بہت کشت کی اور سخت شفقت آسمانی۔ اور تو اب تک معصوم ہوتا تھا۔ پریس محنت شاہدین قہر گداہو چکا تھا اور ضرورتاً کباب بھجھکے آرام دیا ہوا ہے تو نے دنیا سے دل توڑا اور خدا سے دل لگایا پس خدا نے تجھے لکھے لکھا۔ یہ تجھے مبارک ہو اس نبیوں کے سرور افضل اوسل لولاک کا خطاب پاسے دے کی ملاقات جس کی دوستی کو جوش میں تو نے ہر ایک دیکھ اٹھایا اور اس سے ہر ایک بدگو دشمن کا سر توڑا۔ اور اپنے یار کی یاری میں ایسا پکا نکلا کہ تو بھی لولاک کا خطاب پائیو۔ لاہور کی رصلاۃ ہو تجھ پر اور سلام ہو اور خدا کی رحمتیں ہوں۔ کج تک نشی صا حب موصوف مجاہد پر نظر عنایت رکھتے ہیں اسی سفر میں سب سے پہلے مجھے بھی اخیرم خان صاحب محمد عثمان مرحوم العلم اغیر واد حمہ کانیا ز حاصل ہوا تھا اور اسی سفر میں اپنے بے تکلف دوست مفتی محمد اردو صاحب سے اول سننے کا موقع ملا تھا۔ یہ کپورتھلہ کی جہاد کے ہی ایک معزز دوست یعنی مفتی عبد اللہ بن

بدر موضحہ - اکتوبر ۱۹۰۸ء

میں سورۃ کوثر

چاہئے کہ
کوثر کی چیز ہے

تفسیر و نین کہتا ہے کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت میں جس کے آب حیات کی تقسیم کا اختیار حضرت نبی رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا۔ وہ حوض کیسا ہو گا اور اس کا پانی کس لطافت والا ہو گا۔ اس کی کیفیت کو ہم بھی نہیں پا سکتے۔ عالم آخرت کی تمام چیزیں جن کا نام ہمارے

القصد ہم اس کیفیت کے آگے نہیں کہ وہ کوثر
کیسی ہوگی۔ جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی
جاوے گی۔ لیکن

اس دنیا میں بھی آنحضرتؐ کو کوثر
عطار کی گئی۔

نبی وہ ہے۔ جو آئندہ کی خبریں دے اور اس کی نبوت
اصلی منشاء یہ ہوتا ہے کہ دوسرے جہان کے راحت
و آرام کے واسطے اس جہان کے لوگوں کو طیار کرے
لیکن اگر اس کی پیشگوئیاں صرف دوسرے جہان کے
معلق ہوتیں۔ تو کمزور انسان شبہ میں پڑنا کہ شاید یہ پس
کہتا ہے یا کیا۔ کیونکہ عالم آئندہ تو غیب میں ہے اس
واسطے نبی کو بہت سی پیشگوئیاں اس جہان کے متعلق
بھی دی جاتی ہیں تاکہ اس کی صداقت کا بہت ثبوت
دست بردست ظاہر ہو جائے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس جہان میں
بھی کوثر عطا کیا گیا۔ کوثر کے معنی میں بہت ثمرت اور

کثرت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے حبیب خیر اور
جہلائ کی چیزیں کثرت سے عطا فرمائی ہیں یہ کثرت حدت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا میں ملی رہے گا اور
تو بہت کم پہلے جس قدر نبی ہوئے تھے وہ کسی خاص قوم
کے واسطے ہوتے تھے۔ مگر ان حضرت تمام جہان کے
لوگوں کی طرف نبی ہو کر آئے۔ پھر پہلے انبیاء ایک خاص
محدود کے واسطے نبی ہوتے تھے۔ مگر آنحضرت تیار
ہمکے واسطے نبی ہوئے۔ تیار تہ نک جو ہو گا آپکے متبع
ہو گا۔ پھر ذرا شریف حبیبی عظیم الشان کتاب آپ کر لی۔
آپ کی سلطنت نہ صرف ردحالی ہوئی بلکہ عالمی سلطنت
ہی پھیل گئی۔ آپ پر آیت درود شریف پڑھتی ہے جس
سے ہر دم آپکے درجات بڑھتے ہیں۔ دوسری امتوں
کے نبیوں کو یہ بات حاصل نہیں۔ آپ کے دین کو زندہ اور
قائم رکھنے کے واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد
بھیجا جاتا ہے۔ غرض میں کہ ان تک گنوں۔ آپ ہی کی
یہ شان ہے کہ آپ کی امت میں مسیح موعود
جیسا نبی پیدا ہوا۔
برتر گمان دو ہم احمد کی شان ہو

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہی
پھر آپ کی شان توجہ ہے اسوے آپ کے غلام احمد پیر کی شہ
عطار کی گئی آپ لوگ ان دنوں کے نظارہ کو یاد کر دیجیہ
آپ اول اول حضرت کی خدمت میں جایا کرتے تھے۔
مہینوں آپ رہتے تھے اور آپ کے سواے کوئی مہمان
ہونا نہ تھا مگر آج مہمانوں کے واسطے ایک خاص سنگر خانہ ہے
جس کے ملازمین ہی انسی نوے روپے ماہوار کی تنخواہ
لے جاتے ہیں رسا دن اور روٹی کھانے والوں کے
خرج کا اس سے اندازہ کر لیجئے۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنا نبی غریب اور
 نادار لوگوں میں سے چنتا ہے جس کے پاس کوئی دولت نہ
 ہو اور کوئی اس کا ساتھی نہ ہو۔ پھر اس کو سب کچھ عطا کرتا
 ہے تاکہ اس کا جلال اور قدرت ظاہر ہو اگر خدا تعالیٰ
 کسی بادشاہ کو نبی بناتا۔ تو وہ تو پہلے ہی سستے بادشاہ ہے
 ہزاروں اس کے مطیع اور کروڑوں دھیسے موجود۔ خدا تعالیٰ
 کی زبردست طاقت کا انہار کیوں کر ہو اس واسطے

خدا تعالیٰ غریب کو ایسا ہے
جن کو دنیا فقیر اور کم پائے خیال کرتی ہے۔ اس زمانہ میں ہی

جلد اول اور اگر ہر سیکے تو ایک سالانہ جلد کیا کرے
اور اس میں ہر سیکے مغز و دستوں کو مدعو کیا کرو تا کہ تبادلہ
مستحق فائدہ ہو۔ باقی مجھے اس امر کے کہنے کی ضرورت
نہیں کہ قادیان حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور جلد جلد
پہنچا کر۔ کیونکہ تم خود اس میں کمی کرنے والے نہیں۔
بالآخر میں آپ صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں
میں نے تمہارے لئے جو کارپینے میرے ساتھ
لی اور باخوش خان صاحب

عبدالحمید صاحب

میں ہمارے بھائی اور غلط داری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے
حضور میں آپ سب کے واسطے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ
لوگوں کے اخلاص اور رغبت میں ترقی دے۔ اور آپ کو
استقامت عطا فرما دے اور نیکیوں کی راہ پر چلنے کی
توفیق دے۔ آمین غم آمین۔

ٹریکٹ سر

(از مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے)

چند روز ہوئے کہ میں نے ایک تحریک میگزین
کی توزیع اشاعت کے لئے کی تھی جس پر میں سمجھتا ہوں بہت
کم اجازت تھی کہ خدا تعالیٰ ان چند اجاب کو جزائے
خیر دے۔ جنہوں نے اپنے بیش قیمت وقت کو اور
خدا داد و محبت کو اس طرح لگایا اور میگزین کی اشاعت میں
قریب پچاس کے اون کی توجہ سے ترقی ہوئی۔ ان ان
میں خصوصاً میرے قریب ذکر میرا اسم علی صاحب کا اسم گرامی
ہے۔ جنہوں نے گیارہ فریڈرکل کے کل اس سلسلہ سے
تعلق بعیت نہ رکھنے والے پیدا کئے اور قیمتیں بھی نیچی
دسوں کر کے بھیج دیں۔ اس وقت میرے سامنے ایک
نیپالی زبان پر رسالہ دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ ہے
اس میں ایک چوٹا سا نوٹ ہے جس کا ذکر شاید بعض
دولوں کے لئے فائدہ کا موجب ہو۔ ایک دوسرے اخبار
ڈی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ میں یہ ذکر کیا ہوا کہ
دی ایسٹ اینڈ دی ویسٹ کے خریدار چار ملین
یعنی چالیس لاکھ میں جس پر رسالہ مذکور لکھا ہے کہ

صاحب اخبار کو غلطی لگی ہے اور یہ بیان قبل از وقت
اور کہ اس رسالہ کی اشاعت اس دس لاکھ سے ہی کچھ
کم ہے اور یہ لکھا ہے کہ شاید اخبار نے غلطی سے
اس رسالہ کا نام بجائے چرچ ابراہم کے لکھا ہے۔
(یہ دوسرا رسالہ بھی اسی سوسائٹی کی طرف سے جاری ہے)
جس کی اشاعت پینتیس لاکھ ہے۔ اور جو ماہوار نکلتا
ہے ایک لکھ بن تو نہ ہی رسالوں کی اشاعت کا یہ
حال ہے اور ادھر ہم میں کہ دس ہزار رسالہ کے پہنچنے
کے لئے پانچ سال سے تحریک کر رہے ہیں مگر اس کے
بھی بشکل پانچویں حصہ تک پہنچنے میں اور ہمارے
دوست اسی اشاعت پر ایسے مطمئن ہیں کہ آگے
بڑھنے کی شاید خواہش ہی ان کے دلوں میں پیدا
نہ ہوتی ہو۔

اس وقت میری غرض اس ذکر سے اور ہے۔ ہمارا
رسالہ دو اور تین سو کے درمیان مختلف مقامات پر
جاتا ہے اور اس کے بالمقابل ہزاروں رسالے ہیں
جن میں سے اکثر لاکھوں کی تعداد میں شائع ہوتے
ہیں اور پھر ہزار ہا سال کے دلوں میں جمے ہوئے ہوتے
جو فطرت کا جزو جو گئے ہیں۔ اب ہمارے احباب غور
فرما سکتے ہیں کہ اس قدر طاقتوں کے بالمقابل دو تین سو
رسالہ سے کیا کام ہو سکتا ہے۔ بے شک سچائی اپنے
ساتھ ایک طاقت رکھتی ہے مگر اس سچائی کا کانون تک
پہنچنا بھی ضروری ہے۔ ابتدا میں ایسا ہی ہوتا ہے کہ
ہزاروں بلکہ لاکھوں انسانوں میں سے کوئی ایسا جاری طالب
حق نکلا کر تسلیے جو کسی بات کی پروا نہ کر کے سچائی کو قبول
کرے مگر اس رفتار کے ساتھ جس سے ہم اس وقت
چل رہے ہیں لاکھوں انسانوں تک پہنچنا ایک امثال
ہو رہا ہے اس ضرورت کو ہمارے ایک کرم دوست
نے جنھوں نے پہلے ہی اشاعت اسلام میں باقی سب
دوستوں سے بڑھ کر مالی اعانت کا وعدہ لیا ہے محسوس کیا
دیکھئے افسوس ہے کہ وہ اپنے نام کے اخبار کی اجازت
نہیں دینے اور پہلے ہی اکثر دفعہ انہوں نے اپنا نام مخفی ہی
رکھا ہے اور حضرت صاحب کی وفات کے بعد اس امر کی
تحریک کی کہ ریویو میں جو بڑے بڑے اور مسلسل مضامین
نکل چکے ہیں۔ ان کو ٹریکٹوں یعنی چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں
کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں شائع کر کے مفت
تقسیم کیا جائے۔ جو چونکہ اکثر چندوں کی تحریک کرنی

پڑتی ہے اور میں اس بارگاہ کو خوب محسوس کرتا ہوں جو اس
چوٹی سی احمدی قوم نے اس وقت اٹھایا تھا ہے (چوٹی
سی قوم میں اس لئے لکھتا ہوں کہ واقعی وہ لوگ جو اعانت سلسلہ
میں حصہ لینے والے ہیں ان کی تعداد چند ہزار سے زیادہ
نہیں ہے) اس لئے میں نے ان کی خدمت میں لکھا کہ اگر یہ
ضرورت جو آپ محسوس کی ہے۔ واقعی بڑی ہماری ضرورت
ہے اور اس سلسلہ کے اہم اغراض میں سے ہے بلکہ ہم بڑے
غرض ہے مگر ایسی کئی قسم کے اور غیر معمولی چندوں کی تحریکیں
ہوتی ہوئی ہیں جسے چند تعمیر مدرسہ و چندہ مدرسہ دینیہ یادگار
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علاوہ ان کے معمولی
چندوں کا ہی بہت بوجھ ہے۔ اس لئے سر دست اس
تحریک کو کچھ عرصہ کے لئے توقف میں رکھا جاوے۔ تو
شاید بہتر ہو۔ مگر جس کام کو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے اس کے
اسباب بھی وہ خود ہی پیدا کر دیتا ہے۔ میرا یہ جواب میرے
اس دوست کے لئے کافی نہ تھا۔ اور انہوں نے لکھا کہ ایک ہزار
روپیہ اس غرض کے لئے میں دیتا ہوں آپ اس کی
تحریک ضرور کریں۔ چنانچہ اس خط کو صدر انجمن احمدیہ میں
پیش کیا گیا جس پر انجمن نے یہ فیصلہ کیا کہ انجمن اس
تجویز کو تشریف کے ساتھ قبول کرتی ہے اور کہ جماعت میں
اس کے متعلق عام تحریک کی جاوے۔ بعض واقعات کے
پیش آ جانے سے جو اس تحریک کے شائع ہونے میں
مانع رہے ایک ہمدینہ گذر گیا اور آج مجھے یہ توفیق ملی۔
کہ یہ چند سطرین لکھ کر احباب کی خدمت میں پیش کر دے
اسی اثنا میں تین سو روپیہ سیدنا و امامنا حضرت مولوی
نور الدین صاحب نے اسی غرض کے لئے دیا ہے اور آپ نے
فرمایا کہ اس روپیہ سے تقریر جلسہ مذاہب کا انگریزی
ترجمہ چھپوا کر مفت تقسیم کیا جائے۔ اور نیز مولوی ابوالحمید
صاحب نے حیدر آباد دکن سے بھی خود ایسے ٹریکٹ چھپوا
کر شائع کرنے کی اجازت انجمن سے چاہی تھی۔ ان کی
خدمت میں بھی یہی تحریک کیا گیا ہے۔ کہ چونکہ ٹریکٹ
چھپوا سنے کی تجویز انجمن نے خود منظور کر لی ہے آپ
بھی جس قدر روپیہ اس کا خرچ میں خرچ کرنا چاہتے ہیں
اس جگہ بھیج دیں تاکہ کام اکٹھا اور بابرکت ہو اس
کے متعلق میں بالہ محمد منظور الہی صاحب کو بھی توجہ
دلاتا ہوں۔ جنہوں نے ایک دفعہ اس سے پہلے ہی
خود اردو ریویو میں سے بعض ایسے ٹریکٹوں کا انجمن
کی معرفت چھپ کر مفت شائع ہونا اپنے خرچ پر پسند کیا تھا۔

مرا سوقت شاید بعض مشکلات پیش آمدہ کی وجہ سے اس کا خیر میں انکو کچھ رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی۔

اس تحریک میں میرا خطاب انجنونے نہیں بلکہ ہر ایک دوست سے الگ الگ ہے بالفاظ دیگر میرا یہ منشاء نہیں کہ ہر جگہ انجنونے اس کام کے لئے چندہ کی فہرستیں کھولیں اگرچہ ایسا کرنے سے انکو روکنا بھی میرے وہم میں نہیں مگر یہ بات مینے اسلئے لکھی ہے کہ تا کسی دوست پر کوئی بوجھ نہ پڑے۔ انشراح صدر سے جو کچھ کوئی چاہے اور جب قدر توفیق ہو دیدے۔ یہ کام سیکڑوں روپیوں کا نہیں ہزاروں کا ہے۔ اسلئے میں یہ بھی پسند کرتا ہوں کہ جو احباب دلمیں خواہش رکھتے ہوں مگر سردست نہ دے سکتے ہوں وہ اخیر ستمبر تک یعنی جلسہ سالانہ کے موقع تک روپیہ دیکھتے ہوں اپنی ارادہ سے مطلع فرماویں اس تجویز میں صرف انگریزی ٹریکٹوں کا چھپونا ہی مد نظر نہیں بلکہ کیفیت راز دو ٹریکٹ بھی اس ملک میں اشاعت کے لئے چھپوانے جائیں گے ٹھیک ٹھیک اندازہ اس بات کا کہ کون کون سا ضلع پر ٹریکٹ چھپوانے جائیں گے۔ اور کقدر تعداد میں اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب چندہ کی مقدار کی کچھ تعین ہو جائے۔ البتہ عام اطلاع کیلئے اس قدر لکھنا ضروری ہے کہ مندرجہ ذیل مضامین کی اشاعت اس وقت مد نظر ہے۔

(۱) فلسفہ اسلام۔ یعنی تقریر جلسہ مذاہب (۲) توحید اور تثلیث کا مقابلہ (۳) فارقلیط عصمت و شفاعت۔ تنازعہ قرآن کریم اور انجیل کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ۔ عیسائیت آریہ سماج اور اسلام کا مقابلہ۔ اسلام کی برکات۔ برکات دعا۔ ضرورت وحی۔ کیا اصول اسلام حقیقی تہذیب کے موافق نہیں۔ پردہ۔ تعدد ازواج طلاق۔ غلامی۔ سود۔ قرآن کریم کی حفاظت۔ احادیث کی صحت۔ اسلام بحیثیت سیل صاحب اسلامی اور سچی جنگوں کا مقابلہ۔ اسلام کی بہشت اور دوزخ۔ میں امید کرتا ہوں کہ جو احباب اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور جب قدر حصہ لینا چاہتے ہیں وہ

جلدی مطلع فرمادیں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں اس کا ردوالی کا اعلان ہو کر مکمل تجویز پیش ہو سکے۔

دو ٹریکٹ سردست دفتر پر بھیج سکتے ہیں ٹریکٹ سیریز کیلئے ہمارے مقدم مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کی تجویز ایسی زبردست اور ضروری ہے کہ اسکی طرف قوم کی فوری توجہ دے کر رہے۔ واقعی دین کی اشاعت و حفاظت کیلئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے۔ ہمارے بالمقابل جب قدر کوششیں ہو رہی ہیں انکو دبانے کے لئے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ضرور چاہئے جو ان اہم مسائل اسلام پر مشتمل ہو جن پر آجکل غرضائے کئے جاتے ہیں۔ عصمت انبیاء کی متعلق ایک بیضا اور فیصلہ کن مضمون رسالہ کی صورت میں چھپا ہوا ۱۲۳ صفحے کے حجم پر ہمارے پاس موجود ہے۔ ایسا ہی غلامی کے متعلق مخالفین کی نادانی نے ہم پر بہت اعتراض کئے ہیں ان سب کا کافی دشانی جواب ایک رسالہ میں دیا گیا ہے۔ جسکا نام غلامی ہے۔ اس وقت اگرچہ ان دونوں رسالوں۔ عصمت۔ غلامی۔ کی حسب توفیق جلدیں خرید کر غرضائے سب میں مفت تقسیم کریں تو رمضان المبارک میں اجر خلیل کے مستحق ہوں۔ ہمیں محض اس کا خیر میں دوستوں کے لئے سیرید کر نیک واسطے رسالہ عصمت کی قیمت بجای ۱۰ روکے ۵ رو۔ اور غلامی کی قیمت بجای ۴ روکے ۲ رو کر دی ہے یہ رعایت صرف اس مبارک مہینے کے لئے ہے یہ موقع آپ لوگ غلط نہ جانے نہ دیں۔ متعدد جلدیں منگو اگر مفت تقسیم کریں رسول کریم صلعم رمضان کے مہینہ میں بادی بھائی سے بڑے خیرات کرنے والے ہوتے تھے۔ اس زمانہ میں اس سے بڑے کوئی خیرات نہیں ہو سکتی کہ دین کی حفاظت کے لئے اپنا مال و جان خرچ کر لیا جائی۔ احمدی قوم سے بڑے بھروسہ کیلئے کون درو مند ہو سکتا ہے۔ میرے دوستو! تمہیں مژدہ ہو کہ سب قومیں دنیا کے لئے جمع کی ہوئی ہیں۔ یہ میدان تمہارے لئے خالی ہے

پس تم بڑھو۔ اور مال و جان کو اشاعت میں خرچ کر دو۔ کہ یہ ایسی تجارت ہے جو تمہیں ہر قسم کے دکھوں سے بچا لے گی۔

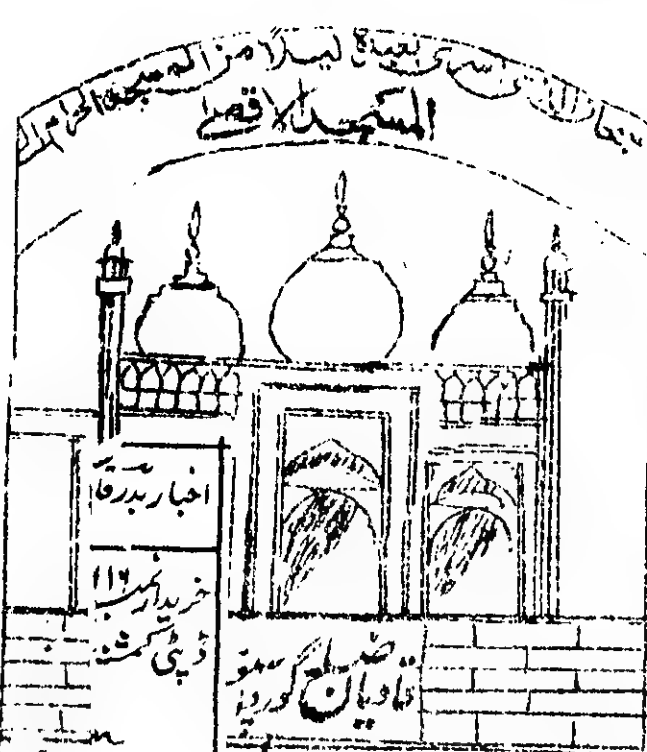
متفرق خبریں
باربرٹن کی خبر منظر میں کہ ۶۷ ہندوستان جو ڈیلا گوا سے آئے تھے۔ سرحد پر گرفتار ہو گئے ہیں۔
ساموس کے تین باغیوں نے جس دوام با شققت کی سزا ملی۔ ۱۱۔ کو اس سے ہلکی سزا ملی۔ ۵۔ اور ۹۔ جو لا پتہ ہیں۔ ان پر موت کا فتویٰ ماہ ہوا ہے۔

حیدر آباد کی تباہی
حضور نظام کے تلمذ میں صدر مقام اور اسکے ملحقات میں جو عظیم مصیبت آئی ہوئی ہے اس پر حضور ملک عظیم نے ہز بانس کو ہمدردی کا ثار روانہ کیا ہے یکا یک مصیبت کے آجانے سے جو اضطراب پھیل گیا تھا وہ کچھ کچھ منور باقی ہے ہر طرح کی امداد ہم پہنچانی جا رہی ہے بہر نوع حالت نہایت قابل رحم ہے۔

ضلع کابل میں ہیضہ پھیل گیا
خود کابل میں اس مرض سے ۵۰-۶۰- موتیں روزانہ ہوتی ہیں کابل مایوں پر قرنطینہ لگ گیا ہے۔

البیان
دفتر البیان پر رمضان المبارک کی خوشی میں علان کیا ہے کہ جو حضرات البیان کو ماہ رمضان میں خریدیں انکو بجائی میں سونے کا تمام قیمت سالانہ کے صرف دو روپے قیمت میں البیان دیا جائیگا۔ یہ ظاہر ہے کہ یہ ماہواری رسالہ عربی ہے جو ترجمہ اردو شائع ہوتا ہے عبادت نہایت دینا نہ اور عام فہم ہوتی ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان کی مہینے بھر کی اہم خبریں درج ہوا کرتی ہیں۔ علمی فہمی مضامین محققانہ ہوتے ہیں۔ غفلت اسلام و فلسفہ اسلام کی بحث خاص طور پر دلچسپ ہوتی ہے قیمت ہلکی بیک وقت مجموعہ تین جزو ہے۔ دو جزا اصل رسالہ اور نصف جزو علامہ ابن قتیبہ کی مشہور مستند تاریخ المعارف کا اردو ترجمہ ہوا کرتا ہے اور آٹھ صفحے آراء و افکار کے دیوان کے جو مضامین

البتہ کہ جسے شائع ہو گا۔ درخشاں بنیاد پر مبنی ہے

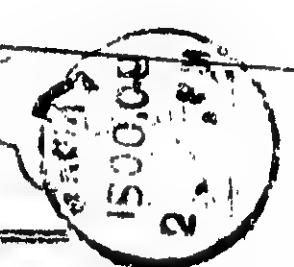


نضال گوردہ سپر جبر و ایل نمبر ۱۲
بیت فتنی ولی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ذیرہ غازیخان
Kara Gazi Khan

چہ گویم باتو گرائی چہا و قادیان بیٹی جبر و نمبر ۱۲

مورخہ ۱۸ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۱۱ء

سار جہان سے اچھا دارالامان ہمارا ایدیتیر منیر محمد صادق غازیخان دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا



عظیم الشان نشان

مبارک متفادہ سچ ماں وہ میرا اتنا سچ موعود جس کی زندگی کا ایک ایک دن بلکہ ایک ایک لمحہ ایک ایک لمحہ اور مجھ سے بڑھ کر تو ایک ایک منٹ خدا تعالیٰ کے نشانوں سے معمور تھا۔ اس کا دماغ بھی ہمارے لئے ایک نشان ہے۔ ایک نہیں بلکہ کئی نشانوں کا مجموعہ۔ چنانچہ اس وقت دو سخت مخالفتوں پر کاری حربہ پلان تھا۔ ایک تو اپنے منہ مفرد و کذاب بنا اور دوسرے نے اپنی پیشگوئی کے چہرے پر اپنے ہی احمقوں سے سیاہ پوڑ لے لیا۔ صدق اللہ ما قال۔ یخونون بیو قہم بایہ ایمہ اور یہ بھی اعلان ہوا کہ اگر سخت جانی یا اعتبار دیگر بے شرمی کی بلا دور۔ ابھی کچھ حرکت مذہبی باقی تھی اس لئے خدا تعالیٰ نے ایک نہیں ناکامی کے زہر میں مجھے جوئے و خمر ملائے تاہر باطل ہمیشہ کے لئے سر نہ اٹھا کر اللہم اید الہ اسلام والاسلمین ہا کا نام الحمد للہ ادا میں سے ایک تو اس پیشگوئی کا ایک خوفناک رنگ میں پورا ہونا ہے جو ۱۶ اگست ۱۹۰۷ء کے بد میں درج ہے۔ دیکھیں آسمان ہے تیرے لئے برساؤں گا اور زمین سے نکالوں گا۔ پردہ جو تیرے مخالف ہیں کڑے جائینگے۔ (۲) صحن میں ندیاں چلینگی اور سخت زلزلے آئینگے پھر دیکھو اندرا کا ٹائپلچ

اسلامی وحی السمار

سینے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے جو خبر دی وحی حق نے آج دل بتیا ہے زلزلے دیکھتا ہوں میں میں زیر و زبر ہے سر راہ پر کھڑے لوگوں کی وہ مولا کریم کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سل سے خدا نے اٹھے کے ان الفاظ کو مد نظر رکھ کر حیدر آباد دکن کی تباہی کی مفصل کیفیت پڑھئے جو اخباروں میں چھپی ہے۔ اور جس کا مختصر اقتباس یہاں دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد دکن کی تباہی :- اللہ اکبر حیدر آباد دکن میں موسیٰ ندی ایک مختصر سی ندی جس کی

برساتی نالی سے طبع کرنا کہنا چاہئے۔ اس کی طبعانی سے کسی مختصر خبر تباہی کی جیسی جو غضب الہی کا ایک نمونہ معلوم ہوتا ہے۔ دن بارہ دن مسلسل بارش ہونے سے ندی کا بند ٹوٹ گیا اور پل بہ گئے۔ محلہ افضل سچ اور رینڈیسی بازار بالکل مسمار ہو گئے۔ ہر سالہ جنگ موسم کا نصف محل مہدم ہو گیا رینڈیسی کی پختہ رہی باقیوں نے لالہ کے رو میں خس و خاشاک کی طرح بے ہیں۔ اور یہ سب ہنگامہ مختصر ایک ہی دن میں ہوا۔ کیونکہ دو شنبہ کو ۳۶ گھنٹہ کے اندر پورے پندرہ انچ بارش ہو چکی تھی۔ ہزاروں جانیں منائع ہوئیں ایک ہسپتال معدوم فیضیوں کے بگیا پولیس کے ایک ہزار آدمیوں کا پتہ نہیں حیدر آباد سکندر آباد بیلو کاسلہ اور شہر کا ٹیلیفون ٹوٹ گیا۔ لوہا افسر الدولہ ڈوبنے سے بال بال بچے۔ یہاں تک جس قدر خبریں آئیں ان سے دس ہزار جانوں کے نقصان کا اندازہ ظاہر ہوا ہے۔ لیکن حقیقت حال خدا ہی کو معلوم ہے کہ ۹۰ گھنٹہ کا خوفناک زلزلہ بھی لوگوں کو بچوا نہ ہو گا جہاں چشم زدن میں پالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں تھیں مگر باغدادہ عرصہ کے بعد محقق ہو سکا تھا کہ یہی حیدر آباد کی انوسٹا ک تباہی بھی معلوم نہیں اپنی تہ میں کسی انسانک حقیقت خفی رہتی ہو۔ خداوند کریم اپنا فضل و کرم ہی رکھے۔ (وطن)

اور پھر دوسرے کثاف عالم میں ڈیرہ غازیخان ضلع لائل پور۔ شور کوٹ وغیرہ کی تباہی بلکہ ہندوستان کے باہر کی خبریں ملاحظہ ہوں تو اس وقت ایک مومن پر جو حالت طاری ہوتی ہے وہ یوں بیان کی گئی ہے۔

باقی رہے کانفرس وہ انتہائی سے قدس آبائنا القصر والسلا کہتے چلے آئے ہیں گروہ دیکھیں کہ یہ تباہی معمولی نہیں بلکہ غیر معمولی ہے۔

دویم پر منظور محمد صاحب کی بیوی محمدی بیگم غفر اللہ لہا کا انتقال ہے جو ۹ اکتوبر صبح کے وقت ہوا۔ آپ در ۲۳ اپریل ۱۳۲۸ء کو پیدا ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ان کی اکلین کی نسبت فرمایا کہ بیمار کا نام بطور اختصار ہے (محمدی بیگم) اور پھر فرمایا کہ بیمار بہت چنچیں مارتا ہے، یکمی ہم نے سنا کہ بعینہی حالت تھی آخر وہی ہوا گھر سے سیدہ موسیٰ بیگم موعود علیہ السلام کو بچنے والی فرما چکا ہے وہ یہ کہ (۳) تمام گروہ

اور پھر یہ دو روپوں کا ہوا ہر نوے اس سے
مقابلہ میں دو لاکھ نہیں کھلا سکتا۔ جسے ہزاروں
نشان دیئے گئے ہیں +

سب سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارے ایک دوست
۱۲۵۰ سلاجیت یعنی پہاڑی مودیانی سفر کی سخت محنتیں اور
مشقتیں اٹھاکر لائے ہیں۔ یہ ایک قدرتی مشہور دوائی ہے
جو کہ تمام بدن کی قوت کو بڑھاتی ہے۔ جریان کو دفع کرتی۔
سستی کو اور کمزوری کو دور کرتی ہے۔ بار بار پیشاب آنے
کو روکتی ہے۔ دماغی قوت کو بڑھاتی ہے۔ قیمت ۷ ماشہ ۹
۹ ماشہ ۱۲۔ ایک تولہ ۱۸۔ ۲ تولہ ۲۵۔ پانچ تولہ ۷۵
محصول ذمہ خریار محمد صادق عفی اللہ عنہ

کچھ اور دیکھ لیتے؟

اٹوٹے بڑے دل کی ٹوٹی ہوئی نظم و

۱۔ وہ چہرہ منور کچھ اور دیکھ لیتے

وہ دستان و دلبر کچھ اور دیکھ لیتے

۲۔ ہوا صل جبکی ثابت اور فرج آسان پر

اس نخل کا گل تر کچھ اور دیکھ لیتے

۳۔ کیا کاٹھی غصہ کی۔ شمشاد دی

تنبہ بی کے جوہر کچھ اور دیکھ لیتے

۴۔ وہ ظہر خطر اگر کچھ در پیچہ جانا

وہ جلوہ کر کچھ اور دیکھ لیتے

۵۔ ہر روز بویسز دیدار دے انور

یہ خوبی مقدر کچھ اور دیکھ لیتے

۶۔ خوشبو پختی جن کی بچشام جانک

وہ گیسوئے معتبر کچھ اور دیکھ لیتے

۷۔ وہ جن جنتائی۔ وہ خلقی مصطفائی

وہ شان رب اگر کچھ اور دیکھ لیتے

۸۔ وہ لطف و مہربانی۔ وہ ذوق و ندرتی

وہ دلہنی مظهر کچھ اور دیکھ لیتے

۹۔ جسے پلاؤ گس جگر کے جام و حوت

وہ معرفت کا کوثر کچھ اور دیکھ لیتے

انگل

پس اس کی حکمت باندہ سے جب زلزلہ کو متوجہ کر
دیا۔ تو زلزلہ کی شرائط کو بھی موقوف کر دیا۔ اور اس نسخ
کا علم ہمیں امام ماتم کہہ سے ہوتا ہے۔ فالحمید للہ
مریت العالیون۔

اسے منکر و اتم خدا کا شکر و کہ عذاب الہی
تم سے مل گیا۔ کیا تم اپنی تباہی ہی چاہتے تھے۔
انسوس سے تمہاری عقول پر۔ تمہیں نوچا ہے
اگر اس رحمتہ للعالمین مسیح موعود کے خلیفہ کے قتل
کو بوسہ دو جس کی دعائیں ابر حیات بن کر تم پر پہنچیں
تو یہ کرو۔ اور یہ شوخیوں پھوڑوں اور بھی خدا کا غضب
کلی طور سے دنیا پر سے نہیں اٹھا۔

طاہر عون چلا گیا (یا گم ہو گیا) پر بخاریا قی ہے

کیا بخاریا عالمگیر بخاریا جس سے ایک۔ دنیا بول اٹھی۔

ایک اور قیامت برپا ہوئی؟

طاہر عون کے عذاب میں یکدم تغیر ضروری تھا۔

تا معلوم ہو کہ ان اجرام کی فوجوں کا تعلق اسی

جبری اللہ فی حلل الانبیاء سے تھا۔ اور پھر آئے دن

کوئی نہ کوئی نشان ظاہر ہو کر باطل کے سر پر چڑھ

چلتے رہنا بھی ضرور تھا۔ تا ثابت ہوا کہ غلام احمد

کو ہر روز محمد و احمد بنا کر بھیجے والا خدا

اُس کے متبعین کے ساتھ ہے۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ ایسی چند پیشگوئیاں

اگر کسی کی سمجھ میں نہ آئیں۔ تو اس سے مامورین اللہ

کی صداقت پر کچھ اثر نہیں پڑ سکتا۔

۱۔ کیونکہ آیات میں تشابہات کا ہونا ضروری

ہے۔ تا حد عبودیت قائم رہے اور ایمان بالغیب کا

اجر منافع نہ ہو۔ اور دین ممالکوں کے پاس نہ چلا جائے

بلکہ ایسی باتوں سے تعین ہو جاتی ہے۔ یہ بھی مخفی

نہ رہے۔ کہ بعض وقت مخاطب سے اس کا

مثیل مراد ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیات

ثابت ہے۔ ممکن ہے کہ محمدی بیگم کی اولاد کی اولاد سے

یہ پیشگوئی پوری ہو۔ اور اس کی مثالیں منہاج نبوت

میں موجود ہیں۔ اور عبدالحکیم کی پیشگوئی اگر اس کے

متعلق کوئی ہے۔ تو اس کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ

وہ مسیح کی پیشگوئی ماتم کہہ کے بعد شائع کی گئی۔

مرض ہے اس لیے بشارت کے فرماؤ انہی احافظ
کل من فی الدار من هذه المرفی الذ فی
هو سامری۔ پھر کچھ دو ائیں بتائی گئیں۔ تاکہ زندگی
کے باقی ماندوں زیادہ تکلیف میں نہ گزریں۔ اور حسب
الہام امید سے بڑھ کر فائدہ ہوا۔ بلکہ دوبارہ زندگی عطا
ہوئی۔ گو زندگی مسیح سے شدہ تھی۔

کون پتہ سوئے اُس عام الغیب ذات کے
جو آئندہ پیش آنے والے واقعات کو اس معنائی
سے چھ ماہ قبل بتا سکے اور حق کے دشمن کے سرا
کون ایسا ہو سکتا ہے۔ جو اس پیشگوئی کو جو اپنے
اقتداری و عبادی کے ساتھ پوری ہوئی۔ جھٹلائے
ہاں اس کے متعلق ایک اور بات بھی ہے۔ وہ یہ
کہ حضور نے فرمایا تھا کہ منظور محمد کے گھر میں ایک
لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا نام "عالم کباب" ہوگا۔ اور اس
کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک دنیا پر ایک سخت
تباہی آئیگی۔ اب جب کہ منظور محمد کی بیوی مرچکی ہے
تو یہ پیشگوئی کہاں لگی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ
اس تحریر کی تاریخ ۲۳ فروری سنہ ۶ کے مکاشفہ پر
ہے۔ جہاں یہ لکھ "دیکھا منظور محمد کے ہاں لڑکا
پیدا ہوا ہے" نیچے فرمایا کہ کئی آدمیوں کے
واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں
کہ منظور محمد کے لفظ سے کس

کی طرف اشارہ ہے۔

پس دراصل یہ یقینی بات نہ تھی۔ کہ وہ
منظور محمد کون ہے۔ اگر خدا کے علم میں زلزلہ
مقدر ہے۔ تو جو محمد کا منظور ہوگا۔ اُس کے گھر
میں جو محمدی بیگم ہوگی۔ اُس کے بطن سے یہ لڑکا
پیدا ہوگا۔ اور یہ لڑکا بھی کوئی معمولی لڑکا نہیں
اس کے دس نام ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہی موعود
لڑکا ہو۔ جو قدرت ثانی ہو کر ظاہر ہونے والا ہے۔
پیشگوئی جب تک پوری نہ ہو۔ اس کا حال حاملہ
کے بطن کی طرح ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ اس میں کیا
ہے۔ اور اگر
یہ منظور محمد ہے۔ تو پورے پیغمبر کے رہنے والے
سُن رکھیں۔ ہمارا خدا قادر جبار ہے۔ اور اُس کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
حضرت خلیفۃ المسیح واللہدی مولوی
حکیم نور الدین صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کفرہا
ہوئے روزانہ

درس قرآن شریف سے نوٹ

سورۃ الفتم

(گذشتہ سے پیوستہ)

ناظرین آپ صاحبان گذشتہ اجلہ میں
درس قرآن شریف کے نوٹوں کا مطالعہ
کے ہیں۔ اس میں ترجمہ شاہ رفیع الدین
مد نظر رحمہ اللہ حضرت کے فرمائے ہوئے
درس میں سے صرف وہ باتیں لکھی جاتی
ہیں جو نئی ہوں۔ یا ان تراجم سے جہاں
اختلاف ہوا سکایہ فائدہ ہے کہ بہت سا
حصہ ہر صفحہ میں درج اخبار ہو جاتا ہے
اور اسکو اکثر اجابہ پسند کیا ہے۔ لیکن
بعض وہ ستون

یہ رائے دی ہے

کہ یہ طرز اختیار کیا جائے کہ پہلے قرآن
شریف کا متن لکھا جاوے نیچے تحت
لفظ ترجمہ ہو۔ اس کے بعد تقریری نوٹ
ہوں جو حتی الوسع حضرت خلیفہ صا
کے الفاظ میں ہوں۔ یہ بھی ہم کر سکتے
ہیں لیکن اخبار کی شکل دو صفحات درج
ہو سکیں گے۔ اور اس طرح بہت تہوار
حصہ درس کا ہر صفحہ میں درج ہو کر نکلا
ناظرین اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائیے
اڈیٹر

اِنْ سِئِمُ تَصْفًا وَجْهَهُ تَرْتَدَّ اِلٰی
اَرْضِیْنِ لَمْ یَرْجَعْ اِلٰیہِمْ وَ لَوْ کَانَ
حُمْدٌ بَيْنُوْنَا یَا لَو تَدْنٰی بَحْتًا
اِنْہُوْنَ ہر لوگوں پر سونے میں ترشخون مارا
وَ اَقْبَلُوْا نَا رَکْعًا وَ تَبْتَکُمْ اِ
اور ان لوگوں نے ہر رکوع اور سجدہ میں ایک
وَلَعَمْرُؤُا اَنْ لَّسْتَ اَدْعُوْا اِلَیْہِمْ
اور انہوں نے جاننا کہ ہم کیونہیں مانتے

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کے طرفاً
قوم بنی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف مسلماً
کرنا اور انکو اس طرح قتل کرنا اور اصل اسی سبب
تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نَصْرَتَہٗ یَا اَحْمَدُ بَنِیْ سَلَامٍ

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کثرت کا جیسے ہر ایک گناہ
کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس کی اور پشیمان ہوئے
اور ابوسفیان اپنے رئیس کو اس بد فعلی کے ثمرات
سچ بٹنے کی نذیر کیا اور اطمینان دیا کہ ابوسفیان
کو یقین تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس
عہد شکنی کی خبر اب تک نہیں ہوئی۔ اس خیال پر اپنے
اپنے دل میں ایک طغیانی کی بات سوچی اور آنحضرت
کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود تھا۔ اس لئے میں
چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کریں۔ اس عہد
نامہ کی تاریخ آج سے شروع ہوا اور صلح کی مدت بڑھادی
جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی بے عہدوں
کو بار بار دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں نبوکر
کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عربوں میں سالم کے
پہنچ چکی تھی اپنے ابوسفیان کو جواب دیا کہ کیا تھے
کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابوسفیان
نے کہا معاذ اللہ ایسا نہیں ہوا۔ کیا ہم ایسے ہیں کہ عہد
توڑ ڈالیں گے۔ تب آپ نے فرمایا الحال سابق عہد وہی
ہی کو رہنے دو۔ آخر ابوسفیان واپس مکہ کو چلا گیا
ابوسفیان کے جاننے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک سفیر مکہ کو بھیجا اور حسب دستور ملک
بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے
مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا نبوکر کی حیات اور نابز
سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے
اور تمہارے درمیان ہے اسے بھیرو۔ اہل مکہ نے
خیال کیا کہ اہل اسلام ہمارا کیا کر سکتے ہیں اور اس
انصافیت الہی اور ممد خداوندی کو کبھی ہلکے
جو اسلام ہاں سچے اسلام کی ہمیشہ حامی اور مدد
ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پیرو یا۔ قطع عہد
اور انکی بی ایمانی۔ اور خزاعہ قوم کا بدلہ لینے کے
لئے اپنے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا اور
اس حملے میں وہ اخلاق اور نری شریعت کی آیتیں

پابندی کی جسکی نظردنیا میں موقوف و سبب
فرمایا۔ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں گھس جائے
اسے امان جو کوئی مسجد میں چلا جائے امان۔
غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ نری
خویریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر مجسمہ امان
نہ کیا گیا۔

سورۃ الحجرات

رکوع..... اول

ترتیب۔ اوپری سورہ میں مومنوں اور
منافقوں کے نشانات بتلائے گئے ہیں۔ اور
اس سورہ میں رسول کے آداب کا تذکرہ کیا
گیا ہے۔

آیت علیٰ اَیُّهَا النَّبِیُّہٗ کَانَ لَظْفَرٌ جَعَلَتْ
ہیں سبوحی۔ لَا تَقْلِبْ مُوَا۔ مقابلہ کرد
الہ اور رسول کے حکم کو بلا حجت اور حیلہ ان لو
اُس کے بالمقابل کسی دوسری شے کی پرواہ نہ کرو۔
مومن کو چاہئے کہ کسی کام میں حد سے نہ بڑھے
مثلاً آج کل لوگ انگریزی لباس میں ایسا جڑتے
ہیں کہ انہیں اور ایک یورپین عیسائی میں کوئی
فرق نہ رہے مسلمانوں کے سلام علیکم سے بھی
محروم ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی شریعت کے
کاموں میں بھی اس قدر تحقیق اور چہان من
کے پیچھے نہیں پڑنا چاہئے کہ تو جہات تک باشیخ
جائے اور جس حد کو اللہ اور ان کے رسول نے
قائم کیا ہے اس سے انسان آگے نکل جائے
آیت علیٰ لَا تَقْعُوْا اَصْوَابَکُمْ۔ اپنی
تحقیقات کو رسول کی تحقیقات پر ترجیح دو
ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال کھوئے جائیں۔

آیت علیٰ اُولَئِکَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ
امتحان کا لفظ اصل میں محنت سے نکلا ہے یعنی
محنت کا جاننا کہ کس قدر محنت کسی نے کی ہے۔
آیت علیٰ لَعْنَتُمْ۔ تمہیں تکلیف ہو۔
تمہاری رائی ہمیشہ صائب نہیں ہوتی۔ بخیر
کام کرتا ہے وہ منشا ہی ایزدی کے مطابق ہوتا
اگر ہی تمہارے کہنے پر ہمیشہ چلنے لگے تو خود تمہارے
واسطے اسکا نتیجہ اچھا نہ ہو۔

آیت علیٰ حَتّٰی یَفِیْءَ اِلٰی اَمْرِ اللّٰہِ۔

ب

یہاں تک کہ رجوع کرے طرف امرالہ کے۔ باغی
اگر رجوع کرے اور بغاوت سے باز آجائے تو اسے
معاف کر دینا چاہئے۔ رکوع دوم

آیت ۷۱۔ لَا يَسْتَحْنُ۔ کسی کی تحقیر نہیں کرنا چاہئے
کافر کو بھی نظر حقارت سے نہیں دیکھنا چاہئے۔ ممکن
کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اسے مومن بن جائے تو فقیہ
عطا فرمادے۔ غریب کی بھی حقارت نہیں چاہئے
بہت سے غریب امیر بھی ہو جاتے ہیں۔ صوفیائے مالک
نوجوانوں کی مجلس سے اسی واسطے ڈرا یا ہے۔ کہ ان مجالس
میں دوسروں کی تحقیر کی بہت مشق کیجاتی ہے۔ بعض
بزرگ صحابی مثلاً زبیر صہب سب غلام تھے عبد اللہ
کے زمانہ میں جتنے فقیہ ہوئے شیعہ غلام تھے۔ بخاری
علیہ الرحمۃ کے والد بھی غلام تھے۔ حسن زبیر ہلال از
جس صہب از روم: زخاک کہ ابو جہل اس چہ
بوالعجبی است۔ ٹھٹھا کرنا ایک روحانی بیماری
جس میں ہوا سے چاہئے کہ جلد اسکے علان کی طرف متوجہ
ہو جائے۔ لَا تَلْمِزُوا صحت طعنہ دو۔
يَسْتَحْنُ (لَا يَسْتَحْنُ)۔ بڑا نام رکھنے والا
فاسق ہوتا ہے۔ ایسا شخص کہ بڑے نام رکھنے کے تم بھی تھو
میں داخل ہو جاؤ۔

آیت ۷۲۔ اَلَّذِينَ يَحْنُونَ۔ پڑھیں کرو۔ ظن سے مراد ظن
بہت سی بظنیاں انسان کو گناہ کا رکھ دیتی ہیں۔
پہلے انسان کسی کے حق میں بدگمان کرتا ہے۔ پھر
اسکی بدیاں تلاش کرنے لگتا ہے۔ ہر ایک نرا نرا
سو ظن سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ روافض نے تمام صحابہ
پر بظنی کی۔ خارجیوں نے حضرت علیؓ پر بظنی کی
آریوں اور عیسائیوں نے خدا پر بظنی کر دہ کی
کہ گناہ نہیں بخش سکتا۔

آیت ۷۳۔ اَسْلَمْنَا۔ فرمانبردار ہو گئے۔

لات۔ یات { نقص کرنا
لات۔ یات

آیت ۷۴۔ جَاهِدُوا۔ اپنے اعمال سے اپنا ایمان
دکھاتے ہیں۔ نہ کہ صرف اقبال سے۔

آیت ۷۵۔ اَلْعَلَمُونَ۔ کیا تم جتلاتے ہو۔
احسان ظاہر کرتے ہو۔

سورہ ق
رکوع اول

آیت ۷۶۔ قَفْ۔ ٹھیرو۔ غور کرو
قی۔ قادر خدا۔ قیامت کے ثبوت کی واسطے۔
قادر خدا اور قرآن شریف دو چیزیں بطور دلیل
کے پیش کی گئی ہیں۔

وَالْقُرْآنِ۔ قرآن کی قسم ہے۔ خود اس
قرآن کو پڑھ کر دیکھو۔ خود یہ کتاب محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی صداقت کا
ایک بین ثبوت ہے۔

آیت ۷۷۔

قَدْ عَلِمْنَا۔ تمہارے جو اجزا کم ہو جاتے
ہیں وہ سب ہمارے پاس محفوظ ہیں۔

آیت ۷۸۔

اَمْ يَرِجْ۔ جس بات پر کیس کو قرار ہو
مضطرب۔ دے قرار۔ یہی حال غیر مسلمین
کا ہے۔ وہ اپنے پاس حق الیقین نہیں
رکھتے فقط قیاسات ہیں۔

آیت ۷۹۔

اَفَلَمْ يَنْظُرُوا۔ آسمان کی طرف اشارہ
کر کے فرماتا ہے کہ اس طرف دیکھو کیا عظیم
الشان کا رخا ہے۔ کیا اس نظام کا مالک

قادر نہیں کہ تم کو پھر پیدا کرے۔ اچھا اگر
وہ نہیں دیکھ سکتے تو یقیناً **اَلْاَرْضِ**
زمین کو دیکھو جو اجرام فلکی کے مقابلہ میں
ذرا سی ہے پھر بھی اسکے عجائبات پر تم
احاطہ نہیں کر سکتے۔ **فَرُوج**۔ نقص کمزوری

آیت ۸۰۔

رُوج۔ نرا اور مادہ

آیت ۸۱۔

تَبْصُرَةٍ۔ دائمی نشان۔ بھولی بات کو یاد
دلانیوالی۔ بینائی دینے والی شے۔

آیت ۸۲۔

لَيَسْمَعَنَّ۔ سیکے ہوئے۔

آیت ۸۳۔

اَصْحَابِ الرَّسِّ۔ کنوئیں والے۔
زمین میں ایک کلبا گڑھا کہو دگر اس میں گ
جلا کر مومنوں کو اسکے اندر گاڑ دیتے تھے

رکوع دوم

آیت ۸۴۔

خَلَقْنَا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان۔ پیدا
کندہ جب میں ہوں تو اسکے ذرہ ذرہ کا مالک اور
اسکے ارادوں کا اور خیالوں کا واقف بھی میں ہوں
نعمت۔ ہم جانتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ جمع کا
صیغہ بولتا ہے کہ ہم جانتے ہیں۔ وہاں مراد
اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملائکہ اور عباد و مومن ہوتے
ہیں۔ **جَبَلِ الْوَسْطَى**۔ خون۔ کیونکہ
رگوں میں رسی کی طرح پھرتا ہے۔

آیت ۸۵۔ مُتَلَقَّيَاتٍ۔ دو ملنے والے
دو محرک ایک نیکی کا ایک بری کا۔

آیت ۸۶۔ رَاقِبَتٌ۔ نگراں۔ بات کو لینے کے لئے
منتظر بیٹھا ہوا ہے۔

آیت ۸۷۔ يَحْتَدُّ۔ ادگ ہوتا تھا۔

آیت ۸۸۔ سَائِقٌ۔ چلانے والا۔

آیت ۸۹۔ قِيَابَتُهُ۔ وہ فرشتہ اعمال کو لکھتا تھا
آیت ۹۰۔ اَلْقِيَا۔ تاکید کی واسطے دو دفعہ۔

آیت ۹۱۔ دَالِدٌ۔ ڈالنے والا۔

آیت ۹۲۔ مُرَائِبٌ۔ شک شبہ کرنے والا
آیت ۹۳۔ مَا أَطْعَمْتُهُ۔ یعنی اسکو حد
بندی سے باہر نہیں نکالا۔

رکوع سوم

آیت ۹۴۔ جَهَنَّمَ۔ بنی کریم نے تپ کو بھی
جہنم کا ایک شعلہ قرار دیا ہے۔

آتشک اور سوزاک کے لفظ ہی خود ظاہر کرتے ہیں
کہ یہ جہنم کا نمونہ ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے
کہ غضب بھی جہنم کی آگ کا ایک شعلہ ہے۔

آیت ۹۵۔ اَوَّابٌ۔ کا اظہار و سب نکلا ہے۔
اسمیں۔ یہ توبہ کا لفظ نکلا ہے۔ جبکہ معنی ہیں
رجوع الی اللہ کرنا۔ حقیقت۔ استقلال کرنیوالا

حکیمہ مہینیب۔ جبکہ والا عجز کیساتھ توجہ
کرنے والا۔

آیت ۹۶۔ لَدَائِمًا۔ دیدار الہی۔

آیت ۹۷۔ قُرْآنِ۔ قومیں۔ **تَقْبُورَاتُ**
پہاڑوں کو کہو دگر گھرناتے مکہ سرد ملکوں

میں موسم گرما گزارتے مکہ دور دور ملکوں میں
چلے جاتے مکہ امیر ہو گئے۔ نقاب پہن لیا۔ ہر شخص
اسکی ملاقات نہیں ہو سکتی۔ م

۲۔ فی سترہ آیات۔ چھ وقتوں میں ہر چیز انجیل کو چھ درجات پر لے کر ایک پورے پورے علم فصیح محمدی اور ملک۔ جو شخص خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد کرتا ہے خدا تعالیٰ بھی اسکو عیوب پاک کر دیتا ہے علم سترہ آیات۔ ایک دم۔

سورہ ق

..... آپ دانا آدمی ہیں بدر
کے حملات اور اس کے فنڈ سے بھی ایک نیکم اگاہ
ہیں۔ اگر قیمتیں وصول نہ ہوں تو اخبار کیوں کر چل سکتا
ہے بدر کے پاس کوئی فنڈ ریزر یعنی جمع نہیں کہ اس
میں تین چار سو روپے ماہوار کا خرچ چلایا جاوے۔ اگر
ایسا نہ ہوتا تو خواہ کوئی درست چار سال تک قیمت
نہ دیتا خرچ نہ تھا۔ کیونکہ آپ جیسے بزرگ درست
مدد تو ہو نہیں سکتے۔ اگر ہوں گے تو دیر میں دینے کو
ہوں گے۔ لیکن یہاں مشکل تو یہ ہے کہ انہیں قیمتوں
کے ذریعے سے اخبار چلتا ہے بچہ ہمارے روپیہ

عاشق تو دوس ہے جو جان دیدے۔ یہ تو خدمت
مالی ہے۔ وہ بھی قیمت۔ بلکہ حقِ انجذمت۔ بلکہ بقایا۔
پھر اس پر دریغ کیوں۔ ہم تو یہ امید رکھتے تھے کہ
آپ بندگانِ مہن کر نہ صرف بقایا اور سالِ حال کی
قیمت بلکہ اگلے سال کی قیمت بھی پیشگی ار سالِ فراز
گئے مگر یہاں تو عشق کے معنی ہی کچھ اور تھے۔

۱۹۰۸

بیعت اور اس کی ضرورت

(ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب)

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے بیعت کے متعلق چند سوال کئے ہیں۔ اور جواب بحوالہ قرآن مجید و حدیث طلب کئے ہیں۔

۱۔ بیعت فرض ہے یا نہیں۔ جو بیعت قرآن مجید میں مذکور ہے وہ ایک خاص موقع اور غیر ضروری کیلئے عقیقی تو کیا اس کے بعد بھی فرضیت باقی رہتی ہے؟
۲۔ چونکہ بعض صحابہؓ نے واقعہ مذکورہ کے بعد بھی بیعت کی تھی لہذا اسکو مسنون تو کہا جاسکتا ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے کون بزرگ ہیں جنکی بیعت کی جائے۔ اور اس کو قابل سمجھنے کی کیا دلیل ہے؟

۳۔ جب بیعت ادا مرد و نواہی کی نسبت ایک اقرار ہے تو اگر کوئی اپنے دل یا کسی دوست سے یہ اقرار کرے تو کیا اس سے یہ ضرورت پوری نہیں ہو سکتی۔

۴۔ پیری مریدی کے جو مشہور سلسلے چلے آتے ہیں کیا ان کے سوا کوئی اور سلسلہ شروع نہیں ہو سکتا؟

۵۔ کیا بیعت کا کوئی خاص روحانی اثر بھی پڑتا ہے۔ یا مرید کی اپنی کوشش ہی سے کامیابی ہو سکتی ہے۔ ساگر اپنی ہی کوشش و رکاوٹ ہے تو قرآن و حدیث پر عمل کرنا ہی کیوں نہ کافی سمجھا جاوے۔ بیعت کی پھر ضرورت ہی کیا ہے؟

الجواب

مخبر دار جواب شروع کرنے سے پہلے میں بیعت کے متعلق چند ضروری باتیں لکھتا ہوں۔ جن سے سوالات کے حل میں مدد ملتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی۔ اور آپ کو حکم تھا کہ مومن عورتوں سے بھی بیعت لیں۔ پھر من خلفاء راشدین کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہوا ہے کہ

ملیکم بسنتی و سنتی خلفاء الراشدین المہدیین۔ نبی کریمؐ کے بعد انہوں نے بیعت لی اور جنہوں نے بیعت سے انکار کیا ان کو باوجود کاملہ گوشت و تر کیمید اور نبی کریمؐ پر ایمان رکھنے اور نماز روزہ وغیرہ احکام بجالانے والا ہونے کے واجب القتل سمجھا اور اور جنکی نسبت خداوند کریمؐ نے والسا بقون الاولون من المهاجرین والاذنیین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوانہ واعداءہم جنات تجری من تحتہا الانهار خالدين فیہا ابدا ذالک الفوز العظیم فرمایا ہے۔ انہوں نے نبی کریمؐ کے بعد ان خلفاء کی بیعت کی ہے۔ پھر جن مومنین کی نسبت نبی کریمؐ نے انتہا شہداء اللہ فی الہر ض فرمایا ہے (اور فرمایا ہے کہ جس کے لئے وہ بہتری کی شہادت دیں وہ ضرور عقیقی ہے جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے) انکی متفقہ شہادت سے جو لوگ صحابہ اہل امت تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور خداوند کریمؐ جس طرح اپنے انبیاء کے منجانب اللہ مومنکی شہادت اپنی تائیدات اور آیات (نشانات) کے ساتھ دیتا ہے (جسکو قرآن مجید میں کفی باللہ شہیدا کیا ہے بیان فرمایا ہے) اسی طرح اس خداوند ذوالجلال نے تائیدات و آیات (کرامات) کے ساتھ انکی صلاحیت اور راستبازی کی شہادت دی ہے ان کی نسبت تو اتر کی گواہی موجود ہے کہ وہ بھی بیعت کرتے اور بیعتے رہے ہیں۔

پھر قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور عمل درآمد اور واقعات صحیحہ سے ثابت ہے کہ بیعت کے انعام جن کے لئے بیعت لی جاتی رہی ہے یہ ہیں۔ اول اس لئے ملاقوم میں وہ سچی وحدت پیدا ہو جائے جس پر سعادت دارین کا دار و مدار ہے۔ انسان جب باتیں بنانے لگتا تو ہزاروں فرضی احتمالات پیش کر دیتا ہے لیکن یہ ناکام رہتا کی راہ ہے پر جو سعید کامیاب ہونے والے ہوتے ہیں وہ صراط الذین النعمت علیہم کے مطابق اپنے کاموں کی بنیاد صحیح ثابت واقعات پر رکھتے ہیں کہ جنکے ثبوت اور ترتیب نتائج مطلوبہ میں کسی طرح کا تذبذب اور تزلزل

واقع نہیں ہوتا۔ انسانی نسل کی بہت سی قومیں ہیں اور وہ دینی اور دنیوی سعادت کے مختلف مدارج پر نظر آرہی ہیں لیکن تاریخی نظر سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر سب کی سب نہیں تو اکثر ان میں سے اپنے اپنے وقت میں دینی یا دنیوی سعادت کے بلند مینار پر کھڑے ہوئے ہیں جیسا کہ تلالک الایمان ندا ولہا بلین الناس وغیرہ آیات بیانات سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے۔ پران میں سے جسکی... سعادت کی بناوریانت کرد تو بجز سچی وحدت کے اور کچھ نہ ہوگی اور پھر اس وحدت کی کامیابی پر فہید ترین اکیس کالئے دریانت کرد تو بجز اس کے اور کچھ نہ پاؤ گے کہ اس قوم نے شہادت الہیہ اور تجارب صادقہ اور واقعات صحیحہ کی شہادت سے ایک شخص کو ایسا یقین کیا کہ یہ دینی یا دنیوی سعادت تک اپنے متبعین کو پہنچا سکتا ہے اور اس کے سچے اتباع سے قوم کی مشترکہ غرض حاصل ہو سکتی ہے تب انہوں نے سچی نیت سے اسکے ساتھ کو اختیار کیا اور اس سے... خلوص نیت سے یہ عہد کیا کہ ہم تمہارے ہر ایک حکم کی سچی اتباع کریں گے اور اپنے ارادوں کو بالکل تمہارے ارادیکے تابع کرینگے اور مال و جان تک تیرے حکم پر صرف کرنے سے دریغ نہ کریں گے تب وہ کثیر التعداد لوگ باوجود ہزاروں اختلافوں کے اس امر میں بمنزلہ شخص واحد کے ہو جاتے ہیں کیونکہ سب کے اپنے اپنے مذاہب اور طرز عمل اور راؤ نکو ترک کر کے اس شخص کے مذہب اور رائے کے منظر ہو جاتے ہیں جسکی نسبت اعتقاد مذکور کی بنا پر سچی اتباع کا عزم اور وعدہ کچلے ہیں اور پھر اسکی اتباع میں متفقہ کوششوں سے قومی سعادت دینی اور دنیوی حاصل ہوتی رہی ہے۔ ہاں یہ فرق ہوتا ہے کہ کبھی دونوں سعادتوں کا ذریعہ ایک شخص ہوتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ اور ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور کبھی خالص دینی سعادت کا ذریعہ مستقل طور پر ہوتا ہے جیسے حضرت مسیحؑ اور کبھی خالص دنیوی سعادت کا ذریعہ ہوتا ہے جیسے وہ لوگ جنہوں نے قومی سطینتیں قائم کیں

دعا ر استغفار عند البیت بھی رسول اور اس کے
پچھے جانشین اور خلفا کو بھی شامل ہے جن کے لئے
شہادت الہیہ منصب ثابت کرے۔ تہمت یہاں
پر یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ سارے انبیاء علیہ
سہم کہ دنیوی سلطنت بھی ان کو ملی ہو۔ پر ہمارے
سید الرسل دینی اور دنیوی سلطنت کے جامع
تھے لیکن آپ چونکہ شبیل موسیٰ اور جامع کمالات
سب انبیاء پر تھے لہذا ضروری تھا کہ جس طرح پہلے
انبیاء اور خلفا موسیٰ میں دونوں قسم کے ہوئے ہیں
حضور کے خلفاء بھی دونوں قسم کے ہوں چنانچہ
بعض خلفاء دینی اور دنیوی دونوں خلافتیں رکھتے
تھے اور بعض خالی دینی اور بعض خالی دنیوی خلافت
رکھتے تھے چنانچہ احادیث میں کثرت کے ساتھ آیا ہے کہ بارہ
امام ہو گئے اور بعض میں آیا ہے کہ قریش میں چارہ خلیفے ہو گئے۔
پیشینگوں کی چالاکی نے بارہ امام تو سب قریش کو محروم
کر کے خاص نبی فاطمہ ہی میں سے مقرر کر لئے۔ اور باوجود
قریش بادشاہ بہت کثرت سے ہوئے پر ان کی طاقت
حکومت کے باعث یہ نہ مانا کہ بارہ خلفاء کے مصداق
خلفاء عباسیہ وغیرہم ہوئے ہیں اور بارہ کے عدد کا بعض
کو تو خیال ہی نہیں آیا پر جنکو آیا انہوں نے نہایت ضعیف
اور دوزخ تالیس تا دلیوں سے کام لیا حالانکہ اگر وہ سوچتے
حقیقت کچھ اور ہی تھی اور وہ یہ ہے کہ جب نبی کریم میں
موسیٰ تھے اور حضرت کے بعد چودھویں صدی میں
... آخری خلیفہ حضرت مسیح آئے تھے جنہوں نے
اسرائیلی خلافت کو ختم کیا تھا اور چونکہ وہ بن باپ پیدا
ہوئے تھے لہذا وہ خود بھی اسرائیلی نہ تھے تو پھر
اسی طرح لازم تھا کہ نبی کریم نے جس اپنے خلیفہ
مسیح کی خبر دی ہے وہ بھی چودھویں صدی کا امام ہو
اور خود قریشی نہ ہو اور قریشی خلافت کا ختم کرنے والا
ہو۔ اور نبی کریم کی حدیث میں آیا ہے کہ اگر ایک
صدی کے سکر پر اس امت کے لئے ایک مجدد
بھیجیگا جو دین کی تجدید کریگا۔ اب اگر نبی کریم کی صدی
اور مسیح موعود کی چودھویں صدی کو چوبیسویں صدی
سے نکال بیویں تو باقی ۱۲ صدیاں رہتی ہیں۔
جنکے بارہ مجدد ۱۲ امام اور بارہ خلیفے قریش سے
ہوئے۔ اور جس طرح یہ تعداد اسکی شاہد ہے
اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد

ہے اسی طرح یہ بات بھی اس کے حق ہونے کی شاہد
ہے کہ قدرت نے ایسا ہی کیا ہے کہ درمیانی بارہ
صدیوں کے جو مجدد تسلیم ہوئے ہیں وہ سب
قریشی الہی ہیں اس تمہید میں آچکے۔ سب الہوں
کے جواب پورے پورے آچکے ہیں لیکن ان کے
چسپاں کر نیک خیال سے مختصر اور حوالہ کے طور پر
کچھ لکھ دیتا ہوں۔

سوال علی کا جواب یہ ہے کہ جب قرآن مجید
واحادیث سے ثابت ہے کہ سید الرسل نے مردوں
اور عورتوں سے بیعت لی اور بعض وقت مکرر
بھی لی اور کبھی کبھی معہ وفایں بھی لی
جنکی سنت کا اتباع لازم ہے پھر انہوں نے
بالاتفاق السابقون الاولون من المهاجرین
والانصارین کے لئے اور بعض نے لی جن سے خدا
راضی ہے جن کے عقائد اور اعمال اور اخلاق
اور اقوال خدا کی مرضی کا منظر ہیں پھر خیر القرون
کے سب مومنین نے کی پھر ان سلف صالحین نے
لی اور کی جو کہ مشہور و عظیم پھر ان پر بس نہیں
بلکہ باتفاق معاہدہ و تالیس منکر بیعت کا قتل قتال
جائز رکھا گیا اور پھر اس کے فوائد اور اغراض بھی
وہ ہیں جو اد پر مذکور ہیں اور جن کے ضروری ہونے
میں کسی طرح شک نہ ہو سکتا ہے اور باوجود ان
سب امور کے کس طرح کوئی کہہ سکتا ہے کہ
بیعت آنحضرت سے مخصوص تھی اور کہ آنحضرت
کا بیعت لینا ایک فرض کے لئے تھا۔

سوال علی کا جواب یہ ہے بیعت کئی پہلوؤں
رسول اور مامورین الہی یا ان کے ان خلفاء کی
جنکی نسبت خداوند کریم نے سورہ نور کے اندر
خو۔ فرمایا ہے کہ وعد اللہ الذین آمنوا و عملوا الصالحات
لیتخلفنہم فی الامم ان یریدوا
استخلف الذین من قبلہم ان یریدوا
رسول اور اس کے خلفاء کی شناخت شہادت الہیہ
سے ہوتی ہے جیسا فرمایا۔ ولا یزلی الناس شیئاً
و کفی باللہ شہیداً اسی طرح اسکے سابقین
اور ان کے خلفاء کی شناخت بھی شہادت الہیہ
سے ہوتی ہے

سوال علی کا جواب یہ ہے کہ اپنے دل یا کسی

دست سے اقرار کرنے میں وہ اغراض و فوائد ضروری
ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے جو کہ بیعت سے حاصل ہوتے
ہیں اسی وجہ سے قرآن مجید نے ان کو کافی قرار دیا بلکہ فرمایا
یا ایہا النبی اذا جاءک الامم منات یتبعنک علی
ان لا یشرکوا باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا ینہبن
ولا یقتلن اولادھن ولا یأتین بیهتات
یفترینہ بین یدینہن و امر جلیل ولا یصنعنک
فی معروف فبایعھن واستغفر لھن اللہ ان اللہ
عفور رحیم اور نہ آنحضرت اور نہ خلفاء راشدین
اور سابقون الاولون مهاجرین و انصار نے اور نہ ان کے
اتباعین یا احسان نے اور خیر القرون والوں نے
اور نہ سلف صالحین نے ان کو کافی سمجھا۔ پس جس طرح
اس کے نقص بالرسول ہونے یا کسی خاص واقعہ یا ضرورت پر
اس کو محصور کرنے کا خیال غلط اور دینی ناواقفی اور فوائد
بیعت کے نہ جاننے پر مبنی تھا۔ اسی طرح دل یا دوستی
ساتھ اقرار کرنے کو کافی اور بیعت کو غیر ضروری خیال کرنا
بھی مریخ غلط اور دینی جہالت پر مبنی ہے۔

سوال علی کا جواب یہ ہے کہ یہ بعض جہلانہ
بلکہ یہودیانہ خیال ہے۔ کہ جس کا کتاب اللہ اور سنت
رسول الہی میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہودی کہتے تھے کہ نبی
ہمیشہ ہم میں سے ہی ہوگا۔ اور کسی دوسری قوم سے
ہو ہی نہیں سکتا۔ آنحضرت صلعم کی نبوت سے ان کے
انکار کرنے کا بڑا باعث ہی تھا۔ جس کو قرآن مجید نے
بقیہ ان یزول اللہ من فضلہ علی من یشاء
یعنی عبادہ وغیرہ آیات بیانات کے ساتھ رد کیا ہے
اور خیال مذکور والے لوگ بھی ٹھیک ٹھیک ایسی
ہی آیتوں کے مصداق ہیں۔ جو کہ خدا کی رحمت اور فضل
کو خدا کی وعدہ کے سواء محض امانی کے طور پر کسی
خاص گروہ پر بند کرتے ہیں۔ جس کا ان کو حق حاصل
نہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ جس طرح حضرت مسیح
کے آنے پر یہودیوں کی سب گدیاں بجائے قابل بیعت
اور موجب فیض مغنیہ ہونے کے مورد عتاب اور غضب
الہی ہو گئیں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے نہ خود ہی خدا کے
سیح کا انکار اور خلافت کیا تھا۔ بلکہ دوسری مخلوق کے
انکار اور خلافت و شقاق کا بڑا بیماری درلیہ بھی وہ یا
ان کے علمائے ہی تھے۔ اسی طرح جب سید اکابر موعود مسیح
خدا کے بتائے ہوئے وقت پر خدا کی ہزاروں

پنڈت دولت رام نام ایک اریہ ایدلنگ
جہاںسی میں گرفتار ہوا۔ الزام مفسدانہ وعظما
ہے۔
مسٹر تلک کیلئے جیلخانہ پونا سے ایک بہمن
باورچی منڈالے جیل کو بھیجا گیا ہے۔ حکم سرکار
ہندو کالج تناولی کے میجر کو کنا تھہ آکر کوہ سل
قید ۲۰ جرمانہ ہوا۔ اپیل کی گئی ہے۔
علیگڑہ کے کلج کے طالبہ کو پولیٹیکل امور پر
بحث کرنیکی اجازت دی گئی تھی۔ دوسرے
کردی گئی ہے۔

متصل سکندرا آباد ایک مسافر ٹرین پٹری سے
اوتر گئی دونوں گارڈ مع ڈرائیور سخت مجروح
ہوئے۔ مقدمہ دیوالہ میں ٹن جی شہاب جی
ٹالائی کو دو جرموں کے لئے ۹-۹ ماہ قید ہوئی
ہے ۳ لاکھ کی رقم غبن کی۔ کاغذات تلف
کئے ۲۲ لاکھ روپیہ کا دیوالہ تھا۔
ٹرکی جزیرہ کریش کے باشندے بھی سرکش
ہو گئے وہ یونان کے ماتحتی پر آمادہ ہو گئے
صوبہ بھارت بوسینہ دہریا گرنیہ کے الحاق کے
باضابطہ اعلان شہنشاہ آسٹریا نے نافذ کئے
دونوں صوبوں کو پارلیمنٹ (ڈائنٹ)
کی رعایت دی جائیگی۔ حکومت خود اختیاری
سپر دکرینگے۔ بعض اُن دونوں صوبوں کے
صوبہ نو دی بازار بحق ٹرکی کے خالی اور واپس
کیا جاویگا۔

آسٹریا نے دونوں صوبوں کے باشندوں کے
نام اعلان نافذ کیا جس میں انکی دلجوئی کی گئی
ہے۔ ٹرکی بالفعل خاموش ہے۔ دونوں
صوبوں کو تاکید ہے کہ گھبرائیں نہیں انتظار
کریں۔ ٹرکی کی رعایا امید کرتے ہیں کہ انکلیتیاں
کی حمایت اس موقع پر آسٹریا کو بخوبی باز بھیگی
مخالفت
حکومت گزٹ میں پوس کشن کی جانب سے
اعلان ہوا ہے۔ کہ ۱۶-اکتوبر سے کوئی شخص
شاہ راہ عام یا دیگر سپیک مقامات پر لاشی یا
کوئی دوسرا آلہ ضرب نہ لے جائے

اٹا وہ کے مشہور مقدمہ جعل سازی کا
ملزم خلیل الد جو عرصہ سے روپوش تھا
وہ اپنے وطن دیگول متصل اٹا وہ میں
گرفتار ہو گیا ہے۔ الزام اسکا مقدمہ ۱۵-
اکتوبر کو پیش ہونے والا ہے۔

طوفان

حیدر آباد دکن میں طغیانی سے اتلاف
جان کا تخمینہ ایک لاکھ اور ۵۰ ہزار کے
درمیان ہے اور ۲ کروڑ کی مالیت کی
جائداد کا نقصان۔

مس ٹیلر کے قتل کا مقدمہ
لاہور اور ملتان کے درمیان جو ایک
یورپین لڑکی ریل میں قتل ہوئی اس کے
متعلق دو یوریشین ملزم گرفتار ہوئے
میں اور جو اشیاء مقتولہ کی مثل زیورات
وغیرہ کے چوری گئی تھیں وہ بھی ایک
ملزم کی تحویل سے برآمد ہوئی۔ ۱۶-اکتوبر
کو پر دو ملزمان مسیمان مونسز اور شرفیم
بعد الت مسٹر سپنڈرڈ سٹریٹج ملتان حاضر
کئے گئے۔

چیف کورٹ پنجاب

آنریبل راجی بہادر مسٹر پرنسپل ججز
چیف کورٹ پنجاب ۱۲ سال تک ججی
کے فرائض نہایت قابلیت اور خوش سلوکی
سے ادا کرینگے بعدہ اکتوبر سے پنشن باب
ہوئے۔ بجائے انکے مسٹر جانسن جج مقرر
ہوئے ہیں۔ مگر وہ آجکل رخصت ہیں
مسٹر جانسن کے رخصت سے واپس آئے
تک مسٹر بیگن قائم مقام جج مقرر ہوئے
چیف کورٹ میں ایک آسامی جج جی عافی
جج کی بھی منظور کی گئی ہے۔ اس پر آنریبل
خان بہادر مسٹر شاہین بیرسٹراٹ لا مقرر
کئے گئے ہیں۔

شورش بلقان

قطنینہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں مجاہدین
کا اجلاس بڑی دیور سے ہو رہا ہے۔

بلغیریا سے علاوہ دو میل۔ بلوے لائن پر
قبضہ کرینگے اپنی خود مختاری کا اعلان کرینگا
ارادہ کیا ہے۔ اس پر ابجالی بلغیریا سے
اور طاقتوں سے اعتراض کرینگے۔ کہ یہ امر
برلن کے خلاف ہے۔ پرنس فرڈی نلینڈ
نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی
قہم کی خواہش اس پر مجبور نہیں ہر امید
کہ ہمارے اور ایکے درمیان دوستانہ تعلقات
قائم رہیں گے۔ ٹرکی کو نسل و زرا اس تار
کا جواب سوچ رہی ہے۔ جو غالباً یہ ہوگا
کہ بلغیریا خود مختار نہیں ہو سکتا۔ قطنینہ
میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں۔

صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان
شائع ہوا کہ خود مختاری بلغیریا کا اعلان
کے دلی مذاکرات کے موافق ہے امید ہے کہ قطنین
اسکو منظور کر لینگے۔ مسٹر فرڈی نلینڈ اعلان
کے فزرا و فلوپولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ
فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے۔
اور نیشنل ریلوے کے قائم مقام نے گورنٹ
بلغیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن انکے زمین کے اندر
ہمارے حوالہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا
روڈانہ کا مطالبہ کیا جائیگا۔

سرویہ اور آسٹریا

بلغیریا میں آسٹریا کے اس ارادہ پر کہ
وہ بوسنیا اور ہزری گوسا کو الحاق کرنا چاہتا
اٹھارہ مارا صنی کا عام جلسہ منعقد ہوا آسٹریا
پر پل پڑا۔ فرے بلند ہوئے اور بیت کچھ شش
ظاہر کیا گیا۔

شرقی بنگال ریلوے پر متصل جاپا گودی۔
مسافر ٹرین ٹکر کر رک گئی۔ ٹرک پر عظیم پتھر
پڑے تھے۔

موٹر کار کے حادثہ سے لارڈ کرزن کو انک
آرام نہیں انکی صحت کی ترقی بہت ہی سست
تجویز ہے کہ ضلع شکاری کو قسمت لاہور کے
ٹکا کر قسمت ملتان میں شامل کیا جائے۔

ایسے ہی ضلع میان والی کو قسمت ملتان
ٹکا کر قسمت راولپنڈی میں شامل کرینگے۔

بلوے لائن پر قبضہ کرینگے اپنی خود مختاری کا اعلان کرینگا ارادہ کیا ہے۔ اس پر ابجالی بلغیریا سے اور طاقتوں سے اعتراض کرینگے۔ کہ یہ امر برلن کے خلاف ہے۔ پرنس فرڈی نلینڈ نے سلطان المعظم کو تار دیا ہے کہ میں اپنی قہم کی خواہش اس پر مجبور نہیں ہر امید کہ ہمارے اور ایکے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں گے۔ ٹرکی کو نسل و زرا اس تار کا جواب سوچ رہی ہے۔ جو غالباً یہ ہوگا کہ بلغیریا خود مختار نہیں ہو سکتا۔ قطنینہ میں عام لوگ ابھی خاموش ہیں۔ صوفیہ سے خبر آئی کہ پندرہ اکتوبر کو ایک اعلان شائع ہوا کہ خود مختاری بلغیریا کا اعلان کے دلی مذاکرات کے موافق ہے امید ہے کہ قطنین اسکو منظور کر لینگے۔ مسٹر فرڈی نلینڈ اعلان کے فزرا و فلوپولی کو گئے ہیں اور ایک لاکھ فوج کے لام باندھنے کا حکم دیا ہے۔ اور نیشنل ریلوے کے قائم مقام نے گورنٹ بلغیریا کو نوٹس دیا ہے کہ لائن انکے زمین کے اندر ہمارے حوالہ کی گئی تو ۱۵ ہزار فرانک کا روڈانہ کا مطالبہ کیا جائیگا۔

میرامی

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَخَلِيفَةُ الْمَسِيحِ قِسْمِ اَوَّلِ فِي تَوَلَّاهُ عَجَلَه
 قِسْمِ دُومِ سَنَے زاور سمر میرا جو خلیفہ المسیح کے شاہی خول
 کے مطابق تیار ہوا ہے مہرہ قِسْمِ اَوَّلِ عجا قِسْمِ دُومِ عہدِ قِسْمِ سومِ عہدِ
 کی پشاور کی انکی اور کلاہ موجود ہے المستشرق احمد زکابلی اجڑا دیا

غلامی اور عصمت انبیاء رابو لو آف یلیخ کے متفرق
مرضا میں کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر پشاور پیہ طنقتہ
نے باجارت صدر انجمن احمدیہ تادیان بہت عمدہ چھپوا کر
اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق
مرضا میں کہ یکجائی طور پر بہت عمرگی سے جمع کیا ہے

ثبوتِ علای ۲۲ حضرت انبیاء
در زمین - حضرت اقدس کی تمام
نظموں کا مجموعہ - جو مختصر ہے پھر
دل بھی سوز کر دیتی ہے۔

جلد ۸ و جلد ۹
شرعی ہندو کلنیا اوتار

کلاں کی اقامت کے ظہور کے
بارے میں یہ کتنا سنجیدہ
عہدہ صحر صاحب سنور
ریاست پٹیار کے تفسیر
کی ہے بہت عمدہ پسندیدہ

ہے۔ حجم ۶، صفحہ قیمت ۸ جلد ننگوا ہے۔

آرٹھن لیل ہن بی نظم معتمد ہاٹر عبد الرحیم
 صاحب نہایت دلچسپ عجیب جس میں یکجہرام کی
 اہل کنت اور حضرت مسیح موعود و کائنات کی صداقت
 ذکر ہے صرف قیمتی ہست۔

سہ شہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امرہوی فاضل سورہ
بین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کاظمی کے شہادت کے واقعات

ثابت کئے ہیں نہایت لطیف کتاب ہے اسکے نکات
روپے کو بھی گراں نہیں قیمت ار
جنگ مقدس | حضرت سید موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام اور عبد اللہ اعظم کا مقابلہ اس میں ہوا ہے امام
نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا
ظہان کیا ہے قیمت صرف ۸
ظہور المسیح | یہ کتاب ۴۰ صفحہ کی قاضی محمد ظہیر الدین
اکبر آبادی کے لکھے، قیمت ۲۰

اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی
سداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا ہے اور اُسے
لکھتے مخالفوں کی کتابوں میں شریف پشتمانی
درہ درانی، غلامیۃ الحق و کوثر پرنظر لکھا گیا ہے آیت
عَلَّمَ اللَّهُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ماہ رمضان میں ایک بے نظیر عالمیت
برائین احمدیہ قصہ کے قلم

(جو صاحب براہین احمدیہ کے ساتھ دسٹین مجلہ منگواینگے انکو یہاں ۸ رے ۶ میں بھیجی جائیگی)

یہ حضرت جری السدنی اصل الانبیا علیہ التیمتہ واثنتاکی سب سے پہلی تصنیف ہے جو نے اسلام کی صداقت کی وحااک کل عالم پر چلما دی اور اسی میں وہ ہامات ہیں جو کہ پورے ہو کر مومنوں کے اندیا وایمان اور مضالین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں تقریباً ۶۰۰ صفحے کے طومنی کاغذ پر نہایت اور اعلیٰ ہے۔

اصلی قیمت کے جلد ۱۰۰۰ مچلہ ا قیمت ۱۰۰۰

رعایتی قیمت ہمارے رعایتی قیمت
ت کا کچھ حصہ بیگی آنا چاہیے ورنہ وہی بیگز ہوگا۔

امنو

مشہورہ نوع کی تفصیل بطور مختصر حد و نسبت سے قابل دیکھتے عجیب
و عجیب نکات پر یہ مخدوم ام الملوہ مولانا عبدالکریم خاں مرحوم نے کتاب
کی نسبت لکھا ہے کہ میں پڑھتے پڑھتے دل سے تو اجداد و تراش
نوفض نہں کر سکتا۔ قیمت ۶ ل

سخ الدین - یہ کتاب پنجابی نام میں ہے۔ وفات
سیح بیان بہت عمدہ ہے۔ قیمت رعایتی ۳
شیرت کی میرانی شہرت، اقدس سیح مزید علیہ صلوة
لہذا اس کی تائید اور مزید اجرت دہلوی کی تیر دین میں ثابت

دو چار خود مختار کی عبارتوں سے اس کے کام کا تقاضا ثابت کر کے
اسے نام کیا ہے۔ قیمت ۹

معیار الصاویقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گوئی کی ہے لکھی
اس میں سات ایسے اصول بتائے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے
امور من اللہ کی شناخت میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت
ہی مفید ہے۔ قیمت ۳

اسلام کی پہلی کتاب | اٹھویں بیچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب
 ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کے صدقہ کو ثابت
 کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴۰
 نظم مستورات | مستورات کے لمبے پر۔ قیمت ۲۰
 کامل احمدی | اردو ادوارے۔ قیمت ۲۰

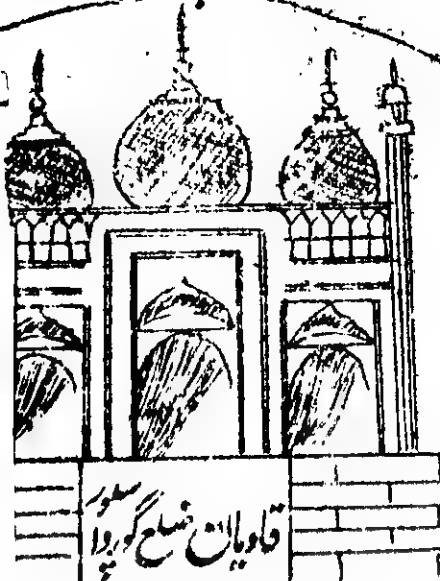
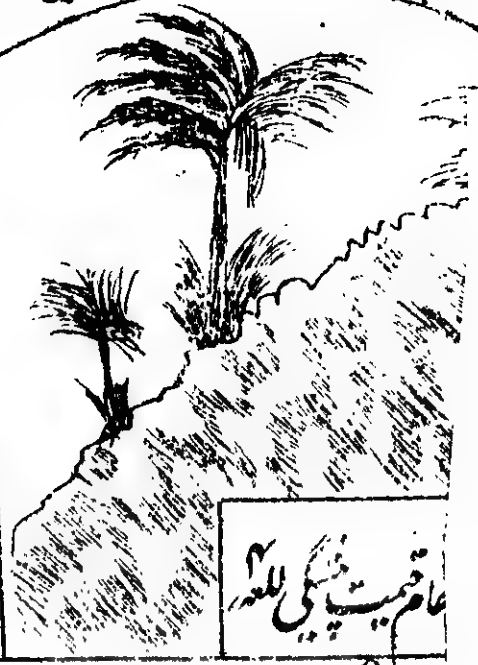
یہ ہے جس میں نابوا ناک کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا۔

عیسائی مذہب | یہ عیسائیوں کی تردید
میں بہت عرصہ رہا البتہ مسیح کا صلیب
سچ کر کشیدہ جاتا ثابت کیا ہے۔۔۔
لیکچر لاہور | حضرت مسیح موعود
کا لیکچر جولاہوریہ پہلی دفعہ
بارہ ہزار آدمیوں کے مجمع میں
نصیف ہے جس
ہوا تھا۔

باتیں ہیں جو آج سپر سٹار پروں کے
 کاموجب ہو متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم
 پہنچائے گئے ہیں۔ قریباً
 پانچ سو صفحے کی کتاب - قیمت
 بجائے چاکے عیم۔

[illegible]

مجان الذي استرجعني بعيداً لئلا من المجد الخدام الى
المسجد الأقصى



۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲

عام قریبی کی علامہ

چہ گوئے با تو گرائی چہ در قادیان بینی

جسٹس و منسٹر

روای منی شفا منی غرض داران منی

قانون میں ہے

مؤرخه ۲۵ - رمضان المبارک ۱۲۸۸ھ علی صاحبہما التیجۃ والسلام مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۸۷۱ء مطابق ۱۲/۱۲/۱۳۲۸ھ

١٠٠

سارے جہان اچھا اور ایمان ہمارا

پید پیر زنجیر محمد صادق علی اللہ

دارالامان ہمارا جت نشان ہمارا

نہیں

صدقہ انظر

میرا ارادہ تھا کہ جبے میں نے رمضان کے متعلق تمام سال ۲۲ ستمبر کے اخبار میں مفصل لکھے تھے اسے ہی صدقۃ الفطر و عید الفطر کے معنی
 بھی ایک بسیط مفہوم نہ کہ دیکھنا یا سنا۔ تاہم بعض ضروری باتیں بعد اخصار لکھیں۔
 قرآن مجید بقرہ ع ۲۳ میں ہے۔ **فعلکم تشکروا**۔ تاکہ تم فطر ادا کرو۔ بدنی صدقہ روزے سے ادا ہو چکا۔ اب مالی صدقہ دے کر ہی
 اس کی حکمت بھی لکھی ہے۔ **طهارة للصائم من اللغو وطمأنينة للساکنین**۔ ایک تو یہ کہ روزہ دار سے اگر کوئی لغو حرکت ہو گئی ہے۔ تو اس
 عید کے دن ساکنین بھی اپنے معمول جہانوں کے ساتھ عید کر سکیں۔
 سے پہلے ادا کرنا چاہیئے۔ جیسی فطر سمجھا جائے گا۔ ورنہ ایک معمولی صدقہ کہ غلام۔ آزاد۔ مرد۔ عورت۔ چھوٹا بڑا۔ گھر کا کوئی آدمی مستثنیٰ
 ہے اور فقیر بھی ہے۔ **داما فقیرکم فیترو علیہ اکثر مما اعطاه**۔ کچھ اور جو کہ ایک صاع اور گندم سے نصف صاع میرا خیال ہے کہ
 جو جس گران ہو اس سے صدقہ دینا چاہیئے۔ مثلاً **منقہ ایک صاع**۔ اگر یہی فطر قادیان ساکنین فتنہ بین بھیج دیا جائے تو بہتر ہے۔
 اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک صاع عراقی ہے جو آٹھ رطل کا ہو گا اور بحساب تیل ۷ چٹانک رطل تقریباً چار سیر ہو گا مگر محقق حنفیہ کے
 سیر ۳ چٹانک بنتی ہے۔ دوسرے اکثر علماء صاع حجازی مرادیتھیں یہ پانچ اداس ایک تھائی رطل ہوتا ہے یہ موٹے اور شورجہ کے سوا سیر ڈیڑھ
 کے گھر محقق حسابوں سے ایک سیر کے قریب اصل بات جو سیر کے نزدیک ہمارے سلسلہ کے مطابق معنی ہے وہ یہ ہے کہ صاع ہوتا ہے چارہ کا او
 کے۔ گویا صاع اور گجرات کا ٹوٹا ہوا ہے جس میں ایک سیر ۵ چٹانک گندم آتی ہے نصف صاع گندم ایک سیر ہوگی اس بات کو لبائین نے صرف اس لئے
 فقہ کی تحصیل بہت ضروری ہے اور بعض روایتوں کے اختلاف سے اس قدر مشکلات پڑتی ہیں۔

عبد القادر

یہ نماز سنت مکتدہ ہے۔ اس روز اپنی آرائش کر کے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ چغہ پہنتے تھے (۲) غسل (۳) سواک (۴) عمدہ کپڑے (۵) خوشبو (۶) سیرے اٹھنا (۷) عید گاہ میں جلد چوسنے (۸) صدقہ فطر قبل صلوٰۃ ادا کر کے (۹) نماز باہر پڑھنا (۱۰) کئی میٹھی چیز کھا کر جانا شام چھوٹے (۱۱) جہاں رستے جلا اس سے دوسرے رستے آنا (۱۲) تکبیر کہتے آنا جانا۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میدان میں پڑا تو (۲) سترہ کھڑا کر لیتے (۳) نماز کے بعد (۴) خطبہ نیک لگا کر پڑھتے (۵) عورتوں کو علیحدہ فرماتے عورتوں کا
 میں جانا مسنون ہے (۶) دو رکعت نماز کے پہلے پیچھے کوئی نقل نہ پڑھے۔ بعض حنفی پڑھتے ہیں یہ صحیح نہیں (۷) پہلی رکعت میں سوائے تحمیر تحریر سلت بار عبد اکبر
 رد دوسری میں سجدہ سے اٹھنے کی تحمیر کے سوا پانچ بار اللہ اکبر کے اور ہر تحمیر کے ساتھ ایتہ اٹھائے۔ حنفیہ کے نزدیک پہلی رکعت میں قبل از قرأت پانچ تحمیر
 رد دوسری میں قرأت کے بعد قبل از رکوع چار۔ یہ جس روایت کی بنا پر ہے وہ موقوف ہے۔ ہمارا عمل پہلی حدیث پر ہے۔ میں اس کے متعلق بھی فریقین کے
 پیکو کو سنا۔ مگر گنجائش نہیں۔ (اکمل)

دستور العمل : ایان ریاست سے عام قیمت پیشگی لاءہ راجد کوئی حساب نہیں فی پرچم اخبار وقت پر نہ ہو پنے کے ایک ہفتے کے اندر طلب کیا جائیے ورنہ بعد میں نہیں مل سکیگا رسید اخبارین دیجاو گی تمام تر سیل مذہب نام بیان معراج الدین عمر پر درائسٹر قادیان ضلع گورداسپور ۔۔۔ سوئی چاہئے۔
 (نہ اس ملک زوۃ کا خطاب ہی ۳۶ روپے ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد و ثناء فی حقہ

”کچھ نقشبندیوں کے متعلق“

(از اکل آفت گوینی)

ہاں کے سر پر ایک ایسا حربہ چک ہے کہ اب کسی مزید کارروائی کی ضرورت نہ رہی مگر حرکت مذہبی سے غل کے چھینے ہوئے کے دامن پر پڑنے کا خوف اس لئے ایک اور چکر لگا دیا جاتا ہے تاکہ پھر ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہو جاوے۔

اصل میں نقشبندیوں نے خواہ مخواہ اس بحث کو طول دے رکھا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اصل سوال کے جواب کی طرف نہیں آتے۔ اور ہر ادھر کی باتیں کرتے ہیں اس طرح تو قیامت تک یہ سلسلہ ختم نہیں ہو سکتا۔

سوال صرف یہ ہے کہ نقشبندی جس طرح بشرط نقشبندیہ حرکت بنضیہ جس نفس وغیر ذلک ذکر کرتے ہیں۔ اور وصل الی اللہ کا جو طریق انہوں نے مقرر کر رکھا ہے ایسا اس کی سند کتاب و سنت سے ہی مل سکتی ہے یا نہیں سند کی تعریف کیا ہے۔ الطریقۃ الخشنۃ الی سلکھا اللہ فی صلعم ادا الصحابہ (نور الانوار قرۃ القاری) یا ما دا اظہر علیہ اللہ فی صلعم مع ترکہ مروتہ ادمرتین (خلاصۃ الفقہ) پس آیا اس سے تمہارا طرز عمل ثابت ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں مگر نہیں۔

آپ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ نقشبندیوں میں اگر کچھ نہ تھا تو کفار ان کے مرید کہیں بنے؟ ہر ایک کا قرۃ سمرائز نہیں کہ وہ اس کی حقیقت کو پہونچنے پہونچ کر ایک جان پتھر کو بھی خدا سمجھتے ہیں اور جو انسان کے ہر ایک عضو کی پوجا کر لیتے ہیں ان کے لئے ایک بزرگ انسان کی مریدی بعید نہیں۔ سو ہم جن کا تم ذکر کرتے ہو ہمارا ان پر اعتراض نہیں۔

(۲) دیعلکم الکتاب والحدیث دیعلکم مالک نکونوا دیعلکم من یحکمکم کا تکرار تاکید کے لئے ہے اور یہ اظہار انسانیت ہے۔ لے لے لے لے اور کیا داؤ تفسیری نہیں ہوئی۔ جو آپ پر ہوا وہ اس سے معاف کر کے لئے ثابت کرتے ہیں۔ پھر کیا کتاب و حکمتہ مالک نکونوا قلہوں کے نیچے نہیں آسکتی ہو۔ ہم کسی اور بات کو تلاش کریں۔ پھر مراد اس سے علم وحی و کشفی تسلیم کی جاسکتی ہے مگر اس سے

آپ کا طرز ذکر و مراقبہ جس نفس وغیرہ کس طرح ثابت ہو جائیگا۔ وہ تو پہر ہی اسی طرح نبوت کا علاج رہیگا۔

آپ اصول حدیث کے مطابق روایت کے سلسلہ کے اظہار سے یہ ثابت کریں۔ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم صحابہ کو دی۔ میں حیران ہوں۔ کہ پھر یہ طریق اللہ حدیث سے کیوں مخفی رہا اور کیوں انہوں نے بیان نہ کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ذکر کی ہدایت فرمایا کرتے تھے اور یوں مجلس میں بٹھا کر پہونچیں مارتے تو اور جس نفس و حرکت بنضی اور اختلاج قلب کا مرض پیدا کرنے کی ہدایت دیتے تھے۔ آخر یہ طریق کوئی ایسا تو نہیں جو ملفوظات میں نہ آ سکے وہ کیفیت تو ہم نے مانا کہ الفاظ میں نہ آ سکے۔ مگر ذکر کا یہ طریق بھی کیا ایسا امر ہے جو علم حصولی و حضوری دونوں سے برتر ہے؟

اگر یہی بات تھی۔ تو تمہاری کئی کنہیں میں دکھا سکتا ہوں جن میں یہ مذکور ہے ایک کتاب اردو کی تو مجھے خوب یاد ہے جو کسی مراد آباد کے نقشبندی نے لکھی تھی اس میں عجیب عجیب فسانے میں چنانچہ ایک پر صاحب کی کرامت لکھی ہے کہ آپ تہجد پڑھ رہے تھے ایک برات گزری جس میں باہر تھا۔ آپ کو غصہ آگیا اور تہجد ایک پیادہ کے نیچے قید کر دیا۔ آپ اپنے پیر کے پاس پہنچ گئے۔ چھ ماہ تک وہ سب برات کے آدمی اس میں قید رہے بہلا ان مزخرفات پر ایمان لانیوال قوم سے یہ بعید ہے کہ وہ خیال باتوں پر خوش نہ ہوتے ہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو انھیں بند کر کے گھر

بٹھا بیٹھا یہ سمجھ لے کہ میں لندن پہونچ گیا ہوں اور وہ اس عالم خیال میں اس کے تمام بازار اور مکانات میں گھوم آئے۔ مگر جب انھیں کووے پھرو میں کا دین چو۔ اسی لمحہ انھیں گ آکھیں بند کر کے کھالات نبوت و رسالت سے حب صرفہ تک کی منزلوں کو طے کر جاتے ہیں مگر جب انھیں کھولتے ہیں۔ تو پھر کوٹھو کے بل کی طرح زمین کے زمین۔ پھر میرے آقا پر اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیوں کیا۔ اسے حضرات تم ہی ان منزلوں سے گزرتے ہو مگر خیالی طور سے۔ جیسے کوئی اپنے تصورات کے میدان میں کئی

شہر دیکھتا ہے اور حقیقت میں وہ وہاں نہیں ہوتا لیکن وہ جو میرا مسج تھا۔ وہ ان نبوت کے شہر دن کا مالک کیا گیا۔ اس لئے اس نے جو کچھ پایا وہ خیالی طور

سے نہیں بلکہ حقیقی طور سے پایا اور یہی وہ علم لئی اور علم وحی ہے جس کی درانت مسیح موعود تک پہونچی۔

باقی زمین یہ احادیث اذا ذکر فی فی نفسہ اور الذاکرون اللہ کشیدہ۔ میں نہیں سمجھتا ان کے پیش کرنے سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ اس کا ذکر ایک مجمل بات جو ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ اس اجمال کی تفصیل میں آپ کا طریق ذکر کیوں کر آسکتا ہے۔ سلم تو وہ امر ہو سکتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عمل میں آیا۔ دیکھو اسی کی تفصیل میں سلم میں ہے افضل اللہ کلا الہ الا اللہ۔ یعنی سبے فضیلت واہ ذکر توحید کا ہے۔ یعنی اللہ کی توحید مختلف پیراؤں میں بیان کرتا رہے نہ صرف زبان سے بلکہ اس کے ہر ایک عضو اس کی ہر ایک حرکت و سکون سے یہ بات ہو کہ خدا تعالیٰ واحد ہے۔ فی نفسہ سے تو مراد یہ ہے کہ انسان دل ہی دل میں خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضل اور احسان اور اس کی قدرتوں کو یاد کرے اس سے مراد دل و تہ کا نا نہیں۔ کیا آپ حدیث پر مشیہ اس لئے پیش کئے جاتے ہیں کہ آپ کا منی طلب قلب میں آجائے۔ یہ نزدیک اس کثرت کی کیا وقعت ہو سکتی ہے جبکہ اصل مقصد پر کچھ روشنی نہیں پڑتی۔ اگر غلط فہمی کے لئے کہ ہم جنت و دوزخ کے ذکر سے ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں اور باہر آ کر یہ حالت نہیں رہتی تو اس سے ذکر یہ جس نفس و حرکت بنضیہ و تصور شیع کس طرح ثابت ہو گیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کے تجزیہ کا ہم سے بڑھ کر آپ نہیں ہو سکتے۔ ہمارے درمیان ہی خدا کا ایک برگزیدہ رسول رہا ہے۔ اس کا وجود آئینہ حق نما تھا ہم اس کے حضور خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ لیتے مگر جب وہ دہر میں ہماری آنکھوں سے مٹ جاتی۔ تو پھر وہ کز در تہی نظر آئے۔ آجاتی۔ اچھا میں یہ پوچھتا ہوں۔ کہ جب صحابہ ایسے پاک باطن اس اثر کو محفوظ نہیں رکھ سکے۔ تو تم تیرہ سو برس کے بعد اس کے محفوظ رکھنے والے بلکہ اسے تقسیم کرنے والے کون ہوتے ہو۔

چوتھی حدیث میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ اما الاخر فلا نبثتہ لقطع هذا البعوم۔ اب علامہ نے اس کے جوہر کئے ہیں اس کا توفیق نہ موجود

۱ عوذ باللہ من اس السنین وامارۃ الحیات
خدا وی راوی کا کلام۔ اب تم لوگ جو مئے جیتے ہو۔
اس کا قرینہ کیلئے۔ اور کیا قطع بلعوم انا فحق کہنے
پر ہی منحصر ہے اور کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو ہریرہ ہی کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ کہ اسے
اس راز سے آگاہ کر دیا۔ پھر نبین معلوم وہ آپ کو کھین
تک کیوں کر پہنچ گیا۔ اور ابو ہریرہ میں دوسرے محدث
سے کیا خصوصیت تھی کہ اسے قابل رازداری سمجھا۔
پھر اگر کوئی علم لدنی تھا۔ تو یہی ضرورت تھا کہ مقتضی یوں کا
سلسلہ نسبت ابو ہریرہ تک پہنچتا۔ نہ کہ بقول ان کے
حضرت ابو بکر و علی رضی اللہ عنہما تک جس کی کوئی
سند ان کے پاس اصولی حدیث کے مطابق نہیں کسی
قلبی کتاب میں یہ لکھا ہوا کافی نہیں کہ فلاں نے فلاں سے
سیکھا۔ اور فلاں نے فلاں سے۔ سید عبد القادر
جیلانی فتوح الغیب میں تو کچھ اور لکھتے ہیں اور بسینہ
بسینہ یہ بتا گئے۔ کہ میرے بعد یا شیخ عبد القادر جیلانی
شیخاً باللہ پڑھ کرنا خیال کرو۔ یہ ان بزرگواروں کی نیت پر
کیا حملہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ نور اللہ امرؤ
سمع منی مقالۃ ذلہا سمعہا۔ مگر آپ ابو ہریرہ رضی
اللہ عنہ کی تعمیل سے رکھتے ہیں۔ یہ صحابہ کی عظمت
آپ کے دل میں۔

مضغ قلب میں ذکر جاری کرنے کا ثبوت آپ نے
اذا صلحت صلح الجسد کلہ سے دیا۔ مگر یہ کہاں فرمایا
کہ صلح قلب اس میں لا الہ الا اللہ کی ضرورت لگا کر احتجاج
پیدا کرنے سے ہوئی ہے۔ صلح کا ثبوت ہی چاہیے
یعنی اس پر وہ انعامات ہی مرتب ہوں جو اگلے صلح القلوب
پر ہوتے۔ جن میں سے ایک وحی والہام ہے اور اس
نقشبندی محروم۔ صقلۃ القلوب ذکر اللہ ہے تو یہی
فرمایا۔ کہ انا نحن نزلنا الذکر۔ یعنی ذکر سے مراد
قرآن مجید ہے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب
حدیث میں اس کی تشریح موجود ہے۔ ما جلس قوم
یتلون کتاب اللہ الا نزلت علیہم المسکینۃ۔ اب آپ
سمجھئے اہلین قلب کو جسے ذکر ہوتا ہے۔ پھر خود تحقیق
عمیہ حدیث میں موجود ہے۔ فما جلا عھا قال
تلاوة کتاب اللہ۔ یعنی قلب کی جلا کتاب اللہ کی
تلاوت سے ہوتی ہے۔ کثرت ذکر وہی ساتھ ہے
مگر اس کی تفصیل نہیں۔ چرا کہ لئے مرجع تذل

ہو سکے۔ ہم جسے ذکر اللہ کہتے ہیں اور کثرت تلاوت
صحیح سے دیتے ہیں مگر تم اپنے طریق کا ثبوت کوئی نہ
دے سکتے۔ صرف یہ کہتے ہو۔ کہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے
واذ کر اللہ بالقلب تو ایک معمولی فقرہ ہے کہ ذکر اللہ
تو ایک منافق بھی کرتا اور کر سکتا ہے۔ فرمائیے۔
دل و جان سے کرو۔ اس میں اختلاف پیدا کرنے اور
سرخ و سبز لطائف کا سیر کہاں ہے اور دوزخ و غیرہ پر
کراٹھیں بند کھنکھ کا ثبوت آپ دبتل الیہ بتیلا
سے دیتے ہیں یہ عجیب شخص ہے جو کسی آیت کی تفسیر
لکھتے وقت نہ اپنے مسئلہ اصول کے مطابق کسی عجمانی
سے یہ بات مروی کرتا ہے نہ سلف صالحین میں سے
کسی کا حوالہ دیتا ہے بلکہ اپنی رائے چلائے جاتا ہے
حضرت اس کی تفسیر تو آگے موجود ہے۔ پناہ فرمایا
رب المشرق والمغرب لا الہ الا ہو فاستخذہ وکیلا۔ یعنی
ہر بات ہر کام میں ہر مشکل میں اپنے رب کو کارساز
یقین کرنا یہ تو نہیں کہ اور سے اللہ اللہ ہو رہے
اور ساتھ ہی یا شیخ عبد القادر جیلانی شیخاً باللہ پڑھے
جلتے ہیں اور ادھر پیر صاحب کی قبر پر مراجعہ
ہو رہے ہیں اور ان سے مرادین طلب ہو رہی
ہیں۔ بدت ہی افسوس کیا جاسکتا ہے۔ اس شخص کے
حال پر جو ایسی کلام سے استدلال کرے جس میں
اس کا رد موجود ہو۔ آپ ماریا بنی الجندہ۔ قال
حق الذکر سے اپنے مزاج پر بصیرت کا حلقہ ثابت
کر رہے ہیں اور نہیں سوچتے۔ کہ اس سے تو وعظ کی
محاسن مراد ہیں مگر وعظ وہ نہیں جو عوس کے موقع پر
ختم پڑھتے جاتے ہیں۔ بلکہ وہ وعظ جن میں قرآن کیم
کا بیان ہوتا ہے۔ دوسری حدیث مسلم کی وہ تو خود ایسی
ظاہر ہے کہ عقل مندا انسان کو پیش کرتے بھی شرم
آئی چاہے نہیں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک حلقہ پر
تشریف لائے۔ فرمایا۔ اجلسکم ہلہا۔ یہاں کیسے
بیٹھے ہو۔ عرض کیا۔ نذکر اللہ وحمدہ علی ما ہدانا
الاسلام دمن بہ علینا۔ کہ ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں
یعنی اس کی حمد کر رہے ہیں۔ اس پر کہ ہمیں اسلام کی
ہدایت دی۔ اور ہم پر احسان کیا۔ صحابہ کا بیان صاف
ہے کہ ہم اللہ کے احسانات کو یاد کر کے اس کا شکر
کر رہے ہیں۔ کہ ہم ایسی گمراہی کے گڑھے میں پڑے
تھے۔ اب ہدایت کی مضبوط چٹان پر آگئے۔ پھر صحابہ

انسان اپنے حقیقی محسن کو پہچان لیتے تو بات راست
میں اس کا فضل و احسان سمجھتے اور جب وہ دیکھتے۔
کہ منکرین پر عذاب نازل سے اور ہم محفوظ ہیں تو بسے امتیاز
اس کی زبان پر الحمد للہ جاری ہوتی ہے۔ صحابہ کی اس
حالت کو ہم خوب سمجھتے ہیں کیونکہ خود ہم پر یہ انعامات ہوئے
پس اسے پہنچ مان کر اپنے طریق کی توجہ مراقبہ پر نہ جانا
سمت بے شرمی ہے۔ مضمون لگا کے خیال میں نہ جانا
یہ ہے۔ کہ آدمی جب کہی سمجھتے ہیں۔ تو گپیں ہی بالکہ کر
میں۔ یا کسی کا گدی کیا کرتے ہیں۔ میرے دوست صحابہ
چشتی نہ تھے۔ کہ سرنگی طنبورہ سے راگ سنتے۔ وہ تو
مے حب آبی میں سرشار تھے۔ ادن کا ذرہ ذرہ روٹھا رکھا
زبان بن کر حمد الہی کرتا تھا۔

باقی رہی یہ بات کہ رسول کریم نے کیوں پوچھا۔ وہ
ایک معمولی بات ہے بلکہ آپ کا پوچھنا ہی اس بات پر دلالت
کرتا ہے کہ وہ تمہارا مزاج مرعہ ذکر نہ تھا۔ کیونکہ جس بات
کی آپ خود تعلیم دیتے تھے اس کی ہیئت نشئت کو خوب
جانتے تھے۔ اسے دیکھ کر ہی آپ پہچان سکتے تھے
کہ صحابہ ایک دوسرے کو چھوٹکین بلکہ کتھڑے رہے
ہیں۔ پھر تم کہتے ہو ذکر جلی ہوتا۔ تو رسول کریم خود معلوم کر
لیتے۔ اسے بندہ خدا۔ رسول خدا۔ خدا کے رسول تھے
عالم الغیب نہ تھے۔ اور نہ صحابہ بے ادب تھے۔ ایک بڑے
آدمی کے آئے پر طرز فعل بدل جاتا ہے آپ اتفاقاً
یہاں ایک آئے۔ آدمی دیکھ کر اذنا بہت پر چھا کر کیا ہوا
اور ہونے کو مارا کہ خدا کے بندوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔
فرمایا۔ بیباخی بکم المسلمان ذلک۔ اس سے آئے ذرا نظرین
اپنی قوت نظریہ کو تیز کر لیں۔ نہ شبہ ہی ذرا شک جو ہر کھٹے
میں۔ آپ قصور شیخ کو اس آیت سے ثابت کرتے ہیں۔
یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ۔ بندہ خدا ذرا ہوش
صلوا علیہ کے یہ معنی کہاں ہیں کہ اپنے پیر کا تصور بگاڑ
جس کی محبت غالب ہو۔ اس کا تصور ہر وقت لازم حال
ہو گا۔ مگر کیا تصور اس کی تشریح بھی خود تم نے وہ مان لیا
جو ہمارے مطابق ہے۔ یعنی تصویر کا دیکھنا مفید نہیں
پس صلوا علیہ کے یہ معنی نہیں کہ نبی کریم یا اپنے شیخ کی
تصویر کو ذہن میں حاضر رکھو۔ بلکہ اس سے مراد نذر ہے
کہ خدا کی رحمت کا لہ کا نزول ہو اس سبب الرسل پر ہو وندود
صرف زبان سے مفید نہیں بلکہ اس کے ساتھ دل میں ایک
جوش ہونا چاہیے۔ کہ واقعی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد

اور پھر شاہی مسجد کے بلند میناروں نے اسلامی شان و شوکت کا منظر آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ مگر میں وہاں ہی نہ اترا۔ کیونکہ وعدہ وصل چلن شروع ہو گیا۔ آتش شوق تیز تر گرد کا عالم تھا پس سیدہ ام ترس اور بھوپالہ اور وہاں سے قادیان چلا آیا۔ دل کی ٹھنڈک آنکھوں کو خود نور الدین کے نور سے دل کو مسرور کیا۔ ایک عشرہ بعد ہلال رمضان شریف نے اپنا مبارک کھڑا دکھایا میرے پیر نے حکم دیا کہ ابو سعید ہمیں نماز تہجد میں قرآن شریف سنا دے۔ مجھے بڑا تردد ہوا۔ کیونکہ مدت کی علالت و کثرت مشغل و تعافیل کے سبب کئی سالوں سے میں نے قرآن شریف نہ سنا یا تھا۔ اور میں خیال کرتا تھا کہ مجھے تو ان شریف نے بھلا دیا۔ چونکہ میرا اعتقاد تھا۔ افسوس۔ کہ اولیاء الرحمن کے احکام کی بجا آوری میں بڑے بڑے فائدہ دنیوی و اخروی ہوتے ہیں۔ لے تیس حکم میں میں نے لبیک کہا۔ چونکہ میں ایک بزرگ علیہ الرحمۃ کا قصہ سنا ہوا تھا کہ وہ نہیں نے ایک شخص کو کہا کہ تو حافظ ہے اور وہ حافظ ہو گیا۔ میں نے خیال کیا کہ جب میرے پیر کہتے ہیں۔ کہ تو قرآن شریف سنا۔ تو میں ضرور سنا سکوں گا۔ اس کے بعد میں نے الحمد للہ کہ قرآن شریف شروع کر دیا۔ اور خدا نے اپنا کلام مجھ پر آسان کر دیا۔ وھذا من فضل ربی۔

قرآن شریف سننے کی حالت میں خدا نے مجھ پر خاص فضل کیا جسکو بطور معجزہ کے پیش کرتا ہوں۔ وہ ہوا۔ میں کئی سالوں سے فکر کیا کرتا تھا۔ کہ قرآن کریم نے بار بار زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے مگر اس کیسے کوئی وقت مقرر نہیں کیا۔ قرآن تمام جہان کو لئے ہے اور احکام کلیہ بیان کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کرتا۔ دنیاوی سلطنت پر بھی سالانہ انکم ٹیکس رعایا سے وصول کرتے ہیں اور نبی اکرم منجی الخلائق نے بھی زکوٰۃ کا حکم سال میں دیا ہے اور وہ ہمارے لئے جتنے۔ مگر ان سرور کائنات نے ہی تو قرآن کی کسی آیت سے استنباط کیا ہو گا۔ اگر اس کا اخذ قرآن کریم سے مل جاوے۔ تو نہایت خوشی کا مقام ہے جب میں سورہ نور پڑھ رہا تھا۔ اور اس جگہ پہنچا۔ والذین یکنزون الذھب والفضۃ لا یشفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یجی علیہا فی نار جھنم فتکد بہا جہاھم و یظہورھم ہلما ما کنزتم لانیفسکم فذہا۔ فلما کنتم نکزون ان عدۃ شہور عند اللہ اثنا عشر شھراً۔ یعنی جو لوگ دولت جمع کرنے میں اور بچاؤ اس میں سے

خدا کی راہ میں نہیں کرتے اور انکو دنیا کی عذاب ہو گا اور اس دن سونا اور چاندی سرنج کر کے جہنم کی آگ میں ان کے ملے اور پٹیوں پر نشان کئے جا دیں گے۔ یعنی اوس وقت وہ مال اذن کو کچھ نفع نہ دیکھا جیسا کہ قوی و ملکی نیکو امجد الکبیم پاشا کو نہ دیا اور وہ اپنے کبوتر دار کو بچھڑا گیا۔

پس کہا جائیگا چھوڑنا مال جمع کر کے خرچ نہ کرنے کا تحقیق گنتی مہینوں کی خدا کے نزدیک۔ بارہ مہینے ایک سال کے ہوتے ہیں۔ انفاق یعنی زکوٰۃ کے ساتھ سال کے دورے کا ذکر کرنا صریح دلالت کرتا ہے کہ زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ دینی چاہیئے۔ ورنہ کلام بے ربط ہوتا ہے اور خدا کا کلام بے ربطی کے نقائص سے منزہ ہے۔ اس کے سوا۔۔۔ اس آیت کے اور معنی نہیں ہو سکتے۔ یعنی پنجاب ہندوستان بنگال عرب وغیرہ کے علماء سے دریافت کیا مگر کسی نے اس کا شافی جواب نہ دیا۔ اس آیت کے حل ہوجانے کے بعد میں نے اس کو قرشی نسباً حضرت امیر المومنین قدس سرہ نور الدین علیہ السلام کا سہ ماہی بحق علیہ السلام اور مجددی حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب مدرس اہل عربی قادیان کے درویش پیش کیا۔ آپ نے بہت پسند کیا۔ اور پھر مجھے اس شعر کی تصدیق ہوئی۔

جميع العلم فی القرائن لکن
تقاصر عند اقسام الرجال

اور بے اختیار دنیا کو ذلت کے گڑھے سے نکال کر عزت کے اعلیٰ مقام پر پہنچا کر اسلئے کہ ادینے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھا۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وبارک وسلم۔
عاجز ابو سعید عربی (دعائی طبرستان)

نظم

(طبعاً حضرت ماجزہ شہید الدین محمد احمد صاحب)

نورجوان سید قابل قدر خیالات اور عالیہ اشعار قابل ملاحظہ

کوئی گیسو مرے دل سے پریشان ہو نہیں سکتا

کوئی آئینہ مجھ سے بڑھ کے حیران ہو نہیں سکتا

کوئی یاد خدا سے بڑھ کے ہماں ہو نہیں سکتا

وہ جو جس خاندان دل میں وہ دیران ہو نہیں سکتا
آہی پھر سبب کیا ہے کہ۔ مان ہو نہیں سکتا
ہمارا درو دل جب تجھ سے پہچان ہو نہیں سکتا
کوئی مجھ سا گناہوں پریشان ہو نہیں سکتا
کوئی یوں غفلتوں پر اپنی گریان ہو نہیں سکتا
چھپلے ابرو کے چھپے نظر آتا نہیں مجھ کو
میں اوس کے چاند سے چہرہ پر قربان ہو نہیں سکتا

خدا را خواب میں ہی اگر اپنی شکل دکھلا دے
بس اب تو صبر مجھ سے اوری جان ہو نہیں سکتا
وہاں ہم جا نہیں سکتے یہاں وہ آ نہیں سکتے
ہمارے درد کا کوئی ہی درمان ہو نہیں سکتا
چھپیں وہ لاکھ پردوں میں ہم اون کو دیکھ لیتے ہیں
خیال روئے جا مان ہم سے پہچان ہو نہیں سکتا
زیر خالص سے بڑھ کر صاف ہوا چہرہ دل کا
ذرا بھی کھوٹ جو حسین مسلمان ہو نہیں سکتا

ہوا آخر نکل جاتی ہے آزار محبت کی
چھپاؤ لاکھ تم اوس کو وہ پہچان ہو نہیں سکتا
نظر آتے تھے اپنے حال پر وہ ہی پریشان تھے
ہمارا خواب یہ خواب پریشان ہو نہیں سکتا

خدا یا مدین گذرین تر پستے تیری وقت میں
تم نے کھلے کھلے کوئی ہی سامان ہو نہیں سکتا
بھلاؤں یا دے کیونکہ کلام پاک دلبر جو
جدا مجھ سے تو اک دم کو ہی قرآن ہو نہیں سکتا

مکان دل میں لا کر میں غم دلبر کو رکھوں گا
مبارک اس سے بڑھ کر کوئی ہماں ہو نہیں سکتا
وہ من فرود میں شادان گرفتار بلا ہوں میں
وہ غلگین ہو نہیں سکتے میں خندان ہو نہیں سکتا

معانی سے نہ جھٹکے وہ میرے سارے گناہوں کی
جدا ہتھوں سے میرے اس کا دامان ہو نہیں سکتا
ہر اک دم اپنی قدرت کے انہیں جلوہ دکھانا
جو اوس کے ہمد میں پھر اوس سے پہچان ہو نہیں سکتا

ہزاروں سرفروں کا روز دل میں خون ہوتا ہے
کبھی دیران یہ گنج شہیدان ہو نہیں سکتا
مثال کوہ اشبار کرتا ہوں فغان ہر دم
کسی کا چہرہ سے بڑھ کر سیدہ بریان ہو نہیں سکتا

ہوں اتنا منفعل اس سے کہ بولاک نہیں جاتا
میں اس سے مغفرت کا ہی تو خواہان ہو نہیں سکتا

کتابنا بیستہ سال کا خون جان بچے چھپڑیا کر
بیت کا ہی تو میں اس سے خواہان ہو نہیں سکتا

قرآن شریف کا جو ترجمہ مولوی فتح محمد صاحب نے حال میں کیا جو اس پر قاضی آملس وقت گریجویٹ نے ایک ریویو لکھا ہے قاضی صاحب موصوف نے عالمانہ نظر سے اس ترجمہ کے

فتح الحمید
 کہیں سے ایک ترجمہ کا ذکر اخبار دان
 میں جو یہ ہے جن کا نام فتح الحمید
 ہے۔ میں بھی اس کے دیکھنے کا مشتاق
 تھا۔ اتفاق مجھے مل گیا۔ میں اس کے بستہ بستہ مقامات
 کو دیکھ گیا۔ پڑھ کر میں انگشت بدندان ہوا۔ یہ
 بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
 جو چیرا تو اک قطرہ غل : نکلا
 جب ہم کسی ترجمہ کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ نہیں کرتے

سب سے پہلے یوں کہنے لکھو کہ دیکھو۔ اللہ کا ترجمہ
 دیا ہے میں زمین سمجھتا کہ ایک اعلیٰ لفظ کو چھوڑ
 نے اختیار کرنے کی وجہ ہے اور اعلیٰ مفہوم
 پر گرا گیا ہے اور اس کے لفظ خدا پر گرا گیا زمین کر سکتا
 اور زمین کا ترجمہ انصاف کا دان کر کے پورا اسے روز
 سے مخصوص کر دیا ہے ایک نام کو بلا وجہ خاص کر
 قرآنی بلاغت کے نام بھی دیا ہے پر وہی کی دلیل جو۔
 نام کا ترجمہ چلا کر کے "ہدایت" کے عام لفظ کو خاص دیا
 مثال کے طور پر چلائے۔ راہ پر چلائے منزل متصور ہو بیچا
 پر آپ غیر المغضوب علیہم کا ترجمہ فرماتے ہیں ان کے لئے
 پر غصہ نہ تھا بلکہ ان کے لئے توبہ کرنے سے شکر کیا ہی ہے
 اس کے لئے توبہ نہیں کہ روایہ منع علیہم جو غصہ توبہ علیہم
 میں۔ خدا تعالیٰ اس سے کہے کہ ان کے لئے منع علیہم (یہود)
 پر غصہ توبہ علیہم بن گئے یہاں دعا کی گئی کہ کہ عین انعام
 پر لیا نہ بناؤ کہ پر غصہ توبہ جانشین لیکن توبہ جانشین
 یوں پنجیاں نہ کہتے۔ مگر غصہ توبہ۔ بہت کہ غصہ علیہم
 ترجمہ فرمایا جن پر غصہ ہوتا۔ قرآنی عینے کا کچھ لحاظ نہیں
 اب اس غصہ میں کوئی فرق نہیں کیا۔ غصہ۔ غصہ۔ غصہ

صفت اسے اللہ تعالیٰ میں ثابت کرنا اللہ تعالیٰ سے محض نہ ہون
ہے۔ ذلک کا ترجمہ ”یہ“ کرنا ایک علم سے بعید ہر قرآن کا لفظ
ہے انگریزی وں ص ۲۸ کا ترجمہ نہیں۔ مآرز قنم کمال
سے خاص کر دیکھنے میں کہتا ہوں کیون قرآن مجید کی مراد خواہ
مخوہ لکھا جاتا ہے کیا یہ مآرز قنم مال کے علاوہ اور انعم اسی
کو شامل نہیں۔ بلاخرۃ ہم یقیناً کا ترجمہ اور آخوت کا بھی
یقین رکھتے ہیں کیا جو۔ اس ”م“ کا کچھ خیال نہیں کیا ہے
من دہم کا ترجمہ پروردگار کی ہدایت پرین۔ اصل تو پروردگار
اس مفہوم کو ظاہر نہیں کرتا جو رب کر سکتا ہے دوم لفظ رہت
سب لوگ جلتے ہیں تو خواہ مخواہ اسے چھوڑ کر ایک ایسا لفظ
اعتبار کرنے کی کیا ضرورت تھی جو اس کو اصل معنوں سے ہی گرا
ئے۔ ان الذین کفرا۔ اس آیت کا ترجمہ فرماتے ہیں جو لوگ
کافر ہیں انہیں تم ڈراؤ یا نہ ڈراؤ اول کے لئے برابر ہے۔ بن
پوچھتا ہوں۔ جب یہ حال تھا۔ تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کا ان کفار کو انداز ایک لغو فعل تھا؟ ہرگز نہیں پس اس کا صحیح
مطلب یہ کہ ان کو تیرا ڈرانا یا نہ ڈرانا برابر ہے یعنی وہ تیرے
ڈرانے کو نہ ڈرانے کے برابر سمجھ رہے ہیں یہ صحت نہیں
کہ اسے نبی تم خواہ ڈراؤ خواہ نہ ڈراؤ برابر ہے کیونکہ اگر یہ ارشاد
ہوتا تو آپ اس کے بعد سید تبلیغ بند فرما دیتے یا خدا عون
کے معنے فرماتے مین اللہ کو چمکے دیتے ہیں۔ لا حول ولا۔ کیا
اللہ اللہ ہی کسی کے چمکے میں آسکتا ہے۔ جب لغت دیکھتے ہیں
اور اس کے معنے چھوڑ۔ نے کے بھی ہیں تو وہ کیوں نہ اختیار
کئے جائیں خیر میں کوئی اس ترجمہ کی اصلاح کرنے نہیں میٹھا میرا
مطلب صرف یہ بتانا ہے کہ یہ ترجمہ بھی ان نقصوں سے خالی
نہیں جو دوسرے ترجموں میں ہیں ذرا سواد یہ سب دیکھتے۔
فصیح جمیل کا ترجمہ کہتے ہیں تو صبری بہتر ہے ایک عالم
آدمی سے یہ ترجمہ نہایت بعید معلوم ہوتا ہے۔ یا تو اس کے معنی
ہوں گے۔ صبر جمیل یعنی ایسا صبر جس میں تسلیم و رضا کے خلاف
کوئی بات نہ ہو بہتر ہے۔ دوسرے معنے یہ کہ فامری صبر جمیل
یعنی میرا کام صبر جمیل ہے۔ ولقد داد دتہ عن نفسہ
کا ترجمہ میں اس سے کام براری کی خواہشمند ہوئی عجیب ترجمہ
ہے اول تو کام براری۔ دوم عن نفسہ۔ میں عن جو فائدہ
را ہے اس کا مطلق خیال نہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے
اسے خوب سمجھنے کے بعد ذرا حفاظت نفس خود فاسم
کا ترجمہ بھی بچا رہا۔ صحیح نہیں کیونکہ یہ باب استفعال ہے اس
بھی لحاظ چاہیے۔ مطلب تو یہ ہے کہ جوں جوں میں نے اسے
اپنے نفس کی حفاظت سے دیکھا ہے اس کی کوشش کہ وہ پاکدامنی

مذہب المسیح

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیحین مولیٰ نور الدین ابو العباس علیہ السلام
میسورین تاریخ ماہ رمضان سے مسجد مبارک میں احکامات پیش کرتے
ہیں۔ آپ کے ساتھ کان رسالت کا چمکتا ہوا سید محمد بھی
ہم تکلف ہے۔ مولانا کی فیض رسالت طبیعت میں خلوت میں
بھی جلوت کا رنگ دکھائی ہے۔ مرقون مجید سنا شروع کیا
ہے۔ صبح سے شہر کی آوازوں تک بعد از ظهر عصر تک
اور عصر سے شام اور پھر عشاء کی نماز کے بعد تک تین پائے
ختم کرتے ہیں۔ شکل مقامات کی تفسیر فرامیت میں سعادوں
کے جواب ہی دیتے جاتے ہیں یہ بچھٹکے والا دماغ خاص
موسمیت آئی ہے۔

مسجد اقصیٰ میں ایک دفعہ قرآن مجید قیام رمضان میں
سنایا جا چکا ہے۔ اب دوسری بار شروع کیا گیا ہے۔ دو
راتوں میں دس پارے نوجوان حافظ جمال احمد صاحب
پڑھتے ہیں۔ مسجد مبارک میں بی غیر معمولی طور پر جو اس
دعوت پہلی رات قرآن سنایا جاتا تھا وہ بیسویں رات کر
عظم ہوئی ہے۔ ۲۴ اکتوبر کو امیر المومنین نے صیۃ اہل بیت کو دعا دی کہ
امام ابی محمد غفرلہ رات ۲۴ اکتوبر کو ہجرت فرمادیں۔

والحد عند کرام الناس مقبول

ایک موسیٰ بخار کچھ ایسا عالمگیر تھا ہے کہ جس طرف سے سفر بھی آغاز
آتی ہے کہ گھر میں ایک دوسرے کو کوئی پانی دیتے والا نہیں۔
اور تشریف کی حالت خصوصیت سے قابل دید ہے جہاں تعداد سات
دو سو روزانہ تک پہنچ چکی ہے چنانچہ اہل مدینہ کے الفاظ
اس کے متعلق یہ ہیں۔ اور تشریف تعداد اموات اکثر زیادہ سے
زیادہ میں پچیس تک ہوا کرتی تھی۔ لیکن ان دنوں موسیٰ بخار
نے ایسی جنگ صورت اختیار کر لی ہے کہ تعداد اموات تقریباً
دو سو تک پہنچ چکی ہے جن میں دو ٹنٹ سے زیادہ مسلمان
ہوتے ہیں اور ابھی کمی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ جس کو کہہ
دیں بخاریں مبتلا ہے اور موسیٰ پر سور سے والی مشہور
مثل آجکل اور تشریف صاحب صادق آتی ہے۔ غالباً یہ وہی اور تشریف
ہے جس کے مسلمانوں نے خدا کے نبی پر طائف کے رہنے والوں
کی طرح پتھر مارے الحمد للہ کہ دارالامان میں نسبتاً بہت آرام پر
ناظرین کو ایک دو ہفتہ کے احباب سے معلوم ہو چکا ہو گا کہ کاتب
سخت یار کو اس کے بمشکل اس سے چل کا بیان لکھ کر دی میں
دوسری طرف پرسیں جو باہر کا رہنے والا ہے بہت بیمار ہو گیا ہے

لئے یا کسی شکل شکل کے حل کے لئے کسی کسی قد تفسیر
کا علاج ہو پس میں ترجمہ کے ساتھ کم نوٹ ہیں وہ کسی کے
لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ ایک غیر مذہب کے آدمی کے ہاتھ
میں بھی ایسا ترجمہ دینا گویا اسے اعتراض کرنے کا موقع دینا
ہے۔ خیر اگر کلام الہی کی تفصیل کرنا مناسب نہ سمجھا تو کم از کم
اس میں ایزادی قوت کرتے۔ جو ترجمہ کا اپنا خیال ہے مثلاً دیکھئے
حافظ ابی حماد کا ترجمہ فرمایا ہے اپنے گھر سے کوئی دیکھو
جو مرا پڑا ہے۔ حضور نے کہاں سے بھولیا
اور جب طعام کے ساتھ تم شہد ہے تو کیا وہ بہت کہہ ہے
کوئی زندہ نہ بھول جائے۔ بلکہ یہی تو دلیل ہے اس نظارہ و
واقف کے کشفی ہوئے کی۔ انعام تو اس کے اپنے بھی
ہر کتبہ میں کشفی نظارہ ہے۔ میں ہی دکھائی دے سکتے ہیں
اس سے آگے تشریف کا ترجمہ لکھ لکھ کر لکھتے ہیں
حالانکہ اس کے معنی ہلاکیت کے ایسے ہیں۔ جو تبسیم
کرتے ہیں۔

ان باتوں پر نظر کر کے میں اپنی جگہ کے بہترین کو ہرگز یہ
مشورہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس ترجمہ کو کوئی نیا مفید ترجمہ
سمجھ کر خریدیں وہ ہمارے سلسلہ کے لئے مطلقاً فائدہ
رہاں نہیں۔ اور یوں ہی اس کے ترجمہ میں مجھے کوئی خاص
نوبی نظر نہیں آتی جو کچھ میں نے لکھا ہے محض نیک نیتی سے لکھا
میں ایسا ہی نہیں جانتا۔ کہ مولوی فتح محمد خان کوں میں۔

سلاجیت گلگتی

علاقہ گلگت کے دور دراز کے پہاڑوں سے ہمارا ایک دست
تازہ سلاجیت یعنی پہاڑی مومائی سفر کی سخت سخت اور مشقتیں
اتھا کر لائے ہیں یہ ایک قد قوی مشہور دوائی ہے جو کہ تمام بدن کی
قوت کو بڑھاتی ہے۔ جہاں کو دفع کرنی سستی اور کمزوری کا علاج کرتی
ہے بار بار شباب آنے کو روکتی ہے۔ دائمی قوت کو بڑھاتی ہے
قیمت ۹ ماشہ ۹ ماشہ ۱۲۔ ایک تولہ ۵۵۔ ۲ تولہ ۱۱۰۔ پانچ تولہ
لکھ۔ محصول بذریعہ دار۔ محمد صادق غنی الدین

امام امیر المومنین کا سر

مصدق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفۃ المسیح مولیٰ محمد غفرلہ
صاحب رضی اللہ عنہ سر حضرت خلیفۃ المسیح کو شہابی تھوٹ کر مطلقاً تیار
ہوا جو قسم اہل غیر اہل توحید قسم ثانی نے سر قسم اہل علم دوم علم
قسم کی فلی پشادی دکلاہ ہی ہو جو ہے۔

المشہور۔ محمد زکریا کالی مہاجر القادریان قلع گداس پور

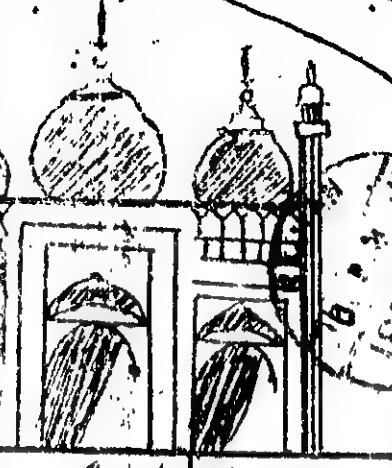
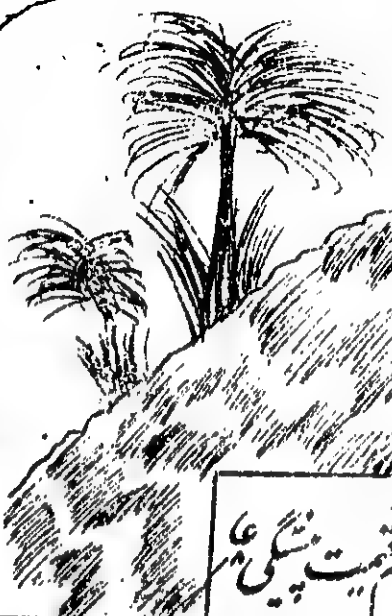
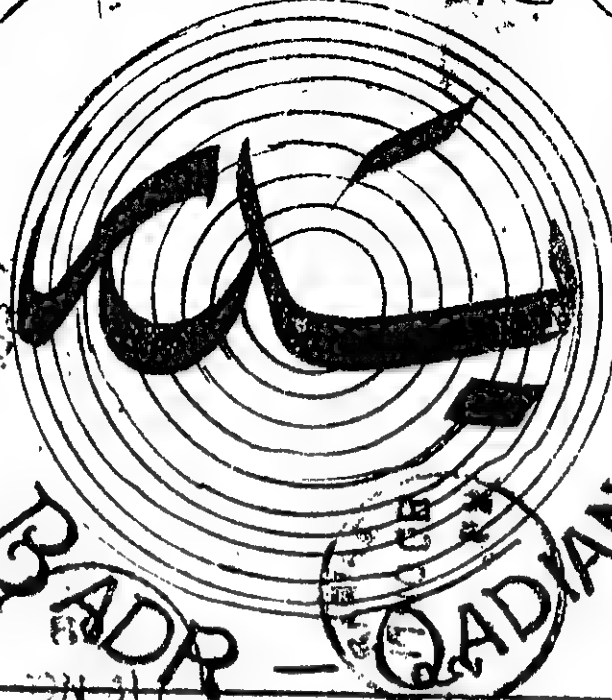
دیہ پریس قادیان

میں ہر تہائی۔ ولقد صحت بہ دھم ہند کا ترجمہ کرتے
ہیں۔ امداد عورتیں ان سے نقد کیا اور انہوں نے
اس سے۔ لاجل و کافقہ۔ یہ ایک خدا کے نبی کی ہمت
ایک معمول مومن ہی نہیں کر سکتا۔ حضرت ابرہہ کی
کوشش تو اس عورت کی کوشش کے خلاف تھی۔
ہیت لک کا ترجمہ صرف آؤ کرنا بھی قرآن کے الفاظ کے
نہ سمجھنے کی دلیل ہے۔ اس کا صحیح مفہوم ان الفاظ میں
اور ابو گلہ آپ تم آ جاؤ۔ اور یہ ساری تیاری تیرے لئے
ہے۔ یا کہ تو آؤ کہتی ہوں تجھے۔ یہ اخبار واسے جو ربوب
کرستے ہیں۔ تو وہ صرف ترجمہ کی عبارت پر بس جاسے
میں یہ نہیں دیکھتے کہ قرآن۔ کے الفاظ کیا ہیں جن کا یہ
ترجمہ ہے۔

عقائد کے مخالف ہے۔ ہمارے لئے یہ ترجمہ کوئی
مفید نہیں ہو سکتا بلکہ مضرب ہے۔ جل المساقیت فی قول
احیہ کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ اپنے ہائی کے شیلے میں
گلاس دکھو ادیا۔ لاجل و لا فرقہ۔ گویا یوسف علیہ السلام
نے (نصرت بائد) فریبکی۔ یہ ایک نبی کی شان سے
سخت ہمید ہے۔ پھر غیب یہ ہے کہ خواہ مخواہ کسی
کے ایسا ہی چیز رکھ کر انہیں انکم سارقون کہا جائے
بدع با وعینہم میں تلاشی یوسف سے منسوب کر دی
ہے حالانکہ ذکر مومن کا ہے۔ اصل میں ان مفسرین کے
دلائل میں انبیاء کی عظمت نہیں رہی ورنہ وہ ایسے منہ
تکین جن سے ایک نبی پر گناہ کا الزام آئے مگر یہاں
بجھ ایسی حالت ہو رہی ہے۔ کہ بلا تامل ترجمہ کئے جاتے
ہیں۔ ان اجبت جب الخیو عن دکھا دتی کا ترجمہ
پروردگار کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت اختیار کی
گئی ایک سخت غلطی ہے۔ ایک نبی اور مال کی محبت کو
خدا پر اختیار کرے۔ استغفر اللہ۔ ایسا سرگز نہیں
ہو سکتا۔ خاذ لھما الشیطان کا ترجمہ شیطان نے
پسلا دیا۔ گرتا بھی غلط ہے۔ شیطان ہرگز نبی پر غلبہ نہیں
پا سکتا۔ اس کا صحیح ترجمہ ہے۔ پھسلانا چلا اور یہ ان باب
کا خاص ہے اور تسلیم نہ ہو تو حال دیرینے۔

ترجمہ کے ساتھ کوئی نوٹ نہ دینا بعض لوگ
اس بات کو بہت اچھا سمجھتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ
یہ لوگوں کے فائدے کے لئے ہے اگر مبتدیان
کے لئے تو ترجمہ غلطی چلیے پتا اور یہاں ایسا پیچیدہ
ترجمہ کہ ایک جہدی نہیں سمجھ سکتا کیس حفظ کا ترجمہ ہو
باقی رہو۔ بطور ترجمہ سمجھ سکتا ہے کہ فلان لفظ کا ترجمہ ہو
تو کیا ہو کسی کو یہ ضرورت نہیں کہ وہ مطلب کی سمجھنے کے

سبحان الذي اسرى بصدر ايليا من المعبرين
المسيح القوي



قانونی ضلع گورکھ پور


جیو ان نیسٹ
 صاحب بی
 ان
 مال
 مال

10

چہ گوئم باتو گرائی چاوتقاویان مینی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ مولانا ابوبکر محمد شفیع بنی غرض دار الامان مدنی

مورخہ ۱۷ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التیمۃ والسلام مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء

سارے جہان اچھا وارا الامان ہمارا  دارالامان ہمارا جنت نشان ہمارا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ملاحظہ فرمائیے کہ اخبار بدیع کی جلد ۷ ماہ رمضان کے آخری پہلے ختم ہو گئی۔ اور ماہ شوال سے جلد ۸ شروع ہوئی ابتدا میں ہی اخبار بدیع انہیں مہینوں سے شروع ہوا تھا اس واسطے سب سمجھا گیا کہ آئندہ بھی ایسا ہو۔

سب اخبار آئندہ اخبار کا حساب قمری مہینوں کے رو سے ہوا کرے گا کیونکہ یہ اسلامی مہینے ہیں اور اہل کلاں و دنیا ایک کا رشتہ ہے۔

حسرت | میں کیا جا چکا ہے۔ - ۲۹ اکتوبر اور ۵ نومبر کو انجیل
میں جاسکا۔ امید ہے کہ آئندہ انشاء اللہ ٹریک نکلتا رہے گا۔

بعض دوستوں کے مشورہ سے اخبار کے
 خیمہ تفسیر | ساتھ تفسیر کو الگ بطور خیمہ کے لگا دیا جائیگا
 ملازمین انشاء اللہ ہفتہ بہ ہفتہ کے نوٹ درج ہو پایا کریں گے۔

جلسہ سالانہ | جلسہ سالانہ غالباً ۲۸-۲۹ دسمبر کو ہوگا۔ جس کے واسطے انجمن کی طرف سے مختصر اعلان ہوگا۔

پچیس روپیہ فنڈ | آچکے مین۔ مگر ہوند بہت کم آئے
پچیس روپیہ فنڈ کے واسطے کئی ایک خط

ہن۔ یہ رقم تمام عانت کے الگ رکھی جاوے گی۔ جب تک کہ یہ مقبول مقدار تک پہنچ کر کسی خاص اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لائق نہ ہو جائے۔ جو صاحب خود نہ اسکیں وہ اس رقم کو کسی کے ہاتھ یا بذریعہ ڈاک ارسال فرما سکتے ہیں۔ غلام کنہی صاحب راول پنڈی اور چودہری حاکم علی صاحب پک پیار کے خطوط بھی ہمارے پاس آئے ہیں کہ وہ بچپس پیس روپے دیں گے۔

اکثر دوست جلسہ سالانہ پر حضرت کی حدیث
میں حاضر ہونے کے وقت کم از کم ایک روپیہ
پیش کرتے تھے۔ اس کی ابتداء سیالکوٹ
میں ہوئی تھی۔

کے معزز دوست چودھری مولائیس کی حریک عابدہ جیسی تھی
ای بعض دوستوں نے تحریک کی ہے کہ تمام دوست کم از کم
ایک روپیہ پیش کریں اور یہ نفعیہ مرزویات لشکر میں خرچ ہوگا
جو صاحب کسی سب سے بخود اسکین وہ ایک روپیہ کسی کے
ساتھ بھیجے اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔

جلسہ امتحان کا اہتمام اس سال دسمبر کے آخر میں ہوگا۔
 نصف کراہی ریل منظور ہو چکا ہے۔ جو صاحب اس جلسہ پر
 دورانہ جگہوں سے تشریف لادیں گے ان کو اسلئے

آسان موقعہ میں تھا کہ سلسلہ احمدیہ کے صدر مقام کربہ بھی یکجہتی
 جلاوین - کیونکہ امر تیسرے جلاوطنی سے گھنٹہ کا راستہ ہے اور

کے قادیان بارہا ہے۔ جو کہ بہت بڑے درختوں کی طرح ہیں۔

حضرت امیر المومنین ہمارے ہیں سب نصرت
 اندر سب نصیر و عافیت ہیں ۔ فاویان
 مدد تھلائے قتل و کرم سے حضرت امیر کی دعاؤں کے
 طفیل بنجار اور پٹنہ کے ان سخت حملوں سے بچاؤ ہے
 جن کی خبریں ہمارے آری ہیں ۔

حضرت سید موسیٰ احمد اسلم صاحب چند روز کے واسطے وطن تشریف لے گئے ہیں۔ مدرسہ تعلیم الاسلام کا معائنہ انسپکٹر صاحب بدھو اس کرچکے ہیں اور رائے یکجہی کی ہے۔ مقام امتحان سیدنا صاحب کے چکے ہیں۔ عجم پور کی کا امتحان بنو مسٹ انسپکٹر صاحب لینے والے ہیں۔ جو دو عمارتوں تشریف لائیں گے۔

مفت
 بڑی محمدیین صاحب داتہ خلع خراہ کہتے ہیں کہ
 اسے پاس انکم سدرہ ریلو بوجہ تعلیم السلام کے

مختلف و عذرا بیسته صداقت پیغام من در سر او دانه چیده که پیل
 بین جو میاید چارمین محصوره اک بسجیکه مفت مشکو این
 ترجمه نقلی شاه رفیع الدین صاحب

قرآن پر ایک سہرا
جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے اور وہ مد نظر رکھ کر اس قرآن شریف افعال بدین کیا مانتا ہے وہ محض نصرتِ عیدِ میلِ مسکن، محض ادا رک لکھنؤ میں ہوگا

قیمت کے لئے خواہ کشوں میں درخواست کے ساتھ اپنا پتہ
مختار پتہ ایڈریس

البدھ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۸ء

امریکہ و ایک آواز

امریکہ کے مشہور نو مسلم آئریل شیخ محمد الیگزینڈر رسل وہیب صاحب نے حضرت کی وفات پر جو خط لکھا تھا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اس خط میں وہیب صاحب نے حضرت صاحب کے ساتھ اپنی میں سالہ واقفیت کا ذکر کرتے ہوئے اقرار کیا ہے کہ بے شک

ہر زا صاحب خدا تعالیٰ کے انبیاء میں سے تھے لیکن اس خط کو درج کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہیب صاحب کے مسلمان ہونے کی ملازمت چھوڑنے سے ہندوستان میں آنے اور ان کے درویش سے ایک بے صاحب اور مولوی حسن علی صاحب کے حضرت صاحب کی طرف توجہ کرنے اور ایک پر صاحب کے حضرت کے بارے میں استخارہ کرنے کا تمام ذکر مولوی حسن علی صاحب موم کے الفاظ میں درج کر دیا جائے بہت سے دوستان واقعات کے بیخبر ہوں گے اور ان کی واسطے ان سے اطلاع امید ہے کہ موجب اذیاد ایمان ہو۔ مولوی حسن علی صاحب فرماتے ہیں۔

ملک امریکہ میں اسلام کیونکر پھیل رہا ہے

اس قصہ سے بہت حضرات پورے واقعہ نہیں ہوں گے ملک امریکہ کے شہر میں علاقہ نیویارک پر مشتمل اعرین ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام الیگزینڈر رسل تھا ایک شخص کا بیپ ایک نامی و مشہور اخبار کا ایڈیٹر ملک متحد وہیب صاحب نے بول میں پوری تعلیم پائی اور اپنے آپ کے نقش قدم پر چل کر ایک ہندو وادی اخبار جلدی کی کیلید صاحب کی یافت علی طرز و تحریر کا مشہور دور دور ہوا۔ ایک دفعہ اخبار سینٹ جوزف مسوری ڈبلی گزٹ کے ایڈیٹر کے سر محمد پر وہیب صاحب کی دعوت کی گئی۔ پھر اس کے باور کئی اخبار کی ایڈیٹری کا کام وہیب صاحب کے سپرد ہوتا ہوا کوئی صاحب اخبار کے گھنے سے کہیں اخبارات ہند کی ایڈیٹری سمجھ لیں۔ ہندوستان کے دیسی اخبار دین گوامر کے کاروں سے دی نسبت ہے جو ایک تین چار برس کے لڑکوں کو ایک

چالیس پچاس برس کے ذی علم و تجربہ کا شخص کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ امریکہ کے اخبار دن کی تعداد کا صاحب ہزار سے نہیں ہوتا بلکہ لاکھ سے۔ پھر ایڈیٹر بھی اسی لیاقت و داغ کا آدمی ہوتا ہے جو اگر ضرورت ہو تو وزارت کے کام کو بھی انجام دے سکے جس اخبار کے وہیب صاحب ایڈیٹر تھے وہ امریکہ میں دوسرے اخبار گنا جاتا تھا یعنی ایک ہی اخبار ساری قوم و زمین ایسا ہوتا جو وہیب صاحب کے اخبار سے زیادہ درجہ اور رتبہ کا تھا۔ وہیب صاحب کی تابلیت اور لیاقت کا ایسا مشہور ہوا کہ پریزیڈنٹ سائنٹ امریکہ نے اس کو سفارت شہ معززہ عہدہ پر مقرر کر کے جزیرہ فلپائن کے ایک پائے تخت میں لگا کر رہا کیا۔ سفیر سلطنت گورنر کا ہم تہ ہوتا تھا۔

سید محمد عابد

مشہور تہذیبی و ادبی عیسوی کو ترک کر دیا

انہوں نے دیکھا کہ عیسائی مذہب سراسر خلافت و قتل و دہشت گئی برس تک وہ مذہب کے کوئی دین نہ تھا لیکن ان کو ایک قسم کی بے چینی تھی۔ دل میں خیال کیا کہ اس جہان کو سزا دیاں پر غور کروں۔ شاید ان میں سے کوئی سچا مذہب ہو پیسہ پہل بڑھ مذہب کی تحقیقات شروع کی کمال تحقیقات کے بعد اس مذہب کو شخصی بخش نہ پایا اسی زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مجدد زمان کے انگریزی اشتہارہ کی یورپ و امریکہ بن خوب اشاعت ہو رہی تھی۔ وہیب صاحب نے اس اشتہار کو دیکھا اور مرزا صاحب کے خط کو بہت شروع کی کہ آخری نتیجہ یہ ہوا کہ وہیب صاحب نے دین اسلام قبول کر لیا۔

حاجی عبدالعزیز

ایک میں تاجر میں جو کلکتہ میں تجارت کرتے تھے جب اشتہار نے لاکھ دو لاکھ کی پونجی کا اون کو سالانہ کر دیا تو ہرجت کے مہینہ میں جا بسے۔ وہاں باخون کے بلنے میں بہت کچھ صرف کیا بہت عمدہ عمدہ باغ تیار ہو گئے لیکن عرب کے بدوں کے ہاتھوں۔ چل لیا مشکل۔ آخر حجاز پریشانی میں مبتلا ہو گئے۔ جدہ میں اگر ایک مختصر پونجی سے تجارت شروع کر دی یہی سے تجارتی تعلق ہونے کی وجہ سے ہندوستان میں کبھی کبھی آہی جاتے تھے یہ بزرگ ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا مومن ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو دارنا دی بنا یا ہے اس کمال و خوبی کا مسلمان میری نظر وں سے بہت ہی کم گذر۔ مثل بچوں کے دل میں ہوں گے پاک

صاف خدا پر بہت ہی بڑا توکل بہت نہایت بلند بلبلان کی خیر خواہی کا وہ جوش کہ صاحب یاد پڑ جائیں۔ ابجد اگر عبد اللہ عرب کے ایسے پانچ سو مسلمان کی جماعت بھی تو قائم کر دے تو اہی مسلمانوں کی دنیا ہی بدل جائے۔ خدائے اپنے فضل و کرم سے مجھ کو بھی کچھ توڑا سا جوش اہل اسلام کی خیر خواہی کا عنایت فرمایا ہے لیکن جب میں عبد اللہ عرب کے جوش پر نظر کرتا ہوں تو سر ہنچا کر لیتا ہوں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ بہت بڑا ایک۔ من سے اور وہ بھی مجھے محبت سے ملے ہیں۔ مجھ کو عبد اللہ عرب کے ساتھ سب سے کاموں تک موقع ملا ہے۔ اگر میں ان کی رو حالی خوبین کو لکھوں تو بہت طول ہو جائیگا۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس آخری زمانہ میں ہی اس قسم کے مسلمان موجود ہیں۔ کہ حضرت میں ہر زمین و دی اعلان کے لئے تریب چار لاکھ۔ وہ چچندہ ایک عبد اللہ عرب صاحب کی کوشش سے جمع ہوا تھا۔ جی میں عبد اللہ عرب صاحب نے الیگزینڈر رسل وہیب صاحب کے مسلمان ہونے کا حال سنا فوراً انگریزی میں خط لکھا کہ وہیب صاحب کے پاس روانہ کیا۔ وہیب صاحب نے بھی بے بسی گرم خوشی کے ساتھ جواب دیا اور خواہش ظاہر کی کہ اگر آپ کسی طرح منیلا آ سکتے۔ تو امریکہ میں اشاعت اسلام کے کام میں کچھ صلاح و مشورہ کیا جاتا حاجی عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت پیر سید احمد الدین جہند سے والے سے بہت ہے شاہ صاحب کی بڑی عظمت عبد اللہ عرب کے دل میں ہے۔ مجھ سے اس قدر تعریف ان کی بیان کی ہے کہ مجھ کو شائق بنا دیا ہے کہ ایک بار حقہ بہت پیر سید احمد الدین صاحب کی ملاقات ضرور کروں۔ جب کوئی اہم کام پیش ہوتا ہے۔ تو حاجی عبد اللہ عرب صاحب اپنے پیر و مرشد سے ضروری صلاح و مشورہ لے لیتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مرشد سے منیلا جانے کے بارے میں استفسار کیا استخارہ کیا گیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ضرور جاؤ۔ اس سفر میں کچھ خبر ہے۔ عبد اللہ عرب نے مجھ کو خط لکھا کہ تو ہی منیلا چل۔ میں انگریزی نہیں جانتا اور وہیب صاحب اردو نہیں جانتے۔ ایک مترجم ضروری ہے اور ایک نو مسلم سے منسلک نہ معلوم اس بیچارہ کو دین اسلام کے بارہ میں کیا کچھ پوچھنے کی حاجت ہو۔ میں اس زمانہ میں کلکتہ میں تھا۔ کلکتہ میں حاجی صاحب میرا بہت انتظار کرتے رہے۔ مسلمانان کلکتہ نے مجھ کو بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم: محمدہ فیصل علی رسول اللہ کریم

نہ خلیفۃ المسیح والمہدی مولیٰ حکیم نور الدین تھا
ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوئے بعد ازاں

دریں قرآن شریف سے

نوٹ

سورہ ذریت

(رکوع اول)

آیت امام - ذریت کے معنی میں پھیلائے والی۔ ان آیات میں ہواؤں کے کام کا ذکر ہے جو ہر موسم میں چلتی ہیں۔ جس طرح کسی دار الخلافہ سے ایک بڑا ذخیرہ ڈاک رفا ہوتا ہے اور سب خط اکٹھے جے ہوئے جاتے ہیں یہی ہواؤں کا کام ہے۔ سارے جلی جاتی ہے یہاں تک کہ ہر ایک شہر میں پھر جس شخص کی جلی جاتی ہے اسی کو مل جاتی ہے جو اسی طرح ہواؤں آسانی ڈاک کا کام دیتی ہیں تمام مختلف ملک کے مختلف شہروں میں جو قسم قسم کے درخت ہوتے ہیں سب کو ان کے مناسب حال ذخیرہ ہواؤں کے ذریعہ سے ملتا ہے۔ تو وہ تمام پودے اور درخت پرورش پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے کام ملائکہ کے ذریعہ سے پہنچتے ہیں جیسا کہ ہر جسم کے اس قدر سامان میں تو یہ دھانی تربیت کے واسطے سلسلہ تبلیغ نہیں ہے۔

آیت ۴۔ لواقم - ضرر نہ ہوا ہے۔
آیت ۵۔ ذات الجہت - جس طرح ہواؤں ساروں کے اثر سے چلتی ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے دوسرے کام ملائکہ کے ذریعہ سے انجام پذیر ہو رہے ہیں۔

آیت ۱۰۔ خرمون - جو لوگ اٹل بازوئین سے کام لیتے ہیں وہ اصل حقیقت کے دور سے جاتے ہیں۔ انبیاء کے عقائد خدا تعالیٰ کا علم اور قدرت ہیں۔ اس واسطے ان کی بات درست ہوتی ہے۔

آیت ۱۱۔ فی غمرہ - گھبر گھبر میں ہیں۔
آیت ۱۲۔ ہلک الدار یفینون - ان کی مہربان ایسی سنت

ہیں کہ ان کو جب تک آگ میں نہ ڈالا جائے وہ دوسرے نہیں ہوتے۔ جیسا کہ جو تین بہت میل ہواؤں کو صاف کرنے کے واسطے آگ میں ڈالتے ہیں سوئے کا میل ہی آگ میں ڈالنے سے الگ ہوتا ہے۔

آیت ۱۳۔ فذوقوا عذابکم - اب تم قہر سیکھو۔

آیت ۱۴۔ جمع - نیند۔ سونا

آیت ۱۵۔ محادم - وہ ہے جو مانگ نہیں بنائے وہ ہے جو مانگ لیتا ہے۔

آیت ۲۱۔ فی الفسکم - تمہارے اندر نشانیاں ہیں بعض لوگوں نے غلطی سے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ رب تمہارے اندر ہے۔ یہ معنی درست نہیں ہیں۔
آیت ۲۲۔ فی السماء - یہ اہل بات ہے۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ حضرت ابراہیم کے پاس جو دھان آئے تھے ان کے متعلق قرآن شریف یا حدیث میں کہیں نہیں لکھا کہ وہ انسان تھے یا فرشتے تھے اس واسطے ہم بھی کچھ کہہ نہیں سکتے۔

آیت ۲۔ منکر - ناپسند۔ جو اچھا معلوم ہو اچھا لگے اور عذاب کی خبر لائے تھے۔

مسلم - ہم آپ پر سلام کر چکے۔

مسلم - ہماری طرف سے ہمیشہ ہر زمانہ میں تم پر سلام ہو۔ سلام اللہ تعالیٰ کا نام۔

آیت ۳۔ خراغ - چکے سے۔ پک کر۔

عجل مہین - مونا بھڑو۔

دھان کی خاطر کے واسطے حضرت ابراہیم کا طریق سب سے عمدہ ہے کہ کھانا دھان کے آگے رکھ دیا جائے پہلے پرچتے نہیں رہنا چاہیے۔

آیت ۶۔ صراخ - جماعت۔ آواز۔ خود جماعت میں آئی یا آواز جماعت تک پہنچی۔

آیت ۷۔ کذا لک - یہی لفظ حضرت مریم کو بھی لکھا گیا اور یہی حضرت زکریا کو لکھا گیا اور یہی حضرت ابراہیم کو بھی لکھا گیا تھا۔

الحکیم العظیم - حضرت ابراہیم علیہ البرکات ایک کم سوسال کی عمر کے تھے۔ اور ان کی بیوی نوے سال کی عمر کی تھیں۔ ایسی حالت میں اولاد کا ہونا مشکل امر ہے خدا تعالیٰ تمام حکمت اور علم کا مالک ہے اس لئے اسے

سامان متیا فرمائے کہ یہ بات حاصل ہوگئی۔

آیت ۸۔ خطیب - بڑا کام۔ اہم امر۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ تمہارے آئنے سے میرے دل کو دھڑکا سا معلوم ہوتا ہے۔ مرن میری اولاد کیواسطے پیشگوئی کرنا تو کوئی بڑا کام نہ تھا۔ تم ضرور کسی اور کام کو مت نظر رکھتے ہو۔

آیت ۱۰۔ طین - ڈھیان۔ ڈھیسے۔

آیت ۱۲۔ اخرجا - ہم نکال دیں گے۔ یہ عذاب شوم اور گمراہی کی بستیوں پر بسبب کثرت نما کے آیا تھا۔

آیت ۱۶۔ دکن - لشکر۔ طاقت۔

آیت ۱۷۔ ملیم - ملامت شدہ۔

آیت ۱۸۔ وہ ہوا ان کے واسطے کوئی بہتر نتیجہ نہ لائی بلکہ موجب عذاب ہوئی۔

آیت ۱۹۔ سیم - کھوکھلی ٹھری۔

آیت ۲۳۔ فاصق - بدعہد۔ یہ تمام عذاب اول پر بسبب بدعہدی کے پڑا۔

رکوع سوم

آیت ۱۔ السماء - آجکل کے عقین کہتے ہیں اس نظام شمسی جیسے کہی اور نظام میں آسمان کے نظاموں کی کہی حد بندی انسان کر نہیں سکتا۔ پھر

آیت ۲۔ الارض - زمین کا ہی یہی حال ہے پہاڑ میں تو ان کی حد نہیں۔ درخت بوٹیوں میں تو ان کا شمار نہیں۔

آیت ۳۔ ذوجن - ہر چیز کا زوداد ہے اور زودادہ کے ملنے کا نتیجہ ہی ضرور ہے پس۔

آیت ۴۔ خضر دالی اللہ - اللہ تعالیٰ کی طرف جہ کو تکتا ہے شر سے بچو۔ اور نہ کہہ پاؤ۔ انبیاء ہر ایک قدرت کے نظارہ کی طرف توجہ دلا کر انسان کو کھینچ کر خدا کی طرفے جاننا چاہئے۔

آیت ۵۔ اقواہوا - کیا یہ لوگ اپنی پہلی قوم کو نصیحت کرتے ہیں کہ نبیوں کو سناؤ و محزون کہنا

آیت ۹۔ ذکر نصیحت کہتے رہنا چاہیے اس آخو فائدہ ہوتا ہے۔

آیت ۱۳۔ ظلموا - ظالم شریک کہتے ہیں۔ ذنوب - کے معنی ذول جب بھر جائے۔ تو وہ بخون ہو جائے۔

سورہ الطور

رکوع اول

آیت ۱۔ والطور۔ طور جس کا دوسرا نام کوہ سینا بھی ہے پہاڑ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے مکالمہ کیا تھا۔ اس کا اور اس کے مخالفین کا انجام تم دیکھ چکے ہو ویسا ہی معاملہ اب بھی پیش ہے۔ خدا سے مکالمہ کرنے والا ایک تمہارے درمیان بھی ہے اس کے مخالفین کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا۔

آیت ۲۔ مسطور۔ سطرون میں کچی گئی۔ کچی لکھائی کتاب تمہارے پاس موجود ہے

آیت ۳۔ دق۔ کل مایکتب فیہ۔ ہر ایک چیز جو لکھا جائے اس کو رق کہتے ہیں اور خصوصیت سے ہر نئی کھل کو بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ بڑی مضبوط ہوتی ہے جن کتابوں کی حفاظت مقصود ہوتی ہے وہ کہاں پر رکھی جاتی ہیں۔

منشور۔ کھول کر سنائی جاتی ہے۔

آیت ۴۔ بیت المعمور۔ آباد گھر۔ مراو کہ معطر ہے آیت ۵۔ سقفت المرفوع۔ بلند چھت۔ مراد آسمان جہاں سے یہ سب عذاب آتے ہیں۔

آیت ۶۔ البحر المسجور۔ کہ معطر کے فتح ہو جانے پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہتے دکن بہاگ گئے تھے انہوں نے ایک جہاز کرایہ کیا اس میں سوار ہوئے۔ لیکن وہ جہاز بھی غرق ہو گیا۔

اس جگہ پنج چیزوں کا ذکر خدا تعالیٰ نے فرمایا جو اور ان کی قسم کھائی ہے۔ یہ وہ پانچوں رسالت بھی ہیں جن سے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے ثبوت میں بطور گواہ کر پیش کی ہیں۔ درقع شدہ اور نظری باتوں کو طائر بتلایا گیا ہے کہ ان واقع شدہ باتوں کی مانند نظری باتوں کو بھی جھٹلنے والی سمجھ لو۔ طور کی قسم بطور شاہد ہے اس کے ساتھ دوسری چیزیں نظری ہیں تو ریت میں ہی لکھا ہے کہ خدا کا ظہر سند کے پاس ہے ان تمام باتوں کو پیش کرتے اللہ تعالیٰ اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ عذاب ہر تمنا سے کا۔

آیت ۷۔ تمور۔ آسمان ایک عجیب چکر کھنیرا لاہو

آیت ۸۔ جبال۔ بڑے بڑے امرا اور کبرا کو بھی جیل کہتے ہیں۔ یسعیاب ۶۰ اور ۵۳ میں بھی یہ لفظ ان معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔

آیت ۱۲۔ خوف۔ پنجابی میں جس کو کچ مارنا کہتے ہیں آیت ۱۹۔ ہنیأ۔ مامون العاقبت۔

آیت ۲۰۔ حد۔ ۱۔ غلے درجہ کی میوے۔

آیت ۲۱۔ ذذیتہم۔ جن لوگوں کے اجداد بزرگ صحار ہوئے اور ان کے واسطے اس میں بشارت تھی کیونکہ وہ اپنی بزرگوں سے ملنے اور ان کے مارج بھی بلند ہوں گے

آیت ۲۲۔ غلغات۔ غدرت کے لئے لڑکے پھرتے ہوں گے۔ صحابہ کرام کی بادشاہوں کے رٹوں نے خدشتیں کیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ کاهن۔ آئندہ کی خبریں آجائے والا کہنیاں پر پیر پھولم والے جو امریکہ میں ہیں۔ نال لینا تو جاپڑ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعادل کیا ہے لیکن ان چیزوں کو غیب بینی کا ذریعہ بنانا بالکل غلط ہے بعض لوگ لاف زنی کے طور پر کہتے ہیں کہ آج رات میں تمہارا واسطے استخارہ کر دنگا اور جواب لا دوں گا یہ بھی ایک غیب دان کا دعوے ہے استخارہ طلب خیر کو کہتے ہیں۔ استخارہ اور نئے ہے۔

رمال۔ نجومی اور جوتشی سب جوڑے اور قریب دہندہ اشخاص ہیں۔ ان کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔

مومن کو دعا کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہیے۔ دعا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ تیرا زمانہ کے اہل زمین تیرا بلجیک اتھ میں دعا یا ہمارے کے اہل زمین تو اور۔ صرف الفاظ نہیں۔

بلکہ اس کے ساتھ درود اور اضطراب چاہیے جیسا کہ صرف اختیار کام نہیں آسکتا۔ جب تک کہ اس کے ساتھ عمدہ ہاتھ اور دل نہ ہو۔

مجنون۔ کو اپنے اعمال کا کوئی نتیجہ نہیں ملتا اس باتیں اور کام سب کا رت جاتے ہیں لیکن آنحضرت کے تمام کام نتیجہ آور ہوئے اس واسطے ثابت ہوا کہ آپ مجنون نہ تھے اور نہ کاہن تھے کیونکہ کاہن نامراد رہتے تھے۔ آپ کیاب ہوئے۔

آیت ۲۔ شاعوہ ہے جو شعر کہنے کو اپنا پیشہ بنائے یہاں ان لوگوں کا ذکر نہیں جو موزونی طبع کے سبب گویا کہ شعر کہنا کر لیتے ہیں۔ شاعر ہادی کا بڑا ذکر

کرتے ہیں مگر خود بہادر نہیں ہوتے۔ سخاوت کی بہت تعریف کرتے ہیں مگر خود سخی نہیں ہوتے ایک شخص کی تعریف میں بڑے بڑے قصائد کہتے ہیں مگر ذرا سی ماراٹکی ہو جائے تو پھر جو کہنے بیٹھ جاتے ہیں ان کے دل میں کچھ نہیں ہوتا صرف زبانی باتیں بناتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ باتیں نہ تھیں۔ آپ رب کے بڑے سخی۔ رب سے زیادہ بہادر۔ ہمیشہ سچ کہنے والے سنجیدگی سے تبلیغ کرنے والے تھے اس واسطے آپ شاعر نہ تھے۔

دیب۔ گردش۔

آیت ۱۳۔ یکتون۔ جن کو الہام ہوتے ہیں وہ اپنے الہامات کو لکھ کر شائع کر دیتے ہیں

آیت ۱۴۔ کیدا۔ جنگ۔

مکیدن۔ جنگ کا خمیازہ بھگتیں گے۔

سورہ النجم

رکوع اول

آیت ۱۔ اس میں نبوت کے متعلق بحث کی گئی ہے اور نبوت کی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے۔ نجم۔ گچھون کو کہتے ہیں جن کو چمکا ہی کہتے ہیں۔ یہ سات ستارے ہیں ان کے نفل کے وقت عرب سفر کرتے تھے سفر میں سافون کیواسطے یہ ستارے راستہ کے لئے راہنما کی کہتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب دنیا میں معمولی منازل کے طے کرنے کے لئے راہنما کی ضرورت نہیں ہے تو کیا حقیقی منازل کے طے کرنے کے واسطے کسی راہنما کی ضرورت نہیں۔

آیت ۲۔ حافظہ ہر کتاب ہے جس میں تین صفات ہیں ۱۔ ماضی۔ جاہل نہ ہو۔ جو خود ہی کچھ نہیں جانتا وہ دوسرے کو کیا سکھائیگا۔

۲۔ صاحبکم۔ تمہارے ساتھی ہیں اس سے ہر تمہارا دیکھا پہچانا ہو۔ کوئی اجنبی آدمی نہ ہو۔ کیونکہ اجنبی آدمی تو اپنے گذشتہ حالات کا انحصار کر کے چند روز کیواسطے نیک بن سکتا ہے مگر جو شخص ہمیشہ ہمارے درمیان رہا اس کے حال سے ہم ہمیشہ طرح واقف ہیں۔ کہ یہ کس قسم کا آدمی ہے۔

۳۔ ماعذی۔ باعمل آدمی ہو یا نہ ہو کہ دوسرا کر سکتا ہے اور خود عمل نہ کرے۔

یہ تین صفات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی

جلد رخصت نہ دی آخر وہ ایک یورپین نرس کو دیکر مینلا
پہنچے گئے اس سفر میں حاجی صاحب کا ہزار روپیہ سے بالا
صرف ہوا۔ وہ صاحب کے ملاقات ہوئی یہ بات بے بائی
کہ وہ صاحب کے سفر کے عہدہ سے استعفا داخل کریں اور
اشاعت اسلام کے لئے حاجی عبداللہ عرب صاحب
چندہ جمع کریں۔ حاجی صاحب نے ہندوستان واپس آکر
محبوبہ سے ملاقات کی اور میرے ذریعہ سے ایک جلسہ
حیدرآباد میں قائم ہوا۔ جس میں چھ ہزار چندہ بھی جمع ہوا لیکن
میں نے حاجی صاحب سے کہا کہ ابھی وہ صاحب کو عہدہ
سے ہٹا دیا ہے۔ میرے کو نہ لکھو۔ جب تک چندہ پورا جمع نہ ہو
گئے۔ حاجی صاحب نے اپنے جوش میں میری نہ سنی اور جیٹی
سے تیار کیا کہ سب ٹھیکہ داروں کی سے استعفا داخل کر
وہ چندہ پہنچے۔

وہ صاحب ہندوستان آئے

میں جیٹی سے ساتھ ہوا۔ جیٹی۔ پونہ۔ حیدرآباد۔ مدراس
میں ساتھ رہا۔ حیدرآباد میں وہ صاحب مجھ سے کہا

جناب! ان غلام احمد صاحب کا مجھ پر بڑا احسان ہے

اونہیں کیونکہ میں مشرف اسلام ہوا

میں اون سے ملنا چاہتا ہوں۔ مرزا صاحب کی بدنامی
وغیرہ کا جو قصہ میں نے سنا تھا اون کو سنایا۔ وہ صاحب نے
حضرت مرزا صاحب کو ایک خط لکھوایا۔ جس کا جواب آٹھ منٹ
کا حضرت نے لکھ کر بھیجا اور مجھ کو لکھا کہ لفظ بہ لفظ ترجمہ کر کے
وہ صاحب کو سنا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

وہ صاحب نہایت شوق و ادب کے ساتھ حضرت اقدس
کا خط سنتے رہے۔ خط میں حضرت نے اپنے اس دعویٰ
کو مدد دینے کے لکھا تھا۔ پنجاب کے علماء کی مخالفت اور غم
میں شورش کا ذکر تھا۔ حضرت نے یہ بھی لکھا تھا کہ مجھ کو یہی
تم سے (یعنی وہ صاحب) ملنے کی بڑی خواہش جو
وہ صاحب حاجی عبداللہ عرب اور میری ایک کمیٹی ہوئی

کہ کیا کرنا چاہیے۔ رائے یہ ہوئی کہ مصیبت نہیں ہے
کہ اب سے وقت میں کہ ہندوستان میں چندہ جمع کرنا ہے
ایک ایسے بنام شخص سے ملاقات کہ کے اشاعت اسلام
کے کام میں نقصان پہنچایا جائے اب اس بد فیصلہ پر
افسوس آتا ہے۔ وہ صاحب لاہور گئے تو اسی خیال
سے قادیان نہ گئے لیکن بہت بڑے افسوس کی بات

یہ ہوئی کہ ایک شخص نے وہ صاحب پر چھا کہ آپ
قادیان حضرت مرزا صاحب کے پاس کیوں نہیں جاتے
تو انہوں نے یہ گستاخانہ جواب دیا کہ قادیان میں کیا رکھا
ہوا ہے لوگوں نے وہ صاحب کے اس نامعقول جواب
کو حضرت اقدس تک بھی پہنچا دیا۔

غرض ہندوستان کے مشہور شہروں کی سیر کر کے
وہ صاحب تو امریکہ جا کر اشاعت اسلام کے کام
میں سرگرم ہو گئے۔ وہاں تک میں وہ صاحب کے گنا
رہا۔ وہ صاحب حقیقت میں آدمی معقول ہے اور
اسلام کی سچی محبت اس کے دل میں پیدا ہو گئی ہے مجھ
سے جہاں تک ہر سکا۔ اہل کے معاملات بڑا کرنے
خیالات کچھ کو درست کرنے اور مسائل ضروری کی تعلیم
میں کوشش کی اور شیخ محمد امجدی رکھا ہوا نام ہے۔

میں اس نے کہا تھا ویسا ہوا۔ ہندوستان کے
مسلمانوں نے چندہ کا وعدہ تو کیا تھا لیکن ادا ہوتا ہوا
کہیں سے نظر نہیں آتا تھا۔ حاجی عبداللہ عرب صاحب
نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا لیکن نمودار نہ آئی درنگ
جب حاجی عبداللہ عرب صاحب چندہ کے
فراہم نہ ہونے سے سخت بے چینی میں مبتلا ہوئے
تو اپنے پیر کی طرف متوجہ ہوئے اور حضرت سید الشہیدین
صاحب کی خدمت میں جا کر عرض کیا۔

حضرت پیر صاحب نے استیضہ کیا

معلوم ہوا کہ انگلستان اور امریکہ میں حضرت مرزا غلام احمد
رومانی تصرفات کی وجہ اشاعت ہو رہی ہے اہل سے
وفا انگوانے سے کام نہیں لیا ہو گا۔ دوسرے دن
حاجی صاحب کو پیر صاحب نے خبر دی اس پر حاجی صاحب نے
بیان کیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی علامت پنجاب
دہندے تکفیر کی ہے ان سے کیونکہ اس بارہ میں کہا
جائے اس بات کو سن کر شاہ صاحب نے بہت تعجب کیا
اور دوبارہ الہی کی طرف متوجہ ہوئے اور استیضہ کیا۔

خواب میں جناب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور حضور نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد

اس زمانہ میں میرا نائب ہے وہ جو کہے وہ کر دے
میں کو اٹھ کر شاہ صاحب نے کی کتاب میری حالت یہ ہے

کہ میں خود مرزا صاحب کے پاس چلنکا اور اگر وہ امریکہ جانے کو
کہیں زمین جاؤں گا۔ جب کہ حاجی عبداللہ عرب صاحب نے او
دوسرے صاحبوں نے خواب کا حال سنا اور پیر صاحب کے ارادہ
سے واقف ہوئے۔ تو سب نے سمجھا کہ پیر صاحب خود
قادیان جائیں سب نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف کوٹھنے میں
آپ کی طرف سے کوئی دوسرے صاحب حضرت مرزا صاحب کا
پاس جاسکتے ہیں چنانچہ پیر صاحب کے خلیفہ عبداللطیف صاحب
اور حاجی عبداللہ عرب صاحب قادیان گئے اور سارا فقہ
بیان کر کے خواستگار ہوئے کہ حضرت اقدس اس طرف
متوجہ ہوں تاکہ اشاعت اسلام کا کام امریکہ میں عملی سے
پہنچے لگے۔

حاجی عبداللہ عرب صاحب نے مجھ کو اکھڑا دیا عجیب بات
معلوم ہوئی کہ قسطنطنیہ میں سید فضل صاحب ایک باکالان ہو کر
رہتے ہیں جن کو سلطان روم بہت پیار کرتے ہیں۔
سید فضل صاحب کے بزرگوار میں ایک شیخ گزشتہ بن دین
اہل کا نام وغیرہ آئندہ دریافت کر کے کسی دوسرے مسلمان
درج کرونگا جو صاحب کشف و کلمات تھے وہ اپنے
ملفوظات میں لکھ گئے ہیں کہ انہی زمانہ میں مہدی علیہ السلام
تشریف لائیں گے۔ تو مغربی ملکوں میں ایک بہت بڑی
قوم گزشتہ رنگ والی حضرت مہدی علیہ السلام کی بڑی
معین و مددگار ہوگی اور وہ سب داخل اسلام ہوگی۔

واللہ اعلم بالصواب

از ۱۲۹۹ - چٹاٹ ٹریٹ

خط آمدہ از ویب صاحب

۱۔ حضرت مفتی محمود صاحب - قادیان

۳۰۔ اگست ۱۹۰۷ء

میرے پیارے بھائی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا خط مودتہ و ارجو لائی بیٹھے
بروقت مل گیا۔ ریویو آف ریلیجنس میں ہمارے عزیز بھائی حقوق
مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کی خبر پڑھ چکا ہوں اس خبر
کے پڑھنے سے سخت غم اور رنج کا احساس میرے اندر جوش
دن ہوا۔ مرزا صاحب نے ایک بڑا کام پورا کیا اور سینکڑوں کے
دولت میں نور صداقت پھیلا دیا۔ جن تک غالباً صداقت کسی اور
طرح نہ پہنچ سکتی تھی۔ بیس سال سے نڈا عرصہ گندہ ہے جبکہ
میری پہلے پہل آپ کے خط و کتابت ہوئی ادب ہی سے میرے
دل پر اس امر کا پرزور اثر ہے کہ مرزا صاحب بخوف نبی کی
کے ساتھ حق کی تعلیم پھیلانے کیلئے اپنے مقصد میں لگے

رہے ہیں۔ لاریب اس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے واسطے برگزیدہ کیا تھا۔ جو اس نے پورا کیا ہے اور مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ فردوس برین کے اندر اولیاء اور انبیاء کی رفاعت کا طعنت اٹھائے گا۔ پس اگرچہ ہمارے درمیان سے آپ چلا جانا ہمارے واسطے بڑے غم کا موجب تادم اس بات پر خوش ہیں کہ آپ کی جسمانی عینت کے ایام ختم ہوئے اور آپ اس سے اسے اور پاک ترین زندگی میں داخل ہو گئے۔ آپ کی سلامتی اور راحت کے واسطے دعا کرتا ہوں میں ہوں آپ کا بھائی محمد الیگزینڈر رسل رب۔

اس کے بعد شیخ محمد ربیع صاحب کا دوسرا خط ۳۰ ستمبر کا لکھا ہوا ہے۔ ۲۰ نومبر کو ملا ہے۔ جس میں شیخ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ امریکہ میں اس سال ایک مذہبی کانفرنس ہوئی تھی۔ جس میں شیخ صاحب موصوف نے اسلام کی طرف سے لیکچر دیا تھا۔ اس میں پھر شیخ صاحب موصوف نے حضرت اقدس کی وفات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ایسے عظیم الشان اور نیک انسان کی وفات غمگین کرنے والی ہے۔ لیکن چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے قادر مطلق کی مرضی یہی تھی۔ کہ ان کی دنیوی زندگی ختم ہو۔ اور انہوں نے ایک عظیم الشان کام کیا ہے اور اس واسطے ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔ آپ براہ مہربانی حضرت مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں میرا ادب سلام پہنچائیں اور عرض کر دیں کہ میں یقین کے ساتھ امید اور ہر روز رکھتا ہوں کہ سچے اسلام کی ترقی کے واسطے جو کوششیں آپ کر رہے ہیں۔ ان میں آپ کو ضرور کامیابی کا تلخ پہنچایا جائے گا۔

دعا صلح نہیں ہوتی

مفتی ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب نے باتوں باتوں میں تذکر کیا کہ میرے دادا جو بہت ہی پرہیزگار آدمی تھے اور اکثر قرآن خوانی میں مصروف رہتے تھے۔ رورور کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ کہ امام مہدی کی زیارت ہو۔ وہ فوت ہو گئے۔ مگر قدرت الہی نے ان کی دعاؤں کو اس طرح سے قبول کیا کہ مجھے امام مہدی کا وقت عطا کیا اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا کی حالانکہ میرے تمام خاندان چٹانوں میں ہم دو بھائیوں کر

سوائے اور کوئی احمدی نہیں تھا۔ اس واسطے میں ان حرم دادا کے واسطے بہت دعا کیا کرتا ہوں۔

دعا مرد

منشی محمد بخش صاحب ڈیرا ثورستان میں کامیابی کے واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

۲۔ حیدر آباد سندھ سے میان محمد اسماعیل صاحب درخواست کرتے ہیں کہ بھائی میان فیروز الدین صاحب مرحوم کے واسطے اجاب نماز جنازہ ادا کریں۔

جماعت النواہین برادر محمد افضل صاحب اطلاع کرتے ہیں کہ گذشتہ عید پر وائو میں برادران احمدیہ کی ایک مختصر جماعت نماز عیدہ ہوئی اور عید فتنہ کے واسطے مبلغ للعتے روپیہ جمع ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ زود فرد برادر موصوف پر بھی لکھتے ہیں۔ کہ ۲۴ اکتوبر کو وہاں ہی زلزلہ محسوس ہوا جس سے ان کے ایمان تازہ ہوئے آجکل ہمارے قریبی دوست ڈاکٹر محمد الدین صاحب بھی وائو میں ہیں۔

مولوی مظفر اللہ صاحب مولوی رحمت اللہ صاحب پیران مولوی قدرت اللہ صاحب متان سے اطلاع کرتے ہیں کہ ہم ہر دو بھائی جو خاندان مدائن میں مشرف بہ اسلام ہو گئے ہیں۔ ہم انجیل کی اظہار داری کی اخلاقی تعلیم دیکھ کر عیسائی بن گئے تھے اور عیسائیت کے درمیان رہ کر اور ان کے بددعوتے اور عیاشی کو دیکھ کر تاب ہوئے چونکہ کسی لالچ کیواسطے عیسائی نہ ہوئے تھے اس واسطے وہاں نہ ٹھہر سکے۔

۱۔ محمد فقیہ اللہ خان صاحب۔ آپ کا مفتی جواب خط ملا ہے۔ پسندیدہ ہے انت واللہ بشرط غنائش شائع ہوگا۔

۲۔ حامد حسین خان صاحب۔ آپ کا خط ملا۔ جواب اس اجاب سے ظاہر ہے بد کے ساتھ آپ کی ہمدردی کا شکریہ ہے

۳۔ میان فیروز الدین صاحب بکلوہ۔ اخبار کی قیمت شدہ ۱۰۰۰ روپے سالانہ ہے آئندہ عیار کر دی گئی ہے۔

روپیہ کس نام آنا چاہیے بعض وقت صدر انجمن احمدیہ سے جماعت احمدیہ میں چند دن کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور اجاب انجمن افسران کے نام میں آتا رسالہ کر دیتے ہیں۔ لہذا تمام احمدی اجاب کی خدمت میں بطور یاد دلانا لکھا جاتا ہے کہ مہربانی فرما کر ہر ایک قسم کا روپیہ جو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف مدت کے لئے یا افسران انجمن کی تحریک پر بھیجیں۔ وہ نام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجا کریں۔ والسلام۔

برائین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہو گئی ہے اب برائین احمدیہ اپنی اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔

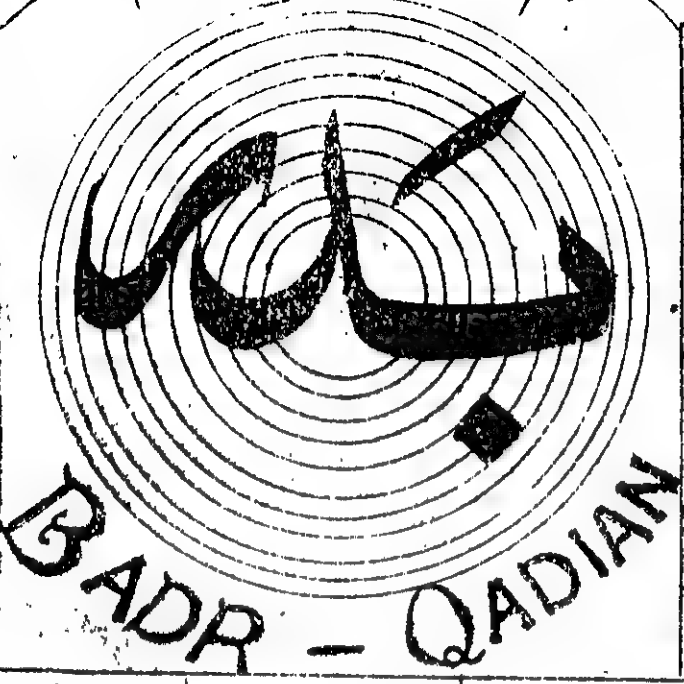
مجلد صہم بے جلد صہم لیکن خریداران بد کو واسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی یعنی اور پھر برائین احمدیہ مجلد للہم اور بے جلد صرف للہم دیا جائے گی۔

ست سلاہیت گلگتی

یہ پہاڑی موسیائی ہمارے ایک مغز قابل اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بن کی تمام قوتوں کو واسطے یہ دوا ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جس کے اجزاء رشتہ نہیں ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے۔ جسکی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ شہابی طعام قاطع بلغم و ریح۔ دافع بواسیر باوی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و وقیہ یخوت فسا و بلغم و خون۔ و قاتل کرم سکم۔ نفست سنگ گدہ و شہادہ و سلس البول سیلان مٹی۔ بوسبت۔ اوجاع معاصر و غیرہ۔ بلکہ یہاں تک محیط اعظم میں لکھا کہ یہ ایک تریاق ہے اگر پیسے لوانا کے ساتھ انسان کہے تو کہی جاتا ہے یہ تو بے لحد ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید ہے۔ قیمت ایک تولا ۱۰۰ روپے

محمد صادق الدین بدین

سبحان الذي اسرى بعزة ليله من المسجد الحرام الى
المسجد الاقصى



محمد علی صاحب موضع مراد
 الی پور۔ ضلع جالندھر
 P. D.
 ۱۸۸۷

ایجاد بیضا در میان هند
خبر از این بیضا در مجله هند
و انگلستان
cal pur
Lundhwa

قانون ضلع گورداسپور

دوای منی شفای منی غرض مرارالامان منی

رجسٹرڈ نمبر ۲۸۸

چہ گوئم با تو گر آئی جہا و قوا میں ہی

مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التجتہ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مئی ۱۹۲۵ء



بروز جمعرات
ایڈیٹر مخدوم محمد صادق عثمانی

دارالامان ہمارا جہت نشان ہمارا

سارے جہان کے اچھا دارالامان ہمارا

دش طبیعت

اول۔ بیعت کنندہ پہلے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ
آئندہ اس وقت تک کہ قربن داخل ہو جائے شریک مغنوب
رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹا اور زنا راہ پر بنظری اور فتنہ و فحش
اور غلام و خیانت اور زنا اور بغاوت کے طریقوں سے بچا رہے گا
اور نفسانی جوشوں کی وقت اہلن کا مغنوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا
بہی جذبہ پیش آئے۔ سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پیچیدگی نماز کو اتنا
حکم خدا اور رسول کے احکامات پر مہیا اور حتی المسح نماز متعبد
کے پرہیز سے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود
پہنچنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور
استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے
اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور
تعلیق کو ہر روز اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام
خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی
جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دے گا ورنہ
نہایت سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر علیٰ مرتبہ
راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
اور آپ کی جماعت کا مذہب

کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راہنی بہ تنہا ہوگا۔
اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے
اوس کی راہ میں ہلکار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے
پر اوس سے منہ نہ نہرے نہ پیسے لگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا
ششم۔ یہ کہ اقبل عزم اور تابعت ہو اور جوس سے باز
آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بہ کل اپنے اوپر
قبول کریگا اور قاتل اعدا اور قاتل الرسول کو اپنی ہر ایک
راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو
بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی
اور صلیبی اور سکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ
دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور
اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک
عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اور
کی ہمدردی میں محض تشغیل مشغول رہیگا اور جہاں تک
بس چل سکتا ہو اپنی خدا و طاقتوں اور نعمتوں سے
نہی نفع کو فائدہ نہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت
محض بہ اقرا طاعت و درود و باندہ کبر و سپر اوقات و مرگ قائم
رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوکسی

وَسْتَوِرَ الْعَمَلُ

عام قیمت اخبار سالانہ
غیر وصولی قیمت پیشگی کسی
معاہد کے نام اخبار جاری
کر کیا جاوے گا۔
خط و کتابت کیواسے جوابی
کارڈ آنا چاہیے۔ ورنہ جواب
سے معذوری فرمادیں۔
رسید زر الگ نہ دی جائیگی
اخبار میں چاہی جاوے گی
اگر وہ ہفتہ تک نہ پہنچے۔ تو
خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے
تمام ترسیل زر بنام میان
معراج الدین عمر پور پراسرار
ضلع گورداسپور۔ منیجر

اسلامیم از فضل خدا
 نذرین دین آورده اندیم
 آن کتاب حق که قرآن نام است
 آن رسوے کش محمد صلی علیہ
 و آله و سلم بادشاه شد نذرین
 هست از خیر الٰسیل (الام)
 آنچه مارا وحی و یا کئے بود
 ما ازو یابیم هر فرد و کمال
 اقتدائے حق و اور جهان است
 آن همه از حضرت اعیات است
 معجزات او هر حق و اندر است
 معجزات انبیاء سابقین
 بر همه از جان و دل ایمان است
 یک قدم دوری از ان یغیب

مصطفیٰ ما امام و پیشوا
 هم برین از دور دنیا بگذریم
 باو و عرفان ما از جام اوست
 و آن پاکش بدست ما امام
 جان شد با جان بدخوار شدن
 هر نبوت را بر و شد اختتام
 آن را از خود از جهان جدا بود
 وصل و مدار از دل بے احوال
 هر چه ز فضاوت شود ایمان است
 سنگدان مستحق لعنت است
 سنگدان مورد لعن خدا است
 آنچه در پیش با یقین
 هر که انکار کئے کند از امتیاز
 نزد کافر است خسروان کتاب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس سچ موعود بیعت الیہ تو ہوتے تھے جن میں ہمت و یکجہ آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب کبر ارتقا جاتا تھا۔ ائمہ ان لالہ اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ و اشدان محمد عبید و رسولہ۔ ۲۰ بار۔ آج میں احمدی نے اپنے برادر نام گناہوں کو توبہ کرنا ہوں جنہیں میں گرفتار رہتا ہوں میں سے ملے اقرار کرنا ہوں کہ جانا تک میری طاقت ایسا ہے ان تمام گناہوں میں تیار رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب القوب الیہ ۳۰ بار۔ رب الی خلقت نفسی و اعترفت بذنبی فاعف عنی ذلونی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ امیر سے بہت بڑی اپنی جان پر ظلم کیا تھا ہے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں سیر گناہ بخش کر تیرے سوا کوئی بخشے والا نہیں۔ اس کے بعد آپ معاصرین مجلس بیعت کسندہ علیہ السلام سے متعلق کیسے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں آج میں خود الدین کے تہ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت سچ موعود بیعت لیا کرتے تھے اور میرے اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث مجیدہ کے پیچھے سے اور سنو اور اس پر عمل کرنا کسی کو کشش نہ ہو گا اور نہ اساعت اسلام میں جان و مال سے بغور و وسعت و طاقت کر لے رہوں گا۔ اور استقامت زکوۃ بہت احتیاط سے کروں گا اور باہمی اخوان

(دبدر پرینقادیان میں میان معراج الدین عمر پر وپر ایٹس رنٹس ویدلٹر کے حکم سے بہ اہتمام محمد صادق منجور دہو طبع چہا کہ شلہ کی گیا)

زمین زیر محبت کز آسمان کرم کہنے میں آ رہی تھی۔

انبار قادیان

حضرت امیر المؤمنین و اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت میں حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنی اہل بیت کے معاہدہ کے واسطے لاہور تشریف لینگے ہیں۔

مشرقی شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب اہل دارالامان میں پہنچ گئے ہیں۔

تخفیف کرانہ منظور جلسہ سالانہ کیواسطے کرایہ دہل میں تخفیف منظور ہو گئی ہے۔ ایک ٹن کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ ساری ٹکٹ کے ختم چاہنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد ہد نصیحت علی رسولہ الکریم
محبت صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

ایک نیک ارادہ

آسانی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ وہ میری تعلیمات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے کہ دن رات میں ہر شکل چند گھنٹے میں کھڑے کر کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر ظاہر مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے۔ آپ بھی دعا فرمادیں اور حضرت خلیفۃ الملوک کی خدمت بابرکت میں دعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ تھا جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جسے میں بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھ پر رنج تمام عمر ہے گا اب بھی ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا خواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمق اجاب کے لئے قابل تہنید ہو جاوے۔ سو میں آپ کے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشہور کرنا ہوں کہ میرے دارالامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ منہ پر ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سب کوٹ تا قادیان دارالامان ضرر خرچ متفرق دارالامان سے اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل نقد روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ نقد روپیہ کی رقم ... سیدہ عاتقہ صاحبہ سکریٹری انجمن احمدیہ ضلع سبکوٹ کی معرفت خدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیج دوں گا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لئے جائیں۔ ممکن ہے کہ میری اس تحریر سے بعض وہ اجاب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ ادن کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دارالامان بھیج کر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک کے لئے میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کہولید ہے۔ آمین۔

دوسری عرض میری ادن اجاب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دل تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سبکوٹ کے برہنہ تھے اجاب میں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ اجاب میری غیر حاضری کی مجموعی سے مطلع ہو جاویں اور دستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ الملوک کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ ادن کے نیک نمونہ سے دیگر اجاب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھہریں۔ والسلام

ایک نیازمند اور حضرت خلیفۃ الملوک کا خادم
عاجز نیدہ مولائش شیخ احمدی سبکوٹی

۱۹ نومبر ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد کا ولی علی

مشتاق دیدار توام

اے ہمدانی آخر زمان مشتاق دیدار توام
بودی مایع جان ما در دو غم مارا دوا
اے منظر حق شان تو پاک و مطہر جان تو
لے حجت و برہان حق اے لطیفے پایاں حق
اے سلیمان اقبالہ کہ اسلام پر پشت دہند
آن صورت یزدان نہاصد حیف از ماشد جد
از وقت تو نیم جان ہستند جہدندگان
آن سنے کہ بدر الدجی بینم کجا یاہم کجا
آن صحبت و دیدار تو بہائے گوہر بار تو
آن روز یاد آورم بر ما جو سیکری کم
گردت ہمہ پروانسان بودیم المشیع جان
از ماچہ دیدار تو خطا گشتی ز چشم ما جسد
جان و ذرات ناتوان سوزان جگر ہم مل تپان
آن بزم خوش با مہربان آن ہمیں پر شکر گشت
آن خندہ است چون گلستان دقت سخن اندر زبان
آن جلسہ و عطر و بیان بر کرسی و بر مہربان
آن میر تو بامندگان دہر دے بحث و بیان
ہر جسم پر و انساں بر در جرم عاشقان
دقت تو بود آن وقت خوش از غم نہ کسی بودے تران
اکون حضور شہر دشا کجا جویم ترا
دلہا الم انداختہ ہجر تو جانہا سوختہ
شاہ بین بر جویم کن مدد این یحیوم

کن یک نظر سویم رعایتہ اوئیس مینوا
اے ہر جان اے ہر جان مشتاق دیدار توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل صاحب کے اجاب کو اطلاع ہو کہ قاضی صاحب موصوف دہل گئے ہوئے

میں اہل کے تمام خطوط براہ راست گزراں کیے جاتے ہیں اور نہایت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا عہد شید عاقل فوت ہو گیا ہے اور وہ خود ان کے بچے کے سبب چند فتنہ بہت تکلیف میں رہے۔ اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

غفری است
 جو خود را در آن کی خدمت حق گذارند
 به برافروزدن کیست که در وقت این ایام
 علم غیبی که از خجسته

مکتوبات

فیل کا خط جو حضرت امیر المؤمنین نے ایک شخص کے بعض سولات کے جواب میں لکھا تھا۔ قلمدار عام کے واسطے منج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

فردہ ذرہ باتون میں ایمان کو مذہب کرنا مناسب نہیں۔ یہی مسائل میں کہ جن پر آپ گہرا گئے کوئی ان میں توحید اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید۔ نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ آخر شریعت نماز میں ضروری ہے اور میں خدا تعالیٰ پر شہادتوں اور بیکانک اللہ فرض و واجب یا ضروری نہیں ہیں بعد اور اگر قبل ائمہ شریف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ دلائل یا تبیین پڑھ لینے تھے۔ ان میں بعض صحابہ بیکانک اللہ پڑھا ہے۔ بیکانک اللہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

رمضان شریف میں تہجد۔ قیام رمضان کا نگید ہے اور خود نبی کریم نے تین روزہ جماعت سے پڑھے ایسی نام تراویح سے ہے۔ صحابہ کرام نے لوگوں کو سنت ہوتے دیکھ کر تو ابی بن کعب بنے جماعت کے ساتھ اقل وقت جماعت کرالی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پندرہ گرتے تھے۔ میں خود آخری وقت میں سحر کی روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑھتا ہوں۔ اور اوس میں قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری مجلس مسجد میں بعد انشاء گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہیں۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑ گیا۔

پیشانی بچا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہیں۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہیں۔ مگر جن کو تہوڑی دیر تقطیر البول سے وہ غریب کیا کرے۔ ہاں ہم اس بات کو پسند نہیں کرتے۔ کہ ہاتھ میں شرمسگاہ کو پکڑ کر انسان گلیوں میں کھڑا ہو۔ یہ امر ناپسند ہے۔ کئی ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابو بکر نے صبر و مددہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ محض کوڑ کرنا ایمان سے ہی ہٹائے گئے اور اسی طرح انہوں میں بھی ہٹائے جادین گئے۔ انہوں نے خلافت کے خلاف جھگڑا ہتھیار اٹھائے۔

ہاں یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ ہیوم الکلت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مرعوب ہے اور گمراہ۔

اور مغتری ہے ہرگز اس قابل نہیں کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہوں۔ وہ مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔

ہجرت کے وقت مولیٰ علی مرتضیٰ کو اپنے بستر پر سلا یا یا نہیں سلا یا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث میں تو نہیں۔

البتہ تواریخ میں ہے۔ سو یہ مولیٰ علی مرتضیٰ کی بڑائی ہے اگر آپ نے سلا یا یا آپ سونے۔ صحابہ کرام ایسی جاننا یا نہ بہت کڑے تھے اور مولیٰ مرتضیٰ تو خاص آپ کے پیارے بھائی اور داماد تھے کیوں نہ کہتے۔

حضرت عمرؓ تو عینہ منورہ میں حسب الارشاد پیچے ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور حضرت عثمانؓ نے حبشہ حبشہ کو ہجرت کر کے گئے ہوئے تھے۔

اگر تھیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسول کیوں نہ کہوں میں مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغیر مظلوم شہید کر بلا کیوں نہ کہوں کہ بلا میں مبتلا ہوتے۔ یہ وہ انصاف کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب میں جو ایسے خط کے مناسب ہیں اگر تم یہاں آ جاؤ۔ تو ہم اور تمام ہم جواب آپ کو بتاویں۔ والسلام محمد بن ۹۰ ستمبر ۱۳۸۷ھ

مکتوب المسیح

حضرت جری الصدنی ملل الانبیاء کا ایک مکتوب مجھے اتفاقاً مل گیا جو ناظرین کے فائدہ کے لئے اخبار میں دیا جاتا ہے اس خط کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالت کا مقصد اس حد سے تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولیٰ کریم پر کیا ہر دہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب میں جو جسے کسی وجہ سے استغوا دینا چاہتا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے یہیک مانجی منظور ہے پر اس در سے ذہنوں کا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے نزدیک اور وہ ہرگز مناسب نہیں اس سے خود غرضی اور دنیا طلبی بھی جاتی جو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ مدرس محض دینی اغراض کی وجہ سے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جلتے ہیں چونکہ یہ مدرس نیک نیتی سے محض دینی تخم بیری کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال میں استغفاء دینے والوں کے استغفاء سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی

اس مدرس سے الگ ہو کر اپنی دنیا طلبی میں اور اور خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاوے گا۔

چلیئے کہ صبر کے ساتھ گزارہ کریں اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے میں گزارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ میں نے آپ کے امتحان کی کامیابی وقت ہو جاتا تھا۔ کہ اس میں کیا حکمت ہے تو میرے دل میں ہی حکمت خیال آتی تھی کہ تاویزی طبع کا دامن کم کے دین پیش لیا جاوے۔ پس امتحان میں پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا تختہ توڑ دیا تھا۔ تا عہدہ حالت میں ہو کر غیر دین سے اہم میں نہ جا پڑیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر آپ اس جذب سے استغفاء و درگے نوعی ادارے کے محاط سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے ہو جاوے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت میں خدا کے لئے ہو گئی تھی مگر اس زمانہ میں اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہوں۔

والسلام۔ خاک مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

شاہراہ کنسی

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے عبادات و ریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت، مطالعہ ملفوظات کامل کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی و اخفی و یا دل۔ یہ تہہ لو۔ ان سب کے اصول کو تعلیم انبیاء میں کسی نہ کسی موجود ہیں۔ مگر ایک شاہ راہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ یہاں اصول و قطر۔ واصلی و انعام و آئندہ روح الشفاء اور اورع الی سبیل ربک بالحق و اللہ علفۃ الحق موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کی حوالہ جس کو حضرت مزید الحق والمطہ والدین اپنے دوس میں رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سیقا پڑھا اور اس سے بھی اسطے رنگ میں حضرت السید اسماعیل کی فتوح انبیاء اور اس نے رنگ میں تعریف اور رسالہ عشریہ۔ ہاں مفید احیاء علوم یا قوت القلوب ابو طالب الکی ہے رحمہ اللہ علیہم۔ اور جات کتاب مجتہد البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔ یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حساب کتاب کو درست رکھنے کی خاطر بار بار ڈاک خانہ سے خط و کتابت کے وصول کنندہ دی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے۔

اس پر ایک سال ہو سکتا ہے کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا۔ سراسر علاج یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈیپلیٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو۔ یہ سارا کام فریڈہ کو ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف منبر دی پی لکھ کر اور ڈاک خانہ کی مہر لگا کر فریڈہ کو دیدیا کریں۔ اس سے ڈاک منشی کے کام میں کچھ ایذا دی نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کو صرف منبر کا اندراج کرنا ہوگا اور بس۔

بالآخر ہم یہی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہیں، جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے۔ لیکن چونکہ ڈاک خانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس میں پبلک حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ از حد خیال رکھا جاتا ہے۔ اس واسطے ہم باادب عرض کرنا چاہتے ہیں کہ دی پی کیواسٹے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

کیونکہ منشی آرڈر کیواسٹے ڈاک خانہ رسید کا حق ہے۔ کیونکہ نقدی ڈاک خانہ کے سپرد کر کے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کر دی جاتی ہے، دی پی کی صورت میں فریڈہ ایک نقدی کی بابت کی چیز ڈاک خانہ میں دیکر اس کی فیس ہی پہلے سے ادا کر دیتا ہے۔ جبکہ ڈاک خانہ فیس منشی آرڈر ہم سے پہلے وصول کر لیتا ہے۔ تو پھر دی پی اور منشی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہیں، جیسا کہ منشی آرڈر کی رسید ملتی ہے دی پی کی رسید ملنی چاہیے۔ نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کیلئے ایک ہی بات ہے۔ موجودہ صورت میں اگر کسی دی پی خدا خواستہ راستہ میں گم ہو جائے تو دی پی کیلئے کے پاس کوئی ثبوت اس بات کا نہیں کہ اس نے ضروری پی کیا تھا۔ حالانکہ وہ اس دی پی کیواسٹے ڈاک فیس پیشگی نہ لی جائے تو پھر دی پی اور معمولی پارسل سے بڑھ کر فیس وصول کر لیتی ہے۔ تو معمولی پارسل اور دی پی میں کوئی فرق بین فریڈہ کے ہاتھ میں ضرور ہونا چاہیے۔ اُمید ہے کہ حضور و اہل کٹر صاحب و پوٹا شٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرما کر پبلک پر ایک احسان کریں گے۔

کا بہر حال خوش خط اور صاف لکھ کرین کیونکہ ڈاک خانہ کے روز افزون کام کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست زرا منشی صاحبان کیواسٹے ایک تکلیف مالایطاق کی خواہش کرنا ہے۔

اس وقت ہم یہ بھی نہیں کہتے کہ پرانے مسٹر جی دوبارہ جان بچا کر دیا جائے۔ کیونکہ اس میں بھی ایک بڑا نقص یہ تھا۔ کہ فارین راستہ میں گم ہو جاتی تھیں یا زیادہ دی پی جاری ہوئے کیونکہ ویت میں کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تھا بعض دفعہ خود چارے سے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تھا۔ کہ یہاں سے دو شخصوں کے نام اخبار دی پی کیا گیا۔ چونکہ فارم اخبار کے پیچے کے ساتھ ہی پیشیج ہو رہا تھا۔ اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپان نہیں ہوتے تھے۔ اس واسطے راستہ میں سارٹر صاحبان اس دی پی کا فارم اس کے ساتھ لگا دیتے اور اس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہوئے ضروری تھے اور اس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اس نے بخشی تمام لے لیا۔ اور جسکو پانچ روپیہ کا دی پی بنا جاتا تھا اس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اس نے رہا پس کر دیا۔ اور ساتھ ہی ایک مہیا چوڑا خط کار خانہ کو شکایت کا لکھ مارا۔ اس کے علاوہ اور بھی نقص ہونگے جنکو دیکھ کر افسران ڈاک خانہ نے اس سسٹم کو رد کیا ہے۔ غرض اس درخواست ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہیں ہے۔ سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دوچار برس آڑے لیکن ہم چاہتے ہیں۔ اور اس اخبار کے ذریعے اس کی ادب تمام سرکار کی خدمت میں پیش کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ جب ایک دی پی ڈاک خانہ میں پیش کیا جائے تو اس کیواسٹے ڈاک خانہ سے اسوقت

ایک رسید ملنی چاہیے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے جسر کا منبر دی پی لگا دیا کریں اور ڈاک خانہ کی مہر لگا دیں۔ چونکہ جو منشی آرڈر فارم کا گمڑا فریڈہ کو واپس ملتا ہے۔ اس پر جب دی پی کا منبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہوگا۔ تب ہی فریڈہ کو اس رقم کے ساتھ کہنے میں کوئی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر میں رسید کو دیکھ کر اپنے شکلات کو حل کر سکیگا۔ اور اس کے واسطے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت میں عرض ہو کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار میں مندرج کر کے شائع فرما دیں۔ ایڈیٹر پرور۔

خدمت صاحب ڈاک منشی جنرل بھادرا ڈاک خانہ نجات ہند

ایک درخواست

دی پی کی رسید ملنی چاہیے

مہاراجہ۔ ہندو ایک فائدے کے واسطے اس اخبار کے لئے میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ بدین امید کہ اس پر ضرور دیا جائے گا۔ جبکہ دی پی کا یہ سسٹم جاری رہا ہے۔ ہندوستان کے اخبار اور مالکان کا رخنہ نجات ہند سسٹم کے خلاف ہیں۔ لیکن ہم یہاں سے سسٹم کے مطالبہ کیا فریڈہ اپنے ہاتھ سے لیا۔ فارم کی خانہ پوری کر کے ڈاک خانہ میں منتقل دیتا تھا۔ منشی فارم کو ایک ٹکڑا روپیہ سے کیونکہ قیمت فریڈہ کو روپیہ دے دیا جاتا تھا جس سے فریڈہ کو اس رقم کا حق تھا۔ اس لئے فریڈہ کے لئے راج پور ڈاک خانہ میں منشی آرڈر کی فیس لیکن سسٹم کے مطابق فریڈہ کو اس منشی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ دی پی وصول کر کے ڈاک خانہ میں دیا جاتا تھا۔ سہہ اور جس پر وصول کنندہ دی پی کا نام اور مقام اور منبر دی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منشی آرڈر بناتا ہے۔ اب پھر یہ ہے یہ اثبات ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اس فارم کو پتہ کر کے وقت اکثر ضرورت تھی کہ وہ پھر قی سے کام لیتے ہیں اس سے ہمارے منشاء نہیں کہ ہم کو کوئی الزام دین ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پوری اور کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے ان کے واسطے کافی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو۔ اس وجہ ہم اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتے۔ کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں یا ایسا کرنا ان کے واسطے جائز ہے یا نہیں۔ اور نہ ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہیں کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تنقید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 محمد لا حول ولا قوة الا باللہ العلیّ العزیز

امرتی شیطان

شمن جی کوئی گردیکھا جو ناظرین + بولونا کو تم دیکھو تو تم کو خدا کا دیکھو
 دیکھو کہ خدا لاؤ چوہا جو نہیں + آسمان بارش نشان وقت کی گویا

شد ظہور وعدہ دار انبیاء و مرسلین

حق کی فرمائش کو بے وفا تو باز آئے افترا و کذب و ظلم و جور کیوں نہ کیا
 ناصح مشفق کا ظلم مانا کیا کہا و تابہ کی جنگ نہ ہو کار زدن با خدا
 لے یہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید و
 قرآن حمید میں جن حضرت سے اللہ علیہ وسلم کو۔ و کذا لک جلتا
 لکن ہی عدو شیاطین الانس و الجن یوحی بعضہم الی بعض
 ذخرت القول غررہا و لو شاء ربک ما فعلہ فذہم و ما
 یفترون۔ الانعام۔ یعنی تو مخالفوں کی مخالفت سے گہرا نہیں
 اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانوں اور
 جنوں کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ ان کی طبع ہی اس مخالفت
 کی مقتضی ہیں۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دھوکہ باندی کو
 بیہودہ اور مغربا تین چھوٹے رہتے ہیں۔۔۔۔۔۔ پس حق
 کی پرواہ نہ کر اور نشان کی افزائش پر واز یوں کی طرف پرواہ نہ کر
 خدا کی طرف ہر تین مصروف ہو اور اس پابیانہ حرکت سے انکو
 کوئی ایک غرض نہیں۔ ایک اپنے دہشت خیل لوگوں میں
 پھیلائے۔ تفسیر شامی جلد سوم ص ۹

اسی سنہ اللہ کے مطابق شام اللہ امرت سری اور
 حشمت علی اوس کے دوست حضرت اقدس سیدنا و آقا
 خلیفۃ المسیح موجود و مہدی محمود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس و الجن کی دھوکہ
 یوحی بعضہم الی بعض ذخرت القول غررہا کی دھوکہ
 کو پورا کیا ہے۔ اور اس پابیانہ حرکت سے حرب مقصد
 طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ بصدہ دن عن سید اللہ
 کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسان کی ضلالت کا
 ثواب حاصل کریں۔ اور ان پابیانہ حرکات کو فخریہ ظلم کے
 عیسویوں انہم علی شیئی خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھ اچھا
 عمل کر رہے ہیں مگر نہیں جانتے کہ انہم ساء ما کانوا
 یعملون۔ وہ بڑے کام میں جو کہ رہے ہیں جن کے حقیق
 خدا ہی تو ہے یہ کہ الا انہم ہم الذکذکہ بوقت استغوث

علیہم الشیاطین۔ فالنہم ذکر اللہ۔ اولئک خرب
 الشیطن۔ الا ان خرب الشیطن ہم الخاسرین۔
 ان الذین یجادون اللہ و رسولہ اولئک فی الاذین
 کتب اللہ علیہم انما ورسلی۔ ان اللہ قوی عزیز العزیز
 وہی میں اصل جوئے شیطان نے انوں پر قابو پالیا ہے
 پس اللہ کی یاد ان کو بھلا دی ہے۔ یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں
 خیرا یہ شیطان کا گروہ ہی کہلے ہیں ہے۔ جو لوگ خدا کو
 اوس کے رسول سے مخالفت کرتے ہیں وہ بڑے ذلیل
 کیسے اور بڑا ت ہیں۔ (وہ نہیں جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہے کہ
 میں اور میرے رسول بے شک غالب رہیں گے کیونکہ اللہ
 بڑی طاقتور والا اور بڑا دوست ہے۔ انہیں جو ان کے واقعات
 نے انکو مجبور کیا کہ امرت سری کے لئے بربنا آیات قرآنی آسمانی
 خطاب کیا انہا کیا جاوے۔ اس لئے سچائے۔ امرت سری منکر
 انسانی لقب کے۔ امرت سری شیطان۔ آسمانی خطاب برص
 عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تہذیب کے ہم اپنے اس معوی کلام امرت سری
 اس کے دوست شیاطین الانس و الجن کے کام کے یوحی
 الی بعض ذخرت القول غررہا کے عال بن کر پابیانہ حرکت
 کی ہے (ثبوت پیش کرتے ہیں۔

جناب سرور عالم کے صدقے اور مہر و
 میری یہ آرزو ہووے قبول و مگر واپا
 عذو بحر غفلت میں سدا کہا تا رہے غوط
 ردوان طبع روح کو دیکھ میری صورت دیا
 بین نکلن اس سے لیکر گوہر مقصد خداوند
 درین دریا ہے پیمان درین طوفان موج افزا
 دل انگذیم بسم اللہ مجربا و مرسلہا

ناظرین ادلی میں ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی
 ضلع گورداسپور کے رہنے والے چرم فروشی کا کام کرتے ہیں
 ان سے انٹرویو کر کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہو
 کہ آپ گفت جگر چھوٹی قریباً چھ ماہ تک اللہ مان بن اعلیم
 پاتلا ہے جس کو مسلمان موصوفے خود حاضر ہو کر داخل کیا
 تھا اور آپ مودین مرتبہ قاریان میں رونق افروز بھی ہو چکے ہیں
 ہوسٹلک السلیدن۔ ایک رسالہ اپنے تالیف فرمایا ہے۔ جو
 قریباً دو جلد کا ہے۔ اوس میں آپ نے مولوی اللہ ایک خاص
 اصطلاح میں منکر اس امر کا شرا وٹھایا تھا۔ کہ سوائے مسلمان
 نام کے کوئی دوسرا نام خفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قلن
 وغیرہ مگر قرآن و حدیث کے خلاف اور گناہ عظیم ہے

قبل ایلطیح رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ جس المناظرین
 سلسلہ احمدی نے تحریر فرما کر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا جو مجموعہ
 اور اتنا اوسواس کے نام سے مطبع النذیر میرٹھ میں طبع ہو کر
 مقبل خاص عام ہو چکا۔ اور مسلمان صاحب کو یہی اس
 رانم یا زمند نے پوری دیا جس کا آج تک جواب الجواب انصاف
 سے نہیں آیا۔ مختصر مسلمان کی یہ تعریف ہے۔ بفضل بشرط
 ضرورت جیسے عجیب غریب من گے یہ کسی معروض تحریر میں لانا
 اس قدر عرض کر دیتا ہوں کہ مسلمان مذکورہ جو جوابات
 خاص میں جن کا انہا دوسرے موصوفے کے لئے محفوظ رکھتا ہوں،
 سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک بے جا بغض و عناد سے لکھتے
 ہیں جس کا انہا ہر گاہ و بے گاہ نہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دلی سے
 کرنے رہتے ہیں۔ چونکہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنکی تعریف
 یہ ہے کہ

”اوجوشن گم است کر اسیری کند“
 اور شوی بخوشی نہ قوت نیکد مسکنے میں اور نہ تاب معاظہ۔
 اس لئے اکی طرف توہم کو۔ نے کی ضرورت نہیں تھی۔ بعد ازین
 آدم بر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر آپ کا مبلغ
 جو پورا۔ تو بڑے معالجہ مرید اکثر کے لئے اپنے شرم سے اور
 لکے پھر پھرتے۔ ان نحوہات کے استعمال سے تجارت جو طبع
 میں چڑھے۔ تو باز میں بیٹھ کر اقل قول بکھنے لگے۔ انکی دماغی
 حالت مجھوتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے ان کا تنقید
 مناسب جان کہ عجیب نسخہ سیرج تاثیر کو یاد دہا جس سے خلل طبع
 تو جانا مارا مگر مذہبی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایک بار عمل
 جراحی سے اگر پرزہ اپریشن کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور
 ہو جاوے گا۔ لہذا اب میں اوس پر جراحی عمل کرونگا۔ جس کے
 لئے کلورافارم سوئچایا جانا نابل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو
 کلورافارم سوئچاتا ہوں۔ دیکھتے جیسے کہ کیا عہدہ اپریشن تھا
 ہے یکم جون شب کو آپ کے بازو میں اپنے ہم جنسوں میں میں
 کریم وینگ ماروی کہ مرزا صاحب کی دفاتر بربنا و مبارکنا رہ
 رہتی ہے۔ جس پر مذہب ذیل بات چیت ہو کر تنقید و مانع کا نسخہ
 لکھ دیا۔

مولوی! مرزا صاحب نے اللہ سے مباہلہ کیا تھا کہ ہم دونوں
 میں سے جو کا ذنب وہ صادق کی زندگی میں طاعن یا سفید
 سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب نے عین سے ہلاک ہو گئے
 جن سے ان کا ذنب ثبوت ہو چکا۔

عاجز! شام اللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

نے نہیں کیا۔ البتہ دعوتِ مبارکہ شامہ کو دی تھی جسکو اس نے منظور نہیں کیا۔ اودھ گیا۔

مولوی اثناء اللہ نے ہرگز دعوتِ مبارکہ کو نہیں کیا بلکہ قبول کر کے دار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔

عاجز! مبارکہ آپ کس کو کہتے ہیں اس کی تعریف فرمادیں۔ مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرنا کیونکہ مبارکہ بہ وزنِ مقتدا ہے اور مقتدا میں مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مبارکہ میں بھی مشارکت باہمی لازمی ہے۔

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہیں کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مبارکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور شامہ کا ہوا ہے یا کم از کم حضرت اقدس کی دعوتِ مبارکہ کو ہی شامہ اللہ نے منظور کر دیا فیصلہ ٹھہرایا ہو؟

مولوی! بے شک میں دکھلا سکتا ہوں کہ ایسا ہی ہوا ہے۔

عاجز! آپ ہرگز نہیں دکھلا سکیں گے خواہ تمام شیاطین ابھریں لیکن کوئی امداد کے لئے دکھلا دیں۔ پس اگر آپ اس

بے ہودہ دعوے میں پکے ہیں۔ تو یہی تحریر کر دیجئے اور عاجز

بھی اپنا انکار یکدم تیلے۔ پہر ایک جگہ میں آپ اپنے دعویٰ

کے ثبوت میں حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوتِ مبارکہ پیش کریں جو شامہ اللہ کے مقابلہ میں ہے اور شامہ اللہ کا وہ

قبولیت نامہ دکھلا دیں جس سے اس دعوت کو منظور کر کے

اس سے دار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ اگر آپ ایسا دکھلا دیں گے تو

خبر آپ کو ایک اشرفی قیمتی حصہ روپیہ کی انعام دونگا۔

بہت قیل وقال کے بعد مولوی صاحب نے مسند جبریل

معادہ تحریر کر دیا۔

نقل معاہدہ مولوی شمس علی

”مولوی شامہ اللہ سے مرزا صاحب نے مبارکہ کیا اور مولوی شامہ

نے اسکو ان کے دار فیصلہ مان لیا۔ اگر مولوی شامہ اللہ نے اسکو

قبول کیا ہو اور اس نے مبارکہ کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو

فقیر اس معاملہ میں مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا۔

دستخط۔ شمس علی مسلمان یکم جون ۱۳۲۷

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

شامہ اللہ نے جب تک کہ مرزا صاحب نے مبارکہ نہیں کیا اور

حضرت مرزا صاحب کی دعوتِ مبارکہ کو منظور کر کے دار فیصلہ

ٹھہرایا۔ اگر مولوی شمس علی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ شامہ اللہ

نے مرزا صاحب سے مبارکہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوتِ مبارکہ کو قبول کر کے دار فیصلہ ٹھہرایا ہے۔ تو مبلغ حصہ انعام مولوی صاحب کے دونگا۔ دستخط قاسم علی۔

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس میں کسی وضاحت کی

م حاجت نہیں۔ صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعویٰ ہے

کہ شامہ اللہ نے مرزا صاحب کی دعوتِ مبارکہ کو منظور کر کے

دار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے

اس لئے مولوی صاحب دعویٰ کے ذمے اس کا ثبوت

تھکا۔ اور ثبوت میں اجتہاد دی اور قیاسی استنباط یا بے معنی

تحریر و تقریر کی ضرورت نہیں۔ مولوی صاحب کا فرض یہ تھا

کہ اصل وہ دعوتِ مبارکہ جو جناب مسیح موعود علیہ السلام

بقابلہ شامہ اللہ شائع ہوئی تھی۔ پیش کر دیں۔ دوم شامہ اللہ

کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس میں اس دعوت کو منظور

کر کے دار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ دکھلا دیں۔ مگر وہ ایسا ثبوت

لائے کہ ان سے۔ حسب قرار داد مولوی صاحب اتوار کو

دن یا پنجشنبہ شام کے برت خانہ کوڈیریل میں ہوا اپنے

فونہال اور دو تین دیگر متعلقین کے تشریف لائے

اور یوں گیا ہوئے۔

مولوی! میں ثبوت دے رہا ہوں کہ ایک تحریر لکھا یا اس کو

سن لو۔

عاجز! قبل از گفتگو یہ دو چار انسان جو موجود ہیں انکو

سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپ کا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ

کے سمجھنے میں انکو کوئی دقت نہ رہے۔

مولوی! ان سب کو امرتنازہ معلوم ہے۔

عاجز! آپ کا بتایا ہوا علم انکو معلوم ہے لیکن بالمرہ

میرے اور آپ کے ذریعے سے جو معلوم ہو گا وہ نہایت ضروری

ہے۔

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھا دیں۔

عاجز! سنے صاحبان۔ یہ معاہدہ (جیسے لکھا لکھ پڑ گیا)

مولوی صاحب نے مجھے لکھ دیا تھا اور اس کے مقابل میرا انکار

تحریری جس کی نقل انکو سنادی ہے۔ اس غرض

سے مولوی صاحب آج تشریف لائے ہیں کہ آپ کے سامنے

وہ سب پہلے حضرت مرزا صاحب کی دعوتِ مبارکہ والا

مضمون شائع شدہ پیش کر کے بعد از ان شامہ اللہ کا

قبولیت نامہ اس کے متعلق دکھلا کر حصہ انعام

حاصل کریں۔ اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون

کے پڑھنے سے ضرورت نہیں۔

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے۔ صرف دعوتِ مبارکہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے۔

مولوی! ہرگز نہیں۔ مقدم میری تحریر کو سننا ہے جس میں استنباط

کے فریقین کی تحریر دن سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔

عاجز! اس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ

صراحت النص سے ثابت کرنا ہو گا کہ یہ مرزا صاحب کی دعوت

مبارکہ ہے اور یہ شامہ اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ۔

مولوی! میں ایسا نہیں کر دوں گا۔ میری تحریر میں سب کچھ آ

جائیگا۔

عاجز! اچھا تو سنائیے۔

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کر کے) مبارکہ کے لئے ضروری

نہیں کہ فریق ثانی ہی قبول کرے تو مبارکہ ہو ورنہ نہیں۔

(یہ دعوے اودھ سے اور تعریف مبارکہ کے خلاف)

مٹا۔ روح علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے لئے بددعا

کی وہ سب روح کی زندگی میں ہلاک ہو گئے۔ (روح کا

مبارکہ نہیں ہوا)

سلا موعود علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کی وہ

سب اول کی زندگی میں تباہ ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ (اس کو

بھی مبارکہ تنازعہ سے کچھ تعلق نہیں۔)

سہ مرزا صاحب نے شامہ اللہ اور حیدر علی حکیم وغیرہ دشمنوں کو

کے واسطے بددعا کی اور ان کی ہلاکت کی پیشگوئی کر دی

مگر وہ زندہ ہیں اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہر

جو گئے (یہ جدید دعوے ہیں اور بالکل جھوٹ)

۵۔ مبارک احمد مرحوم کی وفات پر شامہ اللہ نے شائع

کیا کہ میرے مبارکہ کا اثر ہوا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔

لیہ شامہ اللہ کا شست بعد از جنگ ہو جو برکلا (واید زو)

۶۔ مرزا صاحب کی زندگی میں یہ مضمون شائع ہوا تھا

مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب میں شائع کیا۔ اس میں یوں

نہ انکار کر دیا۔ شامہ اللہ نے مبارکہ تو کیا ہی نہیں۔ پھر اس

کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مبارکہ کا اثر قرار دے

۷۔ مرزا صاحب نے تبصرہ میں لکھا ہے کہ میرا ایسا مبارکہ نہیں

یہ خلاصہ ہے کہ مولوی صاحب کے دلائل اثبات دعوے کا

جس کا جواب معقول و منقول سے مناسب وقت زبانی

دیکر مولوی صاحب کو ناکام و نامراد پس کیا کہو کہ اصل دعوے

سے میں باتوں کا کچھ تعلق نہ تھا۔ مفصل جوابات انشاء اللہ

ہم شامہ اللہ میں شائع کریں گے۔ جو یہ طوالت بیان کیلئے

۸۔ میں لکھا نام شعی الکلام علی ذلت المسیح علیہ السلام پر جو شامہ اللہ تیار ہوا ہے۔

اب صلیہ روپیہ

نقل و خواست مولوی صاحب

منگوائے بیتہ و قلم۔ یہی حضرت۔ ان جلد جاب
اس کا رقم کیے حضرت ہم نے آپ کی یہ کسی پر رقم کے

نقل عرضی معنی

مدعا علیہ یہ ہے کہ جو مدالت بحق مدعی صادر ہوئی جاوے۔
 عرضی قدوسی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن
 مدلی۔ سو دفعہ ۲۳ رجسٹر شدہ ۴
 اس عرضی و دعویٰ میں آپنے چار باتیں بیان کی ہیں
 ۱۔ مولوی گو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تھا کہ
 مدعی ثابت کر دے۔ کہ :-

دعای کیلئے دوسری نیت

عدالت کے بارے میں کہنے والے جو شخص صاحبِ کمال ہے کہ اس نے
 کس کو کوئی حق نہیں دیا۔ خود جانتا تھا کہ میں نے کسی کو بھی
 بڑی مشکل ہے اس ستر و عدالت کو ان کی عاجز نے محسوس کیا
 کہ ان کو صاحبِ لائے میں ثالث نامہ کچھ تیار ہوں چاہیے
 ثالث نامہ کچھ یا جس میں حضرت حسن ان ظہیرین ستر کو اپنا
 اہم نام لکھنے والے محمد بشیر ہو پالی مقیم ملی کہ اپنا ثالث قواد

... ..

مدنی کی نخواست یا تیسری فالت

عدالت کے حکم دیا کہ اس پر ارکاٹ لگاؤ۔ مولوی صاحب کے پاس سے بھی زیادہ شکل پڑی۔ کہ اب ارکاٹ لاون۔ مجبور ہو کر اٹھا۔ سے ہی جی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے اردو۔ بیٹے کیا کریں فرمایا اس لئے کہ تمہارے پر میں نے حسب خواہش تمہاری ناش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ارپڑی آپ کی بخت طوفانی۔ ہنوز نشان کا ملکہ نہ ہرنی خوراک حسب تجویز عدالت فیتین نے داخل کرنا ہے گھبرائے کیوں ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپ کے ساتھ ہیں۔ پیسہ پیسہ فی توئی چندہ کرو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو کہنا وہ آپ کی دستگیری اس دراندگی میں کریگا۔

مولوی! خرچہ ناش تو فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپ کو خرچہ ناش کے وصول کرنے کی ناش کرنی واجب تھی۔ جب حسب تخیل ساسی دگری ہو کر خرچہ وصول ہو جاتا۔ پھر یہ ناش کر دیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہو کر مولوی صاحب نے ارکاٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حفرۂ احسن النافین کے قادیان میں ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ میں بہت دیر اور طول ہو جاوے گا۔ آپ بطور خود ادن کو طلب کر لیں راقم نے جواب دیا کہ یہ عدالت کا مقدمہ نہیں بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جس پر کئی عدالت صرف ہو جائیں گی اس لئے میں اپنے ثالث کا نام خرچہ آمد و رفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہوں۔ عدالت طلب کر لے۔ وغیرہ تشریف لادیں گے۔ یہ میرا فرض ہو گا کہ میں انکو جو کچھ کے نتائج مقررہ پر آنے کے تکلیف عدل۔ عدالت نے اس کے ایک امر عظیم جان کہ مدنی کو پوچھا کہ آپ نے ایسا مقدمہ دعویٰ کیا کیا؟

مدنی! مدعا علیہ کے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعا علیہ نے کہا تھا کہ تم پر ہزار لعنت ہو کہ اگر تم جلد یہ ناش عدالت کو کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکھائی نہیں دیتی آپ نے مولوی کو کہ یہ بے جا حرکت کیوں کی؟

مدنی! میں لعنت سے ڈر کر مجبور ہوا۔ ورنہ میں تو مقدمہ نہ کرتا۔ عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہو سکتی ہے۔ آپ چاندھو سے چھوڑ دیں۔

مدنی۔ جو آک اللہ۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں اور مدعا علیہ کو

معاف کرنا ہوں۔

مدعا علیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہو کر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں یا عدالت پر آپ کا دعوئے ثابت ہو چکا ہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کر دیں۔ پھر آپ

اگلا فقرہ ابھی بیٹھ کر کہنا نہیں تھا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہیں ہم فیصلہ کئے دیتے ہیں۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کر کے) اچھا تو آپ بھی یہی چاہتے ہیں کہ دعوئے سے دست بردار ہو جائیں۔ تو بیان نکھائیے۔

مدعی! بہت اچھا۔ میں بیان کر رہا ہوں۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی نے کہہ کر عدالت کے دعوئے کو رد کر دیا۔

نقل بیان مدعی قرار صلح

میں اپنی دعوئے سے دست بردار ہوتا ہوں مقدمہ خارج کیا جاوے۔ پتہ ۲۹۔ دستخط میر حشمت علی خٹہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہو کر داخل دفتر ہو۔

پتہ ۲۹۔ دستخط عدالت

یہ بین ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے حسین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ سنگ۔ زہر و براؤٹھال کی دروغ بیانی ملاحظہ کر کے آپ ان ثالین الاش کے زخوف تصور کر جائیں ہوں گے۔ امرتسری شیطان اپنے پر چلچلیش مریضہ اور جلائے شدہ لہ کے صفحہ کا دم ۲۴ میں زہر سرخی۔ دہلی میں عجیب مقدمہ۔ مندجہ ذیل رقمطراز ہیں۔ بریکٹ ہماری جانب سے ہیں۔

یہ دہلی میں ہمارے دوست (الکفر ملہ واحد) کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دست کیلئے درد و اہل حدیث کو مخالفت اسلام و قرآن جانتا ہے۔ دیکھو اس کا رسالہ جو مسکلم المسلمین (مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزا کی تحریر) میں کہ مرزا صاحب اور مولوی شاد احمد کا مباحہ ہوا تھا۔ آخر ہوتے ہوتے یہاں تک بات ہوئی کہ منشی خد کو نے تحریری معاہدہ لکھ دیا کہ مولوی شاد احمد نے مرزا صاحب سے مباحہ کیا ہو یا اس مباحہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو

میں پہنچے۔ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کے دو گنا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکھے کہ اس کے دوست کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ شاد احمد نے مرزا صاحب کے ساتھ مباحہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباحہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہو گا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا دلائل کا خلاصہ اوپر لکھ دیا ہے۔ مولوی صاحب نے کیا ثابت کر سکتے تھے۔ خود سنگ زہر دہی ہم کو اپنا مباحہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباحہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کر دیں گے۔ تو ہم پہنچ مال انعام اس کو دیں گے۔ چاہے تو اپنے براؤٹھال کو بھی ساتھ ملا لے اور اس کے دلائل مثبت مدعا ہی نفل کر کے پہلے کو دہا دے مگر یاد رکھے کہ وہ ادھاس کا کوئی دوست اس سے وعدہ ہوا نہیں ہو سکتا کیونکہ

یہ بازو دوسرے آڑا ہے جوئے میں

مگر فریق مخالف نے تسلیم کر لیا آخر ذلت عدالت تک پہنچی (عدالت تک ذلت کس نے پہنچائی۔ ذرا اس کو بھی اپنے درست سے چھوڑ بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک

گریوٹ سامان میں۔ اس نکابلی کو اسلامی قوم کیلئے فضیلتہ جانکر ذیقین کو صلح کے لئے سہما یا منشی صاحب سے کہا کہ آپ پہنچے۔ کسی اسلامی شخص میں دین و دون کو ثواب ہو گا اور نہیں نے نہ مانا۔ پھر کہا کہ دونوں صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولوی صاحب نے جناب

مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی میں مقیم تھے۔ مگر مرزا کی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب کو ثالث مقرر کیا۔ قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور ثالث کا ناٹھنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر مرزا کی فریق چونکہ اس پر مصررا۔ آخر کار یہ بات بھی قرار پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سہما یا کہ آپ لوگ صلح

میں آپ ہی معاف فرمادیں (لعنتہ اللہ علیہ الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخ دلی سے معافی مانگ لیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔ (نتیجہ مولوی صاحب کی نہایت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہ دیکھانے کے قابل بھی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ دیکر ناش کی تھی۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ بذریعہ عدالت صلح وصول کو تھا عدالت کی انجمن دیکر ایسے دم دبا کر ہمارے کہ دعوئے ہی دست بردار ہو گئے اگر یہی فراخ دلی کا ثبوت مینا

تھا۔ تو جھک کر کرناش ہی کیوں تھی۔ جبکہ اوس کو اپنے
دعوے کا حال پورا معلوم تھا۔ دیکھئے اس میں امرتسری
شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جوڑ
لی نجاست پر سونہ مار کر کس قدر اپنی گندہ غری کا ثبوت دیا
ہے۔ کیا تو یہ بیان عدالت میں بہ اقرار صلح و یا جاتا ہے
کو میں اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہوں مقدمہ
خلج کیا جاوے۔ اور کہاں یہ نجاست خوری کر بڑی فحش
دل سے معافی نامہ لکھ دیا۔ نادان فاضل نے یہ ہی نہیں
سوچا کہ میں جو یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ معافی نامہ لکھ دیا۔ اگر کسی
نے کہہ دیا کہ شیطان یہ تیرا تیر سے ہزار کا سرخ
جوڑ ہے ورنہ وہ معافی کو کامیاب نہ کہتا تو کیا بتا دیتا
خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بد نصیب اہل خبیث
امرتسری سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنا اہل حدیث ہونا
ثابت کر سکتا ہے تو اس وقت ثابت کر کے دکھلاوے
اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ
اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھ کر خود ہی اوس کے
تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو کھدیا
ہی تاکیدی لکھ دیا ہے۔ اپنے پرچہ تلخیص میں نقل کیے
شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے
اور کوئی شرط سوائے اس کے نہیں کہ وہ مدت معافی نامہ
کی نقل شائع کرے۔ اگر وہ چاہے۔ تو شاعت سے اول ہم انعامی
رقم منیک میں جمع کر دیتے ہیں اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ
دہ اوس رقم کو خود وصول کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز
نہ کر سکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً
کوئی سزا تجویز کر کے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر
وہ حوصلہ کہتا ہے تو خود اس دعوے کو کرے جی اوس کے
دوست کیا تھا جسکو بقول علی نقل عبارت الہدیث مورخہ ۱۱۲۱
مسند چہ بالا میں تم نے لکھ دیا ہے۔ یعنی اپنا سبب نہ کرنا
حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت میں بلکہ کوئی نہ لکھ کے
مدار فیصلہ شہرانا اور اوس کو تحریر است طبع شدہ فریقین سے
ثابت کر دے تو یہی ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دیں گے
اور اوس کو صادق ان لین گے ورنہ بارہ رکھے کہ بصورت
ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتوں
کا مصداق ہوگا۔

نازل در ملکوتیوں بہ لعل خدا کی ہو
باور نہ ہو دی حکم وہ قرآن دیکھے
راقم عاجز فاسم علی احمدی تہا بایم خان دہلی۔

انتخاب الاخیار

ایرانی پارلیمنٹ۔ طہران کی خبروں میں بیان ہے
کہ ایک ایسی کانٹینٹینٹل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ
عظمیٰ کے سفیروں نے اپنی حکومت کے لئے پھر درجہ
کی ہے۔ شاہ نے بھی انہیں اپنی حکومت کی درخواست
قبل کرنے وقت بیان کیا کہ بیت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ
پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وعدہ کی ہے کہ
یہ عرضی وزیر اعظم کے پاس بھیجی جاوے گی۔

چمیلیوں کی بارش۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کے
اعاضین ایک عجیب و غریب کیفیت دیکھنے میں آئی ایک ٹن
پانی زور سے ہر ساقی معلوم ہوا کہ زمین پر چوٹی چوٹی چمیلیوں
کا گویا فرش چھپا ہوا ہے اور یہ سب چمیلیاں چاروں طرف
دوڑتی پھرتی تھیں۔ کتے اوں کے کھانے اور قلی لوگ
اوں کے کپڑے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور
انہوں سے کشت خست کے لئے اوں کا کوئی نمونہ باقی
نہیں رہ گیا۔ بھید کچھ نہ کہلا کہ یہ چمیلیاں کہاں سے آئیں
عجب نہیں کہ یہ اب باران کے ساتھ گری ہوں۔ لیکن
اس صورت میں دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیوں زندہ
ہیں۔ یہ بھی ممکن نہیں ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی
سے نکل پڑی ہوں لیکن کتب کے قریب کوئی دیا نہیں جو
اور ایک تالاب جو یہاں پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہیں
نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کچھ کی چمیلیاں ہوں گی اگر
ایسا ہے تو مدراس میں پہلے پہل دکھائی دی ہیں غالباً
بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہیں لیکن برسات
میں ہر ندی تالاب اور بڑے بڑے دریاؤں اور اوں
کی معائنہ شانوں میں کثرت سے چمیلیاں پھرتی ہیں۔
مگر مدظلہ مسافران حجاز خوش قسمت ہیں کہ وہ ان اس
بات کا اعلان کیا گیا جو کہ گذشتہ چند سال سے اڈولف کا جوش
کرایہ رہتا آیا تھا اوس میں ایک ٹنٹ کی تحفیف ہو گئی ہے۔
مگر مدظلہ سے جو پرائیویٹ خطوط طائے اوں سے معلوم ہوا
کہ فی الحال وہ ان کھانے پینے کی چیزوں کا خرچ بہت اڑھان
ہو گیا ہے جسے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزان ہے۔
تمام اطراف کے عید کے بعد یہ شمار حاجی روایہ ہو گئے
پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی معیت میں
مبتلا ہوتے تھے۔ اب گئی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبران

سننے میں آئی ہیں۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ کھانے میجر جن کے گھر پر بم لگا
ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار ادنیٰ گزار کر لئے ہیں
بہت سالانہ جنگ ہو رہی ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکوٹش جنرل
بہادر پنجاب کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ اب تار قیام انجمن سے
سنہ روان ملک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل
معاہد کو اوسط و جہ کی اجرت پر مقرر فرما دیا جاوے معاہد
موصوف نے ایک چارٹرڈ اکوٹش انجمن کے حساب کی پڑتال
کے لئے مقرر کر دیا ہے چنانچہ انجمن کے حساب کتاب کی جانچ
ہو رہی ہے انجمن مذکور نے پناہ سہا یہ ایک بینک میں رکھ کر
روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب سہانے کا طریقہ جاری کر
دیا ہے۔

لارڈ لینڈن کے سپرد دوم لارڈ چارلس فٹنار میں کی
شادی ماہ جنوری میں لارڈ مٹو وائس رے رکتھر ہند کی دختر
خورد لیڈی ویلیٹ ایٹس سے بھگتہ میں ہوگی۔ یہ شادی کئی
وجوہات سے تیز ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے
مطابق ہندوستان میں اس شادی کے موقع پر بڑی دھوم
و دھام کی جائے گی۔ دربار دہلی کی بیت سی باقون کا اعادہ اس
موقع پر ہوگا۔ لارڈ ویلیٹ سی مٹو فی شانہ طور سے اپنے ہماتوں
کی خاطر تو غنیمت کریں گے تمام والیان ریاست اچھوٹسی مانزا
اور اسٹل حکم انگورہ دہلی غوث کے افسر مدعو کئے جائیں گے
حضور وائس رے کی کونسل کے تمام ممبر مدعو اپنی لیڈیوں کے
موجود ہوں گے۔ لارڈ لینڈن سابق وائس رے ہند مدعو
لیڈی لینڈن کے اپنے بچے کی شادی میں اپنے صاحب
ڈیوگ اور ڈچز آف ڈیونشاہر۔ لارڈ ویلیٹ کری۔ لارڈ
اور لیڈی وائس رے کے شریک ہونے کے لئے انگلستان
سے ہندوستان آئیں گے۔

ہنر پٹیلی امیر صاحب کابل کو بھی بل شادی میں شریک
ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہ امیر صاحب کابل بھی
دس بارہ روز کے لئے جری طور پر مختصر خدمت دھرم کے ساتھ
تشریف لاکر جلد شادی میں شامل ہو کر شادی کی رونق کو دینا
کر دیں۔ مگر ابھی تک اس بارہ میں یقین کے ساتھ کہہ نہیں
کہا جاسکتا۔

گھوڑوں میں منجھار۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلوں میں
گھوڑوں کے منجھار کی دبانو دار ہو گئی ہے۔ منجھار۔ دہلی۔ اور میرٹھ
کی چاندنیوں کے گھوڑے کثرت سے اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں

ریوٹ جلسہ انجمن احمدیہ

جمادی ثانیہ ۱۳۲۸ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد

در دہائیکہ دل بیاں کا غنوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہیں ساقی تیرا
ایک زمانہ تھا کہ یہ دنیا کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی
برادران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تھا۔ اوس کے مبارک
دیوے کی برکتیں ہماری ہر حالت زندگی میں شریک حال تھیں اوس
کی محبت امیر مغللوں اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سالوں اور منہ
کے رنج دور ہو جاتا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اندر فرشتہ خصلت
ہمسایہ ہم کو یہاں تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے در دولت بر قدرت
دین کے واسطے چلا گیا۔ میری مراد اس وقت چودہویں رستم علی
صاحب ہے۔ جن کی عنایت کو انبالہ کے احمدی برادران
ایک عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں اولیٰ کی جدائی کا صدمہ
اصطلاح ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے
موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب
اپنے خلیفہ المسیح علیہ السلام عرض معروض کیلئے ایک ریپرینٹیشن
مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اولیٰ
کو خدمت دین کی اس سے ہی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی
ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جلسے کے بعد یک ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد
ہوا۔ اور شیخ عبد الستار صاحب جلد برادران کی پسندیدگی سے
چودہویں صاحب کی جگہ پر پرزیدت مقرر ہوئے۔ یہ سچ تو یہ ہے
کہ جلد برادران کی درخواست شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو
مہتممانہ منظور کیا۔ اور کرم اور نحو موجودہ ہمت و استعداد سے ہی
سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت
انشاء اللہ سلام کی ادائیگی کی واسطے زور دیا گیا ہے دوسرے
جسکی تاریخ ۱۵ مارچ حال کو مقرر کی گئی۔ جسکی بعد اٹھانے کے
بعد ارسال ہوگی۔

فضل احمد سکریٹری انجمن احمدیہ انبالہ چاؤنی

جواب خط
غلام حیدر صاحب گوجک۔ اچھا سرت آپ سے ہی
قیمت منظور ہے۔ پیسے پرے ارسال ہو چکے لیکن سل
جدید کی وصولی قیمت پیش کی گئی ہے ۱۰۔ دسبر کا پرچہ دی ہوگا۔
محمد رفیع صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المؤمنین کی
خدمت میں عرض کر کے جنازہ پڑھا دیگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے
داستانہ اجرتا جمع ہوتا ہے۔ مبلغ صمدیہ روپیہ ارسال فرمادیں
تذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۸۱۳۔ اگلی پہلی قیمت رعایتی وصول

آئندہ کے واسطے اگر اسکے ماہ میں وی بی کیا جائیگا یا تو پیر
میں قیمت مبلغ ارسال فرمادیں۔
تذیر محمد صاحب حکوال۔ آپ کے نام اخبار یہاں برابر روانہ کیا
جاتا ہے اگر آپ کو نہیں ملتا۔ تو ڈاک خانے سے دریافت کریں۔

سلسلہ حقہ کے نمبر

دوسری۔ قادریا بادی لکھنؤ	فتح محمد صاحب والہ
غلام قاضی	غلام محی الدین خاٹکے لکھنؤ
عمر دراز خان صاحب شہرہ	غلام نبی
گرگھ شکر۔ ہوشیار پور	سلطان احمد
محمد نواب خان صاحب مدرس	فضل
سکھانہ۔ ضلع بودیانہ	محمد حسین
رحمت خان برید کیشل برہم پور	غلام حیدر
ہوشیار پور	خدا یاد
ہست۔ جید کے لکھنؤ	کالو
والہ۔	سمون مصلی
نور محمد	سمون باوندہ
حیات محمد	مریم اول
غلام محمد صاحب مدرس گجرات	مریم ثانی
عبد الرحمن صاحب لالہ پور	حاکم بی بی
مسماں عایشہ امیرہ محمدین	فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
مقام گوجک	سید عتیق اللہ ولد سید
عبدل۔ سورج گڑھ۔ محلہ	خصلت شاہ مرحوم ذرخ آباد
جلال الدین صاحب چک ۱۸	امام الدین صاحب شاہ دیوال گجرات
ضلع بودیانہ	احمد الدین سلطان پور
سرفراز خان صاحب	عیدا
غلام احمد صاحب چک ۱۹۳	غلام حیدر
حیدر آباد سندھ	محمد بخش
منشی محمد ابراہیم صاحب	جبوا
یادگیر بری	قاد بخش
محمد اسماعیل صاحب چرخید	نور محمد
ضلع محبوب نگر نظام	محمد اسحق
امیر عبد الرحمن نوشہرہ	عائشہ
مہر خان صاحب ماتنجہ تحصیل	محمد جان مہر امیر
فتح جنگ	مسماں عزیز بی بی
محمد حسن صاحب پٹواری	مسماں مامون
بکھر۔ ضلع شاہ پور	مسماں جلتے

رہبر

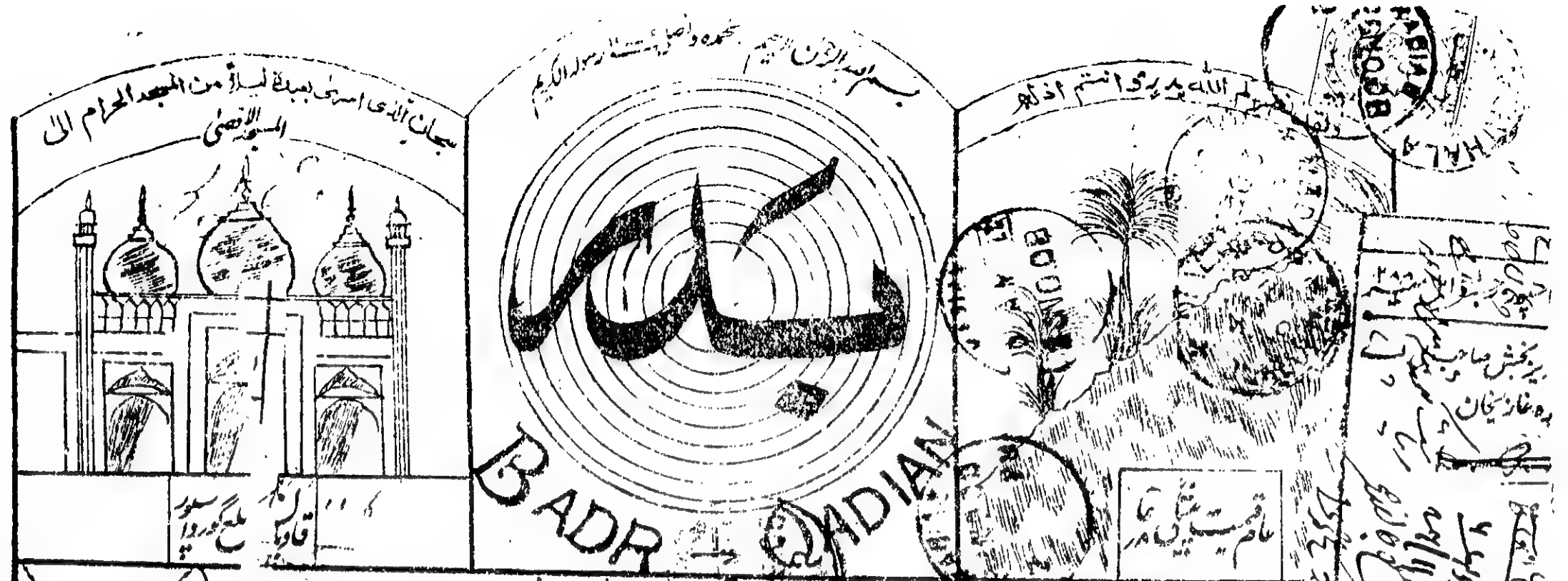
محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۳۱	میلان محمد دین صاحب ۱۳۵۰
محمد حیات صاحب ۹۲۳	طیش احمد صاحب ۱۰۹۱
محمد بخش صاحب ۲۰۲۸	بابر احمد بخش صاحب ۱۶۴
رحمت ۵۱۳	احمد علی صاحب ۱۹۲۶
غلام احمد صاحب ۳۳۲	میان فتح محمد صاحب ۲۰۲۴
فیاض الدین صاحب ۱۳۹	محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸
خدا بخش صاحب ۹۱۲	جون علی صاحب ۱۹۴۶
امیر الدین صاحب ۱۹۴۴	محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰
رحیم بخش صاحب ۵۵	رمضان علی صاحب ۱۱۲۷
جیو بخش صاحب ۵۷	عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹
فضل کریم صاحب ۱۲۸۰	حیدر شاہ صاحب ۵۴۰
اقبال علی صاحب ۱۲۸۳	نور حسن صاحب ۱۸۰
غلام محی الدین صاحب ۱۹۷۶	صاحب دین صاحب ۷۵
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲	محمد حسن صاحب ۱۸۱۶
محمد اسماعیل صاحب ۱۸۳۲	مولا بخش صاحب ۱۷۰۸

اصلی میراوریہ سرکاسٹر

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم
نور الدین صاحب رشتہ اللہ عنہ۔ سرمد حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی
نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول میرانی تولد علیہ السلام
تھے۔ سرمد قسم اول عار اور دوم عمر سوم عار و ہر قسم کی نقلی ادیکلاہ
ہی موجود ہے۔ المشترکہ احمد نور کابی۔ مہاجر از قادیان ضلع گدو پور

برائین حسیہ

برائین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی بعد از ختم ہو گئی ہے
اب برائین احمدیہ اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ جلد صمدیہ بے جلد
لیکن خریداران بد کہو واسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔
یعنی اوس کو برائین احمدیہ جلد چارہ پیسے (۱۳) اور
بے جلد صرف چار روپے پن وی جاوے گی۔
مینچر ملہ۔



چو گویم باتو گرا کی چہا درخا دیان بیہ... دوا بی شفا بی غرض ارا لایمان بیہ

مورخیم ذیقعدہ ۲۶ قوسبر ۱۹۰۰ مطابق ۱۲ مگبر ۱۹۲۵

سارے جہان اچھا دارالامان... دارالامان بہار جنت نشان ہمارا

دستور العمل	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مہرب	دس شرائط بیعت	کے لئے کس کی بات
<p>عام قیمت اخبار سالانہ بغیر وصول قیمت پیشینہ صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جادیکا خط و کتابت کیوں سٹے جوابی کارڈ آنا چاہیے۔ درجہ جہاں معذور رستہ زر الگ دوسری جادگی اخبار میں جہاں جادے گی اگر رسید دو ہفتہ تک نہ چپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیے تمام ترسیل زر بنام بیان سراج الدین عمر پور پرائیڈر قادیان ضلع گورداس پور ہو۔ منجانب</p>	<p>مسلمین از فضل خدا ہم برین از دار دنیا بجزیم باوہ عرفان ما از جام دست دامن بخش بدست مدام جان شدہ با جان بہر خدایان برنجت را برودت را خستام آن نہ از خود از جان چاہے بود وصل دلدار از لہجہ احوال ہر چہ زبانت شہد ایمان است سکون سخن نعت است سکون سرور من خدا است آنچہ در قرآن بیانش با یقین سر کرانکہ کند اناشیاء است نزد کفر است خلیل و باب</p>	<p>کے لئے کس کی بات کسی بیعت کے عہد ہونے پر اور کس سے بیعت پچھلے کا بلکہ قدم اس کے لئے ایک گناہ ہے کہ انہی کے اور نہ اوست ہوا و بیعت کے لئے نہ آجائے گا۔ اور قرآن میں کی حکومت کو بہ کلی اپنے اور قبول کر لیکہ اتر قال اللہ قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دینا ہم۔ یہ کہ تجھ اور خود کو بہ کلی جیو دے گا۔ اور خود کو اور عاجزی اور خوش خلقی اور علیہ اور سکینی سے زندگی بسر کر لیکہ ہشت۔ یہ کہ دین اور دنیا کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھنا ہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں حصہ لیتا شغل رہیگا اور جو ان تک میں چل سکتا ہے۔ اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچانے گا۔ وہم نہ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لحد بہ اقرار طاعت و موعودت باندہ کہ اس پر تاہ وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر نام نہائیوں اور نامہنوں اور</p>	<p>اول بیعت کتبہ ہے۔ (۱) سے بعد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوئے نہ ہوں۔ جب ہشتاد و دو یک جو وہ اور زمانہ اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و بیعت اور فساد اور دنیا و سکے طریقوں سے بیعت رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اہل کاسلوب نہ ہوگا اگر کسی کی بیعت نہیں آوے۔ سوم یہ کہ بلا غم و خوف و ترس و ہراس و کھڑکھڑاہٹ کے اور کاتار و ہراس اندھے اور مسخ و تہجد کے پڑے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برہم دے دے اور ہر روز اپنے گنہگاروں کی معافی مانگے اور استغفار کے لئے من و اوست اختیار کرے گا۔ اور دل بہت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرے اور اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز لپکا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عوام اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف دیگا نہ زبان سے نہ لہجہ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال میں رنج و راحت اور عسر اور آسہ اور نعمت و ہزار میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ اور ہر حالت راضی بہ قضاء ہوگا۔ اور ہر ایک وقت اور مکہ کے قبول</p>

وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعود بیعت لیتے تھے اور ان میں آیت دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اللہ اللہ وحده لا شریک لہ داشتہ ان عہد امینک و سولہ۔ ۲ بار پڑھیں احمد کے اہل
پران تمام گناہوں کو توبہ کرنا میں نہیں میں گرفتار رہا اور میں سے دل سے اقرار کرنا میں کہ جہانگیر میری طاقت اور مجھ کو ان تمام گناہوں سے بچا رہا اور میں کو دنیا پر غم نہ رکھو لگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب اوب الیہ ۳ بار۔ دہ الی ظلمت
نفسی واعتذرت بذی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ سے میرے رب میں اپنی جانی ظلم کیا اھا پھر گناہوں کو اقرار کرنا میں میرے گناہوں کی بخش کر دے سوا کسی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ حاضرین میں بیعت کنندہ اور اگر
متعلقین کو دعا کرنے میں حضرت خلیفۃ المسیح و المہدیؑ مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ پڑھتے ہیں جن میں اللہ کے ساتھ ہر تمام اہل شرک کے ساتھ بیعت کرنا میں جن شرک کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت کیا کرتے ہیں اور ان
اور اگر تاہم ان کے خصوصیت سے قرآن و سنت و احادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور سچے عمل کرنا کو شش کر دینا۔ اور انصاف اسلام میں جان و مال سے بقصد سعادت و طاقت کر لیتے رہو لگا اور ان نظام مذکورہ بیعت اختیار کرے کہ لگا۔ اور اپنی ان

دہ پڑھیں قادیان میں میان سراج الدین عمر پور پرائیڈر پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے بہ اہتمام منشی محمد صادق منیر الطبع و اخبار جہاں شائع کیا

بدر پریس قادیان میں میان سراج الدین عمر پور پرائیڈر پبلشر اور پرنٹر کے حکم سے بہ اہتمام منشی محمد صادق منیر الطبع و اخبار جہاں شائع کیا

[illegible]

۱۔ قادیان میں ہو گا تاہم کے متعلق بعد میں احباب کو اطلاع

بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد کا فیصلہ

پروگرام جلسہ لائے صدر مخبر قادیان

بمقام قادیان ضلع گوردوارہ پنجاب

۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعہ

اجلاس مجلس معتدین

۲۶ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز ہفتہ

صبح سے دوپہر تک اجلاس مجلس معتدین - کھانا

نماز ظہر

بعد از نماز ظہر ۲ سے ۳ بجے تک

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و

مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت مولانا مولوی حافظ
حکیم نور الدین صاحب ادا ام اہد برکاتہم -

بعد از دوپہر ۳ بجے سے ۴ بجے تک جناب صاحبزادہ
حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ و بیڈیٹر
تشہید الاذن کی تقریر -

نماز عصر

بعد از نماز عصر تا ۵ - متفرق تقریریں -

کھانا و نماز مغرب و عشاء

شب ۶ بجے سے ۱۰ بجے تک انجمنہائے احمدیہ مختلف
ڈیلیگیشن کا کانفرنس

۲۷ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز اتوار

کھانا صبح

۱۰ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک قرآن شریف
۱۲ بجے سے ۱ بجے تک لکچر جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب
صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ سل اسٹنٹ سرجن
لیکچر اریڈیکل کالج لاہور -

(مضمون - ہم کس طرح سے ترقی کر سکتے ہیں -)

۱ بجے سے ۱۲ بجے تک تقریر جناب سید حامد شاہ صاحب
سرٹنڈنٹ عدالت یا کوٹ

۱۲ بجے سے ۱ بجے تک - نظم جناب میر قاسم علی
صاحب دہلی -

۱ بجے سے ۲ بجے تک - لکچر جناب ڈاکٹر تیز محمد
شاہ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس۔ سل اسٹنٹ سرجن
اسٹنٹ کمپیکل اڈر انجینئر گورنمنٹ پنجاب لاہور
۲ بجے سے ۳ بجے تک - نظم من تعینت حضرت مسیح

موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام - لکچر جناب
حکیم احمد حسین صاحب لائل پور پریس -

نماز ظہر

۲ بجے سے ۳ بجے تک - لکچر جناب مولوی
صد الدین صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ پروفیسر ٹریننگ
کالج لاہور

۳ بجے سے ۴ بجے تک خطبہ حضرت مولانا مولوی
سید محمد حسن صاحب فاضل امرہوی

۴ بجے سے ۵ بجے تک - متفرق تقریریں
کھانا و نماز مغرب و عشاء

۵ بجے شام سے ۶ بجے تک

نظم مختلف احباب

۶ بجے سے ۷ بجے تک

لکچر انگریزی جناب ڈاکٹر حافظ خلیفہ رشید الدین صاحب
ایل۔ ایم۔ ایس۔ سل اسٹنٹ سرجن سابق لکچر اریڈیکل
سکل آگرہ و اسٹنٹ سکریٹری صدر انجمن قادیان
مضمون - تبلیغ اسلام - انگریزی بولنے والے ممالک

مین

Propagation of
Islam in English
speaking countries.

۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز پیر

کھانا صبح

۱۰ بجے سے ۱۱ بجے تک - ذات قرآن مجید
۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک - رپورٹ سلاطین

صدر انجمن احمدیہ قادیان جناب مولوی محمد علی صاحب
ایل۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ بی۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنس
محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پریس -

۱۲ بجے سے ۱ بجے تک

نظم از جناب منشی ذوالفقار علی خان صاحب الہکار

ریاست رام پور - اضلاع متحدہ -

۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک

جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ بی۔
ایڈیٹر چیف کورٹ پنجاب و سکریٹری صدر انجمن قادیان
مفسرین - ایل۔ بی۔ برادران سلمہ عالیہ احمدیہ

نماز ظہر

۲ بجے سے ۳ بجے تک

تقریر حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب خلیفۃ المسیح موعود و
مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت مولانا مولوی

حافظ حکیم نور الدین صاحب ادا ام اہد برکاتہم -
۳ بجے سے ۴ بجے تک

تقریر جناب مولوی غلام حسین صاحب سب رجسٹرار پشاور
کھانا و نماز مغرب و عشاء

۴ بجے سے ۵ بجے تک - نظم
۵ بجے سے ۶ بجے تک - لکچر جناب شیخ یعقوب

صاحب تراب ایڈیٹر انکم -
۶ بجے سے ۷ بجے تک خاتمہ بر دعا -

خاکسار خلیفہ رشید الدین

نصف کرایہ

جسٹ برادران احمدیہ کو واضح ہو کہ خداوند تعالیٰ کے

فضل و کرم سے حکم دیئے گئے بہت مہربانی کی ہے
کہ میاں اور قریب سے وہ جس کی گارین کا کرایہ نصف ہو گیا ہے
لہذا ان صاحب جہ پر تشریف لانا چاہیں - اونکو وہ جس

کو وہ یا تو مالدار سے خود سارا ٹیفیکٹ جملہ دسمبر شہر
مین شریک - ہونے کا منگائیں - یا اپنے غرض کی انجمن

کے سکریٹری صاحب کے حاصل کریں - مین امید کرتا ہوں
کہ تمام صاحبان جن کا آنا بیان ہو سکتا ہے - حتیٰ ان

تشریف لائے کی کوشش ہو فرمائیں گے -

نوٹ - اول اور دوم درجہ کا کرایہ بڑے دن کی
تعمیلات پر ہیشہ نصف ہوا کرتا ہے -

والسلام - خلیفہ رشید الدین

اسٹنٹ سکریٹری ۲۰ نومبر شہر

بسم الرحمن الرحيم
محمد بن عبد اللہ

سونو الوجہ جاگو اب وقت ہے

جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہم اللہ! ہمارے اعراض کرنا اسے کج شر نہ ہین۔ آسمان زمین۔ سورج چاند۔ سیارے۔ حجر۔ شجر۔ دریا۔ نالے۔ سب ہی شہادت دی۔ کہ احمد قادیانی اور نقالی کا مسل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا بر وز ہے۔ میں کسی غیر ملک اور گزشتہ زمانہ کا ذکر نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی چوٹی سی شہرت اپنے علاقہ میں جو کچھ دیکھا اور سنا اس کا بیان کرتا ہوں حدیث کے مطابق رمضان کے مہینہ میں کسوف خسوف کا نشانہ دیکھا۔ پھر بخون کی نسبت بہت اندیشہ کر جا شہادت مارا جس میں یہ شعر درج ہے

گر آن چیز ہے کہ ہے نیم غریزان نیز دیدند
ز دنیا تو بگردنہ کے بچشم زار و خونبارے

اسکو پڑا اور اپنے اہل من کو پھر سنایا جسکی سیٹی کو شہداء میں اپنی آنکھوں سے روز روشن کی طرح دیکھ لیا ہر طرف سے روئے اور پیتے کی آواز آتی تھی رات کے اندھیروں اور نیم جھگڑوں میں جس تکلیف کے ساتھ لاشوں کو ٹٹی میں چھپایا اس کا نقشہ اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ ایسے ہی شیخ واسے امام کی صداقت پر سینکڑوں درخت سوکھے۔ اور خشک شہادت دے رہی ہیں۔ اہل امام پیچیس من کے بعد ایک واقعہ ہے جسے آسمان سے انکارے برائے دشمن بھی اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ خیر تو پچھلے دنوں کی باتیں ہیں۔ جو کچھ اچھل پڑا اور جو اسے اس کو دیکھ کر برے بڑے عمرادرین رسیدہ آدمی حیران ہیں۔ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات تھے۔ (۱) آسمان ٹوٹ پڑا سارا (۲) داسٹو علی الجودی۔ (۳) صحن میں ندیاں چلین گی اور سخت زلزلے آئیں گے (۴) ایک دبا پڑے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی وحی کے مطابق ہم سب شہداء کو جمعہ کے دن آسمان ٹوٹ پڑا۔ اور اس زور سے پانی برسا۔ کہ گلی کو چون سے گزنا شکل ہو گیا۔ اور مکانات کی مٹی وغیرہ روئی کی طرح اڑنے لگی۔ لوگ گہر دن کو چہرہ کرہاگ نکلے۔ پانی کی آواز سے بات ہی سنائی نہیں دیتی تھی۔ کبھی اس طرف سے زیاد نکلتی۔ کہ فلان آدمی مکان کے نیچے دب گیا۔ کبھی اس

طربست دور ہو کر یو کی آواز آتی۔ الغرض ہم سب کو دن ہمارے لئے قیامت کا فوج تیار ہم نے قوی بھیجا کونج جمعہ کا دن ہے۔ ضرور قیامت آگئی۔ ہمارے نزدیک کس اور چوہا سیدین شاہ دوشادہ مقام میں ہزاری پانی بہان۔ ستر گز تک ہے۔ اور ستر روز یہاں سے اس قدر پانی گذرا کہ درخت جو اس کے اگرو دکانات اور کانات وغیرہ سوتھے۔ سب کو ہا بے گیا۔ بعض آدمیوں کو رکازوں کی چمتیں اور پچلی دیواریں پھاڑ کر نکالا گیا۔ کٹاس میں ایک عمدہ قابل دید تالاب تھی۔ جس میں دور دورہ بندہ لوگ آکر غسل کرتے ہیں اس کے کنارے بڑے بڑے پختہ مکانات تھے اور پچھلے سال ہزاروں روپیہ کی لاگت سے ایک بلی میں بنوایا گیا تھا۔ پانی کے آگے ایک دیکھ سے مکان اور درخت تالاب میں گر پڑے اور بلی کو نام نشان نہ رہا۔ دوسری تالاب پر سکھوں کے زمانہ سے آج تک اپنے دار بانظار سے خوش کرتا رہا۔ کج اچھا نظر آتا ہے۔ کٹاس اور چوہا سیدین شاہ کے درمیان جس قدر پل ہے سب ٹوٹ گئے جو ٹرک ہی اب تک اس پر چلا نہیں جاتا۔ ہر طرف سے پانی جاری ہے اس علاقہ میں جعفر گاون میں سب کے سب میلان اور غیر آباد نظر آتے ہیں۔ جہاں دیکھیں پتھر دیوار کے دوسرے اور مکانات کے بلے دکھائی دیتے ہیں۔ اول تو غریبائی میں اتنی طاقت کمان کہ نہ کمان کوئی روپیہ بوسیدہ اجرت دیکھے دوم۔ ہمارے کہہ کر شہر کے کوئی گھر خالی نہیں۔ علاوہ ہمارے بعض گھرانوں میں دباے بیٹھ ہی پھرتے ہیں۔ اس پر زلزلوں کے دہکتے خطرہ اور خوف کو اور بھی بڑا ہے میں چنانچہ ۲۷ رمضان کی رات کو زلزلہ آیا۔ اور آج ۲۸ رمضان کو پھر اسی وقت پر خوب جھٹکے دیکر غافلوں کو بیدار کیا حالانکہ اس علاقہ میں پچھلے دوروں کا زلزلہ کا نا ہی ایک نیا واقعہ ہے۔ پس جو لوگ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراض کرتے تھے وہ خود چاہتے تھے کہ وہ ایک طرف ان الہاموں کو پڑھیں اور دوسری طرف ان واقعات پر نظر ڈالیں۔ کہ آسمان اور زمین نے آپسے حق میں گواہی دی ہے یا نہیں۔ پھر اسے منکر و تم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دو گے اور اس ضد کو چورو در نہ تباہ ہو جاو گے۔ ہماری قوی دماغ ہے کہ خداوند مکرور ہدایت کرے اور ہمیں اپنے مذہبوں سے بچاؤ۔ آمین۔

کرم داد احمدی از دو المبال

سلسلہ عالیہ کے نو نمبر
ذیل کا خط اگرچہ دیر کا ہے مگر اس کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد و نفلی سبط رسولہ الکریم علی جناب حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مولانا سلوی نور الدین صاحب دام برکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ملازمان بندہ دست کج سے پہلے حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے اور دعوت و دعوت کے سیکر تھے اور جب تک آنحضرتؐ زندہ رہا۔ ہر ہفتہ اور کئی دوسرے ہمدونیت و مسیحیت کی تحریک کی اور بدھمتی سے آنحضرتؐ کے مصدق نہ ہو سکے۔

اب نشی محمد ظہیر الدین صاحب احمدی کی دفتر اور دلائل تقریروں سے ہمارے تمام شکوک و شبہات بفضل خدا بکلی دور ہو گئے۔ اس لئے اب ہم صدق دل سے جناب امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمدونیت و مسیحیت کے قابل ہو سکتے ہیں اور ان کا جناب اللہ ہونا صدق دل سے ماننے میں اور ان کے دعوے پر ہر طرح سے ایمان لاتے ہیں لیکن چونکہ آنحضرتؐ وفات پا چکے ہیں اور جناب والا ان کے خلیفہ اول مقرر ہوئے ہیں اس لئے باوجود آپ کی خدمت بابرکت میں بیعت کے واسطے درخواست کی جاتی ہے۔ اس پر ہر ہفتہ جناب الزارہ کرم ہماری اس عاجزانہ درخواست کو منظور فرمایا کریں اور خداوند کریم سے ہماری فلاح داریں۔ لے۔ لئے دعا فرمائیے گا سارا گل محمد۔ ملک مظفر خان شیخ نعمت اللہ خان از بہرہ انی ضلع حصار

المفتی

عیسائیوں کے ہاں کھانا
ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے پوچھا کہ عیسائیوں کا کھانا کونسا ہے۔ فرمایا عیسائی کیا اگر مسلمان ہی بلا تجھیر ذبح کرے یا ایسی طرح جانور کو مارے جو ذبح کا طریق نہیں جیسا کہ اچھل یورپ میں بعض جگہ کرتے ہیں تو وہ کھانا مسلمان کیواسطے جائز نہیں۔ ان عیسائیوں کی طبیعت چیز چکی ہو وہ جائز ہے کہ مسلمان کھائے۔

عیسائی عورت سے شادی
اوی شخص نے سوال کیا کہ کیا عورت عیسائیوں کے ہاں شادی جائز ہے۔ فرمایا مسلمان کیواسطے عیسائی عورت کے ساتھ نکاح کر لینا جائز ہے۔ عیسائی مرد کے نکاح لیکن مسلمان عورت کے واسطے جائز نہیں۔

سیح صلیب کا ہین مرا

لاہور کے اخبار ہندوستان مورخہ ۱۰ اربو لائی شنبہ ۱۰
ایک مضمون نکلا تھا ہین ریاضت کیا گیا تھا کہ حضرت یسوع
علیہ السلام صلیب پر فرست دیئے گئے تھے یہ مضمون
کسی انگریزی کتبستان اگلاس سے ہم نے بہت کوشش کی
کہ اس مضمون کا خاکہ ہم کہیں۔ اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر کو
خط لکھے۔ وہ جواب دیا۔ یہ کا اتفاق ہوا۔ تو ایڈیٹر صاحب
سے ملاقات کرنی چاہی۔ مگر معلوم ہوا کہ گذشتہ ہینین میں
اخبار ہندوستان کے ایڈیٹر بن اساف میں ایسا جلد جلد بغیر
دوبدل ہوتا رہا کہ اس مضمون کے متعلق اب کوئی اور نیا
ہینین ہر سکتا اس واسطے ہم نے اپنا اس کتاب کا پتہ لگانے کے
واسطے امریکہ خط لکھا گیا ہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اصل کتاب
دیکھنے کے بعد اس کے متعلق کچھ کہیں۔ چونکہ امریکہ سے
خط ویرین آتا ہے۔ اس واسطے سب سے پہلے ہی مضمون نظر آن
کی خاطر نقل کر رہے ہیں۔

۱۔ امریکہ کے شہر شکاگو میں۔ انڈیانا میں ایک
کچنی ہے اس نے محل ہی میں ایک نہایت دلچسپ کتاب
چھاپی ہے اور اس کتاب میں سیح کے معرب ہونے کا
مفصل تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب میں ایک ایسی شخص کا
خط درج ہے جو سیح کا ایک ساتھی تھا اس نے اپنے ایک
دوست کو اس وقت جبکہ سیح کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا لکھا
تھا۔ یہ شخص دوسری سوسائٹی اسکندری نامی کا ایک ممبر تھا
اور راقم خط سیح کی سوسائٹی کا ممبر تھا۔

ہم اس وقت یہ بحث نہیں کرنا چاہتے کہ یہ خط اصل ہے
یا جعلی کیونکہ یہ فیصلہ وہ لوگ کر سکتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے
ہیں کہ جو کچھ اس عجیب غریب خط میں لکھا گیا ہے وہ بالکل
قرین قیاس ہے اور کوئی بہت ایسی ہین جب اعتبار نہ ہو سکے
کیونکہ جو کچھ بائبل میں درج ہے اس سے بیان برابر ٹکراتا
ہے اور کسی طرح سیح کی تعلیم اور اثر کو کمزور نہیں کرتا۔

اس خط میں لکھا ہے کہ سیح یحییٰ سے ہی ایسٹری
لوگوں کی برادر ہڈ (جماعت) کے لئے ہی پرورش کئے
گئے تھے اور وہ فرشتہ جس نے سیح کی پیدائش کی پیشگوئی
کی تھی وہ بھی ایک ایسی شخص تھا۔ سیح کے فرضی باپ یوسف

کی نسبت لکھا ہے کہ وہ بھی برادر ہڈ کا ایک معمولی ذوقور
ممبر تھا اور اس پر سوسائٹی کے دیگر شرکار کی ہر وقت نگرانی
رہتی تھی اور اس حفاظت و نگرانی میں سیح کو پاگیا ہوتا چھٹی
سی عمر میں ہی سیح اصداون کے چچا زاد بھائی یوحنا کو سوسائٹی
میں شریک کر لیا گیا تھا۔ ایسی لوگ بڑے شریف ہوتے
تھے اور انہیں تمام نیک صفات موجود ہوتی تھیں۔ وہ
گوشت خنہیں رہتے تھے اور نہایت سادہ زندگی بسر کرتے
تھے اور تمام جذبات پر قبضہ رکھتے۔ یہ چونکہ اس وقت
میں ہی خطبات سے اور علامات ساخت ہوتی تھیں
اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ وہ موجودہ فرقہ فری میسن
یا پیش خیمہ ہزارہانہ قیام کے تمام فرقہ بن ایسٹری
سب سے زیادہ پاک خیال کیا جاتا ہے اور کوسا جاتا ہے
کیسیح کا اس فرقہ سے تعلق تھا۔

بائبل میں ایک بات کا ذکر نہیں کیا گیا ہے
اور وہ یہ ہے کہ جب سیح طفل نے خاصہ فطرت مباحثہ
کیا تھا اس وقت سے لیکر تین سال کی عمر تک اس کا
پتہ حال نہیں بتایا گیا کہ وہ کہاں رہا یہ دعویٰ ہے کہ
جاتا ہے۔ یہ زمانہ سیح نے اپنے فرقہ کے اسبل فلسفہ
سیکھنے میں صرف کیا جس سے کہ وہ متعلق تھا اور ان
اس ہی فرقہ کا استاد بن گیا خط زیر بحث کے آغاز میں
سیح کا حلیہ درج ہے جو سچواری پلی اس لین ٹیونس گورنر
یہوداہ لکھا گیا ہے۔ یہ شخص پلاطس کے جس نے سیح
پر حکم سزا صادر کیا تھا۔ پیشہ حکم تھا اس میں لکھا ہے کہ
ایک دراز قد اور شکل جوان چہرہ پر ایسا عجیب
ہے کہ جو دیکھتا مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا لب اور
ناک کے نچھنے بھی بے عیب۔

ریش گھنی نہایت لمبی نہایت چوٹی اور بیچ
سے جدا شدہ۔ آنکھیں نہایت خوبصورت۔ سبج کی شعاؤں
کی طرح تیز۔ اور کوئی شخص اس روشنی کے سبب آنکھ مار
دیکھ نہیں سکتا۔

علم کے سبب تمام شہر پر ظلم حیران ہے۔ گو
کبھی ایک حرف نہیں پڑا مگر سب موم سے واقف
وہ ہندل پیرون میں (اس قسم کی جوتی میں کوپستون میں
چلی گئی تھیں) ہوتا ہے اور سرنگا کہتا ہے۔ اکثر
لوگ اس کو دیکھ کر ہنستے ہیں لیکن اس کے روبرو جب
بات کر سکتے ہیں تو اس سے ڈرتے ہیں اور کانپتے
ہیں۔ کہتے ہیں کہ ایسا شخص اس ملک میں نہ دیکھا گیا کہ

نہ سنا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان لوگ جس سے کہتے ہیں کہ سیح
کسی کو کہتے ہیں سنا اور یہ یقین سیح کو کہتے ہیں نہایت شاندار
ہے بہت سے یہودی اس کو بڑے بڑے جانتے ہیں بعض کہتے
ہیں کہ وہ حکومت کے خلاف ہے۔

یہ سب قبول کر۔ تھے ہیں کہ آؤں گے کہی کہی کو نہیں
سنا بلکہ جتنے بڑے بڑے ہیں اور اس سے۔ ان میں اور
اس سے۔ ہینین کہتے ہیں کہ ہم اس کی ملاقات سے پہلے
نفع اور تفریحی تھی ہے۔

مذکورہ صدر رپورٹ گورنر لین ٹیونس نے اس پر
ٹیسٹس کو جو اس وقت حکمران تھا۔ سترہ من جلد اس میں کی
تھی۔

اس بیان کے بعد خط مذکور میں سیح کے فتوے موت
کا حال درج ہے۔ جو گورنر پلاطس نے صادر کیا تھا اس میں
جرائم کی ایک لمبی فہرست دی گئی ہے اور جس کی شہادت
دانیال۔ ربانی۔ یوسار۔ ربانی۔ راقیل۔ ربانی اور کپیٹ شمیری
سے دی۔ آخر حکم میں یہ درج ہے کہ سیح کو صلیب گاہ تک
معرب کر کے لے کر شرفروں دروازہ سے باہر
لے جائیں۔ یہ علم سزا تاج سے کے پتھر عبرانی زبان میں
کندہ تھا اور جسٹس نے عین جبکہ قدیم مرا کیو لا کو دیا گیا تھا
ملا تھا۔ اس کا ترجمہ فرانسیسی کشتوں نے کیا تھا۔ اور پھر
یہ اصل چارم کے گرجا میں ایک لکڑی کے صندوق میں
بند کر کے دفن کر دیا گیا تھا۔ یہ خط ایسی خط جس کا ہم نے
ذکر کیا ہے ایک۔ یہ ان ہی فقرہ کے رہنے کی قدیم عمارت
میں ابی سینیا مرکشاں کہنی کے ایک ممبر کو دستاب ہوتا تھا
پر یہ ایک فرانسیسی کے ہاتھ میں پڑا اور اس نے اس کو
چھپ کر معلوم کیا کہ کیا مضمون ہے یہ پارلیمنٹ (چپڑا کا
کاغذ لکھا ہوا تھا۔ یہ مکان جس میں سے یہ خط ملا تھا۔
ایسی لوگوں کا مکان تھا اور یہاں ان کی لائبریری تھی
اتفاق سے یہ خط پڑا رہ گیا تھا۔

اس میں سیح کا حلیہ اور ان کی تعلیم اور جو کچھ کہا گیا
صلیب پر ہونے۔ سب مفصل درج ہیں یہ بھی مراد نہ تھا
ہے کہ سیح صلیب پر مرے نہیں بلکہ دونوں چوبون
کے اوپر اوپر لٹکائے گئے تھے مر گئے تھے۔ یہ بھی کہا
ہے کہ صرف ہاتھ میں یحییٰ ٹھوکی گئی ہینین۔ پیرون
میں لگانے کا دستور تھا۔

سیح نے شراب اور مرہ جو کہ جو کو بے خوش کر
دینے کے لئے دیا جاتا تھا نہ کیا کیونکہ کچھ معلوم

اگر یہ تھا۔ کہ یہ داروئے بیہوشی ہے اور وہ بے ہوشی میں نہ چاہتا تھا۔
چونکہ مسیح اپنی صلیب پر گئے گندھے پر خود مقام
ملاوری تک گیا تھا۔ اس لئے وہ پیشتر سے ہی ہمت
تھک گیا تھا اور جب اس کو صلیب پر چڑھایا گیا تو جتنے
عرصہ میں کسی شخص کو مر جانا چاہیئے وہ پیشتر سے ہی
بے ہوش ہو گیا۔

یوسف امدیو لاش لے جانے کی اجازت کی
تھی اور سپاہیوں نے اس کو مردہ سمجھ کر اس کی قبر میں
لی ٹھکانا نہیں توڑی تھیں۔ بلکہ جب پہلو میں زخم لگا یا گیا
تھا تو اس سے کوئی خطرناک مقام زخمی نہ ہوا تھا بلکہ زخم
سے یہ ملاحظہ نکلا تھا اور چونکہ ایسی جانتا تھا کہ مردہ جسم
سے گاتر سے خون کے دو چار قطرے نکلا کر نہ بہیں
وہ سمجھ گیا کہ مسیح مرا نہیں ہے۔ چنانچہ خطین آگے بڑھا
ہے کہ ۱۔

”نحو ٹیس یوسف کو کہہ سکا کہ وہ ان لایا جہان
میں کھڑا تھا۔ گھبراہٹ سے ہونے لہجہ میں جلدی
کہا پیار سے درست خوش ہو اور جلدی کام کو
مسیح مرا نہیں ہے اس کو ضعف کے سبب
غش ہو گیا ہے۔“

اس کے بعد نحو ٹیس نے کپڑے کی بڑی بڑی پٹیلیں پر
اور مریم مہیلا یا جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا اور جس کا
استعمال سوسائٹی والوں کو معلوم تھا۔ یہ پٹیاں مسیح کے
بدن پر اس بہانہ سے لپیٹ دیں کہ ضیافت کے بعد لاش کو
مصلوہ لگا یا جائے گا۔ تب تک سڑنے نہ پانے علاو
ازین جب یوسف اور نحو ٹیس اس کے اوپر جھکے
ہوئے تھے اعلان کے انصاف ان کے چہرہ پر گرے
اور ان کی کپٹیاں گرم معلوم دین اس کے بعد جسم کو قبر
میں رکھ دیا جو یوسف کی ملکیت تھی۔

اس کے بعد وہ خانہ میں عود اور دیگر مہر مہر
کا دھواں دیا گیا اور لاش کو بے حس حرکت چٹائی پر
پڑا رہنے دیا گیا اور قبر کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند
کر دیا تاکہ وہ دہولان قبر میں بھر جائے۔

اس عرصہ میں کیا فاض کو شک ہو گیا (یہ ہائی پریسٹ تھا)
اور اس نے تحقیق جاسوس بھیجے مگر ایسی ہی خوب خبر
ہوئی کہ وہ بھی مار گئے۔ چنانچہ خط میں لکھا ہے کہ وہ
پھر سے قبر میں سے ہی ایک شخص

سوسائٹی کے حکم کے بموجب درجہ چہارم کی سفید عبا
پہن کر قبر کے پاس گیا وہ ایک خفیہ جگہ مذہبی سے گیا جو
پہاڑوں میں سے ہو کر جاتی ہے اور سوسائٹی والوں کو
معلوم تھی۔ جب اٹی پریسٹ کے سپاہیوں نے پہاڑ
سے آہستہ آہستہ ہمارے ہم کو سفید کپڑے پہنے اتھرتے
دیکھا جو مسیح کی انہری کے سبب صاف نظر نہ آتا تھا
تو یہ بڑوں ٹھگئے اور سمجھا کہ پہاڑ پر سے فرشتہ اتر رہا
ہے۔ جب ہمارا ہائی ریجن میر قبر کے قریب پہنچا
جس کی اس کو حفاظت کرنی تھی۔ تو اس نے ہدایت
کے بموجب اس کے دہانہ پر سے پتھر ہٹا دیا اور اس پر خود
بیٹھ گیا۔ تو یہ دیکھ کر یہ سپاہی بہاگ گئے اور انہوں نے
شہر میں مشہور کر دیا۔ کہ ہم کو فرشتہ نے وہاں سے بہا دیا
اس وقت مسیح کی فرضی موت کو توڑ گھسنے لگے چکے تھے
اس کے بعد میر نے قبر کے اندر کچھ آواز سنی۔ تو وہ
سننے کیلئے لڑکھانے لگا معاملہ ہے اندر آتا۔ وہاں اس کو
عجب بات آئی کہ جیسی زمین سے آگ نکلتے وقت آبا کرتی
ہے۔

تب اس فرحان نے دیکھا کہ جسم کے ہونٹ چلتے
ہیں اور سانس چلتا ہے تو وہ مسیح کی مدد کو دوڑا اور
سانس کی آہستہ آواز سنی۔ تب مسیح کا چہرہ زندوں کا سا
ہو گیا۔ اور اس نے انجیلین کہہ لیں اور شاگرد کی
طرف توجہ دیکھنے لگا۔

نحو ٹیس جو تجربہ کار طبیب تھا اس نے کہا کہ وہ بڑے
کا دھواں مفید ہے اور مجھے معلوم تھا کہ مسیح مرا نہیں
اس نے یہ بھی کہا کہ جو خوں زخموں سے نکلتا تھا اس
سے بھی پایا جاتا تھا کہ ابھی جان باقی ہے۔

یہ باتیں کرتے کرتے ہم قبر کے پاس پہنچے
یوسف اور نحو ٹیس آگے گئے قبر میں جا کر دیکھا تو شاگرد
مسیح کو گردن لئے بیٹھا تھا اور مسیح کا سر اس کے سینہ
پر تھا۔ جب مسیح نے اپنے دوستوں کو دیکھا تو خوشی
سے اس کی آنکھیں پھٹنے لگیں اور رخسار پر سرخی آگئی
وہ بیٹھ گیا اور دریافت کرتے لگا کہ میں کہاں ہوں؟
اس کے بعد اس خط میں تمام وہ واقعات درج ہیں
جو انجیل میں مذکور ہیں اس کا اپنے شاگردوں میں ہی اس
ہی طرح آنا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ انجیل میں لکھا ہے۔

اس کے بعد یہ تمام سمجھا گیا کہ وہ ان کی نظر
سے غائب ہو جانے کیونکہ عبرانی لوگوں کا یہ عقیدہ تھا کہ

افان کے پیغمبر جو جسم خاکی کے آسمان پر چلے جاتے تھے۔ مگر
ایسی لوگوں کا بیان ہے کہ مسیح کو عرصہ تک شاگردوں میں
رہا۔ مگر جو صدر اس کی صحبت کو صلیب پانے سے بڑا تھا۔
وہ اس سے جان بڑھ ہو سکا۔ اس چھٹی سی کتاب کے شروع میں
مسیح کی وہ تصویر جو کپٹا کو مسیح کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ صبح
ہے اور یہ تصویر جس کے پرانی خیال کی جاتی ہے۔
آخر کتاب میں ایسی برادہ کا مفصل ذکر کیا گیا ہے
کہ عجولان لوگ اونکو کیسا جانتے تھے اس کی قیمت سو سینٹ
ہے۔

طوفانِ حیدر آباد

حضرت امیر المؤمنین نے احباب
حیدر آباد کا حال احوال دریافت

کرنے کے واسطے جناب ابوسعید علی صاحب کو بالخصوص یہاں سے
روانہ کیا تھا۔ علی صاحب کا بوجھ وہاں سے آیا ہے صبح وہاں
اہل حیدر آباد کا واقعہ بڑا رنجیدہ ہے۔ چند جانیں نہیں
بلکہ بغیر بعض اہل حیدر آباد ڈیڑھ گھنٹے ہی زیادہ جانیں ضائع
ہوئیں اور یہ سچا ہے کچھ کرنے ہی نہ پائے تھے۔ کہ غرق آبی ہو
گئے اور ہزاروں مائیں سوئی ہوئی تھیں اور شیر خوار بچے انکی چپالی
کے ساتھ لپٹے ہوئے تھے۔ کہ موسیٰ ندی نے ان کو ایسا
مسلایا کہ کوئی اونکو جھگنے والا نہ رہا۔ اس جائگہ از قاعدہ کے قریب
پر بہت سی سہولت کی ماریوں کو منبش دی گئی اور وہاں سے
(تھینکس) شکریہ کا جواب دیا گیا۔ مگر ہمارے امیر المؤمنین نے
نہ صرف جوابی تار لیں اور رجسٹری خطوط پر اکتفا کیا بلکہ مجھ کو حکم دیا
کہ توفیق وہاں جا اور اپنی جماعت کی حالت کو دیکھ اور ہمیں
اطلاع دے۔ مگر ان کی حالت قابل امداد ہو تو ہم ہر طرح سے
ان کی اور ان کے بال بچوں کی کفالت کریں گے۔ نیز جو بیٹی
سے ایک خط سید محمد رضوی صاحب کے نام لکھا یا تھا کہ میں آتا
ہوں اور مختلف خیالات کرتے تھے۔ خیر جب میں حیدر آباد
سیٹیشن پر پہنچا۔ تو ایک صاحب ہم سے دریافت کرنے
لگے کہ آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں نے کہا کہ سید محمد رضوی صاحب
کے۔ وہ کہنے لگے۔ چلئے۔ میں ان کے ساتھ ہو گیا۔ معلوم
ہوا کہ وہ صاحب مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل درجہ اول
ہائیکورٹ تھے جو مجھے اپنا مہمان بنانے کے لئے آئے تھے
میں نے خیر و شر سے ان اور بعض احباب کے ملاقات کا موقع
ملایا اور ان کی حالت دریافت کی۔ سوا احمد لکھنؤ سب کو صبح و صبح
مور نہ بھائیایا۔ فالحمد للہ صبح خلک۔ اور یہ خاص خدا کا فضل
تھی۔ کہ باوجود ہماری جماعت کے بعض لوگ من خطرناک مقامات

ضمیمہ تیسرا الاذہان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء - ضمیمہ چہارم ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء - ضمیمہ پندرہویں ۱۹ دسمبر ۱۹۰۶ء

ست سلاحت گنگتی

یہ پہلی ہندی زبان کا ایک معجزہ قابل اعتبار دست گنگتے پہلے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے کہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جیسے ہوا زخمی ہون بلکہ ایک مٹی دوا ہر کسی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہونا ظہور خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو عظم کی عبارت فاسی ہم نقل کر رہے ہیں یہی صریح اعطاء نافع صریح شہری طعام - قطع بلغم وریاح - دافع بواسیر بادی و مہدام و استعمار و زردی رنگ تنگی نفس و دق شوخیت و دق و بلغم و خون و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گر وہ و شامہ و سلسل البول و سیلان ہنی - بیہوش - اوجاع مفاصل و غیرہ بلکہ محیط میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر کوئی کوڑا تھکے ساتھ انسان کہائے تو کبھی بڑا نہ ہو یہ تو بالکل ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے - قیمت ایک روپے ۱۵

۱۵ روپے دو تولہ عم اور پانچ تولہ چار روپے ایک تولہ سے کم فروخت نہیں بھروسہ لاک بذر مریضہ ہر

کتاب الصرف - مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب

یہ ایک چھٹی ہی کتاب ہے جس میں حضرت مومن نے عربی زبان کے سیکھنے کے شائقین کیواسطے تمام ضروری مسائل صرفی و نحوی کو آسان اور مختصر عبارت میں بڑی خوبی کے ساتھ جمع کر دیا ہے ہر سال کو چار روپے اس کتاب کی پڑھ

اور جو کوٹھڑے تاکہ مقدس زبان عربی کی اشاعت میں امداد ہو - قیمت ۲۰ - الاستخلاف شیعون کے

رد میں - قرآن شریفی استدلال کر کے جواب لکھنا ایک جواب کتاب بھی جو کثرت سے خرید کر کے

اہل تشیع کے درمیان تقسیم کرنی چاہیے شاید خدا کسی کو ہدایت دے قیمت ہی توڑی ہے صرف

قرآن کریم کی دعائیں - قرآن شریف کی تمام دعاؤں کو ایک جگہ جمع کر کے لکھل صاحب نے تعلیم میں جو

کیا ہے دعائیں عربی عبارت میں ساتھ ہے - کیسے بیچ کر پڑھنے کے لائق کتاب ہے جس سے دل خدا کی طرف متوجہ

ہو تاکہ قیمت ۲۰ - چشمہ سحی - مصنفہ حضرت موعود - مبانیوں کے رد میں ایک چھٹی ہی کتاب ہے مگر ان

کے چلنے سے دین الٹا دیتی ہے اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دین عیسوی حضرت عیسیٰ السلام کا مذہب نہیں

بلکہ دوسرے دین کے بنائے ہوئے و کوفتے ہیں - قیمت ۳۰ - آمینہ صداقت - مولفہ راقمہ شہر - اس کتاب میں

میں تیسری زبان کا ایک معجزہ قابل اعتبار دست گنگتے پہلے لائے ہیں جن کی تمام قوتوں کیواسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے کہ کوئی مرکب نسخہ نہیں جیسے ہوا زخمی ہون بلکہ ایک مٹی دوا ہر کسی تعریف طبی کتابوں میں مندرج ہونا ظہور خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں جو عظم کی عبارت فاسی ہم نقل کر رہے ہیں یہی صریح اعطاء نافع صریح شہری طعام - قطع بلغم وریاح - دافع بواسیر بادی و مہدام و استعمار و زردی رنگ تنگی نفس و دق شوخیت و دق و بلغم و خون و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گر وہ و شامہ و سلسل البول و سیلان ہنی - بیہوش - اوجاع مفاصل و غیرہ بلکہ محیط میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے اگر کوئی کوڑا تھکے ساتھ انسان کہائے تو کبھی بڑا نہ ہو یہ تو بالکل ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے - قیمت ایک روپے ۱۵

اعلان

نئے سال کی قیمت کے ایک حصہ کی پیشگی کی وصولی کے واسطے ۱۰ دسمبر ۱۹۷۴ء کا پریہ اخبار بدردہ تمام دوستوں کی خدمت میں (جن کے اخبار میں یہ پریہ ڈالا گیا ہے) بذریعہ وی پی آر سال ہو گا۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ اب کون کون اصحاب اس سال کے واسطے اخبار کی خریداری کو منظور فرماتے ہیں اور اسی کے مطابق تعداد اخبار کی آئندہ چٹائی جاوے جن صاحبوں سے ایک حصہ قیمت وصول نہ ہوگی ان کے نام اخبار جاری رہ سکیگا۔ البتہ جو دوست دسمبر کے جلسہ میں قیمت اخبار دستی دینا چاہیں۔ ان کی اطلاع اس امر کی واسطے اگر ۵ دسمبر تک دفتر میں وصول ہو جائے گی۔ تو ان کے نام وی پی آر کیا جاوے گا۔ یہ وی پی آر صرف عا کا ہو گا۔ جو اخبار بجز ضمیمہ کیواسطے نصف سال کی قیمت ہے اور جو صاحبان ضمیمہ تفسیر لینا چاہیں ان کو صرف ۵ روپے اور ادا کرنے سے سال بھر اخبار دیا جاوے گا لیکن جو صاحب چاہیں کہ ابھی سے ان کو پورے سال کی قیمت کا مبلغ چار روپے (لکھنؤ) کا وی پی آر کیا جاوے۔ ان کی اطلاع بھی اگر ۵ دسمبر تک دفتر میں پہنچ جائے گی۔ تو اس کے مطابق تعمیل کی جائے گی۔ جو صاحب بروقت اطلاع نہ دیں گے اور پھر وی پی آر پس کر دیں گے وہ نقصان وی پی آر فی پریہ کے ذمہ دار ہوں گے۔

مینجر

مشکرانِ پیش جہاں حق ان کہلاتے ہیں توجہ راویں

میں رہتے تھے۔ جہاں پر سخت عذاب آئی ایک مگر خدا تعالیٰ نے اونکو بچالیا۔ ایک ملازم تک بھی اذن کا صلح نہیں ہوا ہماری حیدر آبادی جماعت جس قدر اس فاضل خدا پر ناز کرین زیبا ہے۔

یہ مذہبی سوسلی ایک معمولی مال ہے۔ جو سربوین میں ہی خشک ہو جایا کرتا تھا۔ جس طرح سوسلی فرعونوں کے نزدیک اضملاکنت فلذا ولیداً تھا۔ یہ مال جو موسیٰ کے ہمنام تھا نملان حیدر آباد کے نزدیک محض افسان تھا۔ مگر جب اوس نے تدریجی ترقی کا رنگ اختیار کیا۔ تو بعض لوگوں نے کہا کہ یہ عذاب آئی کا رنگ ہو رہا ہے۔ وقت اور مہلت دیکھی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ اور نکلو چلو۔ گناہ کے جواب میں یہ کہا گیا کہ سدا علی بیتہ او معتقہ بدیہ لیضمن من السماء۔ آخر جب اذن کی جستجو پر پانی آ گیا۔ جیسا کہ حکم الہی تھا۔ لا عاظم الیوم من امر اللہ الامن دمج دبتہ۔ اور سننے میں آیا ہے۔ کہ بعض جگہ زمین سے پانی کھینچ لگے۔ آسمان سے بھی پانی پڑتا تھا۔ اوپر موسیٰ نے اپنا جلال دکھایا۔ بس چشم زدن میں دھڑا دھڑا سنگین و پختہ مکانات کھنکھنے لگے اور بے حساب مخلوق ب الٹی۔ اور لاشیں اس طرح جی جاتی تھیں جس طرح پنجاب میں دریائے جہلم میں جھوٹی جھوٹی ٹکڑیاں۔ اور سنا ہے کہ گوڈنٹ نظام کا ایک علی مدو نام بھی یہ گیا اور مر گیا۔ بعض عمارتوں کے سنگین پتھروں کے اور لوہے کی گاڈرین اور آہنی صندوق مہاجنوں کے بڑی ڈھونگ پانی بہا گئے۔ اور تمام لوگ اس کو مانتے ہیں۔ کہ یہ عذاب آہی تھا۔ مگر یہ کیوں آیا۔ اس کی طرف خیال نہیں کرتے۔ جب خدا کے مرسل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے لوگوں کو کہا کہ اے لوگو! اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ کیونکہ دنیا میں فتنہ و فحشیت بڑھ گیا ہے۔ بجائے اس کے کہ اسکی آواز پر کلان دھرتے و انصافیت کرو یا اور بعض نے نہایت گندی گالیوں اور بعض ناباک فطرتوں نے جو اذن کے شہر میں بطور مہمان کے تھے اذن پر پتھر برسائے۔ اور اسی حیدر آباد میں ایک راس النکیرین الزار اللہ نے کتاب لکھ لاری۔ اور وہ کوئی معقول دلیل اپنے اندر رکھتی تھی بلکہ اکثر جگہ مدرستی کا سہیسی کی ہے۔ باقی آئندہ

محمد ابو سعید عربی از حیدر آباد

خدا کی شان آجکل مسلمانوں میں بہت سے مذہبی فتنے پیدا ہو گئے ہیں۔ جنکی بھاری عقائد کی غلطی میں مبتلا ہو کر صراطِ مستقیم سے ہٹ گئے ہیں اور یہ سہرا ہی ہوتا۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ میری امت کے ۴۰ فتنے ہو جائیں گے اور ان میں ناجی صرف ایک فتنہ ہو گا۔ سونا جی فتنہ وہی ہے۔ جو سنت نبوی پر قائم ہے۔ افراط و تفریط کی راہوں سے کبھی بچا ہوا۔ اور عقائد و فتنے سے پاک اور عقل و توحید پر قائم ہو جو یہ اعتقاد نہیں رکھتا۔ کہ کوئی مخلوق ان صفات میں جو صرف باری تعالیٰ کا خاصہ ہے شریک باری ہے۔ مثلاً مارنا جلانا۔ روزی دینا۔ عالم الغیب ہونا اور بلا تو سہل کسی شے سمجھنا۔ بعیر۔ عظیم وغیرہ ہونا۔ یہ سب صفات اللہ تعالیٰ سے مخصوص ہیں۔ وہ اپنی ذات۔ صفات افعال میں واحد لا شریک اور بے کشف شئی ہے۔ اور انبیاء میں وہ کوئی ایسی صفت تسلیم نہیں کرتا جس سے باری تعالیٰ کے ساتھ اذن کی شریک لازم آوے۔ وہ یہ اعتقاد نہیں رکھتا۔ کہ وحی نبوت کہہ چیز نہیں صرف ملکہ طبیعت ہے اور دعا کے اثر اور ہر ایک کے لئے اذن کی ضرورت کا قائل ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ذات کو الائن کا کان مانتا ہے اور یہ اعتقاد نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ پہلے زمانوں میں تو اپنے بندوں سے کلام کرتا تھا۔ مگر اب ہوشیہ کے لئے اذن نے کلام کرنا چھوڑ دیا بلکہ اذن کا اعتقاد ہے کہ تاقیامت سلسلہ نبوت جاری رہے گا اور اذن کو اپنی سہکلائی کا اعزاز بخشتا رہے گا۔ مگر یہ تو ہے کہ جنی سعوت ہو وہ تا بعد اذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو۔ کیونکہ حضور کی اطاعت سے باہر ہو کر کسی کو اب کوئی روحانی درجہ نہیں مل سکتا۔ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے رسالت کے تمام کمالات اپنی ذات بابرکات پر ضم کر لئے (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قرآن کریم کو خاتم الکتاب مقرر کیا۔ اسی کتاب پاک کا دور دورہ تاقیامت رہے گا اور اذن کے منکر ب جہنمی ہوں گے۔ منجملہ ان فرقوں کے جو افراط و تفریط میں پڑ کر صراطِ مستقیم سے دور ہلے گئے

ایک فتنہ وہ ہے جو اپنے آپکو اہل قرآن کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ یہ لوگ حدیث نبوی سے ایسی دلی نفرت رکھتے ہیں کہ دوسرے کا نام تک لینا پسند نہیں کرتے بلکہ بعض تو یہاں تک کہ باکانہ کہہ دیتے ہیں کہ حدیث نے اندر ہر ذوال ہکما ہے اگر یہ نہ ہوتی تو کوئی اختلاف نہ ہوتے اور نہ جہگڑاہے برپا ہوتے۔ ان لوگوں کی حالت پر ہر آدمی آہ ہے کہ ان کی عقلیں کو کیا ہو گیا اور کیوں وہ جاوہ اعتدال سے خوف ہو کر ٹیٹھی راہ چل رہے ہیں جس کا انجام سوائے حسرت اور دردناک عذاب کے اور کچھ نہیں۔ اونکو خیال کرنا چاہیے۔ کہ حدیث خادم قرآن ہے اور خادم کا وجود محذوم کے لئے اہل ضروری ہوتا ہے کیا عقل سلیم تسلیم کر سکتی ہے کہ جو چیز کسی دوسری چیز کی خدمت کرتی ہے اور اذن کے مطالب کے حصول کو سہل کرتی ہے وہ وجود نافع نہ سمجھا جاوے۔ اور اذن کو روزی کی طرح پینک دیا جاوے اور اذن کو برا کہا جاوے۔ افسوس ایسی سمجھ پر کیا چونکہ یہ لوگ حدیث کو ترک کر کے ایک بڑی مملکت غلطی میں پڑ گئے ہیں۔ لہذا محض اذن کی ہمدردی کیونکہ اذن کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ کہ احادیث کے بارہ میں مفصل ذیل مضامین ریو نو آف ریلیجنز ماہ اگست۔ ستمبر و اکتوبر میں شائع ہو چکے ہیں۔ حدیث کی صداقت پر ایک بے نظیر شہادت۔ احادیث کی صداقت پر تاریخی شہادت جمع حدیث۔ براہ ہدائی ان مضامین کو غائر نظر سے اور دل کو تعصب سے پاک کر کے مطالعہ فرماویں۔ امید ہے کہ غلطی اذن پر انشاء اللہ منکشف ہو جائے گی اور وہ اس عقیدہ کی مملکت غلطی سے بچ جائیں گے۔ اور اگر انھیں دیکھنے کے بعد ہی وہ اپنے ہی عقیدہ کو صحیح سمجھیں تو پھر اذن پر لازم ہو گا۔ کہ دلائل شانی کے ساتھ ان مضامین کی تردید کریں اور اذن کو شائع کریں۔ تاکہ دنیا کو موازنہ کرنے کا موقع ملے۔ اور اگر وہ تردید نہ کر سکیں۔ اور انشاء اللہ وہ نہ کر سکیں گے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ سے کہ خود روزی سے باز آویں اور اپنے عقیدہ سے بازو تو بہ کریں تاکہ خود بھی انجام بد سے بچیں۔ اور اذن کو گن کو بھی چاہئیں جن کو وہ موقع پا کر اپنے غلط عقیدہ کی طرف راغب کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

والسلام

خاکسارِ ہدایت اللہ امجدی از گجرات

قصیده

بروقایات حضرت امیر المومنین خاتم الخلفاء سیدنا مرزا غلام احمد

(علیه السلام و السلام)
(از قاضی محمد یونس صاحب)

سستی بی مرزا غلام احمد امیر المومنین
 آدم و نوح و عیسی و یونس و موسی و ابراهیم
 گوتم و زکریا و عیسی بل ز عیسی خوبتر
 اصدق از صدیق ابراهیم عمل از عادل عمر
 کاسه روح پر جلیپا ناریخ دین سحر
 ماحی جنگ و بهار و دو عالمی امن و آسایش
 دانی حق بر زمین و تاثیر قرآن پاک
 عارف اسرار و معانی عالم علم الهادی
 منبع انوار فرقان مصدق عرفان حق
 مخزن خلق عظیم و معدن فیض اتم
 شمس گردون هدی و بدر چرخ معرفت
 او قناد از حقیقت دور جمله اهل دین
 لیک زیشان بود بدتر حالت اسلامیان
 اهل ملک مال و شغل اباحت منکک
 عالمان معروف باهم در فساد از جوش نفس
 جا ملان غافل ز راه دین و دور دنیا اسیر
 عالمیان مرسون در شرک توهم و زواریب
 در اباس کوسپندان گریه یک جبهه پیش
 قه یارب خیر امت بدترین خلق شد
 دین هفت از دست شان دنیا خوردن نامید
 دین احمد را چو دیدند اهل باطن یکی
 حمد آوردند اعدا و یحسب دفع مانند
 هر طرف شد کفر جوشان همچو انوار زید
 بحر اضلال و جهالت در جهان شد موجزن
 آمد آفتی که ساز و گشتی اسلام را
 عین بر وقت ضرورت رحم حق شد تعقی
 پس زامن دعا تپه آن دادار پاک
 بود چری کیمزار و دو صد و پنجاه و یک
 شمس چرخ معرفت شد طالع از شدون
 از فیوض مقدس شد قادیان دارالانوار

منظر رب البقال نشان ختم المرسلین
 ز روم ثبات و دانیال و ایلیا گردون نشین
 احمد آخر زمان مهدی بر روز المرسلین
 در دنیا بهتر ز عثمان از علی اشجع ترین
 قاضی دجال اعدا کوسپندان لعین
 امانی بیستم سلج و تارک بر عاتقین
 احمد دین محمد رحمت و اللعالمین
 مستطاب دمی آتی مبط روح الامین
 آینه الله بر سما و حجه الله بر زمین
 منظر اسان عام و مرجع من الشقین
 نامبر دین محمد در گره و آخرین
 آید شد یکه تر ساگر و بسند و صابین
 چون بودان گشته غافل از دین متین
 ساغر و دنیا بدست و در بعل بر حسین
 نادان از سر و دنیا مبتلا در بغل نکین
 عابدان گشتند در تحصیل زرا و ندگین
 سیدان خندان نشسته باتان ازین
 جلوتش با بود و با حق خلوتش با برین
 هر کجا از فسق و عصیان حلقه ایشان گین
 شدت اعمال شان آورد آما و چنین
 بهر تخریش بر آوردند سر و از کین
 آن چنین در دو عالم گشت تحط المین
 دین حق بے یار و یاور همچو زین العابدین
 کشتی اسلام شد در دوطرف طغیان دین
 غرق گرداب فنا و اهل کشتی نه نشین
 تا فرستد نوح ثانی بهر قوم و لکین
 شد تولد یحیی موعود امام آخرین
 چون بر روز خیر امت شد پے املا وین
 بر تو نوش رسید از مصر تا جاپان و چین
 شد راه از کفر شیطان سر کشد انجمن

از بخت تا چهل شمس روز در تحصیل علم
 دین و فکر دین احمد مغر و خاشاک داشت
 آخر از غر و زنجبالت و تفرع کرد نش
 شد چرخ دین خدایش در سن شد بلوغ
 کشتی اسلام را چون در دین طوفان جمل
 ادر پیکر او اوستی اهل کشتی چون سگان
 قوم نکند پیش نمرد و از پے تائید او
 قضا و طاعت و از لیل و نعل اقام و دبا
 بهر قصد بقیش سستی شد قریب خورشید و قمر
 انیس که تکیست بستی هر چو وی کمر کرد
 ایدرینا اگر کشاید پے چشم از اعدا کشتی
 لیک و دجونی ختم سعدی و دوی گشت
 هر که آمد در مقابل شد وجودش ناقص
 مجلس از ادیان عالم منعقد شد بهر حق
 مانی دین محمد محاسن اهر رستم
 آسیا گشته نه تنها روشن از انوار حق
 شمس توحید الهی بدر دین مصطفی
 و هیچ قوسه یخبر هرگز نماند از نور حق
 آفتاب دین حق شد باز و ج کمال
 اولین نصیحت را شد سال جبعش با حق
 دین حق را انجمن آراست از حق بایا
 زبان همه شد یک عبد اللطیف پاک او
 فخر امت شد خطایش ز اخلاص و صفا
 کامیاب او تا به این حد شد چو در ابلغ حق
 تخم ایمان کاشت اند سید اهل صفا
 امر تبلیغ دینی کامل بسی و پنج شد
 خدمت او شد تمام و دمی حق آمد فرود
 بود در حق چهل چون گشت مبعوث از خدا
 ناگهان شد دوره اسهل مزمن موزن
 پس فیل ابن مریم و امس محبوب شد
 شور و شر و فلک اهل زمین گفتند
 حق از در اخی شد و از امر حق مغفور شد
 قادیان دارالان شد مدفن پاکیزه اش
 قادر انازل بقدر قدرت ثانی خویش
 تا شود دین محمد سایه افکن بر جهان
 یا الی العالمین برج نبیته را بر آرد
 بدین کن و دشمنان را سرخ روانه حق
 خرم و فرخنده روان قلب محزون حزن

شب بشب بیداری و بجه و دعا سر زمین
 کثرت اعدا کشت قلمت انصار دین
 منقط شد بر جهان الطاف نیر الاقین
 در سن اغفر سیدش دمی رب العالمین
 نفس حق شد ناله ابر سبالت را کین
 در قضایش اوقاوند تا گزند ادر از کین
 چرخ بار پست زان الوقت میگوید زمین
 از پیکر انوار او بر کرده حاسدین
 در هر صفای غاشی بر سر چرخ برین
 کز حق غالب شد و مغلوب جمله اکرین
 خود بدیدر سستی باشد انجام هر مردین
 سومر قادیان فیضی و دین العابدین
 عبرت للناظرین و آیته للساکنین
 نور حق از دست و نه گشت بر آن مجرمین
 نوره آمد از هر سو مرجع صد آفرین
 بلکه هر که دور پ شد ز فیض خورشیدین
 نور افشان شد به عالم کور شد تاریکین
 قاصد یحیی از اند سوسه عالم میگین
 گمرا از چشم روشن شد به آیات مبین
 از پیکر نایب حق شد جبهه بر منکین
 کز همه ادیان بر آید یکسایه مومنین
 کز پیکر نصیحتی از جهان و ادب اصدقین
 سر داسه حق نمود و شد بخت جاگزین
 باز آورد از دنیا نور ایمان بر زمین
 باغبان دین حق مهدی امام المتقین
 روشن از انوار حق شد چشم هر یکمین
 رحمت است باز رحمت دقت مرگ ابد دین
 در حق نهاده و بخش آمد الفاس پسین
 شب دین بچند شد و آمد روز دیگر بچندین
 بود صبح بست و جدم از بریح آخرین
 اکا - مهدی اسلام شد و از دین دین
 باب رحمت داشت و بر صدر طایع جاگزین
 سید ماز دین شد بعد از مسند نشین
 در فلک مان سحر و خادمان نور دین
 باز تا بهیم آن فرخنده ایام و سنین
 آنکه در شان امام دین حق شد نمکین
 بدین کن و دشمنان را سرخ روانه حق
 خرم و فرخنده روان قلب محزون حزن

سند

مورخہ ۱۰ - ستمبر سنہ ۶

محمد بن فضل صاحب ۱۰۳۵ ع	میرزا محمد صاحب ۵۰ ع
عمر الدین صاحب ۸۸۲ ع	عبد اللہ خان صاحب ۸۸۲ ع
نجی بخش صاحب ۵۰ ع	عبد اللہ صاحب ۵۰ ع
امیر احمد صاحب ۱۹۱۳ ع	محمد عبد اللہ صاحب ۱۹۵۳ ع
ہاشم علی صاحب ۹۳۰ ع	آئی بخش صاحب ۱۱۱۸ ع
میان سنگو ۲۰۱۰ ع	محمد علی صاحب ۱۱۰۴ ع
سرفراز خان ۱۹۵۲ ع	مولوی غلام رسول ۱۲۲ ع
عبد الحمید ۱۸۲۵ ع	غلام حیدر صاحب ۱۸۲۵ ع
حافظ عبد الرحیم صاحب ۱۳۵۶ ع	

مورخہ ۱۱ - ستمبر سنہ ۶

داود بخش صاحب ۱۸۵۹ ع	میرزا محمد علی صاحب ۱۷۵ ع
نظام الدین صاحب ۱۷۸۷ ع	غلام محمد صاحب ۱۷۲۰ ع
عبد الرحمن صاحب ۱۲۹۶ ع	احمد علی صاحب ۱۲۲۶ ع
محمد بخش صاحب ۱۷۷۲ ع	شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ ع
محمد اکبر صاحب ۱۷۷۲ ع	ابو داؤد صاحب ۱۷۸۴ ع
نواز محمد صاحب ۱۷۷۲ ع	نور محمد صاحب ۱۷۶۷ ع
سکرٹری انجن احمدیہ ۲۰۰ ع	محمودیات صاحب ۱۵۳۹ ع
عزیز الدین صاحب ۱۷۷۲ ع	محمود یوسف صاحب ۱۷۹ ع
مستری دین محمد صاحب ۸۵۲ ع	سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ ع

مورخہ ۱۲ - ستمبر سنہ ۶

عبد الرحمن صاحب ۱۲۸۷ ع	محمد دین و عمر دین ۶۲۵ ع
محمد سعید الدین صاحب ۹۹۸ ع	محمد سعید صاحب ۹۰۲ ع
غلام حیدر صاحب ۲۵۹ ع	کرم رسول صاحب ۱۲۶۲ ع
میان الان بخش صاحب ۴۵۰ ع	سید یوسف صاحب ۱۱۷ ع

مورخہ ۱۳ - ستمبر سنہ ۶

حافظ محمد صاحب ۳۴ ع	خلیل الرحمن صاحب ۱۹۳۶ ع
چراغ الدین صاحب ۱۷۳۷ ع	محمد ہری عبد اللہ خان ۶۰۳ ع
حیات محمد صاحب ۲۶۲ ع	قطب الدین صاحب ۲۰۳۷ ع
امام علی صاحب ۲۵۳ ع	حسین بخش صاحب ۵۲۳ ع
سید محمد صاحب ۱۷۳۸ ع	سراج الدین صاحب ۱۰۶۴ ع
علی احمد صاحب ۱۹۶۳ ع	سید احمد حسین صاحب ۱۱۷۵ ع
محمد علی صاحب ۱۲۵۴ ع	عبد الرحمن صاحب ۱۶۵ ع
محمد دین صاحب ۶۰ ع	قاضی انبی بخش صاحب ۱۱۷ ع

مورخہ ۱۵ - ستمبر سنہ ۶

چوہدری ابوداؤد صاحب ۵۹ ع	غلام محمد صاحب ۹۲ ع
قاسم علی صاحب ۱۷۹۶ ع	عبد الصمد صاحب ۱۰۷ ع
میرزا محمد صاحب ۱۷۹۶ ع	
محمد علی صاحب ۶۹۸ ع	غلام قادر صاحب ۲۰۲۵ ع
نواب علی صاحب ۱۸۵۲ ع	عبد الحکیم صاحب ۸۹۰ ع
میان عبد اللہ صاحب ۱۳۳۷ ع	

مورخہ ۱۶ - ستمبر سنہ ۶

محمد علی صاحب ۱۲۰۱ ع	محمد جان صاحب ۱۳۲۸ ع
عمر الدین صاحب ۸۳۶ ع	بشارت علی خان ۱۲۶ ع
مولوی محمد علی صاحب ۱۱۱۸ ع	
مولوی غلام رسول ۱۲۲ ع	
غلام حیدر صاحب ۱۸۲۵ ع	
غلام محمد صاحب ۱۷۲۰ ع	
احمد علی صاحب ۱۲۲۶ ع	
شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ ع	
ابو داؤد صاحب ۱۷۸۴ ع	
نور محمد صاحب ۱۷۶۷ ع	
محمودیات صاحب ۱۵۳۹ ع	
محمود یوسف صاحب ۱۷۹ ع	
سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ ع	

مورخہ ۱۹ - ستمبر سنہ ۶

ابو داؤد صاحب ۱۸۵۹ ع	فیض محمد صاحب ۱۲۳۹ ع
غلام محمد صاحب ۱۷۲۰ ع	زمان شاہ صاحب ۱۲۶۵ ع
احمد علی صاحب ۱۲۲۶ ع	
شاہ دین صاحب ۱۲۲۳ ع	
ابو داؤد صاحب ۱۷۸۴ ع	
نور محمد صاحب ۱۷۶۷ ع	
محمودیات صاحب ۱۵۳۹ ع	
محمود یوسف صاحب ۱۷۹ ع	
سکندر علی صاحب ۱۲۷۰ ع	

مورخہ ۲۱ - ستمبر سنہ ۶

سید محمد مسعود صاحب ۱۰۸۶ ع	میان عبدالحی صاحب ۱۸۰۱ ع
غلام حیدر صاحب ۱۷۲۰ ع	
عبد العزیز صاحب ۱۹۳۹ ع	حاجی محمد صوفی ۲۰۱۱ ع
نور علی صاحب ۱۶۶۵ ع	عبدالحی صاحب ۱۳۵۴ ع
عبد العزیز صاحب ۱۷۱۳ ع	

مورخہ ۲۶ و ۲۵ - ستمبر سنہ ۶

چراغ الدین صاحب ۳۱۶ ع	داؤد ممتاز علی صاحب ۳۱۶ ع
محمد یوسف پشاوروی ۱۷۷۲ ع	داؤد مبارک صاحب ۳۱۶ ع

مورخہ ۲۸ - ستمبر سنہ ۶

معراج الدین صاحب ۴۷۵ ع	شیخ امیر الدین صاحب ۴۷۵ ع
احمد حسن صاحب ۵۸۰ ع	

مورخہ ۳۰ و ۲۹ - ستمبر سنہ ۶

حافظ شیر محمد صاحب ۱۱۳۰ ع	عبد اللہ صاحب ۶۰۳ ع
حیدر علی صاحب ۱۲۸۸ ع	محمد حسین ۱۳۹۶ ع

مورخہ ۳۱ - ستمبر سنہ ۶

غلام بشیر صاحب ۱۱۰ ع	خیر الدین صاحب ۱۷۷۲ ع
عظیم الدین صاحب ۱۸۳۷ ع	محمد الدین صاحب ۱۷۷۲ ع

کریم بخش صاحب ۲۰۹۱ ع	فیض احمد ۱۲۹ ع
سید جلال صاحب ۷۲ ع	عبد العزیز صاحب ۱۱۵۲ ع
عبد الحمید صاحب ۱۰۹ ع	کمال الدین صاحب ۱۰۹ ع
آغا محمد صاحب ۲۰۸۶ ع	

مورخہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ - اکتوبر سنہ ۶

شاہزادہ عبد الہیار صاحب ۱۲۱۳ ع	محمد اکرم بیگ صاحب ۶۵ ع
سید قاسم علی صاحب ۱۱۴ ع	محمد یوسف صاحب ۱۱۴ ع
الاداد صاحب ۱۷۵ ع	محمد یوسف صاحب ۱۱۴ ع
محمد یوسف صاحب ۱۱۲۲ ع	محمد یوسف صاحب ۱۱۲۲ ع
نجی بخش صاحب ۹۱۳ ع	عمر الدین صاحب ۹۱۳ ع
حبیب اللہ صاحب ۷۵ ع	فضل انبی صاحب ۸۴۲ ع
سید نادر علی صاحب ۱۷۵۰ ع	چاند خان صاحب ۵۷۰ ع
قاسمی نظیر حسین صاحب ۱۱۵۵ ع	محمد دین صاحب ۲۰۹۵ ع

مورخہ ۱۳ - ۱۲ - ۱۵ - ۱۶ - اکتوبر سنہ ۶

غلام مصطفیٰ صاحب ۸۹۲ ع	عبد الرحیم صاحب ۱۰۰۸ ع
ابو داؤد صاحب ۶۰۷ ع	عطا محمد صاحب ۱۳۹۷ ع
چراغ الدین صاحب ۹۸۰ ع	نور الدین صاحب ۵۸۵ ع
محمد بخش صاحب ۶۷۲ ع	شیر الدین صاحب ۲۰۹۲ ع
سرفراز صاحب ۷۱۸ ع	نور محمد صاحب ۷۱۸ ع
نور الدین صاحب ۱۲۱۷ ع	سید دین صاحب ۱۹۲ ع
محمد اکرم بیگ صاحب ۹۳۲ ع	حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ ع
محمد داؤد صاحب ۴۴۰ ع	رسول بخش صاحب ۲۰۲۶ ع
خیر الدین صاحب ۷۴۳ ع	نور محمد صاحب ۱۰۱۵ ع
سردار محمد بخش صاحب ۹۳۶ ع	ضیاء الحق صاحب ۱۸۱۲ ع
فتح محمد صاحب ۷۸۵ ع	غلام محمد صاحب ۱۲۲۱ ع

مورخہ ۱۷ - ۱۶ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - اکتوبر سنہ ۶

الطاف حسین صاحب ۱۲۰۳ ع	فضل حق صاحب ۴۲۰ ع
غلام نبی صاحب ۳۷۷ ع	محمد بخش صاحب ۲۰۸۶ ع
میان غلام رسول ۶۶۶ ع	ملک محمد صاحب ۸۵۸ ع
محمد صدیق صاحب ۸۳۸ ع	مردا علی بیگ صاحب ۱۷۹۸ ع
شمس الدین صاحب ۱۲۶۴ ع	بار محمد دین صاحب ۶۲ ع
محمد سعید صاحب ۲۰۹۶ ع	نجی بخش صاحب ۱۲۷۹ ع
خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ۵۵ ع	محمد محمد صاحب ۱۵۷ ع
محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۲۵ ع	نواز حسین صاحب ۱۰۸۶ ع
کرم انبی صاحب ۱۹۳۵ ع	الان بخش صاحب ۱۰۶۵ ع
تاج شاہ صاحب ۱۷۸۱ ع	نور محمد صاحب ۱۷۵۸ ع
سید محمد شاہ صاحب ۱۷۲۰ ع	غلام رسول صاحب ۱۷۶۹ ع
معراج الدین صاحب ۱۷۹۹ ع	پیر محمد صاحب ۱۷۸۵ ع
غلام رسول صاحب ۱۷۶۹ ع	

اول۔ وجہ یہ ہے کہ اخبار الحکم فاجیہ اور تاریخ گوہری
وی بی ہونا اعلان کیا گیا۔ چہ اور حدود بہت ہر روز
اخباروں کے خریدار میں ان پر نہ پادرو جو چہ پڑھا گیا
اگے جلسہ کے اخبارات کے واسطے ہی احباب کو کیا
ہونا ضروری ہوگا۔
دوم۔ یہ کہ جس اکثریت کے احباب جلسہ یہ قیمت ادا کر دیا
کرتے ہیں اور اب کی طرف سے اطلاعی کار و بہرہ
آنے ممکن ہے کہ اعلان کو خط لکھنے کی فرصت نہ ہو
ہو اس واسطے جلسہ کے بعد ہی ۳۱۔ دسمبر کا پرچہ
وی بی کرنا زیادہ سوزوں معلوم ہوتا ہے۔
بعض اور درجات ہیں جن کے ذمہ ضرورت نہیں ہے
ادنا گرچہ اس میں ہمیں انتظامی معاملات میں ایک وقت
اوشانی پڑے گی تاہم احباب کی غلط اسی کو پسند کیا گیا ہے
کہ ۳۱ دسمبر کا پرچہ وی بی کیا جاوے اس سے پہلے کا نہ
کرا جاوے۔

یہ چلے اٹھیں گے کی جا
اخبار کی قیمت کم کر دی گئی ہے

کے لئے اخبار کی قیمت عا سالانہ کر دی گئی ہے تاکہ جماعت کے امیر و غریب یکساں خرید سکیں۔ اُمید ہے ہمارا احباب خریدار پیدا کرنے میں غیر معمولی جوش دکھائیں گے۔ اور صاحب استطاعت حب معمول دہی سالانہ چندہ دین گے جو آگے دیا کرتے ہیں تاکہ جماعت کے غریب افراد کے لئے عا سالہ قیمت رہے۔ جو صاحب تفسیر کا ضخیم ہی خریدنا چاہیں۔ دجو ہر ہفتہ اخبار کے ساتھ شائع ہوگا) انہیں للو سالانہ قیمت دینا ہوگی۔ اور اس امر کی اطلاع ہر خریدار کی طرف سے اس۔ دسمبر تک پہنچ جانی چاہیے۔ کہ وہ صوبہ پر خریدنا

پیر کے لئے مقبرہ بیلارون
کیونکہ اس کی اصولی و فنی

حضرت امیر کثر خنیز اور بعض دیگر دوستوں کے ساتھ
ایک بار تہ قراہی کے لئے ایک صاحب ہر سال باق و دیگر دوستوں کے
یا وسط سال میں دیدار کے تہ ہیں وہ میں نے کئی کئی بار
میں ان کے ساتھ ہر سال کے اس سفر سے تحصیل مذکورہ جگہ
پس جو میں نے تمام قیمت ابتدا و سہ ماہ میں میں نے دئے وہ
وہ کہ وہ عزت و سہ ماہ بھیجیں میں نے ان کے ہر دین کے
اور ان کے نام میں مذکور ہوا جو ان کے ہر دین کے
کہ میں نے ان کے ہر دین کے ہر دین کے ہر دین کے
حضرت امیر کثر خنیز کے ہر دین کے ہر دین کے
تہ کہ وہ ان کے ہر دین کے ہر دین کے ہر دین کے
جائے کہ وہ ان کے ہر دین کے ہر دین کے ہر دین کے
عبد اللہ کے ہر دین کے ہر دین کے ہر دین کے

اخبار دارالاسلام | اہل بیت حضرت علیؑ
مرغور اور حضرت

امیر المومنین فقیر و محتاج
انھیں صاحبِ البر تقویان میں اپڑاؤں ہم چہ دینداریہ
ن آئے ہیں۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں نو سال کی پڑھائی شروع ہو گئی
ہے۔ جیسا کہ ہر سال ہوتا ہے سال کے اختتام پر جنس عظیمہ
گھر کو پہلے جایا کرتے ہیں ان کو کچھ شے کتے ہیں۔ اب یہی ایسا
مرد ہے۔ جماعت کے مغز و دستوں کی توجہ اس طرف بہت
مزدوری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ بھہ ڈنگا
انتظام آج کل ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کے سپرد ہے۔ جو
مناقت توجہ سے راتیں اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں
وہ بھی سے مصروف رہتے ہیں۔

دروناک واقعہ حضرت مولوی محمد کمال صاحب

[illegible]

میرزا یزدان‌خان صاحب‌الزمان صاحب‌الکین صاحب

برادر فضل احمد صاحب انبالہ سے
اطلاع فرماتے ہیں کہ بحریک
شیخ محمد یوسف صاحب جماعت

نبالہ نے یہی جلد پر پہنچا جسے ارسال کرنا مقرر فرمایا
مستری نظام الدین صاحب سیالکوٹ
سے لکھتے ہیں کہ جمیع نوامیان در کتب خانہ
احمدی کو ہمارا ہے

اسرارِ حق کے اکر سحر نے قوی بہائی مجاہدین۔

کلام امیر المومنین

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۸۹ء۔ فرمایا۔ میں نے قرآن شریف میں تدبر کیا ہے اور ایسی آیات کو جمع کیا ہے جن میں زندگی یا تجارت کا ذکر ہو۔ ہر دو کو بالمقابل دیکھنے سے مجھ پر ثبات ہوا ہے کہ قرآن شریف نے تجارت کے پیشہ کو زراعت پر ترجیح دی ہے۔

تکالیف کا باعث کیا ہوتا ہے؟ ایک مرتبے اپنے خاندان سے تکالیف کی شکایت لکھی۔ حضرت نے اس کو جواب میں لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سندہ وفضل علی رسولہ الکریم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ .. اب میں تم کو قرآن شریف کی بات سنانا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کذالک لا تری بعض الظالمین بعضناط۔

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ اسی طرح ہم ظالموں کو دلی ظالموں کو بنا دیتے ہیں پس جو شخص اپنی اصلاح کرے اس پر ظالم حکومت اور نصرت نہیں کر سکتا۔ مگر آدمی دوسرے کو ملامت کرنے میں دلیری کرتا ہے اور اپنے آپ میں انصاف نہیں کرتا کہ اوس کے اندر کیا کیا نقص ہے یا درکوہ۔ قطعاً تم آرام نہ پاسکو گی۔ جب تک اللہ تعالیٰ تمہارا اصل مطلوب و محبوب اور مقصود نہ ہو۔ اس کو یا درکوہ پہر یا درکوہ پہر یاد رکھو۔ اللہ تعالیٰ مدد دے۔ یہ تمہارے خط کا اصل جواب ہے اس پر غور کرو۔ دنیا کو شغلی گناہی چھوڑ دینے کی جگہ ہے اور انہی احکاماتِ امانت ہیں۔ اگر ان پر عمل درآمد کر لیا۔ تو اس جہان اور اس جہان میں سرخوردی ہوگی۔ والا غضب الہی سامنے ہے۔ لے اللہ تو ہی رحم فرما۔ اور ملامت کر۔ آمین یا رب العالمین .. میں تاکید کرتا ہوں اور تمام انبیاء نے تاکید کی ہے کہ استغفار اور حالت کی تبدیلی کرو جس کو توبہ کہتے ہیں۔ بس استغفار۔ توبہ۔ صدقہ اور خیرات سے کام لو۔

نور الدین۔ ۲۲۔ اگست ۱۹۸۸ء

ایک شخص کے سوال کے جواب میں نفوسانی ملائکہ حضرت امیر المومنین نے لکھا۔ نفوس انسانی اور نفوس ملائکہ کو اللہ العظیم میں مخلوق یقین کرتا ہوں اور مخلوق ہی ایسا کہ فلاسفر دن کی طرح نہیں بلکہ جیسے آپ اور میں خود مخلوق ہیں۔ آئی فنا بقا کے خلاف نہیں۔

بعد الموت بعد الموت انسان کو بقا ہے کیا آپ نفوس انسانی یا نفوس ملائکہ کو حادث نہیں جانتے اور قدیم مانتے ہیں اور ان کی وسطے آئی فنا کے ہی قائل نہیں۔ اور عوام کلی من علیہا فان کو ظاہر پر عمل و غیر مخصوص نہیں جانتے۔ جواب مختصر دین۔

اسٹنٹ۔ جن ڈیرہ دول ڈاکٹر عبدالحکیم خان اہل طالب علم مدرسہ اہل کمال کا ایک خط حضرت امیر المومنین کی خدمت میں آیا تھا۔ جس کا جواب آپ نے مفصلہ ذیل لکھا۔

جنوابع۔ آپ نے ۱۰ اکتوبر کو دیکھا ہے وہ یقیناً چوڑا ہے۔ میں نے ہرگز نہ دیکھا ہے۔ لے کوئی بد دعا نہیں کی اور پھر وہ شعل ہوئی ہو۔ قطعاً غلط ہے۔ اور میں مردم پرست بعد اللہ نہیں یہ ہی غلط ہے۔ پھر کیا تو خدا پرست ہو اگر ہے تو کیوں؟ نجات کی راہ میں تیرے لئے بے انت ہیں۔ خدا پرستی کی بجائے کیا ضرورت۔ میں اب تک حیران ہوں کہ بچے دنیا میں سوائے مرزا کے اور میرے کوئی کافر نظر نہ آیا۔

نور الدین۔ ۱۹۔ رمضان

ایک انگریز نے پشاور سے طب کی عمدہ کتابیں دہانت کر بھیجا۔ کتب پرانی و ہندی کی عمدہ کتابیں کوئی ہیں۔ حضرت نے مفصلہ ذیل کتب لکھوائیں۔

کبیر اعظم۔ رموز اعظم۔ تیر اعظم۔ رکن اعظم۔ قرا با دین اعظم۔ قرا با دین اعظم و اکل۔ ترجمہ قانون دہلی سینا۔ قانون دہلی سینا۔ کامل الضاعۃ۔ تذکرہ داؤد انطاکی۔ مجموعہ بقا جمع الجوامع۔ مخزن الادویہ۔ یہ کتابیں یونانی طب میں عمدہ ہیں

طب ہندی میں۔ جرک۔ سسرت۔ بہاگ بہت مہا ہنکشو عمدہ کتابیں ہیں۔

ایک نیر کا نام خط عزیز من۔ دعوات۔ دنیا میں مصائب کا سلسلہ بڑا بڑا ہے۔ لوگ سخت غافل ہو گئے ہیں۔ گویا علیٰ طویر دنیا خدا سے بے خبر ہے۔ حیدر آباد کا حال آپ نے سنا ہوگا اللہ تعالیٰ آپ کو اس آتش پھار اور اس سمندر سے نجات دے۔ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ آپ شرک کو چھوڑ کر خدا سے جو وحدہ لا شریک ہے۔ دعا میں کریں

اور مخلوق ہے کسی قسم کی بدی کا ارتکاب نہ کریں اور سچے گاہے گاہے خط لکھیں۔

نور الدین۔ ۲۲۔ اگست ۱۹۸۸ء

سیدز

ڈاکٹر عباد اللہ صاحب	۴۳	سید احمد صاحب	۱۲۰۵
قاضی عبدالرحیم صاحب	۹۹۵	عبدالرزاق صاحب	۱۳۱۱
ابراہیم صاحب	۱۹۱۳	فیض محمد	۱۲۳۹
محمد شفیع صاحب	۶۷۲	فضل امی صاحب	۶۶۹
سرفراز حسین صاحب	۱۷۹	ابیر حسین صاحب	گزہر
شفیق الدین صاحب	۵۷	بابو نظام الدین صاحب	۱۵۵۲
ڈاکٹر محمد بخش صاحب	۱۹۱۸	فضل کریم صاحب	۱۹۲۷
مورخہ	۲۰۲۹	۳۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء	
۱۱۷۴۔ کریم اللہ صاحب	۲۰۹۳	نور الدین صاحب	۱۸۶۳
۱۸۱۔ علی بخش صاحب	۱۸۶۳	محبوب عالم	۱۹۱۲
۹۹۶۔ نور الدین صاحب	۱۹۱۲	علی احمد صاحب	۱۹۱۲

ست صلاحیت گلگتی

یہ پہاڑی موبیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں۔ بدن کی تمام قوتوں کی واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی دیکھ نہ لیں جس کے اجزاء یعنی ہون۔ بلکلیک قدرتی دوا ہے جس کی تھوہیں طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مسقوی جسم و اعضا۔ نافع روح مشی طعام۔ قاطع بغم و ریاح۔ دافع ہوا سیرادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخت و فساد بغم و خون و قاتل کرم و کرم و مفتت رنگ گردہ و شامہ و سلسلہ البدل۔ سیلان مٹی پرست و جلالہ مفاصل و غیرہ۔ بلکہ محیط اعظم میں ہر شے کا کچھ نہ کچھ ایک یا دو ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے۔ تو کبھی بڑا نہ ہو یہ قویا نہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک روپے کی ۵۱ روپے دو تولہ اور

یہ پہاڑی موبیائی ہمارے ایک معزز قابل قدر اعتبار دوست گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں۔ بدن کی تمام قوتوں کی واسطے یہ دوائی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے یہ کوئی دیکھ نہ لیں جس کے اجزاء یعنی ہون۔ بلکلیک قدرتی دوا ہے جس کی تھوہیں طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مسقوی جسم و اعضا۔ نافع روح مشی طعام۔ قاطع بغم و ریاح۔ دافع ہوا سیرادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخت و فساد بغم و خون و قاتل کرم و کرم و مفتت رنگ گردہ و شامہ و سلسلہ البدل۔ سیلان مٹی پرست و جلالہ مفاصل و غیرہ۔ بلکہ محیط اعظم میں ہر شے کا کچھ نہ کچھ ایک یا دو ہے اگر پورے لوازمات کے ساتھ انسان کھائے۔ تو کبھی بڑا نہ ہو یہ قویا نہ ہی معلوم ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہے قیمت ایک روپے کی ۵۱ روپے دو تولہ اور

لمتی

۱۴۴۴ھ طلاق ایک ملحقہ کے سوال جواب میں امیر المؤمنین نے تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ زمانہ نبوی میں لوگ تین طلاق ایک دم نہیں دیا کرتے تھے کیونکہ قرآن کریم میں یکدم تین طلاق دینا ثابت نہیں۔ اور اگر کوئی تین طلاق یکدم دیدیتا تو ایک طلاق بھی جانی ہی پس اگر وہ آدمی باقی چاہتا ہے تو یہ اس کی ایک طلاق بھی جانی ہے کوئی گناہ نہیں۔

۱۴۴۵ھ اکیلا احمری جمعیہ عید کس طرح ہے ایک شخص نے عرض کی۔ میں اکیلا ہوں باقی سب غیبت نماز جمعہ اور عید میں کیا کروں مومن کو ضرور ہے کہ اپنے

ساتھ کسی کو ملائے۔ تنہا رہنا اچھا نہیں اور نماز ظہر بدلہ جمعہ کے پڑھ لیں۔ عید اکیسے پڑھ لیں جو ہمیشہ سفر میں ہے وہ مقیم ہے۔

۱۴۴۶ھ مردہ کو ثواب مردہ کو ثواب دعا۔ اور نقد و کپڑے کا پہنچانے۔ تاریخ کا مقرر کرنا ضروری نہیں ہے۔

۱۴۴۷ھ ہندو کو گھر کا گناہ ہندوؤں کے گھر کی مٹھائی۔ دودھ کھانا جائز ہے۔

۱۴۴۸ھ نماز کو بعد دعا نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔

۱۴۴۹ھ نفل نوافل بعد سنت کے پڑھنا موجب ثواب ہے۔ بیٹے کے یا کھڑے ہو کر پڑھیں۔ ان جو نفل بعد وتر کے پڑھیں۔ وہ سنوں ہی ہے کہ بیٹھ کر پڑھے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کو پڑھا کرتے تھے۔ عشاء کے پہلے چار رکعت سنت کسی صحیح حدیث میں نہیں آئی۔

۱۴۵۰ھ لطیفہ ایک شخص شیعہ جو کہا کرتا تھا کہ سو حضرت علی اور دو تین اور آدمیوں کی بانی صلی اللہ علیہ وسلم منافق ہیں اور اس امر پر بحث کیا کرتا تھا ایک اور شخص کو یہ جواب دیا کہ حضرت مولوی نور الدین صاحب منقہ تہذیب نے اسکو فرمایا کہ تو کیرن نصیحت کرتا ہے جب فقہ کا کے مصلحت سے ۲۳ سال تک ہزاروں کی نصیحت کر نہیں لگائے اور نتیجہ یہ ہوا کہ چار پانچ آدم ایک کو جو چاہیں تہذیب منافق اپنے گروہ

۲ جمع ہو گئے تو اب اپنے نصیحت کر کے کیا فائدہ اٹھائیں گے شیعہ شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔

مقدس شاعری نقش نگار

(سید محل شاہ صاحب برق پشوری)

درواقعت بزم عشق خاطر غماک شد
سنگ خدا گشت مینا باہر آشوب رنگ شد

(قد۔) رشک طرباے ریاض قدس بلائیت نور
راست از دست خدا دین شد لولاک شد

شب یاد عقد زلفت شد بلیۃ راہچوم
نافذ آہوئے تاملاری پر از ترپاک شد

(گیسو) آجنان چید یاد حلقہ گیسوئے تو
نافذ آہو بیالی چون دل میں چاک شد

(بین) اسے فروغ نورستی از جبین ریخت
شد دل مہر فلک از دست و صدر تر چاک شد

(آہد) لے ہلال چرخ قدس از صیبت تیغ ابرو
کشتی قند و جال نہیر خاک شد

(چشم) عشق چشم شریکیت تازہ تر از روزنگ
زین جہان عفا صفت ہر شوخی میک شد

(شرہ) یاد برہان مرہ ہائے تو اسے روحی فدک
راستی بخش کجی قامت اوراک شد

(دین) کیسے عشق مینی میں کہ عود مینی نغز
قلب است بجز از قلب ہر پاک شد

(عارض) از بل میں فیاض عارض پر نور تو
درک لایدرک کن اس تیوہر اوراک شد

(غزل) از نوا سنجی مرغ عشق گوش حق نبوش
فیض ان گلشن سرو علن اوراک شد

(دھن) کوکب دردی یاد نہر ہائے گوش تو
خیر گنجش لنگار ویدہ بے باک شد

(دندان) از دلائل اسے تو صیبت لب اعماد تو
مردگان را نور وہ صدر سالہ حتی و پاک شد

(دہن) پیش ہر مرد شیر نگار دہان تنگ تو
(دندان) سنگدل از زندگی الباطل ناپاک شد

حجت لیع دوز و ذانت الدجال را
ریزہ اللاس دیتہ برق از افلاک شد

(دربان) از کلمہ معرفت بخش زبان اطہرت
وارز قتل باب اسے گلشن افلاک شد

(دندان)

بسکہ در چاہ ز نخلان دلالت غوطہ زو
غیرت صدویست مصرعج اوراک شد

(رخ) خاکدان تیرہ عالم را پر از انوار ساز
نور خورشید رخت قل شہ لولاک باشد

مرآت حسن خرد بردستہ اللاس عقل
در کف مدحت گر زو و عکس پاک شد

واک ولایت

۱۴۴۹ھ احمد اینڈرسن تازہ واک ولایت میں ایک خط حسن اینڈرسن صاحب امریکہ کے احمدی بھائی کا میرے نام آیا ہے اور گذشتہ واک میں ایک خط خدمت حضرت امیر المؤمنین

آیا تھا۔ ان ہر دو خطوں میں اس امر میں بھائی نے اپنے عقائد متعلق صداقت و عیسائیت معمود و مہدی معمود بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس کی وفات پر صدمہ کا اظہار کیا جو

یہ صاحب کے مسلمان اور اسکے احمدی ہیں۔ اور انہوں نے حضرت امیر المؤمنین سے درخواست کی ہے کہ ان کا نام

آئندہ احمد اینڈرسن ہو۔ نیز انہوں نے کہا ہے کہ میرا السلام علیکم تمام احمدی برادران کیچھ متعین پہنچایا جاوے۔

احمد اینڈرسن صاحب یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ ملک امریکہ میں سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ کی خدمات تمام دیے کیواسطے دل و جان سے طیار ہیں۔

۱۴۵۰ھ امریکہ میں دو خراب کن حیرت واکشر پٹرین صاحب اخبار ٹریٹھ سیکر مونیہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء

میں لکھتے ہیں کہ اہل امریکہ کو خواب کرنے والی دو چیزیں ہیں۔ شراب خانے اور گریبے۔ پہلا سلطنت کے واسطے کم از کم ایک آمد کا ذریعہ ہے۔ مگر دوسرا سلطنت کے

یہی جہان موقع ملے ٹیکس وصول کر لیتا ہے۔ شراب خانے میں لوگوں کی قتل ٹھہکانے نہیں رہتی۔ یہی حال گریبون میں ہوتا ہے۔ محل اور مسجد ہر دوہ باتیں میں سنگد اور ان پر تین لاکھ کی کوٹیشن کر کے وہاں بھی

انسان پاگل ہو جاتا ہے۔

۱۴۵۱ھ

بدخواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الہی احمدی ہمدردی سنگیڈ
(سلسلہ کوہ اسٹیل دیکھو نمبر ۳ جلد ۱۱، مرتبہ)

نمبر ۵

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصل نام رملہ تھا۔ اور ابوسفیان کی بیٹی صفیہ کے بطن سے تھیں والدین کی طرف سے خاندان بنی امیہ سے تھیں آپ کی پیدائش سلسلہ قبل ہجرت تھی۔

آپ ابتدا کے اسلام میں ہی مسلمان ہو گئی تھیں اور ایسے وقت میں جبکہ آپ کا باپ ہمارے کل خاندان آنحضرت کے ساتھ مصروف جنگ تھا۔ اسلام کے لئے آپ نے بہت قربانی اور فداکاری کی۔ آخر آپ نے شہر مدینہ منورہ میں ہجرت کی۔ اسی شہر میں آپ کے ایک لڑکی ہوئی جس کا نام حبیبہ تھا۔ جس پر آپ کا نام ام حبیبہ شہور ہو گیا۔ حبش جاکر آپ کا شوہر قمر بنی ہاشم بن عبدالمطلب ہو گیا۔ مگر آپ برابر اسلام پر قائم رہیں۔ آپ جیسی با صداقت کامل الایمان کے لئے کسی ایسی اور دھوکا دہی نہ ہو سکتی تھی۔ کہ اسلام کے لئے آپ نے ہوائی تانہ اور ان قبیلہ وطن عزیز ترک کیا۔ غربت میں غاوند کا سہارا نہ کیا۔ اور تادارنے وہ ہی کو دیا اور وقت آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔ آنحضرت نے ایسی صابریہ۔ کے ساتھ کر لیا تجربہ کیا۔ یہ نیکل حبش میں ہی سلسلہ حرمین قبلہ حضرت عثمان بن عفان بقول بعض خالد بن ولید بن عاص بن زید بن حنی شاہ حبش نے آنحضرت کی طرف سے چارہ ہوا شہر لے لیا اور لکھا۔ آنحضرت نے آپ کے لئے کوہ مدینہ عتیقہ اللہ کو روانہ کیا تھا اس نکل کی وقت آن حضرت کی عمر ۳۰ سال کی تھی۔ آپ کی عزت و امانت میں آنحضرت کے شریک رہیں اور ۴ سال کی عمر میں بعد وفات آنحضرت ۴ سلسلہ حرمین مقام مدینہ وفات پائی

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

آپ کا اصل نام سہد تھا اور قبیلہ کنانہ سے تھیں آپ کے باپ ہر امیہ بن کنانہ کا نام خذیفہ تھا۔ جو عرب کے مشہور فیاض شہسوار لکھن میں گئے جانے تو ان کا نام مانگہ بنت عامر تھا۔ آپ کی پیدائش سلسلہ قبل ہجرت میں ہوئی تھی آپ پہلا نکل ابو سلمہ بن عبد اللہ بن مخزومی آنحضرت کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ سے ہوا ہوائی سے ہوا ہوائی کے ساتھ آپ مسلمان ہو کر ملک حبش کو ہجرت کر گئیں وہاں آپ کے بطن سے ابو سلمہ جو جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ جب انہوں نے سلسلہ حرمین وفات پائی۔ تو آنحضرت کے ساتھ آپ کا نکل ہو گیا اور وقت آپ کی عمر ۲۰ سال اور آنحضرت کی عمر ۵ سال کی تھی آپ کے ۲۸ احادیث مروی ہیں آپ نہایت دانشمند اور فصیح گفتار تھیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں جب فتنہ و فساد برپا ہوا تو آپ نے ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مقبول بندہ نصائح سے متنبہ کیا تھا آپ اشعار بھی کہتی تھیں چنانچہ آپ کا ایک مثنوی اپنے چھپے بہائی ولید بن ولید کی وفات کا مشہور ہے۔ آپ نے ۸ سال کی عمر میں ۳۲ سلسلہ حرمین وفات پائی اور بقیہ حرمین مدفون ہوئیں

ام المساکین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

ہجرت کے ۲ سال پہلے آپ حبش میں پیدا ہوئیں۔ آپ اپنی فیاضی اور دریاواری کے زمانہ جاہلیہ سے ہی آپ کا نام ام المساکین پڑ گیا۔ آپ قبیلہ بنی ہاشم سے تھیں آپ کے باپ کا نام خزیمہ بن عروتہ اور والدہ کا نام ہند بن عروت تھا۔ آپ پہلا نکل حذیفہ بن حارث سے پھر عبیدہ بن حارث سے ہوا۔ یہ دونوں آنحضرت کے حقیقی چچا کے بیٹے تھے۔ ان کے بعد سلسلہ النکاح آپ کا عبد اللہ بن جحش سے ہوا۔ اور ان کے فوت ہو جانے کے بعد سلسلہ حرمین میں آپ کا نکل آنحضرت کے ہوا۔ جبکہ آپ کی عمر ۳۰ سال کی تھی مگر صرف ۸ ماہ زندہ رہ کر سلسلہ حرمین آنحضرت کی زندگی میں ہی آپ فوت ہو گئیں آپ علامہ فیاض دینی ہوسے کے نہایت دانشمند اور فقیہ تھیں

ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

آپ سلسلہ قبل ہجرت میں پیدا ہوئیں آپ کے والد کا نام جحش ہوا اور والدہ کا نام امیہ تھا۔ جو عبد المطلب کی

بیٹی اور آنحضرت کی بیوی کی بیٹی تھیں ان کا پہلا نکل سلسلہ حرمین کے آخر یا سلسلہ حرمین کے پہلے حارث کے ہوا تھا جب زید بن ابیہ مطلق ہوئی۔ تو آنحضرت نے سلسلہ حرمین میں آپ کے نکل کر لیا جبکہ آپ کی عمر ۲ سال کی تھی اور آنحضرت کی عمر ۵ سال کی تھی ۵ سال کی عمر میں سلسلہ حرمین آپ کے وفات پائی۔ اور بقیہ حرمین مدفون ہوئیں۔

سلسلہ حقہ کے نمبر

غلام حسین ہمارا جو سیالکوٹ	مستی محمد اسماعیل۔ جالندھر
مسما کرامت شہزادی سید	محمد قمر علی۔ پٹنہ نولک
سعید الدین صاحب کوسبی	احسان علی محلہ کورہ سونگھو
فتح الدین صاحب نماز پور	ضلع لکھنؤ۔
کریم الدین ساکن چکوال	داؤد حسن۔
الادین سپاہی۔ کپڑی پور	نور محمد ساکن کشیا علاقہ
ہاشم کاٹنگ سنگا پور	کاٹھیاواں حال دارو ذلیقہ
لیس محمد خان۔	علی محمد عثمان۔
مسما محمدہ انبیہ سوہی	علی محمد ابوبکر۔
علی احمد صاحب ایم۔	فتح الدین۔ بھٹی شاہ رما گڑھ
جنگا ون ضلع بہاولپور	چودھری مبارک علی زوختی
عطاء اللہ پشاور	کلج کان پور
المیہ محمد عالمگیر۔	مسما کرم بی بی بنت بخش
مسما جن بی بی بنت محمد	فوت کے
ساکن خوشاب۔ شاہ پور	والدہ میان الانجش صاحب
محمد عالم۔ دہک جلم	بدرونی۔ ضلع سیالکوٹ
سرفراز خان۔ ہوارہ لودیا	جوان المیہ الانجش۔
عمر الدین صاحب جلی موٹیا	ام الدین۔ بہکس ہری
شہر جالندھر	اجالہ۔ ہریت سر
عبد اللہ خان دیکھی پٹر	محمد اطاف موضع ترنا شاہ
دیکھی اسٹیوٹ لاہور	کریم بخش صاحب دہرم کوٹ
علی محمد۔ پیر کوٹ گجر والہ	اللہ دوک۔ شیخ پور تجارت
فتح الدین۔	چودھری محمد خان۔
تطب الدین۔	محمد دین۔ دہلی گوجک
علی اللہ۔ علیہ پشاور	غلام حسن سیالکوٹی
ملک مبارک علی تاج چوہا پور	غلام حسین جھار

مراسلات

روزہ معج پر ایک نظر

عبادت و تقویٰ کی جوتی ہے ایک۔

غلامانہ دوسری عاشقانہ۔ روزہ عبادت غلامانہ ہے۔ غلام کا کام فرمانبرداری ہے۔ سچ ہو یا راحت۔ مگر جو یا سکون ہو حالت میں آقا کے حکم کی بسر و چشم اطاعت کرتا ہے کوئی چیز حکم کی بجائے آری میں سدا رہتا ہوں۔ کتنی تمام خواہشات تمام لڑاؤ آقا کے فرمان پر قربان کر دیتا ہے۔ حقیقی اور نمک حلال غلام کے واسطے آقا کے حکم پر چون و چرا کی ہرگز ہرگز گنجائش نہیں ہوتی۔ مومن ہی ایک حقیقی اور نیکو خلق ہے جس کی طرح

روزہ سے اپنے حقیقی آقا کی فرمانبرداری کا ثبوت دیتا ہے۔ ہرگز سے مراد ہے۔ اور تمام انکار گہر میں موجود ہیں۔ مگر ایک لغت تک نہیں اٹھاتا۔ پیاس سے نیم بھل ہو رہا ہے۔

صاف و شفاف آب سرد کی صراحی پاس رکھی ہے۔ مگر کیا مجال کہ ایک قطرہ ہی حق کے نیچے جلے۔ شہوت سے بے قرار ہے۔ اور دل ربا (جوبی) پہلو میں بیٹھی ہے۔ مگر

جرات نہیں کہ جلع کا خیال ہی آوے۔ کیوں نہ ہو آقا کا حکم ہے۔ کہ خوب آفتاب تک یہ تمام باتیں حرام ہیں۔

وہ وجود جو اپنے آقا کے حکم پر جائز لذات کو بھی اپنے نفس پر حرام کہنے کے لئے دم نقد تیار ہے نہ صرف

تیار بلکہ اپنے اوقع حرام کر دیتا ہے۔ کیسے ممکن ہے کہ حرمت کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ کرے پس

روزہ مومن کی کامل اطاعت کا عملی ثبوت ہے۔ حرام تو کسی ہی حرام ہے۔ خدا سے پاک کے حکم پر مومن حلال

کو ہی حرام کر دیتا ہے یہی تابعداری کا انتہائی نکتہ ہے یہی راضیہ رضیہ کا مقام محمود ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ تمام

نبیلین اور مسلمان نے اپنی بعثت سے پہلے حصول درجائے واسطے روزے رکھے ہیں اور موجودہ تہذیب کے

معراج پر پہنچنے کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ مسیح موعود کو بھی عمدہ سچیت پر مامور ہونے سے پہلے روزے رکھ کر حکم ہوا۔ اور اپنے چہ ماہ کے روزے رکھ کر سنت

انبیاء کو پورا کیا۔ دوسری عبادت عاشقانہ معج ہے اگر عاشق میں

پادے کے فلان جگہ مشرق آیا۔ ہرک پیاس غائب ہو جاتی ہے نیند کا غور ہو جاتی ہے۔ تن بدن میں ہوش نہیں

رہتی۔ دیوانہ وار اور ہر ہنگامہ کبھی چیز نہیں ہر دم کے محبت کا سبیل تمام روکاؤں کو ہٹا دیتا ہے۔ مومن خدا کے احسانات۔ اس کے رحم بلا سدا رہے اور اس کی محبت لا انہما کو یاد کر کے جذبہ عشق میں محو اور از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔ خدا کا حسن اس کے دل پر ایسا گہرا اثر پیدا کرتا ہے کہ کوئی دوسری شے اس کی نظر میں نہیں چلتی۔ اس فرط محبت اور جوش عشق میں جب مومن کو یاد پڑتا ہے۔ کہ اس نگاہ حقیقی نے ایک وقت مکہ نزول کیا اور وہاں مدت تک اپنے ایک غم سے بے محبت بہرے اور شاندار الفاظ میں یہ کلام سنا۔ اور نیز عفا مراد اور دیگر مضامین کہیں اپنے خاص افضل و عنایت کا اثر دکھایا ہوتا اور پھر اس کی حفاظت کے خاص وعدہ فرمایا ہے۔ تو عاشق صادق کا دل مباحثہ باتوں سے ہو کر اس طرف بہ نکلتا ہے۔ سمندر کو چیر کر پہاڑ کو کاٹ کر غرض ہر طرح جان بیکہ کھن میں ڈال کر بھی اس سرزمین میں بوسہ دینا چاہتا ہے۔ پرواز کر کے ایک طرفتہ العین میں ان رو دیوار پر ایک نگاہ شوق اس لئے کوئل ترپتا ہے۔ اور ان حرکات پاک کی ظاہری و باطنی نقل کرنا چاہتا ہے۔ جو کہ عاشقان پیشین کے واسطے وصل کا موجب ہوئیں۔

قاضی عبدالغنی از قادیان

طوفان حیدر آباد

کے دنوں کا گھبراہٹ ایک شخص کا کارڈ ہکڑا رہا ہے جس کا اندراج خالی از قاعدہ نہ ہو گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد و نعلی علی رتو اللہ اکبر محمدت حضرت صاحب امنا امیر المومنین سلام اللہ علیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حج حیدر آباد دکن سے غلام رسول کا اس کے بھائی غلام محمد بن الدین جو باپو شاہین مرحوم کا رشتہ دار ہے خط آیا ہے جس کا مضمون یہ ہے۔ ۳ شعبان اور یکم رمضان المبارک کو حیدر آباد دکن میں ناگهان جو بلا خیز طوفان آیا اور اس سے دولت شہر

ندی میں بگیا۔ اور تیس چالیس ہزار جانیں تلف ہوئیں اس کا حال تار و تار ادا خباہتوں کے ذریعہ سے منکرم ضرور گہرا ہو گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل میں اور بخیر و دار

غلام نبی تاحال زندہ ہیں۔ جو جو واقعات ہمہ گزرے وہ کل بارہ سولہ راستہ کہنے پر کہے جاوین گے۔ فقط ایک ایک کپڑا ہمارے بدن پر ہے۔

ہمارے آقا و مولیٰ جس پر بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور درود اور سلام ہو گا یہ الہام۔ درمختون میں ندیان چلیں کس معافی سے پورا ہوا۔ مردہ لوگوں کو زندہ کرتا ہے اور مومن کو واسطے اذیاد و ایمان کا موجب ہے۔ عاجز و حقیر محمد احمدی

تعلیم کے طلباء کو تقسیم ہونا چاہیے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مسند درج ذیل مختصری درخواست وجہ اخبار ہونے کے لئے دیتا ہوں تاکہ شائع کر کے مومن ہونے کا موقع دین چند سطریں لکھ کر کسی ذاتی نفع کے لئے نہیں لکھیں بلکہ

سلسلہ احمدیہ کے اہل نوجوانوں کے لئے ہیں۔ جو اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ تقابل کریں۔ سخاوت ایک نہایت عمدہ چیز ہے اس کی مثال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر بصیرت والے کو مل سکتی ہے۔ آپ کے حالات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خیرات ایک خاص انش رکھتے تھے

مسکین تعلیمی اور فقر و خیرات کے حقدار ہیں۔ لیکن ان نوجوانوں کو دنیا ہی جو اشاعت دین کے لئے تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا کر سیکھا ارادہ رکھتے ہوں عین ثواب چنانچہ خلیفہ المسیح ہی اس قسم کے اکثر اہل امت عمدہ مضمون کے مستحق و لائق ہوتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کا شوق تعلیم میں

زیادہ ہو۔ اور وہ اس سے بڑھ کر اپنی کوشش کو دین کے کارکن میں لگا دیں۔ اس نیک غم سے کہ مد نظر رکھ کر میں احمدی قوم کے

چیدہ چیدہ اور گداڑے واسے ہمایوں کو ایک گیارف توجہ دلانا ہوں۔ اگر وہ میری ناقص اور قابل جج عبارت پر نظر نہ کر کے کہ

خود سے پڑھیں گے اور وہ غرض ہے کہ صرف ہر سکول میں ہی سالانہ امتحان پر انعامات بالکل تقسیم نہیں کئے جاتے حالانکہ دیکر

سکولوں میں دس یا بارہ ہائی یہ رواج چلا آتا ہے اور ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے بڑے بڑے روسا اور قابل اسٹنٹ

سجین بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ اور ہرن کے لوگ شامل ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہر سکول میں ایک قاعدہ جاری نہ ہو۔ فائدے سے یہ قاعدہ خالی

نہیں۔ مثلاً اول نمبر ہے۔ دوم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیک نامی اور سوان فائدہ کو مد نظر

رکھ کر اگر ہماری جماعت کے لاکھ بڑے روسا و بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ دے دیں تو کیا ہوا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو

جس قدر آپ صاحبان دوست۔ خدا آپ کو اس کو ملے دیکھا اس وقت

میں بہت ناگوار ہے کہ ہر سکول میں ایک قاعدہ جاری نہ ہو۔ فائدے سے یہ قاعدہ خالی

نہیں۔ مثلاً اول نمبر ہے۔ دوم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیک نامی اور سوان فائدہ کو مد نظر

رکھ کر اگر ہماری جماعت کے لاکھ بڑے روسا و بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ دے دیں تو کیا ہوا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو

جس قدر آپ صاحبان دوست۔ خدا آپ کو اس کو ملے دیکھا اس وقت

میں بہت ناگوار ہے کہ ہر سکول میں ایک قاعدہ جاری نہ ہو۔ فائدے سے یہ قاعدہ خالی نہیں۔ مثلاً اول نمبر ہے۔ دوم طالب علموں کی حوصلہ افزائی کا اعلیٰ ذریعہ ہے سوم سکول کی نیک نامی اور سوان فائدہ کو مد نظر رکھ کر اگر ہماری جماعت کے لاکھ بڑے روسا و بطور خیرات اپنی جیب سے کچھ دے دیں تو کیا ہوا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہو جس قدر آپ صاحبان دوست۔ خدا آپ کو اس کو ملے دیکھا اس وقت

قرآن شریف مجلہ

بمقام شہزادہ رفیع الدین

صاحب جس کی مد نظر ہر

تفسیری نوٹ لکھ جانے

مین اور جس کو حضرت

امیر المومنین حضرت

مولوی نور الدین صاحب

پسند فرمایا ہے۔ بیعت

مکرہاں سے ملتا ہے

قیمت کا کچھ حصہ پیشگی آنا

پالیسی۔ خواہ آہر آہ

کے مکمل ہی ہوں۔

محمد صافق امیر خلیفہ

حضرت نامی مولوی حکیم نور الدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

سورہ النجم

(سلسلہ کیواسے دیکھو اخبار بدر جلد نمبر ۱۷۱ و نمبر ۱۷۲)

رکوع اول

آیت ۳۔ ہوی۔ گری ہوئی باتیں۔ نفسانی خواہشیں

آیت ۴۔ انھو۔ یہ ساری باتیں وحی الہی سے ہیں

آیت ۵۔ علمہ۔ اس کا استاد اللہ تعالیٰ ہے۔

آیت ۶۔ ذومرئۃ۔ مضبوطی والا۔

آیت ۷۔ ہو۔ تفسیر۔ جی الہی کی طرف۔ اخلاقی لایا۔ بلند مقام پر

آیت ۸۔ کوئی اس کا مقصد نہیں کر سکتا۔ یہ اس وحی کی صداقت کا ثبوت ہے کہ کوئی اس کا مقصد نہیں کر سکتا۔

آیت ۹۔ دل۔ قریب۔ ہر قریب چاہے۔ تبدلی۔ خدای ہی اس قریب ہوا گیا

دلو۔ قبول کہنے میں اس سے شہادت نکلتی ہے۔

تبدلی۔ نیچے اترنا۔ اور خلقت کو کھنڈ کر خدا کی طرف لایا۔

آیت ۱۰۔ قوسید۔ عرب میں رسم تہی۔ کہ جب وہ شخص آپس میں دوستی کا عہد

پہان کر سکتے۔ تو وہ ایک محب کے سامنے میدان میں اپنی کمانوں کو ملا کر تیری

طرح کہ دونوں کمانوں پر ایک ہی تیر کہہ کر چلا یا جاسکے۔ اس میں یہ اشارہ ہوتا

ہتا کہ اب ہم دونوں کا تیر کمان ایک ہے۔ جو ایک کا دشمن ہوگا۔ وہ دوسرے کا

بھی دشمن ہوگا۔ اور جو ایک کا دوست ہوگا وہ دوسرے کا بھی دوست ہوگا اللہ

فرماتا ہے کہ اسی طرح محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور میری دوستی ہوگئی ہے اور

اس کا اعلان کر جاتا ہے۔ جو اور ک دشمن ہوگا وہ میرا دشمن ہوگا۔ جو اور ک

دوست ہوگا وہ میرا دوست ہوگا۔

آیت ۱۱۔ خادجی۔ جبکہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اللہ تعالیٰ کی

اطاعت اور محبت میں ایسا کمال کیا کہ گویا اس کی اور اس کی کمان ایک ہوگئی

تو پھر خدا تعالیٰ نے اس کو آیت حق یعنی قرآن شریف جیسا مقدس کلام عطا

فرمایا۔

آیت ۱۲۔ ما داحی۔ اللہ تعالیٰ انسان کو پانچ طریقوں سے علم عطا فرماتا ہے۔

القافی الرع۔ رو یا صادقہ۔ کشف۔ وہ وحی جس کے ساتھ ہزاروں

ہزار ملاکے ہوتے ہیں۔ وہ وحی جس کے ساتھ شوکت و سرور ہوتا ہے

فرمایا۔ ایک قوم رجبی کہلاتی ہے اونچو ماہ رجب میں کثرت سے

کشف ہوتا ہے۔

شیخ محی الدین ابن العربی صاحب اپنی فتوحات مکیہ میں تحریر فرماتے

ہیں کہ میں ایک دفعہ ایک رجبی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اس کے پاس

ایک شخص آیا جس نے اپنا آپ کو دمشق کی جامع مسجد کا امام ظاہر کیا مگر

رجبی نے اسے کہا تو شبیہ ہے اور مجھوٹے بولتا ہے اس شخص نے پہلے

تو انکار کیا۔ مگر آخر مان لیا۔ اور توبہ کی۔

ماکذب الغواد۔ کسی سلیم مل نے اس وحی کو نہیں جھٹلایا۔ کوئی سلیم

ان ان اس کتاب کی تحذیب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی سب باتیں فطرت انسانی

کے مطابق ہیں۔

آیت ۱۳۔ مری۔ جھگڑا۔ شک

آیت ۱۴۔ نزلة اخری۔ کئی بار دیکھا۔ وحی متواتر ہوئی۔ کوئی شک

باقی نہ رہا

آیت ۱۵۔ سدرۃ۔ پیری۔

عرب میں تین جیسے ہوا کرتے تھے۔ ایک دارالندوہ۔ جس میں ہم

سے کم عمر کا آدمی شامل نہیں کیا جاتا تھا۔ دوم۔ ایک نائش گاہ الطبع میں ہوتی

ہوتی۔ حسین بڑے ہمارے شہزادہ محمد بن حسین کے زیادہ حسین اعلیٰ درجے کے

شاعر وغیرہ تھے کہ کمال انسان جمع ہوتا تھا۔ گاہے یہ جلسہ نکاح میں ہوتا

کرتا تھا۔ تیسرا جلسہ عام ہوتا تھا۔ جو کہ ایک پیری کے نیچے ہوا کرتا تھا۔ اور جلسہ

میں جو کچھ طے ہو سب کا فرض ہوتا تھا کہ بلا چون و چرا مان لین اللہ تعالیٰ فرماتا ہو

کہ اس نبی کی کامیابی اور اس کتاب کا سب پر غالب آنا ہی ایک ایسا امر ہے

جو خدا تعالیٰ کے حضور سے طے پاچکا ہے اور سب کا فرض ہے کہ اس کو

مان لین ورنہ جو انکار کریگا وہ یقینی طور پر نکلیٹ اٹھائے گا۔ یہ نہتی پیری

کے نیچے کا فیصلہ ہے جس کے اوپر کوئی فیصلہ کی کورٹ نہیں۔

آیت ۱۶۔ ما ذاغ البصرا۔ عجائبات قدرت کے دیکھنے میں یہ شخص اس

مبارک شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے اور طرقت توبہ نہیں کی۔ اپنی آنکھوں

نے قدرت کے نظاروں کے دیکھنے میں نہ کمی کی اور نہ کمی کی۔

آیت ۱۷۔ اخرا ایتیم۔ اب عرب کے بہت پرستوں کی تعلیم کا ذکر کر کے

مقابلہ شروع کیا جاتا ہے۔ اور مشرکین عرب کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ کہ تم سن

سے جھگڑتے ہو اور اس کی مخالفت کرتے ہو۔ بھلا اپنی سمجھ اور عقل کی طرف

تو یہ بیان کر دے کہ بتوں کے آگے سر جھکا دے جو جن کو اپنے ہاتھ سے بناتے ہو۔ انہیں کو اپنا خدا سمجھتے ہو۔

آیت ۲۰۔ مشرکین کی زیادہ تحقیر کے واسطے فرمایا کہ ان ایک تیسرا ہی تمہارا رب ہے جس کا نام ساق ہے۔

آیت ۲۱۔ اور پھر تمہاری یہ سمجھ ہے کہ اپنے لئے تو ان کو کون کا ہونا پسند کرتے ہو اور خدا کیواسطے ان کی ان (دیویان)۔

آیت ۲۲۔ ظن۔ یہ سب خیالی دھوکہ ہے میرا جن کی کوئی حقیقت نہیں کچھ بننے بنائے۔ کچھ تمہارے بزرگوں نے بنائے جو دوسری باتیں ہیں۔

سلطان۔ ایسی دلیل جو کہ دل پر تسلط کر لے۔

آیت ۲۳۔ انسان جو کچھ چاہتا ہے وہ ہمیشہ پورا نہیں ہوتا اور انسان کی یہی کیسے کہ اس کی خواہشیں ہمیشہ پوری ہوتی رہیں۔

رکوع دوم

آیت ۱۔ ملائکہ۔ فرشتوں کے متعلق بہت تو مومن غلطی کہائی ہے بہرہ لوگ تو فرشتوں کے بالکل ہی منکر ہیں۔ پھر یوں اور ایوں نے ہی انکار ہی کیا ہے فلاں

اون سے نسبتاً اچھے ہیں کیونکہ وہ بالکل انکار نہیں کرتے بلکہ یہ کہتے ہیں۔ کہ ابھی تک ہماری تحقیقات اس حد تک نہیں پہنچی کہ ہم فرشتوں کا اقرار کریں۔

انجیل۔ تورات۔ زندہ۔ استاد۔ سفرنگ۔ قید۔ وغیرہ تمام قوموں کی کتب مقدسہ سے فرشتوں کا پتہ لگتا ہے۔ گو نام مختلف ہیں جیسا کہ ہندوؤں میں دیوتا ہوتے

ہیں۔ مگر جانتے سب ہیں۔

رکوع سوم

اس رکوع میں فرمایا ہے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہفتے وہ شاندار کام کر دکھائے ہیں کہ تمام مخلوق اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی مگر تم نے کیا تو یہ کیا کہ لات اور عوی کی

پوجا کرنے لگ گئے۔ مخلوق کے ساتھ تعلقات کی یہ حالت کہ تم اس کے برابر سخاوت نہیں کر سکتے اور اخلاق حمیدہ میں ہرگز اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

آیت ۲۔ اعطی قلیلاً۔ جو لوگ بغل کرتے ہیں وہ نجات اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ سخاوت کرنے اور ضرورت مند لوگوں کو کچھ دینے سے انسان اپنے

شخص سے دُعا کرتا ہے جو بے گن ہے۔ کیونکہ اس نے اس کے حق میں تو کوئی گناہ نہیں کیا۔

کدہ۔ سخت پتھر۔ اکد۔ بہت سختی کی۔ اھلبہ۔

آیت ۳۔ لا تذروا۔ اس میں تمام ادیان باطل کی تردید ہے۔ میثاقی خود گناہ کرتے سزا میں کے سر نہ ہوتے ہیں۔ مشرک بت کو سمجھتا ہے کہ وہ گناہ دور کر دیا۔

آیت ۴۔ لیس اللہ انسان الاما سعی۔ غلطی سے بعض لوگوں نے اس آیت کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ مردے کو دھڑکے پہنچانے سے فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ یہ بات ٹھیک نہیں۔ اسلام کے تمام فرقوں میں بالاتفاق نماز جنازہ کو

جو ایک بدی عبادت ہے۔ ایسا ہی مالی عبادت صدقہ۔ خیرات اور حج کرانے کا ثواب مردے کو پہنچ جاتا ہے۔ پھر جو شخص تڑپ تڑپ کر اپنے والدین اور محزون کے واسطے دعا مانگ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے۔ اور جس کے حق میں دعا مانگی گئی ہے۔ اس کو راحت پہنچاتا ہے۔

آیت ۱۰۔ اللہ تعالیٰ۔ منطقیوں نے ہی ایک دور تسلیم بنایا ہوا ہے مگر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز کا سلسلہ اللہ تعالیٰ پر ختم ہوتا ہے۔

آیت ۱۱۔ انظرو۔ نہ مڑی۔ سی چیز۔

آیت ۱۲۔ نشاء الاخری۔ شیخ زوج۔

آیت ۱۳۔ اغنی۔ بے پردہ کر دیتا ہے

آیت ۱۴۔ بہت مال و دولت والا کر دیتا ہے۔

آیت ۱۵۔ شعری۔ یہ ایک سارے کو نام ہے۔ جسکی بعض مشرکین پرستش کیا کرتے تھے۔ اس میں اشارہ فرمایا ہے۔ کہ قابل پرستش تو اللہ ہی ہے۔ جو کہ شعری کا بھی رب ہے۔

آیت ۱۶ و ۱۷۔ ثمود اور عاد ہر دو قومیں عاتقہ میں کی طرف کی رہنے والی تھیں۔ ہر دو قومیں ہلاک ہوئی تھیں

عاد اولیٰ کا تو نام و نشان دنیا میں نہیں رہا۔ مگر عاد آخری آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ تک موجود تھی۔ ان کے دوادین اور اشارہ بھی موجود ہیں۔

آیت ۲۰۔ اظلم۔ بڑے مشرک۔

آیت ۲۱۔ تماری۔ شک کر سکتا ہے۔

آیت ۲۲۔ اذخ۔ تیری صدا فتنوں کے عہد کا وقت آگیا جو

آیت ۲۳۔ اب تو تم ہنستے ہو۔ مگر تمہارے لئے رونے کا وقت بھی آجائے گا۔

سامدون۔ کسی جانور کے مردے بچے کی کھال میں بھوسا بھر کر کھڑا کر دینے کو کہتے ہیں۔ جس کو نورا کہتے ہیں۔ اسی

طرح بد معاش کا حرف ظاہر ہوتا ہے۔ اصل میں کچھ نہیں ہوتا۔

(سورہ النجم کوٹ ختم ہوئے)

اب اس آگے آگے اخبار میں انشاء اللہ سورہ القمر بھی جاگی

نارتھ ویسٹرن ریلوے اتھارٹیز کا شکریہ ہے کہ انہوں نے
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے لئے کرایہ کی رعایتی
شرح منظور کر لی ہے یعنی نصف کرایہ منظور فرمایا ہے
احباب کو چاہئے کہ وہ بہت جلد سارٹیفکیٹ منگوائیں انجمن
کے سکریٹری کو چاہئے کہ وہ آئینوں کے احباب کی تعداد کو
موافق سارٹیفکیٹ منگوائے۔ والسلام۔ یعقوب علی ٹسٹ سکریٹری

متفرق ماکس

ایک مخالفت کی شہادت

پروکاش لکھتا ہے: "تجربہ کے میدان میں پنجاب کے مسلمانوں کے اندر سب سے پہلے آریہ سماج کی مخالفت کا جہنما مرزا غلام احمد قادیانی نے بلند کیا تھا۔ اگرچہ اس جہنم کے کھڑا کرنے والے خود آریہین کے باقی مہائی دیانند کی سخت کلامی ہی تھی تاہم اس تحریر سے کم از کم یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی حمایت اور اس کے مخالفین کی سرکوبی کا جوش جس دل دہی منزل میں اٹھا وہ کف ہوتا صرف اتنی سی بات سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ مبارک وجود اسلام کے لئے فطرتاً اپنے اندر ایک غیر معمولی جوش رکھتا تھا۔ اور آخری دم تک اسی خدمت پر ایک بہادر کاندھ کی طرح قائم رہا۔"

عالمگیر و با

میر یافینور نے جو خفاک تباہی ڈالی ہے اس کے لئے مجھے کچھ اعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری خلقت لاغتیا چلا آئی ہے۔ کہ یہ وبا عالمگیر و با ہے۔ طاعون میں جو لوگ بیمار ہوتے وہ تو غیر بیمار سے باقی تندرست رہتے۔ لیکن یہ ایسا عذاب ہے کہ اس سے کوئی بھی محفوظ نہیں رہ سکا جن علاقوں میں یہ دہلے وہاں جا کر دیکھو لوگوں کے چہروں پر مرونی چھائی ہوئی ہے اور وہ زندہ دگرور ہیں۔ اگر اتفاق سے کسی کو بیمار نہیں ہوا تو اس کا تیار داری میں بیماروں سے بھی بدتر حال ہے خدا نے ان تمام شہروں میں سے امرتسر کو۔ خدمتِ صلیب سے چاہے۔ چنانچہ اہل حدیث باوجود کافی احتیاط کے جو وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خوف کیوجہ سے اپنے جذبہات کو اندھی اندر رکھتا ہے ایک مفسر لکھنے پر مجبور ہوا جس کے مفصل ذیل فقرے قابل غور ہیں۔ دیکھو آخر ایک قسٹی القلب اہل حق کا عدو بین ہی چلا اٹھا اور اپنے بنیادوں کو ملامت کرنے لگا۔

سجنت سر بنانا انکا ظالمین۔ فاقبل بعضہم علی بعض ینزلادسورن قالو ایا دیننا انا انکا ظالمین آپ اپنی حالت دیکھتے ہیں رہا کہ بہت سے مردے بے گورہ کفن رہے۔ ہم میں سے بہت سے بے دوا اور بے غذا

ہی جان بحق تسلیم ہوئے اس کے علاوہ بہت سے واقعات ایسے ہی ہیں جن کے بیان کرنے سے کلیجہ کا پھٹتا ہے۔ آگے چل کر رقمطراز ہوں۔ نیز تو ایک جملہ معترضہ بتا مطلب کی بات یہ ہے کہ امرتسر کے سن من بزرگ کہتے ہیں کہ ایسی سخت اور مہربانی ہم نے اپنی عمر میں نہیں دیکھی۔ ہم شمار اند کو خصوصیت سے مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ وہ اپنے کلمے ہوئے پر ایک خدا ترس دل پیکر غور کر کہ آخراں غیر معمولی عذابوں کی دھجک ہے کہ ہر سال ایک بار معزور کوئی نہ کوئی بلا پڑتی ہے۔ میں دو ائین تہارے لئے پیش کرتا ہوں۔ ومانگنا معدنیں حتی نبض سرولا۔ اور دوم اولاد بدون انھم یفتنون فی کل عام مَرَّةً اَوْ مَرَّتَین ثُمَّ لَا یَمُوتُونَ دَلاہم یدکون لوگوں ہم مرل نیردان کی تخریب سے قور کو اور نصیحت پکڑوتا تم پر رحم کیا جائے۔

حیدر آباد و کن

کی طغیانی نے جو تباہی ڈالی ہے اسکی تلافی کے لئے متفرق تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ انہیں سے بعض یہ ہیں جو ہمارے خیال میں بھی مفید ہیں۔ (۱) سب سے پہلے اس طغیانی کو آئندہ روکنے کی تدابیر کی۔ جاوین اور اب آبادی ان نشیبی محلوں سے منتقل کر دی جاوے۔

(۲) مہیبت زندوں کی ادا کیلئے حیدر آباد کے جاگیردار اور علاقہ دار اپنی سالانہ آمدنی کا چوتھا حصہ داخل کریں۔ بلکہ ملازم اپنی تنخواہ سے چہارم حصہ عام فنڈ میں دالیں شہر میں جس قدر لوگ نذر و نیاز دیتے ہیں۔ عرس کرتے ہیں ان کے اخراجات اسی فنڈ میں ڈالے جائیں۔ غرق شدہ اسباب میں جو مال لاوارث ہو وہ بیلام کر کے اسی فنڈ میں ڈالا جائے۔ ملکی کارخانہ داروں سے ان کی ایک ماہ کی آمدنی کا ثلث لیا جائے۔

ہمارے نزدیک نظام دکن کے خزانوں کا بہت ساعدہ ہی رعایا کی بہتری میں صرف ہونا چاہیو۔ (۳) مگر سب سے ضروری امر تو یہ ہے کہ اپنی حالت میں پوری تبدیلی کی جائے۔ کیونکہ خدا فرماتا ہے۔ ومانگنا مہلکی القہری آلا د اہلما ظالمون۔

کے اجلاس کی پرتیار بیان ہو رہی ہیں اور اس بات کی کوشش ہو رہی ہے کہ انتہا پسند اور اعتدال پسند فریق پھر مل

کانگریس

میٹھن ایسے لوگوں کو سلف گورنمنٹ کا مطالبہ کرتے وقت شرم کرنی چاہیے۔ جو خود ایک معمولی مجلس میں ملکر نہیں بیٹھ سکتے۔ ہماری موجودہ حالت خود اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم پر حکومت کرنے والی گورنمنٹ برطانیہ صیبی عامل اور نیک نیت گورنمنٹ ہو۔

نیا قانون

بیان کیا جاتا ہے کہ مجموعہ منابطہ فوجداری کی جلد ترمیم کی جائے گی۔ لوگ کہتے ہیں کہ قانون سلطنت بناتی ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ دراصل کسی نئے قانون یا کسی نئی پابندی کی اصل محرک وہ رعایا ہوتی ہے۔ یہ بات رعایا کے اپنے بس میں ہے۔ کہ اپنے حق میں کوئی نرم قانون پاس کرانے یا سخت۔ جیسا طرز عمل ہوگا اس کے مطابق قانون بنے گا۔ ابتدا میں محصولی ایک دو قانون بنے۔ جون جون لوگوں نے اپنے خیالات و حالات کو بدلا۔ قانون ہی تو جیتنے لگے۔ منابطہ فوجداری میں ترمیم کی کیا حاجت تھی۔ اگر لوگ خود فوجداری قوانین کی مانت امن و اطاعت سیکر کرتے۔

جیل کا قاعدہ

نمبر ۸۴۴۰ چونسٹھ کر کے اب یہ تجویز کیا جو کہ ہر لاش پہانسی پر ایک گھنٹہ تک بلی رہا کرے گی تا وقتیکہ طبی ملاحظہ ہو کہ اناری نہ جائے۔ اور لاش اس حالت میں دار فون کے حوالے نہ کی جائے گی۔ جب صاحب سپرنٹنڈنٹ کی ہ رائے ہو کہ قیاس اقل ہے لاش لے جا کر عام جلوس نکالا جائیگا۔ یہ بھی اسی واسطے ہے کہ لوگوں نے مجرموں کی طرف سے اری کر کے ان کے ساتھ صرف ہمدردی کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اون کو ملکی نہیں دون کا لقب دیکر اہل کو وہ عزت دی۔ جو کسی قوم کے لبر کو دینی ہے۔ امن پسند رعایا کا ہرگز یہ طریق نہیں ہونا چاہیے۔

مسرتاز علی

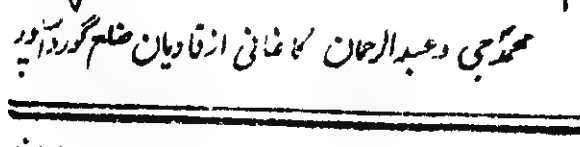
تہذیب السوان کی ایڈیٹر کی وفات کی خبر علمی حلقہ میں افسوس کے ساتھ پڑی جا چکی مسرتاز علی ایک لائقہ مصنفہ کتب متعددہ شریعتی بی بی نہیں ان کی سماعی سے مستورات میں ایک خاص عامی ذوق پیدا کر دیا تھا اور اکثر گھر دن میں تعلیم سوان کا چرچا ہو گیا۔ سنے کہ اس کی دیکھا دیکھی کئی اور رسالے اور اخبار بھی جاری ہو گئے مگر جس تہذیب کے ساتھ مستورات کی حالت کے مناسب معقول ادن کے اخبار میں چھپتے تھے وہ بات کسی میں پیدا نہ ہوئی علاوہ ازیں تہذیب سوان میں یہی غلبہ جو کہ اس میں ایسے مضامین چھپتے جو جو صرف ابتدائی تعلیم اور تربیت کے لئے مفید ہو سکتے ہیں کیونکہ قوم اور ملک کی بات اسکی متقاضی ہیں۔ جو ملک میں بعض عورتیں (مثلاً مسز اکل) علمی

اور انھوں نے بہت سے نیک نیت لوگوں کی مدد اور توجہ حاصل کی ہے۔

سرحدی علاقہ جبرئیل میں اسٹریلیاسی لائی جھڑی ...
 نالی والی بندرگاہیں - چھوڑ چھوڑ روپوں کو بچتی ہیں اور انھیں

مین وہ تعیش کرتے ہیں۔ دامن کے باشندوں پر خدا

محمد مجی و عبدالرحمان کا غنائی از قادیان ضلع گورداس



المشاعر
محمد بن عبد الرحمن الكاظمي الزكديان ضلع گوردون

تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت صرف ہزار کی
گئی ہے۔

یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے ہے
 والہ اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے
 جس نے اسلام کی صداقت کی دہک
 عالم پر بھاری۔ اور اسی میں وہ الہامات میں جو آج پورے
 ہو کر مومنوں کے اندر ایمان اور مخالفین پر رحمت کے قیام کا
 موجب ہو رہے ہیں۔ قریبا ۷۰۰ صفحے کے ڈسکی کاغذ پر نہایت
 علی دو خط چھپی ہے۔

قیمت بے بیلہ صمد - مجلہ صمد - خریداران بدر
 سے رعایت دیکھا دے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام نظمیں کا مجموعہ (جس کو چتر سے پتھر پر لکھی گئی) موسمِ کریم (جی من) - ۱) سے جلد ۴۰ جلد ۴۱

مری نہ کلنگ اوتارنا
کلنگی اوتار کے ظہور کے واسے
میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب
الرحمہ (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ
مندیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ
ہے۔ کرشن کی مصالحت بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ عجم و اسلام

قیمت ہر جلد نگہ این بہت عمدہ ہے۔
 ہندوئی نظم۔ مہنداسہ عبدالرحیم صاحب
 شانت و بچہ۔ عجیب۔ جس میں ایک

کے لئے اور ان کے لئے جو اس کے لئے ہیں

سر الشہادین | مصنف مولانا سیدی محمد حسین صاحب
فاضل اردو - سورہ یس - سورہ یس - سورہ یس
پیشگیری کے رنگ میں صاف و درمیان میں عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر فاروق کے شہادت کے واقعات ثابت
کئے گئے ہیں۔ ہر وقت یاد رکھنا چاہئے۔ اس کے فضائل
و سبب کے لئے گرامر میں - قیمت ۱۰۰

ملانی اور عصمت انبیاء
 ہر یو لیا تو بار بار لیجئے کہ سنی مذہب
 مضامین کو شیخ احمد دین صاحب
 پیشتر پڑھنے لائیں۔ بیشک وہ اپنے
 جانتے سمجھنے والے ہیں بہت عمدہ پیچہ دار اس کا خا
 نہ اس کے فروخت ار سال کیے ہیں۔ متفرق مضامین کو
 فی طور بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت نقلی ۳۰۰ - قیمت بسیار ۴۰۰

مقدس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
 اور عبد اللہ آقہم کا مبارک - اس میں
 امام نے صرف قرآن مجید کے سوچوڑہ مہیا فرمایا ہیں
 مان کیا ہے - قیمت ۸ روپے

ت کی حیرانی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ

ت کی عہد قرون سے اس کے کلام کا تناقض ثابت

اسے نام کی گیل ہے۔ قیمت ۹

مہم کی پہلی کتاب

یہ کتاب پنجابی نظمیں سو ہے۔ مفاہیم کا بیان
پہلے سے عمدہ۔ قیمت ۳۰

منہات مستورات کے لیے یہ قیمت در

تیسری (الزاد والے) ر

احمدی (برقہ نامہ رسول اللہ)

پسند دین کے متعلق نہایت عمدہ معلومات حاصل ہو سکیں گے۔ نویسنہ پانچویں حصے کی کتاب "فہرست" لکھتے ہیں۔

کے لئے
اشتر عبد الرحمن کا یہ لیکھ قابلِ وید ہے۔ جس میں
ہر کتاب کا بیان ہر نامت کی ہے۔
فہرست

علیہ السلام کی تشریف آوری سے پہلے ہی تشریف لے گئے تھے۔

بہارِ اربعین
میں دلی محبت کی کئی چیزیں
ماہِ شعبِ الحزن و احباب کی تعظیم سے
پہلے ماہِ شعب کی شناخت کے بارے میں
قیامت اور

—

شماره ۱۴۹ - مرزا ابوالفتح صاحب
شماره ۱۴۸ - محمد طوخت صاحب

۱۹ - نسیم خانم صاحبہ عمر ۱۵۹۷ ملک غلام احمد صاحبہ
۲۰ - دلای خانم صاحبہ عمر ۱۶۰۰ عبدالحمید خان صاحبہ

۱۰۶۸ - فصل قاور صواب
 ۱۰۶۹ - مغلطاب الدین صواب
 ۱۰۷۰ - بنی خوش صواب

ابراہیم صاحب
۱۰۵۰ - مہاجری محمد صاحب

محمد ابراہیم صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم المذہبی مولوی تکمیل
صاحب یعنی المدینہ سرمد تعلیم المسیح کر شاہی شغل کے مطابق
قسم اول میل۔ مسئلہ ثانی کے مدپیہ فی قولہ کہ مسیح موعود
قسم دوم عار۔ سوم عار اور عارہ اس کے پر قسم
نامہ مذہبی اور کلام بھی موجود ہے۔

۲. تور - کابلی مهاجران نمایان گوداس بود

(بدلی پس فارین)

کیا ہمارا نام مرزائی ہے؟

نام کا خشاء انسانی تمدن کے ابتدائی ایشیائی
صرف شناخت ہے۔ مگر انبیاء کی مذہب ترین قوم نے جہاں
ہر ایک امر کی اصلاح کی ہے۔ وہاں نام جیسی ضروری چیز کو
مذہبیت یا معنی اور حقیقت شے کو ظاہر کرنے والا بنادیا
بلکہ اس کو انسان کے واسطے ایک تغاؤل نیک اور دعا
خیر کا ذریعہ کر دیا ہے۔ ہر ایک قسم کے منور نے نام
اب تک دنیا میں سوچا ہے۔ ایسے نام ہی ہیں جو بالکل
... یا معنی نظر آتے ہیں اور ایسے ہی ہیں جن کا کوئی اپنے
واسطے اس زمانہ میں تصور ایجاد کے کوئی پتہ نہیں
کرتا۔ اور ایسے ہی ہیں جو خال نیک اور دعا پر مشتمل
ہیں۔ الغرض نام کی فلاسفی ایک دلچسپ مضمون ہے
لیکن اس وقت میرا مقصد انہیں کہ میں اس پر بحث کروں
بلکہ میرا مطلب صرف اس امر سے ہے کہ دنیا میں شرف
وغرنا نام رکھنے کا حق کس کو حاصل ہے۔

جب ہم گذشتہ اور موجودہ تاریخ پر غور کرتے ہیں تو
یہ صاف نظر آتا ہے کہ نام رکھنے کا حق ہر کسی کو خود
حاصل ہے کہ وہ اپنا نام آپ رکھے یا اس کے دوست
جی خواہ عزیز واقربا اور اس کا کوئی نام رکھیں اور تمام
دنیا میں کسی کو حق نہیں کہ اس کے نام پر اعتراض کرے
بلکہ تمدنی تعلقات کے سبب کا فرض ہے کہ اوسے اسی نام کو
پکاریں جو نام اوس نے اپنے واسطے پسند کیا ہے
اور کوئی دوسرا نام اپنی طرف سے اس کے واسطے تجویز نہ
کریں۔ بخدا موجودہ نام اپنے بنیائی کے لحاظ سے اس
شخص یا چیز کے مناسب ہوں یا نہ ہوں بلحاظ شرافت کے
سب کا فرض ہی ہے۔ کہ اسی نام سے اسے پکاریں۔
اگر ایک بچہ کا نام محمدنا مثل رکھا گیا تھا اور اب اس نے
علم حاصل نہیں کیا تو کوئی قانون شرع یا عروت یا حکم
نہیں رکھتا کہ اس کا نام تبدیل کر دیا جائے۔

اس امر کو زیادہ تر مباحث کے ساتھ کہہ دینے
کے واسطے ہم بطور مثال سے بیان کرتے ہیں۔ کہ اگر
ایک اخبار کا نام پیسہ اخبار رکھا گیا ہو مگر وہ فروخت نہ
پیسہ نہ ہو تاہم تو یہ بھی اسے پیسہ ہی کہا جاوے گا۔ اور
زہرین ضرورت نہ ہوگی کہ اوصافی کے نام سے پکارا کریز
اور اگر ہم ایسا کریں تو ضرور ہے کہ ملک اخبار کو

نرخش پیدا ہوگی۔ اگرچہ اوصافی پیسے سے مقدار اور
مالیت میں بڑی ہوتی ہے مگر وہ کبھی پسند نہ کرے گا
کہ ہم اس کا نام اوصافی رکھیں۔ ایسا ہی اگر ایک اخبار
ہند میں شائع ہو۔ اور ہند کی زبان میں اہل ہند کا
وطن ہونے کا دعویٰ کرتا ہو مگر اس کے مضامین
زیادہ تر کسی غیر ملک اور غیر حکومت کے ذکر حمایت اور تائید
پر مشتمل رہتے ہوں تو یہی ہمیں مناسب نہیں۔ کہ ہم اسے
اس کے پسند کردہ نام کے سوا اسے کسی اور نام سے
پکاریں۔

الغرض نام رکھنے کا حق کسی شخص یا قوم کو خود اپنے
واسطے حاصل ہے اور دنیا میں کوئی شخص پسند نہیں
کرتا کہ اس کو اس کے اپنے نام کے ہونے نام کے
سوا اسے کسی دوسرے نام سے پکارا جاوے۔ پس جبکہ
ہماری قوم نے اپنے واسطے ایک نام پسند کیا ہے
اور وہ ہے احمد علی۔ تو کسی شریف انسان کا کام
نہیں ہو سکتا کہ وہ ہم کو اس نام کے سوا اسے اپنے
بنائے ہوئے ناموں سے پکارا کرے۔

مرزائی وہ شخص ہے جو مرزا کی طرف کسی تعلق
کے سبب سے منسوب ہو۔ دنیا میں ایک د
جناب امیر تیمور کی اولاد سب کی سب
پر ہم نے تسلیم کیا کہ کوئی زمانہ مرزا
مسیحیت و ہندویت۔
کہ مرزائی کے لفظ میں۔

ہو سکتا اور یہ بھی
ساتھ تعلق
نجات یقہ
اس کے
طیاری میں نہ
انہیں کیونکہ یہ نا
ہمارے
کیا ہے

اس فرقہ
اس ف
تو اس
حضرت
لوگ۔

رکھنے والے ہیں کہ ہمارے پیسے کے نام کے سوا اسے دوسرے
لفظ سے ہم کو پکار نہیں سکتے تو ہمارے مرشد کے نام کا
وہ لفظ جو اس امر کے واسطے سب سے زیادہ موزوں ہو سکتا
ہے۔ وہ احمدی ہے۔ اور اس واسطے اس کا ذکر سے بھی ہم
کو احتیاجی کو نہ چاہیے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر کسی فرقہ کو اس
کے بانی کے نام سے ہی پکارنا اور ضروری اور لازمی امر ہے
تو کیوں عیسائیوں کو یسوعی نہ کہا جاوے کیونکہ ان کے
مقتدا کا نام تو یسوع ہی ہے۔ جس کے معنی میں نجات یافتہ
اور یہ نام اس کا والدین نے اس واسطے رکھ دیا تھا۔ کہ وہ
دیر تک زندہ رہے جیسا کہ ہمارے ملک میں بعض لوگ
جیون نام رکھتے ہیں تاکہ وہ جیوا رہے اور ہم یقین کرتے
ہیں کہ یسوع کا یہ نام رکھنے والے نیک لوگ ہو۔ اور ان
کی دعا قبول ہوگی اور یسوع نے ایک سو بیس سال کی عمر
حاصل کی۔ عیسائی لوگ اپنے آپ کو یسوعی کہتے ہیں۔
حالانکہ مسیح اہل کے مقتدا کا نام نہ تھا۔ نہ اوس کے والدین نے
کہی اس کو اس نام سے پکارا تھا۔ بلکہ بعد میں بطور لقب
کے یہ نام رکھا گیا تھا۔ پس اگر عیسائی لوگ اپنے آپ کو
یسوعی کہنا پسند نہیں کرتے۔ تو وہ کیوں ہم کو مرزائی
کے نام سے پکارتے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ کے
نوجوان ہندو جنہوں نے اپنے خیالات میں تبدیلی کی ہے
وہ اپنے آپ کو اپنے بانی فرقہ جدید کی طرف منسوب کر کے
دیا بندی کہیں نہیں کہتے حالانکہ ان کو دیا بند کے
خیالات سے ہمہ تن اتفاق ہے اور اس کے مذہبی خیالات
کی پیروی اپنا فرض میں خیال کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں آریہ
بہتے ہیں اور دیا بندی بنائے چاہتے۔ ایسا ہی وہابی ایک
بڑا عمرہ لفظ ہے۔ کیونکہ وہاب وہ آدمی ہے جو اللہ تعالیٰ
کے اہم مبارک وہاب کی طرف نسبت رکھتا ہے یا وہابی
وہ شخص ہے۔ جو کسی شخص عبد الوہاب کے خیالات کے ساتھ اتفاق
تا جو جس نے بدعات اور خراب رسومات کو اسلام میں سے
مناہج کرنے کی اول سہی کی ہر دو صورتوں میں وہابی کا لفظ چھو
میں رکھنا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ایڈیٹر المحدث کا اسناد اولیٰ
اور فرقہ اہل حدیث کے ایڈوکیٹ صاحب نے سرکار ملک اس امر کی
لگائی۔ کہ لوگ ہمیں وہابی کہتے ہیں حالانکہ ہمارا نام احمدی ہے
الغرض ہمارا نام مرزائی نہیں بلکہ احمدی ہے اور ہم ان تمام
کو جو شرافت کے پاک صفات کی عزت کرتے ہیں مخالف
نہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اسی نام (احمدی) سے پکارا جانا
چاہتے ہیں۔

جلسہ سالانہ

جلسہ کے آیام بہت قریب آ رہے ہیں اور چونکہ اگلے پرچہ کی تاریخ اشاعت اوس دن سب سے جسدن کا اجابہ راستہ میں ہوں گے اور اوس سے اگلا پرچہ پچیسویں ۳۱ دسمبر تک نکلانہ سبب اشغال جذبہ شکل ہوگا۔ اس واسطے یہ تجویز ہوتی ہے کہ ۲۴ اور ۲۵ دسمبر ہر دو تاریخوں کے پرچوں کی عرض میں ایک ہی پرچہ زیادہ صفحات کا ۲۹ تاریخ کو نکال دیا جاسکے۔ جس میں کسی قدر جلسہ کے حالات ہی مندرج ہوں۔ اس واسطے اگلی جہاں کو اخبار شائع نہ ہوگا اور یہ آخری پرچہ ہے۔ جو جلسہ سے پہلے شائع ہو سکتا ہے لہذا اس میں جلسہ کے متعلق چند مفید باتیں کا مفید بنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

جیسا کہ باہر کے لئے ہونے لگے خطوط سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اس سال جلسہ پر آنے والے دوستوں کی تعداد انشاء اللہ پہلے سے بہت ہی زیادہ ہوگی۔ اجابہ کا اس قدر سے جمع ہونا باہمی روحانی تعلقات کے بڑھنے اور ایمانی قوت میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے۔ پروگرام شائع ہو چکا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کس قدر بزرگوار ہونا اپنے پرچوں اور مسکیت کمان کے ساتھ سامعین کو فائدہ پہنچائیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درمیان جسمانی طور پر موجود نہ ہوں گے۔ پر اہل کی دعا جو ہمیشہ اپنی جماعت کے لئے کرتے تھے اور ان کا ثانی فیض اپنا کام انجام کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے محضر فضل سے آپ کے بعد آپ کا ایک ایسا جانشین ہم کو کیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ مدت سے اس خیال پر کہ چکے تھے کہ اگر نور الدین چربغا قیوم اوس کے خدو فرید ہو جلتے یہ تو اہل کی قسمت میں نہ تھا کہ وہ اس یقین سے فائدہ اٹھا سکتے۔ مگر اس سے کم از کم قبولیت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو پہلے سے خدو تعالیٰ نے اس وجہ کے واسطے لوگوں کے دلوں میں رکھی تھی اور یہ خالی از شکست نہ تھی۔ خدا جانتا تھا کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خلیفہ بنے ان آیام میں حضرت مسیح موعود کی طرح ابراہیمین کے دل میں بھی ہمارے۔

کا خاص خوش ہوگا اور آپ کی دنیاؤں کا یہ مفید معلوم ہوتا ہے کہ اس سال کا جلسہ ایک بڑی کامیابی کے عہدات پہلے سے ظاہر کر رہا ہے۔

لنگر خانہ اور تھان خانہ کے بہتر بنائے گئے ساتھ احباب کے آرام کے واسطے چمن کی بنیادیں میں قبل از وقت معروض ہیں۔ لیکن اس سے بڑے مجمع میں اگر کوئی فرد گزاشت کسی عزیز دوست کی غبار داری میں ہو جائے۔ تو ہم اس پر کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کی طرح اس پر چشم پوشی کریں گے۔

وہ تمام نذرانہ کار پر یہ جو قبل ازین احباب حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کیا گئے تھے ان کا اب یہ حضرت امیر کی خدمت میں پیش کریں گے۔ اگر کے علاوہ اخراجات دیگر کے واسطے جہاں آیام میں بہت بڑا ہوا خرچ ہوتا ہے اور جس سے روپیہ لے کر فنڈ کے واسطے امید ہے کہ درست طیار ہو کر آویں گے لیکن سب سے بڑی طیار ہی اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے واسطے ضروری ہے۔ اگر ہم اتنا بڑا سفر کریں اور روپیہ ہی خرچ کریں اور سفر کی لگاتار ہی اٹھائیں اور یکے پر یکے بنیں۔ لیکن ہمارے دل نہ ترقی نہ کریں اور ہم اپنی غفلت اور ہوشیاری کو اوس بے جا دنیا داری کے اپنے معبود حقیقی کی طرف کے رسول کو کسی کی تہکاؤ سے پیارے دوستوں سے کہ ایک

بقولہ کی اعتبار سے ہونے لگی۔

یہ صاحب۔
نہ اندوہ و رجائے جو
الاسلام کے
کئے کی گئی ہے
میں معززہ وقت
از کم ایک مہینہ
یا کریں۔
کے لئے جو
مطالب علموں

میں اہل ہوسہ کے ایک ٹائم میں انعام دینے کی تجویز کی اور اس کے لئے اپنے کرم دوست خواجہ غلام غوث تھوڑ سو اگر لپہ عینہ امرت سر کی خدمت میں بھیجا ہے کہ وہ امرت سے ایک ٹائم میں خرید کر بہت جلد ہی قادیان بھیج دیں۔ امید ہے کہ سوز صاحب بہت جلد ہی پیش کی کو شش کریں گے۔ والسلام

قاضی عبد المجید شاکر۔ سرسبز۔ ٹھہر۔ کس۔ اور پورے

ریویو

لکھنؤ کے مشہور اور اپنے فن کے استاد شاعر میر عیسیٰ انیس صاحب کی لائف لکھنے کے فرض کو جناب اشرفی صاحب نے بہت محنت سے ادا کیا ہے ایک شاعر کے سوانح لکھنے کا جو طرز اس کتاب میں اختیار کیا گیا ہے وہ اردو لٹریچر میں ایک ایسا کیونکہ اس میں میر صاحب کے خاندان تعلیم و تربیت وضع و قلع۔ مختلف مجالس میں شمولیت وغیرہ حالات کو چنی طرح نہیں کیا گیا مگر میر صاحب کی شاعری کا مقابلہ یورپ کے نامور شعرا مثل شکسپیر کے ساتھ کر کے کتاب کو شخصیت کے ساتھ دلچسپ بنایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۰ صفحے پر عمدہ سفید کاغذ پر چھپی ہے۔ اور چھاپائی مطبع آگرہ کی عمدگی اور صفائی اخبار کے نام کو روشن کر رہی ہے قیمت عام ہے اور جناب خواجہ صدیق حسین صاحب جینر مطبع آگرہ اخبار آگرہ لےنے کا پتہ ہے۔

پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود مورخہ سید حسین حضرت کی وفات پر خیالوں کے اعتراضات جواب دے گئے بلحاظ نظم کے ہی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت ہے لہذا یہ ہے۔ قیمت صرف ار۔ دفتر بزرگ طلب کرو۔

اصلی نمبر اور نمبر کا سرسہ۔
مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح
والہادی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
سرمد حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخوں کی مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت میرا رقم اول حصہ قسم دوم سے فی قسط
قسم اول فی قسط ۵۰ اور دوم غیر سوم ۷۰۔ علاوہ ازین کلاہ ذریعہ
نگلی پر قسم پشوری بھی موجود ہے۔ المشتہر احمد لورہ کابی صاحب نے

آجمن تشیخ الاسلام کاتبیہ اسلامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم
محمد بن علي

ربنا القبل هذا انك انت السميع العليم
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد
ان محمدا عبده ورسوله وخاتم النبيين واشهد
ان من اهل بيته ائمة اجمعين السعدون بايديهم
ونواصيهم ورسول صلوات الله عليه وسلامه
اجمعيه

الوصیۃ مورثہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرمایا ہے۔

میرزا باطنی تناسل سے کہ بعد الموت میری خوابگاہ
خدا کے فرماندہ فرج ادا اس سے پاک نفس امارت کیسے

پس اگر میری وفات سے کہیں بامرغہ تم میرے دوست دار نہ اؤ
میرے دوست سے کہیں پہچان لو اور نہ کہیں اگر کسی سے

احمدیہ کی خدمت شکر اوری میں سب سے پہلی ایسی جگہ جہاں نے
حکام مہم جہاں سے قومین اور وہاں میں انہوں نے اور دنیا
نہایت سے کہہ جہاں میں قومین میں ہی وفات پاؤں

اور کوئی ایسا خیال نہ کرے کہ میں نے اپنے میں ایسا کچھ داسے کچھ نہیں چھوڑا۔ بلکہ میرا ایمان اور تقویٰ میرے

اور میں اپنے غفور رحیم کے عا
مین مانگا کرتا ہوں لیکن میرے

وہاں سے پہلے کہ میری وہ

بین

تعارف

100

نمبر شمار	نام و کجرا	مضمون	وقت
۱	انتاج	قرآن شریف	۵ منٹ
۲	سکھری غنم و تھنڈا	دست انجمن	۲۰ منٹ

۱۰	نظم	منشی نعمت اللہ صاحب گوشت
۱۵	خطبہ	حضرت صاحبزادہ نیر اشیر الدین محمد احمد صاحب
	نظم	

اکبر شاه خانصاحب اگر خبیث آبادی - (اگر خبیث است اقم) -
 خوشی و خیر و دولت نام ۱۵
 بین دولت شود پیدا ۱۵
 ۵۴
 منشی علی قزوینی صاحب میرزا قوام خان

۱- میر مجلس صاحب آخری تقریر ۵۸۸ منٹ
۲- میجر مختلف احباب رسالہ کیسے تحریر کریں ۳۰

محب لائن پوری پڑھیں گے۔

مطابق طریقہ میں عربی انجمن

کے پانچ سو نو جوان عجیب مختلف

ملکوں کے باشندے ہیں اور

ہے جس کا نام اتحاد الاخوت العربیہ رکھا ہے اور یہ انجمن بیک اعلیٰ
واقعہ ہو اس ایسوسی ایشن کے مقاصد یہ ہیں کہ اتفاق کی سوسائٹی کو

اور ہر دور کو تعلیم دیکھ کر اور کاشتکاری طریقہ میں ترقی کی
دور کو کھل کاشتکاری کی بھی ترقی کی جاوے۔ اور تین زبانوں میں اخبار جاری
کئے جائیں۔ عربی، ترکی اور فرانسیسی زبان میں یہ اخبار سائنس العربیہ کے

ہوگا اور اس میں عربوں کی حالتیں ساری ہون کے اسکی فائدہ میں آئے گی۔
یہ بات ہوگی اب تک ایک وزیر یا نسو پڑھ کر بے خبر رہ جائے گا کہ یہ کچھ ہے چکا تو

نارتھ ویسٹرن ریل کے بلا دست
حکام کی توجہ اس طرف مبذول کی
حاضر دوری ہے کہ وہ اپنے تہ

پہلے سے بات پوچھ بیٹھے تو آپ ماشاء اللہ حجتہ بدو
 جواب تک دینا اپنی کسر شان کا موجب سمجھتے ہیں یا شاید
 اوقات گرامی میں حرج واقعہ ہوتا ہو۔ پھر کنسٹیبل کا ہنٹر کٹ

مین کئی شریف بھی مین بلکہ اپنی جائیداد کی حیثیت سے اس گہر بار کو محلے سکتے مین یہ ہمارا چشم دید واقعہ ہے کہ ایک چوکیدار نے ایک ہندو کو جو چکٹ دھوئی پیر

پھر چند شریفین نے بیچ میں پڑ کر ادن کی سیخ کرادی۔
 پانی پلانے والے جوہرین وہ خدا جابائے اپنے تئیں کہ
 سمجھتے ہیں۔ اقل تو آپ شریف ہی کم لاتے ہیں اور

نید ہے اور سرفروں کی دھمکا پیل ہو رہی ہے۔ اور
پردھینگاشتی سے ہنگامہ محشر برپا ہے۔ اور ہر
لگ

رہا ہے اور ناخون گوشتا بقا عدو بڑھنے دیا ہے۔ جن حصہ
سے میری ملاقات ہوئی خدا جو بڑھ نہ بلو ائے پر کوئی
آٹھ روز سے آپ کے ہاتھ تو پانی کو تبرک کرتے رہے۔

~~_____~~

تاریخ ہندوستان جلد اول

مترغین اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ حلیفہ محمدیہ اس
کہ ابھی مسلمان جن جہاز رانی میں مہارت اور بحری جنگ
کا فی تجربہ نہ رکھتے تھے اس لیے محمد بن بحر ان کی رہنمائی

دی پس جیک
دیا گیا ج
ہندہ

جبرئیل	جبرئیل
راے	راے
بن	بن

ت	ت
ر	ر
س	س

رج. اسیر
رفیر را
لم

کے لئے روانہ کیا اس میں فرج سندھ کا نام بھی لکھا ہے
اس کو اسلامی اور سندھی فوج کا پہلا مقابلہ بنجیال کرنا چاہیے
اور یہی امر عربوں کے سندھ پر حملہ آور ہونے کا باعث بنو

اصفہان و دہلید ان وغیرہ فتح ہوئے اور مسلمانوں کو کوش
کی طرف بڑھنے کا موقع ملا۔ چنانچہ صوبہ خراسان سلمہ

کہ مسلمان کس رات سے پندرہ ہجری میں سندھ پر حملہ
ہوئے کمان واقعہ ہجرتان سندھ میں حکم بن عمرو
نے فتیہ کیا کمان سے آگے عہد فاروقی میں مسلمانوں

خمس صیار العبدی لیکر مدینہ منورہ گئے اور حضرت عمرؓ نے حالات علاقہ کمان دریافت کئے تو جواب ملا۔

کرمان احمد بن حنظلہ۔ یعنی کرمان سے ان کے کوئی
 نہ بڑے خلیفہ ثانی کے اس حکم امتناعی کی موجودگی میں
 صاحب کا یہ قول کہ ابوہریرہ نے خلیفہ ثانی کے عہد

1

مراسلات

ایک وصیت | مکہ محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکندریہ
کا ہوں۔ چونکہ میں منظر ضعیف اور عریض ہوں

سب حیات شعار کا کچھ اعتبار نہیں اس واسطے اپنی جائیداد
میں سے جو کچھ چاہوں وہ خود اپنے ہاتھ سے تقسیم کر دیتا ہوں۔
غیری مالک اور خالی ہوں اس وقت بھرتی و قنایت جو اس
پیشہ کے لئے ضروری ہے اس پر توجہ دینی چاہیے کہ مالک درخت
اور قابض فرما دیا ہے اور میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب فخر
مرحوم کے موصوفہ و موصی علی الصلوٰۃ والسلام شیخ دیان
فخر گورہا پور کے جملہ دعویٰ کا بصدق اقرار ہوں اور جناب
حکیم والا مولوی نور الدین صاحب کو یہی خلیفہ الخیر الموعود تسلیم
کرتا ہوں اور اخبار بدر مطبوعہ ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء کے مطالعہ سے
معلوم ہوا ہے کہ میں نے اپنے گھر میں خیرین کو اپنی قریبی
ہے کہ ایک اچھی جائیداد اس کے لئے ہے جس پر میں نے
داخل کر کے اس وقت میں منظر نے جملہ کے پیسے اپنے
ہاتھ سے مبلغ ۵۰۰ روپے خلیفہ الخیر کو دے دیے ہیں اور علاوہ اس
میں اپنے بیٹے نور الدین کو روک روک وصیت کرتا ہوں کہ خواہ میں
زندہ رہوں یا نہ رہوں اس وصیت ذیل پر عمل کرے۔

سال آئندہ ۱۹۰۹ء میں ۹۱۰ روپے میں جیسے مرحوم
یتیم فخر گورہا پور کی یادگار میں جاری ہوگا یا نہ ہوگا
خلیفہ الخیر یا صاحب صدر انجمن قادیان ضلع گورداسپور
آئندہ ہر دو سالانہ کے جملہ پروا کیا کرے۔ اگر کسی
شخص کے لئے کسی کے لئے یا بزرگوار منی آرڈر بھیج دیا کرے اس
کی رقم دو سو چوبیس روپے اندر خاندان کے مدین دیا جائے
حتیٰ المقتدر میرٹھ کے بعد بھی اسی طرح جاری ہے سو
پیسے میرٹھ کے بعد میرا جائزہ شاہزادہ حاجی عبدالحمید یا اور کوئی
اچھی پسند چارم۔ اکثر قوم کے لوگ ایک بھر رسیدہ کے
مر جائے کے بعد رسماً بادی کو کھانا دیتے ہیں ایسی روٹی
اپنی نام آوری کے لئے دینا جس کا عندالشرع شریف کاروبار
میں داخل نہیں۔ پنجم۔ محمد شریف نابھ یتیم و مسکین پسر
چراغ الدین مولوی ذوالقربان سے جو میری طرف سے
اس کی تعلیم و تربیتی میں مبلغ صد روپے بدینہ خرچ کرے
اور جہان تک مقدور ہو اس کے ساتھ سلوک کرتے
رہنا ششم۔ میری چیز و کفن وغیرہ ضروریات میں جو
مسابک کچھ خرچ کرے۔ ہفتم۔ اپنے بھائی شادی و

ہر جو ہمہ ہر دوسرے آدمی کی راہ میں سوا ضیاء رکھیں تا وہ منزل مقصد

کیم بخش کر دے کر کے بعد بھی میرے کچھ اور معاملات
نسبت ناطہ کار و بار دنیاوی وغیرہ میں اس کے مشورہ اور
صلح ہر ایک کام کرنا اور نیز اپنے غلام مصطفیٰ دو دیگر اطفال
سے ہی مشورہ کرنا۔ ششم آئندہ بشرط زندگی اس کے
علاوہ اور کوئی زبانی نصیحت کر دینا اس پر بھی عمل کرنا ہوگا
لہذا یہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے اپنے بیٹے
نور الدین کو لکھ دے کہ منہ ہر تحریر تاریخ ہر دو ہفتہ

محمد ابراہیم ولد غلام حسین شیخ سکندریہ

مستقبل
ہمارا مستقبل
ان قاضی اکل صاحب

ایک تنہا آدمی مل کر کے اس میں چاہتا ہوں۔ کہ اس جہیز
اپنے خرد کیا جاوے۔ میں اپنے شیخ کی اشاعت کے لئے یہ دیکھتا
ہے کہ صاحب کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کیا
کیا تھا کیا وہ ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھ رہے تھے یا یہ کہ دور دراز
ملکوں میں نکل گئے تھے اور وہاں جا کر بدو باش افتاد
اور اپنے نیک نمونے سے ملکوں کو نہیں بلکہ

کونچ کر لیا اس کے لئے نہ میں سفر کے لئے
یا میں ہی نہ تھا یہ آزادی ہی نہ تھی ایک
جانا کچھ تعجب انگیز امر تھا کہ
کفنیان میں کر نکل پڑے
دکھا یا جو کسی نبی کی جا
تو کو اپنے آقا کو
چند ہر لکھا
مرد نہ تھے
میت و مولیٰ حصر
جو تلواروں کے
اور پیر اس کے نام
میں چکر لگائے گئے
انہیں سے اپنے
خدا اس سے آ
بھی تیرے حبیب
ہائیو! اے
تم کوئی معجز

خدا نے اپنی دین احیاء کے لئے ہر کلمہ کے لئے اعلان کیا
اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کرو کہ میں جن کی نسبت قرآن کریم
میں بشارت دی گئی ہے و آخرین منہم لما یلقھا بھم یا در کھو
ہر چیز اپنے وقت سے پہلے جاتی ہو اگر وہ خصوصیت پیدا نہ کر دے
جو صاحب کرام میں تین تو کٹیں اس پاک جماعت کے جانشین کہلا دے
دیکھو دنیا تم پر ناراض ہو کہ تم دنیا پرستوں کی اہوا کے تابع نہیں
مگر میرے عزیز و بستے اسوس کی بات کہ جب دنیا کا پیدا
کرنا لاپرواہی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبادت ادا نہ کیا تم نے
عہد تو کر لیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے مگر عملی رنگ میں
اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گمراہی دی تو یہ کت
ہر سکون میں دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے سے بچ کر کھانا
آسان ہے پر عہد بنا بہت ہی مشکل ہے عہدیت فنا ہو جانے
کو کہتے ہیں اور حجت کرنا ایک جانے کو جب فنا ہو گئے جب کسی
ہاتھ تک گئے تو پھر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا
وہ نوبت کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہو گئے اور سلف صاحبین
کے سوانح میں بتاتے ہیں کہ یہ سودا فسخ کا سودا ہے اس میں کوئی
نقصان نہیں وہ کون جو جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور
اس کے دین چھوڑا اسی دنیا میں نہ پایا۔ ابو الایہا حضرت ابراہیم
نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر فسخ کر لیا کہ ہم ارادہ کیا
خدا نے انہیں اپنی اولاد کو دین کو دین کے ذریعے لے جائے ہیں
آسان کے ناموں کا شمار ہو سکتا ہے پر ابراہیم علیہ السلام
نہیں لے جاسکتا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس صدیق مہر و جاد
میں اپنے گھر کی چوڑی خدا نے اسے تمام عوب کا حاکم کیا
حاکم ہی ایسا کہ دونوں حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہوں کو
بیب نہیں تھا وہ ملکوں کو فتح کر کے اپنے حکومت کر سکتے ہیں پر
دونوں پر حکمران نہیں ہو سکتے تھے وہ جھوٹے خدا کے
محکومی اختیار کی خدا نے انہیں ایسا حاکم بنایا کہ لوگوں کے
دن کے تحت گاہ ہو گئے پر میرے مولیٰ نے ان کو وہ درجہ
طاقت کے کچھ تھوڑے پر پیچھے کے کبر و عنوت سے خدائی کا دھوکہ
لگایا ان کے غلام ان تختوں کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا
نے کچھ چوڑی کر کے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سے سب کچھ چوڑی
لیگا بلکہ ہمیں اس سے بڑھ کر دیا جاوے گا اور اپنے مال کو اس کی
خدا کو دینا وہ مال ہمیں جو ہمیشہ ہمارا پاس رہے گا اور
نہیں اس محبوب پر قربان کر دین تا وہ ابدی حیات پائیں
لے کوئی فنا نہیں آد اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف
تا وہ اولاد پائیں جو ابد الابد تک انکھن کا نور اور
بہرہ آؤ را قوں کو بہت دیر سونا چوڑی دین تا وہ فیند پائیں

جس کو ان فقہی نہیں نقد جان اور

خدا نے اپنی دین احیاء کے لئے ہر کلمہ کے لئے اعلان کیا
اب تمہارا فرض ہے کہ تم ثابت کرو کہ میں جن کی نسبت قرآن کریم
میں بشارت دی گئی ہے و آخرین منہم لما یلقھا بھم یا در کھو
ہر چیز اپنے وقت سے پہلے جاتی ہو اگر وہ خصوصیت پیدا نہ کر دے
جو صاحب کرام میں تین تو کٹیں اس پاک جماعت کے جانشین کہلا دے
دیکھو دنیا تم پر ناراض ہو کہ تم دنیا پرستوں کی اہوا کے تابع نہیں
مگر میرے عزیز و بستے اسوس کی بات کہ جب دنیا کا پیدا
کرنا لاپرواہی تم پر ناراض ہو کہ تم نے حق عبادت ادا نہ کیا تم نے
عہد تو کر لیا کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے مگر عملی رنگ میں
اس عہد کو نہ نبھایا اور تمہارے اعمال نے گمراہی دی تو یہ کت
ہر سکون میں دنیا کو دین کو دنیا پر مقدم کرنے سے بچ کر کھانا
آسان ہے پر عہد بنا بہت ہی مشکل ہے عہدیت فنا ہو جانے
کو کہتے ہیں اور حجت کرنا ایک جانے کو جب فنا ہو گئے جب کسی
ہاتھ تک گئے تو پھر اپنی اولاد کیسی اپنا مال کیا اور اپنی جان کیا
وہ نوبت کچھ اسی کا ہو چکا جس کے ہم ہو گئے اور سلف صاحبین
کے سوانح میں بتاتے ہیں کہ یہ سودا فسخ کا سودا ہے اس میں کوئی
نقصان نہیں وہ کون جو جس نے خدا کے لئے کچھ خرچ کیا اور
اس کے دین چھوڑا اسی دنیا میں نہ پایا۔ ابو الایہا حضرت ابراہیم
نے اپنے لڑکے کو خدا کے نام پر فسخ کر لیا کہ ہم ارادہ کیا
خدا نے انہیں اپنی اولاد کو دین کو دین کے ذریعے لے جائے ہیں
آسان کے ناموں کا شمار ہو سکتا ہے پر ابراہیم علیہ السلام
نہیں لے جاسکتا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ اس صدیق مہر و جاد
میں اپنے گھر کی چوڑی خدا نے اسے تمام عوب کا حاکم کیا
حاکم ہی ایسا کہ دونوں حکومت تھی یہ درجہ دوسرے بادشاہوں کو
بیب نہیں تھا وہ ملکوں کو فتح کر کے اپنے حکومت کر سکتے ہیں پر
دونوں پر حکمران نہیں ہو سکتے تھے وہ جھوٹے خدا کے
محکومی اختیار کی خدا نے انہیں ایسا حاکم بنایا کہ لوگوں کے
دن کے تحت گاہ ہو گئے پر میرے مولیٰ نے ان کو وہ درجہ
طاقت کے کچھ تھوڑے پر پیچھے کے کبر و عنوت سے خدائی کا دھوکہ
لگایا ان کے غلام ان تختوں کے وارث ہوئے پس اگر ہم خدا
نے کچھ چوڑی کر کے تو ہرگز یہ نہ ہوگا کہ ہم سے سب کچھ چوڑی
لیگا بلکہ ہمیں اس سے بڑھ کر دیا جاوے گا اور اپنے مال کو اس کی
خدا کو دینا وہ مال ہمیں جو ہمیشہ ہمارا پاس رہے گا اور
نہیں اس محبوب پر قربان کر دین تا وہ ابدی حیات پائیں
لے کوئی فنا نہیں آد اپنی اولاد کو دین کے لئے وقف
تا وہ اولاد پائیں جو ابد الابد تک انکھن کا نور اور
بہرہ آؤ را قوں کو بہت دیر سونا چوڑی دین تا وہ فیند پائیں

جس کو ان فقہی نہیں نقد جان اور

بِسْمِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ

کہ جس کے ہجرین مبرا میری جان ہو نہیں سکتا
 ادھر آخر کو جاننا ہے نہ آنے کی ہے سچی بات
 مزا اس درد کو لے لیں جو دریاں ہو نہیں سکتا

جہلا گم گشتگانِ عشقِ کدہ کیا روک پرودن کی
نخ جانان ہے دل میں اول کمرہ نمان ہونہیں سکت

یہ آبِ زرار سے لکھنے کے جو قابلِ مصرعہ محمود
 ذرا بھی کہوٹ ہو جمدین مسلمان ہو نہیں سکتا

ہوا آخر شکل آسے گی بیمارِ محبت کی
ہو جسکی عاقبت محمودِ پیدان ہو نہیں سکتا

غم دین کی پریشانی سے دکھ لایا پریشانی
یہ سچا خواہجہ خوب پریشان ہو نہیں سکتا

جہنمیں فرقت میں .. تڑپاتا ہی پہرہ خود لاکھ لگا رہا
 یہی سال ہے .. سنہ کا کہ سال ہر زمین سکتا

کلام پاک دلبر نے نہیں جی و جذبہ بیکتا ہو
جدا ازل سے تراک دم کو ہی قرآن ہو نہیں سکتا

عجم دلبر جو جیب دل میں تو دلبر اہی جاتا ہے
بجز دل کے کہیں دلبر ہی وہاں ہو نہیں سکتا

دومین فروغ: بن شدان گرفتار بلا جو کہ
آخر پر خندان زمین بن شد

جہاں میں ہر انسان ہونے لگتا

دکتر المصطفیٰ
سکین

2000
 2001

میرزا
نصرت
علی خان

کس عمر میں روزہ رکھے کے واسطے فرض ہو جاتا ہے۔
حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ بالغ ہو جانے پر روزہ فرض
ہو جاتا ہے اور بلوغ کا نشان یہ ہے کہ زیر ناف بال
پیدا ہو جاوے۔ یا نیند میں جلع کرے۔ فرمایا صحابہ بچپن
کو کبھی روزہ رکھوا لیتے تھے۔

فرمایا۔ غالباً پندرہ برس کے لڑکے تھے۔
 ۱۵۶۔ ایک صاحب نے کہا ایک امر

ہرن کی کہال بعد لگائے مسماح کے قابل جاننا نہ سنانے

کے ہو سکتی ہے یا نہیں۔
حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ جائز ہے۔

۱۵۷
باجا یادوف | ایک صاحب کے حضرت امیر المومنین سے
 مسئلہ دریافت کیا کہ بیاہشادی میں باجا

جنانا جائز ہے یا نہیں اور یہ بھی دیکھا کہ بازی گروہن کا
تالشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ

کود کو پایا تھا اس واسطے وہ بھی جائز ہونا چاہیے۔
حضرت نے جو اب میں فرمایا۔ باجا یا دف اعلان کئے

جانور ہے۔ یہ ہے رب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کہ ہر رب رک بین وقت بھی۔ گزرات کو کو گون سننے صد

یہ بالکل سیاہ و جوشن ہے اور ڈانٹن کا اثر اور جو کہ عاشق صید

یہ بات سنا کر غلط ہے۔ وہ اس طرح نہیں۔

منہدین سحر کو عوامی کی قبرستان کا خطا ہے منہدین

اس کا مضمون شوقِ ذریعہٴ سیری و جبرِ عموماً بدر کی ڈاک

اخویم صادق الاثمہ مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

ہے اس کے ہندوؤں نے آنا فضا بت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد فنا
عبارت کے ہندوؤں نے آنا فضا بت ہوا کیا تعجب کہ وہ بعد فنا

میرے ہندوستان کے لئے یہاں سے
 ہوا کی اور مقام تھوڑا اونٹ یعنی پہاڑی راجہ در اس

چودھویں اسکیم کے تحت ۱۹۸۱ء میں جاری کیا گیا تھا اور اس کے تحت

مستحق انگریزی زبان تسمیہ تحریر بھی جو مذکر۔ غرض اگر کوئی شخص کسی گریڈ میں داخلہ نہ لے سکا تو اسے کام کے اور ان تعاد کو دیکھنے تو اسے پتہ چل جائیگا۔ کس حد تک تعلیم پر ملازمین - عاجز اور سیرکاری - انگریزوں سے ملنا چاہتا تھا۔

بدر خواتین

مرتبہ

ابوالفضل محمد منظور الہی حموی سوری سگندری پانچ ٹھنڈ

ام المومنین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

آن حضرت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت خدیجہ الکبریٰ کے بطن سے سلسلہ قبل جہی میں پیدا ہوئیں آنحضرتؐ آپسے بہت پیار کیا کرتے تھے۔ رجب سلسلہ میں جبکہ آپ کی عمر دس سال کی تھی آپ کا نکاح حضرت علیؑ سے بن کی عمر اوس وقت ۱۲ سال کی تھی ہو گیا۔ آن حضرت نے حضرت ابوبکرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ و زبیرؓ اور مہاجر و انصار کی جماعت کے ہاں خطبہ نکاح پڑھ دیا جس میں مہر کی تعداد چار سو شتعال مقرر کی گئی تھی۔ اختتام خطبہ پر چھوڑ دیں کا ایک بڑا طشت منگوا کر سب میں لٹوا دیا۔ اور خباب سیدہ کو ام سلیم کے ساتھ حضرت علیؑ کے گھر بھجوا دیا آپ کے بطن سے حضرت علیؑ کے چھ بچے یعنی حسینؑ حسنؑ زینبؑ ام کلثومؑ محسنؑ اور زقیہ پیدا ہوئے۔ بوجہ غارت و جد خدا پرستی آپ کا لقب قبول پڑ گیا تھا حسن و جمال کے باعث زہرہ اور دانائی کے باعث زکریہ اور درگاہ خداوندی سے سیدہ النساء کے القاب ملے۔ آپ اپنے اپنے والد رسول خدا سے ایسی اعلیٰ درجہ کی تعلیم و تربیت پائی کہ بڑے بڑے جید صحابہ کے برابر قابلیت رکھتی تھیں۔ اکثر صحن خانہ اور کبھی کبھی مسجد نبوی میں وعظ و زبانی تھیں آپ کے خطبات اب بھی کتب سیر میں موجود ہیں اور نہایت مدلل اور پر جوش ہیں۔ سلسلہ میں آنحضرتؐ کے وفات پانے پر آپ یہ صدمہ جاننا کہ برداشت نہ کر سکیں اور اس حال آپ نے ہی وفات پائی۔

حضرت ام ہانیؓ

آپ ابوطالب بن عبدالمطلب کی صاحبزادی اور آنحضرتؐ کی چچا زاد ہمشیرہ تھیں ادبیری پارسا اور نیک بخت صحابیہ تھیں ۳۳ھ حادثہ ان سے مروی ہیں اور اشعار کا بھی

آپ کو بہت شوق تھا۔

سریو یو

پروہ سسٹم پریس لٹریچر کلب امرت سر نے پروہ سسٹم پریس پراک مسٹر قیصر طبع شیخ عبدالرحمان صاحب شمس عمدہ کاغذ پر خط چھپی ہوئی قیمت ایک آنہ شائع کی ہے نظم کی بنیاد غزلی عروض و قافیہ اور کیا بجا مد مضمون قابل توجہ ہے اوس میں سے چند اشعار ہم بطور نمونہ درج ذیل کرتے ہیں باقی کو شائقین خود منگوا کر پڑھ سکتے ہیں۔

نہ سیکھیں علم و صنعت عورتیں مذہب نہیں اپنا
ہرین محروم اس چشمہ سے یہ مشرب نہیں اپنا

تجارت سے نہ ہوں آگاہ یہ مطلب نہیں اپنا
ترقی کچھ کریں وہ مدعا یہ کتب نہیں اپنا

کریں تحصیل لیکن انقیاد پروہ داری میں
نہ آئے رخ جس سے دامن پر پیر گارڈ

جوان عورت کھلے منہ جب
رگ صبر و شکیبائی پہ اک

نکلن عورتوں کا آب و تاب

روان ہر کوچہ و
تکلیف
یہ
چہ
یہ وہ

رائل ڈائری

یہ ڈائری جیسی تقیص ہے
رکھا گیا ہے جو
نایم و نگینی ہے
وعدالت و...
متفرق یا
ڈائری کو

ہے جس پر ڈائری اور مولف کا نام موٹے روپہلی جڑت میں لکھا گیا ہے۔ قیمت ۵ روپہ صاحب موصوف سے مل سکتی ہے۔

پارہ اول قرآن مجید کاغذ پر پارہ الم مولوی حکیم محمد صاحب خفی القادری حال منجنگ ڈاکٹر ضلع دارین کمپنی لاہور نے چھپوا کر شائع کیا ہے۔ قلم موٹا ہے روشنائی خوب روشن ہے۔ صحت کی طرف بہت توجہ کی گئی ہے جو ایک غلطی دکھائے اوس کو ایک پارہ انعام۔ قیمت فی پارہ ۵ روپہ۔ تجارت کو خاص رعایت

المخطیہ

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لئے بجا کل رنگین میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو نامور آدمی رکھتے ہیں ناٹھ کی ضرورت ہی ہمارے دوست خضر بنجانب میں آئو اسکے ہیں اور اسی جگہ بود و باش رکھیں گے فی الحال بالکل مجرور ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

۲۔ ایک سحر شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آج کل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضرورت کے سبب ہندوستان کے علاقہات دہلی اور اوس کے قریب دجور میں شائع کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو

سلسلہ حقہ کے نمبر

صاحب داد۔ شیخوہ گجرات	احمدیہ خان - صوابی
عید۔ موضع سنگہ سردوگ گجرات	عبدالغفور خان "
بست بیار۔	الہیہ سردار بہادر "
ت خانہ۔ کوٹ جھونگرہ	صاحب دین گوڑا لہ گجرات
ش صاحب شیخوہ گجرات	تجمل حسین۔ ہند۔ بجنور
شاہ صاحب لالہ موٹی	میر شارت علی خان "
صاحب شاد دھال گجرات	ہمشیرہ " " "
م محمد صاحب گوڑا لہ گجرات	غلام حیدر صاحب "
بدالجن۔ لالہ پور	علی اکبر صاحب دہو بیا۔ پٹور
ن قبول دہر م کوٹ بگہ	محمد مقبول سلاٹ کے ریا لکھوت
ن خیاط شاد دھال گجرات	حافظ مولوی محمد عالم صاحب
بہادر۔ صوابی	چنگا بنگیاں متصل گوجر خان
ان "	نور الدین و فقیہ نویس لہ بیان

انتخاب اخبار

لندن کی عدالت پریری کو نسل میں مشترک کی اپیل کل
۱۵۔ دسمبر کو سماعت کی جاوے گی۔

وکتوریہ جو بی ہندو کیڈیکل انسٹی ٹیوٹ لاہور کو ماہ نومبر میں
۵۳۸ روپیہ چھوڑنے سے ملے۔

ایک سندھ کے دونوں اسلامی اخبار متنبہ کئے گئے کہ
شورش افراختہ بیرون سے باز آئیں

بصرہ (عربستان) سے اس سال کا تعلیم انگریزی کے
لئے علی گڑھ کالج میں داخل ہوا۔

پچھلے ہفتے ہند میں طاعون سے ۱۶۲۶ مرے صدیات متوفی
میں ۹۳ پنجاب میں ۳۱۶۔

علی پور کے مقدمہ میں ایک گواہ معصودہ کا خدات کی
اشاعت کے لئے پکڑا گیا۔

بیتیتہ کے ساتھ کار دزدینہ اور دہلی کو بھجوم معصودہ پر داری
۳۰۰۰ ہزار روپیہ جرمانہ ہوا ہے۔

آئندہ کوئٹہ کے تینوں قیدیوں کو بھجوم سنگامہ شدید
سال قید کی سزا ملی۔

یدر آباد وکن کے طوفان زدگان کی امداد کا چندہ قریب
تک پہنچا یعنی ۹۸ ہزار۔

نمائندہ ترین کی چلتی ریل گاڑی میں ایک بورڈ میں لیدی
ساز کے قتل وغیرہ کا مقدمہ چیٹھورٹ لاہور میں بددیواری کے

چلتا تھا اس کا فیصلہ دیا گیا۔ جیوری نے ملزموں پر جرم ثابت
پایا۔ اور جسٹس ریڈ صاحب ہائیڈر شولڈم کو پھانسی اور

اس کے ساتھی سولس کو جلیں و دم بعد وریائے شورش کی سزا دی
شولڈم کی طرف سے بہت چالاک کی گئی تھی لیکن چلنے نہ پائی۔

آئرش کے وزیر اعظم کو ناکہ کی ہے کہ ٹرکی کے ساتھ جلیا
مصالحات کریں ورنہ بہت مشکل ہوگی۔ یہی سمجھا ہے کہ ٹرکی

کو ناراض کرنے کا نتیجہ ایسا سنجیدہ ہوگا کہ بعد میں چھپتا ناٹریگا
بدھ وار گذشتہ کو کین میں متوفی شہنشاہ چین کے جنازہ

کی دھوم دھامی رسم ادا کی گئی۔
شاہی لاش گورستان کو اہل کو لے گئے وہاں محفوظ رکھی۔

وقت کی قبر کھود کر تیار کی جائے۔
لاش کے جلوس کے ہمراہ چھ ہزار نامی لوگ جمع ہو چاہر ہزار

سپاہ رستوں میں دوڑا تو راستہ تنہی۔
چین کے رجب کو شہنشاہ کے پورے اختیارات عطا

کے لئے شہنشاہ کوٹ حاصل کریں گے۔
امریکن جہت میں دو کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ کا خرچہ رہا ہے۔
ٹیکسون میں شہنشاہ کی لاش ہوگی۔

تبریز کا ایک واقعہ عبرت انگیز
اور عین الدولہ کے مدین

ہوئی تھی اور شہر میں نے بعد فرنگی کو کس تک نہیں الدوڑ
کا قاتل کیا اور سپاہ دار اور بہت سی سپہ قید اور بہت سے

سرکاری سپاہی مقتول ہوئے مشروطین میں سے ہی
ایک جماعت شہید ہوئی جب شہداء کی لاشوں کو غسل دینے

لگے تو معلوم ہوا کہ شہیدوں میں ۲۲ عورتیں نہیں جنہوں نے
مردانہ لباس پہن کر لڑائی میں حصہ لیا اور شہادت نوشی

سے نوش کیا۔ اخبار جلی النین رقمطراز ہے کہ یہ واقعہ عبرت انگیز
اس زمانہ کے ان تاریخی واقعات سے جسکی نظر گذشتہ قرون میں

ہی کم ملے گی۔
دولت شیر کاظم پاشا کے والی حجاز مقرر ہوئے

وہاں بہت اصلاحیں عمل میں آ رہی ہیں پاشا کے موصوفے
دستوری حکومت کا اعلان کیے ہیں مکہ معظمہ اور جدہ کے

دریانی دار ت کا بندوبست ہوا ہے۔
امریکن پریزیڈنٹ روڈولف

قوت صاحب کی جگہ اب مسٹر
نیر تو سکھ معلوم ہوئیں یہ

دب قمرہ جلیلہ
لئے من وہ

پ کو
م

جنگ سالی لینڈ
پانچت اٹلی میں سرکاری رپورٹ شائع ہوئی
کواٹا کی فوج نے مقام ملاو واقعہ سالی

میں ملاس کے دو ہزار درویشوں کی جماعت کو شکست دی بہت
درویش مارے گئے ان کی مہم غنیمت میں آئین فوج کا کچھ نقصان

نہیں ہوا۔
ہر دو ہجرتی میں ایک گئے ام میں آگ لگ گئی حسین صہ ہزار

بورے شکر کے تھے۔
افراہ گرم ہے کہ صوبہ سرحدی پھر خواب میں شامل کر دیا جائیگا

جو تہی اور امریکہ کے درمیان یکم جنوری سے چھین کر کیئے
ایک لاکھ کھٹ جاری ہو جائیگا جبکہ انگلستان اور امریکہ کے

مابین قرار پایا ہے۔
قسطہ لینڈ کی سب سے آخری خبروں میں ذکر ہے کہ آستانہ کے

اسٹروی سفیر مار کوئیس بیلا ویسینی نے ۸ دسمبر کو وزیر اعظم
دولت عثمانیہ سے ملاقات کر کے بیان کیا کہ جرمنی اسٹروی

مال کا بائیکاٹ ترکی سلطنت میں موقوف ہو جائیگا اور بوقت
وہ بوسنیا و ہرزیگووینا کے مسئلہ کے تصفیہ کی خاطر تجارت پر پشتر

کر لیگا وزیر اعظم نے اس کا یہ جواب ترکی بہ ترکی دیا کہ جرمنی مناسب
تجاویز اسٹریٹجک کمانڈ سے پیش ہوئی بائیکاٹ فوراً دور ہو جائیگا

وجہ اور ذرات کے درمیان آپاشی کی جو تہریریں اختیار کی
گئی ہیں ان پر پانچ سال کے عرصہ میں ایک کروڑ پونڈ کی رقم صرف

ہو گی مگر اس سے دولت عثمانیہ کی سالانہ آمدنی بہت بڑھ
جاو گی اور دو بارہ مذکور نہایت سرسبز و شاداب ہو جائیگا۔

ضرورت

مندرجہ ذیل اودیہ ہمارے پاس فہ عام کیلئے موجود ہیں اور نفع
نے کا چنداں خیال نہیں کیا گیا۔

سفوف اعجاز۔ جریان منی اور تقطیر البول کیلئے قیمت فی ٹونکر
تین فینچوش۔ مقوی معدہ اسہال معدہ۔ رنگت کی خرابی ہوا پر

دور اثرات پیشاب میں مفید۔ قیمت پانچ تولہ ۴
بیلیمانی۔ دھنم طعام۔ مرید اشتہا۔ مقوی معدہ درد معدہ

وفاک طمان آبا مفید قیمت نیم سیر۔ کشتہ سنگہ۔ مارگریدہ سگ گزیدہ
یا عام شہرین سیلاقوق مردمن بخار وغیرہ۔ قیمت فی تولہ ۹ سیر رنگاری

نہیم ہو گئیں اور ۱۴ سیر میں مثلاً جالا۔ دسند۔ سیر کیلئے مفید۔
۱۴ سیر رنگت سوزاک وغیرہ جس بہاری کیلئے دوا

ہو اذ ان قیمت سے طیار ہو کر روانہ ہو سکتی ہو۔
۱۴ سیر رنگت سوزاک وغیرہ جس بہاری کیلئے دوا

۱۴ سیر رنگت سوزاک وغیرہ جس بہاری کیلئے دوا

طیاری جلسہ
چند مہری رسم علی صاحب
مہتمم سنگر خانہ درخواست
کرنے ہیں کہ ہر مقام کے
جائی جو بیان جلسہ پر آنا چاہتے ہیں۔ اپنی صحیح تعداد
سے ضرور مطلع فرمادیں۔

سب صاحبان اپنے اپنے بستر لینے آویں۔
بستر رول کے لئے پچیس پچیس چمکڑدن کا انتظام
کیا گیا ہے۔ جس سے پیدل آنیوالے احباب کو سہولت
ہوگی۔ چمکڑے بنار کے ریورے شیش پر موجود
ہوں گے۔ اور ایک جماعت احباب کے استقبال
کے واسطے ہی موجود ہوگی۔ وہ سب انتظام کر دین گے
سائرفیکٹ اسٹنٹ سکریٹری صدر انجمن احمدیہ
مکہ نام درخواست کر کے منگوا لیا جاوے جس کے
دکانے پر صرف ایک طرف کا کرایہ مہینے پر آدھ روپے
ہو سکیگی۔ ۲۵۔ دسمبر تک احباب کو آجانا چاہیئے
سائرفیکٹ عانت کرایہ کے واسطے سکریٹری
صدر انجمن کے نام خط آنا چاہیئے۔ نہ کہ دفتر بدین
جیسا کہ بعض صاحبان بھیج دیتے ہیں۔

اخبار جماعت احمدیہ

نیاز اللہ صاحب اطلاع کرنے ہیں کہ
منی پور { مولوی غلام امام صاحب پر رات کو فوت
لیکچر دے چکے۔ مگر اندھ قحط کے فضل سے
مولیٰ صاحب موصوفت ہو گیا۔ اور چور گزرا ہر کدوس سال
کے واسطے کالے پانی بھیج گیا۔

دہلی سے برادر احمد حسین صاحب نے
انجمن دہلی { ایک رپورٹ سالانہ متعلق انجمن احمدیہ
دہلی ارسال فرمائی ہے۔ جو سب گنجائش پر چھپ سکیگی
کیونکہ بہت لمبی ہے مگر اس میں سے کچھ بطور اقتباس
اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔

جہان تک میں سمجھتا ہوں
رپورٹ کے عنوان { ایک مذہبی باقاعدہ انجمن
پابلس منتظم کی رپورٹ سالانہ میں خاص کر جبکہ وہ
سلسلہ عالیہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہو اور ذیل کی تفصیل
ہونا ضروری ہے۔

۱۔ نماز جمعہ (ب) درس قرآن کریم (ج) ہفتہ وار
اور ماہوار جلسے (د) اتفاقی ضروری اجلاس (۵)
تبلیغ زبانی (۶) کتابوں رسالوں اور اشتہارات
کی اشاعت (۷) ماحلت انجمنہ کے نفع کی کیفیت
(۸) مسائیں کی ترقی تعداد (۹) سلسلہ عالیہ کی
نسبت کو کل پبلک کے عام خیالات اور جماعت کے
ساتھ ہونے کے برتاؤ میں تبدیلی لینے احمدیوں کی
ہر دفعہ ترقی۔ ان کے خلاف تعصب۔ ٹارگٹیشن
میں کمی بیشی۔ (۱۰) صدر انجمن کے ساتھ تعلق اور
اوس کے احکام و مقاصد و مشاغل کی بجا آوری کو کل
انجمن نے کیسی کچھ کی ہے (۱۱) انجمن ہڈا نے اپنی
مقامی پوزیشن کو قائم رکھنے یا روز بروز اسے تر پایا
پر پہنچانے کے لئے جو حیثیت ایک آرگنائزیشن کے
کیا کچھ کارگزاری کی۔ (۱۲) حساب آمد و خرچ جس
میں دارالامان کی مقررہ امدادی مراعات کے علاوہ
مقامی مصارف و ضروریات اور مالی حالت کی بھی
تفصیل ہو۔ (۱۳) متفرق ضروری امور قابل ذکر

(۱) نماز جمعہ عموماً ہفتہ ستری صاحب کے مکان پر ہوتی
ہے جس میں افسوس کہ اس قدر قلیل التعداد ممبران
انجمن ہی سادہ شریک نہیں ہوتے۔

(ب) درس قرآن کریم کا افسوس تھا حال کوئی انتظام نہیں
ہوا ایمان نہ کوئی آدمی اس قابل ہے نہ کوئی جگہ۔ اور نہ
سننے والے۔ انہیں دن کی نماز جمعہ ہی میں نہیں جاتے
روزانہ دس ہر تو اوس میں کیا شریک ہوں گے۔

(ج) ہفتہ وار بلکہ ماہوار ہی باقاعدہ جلسہ کا اب تک
کچھ بندوبست نہیں ہو سکا۔ اور ہم فرمائے اور ہمیں
دینی کاموں میں سرگرمی کی توفیق بخشے۔ آمین

(د) اب تک کوئی ایسی خاص ضرورت پیش آئی نہیں
اور ضرورت ہوئی تو نماز جمعہ کے پہلے اور بعد ہی ہوتی
دیر کے لئے مل بیٹھتے ہیں اسی میں امور پیش آمدہ طو
ہوتے رہے۔

۴۔ زبانی تبلیغ کی خدمت جہاں تک ناچیز راقم
کو معلوم ہے۔ صرف ایک محبت دین و ملت کے بن
پڑی جن کا ذکر اوپر آچکا۔



خطبہ جمعہ

۹۔ اکتوبر ۱۹۷۸ء

ولا تلبس الحق بالباطل ولا تلتزم الحق وانتہا تعلیم
پر خطبہ جمعہ پڑھا گیا۔ دنیا میں ایک فرقہ ایسا ہی ہے کہ
مستبازی ان کی فطرت میں داخل ہوتی ہے ایک فرقہ
وہ ہے جو حق کو باطل کے ساتھ ملا دیتا ہے اور پھر
اپنے تین سچا ثابت کرنے کے لئے حق کو چھپا دیتا
ہے۔ سچے کامل بیچ کی مانند ہے کہ تخم اچھا ہو ریزین
اچھی نہ ہو۔ ریزین اچھی ہو تو آبپاشی نہ ہو۔ آبپاشی ہو تو
حفاظت نہ ہو۔ پس خوش قسمت انسان کو نیک مان
باب نیک ہم نشین عہد تربیت و نگرانی حاصل ہوتی ہے
النتیجۃ والصلوۃ۔ نماز کو قائم کر دے۔ بعض کام روز
مرد کی عادت بن جاتے ہیں۔ پورا دن کا لطیف نہیں
رہتا۔ دیکھ لیا۔ کہ زبان سے اللہ صل علی ہو رہا ہے
مگر قلب کی توجہ کام کی طرف ہے۔

پس نماز کو سننا کر پڑھو۔ اور جو مادہ نماز میں کر
ہو۔ علی زندگی میں اس کا اثر دیکھو زبان سے کہتے
ہو۔ ایسا شغید۔ ہم تیرے فرمانبردار ہیں مگر
کیا فرمانبرداری پر ثابت قدم ہو۔ پھر داغظون کو
ڈانٹا ہے۔ کہ تم دوسروں کو نیکی کی نسبت کہتے ہو
اور اپنے تین پہلائے ہو۔ پس تم دونوں سننے
والے اور سننے والے ثابت قدمی سے کام لو
اور دعا کرو۔ نماز پڑھو۔ کہ یہ دونوں کام خاشعین پر
گران نہیں۔ جب مذکر و مؤنث دونوں جمع ہوں۔
تو عربی قواعد کے لحاظ سے ضمیر مؤنث کی طرف جاتا ہے
انگریزی میں بھی مرد و عورت میں سے عورت کو پہلے مخاطب
کرتے ہیں۔ جن کو امدت قائل کے حضور حاضر ہونے کا
یقین ہو۔ وہی حقیقی خشوع کر سکتے ہیں۔

خط و کتابت

جو صاحب خط لکھیں۔ وہ اپنا
ممبر فریاداری ساتھ ضرور ذکر کریں
ورنہ تعمیل میں بڑی مشکل ہوتی ہے اور بعض دفعہ خطوط
کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔

اونیز جواب کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ
عدم تعمیل کی شکایت ساف۔

کلام امیر المؤمنین

ایک اور کا جواب

بسم الله الرحمن الرحيم - نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد و آتہ وسلم

دارت اخلاق احمدی اقدس

اسرار سرمدی خباب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب مدظلہ

آداب نیاز مسنونہ کے بعد گزارش حال یہ ہے کہ موضوع ... کی قصار میرا بہائی کیا کرتا تھا اب عرصہ ایک سال کا ہوا کہ میرا بہائی بقضائے نیت ہو گیا۔ اب گاؤں کے لوگوں نے مجھے واسطے قصار کے مقرر کیا کہ نکل خانہ تم ہی کو دیا کرو۔ بندہ نے اس کام کو اس واسطے منظور کیا کہ اگر کوئی مخالف قاضی آگیا تو ہماری بات ان کو سننے نہ دیکھا اب اذن کے نکل میں اور اذن کی میت میں اور بروز جمعہ خطبہ میں حضرت اقدس کے مامور منہ اندھونے کا ذکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے مخالف و موافق کل میرے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور توکل بدعات موقوف کر دیں۔ مگر ایک سوال۔ بیسواں چہلم یا کہین گیارہویں کی روٹی آگے رکھ کر کچھ دین پڑھ کر ختم دینا پڑتا ہے مدت اس سے بڑھتی ہے یا نہ بڑھتی ہے۔ اگرچہ مدت کی عادت چھوٹا نہیں ہے۔ مگر بیسواں چہلم سے بہت کراہت آتی ہے۔ دل میں بہت جوش آتا ہے کہ اذن کو کھانا جاوے۔ کہ اگرچہ سے قصار کرنا ہے تو روٹی پر ختم کرنا اور کچھ بدعات میں چھوڑ دو۔ تو میں قصار کرتا ہوں وہ نہ تم جس کو چاہو مقرر کر لو۔ مجھ سے یہ کام نہیں ہوتا چھ سو چھ سو چھ سو کہیں یہ بات گناہ ہی نہ ہو کہ تمہارے بھائی کی اور ان کو سہانا تاشا تروہ مان جاسکتا ہے۔ اب اس بات کو حضور کے حکم پر چھوڑنا ہوتا ہے جس طرح حضور حکم فرمادیں گے اسی طرح عمل میں لانا لگا اور بندہ کہ کچھ چاہتا ہے اس کا خیال نہیں کہ کون کون سے بدعات میں دامن نہ دے ہوئے ہیں۔ اللہ صاحب روزی نصبتہ اللہ ہے فقط بغیر کے حکم انے تک یہ کام کرتا ہوں پر جیسا حکم ہو عمل میں لادوں گا۔

دوسرے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے بعد نفل پڑھ کر سو جا کر سوتے تھے۔ پھر اذان کے نفل پڑھ کر سوتے تھے۔ جب میں اپنی حالت دیکھتا ہوں کہ سڑی کے موسم میں فرض نماز کے صبح کی وقت وضو کرنا مشکل پڑتا ہے آپ کو کئی دفعہ اذان کرنا دیکھا کہ سوتے تھے یا تیمم کیا کرتے تھے۔ چھو نفلوں کو وضو کرنا بہت ہی مشکل ہے اگر حکم یہ تو تیمم کر لیا کروں۔ فرض نماز کو

وضو کیا جاوے۔ اگر بات درست ہو تو اس طرح کر لیا کروں یا نہ کیا کروں۔ مفصل حکم تحریر فرمادیں۔

اس خط کے جواب میں حضرت امیر المؤمنین نے فرمایا۔ سب سے مقدم ہے کہ آپ لوگوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سکھا دیں۔ کہ مسلمان ہو جاویں۔ پھر نماز کی تعلیم دو۔ پھر زکوٰۃ کی۔ پھر روزہ و حج کی۔ اسی طرح آہستہ آہستہ سکھا کا حکم ہے۔ آپ ضرور قصار کریں۔

سوی اور بڑا پا۔ پھر تہجد میں آپ تیمم کر لیا کریں میت کو ثواب پہنچتا ہے۔ باقی غلطان تہجد ترجیح نفل جاوینگی۔

ایک صاحب کے چند سوالوں کے جواب

حضرت اکثر کتب تفاسیر کی سیر کی ہیں اور جاہل قصہ آدم علیہ السلام کو مفسرین کے اقبال سے باہمی نقاشی دور کر کے غلبہ حقیقت کو مل نشین کر لیں۔ مگر سادہ مفسرین صاحبان اپنی اپنی تفاسیر میں وہ وہ قصص و طب و بایں بھر دے ہیں۔ کہ بن کی سیر کے بعد ایک ذی ہوش آدمی اچھا خاصہ خط الحواس ہو کر سحر خاں کے جواب میں لاٹھی اور گندے فتوؤں سے اسلام کو اسلام تبدیل کر دانا چاہتا ہے۔

اور یہ ساری تاریکیاں الہامی روشنی نہ ہونے کی وجہ سے ہوئیں۔ اس لئے آپ کی خدمت میں عرض ہوا کہ میں کس کے کچھ ہوں کہ برائے خدا درجہ و بقی میرے مولا وسیع موجود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نکات میری خاطر نشان فرمائی۔

سوال نمبر ۱۔ احادیث صحیحہ اور آثار قدسیہ سے حنفیہ آدم علیہ السلام کا پیکر جمافی خاک تھا اور تہجد کے بعد جنت لطف رحمانی کا مظہر ہے اور عالم سے الگ ہے اس قاعدہ یہ چاہتا ہے کہ جنت میں جسم عسفی تو درکنر بلکہ جسم فلکی بھی نہ ہو۔ ایسی حجت پر حضرت عائشہ حبشیہ عراج سے منحرف و مانع ہوئیں۔ پھر نص قرآنی سے آدم کا بعد اپنی زوجہ کے جنت میں سکونت پذیر ہونا ثابت ہے۔

سوال نمبر ۲۔ جبکہ آدم کا جسم ٹپلا تھا اور مٹی ہی پر بنایا ہی گیا تھا۔ تو اہبطوا منہا جیسا کہ مراد ہے۔

سوال نمبر ۳۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لا تعبدوا الشمس ولا القمر ولا سجدا ولا لہ

اللہی خلقہم۔ اور اسی طرح انجیل مٹی بائبل میں شیطان نے مسیح سے کہا کہ توجھے سجدہ کرے تو تجھے سب کچھ دوں۔ تب مسیح نے کہا کہ اے شیطان دور ہو۔ کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند اپنے کو سجدہ کر اور اس کیلئے کے لئے بندگی کر۔ لیکن قرآن پاک کی کیفیت ان سب کے جدا ہے۔ وہ آدم کو سجدہ جائز رکھتا ہے۔ اور اگر داسجد والا آدم میں لام بجھنے الیٰ ہ تو اس تقدیر پر معنی یہ ہوتے۔ کہ آدم کو جنت قرار دیا کہ سجدہ اللہ نے اپنے ہی کو کر دیا۔ تو ایسی تعلیم دساتیر سائنس خپسم کی تعلیم کے مطابق ہے دیکھو نامہ دشو رکلمتہ۔ پھر وہ لوگ کیوں گنہگار ہیں۔ جو آفتاب یا قمر وغیرہ کو سجدہ کرتے ہیں۔

جواب سوالات مذکورہ بالا بسم الله الرحمن الرحيم - نحمدہ و نصلی علی سیدنا محمد و آتہ وسلم

۱۔ حضرت زمین پر پیدا ہوئے۔ زمین پر خلیفہ ہوئے زمین پر ہی مر گئے۔

ثبوت۔ ما منہا خلقناکم و فیہا نعیدکم و الکم فی الارض مستقر

۲۔ اہبطوا منہا۔ ایسا ہے جیسا اہبطوا مصر اہل حکم ہوا کہ اتر جاؤ وہ ملک شمالی اونچا ہے۔

۳۔ آدم جیسے انسان کی پیدائش پر شکر الہی کا سجدہ کرو اسجدوا لادم۔ سجدہ کرو آدم کے باعث۔ جنت آدم وہ تھا۔ حسین و جلد فرات۔ سچون جیون ندیاں بہتی ہیں۔ تورات کے ابتداء میں اور صحیح مسلم کے ابتدا میں ایسا لکھا ہے۔

ایک شخص نے کہ درویش تنگ آکر بددعا کرو | حضرت امیر کی خدمت میں ملے اور بت کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ ہمیشہ ہر مجلس میں اکثر اوقات استغفار۔ لا حول۔ و لا قوۃ الا باللہ پڑھا کرو یہ عجیب علاج ہے آپ جب تک ملا نہ کریں گے یہ کمزوری دور نہ ہوگی

الان یشاء اللہ۔ کہہ ہی اپنی حق میں بددعا نہ کرو تا کہ اللہ تعالیٰ پر کسی کا احسان نہیں جیسا عا کر و نیک کر و اگر وہ مستحق ہے۔ تو کیا بددعا ہی مستحق اور نیک مانعین

۴۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لا تعبدوا الشمس ولا القمر ولا سجدا ولا لہ

۵۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ لا تعبدوا الشمس ولا القمر ولا سجدا ولا لہ

موجودہ انقلابات میں احمدیوں کا

پارٹ

احمیت کیا ہے؟ اس زمانہ میں اسلام کا سچا نمونہ اور اس کی حقیقی شکل اور اسلام کیا ہے؟ انسانی فطرت کے مطابق عقائد اور اعمال کی سیدھی سڑک جس پر چل کر انسان اپنی حق کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ جو لوگ دنیوی کدورتوں میں رات دن غرق رہنے کے سبب روحانی انجم اگر کمزور نہیں بنے تو کم از کم دوسری دنیا کی نگاہ سے محروم ہو چکے ہیں وہ اگر ایسا خیال کریں کہ یہ سلسلہ چند روزہ ہے اور تھوڑے عرصہ میں ختم ہو جائیگا تو کچھ تعجب کی بات نہیں لیکن حقیقت شناسی کی دور بین نظر انبیائے سابقین کے حالات پر جب غور کرتی ہے اور اس سلسلہ کو ان کے ساتھ ملا کر دیکھتی ہے۔ تو وہ اس کی عظمت سے متاثر ہونے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ممکن ہے کہ مسیح نامی کے حواریوں کو جس حقارت کی نگاہ سے لوگ دیکھتے تھے اور کسی کے دہم دھمکان میں ہی نہ آسکتا تھا کہ اس کی منزل کا تلخ پینے والے کی عزت کھتا رہا کسی زمانہ میں ان کے عروج پانچ گنا کہ بڑے بڑے سلاطین اس کا نام سننے پر سر جھکا دیتے تھے۔ وہ ہمارے مقدس مقتدا اور پاک امام پرنازل شدہ اس کلام الہی کو کہ "بادشاہ تیرے کمرے سے برکت ڈھونڈیں گے" ایک دہم اور خیال یقین کرتے ہوں۔ مگر زمانے کا تجزیہ اس امر کا شاہد ہے کہ یہ کلام خطا کوئی نیا کلام نہیں۔ اور ضرور ہے کہ خدا کی باتیں پوری ہو کر رہیں۔ ہمارا مسیح دنیا میں امن اور مسیح کا پیغام کے کر آیا ہے نہ ان کے لئے تلوار کو ہاتھ میں لیا۔ اور نہ اس نے ہیکو حکم دیا۔ کہ ہم تلوار ہاتھ میں لیں۔ بلکہ دوزخی اور کینہی سے زندہ گی بسر کرنے کا ہم سے عہدہ لیا۔ اور ہم اس عہدہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہیں۔ اپنی تلوار کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ ہمارے امام نے ہمیں اس امر کی ہی اجازت نہیں دی کہ ہم

بعض شورہ پشت آریوں یا بدنام بنگالیوں کی طرح زبان کی چھری کو چلائیں یا قلم کی سختی سے کام لیں ہم کو یہی حکم دیا گیا ہے اور ہمارے امام نے یہی حکم دیا ہے کہ ہم کو دکھلا دیا ہے۔ کہ ہم اپنی گزشتہ کے احسانات کے شکر گزار رہیں اور اس کی حکمرانی کے انتظام میں اس کی جتنی توسیع امداد کریں۔ غرض ہم وہ لوگ ہیں جو صہرت امن و امان کا پیغام دنیا کو اسلئے لائے ہیں ہماری طرف سے سب کو سلام ہے کیونکہ ہم سلامتی لیکر آئے ہیں اور سب کو سلامتی کے جھنڈے سے تے جمع کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہی سلامتی کی حسن نیت ایک ایسی شے ہے۔ جو ہم کو ہمارے تمام مقاصد میں کامیاب کر کے دکھائے گی۔ کیونکہ خدا کی نگاہ ان کے دل پر ہے نہ کہ اس کے ظاہری اقوال پر۔ پس دنیا میں جو کچھ انقلابات کی تارین متحرک ہو رہی ہیں ان سب کام کو اسی مقدس سلسلہ کے مفاد پر مشتمل ہے اس قدر بے امنی اور بے چینی کو دیکھ کر دنیا گھبرائے اور حیران اور پریشان ہو تو پھر احمدی اطمینان کی نگاہ کو اپنے خدا کے عجائب کاموں کو دیکھ رہا ہے شاہ کجکلا اور اس کی تجریش رعایا کے درمیان مطالبہ پارلیمنٹ پر جھگڑا و جدال۔ پنگ ٹرکس پارٹی کا مملکت ترک کر کے نئے اصلاح کے دروازوں کا کھول دینا۔ اس زمانہ کی کج سواروں کی ریل گاڑی کا مزار مبارک کا پاپوس ہو جانا جاپان جیسی چھوٹی سی ایشیائی سلطنتوں کے ہاتھوں خربس کا تیرا صحیح معنوں میں غرق ہونا۔ مہرین شاہ برطانیہ کی امداد سے سامانوں کا زمانہ کی رفتار سے آگاہی حاصل کر لینا۔ یورپ کی سلطنتوں کے دیکھتے دیکھتے موٹا خلیفہ کا اپنے جائے سے سلطنت چھین لینا۔ یورپین سلطنتوں کا باہم ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے تار تار اور جکی سامان کے ذریعہ سے اپنی طاقت اور قوت کو بڑھانے رہنے کی کوشش کرنا۔ ان سب امور کی ترقی میں احمدی کی دور اندیش طبیعت اپنا قادر و توانا خدا کے عجایب اساتذہ کو حمد و شکر کے ساتھ ملاحظہ کر رہی ہے۔

پس احمدی کا پارٹ اس زمانہ کی اہل چل میں کیا ہے؟ نہ تو وہ شکاوت کرنے والوں میں ہے نہ ان میں سے ہے جن پر شکوت کی جاتی ہے نہ وہ سڈیشن کے مضامین لکھتا ہے نہ ایسے مضامین لکھنے والوں کا حامی ہے اور نہ اعلان مضامین نو دیوں کو جہنم کی طرف جلد

جاسنے میں پہانسی کے عام سے امداد کو نوا ہے۔ نہ وہ کسی کو قتل کرتا ہے نہ قتل کیا جاتا ہے نہ وہ بمب چلاتا ہے اور نہ اسے کسی کے بریک خلیہ ہے نہ وہ حکومت کا خواہان ہے اور نہ کسی کو حکومت لینے سے روک رہا ہے اور اس لحاظ سے تو نظام اس ساری اہل چل میں اس کا کوئی پارٹ نہیں لیکن خدا تعالیٰ کی باریک حکمتیں دراصل سب کچھ اسی کیواسطے تمام سامان بہتری کے مہیا کر رہی ہیں۔ یا بالفاظ دیگر یوں کہنا چاہیے کہ آئندہ جو کچھ زمانہ میں بہتری اور خوبی ہونے والی ہے اور جس امر میں اللہ تعالیٰ کی رحمانی برکات جو طرز پر خدا تعالیٰ کا خشا ہے کہ اس کے بندے اپنا چل و چلن اختیار کریں اس طرز کو اختیار کریں۔ اور اس کے نام کام کر لیا ہے بیشک دنیا دارا لاسا ہے اور اس کے نام کام بہ آہستگی سرانجام پائے ہیں۔ لیکن ایسے انقلاب عظیم جب کبھی دنیا میں آئے ہیں ان کا محک روحانی ضرورت کی ضرورت اور پرورش و دروندہ دل کا وہ دفغان ہوتا ہے یہی سب حقیقی میں سے ایک سبب ہے اس زمانہ میں ہی جب کہ دنیا ماوریت کے ناپاک گڑھے میں گر کر بندہ پروازی کے پر ڈال توڑ چکی تھی۔ خدا تعالیٰ نے خلعت کی خیر خواہی کیواسطے ایک دل کو تپا جوش دیا۔ بائیں کرنی آسان میں اور دیکھنے کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر خیر خواہی کا دم بہرنا کوئی مشکل امر نہیں فوری جوش کی حالت میں پہانسی تک قبو لے کر کھینچ لیا۔ سو جانا ہی سہل ہے۔ پر کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ اس نے اپنی عمر کی جوانی اور بڑا پاسب مخلوق آہی کیواسطے ابدی خوشی کے حصول کے لئے اپنے رب کے آگے گریہ زاری کرنے میں گزار دیا۔ دنیا مٹھی نمیدین سوتی ہو اور وہ ادھی رات کو بے چینی سے آگے کر کسی قادر و مقتدا حاکم کے آگے ہاتھ جوڑے کھڑا ہو۔ کس کے لئے؟ کسی اپنی نفسانی خواہش کے لئے؟ نہیں بلکہ مخلوق آہی کی اصلاح کیواسطے۔ کوئی مخلوق جو وحی جو اس پر چھڑ چھڑاتی ہے۔ اس کے خون کی پیاسی ہو رہی جو قومی چیر ز اور ہر رنگ کے دریاں جیل میں جانا تو بڑی راحت ہے پر وہ کون ہمارے ہے جو تو ہم سے مار کھا رہا ہے اور ہم ہی کی سفارش کر رہا ہے۔ ہر مقدس وجود ہمارے درمیان اچھا کا تھا۔ بہت ہی مشکل اور تنگ سارہ تھی جو اس نے اختیار کی سکتے ہیں بلکہ تلوار کی دھار سے تیز اور باریک ہوگی۔ پر جو راہ کراہت ہے اختیار کی وہ تو شاید پہلی مراد سے ہی زیادہ تیز اور باریک تھی پر شاہان اس مرد میدان پر کہ وہ اس پر سے گذرا۔ یہ ادھی کار و ناہتا۔ جس نے تمام جہان کو گولا دیا ہے۔

یہ اویسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کو شور و غل میں ڈال دیا ہے یہ اویسی کی بھلی رات کی چھین میں جس نے سارے جہان کو چنچ و پکار میں ڈال دیا ہے۔ قدیم الایام سے ہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ اس کا محک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوا ہے۔ وہ احمد ہوا ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اس کے پاک نونہ کو اختیار کریں۔ اپنی محنت گورنٹ کے شکر گزار رہیں۔ اور اس کی حکومت میں اس کی امداد کریں۔ ادب کے طریقہ کو محو ذکر کہہ کر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہیں اور اپنے حکم کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیں اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہیں۔

اخبارات کے مضامین

جو تندرنا تہ چودہری سسٹن ہزار سرائینڈر وزیر لٹنٹ گورنر بنگال پر ریوالور سے حملہ کیا ہوا۔ اور تہ تیہ چلا یا۔ مگر ہزار کا اقبال سدا ہوا۔ اور نوجوان صاحب بردوان ہمارا جوا نروہ سے ہزار اور جملہ آواز کے درمیان جاگتی ہوئی تھیں۔ ملزم جلال میں رکھا گیا اور قید خانہ لائونڈری پر چرایا گیا۔ مراد صاحب بردوان اور کپتان کیرن وغیرہ شہادت میں پیش ہوئے اور مجرم قرار پایا۔ جو تندرنا تہ چودہری نے اپنے بھائی جرج کا اقبال کیا اور دکیل ملزم عدالت کے ہم کا خواستگار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریریں کو نامزد کر کے اس آرا کا جرم کا باعث قرار دیا۔ اور وزیر لٹنٹ گورنر لارڈ ڈشپنڈ فیملی سناتے ہوئے اس کے اس فعل قیہ پر سخت انزیت ظاہر کی۔ لیکن اکی جوائی پر رقم کے جلا وطنی کی سزا سے بچا یا اور دس برس قید محنت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہچان لیا۔ لیکن اس کا بیان صاف بتلاتا ہے۔ کہ اس کی اس ناجائز حرکت کے خوف اخباروں کے اشتعال انگیز مضامین میں۔ انھوں نے کہ ہندو اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہیں اور وہ ملک میں ایک بڑا بیج بوسہ ہیں۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی میں گرے۔

دلالت کے بعض اخبارات نے یہ راہ پر وہ نشین عورتیں بے چہاری سب سے خطرناک دشمن پر وہ نشین عورتیں ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ بھاری پر وہ نشین عورتیں انگریزوں کی کس طرح دشمن ہو گئیں۔ ذہنی دہندہ دن اور شور و غل سے بچنے کیلئے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری میں محصور ہیں۔ اب اس سے آگے وہ کہاں جائیں۔ جو اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکیں۔

عربی تعلیم کو اسلئے سرکاری امداد دے لٹنٹ گورنر صاحب بہادر نے مبلغ پانچ سو روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم مشرقیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا پہلو ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہیں۔ ورنہ اگر وہ خود کو شش کریں۔ تو سب سامان ہتیا ہو ہی جائیں۔

راجپوت گزٹ راجپوتوں کی علمی و ادبی کامیابیوں کے بارے میں راجپوت گزٹ کے ایک ممبر نے لکھا ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان فوج سے بچانے کیلئے ہر کچھ ہیں۔ ان کا تہیہ عقیدہ ہے۔ عیسائیوں کے عقائد تو عیسائی جانشین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوت صاحب نے فرمایا۔ اگر اس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا جاتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کڑی پرچہ آگ میں ڈالنا اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث کے کہیں ایسا ثابت نہیں کہ طوفان فوج تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہ ان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنوں حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی فیملی کو رنج و صدمے کا شوق نہیں تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو دل میں دیکر ہمیں شکور فرمادیں گے۔

سلطان المعظم کا جانشین اخبار المودت لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی نیلگش پارٹی کے بعض نوجوانوں اور مصر کے نوجوان

تکون میں ایک مہینہ سے جو ماسٹ جوری ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستر کے لوگ دستوری حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی ثابت ضروری سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپا کے ہاتھ میں رہے گی۔ اس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہیں ہو سکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشینہ کے لئے یہ تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ مگر جنم ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت میں مقیم ہیں اس خیال کو غلط سمجھتے ہیں اور بائین دوات کے اس عمل میں کوئی خطرہ نہیں محسوس ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ ہی پایہ تخت کے ممبروں کے موافق ہیں۔ اور وہ خلافت کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اخبار ایچ پی نے لندن کی خبرین شائع کی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت میں سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اور ان کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہن الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ مشہور کئے جائیں گے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کپتان وغیرہ البانی میں اور جو سلطان کے ساتھ ہنات ہمدردی کہتے ہیں۔ قصر بلند میں طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ پر وہ ہمارے سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ اخبار ایچ پی نے دوسری خبر بھی ہے کہ ازبک آرمی تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیلگش پارٹی سلطان جمال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المودت)

ضروری گزارش سجدت محمد خیر ابدان گزارش ہے کہ براہ مہربانی خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خیر وار ضرور دیکرین کیونکہ نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیلئے جوائی کا رونا چاہیے

میں نے یہ سب سنا ہے

مراسلات

ایک نیک تحریک

خدا کا شکریہ ہے کہ بعض اجانب جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانتے مل چکی ہے۔ اور وہ آئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ ابتغاء موهبات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں خاک رک کی تجویز متعلق حصہ فخریہ ہی بڑی دل چسپی اور حصہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی حصہ دینے میں یا جلسہ کے موقع پر ہاتھ لائے کا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسرے دن کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا جو ان بعض نے کئی دیگر صاحبان سے حصہ حصہ بھرا ہے گا وعدہ دلایا ہے۔ جہاں اہم اندر خیر۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا ہنسا ہے۔ کہ اس حصہ فنڈ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ چھپیں ہزار پورا نہ ہوئے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ نیک بین جمع رہے اور بعد ازاں کسی صنف والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بہ فضل خدا قائم ہو۔ اس جلسے پر نو دہائیوں نے ۲۵۰۰۰ روپے جمع کر دیئے ہیں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے تحت احباب کم از کم حصہ حصہ اور حصہ دہے تاکہ ہی دیکھتے ہیں اور وہ شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ ہذا تمام احباب اپنی اپنی دوستی کے مطابق اس تجویز پر عملدرآمد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرمادیں۔

حیدر آباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم
جناب مکرم نبدہ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابوسعید صاحب عوب کو بحال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عنایت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اس کے شکریہ کا ولیفہ جو حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اس کی ایک نقل اطلاعاً مرسل خدمت سے براہ کرم اپنے اخبار گہر بار میں درج فرما کر مشکور فرمادیں۔

میر محمد سعید۔ سکریٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد
بسم اللہ الرحمن الرحیم
محترم مولانا

بجائے خدمت خلافت مآب خلیفۃ المسیح والمہدی الموعود حضرت علی نواز الدین! ادام اللہ فیوضہ وبرکاتہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد حضرت خلافت پناہی کاکس زبان سے شکریہ ادا کرے کہ اون آیام نمونہ حشر میں جبکہ آتہ شریف "یوم یھضر المؤمن من اخیه وامہ وایہ وھذا وبنیہ" کا مضمون اہلیان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بحال شفقت و مروت کئی رجسٹر و خطوط و تار و فون نے۔ مگر فوسوس کہ سبب بد امنی کے وہ ہم تک پہنچ نہ سکے اور نہ ان کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت تھی و ہمدردی آخر کار یہ سب کچھ بغیر نہ رہ سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابوسعید صاحب عوب کو اس قدر معذور و راز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور مصیبتوں کی خبر گیری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عوب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لاکر باوجود اپنی علالت کے فرائض مقررہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمی جہائی کو تسلی و تسخنی دینے سے احمی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہنچا یا کہ اگر کسی احمی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانہ برباد ہو گیا ہو۔ تو اون کو اگر وہ چاہیں۔ تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اون کی باربرداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور یہی گریہ خیر تقیناً امیر المؤمنین اور دیگر عابدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جان سے ہزاروں نعمتیں برآمد ہوئیں اور اہل محلوں کے تمام مکانات ریح و غیاو سے اٹھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے مگر ایک احمی بھی بلکہ اون کے متعلقین میں سے ایک ہی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علی ذلک

اب تمام جماعت احمدیہ حیدر آباد بحال اور نیکو خلافت میں گذارش بردار ہے کہ عالی جناب ہم مکہ میں اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرمادیں کہ خداوند کریم ہمارے ایمانوں کو کامل کرے۔ ہماری عمل حالتیں درست ہو جاویں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسرے کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار اطاعت گزار اور مخلصان بعد از ہوں۔ آمین۔

مولوی ابوسعید صاحب عوب جن کی شفقت و مروت و معینہ سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے فیکین و اطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ منتظم تہا لیکن اون کی رخصت کا خیال ہم سخت ناگوارہ گذرنا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکر مندی کا خیال اور نیز ایک حامل مکرم کے ذریعہ ہمارے محبت کی اظہار تھا اس امر پر مجبور کرتی ہے۔ کہ عوب صاحب کو نہایت شکریہ کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے خولیفہ کو اس دعا پر ختم کرتے ہیں کہ خداوند کریم درحیم اس وجود باجود کو جیتے پائے لاکھ بندوں کے مجسم رحمت ہے جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے فخر و افتخار کا موجب ہے اور وہ جو تیرے پاک اور سچے اور علی حضرت مسیح موعود و انبیا خدا کی کڑوڑوں رحمتیں ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے ساہا سال ساتھ محبت و تندرستی کے زندہ رکھ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشور و نما دے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین معروضہ جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن

اصلی میرا اور میرے کامر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سرمد حضرت مولانا مولوی حکیم نواز الدین صاحب کتب شریعتی نکلنے کے ملاحق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت میرا قلم اول حصہ قلم دوم قلم سوم قلم اول فی تولد عا۔ دوم قلم سوم عہدہ غلامہ انہی کلا وندی ونگی قلم شریعتی ہی موجود ہے۔ المشتر۔ احمد نواز کالہی ہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

یہ اسی کا آہ و فغان ہے۔ جس نے تمام کوشش و غل میں ڈال دیا ہے یہ اسی کی پھٹی رات کی چھین میں جس نے سارے جہان کو چنچ و پکار میں ڈال دیا ہے۔ قدیم الایام سے یہی سنت اللہ جاری ہے۔ کہ جب کوئی بڑی تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ اس کا محک کوئی روحانی بادشاہ ہوتا ہے۔ وہ روحانی بادشاہ کون ہوتا ہے۔ وہ احمد ہوتا ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اس کے پاک نمونہ کو اختیار کریں۔ اپنی محنت گورنٹ کے شکر گزار رہیں۔ اور اس کی حکومت میں اس کی امداد کریں۔ اور یکے طریقہ کو ملحوظ رکھ کر اپنے حقوق کی نگہداشت کرتے رہیں اور اپنے حکام کو اپنے حالات سے مطلع کرتے رہیں اور اپنے خدا پر توکل کرتے ہوئے دنیا کے تغیرات کو اطمینان کی نگاہ سے دیکھتے رہیں۔

اخبارات کے مضامین

جو تندر دنا تہ چودہری نے ہزار ہا سر اینڈر وڈر لٹنٹ گورنر پھال پر ریوالور سے حملہ کیا تھا۔ اور تہہ چنچہ جلا یا۔ مگر ہزار ہا کا اقبال سدا ہوا۔ اور فوجانہ مارا جہ صاحب بردواں ہوا۔ ہزار ہا کے ہزار اور جملہ آؤر کے درمیان جاکے جھڑپ ہوئی۔ ہزار ہا کے حالات میں رکھنا اور ہزار ہا کے قانونی پر چار لایا گیا ہوا۔ ہزار ہا صاحب بردواں اور کپتان کیوں وغیرہ شہادت میں پیش ہوئے۔ اور مجرم قرار پایا۔ جو تندر دنا تہ چودہری نے اپنے پیچھے عروج کا اقبال کیا اور دیکھیں ملزم عدالت شہم کا خواستہ گار ہوا اور موجودہ اخبارات کی اشتعال انگیز تحریریں کو لازم کے اس ارتکاب جرم کا باعث قرار دیا اور ہزار ہا کے ہزار لاکھ روپے فیصلہ سناتے ہوئے اس کے اس فعلی قیام پر سخت انہزت ظاہر کی۔ لیکن اکی جہاں پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جلا وطنی کی سزا سے بچا اور دس برس قید محنت کی سزا کا حکم دیا۔

چودہری نے اپنے کیفر کردار کو پہچان لیا۔ لیکن اس کا بیان صاف جلتا ہے۔ کہ اس کی اس ناجائز حرکت کے خوک اخباروں کے اشتعال انگیز مضامین میں۔ انہوں نے ہزار ہا کے اکثر اخبارات اپنی ذمہ داری اور جواب دہی سے بے خبر ہیں اور وہ ملک میں ایک بڑا بچ ہو رہے ہیں۔ جس سے خوف ہے۔ کہ ہند کی اخباری دنیا سخت بدنامی میں گرے۔

دلائی کے بعض اخبارات نے یہ راہ پر وہ نشین عورتیں بے چینی میں ہماری سب سے خطرناک دشمن پر وہ نشین عورتیں ہیں۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ بھاری پر وہ نشین عورتیں انگریزوں کی کس طرح دشمن ہو گئیں۔ ذیوی دہند دن اور شور و غل سے بچنے کیلئے وہ باہر کی آمد و رفت چھوڑ کر گھر کی چار دیواری میں محصور ہیں۔ اب اس سے آگے وہ کہاں جائیں۔ جسے اس دشمنی کے الزام سے بری ہو سکیں۔

عربی تعلیم کیلئے سرکاری امداد عربک کانجے کے واسطے لٹنٹ گورنر صاحب ہزار ہا نے مبلغ پانچ روپیہ سالانہ کی امداد عطا فرمائی ہے۔ علوم شرعیہ کی طرف سرکار کی توجہ کا یہ ایک بڑا پہاڑی ٹھکانہ ہے۔ مسلمان خود ہی اپنے دینی علوم اور دینی زبان سے غافل ہو رہے ہیں۔ ورنہ اگر وہ خود کوشش کریں۔ تو سب سامان تیار ہو ہی جاوین۔

راجپوت گزٹ راجپوتوں کی علمی و ادبی کامیابیوں کے بارے میں راجپوتانہ ہے۔ کہ اہل اسلام اور عیسائی موجودہ دنیا کو طوفان فوج سے بچانے کی بات ہے۔ کہ ہمیں یہ ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ ہمارے عیسائیوں کے عقائد تو عیسائی جانشین۔ مگر اہل اسلام کے متعلق جو مذہبی عقیدہ راجپوتانہ میں ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ اس کے ساتھ کسی مستند اسلامی کتاب مثلاً قرآن شریف یا حدیث شریف کا حوالہ دیا جاتا تو بہتر تھا۔ ایڈیٹری کی کڑی پر جیٹ آگے ہیں۔ لیکن اور اخباری دنیا کو بدنام کرنا بہت نامناسب ہے۔ قرآن و حدیث کے کہیں ایسا ثابت نہیں کہ طوفان فوج تمام جہان پر آیا تھا بلکہ وہ ان ایک زمین کا تذکرہ ہے۔ جیسا کہ ان دنوں حیدرآباد پر واقع ہوا۔ ایڈیٹر صاحب کو اگر خواہ مخواہ مسلمانوں کے مذہبی فیملنگ کو رنج دینے کا شوق نہیں تو امید ہے کہ وہ الفاظ کو واپس لیکر ہمیں شکور فرادین گے۔

سلطان المعظم کا جانشین اخبار المودت لکھتا ہے کہ پایہ تخت کی نیلگ ترکش پارٹی کے بعض فوجیوں اور مصر کے نوجوان

ترکوں میں ایک حسینہ سے جو مراسلت ہو رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ستر کے لوگ دستہ ہی حکومت کی سلامتی اور بقا کے لئے سلطان کی معزولی نہایت ضروری سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کا خیال ہے۔ کہ جب تک سلطنت جاپا کے ہاتھ میں رہے گی۔ اس وقت تک دستور اور حریت کا قانون مطمئن طور پر قائم نہیں ہو سکتا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے۔ کہ پایہ تخت کی فوج کا کمانڈر محمود مختار پاشا کو کر دیا گیا ہے۔ اس سے لوگوں کا خیال ہے۔ کہ دولت کی طرف سے کسی پیشینہ کے لئے یہ تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ مگر انجمن ترقی و اتحاد کے ممبر جو پایہ تخت میں مقیم ہیں اس خیال کو غلط سمجھتے ہیں اور انہیں دوائے اس عمل میں کوئی خطرہ نہیں محسوس ہوتا۔ مصر کے آزادی پسند لوگ بھی پایہ تخت کے ممبروں کے موافق ہیں۔ اور وہ خلاف کے متعلق کسی قسم کا مسئلہ پیدا کرنا پسند نہیں کرتے۔ لیکن اخبار المودت نے لندن کی خبریں شائع کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پایہ تخت میں سلطان کی معزولی پر باہم اتفاق کر لیا گیا ہے۔ اور اہل ان کی جگہ سلطان کے دوسرے بیٹے برہن الدین آفندی یا سلطان کے بھائی سلیمان آفندی خلیفہ شہر کے جاوین گئے اسی وجہ سے سلطان نے اناطولی فوج کو جس کپتان وغیرہ البانی ہیں اور جو سلطان کے ساتھ نہایت ہمدردی رکھتے ہیں۔ قصر بلند میں طلب کیا ہے۔ سلطان سے بدظنی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ وہ پروردہ ہزار سے جنگ چھیڑنا چاہتے ہیں۔ اخبار المودت نے دوسری خبر بھی ہے کہ ازبک آفندی تارون سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نیلگ کش پارٹی سلطان جمال کی بجائے تیسرے بیٹے کو خلیفہ بنانا چاہتی ہے۔ (المودت)

ضروری گزارش

سجدت مجدد خیر ارمان گزارش ہے کہ براہ مہربانی خط لکھ کر تے وقت اپنا نمبر خیر ضرور دیکرین کیونکہ نام کی تلاش میں بڑی دقت ہوتی ہے اور جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیے

مذکورہ بالا تمام اخبارات کی کاپیاں

مراسلات

ایک نیک تحریک | خدا کا شکر ہے کہ بعض احباب نے جن کو خدا کے فضل سے اس سلسلہ کے کاروبار اور اعانتے مل چکی ہے۔ اور وہ نئے دن ہر ایک تحریک پر جو اس سلسلہ کے متعلق کی جاتی ہے۔ ۱۰ بقیہ موصحات اللہ بڑھ بڑھ کر قدم ہمارے کی کوشش کرتے رہتے ہیں غبار کی تجویز متعلق حصہ فتنہ پر ہی بڑی دل چسپی اور حصہ سے کام لیا ہے بعض نے تو خود ہی حصہ دے کر میں یا بلکہ کے موقع پر ہاتھ لائے گا وعدہ فرمایا ہے اور بعض نے اس خیال پر کہ ہم اس نیک تجویز پر ثواب لینے سے محروم نہ رہ جاویں۔ کوشش کے ساتھ دوسرے دن کو اپنے ساتھ ملا کر اس رقم کو پورا کیا جو بعض نے کئی دیگر صاحبان سے حصہ حصہ بھجوتے کا وعدہ دلایا ہے۔ جہاں ہم اندر خیر۔ لیکن چونکہ صدر انجمن کا بننا ہے۔ کہ اس حصہ فتنہ کو وسیع کیا جاوے تاکہ مستقل طور پر ایک کافی رقم سرمایہ کی وصول ہو جاوے اور جب تک کہ ہمیں ہزار پورا نہ ہو سکے۔ تب تک خرچ نہ کیا جاوے بلکہ تک میں جمع رہے اور بعد ازاں کسی معفت والی جگہ پر خرچ ہو جس سے یہ سرمایہ بفضل خدا قائم ہو اس واسطے ریزولوشن نمبر ۲۵۵۵ میں مقرر ہوئے ہیں میں فیصلہ ہوا ہے کہ اس تجویز کے تحت احباب کم از کم حصہ حصہ اور حصہ حصہ تک ہی دیکھتے ہیں اور وہ شکریت کے ساتھ قبول کر لیا جاوے گا۔ لہذا تمام احباب اپنی اپنی دست کے مطابق اس تجویز پر عمل آد کر کے ثواب حاصل کرنے کی کوشش فرمادیں۔

حیدر آباد و گن | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جناب کرم بندہ مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو مولوی ابو سعید صاحب کو بحال عنایت و شفقت ہم دور افتادوں کی خیر و عنایت دریافت کرنے کے لئے روانہ فرمایا تھا۔ اس کے شکریت کا ولیفہرہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں انجمن کی جانب سے روانہ کیا گیا ہے۔ اس کی ایک نقل اطلاقاً مرسلاً خدمت سے براہ کرم اپنے اخبار گہر بار میں وچ فرما کر مشکور فرمادیں۔

میر محمد سعید۔ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد
بسم اللہ الرحمن الرحیم
حمد لا یفلت
بالحقیقت خلافت مآب خلیفۃ المسیح و المہدی الموعود
حضرت علی نواز الدین! ادام اللہ فیوضہ و برکاتہ۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جماعت احمدیہ حیدر آباد حضرت خلافت پناہی کا کس زبان سے شکریت ادا کرے کہ اذن آیام نمونہ حشر میں جبکہ ائمہ شریف "یوم یضرب الموء من اخیہ وامہ وایہ وھذا وبنیہ" کا مضمون اہل ان دکن پر پورے طور سے صادق آ رہا تھا۔ بحال شفقت و مرحمت کئی رجسٹر و خطوط و تارنا و فرائض کے مگر فوس کر سبب بدامنی کے وہ ہم تک پہنچ نہ سکے اور نہ اذن کا جواب ادا کیا گیا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کی خاص شفقت قبلی و ہمدردی آخر کار یہ سب کچھ بغیر زور و سکی کہ اپنے ایک مخلص محب جناب حافظ ابو سعید صاحب عرب کو اس قدر مدد و راز مسافت سے اور خاص اپنے ذاتی مصارف سے ہم دور افتادوں اور معیشت نوین کی فریگری کے لئے روانہ فرمایا۔ جناب عرب صاحب موصوف نے یہاں تشریف لاکر باوجود اپنی علالت کے فرائض موقوفہ کو بخوبی ادا کیا۔ اور ہر ایک احمی یہاں کی تسلی و تسفی دینے سے احمی اخلاق کے اعلیٰ نمونہ کا کامل ثبوت دیا اور حضرت خلافت مآب کا یہ پیغام بھی پہنچا یا کہ اگر کسی احمدی کے اہل و عیال اس ناگہانی طوفان سے لاوارث ہو گئے ہوں یا کوئی خانہ برباد ہو گیا ہو۔ تو اذن کو اگر وہ چاہیں تو فوراً روانہ قادیان کر دو۔ ہر طرح سے ہم اذن کی بار برداری کے ذمہ دار و کفیل ہو جائیں گے۔ حضرت عالی کی ذات بابرکات سے ہم کو ایسی ہی امید ہے اور رنگی مگر بغیر یقیناً امیر المومنین اور دیگر عاہدین سلسلہ عالیہ کی خوشی کا باعث ہوگی۔ باوجودیکہ اکثر احمیوں کے مکانات ایسے ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے وہ فی الحال کامل تباہی کا نمونہ ہیں اور جہاں سے ہزاروں نعمتیں برآمد ہوئیں اور اذن محلوں کے تمام مکانات برباد و بنیاد سے اکھڑ گئے اور نیست و نابود ہو گئے گئے گما ایک احمدی بھی بلکہ اذن کے متعلقین میں سے ایک ہی اوس طوفان عظیم سے ضائع نہیں ہوا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

اب تمام جماعت احمدیہ حیدر آباد بحال اور نیکو خلافت میں گذارش پر داز ہے کہ عالی جناب ہم سب کو اور دور افتادوں کے حق میں دعا فرمادیں کہ خداوند کریم ہمارے ایمان کو کامل کرے۔ ہماری عملی حالتیں درست ہو جائیں اور ابتلاؤں میں استقامت عطا کرے ہم میں پاک تبدیلی ہو جائے اور دوسرے دن کے لئے پاک نمونہ ہوں۔ جبکہ ہم اس دار فانی سے کوچ کریں۔ تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سچے وفادار جماعت گذار اور مخلص تابع دار ہوں۔ آمین۔

مولوی ابو سعید صاحب عرب جن کی شفقت و ہمدردی سے صاحب موصوف کا یہاں رہنا ہمارے لئے تسکین و اطمینان کا باعث ہوتا ہے۔ منتقم تہا لیکن اذن کی رخصت کا خیال ہم بپخت ناگوارہ گذرنا ہے۔ مگر حضرت خلافت پناہی و اراکین سلسلہ کی فکر مندی کا خیال اور نیز ایک عامل مکرم کے ذریعہ ہمارے حالت کی اظہار تمنا اس امر پر مجبور کرتی ہے کہ عرب صاحب کو ہنات شکریت کے ساتھ رخصت کریں۔

اب ہم اپنے ولیفہرہ کماں دعا پر ختم کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم درجیم اس وجود باجو کو جو حقیرے پانچ لاکھ بندہ کے مجسم رحمت ہے جس کی بابرکت ذات ہمارے لئے مخدو اختیار کا موجب ہے اور وہ جو میرے پاک اور پیارے ولیفہرہ حضرت مسیح موعود و انبیا خدا کی کر و ر و ن رحمتیں ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیارا اور بہت پیارا ہے ساہا سال ساتھ محبت و تندرستی کے زندہ زندہ اور اس کی ذات فیض مآب کے مبارک سایہ میں سلسلہ عالیہ کو نشور و نما دے۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین معروضہ جماعت احمدیہ حیدر آباد و گن

اصلی امیر اور مسیحا کا سر

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح و المہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سر۔ حضرت مولانا مولوی حکیم نواز الدین صاحب کے شاہی نعتیہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ قیمت میرا رقم اقل مکتبہ قدیم دوم کی سرمدہ رقم اول فی تولد عا۔ دوم غیر۔ سوم عذر غلامہ اذن کا دعویٰ ونگی ونگی تہذیب پناہی ہی موجود ہے۔ المشہر۔ احمد نواز کابلی ہاجر از قادیان ضلع گوردوارہ پناہ

حضرت الامین مولوی الدین صاحب کے ذرا نہ فرمائے ہوئے قرآن شریف سے نوٹ

سورہ اقصیٰ

رکوع اول

اس سے پہلی سورہ میں نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے فقہ ملت فیکم مما قبلہ لربط عمر تمہارے درمیان رہا۔ صاحبکم۔ تمہارا ہی صاحب ہے۔ تم اوس کے حال سے بخوبی آگاہ ہو۔ کوئی اجنبی شخص نہیں ہے۔ پھر فرمایا۔ یاد رکھو۔ کہ اوس کی کمان اللہ تعالیٰ کی کمان کے ساتھ وابستہ ہے اس کی دوستی۔ عداوت نقار سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے اوس کی دشمنی سے تم پر عذاب وار رہو گا۔ اور اب اقتربت الساعة۔ اس مذاک کے وقت آگیا ہے۔ کہ تم ہلاک ہو۔ اور پھر تمام عرب اسلام سے بھر جاوے۔ اور اس کی دلیل باعلامت کیا ہے۔ شق القمہ ہمارا امام علیہ السلام نے اپنی ایک کتاب میں شق القمہ پر بحث کی ہے ہمارے دوستوں کو جو پڑھ سکتے ہیں۔ چاہیے کہ اس کو ضرور پڑھیں۔

شق القمہ کو بعض لوگ تو خلافتِ قانوں قدرت کہتے ہیں بعض کہتے ہیں اگر ہوتا۔ تو تمام دنیا کے موزین لکھتے۔ نیز اعتراض یہ ہے کہ یہ واقع اگر ہوتا کرتا۔ تو نظامِ شمس میں بڑا تغیر واقع ہو جاتا۔ میں تم کو غور رنگ میں یہاں سنا ہوں۔ کہ اس زمانہ میں سائنس نے ثابت کیا ہے۔ کہ چاند کے بعض ٹکڑے زمین پر گرے ہیں اور وہ عجائبِ خالوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ پس ممکن ہے کہ انہیں میں سے ایک ٹکڑا اگر ہو۔ اس سے بھی شق ثابت ہوتا ہے۔ اس کو پھر کے خلافت کما غلطی ہے۔ پھر درہمینوں کے ذریعہ سے چاند میں شق دیکھے ہی گئے ہیں۔ پھر یہی سوچنا چاہیے۔ کہ یہ رات کا واقع۔ ہے۔ کسی کی عادت ہے کہ رات کے وقت ٹمٹکی باندھ کر چاند کو دیکھتا رہے۔ اگر اس وقت کسی نے اتفاقاً دیکھا بھی تو پہلی نگاہ میں تو اپنی آنکھ کی ہی خطا سمجھا۔ پھر آنکھیں مل کر جو نگاہ کی۔ تو اوس کو ثابت پایا۔ ایک یہ بات بھی ہے۔ کہ عرب کا نشان بھی چاند ہی تھا۔ ایرانیوں اور ہندیوں کا نشان سورج ہے۔ اب بھی ترکی جھنڈے پر ہلال ہوتا ہے۔ سو سوار کا نام چاند پر ہی ہے۔ سوم چاند کو کہتے ہیں۔ حضرت نوح کی اولاد میں ایک قوم سام تھی۔ جس کی وجہ سے عربی لوگ سامی کہلاتے ہیں۔ چاند عرب کا ایسا عجیب نشان ہے۔ کہ حضرت ام المومنین صفیہ کو ایک دفعہ روایا ہوا تھا۔ کہ چاند اون کی گود میں ہے۔ جب ادھر ہونے اپنے باپ کے سامنے اس کا ذکر کیا۔ تو اوس نے ایک تھپڑ مار کر کہا۔ کیا تو

چاہتی ہے۔ کہ عرب کے کسی امیر سے تیری شادی کی جاوے۔ جو ایسی خواہین سنا ہے۔ عرب دالوں سے کہی ثابت نہیں کہ اوھوں نے مذہب کی خاطر جنگ کی ہو۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مذہبی تفرق پیدا ہوا۔ اس صورت میں قوم سے مراد قراداسے میں۔ یہ تفرق ہمیشہ کیواسلے تو نہیں ہے۔ صرف چند روز ہے۔ پھر تو صلح ہو جائے گی۔ شق قرین عرب کے تفرق کی طرف اشارہ ہے۔ زیادہ تفصیل کیواسلے حضرت امام کا مضمون پڑھنا چاہیے۔ (چونکہ حضرت امیر المومنین نے تاکید فرمائی ہے۔ کہ سب کا تحریر کو پڑھ لیں۔ اس واسطے ہم اس میں سے کچھ بطور اقتباس اس جگہ نقل کر دیتے ہیں۔ ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد کا لفظی معنی رسول اللہ الکیم ہے۔ ماسٹر صاحب نے جو معجزہ شق القمہ پر اعتراض کیا ہے۔ کہ شق قرین ہونا خلافتِ عقل ہے اور دوسرے یہ کہ آستین میں سے چاند کا دو ٹکڑے ہو کر نکل جانا مریخ عقل کے برخلاف ہے اس کے جواب میں واضح ہو۔ کہ یہ اعتراض کہ کیونکہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آستین میں سے نکل گیا تھا۔ یہ سراسر بے بنیاد و باطل ہے کیونکہ ہم لوگوں کا ہرگز یہ اعتقاد نہیں ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین میں سے نکلا تھا۔ اور نہ یہ ذکر قرآن شریف میں یا حدیث صحیح میں ہے۔ اور اگر کسی جگہ قرآن یا حدیث میں ایسا ذکر آیا ہے تو وہ پیش کرنا چاہیے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ جیسے کوئی آریہ صاحبوں پر یہ اعتراض کرے۔ کہ آپ کے یان لکھا ہے۔ کہ مہمان دیو جی کی ٹون سے گنگا نکلے ہے۔ پس جس اعتراض کی ہمارے قرآن یا حدیث پر ہیں کچھ ہی اصلیت نہیں اوس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی کہ ماسٹر صاحب کو اصول اور کتب معتبرہ اسلام سے کچھ ہی واقفیت نہیں۔ پہلا اگر یہ اعتراض ماسٹر صاحب کا کسی اصل صحیح پر مبنی ہے۔ تو لازم ہے کہ ماسٹر صاحب اسی جلسہ میں وہ آت قرآن شریف پیش کریں۔ جس میں ایسا مضمون درج ہے یا اگر آت قرآن نہ ہو تو کوئی حدیث صحیح ہی پیش کریں۔ جیسے ایسا کچھ بیان کیا گیا ہو اور اگر بیان نہ کر سکیں۔ تو ماسٹر صاحب کو ایسا اعتراض کرنے سے قنم ہونا چاہیے۔ کیونکہ مضبوط بحث ایسے شخص کے لئے زیبا ہے۔ جو ذہنی ثبات کے مذہب سے کچھ واقفیت رکھتا ہو باقی رہا یہ سوال کہ شق قرین ماسٹر صاحب کے زعم میں خلافتِ عقل ہے۔ جس سے انتظامِ ملک میں خلل پڑتا ہے۔ یہ بکا خیال سراسر قلتِ تدبر سے ناشی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ جل شانہ جو تنائی کے طور پر کرتا ہے وہ کام سراسر قدرت کا ملکی ہی وجہ سے

سے ہوتا ہے نہ قدرت ناقصہ کی وجہ سے۔ یہ جس ذات قادر مطلق کی ہے
اختیار اور قدرت حاصل ہے کہ چاند کو دو ٹکڑے کر سکے۔ اس کو یہ بھی تو قدرت
حاصل ہے کہ ایسے پر حکمت طور سے یہ فعل ظہور میں لاوے کہ اس کے
انتظام میں جی کوئی خلل عائد نہ ہو۔ اس وجہ سے تو وہ سب شکستہ مان اور
قادر مطلق کہلاتا ہے اور اگر وہ قادر مطلق نہ ہوتا تو اس کا دنیا میں کوئی کام نہ
چل سکتا۔ ان یہ شناخت عقلی نہیں کے اکثر عقائد میں جا بجا پائی جاتی ہے۔
جس سے ایک طرف تو ان کے اعتقادات سراسر خلاف عقل معلوم ہوتے
ہیں اور دوسری طرف خلاف قدرت و عظمت الہی بھی جیسے روحوں اور
اجزاء و متعارف عالم کا غیر مخلوق اور قدیم اور نادری ہونا اصول آریہ سماج کا ہے اور
یہ اصول صریح خلاف عقل ہے اگر ایسا ہو تو پریشانی کی طرح ہر ایک چیز واجب الوجود
شعبہ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر کوئی دلیل قائم نہیں رہتی۔ بلکہ کاروبار
دین کا سب کا سب ابتداء و خلل پذیر ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہم سب کے خدا تعالیٰ
کی طرح غیر مخلوق اور نادری ہی ہیں۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر کون ماحق ہے اور
کیوں وہ ہم سے اپنی عبادت اور پرستش اور شکر گزاری چاہتا ہے اور کیوں
گناہ کرنے سے ہم کو سزا دینے کو طیار ہوتا ہے جس حالت میں ہماری روحانی مینیا
اور روحانی تمام فوہین خود بخود قدیم سے ہیں۔ تو یہ ہم کو کافی قوتوں کے پیدا
ہو سکنے کے لئے کیوں ہمیشہ کی حاجت ٹھہری۔ غرض خلاف عقل بات اگر
تلاش کرنی ہو تو اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کو اول اپنا
خدا کہہ کر اس کو خدا ہی کے کاموں سے الگ رکھا جاوے۔ لیکن جو کام
خدا تعالیٰ کا صرف قدرت سے متعلق ہے اس پر وہ شخص اعتراض کر سکتا ہے
کہ اول خدا تعالیٰ کی تمام قوتوں پر اس نے احاطہ کر لیا ہوا اس جگہ یہ بھی
واقع رہے۔ کہ سلسلہ شقی القہر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف میں
وجہ ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے۔ جو ات آت الکی
بر وقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور سکندرن کو سنائی جاتی تھی اور اسی کی تبلیغ
ہوتی تھی اور صمد اس کے حافظ ہو مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو
پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو
گیا اور جب کاغذوں سے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جاوے جیسے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے۔ اقربت الساعة والفتق القسدان یروا آیتہ لیرضوا
و یقولوا سبحا مستمرا۔ تو اس صورت میں اس وقت کے مسکین پر لازم ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر جلنے اور کہنے کہ آپ نے کب اور کس
وقت چاند کو دو ٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں
یہ بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور
کسی نے دم بھی مارا۔ تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے
منور دیکھا تھا۔ تب ہی قیادوں کو چلن دیا کہ اس نے کی تجاوش نہ رہی غرض
بات بہت صاف اور ایک راستہ پر تحقیق کے لئے بہت نامادہ مند ہے

کہ قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی جو نما سجدہ بجا لاپنے مخالفوں کی گواہی
لکھ نہیں سکتے تھے اور اگر کچھ جوت سکتے تو ان کے مخالف ہر عصر اور ہر اس زمانہ کے
ادسے کب پیش جانے دیتے۔ علاوہ اس کے سوچا چاہیے کہ وہ مسلمان لوگ جن کو یہ
آیت سنائی گئی اور سنائی جاتی تھی وہی تو ہزاروں آدمی تھے اور ہر ایک شخص اپنے دل سے
محکم گواہی پاتا ہے کہ اگر کسی پر یا مرشد یا پیغمبر سے کوئی امر مضموم و مرغ اور افتراء ظہور
میں آوے۔ تو سارا اعتقاد ٹوٹ جاتا ہے اور ایسا شخص ہر ایک شخص کی نظر میں ہوا
معلوم ہونے لگتا ہے۔ اس صورت میں صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر یہ مجوزہ ظہور میں نہیں
آپا تھا۔ اور افتراء مضموم ہوتا تو چاہیے تھا کہ ہزار ہا مسلمان جو آنحضرت پر ایمان لاتے تھے
ایسے کذب صریح کو دیکھ کر ایک سخت سارے کے سارے مرتد ہو جاتے۔ لیکن ظاہر
ہے کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی ظہور میں نہ آئی۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے
کہ مجوزہ شقی القہر مرد و فروع میں آیا تھا۔ ہر ایک منصف اپنے دل میں سوچ کر دیکھے
کہ کیا تاریخی طور پر یہ ثبوت کافی نہیں ہے۔ کہ مجوزہ شقی القہر اسی زمانہ میں بجا لایا
مخالفین قرآن شریف میں لکھا گیا اور شائع کیا گیا اور ہر سب مخالف اس معنون کو
سن کر چپ رہے۔ کسی نے تحریر یا تقریر سے اس کا رد کیا اور ہزاروں مسلمان اس
زمانہ کی روایت کی گواہی دیتے رہے اور یہ بات ہم مکرر لکھنا چاہتے ہیں کہ قدرت الہیہ
پر اعتراض کرنا خود ایک وجہ سے انکار خدا تعالیٰ سے ہے۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ
کی قدرت مطلقہ کو نہ مانا جائے۔ اور حسب اصول متنازع آریہ صاحبان یہ اعتقاد رکھا جاوے
کہ جب تک زندہ مرے بلکہ ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا اس صورت میں تمام خدایں اس
کی باطل ہو جاتی ہے۔ بلکہ اعتقاد صحیح اور حق ہی ہے۔ کہ ہر شے کو سب انکیبتان اور
قادر مطلق تسلیم کیا جائے اور اپنے ناقص ذہن اور ناتمام تجربہ کو قدرت کے بے انتہا
اسرار کا محکم امتحان نہ بنایا جاوے۔ ورنہ ہمہ دانی کے دعوے پر اس قدر اعتراض
وارد ہوں گے اور ایسی مخالفتیں اٹھانی پڑیں گی کہ جن کا کچھ شک کا نہیں۔ انسان کا قاعدہ
ہے کہ جو بات اپنی عقل سے بلند تر دیکھتا ہے اس کو خلاف عقل سمجھ لیتا ہے حالانکہ
بلند تر از عقل ہونا شے دیگر ہے اور خلاف عقل ہونا شے دیگر۔ بہا میں ماسٹر صاحب
پوچھتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس بات پر قادر تھا یا نہیں کہ جقد اب جرم قمری مشہور و
محسوس ہے اس آوے سے ہی کام لے سکتا ہو۔ اور اگر قادر نہیں۔ تو اس پر عقلی
وسیل جو عند العقل تسلیم ہو سکے کونسی ہے اور کس کتاب میں بھی ہے۔ تو جس حالت میں
مجوزہ شقی القہر میں یہ بات ناخوشہ کہ ایک ٹکڑا اپنی حالت معبودہ پر رہا اور ایک اس
الگ ہو گیا۔ وہ بھی ایک یا آوہ منٹ یا اس سے بھی کم۔ تو اس میں کون استبعاد عقل
ہے اور بفرض محال اگر استبعاد عقلی ہی ہو تو ہم کہتے ہیں کہ عقل ناقص انسان کی ہر ایک
کام ربانی تک کب پہنچ سکتی ہے۔ بہلا آپ ہی بتلاوین۔ کہ یہ مسئلہ جو آپ کے اضلاع
رؤے ستر رہتہ پر کاش میں بندت و بانڈ صاحب نے لکھا ہے کہ روح انسانی اوس
کی طرح کسی گناس پات وغیرہ پر گرتی ہے پھر اس کو کوئی عورت کہلاتی ہے اور اس سے بچہ پیدا
ہوتا ہے۔ یہ کس قدر عقل کے برخلاف اور تمام اطباء اور فلاسفہ کی تحقیق کے مخالف
ہے کہ بولہ ظاہر ہے۔ کہ بچہ صرف عورت ہی کی سنی سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ عورت

اور مرد و دوزن کی مٹی سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے اخلاق و روحانی ہی صورت ان سے مشابہت نہیں رکھتے بلکہ ان اور باپ و دوزن سے مشابہت رکھتے ہیں۔ تو پھر یہ اعتقاد کس قدرنا معقول اور خلاف عقل ہے۔ کہ گویا ایک عورت کی غلامی ہی وہ روح مخلوط ہو کر کھائی جاتی ہے اور مرد اس سے محروم رہ جاتا ہے۔ پھر سچنا چاہیے۔ کہ کیا روح کوئی جسم کی قسم ہے کہ جسم سے مخلوط ہو جاتی ہے دیکھو کس قدر اصول بعید از عقل ہے۔ ماسوا اس کے زمین کے نیچے سے ہزاروں جانور زندہ نکلتے ہیں اور بہت سی چیزوں میں سینکڑوں برسوں کے بعد کپڑے پڑ جاتے ہیں ان چیزوں میں کہاں سے اور کس راہ سے روح آجاتی ہے۔ غرض اگر آپ دعویٰ نہ کرتے۔ کہ جہاں بظاہر برتر از عقل معلوم ہو وہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے بعید ہو۔ تو کچھ ضرور نہ ہتا کہ آپ پر اعتراض کوئی لیکن اب تو ماضی صاحب آپ پر فرض ہو گیا کہ اول اپنے گھر کی باتوں کو (جو صریح خلاف عقل معلوم ہوتی ہیں) عقل کے رُو سے ثابت کر لیں۔ پھر کسی دوسرے پر اعتراض کریں۔ پہلا جس حالت میں آپ کے نزدیک روح ہی ایک باریک جسم ہے۔ جو اُسے یعنی شبنم کی طرح ہو کر آسمان سے گرتی ہے۔ تو آپ پر یہ بھی سوال وارد ہو گا کہ اندھے میں جب بچہ مچر جاتا ہے۔ تو وہ کس راہ سے نکل جاتی ہے۔ اور ہر جب اُس لاش یا میت میں اندر ہی اندر کپڑے پڑ جاتے ہیں۔ تو وہ کس راستہ سے آتے ہیں۔ پانی کے کپڑے اور تھوک کے کپڑے اور پھلون کے کپڑے کس اُس سے پیدا ہوئے ہیں ہر ایک منصف سمجھ سکتا ہے کہ یہ بات لہذا کہ یہ امر خلاف عقل ہے۔ اس شخص کے لئے حق ہو چکا ہے کہ جس نے اول اپنے گھر کی معافی کر لی ہو۔ لیکن درحقیقت عقائد اسلام میں تو ایک بات ہی خلاف عقل پائی نہیں جاتی۔ ان بعض امور و فیقہ برتر از عقل ناقصہ ہیں۔ چنانچہ معرفت کی حالت میں مشکوک ہو جاتے ہیں۔ مگر آپ کے مذہب میں تو ہزاروں باتیں خلاف عقل اور خلاف شان الہیت پائی جاتی ہیں۔ تو پھر آپ دوسروں پر کیوں کرا اعتراض کر سکتے ہیں۔ پس اسی قدر کافی ہے۔

بے شک اس قدر حقہ آپ کے سوال کا تو بہت صریح اور درست ہے۔ کہ خلاف قانون ان کی دہریہ کوئی بات ظہور میں نہیں آتی۔ لیکن ساتھ اس کے یہ دعویٰ اچھا کہ اس قانون ان کی دہریہ پر انسانی عقل نے اساطیر نام کر لیا ہے اور پھر اس پر باطل کے رُو سے حق القدر پر اعتراض کرنا یہ بالکل غلط اور سراسر سمجھ کا پیہر ہے۔ عقائد ہی یہ ہے کہ قانون قدرت جو ہر انسان و فرد میں غیر مکمل ہے اس کو ہمیشہ عجائبات جدیدہ انظور کا تابع رکھنا چاہیے نہ کہ جو عجائبات خواص عالم سے ٹکراتے جائیں ان کو باوجود ثبوت کے اس وجہ سے رد کر دیں۔ کہ جو کچھ آج تک ہمیں معلوم ہے یہ اس سے زائد امر ہے اس سے زیادہ تر کونسی فصول کوئی اور بے سمجھی ہوگی کہ اپنے چند روزہ اور محدود اور مشتبہ تجربہ کو خدا تعالیٰ کا مکمل قانون قدرت خیال کر بیٹھیں اور پھر آئندہ جہاں سارا نکلتے جاویں ان کو اس بناء پر خلاف قانون قدرت سمجھ لیں۔ کہ وہ ہمارے معلومات سابقہ سے زیادہ ہیں۔ مجبور یقین ہے کہ آپ نے اس رسالہ کے مقدمہ مذکورہ بالا کو پڑھ کر سمجھ لیا ہو گا۔ کہ قانون قدرت کیا چیز ہے اور کس حالت میں

کسی امر کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ خلاف قانون قدرت ہے اگر آپ نے اب تک اس مقدمہ کو غور کر کے نہیں دیکھا تو میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ غور سے اس مفید مضمون کو پڑھیں کیونکہ ان علمی نکات کے جاننے بغیر آپ قانون قدرت کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے۔

اور یہ سوال کہ شمس القمر سے انتظام عالم میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ اس کے جواب میں اگر کسی کی خود اپنی ہی عقل میں فتور نہ ہو تو سمجھ سکتا ہے کہ کسی چیز کے ایک نثر خاصہ کا ظہور میں آنا اس کے پہلے خاصہ کے ابطال کے لئے ایک لازمی ضرورت ہے۔ سو اسی قاعدہ کی رُو سے دانشمند لوگ جو خدا تعالیٰ کی عظیم شان و قدرون سے ہمیشہ بہت شہتہ رہے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ حکیم مطلق جس کی حکمتوں کا انتہا نہیں اس کی طرف سے قمر و شمس میں ایسی خاصیت مخفی ہونا ممکن ہے کہ باوجود اشتقاق کے ان کے فعل میں فرق نہ آوے اسی کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اقموت المساعۃ دانشق القمر۔ نزدیک آگئی وہ گھر اور بہت گیا چاند اس آئندہ کا مطلب یہ ہے کہ روز اول سے حکیم مطلق نے ایک خاصہ مخفی چاند میں رکھا ہوا تھا۔ کہ ایک ساعت مقررہ پر اس کا انشاق ہو گا اور یہ ظاہر ہے کہ نجوم اور شمس اور قمر کے خواص کا طور ساعات مقررہ سے وابستہ ہے اور ساعات کو حد و ثعجابات مساوی دارضی میں بہت کچھ دخل ہے اور حقیقت میں قوانین قدرت کا شیرازہ انہیں ساعات کے ہاند ہا گیا ہے۔ سو کیا عجب اور پر حکمت اور فلسفیانہ اشارہ ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ نے آیت مذکورہ بالا میں فرمایا۔ کہ چاند کے پھٹنے کی جو ساعت مقررہ اور مقررہ تھی وہ نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ اس آیت کے آگے ہی فرماتا ہے۔ وکذبا واستبقوا اھوا اھم وکل امر مستقر۔ یعنی کفار نے تو چاند پھٹنے کو سحر چل کیا اور تکذیب کی مگر یہ سحر نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ان امور یعنی قوانین قدرت میں سے ہے۔ ہر رجاء اپنے اپنے وقتوں میں قرار پانے والے ہیں اور عقل مند انسان اس نشان قدرت سے کیوں تعجب کرتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے کارخانہ قدرت میں یہی ایک بات بالاتر از عقل جو حکیموں اور فلسفیوں کی سمجھ میں نہیں آتی اور باقی تمام اسرار قدرت انہوں نے سمجھ لئے ہیں اور کیا یہ ایک ہی عقدہ لاخیل ہے اور باقی سب عقدوں کے حل کرنے سے فراغت ہو چکی ہے اور کیا اللہ تعالیٰ کے عجائبات کا موان میں سے یہی ایک عجیب کام ہے اور کوئی نہیں بلکہ اگر غور کر دیکھو تو اس قسم کے ہزار عجائبات کام اللہ تعالیٰ کے دنیا میں پائے جاتے ہیں زمین پر کثرت سخت زلازل آتے رہتے ہیں اور بسا اوقات کئی میل زمین تر و بالا ہو گئی جو مگر پھر ہی انتظام عالم میں فتور واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ جیسے چاند کو اس انتظام میں دخل ہے۔ ویسا ہی زمین کو۔ غرض یہ محض دشکوک انہیں لوگوں کے دلوں میں آہستہ میں کہ جو خدا تعالیٰ کو اپنے جیسا ایک ضعیف اور کمزور اور محدود و الطافت خیال کر لیتے ہیں اگر خدا تعالیٰ پر اس قسم کے اعتراض وارد ہو سکتے ہیں تو پھر کسی طور سے عقل من کیڑ سکتی کہ یہ بڑے بڑے اجرام علوی و سفلی کیونکہ اور کس اختیار و کس اختیار

نہا دے۔

باقی رہا یہ امر کہ مالک غیر اور اقوام غیر کی تاریخ میں ایسی بڑی بات کا ذکر یعنی شق القمر کا ذکر ضرور چاہیے۔ اس کے جواب میں یوں کہنا ہوتا ہے کہ آپ اپنے اسی قول سے ملزم ٹھہر سکتے ہیں کیونکہ جس حالت میں چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا دعویٰ زور شور سے ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ خاص قرآن شریف بن مخالفین کو الزام دیا گیا کہ انہوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اعراض کر کے کہا کہ یہ پتکا جاوے اور پھر یہ دعویٰ نہ صرف عرب میں بلکہ اسی زمانہ میں تمام ممالک روم و شام و مصر و فارس وغیرہ و دروازہ ممالک میں پھیل گیا تھا۔ تو اس صورت میں یہ بات کچھ تعجب کا عمل نہ تھا کہ مختلف قومیں جو مخالف اسلام تھیں۔ وہ دم بخود اور خاموش رہیں۔ اور بوجہ غنا و بعض حسد شق القمر کی گواہی دینے سے زبان بند کہیں۔ کیونکہ مکر اور مخالفت کا دل اپنے کفر اور مخالفت کی حالت میں کب چاہتا ہے۔ کہ وہ مخالفت مذہب کی تائید میں نہ کیا میں رکھے یا اور اس کے معجزات کی گواہی دیوے۔ اسی تازہ واقعہ ہے۔ کہ لاکھ شریعت و ملامت آریہاں لیا۔ قادیان و چند دیگر آپ کے آریہ ہائیوں نے فریب دے کے الہامی پیشگوئیاں اس عاجز کی چشم خود پوری ہوتی دیکھیں۔ جنہیں پناہ دینا نہ کی وفاق کی خبر ہی تھی پانچ اب تک چند تحریری اقوال بعضوں کے پاس موجود ہیں لیکن آخر قوم کے ملحق و ملائمت اور نیز ان کی اس دھمکی سے کہ ان باتوں کی شہادت سے اسلام کو تائید پہنچے گی۔ اور وہ امر ثابت ہو گا۔ کہ جس میں پہر وید کی خبر نہیں ڈر کر منہ بند کر لیا اور ناراستی سے پیار کر کے راستی کی شہادت سے کنارہ کش ہو گئے۔ سو مخالفت ہونے کی حالت میں اگر کوئی اداسے شہادت سے خاموش رہے تو کچھ تعجب کی بات نہیں بلکہ تعجب کی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر مخالفت کی طرف سے ایک دعویٰ کا جھوٹا ہونا کھل جائے۔ تو یہ جھوٹ کی شہادت کے لئے قلم نہ اٹھایا اور دروغ کو اس کے گھر تک نہ پہنچا دین۔ سو میں پوچھتا ہوں۔ کہ اگر ان حضرت علیہ السلام و علیہ وسلم نے عام اور علانیہ طور پر یہ دعویٰ شہور کر دیا تھا کہ میرے ہاتھ سے حجرہ شق القمر و جمع میں آگیا ہے اور کفار نے اس کو بچشم خود دیکھ ہی لیا ہے۔ مگر اس کو جادو قرار دیا اپنے اس دعویٰ میں سچے نہیں تھے تو یہ کہیں مخالفین ان حضرت جوادسی زمانہ میں تھے جن کو یہ خبریں گویا نقارہ کی آواز سے پہنچ چکی تھیں چپ رہے اور کیوں ان حضرت علیہ السلام سے مواخذہ نہ کیا۔ کہ آپ نے جب چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا اور کب ہم نے اس کو جادو کہا اور اس کے قبول سے منہ پھیرا اور کیوں اپنے مرتے دم تک خاموشی اختیار کی اور سوہنہ بند نہ کیا یہاں تک کہ اس عالم سے گزر گئے کیا ان کی یہ خاموشی جوادن کی مخالفانہ حالت اور جوش مقابلہ کے بالکل خلاف تھی۔ اس بات کا یقین نہیں دلاتے کہ کوئی ایسی سخت روک تھام تھی جس کی وجہ سے کچھ بل نہیں سکتے تھے۔ مگر بجز طور سچائی کے اور کوئی روک تھام تھی تو یہ ممکنہ نہیں ظہور میں آیا تھا۔ اور مسلمان بھی کمزور اور غریب اور عاجز تھے۔ پھر تعجب یہ کہ اعلان کے بیٹوں یا پوتوں نے ہی انکار میں کچھ زبان کشائی نہ کی۔ حالانکہ انہ

واجب و لازم تھا کہ اگر اتنا بڑا دعویٰ افتر و محض ہوتا اور صد ہا کوسوں میں مشہور ہو گیا تھا۔ اس کی رد میں کتب میں لکھتے اور دنیا میں شائع و شہور کرتے اور جبکہ ان لاکھوں آدمیوں میں آئینوں۔ یہود و ہون۔ مجوسیوں وغیرہ میں سے روکھنے کی کسی کو جرات نہ تھی اور جو لوگ مسلمان تھے۔ وہ علانیہ ہزاروں آدمیوں کے رد و رد چہنید گواہی دیتے تھے جن کی شہادتیں آج تک اس زمانہ کی کتابوں میں مندرج باقی جاتی ہیں۔ تو یہ صریح دلیل اس بات پر ہے۔ کہ مخالفین ضرور شق القمر مشاہدہ کر چکے تھے اور روکھنے کے لئے کوئی ہی گنجائش باقی نہیں رہی تھی اور یہی بات تھی جس نے ان کو مکرانہ طور و غوغا سے بچ رہا تھا سو جبکہ اسی زمانہ میں کہ درجہ مخالفت میں شق القمر کا معجزہ شیوع پایا۔ مگر ان لوگوں نے بخل و خدشہ نہ کیا اور اس کے مقابلہ میں دم نہ ہیا اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں مخالفین اسلام کا چپ رہنا شق القمر کے ثبوت کی دلیل ہے نہ کہ اس کے ابطال کی کیونکہ اس بات کا جو ان مخالفین اسلام کے پاس کوئی نہیں کہ جس دعویٰ کا رد انہیں ضرور لکھنا چاہیہ تھا اور انہوں نے کیوں نہیں لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حولی و دریش یا گور نشین نہیں ہوتا یا یہ عذر پیش کیا جائے کہ ایک فقیر ضلع مشرب جس نے دوسرے مذاہب پر کچھ حمالہ نہیں کیا۔ چشم پوشی کے لائق تھا بلکہ ان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام مخالفین کا جہنمی ہونا بیان کرتے تھے اس صورت میں مطلق طور پر جوش پیدا ہونے کے موجبات موجود تھے۔ ماسوا اس کے یہ بھی کچھ ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ کہ واقعہ شق القمر پر جو چند سکند سے زیادہ نہیں ہوتا۔ ہر ایک لاکھ کے لوگ اطلاع پا جائیں کیونکہ مختلف ملکوں میں دن رات کا قدرتی تفاوت اور کئی جگہ مطلع نام صاف اور پر غبار ہونا اندکی جگہ اہر ہونا ایسا ہی کئی اور ایک خیالات عدم بردت ہو جانے میں اور نیز با طبع ان کی طبیعت اور عادت اس کے برعکس وقع ہوتی ہے کہ ہر وقت آسمان کی طرف نظر لگائے رکھنے بالخصوص مائے دنت جو سونے اور آرام کرنے کا اور بعض مومنوں میں اندر بیٹھنے کا ہے ایسا التزام بہت بعید پھر ان سب باتوں کے بعد ہم یہی کہتے ہیں کہ شق القمر کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت باقی جاتی ہے۔ مہا بہار تہ کے دہرم پر میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ اول کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسو امر کا معجزہ قرار دیتے ہیں لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققین کے پابا جانا کہ مہا بہار تہ وغیرہ ان کچھ قیریم اور پرائے نہیں ہیں بلکہ بعض پرائے کی تالیف کو صرف آئندہ سو یا نو برس آئندہ ہے اب قرین قیاس یہ کہ مہا بہار تہ یا اس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آفصہ ہوا لکھا گیا اور بسو امر کا نام صرف بجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندوؤں کے اپنے بزرگوں کی نسبت عادت سے دج کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤں میں مولف تاریخ درشت کیونکہ یہی بہت کچھ پہلی ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یا زدم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی کہ شہر و ہار کو جو متقل دیکھا چنبل صوبہ مالوہ میں واقع ہے اس کو شائد و مارگری کہتے ہیں وہاں کا راجا اپنے محل کی چیت پر بیٹھا تھا ایک دن کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اس پر کھل گیا کہ یہ نبی علی کا معجزہ ہے تو یہ مسلمان ہو گیا اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے

میں ان اداوں کے ذکر و احوال کے بعد ان کے ہندوؤں میں وہ ایک تو شہرہ دار تھا جس نے اپنی کتاب میں مہا بہار تہ کے واقعہ پر ہندوؤں کی معتبر کتابوں میں بھی شہادت باقی جاتی ہے۔ مہا بہار تہ کے دہرم پر میں بیاس جی صاحب لکھتے ہیں کہ اول کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر مل گیا اور وہ اس شق قمر کو اپنے بے ثبوت خیال سے بسو امر کا معجزہ قرار دیتے ہیں لیکن پنڈت دیانند صاحب کی شہادت اور یورپ کے محققین کے پابا جانا کہ مہا بہار تہ وغیرہ ان کچھ قیریم اور پرائے نہیں ہیں بلکہ بعض پرائے کی تالیف کو صرف آئندہ سو یا نو برس آئندہ ہے اب قرین قیاس یہ کہ مہا بہار تہ یا اس کا واقعہ بعد مشاہدہ واقعہ شق القمر جو معجزہ آفصہ ہوا لکھا گیا اور بسو امر کا نام صرف بجا طور کی تعریف پر جیسا کہ قدیم سے ہندوؤں کے اپنے بزرگوں کی نسبت عادت سے دج کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤں میں مولف تاریخ درشت کیونکہ یہی بہت کچھ پہلی ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یا زدم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی کہ شہر و ہار کو جو متقل دیکھا چنبل صوبہ مالوہ میں واقع ہے اس کو شائد و مارگری کہتے ہیں وہاں کا راجا اپنے محل کی چیت پر بیٹھا تھا ایک دن کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور پھر مل گیا اور بعد تفتیش اس پر کھل گیا کہ یہ نبی علی کا معجزہ ہے تو یہ مسلمان ہو گیا اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی وجہ بیان کرتے

حضرت عموؤ کی عمر کے متعلق

ایک سیر احمدی کی شہادت

مقدم مکرم مفتی محمد کمال صاحب
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۳۳ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ بمطابق ۱۹۰۷ء بمطابق ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء
 آئے کا اتفاق ہوا اور پھر ڈیرہ سہارک میں ملک محمد دین صاحب
 افسر انہار کے ساتھ رہا۔ رات کو حضرت علیہ السلام کا تذکرہ
 ہوا مولوی محمد حسین کے بہادر پور آئے کا بھی ذکر ہوا
 وفات سیر عموؤ کا شروع ہوا۔ جب ثنائین حوالہ کا سلسلہ چلا
 تو باتوں باتوں میں مل کر ملک صاحب نے یہ ذکر جو بچہ تھا
 مجھ سے کیا اسی وقت میں نے کہا کہ آپ اس سچی شہادت
 کا اظہار کریں۔ چنانچہ ملک صاحب نے اپنے قلم سے لکھ دیا
 جسٹری کے آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں کہ آپ شائع
 فرمادیں۔ خاکسار غلام محمد الدین انہار بہادر پور
 جناب من اتلیم۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب
 قادیانی قدس سرہ سنی شہادت میں فوت ہوئے اور میں
 دیکھتا ہوں کہ آپ کی عمر کی نسبت بھلا پیشگوئی ثنائین حوالہ
 اور قریباً من ذلک اور نزد علیہ۔ مختلف اخبارات میں یہ
 درج ہوا ہے کہ وہ اس عمر تک نہیں پہنچے۔ کہ جس سے
 صداقت پیشگوئی مذکورہ بالا کی ہو سکے جہاں تک مجھ یاد آوے
 روزانہ اخبار رسول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے حضرت کی
 وفات کا نوٹ لکھتے ہوئے آپ کی عمر ۶۶ سال درج کی۔
 مگر میں نے اس کی تصحیح پھر اسی اخبار میں نہیں دیکھی
 علم الناس عموماً آپ کی عمر ۶۶ یا ۷۰ سال ظاہر کر رہے
 ہیں۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہ پیشگوئی غلط تھی۔
 ۲۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی
 نہ میں اور احمدیوں میں سے ہوں۔ کہ جن کی شہادت
 کو جی بر حسن عقیدت خیال کیا جاوے۔ پس میں
 ایک شہادت دینا چاہتا ہوں۔ جس کو ایک ایسے شخص
 کی شہادت سمجھنا چاہیے۔ جو کسی مبنی داری سے متاثر
 نہیں۔
 میں مولانا مولوی محمد حسین صاحب بنالوی کا

شاگرد ہوں اور جس قدر تہذیبی بہت تحصیل علم دین میں
 کی اور اکثر حصہ صاحب موصوف سے پایا۔ اور مولانا
 صاحب موصوف کے تلمیذ عزیز ہونے کی مجھے سعادت
 حاصل ہے۔ ۱۹۰۷ء میں جو معاہدہ مابین مولانا صاحب
 موصوف اور مولانا مولوی نور الدین صاحب بمقام لاہور
 ہوا۔ جہن مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹوکی اور قاضی خلیفہ
 حمید الدین صاحب لاہوری جلسہ عام میں متعلق
 وفات یس علیہ السلام ہوا تھا۔ اس میں کاتب روٹاد
 جلسہ میں تھا۔ اور مجھے خود مولانا مولوی محمد حسین صاحب
 بنالوی نے اس کام پر پاس فرمایا تھا اس روٹاد کو
 ادبوں نے رسالہ اشاعت السنہ میں شائع کیا اور
 ایک نوٹ اس رسالہ میں میری نسبت دیا تھا جس کے
 الفاظ غالباً یہ ہیں۔

”یہ علی گڑھ کلچر میں آئے۔ اسے کلاس کے طالب علم
 میں اور ہمارے تلمیذ عزیز ہیں۔ اور صلہ اعلیٰ الیائتہ
 اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں شروع سے
 دعوے حضرت مرزا صاحب کی نسبت مخالفانہ دلچسپی
 لینے والا شخص ہوں۔ لیکن با اینہم میں حق کو چھپانا نہیں
 چاہتا۔“

۳۔ ۱۹۰۹ء کے حصہ اولین میں جب حضرت
 مرزا صاحب دہلی تشریف لے گئے اور اپنی دعوے
 کے متعلق ادبوں نے مبالغہ عام علماء دہلی سے کرنا
 چاہا تو وہ کسی نواب صاحب کے مکان پر فروکش ہوئے۔ میں
 بھی جس مبالغہ کی کارروائی کو دیکھنے کے لئے علی گڑھ
 کلچر سے رخصت لیکر آیا۔ مبالغہ تو نہ ہوا۔ کیونکہ علماء
 نے جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ شرط پوری نہ کی
 جس پر حضرت مرزا صاحب امر فرماتے تھے یعنی کہ
 قبل از اہتمام آپ کا دعوے سن لیا جاوے۔

مگر میں اس مکان پر جہاں آپ فروکش تھے
 قریب شام کے گیا اور آپ سے ملاقی ہوا۔ میں نے
 آپ سے بہت سوالات کیے اور جوابات پائے میں تنہائی
 میں آپ سے ملا ہوا۔ میں نے اس وقت آپ سے یہ بھی نصیحت
 کیا کہ آپ کی عراب کیلئے تو مجھ کو جوبلی یاد ہے کہ آپ نے
 ۶۵ یا ۶۷ سال بتائی تھی۔

اس صاحب سے ہوا
 فوت ہوئے۔ تو اسے
 ثابت ہوا

۴۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب بنالوی تمبرستان
 میں بہادر پور تشریف لائے تو میں نے آپ سے دریافت کیا کہ
 آپ کی عمر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میں ۷۰ سال کا ہوں۔ اور
 ابھی بفضلہ تعالیٰ مضبوط ہوں۔ پھر دوسرے موقع پر
 ایام میں میں نے پوچھا کہ جناب مرزا صاحب آپ سے کس قدر
 بڑے تھے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ میں بالکل بڑا تھا جب وہ
 طب پڑھا کرتے تھے اور جوان عمر تھے۔ مجھ سے ۸ یا ۹ سال
 بڑے ہوں گے۔ اس تخمینہ میں جہاں ۸۔ ۹ سال بتائے
 گئے ہیں وہاں ۹۔ ۱۰ بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن کچھ ہو۔

مولانا صاحب کے بیان کے موافق حضرت مرزا صاحب کی
 پیشگوئی

ثنائین حوالہ اور قریباً من ذلک

کی پوری صداقت ہوتی ہے۔

هذا اما قول صاحبنا قد علمنا بذات الصدوق
 والسلام۔ خاکسار ملک محمد دین۔ افسر انہار
 (ریاست بہار و لاہور)

یسوع کی بعض حلیہ پھیروں کی کارستانی

کی نسبت یہ رائے ظاہر کہ وہ کوئی جنگی لمان خدا کا فرستادہ نہیں ہے
 جس کو خدا اپنے بندوں کو انتقام لینا ہو بلکہ وہ انبیا کی روشنی پانی کے
 جہازات پر پڑنے سے پیدا ہوتی ہے اس پر شخص دوم میں قید کر دیا گیا اور اسی
 حالت قید میں مرگیا مگر کے بعد پادریوں نے اس کی لاش قبر سے نکال کر لاگ
 میں ڈالی اور اس کی تمام تر مین بھی ہونک دین۔

ایک محکمہ اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ وہ اس علم اور فلسفہ کا مقابلہ کرے
 جو ابن رشد کے شاگردوں کے ذریعے جنوبی فرانس اور اٹلی میں پھیلتا جاتا
 تھا اس نے ۱۱۵۰ء اور ۱۱۵۱ء کے درمیان (۱۱۲۰ء) اشغال
 کو اس محکمہ نے پرانی دی اور (۱۱۳۲ء) اشغال کیلئے مختلف سرزمین
 تجویز کیں سرزمین کا قاعدہ یہ تھا کہ جن لوگوں پر تہمت لگائی جاتی تھی انکو
 خاص قسم کے آلات کے ذریعہ سے یہاں تک تکلیف دی جاتی تھی کہ وہ انکو
 الزام کا اقرار کر دیتے اور ان کے بعد انکی نسبت محکمہ سرزمین کا حکم صادر کرتا
 تھا ۱۱۵۰ء میں لائون کے پادریوں نے بالافاق قرار دیا کہ جو شخص
 ابن رشد کا فلسفہ کا مطالعہ کرے اس پر لعنت کی جائے مگر رشدانیوں نے
 پادریوں کی لعنت کا کوئی اثر نہیں ہوا ابن رشد کی کتابیں کسی نہ کسی
 طرح ادوں لوگوں کو پاس پہنچ جاتی تھیں ابن رشد کے خیالات کے شیعہ
 محکمہ تفتیش نے رفتہ رفتہ ہر جگہ سے رشدانیوں کو دھوکہ دینا شروع
 کر لیا اور ان کو خود شک سرزمین دین پادریوں کے سامنے منظر

میں یہ خیال ہے کہ (۱۱۳۰ء) انکی جگہ لگے

ام مفتی

۱۵۱۱ **زکوٰۃ** دو ماہ بعد حساب کر کے سال زکوٰۃ دی جائے جائز ہے اور ان دو ماہ کا حساب پیرا مھے سال میں کر دے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے واسطے خاص کر کے کوئی مہینہ مقرر نہ فرمایا۔

۱۵۱۲ **تصویر** ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے تصویر مانگی۔ فرمایا: ہم لوگ تصویر کار کو نامہ گز پستہ نہیں کرتے۔ آپ دعا دے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول کرے گا۔ **۱۵۱۳** **صدقہ فطر** صدقہ فطر کو کون پر دینا واجب ہے اور کیا ساکنین گروہ پر ہی صدقہ فطر واجب ہے۔ اور ساکنین میں کون کون لوگ شامل ہیں۔

جواب میں حضرت امیر المومنین نے فرمایا: فقیر ہو موجب حدیث کے سب پر ہے۔ غنی ہو یا فقیر۔ بالغ ہو یا نابالغ۔ جو ایسا وار ہے کہ اس کو ممکن نہیں۔ تو کا لیکلہ اللہ تعالیٰ کے تحت ہے بلکہ وہ ہے جو کام نہیں کر سکتا۔

۱۵۱۴ **نشاء شد روز ساتہری** مہینہ رمضان کے لئے نشاء شد روز ساتہری رکھ کر صومری میں یا بعد میں رکھو جاسکتے ہیں۔ رمضان کے لئے نشاء شد روز ساتہری رکھ کر صومری میں یا بعد میں رکھو جاسکتے ہیں۔

۱۵۱۵ **حضرت عیسیٰ** حضرت عیسیٰ کو دیکھنا چاہئے یا نہیں۔ علی

دہیان کرین اور مسیح وہدی خلفاء میں تھو۔ ایک شخص کا خط آیا کہ بچہ کو بالوں کے برابر چاندی تصدینا کیا یہ جائز ہے کہ بچے کے بال اتر دے کیقت اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر صدقہ دی جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا ہے کہ یہ جائز ہے اور سنت نبوی سے ثابت ہے۔

شع و سخن

نظارہ بازی (از جناب ثاقب صاحب)

سے نظر باز بد نظر صدراہ تو ہے شیار اس سپہ سرداوی دل کے اتھون جو پامال ہو تو تیرا دل ہے کہ دندہر جانی یہ تیرا دل ہے تجھے ڈبوئے گا یہ تیری آنکھوں میں سلائیگی تیرے خنماں کی سنی چٹکا دل پر اضطراب اور چھلنے لگا لوگئی آنکھوں میں شکار ہوا ہاتھ سے اپنا دل کو سے بیٹھا یہ اثر ہے نگاہ تازی کا وہ نہ ہٹا حسن ایک دہر کا تا آب سمجھا سراب کو تو نے آگیا تو جو نفس کے دم میں سوز و فتنہ میں جل رہا ہو تو تیری جوتین جو نیم باز آکھیں کر تین گہاں نہ فتنہ ساز آکھیں

بند کر آنکھ چشم دل فاکر دیکھ کر جس کو نور ہو دل میں حسن جس کا ہے چشمہ خوبی وہ خدا ہے جہاں سرا حسن حسن و احسان کی پناہ ہے وہ ادس کو دیکھو تو ہر کہیں جو وہ حسن اور عشق کی جہاں ہے وہ جلوہ حسن آفتاب ادس سے بات ثاقب کی مان اوداں

تندرستی ہزار نعمت تندرستی! تجھ پر قربان ہے نہ نقد جہاں تو نہیں حاصل تو گنج شانگان ہو ناگان تو ہی تو جاناں ہے خلق کی روح و جان تو نہیں تو دن کا میہماں تنگدستی گور ہے غا غم سنا ہے

روٹھ جائے جس سے تو کون اس کی غمناک ہو جسے چھوڑ بیٹھے جس کو تو کون اس کی ملداری کو جارہ غم یا دوائے درد و بیماری کرے اشک غم آکر بہائے نالہ و زاری کرے دوست دشمن کی نہیں برعاکر تو یاد ہو درد غم کا کچھ نہیں غم تو اگر غمناک ہو تجھ سوا اسے یا یسین سیم و زر کچھ ہی نہیں تجھ سوا اسے لب لعل و لہر کچھ ہی نہیں تجھ سوا اسے پرنس فضل و ہنر کچھ ہی نہیں اسے پی رتنار تجھ بن بال و پر کچھ ہی نہیں کہو کے تجھ سوا زمین انسان پاکستان نہیں اس جہاں میں پر کسی کے ناز اٹھا سکتا نہیں پیروں کے بہت کچھ تجھ سے ہیں راز دنیا تیرے دم سے پڑا ہے ہر کہ و نہ کی ناز ہے نقط تیری بدولت ویدہ نظارہ باز قوت و طاقت تیری تیز بین و دان آرز تیرو سیاد ہونڈ کر بچیں کوئی ہم نہیں تیرے ہم ہم اگر دم ہمیں گویا ہم نہیں تندرستی کو تو پہلو میں بٹھا دے اسے خدا مرادہ راحت ذرا تجھ کو سادے اسے خدا دل سے غم ناتندرستی کا مٹا دے اسے خدا بارہ صحت کا اک ساغر پلا دے اسے خدا قابل رحم اور مضطر ثاقب بیار ہو رحم کر اس پر کہ وہ اک بندہ ناچار ہو

دواک ولایت آوازہ ڈاک ولایت میں ہمارا پاس وہ کتاب ہو چکی ہے جس کا فک ہم اخبار بدر مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۷ء میں کچکے ہیں اور جس میں یسوع مسیح کے صلیب پر نہ فوت ہونے بلکہ صرف غش کہا کر بے ہوش ہونے کی خبر ایک پورے کا فتنہ سے دستیاب شدہ درج ہے اس کا مفصل حال انشاء اللہ آگے آگے اخبار میں درج کیا جاوے گا۔ کتاب کی قیمت ہے۔ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہے تو ہماری معرفت منگوا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے جی کے سونہ سے جو بات نکلی تھی وہ کیسی سچی ثابت ہو رہی ہے اس کتاب کے چھاپنے والی کمپنی اچھی نہیں ہے بلکہ منہ پر کہ اس کو یہ خبر بھی نہ ہو کہ اسکی تصدیق ایک ملحد اور کفریہ

کوئی شخص

بدر خواتین

ابوالفضل محمد منظور الہی احمدی سوہدروی سکندر انجیل

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اُم المؤمنین حضرت رضی اللہ عنہا

اپنے والد کا نام حارث بن ہاشم تھا آپ خالد بن ولید شہرہ اسلامی جرنیل اور فاتح کی رشتہ میں چھوٹی اور حضرت عبداللہ بن عباس مفسر قرآن کی خالہ میں سہیلیں جبکہ مکہ فتح ہوا تو آپ کا خاوند ابی الدہم بن عبد العزیز نے مہجرت اور اس وقت آپ کی عمر اسی سال کی تھی۔ تو آپ کا نکاح آنحضرت سے ہوا۔ اور انھیں اس نکاح میں سفیر تھے اور یہ نکاح مقام سرف میں جو مکہ سے ۷ میل ہے ہوا۔ وہیں حضرت میمونہ نے شہرہ میں وفات پائی۔ چھ سال آنحضرت مکہ میں رہیں۔ یہ آنحضرت کی سب سے آخری بیوی تھیں جن کے بعد آپ نے کسی سے نکاح نہیں کیا۔

اُم المؤمنین حضرت حمیرہ رضی اللہ عنہا

اپنے باپ کا نام حارث بن جہراء تھا۔ جو قبیلہ بنی مصطلق کا سردار تھا۔ لڑائی میں اسیر ہو کر ثابت بن قیس صحابی کے حلقہ میں آئیں۔ جنھوں نے بیعت کبریٰ حضرت حمیرہ کے اور ان کا نکاح کر دیا۔ یعنی زہرہ جہراء سے جو زہرہ کر دیا جس کے ادا کرنے پر وہ آزاد ہو سکتی تھیں آپ آنحضرت کے پاس نہر چندہ حاصل کرنے کے لئے آئیں اور اپنا سہارا ہونا بھی خواہ کر دیا۔ آنحضرت نے ۲ کل رقم جہانہ اسے دیدی جس کے بعد آپ کا نکاح آنحضرت سے شہرہ میں ہو گیا۔ جب صحابہ کو یہ معلوم ہوا تو انھوں نے اس سبب سے کہ اسیران جنگ اب آنحضرت کے سسرال بن گئے ہیں سب اسیران جنگ کو جو سو زیادہ تھے آزاد کر دیا۔ اس طرح یہ نکلے بنی آدم کے لئے بڑا بابرکت ثابت ہوا۔ آپ شہرہ میں بعد وفات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرمایا جب عمر آپ کی ۶۵ سال کی تھی۔ مروان حاکم مدینہ نے جنازہ پڑھایا۔

اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا

آپ بابائے نبیہ میں سے ہیں اور حمی بن اخطب سردار

یہود خیر کی بیٹی تھیں اور ان کی پہلی شادی کنعانہ نام ایک رئیس یہود سے ہوئی تھی۔ جنگ خیبر میں اپنے باپ اور خاوند کے مارجانے کے بعد اسیران جنگ میں قید ہو کر آئیں اور مدینہ پہنچ کر مسلمان ہو گئیں اس لئے کہ میں آن حضرت سے اسے نکاح کر لیا۔ اور چھ سال آنحضرت کی صحبت میں رہیں اور آنحضرت کے انتقال کے بعد ۳۰ سال زندہ رہ کر ۳۵ ہجری میں وفات پائی حضرت عمر نے آپ کا جنازہ پڑھا آپ دس حدیثیں مروی ہیں

سلسلہ حقہ کے نمبر

مسماہ بنت۔ سورج گڑھ	اختر علی صاحب کٹ ان پکڑ گھوٹ
" بطولا۔	" عیسیٰ۔
" نور الدین۔	" اسماعیل صاحب
پیر محمد صاحب تونڈی بہار	ایوب۔ بہاگل پور
ضلع سیالکوٹ	میمنہ۔
محمد ہاشم گولیکے گجرات	بی بی صلیمان خاتون
نیدہ علی۔ چاروٹی لاہور	بی بی اخرج
مسماہ رحم بی بی دسک	نور الحسن
ضلع سیالکوٹ	یوسف
یعقوب علی صاحب آگرہ	بی بی خدیجہ
حمید الدین صاحب	شیخ عبدل۔ بہاگل پور
عمر الدین صاحب ملوچت	محمد۔
ضلع سیالکوٹ	مولج الدین سندھی ان پکڑ گھوٹ
عبد الغفور صاحب ساخو	غلام محمد صاحب شیخو گجرات
محمد عظیم خان۔ محلہ ڈیرہ پور	والدہ سردار شاہ دائہ والنہرہ
لوہیانہ	ضلع نہارہ
چمریدہ۔ دیرہ ضلع نہارہ	فضل احمد۔ پٹنہ رام گجرات
نور احمد صاحب اور حشہ شاہ پور	نظام الدین۔ گجرات حال
فتح الدین صاحب شیخو گجرات	ملکانہ بازار
محمد ابراہیم صاحب شیخ	حشت علی سپاہی گجرات
ضلع جالندھر	محمد خان نہروار۔ دو الیال
بہرام خان قریاب پشاور	خدا بخش صاحب بہیرہ
مسماہ رسول بی بی اور حشہ شاہ پور	لی اور حشہ شاہ پور
مسماہ زینب بی بی	صاحب سکینہ
مسماہ غلام	"

میران بخش صاحب کہوڑ	غلام حبیبہ نزال سیال
متعل کپور تہسہ	ضلع ملتان
احمد دین صاحب شیش بائیں	چراغ دین صاحب جیل ریا پور
سرگودہ	نبی بخش
غلام محمد صاحب پلو ضلع جالندھر	لال دین
ابوالاحد صاحب چنگاڑی	عمریات
بہاگل پور	سہاگ پور
عبد الرحیم دار۔ اسلام آباد کشمیر	سہاگ پور
عبد النضر	سہاگ پور
منشی محمد کبیر	نذر احمد صاحب ملوچت
غلام حیدر زہرہ دار۔ فتح پور سرگودہ	امام الدین۔ دو ریوال
سندھ۔ نذر احمد صاحب جوشیار پور	

رہبر

۱۱۶۶۔ مولوی محمد علی صاحب	۱۵۶۶۔ محمد شاہ ہنوار
۱۶۸۹۔ سید غلام مصدق	۲۱۰۳۔ جلال الدین صاحب
۱۰۱۔ نذر احمد صاحب	محمد شعیب صاحب لوہیانہ
۱۳۳۴۔ رسول بخش صاحب لاہور	عبد الرزاق سہاگ پور
۱۵۴۴۔ میان عبد اللہ	۱۸۵۴۔ میان عبد الولی
۱۸۶۹۔ غلام محمد صاحب	۱۸۰۱۔ عبدالحی صاحب
۸۹۰۔ عبدالحکیم صاحب	۹۸۔ حاکم علی صاحب
۱۱۸۳۔ نذیر محمد صاحب	منشی اللہ داتا صاحب
محمد علی صاحب ۱۶۵۴	۱۵۱۱۔ رحیم بخش صاحب
۱۶۷۳۔ جلال الدین	

المختصر

ہمارے ایک عزیز نوجوان دوست کے لکھنے پر آجکل رنگون میں کاروبار کرتے ہیں اور قریب ایک سو سو روپے آمدنی رکھتے ہیں ناظر کی ضرورت سے ہمارے دوست غفریہ پنجاب میں آئیں گے ہیں اور اس جگہ بروڈو بائیں رکھیں گے۔ فی الحال بالکل مجر د ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔ ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل لاہور میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات میں ہیں اور اس کے قریب جہان میں نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر اخبار بدر ہو۔

پن خبریں

کے اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مسٹر بیٹونی
نے ۱۲۰۰ روپیہ کی مدد دی ہے۔

مار میں موجود ٹیکس مکانات کی جگہ میں
ہر نامہ کار نے نہیں مانا ہے۔

سے موضع ریلوے میں ۲۰ بجلی ڈاکوؤں نے لوٹ مار
کے ساتھ سخت شریف تعلیم یافتہ۔

بیشوں کا داخلہ برطانیہ اعظم ریجنڈا میں مذکیا
مردمنہ کی بیماری میں مبتلا ہیں۔

ت کے چار دانگ سے ہر دن ہزار لوگوں
نہ سے پیشہ واریت پیش ہو رہے ہیں۔

تھو پورٹ آفس میں دی پی کا جدید نظام
ماہ سے چلا آتا ہے ایسا ناقص اور گڑبڑ افزا

آف پبلک کارخانہ دار اور تاجران ہی
کی بلکہ شہر ڈاک کے ملازمان بھی بہت

نے میں اور ان کا کام بہ نسبت سابق کے
بہاؤ پر چمکی کی ترقی نمایاں ہے۔ اس

اسی پی بھیجنے والوں کو کچھ سرپر نہیں
اور متواتر غلطیاں پیش آرہی ہیں۔ حال

کے پورٹ آفس میں اسی بد انتظامی
مادہ عند کیوج سے سولہ ہزار روپیہ کے

پتہ لگایا گیا ہے جو چھٹی رساں نے کیا ہے
کہ اس بھاری عین کا پتہ محض اتفاق سے ہوا

جب نہ تھی کہ پھراری جلدی نوٹس میں آئی۔
الگریزی تعلیم کے لئے جو گارڈن

نہ اسلوب کی قابل قدر کوشش سے
سیاحتا طری خوبی سے چل رہے ہیں اور

ہ رپورٹ کے اس کی مالی طمانیت
کی کل آمدنی میں ہزار پونڈ یا نہیں لاکھ

نجلہ اس کے ساتھ سے بارہ ہزار پونڈ
منٹ سے ہے۔ اور آٹھ ہزار

لاکھ میں ہزار روپیہ سرماہ کے منافع
ما سے وصول ہوا۔ حضور لارڈ کچنر

نظر میں ہزاروں پر مال روانہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ٹرک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ

نے اس کالج کے لئے اپیل کر کے ایک لاکھ
۳۵ ہزار پونڈ کا سرمایہ ہم پہنچایا تھا۔ منجملہ

اس کے ایک لاکھ پونڈ یا پندرہ لاکھ روپیہ
بینک میں جمع ہے اور باقی ۳۵ ہزار پونڈ یا سوا

پانچ لاکھ روپیہ عمارات کی تعمیر اور کالج کے
سامان کی آمانتگی پر خرچ کیا گیا ہے۔ یہ کالج

لارڈ کچنر صاحب فاضل علوم کی مہربانی کی نشانی
سے اس میں عربی زبان کے ساتھ علوم انگریزی

کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام ہے اور اہل سودا
میں اس کالج کی بڑی قدر کی جاتی ہے۔

حضور امیر کابل نے تحریک سردار نصر اللہ
خان ایک پورٹ کارڈ نا مذکیا قیمت

ایک آنہ ڈبل ہے۔
حیدر آباد دکن میں جو مدرسی چلتی طرین میں

۱۰۰۰ سال کے لئے جلاوطن
یا یہ ہے۔

جمہوریت میں کو درمیان مصطفیٰ آباد و بارہ
دو ہزار ٹرینوں میں نقصان کا حادثہ ہو

گئے۔
بمبئی میں کی آپ اور ڈون ٹرینیں بحال

ڈون ٹرین ٹکڑا تھا کچنر ٹاف ہلاکت ہو گیا۔
ایک پنجابی قیدی جزائر اندمان سے بھاگا

تسمند میں پکڑا گیا۔ سختہ پر سوار تھا۔
ٹرانسوال میں مندی لوگ اب بلاچیلن چراگ

کے ریسٹری کرتے ہیں۔ ۸ ہزار ریسٹری
ہو چکے۔

حکام ٹرانسوال نے ایک ہزار سہ دست نیوں
کی درخواستیں بابت رجسٹریشن خارج کیں ہیں

ایڈوکیٹ کے فریج علاقہ صوبی میں قیدیوں
کو مجرم ٹکڑا حرا می پھانسی ہوئی دو کو قیدی

گورنمنٹ کی طرف سے یونیورسٹی کو اکیٹل
نہارا

لانہ امداد ملتی ہے اور پچھلے
دونوں مجلس سندھی کیسٹ نے ایک جلسہ میں

قرار دیا کہ لوکل گورنمنٹ سے مزید امداد کے
لئے درخواست کی جائے۔ اس

کہ علاوہ رسم مذکور کے گورنمنٹ
کے لئے اوپر پچاس ہزار روپیہ

فرمائے اور اس کے علاوہ جہلم یا پنجاب کی
نو آبادیوں میں جس طرح اور دل کو نہری زمین کے

مربطے دئے جاتے ہیں اسی طرح کچھ مربے
اراضی کے یونیورسٹی پنجاب کو بھی عطا کئے جاویں

جن کی آمدنی سے یونیورسٹی کی مالی ضروریات
کا بیڑہ پار ہو جاوے گا۔ اس عرضداشت میں

گورنمنٹ عالیہ سے یہ بھی پوچھا گیا تھا جو ساڑ
اکھس ہزار روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے پنجاب

یونیورسٹی کو دیا جاتا ہے آیا وہ کسی خاص شرط
پر دیا جاتا ہے یا یونیورسٹی کو اختیار ہے کہ اس

قسم کو جیسے مناسب سمجھے اپنی مرضی سے
خرچ کرے۔ اس کے جواب میں جناب نواب

لفٹنٹ گورنر ہندو افسوس کرتے ہیں کہ خزانے
کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ مزید امداد کی درخواست

پر غور کیا جائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ نیوں کی شرح
اسی شرح سے بڑھ چکی ہے۔ گورنمنٹ

کی آمدنی میں معقول ترقی ہو چکی ہے ترقی خاطر خواہ
ہے۔ پھر حضور ممدوح نہیں سمجھ سکتے کہ مزید

امداد کیوں چاہی جاتی ہے۔ درخواست میں
چاہا گیا تھا کہ نوآبادی انہار میں زمین کے مربے

دئے جائیں۔ اس کو حضور لفٹنٹ گورنر اصول
کے برخلاف سمجھ کر منظور نہیں کر سکتے ہیں۔

حضور لفٹنٹ گورنر صاحب فرماتے ہیں
کہ یونیورسٹی مرکز مجاز نہیں ہے کہ ۱۲ ہزار

روپیہ کی سالانہ امداد کو جس طرح چاہے خرچ
کرے بلکہ یہ قسم خاص اس لئے منظور کی گئی

اور یہ جاتی ہے کہ مشرقی علوم کی تربیت اور ترقی
پر خرچ کی جائے۔

امسال کالج پارٹی نے ۲۶ + ۲۶ ہزار روپیہ وصول
کیا ہے۔

اسٹریٹس میں دھرمی اور خود مرضی
سے ٹرکی کے صوبجات مرز یگونیہ اور بوسینیہ کو

اپنی قلمرو میں ملا دیا ہے۔ لیکن باشندگان ٹرکی
نے اہل آسٹریا کو اس بے ایمانی کے عوض میں

سبق دینے کا جو طریق اختیار کیا ہے اس کی
قدر تعریف کی جائے کہ تمام ترکوں نے

مہر آسٹریا کا تیار شدہ مال بالکل خریدنے

نظر میں ہزاروں پر مال روانہ کیا جائے۔ اور نہ ان پر کوئی ٹرک سوار ہو۔ اس بائیکاٹ

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام
 درشمنانِ انجمن کا مجموعہ (جو کہ پچھتر سے پچھروں کو
 ہی موم کر دیتی ہیں) اسے جلد ۶ مجلد ۸
 کلکتہ اوتار کے نمبر کے
 شری نہ کلکتہ اوتار
 بارے میں یہ کتاب شیخ
 عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) (تقریباً
 ۱۸۸۰ء) کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچپن کے لئے درودینا
سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کرنا
یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے۔ وفات
سبحانہ۔ قیمت ۴۰
نظم

معینا شریعت

سید احمد علی گیلانی

یہ پہاڑی ہوسہائی پہاڑ سے ایک معزز قابل اعتبار دست
گلگت کے پہاڑوں سے لائے ہیں بدن کی تمام قدتیں کیواسے
یہ دوا ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں
جس کے اجزاء رخصتی ہوں بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی نوعیت
طبی کتب میں صریح ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں
محیط اعظم کی عبادت گاہی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقوی جمیع اعضاء
نافع صریح شکلی طعام۔ قاطع بغم و ریح۔ وضع بواسیر باری و جذام
و استسقاء و زردی رنگ و انتلی نفس و دوق و بخود خست
فساد بغم و خون۔ و قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گروہ و شش
البول۔ سیلان منی۔ بواسیر اوجاع مغاسل و غیرہ
ناتک کچا ہو کہ یہ ایک تریاق ہے۔ اگر کچھ طور سے
انسان کما۔ تو کبھی بوڑھا ہو یہ تو بہا لغوی معلوم ہوتا ہے
مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید شے ہو قیمت ایک تولہ چاندی
دو تولہ چم اور پانچ تولہ (اللہ اعلم) ایک تولہ سے کم فروخت نہیں ہوتی
محصولہ اک بندہ مریدار۔ محمد مصدوق ایڈیٹر پورہ

یہ کتاب ۲۰ صفحہ کی قاضی محمد نور الدین
 صاحب الکل آفت گوئی کے تصنیف کی
 ہے اس میں بیس سو سی کی وفات اور
 محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور
 اسے نکتہ وقت محامدوں کی کتابوں کے دخل سیف چنیائی
 و رہ دہانی غارت و مقصود کے زیر نظر کیا گیا ہے۔ آیت
 و اعداء الدین آمنہ منکم یا سورہ نور کی تفسیر بطور مجموعہ
 خصوصیت قابل دید ہے عجیب عجیب نکات میں مفہم
 میلانا مولود ہے صاحب اکرم صاحب مرحوم سید اس کتاب کی
 ضیئت ہے۔

ترا قس کم ضابطہ بنیں کر سکتا۔ قیمت صرف ہر کوئی
۵۰۰

معیار انصاف و قیاس

یہ کہانی غنی افسانہ نویس ایک شخص
لکھی ہے۔ اس میں سات ایسے
اصل تباد لگے ہیں جن کے زیر نظر ہر شخص سے ملے
من و مصلحت شاخت میں بہت کچھ مدول مل سکتی ہے یہ رسالہ
حیثی مفید ہے۔ قیمت ۳۰

برائین احمدیہ

یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی طرف سے ہے

واللہ اعلم

مصلح عالم پر بھادی اور کسی میں وہ الہامات مروج ہیں جو انچ
چورے ہو کر مومنوں کے ازیاد ایمان اور مخالفین پر حجت
کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ قریباً ۷۰۰ صفحے کے
ڈوئی کاغذ پر نہایت خوش خط و اعلیٰ جیسی ہے۔

قیمت بے جلد ص ۱۰۰ اور مجلد ص ۱۰۰ - لیکن خریداران کو ۱۰ روپے تحفے دی جاوے گی۔

در شین | حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام
نقد و نثر کا مجموعہ (جو کہ پچتر سے پچتر وں کو
پہی موم کر دیتی ہیں) اس کے جلد ۶ مجلد ۸

شری انند کلنک اقرار | کلنکی اقرار کے منور کے
بارے میں یہ کتاب فیض
عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) (تقریف
کی ہے۔ بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود

علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ رسالہ ہے کہ شن و تار کی حدیث
بدلائل ثابت کی گئی ہے۔ جہم ۱۷۲۔ قیت مر جلد نمبر ۱۷
ہیت عجمہ ہے۔

کشتن بسید | حضرت عباس علیه السلام و حضرت زین العابدین علیه السلام

عزیز، جس میں کسی بزم کی ہلاکت اور حضورِ نبیؐ کو
 علی الصلوٰۃ والسلام کو شہنشاہ کی صداقت کا کھوکھلا
 گھنٹہ نہ ہو۔

سر الشیخ الفاضل
فاضل اردوبی - سرورہ طین

پیشگوئی مسیحی در ایران از زمان حضرت مولانا امین

[illegible]

عزیز الی و عرصہ انستیا
مضامین کو بیخ احمد الدین صاحب

پندرہویں نو فروری ۱۹۷۱ء کو پاکستان کے بانی قائد اعظم حضرت محمد یحییٰ خان صاحب نے فریاد کیا کہ پاکستان کے لیے جو کچھ کرنا ہے اس کے لیے فوراً وقت

اس سال کے ہرین۔ مضافی مضامین کی کیا باقی طور پر بہت عمدہ
سے جمع کیا گیا۔

قیمت ندائی ۳۰ روپیہ و حضرت اہلباء علیہم السلام
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ میثاق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

یہ ترویج دین - ہنارت و محبہ - خدیجہ کی عبارتوں کو

اس کا نام کاٹا جس باب کے اوکے نام پر
 کیا ہے۔ قیمت ۹ روپے

اسلام کی پہلی کتاب

ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب - قیمت مہر
یہ کتاب بنجالی نظم میں ہے - وفات

فتح الدین

قیمت ۸۰

کامن احمدی | (الامداد بے قیمت)

کامین احمدی | ۵ بیرونی غلام رسول (دے) قیمت ۸۰

لیکچر چورنگہ | ماہر عیب الزمان صاحب دوسم کا یہ لیکچر قابل توجہ ہے جس میں ان کا بیان ہے کہ صاحب کمال مسلمان

مونا ثابت کیا گیا ہے۔ ثابت صورت میں
مونا ثابت کی شکل میں مونا ثابت کی صورت میں

کتاب: فیہ تہذیب و تمدن
محقق: محمد رفیع الدین

عیبانی تہذیب

چنانچه که شاعر خفیه در است

حضرت شیخ محمد محمود کے دعاوی کے

سہ ماہیہ قیمت ۱۰ روپے - مجلہ نگار کیلئے

معیاش

سیرت حبیبی

یہ پہاڑی ہوسہائی پہاڑ سے ایک معزز قابل اعتبار دوست
گلگت کے پہاڑوں سے لائے تین بدن کی تمام قدقین کیواسے
یہ دوا کسی ایک عجیب خاصیت رکھتی ہے۔ یہ کوئی مرکب نہیں

جس کے اجزاء اور مخفی ہونے بلکہ ایک قدرتی دوا ہے جسکی تعویذ
طبی کتابوں میں مندرج ہے ناظرین خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں

محیط اعظم کی عبارت فارسی ہم نقل کر دیتے ہیں۔ مقتوی جمیع اعضا
نافع صریح شکی معلوم۔ قاطع بغیر دریا۔ وضع بواسطہ یادی و جغناک

و استقامت و زردی رنگ و اتشلی نفس و دوق و میخوخت
فدا و بلیغم و خون و قاتل که نم شکم نفست سنگس کرده و شانه

البول سیلان منی۔ بیورسکے اوجاع مغاسل وغیرہ
ن تک انکجا پر کہ یہ ایک ستریاں ہے۔ اگر کچھ طور سے

السان لکھا کہ لکھی ہو رہا ہے میری کوئی بات نہ ہے
مگر اس میں شک نہیں کہ بہت ہی مفید ہے جو قیمت ایک تولہ ہے

دولہ عم اور پچ کولہ العصار ایک کولہ سے کم اور دس تھین ہوتی
محصولہ ایک ہزار و پندرہ صدق ایک ہزار
